# ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

## شہادۃ عثمان رضی اللہ عنہ

کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی اور شدید وعید!

اولُ الفِتَن قتلُ عثمان وآخرُ الفِتَن خروجُ الدَّجَّال ــ

والَّذی نفسی بِیَدِہٖ لا یَموتُ رجلٌ وَفی قلبِہٖ مِثقالُ حبَّۃٍ
مِن حُبِّ قتلِ عثمانَ اِلَّا تَبِعَ الدَّجَّالَ اِن اَدرَکَہٗ حیًّا وَاِن لم
یُدرِکہُ اٰمَنَ بہٖ فی قبرِہٖ

بروایت حذیفہؓ ۔ البدایۃ والنہایۃ، جلد ۷، ص ۱۹۷
الریاض النضرۃ ج ۲، ص ۱۸۰ ۔ شرح الصدور ص ۶۲

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ فرمایا اور تنبیہ کی کہ ـ

”خبردار رہو، فتنوں کا پہلا ظہور عثمانؓ کو بے دردانہ و ظالمانہ شہید کر دینے کی صورت میں سامنے آئیگا۔
اور آخری فتنہ دجال کے خروج کی شکل میں ظاہر ہوگا۔
پس قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری (حیات و موت) جان ہے۔ اگر کسی آدمی کے دل میں قتل عثمان کی بابت، رائی کے دانے کے برابر پسندیدگی کا ناسا وسوسہ بھی آیا۔ اگر عثمانؓ کا قتل ان کی کسی مبینہ غلطی یا نقص کا نتیجہ و خمیازہ تھا۔ تو یاد رکھو! ایسا آدمی (آخر کار) دجال کا پیروکار بن جائیگا۔ اگر اس نے اپنی زندگی میں دجال کو پالیا۔
اور اگر اس نے دجال کو زندگی میں نہ پایا۔ اور حضرت عثمانؓ کے بارے میں اپنے غلط خیال پر قائم رہا، تو مرنے کے بعد اپنی قبر میں پہنچ کر بھی وہ دجال کا ماننے والا بن کر رہے گا۔ یعنی اس کا حشر قیامت کے دن دجال کے ساتھ ہوگا“

جمعہ ۲۸ شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۶۷ء ○ ۲۵ پیسے

مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی مدظلہٗ
شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ

(قسط نمبر ۵)

# تجدید سبائیت

## کتاب کے مآخذ

مودودی صاحب نے قدح صحابہ اور ان کے بعد خلافت بنو امیہ و بنو عباس کو مطعون کرنے کے لیے جو مواد جمع کیا ہے۔ اس کے مآخذ کے بیان میں خوب خوب مغالطہ انگیزی سے کام لیا ہے بسطورِ ذیل میں تفصیل ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں۔

"جو تاریخی مواد اس بحث میں پیش کیا گیا ہے وہ تاریخ اسلام کی مستند ترین کتابوں سے ماخوذ ہے" ص ۹۹

بظاہر یہ الفاظ خواہ کتنے پُرزور معلوم ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت میں ان کی حیثیت مغالطہ سے زیادہ نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ موصوف نے ان تاریخی کتابوں کو بہت سطحی نظر سے دیکھا ہے۔ اور ان کی صحیح حیثیت سے بالکل ناواقف ہیں۔ ان کتابوں میں سے کون کتاب کیسی ہے۔ اس کے اوپر ہم انشاء اللہ کچھ آگے چلکر روشنی ڈالیں گے۔ یہاں ہم اصولی حیثیت سے ان سب کتابوں کی حیثیت کی توضیح کرنا چاہتے ہیں۔

مودودی صاحب شاید اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ کہ تاریخِ اسلام کی کسی کتاب کو نہ مستند کہا جاسکتا ہے۔ اور نہ غیر مستند۔ یہ روایات کا ذخیرہ و مجموعہ ہیں۔ استناد و عدم استناد کی بحث کا تعلق ان کی روایات سے ہے۔ نہ کہ بحیثیت مجموعی پوری کتاب سے۔ ان کی ہر روایت کو جانچا اور پرکھا جائے گا۔ جو قابلِ قبول ہوگی۔ اسے قبول کیا جائے گا۔ جو قابلِ رد ہوگی۔ اسے رد کیا جائے گا۔ ان میں سے کسی کتاب کو بحیثیتِ مجموعی اور کلیتہً نہ تو قبول کیا جائیگا۔ اور نہ رد کیا جائے گا۔ مگر نہ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ تاریخ طبری میں جو بات لکھی ہوئی ہے۔ وہ حدیثِ نبویؐ کی طرح قابلِ قبول ہے۔ اور اس کی صحت کی اتنی ضمانت کافی ہے۔ کہ وہ تاریخِ طبری میں موجود ہے۔ نہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کتاب کا ایک ایک حرف غلط ہے۔ اور اس کی کوئی روایت قابلِ قبول نہیں ہے۔ سب واجب الرد ہیں۔ ان کتابوں کو یا ان میں سے کسی کتاب کو بھی کلیتہً مستند ترین کتاب لکھدینا مغالطہ انگیزی اور غلط بیانی نہیں ہے۔ تو اور کیا ہے۔؟

تاریخِ اسلام پر جو کتابیں قدیم زمانہ میں لکھی گئی ہیں۔ ان کا طرز وہ نہیں ہے جو آج کی مروجہ تاریخی کتابوں کا ہے۔ آج کے مورخ کا طریقِ تالیف یہ ہے۔ کہ وہ واقعات کو اپنی ذمہ داری پر اس طریقہ سے بیان کرتا ہے۔ کہ گویا یہ تسلیم شدہ ہیں۔ اور اس کے نزدیک بالکل ثابت ہیں۔ وہ روایتیں جمع نہیں کرتا۔ نہ واقعات کی کوئی سند یا اس کا، سلسلہ روایت بیان کرتا ہے۔ ان کتابوں میں جو واقعات درج ہوئے ہیں۔ ان کی صحت و غلطی کی جانچ کرنے کا قاری کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہوتا۔ اگر مورخ قابلِ اعتماد ہے تو اس کی کتاب کی ہر بات کا اعتبار اُسے کرنا پڑتا ہے۔ اور دوسرے سے اُسے تسلیم کرانے کے لیے۔ اسے صرف کتاب کا حوالہ دینا پڑتا ہے۔ اگر دورِ مغلیہ کے کسی واقعہ کو آپ کسی سے تسلیم کرانا چاہیں تو اتنا کافی ہے۔ کہ آپ تاریخ کی کسی ایسی کتاب کا حوالہ دیدیں۔ جس کے مصنف پر عام طور سے اعتماد کیا جاتا ہو۔ مثلاً آپ کہدیں کہ فرشتہ یا بدایوانی یا اسمتھ نے ایسا لکھا ہے۔ تاہم یہ واضح رہے۔ کہ ان کتابوں کی اس کمزوری کے باوجود کہ ان میں کوئی سلسلۂ سند نہیں ہوتا۔ اس لیے ان کے مؤلفین پر اعتماد ناگزیر ہوجاتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ان کی ہر بات کو صحیح سمجھ لیا جائے۔ ان کے بیانات کو بھی جانچ پرکھ کر قبول کیا جاتا ہے۔ تنقید کے دو طریقے ہوتے ہیں۔ اول خود مصنف کی شخصیت پر گفتگو ہوتی ہے۔ کہ وہ قابلِ اعتماد ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے۔ تو اس کی حد کیا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ واقعات کے ایک سلسلہ میں اور ان کی ایک نوع کے بارے میں اگر ایک مصنف پر ہم اعتماد کرتے ہیں۔ تو دوسرے سلسلے یا دوسری نوع کے بارے میں بھی وہ قابلِ اعتماد ہو۔ مثلاً نعمت خاں عالی کے بیانات اگر اکبر کے بارے میں، یا دورِ مغلیہ کے فوجی نظام کے بارہ میں قابلِ اعتماد قرار دیئے جاسکتے ہیں تو اورنگ زیب اور اس کے مذہبی خدمات و اصلاحات کے بارہ میں اس کے بیانات پر اعتماد کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اس لیئے کہ ہمیں معلوم ہے کہ اورنگ زیب کی دینداری اور سنیت کی وجہ سے یہ شیعہ مصنف اس کا سخت مخالف ہے۔ ان تاریخوں پر تنقید کا دوسرا طریقہ درایت ہے۔ ان کتابوں کے کسی ایسے مواد کو ہم کبھی قبول نہیں کرتے ہیں۔ جو صحیح عقلی دلائل کے خلاف ہوں۔ مثلاً ہم سراج الدولہ کے متعلق بلیک ہول کے واقعہ کو درایتاً بالکل غلط قرار دیتے ہیں۔ اسلئے کہ اس کی جو صورت بیان کی جاتی ہے۔ وہ بعید از قیاس ہے۔ یعنی اتنی چھوٹی کوٹھری میں، اتنے آدمیوں کا سما جانا۔ عقل سلیم کے نزدیک قابلِ تسلیم نہیں ہے۔ اگرچہ معتبر تاریخی کتابوں میں اسکا تذکرہ ہے۔

عام طور پر لوگ کتبِ تاریخ کے اس اسلوب تحریر سے مانوس ہوتے ہیں خصوصاً نیا تعلیم یافتہ طبقہ تو قدیم طریقہ سے بالکل ناواقف ہوتا ہے۔ وہ اس زمانہ کی لکھی ہوئی اسلامی تاریخ کی کتابوں (جنھیں مودودی صاحب نے مستند ترین کتابیں لکھا ہے۔ اور اپنی کتاب کا ماخذ بنایا ہے۔) کے متعلق بھی یہی تصور قائم کرتا ہے۔ اور اس زاویہ سے ان پر نظر کرتا ہے۔ طبری، ابن الاثیر، ابن کثیر وغیرہ کے نام دیکھ کر یہ سمجھتا ہے۔ کہ اتنے بڑے فاضل اور دیندار مؤلفین نے جو بات لکھی ہوگی۔ وہ خوب جانچ پرکھ کر اور صحیح سمجھ کر لکھی ہوگی۔ اس لیے جو کچھ اسمیں تحریر ہے۔ اس کی صحت میں کلام نہیں ہوسکتا۔

حالانکہ واقعہ یہ نہیں ہے۔ ان کتابوں کا طرزِ تالیف موجودہ طرزِ تالیف سے بالکل مختلف ہے۔ ان کتابوں کی حیثیت آموں کی ایسی ڈھیری کی ہے۔ جس میں جملہ آم لگے ہوئے ہوں کھٹے، میٹھے، پھیکے، داغی صاف سڑے، گلے، ہر طرح کے آم جو مختلف انواع و اقسام کے ہوں۔ اور مختلف درختوں سے توڑے گئے ہوں، اسمیں موجود ہیں۔ انبہ فروش جو اچھے بُرے میں امتیاز اور چھانٹنے کا کام خریدار پر چھوڑ دیتا ہے۔ اس لیے ثمر فروش کی دیانت اور انبہ شناسی پر بھروسہ کرکے پوری ڈھیری کو اچھا کہہ دینا سخت غلطی، نا سمجھی اور خسارے کا سبب ہوگا۔

مودودی صاحب ان کتابوں کو مستند ترین فرماکر اور مروجہ کتب تاریخ کے متعلق ناواقف ناظر کے تصور سے فائدہ اٹھاکر اسے مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔ اسلامی تاریخ کی یہ کتابیں بھی معتمد علیہ مؤرخین کی لکھی ہوئی ہیں۔ اس لیے ان کا ایک ایک حرف اسی طرح قابلِ وثوق و اعتماد ہے۔ جس طرح کسی مشہور مؤرخ کی تاریخ ہندوستان یا تاریخ انگلستان۔

اس مغالطہ کی تاثیر بڑھانے کے لیے آگے چل کر فرماتے ہیں۔ "اسمیں شک نہیں کہ تاریخ کے معاملہ میں چھان بین اسناد اور تحقیق کا وہ اہتمام نہیں ہوا ہے۔ جو احادیث کے معاملہ میں پایا جاتا ہے۔ لیکن یہ کہنا بھی تو مشکل ہے۔ کہ ابن سعد، ابن عبد البر، ابن جریر، ابن حجر، ابن کثیر۔ ابن اثیر جیسے لوگوں نے، دورِ اختلاف کے حالات نقل کرنے میں اتنی سہل انگاری اور بے احتیاطی برتی ہے۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ
اسلام
لاہور
جمعہ
۲ شعبان ۱۳۸۷ھ
مطابق
یکم دسمبر ۱۹۶۷ء
جلد ۱۰
شمارہ ۳۲
جاری کردہ
حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ لاہوری
سرپرست مدیر
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب
نگران خصوصی
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

# شذرات

## صدر ناصر کی تقریر، ایک نئے دور کا آغاز

مصر کی قومی اسمبلی میں صدر ناصر نے جو ناانہ ترین تقریر کی ہے، اس نے وہ تمام گرد و غبار صاف کر دیا ہے جو گذشتہ چند ماہ کے مسلسل امریکی برطانوی سامراجیت اور اس کے حمائیتیوں کے پروپیگنڈے سے عربوں کے آئندہ عزائم سے متعلق چھا گیا تھا۔

ہمارے ملک میں سامراج کے آلہ کار عناصر نے صدر ناصر کے خلاف بدگمانیاں پھیلانے کی مہم کو بڑی شدت اور وفاداری کے ساتھ انجام دیا ہے اور اب وہ گذشتہ ماہ سے یہ تاثر بھی پھیلانے میں لگ پڑے تھے کہ صدر ناصر و... اسرائیل سے دب کر مصالحت پر تیار ہو رہے ہیں عربوں کی مبینہ پست ہمتی و بزدلی کے جھوٹے پروپیگنڈے سے انہیں توقع ہو گئی تھی کہ عربوں کو جھکنا پڑے گا اور ان کو مصر و ناصر کے خلاف فضا پیدا کرنے کا مزید سنہرا موقع ہاتھ آ جائے گا۔

لیکن صدر ناصر کی تازہ ترین تقریر نے ان بے چاروں کے یہ سارے اندازے اور خوش فہمیاں ختم کر ڈالیں۔

مصر جنگ میں شدید نقصان اٹھانے کے باوجود مشرق وسطیٰ کی سب سے بڑی طاقت کی حیثیت سے پھر ابھر آیا ہے۔

صدر ناصر نے اسرائیل پر نہر سویز کی بندش برقرار رکھنے اور اسرائیل کو غصب کردہ عرب علاقوں سے بزور نکالنے کا واشگاف اعلان کر دیا ہے۔

بلاشبہ صدر ناصر کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ انہوں نے صرف ۴ ماہ کی قلیل مدت میں اتنی خیصار سے زیادہ فوجی نقصانات کی تلافی کر ڈالی اور مصری افواج کو از سرِ نو منظم کر ڈالا ہے۔

یہ کارنامہ تنہا روس کے اسلحی سامان کی امداد سے ہرگز سرانجام نہیں پا سکتا تھا، اگر خدانخواستہ عربوں اور ناصر کے بدخواہوں کی خواہش کے مطابق عرب و مصری عوام اس اتفاقی شکست سے بددل ہو جاتے اور اپنے قائد جمال عبد الناصر پر اعتماد استوار نہ رکھتے

صدر ناصر کی حالیہ تقریر اور مصر کی قومی اسمبلی کی قرارداد نے عربوں کے لئے ایک نئے عزم و جد و جہد کے دور کا دروازہ کھول دیا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ عربوں کو منزلِ مقصود پر پہنچانے والا ثابت ہو گا۔

## مشرق وسطیٰ سے متعلق برطانوی قرارداد

سلامتی کونسل نے اتفاق رائے سے وہ برطانوی قرارداد منظور کر لی ہے جو اسرائیلی فوجوں کا مقبوضہ عرب علاقوں سے انخلاء، مہاجرین فلسطین کی آباد کاری، بحری مواصلات کی آزادی اور متعلقہ ملکوں کی علاقائی سالمیت کے تحفظ وغیرہ امور پر مشتمل ہے۔

برطانیہ کی طرف سے سلامتی کونسل میں اس قرارداد کا پیش ہونا برطانیہ کی احساس ناامیدی کا نتیجہ ہے۔ اس نے دیکھ لیا ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ عربوں کا حوصلہ پست نہیں ہوا۔ اسرائیلی جارحیت کے چرکے کو وہ بھول جانے والے نہیں ہیں۔ اس کے سامنے یہ ناکامی بھی موجود ہے کہ باوجود ہمہ گیر مخالفانہ پروپیگنڈے کے صدر ناصر کی قیادت کو عرب دنیا میں کمزور نہیں کیا جا سکا۔ نہ شکست نے اس قیادت کو نقصان پہنچایا، نہ عالم اسلام کے حلق سے فتنہ پردازانہ یہ گولی اتار سکے کہ صدر ناصر فرعونیت کا احیاء کنندہ ہے، اسے اسلام سے کیا غرض۔ جب سامراجیت کے یہ تمام مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو سکے؛ اور کرایہ کی تمام مخالفانہ مہمیں عربوں کے خلاف، مصر کے خلاف اور جمال عبد الناصر کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکی ہیں تو اب عافیت و مفاد اسی میں نظر آیا کہ صلح و صفائی کا ڈول ڈالا جائے۔

برطانیہ یہ بھی دیکھ رہا ہے کہ مصر اور دوسرے جنگ زدہ عرب ملک تیزی کے ساتھ اپنے فوجی نقصانات کی تلافی کر کے اس قابل ہوتے جا رہے ہیں کہ جلد ہی وہ اپنی سابقہ پوزیشن سے بھی مستحکم تر ہو جائیں گے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ برطانیہ نے یہ نرم قرارداد سلامتی کونسل میں پیش کی۔ امریکہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا، اور قرارداد متفقہ طور پر منظور ہو گئی۔

لیکن کیا یہ قرارداد عملی جامہ پہن سکے گی؟ کیا اس سے اسرائیل کو کوئی رعایت حاصل ہو سکے گی؟ کیا عربوں کے زخموں کے لئے یہ مرہم ثابت ہو جائے گی؟

ابھی یہ تمام سوالات مشکوک اور قابل تصفیہ ہیں۔ اور وقت کو ان سب کا جواب فراہم کرنا ہے۔

## قبرص کا نزاع، ایک تشویشناک صورت حال

کافی مدت سے قبرص کا نزاع ٹھنڈا پڑا ہوا تھا۔ لیکن یکایک پھر یہ خطرناک صورت میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔

مغربی سامراج کے ہتھکنڈوں نے عالم اسلام کے لئے مشکلات کا جو طویل حلقہ تیار کیا ہے۔ اس کی ایک کڑی قبرص کا یہ نزاع بھی ہے قبرص جغرافیائی اور تاریخی اعتبار سے ترکی کا حصہ ہے۔ لیکن اس کو عیسائیوں کی معمولی اکثریت کی ایک علیحدہ نو آبادی بنا کر وہاں کی ترک آبادی کو ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ امریکہ و برطانیہ کی درپردہ انگیخت سے یونان قبرص کی عیسائی آبادی کا محافظ و سرپرست بنا ہوا ہے اور ترکی کو حریفانہ للکار رہا ہے۔ جبکہ مغربی سامراج نے اشتراکی روس کے خطرے سے یورپ کو محفوظ رکھنے کے لئے ترکی کو اپنا حلیف اور سپر بھی بنا رکھا ہے۔

سامراجیوں کا یہ دوغلہ طرزِ عمل قبرص کے مسئلہ کے تصفیہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ تاہم یہ مسئلہ عرصہ سے ٹھنڈا پڑا ہوا تھا لیکن ایک ایسے وقت جبکہ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کی حالیہ جارحیت نے ترکوں اور عربوں کو ایک دوسرے سے قریب کیا۔ عرب مسلمان ملکوں اور غیر عرب مسلمان ملکوں کے درمیان یگانگت کی فضا پیدا ہوئی اور ایشیا، افریقہ و لاطینی امریکہ کے غیر سامراجی ملکوں نے اسرائیلی جارحیت کی مذمت اور عربوں کے موقف کی حمایت تیزی کے ساتھ شروع کر دی ہے۔ قبرص کے نزاع کا کھڑا کر دیا جانا سامراجیوں کی ایک خطرناک سیاسی چال ہے۔ اور عربوں و مسلمانوں کو سخت آزمائش میں ڈال دینے والا معاملہ ہے۔ اس موقعہ پر اگر عرب ترکوں کی حمایت کا علانیہ اظہار کرتے ہیں تو مغربی سامراج اسے پان اسلام ازم کا ہوا بنا کر ایشیا

...انچارج۔ احمد حسین کمال - پتہ۔ ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

## مسائل و افکار

# برطانوی سکّے کی قیمت میں کمی کے سیاسی مضمرات

( احمد حسین کمال )

برطانوی حکومت نے اپنے سکے (پونڈ) کی قیمت میں ایک دم جو زبردست کمی کر ڈالی ہے، عام طور پر اس کے اقتصادی پہلوؤں کی طرف ہی سب نے توجہ دی ہے۔ اس کے سیاسی مضمرات کو سمجھنے کی کوشش کسی نے نہیں کی۔

حالانکہ اس معاملہ کا ایک نہایت ہی قابل غور پہلو یہ بھی تھا کہ پونڈ کی قیمت میں کمی کر دینے کے برطانوی اعلان کے ساتھ ہی اس اسرائیلی حکومت نے بھی بلا تاخیر۔۔۔ اپنے سکے کی قیمت بھی کم کر ڈالی۔ جس کی اقتصادیات کا بیشتر دارومدار امریکی ڈالر پر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ معاملہ صرف برطانیہ کی گرتی ہوئی اقتصادی حالت کو سنبھالنے کے منصوبہ تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ مشرق وسطیٰ کی سیاسیات میں دور رس اثرات اور بعض خاص قسم کے نتائج حاصل کرنے کی ایک گہری سیاسی چال بھی ہے

### پونڈ کی قیمت میں کمی کے فیصلے کا سیاسی پس منظر

دوسری عالمگیر جنگ سے پیدا شدہ حالات نے برطانیہ کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ اپنے مشرقی مقبوضات سے دستبردار ہو جائے ورنہ یورپ کے نئے حالات میں اس کے وجود کی اہمیت برقرار رہنا مشکل ہو جائے گی۔ اور وہ اپنی ہی سرزمین پر بے سہارا بن کر رہ جائے گا۔ یہ برطانیہ کی خوش قسمتی تھی، کہ اسے مشرقی مقبوضات سے بیک وقت اور دفعتاً دستبردار نہیں ہونا پڑا بلکہ اتنا وقت مل گیا کہ وہ بتدریج یہاں سے اپنی طاقت و مفادات سمیٹتا ہوا جا رہا ہے۔

### مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کی جانشینی کا مسئلہ

اس دوران اپنے بعض اہم سامراجی مفادات کے بقاء و تحفظ کے لئے اس کی یہ کوشش رہی کہ مشرق وسطیٰ میں کسی قابل اعتماد طاقت کو اپنا جانشین بنا دے جو مستقبل کی تبدیلیوں میں اس کا آلہ کار ثابت ہو سکے۔

برطانیہ اپنے مستقبل کے اس اہم مفاد کے لئے مشرق کے نو آزاد ملکوں کے ان حکمرانوں پر ہمیشہ کے لئے بھروسہ نہیں کر سکتا تھا، جو اس کے ساختہ و پرداختہ ہیں۔ اس کا یہ مقصد صرف اسرائیل جیسی حکومت ہی پورا کر سکتی ہے، جو قائم مشرق وسطیٰ میں ہے۔ لیکن اس کی تمام ساخت و پرداخت یورپینی اساس پر ہوئی ہے۔

### اسرائیل کو برطانیہ کا متوقع جانشین بنانے کی تدبیریں

اسرائیل کو اس پوزیشن میں لانے کے لئے تین باتوں کی سخت ضرورت تھی۔

(۱) ایک یہ کہ مشرق وسطیٰ بلکہ پورے مشرق کے اندر کوئی ایسا طاقتور گروپ نہ بننے دیا جائے۔ جو اس علاقہ کے عوام کا واحد نمائندہ بن کر کھڑا ہو جائے اور مغربی استعمار کا مخالف ہونے کی صورت میں اسرائیل کے وجود کے لئے خطرہ ثابت ہو۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے ہر قسم کا دباؤ حربہ اور سازش ان علاقوں میں اختیار کی گئی ڈاکٹر مصدق سے لے کر صدر ناصر تک ہر ابھرنے والی شخصیت اور طاقت کو کچلنے و ناکام بنانے کی زبردست کوشش کی گئی۔

(۲) دوسری یہ کہ اس علاقہ کی نو آزاد حکومتوں اور ان حکومتوں کے اندر مختلف گروپوں کے اندر ایسے لاینحل مسائل پیدا کر دیئے جائیں۔ جن پر وہ ہمیشہ ایک دوسرے سے متصادم اور مشکوک رہتے چلے جائیں تاکہ یہاں کسی متحدہ وسیع فوجی قوت کی تعمیر و نمود نہ ہو سکے اور اسرائیل طاقتور بنتا چلا جائے۔

(۳) اور تیسری یہ کہ اقتصادی صورت حال اس علاقہ کی ایسی رہے کہ انفرادی دولت مندیاں تو محدود دائرے میں عروج پر رہیں، لیکن عوامی خوشحالی و آسودگی ہرگز پیدا نہ ہونے پائے۔ اور اس علاقہ کی تجارت و ادائیگیوں کا توازن یا تو براہ راست برطانیہ کے زیر تسلط رہے یا پھر اس کی متوقع جانشین طاقت یہ پوزیشن سنبھالے

### مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کی بیس سالہ چالبازیوں کا حاصل

برطانیہ نے گذشتہ بیس سالہ چال بازیوں سے سوائے ناصر کے مشرقی ملکوں میں ہر ابھرتی ہوئی انقلابی شخصیت و طاقت کو ناکام بنا دینے میں خاصی کامیابی حاصل کی۔ اور اس امر میں بھی وہ ایک حد تک کامیاب رہا کہ اس کے چھوڑے ہوئے ملکوں کے درمیان اور خود ان ملکوں کے اندر حریفانہ کشمکش بلکہ مسلح تصادم کے حالات رونما ہوتے رہیں۔ صرف اقتصادی صورت حال کا مرحلہ باقی تھا، تو پونڈ کی قیمت میں دفعتاً کمی کر کے اس علاقہ کی درآمدی و برآمدی ادائیگیوں میں بھی اپنے وارث اسرائیل کو مستحکم پوزیشن دلا دینے کا جوا اس نے کھیل ڈالا ہے۔

### تیل پیدا کرنے والے عرب ملکوں کے سرمایہ کا استحصال

تیل پیدا کرنے والے عرب ملکوں نے چونکہ اپنا بیشتر زرسرمایہ برطانوی اور یورپین بینکوں کی تحویل میں رکھا ہوا تھا۔ اس لئے برطانیہ کے لئے یہ آسان ہو گیا کہ وہ پونڈ کی قیمت کم کر کے عربوں کے اس زر محفوظ کا ایک بڑا حصہ کم کر دینے میں کامیاب ہو جائے۔ اور ساتھ ہی اسرائیلی کے سکے کو یہ موقعہ فراہم کر دے۔ کہ وہ مشرق کی تجارتی منڈیوں میں اپنی ساکھ پیدا کر لے۔

### اسرائیلی جارحیت کے اصل مقاصد کے حصول میں ناکامی سے پیدا ہونیوالے مضرات کی تلافی کی تدبیر

اسرائیل کی حالیہ جارحیت وہ حقیقی مقاصد حاصل نہ کر سکی جو اس جارحیت سے درپردہ مطلوب تھے۔ اگر تو مصر اقوام متحدہ کی فوجوں کو صحرائے سینا سے ملنے والی اسرائیلی سرحدوں سے ہٹا کر اسرائیل کے براہ راست مقابلہ پر نہ آ جاتا تو اسرائیلی جارحیت کا رُخ بہ ایمائے برطانیہ و امریکہ شام و اردن کو پامال کرتے ہوئے خلیج عقبہ سے گذر کر جنوبی عرب کے ساحلوں کی طرف بھی تھا اور اس میں کامیابی کے بعد اسرائیل فوجی و سیاسی اعتبار سے برطانیہ کی جانشین و وارث قوت بن جانے کا مقام حاصل کر لیتی۔ تیل پیدا کرنے والے عرب علاقے اس کی براہ راست زد میں آ کر اس کی اقتصادیات کے استحکام کا ذریعہ بنتے۔ اس کے بعد برطانیہ کو اپنے پونڈ کی قیمت کم کرنے کی ضرورت باقی نہ رہتی۔

لیکن مصر کی بروقت مداخلت نے اسرائیل کی جارحیت کے بیشتر حصے کو صحرائے سینا کی نذر ہو جانے پر مجبور کر دیا۔ اس وجہ سے وہ سارا منصوبہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔ اس ناکامی سے پیدا ہونے والے سیاسی نقصانات سینے ہی بالآخر برطانیہ مجبور کر دیا ہے کہ وہ سلامتی کونسل میں اسرائیلی فوجوں کی واپسی کی غیر مشروط قرار داد منظور کرائے۔ اور جنگ نے اسرائیل کو جن نئی اقتصادی مشکلات میں پھنسا دیا ہے اب اس کے ازالہ کی تدبیر بھی ضروری ہو گئی ہے۔

مصر، شام اور اردن کو جنگ سے جو اقتصادی نقصان پہنچا، اس کی تلافی تو ان عرب ملکوں کے سرمایہ سے شروع ہو گئی جن کے تیل کی پیداوار مشرق وسطیٰ کی معیشت ہے۔ لیکن اسرائیل کی اقتصادی مشکلات کیسے دور ہوں۔ اس کے پاس تو پیداوار کے یہ وسائل موجود نہیں۔ اس کا حل صرف یہ ہی ہو سکتا تھا کہ برطانیہ اپنے سکے کی قیمت میں کمی کر دے۔ اس طرح برطانوی بینکوں میں محفوظ عرب ملکوں کے سرمایہ میں بھی زبردست کمی آ جائے اور اسرائیل کو اپنا سکہ سنبھالنے کا موقعہ بھی فراہم ہو۔

### تیل پیدا کرنے والے عرب ملکوں کے محفوظ سرمایہ کا نقصان اور اسرائیلی سکہ کی بحالی

چنانچہ کم و بیش ایک ارب روپیہ کے سرمایہ سے تیل پیدا کرنے والے عرب ملک بظاہر محروم ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں جن عرب حکمرانوں، شیوخ اور ان کے خاندانی افراد کا جو خفیہ سرمایہ یورپ کے چھوٹے چھوٹے ملکوں ڈنمارک وغیرہ میں محفوظ ہے۔ اس کی کمی کا اندازہ کرنا

اس لئے کہ برطانیہ کے اس فیصلہ کے ساتھ ہی ان ملکوں نے بھی اپنے اپنے سکوں کی قیمت میں کمی کر ڈالی ہے۔ نیز آئندہ بھی ان عرب ملکوں کی درآمدی و برآمدی ادائیگیوں میں پونڈ کی قیمت کم ہو جانے سے نفع کی شرح گر جائے گی اور اسرائیل کو اپنا تجارتی ... زیادہ سے زیادہ پھیلانے کا بھی موقعہ ملنے لگے گا۔

اس طرح اسرائیل جنگ کے بعد کے اقتصادی بحران پر قابو پانے کے قابل ہو جائے گا اور اپنے سکے وادائیگیوں کو عرب ملکوں کے پیداواری سرمایہ سے متوازن بنانے کی اور سبیل نکالنے کی پوزیشن میں آسکے گا۔

یہ ہیں پونڈ کی قیمت کم کرنے کے برطانوی فیصلے کے حقیقی سیاسی مقاصد و مضمرات۔ جنہیں برطانیہ کے موجودہ اقتصادی مسائل کے پروپیگنڈے کے پردے میں چھپایا جاتا ہے۔

## صدر ناصر کی پالیسی برطانیہ کے اس فیصلہ کے اثرات کو بیکار بنا دے گی

جن لوگوں نے ۱۹۳۱ء اور ۱۹۴۹ء میں کم کی جانے والی پونڈ کی قیمتوں کے اسباب و محرکات کا مطالعہ کیا ہے انہیں اعتراف ہے کہ اس وقت برطانیہ میں قطعی وہ حالات نہیں پائے جاتے، جن کا تقاضا سابق میں پونڈ کی قیمت میں کمی کرنے کا محرک ہوا تھا۔ برطانیہ کو اس وقت ادائیگیوں کی جن مشکلات کا سامنا ہے۔ ان پر درآمد و برآمد کے اندر بعض تبدیلیوں سے اور بیرونی ملکوں میں اپنے فوجی اخراجات بالخصوص بحر روم و بحیرہ عرب سے اپنے بحری بیڑوں و فوجی اڈوں کو ختم کرکے قابو پایا جا سکتا تھا۔ لیکن سکہ کی قیمت میں کمی کا فیصلہ یکساں طور پر برطانوی عوام کے لئے بھی حیران کن ثابت ہوا۔ اور دنیا کے دوسرے اقتصادی ماہرین کے لئے بھی غیر متوقع اور خلاف اصول نظر آیا۔ اور کوئی شخص بھی اس کی اقتصادی سودمندی کا قائل نہیں ہو سکا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ فیصلہ برطانوی اقتصادیات سے زیادہ مشرق وسطیٰ کی آئندہ سیاست پر اثر انداز ہونے کی خاطر عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے دوررس اثرات سے برطانیہ خود بھی فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اور اسرائیل کو بھی فائدہ پہنچانے کا خواہاں ہے۔ اب غالباً یہی بتدریج علیحدگی سے پیدا ہونے والے سیاسی خلا کو بھارت کے ذریعہ پر کرنے کی کوشش کرے گا اور اقتصادی خلا کو اسرائیل سے پر کرانا چاہے گا۔

لیکن مصر اور صدر ناصر کے بعض حالیہ اقدامات نے جن کا اشارہ ان کی تازہ ترین تقریر میں پایا جاتا ہے اگر کامیابی حاصل کر لی اور عرب ملکوں نے مصر کا ساتھ نہ چھوڑا، تو

(باقی آخری کالم میں)

## بقیہ شذرات

افریقہ اور لاطینی امریکہ کی غیر مسلم قوموں اور ملکوں کے سامنے پیش کرکے یہودی جارحیت کے خلاف عربوں کے موقف سے انہیں بدظن کرے گا تاکہ عالمی رائے عامہ عربوں کے بجائے یہود کے حق میں ہموار ہو سکے۔

اور اگر عرب بظاہر خاموش و غیر جانبدار رہے ہیں تاکہ یہودی جارحیت کو غیر مسلم قوموں میں حق بجانب قرار دینے کا موقعہ سامراج کو حاصل نہ ہو سکے تو پھر یہ سامراج ترکوں اور غیر عرب مسلمان ملکوں کو عربوں کے خلاف بدگمانی میں مبتلا کرنے کی "شاندار مہم" اپنے گماشتوں کے ذریعہ چلوائے گا، تاکہ عربوں کے موقف کے ساتھ غیر عرب مسلمان ملکوں کی عملی ہمدردی باقی نہ رہے

اس طرح بہ یک کرشمہ دو کار کے مصداق عالم اسلام میں پیدا شدہ اتحاد کی موجودہ فضا کو برباد کرنے اور مشرق وسطیٰ میں یہودی سلطنت کو قائم رکھنے نیز قبرص میں یونانی اثرات کو بڑھانے کا راستہ مغربی استعمار کے ہاتھ آ جاتا ہے۔ حالانکہ یہ امر بہت بعید ہے کہ قبرص کا نزاع کسی فیصلہ کن جنگ میں تبدیل ہو جائے۔

خدا کرے کہ سامراج اس نزاع کو ہوا دے کر عربوں کے خلاف اپنے لئے اور اپنی پروردہ یہودی حکومت کے لئے مفادات حاصل کرنے کی سازش میں ناکام رہے اور ترکی اپنے مقاصد میں کامیاب ہو۔ (کمال)

## احباب توجہ فرمائیں!

جانشین شیخ التفسیر نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام (مغربی پاکستان)

## حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب کا ارشاد گرامی

قطبِ عالم حضرت قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کو جمعیۃ علماء اسلام سے جو قلبی تعلق تھا وہ کسی سے مخفی نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ کی مالیات کا دارومدار حضرت کی توجہات پر تھا

### اپیل

میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے دوستوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے صدقات، زکوٰۃ اور عطیات سے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی اتنی امداد کریں کہ وہ مالی کمی کی وجہ سے کفر و الحاد اور بے دینی کے مقابلہ میں کمزوری محسوس نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ فقط

(محمد عبید اللہ انور امیر انجمن خدام الدین لاہور)

## حکومت کی فرض ناشناسی

### رویت ہلال کمیٹی کہاں ہے؟

### مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام کا بیان

مسئلہ یہ ہے کہ ۲۹ ویں شعبان کو مغرب کے وقت چاند دیکھا جائے اگر نظر آ جائے یا اس کا شرعی ثبوت مل جائے تو اگلے دن رمضان مبارک کا روزہ رکھ لیں ورنہ شعبان کے تیس دن پورے کرکے رمضان کے روزے رکھیں کیونکہ چاند اکتیس ۳۱ دن کا نہیں ہوا کرتا۔

اس مسئلہ سے صاف ظاہر ہے کہ شعبان کے چاند کا حساب رکھنا اور شعبان کا چاند دیکھنا کتنا ضروری ہے۔ مگر رویت ہلال کمیٹی نے کمال کیا کہ اس نے اس فرض کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ عین آخری وقت میں اگر وہ کوئی رائے قائم کرکے اعلان کرے تو کتنی دشواریوں اور غلط فہمیوں کا امکان ہو سکتا ہے۔ ہماری پہلے سے یہ رائے ہے کہ اس کام کو حکومت علماء دین پر چھوڑ دے یا ذمہ دار علماء کرام کی رویت کمیٹیاں قائم کرے۔ جس کی طرف اب تک حکومت نے کوئی توجہ نہیں دی۔ مجھے دورہ میں مختلف مقامات پر معلوم ہوا کہ شعبان کا چاند ہفتہ کی شب کو دیکھا گیا اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کے سامنے شرعی گواہوں نے شہادت دی کہ ہم نے چاند ہفتہ کی شب کو دیکھا ہے۔ اس لحاظ سے اتوار کی شب کو ہلال رمضان مبارک دیکھنا چاہیئے۔ اگر چاند نظر آ گیا تو روزہ ہوگا ورنہ شعبان کے تیس دن پورے کئے جائیں گے۔

امید کہ ہلال کمیٹی سابقہ غلطیوں کو نہ دہرائے گی اور علماء دین رویت ہلال دیکھنے اور شرعی مسئلہ اور شرعی حکم کی اشاعت کا پورا پورا انتظام کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں گے تاکہ اللہ تعالیٰ کا فرض ضائع نہ ہو

(بقیہ کالم اول)

برطانیہ اپنی اس چال میں بھی انشاء اللہ ناکام رہے گا ہم کسی اگلی صحبت میں ان امور پر مزید تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالیں گے

# درسِ قرآن

(از سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝ (پ ۵ ع ۸)

ترجمہ: اور جب تم کو کوئی سلامتی کی دعا دے یعنی سلام علیک کرے تو تم اس سے بہتر الفاظ میں سلام کا جواب دو یا کم از کم انہی الفاظ کے ساتھ دعا دو۔ جو پہلے شخص نے کہے تھے بلاشبہ اللہ تعالےٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

اور جب تم کو کوئی دعا دے یعنی سلام علیک کرے۔ تو تم اس کے سلام سے اچھے اور بہتر الفاظ میں اس کو سلام کرو۔ یعنی اس کے سلام کا جواب دو یا کم از کم ویسے ہی الفاظ کہہ دو اور انہیں الفاظ میں اس کو جواب دے دو، جو پہلے شخص نے کہے تھے۔ یقین جانو اللہ تعالےٰ ہر چیز پر محاسب اور ہر بات کا حساب لینے والا ہے (تیسیر)

تحیۃ اصل میں زندگی کی دعا دینے کو کہتے ہیں۔ اہل عرب جب آپس میں ملتے تھے تو ایک دوسرے کو حیاک اللہ کہتا تھا۔ پھر تحیۃ مطلقاً دعا میں استعمال ہونے لگا۔ یہاں اس کے معنی ملاقات کے وقت سلام علیکم کہنے کے ہیں۔ آسمانی تہذیب میں ہمیشہ ملاقات کا تحیۃ سلام رہا ہے۔ جو قومیں آسمانی تہذیب سے محروم ہیں اُن کے ہاں مختلف طریقے ہیں۔ کفار عرب کا طریقہ ہم نے عرض کر دیا۔ نصاریٰ کا سلام منہ پہ ہاتھ رکھ لینا تھا۔ یہود کا سلام انگلی اٹھا لینا تھا مجوسیوں کا سلام ذرا جھک جانا تھا۔ لیکن اسلام نے پھر آسمانی تہذیب کو زندہ کیا۔ اور فرمایا۔ فسلموا علیٰ انفسکم تحیۃ من عند اللہ۔ اس کہنے کی ضرورت نہیں کہ السلام علیکم یعنی سلامتی کی دعا۔ کفار عرب کے حیاک اللہ سے بہت جامع ہے کیونکہ یہ دین و دنیا کی سلامتی کو شامل ہے۔ حدیث میں سلمان فارسیؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آیا۔ اس نے کہا۔ السلام علیک یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا۔ وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ۔ پھر دوسرا شخص آیا۔ اس نے کہا۔ السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پھر ایک تیسرا شخص آیا۔ اس نے کہا۔ السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپؐ نے فرمایا۔ وعلیک۔ اُس نے کہا۔ یارسول اللہ مجھ سے پہلے آنے والوں کے جواب میں آپ نے زیادہ جواب دیا اور بڑھا کر جواب عنایت کیا مگر مجھ کو صرف وعلیک فرمایا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ تو نے ہمارے لئے کچھ چھوڑا ہی نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ بہتر جواب دو یا ویسا ہی جواب دے دو۔ ہم نے ویسا ہی جواب دے دیا۔

عمر بن حصینؓ کی روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور السلام علیکم کہہ کر بیٹھ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس ہیں پھر دوسرا آیا۔ اُس نے کہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور پھر بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ بیس ہیں۔ پھر تیسرا آیا اور وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تیس ہیں۔ یعنی الفاظ کی زیادتی کے ساتھ نیکیاں زیادہ ہوتی گئیں۔ سلام کے آداب کی تفصیل تو فقہ کی کتابوں سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہاں چند باتیں یاد رکھنی چاہئیں۔

(۱) سلام کا جواب دینا واجب علی الکفایہ ہے۔ اگر حاضرین میں سے ایک شخص نے بھی جواب دے دیا تو سب سبکدوش ہو گئے۔ اور اگر کسی نے بھی جواب نہیں دیا تو سب واجب کے تارک ہوئے۔

(۲) جو سلام شرعی آداب کا لحاظ رکھ کر کیا جائے۔ اس کا جواب دینا واجب ہوگا مثلاً کوئی بول و براز میں مشغول ہو یا نماز پڑھتا ہو۔ یا قرآن کی تلاوت کرتا ہو یا خطبہ سن رہا ہو وغیرہ ایسی حالت میں کوئی سلام کرے تو اس کا جواب دینا واجب نہیں بلکہ ایسے مواقع پر سلام کرنا ہی خود مکروہ ہے۔

(۳) سلام کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا واجب ہے۔ باقی سلام کرنے والے سے بہتر کلمات کہنا یا انہی کو لوٹا کر کہہ دینا یہ باتیں اختیار میں ہیں۔ یعنی فقط جواب تو واجب ہے باقی زیادہ جواب دینا یا کم دینا یا انہی کلمات کو لوٹا دینا ان سب کا اختیار ہے۔

(۴) احادیث میں جو الفاظ مروی ہیں وہ سلام کے ساتھ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہیں، ان سے زیادہ اور الفاظ ثابت نہیں ہیں۔

(۵) کسی کافر کو بلا کسی خاص ضرورت کے ابتداءً سلام نہیں کرنا چاہیئے۔ البتہ کوئی ضرورت ہو تو سلام میں ابتدا کی جا سکتی ہے۔

(۶) کافر کے سلام کا جواب بھی واجب نہیں۔ اگرچہ جواب دینا جائز ہے۔

(۷) فقہاءؒ کافر کو دنیوی اعتبار سے دعا دینا یا اس کو سلام کی دعا دینا جائز رکھا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے ایک یہودی کو جو حضور کے لئے اپنے جنہ لایا تھا دُعا دی تھی۔ اور فرمایا تھا۔ اَللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ۔ چنانچہ ستر سالؓ کی عمر تک اس یہودی کے بال سیاہ ہی رہے (۸) جس طرح بلا ضرورت کافر کو ابتداءً سلام نہ کرنا چاہیئے۔ اسی طرح اہل بدعت کو بھی ابتداءً سلام نہ کرنا چاہیئے (۹) اگر سلام کرنے میں کسی کافر نے شرارت آمیز الفاظ استعمال کئے ہوں، تو اس کو صرف وعلیکم کہہ دینا چاہیئے۔ جیسا کہ بعض یہود کا قاعدہ تھا کہ وہ السلام علیک کو دبا کر السام علیک، کہا کرتے تھے اور حضور بھی اس کے جواب میں وعلیکم فرما دیا کرتے تھے۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔ مثلاً کوئی کہے السلام علیکم تو واجب ہے کہ اس کا جواب اگر برابر چاہے تو وعلیکم السلام اور اگر زیادہ ثواب چاہے تو ورحمۃ اللہ بھی۔ اور اگر اس نے یوں کہا تو آپ کہے وبرکاتہ (موضح القرآن)

ہم تسہیل میں ابھی عرض کر چکے ہیں کہ نفس جواب واجب ہے اور الفاظ کی کمی بیشی کا اختیار ہے۔ ان اللہ علیٰ کل شیئ حسیبا کا یہ مطلب ہے کہ عمل پر وہ محاسبہ کرنے والا ہے۔ اور اعمال کے موافق سلوک کرنے والا ہے۔ مگر یہ کہ جس پر اس کی مہربانی ہو جائے تو وہ معاملہ دوسرا ہے۔

(مرسلہ: مولانا عبد اللہ صاحب بھکر۔ میانوالی)

# درسِ حدیث

ازافادات مولانا بدر عالم صاحب

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جو آدمی کو نجات بخشنے والی ہیں۔ اور تین باتیں ایسی ہیں جو آدمی کو ہلاک کر ڈالنے والی ہیں۔ جو چیزیں نجات دینے والی ہیں۔ وہ کھلے اور چھپے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور سچی بات کہنا خوشی کی حالت میں بھی اور غصہ کی حالت میں بھی اور میانہ روی فراغت میں بھی اور تنگ دستی کی حالت میں بھی۔ جو چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں وہ یہ ہیں خواہشات نفسانی جن کے پیچھے لگا رہے اور ایسا بخل جس کے تقاضوں پر چلتا رہے۔ اور آدمی کی اپنے نفس میں خود بینی۔ اور یہ تیسری چیز آدمی کے لئے سب سے زیادہ مہلک ہے۔ (بیہقی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا اور ایمان دو رفیقوں کی طرح ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ جب ان میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ دوسرا بھی خود بخود رخصت ہو جاتا ہے۔ (بیہقی)

نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نیکی اور گناہ کی تعریف کیا ہے۔ ارشاد فرمایا نیکی یہ ہے کہ اخلاق عمدہ ہوں۔ اور گناہ کی بات یہ ہے کہ جو تیرے دل میں خود بخود کھٹکے اور تجھ کو یہ پسند نہ ہو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو بات لوگوں کو پہلی نبوتوں کا بقیہ مل گئی ہے اس میں سے ایک بات یہ ہے کہ جب تم میں غیرت نہ رہے تو جو دل چاہے کرو۔ (بخاری)

بہز بن حکیم روایت کرتے ہیں۔ اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں دادا سے اور ان کے دادا روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ غصہ ایمان کا مزا اس طرح بگاڑ دیتا ہے جیسا ایلوا (ایک سخت کڑوی دوا ہے) شہد کا۔

ملک نور الٰہی پرنٹر نے تعلیمی پریس لاہور میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب پبلشر نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا۔

## احکام شریعت

# رمضان المبارک

### روزہ کی فرضیت

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تاکہ تم متقی بن جاؤ"۔

### روزہ کا آغاز

صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَ اَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ (ترمذی)

"رمضان شریف کا چاند دیکھ کر روزوں کا آغاز اور ماہ شوال کا چاند دیکھ کر روزوں کا اختتام ہونا چاہیئے"۔

### مشکوک دن اور روزہ

فَاِنْ غُمَّ عَلَیْہِ عَدَّ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ صَامَ

"اگر بادل یا گرد و غبار کی وجہ سے ۲۹ کو چاند نظر نہ آتا تو تیس دن پورے کر لیتے۔

فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا (مسلم)

"اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس روزے پورے کرو"۔

## روزہ کے مسائل

**فرض** رمضان میں تین چیزیں فرض ہیں۔ اول نیت کرنا۔ دوم صبح سے شام تک کھانے پینے اور عورت کی ہمبستری سے باز رہنا۔ سوم وقت کا پہچاننا۔

**سنت** رمضان کے روزہ میں تین چیزیں سنت ہیں اول شام کی نماز سے پہلے افطار کرنا۔ دوم افطار ...نے سے دوسرے تمام ...کے روزہ کی نیت کرنا۔ سوم سحری کرنا

**نیت** کوئی شخص رمضان کے روزہ کو واجب یا نفل یا مطلق روزہ سمجھ کر نیت کرے تو بھی جائز ہے۔ ...ڈھلنے سے پہلے پہلے تک رمضان کے روزے کی نیت ...ئز ہے۔ اور اگر کسی نے دن ڈھلنے کے بعد نیت کی تو ...قضا کرنی پڑے گی۔ قضا کفارہ اور مطلق نذر کے ...زے کی نیت رات کو کرنی ضروری ہے اور نذر معین کے ...رات کو نیت کرنا ضروری نہیں

**...ل رمضان** جو رمضان کا چاند دیکھے اس کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے چاہے لوگ اس ...ت کو قبول کریں یا نہیں۔ اور اگر اس نے روزہ نہیں رکھا ...ضا لازم ہوگی۔ روزہ رکھنے کے لئے ایک عادل شخص کی رمضان کے چاند کی شہادت کافی ہے چاہے وہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر آسمان پر ابر و غبار ہو تو صرف ایک آدمی کا اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے چاند دیکھا۔

**فساد روزہ** جان بوجھ کر جماع کرنے اور کھانے پینے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور کفارہ اور قضا دونوں لازم آتے ہیں۔ اگر عورت سے جبراً جماع کرے تو عورت پر کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ کفارہ صرف رمضان کے ایک یا بہت سے روزوں کے فاسد کرنے سے لازم آتا ہے۔ دوسرے روزوں کے فاسد کرنے سے نہیں آتا ہے۔ اگر کلی کرنے کے وقت حلق سے پانی اتر گیا تو صرف قضا لازم ہوگی۔ اور اگر بیماری کی وجہ سے روزہ افطار کرے تو بھی صرف قضا لازم ہوگی۔ اسی طرح سورج غروب ہونے کے گمان سے روزہ افطار کرے اور ابھی سورج غروب نہیں ہوا تو بھی قضا لازم ہوگی۔

اگر پیٹ یا مقعد کے زخم پر دوا لگانے سے دوا پیٹ میں داخل ہو جائے یا کان میں تیل ٹپکانے سے تیل دماغ میں داخل ہو جائے تو بھی صرف قضا لازم ہوگی۔ کان میں گھی ٹپکانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ سنگریزہ اور کھجور کی گٹھلی نگلنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور قضا لازم ہوتی ہے۔ اگر منہ بھر کر جان بوجھ کر قے کرے تو قضا لازم ہوگی۔ (نوٹ) لیکن ان تمام صورتوں میں روزہ دار کی طرح کھائے پیئے نہیں۔

**عدم فساد روزہ** اگر بے اختیار قے آجائے، تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ بھول کر کھانے پینے، احتلام ہونے عورت کو دیکھنے سے انزال ہونے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا غبار دھواں، مکھی کے حلق سے نیچے اتر جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ کھانے کے وقت دانتوں میں روٹی کا کوئی نہ کوئی بورا یا گوشت کا ٹکڑہ رہ جاتا ہے۔ اگر وہ چنے کے دانہ سے کم ہو تو اس کے کھانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ البتہ اس ٹکڑہ کو منہ سے باہر کر کے پھر کھائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اگر تل کا دانہ دانتوں میں اس طرح چبائے کہ وہیں رہ جائے معدہ میں نہیں جائے۔ تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

**مکروہ** روزہ کی حالت میں کسی چیز کا چکھنا یا چبانا مکروہ ہے، البتہ بچے کے لئے کھانا چبانا جائز ہے۔

**افطار کر سکتا ہے** ایسا بوڑھا جسے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو روزہ نہ رکھے۔ اور ہر روز ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو آدھ سیر بھر کھجور یا سیر بھر جو دیوے۔ اور جب اسے طاقت ہو جائے تو پھر قضا کرے۔ اگر عورت حاملہ ہو یا بچے کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ سے بچے کو یا دودھ پلانے والی کو نقصان کا خطرہ ہو تو اس وقت افطار کرے اور پھر قضا کرے۔

اگر بیمار کو بیماری بڑھ جانے کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھے۔ بعد میں قضا کرے۔ اگر مسافر صبح سے پہلے سفر کے لئے نکلے تو اس کے لئے افطار کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف نہ ہو، تو روزہ نہ رکھنے سے روزہ رکھنا بہتر ہے۔

## مسائل اعتکاف

اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔ اعتکاف کی دو قسمیں ہیں۔ واجب اور نفل۔ واجب وہ ہے جس کی نذر مانی جائے اور یہ بغیر روزہ کے جائز نہیں ہے اگرچہ روزہ رمضان ہی کا کیوں نہ ہو۔

دوسری قسم نفلی ہے۔ یہ بغیر روزہ کے جائز ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جب بھی کوئی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے جتنی دیر بیٹھے وہ اعتکاف میں شمار ہے۔

معتکف کو چاہیئے کہ وہ بغیر کسی ضرورت اصلی کے مسجد سے باہر نہ جائے البتہ جمعہ کے لئے جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ جس مسجد میں معتکف ہے وہاں نماز جمعہ نہ ہوتی ہو۔ اگر معتکف بلا ضرورت ایک ساعت تک بھی باہر رہے۔ تو اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔ البتہ کوئی مجبوری لاحق ہو گئی ہو۔ مثلاً اسے زبردستی مسجد سے نکالا جائے یا بیماری کی وجہ سے نکلنا پڑے یا بھول کر نکل جائے۔ تو ان شکلوں میں اعتکاف فاسد نہیں ہوتا ہے معتکف کے لئے مسجد میں کھانا پینا اور خرید و فروخت کرنا جائز ہے البتہ تجارت کرنا مکروہ ہے۔ معتکف کو چاہیئے کہ بیہودہ باتوں سے پرہیز کرے۔ البتہ خاموشی کو عبادت سمجھ کر چپ ہونا بہتر نہیں۔ جماع خواہ وہ رات کو کیا جائے یا دن کو اعتکاف کو فاسد کر دیتا ہے۔ اگرچہ بھول ہی کر کیوں نہ کرے۔ اسی طرح عورت سے بوس و کنار کرنا اعتکاف کو فاسد کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ انزال ہو جائے۔ اگر کوئی شخص یوں نذر مانے کہ میں تین دن اعتکاف میں بیٹھوں گا تو ان دنوں کی راتیں بھی اعتکاف میں داخل ہو جائیں گی۔

اسی طرح اگر کسی نے یوں کہا کہ میں تین رات اعتکاف کروں گا تو اس کا دن بھی نذر میں داخل ہو جائے گا۔ البتہ صرف دنوں میں اعتکاف کی نذر مانے تو جائز ہے بشرطیکہ ہر روز اعتکاف کی الگ الگ نیت کرے اور اگر صرف ایک دن کے اعتکاف کی نیت کرے تو صبح سے مسجد میں داخل ہو اور سورج غروب ہونے کے بعد مسجد سے نکلے۔ صرف ایک رات کے اعتکاف کی نیت درست نہیں ہے۔

مضامین و مراسلات خبریں وغیرہ کاغذ کے ایک طرف خوشخط اور لائن چھوڑ کر لکھا کریں۔

بزرگانِ دین کے فرمودات

# ذکر و فکر

## حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ نے ماں کے پیٹ میں تم کو نعمتیں کھلائیں۔ پھر پیدا ہونے کے بعد نعمتیں دیں۔ عافیت عنایت کی۔ قوتِ گرفت عطا کی۔ اپنی طاعت نصیب کی۔ تم کو مسلمان اور اپنے نبی کا تابع بنایا۔ نبی کا شکر اور محبت خدا کے شکر و محبت کی مانند ہے۔ جب تم نعمتوں کو اس کی طرف سے خیال کرو گے تو مخلوق کی محبت دلوں سے نکل جائے گی۔ عارف باللہ اُس کا دوست۔ دل کی آنکھوں سے اُسے دیکھنے والا وہ ہے۔ جو نیکی بدی کو اسی کی طرف سے خیال کرتا ہے۔ اُس کی نظر مخلوق میں سے نیکی بدی کرنے والے پر نہیں رہتی۔ اگر وہ مخلوق میں سے کسی کا احسان دیکھتا ہے تو خدا کی تسخیر اور اگر برائی دیکھتا ہے تو اُس کی تسلیط خیال کرتا ہے۔ اس کی نظر خلق سے خالق کی طرف منتقل ہوجاتی ہے اور بایں ہمہ حقوقِ شرع بجا لاتا ہے اور احکام کو ساقط نہیں کرتا۔ عارف کا دل ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا زہد اور ترکِ مخلوق اور ان سے اعراض قوی ہوجاتا ہے۔ وہ خدا کی طرف راغب رہتا اور اس کا توکل مضبوط ہوجاتا ہے۔ وہ اشیاء کو مخلوق کے ہاتھ سے نہیں بلکہ مخلوق سے لیتے وقت خدا کے ہاتھ سے لیتا ہے ۔ اُس کی عقل جو اس کے اور مخلوق کے مابین مشترک ہے مضبوط ہوجاتی ہے اور ایک اور عقل جو خدا کی طرف سے ملتی ہے بہت بڑھ جاتی ہے۔ اے مخلوق کے محتاج اے اُن کے ساتھ شرک کرنے والے اس سے ڈر کہ کہیں موجودہ حالت میں تجھے موت آ جائے۔ خدا تیری روح کے لئے اپنا دروازہ نہ کھولے کیونکہ وہ مشرک اور غیر پر بھروسہ کرنے والوں سے خفا ہے۔ پہلے نفس سے خلوت کر پھر خلق سے، پھر دنیا سے پھر آخرت سے پھر ماسوائے اللہ سے۔ اگر خدا کے ساتھ خلوت کرنا چاہتا ہے تو اپنے وجود اور تدبیر اور ہذیان سے الگ ہوجا۔ تجھ پر افسوس کہ اپنے خلوت کدہ میں بیٹھا ہے اور تیرا دل لوگوں کے گھروں پھرتا ہے، اُن کے آنے اور تحفے لانے کا منتظر ہے۔ تیری عمر ضائع ہوگئی اور تیرے لئے صورت بلامعنی قائم کی گئی۔ اپنے نفس کو کس شے کا قائل نہ بنا جس کا خدا نے تجھ کو اہل نہیں بنایا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہلیت حاصل نہ ہوگی تو تو اور تمام مخلوق اس پر قادر نہیں ہوسکتی۔ جب وہ کسی بات کے لئے تجھ کو چاہے گا تو اس کے لئے تجھے تیار کردے گا۔ جب تیرا باطن درست اور دل ماسوائے اللہ سے خالی نہیں تو خلوت کیا فائدہ دے گی الٰہی جو کچھ میں کر رہا ہوں اور لوگ سُن رہے ہیں اس سے مجھ کو اور اُن کو نفع دے۔

دنیا آخرت کی طرف سے اور آخرت دنیا و آخرت کے پروردگار کی طرف سے حجاب ہے اور ہر مخلوق خالق کی طرف سے پردہ۔ جب تک تو مخلوق کے ساتھ ٹھہرا رہے گا وہ تیرا حجاب ہوتی رہے گی۔

حضورؒ سے کسی سائل نے پوچھا کہ اپنے دل سے دنیا کی محبت کیوں کر نکال ڈالوں۔ آپؒ نے جواب دیا۔ دنیا کی طرف دیکھ کہ انقلاب کے ساتھ اپنے احباب و ابناء کے لئے کیسے کیسے مکر کرتی ہے؟

## شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ

"فلسفہ خواہ یونانی ہو یا یوروپی، اس حالت میں تغیر پیدا کرتا ہے جو شرعی اور آسمانی تعلیمات سے ہونی چاہیئے۔

ان فلاسفہ کے بچار اور پوچ خیالات "وفرحوا بما عندھم من العلم" ماتحت ہیں، جو علوم الٰہیہ سے کبھی بھی مناسبت نہ رکھنے کی بنا پر مبغوض ہیں۔ اس لئے ضرور گندگی اور نجاست پیدا کرتے ہیں، اور صفاء روح میں حاجز ہیں۔

قرن اول اس سے بالکل مطہر نظر آتا ہے لہذا احق الاصح اس سے اشتغال میں کمی ہونی ... تاہم اس نجاست کے زائل کرنے کے لئے اگر اس میں اشتغال ہو تو جس طرح کھاد ... گل و ریحان پیدا ہوجاتے ہیں۔ ممکن ہے یہ بھی کسی مفید نتیجہ پر پہنچا دے۔

بہرحال بالفعل اس میں گندگی ضرور ہے۔ دو ضرورتیں اس پر مجبور کر رہی ہیں۔ نوعمروں اور غیر تجربہ کار دماغ کی اصلاح — دوسرے ملازمت اور ضرورت معاش ...

اس لئے پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کے ضرر سے بھی بچیں اور آگے صفائی اور نور میں بھی فرق نہ آسکے۔

بنا بریں جلاءِ قلب یعنی ذکر کی کثرت اور استغفار کی مداومت بہت زیادہ ضروری ہے۔ جو خیالات پیدا ہوتے ... ہیں۔ بحمداللہ آپ خود ان کو گندہ سمجھ ... دفع کرتے رہتے ہیں۔

اسی قسم کے واقعات کو صحابہ ... عرض کیا تھا جس کو آنحضرت علیہ السلام ... نے عین الایمان فرمایا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی رحمت سے مایوس ... ہو جیئے اور ذکر و فکر میں لگے ...

"عاقبت روز سے بیابی کام را"

(ایک مکتوب گرامی سے ماخوذ)

---

# مرکزی اجلاس کے متعلق

# ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی اجلاس کے انعقاد کے لئے مغربی پاکستان کی جمعیۃ نے مشرقی پاکستان کا مقام تجویز کیا ہے۔ مشرقی پاکستان کی جمعیۃ نے اس پر آمادگی ظاہر کی ہے کہ اگر مرکزی اجلاس مغربی پاکستان میں منعقد ہُوا تو وہ اپنے نمائندے وہاں بھیج دے گی چنانچہ اجلاس کی تاریخ اور جگہ کے تصفیہ کے لئے مشرقی اور مغربی پاکستان کی صوبائی جمعیتیں خط و کتابت کر رہی ہیں اور جلد اس سلسلے میں باقاعدہ اعلان کردیا جائے گا۔ (ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور)

---

...م پہلے اُن کی بے پرواہی کرتی اور ... پیچھے چھوڑ جاتی ہے۔ پھر درجہ بدرجہ ... دے کر مخلوق سے بلند مرتبہ اور ... گردنوں کا مالک بنا دیتی ہے۔ اپنے خز... اور عجائبات ظاہر کرتی ہے۔ وہ اپنی بلند... خوشی اور دنیا کی لونڈی بننے سے ... ہوتے ہیں کہ یکایک اُن کو پکڑ لیتی ہے۔ قید کردیتی ہے۔ دھوکا دیتی ہے اور اس بلندی ... اوندھا گرا دیتی ہے۔ اس لئے وہ ریزہ ریزہ ہوکر ہلاک ہوجاتے ہیں۔ پھر وہ اور ... پہلو میں شیطان دونوں کھڑے ہنسا کرتے ہیں۔ آدمؑ سے لے کر قیامت تک سلاطین ... ملوک اور دولت مندوں کے ساتھ دنیا کا یہی فعل رہے گا۔ یہ اسی طرح بلند و پست ... وہ خود غنی و فقیر کرتی رہتی ہے۔ پرورش کرکے ذبح کر ڈالتی ہے۔ جو اس سے سا... اس پہ غالب آگئے۔ اور اس کے مقابلہ میں جن کی مدد کی گئی اور اس کے شر سے محفوظ ... وہ بہت کم ہیں۔ ایسے لوگ خال خال ہیں۔ اس کے شر سے وہ بچتا ہے جو اسے پہچان ... اس سے پر حذر رہتا ہے۔ اور اس کے حیلوں سے بچ کر خدا کی پناہ میں آجاتا ہے

# علمائے اسلام اور مودودی صاحب

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

(قسط نمبر ۲)

## چودھری رحمت الٰہی صاحب کی "بدزبانی" کا جواب

### قاسم العلوم کے طلباء

چودھری صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "مدرسہ قاسم العلوم جیسی دینی درسگاہ کے طالب علموں نے جماعت اسلامی کے جلسے میں آکر کھلم کھلا بھنگڑہ ناچ کیا اور ان میں سے بعض طالب علم ننگے بھی ناچے"۔ آخر اس الزام کا کوئی ثبوت بھی ہے یا یہ ایک محض صالحانہ بہتان ہے؟ اس معزوضہ ننگے ناچ کو صرف مودودی نگاہوں نے دیکھا یا اس جلسہ عام میں دوسرے عوام نے بھی اس کا مشاہدہ کیا۔ کیا مسلمانوں کا سارا اجتماع ہی ننگے ناچ کا شیدائی تھا یا قاسم العلوم کا ہمنوا تھا۔ کہ کسی نے اُف تک نہ کی۔ ہم نے اس بارے میں مدرسہ قاسم العلوم کے شیخ الحدیث اور جمعیتہ علماء اسلام کے نائب امیر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے دریافت کیا۔ تو آپ نے یہ تحریر فرمایا کہ مودودی صاحبان نے اپنے جلسہ میں ناصر کو فرعون کا بیٹا، اتحاد عالم اسلامی کا دشمن وغیرہ وغیرہ قرار دیا تو جلسہ میں ایک شہری (جو غالباً کالج کا طالب علم تھا) نے سوال کیا کہ ناصر کے متعلق آپ اپنے مسلک کی وضاحت کریں۔ تو انہوں نے ناصر مُردہ باد کے نعرے لگائے اور اس لڑکے کو پکڑ کر باہر کھینچا جس پر جلسہ میں ناصر کے حق میں نعرے لگے۔ یہ واقعہ اسرائیل کے حملہ سے دو دن قبل کا تھا۔ جبکہ ناصر نے خلیج عقبہ کی ناکہ بندی کی ہوئی تھی۔ چونکہ ہم نے ان ایام میں ناصر کے اس اقدام کے حق میں شہر کے اندر متعدد جلوس نکالے تھے۔ لوگوں کے جذبات مشتعل تھے اس لئے جلسہ میں گڑبڑ ہوئی اور مودودیوں کے اس جارحانہ اقدام کو کسی نے پسند نہ کیا۔ اس جلسہ میں مدرسہ قاسم العلوم کے کچھ طلباء بھی تھے۔ اس عام گڑبڑ کی ابتدا کالج کے طلبہ اور شہریوں نے کی تھی ... بجائے اس کے کہ مودودی صاحبان یہ اعتراف کرتے کہ ہماری حرکت سے شہریوں نے جلسہ کو خراب کیا، مدرسہ قاسم العلوم کے طلبہ پر یہ الزام لگایا۔ گویا ضمناً یہ ثابت کرنا چاہا کہ شہری لوگ تو ہمارے اس مدیہ سے مطمئن تھے۔ یہ توجیہہ رضیا احرار والوں نے یا مفتی محمود نے ایک سازش کے تحت طلبا کو ہمارے خلاف گڑبڑ کے لئے بھیجا تھا۔ حاشا وکلا مجھے تو کم از کم اس کا کوئی علم نہیں تھا۔ تو انہوں نے فساد کی ابتدا کی اور الزام دوسروں کو دیا۔ باقی بھنگڑا ناچ اور ننگا ناچ (العیاذ باللہ) اس کا کیا تصور ہو سکتا ہے۔ جلسہ میں گڑبڑ یشن اور مار پیٹ کے دوران کا کونسا مقام ہے۔ بہرحال مدرسہ کے طلبا کو مورد الزام قرار دینا اور ناچ کا الزام دینا وہ جھوٹ ہے۔ جس کی مثال شاید شیطان نے بھی کبھی پیش نہ کی ہوگی۔"

### امریکہ اور وزارت سازی

عرب یہود جنگ اور صدر ناصر کے بارے میں مودودی جماعت نے جو مخصوص کردار ادا کیا ہے۔ اس مضمون میں اس بحث کی گنجائش نہیں ہے۔ باقی رہا مولانا غلام غوث صاحب کا یہ فرمانا کہ مودودی صاحب نے کہا تھا کہ اب امریکہ وزارت بنانے کے سلسلہ میں یا ہم سے بات کرے گا یا سہروردی سے تو یہ کوئی نئی بات انہوں نے بیان نہیں کی۔ بلکہ ترجمان اسلام ۹ ا رجون سنہ ۶۴ء میں مولانا ہزاروی مودودی صاحب سے یہ سوال کر چکے ہیں۔ کہ کیا آپ نے آج سے بارہ سال پہلے کراچی میں جبکہ مسلم لیگی وزارت ڈانواں ڈول تھی اور نئی وزارت بننے کا امکان تھا علماء کے سامنے کہا تھا کہ اب مسلم لیگ کو کوئی نہیں پوچھتا۔ امریکہ ہم سے بات کرے گا یا سہروردی سے۔ اگر آپ نے یہ بات کہی تھی تو آپ بتائیں کہ آپ امریکہ کے کیا ہوتے ہیں۔

اب چودھری صاحب ہی بتائیں کہ کیا مودودی صاحب نے آج تک اس سوال کا کوئی جواب دیا؟ اور اس سے پہلے کیا مودودی جماعت نے اس سوال کی بنا پر مولانا کے خلاف کوئی مہم چلائی؟ اب جبکہ رپورٹر کی غلطی سے یا مولانا ہزاروی سے سہواً ۱۹۵۴ء کا لفظ نکل گیا تو آسمان سر پہ اٹھا لیا کہ ۱۹۵۴ء میں تو مودودی صاحب جیل میں تھے حالانکہ سن کی غلطی سے بات غلط نہیں ہو سکتی۔

### مولانا ہزاروی کا چیلنج

مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے "نوائے گوجرانوالہ" ۳ر ستمبر ۶۷ء میں یہ اعلان کر دیا ہے۔ "کہ اگر مودودی صاحب انکار کر دیں تو میں ثبوت پیش کروں گا پھر شرعی فیصلہ ہوگا۔ اور اگر مودودی صاحب چاہتے ہیں۔ تو پھر ایک غیر جانبدار کمیشن اس فیصلے کے لئے مقرر کر دیا جائے"۔

لیکن اس باطل شکن چیلنج کے بعد بھی مودودی صاحب بالکل خاموش ہیں۔ نہ مولانا کے بیان کی تردید کرتے ہیں نہ تائید نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن میں مبتلا ہیں۔

### مولانا جالندھری کا چیلنج

نوائے گوجرانوالہ ۲ر اکتوبر ۶۷ء میں صفحہ اول پر مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کا چیلنج ان الفاظ میں شائع ہوا ہے:۔ ۹ ر ستمبر ۶۷ء کو مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری صدر مجلس تحفظ ختم نبوت نے واضح الفاظ میں مودودی صاحب کو مندرجہ ذیل چیلنج دیا۔ "پچھلے دنوں جمعیتہ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا تھا کہ مولانا مودودی نے کراچی میں علماء کی محفل میں یہ بات کہی تھی کہ امریکہ اب وزارت کے لئے مجھ سے بات کرے گا یا سہروردی سے بات کرے گا"۔ اس سلسلہ میں مولانا ہزاروی نے میرا حوالہ دیا تھا۔ میں پوری ذمہ داری سے اعلان کرتا ہوں کہ یہ بات مولانا ہزاروی کو میں نے بتائی تھی اور میں تحریک ختم نبوت کے بعد تین سال تک یہ بات پبلک جلسوں میں علی الاعلان کہتا رہا ہوں۔ لیکن مولانا مودودی نے نہ میری بات کی تردید کی اور نہ مولانا غلام غوث صاحب کی طرف سے اس الزام کے دہرائے جانے پر اس کی تردید کی ہے۔ میرے پاس اس بات کا ثبوت موجود ہے۔ اگر مولانا مودودی اس بات کی تردید کریں۔ تو غیر جانبدار کمیشن کے سامنے اس الزام کا اور اس کے ساتھ دوسرے تمام الزامات کا ثبوت دینے کے لئے تیار ہوں۔ جو الزامات میں نے وقتاً فوقتاً ان پر لگائے"۔

### تحریک جمہوریت پاکستان کے لیڈر

ہم تحریک جمہوریت پاکستان کے ممتاز لیڈروں چودھری محمد علی۔ میاں ممتاز دولتانہ۔ نواب زادہ نصر اللہ خاں سردار شوکت حیات اور مولوی فرید احمد وغیرہ حضرات سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ اپنی مشترکہ جماعت کے ایک ممتاز رکن مودودی صاحب کو مجبور کریں کہ وہ مولانا ہزاروی اور مولانا جالندھری کے اس چیلنج کو قبول کریں تاکہ علماء کرام اور مودودی صاحب کی موجودہ ملک گیر کشمکش کسی نتیجہ خیز مرحلہ میں پہنچ جائے۔ کیا جمہوریت پاکستان کے مقتدر لیڈر ہماری اس پیشکش کو قبول فرمائیں گے۔

### مخالفت کا ذمہ دار کون ہے؟

چودھری صاحب کا یہ لکھنا بھی بالکل خلاف واقعہ ہے کہ مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی نے آج تک ان کے کسی اتہام یا دشنام کا جواب نہ اپنی کسی تحریر میں نہ تقریر میں الخ۔ یہاں چودھری صاحب تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے جن باتوں کو اتہام یا دشنام قرار دے رہے ہیں وہ دراصل علماء کرام کے وہ علمی اعتراضات ہیں جو انہوں نے مودودی صاحب کی تحریرات پر وارد کئے ہیں۔ علاوہ ازیں مودودی صاحب نے نہ صرف یہ کہ جمعیتہ علماء اسلام اور اس کے اکابر کو ہدف طعن بنالیا ہے بلکہ ان اکابر کے اکابر اور پھر ان کے اکابر بلکہ ساری امت کے اکابر کو بھی معاف نہیں کیا۔ حتیٰ کہ صحابہ کرام سے بھی تجاوز کر کے ان کا قلم انبیائے کرام پر تنقید کے مقام پر بھی نا ئز ہو گیا۔ کیا چودھری صاحب اس حقیقت سے بالکل ناواقف ہیں؟

(جاری ہے)

# دینی محاذ

# کاروانِ اسلام منزل بہ منزل

## بستی ڈھیران تحصیل خانپور میں تبلیغی اجتماع

### حضرت درخواستی مدظلہ العالی کا خطاب

۱۵ شعبان کو بستی ڈھیران میں زیر صدارت جناب حافظ ابوالخیر صاحب جمعیۃ کی طرف سے ایک جلسہ عام ہوا جس میں مولانا شمس الدین صاحب، مولانا شفیق الرحمان صاحب درخواستی نے جمعیۃ کی اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ بعد نماز ظہر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نعرہ ہائے تکبیر کی فضا میں اسٹیج پر تشریف لائے۔ حضرت مولانا نے ملکی حالات پر تبصرہ فرماتے ہوئے کہا کہ آج ملک میں بے حیائی اور عریانی اپنے عروج پر ہے۔ دین محمدی لاوارث نظر آ رہا ہے۔ ملک میں رسوائے زمانہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے خلاف اسلام قوانین نافذ کر دیئے گئے ہیں۔ اس کو جمعیۃ علماء اسلام ہرگز برداشت نہیں کر سکتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں محمدی نظام چاہتی ہے"۔

(عبدالجبور)

## بستی سراج آباد میں جمعیۃ کی طرف سے یک روزہ اجتماع

آج مورخہ ۱۹ شعبان بستی سراج آباد تحصیل خان پور میں یک روزہ اجتماع زیر صدارت میاں ریاض احمد صاحب دین پوری ہوا۔ جس میں مولانا شمس الدین صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ بعد نماز ظہر مولانا محمد علی صاحب حجازی نائب ناظم جمعیۃ نے مدح اصحاب رسول پر تقریر کرتے ہوئے مودودی جماعت پر کڑی تنقید فرمائی۔ مولانا موصوف نے کہا کہ اصحاب رسول پر تنقید کرنے والوں کے ایمان میں شک ہے۔ جو لوگ اصحاب رسولؐ پر تنقید و تنقیص کرتے ہیں۔ وہ حضورؐ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ بعد میں مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری مبلغ تحفظ ختم نبوت نے علماء دیوبند کی قربانیوں کا مکمل تذکرہ کیا۔

## منکرین حدیث کے اجلاس میں وزیر اطلاعات کی شرکت پر احتجاج

مورخہ ۲۰ شعبان مطابق ۲۴ نومبر جمعیۃ علماء اسلام خان پور کا اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار داد پاس کی گئی۔

"فتنہ انکار حدیث کے داعی غلام احمد پرویز کی بزم کے اجلاس میں حکومت کے ایک اعلیٰ رکن وزیر اطلاعات کی شرکت اور اس کی تقریر کروڑوں مسلمانوں کی توہین ہے۔ کیونکہ جمہور علماء اہلسنت والجماعت نے فتنہ انکار حدیث کے داعی غلام احمد پرویز کو کافر قرار دیا ہے۔ وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کی شرکت تحریک انکار حدیث کی حوصلہ افزائی ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ خواجہ شہاب الدین اس ناپاک اقدام کی مذمت کریں اور تحریک فتنہ انکار حدیث پر مکمل پابندی عائد کر کے مسلمانان پاکستان کی غالب اکثریت کے قلوب کو مطمئن بنائیں۔

(۲) ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ موجودہ عائلی قوانین منسوخ کر کے اسلامی قوانین کو نافذ کیا جائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ کی جماعتی سرگرمیاں

حسب پروگرام جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ کے سرگرم راہنما حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب اور جناب مولانا قائم الدین صاحب ۱۷ نومبر کو نواب شاہ کے دورے پر روانہ ہوئے۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے بھریا روڈ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام قوانین اسلامی کے نفاذ کے لئے صحیح خطوط پر کوشاں ہے۔ جبکہ دوسری جماعتیں اقتدار کے لئے برسر پیکار ہیں۔ جو لوگ ایسے وقت میں جبکہ عرب ممالک زبردست ابتلاء سے گذر رہے ہیں ناصر دشمنی کا اظہار کرتے ہیں وہ درحقیقت استعمار دوست ہیں۔ ان سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ آپ نے فرمایا، کہ مودودی صاحب نے خلافت و ملوکیت کتاب لکھ کر کروڑوں اہلسنت والجماعت کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ اس کتاب سے ان کا بغض صحابہ ظاہر ہے۔ جہاں تک ہو سکے۔ آپ ان لوگوں کے دام فریب سے دور رہیں۔ اب وقت ہے کہ جمعیۃ کو مضبوط کیا جائے تاکہ دین کی بالادستی قابل تسلیم ہو۔

عوام نے آپ کی معرکتہ الآرا تقریر کو بہت پسند کیا اور آئندہ کے لئے جمعیۃ کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کا عہد کیا۔

مولانا قائم الدین کئی پڈعیدن کا دورہ کر کے بھریا روڈ پہنچ چکے تھے۔ ہر دو حضرات رات محراب پور پہنچے۔ احباب آمد کے منتظر تھے۔ چنانچہ آپ نے صبح سے کر شام تک سارے شہر میں گشت کیا اور کم از کم تیس افراد سے ملاقاتیں کیں۔ جمعیۃ کے کام میں تیزی پیدا کرنے کی تلقین کی۔ عوام نے جمعیۃ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنے کا عہد کیا۔ وہاں جمعیۃ کی شاخ پہلے قائم کی جا چکی ہے۔ حضرت مولانا عظیم اللہ صاحب خطیب جامع مسجد بے حد مخلص ہیں۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے محراب پور میں جمعیۃ کا تعارف زیادہ سے زیادہ ہو رہا ہے۔ ہر دو حضرات ۱۸ نومبر کی شام کو واپس نواب شاہ پہنچے۔ ان دوروں سے جہاں جمعیۃ کی شاخوں کا قیام عمل میں آ رہا ہے۔ وہاں مودودی اثرات بھی ساتھ ساتھ زائل ہو رہے ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند قدوس ان حضرات کو زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

## اسلامی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ

۱۰/۱۱/۶۷ بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ ضلع نواب شاہ کے زیر اہتمام گوٹھ میر محمد جیو نا میں مولانا محمد عثمان صاحب کی مساعی جمیلہ سے ایک عظیم الشان جلسہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امین صاحب ٹھیڑی والے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا امداد اللہ صاحب قاسمی گل محمد صاحب اور قاری رحمت اللہ صاحب اور مولانا عبدالحمید صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت کلام پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ حضرت مولانا محمد حسین شاہ صاحب نے قرآن پاک کی عظمت اور ملکی حالات پر دلچسپ پیرایہ میں تبصرہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت مولانا امداد اللہ صاحب نے قرآن و سنت کی روشنی میں ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب نائب امیر ضلعی جمعیۃ نے ملک کی موجودہ بے راہروی، عریانی، فحاشی پر بھرپور تبصرہ کیا۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ملک پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ مگر جملہ برائیاں ملک میں روز بروز زیادہ سے زیادہ پھیل رہی ہیں اور نت نئے فتنے اٹھ رہے ہیں۔ فرقہ باطلہ ترقی کر رہا ہے۔ آپ نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ ملک میں جلد از جلد اسلامی قوانین کا نفاذ کرے۔

آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کوئی نئی جماعت نہیں بلکہ یہ جماعت عرصہ دراز سے اسلام کا وہی نقشہ پیش کر رہی ہے جو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے پیش کیا تھا۔ آپ نے مودودی فرقہ پر بھی کڑی نکتہ چینی کی۔ اور دلائل سے ثابت کیا کہ مودودی صاحب نیا اسلام بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ انہوں نے صحابہ کرامؓ کے متعلق غلط بیانیوں سے کام لیا ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) علاقہ ہذا سے چوروں اور ڈاکوؤں کا قلع قمع کیا جائے۔

(۲) غیر اسلامی قوانین (عائلی اور منصوبہ بندی) ختم کئے جائیں۔

(۳) محکمہ اوقاف مساجد کی آمدنی ان پر ہی خرچ کرے

(۴) اخبارات میں عربی عبارتیں جو قرآن پاک سے متعلق ہوں شائع نہ کی جائیں۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

## بقیہ دینی محاذ

### قرار دادیں

جو جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام منعقدہ جہاد کانفرنس میں منظور ہوئیں۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ کشمیر و فلسطین کے حصول کے لئے ملت میں جذبۂ جہاد پیدا کرنے کے لئے باقاعدہ مہم جاری کرے۔ ایسی تمام سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے جن سے ملت میں عیش کوشی کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ کوئی ایسا بیان جاری نہ کرے جس سے قوم میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ فتوے جاری کرنے کے لئے ادارہ کے ساتھ علماء کا ایک ایسا بورڈ مقرر کیا جائے۔ جو کتاب و سنت کے مطابق فتوے جاری کرے۔

ایسے تمام غیر شرعی قوانین منسوخ کئے جائیں۔ جن سے ملت میں بے اعتمادی جنم لیتی ہے۔

یہ اجلاس مولانا مودودی کی انتشار انگیز سرگرمیوں پر بھی سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کی بدنام کتاب "خلافت و ملوکیت" کو فوراً ضبط کرے۔ جس میں صحابہ کرام پر کیچڑ اچھال کر مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا گیا ہے۔

یہ اجلاس تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو بھلا کر اتحاد اسلامی کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں اور عالم اسلام کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ہر ناپاک کوشش کو ناکام بنا دیں۔

یہ اجلاس عام گورنر مغربی پاکستان اور صوبائی وزیر تعلیم کے اس اعلان کا دلی خیر مقدم کرتا ہے۔ جس کے تحت خلافت راشدہ کے باب کو پھر سے کورس میں شامل کر لیا گیا ہے۔

یہ اجلاس عام اس توقع کا اظہار کرتا ہے کہ حکومت آئندہ بھی اسی طرح عوامی جذبات کی ترجمانی کرتی رہے گی۔





## روزنامے کا اجراء

### ترجمان اسلام کے قارئین اور ارکان جمعیۃ توجہ فرمائیں

حال ہی میں ایک روزنامہ کے ساتھ بات چیت طے کی گئی ہے۔ یہ روزنامہ جمعیۃ کے مقاصد اور اطلاعات و خبروں کی اشاعت کا کام انجام دے گا

اس سلسلے میں فوری طور پر ایک ہزار خریدار مطلوب ہیں جو ایک ایک ماہ کا چندہ ساڑھے تین روپیہ کے حساب سے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان چوک رنگ محل کے پتہ پر روانہ فرما دیں روزنامہ ان کے نام ایک ماہ تک کے لئے جاری کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کی مستقل خریداری پر وہ آئندہ بھی جاری رہے گا اور مقامی طور بھی ہر جگہ اس کی فروخت کا انتظام کیا جائیگا

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

### بقیہ پیغامات:-

جمالت آفتاب ہر نظر باد
زخوبی روئے خوبت خوب تر باد

مکرمی جناب ڈاکٹر صاحب! زاد مجدکم

سلام مسنون۔ مزاج گرامی۔ کافی انتظار کے بعد ترجمان اسلام کا پہلا پرچہ آب و تاب اور اپنی ظاہری اور معنوی خوبیوں کو سمیٹے ہوئے طلوع ہوا۔ یقین کیجئے کہ احباب میں ہلال عید کی رویت کی سی خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے

بہار عالم حسنش دل و جاں تازہ میدارد
برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنیٰ را

سرورق دیدہ زیب اور عنوانات دلکش ہیں۔ بارک اللہ فی مساعیکم۔

(عبد اللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

### گمشدہ سامان کی تلاش

شعبان کے پہلے ہفتہ میں مولوی محمد یوسف احمد نگری متعلم دار العلوم کبیر والا کا بکس چوک منڈا یا چوک اعظم ضلع مظفر گڑھ میں کسی نے موٹر کی چھت سے اتار لیا جس میں ان کا معمولی سامان کتابیں تھیں۔ سب سے قیمتی سرمایہ وہ کاپیاں تھیں۔ جن میں انہوں نے بہت سی اہم درسی کتب پڑھانے اساتذہ کی تقریریں قلمبند کی تھیں۔ اگر کسی صاحب کو یہ سامان کسی طرح دستیاب ہو جائے تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں اگر پہنچانے کی ہمت فرمائیں تو آمد و رفت کا خرچہ ہمارے ذمہ ہوگا

(محمد عبد اللہ خطیب مسجد طوبیٰ گیٹ بھکر ضلع میانوالی)

## اعلانات

### جامع العلوم بھکر

مدرسہ عربیہ جامع العلوم عیدگاہ شمالی بھکر بارہ سال سے زیر سرپرستی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی علوم دینیہ کی تعلیمی و تبلیغی خدمات انجام دے رہا ہے جس میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ اور درس نظامی کی تمام کتابیں پڑھانے کا معقول انتظام ہے۔ مقامی طلباء کے علاوہ پچاس مسافر طلباء کرام تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جن کی تمام ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔ چھ ہزار روپیہ اور دو سو من گندم کا سالانہ خرچ ہے۔

(محمد بختاور ناظم مدرسہ)

### اعلان داخلہ

مدرسہ حسینیہ حنفیہ رجسٹرڈ سلانوالی کے درجہ قرآن کریم میں از یکم شعبان ۱۳۸۷ھ تا ۱۵ رمضان ۱۳۸۷ھ درخواستیں وصول کی جائیں گی اور شعبہ عربی فارسی میں یکم رمضان ۱۳۸۷ھ سے ۱۵ شوال ۱۳۸۷ھ تک درخواستیں لی جائیں گی۔

(نوٹ) شوال ۱۳۸۷ھ شروع ہونے والے تعلیمی سال میں درجہ کتب میں ابتدائی فارسی سے لیکر اصول شاشی، قطبی، کفایۃ المتحفظ، مختارات، مقدمہ جزری، ترجمہ قرآن کریم وغیرہ تک کی کتابیں ہوں گی۔ شوقین محنتی طلباء درخواستیں ناظم مدرسہ کے نام بھیجیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد داخلہ ناممکن ہوگا

(حافظ محمد ادریس بانی و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی ضلع سرگودھا)

### حافظ ممتاز علی صاحب (بھکر) کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام بھکر شہر کے ناظم اعلیٰ اور جامعہ رشیدیہ کے مہتمم حافظ ممتاز علی صاحب کا لڑکا محمد معاویہ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۰ نومبر ۶۷ء کو انتقال کر گیا۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو والدین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (محمد حنیف سہارنپوری)

ادارہ ترجمان اسلام حافظ صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

### ردِ مودودیت

جمعیۃ علماء اسلام چھچھ کا متفقہ فتویٰ

یہ فتویٰ آج سے تقریباً ۱۴ برس قبل چھچھ کے علماء کی طرف سے شائع کیا گیا تھا۔ اب دوبارہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع اٹک نے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا ہے۔ دس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگوایا جا سکتا ہے۔

حافظ محمد رفیع

(حضرو ضلع کیمبلپور)

# تاثرات و پیغامات

محترمی و مکرمی ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم! بڑی خوشی ہوئی ماشاء اللہ، علماء اسلام کے دینی مجاہدین کی تمام کوششیں بارآور ہو رہی ہیں۔ انہوں نے اسلام کی اصل حقیقت بادشاہ، سرمایہ دار کے تخت پر بھی کفر سے ہو کر حق کا نعرہ لگایا۔ انہوں نے سیٹھی پرانی عبائیں پہن کر جو مولوی بیٹھے ہیں ان کو بے نقاب کیا اور ان جھوٹوں، مذہبی ٹھیکیداروں کے گریبانوں سے کمخواب اور ریشم کی چادریں اتار کر ننگا کیا۔ فرنگیوں کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کر دیا۔ حضرت عبداللہ صاحب درخواستی، حضرت ہزاروی، حضرت مفتی صاحب، مولانا اجمل صاحب، مولانا حبیب اللہ صاحب اسی قافلہ کے لوگ ہیں۔ خدا ان کے علم میں عمر میں برکت دے۔ آمین

ترجمان اسلام کی حق گوئی، بیباکی جرأت قابل تعریف ہے۔ اور جو سرورق پرچہ کے اداریہ سے شروع کی ہیں۔ ان کو پڑھ کر تو ایمان میں اور بھی پختگی آتی ہے۔ اور نومبر کے پرچہ کا ٹائیٹل بہت خوبصورت ہے جس نے فریم کرا کر دوکان کے باہر لگا دیا ہے۔ امید ہے آئندہ بھی سرورق اسی قسم کا ہوا کرے گا۔ میں ادارہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خدا کرے ترجمان اسلام رات دن اور ترقی کرے۔ میں اپنے دوستوں، بزرگوں سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ ترجمان زیادہ سے زیادہ خرید کر اپنے محلے اور دوستوں میں تقسیم کریں اور اس کے خریدار بنائیں۔ فقط والسلام

(حاجی محمد ابراہیم لدھیانوی بیج فروش سبزی منڈی سرگودھا۔ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا)

---

آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

اکابرین جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے یہ الفاظ ابھی تک میرے کانوں میں گونجتے ہیں کہ یہ ملک اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر حاصل کیا ہے۔ اور ہم اس ملک کو حقیقی معنوں میں اسلامی مملکت بنانے کے خواہشمند ہیں۔ آج عرصہ دراز کے بعد جمعیۃ کا رسالہ "ترجمان اسلام" نظر سے گذرا۔ دیکھ کر اور پڑھ کر عید کے چاند سے بھی زیادہ خوشی ہوئی مضامین خالص اسلامی اور دلچسپ تھے۔ واقعی جمعیۃ کی ساری کوششیں نفاذ اسلام کے لئے صرف ہو رہی ہیں۔ میری آخری گذارش یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں کالجوں اور سکولوں کے طالب علموں میں بھی کام کرے اور ان میں دینی شعور پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ کیونکہ بعض غیر اسلامی جماعتیں جو اسلام کو ماڈرن ازم بنا کر پیش کر رہی ہیں۔ طلباء میں میٹھا زہر پھیلانے میں مشغول ہیں۔ میں سمجھتا ہوں

کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک کی واحد اسلامی جماعت ہے، جو ملک میں اسلامی نظام حیات کی خواہاں ہے۔

(راجہ محمد نامی پی اے۔ پی اے، ایف ماری پور کراچی نمبر ۱۳)

---

محترم جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال دام اقبالہٗ

السلام علیکم! خیریت طرفین مطلوب من اللہ۔

ترجمان اسلام کا تازہ پرچہ دیکھ کر دلی مسرت ہوئی۔ حضرت درخواستی مدظلہٗ کو تازہ پرچہ دکھایا۔ بہت خوش ہوئے۔ رات کو آپ نے تمام حضرات سے پرچہ لینے کا وعدہ کرایا۔ لیکن میں اور میرے ساتھیوں نے بحمد اللہ خریدار بڑھانے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ انشاء اللہ ترقی ہوگی۔ ہماری دعا ہے کہ پرچہ کافی زیادہ ترقی کرے۔

(محمد خاور بی اے گورنمنٹ کالج ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

---

## مرکز کی امداد

### ضلعی جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد کا قابل تقلید کارنامہ

۱۸ نومبر ۱۹۶۷ء کو کندھ کوٹ میں جیکب آباد کی ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان بھی شریک تھے ضروری کارروائی کے بعد ضلعی جمعیۃ نے مرکزی عہدہ داروں کی خدمت میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی امداد کے لئے پونے دو ہزار روپے کی رقم پیش کی۔

دوسرے اضلاع کی جمعیتیں بھی اگر توجہ کریں تو مرکزی ضروریات پوری ہونے میں آسانی ہو سکے گی۔ جمعیۃ کے ارکان کو زندگی کا ثبوت دے کر موجودہ مخالف دین حالات میں اسلام کی حفاظت کا اہم فریضہ انجام دینا ہے اس کیلئے بہت زیادہ محنت، ایثار اور قربانی کی ضرورت ہے۔

---

مدیر مکرم!

سلام مسنون! آج ہی ترجمان اسلام نظر افروز ہوا عرصہ دراز کی فرقت و مہجوری کے بعد حسن صوری و معنوی کی یہ بھڑک بہار آفریں ہی نہیں عہد آفریں بھی ہے۔ واقعی

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اب سے تو ز فرق تا بقدم خود ہی نگہ بیقرار پڑ جاتی ہے
پھر ہر پہلو اور ہر گوشہ کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجاست

سارا ادارہ پرخلوص دعاؤں کی بھرپور تبریک کا مستحق ہے

والسلام! (اسماعیل سیفی بی اے
مکان نمبر ۵۰۸۳ محلہ گلبادشاہ جی
پشاور)

---

محترم المقام جناب ایڈیٹر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی!

آج ترجمان اسلام کا نیا شمارہ ملا۔ خدا کی قسم اتنی خوشی اور دلی مسرت ہوئی کہ بیان نہیں کر سکتا۔ میں آپ کی خدمت میں جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر کے تمام کارکنان کی طرف سے اور خصوصاً حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی فاضل دیوبند کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اللہ جل شانہٗ ترجمان اسلام کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کو عمر نوح عطا کرے۔

عسکری ناظم دفتر جمعیۃ سرائے عالمگیر

---

آج جبکہ اسلام پر قسم قسم کے حملے ہو رہے ہیں۔ ترجمان اسلام کا ایک عرصہ تک بند ہو جانا ایک حادثہ سے کچھ کم نہ تھا۔ الحمد اللہ کہ ترجمان اسلام اب پھر بڑی آب و تاب سے شائع ہونا شروع ہو گیا ہے ہم اس کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں اور اپیل کرتے ہیں کہ تمام دینی حلقے اب ترجمان اسلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت میں سرگرمی سے کام لیں۔

(غلام مصطفیٰ ناظم اعلیٰ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور)

---

تین ماہ کی بندش کے بعد ترجمان اسلام جس شان و شوکت سے منظر عام پر آیا ہے جماعتی اور غیر جماعتی حلقوں میں اس کا نہایت شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ اس سلسلہ میں ادارہ کے ساتھ تعاون کرنا قارئین اور ایجنٹ حضرات کا فرض ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ خریدار بنائیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں و اراکین و کارکنان پر بھی یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ اپنے اس واحد پرچہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت میں حصہ لیں۔ تاکہ یہ پرچہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر مزید ترقی کرے اور حق و صداقت کی آواز ملک کے کونے کونے میں پہلے سے زیادہ پہنچ سکے۔

ادارہ ترجمان اسلام کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی جانفشانی سے ترجمان اسلام کو ایسے اچھے انداز میں پیش کیا ہے۔

اور تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس ٹائیٹل کو آئندہ تبدیل نہ کریں۔ صفحات اور بڑھائیں۔ خواہ چندہ میں اضافہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

(محمد صادق
ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

# تجدیدِ سبائیت

صفحہ ۲ سے آگے

اور بالکل بے اصل باتیں اپنی کتابوں میں صحابہ کی طرف منسوب کریں۔ کیا وہ ان باتوں کو بیان کرتے وقت اس بات سے بے خبر تھے۔ کہ ہم کن کن بزرگوں کی طرف یہ واقعات منسوب کر رہے ہیں " صد ۳۰۲

موصوف خود یہ اقرار فرماتے ہیں کہ تاریخ کے معاملہ میں احادیث کی ایسی تحقیق نہیں کی گئی
کے معنیٰ یہ ہیں۔ کہ راوی کی ثقاہت و عدم ثقاہت سے قطع نظر کر کے اور اصول
پر پرکھے بغیر تاریخی روایتیں نقل کر دی گئیں۔ اور کتابوں میں درج کر لی گئیں۔ سوال یہ ہے
ـبر اور غیر مصدقہ روائتیں کن کتابوں میں اور کن لوگوں نے ذکر کی ہیں۔ کیا یہ ابن سعد وغیرہ وہی
ت ہی نہیں ہیں۔ جن کے نام لے کر مودودی صاحب نے ناظرین کو مرعوب کرنے اور مغالطہ
کی کوشش کی ہے۔ اگر ایسا ہے اور یقیناً ایسا ہے۔ تو اس بات میں کیا کلام رہ جاتا
کہ ان حضرات نے تاریخی روایات نقل کرنے میں خاصی بے احتیاطی کا ثبوت دیا
۔ مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ انہوں نے صحابہ کی جانب یہ بے اصل باتیں کیسے منسوب
۔ حالانکہ وہ خود بھی صحابہ کے رتبہ شناس تھے۔ ان کے مغالطہ کو وزنی بنانے سے
ہے۔ اس لیے کہ ان حضرات نے صحابہ کی جانب یہ باتیں خود منسوب نہیں کی ہیں بلکہ

ہیں۔

بے احتیاطی نقل میں برتی ہے۔ نہ کہ نسبت میں۔ جو روائتیں یہ نقل کرتے ہیں۔ ضروری
ان کے مضمون سے متفق بھی ہیں۔ ہاں اگر کہیں انہوں نے اس بات کی تصریح
کہ یہ روایت صحیح ہے۔ اور ہمارے نزدیک اس کا مضمون ثابت تو ان کی طرف "نسبت"
سکتی ہے۔ ورنہ محض کسی روایت کا ان کی کتابوں میں درج ہو جانا ہرگز اس کی دلیل
ہے۔ کہ یہ لوگ اس واقعہ کو صحابہ کرام اور کسی کیطرف منسوب کر رہے ہیں۔ اور
ی صاحب کا یہ قول محض دعوائے بے دلیل ہے۔

س کے علاوہ اگر صرف نقل کو نسبت کے مترادف سمجھ لیا جائے۔ تو بہت سے
پر خود ان مصنفین کی جانب متناقص افکار و خیالات کی نسبت کرنا ہو گی۔ اسیلیے
سے مقامات میں انہوں نے متضاد روائتیں نقل کی ہیں۔ مثلاً جنگ جمل
المومنین حضرت صدیقہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اونٹ کے پیر کاٹنے کے
یک روایت یہ ہے۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر والوں نے حضرت
ت کے کسی ایماء کے بغیر اپنے رائے سے یہ بے ادبی اور گستاخی کی۔ دوسری
ت یہ ہے کہ خود حضرت مرتضیٰ نے اس کا حکم دیا تھا۔ یہ دونوں روائتیں البدایہ
یہ میں موجود ہیں۔ اب فرمائیے کہ خود مؤلف کی رائے۔ کیا سمجھی جائے گی؟
م تھوڑی دیر کے لیے فرض کیے لیتے ہیں۔ کہ نقل واقعہ کے معنیٰ یہ ہیں۔ کہ ان مؤلفین
یہ واقعات صحابہ کرام یا دوسرے لوگوں کی طرف سے منسوب کیے ہیں۔ اور خود
نزدیک یہ واقعات صحیح تھے لیکن اس سے یہ لازم تو نہیں آتا کہ ان کی یہ رائے
ح تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ لوگ ان واقعات کے شاہد نہ تھے۔ ان کے اور واقعات
درمیان صدیوں کا فاصلہ تھا۔ ایسی حالت میں ان کے علم کا ذریعہ بھی روایت ہی
۔ اور اسی پر اس کی رائے کا دار و مدار ہے۔ واقعہ کی صحت و عدم صحت پر انکی

رائے کا ذرہ برابر بھی اثر نہیں پڑتا۔

واقعہ تو اسی وقت صحیح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ جب روایت اصول روایت کی کسوٹی پر کھری نکلے۔ اگر وہ کھوٹی نکلتی ہے۔ تو اسے کوڑے خانہ میں پھینک دیا جائیگا اور اگر ان حضرات کو اس کی صحت پر اصرار ہے۔ اور ان کی رائے اس کے موافق ہے تو ان کی رائے کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہ دی جائے گی۔ اور اسے بھی اس روایت کے ساتھ کوڑے خانہ میں پھینک دیا جائے گا۔

حافظ ابن عبد البر، علامہ ابن حجر، ابن الاثیر، وغیرہ رحمہم اللہ سر آنکھوں پر لیکن آنکھیں بند کر کے ان کی رائے۔ یا ان کی بیان کردہ کسی روایت کو صحیح تسلیم کر لینا ایک ایسی غلطی ہے۔ جس کے لیے کوئی بھی وجہ جواز نظر نہیں آتی۔ صحابہ کرام کے معاملہ میں تو مسئلہ بالکل صاف ہے۔ ایسی روائتیں جن سے ان بزرگان دین کی ثقاہت اور پاکیزگی پر حرف آتا ہو۔ ہرگز ابن عبد البر وغیرہ کے اعتماد کی بنا پر قابل قبول نہیں ہو سکتیں سوال یہ ہے۔ کہ صحابہ کرام جنکی تعدیل و تقدیس قرآن کریم کر رہا ہے۔ اور جنکی پاکیزگی لسان نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ زیادہ قابل اعتماد ہے۔ یا یہ مورخین جنکا تذکرہ مودودی صاحب نے کیا ہے۔ یہ یا ان جیسے لاکھوں تو کسی ادنیٰ سے ادنیٰ صحابی کی خاک پا کی برابری بھی نہیں کر سکتے۔ ان کی کیا حقیقت ہے۔ کہ ان پر اعتماد کر کے معاذ اللہ کسی صحابی کے دامن تقدس کو داغدار سمجھا جائے۔

تاریخ اسلام کی جتنی کتابیں آج ہمارے سامنے ہیں۔ ان میں سے کسی کے مولف نے واقعات کا مشاہدہ نہیں کیا تھا۔ ان مؤلفین اور ان واقعات کے درمیان جو انہوں نے بیان کئے ہیں۔ کم سے کم فاصلہ دو سال کا ہے۔ علمی اعتبار سے دو سو سال کا حجاب بھی اتنا ہی دبیز سمجھا جائے گا۔ جتنا تیرہ سو سال کا۔ اس لیے روایات کی بنا پر جس طرح انہیں کوئی رائے قائم کرنے کا حق تھا۔ اسی طرح ہمیں بھی حاصل ہے بلکہ اسوقت جو جدید ذرائع معلومات اور تنقیدی وسائل ہمیں حاصل ہو گئے ہیں۔ وہ انہیں حاصل نہ تھے۔ اس لیے ان کی مقابلہ میں ہماری رائے زیادہ صحیح اور وزنی ہو سکتی ہے۔ ہم ان کی روایات کو دیکھیں اور پرکھیں گے۔ ان کی رائے اس بارے میں واجب الاتباع نہیں ہے۔

صحابہ کرام کے علاوہ دوسرے اشخاص کے متعلق بھی ایک محقق کا طرز عمل یہی ہوگا اور یہی ہونا چاہیئے۔ شرعاً و عقلاً ان کے اوپر جرح اسی وقت جائز قرار دی جاتی ہے جب اس قسم کی روایت سند کے اعتبار سے قابل اعتماد ہو۔ اور درایت کے بھی خلاف نہ ہو۔ اس کے بغیر کسی ادنیٰ مسلمان کے متعلق بھی سوء ظن کرنا شرعاً جائز ہے۔ نہ عقلاً اور دنیا کا کوئی مصنف مزاج انسان بھی اسے صحیح سمجھ نہیں سکتا۔

جن کتابوں کا حوالہ مودودی صاحب نے دیا ہے۔ نقل روایت میں ان کے مصنفین کی بے احتیاطی کا اعتراف خود موصوف ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

" خاص طور پر واقدی۔ سیف بن عمر داری جیسے راویوں کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال نقل کر کے بڑے زور کے ساتھ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ حدیث ہی نہیں تاریخ میں بھی ان لوگوں کی روایت کو رد کیا ہے۔ "

اس کے بعد وہ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ اس قسم کے راویوں کی روایتوں کے بارے میں علماء نے حدیث و تاریخ کے درمیان فرق کیا ہے لکھتے ہیں:-

( باقی آئندہ )

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE price 25 paisse

جلد ۱۰ مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۳۷ پیسے شمارہ ۲[illegible]

## بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ وَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ط

یہ رمضان کا مہینہ ہے۔ جس میں قرآن کا نزول (شروع) ہوا۔ جو انسانوں کیلئے رہنما ہے۔ اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا۔ اور ہدایت کی روشن صداقتیں رکھنے والا ہے۔

پس جسے یہ مہینہ نصیب ہو جائے۔ تو وہ اس میں ضرور روزہ رکھے۔ ہاں جو کوئی بیمار ہو یا سفر کر رہا ہو۔ تو وہ آیندہ دنوں میں اس کی قضا کر لے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے آسانی چاہتا ہے۔ تنگی نہیں چاہتا۔

### روزہ رکھنے کی نیت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ (ماہ رمضان کے کل کے روزے کی میں نیت کرتا ہوں۔)

### روزہ کھولنے کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ط

اے اللہ میں نے روزہ تیرے لیے رکھا۔ تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ رکھا اور تیرے (عطا کردہ) رزق پر افطار کیا۔

## سحر و افطار کے اوقات

رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

| یوم | تاریخ ہجری | اختتام سحر وصبح کا وقت | | افطار کا وقت | | تاریخ عیسوی |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | منٹ | گھنٹہ | منٹ | گھنٹہ | |
| پیر | یکم رمضان | ۲۱ | ۵ | ۱ | ۵ | ۴ دسمبر |
| منگل | ۲ " | ۲۱ | ۵ | ۱ | ۵ | ۵ " |
| بدھ | ۳ " | ۲۲ | ۵ | ۱ | ۵ | ۶ |
| جمعرات | ۴ " | ۲۳ | ۵ | ۱ | ۵ | ۷ |
| جمعہ | ۵ " | ۲۳ | ۵ | ۱ | ۵ | ۸ |
| ہفتہ | ۶ " | ۲۴ | ۵ | ۱ | ۵ | ۹ |
| اتوار | ۷ " | ۲۴ | ۵ | ۱ | ۵ | ۱۰ |
| پیر | ۸ " | ۲۵ | ۵ | ۲ | ۵ | ۱۱ |
| منگل | ۹ " | ۲۵ | ۵ | ۲ | ۵ | ۱۲ |
| بدھ | ۱۰ " | ۲۶ | ۵ | ۲ | ۵ | ۱۳ |
| جمعرات | ۱۱ " | ۲۶ | ۵ | ۲ | ۵ | ۱۴ |
| جمعہ | ۱۲ " | ۲۷ | ۵ | ۳ | ۵ | ۱۵ |
| ہفتہ | ۱۳ " | ۲۸ | ۵ | ۳ | ۵ | ۱۶ |
| اتوار | ۱۴ " | ۲۸ | ۵ | ۳ | ۵ | ۱۷ |
| پیر | ۱۵ " | ۲۹ | ۵ | ۴ | ۵ | ۱۸ |
| منگل | ۱۶ " | ۲۹ | ۵ | ۴ | ۵ | ۱۹ |
| بدھ | ۱۷ " | ۳۰ | ۵ | ۴ | ۵ | ۲۰ |
| جمعرات | ۱۸ " | ۳۰ | ۵ | ۴ | ۵ | ۲۱ |
| جمعہ | ۱۹ " | ۳۱ | ۵ | ۵ | ۵ | ۲۲ |
| ہفتہ | ۲۰ " | ۳۲ | ۵ | ۶ | ۵ | ۲۳ |
| اتوار | ۲۱ " | ۳۳ | ۵ | ۷ | ۵ | ۲۴ |
| پیر | ۲۲ " | ۳۳ | ۵ | ۷ | ۵ | ۲۵ |
| منگل | ۲۳ " | ۳۳ | ۵ | ۸ | ۵ | ۲۶ |
| بدھ | ۲۴ " | ۳۴ | ۵ | ۸ | ۵ | ۲۷ |
| جمعرات | ۲۵ " | ۳۴ | ۵ | ۹ | ۵ | ۲۸ |
| جمعہ | ۲۶ " | ۳۴ | ۵ | ۹ | ۵ | ۲۹ |
| ہفتہ | ۲۷ " | ۳۵ | ۵ | ۱۰ | ۵ | ۳۰ |
| اتوار | ۲۸ " | ۳۵ | ۵ | ۱۰ | ۵ | ۳۱ |
| پیر | ۲۹ " | ۳۵ | ۵ | ۱۱ | ۵ | یکم جنوری |
| منگل | ۳۰ " | ۳۵ | ۵ | ۱۲ | ۵ | ۲ " |

نوٹ:- مندرجہ بالا اوقات سحر و افطار، شہر لاہور کیلئے ہیں۔ مغربی پاکستان کے دوسرے مقامات کے لیے ہر مقام کے سامنے مندرجہ منٹوں کی کمی بیشی علامات تفریق و جمع کے مطابق کر لیا کریں۔

## مغربی پاکستان کے شہروں کے اوقات

| نام شہر | فرق از لاہور | نام شہر | فرق از لاہور |
|---|---|---|---|
| ایبٹ آباد | + ۴ منٹ | سیالکوٹ | + ۲ منٹ |
| بنوں | + ۱۶ " | شیخوپورہ | + ۱ " |
| بہاولپور | + ۱۴ " | کراچی | + ۲۹ " |
| پشاور | + ۱۳ " | کوئٹہ | + ۲۹ " |
| جہلم | + ۲ " | کوہ مری | + ۴ " |
| جمرود | + ۱۲ " | کیمبلپور | + ۹ " |
| جموں | + ۲ " | گجرات | + ۲ " |
| جھنگ | + ۸ " | گوجرانوالہ | + ۴ " |
| جیکب آباد | + ۲۴ " | لائل پور | + ۹ " |
| حیدرآباد سندھ | + ۲۳ " | لورالائی | + ۲۳ " |
| ڈیرہ اسمٰعیلخاں | + ۱۵ " | لیہ | + ۱۳ " |
| ڈیرہ غازیخاں | + ۱۴ " | مظفر گڑھ | + ۱۲ " |
| راولپنڈی | + ۵ " | ملتان | + ۱۰ " |
| سرگودھا | + ۵ " | منٹگمری | + ۵ " |
| سکھر | + ۱۸ " | میانوالی | + ۱۱ " |

ہفت روزہ
لاہور
ترجمان اسلام
پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہٗ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۲۵ پیسے
یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ (متفق علیہ مشکوٰۃ صـ۳۲۴)

ترجمہ:- عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غزوہ میں جس میں دشمن کے ساتھ آپ کا مقابلہ ہوا اتنی دیر انتظار کیا کہ آفتاب ڈھل جائے اس کے بعد صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا دیکھو دشمن سے جنگ کی تمنائیں مت کرنا اور اللہ سے ہمیشہ عافیت مانگنا جب جنگ سر پر پڑ جائے تو پھر ثابت قدم رہنا اور اس کا یقین رکھنا کہ جنت کہیں دور نہیں بس تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ اس کے بعد یہ کلماتِ دعائیہ فرمائے۔ اے خدا، اپنی کتاب کے نازل فرمانے والے اور بادلوں کے چلانے والے اور دشمن کو شکست دینے والے اور ان کے مقابلہ میں ہم کو فتح نصیب فرما۔

تشریح:- انسانی فطرت بالخصوص عوام کی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ ذرا سی بات پر عواقب سے غافل ہو کر جذبات سے بھڑک اٹھتی ہے اور سنجیدگی کے ساتھ ان پر نہ خود غور کرتی ہے اور نہ دوسروں کو غور کرنے کا موقع دیتی ہے۔ یہاں صحیح طریق تو یہ تھا کہ اس کج روی کے بجائے معاملہ ان کے سپرد کر دیا جاتا جو اس کے سمجھنے اور اس کے فیصلہ کرنے کے اہل تھے۔ لیکن ہماری موجودہ جمہوریت کا مطلب یہ لیا گیا ہے کہ اس کے جمہور یعنی ناعاقبت اندیش عوام اپنی طاقت سے اہل فہم کو اس پر مجبور کر دیں کہ وہ ان کی رائے کے سامنے جھک جائیں۔ اگر جمہوریت کا مفہوم یہی ہے تو اس سے بدتر شاید ہی کوئی اور چیز ہو گی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:-

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا۔ (اور جب اُن کے پاس پہنچتی ہے کوئی خبر امن کی یا ڈر کی تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اس کو پہنچا دیتے رسول تک اور اپنے حاکموں تک تو تحقیق کرتے اس کو جو ان میں تحقیق کرنے والے ہیں اس کی اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور اس کی مہربانی تو البتہ تم پیچھے ہو لیتے شیطان کے مگر تھوڑے)

(پارہ ۵ رکوع ۸)

خلاصہ یہ کہ منافق اور کم سمجھ لوگوں کی ایک خرابی یہ ہے کہ جب کوئی بات امن کی پیش آتی ہے۔ مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی سے صلح کا قصد فرمانا یا لشکر اسلام کی فتح کی خبر سننا یا اس کے برخلاف کوئی خوفناک خبر سن لینا جیسے دشمنوں کا کہیں جمع ہو جانا یا مسلمانوں کی شکست کی خبر آنا تو ان کو بلا تحقیق کئے مشہور کرنے لگتے ہیں اور اس میں اکثر فساد اور نقصان مسلمانوں کو پیش آ جاتا ہے منافق ضرر رسانی کی غرض سے اور کم سمجھ مسلمان کم فہمی کی وجہ سے، ایسا کرتے تھے۔ لہذا کہیں سے کوئی خبر آئے تو چاہیئے اول اپنے حاکم تک پہنچائیں اور اس کے نا اہل تک، جب وہ اس خبر کی تحقیق اور تسلیم کر لیں تو ان کے کہنے کے موافق اس کو کہیں نقل کریں اور اس پر عمل کریں، اور اللہ اپنے فضل سے تمہاری اصلاح اور تربیت کے لئے احکام نہ بھیجتا اور تم کو وقتاً فوقتاً حسب ضرورت ہدایت اور تنبیہہ نہ فرماتا رہتا۔ جیسا کہ اس موقع پر

رسول اور حاکموں کی طرف رجوع
فرمایا تو تم کبھی کے گمراہ ہو چکے
ان چند کامل العقل اور کامل الا
کے جنہوں نے ان تنبیہات کو
کا انعام کیا اور ان کی فوری تعمیل
کریم نے ایک دوسرے موقعہ پر
کا تذکرہ کیا ہے جو ایک ظالم با
ظلم سے تنگ آ کر اپنے نبی کے
اس کے سامنے اپنے مسائل
پر یہ زور ڈالا کہ موجودہ
ہوئے ہمارے لئے جنگ ناگزیر
اور اب اللہ کے راستے میں
کے سوائے ہمارے لئے کوئی
نہیں رہی ہے۔ لہذا آپ ہمارے
طور پر کوئی جنگی پروگرام مرتب
ارشاد ہے:-

اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْ
مَلِکًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
عَسَیْتُمْ اِنْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ
اَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَمَا لَنَا
نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ
مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا فَلَمَّا
عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا
مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْ

(جب انہوں نے کہا اپنے نبی سے
ہمارے لئے ایک بادشاہ تاکہ ہم لڑ
کی راہ میں، پیغمبر نے کہا کیا تم سے
ہے کہ اگر حکم ہو تم کو لڑائی کا تو تم
نہ لڑو، وہ بولے ہم کو کیا ہوا کہ
اللہ کی راہ میں اور ہم تو نکال دیئے
اپنے گھروں سے اور بیٹوں سے
حکم ہوا ان کو لڑائی کا تو وہ سب
تھوڑے سے اُن میں کے اور اللہ
خوب جانتا ہے گنہگاروں کو) (پا

یہاں قوم بنی اسرائیل کا تذکرہ
کہ جب ان کی نیت خراب ہوئی تب
ایک بادشاہ جالوت (نام ہے) اس
ان کو شہر سے نکال دیا اور لوٹا اور
پکڑ کر غلام بنا لیا۔ بنی اسرائیل بھ
بیت المقدس میں جمع ہوئے اس وقت
اشموئیل علیہ السلام پہنچے تو ان سے
کی کہ کوئی بادشاہ ہم پر مقرر کر دو کہ
ساتھ ہو کر ہم فی سبیل اللہ جہاد کر
اس نبی نے ان پر ایک بادشاہ مقر
شروع میں ان کے نبی نے بہت سمجھ
بڑی آزمائش کی چیز ہے اس کی تمنا
(باقی آئندہ

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۶۷ء

# علماء کرام اور تعلیم یافتہ طبقہ

گورنروں کی کانفرنس کے آخری اجلاس میں صدر ایوب خاں نے دونوں صوبائی حکومتوں کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ علماء اور مغربی تعلیمیافتہ طبقہ میں بد اعتمادی، شکوک و شبہات اور اختلافات کے مسئلہ کا سنجیدگی سے جائزہ لیں اور ان دونوں طبقات کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرکے کشیدگی کی اس فضا کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ صدر نے اس بات پر تشویش ظاہر کی ہے کہ علماء اور مغربی تعلیمیافتہ طبقے میں بد اعتمادی کی دیوار حائل ہے۔

صدر مملکت کے بیان کے یہ ظاہری الفاظ نہایت خوبصورت اور پُر از معنی ہیں اور ہمیں خود اعتراف ہے کہ جدید تعلیم یافتہ حضرات اور علماء کے درمیان جو کچھ تھوڑا بہت اختلاف ہے۔ وہ بھی دین کی روشنی میں دور ہو جانا چاہیے لیکن اس ہم آہنگی کا طریقہ جو اختیار کیا جا رہا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وہ کہاں تک درست ہے۔ یہ ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے چاہیے تو یہ تھا کہ حکومت جدید تعلیم کے اداروں میں علماء کی زیر نگرانی ایک شعبہ ایسا بناتی جس میں جدید طبقہ کو علماء سے قریب ہو کر دین کو سمجھنے کا موقع ملتا اور ملک میں ایسے لٹریچر کی اشاعت و طباعت بالکل بند کر دی جاتی جو جدید طبقہ کے ذہنوں کو بے دینی اور الحاد کے جراثیم سے مسموم کرتا ہے۔ لیکن حکومت کی طرف سے معاملہ اس سے بالکل برعکس کیا گیا اور ملک میں جدید طبقہ کو دین سے بدظن کرنے اور دین میں تحریف و ترمیم کے ادارے بکثرت حکومت کی مالی امداد کے تحت بنائے گئے اور انہیں ان لوگوں کے ہاتھوں میں دے دیا گیا۔ جو ڈاکٹر فضل الرحمن کی طرح یہودی مکتب فکر کی ترجمانی کرتے تھے۔ اور اس کے برعکس علماء پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ انہیں کوئی مالی امداد نہ دی گئی تاکہ وہ دینی اداروں کی ترجمانی کے فرائض سرانجام دے سکیں پھر ہر شعبہ میں حکومت اُن لوگوں سے مشورہ کرتی ہے جو اس فن کے ماہر ہوتے ہیں لیکن مذہب کے بارہ میں حکومت کا رویہ سوتیلی ماں جیسا ہو گیا ہے۔ وہ مذہب کے ہر معاملہ میں اُن لوگوں سے مشورہ کرتی ہے جو کالج کے چکر میں پلے اور صاحب کے دفتر میں شباب کی منزلیں طے کر کے بڑھاپے کی طرف رینگ رہے ہیں۔ حکومت کے اس رویہ کی وجہ سے ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ قدیم و جدید طبقے کے درمیان اختلافات کی خلیج خود حکومت کی حائل کردہ ہے۔ علماء نے ہمیشہ اس خلیج کو پاٹنے کی کوشش کی اور وہ کافی حد تک اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ چنانچہ ماضی کی تاریخ اس بات کی شاہد ناطق ہے۔ قیام پاکستان سے قبل حضرت مولانا شیخ الہند قدس سرہ نے جب تحریک آزادی شروع کی جو جدید طبقہ کے علمبردار محمد علی جوہر (جو بعد میں مولانا محمد علی جوہر ہو گئے) اور ڈاکٹر انصاری جیسے حضرات ان کے سپاہیوں میں سے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد تحریک ختم نبوت وغیرہ میں جدید طبقہ نے علماء کی آواز پر لبیک کہہ کر تحفظ ختم نبوت کے لئے علماء کے دوش بدوش کام کیا۔ بلکہ ہر دینی خدمت میں جدید طبقہ نے علماء کی آواز پر دل و جان سے لبیک کہا۔

ہاں اگر جدید طبقہ سے صدر مملکت کی مراد ڈاکٹر فضل الرحمن اور غلام احمد پرویز اور مرزائی وغیرہ لوگ ہیں تو گستاخی معاف یہ گروہ کسی طرح بھی ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ کا ترجمان نہیں ہے۔ یہ ملحدان فرنگ کے پیروکار ہیں اور انہوں نے اپنے مرشدان فرنگ کی ہدایات کے تحت علماء کے خلاف محاذ بنایا ہوا ہے جس کو ختم کرنا حکومت کا اولین فریضہ ہے کیونکہ علماء کے خلاف ان کا یہ محاذ پاکستان کے بنیادی نظریہ کے سراسر خلاف ہے اور پاکستان کے بنیادی نظریہ کی حفاظت حکومت کا اولین فریضہ ہے۔

صدر مملکت نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ "علماء کرام قوم کا ایک اہم حصہ ہیں"۔ ہمیں نہایت مسرت ہے کہ کم از کم زبانی طور پر تو صدر مملکت نے علماء کی اہمیت کا اعتراف کر لیا۔ صدر مملکت نے علماء کو جو اہمیت دی ہے۔ علماء کی اہمیت اس سے بھی کئی گنا زیادہ ہے۔ لیکن ہم نہایت افسوس سے لکھ رہے ہیں کہ صدر مملکت نے علماء کو جو زبانی اہمیت دی ہے عملی طور پر حکومت نے علماء کو اتنی اہمیت بھی نہیں دی۔ اس لئے کہ دینی مسائل میں علماء سے کبھی مشورہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ خاندانی منصوبہ بندی، عائلی قوانین اور رویت ہلال کے بارہ میں جب علماء نے حکومت کی صحیح راہنمائی کی اور ان مسائل کی صحیح اسلامی حیثیت حکومت کے سامنے پیش کی تو کارکنان حکومت نے ان کی تجاویز اور اجتماعات کو کوئی اہمیت ہی نہ دی۔ حالانکہ جس طبقہ کی اہمیت ہوتی ہے اس کے اقوال کو بھی اہمیت دی جاتی ہے۔ حکومت کے قول و فعل کا یہ تضاد کسی خاص مصلحت کی غمازی کرتا ہے۔

صدر مملکت نے یہ کہا ہے کہ حکومت کو علماء کے خلاف قدم اٹھانے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ علماء نے جمعرات کے دن عید کرنے والوں پر تشدد کیا تھا اور مسجدوں پر تالے ڈال دیئے تھے۔ ہم صدر مملکت کی خدمت عالیہ میں یہ گزارش کریں گے کہ یہ رپورٹ حکومت کے کاسہ لیسوں کی ہے اور یہ کاسہ لیس ہمیشہ چڑھتے سورج کو سلام کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہ حکومت کے نیک لوگوں میں نام لکھوانے کے لئے غلط رپورٹیں پیش کرتے ہیں۔ وگرنہ ہم دعوے سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں جمعرات کے روز کہیں بھی مسجدوں کو تالے نہیں لگائے گئے۔ بلکہ لوگوں نے علماء کے فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے جمعرات کو عید کرنے کے بجائے روزہ رکھا تھا۔

تالے نہ لگنے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ خود اوقاف کی مساجد میں جہاں مسجدوں کی کنجیاں حکومت کے پاس ہوتی ہیں، جمعہ کو عید پڑھی گئی۔ اگر کسی مسجد میں جمعرات کو عید نہ پڑھے جانے کا مطلب مسجد کو تالا لگنا ہے تو حکومت کو محکمہ اوقاف کے خلاف بھی کارروائی کرنی چاہیئے کہ انہوں نے اپنی مساجد کو جمعرات کو کیوں تالے لگا دیئے کیونکہ ان میں سے بہت سی مسجدوں میں جمعہ کو عید پڑھی گئی ہے۔

لیکن اگر بالفرض بعض علماء نے جمعرات کے روز مساجد کو تالا لگا دیا تو بھی علماء کو

(باقی صفحہ ۹ پر)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

# اندرونی فتنوں اور بیرونی دشمنوں کی یورشیں اور عالمِ اسلام

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ، جہاں بیرونی دشمنوں کی پیہم حملہ آورانہ داستان سے پُر ہے وہاں اندرونی فتنوں کی انتشار انگیز کہانی سے بھی اس کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔

مشرکینِ مکہ، کفارِ عرب، آتش پرستانِ ایران، صلیبیانِ روم، وحشیانِ تاتار اور فرنگیانِ مغرب نے اسلام و اہلِ اسلام کے خلاف جو کچھ بھی معاندانہ کاروائیاں کیں وہ تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ بڑی بڑی تیاریوں کے ساتھ علانیہ وخفیہ یہ طاقتیں مسلمانوں پر حملہ آور ہوئیں اور منہ کی کھا کر ناکام و نامراد واپس گئیں۔

بیرونی دشمنوں کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کی یہ کشمکش آج بھی جاری ہے جس کی ایک جھلک سنہ ۱۹۵۶ء میں مصر اور ناصر کے خلاف برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کے مشترکہ سہ طاقتی حملے کی صورت میں نمایاں ہوئی۔ اور دوسری جھلک سنہ ۱۹۶۵ء میں پاکستان کے خلاف امریکی ایماء سے کئے گئے بھارتی حملے کی صورت میں سامنے آئی۔

بیرونی دشمنوں کی معاندانہ کارروائیوں کے علاوہ اسلام کو اپنی پوری تاریخ کے اندر بے شمار اندرونی فتنوں سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ جن سے مقابلہ و مدافعت کا فریضہ علماءِ حق کی جماعت انجام دیتی رہی۔

تاریخ اسلام میں ان اندرونی فتنوں کی ہمارگذاریوں کا باب بیرونی دشمنوں کی معاندانہ کارروائیوں سے کہیں زیادہ المناک اور عبرت آگیں ہے۔ ان فتنوں نے اسلام کو مسخ کرنے اور ملت اسلامیہ میں انتشار برپا کرنے کے لئے ہر ممکن حربہ استعمال کئے۔

خلیفۂ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حادثۂ شہادت گویا ان فتنوں کا نقطۂ آغاز تھا اور یہ فتنے پوری طرح منظم ہو کر خلیفۂ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخر عہدِ خلافت میں نمودار ہو گئے جن کے نتیجہ میں خلیفہ ثالث کو بے دردانہ طور پر شہید کیا گیا اور اولین سلسلۂ خلافت کی قبا تار تار کر دی گئی۔

یہ داخلی فتنے جن کا آغاز سازشانہ طور پر ہوا پوری طرح دو صورتوں میں نمودار ہوئے پہلی صورت میں ان فتنوں نے چاہا کہ مسلمانوں کے اجتماعی نظام کی باگ ڈور پر کاری ضرب لگا کر خود اس پر قبضہ جمالیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بغاوت و اقدام قتل کی محرک فتنہ انگیزوں کی یہ ہی خواہش تھی۔

خلیفۂ ثالث کی شہادت کے بعد خلیفۂ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلیفۂ ششم حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں خوارج و روافض کے جو ہنگامے اٹھے اور کشت و خون بپا ہوا۔ اس کے پس پردہ فتنہ پروروں کا یہی منشا کام کر رہا تھا کہ مسلمانوں کا اجتماعی نظام ان کے تسلط میں آ جائے۔ لیکن مسلمانوں کی اجتماعی ملی قوت نے فتنوں کی سربراہی کرنے والوں کی یہ آرزو پوری نہ ہونے دی۔

اس صورت کی ناکامی کے بعد ان داخلی فتنوں نے اپنے پیر پھیلانے کے لئے ایک دوسری صورت تجویز کی۔ یہ دوسری صورت پہلی صورت کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک عواقب کی حامل نکلی۔ عباسی حکمرانوں میں سے مامون، معتصم اور واثق کے حاشیہ نشین معتزلہ بن گئے اور انہوں نے اپنے ملحدانہ عقائد جن میں خلقِ قرآن کا بدنام زمانہ عقیدہ بھی شامل تھا۔ حکومت کے زور پر عوام سے منوانا چاہا۔

اعتزالی عقائد و نظریات سے انکار کرنے والے علماء و اکابرین کو گرفتار کر لیا گیا جن میں محمد بن نوح اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ نمایاں ترین اکابر وقت تھے متعدد حضرات قتل تک کرا دیئے گئے، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جیسے امام وقت اور محدث و فقیہہ و سرآمد روزگار شخص پر ہولناک اذیتیں و تعذیبیں روا رکھی گئیں اور بار ہا برسر عام انہیں کوڑوں سے پٹوایا جاتا رہا۔

تین عظیم عباسی حکمرانوں کی مسلس[ل] وحمایت اور اہل حق پر پیہم نارو[ا] باوجود معتزلہ اپنے منصوبوں میں [کامیاب] نہ ہو سکے اور آخری فتح اہل حق کی [قسمت] کو ہی حاصل ہوئی۔

آل بویہ اور دیلمیوں کے ناپا[ک] بھی عباسیوں کے ہی عہدِ حکومت [میں] پذیر یہ ایام میں سر اٹھایا اور ایک با[ر] حکومت وقت کا سہارا لیکر صحابۂ کر[ام رضوان] اللہ علیہم اجمعین کی توہین و تکذیب [کے] عقائد عام کئے جانے لگے۔

بغداد پر ایک صدی سے زیا[دہ] دیلمیوں کا تسلط رہا اور قوت کے [زور پر] اپنے نظریات عوام مسلمانوں میں را[ئج کرنے] کے درپے رہے۔ اور حق کی آوا[ز بلند] کرنے والوں کو دار و گیر و تشدد کا [نشانہ] بنایا جاتا رہا۔ حتیٰ کہ آل سلجوق [نے] بڑھ کر بغداد کے مسلمانوں کے سر [سے اس] مصیبت و لعنت کو ختم کیا۔

اندرونی فتنوں کا ایک بار پھ[ر] شہنشاہ اکبر کے عہدِ حکومت میں ہوا [جس] میں تحریف و مسخ کی کارروائیاں حکو[مت] کے سہارے پر زور شور کے سا[تھ کی] جانے لگی۔

اکبری عہد کے فتنوں کا منہ موڑ[نے کے] لئے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ [علیہ] اور ان کے رفقاء کرام میدان میں [آئے] اور ان فتنوں نے حکومت وقت کا [سہارا] لیکر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی آ[واز کو] قید و بند کے ذریعہ ختم کر دینا چاہ[ا لیکن] انجام کار حق کو فتح حاصل ہوئی۔

انگریز کا عہد حکومت مسلمانوں میں نئے فتنوں کی پیدائش اور پھلنے پھول[نے کا] موسم ثابت ہوا۔

نبوت، مہدیت، مسیح موعودیت، نیچ[ریت] مغربیت اور تحریفیت کے بے شمار [فتنے] اسلام کے نام پر اٹھ کھڑے ہوئے ا[ور] انگریزی حکومت کے زیر سایہ پھلتے پھو[لتے] رہے۔ اکابر علماء نے انگریزی اقت[دار] سمیت ان تمام فتنوں کا ہر محاذ اور ہر [میدان] پر مقابلہ کیا۔

تاریخ گواہ ہے کہ انگریزی حکومت [کے] ہاتھوں کم و بیش پانچ ہزار علماء گولیو[ں کا] نشانہ بنائے گئے اور تختۂ دار پر چڑھا[ئے] گئے۔ اور بے شمار علماء کو جلاوطنی، کا[لے پانی]

(باقی صفحہ ۸ پر)

# افکار و خیالات

## مناظرے کا چیلنج

سابق وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے مرکزی وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کو مناظرے کا چیلنج دیا ہے کہ وہ اپنے مشیروں سمیت اُن کے ساتھ اعلان "تاشقند" پر مناظرہ کر لیں۔ مسٹر بھٹو نے کہا ہے کہ خواجہ صاحب نے چونکہ میرے بارے میں آدھی سچی اور نادرست باتیں کی ہیں لہٰذا میرے لئے اُن کا جواب دینے کے لئے تین راستے ہیں۔ ایک یہ کہ میں خاموش رہوں اور انہیں نظر انداز کر دوں۔ دوسرے یہ کہ بائبل والا انداز اختیار کر کے "آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت" کی طرح سوال کا جواب دستاویزات سے پیش کروں اور تیسرے یہ کہ اعلان تاشقند کے متعلق تمام مواد لے کر سرعام خواجہ شہاب الدین سے مناظرہ کروں۔ میں نے تیسرے متبادل راستہ کو اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ صحیح سامنے آ سکے"۔ مسٹر بھٹو نے مزید کہا کہ اُن کی جانب سے مناظرہ کا چیلنج صرف وزیر اطلاعات کے لئے ہی نہیں بلکہ کوئی بھی مرکزی وزیر اپنے مشیروں سمیت اس سوال پر مجھ سے سرعام بحث کر سکتا ہے۔ میں اس مناظرہ میں اکیلا ہی حصہ لوں گا"۔

آج تک انگریز کی پالیسی کے تحت انگریز نواز طبقہ علماء کو بدنام کرتا تھا کہ انہوں نے سچ ظاہر کرنے کے لئے مناظروں کا طریقہ اختیار کیا ہوا ہے لیکن علماء کو الزام دینے والے اب خود اس طریقہ کو حق کے ظاہر کرنے کے لئے موثر بتا رہے ہیں اسی لئے مسٹر بھٹو نے تین راستوں میں سے اس راستہ کو اختیار کیا ہے۔ کیونکہ مسٹر بھٹو کو علم ہے کہ لیلائے وزارت سے ہم آغوش لوگ تو کبھی بھی حقائق کو تسلیم نہیں کریں گے۔ لیکن کم از کم اس مناظرہ کے سننے ہی سے بہتوں کا بھلا ہو گا اس سے قبل مسٹر بھٹو اپنی وزارت کے ایام میں شیخ مجیب الرحمٰن کو مناظرہ کا چیلنج دے چکے ہیں۔ شیخ صاحب کو بھی سامنے آنے کی ہمت نہ ہوئی اور خواجہ صاحب کو بھی شاید ہمت نہ ہو۔ لیکن عوام خود ان دونوں کے بیانات سے اپنی ہمت کے بل بوتے پر انشاء اللہ خود حقائق سے آشنا ہو جائیں گے۔

یہ مناظرہ ہو یا نہ ہو لیکن کم از کم تجدد پسند طبقہ اس کے بعد مناظرہ کو حقائق سے آشنا ہونے کا ایک ذریعہ سمجھے گا۔

## سوکارنو کے بعد سوہارتو

صدر سوکارنو نے اپنے تمام اختیارات جنرل سوہارتو کو سونپ دیئے ہیں اور وہ اب انڈونیشیا کے بے اختیار صدر ہیں۔

"ہر کمالے را زوالے" کا مقولہ تو ہم نے کتابوں ہی میں پڑھا تھا لیکن اس زمانے میں شب و روز کی کروٹیں اس کا مشاہدہ پیش کرتی ہیں۔ انقلابات زمانہ بتا رہے ہیں کہ ایک شخص رات کو وزیر ہوتا ہے لیکن صبح کو اسیر ہو جاتا ہے۔ رات کو اسیری کی حالت میں سوتا ہے لیکن صبح کو آنکھ کھلتے ہی اپنے کو لیلائے وزارت سے ہمکنار پاتا ہے۔

صدر سوکارنو جو کسی زمانہ میں مردِ آہن اور انڈونیشیا کے "تاحیات صدر" تھے، اب بے اختیار صدر رہ گئے ہیں اور جنرل سوہارتو با اختیار بن گئے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ صدارت کی کرسی پر بھی فائز ہو جائیں۔

عروج و زوال کا یہ دستور مدتوں سے چلا آ رہا ہے اور ارباب بصیرت کے لئے سامانِ عبرت ہے۔ لیکن دنیا کے فریب کا سامان سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی کچھ نہیں سمجھتے اور اپنے چند روزہ اقتدار کو باقی رکھنے کے لئے ہر وہ حربہ استعمال کرنے سے بھی نہیں چوکتے جس کی اجازت نہ مذہب دیتا ہے اور نہ شریعت اسلامیہ۔ اختیار کا یہ نشہ کتنوں کو چڑھا لیکن پھر کتنی جلدی اتر گیا تاریخ اس کی ہزاروں شہادتیں پیش کر سکتی ہے کاش کہ ارباب اقتدار سمجھیں۔

## ثقافتی شو

گزشتہ دنوں روس کی طوائفوں نے مغربی پاکستان کے دارالمملکت میں اپنے رقص و سرود سے کئی ہستیوں کا دل بہلایا اور اخبارات نے نہایت جلی سرخیوں اور بڑی بڑی تصاویر کے ساتھ اس کی پبلسٹی کی۔

آج تک تو ہم ہاتھی کے متعلق سنتے آئے تھے کہ "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں"۔ لیکن پاکستان کے ارباب اختیار کا رویہ بھی ہاتھی کے دانتوں سے کچھ مختلف نہیں۔ ایک ہی روز میں ایک مجلس میں اسلام پر کاربند رہنے کی "تلقین" ہوتی ہے اور دوسری مجلس میں ثقافت کے نام پر اسلام کا تیا پانچا کیا جاتا ہے کسی شاعر نے سچ ہی کہا ہے ؎

اسلام کو ہر گام پہ دیتے ہیں یہ دشنام
لیکن ہیں اسی نام سے دنیا میں صف آرا

قیام پاکستان اور تحفظ پاکستان کے وقت اسلام کا نعرہ لگایا جاتا ہے لیکن جونہی نصرت خداوندی سے مصیبت کے دن دور ہو جاتے ہیں تو پھر وہی اسلام کی مخالفت کی رفتار بے ڈھنگی اختیار کر لی جاتی ہے۔ چشم گردوں نے ایسی منافقت شاید ہی کبھی دیکھی ہو۔ یہ ایک ایسا نفاق عظیم ہے جو شاید قرن اول کے منافقوں سے بھی نہ بن پڑا ہو۔ بہت زیادہ خطرے کی بات یہ ہے کہ ہمارے منافقت پیشہ حباہ پرستوں کی تعداد کچھ بہت زیادہ نہیں۔ لیکن ان کے کئے کی سزا ساری قوم کو بھگتنی پڑ رہی ہے اور پڑتی رہے گی۔

---

۳ مارچ ۱۹۶۵ء

## متحدہ اسلامی محاذ کا دس نکاتی پروگرام

۱ — ملک کے تمام قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے۔
۲ — عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔
۳ — خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ ملک میں بے حیائی نہ پھیلائی جائے۔
۴ — اسلام کے قطعی اور اجماعی مسائل میں تحریف و ترمیم کے دروازے بند کئے جائیں۔
۵ — مخلوط تعلیم کو ختم کر کے اس کے مہلک اثرات سے قوم کو بچایا جائے۔
۶ — شراب کو مکمل طور پر بند کیا جائے۔
۷ — سود کی لعنت کو ختم کر کے اسلامی نظام معیشت کو رائج کیا جائے۔
۸ — ثقافت کے نام پر رقص و سرود کے سرکاری اور غیر سرکاری پروگراموں کو بند کیا جائے۔
۹ — مسلمانوں کو کفر و ارتداد سے بچانے کے لئے عیسائیت، مرزائیت اور پرویزیت کی تبلیغ کو بند کیا جائے۔
۱۰ — مزدوروں اور کسانوں کے حقوق، شہری آزادیاں اور بنیادی حقوق بحال کئے جائیں۔

حکیم مختار احمد الحسینی

# ہلال و صلیب کش مکش

(قسط نمبر ۹)

اس باہمی کشمکش کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۸۰۳ھ میں تیمور نے آرمینیا کی طرف سے عثمانی علاقہ میں داخل ہو کر سیورس کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں بایزید کا لڑکا ارطغرل صوبہ دار تھا۔ اس نے سخت مقاومت کی لیکن آخر مارا گیا اور سیورس فتح ہو گیا۔ تیمور نے اس جنگ کے چار ہزار قیدیوں کے ساتھ یہ انسانیت سوز برتاؤ کیا کہ انہیں زندہ دفن کرا دیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ سنگدلی اور وحشت و بربریت کا ایسا ہولناک مظاہرہ تھا جس کی نظیر خود تاتاریوں کے مظالم میں بھی نہیں مل سکتی۔

یہ اطلاع پاتے ہی بایزید ایک لاکھ بیس ہزار فوج لے کر تیمور کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوا۔ تیمور اب سیورس کے میدان کو اپنے لئے تنگ پا کر انگورہ آ چکا تھا۔ اسی مقام پر دونوں فوجیں صف آرا ہوئیں۔ تیمور کی فوج تعداد میں سات آٹھ لاکھ تھی یعنی بایزید کی فوج سے سات گنی زیادہ۔ پھر بھی بایزید نے نہایت بے جگری سے اور اپنی شہرہ آفاق بہادری سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ لیکن تعداد میں بہت کم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مشکل یہ پیش آ گئی کہ بایزید کی فوج کے بعض تاتاری غداری کر کے تیمور سے جا ملے۔ اسی بنا پر بایزید کی فوج کو شکست فاش ہوئی اور اپنے بیٹے موسیٰ کے ساتھ گرفتار ہو گیا۔ آٹھ مہینے تیمور کی حراست میں رہنے کے بعد اس کو قید ہستی اور قید زندانی دونوں سے بیک وقت رہائی ملی۔ تیمور نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ تمام ترکی امیروں جن کی ریاستیں سلطنت عثمانیہ میں شامل تھیں آزاد کر دی گئیں۔ اور ان کی حکومت کو بحال کر کے دولت عثمانیہ کا ایشیائے کوچک سے خاتمہ کر دیا ——— آہ

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

## یورپ میں خوشی

دولت عثمانیہ کے اس زوال سے تمام یورپ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مولانا نجیب شاہ خاں الہ آبادی لکھتے ہیں:۔

"بایزید کے مغلوب اور اسیر ہونے سے یورپ میں اسلام کی دھند فرزندان

ترقی اور اقتدار کو سخت نقصان پہنچا۔ اگر تیمور شکست پا کر مقتول یا اسیر ہو جاتا تو صرف خاندان تیموری کو نقصان پہنچتا۔ تمام اسلام کو براعظم ایشیا میں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اس لڑائی میں بایزید کی حد سے بڑھی ہوئی بہادری اور کسی قدر ناعاقبت اندیشی کو ضرور ملزم ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ اس کے سوا اس عثمانی سلطان پر اور کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ جنگ انگورہ نے تمام یورپ کو مسلمانوں کا محکوم اور مغلوب ہونے سے بچا لیا! انگورہ کا معرکہ اگر برپا نہ ہوتا تو جاپان سے انگلستان تک تمام دنیا ایک مرتبہ پرچم اسلام کے سایہ میں آ چکی ہوتی"!

## ترکوں کی نئی کروٹ

ترک قوم بڑی سخت جان واقع ہوئی ہے تیمور کا یہ حملہ ایسا نہیں تھا کہ سلطنت عثمانیہ کو دوبارہ بحال اور برقرار رکھا جا سکتا لیکن حیرت کی بات ہے کہ بایزید کے سب سے چھوٹے بیٹے محمد نے اقتدار سنبھال کر نہ صرف یورپین مقبوضات میں بغاوت کے پھیلتے ہوئے شعلوں کو سرد کیا بلکہ نہایت ہمت سے آٹھ سال کے عرصہ میں سلطنت عثمانیہ کے وقار کو بحال کر دیا اور یورپ، ایشیا میں دوبارہ اپنا اقتدار جما لیا۔ یہ اس کا کارنامہ اتنا عظیم ہے۔ جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

## سلطان مراد ثانی

۸۲۴ھ میں سلطان محمد کی وفات کے بعد اس کا بیٹا سلطان مراد ثانی تخت نشین ہوا۔ اس نے دولت عثمانیہ کو اندرونی استحکام بخش کر شاہ ہنگری جو ہمیشہ سے فتنہ و فساد پھیلانے کا سبب بنا چلا آ رہا تھا پر چڑھائی کر دی شاہ ہنگری زیادہ دیر مقابلہ نہ کر سکا اور دریائے ڈینیوب کے تمام شمالی علاقے دولت عثمانیہ کے سپرد کر دیئے۔ اس کے

دور میں بھی صلیبی متحد ہوئے۔ کسووا ... پر ہنگری، جرمنی، پولینڈ، بوسنیا اور دلا... کی متحدہ قوت کو سلطان مراد ثانی نے شکست فاش دی۔ پھر جنگ وارنا میں عیسائیوں کو بری طرح پسپا ہونا پڑا۔

## سلطان محمد فاتح

۱۵ محرم ۸۵۵ھ میں سلطان مراد ... نے وفات پائی اور اس کی جانشینی کا ... اس کے بڑے بیٹے محمد فاتح کو ہوا جسے ... فاتح قسطنطنیہ کے نام سے پکارتی ... اس نے تخت نشین ہوتے ہی عثمانی ... نئے حربات جنگ سے آراستہ کیا۔ ... کے یورپی ساحل پر ایک عظیم قلعہ تیار ... اور ہنگری کے ایک ماہر ... توپیں ... جب ہر طرح سے وہ مطمئن ہو گیا تو اس ... قسطنطنیہ پر چڑھائی کر دی۔

## قسطنطنیہ کی فتح

۲۰ جمادی الاولیٰ ۸۵۷ھ کو لشکر اسلام ... خدا کے آگے سربسجود رہا۔ میدان بدر کا ... نقشہ برپا تھا۔ ہر طرف سے حمد و ثنا اور ... کی صدائیں بلند ہوئیں۔ صبح نماز فجر ادا کر ... ہی ایک آہنی عزم کے ساتھ قلعہ قسطنطنیہ ... پر حملہ آور ہوئے۔ رومی جم کر لڑے لیکن ... لشکر اسلامیہ کے آگے کوئی پیش نہیں چل ... سکی۔ جدید توپوں نے قلعہ میں شگاف ... کر دیئے تھے۔ سیدنا معاویہؓ۔ سیدنا خالد ... اور سیدنا ابو عبیدہ کے جانشین موت سے ... بے پروا ہو کر قلعہ کی طرف بڑھ رہے ... قلعہ کی دیواریں پھٹ گئیں اور انہوں ... لشکر اسلامیہ کے داخلہ کے لئے راستہ ... چھوڑ دیا۔ اب مسلمان قلعہ میں داخل ہو ... چکے تھے۔ سلطان محمد فاتح خود اگلی صفوں ... رہا تھا۔ جب مسلمانوں کا دستہ شہر میں داخل ... تو اس کے داخل ہوتے ہی رومیوں کے ... سہمے ہوئے حوصلے بھی جاتے رہے اور وہ اسلام ... فرزندوں کے حملہ کی تاب نہ لا کر اٹھ بھاگے ... کے بعد مسلمانوں کے دوسرے دستے شہر میں ... ہو گئے۔ اس طرح مکمل طور پر مسلمانوں کا قسطنطنیہ ... پر قبضہ ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و... کی پیشگوئی ایک دولت عثمانیہ کے جلیل ا... حاکم کی بدولت پوری ہوئی۔ مسلمانوں کی ... دیرینہ تمنا کے پورے ہونے پر تمام عالم ... میں خوشی کے چراغ جلائے گئے اور سلطان محمد ... کو مبارکبادی پیغامات دیئے گئے۔ اسی دن ... فاتح بنا اور یہ حیرت کی بات ہے کہ اس ...

(باقی صفحہ ۹...)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# اسلام میں قربانی کی اہمیت

اس مادی دور میں مغرب پرست اور تجدد پسند مسلمان مادیت سے اس قدر متاثر ہو چکا ہے کہ اب وہ اپنے ہر مذہبی اصول اور فروع کو مادیت کے پیمانے میں ناپنا چاہتا ہے۔ دین کی کوئی بات ہو وہ سب سے پہلے یہ دیکھتا ہے کہ یہ بات موجودہ زمانے کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے یا نہیں۔ روزمرہ کی زندگی میں اس بات پر عمل کرنے سے کوئی فرق پڑتا ہے یا نہیں مادی طور پر مجھے اس سے کوئی فائدہ ہے کہ نہیں غرضیکہ اس قسم کے مادی فوائد کا ایک لامتناہی سلسلہ اس کے ذہن میں آنا شروع ہو جاتا ہے یہ حالت دیکھ کر قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے واقعات ذہن میں پھرنے شروع ہو جاتے ہیں جبکہ مسلمان مادی دنیا کی ہر شے اور اپنے ہر اصول اپنے مذہب کے اصول و فروع کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا دیتا تھا۔ مگر آج وہ زمانہ ہے کہ دنیا کی خاطر سارے کے سارے مذہب کو بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا جا رہا (العیاذ باللہ) ؏

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

انہیں مسائل میں جو مادیت کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھائے جا رہے ہیں اور جن کو اپنانے میں فوائد کے انبار بتائے جا رہے ہیں ایک مسئلہ قربانی کا مسئلہ ہے۔ ہر سال عید الفطر کے ختم ہوتے ہی انگریز کی انگریزی میں رنگے ہوئے بعض حضرات پاکستان کے انگریزی اخبارات میں خصوصاً اور اردو بنگلہ اخبارات میں عموماً اپنے کو نادم قوم اور خیر خواہ ملت جتاتے ہوئے قربانی کے اقتصادی و عمرانی نقصانات کی ایک طویل فہرست اور اسی قسم کے مادی نقصانات (جو کہ صرف ان کی سقیم و عقیم عقل ہی میں نقصانات نظر آتے ہیں) بتانے کی خدمت سرانجام دیتے ہیں اور ۔۔ دیوانہ گفت ابلہ باور کرد (دیوانے نے کہا اور پگلے نے مانی) کے مطابق چند ابلہ صفت لوگ ان کی اس بات کا یقین بھی کر لیتے ہیں اور شیطان کے ورغلانے کے باعث قربانی کے روحانی فوائد و فضائل سے محروم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حسب سابق اس سال بھی اس قسم کے چند لوگوں نے عوام کو ورغلانے کے لئے اخبارات میں ایک سلسلۂ مضامین شروع کر دیا ہے لہٰذا عوام الناس کو ان کے دام تزویر سے بچانے اور اس مسئلہ کی صحیح شرعی حیثیت بتانے کی خاطر یہ چند سطور سپرد قلم کر رہا ہوں امید ہے کہ یہ مقالہ گم کردہ راہ لوگوں کے لئے راہنما اور عوام الناس کے لئے ازحد مفید ثابت ہوگا۔

وہ چند سوالات جن میں سادہ لوح عوام کو الجھا کر عقیدۂ قربانی سے برگشتہ کرنے کی خدمت سرانجام دی جا رہی ہے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) قرآن پاک میں قربانی کا حکم نہیں ہے لہٰذا اگر یہ ضروری ہوتی تو قرآن میں اس کا ذکر آتا۔ رہا حدیث، تو وہ ہمارے لئے حجت شرعی نہیں۔

(۲) قربانی صرف مکہ میں حاجیوں کے لئے ضروری ہے مکہ سے باہر کے مسلمانوں کے لئے ضروری نہیں۔

(۳) قربانی سے ہماری زرعی اور معاشی زندگی پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ بیلوں اور گایوں کو ذبح کرنے سے زراعت کا ناقابل تلافی نقصان ہوتا ہے۔

(۴) قربانی کرنے سے بہت زیادہ گوشت ضائع اور برباد ہوتا ہے لہٰذا قربانی کی قیمت قومی فنڈ میں دے دینی چاہیئے۔

(۵) قربانی کے دنوں میں گوشت کی بہتات سے لوگ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور گلی کوچوں میں گلا سڑا گوشت پڑا رہنے کی وجہ سے تعفن اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے جو کہ صحت کے لئے ازحد مضر ہے۔

(۶) جانوروں کو ذبح کرنا ایک قسم کا ظلم ہے اور اسلام رحم کی تعلیم دیتا ہے۔ لہٰذا قربانی نہیں کرنی چاہیئے۔

یہ ہیں وہ خیالات جو ہر سال اخبارات کے ذریعہ دین سے ناآشنا لوگوں کے ذہنوں میں ٹھونسنے اور اسلام کے مسائل کی تحریف کر کے اپنی جھوٹی عزت اور شہرت منوانے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن ؏

بریں علم و دانش بباید گریست

یہ خیالات نتیجہ ہیں دین سے ناواقفیت اور بیگانگی کا۔ ورنہ ایک مسلمان جو دین کو جانتا اور اس سے قلبی تعلق رکھتا ہو وہ کبھی بھی اس قسم کے خیالات کا اظہار اور پرچار نہیں کر سکتا۔ انگریزی یا عربی کا ایم اے یا پی، ایچ ڈی کی ڈگری لینے سے اور اردو اور بنگلہ میں چند کتابیں پڑھ لینے سے دین کی صحیح سمجھ اور شناسائی حاصل نہیں ہوتی بلکہ صحیح سمجھ اور گہرائی علماء اور دین کی سمجھ رکھنے والے بزرگوں کے پاس بیٹھ کر باترتیب دین کی بنیادی کتابیں پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ بالکل اس طرح جس طرح کہ لاء کالج میں داخل ہو کر وہاں کے پروفیسر صاحبان سے باقاعدہ سبقاً سبقاً انگریزی قانون پڑھنے سے قانون کی صحیح سمجھ پیدا ہوتی ہے اور پھر آدمی قانونی مسائل پر بحث کرنے کے قابل ہوتا ہے ورنہ قانون دانوں کی بات کو بغیر دلیل ماننا ضروری ہے۔ اکبر الہ آبادی نے سچ کہا ہے ؎

انہوں نے دین کب سیکھا ہے جا کر شیخ کے گھر سے
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

اس مختصر سی تمہید کے بعد اب میں ان شکوک کے ازالہ اور ان سوالات کے جواب کی طرف آتا ہوں جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے

### دلائل:۔

ہر مسئلہ کے ثبوت کے لئے دو قسم کے دلائل ہوتے ہیں۔ ایک نقلی اور دوسرے عقلی اس مسئلہ سے متعلق بھی دو قسم کے دلائل ہیں اور یہاں دونوں ہی ذکر کئے جاتے ہیں۔

### نقلی دلائل:۔

دین کی اصل دو چیزیں ہیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی قرآن اور حدیث۔ بعض لوگ آج کل حدیث کی حجیت شرعی کا انکار کر رہے ہیں لہٰذا اجمالی طور پر حدیث کے حجت شرعی ہونے پر بھی چند سطور سپرد قلم کر دینا ضروری سمجھتا ہوں

### حدیث کی حجیت پر نقلی دلائل

(۱) حق تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

فاذا قرأنٰہ فاتبع قرانہ ثم ان علینا بیانہ

ترجمہ:۔ جب ہم اس کو پڑھنے لگا کریں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجئے۔ پھر اس کا بیان کرا دینا ہمارے ذمہ ہے۔۔۔۔

یعنی قرآن پاک کے نازل ہونے کے بعد اس کا بیان کرنا اور واضح کرنا حق تعالےٰ کے ذمہ ہے۔ لہٰذا اب ہم کہتے ہیں کہ یہ بیان قرآن قرآن سے علیحدہ کوئی چیز ہے؟ اگر قرآن سے

(باقی آخری صفحہ پر)

# ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

اس سے قبل ہم کئی بار ایجنٹ حضرات سے اپیل کر چکے ہیں کہ وہ پرچہ کا بل ہر ماہ ادا کر دیا کریں لیکن ہمیں بڑے افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ بعض ایجنٹ حضرات کے ذمہ ابھی تک کئی کئی ماہ کا بل ہے جسے وہ باوجود ہماری یاددہانی کے ادا کرنے میں تساہل سے کام لے رہے ہیں۔

ترجمان اسلام کوئی ایسا نہیں ہے۔ جسے اشتہارات یا کسی دوسری امداد کا سہارا ہو اور نہ ہی اس کی اشاعت سے مقصود کوئی دنیوی منفعت ہے بلکہ اس کا اجرا صرف اسلامی اقدار کے تحفظ اور حق کی آواز پہنچانے کے لئے کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے اگر ایجنٹ حضرات اس کے بلوں کی ادائیگی میں تاخیر سے کام لیں گے تو اس پرچہ کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا

جن حضرات کے ذمہ ہمارے بھاری بل باقی ہیں اُن کو ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں اور اب بھی ہماری اُن سے التماس ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے بل ادا کر کے پرچہ کی مشکلات کو رفع کرنے کا باعث بنیں

ہم نہیں چاہتے کہ پرچہ میں اُن لوگوں کا نام ظاہر کریں جن کے ذمہ بھاری رقوم ہیں لیکن ان حضرات کو خود ہی اس کا احساس ہونا چاہیئے کہ اگر اُن کے نام ظاہر کر دیئے گئے تو انہیں کس قدر خفت کا سامنا کرنا پڑیگا

لہٰذا ہماری دوبارہ اپیل ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنا پچھلا حساب بیباق فرمائیں

(ادارہ)

## بقیہ —— اندرونی فتنوں اور بیرونی دشمنوں کی یورش

جیں دوام، قید و بند اور ضبطی جائداد کی سزائیں دی گئیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ انگریزی حکومت اور اس کی گود میں پلنے والے فتنوں کے خلاف آخر تک صف آرا رہے۔

انگریز کا اقتدار ختم ہو گیا۔ لیکن اس کے پیدا کردہ فتنے باقی رہ گئے۔ جو ایک صدی تک فرنگی حکومت کی گود میں پلتے رہنے کی وجہ سے اب جوان اور نہایت طاقتور بن چکے تھے

انگریز انہیں ہر اعتبار سے مسلم عوام پر مسلط کر گیا۔ وسائل دولت ان کے قبضہ میں، پروپیگنڈے کی طاقت ان کے ہاتھوں میں، گروہ بندی کا مضبوط حصار ان کے گرد و پیش۔ انتظامی باگ ڈور ان کے قبضہ میں۔ چنانچہ یہ اس کوشش میں مصروف ہو گئے کہ کسی طرح اپنے خودساختہ اسلامی ایڈیشن مسلمان عوام پر لاد دیں۔

آج یہ کوشش انڈونیشیا سے تیونس تک ہر نو آزاد مسلم ملک میں زور شور کے ساتھ جاری ہے اور ان فتنوں و مسلمان عوام کے درمیان کشمکش شدت اختیار کرتی چلی جا رہی ہے،

اندرونی طور پر یہ کچھ ہو رہا ہے، اور بیرونی طور پر یورپ و امریکہ کی صلیبی طاقتیں عدن سے بحیرہ روم تک اس تگ و دو میں لگی ہوئی ہیں کہ مسلمانوں کی ابھرتی ہوئی سیاسی قوت کو باہم ایک دوسرے سے ٹکرا کر کمزور و فنا کر ڈالیں۔

چنانچہ آج عالم اسلام کو اندرونی طور پر تو ان فتنوں سے سابقہ درپیش ہے، جو اسلام کو مسخ کرنے کے درپے ہیں اور جو انگریزی عہد حکومت میں پیدا ہو کر پھلے پھولے اور جوان ہوئے ہیں۔ یہ فتنے ہر میسر ذریعہ کے ساتھ اپنی مہم جاری رکھنا چاہتے ہیں اور جاری رکھے ہوئے ہیں، نیز اپنے راستے میں حائل ہونے والی ہر چیز کو تیزی و شدت کے ساتھ ہٹا کر آگے بڑھ جانا چاہتے ہیں۔

اور بیرونی طور پر اسلام دشمن صلیبی قوتیں کسی بھی مسلم مملکت و شخصیت کو اتنا طاقت ور نہیں بننے دینا چاہتیں کہ وہ ان کا کامیاب حریف ثابت ہو۔ نہر سویز کے تصفیہ کے موقعہ پر انہیں مصر اور صدر ناصر کا جو تلخ تجربہ ہوا۔ اس کے بعد سے ان کی ڈپلومیسی یہ رہی ہے کہ ناصر جیسی شخصیتوں کو، عرب و مسلم عوام میں غیر معقول و قابل نفرت بنا دیا جائے اور ان مسلمان فرقوں و اشخاص کو جو عرصہ دراز سے انگریز دوستی کے رشتے میں بندھے چلے آ رہے

ہیں اور جن کے مفادات ابھی تک مغرب کے ساتھ وابستہ ہیں۔ انہیں ایک مستقل ... بنا کر انگریزی استعمار کے مخالف طبقہ ... مدمقابل بنا کر کھڑا کر دیا جائے۔ نیز ... طور پر سازشوں کے ذریعہ انقلاب کا ... جاتا رہے اور یہ سب اسلام کے نام ... ہو تو مسلم عوام کو گمراہ کرنے کے لئے ... حربہ ثابت ہو سکتا ہے۔

اسی طرح اندرونی طور پر بھی اسلام ... نام سے اسلام کی تحریف اور داخلی ... کا سلسلہ چلتا رہے اور بیرونی طور پر ... کے نام سے ایک مسلمان طبقہ اور ... مسلمان طبقوں کے خلاف مورچے لگاتا ر...

یہ ہے وقت کا وہ چیلنج جو آج تمام ... اسلام کو اپنوں اور پرایوں سے درپیش ... اب مستقبل کی تاریخ ہی اس چیلنج کا جو... مہیا کرے گی۔

## متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار کونسل کا اجلاس

امیر متحدہ اسلامی محاذ جناب شیخ حسام... صاحب نے متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار... کونسل کا اجلاس بروز جمعرات ۹ مارچ ... لاہور میں بلا لیا ہے۔ جس میں موجودہ ملکی مسائل پر غور کیا جائے گا۔ بااختیار اسلامی ... کے ارکان کو محاذ کے مرکزی دفتر کی طرف ... دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اگر ... سے خطوط موصول نہ ہو سکیں۔ تب بھی ... ارکان اس اطلاع کو کافی سمجھتے ہوئے ... میں شرکت فرمائیں۔ اجلاس جمعرات کو ... بجے شیخ حسام الدین صاحب کے مکان ... گوالمنڈی لاہور میں منعقد ہوگا۔

(حکیم مختار احمد الحسینی انچارج دف...
متحدہ اسلامی محاذ چوک رنگ...

## قائد جمعیۃ حضرت مولانا المفتی محمود صاحب...

۲۴ فروری قائد جمعیۃ حضرت م... صاحب ملتان سے مرکزی دفتر جمعیۃ ... لاہور میں تشریف لائے۔ آپ نے دفتر ... جائزہ پڑتال کی اور مختلف ہدایات ... نیز جناب شیخ حسام الدین صاحب ... اسلامی محاذ سے اہم امور کے سل... کرنے کے بعد۔ عازم ملتان ہو گئے

## بقیہ: — اداریہ

گرفتار کیا گیا ہے انہوں نے تو اپنی مساجد کو تالے نہیں لگائے تھے۔ یہ کیا انصاف ہے کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی۔ تالے کوئی لگائے اور سزا کے مصائب کوئی جھیلے۔

بہر حال علماء پر عائد بات کے جواب میں یہ پابندیاں اور مسٹروں کو باطل کے لئے اسی طرح کی کھلی چھٹی دینا ان دونوں طبقات کے درمیان اختلاف کی خلیج کو وسیع کرنے کے مترادف ہے۔ ہم اس سلسلہ میں صدر مملکت سے یہی گذارش کرتے ہیں کہ ۔

میری نگاہ شوق پہ اس درجہ سختیاں
اور ان کی نگاہِ شوخ کی کچھ بھی خبر نہیں

صدر مملکت کو چاہیئے کہ وہ ان اسباب کی ٹوہ لگائیں۔ جن کی وجہ سے آج پاکستان میں دین کے خلاف فضا کو مسموم کیا جا رہا ہے

## مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی گوجرانوالہ میں جمعہ پڑھایا کریں گے

ملک کے مشہور اہل قلم اور جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی اینڈ ہر جمعہ جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ شہر میں پڑھایا کریں گے۔ کیونکہ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ بہ ارادہ سفر حجاز کراچی تشریف لے گئے ہیں

(احمد سعید ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ)



## ضلع ملتان کی تمام شاخیں متوجہ ہوں

مولانا عبدالقادر قاسمی ناظم اعلیٰ ضلع جمعیۃ علماء اسلام ملتان کی تمام شاخوں کو منظم کرنے کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ تمام شاخوں کو ان سے مکمل تعاون کرنا چاہیئے۔ یاد رہے کہ ملتان شہر میں ۷ مارچ ۶۷ء مطابق ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ بروز منگل ضلعی مجلس عمومی کا اجتماع ہوگا۔ جس میں ضلعی جدید انتخاب عمل میں لایا جائیگا

## مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ ملتوی

چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ ذوالحجہ میں نہیں ہوگا بلکہ آئندہ سال یکم، دو، تین رجب المرجب ۱۳۸۷ھ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہوگا۔ احباب مطلع رہیں

(محمد یٰسین ناظم مدرسہ قاسم العلوم ملتان)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدرآباد کا اجلاس

بروز جمعرات ۲۳ فروری جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدرآباد کا اجلاس ہوا۔ جس میں طے پایا کہ ۶ مارچ بروز سوموار بعد نماز عصر غریب آباد جامع مسجد حیدرآباد میں ضلعی انتخاب ہوگا۔ اس روز شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب بھی تشریف لائیں گے اور خطاب فرمائینگے

(حاجی کرامت اللہ خان لمٹڈ ویو سف روڈ حیدرآباد)

## مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۹-۱۰-۱۱ مارچ بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب انور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب، حضرت مولانا الحسین صاحب اختر۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری و دیگر مقتدر علماء شرکت فرمائیں گے۔ احباب تاریخیں یاد رکھیں یاد رہے کہ پہلا اجلاس ۹ مارچ ۶۷ء بروز جمعرات شب کو منعقد ہوگا۔

(مولانا) عبداللطیف غفرلہ

**خط و کتابت**
کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

## بقیہ — ہلال و صلیب کشمکش

سلطان کی عمر صرف ۲۶ برس تھی۔ "بلدۃ طیبۃ" قرآن مجید کی آیت ہے۔ یہی اس شہر کی فتح کی تاریخ ہے۔ یہ شہر ایک ہزار برس رومیوں کا پایہ تخت چلا آرہا تھا۔ اسلامی حکومت کے پایہ تخت بننے سے یورپ کی تمام طاقتوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ سلطان کو جب حضرت ایوب انصاری کی قبر کا پتہ چلا تو اس پر جامع مسجد تعمیر کرا دی۔

سلطان نے اس فتح کے بعد بھی فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ ۸۸۳ھ میں البانیہ کے بیشتر علاقے فتح کئے۔ پھر ہنگری پر چڑھائی کی۔ ۸۸۴ھ میں بحر روم کے متعدد الجزائر کو فتح کیا۔ ۴ ربیع الاول ۸۸۶ھ میں سلطان نے کتاب زندگی کا ورق الٹا اور آخرت کو سدھار گئے

## علمائے کرام پر پابندیاں، مختلف حلقوں کا احتجاج

شہر قصور کے سیاسی، سماجی اور دینی حلقوں کی طرف سے مغربی پاکستان کے مختلف اضلاع میں علماء اسلام پر پابندیوں، نظر بندیوں اور بعض حضرات کو مختلف میعاد کے لئے ضلع بدر کرنے کے سلسلے میں حکومت کے موجودہ اقدام کی مذمت کرتے ہوئے شدید احتجاج کیا گیا ہے چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام قصور کے امیر مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی ممبر یونین کمیٹی خطیب جامع مسجد، جمعیۃ کے نائب صدر الحاج شیخ فضل کریم مالک جدید یونانی دواخانہ انجمن اصلاح معاشرہ قصور کے صدر مولانا قاری محمد شریف قصوری اور جنرل سیکرٹری سید محمد حسن بخاری مجلس تعلیم الانصار اور انجمن محافظ سنت قصور کے ذمہ دار حضرات نے ایک مشترکہ بیان میں مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدی منٹگمری مولانا دوست محمد صاحب نواب شاہ اور ملک و ملت کے دیگر ممتاز اہل علم یا علماء کرام پر موجودہ پابندیوں پر شدید احتجاج کرتے ہوئے اسے علماء کرام کے مذہبی فرائض میں مداخلت قرار دیا اور حکومت سے پر زور مطالبہ کیا ہے کہ ملکی تعمیر و ترقی اور قومی فلاح و بہبود کے پیش نظر علماء پر عائد تمام پابندیوں کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔

(قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام قصور شہر)

## مشرقی پاکستان میں اکابرین جمعیۃ کی سرگرمیاں

۱۵ فروری۔ حضرت مولانا الشیخ عبدالکریم صاحب امیر مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا ریاست علی صاحب ضلعی امیر محدث سانا فنگ اور مولانا محمد اشرف علی صاحب ضلعی ناظم حبیب گنج قصبہ امام باڑی کے ایک جلسہ میں شریک ہوئے۔ جس میں ان تینوں اکابرین نے مسائل حاضرہ سے لوگوں کو آگاہ کیا اور عوام کو جمعیۃ سے تعاون کی تلقین کی۔ عوام نے ان حضرات کی آواز پر لبیک کہا اور جمعیۃ سے تعاون کا وعدہ کیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام چودھوان کا انتخاب

امیر حضرت مولانا عبدالحق صاحب فاضل دیوبند
نائب امیر۔ مولانا قطب الدین صاحب خطیب جامع مسجد۔ چودھوان
ناظم اعلیٰ۔ مولانا عبدالمنان صاحب
نائب ناظم۔ اللہ داد صاحب بزاز
خزانچی۔ حافظ منور الدین صاحب چرم فروش

## تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام سکھر مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی اہلیہ کی وفات پر اظہار غم کرتی ہے اور بارگاہ رب العزت میں مرحومہ کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

## ہر شخص کو دینی فکر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

### نواب شاہ کے ناظم اعلیٰ حکیم عمرانی کی تقریر

حضرت مولانا حکیم عمرانی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ نے سکرنڈ ضلع نواب شاہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں فرمایا۔ مقام مسرت ہے کہ آج کا اجتماع مدت کی آرزوؤں اور تمناؤں کے بعد منعقد ہو رہا ہے۔ جس کا انعقاد حضرت مولانا محمد شریف صاحب اور حضرت پیر صاحب مدظلہ العالی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ اس وقت جس دور سے ہم گذر رہے ہیں بے حد پرفتن دور ہے۔ ایک طرف اسلام کی تخریب کے لئے طاغوتی قوتیں پورے عزائم کے ساتھ سامنے آ رہی ہیں دوسری طرف ایمان کی قوت رکھنے والے مجاہدین اس الحاد کے مقابلہ کے لئے دینی قوتوں کو جمع کرنے کے لئے اپنی کوششوں میں مصروف ہیں جمعیۃ علماء اسلام نے اس جہاد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ہفتہ وار اخبار ترجمان اسلام کے ذریعہ ان تمام قوانین اور منصوبوں کی مخالفت قرارداد اور بیانات کے ذریعہ کرتی رہتی ہے تاکہ عوام ان طبقات سے متاثر نہ ہوں جو اسلام کو وقت کے تقاضوں کے تحت ڈھالنے میں مصروف ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں کمی بیشی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آج سے چودہ سو سال پہلے اسی ضابطہ کو زندگی پر پوری طرح حاوی کر کے آزمالیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں بادشاہی کے باوجود اسلام کی اشاعت مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک ہو چکی ہے۔ اگرچہ ایسے دور بھی آئے ہیں جن میں خانہ جنگی شروع ہوئی۔ مگر آخر اسلام

کے سنہری اصول کامیاب ہوئے اور … نے دنیا کو غفلت سے جگا دیا۔ جمعیۃ … اسلامی قوانین کے نفاذ کی حامی ہے اور … کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے۔ آج کے … یہ سوچنا ہے کہ ہم اپنے ضلع کو جمعیۃ کی شا… قیام کے لئے کس طرح تیار کر سکتے … ہے۔ اس کام میں اگر صاحب استطا… لوگ شریک ہو کر ہاتھ بٹائیں تو یہ … طرح پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ … میں درخواست کروں گا کہ آپ حضرات … دنیاوی سرگرمیاں جاری رکھنے کے … منصوبے مرتب کرتے ہیں۔ وہاں دینی … کر کے اس جدوجہد میں شریک ہوں۔ … نخواستہ ہم نے وقت کے تقاضوں کو … تو ہو سکتا ہے کہ عوام بیزار ہو کر مایوس … ہمارا فرض ہے کہ اس ابتلا کے دو… ہر طرح کمربستہ ہو کر کام میں لگ جا… خداوند قدوس ہر اس قوم کی مدد کر… جو خود سعی و کوشش کرتی ہے کیونکہ … خدا نے آج تک اس قوم کی حالت … نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے … جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ قریباً … سے کام کر رہی ہے اور اب وہ اپنے … عمل کو وسیع کرنے کی متمنی ہے۔ تو … آپ بھی اپنی جمعیۃ کو زیادہ مضبوط … کوشش فرمائیں گے۔

## انتخاب جدید

جمعیۃ علماء اسلام چک نمبر ۴ شمالی …
امیر میاں محمد صاحب …
ناظم ہدایت اللہ صاحب …
خازن حاجی احمد دین صاحب …



## جمعیۃ علماء اسلام قصور کا ہنگامی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کی مجلس عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا سید محمد طیب صاحب ہمدانی امیر جمعیۃ خطیب جامع مسجد کوٹ مراد خاں ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء بعد نماز جمعہ بمقام دفتر جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوگا۔ جس میں جمعیۃ کو پیش آمدہ مختلف امور و مسائل پر غور و خوض ہوگا۔

نیز سالانہ سہ روزہ تبلیغی کانفرنس کے انعقاد و انتظام کے سلسلہ میں بھی انتظامیہ استقبالیہ اور مالی سب کمیٹیوں کی تشکیل عمل میں لائی جائے گی۔ تمام اراکین مجلس عاملہ کی شرکت ضروری ہے۔

(قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام قصور)

# خبرنامۂ جمعیۃ

## ضرت امیر مرکزی کی تشریف آوری

رحیم یارخاں۔ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۶۷ء بروز
ات بعد نماز ظہر دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں
ت حافظ القرآن والحدیث امیر مرکزی جمعیۃ
ء اسلام مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی
لہ العالی کی اچانک تشریف آوری ہوئی
ب نے ایک گھنٹہ تک دفتر جمعیۃ میں ایک
ضر تقریر فرمائی اور لوگوں کو جمعیۃ علمائے
وم کے اغراض و مقاصد کی جانب توجہ
ی۔ حضرت امیر محترم نے تقریر جاری رکھتے
ئے فرمایا کہ اس وقت ہم سب مل کر ملت
مذہب اسلام کی سالمیت و بقاء کے
متحد ہو جائیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے
تھ مل کر قانون اسلام کے نفاذ کی جدو
کریں اور فرق باطلہ کی سرکوبی کے لئے
جان و یک روح ہو جائیں۔
آپ کی تقریر سے حاضرین اجلاس نے
ۃ کے ساتھ معاونت کا پورا یقین
ا۔ اجلاس کا اختتام دعائے خیر سے ہوا
حضرت امیر محترم بذریعہ جیپ بھونگ روانہ
گئے۔ آپ کو الوداع کہنے والوں میں حضرت
نا غلام ربانی صاحب امیر جمعیۃ ضلع
یارخاں اور مولانا برکت اللہ طارق امیر
ۃ شہر رحیم یارخاں مولانا خلیل احمد صاحب
نا محمد حسن صاحب اور دیگر متعلقین جمعیۃ
معزز شہریوں کا جم غفیر تھا۔
(رشید احمد لدھیانوی نائب ناظم
جمعیۃ علماء اسلام رحیم یارخاں)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کا جدید انتخاب

مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۶۷ء بروز جمعہ صبح
بجے مسجد دار السلام محلہ فرید گنج جمعیۃ علماء
سلام لائلپور کے اجلاس میں متفقہ طور پر حسب
ضلعی انتخاب ہوا جس میں امیر ضلع مفتی
یوسف صاحب الحسینی نائب امیر مولانا
اختر صاحب صدیقی ناظم اعلیٰ مولانا عبد العلیم
احب جالندھری۔ نائب ناظم مولانا محمد رفیق
احب کمالوی۔ معاون ناظم مولانا حبیب احمد
احب۔ ناظم دفتر مولانا محمد اکرام الحق صاحب
یقی۔ پروپیگنڈہ سیکرٹری شیخ الدار رکھا
صاحب نیز حسب ذیل افراد پر مشتمل مجلس
شرد اشاعت قائم کی گئی۔ مولوی محمد صابر

صاحب خطیب ڈی ٹائپ کالونی لائلپور،
قاری حبیب احمد صاحب خطیب جناح کالونی
جامع غفوری۔ مولوی محمد رفیق صاحب انور
کمالوی۔ مولوی شبیر احمد صاحب شاہد، مولانا
محمد اکرام الحق صاحب۔ نیز مجلس عاملہ کے لئے
اکتالیس اراکین نامزد کئے گئے۔ اراکین مجلس
عاملہ مذکورہ بالا عہدیداروں کے علاوہ حسب
ذیل اراکین منتخب ہوئے:۔
شہر لائلپور۔ قاری جان محمد صاحب خطیب
پرتاب نگر۔ مولانا عبد اللطیف صاحب خطیب
لیبر کالونی۔ فاروق احمد صاحب کاٹن ملز،
غلام فرید صاحب لیبر کالونی۔ حافظ محمد صدیق
صاحب کاٹن ملز۔ حافظ عبد الرشید صاحب
بھالی دروازہ۔ عبد الغفار صاحب۔
جڑانوالہ۔ حکیم بابا سلطان احمد شیخ
عبد الرحیم صاحب۔
کمالیہ۔ مولانا محمد اقبال صاحب، صوفی
غلام رسول صاحب رد بڑی۔ مولانا عبد العزیز صاحب
سمندری۔ مولوی محمد علی صاحب۔
اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ
ارباب حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں
تمام انفرادی اور جماعتی حقوق کی فوراً پوری
پوری بحالی کی جائے۔ اور ایک قرارداد کے
ذریعہ حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ ملک
میں عوام کی اقتصادیات کو حل کرنے کے
لئے ملک بھر میں سستا آٹا مہیا کرنے کے
...... لئے وضلع سے وسیع تر انتظام
کرے اور فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی جمعیۃ علماء
اسلام کے قائد مفتی محمود صاحب کے پیش
کردہ چار نکاتی مطالبہ کو عملاً پورے ضلع
کے عوام تک پہنچایا جائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام رحیم یارخاں کا انتخاب

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار
خاں کی طرف سے ایک اجلاس بلایا گیا۔
جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مولانا
فدا الرحمٰن درخواستی اور مولانا محمد قاسم
صاحب دین پوری نے شرکت فرمائی اور اس
اجلاس میں رحیم یارخاں شہر کا انتخاب ہوا:۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا برکت صاحب طارق |
| ناظم اعلیٰ | مولانا عزیز الرحمٰن صاحب |
| نائب ناظم | مولانا رشید احمد صاحب لدھیانوی |
| خازن | مولانا محمد حسین صاحب رشید برادرز |

## جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کی قراردادیں

(۱) ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں
کہ مجاہد ملت حضرت مولانا دوست محمد صاحب
خطیب ریلوے جامع مسجد کبیر کے تین ماہ ضلع
بدر کرنے کے آرڈر کو واپس لے (جو انہیں
ڈپٹی کمشنر ضلع نواب شاہ نے دیا ہے)
(۲) ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں
کہ دین اسلام (قرآن وسنت) کی مخالفت
اور علماء کرام کی توہین سے ملک کے وقار
اور عوام کے دلوں کو مزید مجروح نہ کرے۔
(۳) ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں
کہ وہ دینی معاشرہ کی تنظیم علماء حق پر
چھوڑ کر خود ملک کے مہلک قحط و پریشان کن
گرانی کی طرف توجہ دے اور ہر شہر و قصبہ
میں اناج زیادہ سے زیادہ مقدار میں
مہیا کرے۔ جو آبادی کے لئے کافی ہو۔
(محمد عرفان قادری ناظم جمعیۃ ٹنڈو آدم)

## جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کا اجلاس

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۶۷ء کو جناب پیر صاحب
علی احمد شاہ مدظلہ کی صدارت میں جمعیۃ علماء اسلام
سکرنڈ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام
نواب شاہ کے ناظم اعلیٰ حکیم عمرانی اور نائب
صدر جناب مولوی قائم دین سالار جناب
عبد الستار قریشی نائب ناظم ضلعی جمعیۃ جناب
مولانا محمد حسین شاہ اور سرگرم رکن جناب ماسٹر
نظیر احمد نے بھی شرکت کی۔ حضرت مولانا
محمد شریف صاحب خطیب مدینہ مسجد سکرنڈ
و نائب امیر ضلعی جمعیۃ نے بصیرت افروز تقریر
فرمائی اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب خطیب
مسجد ریلوے کبیر نے ایک جامع تقریر فرمائی۔
چنانچہ مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور
ہوئیں: ترجمان اسلام منگوانے کی فرمائش کی گئی۔
(۱) جمعیۃ کا یہ اجلاس موجودہ ہوشربا گرانی کے
پیش نظر حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوراً
ڈپوؤں کے ذریعہ آٹا اور غلہ فراہم کرے۔
(۲) اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں اور غیر اسلامی
قوانین فوراً منسوخ کئے جائیں۔
(۳) قوانین اسلام کتاب منجانب تحقیقاتی
ادارہ فوراً ضبط کئے جائیں کیونکہ وہ قرآن و
حدیث کی تحریف کا مرقع ہے۔ دعا کے بعد
اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ ضلعی دورہ کے لئے
مندرجہ ذیل مجلس عمل کا انتخاب ہوا۔
(۱) جناب پیر علی احمد شاہ صاحب (۲) پیر
صلاح الدین صاحب (۳) مولانا منشا صاحب
(۴) مولانا محمد شریف صاحب (۵) سیٹھ ولی محمد صاحب
(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ نواب شاہ)

হুপ্তাহিক

তর্জুমানে-ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর

WEEKLY REGD. L. No 7132

LAHORE price 25 paisse

جلد ۱۰ جمعہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۶۷ء مطابق ۲۰ ذیقعد سنہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے شمارہ

## بقیہ :- اسلام میں قربانی کی اہمیت

تو اس آیت کے مطابق اس کے لئے پھر بیان کی ضرورت ہے اور اگر قرآن کے علاوہ ہے تو بیان قرآن، قرآن کے علاوہ منزل من اللہ ثابت ہوگیا اور حق تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہر کلام قابل حجت ہے اور وہ بیان قرآن حدیث ہے لہذا احادیث حجت شرعی ہے۔

(۲) ولتکبروا اللہ علیٰ ما ھدٰکم

ترجمہ :- اور تاکہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرو جیسے تمہیں اس کا طریقہ بتلایا گیا سارے قرآن پاک کو پڑھ جایئے لیکن کہیں بھی آپ کو تکبیر کا طریقہ نہیں ملے گا۔ تکبیر کا طریقہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ نبی کے بتائے ہوئے طریقہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ معلوم ہوا احادیث بھی اللہ تعالیٰ کی وحی ہے اور حدیث میں جو تکبیر کا طریقہ ہے وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کیا گیا ہے لہذا احادیث شرعی طور پر حجت ہے اور اس کا انکار حق تعالیٰ کی وحی کا انکار ہے۔

(۳) فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ

ترجمہ :- پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ پر وحی نازل فرمائی جو کچھ کہ وحی نازل فرمانا تھی۔

یہ آیت اس بات کی صاف دلیل ہے کہ جو کچھ وحی کی گئی وہ قطعاً قرآن نہیں ہے بلکہ قرآن کے علاوہ اور وحی ہے اس لئے کہ وحی قرآنی سب کو معلوم اور نہ اس وحی کا کسی کو پتہ نہیں۔ علاوہ ازیں قرآن یا مکی ہے یا مدنی اور یہ وحی نہ مکی ہے نہ مدنی۔ لہذا معلوم ہوا کہ قرآن کے علاوہ اور بھی وحی ہے اور اس کا ماننا بھی ضروری اور وہ وحی حدیث کی شکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے پیش کی لہذا احادیث شرعی طور پر حجت ہے (باقی آئندہ)













باہتمام تعلیمی پریس بیرون اکبری گیٹ غازی خدا بخش ایڈیٹر پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا۔

ہفت روزہ

# ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

## جُمعہ کی پہلی نماز
## اور
## پہلا خطبہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد جمعہ کی پہلی نماز مدینہ کے محلہ بنی سالم میں پڑھی اور مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا (ملخصًا)

---

سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ میں اسی کی حمد وثنا کرتا ہوں اور اس سے اعانت۔ مغفرت اور ہدایت کا خواستگار ہوں۔ میرا اسی پر ایمان ہے۔ میں اس کی حکم عدولی نہیں کرتا۔ میں حکم عدولی کرنے والوں کا دشمن ہوں ں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا اور لاشریک ہے اور محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہے۔ اس نے محمدؐ کو ہدایت، روشنی اور مواعظت کیلئے ایسے زمانہ میں بھیجا ہے کہ عرصۂ دراز سے کوئی رسول نہیں آیا۔ لوگوں میں علم کی قلّت اور ضلالت کی زیادتی ہوگئی ہے۔ اسے اختتام دنیا قرب قیامت اور قرب اجل کے وقت بھیجا گیا ہے جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ راستہ پالے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کا کہنا نہیں مانے گا وہ راستہ سے بھٹک جائے گا، وہ گمراہ ہوجائے گا اور گمراہی میں بری طرح پھنس جائے گا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اس لیے کہ مسلمان مسلمان کو جو بہترین نصیحت کرتا ہے وُہ یہی ہے کہ آخرت کے لیے تیار کیا جائے۔ اللہ سے ڈرنے کے لیے کہا جائے۔ جن باتوں کے کرنے سے اللہ نے روکا ہے ان سے بچتے رہو اس سے افضل کوئی نصیحت نہیں ہے اور نہ اس سے افضل کوئی گفتگو ہے دنیا کے کام انجام دیتے وقت جس کے سامنے اللہ کا ڈر رہتا ہے۔ یاد رکھو! یہ ڈر اور تقویٰ اس کی عاقبت سنوارنے میں اعلیٰ ترین مددگار ثابت ہوگا دنیا کی لذتوں سے تمہیں محروم نہیں کیا جاتا۔ مگر اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں کمی نہ کرو۔

## سیرت طیبہ

# ختمی مرتبت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت و معمولات

### لباس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس میں عام طور پر چار کپڑے ہوتے تھے۔ تہبند کرتہ، چادر، عمامہ، سب کپڑے سفید ہوتے تھے۔ صرف عمامہ سیاہ ہوتا تھا۔ آپ سفید لباس کو پسند فرماتے تھے۔ رنگ میں صرف سبز رنگ پسند تھا۔ (ترمذی)

پاجامہ آپ نے نہیں پہنا مگر اسے دیکھا اور تعریف کی۔ آپ کے سر مبارک اور داڑھی کے بال کبھی منتشر نہیں رہتے۔ ہمیشہ کنگھا کرتے اور مانگ نکالتے۔ اور کبھی گوندھ کا پانی لگا کر بالوں کو جما بھی لیتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

عمامہ کے نیچے ٹوپی استعمال کرتے جو سر مبارک کی جلد سے ملی رہتی تھی۔ (مشکوٰۃ)

کپڑوں میں خوشبو لگاتے اور خوشبو کو پسند کرتے۔ خوشبو کے تحفہ کو شکریہ کے ساتھ قبول فرماتے۔ آپ کے پاس ایک عطر دان تھا جس سے عطر نکال کر استعمال کیا کرتے تھے۔ کبھی اتنی زیادہ خوشبو استعمال فرماتے کہ راستہ چلنے والوں کو بھی محسوس ہوا کرتی تھی۔ (ترمذی)

کبھی کرتہ کے اوپر جبہ بھی استعمال فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی)

آپ نے خوب صورت اور قیمتی لباس بھی استعمال فرمایا ہے۔ ریشم کبھی استعمال نہیں کیا۔ باریک کپڑے کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔ جسم اور لباس کی صفائی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ میلے لباس والے کو دیکھ کر کپڑے دھونے کی تاکید فرماتے (مشکوٰۃ)

دانتوں کی صفائی کے لیے مسواک استعمال فرماتے۔ اور دوسروں کو بھی استعمال کرنے کا حکم دیتے۔ آپ نے خضاب کبھی نہیں لگایا۔ مگر دوسروں سے فرمایا۔ کہ اچھا خضاب مہندی اور کسم ہے (ترمذی)

### بستر

بہت معمولی ہوا کرتا تھا۔ کبھی چمڑے کا گدا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوتے تھے۔ اور کبھی صرف ٹاٹ ہی ہوتا اور کبھی چٹائی پر سو جایا کرتے تھے۔ (ترمذی)

موجودہ طرز کا جوتا کبھی استعمال نہ کیا۔ نہ اس زمانے میں اس کا رواج تھا۔ لہذا چپل استعمال فرماتے۔ جس میں دو تسمے لگے ہوا کرتے تھے۔ (ترمذی)

سیدھے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی استعمال فرماتے۔ جو چوتھی انگلی میں ہوتی تھی۔ اور اس پر تین لفظ کھدے ہوئے تھے۔ محمد، رسول، اللہ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تلواریں بھی تھیں مگر بلا ضرورت کبھی ہاتھ میں نہ لیتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ تلوار میان میں رکھنے کی نصیحت فرماتے۔ آپ کی ایک تلوار کا نام ماثور دوسری کا تبار اور تیسری کا ذوالفقار تھا۔ تلوار کا قبضہ چاندی کا ہوا کرتا تھا۔ (ترمذی)

آپ کے پاس لوہے کی زرہ بھی تھی اور کئی تھیں۔ یہ لوہے کا کرتہ ہوتا ہے جو لڑائی کے وقت جسم کو محفوظ رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہو

جنگ احد میں آپ دو زرہیں اوپر تلے پہنے ہوئے تھے۔ (ترمذی)

لڑائی کے موقع پر آپ جھنڈا بھی استعمال فرمایا کرتے تھے۔ بڑا جھنڈا سیاہ اور چھوٹا سفید ہوا کرتا تھا۔ جھنڈے کا کپڑا چوکور ہوتا تھا فتح مکہ کے وقت آپ نے سفید جھنڈا استعمال کیا تھا۔ (ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان رہا کرتی تھی۔ ایک ایرانی کمان کو دیکھ کر فرمایا۔ عربی کمان رکھا کرو اور اس کے ساتھ تیز نیزے ہونے چاہئیں۔ (مشکوٰۃ)

سواری کے لیے آپ کے پاس اونٹ اور گھوڑا دونوں تھے۔ سرخ رنگ کے گھوڑے کو زیادہ پسند فرماتے تھے۔ آپ کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا۔ یہ اونٹنی دوڑ میں کسی اونٹنی کو آگے نہیں نکلنے دیتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک شخص اپنے اونٹ کو دوڑا کر آگے نکل گیا۔ مسلمانوں کو رنج ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ دنیا کی کوئی چیز سربلند نہیں ہوتی ہے کہ خدا اسے پست کر دیتا ہے۔ آپ نے سواری میں خچر بھی استعمال کیا ہے۔ (مشکوٰۃ)

رسول پاک نے سر کو بچانے کے لیے لڑائی کے موقع پر لوہے کی ٹوپی یعنی خود بھی استعمال کیا ہے۔ فتح مکہ کے دن آپ خود پہنے ہوئے تھے۔ (ترمذی)

### غذا

کھانے پینے کے معاملات میں آپ نے ہمیشہ صبر و قناعت سے کام لیا۔ جو کچھ وقت پر موجود ہوتا۔ آپ اسی پر اکتفا کرتے۔ کسی کھانے کی چیز کو آپ نے کبھی برا نہیں کہا ہے۔ (مشکوٰۃ)

ہمیشہ دسترخوان پر کھانا تناول فرماتے۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے جو لوگ موجود ہوتے۔ سب کو شریک کرتے۔ آہستہ آہستہ چبا چبا کر کھانا کھاتے۔ کھانے میں تین انگلیاں استعمال فرماتے۔ اور پھر آخر میں انگلیاں چاٹ لیتے۔ (مشکوٰۃ)

آپ نے کبھی تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھایا۔ (مشکوٰۃ)

کبھی کبھی بہت دن تک گھر میں کوئی چیز نہیں پکتی۔ اور صرف کھجوریں ہی استعمال فرمایا کرتے۔ آپ نے کبھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی نہیں کھائی۔ (ترمذی)

ہمیشہ بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرتے۔ اپنے سامنے سے کھاتے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی تاکید فرماتے۔ (مشکوٰۃ)

جب دسترخوان سامنے سے اٹھایا جاتا۔ تو آپ خدا کی تعریف اور اس کا شکریہ ادا کرتے۔ (ترمذی)

ٹھنڈا پانی آپ کو بہت مرغوب تھا۔ ہمیشہ سیدھے ہاتھ سے ۳ سانس میں اور بیٹھ کر پیتے۔ اور کھڑے ہو کر پینے سے منع فرماتے۔ (ترمذی)

پینے کی چیزوں میں ٹھنڈا شربت بہت پسند فرماتے تھے (ترمذی)

جب برتن منہ سے ہٹاتے تو الحمد اللہ فرماتے۔ اور دوسروں کو بھی نصیحت فرماتے۔ (ترمذی)

کھانے کی چیزوں میں حسب ذیل اشیا بہت پسند …

روغن زیتون۔ شہد۔ کدو۔ گوشت۔ تربوز۔ ککڑی۔ …

روٹی، ثرید یعنی شوربہ میں بھیگی ہوئی روٹی کبھی جو کا دلیہ …

اور مصالحہ ڈال کر پکایا جاتا۔ آپ شوق سے استعمال فرماتے …

کچی پیاز اور لہسن کو ناپسند کرتے اور فرماتے۔ جو …

لہسن کو استعمال کرے اسے چاہیے کہ جب تک اپنے منہ کو صاف … مسجد سے دور رہے۔ (مشکوٰۃ)

آپ نے مچھلی اور مرغ بھی استعمال کیا ہے۔ (مشکوٰۃ)

باریک آٹے کی چپاتی کبھی استعمال نہیں کی۔ ہمیشہ … بلا چھنے آٹے کی روٹی استعمال فرمایا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

بہت پیٹ بھر کھانے کو اچھا نہیں سمجھتے۔ آپ … لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آٹے دودھ اور شہد سے تیار … ہریرہ کی تعریف فرماتے۔ اور ارشاد کرتے یہ غذا بیمار کو راحت … ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

خود بھی ہمیشہ چھوٹا نوالہ استعمال کرتے اور دوسروں کو … فرماتے۔ ایک شخص کو ایک ساتھ دو کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھ … منع فرمایا۔ مشکوٰۃ

آگ پر بھونے ہوئے گوشت کے پارچے شوق سے کھا … خرگوش کی ران پیش کی گئی۔ جسے قبول فرما لیا۔ چقندر کو … مفید فرماتے تھے۔ آپ کو دیگچی کی کھرچن بھی بہت پسند تھی۔ کبھی … نہ ہوتا تو کھجور یا سرکہ سے روٹی کھا لیتے۔ اور فرماتے جس گھر میں … گھر سالن سے خالی نہیں ہے۔ (ترمذی)

ایک مرتبہ فرمایا میں دودھ میں بھگوئی ہوئی روٹی کو … گھی ڈالا گیا ہو۔ پسند کرتا ہوں۔ ایک صاحب فوراً تیار کر … پوچھا گھی کس میں تھا۔ عرض کیا گوہ کے چمڑے کی تھیلی میں۔ … (ا…

رات کو بھوکا سونے سے منع فرماتے اور فرماتے … علامت ہے۔ اسی طرح کھانا کھا کر فوراً سو جانے سے بھی … فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ)

دوپہر کا کھانا کھا کر تھوڑی دیر آرام کرنے کو صحت … فرمایا ہے۔ نیز خود بھی اس طریقہ پر عمل فرمایا کرتے۔

### عبادت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ … میں صرف ہوتا۔ نماز سب سے … تھی۔ ہر نماز تازہ وضو سے ادا کرتے۔ مگر کبھی ایک … کے لیے کافی ہوتا۔ ترمذی، فرض مسجد میں پڑھتے اور … گھر میں ادا کرتے اور اس کو بہت پسند فرماتے تھے۔ … جماعت سے اور وقت پر ادا کرنے کی ہمیشہ تاکید فرما … عبادت پورے انہماک اور حضور قلب کے ساتھ ہوا کرتی تھی … آپ خود ہی فرمایا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

نماز میں قرأت متوسط آواز کے ساتھ اور ٹھہر … تھے۔ فجر کی نماز میں زیادہ طویل قرأت ہوا کرتی تھی۔ … کبھی سورۂ قٓ اور کبھی واللیل اذا یغشیٰ پڑھتے تھے۔

جمعہ کے روز فجر کی نماز میں الم۔ تنزیل السجدہ … پڑھنے کی عادت تھی۔ (مشکوٰۃ)

فجر کے فرضوں سے فارغ ہو کر تھوڑی … لوگوں سے باتیں کرتے اور نصیحت فرماتے تھے۔ …

ایک مرتبہ سفر میں کسی منزل پر فجر کی نماز پڑھا … اور سورۂ والناس تلاوت فرمائی۔ (مشکوٰۃ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست مولانا عبید اللہ صاحب انور

نگران خصوصی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

# ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ

جلد ۱۱ جمعہ ۳ نومبر ۱۹۶۷ء مطابق ۲۹ رجب ۱۳۸۷ھ قیمت ۲۵ پیسے شمارہ ۲۸

# ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

ترجمان اسلام تین ماہ اور دس دن کی حادثاتی بندش کے بعد اپنے قارئین کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہے۔ جولائی ۱۹۶۷ء کا پرچہ تیار ہو چکا تھا کہ غازی خدا بخش صاحب جن کے نام ترجمان اسلام کا ڈیکلریشن تھا، قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ اور قانونی مجبوری کی وجہ سے تیار شدہ پرچے کی ترسیل روک دینا پڑی۔ اس کے بعد پورے تین ماہ دوسرا اجازت نامہ حاصل کرنے کی دوڑ دھوپ میں صرف ہو گئے۔

الحمد للہ کہ اب ترجمان اسلام کا نیا ڈیکلریشن حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے نام پر حاصل ہو گیا ہے۔

ترجمان اسلام کے اس عارضی التواء نے ملک کے تمام دینی حلقوں اور اداروں کو مضطرب و پریشان کر دیا تھا۔ اس دوران ہر روز بے شمار خطوط و استفسارات موصول ہوتے رہے۔ جن میں ترجمان اسلام کی بندش پر اظہار پریشانی اور اس کے جلد اجراء کا تقاضا بشدت کیا جاتا تھا۔

درحقیقت ترجمان اسلام نہ صرف جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت دینی و سیاسی کا ہی ترجمان تھا بلکہ اسے اس قدیم و صحیح اسلام کا نقیب بھی سمجھا جاتا تھا جو اسلام حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کبار صحابہ کرام سے سلفاً عن سلفٍ منقول ہوتا ہوا چلا آ رہا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس آواز کا بند ہو جانا اہل حق اور حق پسندوں پر گراں گذرنا فطری تھا۔

ترجمان اسلام نے گذشتہ دس سال تک پاکستان میں اس جماعت حقہ کی ترجمانی کا فرض ادا کیا ہے۔ جس کا آغاز اکبر و جہانگیر کے عہد مطلق العنانی و شہنشاہی کی بے دینیوں کے خلاف حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے جہد و عمل سے ہوا۔ جس کی علمی و فکری بنیاد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی۔ جسے جہاد بالسیف کے درجہ پر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تیار کردہ مجاہدین اور ان کے سربراہ حضرت مولانا سید احمد شہید و حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمہما اللہ نے پہنچایا۔ جس کے مجاہدانہ عزائم کی جدید منصوبہ بندی، فرنگی اقتدار کی جابرانہ سطوت کے علی الرغم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمہ، حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ نے فرمائی۔

اور جسے دنیائے مشرق و عالم اسلام پر سے انگریز کے سیاسی، دینی، اخلاقی، معاشرتی و اقتصادی استیلاء کا قلع قمع کرنے کے لئے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا نے میدان انقلاب و جہاد میں اتارا۔ جن کے گل سرسبد، حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب رائے پوری رحمہ، حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی رحمہ، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ، حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کاشمیری رحمہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمہ، حضرت مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ، حضرت مولانا مفتی اعظم کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمہ، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمہ، حضرت مولانا الیاس صاحب دہلوی رحمہ، حضرت مولانا عبد القادر صاحب رائے پوری رحمہ اور حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمہ جیسے اکابر وقت اور ان کے عظیم رفقاء تھے۔

بلاشبہ اس امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ان علماء اور صلحاء کی متواتر کوششوں قربانیوں اور جانبازیوں کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ انگریزی استعمار، پاک و ہند اور سرزمین مشرق و عالم اسلام سے رخصت ہو جانے پر مجبور ہوا۔ اور مسلمانان برصغیر کے لئے اسلام کے نام پر ایک الگ خطۂ زمین پاکستان کے نام سے حاصل کرنا ممکن ہو سکا۔

آزادی و خود مختاری کے حصول کے بعد مسلمانوں کی سب سے بڑی تمنا یہ تھی اور امید ہے کہ ان کی اس پاک سرزمین پر خدا کی آخری کتاب قرآن حکیم اور خدا کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق احکام و قوانین کا اجراء ہو۔ مگر افسوس ہے کہ جن ہاتھوں میں انگریز نے اپنا اقتدار منتقل کیا، انہوں نے نہ صرف یہ کہ کتاب و سنت کے احکام کے اجراء میں غفلت برتی، بلکہ انگریز کے دور کے پیدا شدہ اسلام کے دشمن فتنوں کو بھی یہاں کھل کھیلنے کے مواقع فراہم کر دیئے۔

اور حق پرست اسلاف کے وارثین و اخلاف کو ایک بار پھر اسلام کی حفاظت کے لئے میدان میں اترنا پڑا اور قربانیوں کا ایک نیا باب کھولنا پڑ گیا ۔۔۔ مسلمانوں کے لئے اس سے زیادہ دردناک تماشا اور کیا ہو سکتا ہے کہ جس انگریز کی ذلت آمیز غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے سو سال سے زیادہ تک علماء حق نے جان و مال اور عزت و آبرو کی بازی لگائی۔ اسی انگریز کی تہذیب، زبان، معاشرت، علوم، اقتصادی و سیاسی نظام اور طرز حکمرانی پاکستان میں باقی رہے بلکہ اسے مضبوط تر بنانے کی کوشش کی جائے اور ایسے افراد و گروہوں کو کھلی چھٹی مل جائے، جو کل تک انگریزی استعمار کے ہوا خواہ اور مجاہدین حریت کے دشمن تھے اور اب امریکی سامراج کے حامی بنے ہوئے ہیں۔

چنانچہ اسلام و ملت اسلامیہ کو جدید فتنوں سے با خبر رکھنے اور حق کی آواز کو بلند و بالا کرنے کے لئے علماء حق جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے ۔۔۔ ترجمان اسلام پہلے بھی اسی آواز کا نقیب تھا اور اب پھر حق کی اس آواز کا داعی بن کر حاضر ہو رہا ہے۔

سو شور ہیست کہ آوازۂ منصور کہن شد
من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را (دکن)

## خریداران و ایجنٹ حضرات سے التماس

ترجمان اسلام کی حادثاتی بندش نے اسے تین ماہ تک شائع نہیں ہونے دیا۔ اس سے ادارہ کو سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے تین ماہ تک دفتر و عملہ کے اخراجات باقاعدہ رہے لیکن آمدن ختم ہو گئی۔ ایجنٹ حضرات کے ذمہ پہلے ہی کم و بیش چار ہزار روپے کی رقم واجب الادا چلی آ رہی ہے۔

اب ترجمان اسلام جدید انتظامات کے ساتھ پھر شائع ہو رہا ہے جبکہ اخباری کاغذ مارکیٹ میں گراں ہو گیا ہے اور طباعت وغیرہ کے اخراجات میں اضافہ ہو گیا ہے۔

ہم پہلا پرچہ اپنے تمام قدیم و جدید خریداران و ایجنٹ حضرات کو بھیج رہے ہیں۔ جن خریداران کے چندے ختم ہو چکے ہیں یا ختم ہونے آ رہے ہیں۔ ان کے پتوں کی چٹوں پر سرخ نشان لگا دیا گیا ہے۔ یہ حضرات یا تو بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرمائیں یا اپنے ارادہ سے بذریعہ کارڈ دفتر کو مطلع کر دیں۔ بصورت دیگر ہم ان کی کریمانہ سرپرستی کی توقع پر اخبار بذریعہ وی پی ارسال کرنا شروع کر دیں گے۔

جن ایجنٹ حضرات کے ذمہ رقوم واجب الادا ہیں وہ جلد کرم فرمائیں اور تمام ایجنٹ حضرات اپنی مطلوبہ تعداد سے دفتر کو مطلع کریں۔ پرچہ صرف ان ایجنٹ حضرات کو بھیجا جائے گا۔ جن کے حسابات صاف ہیں یا جنہوں نے دفتر سے رابطہ قائم کیا ہوا ہے یا جو زر ضمانت جمع کر دیں گے۔

جمعیۃ کے کارکنان و فضلاء سے بھی التماس ہے کہ ترجمان کے خریداروں میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کی کوشش کریں اور اسے ایک خصوصی مہم بنا کر اپنے اخبار کو زیادہ سے زیادہ مقبول بنائیں۔

نیاز مند مخلص

ناظم و مرتب ترجمان اسلام دفتر
جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

سالانہ چندہ ۱۲/۰ ششماہی ۶/۵۰ سہ ماہی ۳/۲۵ ایجنسیوں کو کمیشن بیس فیصد، زرضمانت فی پرچہ ۲/۰ چندے اور بلوں کی ادائیگی، ترسیل مضامین اور خط و کتابت صرف پتہ ذیل پر کی جائے۔ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام برائے ترجمان اسلام چوک رنگ محل ۔۔۔ لاہور

(جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے)

ایڈیٹر انچارج: ڈاکٹر احمد حسین کمال

## قومی مسائل

# واقعات و حالات

ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب

حکومتی پارٹی اور اپوزیشن کی جماعتوں کی باہمی چپقلش اور بیان بازیوں سے قطع نظر، اس وقت ملک و قوم کو بعض نہایت ہی اہم اور نازک مسائل کا سامنا ہے — جبکہ عالمی حالات روز بروز دگرگوں ہوتے چلے جا رہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ کب کوئی ایسا آتش فشاں پھٹ پڑے جو پوری انسانی دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔

مستقبل کی اس مہیب آزمائش میں وہی قوم و ملک زندہ رہ سکیں گے جن کے اپنے داخلی حالات ہر اعتبار سے مستحکم اور قابل اطمینان ہوں گے۔ نیز ان کے بین الاقوامی روابط ایسے ہوں گے جو انہیں دوسروں یعنی مغربی سامراجیوں کے ہاتھوں میں بے بس آلۂ کار بنا دینے والے نہ ہوں۔

اس اعتبار سے اپنے ملک کے حالات کا جب بغور جائزہ لیا جائے تو کئی پہلوؤں سے بڑی مایوسی کا احساس لاحق ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ ہم ابھی تک اپنے بعض بنیادی مسائل کو کبھی اطمینان بخش حد تک حل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ جو عوام کی اولین ضروریات کا درجہ رکھتے ہیں۔

### غذا کا مسئلہ اور ضروریاتِ زندگی کی گرانی

مثلاً غذا کا مسئلہ جو ظاہر ہے کہ ہر فرد کا ضروری اور بنیادی حق ہے۔ ہمارے ملک میں یہ کبھی گذشتہ کی نسبت مشکل اور پیچیدہ تر ہی ہوتا چلا گیا ہے۔

قیام پاکستان کے ابتدائی سالوں میں ملک کے اندر غلہ کی جو فراوانی اور ارزانی رہی ہے۔ آج اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے۔ اور حکومتوں کی طرف سے ہر زمانہ میں بڑے بڑے اطمینان بخش اعلانات کے باوجود غلہ گراں تر اور اس کا حصول مشکل ترین رہا ہے۔ حتیٰ کہ آج گندم جیسا عام ضرورت کا غلہ بھی دیہات تک میں پچیس روپیہ فی من سے کم میں دستیاب نہیں ہو پا رہا۔ اب ایک عام آدمی کی اوسط آمدنی دیکھئے جو کسی حالت میں بھی دو اڑھائی سو روپیہ سے زیادہ نہیں جبکہ اسے اوسطاً کم از کم ۶ افراد کے کنبہ کی کفالت کرنا پڑتی ہے اور گندم کی پچیس روپیہ فی من والی موجودہ گرانی کو دیکھئے، اور اس نازک و مشکل ترین صورت حال کا اندازہ لگائیے جو صرف خوراک کے معاملہ میں ایک آدمی کو درپیش ہے۔ وہ غریب دو وقت تو کجا شاید ایک وقت بھی پیٹ بھر کر نہ خود کھا سکتا ہے نہ اپنے بال بچوں اور متعلقین کو کھلا سکتا ہے۔ تن ڈھانکنے کے لئے کپڑے کی ضرورت۔ بیمار پڑ جانے کی صورت میں علاج معالجہ کی حاجت تو ایسے مسائل ہیں جن کے لئے اسے نہ معلوم کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں، اور اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کی بات تو وہ بیچارہ سوچ ہی نہیں سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ملک میں زراعت کے مسئلہ کو جب تک محدود طبقوں کے مفادات کی روشنی میں حل کیا جاتا رہے گا خوراک کی فراوانی اور ارزانی سے یہ ملک محروم رہے گا۔

ملک میں جس تیزی کے ساتھ افتادہ زمینیں آباد ہوئی ہیں، آبادی کا تناسب بڑھ جانے کے باوجود ان کا رقبہ اتنا زیادہ ہے کہ ملک میں غلہ کی کمی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ لیکن افسوس ہے کہ مارشل لاء سے بہت پہلے غذائی پالیسی حقیقت پسندی کے بجائے مصنوعی زاویوں کی گرفت میں آ گئی جواب انتہا کو پہنچ گئے ہیں اور زرعی اصلاحات تک اس اہم و بنیادی مسئلہ کو حل کرنے میں ناکام ہو کر رہ گئیں۔

### تقسیم دولت کا مسئلہ

دوسرا مسئلہ جس نے اس ملک کے ۸۰ فیصد عوام کی معاشی و اقتصادی حالت کو بالکل کھوکھلا بنا ڈالا ہے ملک کے وسائل سے پیدا ہونے والی دولت کی غیر منصفانہ اور غیر متوازن تقسیم کا ہے۔

بلاشبہ اسلام میں جائز طور پر محنت کر کے دولت کمانے کی اجازت ہے اور اس طرح کمائی ہوئی دولت پر کسی حد و شمار کی پابندی بھی نہیں۔

لیکن رائج الوقت تجارت و صنعت اور بڑے بڑے کارخانوں کے ذریعہ بے پناہ منافع کا حصول جن وسائل سے ہوتا ہے وہ سب قوم و ملت کی مشترکہ میراث ہیں۔ اور محض جائز و ناجائز طور پر پرمٹوں، لائسنسوں اور زر مبادلہ و زر سرمایہ حاصل کر لینے کے بعد چند افراد یا ان کے گروپ اجارہ دارانہ طور پر تجارتوں، صنعتوں اور کارخانوں پر حاوی ہو جاتے ہیں اور بازار میں تبادلۂ اشیاء کی مصنوعی و من مانی شرحیں مقرر کر کے نفع اندوزی کرتے رہتے ہیں جس کے جواز کی کوئی دلیل وہ قرآن و سنت و فقہ اسلامی سے پیش نہیں کر سکتے۔

اس صورتِ حال کا نتیجہ یہ ہے کہ چند امیر افراد امیر ترین بن رہے ہیں جبکہ عوام غربت و بدحالی کا شکار ہیں۔ ایک کارخانہ دار ہزاروں گنا زیادہ نفع لے رہا ہے جبکہ ایک مزدور اپنی محنت کے مطابق بھی صلہ نہیں پاتا۔ ایک بیوپاری دگنے اور تگنے بلکہ بعض حالتوں میں دس اور بیس گنے تک منافع لے لیتا ہے، جبکہ چھوٹے چھوٹے دکاندار اور خوردہ فروش شب و روز کی محنت و مصروفیت کے باوجود پانچ فیصد نفع بھی نہیں حاصل کر سکتے۔

اس طرح دولت پوری قوم کے اندر گردش کرنے کی بجائے ایک نہایت محدود طبقے کے اندر محصور رہی ہے

### انتظامیہ کا مسئلہ

اب تیسرا مسئلہ ملک کی انتظامیہ کا ہے۔ جس پر اندرون ملک امن و امان اور جان و مال و آبرو کی حفاظت کا انحصار ہے۔ اور جس پر اعتماد کر کے ایک عام شہری بے خوف اور پر اطمینان زندگی بسر کر سکتا ہے۔

اس اعتبار سے عوام کی بدنصیبی اور مایوسی اب اپنی آخری حد تک پہنچ گئی ہے۔ انتظامیہ کے کسی شعبہ میں بھی، الا ماشاء اللہ، کوئی فرد اپنے فرائض، فرض منصبی سمجھ کر انجام نہیں دے رہا ہے۔ ہر طرف دھاندلیوں اور بے انصافیوں کا دور دورہ ہے۔ رشوت کے بغیر جائز کام تک کرانا ناممکن ہو گیا ہے سفارش کے سامنے کسی فریاد اور مظلومیت کے لئے جگہ نہیں رہ گئی ہے۔

لوگ پولیس سے ہراساں۔ محکمہ مال کے پٹواریوں، گرداوروں اور تحصیلداروں سے خوفزدہ۔ عدالتوں کے چپراسیوں و کلرکوں کے سامنے بے بس، حتیٰ کہ عوامی خدمت سے تعلق رکھنے والے بجلی و تعلیم وغیرہ کے محکمہ جات کے کارپردازوں کے آگے لاچار ہیں۔ اس کا نتیجہ بدقماش شر پسند اور ظالم افراد کا معاشرہ پر غالب آ جانا ہے۔ آج ہر طرف چوریوں کی گرم بازاری، ڈکیتیوں کی وارداتیں، دن دہاڑے قتل و خون ریزی کے واقعات، راہ چلتے اغوا و آبرو ریزیوں کی دیدہ دلیریاں اس طرح زور پکڑ گئی ہیں کہ ایک چاک رفو کرتے کرتے سو چاک اور نمودار ہو جاتے ہیں۔

اکثر دیہات میں چوروں کی یورش سے محفوظ رہنے کے لئے لوگوں کو ساری ساری رات جاگ جاگ کر اور پہرے دے دے کر گذارنی پڑتی ہیں۔

سفر و حضر میں چوروں اور لٹیروں کا اندیشہ ہر وقت لاحق رہتا ہے۔ خواتین کے لئے اپنی عزت و آبرو کا محفوظ رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔

شہروں اور دیہات ہر جگہ غنڈہ عناصر اتنے دلیر و جری ہو گئے ہیں کہ ہر شریف آدمی کی پگڑی اچھال دیتے ہیں حتیٰ کہ قتل و غارت گری کا ارتکاب ان کے لئے معمولی سی بات بن کر رہ گیا ہے۔

پولیس چوکیوں اور تھانوں کے بارے میں یہ عام شکایت ہے کہ بے اثر مظلوم افراد کی داد فریاد کی طرف التفات ہی نہیں کیا جاتا۔ یا اثر لوگ انتقاماً جسے چاہتے ہیں حوالۂ پولیس کر دیتے ہیں۔

بڑے بڑے زمینداروں اور نئے دولت مندوں کے گروہ ان کارروائیوں میں علانیہ ملوث پائے گئے ہیں۔ ملک میں قانونِ تعزیرات ایسی موم کی ناک ہے کہ پیسے کے زور سے اسے جس طرف اور جس کے خلاف یا موافق موڑنا چاہیں موڑ سکتے ہیں۔ قاتل بری ہو جاتے ہیں۔ رہزن چھوڑ دیے جاتے ہیں اور بے گناہ پھنس کر رہ جاتے ہیں۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

## علاج و معالجہ کا مسئلہ

ایک آزاد و خود مختار قوم کا بنیادی حق یہ بھی ہے کہ بلا امتیاز اسے صحت و علاج کی سہولتیں میسر ہوں۔ لیکن اس معاملہ میں بھی ہماری پسماندگی اپنی مثال آپ ہے۔

دیہات میں تو سرے سے جدید حفظان صحت اور علاج معالجہ کا کوئی انتظام ہی نہیں ہے۔ شہروں میں بھی صفائی کی ناگفتہ بہ حالت کراچی اور لاہور جیسے بڑے بڑے شہروں میں جگہ جگہ دیکھی جا سکتی ہے۔ شہروں کے ہسپتالوں میں اکثر بااثر اور صاحبِ زر افراد ہی بار پا سکتے ہیں۔ غریبوں سے تو سیدھے منہ نرمی اور شرافت سے بات کرنا بھی گوارا نہیں کیا جاتا۔ اور پھر جو کچھ صحت و علاج کی سہولتیں موجود ہیں وہ اتنی ناکافی ہیں کہ مقامی طور پر بھی پوری آبادی ان سے فیض یاب نہیں ہو پاتی۔

اس سلسلے میں ہسپتالوں کے اندر بدعنوانیاں اور سرکاری ادویات میں خرد برد کی داستان اپنا ایک علیحدہ المیہ باب رکھتی ہے۔

## تعلیم کا مسئلہ

اس زمانہ میں وہ قوم اور ملت ترقی کی کسی معراج پر نہیں پہنچ سکتی جس کے عام افراد تعلیم سے بے بہرہ ہوں۔ ہر شہری کی تعلیم اس عہد کی سب سے بڑی اجتماعی ضرورت ہے ایک اعلیٰ معاشرہ کی تعمیر کا سارا انحصار تعلیم پر ہے۔ اور اس سلسلہ میں ہمارے ملک کی بدقسمتی ملاحظہ فرمائیے کہ نہ یہاں حسب ضرورت صحیح دینی و اخلاقی تعلیم کا انتظام ہے اور نہ سائنسی فنی تعلیم و تربیت کا۔ انگریزوں کے عہد کے غلامانہ نظام تعلیم پرانی اسکولوں اور کالجوں سے آگے ابھی تک قدم نہیں بڑھائے گئے اور اس میں جو کچھ اضافہ ہوا ہے وہ اسی فرسودہ اور بے دین و ملت طریقے پر اور وہ بھی نہایت ناکافی۔

پاکستان مسلمان عوام کا ملک اور اسلام کے نام پر حاصل کردہ وطن ہے لیکن اسلامی تعلیم کے انتظام کا یہ حال ہے کہ ایک بھی مکمل اسلامی دارالعلوم ابھی تک وجود میں نہیں آیا۔ دین کے علم کا سارا انحصار صرف ان نجی مدارس دینیہ پر ہے جو محض چند افراد کی کوششوں سے چل رہے ہیں — ارباب اقتدار کو ان کا وجود بھی گوارا نہیں انہیں بھی محکمہ اوقاف کے لٹھ سے مسمار کر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

سائنسی اور فنی تعلیم کا حال یہ ہے کہ ہمارے یہاں بین الاقوامی معیار کا ایک بھی سائنسدان، انجینئر اور ماہر نہیں تیار ہو سکا ہے۔ ہر منصوبہ اور ہر کام کے لئے باہر سے ہی ماہرین کی کھیپ درآمد کرنا پڑتی ہے۔

عام تعلیم کے لئے ہم ابھی تک اتنا بھی نہیں کر سکے کہ ملک کی آبادی کو پوری طرح حروف شناس ہی بنا دیتے اور پرائمری تعلیم کا اتنا انتظام کر دیتے، جو ملک کی پوری ضرورت کی ایک حد تک کفایت کر سکتا۔

ہماری تعلیمی پسماندگی کا یہ حال ہے کہ ملک کی ۷۰ فیصد آبادی ان پڑھ ہے — ۲۰ فیصد آبادی معمولی نوشت و خواند کے کچھ نہیں جانتی — ۵ فیصد آبادی درمیانی درجہ کی تعلیم یافتہ ہے۔ صرف بقیہ ۵ فیصد آبادی ایسی ہے جس میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور قابل ذکر تعلیم کے حامل افراد مل سکتے ہیں۔

## دوسرے مسائل

ان کے علاوہ اور بے شمار دوسرے مسائل ہیں، جو اپنی تکمیل اور حل کے منتظر ہیں۔ مثلاً سفر اور نقل و حمل کا مسئلہ کہ مسافروں کو ریلوں اور بسوں میں کن کن دقتوں اور ملازمین کے ناروا سلوک کا ہدف بننا پڑتا ہے۔ سامان کے لانے لے جانے میں کیسی کیسی پریشانیاں اٹھانی پڑتی ہیں۔ قلیوں سے لے کر بابوؤں تک کو کیا کیا ادا کرنا پڑ جاتا ہے۔

## چھوٹے درجوں کے اور کم تنخواہ پانے والے ملازمین کے مسائل

خود ان محکمہ جات کے چھوٹے درجہ کے ملازمین و کلرکوں کے مسائل جنہیں.... معمولی تنخواہوں اور معاوضوں پر کام کرنا پڑتا ہے، نہ رہنے کی سہولت حاصل ہے نہ دوسری ملازمانہ آسائشیں جبکہ ان ہی محکموں کے بڑے بڑے افسران بھاری بھاری تنخواہیں لے رہے ہیں۔ گرانقدر بھتے واالاؤنس وصول کر رہے ہیں اور کوٹھیوں و بنگلوں میں ہر قسم کی آرائش و سہولت کے ساتھ داد عیش دے رہے ہیں۔

## ان مسائل سے حزب اقتدار اور مخالف جماعتوں کی بے اعتنائی

الغرض ان تمام ابتر حالات اور ان جیسے دوسرے مسائل نے عوام کے اندر شدید مایوسی و اضطراب پیدا کر رکھا ہے جسے حزب اقتدار اس لئے خاطر میں نہیں لانا چاہتی کہ اس کے پاس حکومت کی متشددانہ طاقت ہے جس کے ذریعہ عوام کے ہر ردِ عمل پر قابو پانے کا اسے بھروسہ ہے اور حزب اختلاف کی جماعتیں اس لئے پروا نہیں کرتیں کہ کم از کم اس جرم کی وہ خود اپنے زمانۂ اقتدار میں عادی رہی ہیں اور آئندہ اقتدار حاصل ہو جانے کی امید پر وہ ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہتیں جو انہیں برسر اقتدار آنے کے بعد گذشتہ حاکمانہ طمطراق سے محروم بنا دے۔

## ملک کی سیاسی زندگی کا حال دگرگوں

بہر حال اقتصادی، معاشی، تعلیمی اور شہری دوائر میں عوام کی یہ محرومیاں ملک کی سیاسی زندگی کو اندر ہی اندر سے گھن کی طرح کھائے چلی جا رہی ہیں۔

گذشتہ دور کے سیاسی ادارے تو ناکام ہو ہی چکے تھے۔ مارشل لاء کے بعد جن نئے سیاسی اداروں کی بنیاد پر ملک کا نیا ڈھانچہ تعمیر کیا گیا ہے وہ بھی فیل ہو رہے ہیں۔

## بنیادی جمہوریتیں

بنیادی جمہوریتوں کا نظام مرکزی اور صوبائی الیکشنوں کے ایک واسطہ سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور اس نظام نے ملک کو جمہوری اور سیاسی اعتبار سے آدھا تیتر اور آدھا بٹیر بنا کر رکھ دیا ہے۔

تحصیل کونسلیں اور ڈویژنل کونسلیں مقامی اعلیٰ حکام کی تابع بن کر رہ گئی ہیں۔

## اسمبلیاں

صوبائی اور قومی اسمبلیوں کا دائرہ اختیار و عمل سب ہی کو معلوم ہے کہ کس طرح صدر اور گورنروں کی منشا کے دائرے کے اندر محدود ہے۔ ان اداروں سے ملک کی سیاسی زندگی میں دور دور تک کوئی ہمہ گیر جوش و جذبہ انگڑائیاں لیتا نظر نہیں آ رہا۔

## اپوزیشن

اپوزیشن جن مخالف جماعتوں سے عبارت ہے وہ تمام کی تمام اب بھی اسی فاسد مواد پر مشتمل ہے جس کے تعفن سے مارشل لاء کا غبار بلند ہوا۔

## تنظیمی فرقہ داریت

اس دوران ایک نئی چیز یہ سامنے آئی کہ چھوٹے چھوٹے فرقوں نے اپنی اپنی گروہی اساس مضبوط ترکیں اور ملک کے انتظامی و دیگر شعبوں میں منظم طور پر اثر و رسوخ حاصل کیا اور اپنے اپنے فرقہ وارانہ مذہبی مظاہر کے لئے آزادی عمل کا زیادہ سے زیادہ میدان حاصل کرنے کی تگ و دو شروع کر دی۔

مرزائی اپنے عقائد کی تبلیغ میں زیادہ سرگرم ہو گئے۔ عیسائیوں نے اپنی مشنری سرگرمیاں وسیع تر اور تیز تر کر دیں بہائیوں نے بھی کراچی اور سندھ میں دور دور تک اپنے نظریات کی اشاعت کا سامان کیا۔ شیعہ حضرات ملک کے سرکاری نظام تعلیم میں اپنے لئے جداگانہ نصاب کے طالب بن گئے۔ حد یہ ہے کہ غالب سنی اکثریت کے اس ملک میں صحابۂ کرام حتیٰ کہ سیدنا حضرت عثمان، حضرت معاویہ، حضرت عمرو بن عاص رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف علانیہ قلم اٹھائے گئے اور فضا کچھ ایسی سازگار نظر آئی کہ جناب مودودی صاحب نے بھی سنیت کا نقاب اتار پھینکا اور حضرت عثمان، حضرت معاویہ، حضرت عمرو بن عاص جیسے صحابیوں و خلفاء کے خلاف باقاعدہ اپنا خود ساختہ تحقیقی کارنامہ شائع فرما دیا۔

## تحریف دین کی کوششیں

ان سرکاری و نیم سرکاری اداروں کا حال اپنی جگہ الگ اندیشناک رخ اختیار کئے ہوئے ہے جو اسلام کی جدید تعبیر کرنے کے در پے ہیں اور جو سراسر دین کی تحریف میں لگے ہوئے ہیں سنت اور حدیث کا انکار تو عرصہ سے کیا جا رہا ہے لیکن اب صریح حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرانے کی جسارت بھی ہونے لگی ہے۔

مودودی صاحب نے عورت کی سربراہی کی حرمت کو حلت میں بدلا تھا۔ ان اداروں نے حرام مذبوحہ کو حلال قرار دینے کا اقدام کر ڈالا۔

## تشویشناک نتائج

اب آپ خود اندازہ کر لیجئے، کہ جس ملک میں وہاں کی اکثریت کے عقائد و نظریات کے خلاف جدید عقیدے و نظریے تراشے جائیں۔ ان کے مسلمہ بزرگوں

نادیوں اور اسلاف کے ایک حصہ کی اہانت کی جلائے چھوٹے چھوٹے طبقے منظم ہو کر اپنے مزعومات سے اکثریت کو مرعوب رکھنا چاہیں۔ سیاسی حالات یہ ہوں کہ ملک میں نہ جمہوریت کا وجود ہو نہ شورائیت کا۔ اخلاقی صورت حال انتہائی بدتر ہو چکی ہو۔ ہر طرف فحاشیت، سینما بینی، رقص و سرود، کلب گھروں کی شب پرستیاں اور بدمستیاں عام ہوں۔ انتظامی معاملات میں حق و انصاف کے بجائے جبر و تشدد اور استحصال کا غلبہ ہو۔ رشوت و سفارش کے بغیر کوئی کام نہ نکل سکتا ہو۔ عوام کو اپنے انفرادی و اجتماعی حقوق حاصل کرنا ناممکن نظر آنے لگیں۔ تعلیمی حالت کمزور اور غیر معیاری ہو۔ معاشی اور اقتصادی امور میں عوام درماندہ اور بدحال ہو رہے ہوں۔ گرانی ناقابل برداشت بن چکی ہو۔

کیا اس ملک کے داخلی حالات کو کسی اعتبار سے بھی مستحکم قرار دیا جا سکتا ہے؟

اگر ملک کی غالب اکثریت دینی و دنیاوی ہر اعتبار سے مایوس، غیر مطمئن اور شکستہ حال و آزردہ خاطر کی جاتی رہے تو کون ہے جو ملک کے مستقبل کے بارے میں اطمینان کا اظہار کر سکتا ہے۔

### بین الاقوامی حالات کا دباؤ

جب ملک کے داخلی حالات یہ ہوں تو عالمی سطح پر آج جو مسائل سر اٹھا رہے ہیں، اگر وہ خطرناک بن کر براہ راست سامنے آ جائیں۔ تو کیا ایک ایسا ملک جس کے عوام محرومیوں، مایوسیوں اور سول آزاریوں کے وبال میں پھنسے ہوئے ہوں، زیادہ طویل مدت تک ان خطرناک مسائل کا مقابلہ کر سکتا ہے

کشمیر کا تنازعہ مسئلہ ہی اہم سے بہت بڑے داخلی استحکام کا خواہاں ہے۔ لیکن کشمیر کے علاوہ بھی ہمیں بھارت کے براہ راست جارحانہ اقدام کا ہر وقت خطرہ ہے۔ جس کا تلخ تجربہ ستمبر ۱۹۶۵ء میں ہم کر چکے ہیں۔

پھر یہ کہ بھارت اور چین کی کشمکش اگر ایک بڑی جنگ کی صورت اختیار کر جاتی ہے، تب بھی ہم متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

ویٹ نام کی جنگ کو اگر امریکہ نے زیادہ وسیع کیا اور چین تک اسے لے آیا، تب بھی ہمارا متاثر ہونا واضح ہے

عرب دنیا کو اسرائیل کا جو خطرہ درپیش ہے۔ اس کی سنگینی بدستور موجود ہے۔ اور اس کے پرامن حل کی امیدیں کم سے کم ہوتی جا رہی ہیں۔ یہ مسئلہ آئندہ ایک خوفناک جنگ کی صورت اختیار کر کے رہے گا۔ اس وقت سارے مشرق وسطیٰ، مغربی ایشیا اور مغربی افریقہ کا لپیٹ میں آ جانا یقینی ہے۔ اور اس کی زد سے ہم بھی الگ تھلگ نہیں رہ سکتے۔

چنانچہ اپنے داخلی حالات، بین الاقوامی سیاسی حالات اور گرد و پیش کے جنگی حالات، پاکستان کے حکمرانوں۔ دینی و سیاسی رہنماؤں اور عوام سبھی سے پکار پکار کر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر مستقبل کے خطرات سے تحفظ و دفاع کا بندوبست کریں۔

ملک کے اندر عوام کو آج جن مشکلات کا سامنا ہے ان کے ازالے کی تدبیریں عمل میں لائیں۔ عوام کو بے چینی اور اضطراب کے گرداب سے نکالیں۔ ان کی بنیادی ضروریات اور شہری حقوق کی بحالی کا انتظام کریں۔ ان کے دینی اور اخلاقی حالات کو خراب تر نہ ہونے دیں۔ مذہب کو پیشہ ور اہل قلم اور طالع آزما گروہوں کا بازیچہ نہ بننے دیں۔ ملک کے وسائل معاش و اقتصاد چند خاندانوں اور خاص طبقوں کی اجارہ داری میں نہ رہنے دیں

ملک کی غالب اکثریت کے دینی، سیاسی و معاشی حقوق و مطالبات پورے کریں۔

اور ملت میں وہ یک جہتی، وہ جوش و جذبہ اور وہ عملی اسپرٹ پیدا کر دیں۔ جس سے وہ ایک بنیان مرصوص بن کر کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کو ہندوؤں کی غلامی سے چھڑانے کا اقدام کر سکے۔ بھارت کے کسی بھی ناپاک ارادے کا منہ توڑ جواب دے سکے۔ ویٹ نام وغیرہ ملکوں کی جدوجہد آزادی میں اپنا اعلیٰ کردار ادا کر سکے۔ اور مشرق وسطیٰ میں امریکی اسرائیلی سازباز کے اثرات ختم کرنے کے لئے عربوں کے شانہ بہ شانہ جہاد بالسیف کا فریضہ ادا کر سکے (کمال)

---

# عالمی حالات

## ایک جائزہ اور مطالعہ

دوسری جنگ عظیم کے بعد سے عالمی مسائل کی نوعیت بہت کچھ بدل گئی ہے۔ بلکہ دوسری جنگ کے خاتمہ کے بعد سے دس سال تک جو صورت حال برپا رہی تھی اس میں بھی کافی تغیر آ گیا ہے عالمی سیاسی کشمکش کا محور اب یورپ نہیں رہا ہے بلکہ ایشیا اور افریقہ بنا دیئے گئے ہیں اور اس وقت جتنے بھی مسائل امن عالم کے لئے خطرہ کہے جا سکتے ہیں وہ سب کے سب ایشیا و افریقہ کے ممالک میں نشوونما پا رہے ہیں۔

### افریقہ

افریقہ میں جنوبی افریقہ کی گوری اقلیت کے نسلی تفوق و امتیاز کا جنون رہوڈیشیا میں سفید فام اقلیت کی افریقی باشندوں پر جبری حکمرانی جیسے مذموم معاملات کے علاوہ کانگو کا بحران اور صومالیہ کی سرحدوں پر تصادم وغیرہ ایسے واقعات ہیں جو کسی وقت بھی پورے براعظم افریقہ کو جنگ کی وسیع آتشیں لپیٹ میں لے سکتے ہیں۔

### مشرق بعید

مشرق بعید میں لاؤس سے کمبوڈیا، ویٹ نام تھائی لینڈ اور کوریا تک کا علاقہ ایک آتش فشاں سے کم حیثیت نہیں رکھتا اور ویٹ نام کی لڑائی کسی وقت بھی چین سمیت اس پورے علاقہ کو آگ و خون کے میدان میں تبدیل کر سکتی ہے

### چین، بھارت کشمکش

چین و بھارت کی سرحدی کشمکش بھی ایک طویل اور خونریز جنگ کی صورت اختیار کر کے مشرق قریب اور وسط ایشیا کا امن خاکستر بنا دینے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

### کشمیر کا نزاع

کشمیر کا نزاع پھر کسی وقت وہی حالات اختیار کر سکتا ہے۔ جو ستمبر ۱۹۶۵ء میں رونما ہوئے تھے، اور اب کی مرتبہ اس کی شدت پاک و بھارت کی سرحدوں سے گزر کر دور دور تک پہنچ جائے گی۔

### قبرص

قبرص کا مسئلہ بھی اگر منصفانہ طور پر حل نہیں ہوتا ہے تو ایشیا اور یورپ کی اس سرحد پر امن کی توقع نہیں کی جا سکتی

### سامراج کے حامیوں اور حریت پسندوں کی کشمکش

ایشیا و افریقہ کے ان علاقائی تنازعات کے علاوہ ایشیائی و افریقی ممالک میں مغربی سامراج کے حامیوں اور آزادی خواہوں کے درمیان مختلف عنوانات سے شدید کشمکش جاری ہے جو اقتدار کی تبدیلیوں اور خانہ جنگیوں کی صورت میں رونما ہوتی رہتی ہے۔

### سی آئی اے

گزشتہ چند سال میں امریکی محکمۂ تخریب سی آئی اے کی بدولت گھانا سے انڈونیشیا تک مغربی سامراج کے حامیوں کو اپنا تسلط قائم کرنے کا موقع مل گیا ہے اور بے دریغ انسانی خون بہایا جا چکا ہے۔

### ایشیا و افریقہ میں سامراجی مفادات

ایشیا و افریقہ کے ملکوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ ان علاقوں کی معدنی دولت تیل وغیرہ کے ذخائر کلیتہً امریکہ، برطانیہ اور یورپ کے سرمایہ دارا[illegible] کی بڑی بڑی کمپنیوں کی ملکیت ہیں۔ ان پر ان کا پیداوار[illegible] انتظامی اور فنی قبضہ ہے اور اس اقتصادی مفاد کو برقرا[ر] رکھنے کے لئے بحر روم سے بحر الکاہل تک امریکی و برطانوی فوجوں کے متعدد بحری بیڑے، متعدد فوجی ہوائی اڈے اور مختلف مقامات پر فوجی چھاؤنیاں قائم ہیں۔ ان کے علا[وہ] گزشتہ ایک صدی کی حکمرانی و تسلط نے ہر ملک میں ایک با[اثر] طبقہ مغربی سامراج کے حامیوں اور دوستوں کا پیدا کر [دیا ہے] جو ان ملکوں کی رسمی آزادی کا کرتا دھرتا بن بیٹھا ہے۔

اس صورت حال نے افریقی و ایشیائی ملکوں کو مستقبل خطرات کے بھنور میں ڈال دیا ہے۔

### مشرق وسطیٰ

لیکن ایشیا و افریقہ کے ان گوناگوں پرخطر سیاسی و جنگی حالات میں جو نیا اضافہ عرب ملکوں [کے] خلاف اسرائیل کی تازہ ترین جارحیت اور اس جار[حیت] کی امریکی و برطانوی پشت پناہی نے کیا ہے۔ اس سے [پوری] دنیا کا امن خطرے میں پڑ گیا ہے اور تیسری عالمگیر جنگ [کا] سایہ بہت قریب آ گیا ہے ——— (کمال)

دینی محاذ

# قافلۂ اسلام منزل بہ منزل

کراچی ۲۸ کو مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام کراچی کا اجلاس زیر صدارت امیر جمیعۃ منعقد ہوا۔ جس میں مقامی مسائل کے علاوہ مندرجہ ذیل قرار داد باتفاق رائے پاس ہوئی :-

سینگی ذبیحہ کے حلال ہونے کا فتویٰ ملک میں انتشار اور بے چینی کا سبب بنا ہوا ہے۔ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی جو درحقیقت ادارہ تحریفات بنانے کا مستحق ہے کو مداخلت فی الدین سے روکا جائے اور ڈائریکٹر کو فوراً برطرف کر کے ادارہ میں مستند و متقی علماء مقرر کئے جائیں۔ (محمد امان اللہ)

— سکھر۔ گذشتہ ہفتہ جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب میر صبح صادق صاحب ناظم عمومی خیرپور ڈویژن نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ بعدازاں ضلع نواب شاہ، ضلع خیرپور، ضلع سکھر کے عہدہ داروں نے اپنی کارگذاری کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ ناظم عمومی ڈویژن نے ہدایت کی کہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ اپنے اپنے حلقوں کے کام کی رپورٹ دفتر ڈویژن کو روانہ کیا کریں۔

طے پایا کہ ڈویژنل کانفرنس کو مارچ اپریل تک ملتوی رکھا جائے اور دفتر کے لئے ایک سائیکلوسٹائل مشین کی خریداری کے لئے مشورہ کیا گیا۔ مندرجہ ذیل خالی عہدوں پر مندرجہ ذیل حضرات کا انتخاب کیا گیا۔

نائب امیر ڈویژن ۱ مولانا دوست محمد صاحب نواب شاہ

" " ۲ مولانا عبدالعزیز صاحب لاڑکانہ

ناظم " ۱ مولانا قائم الدین صاحب نواب شاہ

" " ۲ مولانا غلام محمد صاحب خیرپور

ناظم نشر و اشاعت قاری ایوب علی نعمانی خیرپور

محصل - مولانا عزیز احمد صاحب نواب شاہ

ڈویژن کے لئے مندرجہ ذیل رقوم ماتحت اضلاع کے ذمہ لگائی گئیں۔

نواب شاہ ۱۵۰/۰ روپے ماہوار لاڑکانہ ۵۰/۰ روپے ماہوار۔ جیکب آباد اور سکھر بدستور سابق رقوم ادا کرتے رہیں گے شہر سکھر کے تنظیمی ڈھانچہ کے لئے ناظم عمومی ڈویژن امیر عاقل کی جگہ مولانا محمود اسعد صاحب کو اختیارات سونپے گئے۔ تمام ممبروں سے اپیل کی گئی کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ حاضر اجلاس ہوا کریں۔ (میر صبح صادق خاں ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن)

— نواب شاہ، مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا ایک ہنگامی اجلاس سکرنڈ میں زیر صدارت امیر ضلع مولانا پیر سید محمد احمد شاہ صاحب منعقد ہوا۔ قاری ایوب علی صاحب نعمانی ناظم اعلیٰ ضلع نواب شاہ نے اجلاس کی کارروائی کا آغاز کیا۔ جمیعۃ کی کارگذاری کی تین سالہ رپورٹ حکیم عرانی صاحب نے پیش کی اور مولانا قائم الدین صاحب نے تنظیمی تبلیغی اجلاسوں کی رپورٹ سنائی۔ اس اجلاس میں ضلع کے ستاون نمایندوں نے شرکت کی۔ مولانا تاج الدین صاحب بسمل نے ملکی حالات پر تبصرہ کیا۔ مولانا محمد شریف صاحب سکرنڈ نے فتنۂ مودودیت کی قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائی۔ دوسری نشست میں مولانا دوست محمد صاحب خطیب جامع مسجد ریلوے اسٹیشن نواب شاہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تنظیمی امور و نشر و اشاعت اور مالی وسائل کے حل کے لئے سب کمیٹیاں منتخب ہوئیں۔ سنہ ۱۹۶۷-۶۸ء کے لئے سالانہ بجٹ بھی منظور کیا گیا۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں بھی منظور کی گئیں

(۱) اسرائیل اور عربوں کے درمیان حالیہ جنگ کے نتیجہ میں بیت المقدس پر یہودیوں کے ناپاک تسلط کو عالم اسلام کے لئے شدید المیہ قرار دیا۔

(۲) ملتان کی سنی کانفرنس کی تمام قرار دادوں کی تائید کی گئی۔ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس کی کارروائی پر اظہار اعتماد کیا گیا۔

(۳) ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کے خلاف اسلام اعلانات کی شدید مذمت کی گئی۔

(۴) حالیہ بارش سے تباہ ہونے والے علاقوں کے لوگوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان لوگوں کے نقصانات کی پوری پوری تلافی کی جائے۔

(۵) بیس ہزار ان مزدوروں کے ساتھ کاٹن فیکٹریوں کے ذمہ دار لوگوں کے رویہ کو بے حد تشویشناک بتایا۔ جس کی وجہ سے یہ مزدور طبقہ بیروزگار ہو گیا ہے

(۶) حکومت سے پرزور اپیل کی گئی کہ غلہ اگاؤ مہم کے سلسلہ میں ہاریوں (مزارعین) کو وہ سرکاری زمینیں فوراً دی جائیں۔ جو اب تک زیر کاشت نہیں ہیں۔

(۷) حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جمیعۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور دیگر علماء پر سے پابندیاں ختم کرے۔

— سانگھڑ، ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۶۷ء جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ماہانہ اجلاس شہداد پور مدرسہ عربیہ حنفیہ میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالقادر صاحب لغاری منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مختلف عہدیداروں نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں :-

(۱) جمیعۃ علماء اسلام سانگھڑ کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قصبہ بیرانی میں سینما تعمیر کرنے کی قطعی اجازت نہ دی جائے۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے علیحدہ کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ تعلیمی نصاب میں خلافت راشدہ کے حذف شدہ باب کو فوراً شامل کیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کے چیلنج کو حقانیت پر مبنی تصور کرتے ہوئے مودودی صاحب سے درخواست کرتا ہے کہ وہ غیر جانبدار کمیشن مقرر کر کے اپنی پوزیشن صاف کریں۔ دعائے خیر پر یہ اجلاس برخاست ہوا۔ (محمد عرفان قادری ناظم جمیعۃ ضلع سانگھڑ)

— ملتان، جمعیۃ علماء اسلام ملتان کی مجلس شوریٰ نے ایک قرار داد میں کہا ہے کہ ناچ و رنگ اور رقص و سرود چونکہ شریعت اسلامیہ کے خلاف ہیں۔ ان سے عوام کا اخلاق بھی بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے جشن ملتان سے ورائٹی شو کو ختم کیا جائے۔ نیز نمائش میں جوئے اور تھیٹر کی اجازت ہرگز نہ دی جائے۔ اگر جشن ملتان سے یہ قابل اعتراض پروگرام ختم نہ کئے گئے تو جمعیۃ علماء اسلام اس کے خلاف سخت اقدامات کرنے پر مجبور ہوگی اور اس کے نتائج کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی (سعید احمد ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

— بھکر، مسجد طویلہ گیٹ بھکر میں زیر صدارت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ بھکر ہفتہ وار اجتماع منعقد ہوا جس میں امیر جمعیۃ کے علاوہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ دار الہدیٰ نے خطاب کیا۔ اس کے بعد مسجد ریلوے اسٹیشن میں بھی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں ہر دو حضرات نے تقریریں کیں اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ ہر مسجد میں ہفتہ وار اجتماع منعقد کیا جایا کرے

— رحیم یار خاں، ۲۹ کو شہر رحیم یار خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کے مقتدر رہنما تشریف لائے تھے تیاؤ حضرت میاں سراج احمد صاحب دین پوری امیر جمعیۃ علماء اسلام نے فرمائی۔ آپ کے ہمراہ مولوی محمد مکی حجازی نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام و مولانا بشیر اختر صاحب نائب امیر و مولانا شریف اللہ صاحب۔ حاجی منظور احمد صاحب تاج گڑھ نائب امیر بھی تھے۔

قبل نماز جمعہ پرانی جامع مسجد شریف میں مولانا بشیر اختر صاحب الہ آبادی نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد شام سات بجے دفتر جمیعۃ علماء اسلام واقعہ شاہی روڈ رحیم یار خاں میں محترم امیر ضلع کی زیر صدارت خصوصی اجلاس ہوا۔ مولانا محمد مکی حجازی نے خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء مولانا فداء الرحمٰن درخواستی بھی تشریف لائے جمیعۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی گئی (بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

## جامعہ مدنیہ کا سالانہ جلسہ

جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور کا سہ روزہ سالانہ جلسہ ۳، ۴، ۵ رنومبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہو رہا ہے جس میں مقامی علماء کے علاوہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مولانا عبدالحق صاحب۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری، مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری۔ مولانا نور الحسن شاہ صاحب، مولانا دوست محمد صاحب قریشی اور دیگر بہت سے علماء، قراء اور شعراء شرکت فرما رہے ہیں۔ (حکیم برکات احمد)

# تجدید سبائیت

# مودودی صاحب کے افکار پر شیخ ا

برصغیر پاک و ہند پر انگریزوں کے غلبہ و تسلط سے مسلمانوں کو جو سیاسی، معاشرتی، اخلاقی، تہذیبی، اقت
خاص منصوبہ بندی اور گہری تدبیر کے ذریعہ مسلمانوں کے دین کو بعض نام نہاد مسلمان افراد و گروہوں کے
ابھی برصغیر سے مسلمانوں کے عروج و اقبال کا آفتاب غروب ہوا ہی تھا کہ جعلی اور جھوٹی نبوت کا ایک
پر قائم رہنے کے لئے آمادہ کر دینا چاہا۔ لیکن علماء حق کے بروقت اور شدید تعاقب نے جعلی نبوت
اس کے بعد جدید تعلیم کے نام پر مغرب پرستی کے فتنے آزادی فکر کے نام پر نیچریت و الحاد
کھڑے کئے گئے۔ لیکن الحمد للہ ہر مرحلے پر علماء دین نے ان کا بروقت نوٹس لیا اور انہیں منہ توڑ جواب
مگر دشمن کے ترکش میں ابھی ایک اور خطرناک تیر باقی تھا اور عین اس وقت جبکہ برصغیر پاک و ہند
میں نکل آئے اور انگریز کے سو سالہ اقتدار و نو دائیدہ متعدد داخلی فتنوں کے باوجود انہوں نے ایک
اپنے ترکش کا وہ تیر نکال کر چلا دیا، جو اس کا آخری حربہ ہو سکتا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے احیاء دین کے نام
کا رخ بجائے انگریز اور اس کی حکومت کے حامی و حامی کے علماء و صلحاء کی طرف پھیر دیا۔
یہ ہی وہ وقت تھا جبکہ مودودی صاحب بھی اپنی ناقدانہ و "تنقیصانہ" طویل تحریروں کے ساتھ مسلمانوں
طرف تھا اور ایسا شدید، ہمہ گیر اور بھرپور تھا کہ اس زمرہ کے دوسرے افراد و گروہوں سے وہ کہیں
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام اور بعض مسلمہ دینی عقائد کو بھی اپنی ندا
علماء حق نے ان کے غلط افکار و نظریات کی بھی نشاندہی فرمائی اور حق تو یہ ہے کہ ہر مکتب
بھی ان کے غلط افکار و نظریات کا ابطال کیا۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ
ان کے گمراہ کن نظریات کی تردید کی۔ مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب نے ان کی غلط رو
اکابر علماء نے باقاعدہ فتووں کی صورت میں مسلمان عوام کو مودودی صاحب کے غلط عقائد سے آگاہ
اب جبکہ مودودی صاحب نے خلافت و ملوکیت کے نام سے اپنی تازہ کتاب میں اکابر صحابہ کرام
اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازیبا اور بے بنیاد الزامات عائد کر کے ان کی برملا تنقیص و
اتنی چلی آ رہی تھی —— چنانچہ دار العلوم ٹنڈو الہ یار کے شیخ الحدیث اور مشہور عالم دین حضرت مولا
درسگاہ ندوۃ العلماء کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی نے بھی مودودی صاحب
سبائیت سے متعلق یہ بات جان لینا ضروری ہے کہ عالم اسلام میں یہ سب سے پہلا فتنہ ہے جس
مسلمانوں میں شیعیت، خارجیت اور معتزلیت وغیرہ کے نام سے گروہ بندیوں نے سر اٹھایا۔
اس فتنہ کا بانی مبانی عبد اللہ بن سبا نامی ایک یہودی تھا جس نے منافقانہ طور پر اسلام
بغاوت کا ہنگامہ برپا کیا تھا، جو خلیفہ ثالث و راشد کی المناک شہادت پر منتج ہو کر مسلمانوں میں شد
کو حضرات صحابہ کرام کے متعلق بدظنی میں مبتلا کر دیا جائے تاکہ اعتماد واسطہ کی وہ دیوار منہدم ہو
بالکل آسان ہو جائے گا —— چنانچہ اس وقت سے آج تک جس فرد اور گروہ نے حضرات صحابہ
انجام دیا۔ اسی لئے مؤرخین اسلام اور علماء دین نے صحابہ کرام سے متعلق اٹھنے والی ہر معاندانہ
حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ نے بھی بجا طور پر
"نظام" کانپور کے شکریہ کے ساتھ ترجمان اسلام کے صفحات پر شائع کر رہے ہیں ——

## دین حق

خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جب دین حق لے کر دنیا میں تشریف لائے تو اس کی تابانی کے سامنے ہر مذہب و دین کا چراغ ماند اور بے نور ہو گیا۔ "لیظہرہ علی الدین کلہ" کا وعدۂ الٰہی پورا ہوا اور دلائل و براہین کے میدان میں باطل نے ایسی سخت شکست کھائی کہ میدان چھوڑتے ہی بنا۔ اس کے ساتھ حق تعالیٰ نے سیاسی غلبہ بھی عطا فرمایا۔ گویا باطل ذہنی و فکری میدان میں اور جنگ کے میدان میں دونوں ہی جگہ منہزم اور ذلیل و خوار ہوا۔ تاہم شیطان اپنی فکر سے غافل نہ رہا۔ اسلام سے دشمنی و عداوت کی جو آگ اہل باطل کے سینوں میں بھڑک رہی تھی اور جس کی حدت و تمازت میں پیہم شکستوں نے اور اضافہ کر دیا تھا۔ آج کی فکر کے لئے قوت محرکہ بن گئی۔ اور انہوں نے اسلام کو نقصان پہنچانے بلکہ بزعم خود اسے مٹانے کے لئے نفاق اور مکر و فریب کا راستہ تجویز کیا۔

## یہود کا مکر و فریب

یہود جنہیں قرآن مجید نے "مفسدین" کی سند عطا کی ہے اور جو فتنہ پردازی، فساد انگیزی اور ذلیل سے ذلیل قسم کی فریب کاری میں اقوام عالم کے درمیان ایک امتیازی مقام رکھتے ہیں، اس راستہ کے دریافت کرنے والے اور شاید سب سے پہلے اس پر گامزن ہونے والے تھے۔

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ میں یہودی ذلیل و مخذول سردار عبد اللہ ابن ابی ابن سلول نے اسلام کے خلاف، ایک خفیہ تحریک شروع کی جس کا ماحصل یہ تھا کہ بظاہر مسلمانوں کے ساتھ ملے رہو اور اپنے اسلام کا اظہار کرتے رہو۔ لیکن خفیہ طور پر اسے جتنا نقصان پہنچا سکتے ہو پہنچاؤ۔ منافق مذکور کی سرکردگی و قیادت میں یہ پارٹی کبھی تو مسلمانوں کو دین کے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا کرنے کی سعی نامحاصل کرتی تھی۔ کبھی اطراف و جوانب کے کفار کو مدینہ طیبہ پر چڑھائی کرنے کو ابھارتی تھی۔ کبھی مسلمانوں کے اندر جماعتی یا نسلی عصبیت ابھار کر یا اور کسی ذریعہ کو کام میں لا کر تفرقہ اور اختلاف پیدا کرنا چاہتی تھی۔ کبھی یہ بدباطن منافق مسلمانوں پر غلط اتہامات لگا کر ان کی عزت و آبرو کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے تھے۔ یہاں تک کہ خود سید الاولین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لئے غلط خبریں مشہور کرتے تھے۔ حد ہو گئی کہ انہیں منافقین نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ علی نبینا و علیہا الصلوٰۃ والسلام پر بہتان باندھنے سے بھی دریغ نہ کیا اور ایک سراپا غلط افترا کیا۔

## منافقین کے پُر فریب منصوبے

خلاصہ یہ کہ منافقین کی اس جماعت نے خفیہ تدبیروں اور فریب کارانہ چالوں کے ذریعہ پوری پوری کوشش کی کہ دین اسلام کی ترقی و اشاعت رک جائے اور آئندہ نسلوں تک پہنچنے سے پہلے یہ آب حیات شک و بے اعتمادی، تحریف و

تبدیلی، تفرقہ و خلاف کے ریگستانوں میں پہنچ کر خشک ہو جائے
منافقین خوب سمجھتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی صاحب خلق عظیم کی شخصیت عظیمہ کو بدنام کرنا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب عظمت کو افترا پردازیوں کے غبار سے چھپا دینا تو اس وقت ناممکن ہے لیکن یہ البتہ ممکن ہے کہ آئندہ نسلوں اور آنے والوں کی نظروں میں جن کا علم محض خبر و روایت پر مبنی ہوتا ہے حضور کی شخصیت عظیمہ کا وقار کم کرایا جائے۔ اور اگر وہ اس میں کامیاب ہو گئے تو یہ ان کی شکست کے زخموں

کے لئے بہت تسکین بخش مرہم ثابت ہوگا۔ لیکن
میں سب سے بڑی روکاٹ صحابہ کرام کی مقدس
جماعت تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
والہانہ شیفتگی، علوم نبویہ کو پہنچانے کا بے پناہ
کلمۃ اللہ کو بلند کرنے اور اس پر جاں نثار کرنے کا
جذبہ، اسی کے ساتھ ان کی پاکیزہ، بے داغ، متقیانہ
زندگی جس کی وجہ سے ہر صحابی مستقل طور پر نبوت
ایک یقینی دلیل و برہان تھا۔ یہ حقائق تھے جو منافقین
کو پست کئے دیتے تھے اور ان کا مرض و فکر اس

قسط اوّل

# ...ۃ العلماء لکھنؤ کا عالمانہ تبصرہ

حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ

...غلامی و محکومی کے فطری نتائج تھے۔ اور ان سے محکوم اقوام کو مفر نہیں۔ لیکن انگریزوں نے ایک
...ک کوششیں کیں۔ اس نے پوری ملت اسلامیہ کو بعض نہایت خطرناک داخلی فتنوں سے دوچار کر دیا ہے
...وں کی وحدت ملی کی واحد اساس عقیدۂ ختم نبوت کو مٹا کر ہمیشہ کے لئے ملت اسلامیہ کو انگریز کی غلامی
...پھیلنے سے روک دیا، اور اس کی اصل حقیقت مسلمان عوام کے سامنے کھول کر رکھ دی۔
...کے نام پر انکار سنت و انکار حدیث کی گمراہیاں یکے بعد دیگرے ..... کتنے ہی گمراہ کن ہنگامے

...قریب آنے لگا، مسلمانانِ پاک و ہند متحد و متفق ہو کر انگریز کے اقتدار کو چیلنج کرنے کے لئے میدان
...اپنی ناقابل شکست وحدت ملی کا مظاہرہ کر ڈالا، تو اسلام کے ازلی و ابدی دشمن صلیب پرست فرنگی نے
...دہ ہو گئیں۔ جنہوں نے ایک طرف اسلام کے غلبہ و طاقت کا شور بلند کیا اور دوسری طرف اپنے حملوں

...نے ہوئے اٹھے۔ ان کے تحریری حملوں کا رخ بھی وقت کے اکابر علماء اور ماضی کے اکابر اسلاف کی
...احب کی تنقیصی و تغلیطی تحریروں کا دائرہ خلف و سلف پر حملوں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ اس نے

...بند تو خیر پیش پیش تھے ہی، لیکن علماء اہلحدیث، علماء بریلی اور دہلی، لکھنؤ و لاہور کے جید علماء نے
...ن دینی خیالات پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ ایک تصنیف کے ذریعہ
...رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی غلطیوں پر گرفت فرمائی اور دیوبند، سہارنپور، دہلی، مرادآباد، بریلی، لاہور کے

...تعالیٰ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بلند پایہ
...مولی سی خوش فہمی بھی دور ہو گئی ہے جو بعض اہل علم افراد و گروہوں میں مودودی صاحب کے متعلق
...ول مضمون میں صحابہ پر عائد کردہ مودودی صاحب کے الزامات کا رد لکھا۔ اور اب لکھنؤ کی مشہور علمی
...کر صحابہ کرام کے خلاف ان کے توہین آمیز خیالات کا تار و پود بکھیرا ہے۔
...پاش پاش کرنے کی ناپاک کوشش کی تھی اور وحدت عقیدہ کو بھی پارہ پارہ کیا۔ اس فتنہ کی بدولت

...ومین کا ایک منافق گروہ اپنے ساتھ ملا کر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں داخلی
...اللہ ابن سباء کے اٹھائے ہوئے اس فتنہ کی خصوصیت اور بنیادی پالیسی یہ ہے کہ عامۃ المسلمین
...ہدایات نبوی تک صحیح رسائی ممکن ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کا گمراہ، منتشر اور باہم متصادم ہو جانا
...ختیار کیا۔ اس نے عبداللہ ابن سبا کی تقلید کی۔ اور اس کے ناپاک منصوبہ کو پورا کرنے کا مذموم کام
...تعبیر فرمایا ہے
...ودی صاحب کے گمراہ کن خیالات کو "تجدید سبائیت" سے معنون کیا ہے۔ ہم یہ مضمون ماہنامہ

...بناکر رک جاتا تھا۔

## ...حابہ کرام کی عظمت کو داغدار بنانے کا ابلیسی پروگرام

لیکن یہود کے مفسد دماغ نے باعانت ابلیس رجیم اس ...دار کو توڑنے کی تدبیر بھی سوچ لی۔ ان کے ابلیسی ذہن نے انہیں سکھایا کہ خود صحابہ کرام رضی ہی کی عظمت کو گھٹانے کی کوشش کرو، افترا پردازی اور دروغ بافی کے ذریعہ سے صحابہ کرام رضی کی مقدس ہستیوں کو اس قدر مجروح و بے اعتبار کر دو، کہ

دور افتادہ افراد اور آیندہ نسلیں ان کی طرف سے اچھی طرح بدظن ہو جائیں۔ ان پر اعتماد ختم ہو جانے کے بعد چند نتائج خود بخود سامنے آجائیں گے۔

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تربیت و تزکیہ کا معجزہ مشکوک و مشتبہ ہو جائے گا (معاذ اللہ) آنحضور کا یہ معجزہ ایسا ہے کہ مخالفین اسلام بھی اعجاز اور حیرت انگیز خارق و عادت کارنامہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اگر صحابہ کرام رضی کو مجروح قرار دیکر اس معجزہ کو خاکم بدہن چھپایا جاسکے تو اسلام کی جانب غیر مسلموں کی کشش بھی ختم ہو جائے گی اور خود مسلمانوں کے دلوں میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و وقعت کم ہو جائے گی۔ یہ دونوں نتیجے منافقین کے پیش نظر تھے۔

(۲) پورا دین مشکوک و مشتبہ ہو جائے گا۔ اس لئے کہ اس کے ناقل اول تو صحابہ کرام ہی ہیں۔ اگر ان پر اعتماد باقی نہ رہا تو گویا اُس زنجیر کی پہلی کڑی ٹوٹ گئی۔ جو امت کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ کرتی ہے۔ اس کے بعد سب کڑیاں خود بخود بیکار ہو جائیں گی، اور تسلسل و اتصال ختم ہو جائے گا۔ نہ قرآن مجید امت کے ہاتھوں میں رہے گا نہ سنت نبوی کا دامن۔ چنانچہ غالی شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ جس کی بنیاد یہی صحابہ پر بے اعتمادی ہے۔ یہ نتیجہ بھی منافقین کے پیش نظر تھا۔

(۳) وحی ربانی اور صاحب وحی، دونوں کا مشاہدہ کرنے والے خود نبی اعظم سے براہ راست دین کو سیکھنے والے صحابہ کرام ہی تھے۔ وہ سب سے زیادہ دین کو سمجھنے والے تھے ان پر بے اعتمادی کے بعد آدمی ان کے واسطے کے بغیر قرآن و حدیث کو محض ان کے الفاظ سے سمجھنے کی کوشش کریگا۔ اور یہ چیز اسے غلط فہمیوں میں مبتلا کرے گی۔ چنانچہ جتنے فرق باطلہ اس وقت موجود ہیں اور جو دنیا سے جا چکے ہیں صحابہ کرام پر بے اعتمادی اُن سب میں مشترک طور پر پائی جاتی ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ صحابہ کرام کو اپنا مقتدا بناکر اور ان کے قول و عمل کی امداد سے جو شخص کتاب و سنت کو سمجھنے کی کوشش کرے گا۔ وہ کبھی گمراہی سے دوچار نہیں ہو سکتا۔

اس کے برعکس اگر کتاب و سنت کو نظرانداز کر کے اور اُن پر بے اعتمادی کے ساتھ کتاب و سنت پر نظر کی جائے تو غلط فہمی کا قوی اندیشہ ہے۔ صحابہ کرام رضی سے اعتماد زائل کر کے منافقین آئندہ نسلوں کے لئے بدعت و ضلال اور تفریق و اختلاف کا دروازہ کھولنا چاہتے تھے۔ یہ غرض بھی منافقین کے پیش نظر تھی۔

## صحابہ کرام کو بدنام کرنے کی منافقانہ سعی کی قرآن و حدیث کی طرف سے نشاندہی

ان موہوم مقاصد کے پیش نظر منافقین نے صحابہ کرام کو بدنام کرنے اور انہیں (معاذ اللہ) ذلیل و رسوا کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ قرآن مجید و احادیث نبویہ ہمارے اس قول کے شاہد ہیں۔ بطور نمونہ ایک دو آیتیں پیش کرتا ہوں

ھم الذین یقولون لا تنفقوا علیٰ من
عند رسول اللّٰہ حتیٰ ینفضوا و للہ
خزائن السّمٰوات والارض ولکن
المنٰفقین لا یفقھون (پ۲۸ منافقون)

ترجمہ: یہی (منافقین) وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں (صحابہ کرام) اُن پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ وہ منتشر ہو جائیں۔ صرف اللہ ہی کی ملک ہیں سب خزانے ہیں، آسمانوں اور زمین کے مگر یہ منافق سمجھتے نہیں ہیں۔ (باقی آیندہ)

## مضامین و مراسلات

# مودودیت کی خشتِ اوّل

(حافظ محمد نسیم خسروی)

مودودی جماعت کا پہلا کل ہند اجتماع ۱۹، ۲۰، ۲۱، اپریل ۱۹۴۵ء کو پٹھان کوٹ میں ہوا جس میں جماعت کی پالیسی متعین کی گئی تھی۔ اس پہلے اجتماع میں ہی مودودی صاحب نے جس انداز میں ملک کی دوسری دینی جماعتوں پر تنقید کی۔ اس کا مختصر احوال ان کی شائع کردہ روداد کے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے۔ جسے یہاں رسالہ ترجمان القرآن جلد ۲۶ عدد ۴، ۵، ۶ سے نقل کیا جاتا ہے۔ پہلے تو اپنی جماعت کے لئے یہ فرمایا کہ:۔

"اور ہمارا ایمان ہے کہ اس ایک دعوت اور طریق کار کے علاوہ دوسری تمام دعوتیں اور طریقہائے کار سراسر باطل ہیں"۔ (صفحہ ۱۱۱)

اس کے بعد بعض لوگوں نے جب یہ تجویز پیش کی کہ:۔

تجویز ۱۵۔ "سجادہ نشینوں اور پیروں کو اس تحریک کی طرف دعوت دینے کے لیے کوئی خاص قدم اٹھایا جائے۔ ان میں سے کسی ایک شخص کی شرکت بھی کئی ہزار آدمی کی شرکت کی ہم معنی ہے"۔ تو جواب میں امیر صاحب نے فرمایا کہ:۔

"اس میں شک نہیں کہ ہمارے ملک میں یہ طبقہ بہت زیادہ با اثر ہے اور لاکھوں کروڑوں آدمی اس سے وابستہ ہیں۔ لیکن اس میں بہت کم آدمی ایسے ہیں۔ جو واقعی صاحب خیر، خدا ترس اور حق پسند ہیں۔ اکثریت اس طبقے میں ایسے لوگوں کی ہے۔ جن سے زیادہ خدا سے پھرے ہوئے لوگ غالباً دنیا میں نہیں ملیں گے۔ انہوں نے حق کے لئے صرف اپنے ہی کان نہیں بند کر رکھے ہیں بلکہ اپنے مریدوں اور معتقدوں کے کانوں اور دلوں پر بھی مہریں لگا رکھی ہیں

ایک دوسری تجویز جس میں کہا گیا تھا:۔

"عوام میں کام کرنے کے لئے مولانا محمد الیاس صاحب مرحوم کے طریق تبلیغ کو اختیار کیا جائے"۔

امیر صاحب نے جواب دیا:۔

"میں نے جس حد تک ان کے طرز تبلیغ سے واقفیت بہم پہنچائی ہے۔ اس پر مطمئن نہیں ہوں اور جس قسم کا کلی انقلاب ہمارے پیش نظر ہے۔ اس کے لئے وہ طریق کار کچھ بھی مددگار نہیں ہو سکتا۔ (صفحہ ۱۲۵)

ایک اور تجویز جس میں یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ:۔

"تمام علماء ہند کو جمع کر کے ان کے سامنے یہ دعوت پیش کی جائے"۔

امیر جماعت نے فرمایا کہ:۔

"ہر شخص جانتا ہے کہ یہی حضرات ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی ان کی موجودہ حالت تک راہ نمائی کی ہے۔ یہ بہار انہی کی لائی ہوئی ہے۔ دینداری اور تقویٰ اسلام اور ایمان، توحید اور رسالت کا موجودہ مفہوم جو عوام کے ذہنوں میں راسخ ہے انہی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ یہ لوگ نیک نیتی کے ساتھ سمجھتے ہیں کہ یہ انہی کا کام تھا کہ مصائب اور آفات کے اندر وہ اسلام کو بچا لائے اور آج بھی اسی کو بچائے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں سے جو اتنی پیچ در پیچ بدگمانیوں میں مبتلا ہوں۔ آپ یہ کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ آج وہ کھلے دل سے اس بات کا اقرار کریں گے کہ آج تک انہوں نے جو راہنمائی کی وہ غلط ہے۔ اور صحیح وہ راہ ہے جس کی دعوت فلاں جماعت (جماعت اسلامی) دے رہی ہے۔ (صفحہ ۱۸۵)

### قلابازیاں

اسی کل ہند اجتماع اول میں طریق کار کی وضاحت یوں کی گئی:۔

"ہمارے پیش نظر کوئی بھیڑ جمع کر کے دوسروں کو مرعوب کرنا یا کسی کونسل یا کارپوریشن میں اپنی نشستوں میں اضافہ کروانا نہیں"۔ (صفحہ ۱۱۲)

لیکن الیکشن اول میں ناکامی کے بعد امیر جماعت نے جماعت اسلامی اور اس کا مقصد مطبوعہ بار اول نومبر ۱۹۵۱ء بار دوم جنوری ۱۹۵۲ء میں عامۃ المسلمین کو جو خراج عقیدت پیش کیا وہ بھی ان ہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے۔ (صفحہ ۱۰۵)

"کوئی اللہ کا بندہ آنکھیں رکھتا ہو اور دیکھنا چاہتا ہو تو دیکھ سکتا ہے کہ دراصل ہمارا یہ (الیکشن) آخری قدم نظام فسق و ضلال کے قلعے کی طرف براہ راست پیش قدمی ہے اور ایک فیصلہ کن ضرب ہے۔ جو ٹھیک اس کی فصیلوں پر جا کر پڑتی ہے۔ اگر ہم اپنے مقاصد میں سے صرف پہلے تین مقاصد کے لئے کام کریں یا چوتھے مقصد کو بھی اپنے لائحہ عمل میں لے تو لیں۔ مگر اس کے حاصل کرنے کے لئے انتخابات میں عملی حصہ نہ لیں تو نہ قیادت فاسقہ ہٹ سکتی ہے اور نہ وہ قیادت صالحہ کبھی قائم ہو سکتی ہے۔ جس کے قیام پر نظام اسلامی کا قیام منحصر ہے یہ عملی انقلاب اگر رونما ہو سکتا ہے تو اس آخری قدم سے ہو سکتا ہے جو ہم نے اب اٹھایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک ہم نے یہ قدم نہ اٹھایا تھا کسی نہ کسی طرح ہم کو برداشت کیا جاتا تھا۔ مگر جونہی یہ قدم ہم نے اٹھایا، قیادت فاسقہ اور اس کے مددگار سب کے سب یک لخت بھڑک اٹھے پاکستان سے لے کر ہندوستان تک، خطرے کی گھنٹی بج گئی پرانے پرانے دشمن جو کبھی جمع نہ ہو سکتے تھے۔ اس خطرے کو آتے دیکھ کر متحد ہو گئے۔ دیوبند اور بریلی گلے مل گئے۔ پیروں اور وہابیوں میں اتحاد ہو گیا۔ اہلحدیث اور منکرین حدیث متفق ہو گئے۔ قادیانیوں اور احراریوں نے مل کر لیگ کا دامن تھام لیا۔ ہماری دس دس بارہ بارہ برس کی پرانی تحریروں میں سے وہ گمراہیاں ٹپکنی شروع ہو گئیں جو پہلے کبھی نظر نہ آئی تھیں یا دین کے لئے خطرہ نہ سمجھی گئی تھیں۔ ہندوستان کے کانگرسی علماء تک دینی حمیت کے تقاضوں سے مجبور ہو گئے کہ اپنے دارالافتاؤں کے گولہ بارود سے، پاکستان مسلم لیگ کی مدد فرمائیں۔ حد یہ ہے کہ مولانا محمد الیاس مرحوم کی جماعت کے بعض مشائخ کو بھی پہلی مرتبہ اسی وقت یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ پوری خدا ترسی اور شانِ تواضع کے ساتھ جماعت اسلامی کی وہ ساری برائیاں گنوا دیں۔ جو ان کے خیال مبارک میں تھیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر بھی اگر ان لوگوں کو یقین نہ آئے کہ یہ قدم ہم نے صحیح سمت پر اٹھایا ہے تو نہ معلوم اور کن علامات سے وہ حق کو پہچانیں گے۔ ہمیں تو اس اضطراب میں شیطان کی اس گھبراہٹ کے آثار صاف نظر آ رہے ہیں جو اسلام کو اپنی آخری آرامگاہ کے قریب آتے دیکھ کر اس پر طاری ہوا کرتی ہے"۔

سنہ ۱۹۴۱ء میں امیر جماعت مودودی صاحب نے جو فرمایا تھا وہ متن کی حیثیت سے تھا۔ جس کی شرح سنہ ۱۹۵۱ء میں فرما دی۔ اب آپ ہی فرمائیں کہ:۔ مودودی صاحب

الف۔ اپنی جماعت کے سوا دوسری تمام جماعتوں کو باطل کہیں۔

ب۔ اہل اسلام کے سب طبقوں کو مفسد اور بے دین قرار دیں۔

ج۔ تمام سیاسی جماعتوں اور دینی طبقوں کو شیطان ثابت کریں — تو قابل اعتراض نہیں۔ لیکن جب دوسرے مودودی صاحب کی صریح گمراہیوں کی نشاندہی کرنے لگیں تو شرافت اخلاق، علم کا نام لے کر واویلا مچایا جائے۔ کیا اسی کا نام حق پرستی ہے؟

# مودودی جماعت کے اخبارات کی فریب کاریاں

۲۱/۹/۶۷ کو مدرسہ بحر العلوم عیدگاہ کلور کوٹ کے جلسہ میں مولانا محمد علی جالندھری، سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری اور مولانا محمد رمضان صاحب نے تقاریر کی تھیں۔ جس کی ایک مجمل سی رپورٹ آئین مورخہ ۷ اکتوبر میں شائع ہوئی ہے لیکن یہ رپورٹ سراسر غلط بیانی پر مبنی ہے۔

جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے شاہ صاحب نے سیف بن عمر اور واقدی جیسے کذاب، مفتری، وضاع، متروک دنیا بھر کے جھوٹے اور بے ایمان راویوں کے سہارے صحابہ کرام پر کیچڑ اچھالنے کی سازش "خلافت و ملوکیت" کو مودودی کے مرض باطنی کی دلیل فرمایا تھا۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

و ملوکیت کے حاشیہ پر ان راویوں کے ناموں کے
امام طبریؒ - ابن خلدونؒ اور ابن کثیرؒ وغیرہم کے
ان کی بد دیانتی کہا تھا۔
مودودی صاحب کے پرستاروں کی یہ قلمی جادوگری
کہ آئین ۱۷ اکتوبر میں بجائے سیف بن عمر اور
کے بخاری صاحب کے الفاظ ابن خلدونؒ - ابن
ابن اثیرؒ اور امام طبریؒ سے منسوب کر دیئے۔
یاد رہے کہ واقدی اور سیف بن عمر کو امام شافعیؒ
امام احمد بن حنبلؒ نے **کذاب** - امام بخاریؒ اور
نے **متروک** - ابن عدیؒ، دار قطنیؒ نے **ضعیف**
لے **وضاع** اور **مجروح** کہا ہے اور علامہ
نے لکھا ہے کہ ان کے ضعف پر اجماع ہو چکا ہے۔

اور اسی طرح حضرت شاہ صاحب نے "خلافت و
ملوکیت" کے حوالہ سے بتایا تھا کہ مودودی صاحب نے لکھا
ہے کہ مجھے اعتراف ہے کہ تاریخ پر محنت نہیں کی گئی۔ اور
کہا ہے (تاریخ کو) مقررہ معیار سے گذارہ جائے تو ۹۰٪
تاریخ ضائع ہو جاتی ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا تھا
کہ میں ایسی ۱۰۰٪ تاریخ کو پیشاب کی نالی میں بہا دینے کے
قابل سمجھتا ہوں جو مقررہ معیار سے گذرنے کے بعد قابل
ضائع قرار پائیں۔ مگر آئین نے اسے بھی پوری تاریخ پر
اطلاق کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔

ان سے پہلے مولانا محمد علی جالندھری نے تقریر کرتے
ہوئے کراچی میٹنگ میں مودودی صاحب کے ارشاد
"مسلم لیگ کو اب کوئی نہیں پوچھتا، امریکہ وزارت کے
لئے ہم سے بات کرے گا یا سہروردی سے"، پر تفصیلی بیان
فرمایا اور کہا، کہ اگر مودودی صاحب خود اس کی تردید کر
دیں تو پھر میری ذمہ داری ہے کہ میں وہاں موجود علماء کرام
کو بادشاہی مسجد میں اکٹھا کر کے اس کی تصدیق کراؤں
اس پر بھی ان حضرات نے حقیقت پسندانہ رویہ اختیار
کرنے کی بجائے مولانا محمد علی جالندھری کو کذاب اور مفتری
کہنا ضروری سمجھا۔

## مودودی صاحب کے نزدیک

## جھوٹ بولنا بعض حالات میں

## واجب ہے

دراصل آئین کی یہ کذب بیانی غیر متوقع بھی نہیں ہے
اس لئے کہ خود مودودی صاحب نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے
کہ "راست بازی وصداقت شعاری اسلام کے اہم ترین
اصولوں میں سے ہے اور جھوٹ اس کی نگاہوں میں ایک
بدترین برائی ہے۔ لیکن عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں
جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات
میں اس کے وجوب تک کا فتویٰ دیا گیا ہے"۔
(ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۸ء)

اس لئے ان کے متبعین کا جھوٹ بولنا اور لکھنا....
واجب کی ادائیگی ہے۔

## سید قطب اور جماعت اسلامی

ان کی کوششیں اور اندھی تقلید مفتی محمود صاحب کی
زبانی سنیئے۔ مفتی صاحب نے کلورکوٹ سے ۲۲ میل دور
قصبہ جنڈانوالہ میں تقریر فرماتے ہوئے جماعت اسلامی
کے قطب سید قطب کی کتاب کے اقتباس عربی میں پڑھے
اور ان کا ترجمہ اردو میں پیش کیا۔ سید قطب اپنی کتاب
میں حضرت عثمانؓ کی بابت لکھتے ہیں، کہ "حضرت عثمان مروان
کے ہاتھوں میں ایک کھلونا تھے"۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ:-
"حضرت عثمانؓ مروان کے ہاتھوں میں ایک جانور
کی حیثیت سے تھے ان کو جس طرف چاہتے ہانک کر لے جاتے"
دیکھئے ایسے جلیل القدر صحابی کی بابت ان کے
قطب نے کیسے کیسے گندے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

## مودودی اور امریکہ

## ایک کردار

صدارتی الیکشن کے موقع پر کلورکوٹ میں حزب اختلاف
کا جلسہ تھا۔ محمود علی قصوری، عبدالستار نیازی، راؤ
مہروز اختر، اسعد گیلانی اور دیگر بہت سے حضرات موجود
تھے۔ جلسہ عام کی اجازت تو نہ مل سکی۔ ایک مکان میں
مختصر سی تقریریں ہوئیں۔ ہمارے سابقہ چیئرمین مولوی
محمد لیبین صاحب نے سوالات کا سلسلہ شروع کیا۔ اور
سب سے پہلے اسعد گیلانی سے یہ سوال کیا کہ گیلانی صاحب!
میری یہ خواہش ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی امریکی
بلاک سے کٹ کر روسی بلاک کی طرف چلی جائے۔ اس
میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

گیلانی صاحب ابھی جواب دینے کی غرض سے
اٹھے بھی نہیں تھے کہ مجمع میں سے دو آوازیں آئیں۔ کہ یہ
سوال بے موقع ہے۔ مگر حاضرین کے پرزور اصرار پر
گیلانی صاحب اٹھے۔ لیکن گیلانی صاحب کا موڈ اس
وقت دیکھنے کے قابل تھا۔ آنکھوں میں خون اتر آیا۔
چہرے پر خونی لہریں دوڑ گئیں۔ عینک میں سے غراتی ہوئی
نظروں سے مولوی صاحب کی طرف دیکھا۔ اور غصہ پر
قابو نہ پاسکنے کی حالت میں دبی آواز میں کہا کہ بجائے
روسی بلاک میں شامل ہونے کے کیوں نہ ہم اپنا علیحدہ
بلاک بنا ڈالیں۔

اب ذرا اس جواب کا فراڈ ملاحظہ فرمایئے کہ جب
تک پاکستان امریکی بلاک میں شامل رہا، تو انہیں اپنا علیحدہ
بلاک بنانے کا کبھی خیال تک نہیں آیا۔ جب امریکہ سے
علیحدگی کا سوال اٹھا تو ان کے پیٹ میں مروڑے شروع
ہو گئے۔

یہ ہیں واقعات وحالات جو مودودی جماعت کی
طرف سے کلورکوٹ کے گردو پیش میں رونما ہوتے
رہتے ہیں۔

(محمد طاہر منصور اور
عاشق علی ناصر کلورکوٹ ضلع میانوالی)

## اطباء کی رجسٹریشن کے لئے انٹرویو

لاہور ۲۴۔ اکتوبر۔ الحاج حکیم عبدالسلام صاحب ہزاروی
ممبر طبی بورڈ نے کہا ہے کہ طبی رجسٹریشن کمیٹی کے ارکان طبیہ کالج
انجمن حمایت اسلام لاہور میں رجسٹریشن کے لئے اطباء کا انٹرویو
کر رہے ہیں۔ وہ اطباء جو اس سے قبل کسی وجہ سے انٹرویو کے
لئے پیش نہیں ہو سکے یا جنہوں نے بعد میں درخواستیں دی تھیں
ان کے نام انٹرویو کے لئے اطلاع نامے جاری ہو چکے ہیں
لاہور ڈویژن اور سرگودھا ڈویژن میں جن اطباء کو انٹرویو کے
لئے اطلاع نامے موصول نہیں ہوئے وہ طبیہ کالج لاہور میں
آکر جمعہ کے روز بھی انٹرویو دے سکتے ہیں اور رجسٹریشن
کے لئے درخواست ارسال کرنے کے ثبوت مثلاً ڈاکخانہ
کی رسید یا واپسی رسید ہمراہ لائیں۔

## انگلستان میں تردید مرزائیت کا محاذ

احباب کو یہ پڑھ کر انتہائی خوشی ہوگی کہ مجلس تحفظ
ختم نبوت بیرونی ممالک میں بھی تبلیغی کام شروع کر چکی ہے
یہ خواہش مدت سے تھی۔ لیکن پاسپورٹ اور ویزا کی
مشکلات کی وجہ سے اس منصوبہ کو عملی جامہ نہ پہنایا جا
سکا۔ اب چونکہ یہ مشکل حل ہو گئی ہے۔ اس لئے مناظر اسلام
حضرت مولانا لال حسین اختر یورپ کے تبلیغی دورے پر
تشریف لے جا چکے ہیں۔ مرزائیوں نے سر توڑ کوششیں
کیں کہ مولانا موصوف کو واپس وطن بھجوا دیا جائے۔ تاکہ
مرزا غلام احمد کی خانہ ساز نبوت کا پول نہ کھل سکے۔ مگر
ان کی تمام کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اپنے منصوبہ
میں ناکام ہوئے۔

مناظر اسلام مدظلہ نے مولانا محمد علی صاحب جالندھری
امیر مرکزیہ کے نام اپنے تازہ مکتوب میں تحریر فرمایا ہے۔
کہ "خط تحریر کرنے میں تاخیر کا سبب یہ ہے کہ انگلستان
میں داخلہ کے وقت صرف ایک ماہ کا ویزا ملا تھا مرزائیوں
کی کوشش یہ تھی کہ مجھے واپس بھیج دیا جائے۔ لیکن
چونکہ یہاں فیصلہ فریق مخالف کی شکایت پر نہیں،
بلکہ متعلقہ حکام کی رپورٹ اور مروجہ قانون کے مطابق
ہوتا ہے۔ اس لئے یہ لوگ اپنے مشن میں کامیاب نہیں
ہو سکے۔ ساحل پر قدم رکھتے ہی مجھے امیگریشن افیسر
ایک کمرہ میں لے گیا۔ جس میں میرے اور اس کے سوا
کوئی دوسرا آدمی نہ تھا۔ اسے باہر سے مقفل کر دیا گیا
انہوں نے مجھ سے تقریباً پچاس سوال کئے اور میں نے
ہر سوال کا مناسب جواب دیا۔ آخر میں مجھے کہا گیا
کہ صرف ایک ماہ کا ویزا دیا جاتا ہے۔ مزید ویزا کے لئے
ہوم آفس کی طرف رجوع کیا جائے۔ میں نے ہوم آفس
میں درخواست دی۔ لیکن وہاں سے کوئی جواب نہ آیا
جب میں وہاں گیا تو مجھے کہا گیا کہ ہفتہ عشرہ تک اطلاع
دی جائے گی۔ اس کے بعد پھر پینتالیس روز تک کوئی
اطلاع نہیں ملی۔ میں ہر روز بشارت منتظر تھا۔ چنانچہ
۱۹ رجمادی الثانی ۱۳۸۷ھ مجھے فون پر اطلاع دی گئی

کہ میرے ویزا میں ۲۰ر جنوری ۱۹۶۸ء تک توسیع کردی گئی ہے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"تردید مرزائیت اور صداقت اسلام پر اس وقت تک پچاس تقاریر ہو چکی ہیں۔ اور آٹھ شہروں میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکن سازی کی گئی ہے۔ ممبران کی تعداد تین صد تک پہنچ گئی ہے۔ مختلف مقامات پر تقاریر کا پروگرام مرتب ہو چکا ہے۔ پینتالیس روزہ پروگرام کے بعد نیا پروگرام مرتب کیا جائے گا"

مولانا موصوف کے انگلستان میں ورود مسعود پر پاکستانی مسلمانوں نے انتہائی خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔ بعض حضرات نے اپنے متعلقین کو پاکستان میں خط تحریر کئے ہیں۔ کہ مولانا لال حسین صاحب کی آمد پر ہمیں اتنی ہی خوشی ہوئی ہے جتنی پیاسے کو پانی میسر آنے پر ہوتی ہے۔ اس کے بعد مولانا مجی، آئی لینڈ کا تبلیغی دورہ کریں گے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ حق تعالیٰ مناظر اسلام کی نصرت فرمائے۔

نوٹ :- مولانا لال حسین کی موجودگی میں ہی خلیفہ ربوہ مرزا ناصر احمد بھی برطانیہ میں پہنچ چکے تھے۔ مولانا نے انہیں مناظرہ کا چیلنج دیا۔ لیکن مرزا ناصر احمد اور ان کے متعلقین میں سے کسی کو میدان مناظرہ میں آنے کی ہمت نہ ہوئی۔

(محمد عبد اللہ لدھیانوی شعبہ نشر و اشاعت
مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان)

## مودودی صاحب نظام اسلام کے دعویٰ میں قطعاً سچے نہیں ہیں

(حضرت مفتی محمود صاحب)

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک اجتماع عام میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مودودی صاحب کے نظام اسلام کے نعرہ میں کوئی صداقت ہوتی تو وہ علماء کرام کے ساتھ مل کر کام کرتے اور متنازعہ عبارتوں کو اپنی شائع شدہ کتابوں سے خارج کرنے اور آئندہ احتیاط کرنے کا اعلان کر دیتے۔

مفتی صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ کا مقصد وحید ملک میں اسلامی نظام کا قیام ہے۔ چونکہ اسلام جمہوری اقدار کا احیاء چاہتا ہے اس لئے جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں جمہوریت کے لئے ہی کوشاں رہے گی۔ بنیادی جمہوریت کا موجودہ نظام کسی طرح بھی عوام کی خواہشات کا آئینہ دار نہیں اور نہ اس نظام کی بنیاد پر نمائندہ حکومت معرض وجود میں آسکتی ہے۔ اس لئے جمعیۃ عام بالغوں کی رائے سے عام انتخابات کرانے کے حق میں ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں موجودہ رائج الوقت قوانین کو اسلامی قوانین کے مطابق بنانے کے لئے موجودہ مشاورتی کونسل اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے کام سے قطعاً مطمئن نہیں اور ان پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتی ہے۔ (عبد القادر حامد ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ)

# ہم اس ملک کو اسلامی مملکت بنانے کے خواہشمند ہیں

## بہاولپور میں مولانا مفتی محمود صاحب کی پریس کانفرنس

۱۳ اکتوبر کو حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ اور مولانا مفتی محمود صاحب محل دار العلوم مدنیہ کے جلسہ معراج النبی میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے تھے کہ اچانک مقامی انتظامیہ نے جلسہ کی منظوری منسوخ کردی۔ جس کی بنا پر دار العلوم کی ملحقہ مسجد شریف کے احاطے میں ہر دو بزرگان نے درس حدیث خیر الانام اور درس کلام پاک دیا۔ نمایندگان پریس نے جو مجوزہ جلسہ کی کارروائی نوٹ کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے مفتی صاحب سے بات چیت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ جس پر فوری طور پر پریس کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

مفتی صاحب نے نمائندگان پریس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہنگامی حالات کے بہانے سے تحریر و تقریر پر مسلسل بیس سال سے جو پابندی عائد کی جا رہی ہے۔ اس سے ہماری آزادی بالکل سلب ہو چکی ہے۔ اسلام کے نام پر عوام کو دھوکہ میں رکھا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہاں کا سیاسی، قانونی، اقتصادی اور معاشرتی نظام غیر اسلامی ہے اور اس قدر طویل عرصہ میں اسلامی قوانین کا رائج نہ ہونا ایک بہت بڑا المیہ ہے بی۔ ڈی سسٹم کے ماتحت جو حکومت بنے گی وہ نمائندہ حکومت نہیں کہلا سکتی۔ اس لئے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ آئندہ انتخابات میں عوام کو حکومت کے لئے براہ راست انتخاب کا حق دیا جائے۔

جمہوریت کی بحالی کی مہم میں اپوزیشن کے ساتھ اتحاد کے بارے میں جب مفتی صاحب سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ابتدا میں متعدد بار نواب زادہ نصر اللہ خاں اور چوہدری محمد علی صاحب نے مجھ سے ملاقاتیں کیں اور میں نے انہیں بتایا کہ اسلامی نظام کی حامل جمہوریت کی بحالی میں ہم ہر مخلص گروہ کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ ایک دو موقعوں پہ ان دونوں اصحاب نے یہاں تک کہا کہ ہم بعد مشورہ جمعیۃ علماء اسلام کا تعاون حاصل کرنے کی درخواست کریں گے۔ لیکن بعد میں شاید بعض ایسے عناصر کی شمولیت پر جو بین الاقوامی طور پر مغربی و امریکی سامراج کے حامی ہیں اور عالم اسلام میں صدر ناصر اور امریکی سامراج کی مخالف عرب طاقتوں کے خلاف ہیں۔ نیز بعض ایسے عناصر کے اصرار پر جو جمہوریت کو اسلامی نظام کا تابع بنانے پر آمادہ نہیں ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کی خالص اسلامی نظام کی پالیسی اور امریکی سامراج دعرب دوست معیار کی بنا پر اسے قابل برداشت نہیں سمجھا گیا

آپ نے اس سوال کے جواب میں کہ جماعت اسلامی اور دوسری اسلام پسند جماعتوں کے ساتھ مل کر آپ متحدہ اسلامی محاذ کیوں نہیں بناتے۔ مفتی محمود نے فرمایا کہ جماعت اسلامی کے لیڈر جناب مودودی نے جن بنیادی مسائل میں خلاف اسلام باتیں تحریر کی ہیں۔ اگر وہ ان کو واپس لینے کے لئے تیار ہوں تو اسلامی محاذ بنانا کوئی مشکل نہیں۔ لیکن وہ اس پر آمادہ نہیں ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں کہ اگر مرزائیت کا مقابلہ درپیش ہو تو پھر کیا صورت ہوگی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ مرزائی ٹولے کے مقابل میں ہم ہر گروہ و فرد سے اتحاد کو تیار ہیں۔ یہ ٹولہ ہمارے دین اور ملک دونوں کا دشمن ہے۔ مرزا ناصر احمد کے یورپ سے واپسی پر پریس کو دیئے گئے بیانات کی طرف جب آپ کی توجہ مبذول کرائی گئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں اسے پرکاہ کے برابر وقعت دینے کو بھی تیار نہیں۔ آپ نے جماعت اسلامی کے بارے میں مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے بارے میں موجود نازک صورت حال میں جو رویہ جماعت اسلامی نے اختیار کیا۔ وہ ظاہر ہے۔ ان حالات میں کہ ایک فریق عالم اسلام کی ایک ایسی شخصیت پر اسلام دشمنی کا الزام لگا رہا ہو۔ جسے دوسرا فریق اسلامی سیاست کا ایک اہم کردار قرار دے رہا ہو۔ تو پھر ان دونوں کا ایک پلیٹ فارم پہ مجتمع ہونا کس طرح ممکن ہے۔ جماعت اسلامی نے علانیہ کہا ہے کہ عرب اس سے بھی کہیں زیادہ عذاب کے مستحق تھے اور اس طرح سے مغضوب اور بددین یہودیوں کی حمایت کی ہے اور مغربی استعماری طاقتوں کو فائدہ پہنچایا ہے۔

### بقیہ دینی محاذ

صادق آباد۔ ۷ر اکتوبر سے ۱۲ر اکتوبر تک تحصیل صادق آباد میں حضرت میاں صاحبزادہ سردار احمد خلف الرشید مولانا عبد الہادی صاحب سجادہ نشین دین پور شریف کی سرکردگی میں مولانا شمل الہدیٰ مولانا شفیق الرحمٰن مولانا عبد الستار مولانا محمد یوسف صاحب مولانا محمد عمر صاحب، عبد الکریم شاکر جناب غلام مصطفیٰ صاحب امیر جمعیۃ صادق آباد مولوی محمد صاحب مولوی محمد موسیٰ صاحب مولانا شریف اللہ صاحب مولوی عبد الصبور صاحب مولانا بشیر اختر صاحب مولوی نصیر صاحب اور مولوی عزیز احمد صاحب نے کوٹ سبزل، کوٹ سنجر خاں، کوٹ پٹھان، دھول سنجر پور، ماچھی گوٹھ اور صادق آباد کا دورہ کیا۔ علماء کرام نے جمعیۃ کی اہمیت، دینی نظام کی ضرورت، اصلاح معاشرہ جیسے اہم موضوعات پر خطاب فرمایا اور عوام کو باطل فرقوں کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا۔ دورہ نہایت کامیاب رہا۔ (عبد الواحد صدیقی)

## صفحہ خواتین

# پردہ کے قرآنی احکام

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ ءَابَآئِهِنَّ أَوْ ءَابَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَآئِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ إِخْوَٰنِهِنَّ أَوْ بَنِىٓ أَخَوَٰتِهِنَّ أَوْ نِسَآئِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُنَّ أَوِ ٱلتَّٰبِعِينَ غَيْرِ أُو۟لِى ٱلْإِرْبَةِ مِنَ ٱلرِّجَالِ أَوِ ٱلطِّفْلِ ٱلَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا۟ عَلَىٰ عَوْرَٰتِ ٱلنِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ترجمہ:- اور (اسی طرح) مسلمان عورتوں سے بھی کہہ دیجئے (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کے موقع کو ظاہر نہ کریں۔ مگر جو اس (موقع زینت) میں سے (غالباً) کھلا رہتا ہے (جس کے ہر وقت چھپانے میں حرج ہے) اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنی زینت (کے موقع مذکورہ) کو (کسی پر) ظاہر نہ ہونے دیں۔ مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے (محارم) یعنی باپ پر یا اپنے شوہر کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہروں کے بیٹوں پر یا اپنے (حقیقی علاتی یا اخیافی) یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی (حقیقی علاتی یا اخیافی) بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنی [illegible] پر یا ان مردوں پر طفیلی (کے طور پر رہتے ہیں) اور ان کو ذرا توجہ نہ ہو۔ یا ایسے [illegible] پر جو عورتوں کے پردوں کی باتوں سے ابھی ناواقف ہیں مراد غیر مراہق ہیں) اور [illegible] پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے اور مسلمانو! (تم سے جو [illegible] احکام میں کوتاہی ہوگی تو) تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

یہاں اللہ تعالیٰ ... مومنہ عورتوں کو چند احکام دیتا ہے تاکہ ان کے باغیرت [illegible] کو تسکین ہو اور جاہلیت کی بری رسمیں نکل جائیں۔ مروی ہے کہ اسماء بنت [illegible] کا مکان بنو حارثہ کے محلے میں تھا۔ ان کے پاس عورتیں آتی تھیں اور دستور کے [illegible] اپنے پیروں کے زیور اور سینے اور بال کھولے ہوئے آیا کرتی تھیں۔ حضرت [illegible] رضی اللہ نے کہا۔ کیسی بری بات ہے۔ اس پر یہ آیتیں اتریں۔ پس حکم ہوتا ہے [illegible] ان عورتوں کو بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھنی چاہئیں۔ سوا اپنے خاوند کے کسی کو بہ نظر [illegible] نہ دیکھنا چاہیئے۔ اجنبی مردوں کی طرف تو دیکھنا ہی حرام ہے۔ خواہ شہوت سے [illegible] بغیر شہوت کے۔ ابوداؤد اور ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] میں حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما بیٹھی تھیں۔ جب ابن ام مکتوم رضی [illegible] لے آئے۔ یہ واقعہ پردے کی آیتیں اترنے کے بعد کا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ [illegible] نے ان سے فرمایا کہ پردہ کر لو۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) [illegible] نابینا ہیں۔ نہ ہمیں دیکھیں گے۔ نہ پہچانیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ تم تو نابینا نہیں ہو [illegible] نہ دیکھو؟ ہاں بعض علماء نے بے شہوت نظر کو حرام نہیں کہا۔ ان کی دلیل [illegible] حدیث ہے جس میں ہے کہ عید والے دن حبشی لوگوں نے مسجد میں ہتھیاروں کے [illegible] شروع کئے۔ اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible] نے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ آپ دیکھ رہی تھیں۔ یہاں تک کہ جی بھر گیا اور تھک کر چلی [illegible] عورتوں کو بھی اپنی عصمت کا بچاؤ چاہیئے۔ بدکاری سے دور رہیں۔ اپنا آپ کسی [illegible] دکھائیں۔ اجنبی غیر مردوں کے سامنے اپنی زینت کی کسی چیز کو ظاہر نہ کریں۔ ہاں جس کا [illegible] ممکن ہی نہ ہو اس کی اور بات ہے۔ جیسے چادر اور اوپر کا کپڑا وغیرہ۔ جن کا پوشیدہ [illegible] عورتوں کے لئے ناممکنات سے ہے۔

[illegible] یہ بھی مروی ہے کہ اس سے مراد چہرہ، پہنچوں تک کے ہاتھ اور انگوٹھی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ یہی زینت کے وہ محل ہیں جن کے ظاہر کرنے سے شریعت نے ممانعت کر دی۔ جبکہ حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔ یعنی بالیاں اور پاؤں کا زیور وغیرہ۔

فرماتے ہیں زینت دو طرح کی ہے۔ ایک تو وہ جسے خاوند ہی دیکھے۔ جیسے انگوٹھی اور کنگن اور دوسری زینت وہ جسے غیر بھی دیکھیں۔ جیسے اوپر کا کپڑا۔ زہری رح فرماتے ہیں کہ اسی آیت میں جن رشتہ داروں کا ذکر ہے ان کے سامنے تو کنگن دوپٹہ بالیاں کھل جائیں تو حرج نہیں۔ لیکن اور لوگوں کے سامنے صرف انگوٹھیاں ظاہر ہو جائیں، تو پکڑ نہیں۔ اور روایت میں انگوٹھیوں کے ساتھ ہی پیر کے خلخال کا بھی ذکر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مَا ظَهَرَ مِنْهَا کی تفسیر ابن عباس وغیرہ نے منہ اور پہنچوں سے کی ہو جیسے ابوداؤد میں ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ کپڑے باریک پہنے ہوئے تھے تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ اور فرمایا۔ جب عورت بلوغت کو پہنچ جائے تو سوائے اس کے یعنی چہرے کے اور پہنچوں کے اس کا کوئی عضو دکھانا ٹھیک نہیں۔ لیکن یہ مرسل ہے۔

خالد بن دریک رح اسے حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں ان کا مائی صاحبہ سے ملاقات کرنا ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دوپٹوں سے یا اور کپڑے سے بکل مار لیں۔ تاکہ سینہ اور گلے کا زیور چھپا رہا ہے۔ جاہلیت میں اس کا کبھی رواج نہ تھا۔ عورتیں اپنے سینوں پر کچھ نہیں ڈالتی تھیں۔ بسا اوقات گردن اور بال چوٹی بالیاں وغیرہ صاف نظر آتی تھیں۔ اور آیت میں ہے۔ اے نبی اپنی بیویوں سے اپنی بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیا کریں تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔ خمر خمار کی جمع ہے۔ خمار کہتے ہیں ہر اس چیز کو جو ڈھانپ لے۔ چونکہ دوپٹہ سر کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اس لئے اسے بھی خمار کہتے ہیں۔ پس عورتوں کو چاہیئے کہ یا تو اپنی اوڑھنی سے یا کسی اور کپڑے سے اپنا گلا اور سینہ بھی چھپائے رکھیں۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم فرمائے۔ جنہوں نے شروع شروع ہجرت کی تھی کہ جب یہ آیت اتری۔ انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر دوپٹے بنائے بعض نے اپنے تہبند کے کنارے کاٹ کر ان سے سر ڈھک لیا۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رض کے پاس عورتوں نے قریش عورتوں کی فضیلت بیان کرنا شروع کی تو آپ نے فرمایا۔ ان کی فضیلت کی قائل میں بھی ہوں۔ لیکن واللہ میں نے انصار کی عورتوں سے افضل عورتیں نہیں دیکھیں۔ ان کے دلوں میں جو کتاب اللہ کی تصدیق اور اس پر کامل ایمان ہے۔ وہ بیشک قابل قدر ہے۔ سورۂ نور کی آیت ... وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ جب نازل ہوئی اور ان کے مردوں نے گھر میں جا کر یہ آیت انہیں سنائی۔ اسی وقت ان عورتوں نے اس پر عمل کر لیا اور صبح کی نماز میں وہ آئیں، تو سب کے سروں پر دوپٹے موجود تھے۔ گویا ڈول رکھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ان مردوں کا بیان فرمایا جن کے سامنے عورت ہو سکتی ہے۔ اور بغیر بناؤ چناؤ کے ان کے سامنے شرم و حیا کے ساتھ آ جا سکتی ہے۔ گو ظاہری بعض زینت کی چیزوں پر بھی ان کی نظر پڑ جائے۔ سوائے خاوند کے اس کے سامنے تو عورت اپنا پورا بناؤ چناؤ زیب زینت کرے۔ گو چچا اور ماموں بھی ذی محرم ہیں۔ لیکن ان کا نام یہاں اس لئے نہیں لیا گیا کہ ممکن ہے وہ اپنے بیٹوں کے سامنے ان کے محاسن بیان کریں۔ اس لئے ان کے سامنے بغیر دوپٹے کے نہ آنا چاہیے۔ پھر فرمایا تمہاری عورتیں یعنی مسلمان عورتوں کے سامنے بھی اس زینت کے اظہار میں کوئی حرج نہیں۔ اہل ذمہ کی عورتوں کے سامنے اس لئے رخصت نہیں دی گئی کہ بہت ممکن ہے وہ اپنے مردوں میں ان کی خوبصورتی اور زینت کا ذکر کریں۔

(ماخوذ از تفسیر ابن کثیر رح)

احکامِ شریعت

# مسائلِ طہارت

(از افاداتِ مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

## پانی کے احکام

تھوڑا پانی نجاست پڑ جانے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ تھوڑے پانی سے تمام وہ پانی مراد ہیں جو جاری نہ ہوں اور وہ دہ در دہ سے کم ہوں۔ کنویں میں اگر نجاست گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے۔ نجاست تھوڑی ہو یا بہت۔

اسی طرح اگر اس میں ایسا جانور گر کر مر جائے جس میں بہتا ہوا خون ہے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ اگر کنویں میں ایک قطرہ شراب یا خون یا پیشاب یا پاخانہ گر جائے (یا) کپڑا ناپاک گر جائے یا ایسا آدمی غوطہ لگائے جس کے بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو یا آدمی یا سوؤر گر کر مر جائے یا سوؤر زندہ بھی نکل آئے، یا گھوڑا، گدھا، اونٹ، بھینس یا ۲ دو بلیاں یا کتا گر کر مر گئے ہوں تو ان سب صورتوں میں تمام پانی نکالا جائے گا۔

اگر چوہا، چڑیا یا اتنا ہی بڑا اور کوئی جانور کنویں میں گر کر مر جائے تو بیس ڈول نکالے جائیں گے اور اگر کبوتر، مرغی، بلی یا اتنا ہی بڑا اور کوئی جانور گر کر مر جائے تو چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔

ہر کنویں پر جو ڈول رہتا ہے، اس کا اعتبار ہے جبکہ تمام پانی کنویں سے نکالنا واجب ہوا ہو، اور کنواں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹ ہی نہ سکتا ہو، تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے رسی میں ایک پتھر باندھ کر کنویں میں ڈال کر پانی کا اندازہ کر لیا جائے۔ مثلاً دس ہاتھ پانی گہرا ہو تو گھنٹہ بھر ایک خاص صورت سے پانی نکالو اور پھر دیکھو کہ کس قدر کم ہوا۔ مثلاً ہاتھ بھر کم ہوا۔ تو پھر اسی طریقہ سے دس گھنٹے تک پانی نکالا جائے۔

اگر کوئی جانور پھول جائے یا پھٹ جائے تو بھی سارا پانی نکالا جائے۔ خواہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا۔

کنویں میں سے جتنا پانی نکالنا لازم ہو۔ وہ ایک دم نکالا جائے یا کئی بار میں اتنی مقدار پوری کی جائے دونوں صورتیں جائز ہیں۔

پانی کے اندر پیدا ہونے والے اور رہنے والے جانوروں کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا جیسے مچھلی، کچھوا اور مینڈک دریائی وغیرہ

جو حوض یا گڑھا بڑی گز سے ۵ گز لمبا اور اسی قدر چوڑا ہو وہ دہ در دہ کا حکم رکھتا ہے، اور اسی قدر مربع مساحت رکھنے والا پانی بھی اسی حکم میں داخل ہے۔

## استنجا کے احکام

پاخانہ جانے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، گندگی اور گندی چیزوں سے) پہلے بایاں پاؤں پاخانے میں رکھے۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے نہ بیٹھے۔ فارغ ہو کر تین یا پانچ یا سات ڈھیلوں سے استنجا کرے۔ پھر پانی سے استنجا کرے اور اچھی طرح صاف کرے۔

جب طہارت سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے۔ غُفْرَانَکَ اَللّٰھُمَّ (اے اللہ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں)

پاخانہ، پیشاب کرتے وقت اپنی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔ اور جس انگوٹھی میں اللہ تعالیٰ اور رسولِ خدا کا نام ہو یا کوئی آیت لکھی ہوئی ہو اسے پاخانے میں نہ لے جائے۔ پیشاب کے بعد ڈھیلے سے استنجا کرے۔ یہاں تک کہ قطرہ آنا بند ہو جائے۔ پاخانہ پیشاب کرتے وقت سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا اور کوئی کلام کرنا جائز نہیں ہے۔

ہڈی گوبر اور لید وغیرہ سے یا اور کسی ناپاک چیز سے استنجا کرنا جائز نہیں۔ ستر کھلا ہونے کی صورت میں کلام کرنا، چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا یا کسی کو جواب دینا۔ دیر تک فضول بیٹھے رہنا جائز نہیں ہے۔ سوراخ میں پیشاب کرنا۔ نیچے کی طرف بیٹھ کر اونچے پر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ سوراخ میں پیشاب کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہوتا۔

اخلاقیات

# ایمان پر اخلاقی جرائم کا اثر

یہ ایک چھوٹا سا کتابچہ ہے جو دیدہ زیب کتابت و طباعت کے ساتھ بہترین کاغذ پر شائع کیا گیا ہے۔ اس کے ناشر خواجہ محمد اسلام دکھڈیاں ضلع لاہور ہیں قیمت مجلد ۲/۵۰ پلاسٹک کور ۱/۴۰ روپے ہے۔ اس مفید کتابچہ کا ایک اقتباس مصنف موصوف کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں دیا جا رہا ہے:۔

## جرائم کا اثر

اخلاق ذمیمہ ایمان پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق حضرت علی رضی ... "انسان کے دل میں ایمان شروع میں ایک سپید نقطہ کی طرح ظاہر ہوتا ہے اور جل... میں ترقی ہوتی ہے۔ سپید نقطہ آہستہ آہستہ پھیلتا جاتا ہے اور جب وہ کامل الایمان ہے تو تمام قلب نورانی اور روشن ہو جاتا ہے اور نفاق ایک سیاہ نقطہ کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس کی سیاہی بڑھتی جاتی ہے اور جب وہ منافق کامل ہو جاتا ہے تو تمام ... اور تاریک بن جاتا ہے" اور وہ ارتکاب جرم پر اتر آتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی انہی معنی کی غمازی کرتی ہے کہ "زانی ... زنا کے وقت مومن نہیں رہتا۔ چور چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا اور شرابی شرا... وقت ایمان پر قائم نہیں رہتا"۔ (بخاری، مسلم)

گویا زنا، لواطت، چوری، شراب نوشی، ترکِ نماز اور اسی قسم کے دوسرے فرائض کی خلاف ورزی اور گناہ کبیرہ کرتے وقت وہ صفتِ ایمان سے متصف ... اور ارتکاب جرم کے بعد وہ دو حالتوں سے باہر نہیں ہوتا — یا تو بار بار سرزد ہو... رذیل اخلاقی جرم پر نادم ہو کر خلوصِ نیت سے اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ... اس صورت میں ایمان اس کی جانب لوٹ آتا ہے — اور یا وہ اس جرم کو نظر... دیکھنے لگ جائے۔ جس سے وہ قساوت قلبی کا شکار ہو کر اپنے رب اور دین کو فراموش ... ہے۔ اور گھٹیا اخلاقی جرائم اور شہواتِ فاسدہ اس کے نفس پر مسلط ہو جاتے ہیں ... اس کے ارتکاب کا عادی بن جاتا ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے وہ اس سے محروم رہ ... تو اس ناکامی کے سبب جزع و فزع کرنے لگ جاتا ہے اور اسے حرام ٹھہرانے وا... منع کرنے والے اللہ کے خوف کو نظر انداز کر کے اس کے حصول میں کوشاں رہتا ... اس حالت میں اس کا ایمان اس کی طرف لوٹ کر نہیں آتا۔ اور جب وہ اسی حال... کرتے ہوئے موت سے ہم آغوش ہو جائے تو وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کی آگ ...

انہی معانی کی حامل دوسری صریح احادیث موجود ہیں کہ "جب کوئی شخص زنا کا ار... تو اس سے اس کا ایمان خارج ہو کر ایک سایہ کی مانند اس پر چھایا رہتا ہے۔ اور ... اس کام سے ہٹ جاتا ہے تو اس کی جانب لوٹ آتا ہے"۔ (ابوداؤد)

اس ضمن میں دوسری حدیث یہ ہے کہ "بیشک ایمان ایک لباس کی مانند ہے ... چاہتا ہے اس سے آراستہ کر دیتا ہے۔ پس جب انسان زنا میں مبتلا ہوتا ہے تو ا... اس سے اتر جاتا ہے اور اگر وہ اس فعل سے توبہ کرے تو ایمان کا لباس دوبارہ ا... لوٹ آتا ہے"۔ (بیہقی)

## توبہ کا طریقہ

ان دو حدیثوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ... جرم کے دوران ایمان خارج ہو جاتا ہے اور ا... توبہ کئے بغیر واپس نہیں آتا۔ بشرطیکہ وہ جرم صرف حقوق الٰہیہ کے ضیاع سے م... جیسا کہ شراب نوشی اور ترک فرائض۔ تو ان سے توبہ کی صورت یہ ہے کہ ان کا ... مذکور سے یکسر منہ موڑ لے اور ان کی طرف دوبارہ رجوع نہ کرنے کا مصمم ارادہ کر... اگر جرم کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو اس سے توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ غصب کردہ حقو... متعلقہ افراد کو واپس کئے جائیں یا ان سے اس سلسلہ میں معافی مانگی جائے۔

# خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں

...حابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ...بتیں ایسی ہیں جن کا ظہور قیامت کے قریب ہونے کی نشانی ...چل نکلے گا۔

...وگ نمازیں ترک کر دیں گے۔

...بنی ضائع کرنے پر اتر آئیں گے۔

...کھائیں گے۔

...وٹ بولنا جائز سمجھیں گے۔

...مولی معمولی بات پر کشت و خون پر اتر آئیں گے۔

...بلند و بالا عمارتوں کی تعمیر میں لگے رہیں گے۔

...بنی خاطر دین فروخت کرنے لگیں گے۔

...زوں سے بہتر سلوک ختم ہو جائے گا۔

...منصفانہ فیصلہ کارگر نہ ہو سکے گا

...جھوٹ سچ کی جگہ لے لے گا۔

...بس بھڑک دار بننے لگیں گے۔

...کم عام ہو جائے گا۔

...طلاقیں کثرت سے ہونے لگیں گی۔

...اچانک موت کے آثار کثرت سے پیش آنے لگیں گے۔

...خیانت کرنے والے امانت دار بن جائیں گے۔

...امین کو خائن کہا جائے گا۔

...جھوٹ بولنے والا سچا قرار دیا جائے گا۔

...سچ بولنے والا جھوٹا ٹھیرایا جائے گا۔

...تہمت تراشیوں کا بازار گرم ہو جائے گا۔

...بارشوں کے باوجود گرمی کی شدت ہونے لگے گی۔

...اولاد غیظ و غضب کا سبب بن جائے گی۔

...پست فطرت لوگ ٹھاٹ باٹ والے بننے لگیں گے۔

...شریف لوگوں کے لیے جینا دوبھر ہو جائے گا۔

...حکام و وزراء جھوٹ بولنے کو اپنا شعار بنالیں گے۔

...عہدہ دار افراد بد دیانتی کرنے لگیں گے۔

...سربرآوردہ افراد ظالمانہ رویہ اختیار کر لیں گے۔

...اہلِ علم بدکاری پر اتر آئیں گے۔

...باریک لباس عام ہو جائیں گے۔

...دل مردار سے زیادہ ناپاک جذبات سے بھرے ہوئے ہوں گے

...ان کی سرشت ایلوے سے زیادہ کڑوی ہو چکی ہوگی۔

...جو کہ اللہ تعالیٰ ایسے ضیق میں مبتلا کر دے گا۔ کہ وہ یہودیوں کی طرح تذبذب و اضطراب کی تاریکیوں میں سرگرداں رہنے لگیں گے

...سونا عام اور مطلوب بن جائے گا۔

...چاندی کی طلب بڑھنے لگے گی۔

...گناہوں کے ارتکاب کی کثرت ہو جائے گی۔

...سلامتی بہت کم رہ جائے گی۔

...مصاحف (قرآن اور مذہبی کتب) کو مزین کرنے کا سلسلہ چل نکلے گا۔

۳۷۔ مساجد کو نقش و نگار سے آراستہ و پیراستہ کیا جانے لگے گا۔

۳۸۔ ان کے مینار زیادہ سے زیادہ بلند بنائے جایا کریں گے۔

۳۹۔ دل اطمینان کی خوشی سے یکسر خالی ہو جائیں گے۔

۴۰۔ مختلف اقسام کی شرابیں برسرِعام پی جایا کریں گی۔

۴۱۔ جرائم کی شرعی سزائیں معطل کر دی جائیں گی۔

۴۲۔ لونڈی اپنے آقا کو جنا کرے گی۔

۴۳۔ مفلوک الحال اور اعلیٰ صفات سے عاری لوگ وقت کے حاکم بن بیٹھیں گے۔

۴۴۔ تجارت میں عورت مرد کی شریک کار بن جائے گی۔ (بِمل گرلز)

۴۵۔ عورتیں مردوں کے اطوار اختیار کریں گی۔

۴۶۔ مرد عورتوں کے طور طریق اپنانے لگیں گے۔

۴۷۔ غیر اللہ کی قسم کھانا شعار بن جائے گا۔

۴۸۔ بعض نام نہاد مومن تک بغیر طلب کیے جھوٹی گواہیاں دینے کیلئے تیار ہو جایا کریں گے۔

۴۹۔ سلام صرف جان پہچان کے لوگوں سے کیا جایا کرے گا۔

۵۰۔ دین کی تعلیم غیر دینی مقاصد کے لیے حاصل کی جایا کرے گی۔

۵۱۔ آخرت میں کام آنے والے عمل دنیاوی مقاصد کے لیے انجام دیئے جائیں گے۔ (جیسا کہ موجودہ زمانہ کے بعض اصحابِ تحریکات، مشرقی، مودودی، پرویز وغیرہ صاحبان نے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد وغیرہ خالص ارکانِ دینی کو جن کا تعلق آخرت میں کام کرنے والے اعمال سے ہے۔ سیاسی مقاصد کے لیے ایک ذریعہ بتایا۔ دیکھئے مشرقی کی کتاب تذکرہ، مودودی صاحب کی کتاب خطبات اور پرویز صاحب کے مضامین بابت نظامِ اسلامی وغیرہ)

۵۲۔ غنیمت کے مال کو دولت، امانت کے مال کو غنیمت اور زکوٰۃ کے مال کو تاوان (ٹیکس) بنایا جائے گا۔

۵۵۔ سب سے بدتر آدمی قوم کا سربراہ ہوا کرے گا۔

۵۶۔ والد کی نافرمانی کی جائے گی۔

۵۷۔ والدہ کے ساتھ بدسلوکی کا عمل ہوگا۔

۵۸۔ دوست کو ضرر پہنچانے سے دریغ نہ رہے گا۔

۵۹۔ شوہر بیوی کا تابعدار بن کر رہ جائے گا۔

۶۰۔ بدعمل لوگ مسجدوں میں اپنی آوازیں بلند کرنے لگیں گے۔

۶۱۔ گانے بجانے والی (آرٹسٹ) خواتین۔ داشتہ۔ (گرل فرینڈ) بنائی جائیں گی۔

۶۲۔ سرور کا سامان (ریڈیو ٹیلی ویژن) گھر گھر پھیل جائیں گے۔

۶۳۔ شراب نوشی سرِراہ، ہوٹلوں، کلبوں، گارڈن پارٹیوں میں کھلم کھلا ہوا کرے گی۔

۶۴۔ کمزوروں پر ظلم کر کے فخر کا اظہار کیا جائے گا۔ جیسا کہ بڑے بڑے وڈیرے، زمیندار، دولت مند اور سرمایہ دار بعض افسران و ملازم پیشہ بالادست افراد کیا کرتے ہیں۔

۶۵۔ انصاف فروخت ہوگا۔ (یعنی اپنا جائز حق حاصل کرنے کے لیے بھی آدمی کو رشوت دینے پر مجبور ہونا پڑ جائے گا۔

۶۶۔ پولیس کا کثرت و زور بڑھ جائے گا۔

۶۷۔ قرآن کو راگ بنا لیا جائے گا۔

۶۸۔ درندوں کی کھال سے موزے تیار کیے جانے لگیں گے۔

۶۹۔ امت کا پچھلا حصہ اپنے اسلاف پر طعن و تنقید کرے گا۔ جیسا کہ آج کل صحابہ کرام و سلف صالحین پر بعض برخود غلط اہلِ قلم تنقیدیں کرتے رہتے ہیں۔

جب یہ سب کچھ ہونے لگے تو سرخ آندھیوں اور زمین میں دھنس جانے صورتوں کے مسخ ہو جانے حتیٰ کہ آسمانوں سے پتھروں کی بارش تک کے عذابوں کا منتظر رہنا چاہیئے۔ (در منثور)

**بقیہ :- شیخ التفسیرؒ**

اس محبت کی وجہ سے اس کے بس میں ہو تو وہ اس کی ہر خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ جس طرح ایک جابر حاکم ایک بے بس محکوم سے اپنے ہر حکم کی تعمیل کرواتا ہے۔ اسی طرح بچہ ماں سے ہر بات منوالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو حضورؐ سے اس قسم کی محبت دل میں رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور سے ہم اس لیے محبت کریں گے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

**بقیہ :- امیر التبلیغؒ**

غلط یقین کو نکالنے اور صحیح یقین اپنانے کے لیے محنت کی ضرورت ہے۔ اپنی اپنی بساط کے مطابق کام کریں۔ انبیاء کرامؑ نے سب سے زیادہ محنت کی۔ اگر ان جیسی محنت ہوگی۔ یقین درست ہو جائے گا۔ اگر تیرا یقین، ساز و سامان فوج و ہتھیار، جہاز و سالار سے ہٹ کر اللہ کی ذات پر آ جائے تو کامیابی ہے۔ اللہ اپنی قدرت سے سب کچھ کرتے ہیں۔ اپنی قدرت سے خوف کو امن سے بدل دیں گے۔ خدا کی قدرت پر یقین آ جائے۔ اللہ کی ذات پر یقین آ جائے۔ آمنتُ باللہ کو اپنا لیا تو اللہ کا ہو گیا۔ تو وہ تیرا ہو گیا تو تُو نے سب کچھ پا لیا۔

اللہ سامان کے محتاج نہیں، وہ جو کچھ کرتے ہیں، اپنی قدرت سے کرتے ہیں۔ وہ ارادہ کرتے ہیں اور ہو جاتا ہے، وہ انسان کو بغیر انسان کے پیدا کر دیتے ہیں۔ زمین کے بغیر غلہ اگایا۔ حضرت سلیمانؑ کے لیے تمام ہواؤں، پرند و چرند کو تابع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ ان کے احکام ہیں، ان کے کام ہیں ان کے نام ہیں، ان کی ذات میں کوئی دوسرا شریک نہیں، ہر چیز اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کو تعمیر کر کے دعا مانگی۔ اے اللہ ساری دنیا کے لوگ اللہ کے اس گھر کی زیارت کے لیے آیا کریں دُعا قبول ہوئی۔ ساری دنیا کے لوگ اللہ کے اس گھر کی زیارت اور حج کے لیے آتے ہیں۔ اس گھر سے خدا کی قدرت کے آثار زیادہ نظر آتے ہیں

ما ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم
اِلّا حدیثِ دوست کہ تکرار می کنیم

WEEKLY
তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর LAHORE price 25 paisse

جلد ۱۰ جمعہ ۲۹ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ مطابق ۳ نومبر ۱۹۶۷ء شمارہ

بزرگانِ دین کے فرمودات

# ذکر و فکر

## شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ

ایک صاحب کو مکتوب شریفہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے محترم۔ آپ کو تعلیمی سلسلہ کے جاری رکھنے اور ترقی دینے میں جو کچھ مشکلات پیش آئی ہیں وہ طبعی امور ہیں لکل شیٔ اٰفۃ وللعلم اٰفات عربی کی مشہور مثل ہے اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل لہٰذا اگر ان مشکلات کے سامنے کوئی کمزور اور کم ہمت ہو گیا تو نہایت ذلیل ناکامی کا شکار ہوتا ہے اور اگر استقلال اور عالی ہمتی سے کام کرتا رہا تو اللہ تعالےٰ کی رحمت دستگیری کرتی ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اس کی نہایت زیادہ امید دلانے والی سند ہے سعی پیہم اور جدوجہد استقلال اور جانفشانی ہمیشہ کامیابی تک پہنچاتی ہیں کلاً نمد ھٰؤلاء وھٰؤلاء من عطاء ربک اہل دنیا اور اہل آخرت کے لئے بشارت ہے۔ ہاں اگر اخلاص و محبت بھی ساتھ ہے تو دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی ہوتی ہے ومن اراد الاخرۃ وسعیٰ لھا سعیھا وھو مومن فاولٰئک کان سعیھم مشکورًا اس کے لئے شاہد عادل ہیں۔ ہاں اخلاص وللّٰہیت نہایت مشکل امر ہے۔ جس کے لئے دو قوی رہزن نفس اور شیطانِ انس وجن ہمیشہ مسلط رہتے ہیں ان سے بغیر امداد خداوندی خلاصی ناممکن ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایاک نعبد کے بعد وایاک نستعین کو لایا گیا ہے۔ ہر حرکت اور سکون قول اور فعل میں استعانت خداوندی اور صرف استعانت خداوندی کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اپنی کسی طاقت وسعی پر اعتماد چاہیئے۔ ساتھ ہی کسی سعی ممکن کو چھوڑنا بھی نہ چاہیئے۔

صبر کن حافظ بسختی روز و شب
عاقبت روزے بیابی کام را

لولاک ذرہ ز جہان محمدؐ است
سُبحان مَن یَّراہ چہ شان محمدؐ است
(حضرت امیر شریعتؒ)

غالب ثنائے خواجہؐ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است
(غالب)

## شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری علیہ الرحمتہ

آج میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محبت کا لازمی نتیجہ اتباع ہے انسان کو جس سے محبت ہوتی ہے اس کا بلا جبر و اکراہ اتباع کرتا ہے جس قدر محبت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی قدر اتباع زیادہ ہوتا ہے۔ خوشی سے اتباع محبت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ محبوب کی ہر بات کا احترام کیا جاتا ہے اس کی دلپسند چیزوں کو عمل میں لایا جاتا ہے اس کے احکام کی تعمیل ضروری سمجھی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا۔ جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"اور ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ کے سوا اور شریک بنا رکھے ہیں۔ جن سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے رکھنی چاہیئے اور ایمان والوں کو تو اللہ سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔"

(سورۃ بقر ع ۲۰ پ ۲)

مطلب ہے کہ ایمانداروں کو اللہ تعالےٰ سے جو محبت ہے اس کے مقابلے میں باقی کسی کی محبت نہیں ٹھہر سکتی۔ محبت میں اشد ہونے کا ثبوت اتباع رسول سے ملے گا۔

اللہ تعالےٰ کی ذات غیر مرئی ہے۔ ہم نے اس کو نہیں دیکھا عام طور پر انسان غیر مرئی چیز سے براہ راست محبت نہیں کر سکتا اس سے محبت کے لئے مرئی نمونہ سامنے ہونا چاہیئے حضورؐ اس قسم کا نمونہ ہیں۔ اس لئے فرمایا:۔

"کہہ دیجیئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے۔"

(سورۃ آل عمران ع ۴ پ ۳)

ہم حضور کا اتباع کریں گے تو اللہ تعالےٰ ہم سے محبت کرنے لگیں گے۔ اتباع محبت سے ہوگا۔ حضورؐ کی محبت میں فنا ہونے کا درجہ حاصل ہوگا۔

اصل میں ہم محبت کا تعلق اللہ تعالےٰ سے پیدا کرنا چاہتے ہیں حضور کے اتباع میں بھی یہی جذبہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ ہم سے راضی ہو جائیں۔!

محبّ اپنے محبوب کی ہر ادا پر فدا ہوتا ہے اور اس کی ہر خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مثلاً ماں کو اپنے بچہ سے محبت ہوتی ہے۔ (باقی صفحہ ۱۵ پر)

## امیر التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

برادرانِ اسلام ساری دنیا کے حالات پر نظر ڈالیں تو حالات کی خرابی کے سانئے نظر آتے ہیں، حاکم و محکوم کے حالات خراب مالک و مزدور کے حالات خراب زمیندار و مزارع کے حالات خراب، تاجر و آجر کے حالات خراب، امیر اور غریب کے حالات خراب۔ دنیا والوں نے محنت کے طریقے بدل لئے ہیں ملک و مال والوں نے طریقے بدل لئے، سامان و جائیداد والوں نے طریقے بدل لئے، خیموں اور مل والوں نے طریقے بدل لئے۔ چونکہ یہ طریقے ان کے من گھڑت طریقے ہیں، خدا کے بتائے ہوئے، اور انبیاءؑ کے اپنائے ہوئے طریقے نہیں ہیں۔ اس لئے نتیجہ میں جگہ جگہ قدم قدم پر خرابی ہی خرابی نظر آتی ہے اللہ پاک کے طریقے اور ہیں یعنی انبیاءؑ کے طریقے اور ہیں۔ اللہ پاک کے احکام میں انبیاءؑ معترض نہیں ہوتے۔ بلکہ اللہ کا حکم ہوتا ہے اور نبی کا عمل اللہ اور نبی میں نزاع نہیں ہوتا، ملک و مال والوں کا نزاع ہوتا ہے۔ جن لوگوں نے انبیاءؑ کی محنت کا انکار کیا، اللہ نے ان کو بگاڑ دیا اللہ تو نبیوں کو لوگوں کے حالات درست کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔ لوگوں نے نبیوں کے اعمال کو اپنا لیا، فلاح پا گئے اور اگر نبیوں کے اعمال سے اپنے اعمال ٹکرا دیئے تو چور چور ہو گئے چونکہ نبیوں والا نقشہ، نبیوں والا عمل زندگیوں میں موجود نہیں رہا۔ اسی لئے زندگیاں بگڑ رہی ہیں۔ اگر دین پر محنت نہیں ہوگی دلوں کی درستی نہیں ہوگی۔ دل درست نہیں تو کوئی چیز بھی درست نہیں ہوگی۔ اگر نبیوں والے طریقوں پر محنت ہوگی تو حالات ٹھیک ہوں گے۔

### حالات

حالات کی بنیاد، ملک و مال، زور زمین، راکٹ وغیرہ پر نہیں ہے، بلکہ حالات کی بنیاد اعمال ہیں۔ انبیاءؑ صحابہ اور علماءؒ کے اعمال حالات سنوارنے والے بنیں گے۔ حالات ملک و مال سونا چاندی کی بدولت ٹھیک نہیں ہوں گے۔ جو یہ سمجھتا ہے دھوکے میں ہے حقیقت یہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے حالات کو اعمال کے ذریعے جوڑا ہے، حالات کو چیزوں کے ذریعے نہیں جوڑا بلکہ اعمال کے ساتھ جوڑا ہے۔ جیسے عمل کرے گا۔ حالات مرتب ہوں گے۔

### یقین

اگر یقین قرآن و حدیث کے مطابق ہے، اعمال نبیوں والے ہونگے حالات ٹھیک ہوں گے، حالات کا تعلق اعمال سے ہے اگر یقینوں کو ٹھیک کرنا ہے تو انبیاءؑ کے طریقوں پر چلیں، غلط یقین نکال کر صحیح یقین اپنائیں۔ (باقی صفحہ ۱۵ پر)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

# مولانا سیّد گل بادشاہ صاحب کا فتوےٰ

## اور مودودی جماعت

(آخری قسط)

**الجواب:-** یہ صحیح ہے کہ معصوم صرف انبیا ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ غیر نبی سے غلطی کا صدور محال نہیں اور عملاً بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں کہ غیر نبی کی غلطیاں خواہ مخواہ کھینچ تان کر ضرور ثابت کی جائیں اور غلطی کے نام سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کا دروازہ کھولا جائے۔ اور مودودی صاحب نے تو نہ صرف صحابہ کرام بلکہ انبیائے معصومین پر بھی تنقیدیں کی ہیں اور ان کی غلطیاں بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ ان کی طرف گناہ کو بھی منسوب کیا ہے۔ لہٰذا ان کا یہ کہنا کہ انبیاء معصوم ہیں ان کی صرف ظاہرداری ہی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

(۱) "نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا"۔ (رسائل و مسائل ج ۱ ص ۳۱)

دیکھئے۔ غلطی تو غلطی، مودودی صاحب نے یہاں کھینچ تان کر ایک بہت بڑا گناہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے ذمہ لگا دیا۔ حالانکہ قبطی ظالم و کافر کو آپ کا ایک مکہ مارنا سرے سے گناہ بھی نہ تھا چہ جائیکہ بڑا گناہ۔

(۲) "جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک اور غلطی ہوتی ہے اسی طرح انبیاء سے ہو سکتی ہے۔ اور یہ ایک لطیف حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور جان لیں کہ یہ بھی بشر ہیں"۔ (تفہیمات جلد دوم ص ۴۳)

(۳) "حضرت یونس علیہ السلام سے فریضۂ رسالت میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا"۔ (تفسیر تفہیم القرآن ج ۱ حاشیہ ص ۲۱۲، ۲۱۳)

(۴) سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے کہ "حضورؐ سے اپنی پوری پیغمبرانہ زندگی میں بس یہی چند لغزشیں ہوئی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے فوراً اصلاح فرما دی"۔ (منصب رسالت نمبر ۲۷)

انبیاء کے متعلق مزید حوالجات کے لئے بندہ کی تالیف "مودودی مذہب" اور "تنقیدی نظر" ملاحظہ فرمائیں۔

### بے داغ شخصیت

صحابہ یا انبیاء کے متعلق انہوں نے جو کچھ لکھا۔ اس کا نمونہ آپ نے ملاحظہ فرما لیا۔ اب وہ عبارتیں ملاحظہ فرمائیں جن میں انہوں نے اپنی پاکدامنی ظاہر فرمائی ہے۔

(ل) "میری تحریریں صرف اسی ملک میں نہیں دنیا کے ایک اچھے خاصے حصے میں پھیلی ہوئی ہیں اور میرے رب کی مجھ پر یہ عنایت ہے کہ اس نے میرے دامن کو داغوں سے محفوظ رکھا ہے"۔ (بیان مودودی بحوالہ روزنامہ مشرق لاہور ۲۶ اکتوبر ۶۳ء)

(ب) "خدا کے فضل سے میں کوئی کام یا کوئی بات جذبات سے مغلوب ہو کر نہیں کیا کرتا۔ ایک ایک لفظ جو میں نے اپنی تقریر میں کہا ہے تول تول کر کہا ہے اور یہ سمجھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا حساب مجھے خدا کو دینا ہے نہ بندوں کو۔ چنانچہ میں اپنی جگہ بالکل مطمئن ہوں کہ میں نے کوئی ایک لفظ بھی خلاف نہیں کہا"۔ (ترجمان القرآن مارچ، اپریل، مئی، جون ۱۹۴۵ء)

(۲) علماء کرام کے اعتراضات کے جواب میں مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"ان الزامات کا ثبوت فراہم کرنے میں جیسی کچھ محنت کی جا رہی ہے اور جس جانفشانی کے ساتھ ہزاروں صفحات کے مضامین میں سے لفظ چن چن کر ہمارے خیالات کا ایک ایسا مجموعہ تیار کیا جا رہا ہے جو خود ہمارے علم میں بھی پہلی مرتبہ انہی حضرات کے واسطہ سے آیا ہے وہ چاہے اوروں کی نگاہ سے مخفی ہو مگر ہماری نگاہ سے پوشیدہ نہیں ہے .... اور یہ اصول قرآن و حدیث یا طریق سلف میں کہاں سے اخذ کیا گیا ہے کہ تم ضرور ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر لوگوں کو مطعون کرنے کی وجوہ تلاش کرو اور پھر بھی کام نہ چلے تو اپنی طرف سے کچھ ملا کر فردِ جرم مکمل کرو"۔ (رسائل و مسائل ج ۱ ص ۱۷۵)

اس عبارت کی بنیاد پر مودودی صاحب اور ان کی ساری جماعت سے ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر مودودی لٹریچر میں سے علماء اسلام ڈھونڈھ کر وہ الفاظ و عبارات تلاش کریں جو قابل اعتراض ہوں تو یہ اصول قرآن، حدیث اور طریق سلف کے خلاف ہو۔ لیکن مودودی صاحب صدیوں پہلے کی تاریخی کتابوں میں سے خلفاء و صحابہ کرام کے بارے میں چن چن کر وہ باتیں لکھیں جن میں ان مقدس شخصیتوں سے بدظنی پیدا ہوتی ہے تو یہ اصول مودودی صاحب کے لئے کیونکر جائز ہو سکتا ہے اور اس کی آڑ کیا ضرورت ہے! اپنے اوپر تنقید کرنے کا جو حق آپ علماء کو نہیں دیتے وہ اپنے لئے صحابہ کرام بلکہ انبیاء عظام علیہم السلام کے بارے میں کیوں جائز بلکہ ضروری سمجھتے ہیں؟

### حیرت انگیز تعریف

حضرت معاویہ کے متعلق مودودی صاحب نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ سابقہ عبارات میں آ چکے ہیں۔ اب مدحیہ الفاظ بھی سن لیجئے:

"حضرت معاویہؓ کے محامد و مناقب اپنی جگہ پر ہیں ان کا شرف صحابیت بھی واجب الاحترام ہے۔ ان کی یہ خدمت ناقابل انکار ہے کہ انہوں نے پھر سے دنیائے اسلام کو ایک جھنڈے تلے جمع کیا اور دنیا میں اسلام کے غلبے کا دائرہ پہلے سے زیادہ وسیع کر دیا۔ ان پر جو شخص لعن طعن کرتا ہے وہ بلاشبہ زیادتی کرتا ہے۔ لیکن ان کے غلط کام کو تو غلط کہنا ہی ہو گا۔ اسے صحیح کہنے کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم اپنے صحیح و غلط کے معیار کو خطرے میں ڈال رہے ہیں"۔ (ترجمان القرآن جولائی ۶۵ء ص ۵۲)

یہ عبارت بھی مودودی صاحب کی تقیہ بازی کا ایک شاہکار ہے۔ یہ بھی لکھتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ سیاسی اغراض کے لئے شریعت کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی، منبر رسول پر عین روضۂ نبوی کے سامنے حضرت علیؓ کو گالیاں دیتے رہے۔ زیاد کو اپنا بھائی بنانے کے لئے اپنے والد کے زنا پر شہادتیں لیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ صاحب مناقب و محامد ہیں۔ ان کا شرف صحبت قائم ہے۔ وہ واجب الاحترام ہیں اور ان کی اسلامی خدمات ناقابل انکار ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معاویہ نام کی کوئی دو شخصیتیں ہیں۔ ایک وہ ہیں جن کے متعلق گذشتہ صفحات میں تذکرہ ہے اور دوسرے وہ ہیں جن کی مدح اس عبارت میں ہے۔ پہلے معاویہ تو نعوذ باللہ فاسق و فاجر ہیں اور دوسرے معاویہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کا احترام واجب ہے یا حضرت معاویہ تو ایک ہی ہیں جن کا ذکر کیا گیا؟ لیکن کبھی وہ صالح بن جاتے ہیں اور کبھی فاسق۔ اگر شرعی حدود کو سیاسی اغراض کے لئے پامال کرنے والا اور نعوذ باللہ اپنے والد کے زنا کی شہادتیں لینے والا بھی بزرگ ہی رہتا ہے تو پھر دنیا میں کوئی ایسا شخص بھی ہے۔ جس کو بزرگ کہنا جائز نہ ہو، کیا مودودی صاحب کے نزدیک صالح کی یہی تعریف ہے۔ کیا مودودی صاحب صحیح اور غلط، صالح اور فاسق کے معیار کو خود ہی تو خطرے میں نہیں ڈال دیا؟

### سید قطب

سید قطب مصری (جس کو مصری حکومت نے موت کی سزا دی) کی ایک عربی کتاب کا ترجمہ "اسلام کا نظام عدل" کے نام سے مودودی جماعت نے پاکستان میں شائع کیا ہے۔ اس میں حضرت عثمانؓ کی خلافت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:- (ل) مجھے پورا یقین ہے کہ اگر حضرت عمرؓ کا دور چند سال اور باقی رہ جاتا یا شیخین کے بعد تیسرے خلیفہ حضرت علیؓ ہوتے۔ بلکہ اگر مسند خلافت پر آتے وقت

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

هفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۔ ۵ رمئی ۱۹۶۷ء

# ٹرکی کے مہمانِ عزیز کی آمد

## موتمر عالم اسلامی کا اجلاس

یہ ہفتہ مغربی پاکستان کے لئے اس اعتبار سے اہم تھا کہ ٹرکی کے وزیر اعظم سلیمان ڈیمیرل پاکستان کے دورے پر تشریف لائے۔ کراچی میں موتمر عالم اسلامی کی کانفرنس کے اجلاس منعقد ہوئے۔ لاہور میں موتمر کے سرکردہ افراد نے عوام سے خطاب کیا اور مجالس مذاکرہ منعقد ہوئیں۔

### ٹرکی اور پاکستان کے باہمی رشتے

ٹرکی اور پاکستان دو ایسے برادر ملک ہیں جن کے درمیان سب سے بڑا رشتہ اسلام کا ہے۔ اس رشتہ کو جتنا زیادہ مستحکم کیا جائے گا۔ ان کے باہمی تعلقات اتنے ہی زیادہ مضبوط ہوں گے۔ اس حقیقت کو اب سب مسلمان ممالک محسوس کرنے لگے ہیں کہ ان کے درمیان تعلقات زیادہ قریبی ہونے چاہئیں۔

### مغربی سامراج

لیکن ان تعلقات کے قریب تر ہونے کی راہ میں سب سے بڑا مانع مغربی سامراج رہا ہے۔ عالم اسلام کے انتشار و زوال کا حقیقی سبب مغربی استعمار کی دو سو سالہ مخالف اسلام کارروائیاں ہی ہیں۔

تاہم اس امر سے خبردار رہنے کی ضرورت ہے کہ یہ مغربی سامراج آج اپنے بقا و تحفظ کے لئے مسلمانوں کی متحدہ طاقت کو ڈھال کے طور پر استعمال کرنے کے داؤں بھی لگا رہا ہے

### عالم اسلام کا اتحاد صرف اسلام کے لئے ہونا چاہیئے

جو لوگ مشرق و مغرب کی دو سو سالہ سیاسی تغیر و انقلاب کی تاریخ سے کما حقہٗ واقف ہیں اور اپنے کسی خاص رجحان کے تابع نہیں ہیں۔ ان سے یہ امر پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ آج عالمی سیاست ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے جہاں یا تو مغربی استعمار قطعی دم توڑ دے گا یا مشرق کی قومیں بالخصوص مسلمان ملکوں کو اپنی ڈھال بنا کر اپنے لئے دوبارہ مستقبل کی زندگی فراہم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ وقت کے اس خطرناک معاملہ کی اہمیت کو نظری مسائل اور نظریاتی گفتگوؤں میں محو ہو کر نہیں سمجھا جا سکتا۔

یہ بات مسلمان ملکوں کے سرکردہ افراد اور دانشوروں کے ہزار بار سوچنے کی ہے۔ ہمیں توقع کرنا چاہیئے۔ کہ اسلامی ملکوں کے سربراہ اپنی ملاقاتوں میں اس صورت حال کو نظر انداز نہیں کرتے ہوں گے، اور موتمر عالم اسلامی کے مندوبین کو تو بالخصوص معاملہ کی اس نازک و پیچیدہ حیثیت سے ہرگز ناواقف نہیں ہونا چاہیئے۔

ہمیں اسلام بھی عزیز ہے۔ عالم اسلام کا اتحاد بھی عزیز ہے۔ لیکن مغربی سامراج کے مستقبل کے تحفظ اور اس کی بقاء کی ڈھال بننے کے لئے نہیں، بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے غلبے اور عالم انسانیت کی رہنمائی کے لئے۔

---

# صدر مملکت کے ارشادات :-

### اہم باتیں

۲۶۔ اپریل کے اخبارات میں صدر مملکت سے منسوب ایک تقریر شائع ہوئی ہے جو آپ نے اپنی کابینہ کے ارکان اور اعلیٰ سرکاری افسروں کے سامنے کی۔ اس تقریر میں منجملہ اور باتوں کے آپ نے فرمایا کہ:-

" پاکستان اس لئے حاصل کیا گیا تھا کہ یہاں عوام اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کر سکیں ۔

لیکن ان بنیادی اصولوں کی تشریح عصر حاضر میں اسلامی معاشرے کی ضرورتوں کے مطابق ہونی چاہیئے"۔

آپ نے مزید فرمایا کہ:-

" بعض عناصر جو پاکستان کے تصور اور نظریے کے مخالف تھے، اب اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اسلام کا سہارا لینے کی کوشش کر رہے ہیں اور ملک میں سیاسی ملاازم قائم کرنا چاہتے ہیں"۔ (امروز ۲۶۔ اپریل ۱۹۶۷ء)

صدر نے یہ خطاب ۵۷ منٹ تک کیا تھا۔ اخبار میں اسے بجائے مکمل متن کی صورت کے علیحدہ اور بے ربط ٹکڑوں کی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ صدر محترم کے مندرجہ بالا ارشادات کس سیاق و سباق میں کہے گئے تھے۔ بہر حال اخباری رپورٹنگ کو ہی سامنے رکھتے ہوئے ان ارشادات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ دراصل صدر کے یہ ارشادات ایک بہت بڑی واقعیت کے حامل ہیں۔

ہم ان میں سے بعض باتوں کو اسلام کی رو سے بجا قرار دینے میں تامل کریں گے لیکن صدر کی بیان فرمودہ چند حقیقتوں سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

### تاریخی صداقت

صدر نے یہ بات بالکل صحیح فرمائی ہے کہ " پاکستان اس لئے حاصل کیا گیا تھا کہ یہاں عوام اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کر سکیں"، یہ ایک تاریخی صداقت ہے جسے صدر نے ظاہر فرمایا۔

آخر کسے نہیں معلوم کہ پوری تحریک پاکستان اسی نقطہ پر گھومتی رہی ہے کہ مسلمان اپنے جداگانہ وطن میں اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔

انگریز کی حکومت مسلمانوں کو اس لئے بھی ناپسند تھی کہ اس نے ایسے قوانین بنائے جن کی وجہ سے مسلمان اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق زندگی بسر نہیں کر سکتے تھے۔ اور ہندوؤں کے ساتھ مشترکہ وطنیت و قومیت سے بھی مسلمانوں کو اس لئے انکار تھا کہ اس صورت میں اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنا ممکن نہیں ہوتا

پاکستان کے قیام کا یہ مقصد بیان کر کے صدر نے بتا دیا کہ یہاں کی قانون سازی اور سیاسی، انتظامی، عدالتی، سماجی، معاشرتی، اقتصادی، معاشی اور تعلیمی فضا ایسی ہونی چاہیئے جس سے مسلمانوں کے لئے اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنا ممکن و آسان ہو جائے۔

### غور و فکر کی مستحق بات

اس مرحلہ پر یقیناً یہ بات صدر پاکستان کے ہی غور و فکر کی زیادہ مستحق ہے کہ کیا واقعی آج ملک میں سیاسی قانونی، انتظامی، سماجی، تعلیمی اور معاشی فضا ایسی ہے کہ مسلمان اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کر سکیں؟ اگر نہیں ہے تو کیوں نہیں ہے؟ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ آخری چارہ کار کے طور پر اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کر سکنے کی سیاسی، سماجی، قانونی، تعلیمی اور معاشی فضا پیدا کرنے کی توقع مسلمانانِ پاکستان سوائے صدر کے اور کس سے کریں؟ اور ان غیر اسلامی قوانین کے خلاف کیوں نالاں نہ ہوں۔ جن کی وجہ سے نہ صرف اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق مسلمان زندگی بسر نہیں کر رہے ہیں بلکہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں عائلی قوانین کی مثال سب کے سامنے موجود ہے۔

### اسلام کے بنیادی اصولوں کی تشریح اور معاشرے کی ضروریات

البتہ دوسری بات جو صدر نے فرمائی ہے کہ " لیکن ان بنیادی اصولوں کی تشریح، عصر حاضر میں اسلامی معاشرہ کی ضرورتوں کے مطابق ہونی چاہیئے"۔ کچھ زیادہ واضح نہیں ہے۔ ممکن ہے اخباری رپورٹنگ میں ایسے جملے رہ گئے ہوں جو اس کی وضاحت کرنے والے ہوں۔ لیکن صرف اس ایک جملے سے بعض غلط فہمیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس لئے کہ:-

اولاً تو کسی بنیادی اصول کی تشریح کسی معاشرہ کی ضرورت کی پابند نہیں ہوا کرتی۔ اگر اصول ضرورت کا پابند ہو جائے تو پھر وہ اصول ہی کب رہے گا۔ ایک عام چلتی ہوئی بات بن جائے گی۔ پھر جہاں بات ایسے بنیادی اصولوں کی ہے جن کا تعلق خدا اور رسول کے احکام سے ہے، وہاں معاشرے کی ضرورت کا انہیں پابند بنایا ہی نہیں جا سکتا۔ اگر ایسا کیا جائے گا تو اس سے ان اصولوں میں قطع برید اور تحریف و تغیر کا سلسلہ چل نکلے گا

مودودی صاحب کا فلسفۂ حکمت عملی اور پرویز صاحب کا مرکزِ ملت کا نظریہ اسی انداز فکر کا حامل ہے اور ظاہر ہے کہ صدر گرامی کا یہ منشاء نہیں ہونا چاہیئے۔

عصر حاضر ہو یا کوئی اور عصر، اسلامی معاشرہ کی ضرورتوں کا تعین، اسلام کے بنیادی اصولوں کی مطابقت میں کرنا ضروری ہے نہ کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کی تشریح اسلامی معاشرہ کی ضرورتوں کی مطابقت میں کی جائے۔

## زوال پذیر معاشرہ کے تقاضے اور دین حق

ایک ایسا معاشرہ جو دو تین صدیوں کی فرنگی غلامی کے دور سے گذرا ہو، اور ان دو تین صدیوں میں اس کی ضروریات تمام کی تمام غیروں کی حکمرانی کے دباؤ کی پیدا کردہ ہوں۔ جہاں عقائد و اعمال اور مفادات کا ایک زبردست بگاڑ پھیل چکا ہو، اس معاشرہ کی ضرورتوں کی مطابقت میں اسلام کے کسی بنیادی اصول کی تشریح کرنا اسلام کو بھی بگاڑ دینے کی نادانی کے مترادف ہے۔ ایسے معاشرہ کی ضروریات کا تعین پہلے اسلام کے بنیادی اصولوں کے تقاضوں کی روشنی میں کیا جانا چاہیئے۔ یہی صورت نجات کی ہے۔

## بنی اسرائیل کی مثال

اس معاملہ میں ہمارے سامنے بنی اسرائیل کی مثال موجود ہے۔ وہ مصر کے فرعونی دور میں مدتوں غلامی کی زندگی بسر کرتے رہے اور ان کا معاشرہ ہر طرح کے بگاڑ سے آلودہ ہو چکا تھا، لیکن جب انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رہنمائی میں غلامی سے نجات دلائی گئی اور از سر نو دین حق کے مطابق زندگی بسر کرنے کا ماحول ملا تو یہ نہیں کیا گیا کہ صدیوں کی غلامی سے بگڑے ہوئے ان کے معاشرے کی ضروریات کی مطابقت، اصول دین بنائے گئے ہوں بلکہ ان کے رجحانات کے علی الرغم ان کے معاشرے کی ضروریات دین حق کے اصولوں کی روشنی میں متعین کی گئیں۔ قرآن حکیم نے اس کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔

## سیاسی مقاصد اور اسلام کا سہارا

تیسری بات صدر محترم نے یہ ارشاد فرمائی ہے کہ "بعض عناصر جو پاکستان کے تصور اور نظریے کے مخالف تھے اب اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اسلام کا سہارا لینے کی کوشش کر رہے ہیں اور ملک میں سیاسی ملاازم قائم کرنا چاہتے ہیں"۔

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ محض سیاسی مقاصد کی خاطر اسلام کا سہارا لے رہے ہیں اور صرف اقتدار کے طالب ہیں۔ ان کا یہ طرز عمل نہ ملک و ملت کے لئے مفید ہے اور نہ دین اور مذہب کے لئے۔ ایسے گروہوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جانی چاہیئے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ اور یہ کیسے معلوم ہوا کہ محض سیاسی مقاصد کی خاطر وہ اسلام کا سہارا لے رہے ہیں؟ اور اس سیاسی ملاازم کی کیا تعریف ہے؟ جسے وہ ملک میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

## علماء دین کی خدمات

جہاں تک علماء دین کی کوششوں کا تعلق ہے، برصغیر کی پوری مسلم تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ ان حضرات نے ایک لمحہ کے لئے بھی دین کو حصول اقتدار کا ذریعہ نہیں بنایا۔

مغل تاریخ کا یہ واقعہ کسے نہیں معلوم کہ جب مہابت خاں نے جہانگیر کو ایک بار اپنی حراست میں لیکر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ آپ یہ تخت شاہی خالی ہے اسے سنبھال کر دین کو بالا کیجیئے تو آپ نے صاف جواب دے دیا کہ "فقیر کو تخت سے کیا سروکار ہم تو صرف دین کے خادم ہیں"۔ اسی طرح جب حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جہاد شروع فرمایا تو ملک کے امراء و والیان ریاست کو صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ہمارا مقصد محض بعید الوطن بے گانگاں سے ملت کو آزادی دلانا ہے اور دین کو قائم کرنا ہے حکومت و سلطنت آپ ہی کو مبارک رہے۔

## علماء اپنا اقتدار نہیں دین کا اقتدار چاہتے ہیں

اسی طرح برطانوی دور اقتدار میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ علماء حق نہ خطابات کے خواہاں ہوئے نہ اعزاز کے نہ مال کے نہ دولت کے نہ کسی عہدے اور منصب کے، بلکہ جہاد آزادی میں اپنی عمریں صرف کرتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد بھی کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی کہ علماء نے وزارت و صدارت کے منصب کی خواہش کی ہو۔ البتہ دین کی سربلندی

اور احکام دین کے نفاذ کا ضرور مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ اور اسی جہت سے سیاسی جد و جہد بھی کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اسے نہ سیاسی ملاازم کہا جا سکتا ہے اور نہ سیاسی مقاصد کے لئے اسلام کا سہارا لینا۔

## ایک قابل غور بات

اس سلسلے میں ایک اور بات بھی قابل غور ہے۔ جب یہ ملک مسلمان عوام کا ہے۔ اسلام کے نام سے اس کا وجود عمل میں آیا ہے۔ اور صدر محترم کے ارشادات کے مطابق اسے حاصل ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ یہاں عوام اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کر سکیں تو ظاہر ہے اسلام کو جاننے اور سمجھنے والے اور اس پر پوری طرح سچائی سے عمل کرنے والوں کا ذمہ دارانہ مناصب پر آنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے کہ :-

جو لوگ اسلام کے بنیادی اصول ہی نہ جانتے ہوں اور نہ ان کی زندگیاں ان اصولوں کے مطابق ہوں وہ عوام کی زندگیوں کو ان اصولوں کے مطابق ڈھالنے کا کام انجام ہی نہیں دے سکتے۔

حکومت تک پہنچنے کا جمہوری حق اگر دین نہ جاننے والے ایک پاکستانی کا ہو سکتا ہے تو دین جاننے والے اور اس پر عمل کرنے والے پاکستانی کا حق اولی الذکر سے کہیں فائق ہونا چاہیئے۔

## نظریہ پاکستان کی حامی کون؟ اور مخالف کون؟

رہی پاکستان کے نظریہ اور تصور کی مخالفت والی بات تو ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ پاکستان کا صحیح معنی میں کون موافق ہے اور کون مخالف۔

پاکستان کے تصور و نظریہ کی بنیاد اسی امر پر تو ہے کہ مسلمان اپنے دین کے اعتبار سے ایک جداگانہ ملت ہیں۔ اس نظریے کے حامی وہ لوگ تو کہے نہیں جا سکتے جو مسلمانوں کو انگریزی تہذیب و تمدن، انگریزی نظام تعلیم اور انگریزی حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کا سبق دیتے رہے۔ اور خود بھی اسی رنگ میں رنگے گئے۔ ایک جداگانہ ملت کا نظریہ تو ان لوگوں نے ہی دیا جو ایک طرف مسلمانوں کو ہندو تمدن و معاشرت قبول کرنے سے روکتے رہے اور دوسری طرف انگریزی تہذیب و ثقافت اختیار کرنے سے باز رہنے کی تلقین کرتے رہے۔

## سیاسی ملاازم یا امریکی مسٹرازم؟

گذشتہ ایک صدی کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ یہ دونوں کام صرف علماء دین کے طبقے نے انجام دیئے۔ اور اس نظریہ کے اصل محافظ و حامی صرف علماء دین ہی کہے جا سکتے ہیں۔ پاکستان میں بھی علماء ہی ہیں جو معاشرہ کو خالص اسلامی رکھنے پر زور دے رہے ہیں اور اسے مغربی تمدن و تہذیب میں ضم ہونے سے بچانے کی جد و جہد کر رہے ہیں۔ اگر تصور و نظریۂ پاکستان کا مطلب یہی ہے۔ پھر تو اس کے اصل مخالف وہ لوگ ہیں جو پہلے انگریز کے حامی تھے اور اب امریکہ کے معاون بنے ہوئے ہیں۔ دراصل یہاں سیاسی ملاازم کے بجائے برطانوی اور امریکی مسٹرازم پاکستان کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے اور ملک و ملت کو اس خطرہ سے بچانا نہایت ضروری ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ بات صدر گرامی پر مخفی نہیں ہو گی

---

# شاہ سعود کا انکشاف

۲۶۔ اپریل اور ۲۸۔ اپریل کے "نوائے وقت" و "امروز" وغیرہ اخبارات میں سعودی عرب کے سابق بادشاہ شاہ سعود کا ایک بیان اور صوت العرب ریڈیو اسٹیشن سے کی گئی ایک تقریر کے چند اقتباسات شائع ہوئے ہیں۔ جن سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ عرب اور مشرق وسطیٰ کی موجودہ سیاست کے پس پردہ کون سی اصلیت اور کس کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔

یاد رہے کہ شاہ سعود نومبر ۱۹۶۴ء میں اپنے بھائی فیصل کے حق میں تخت سے دستبردار ہو کر یورپ چلے گئے تھے۔ وہ اپنی بقیہ زندگی سکون اور خاموشی کے ساتھ گذارنا چاہتے تھے۔ لیکن یورپ میں رہ کر جب انہیں براہ راست یہ پتہ چلا کہ مغرب کی سامراجی طاقتیں عالم عرب کے متعلق کیسے کیسے ارادے رکھتی ہیں اور عرب کی ابھرتی ہوئی انقلابی

قوت کو کن کن ہتھکنڈوں کے ذریعہ دبا دینا چاہتی ہیں تو پھر انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ عرب واپس جائیں اور اپنے ہم قوموں کو اصل حالات سے آگاہ کریں۔ اس مقصد کے لئے سوائے قاہرہ کے اور کون سی جگہ موزوں ہو سکتی تھی۔ کیونکہ یہیں عرب کی وہ انقلابی طاقت نشوو نما پا رہی ہے۔ جس نے ۱۹۵۶ء میں برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کی ملی بھگت اور جارحیت کو نہر سویز کے کنارے شکست فاش دی اور اب بھی عالمگیر سامراجیت کے عزائم کے سامنے ایک چٹان کی صورت میں سینہ سپر بن کر کھڑی ہوئی ہے۔

شاہ سعود مالی اعتبار سے ناصر یا مصر کے محتاج نہیں ہیں۔ اگر عیش پرستانہ زندگی ہی انہیں بسر کرنا منظور رہتا تو یورپ میں اس کے لئے بہتر اور آزادانہ مواقع میسر تھے یورپ سے انہیں مصر کسی دباؤ کے تحت لایا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ لیکن وہ بادشاہت کے زمانہ سے ہی اس امر سے خوب واقف تھے کہ امریکہ اور برطانیہ اپنے مقاصد کے لئے ان سے کام لینے کے کیا کیا جتن کرتے رہے۔ بوریمی کے مسئلہ پر انہوں نے برطانیہ سے جنگ آزما ہونے سے بھی دریغ نہیں کیا تھا۔ اسلامی بلاک کا نظریہ سب سے پہلے امریکہ کے سابق صدر آئزن ہاور نے ان کے سامنے ہی رکھا تھا۔ اس لئے اس نظریہ کے پس پردہ عزائم سے وہ خوب واقف تھے۔ اب یورپ کی دو سالہ رہائش نے ان کے سامنے بہت سی حقیقتیں واضح کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ہم وطنوں، ہم قوموں اور ہم مذہبوں کو سامراجی سازشوں اور سامراجیوں کے ارادوں سے آگاہ کرنے کے لئے مصر آنا ضروری سمجھا۔ ان کا حالیہ بیان اور تقریر اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

## سعودی عرب میں غیر ملکی سپاہی اور امریکہ و برطانیہ کا اثر و نفوذ

مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کو بیان دیتے ہوئے سابق شاہ سعود نے کہا کہ:۔

"سعودی عرب میں کرائے کے غیر ملکی سپاہیوں کی موجودگی اور ملک میں امریکہ و برطانیہ کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کے پیش نظر مجھے تخت و تاج دوبارہ واپس لینے پر غور کرنا پڑے گا۔" (ا۔ف۔ پ و پ، پ ا)

(نوائے وقت و امروز ۲۶۔اپریل ۱۹۶۷ء)

## صدر ناصر کے خلاف گٹھ جوڑ اور فوجی تیاریاں

شاہ سعود کی یہ بات کہ سعودی عرب میں کرائے کے غیر ملکی سپاہی موجود ہیں امریکہ و برطانیہ کا اثر و نفوذ وہاں بڑھ رہا ہے اور اس کا حقیقی مقصد عربوں کو کمزور بنانا ہے اس کی تصدیق نوائے وقت میں شائع شدہ اس اطلاع سے بھی بخوبی ہو جاتی ہے:۔

"یمن کے شاہ پرستوں اور ان کے حامی سعودی عرب کے شاہ فیصل نے صدر ناصر کی افواج سے مقابلہ کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ مصر کی فضائیہ کا مقابلہ کرنے کے لئے شاہ فیصل اپنی فضائیہ کو برطانیہ کے "ناکر ہنٹر" اور "لائٹننگ" جیٹ طیاروں اور امریکہ کے زمین سے فضا میں مار کرنے والے "ناکر میزائل" سے لیس کر رہے ہیں"۔

"یمن کی سرحد کے ساتھ شمال میں سعودی عرب کے شہروں "مشاعت"، "جیزان" "خمیس" اور "نجران" میں میزائلوں کے اڈے، راڈر کی تنصیبات اور جیٹ طیاروں کے اڈوں کی تعمیر تیزی سے جاری ہے۔ اور امید ہے کہ اگلے ۲ ماہ میں یہ تمام انتظامات مکمل ہو جائیں گے"۔

"امام البدر کے یمن میں کرائے کے برطانوی ہوا باز اور میزائلوں کے امریکی ماہرین ٹھیکے پر طیاروں کی جنگ اور میزائلوں کی کارکردگی کے ذمہ دار ہیں"

(نوائے وقت ۲۶۔اپریل ۱۹۶۷ء)

## ناصر اور مصر کے خلاف مورچہ بندی

"نوائے وقت" کی اس اطلاع سے بالکل واضح ہو گیا ہے کہ سعودی عرب اور بدر کے مقبوضہ علاقہ یمن میں کس درجہ امریکی و برطانوی اثر و نفوذ قائم ہو چکا ہے اور کس طرح کرائے کے امریکی و برطانوی فوجی اور ماہرین وہاں شب و روز کام کر رہے ہیں۔

یمن کی سرحدات کے قریب فوجی اڈوں اور مورچوں کی تعمیر بتا رہی ہے کہ یہ تیاریاں کس کے خلاف ہیں۔ اس طرف عربوں اور مسلمانوں کا دشمن اسرائیل تو ہے نہیں کہ یہ تیاریاں اس کے خلاف بتائی جا سکیں۔ صاف ظاہر ہے کہ اس تیاری سے مقصود ناصر اور مصر کی قوت ختم کرنا ہے۔

## تیل کی آمدنی کا کثیر حصہ امریکہ و برطانیہ واپس جا رہا ہے

نیز سعودی عرب کو تیل سے حاصل ہونے والی رائلٹی کی رقم کا بہت بڑا حصہ کس طرح کرائے کے امریکی و برطانوی فوجیوں اور ماہرین کی بڑی بڑی تنخواہوں، ٹھیکوں اور فوجی ساز و سامان کی خریداریوں کی صورت میں امریکہ و برطانیہ کے ہی ہاتھوں میں واپس جا رہا ہے۔

## شاہ سعود کے خلاف سازش کی گئی تھی

شاہ سعود نے اپنی تقریر میں کہا کہ:۔ "میں تاج و تخت سے برضا و رغبت خویش دستبردار نہیں ہوا بلکہ میرے خلاف سازش کی گئی اور ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ مجھے سعودی عرب چھوڑ کر چلے جانے پر مجبور کر دیا گیا، کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ ملک میں کشت و خون شروع ہو جائے"۔ (نوائے وقت اور امروز ۲۸ اپریل ۱۹۶۷ء)

یہ سازش یقیناً امریکہ و برطانیہ کے ایما پر عمل میں آئی ہوگی۔ اس لئے کہ شاہ سعود برطانیہ کے نزدیک تو اس لئے ناقابل اعتماد تھے کہ انہوں نے بوریمی کے علاقہ پر برطانیہ کا حق ملکیت تسلیم نہیں کیا تھا بلکہ برطانیہ کے خلاف جنگ کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اور برطانیہ سے سفارتی تعلقات بھی توڑ ڈالے تھے۔ اور امریکہ اس لئے ان سے خوش نہیں رہا تھا، کہ انہوں نے عرب اتحاد کو کمزور بنانے والے آئزن ہاور کے مرتبہ اسلامی بلاک کے مزعومہ منصوبہ پر سرگرمی اور پوری دلچسپی کے ساتھ کام نہیں کیا۔ چنانچہ شاہ سعود کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ ان کے خلاف سازش کی گئی تھی۔

## سعودی عرب سے سامراجی اثر و نفوذ ختم کرنے کے لئے سعودی عرب واپس جانے کا پروگرام

شاہ سعود نے اپنی نشری تقریر میں کہا کہ:۔ "میرے ملک کے عوام آج کل جن مشکل حالات میں گرفتار ہیں، میں انہیں نا دیر برداشت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا میں نے اپنے عوام کو نجات دلانے کے لئے واپس جانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ خواہ اس کی خاطر مجھے کتنی بڑی قیمت ادا کیوں نہ کرنی پڑے"

انہوں نے سعودی عرب کے شہروں اور دیہاتوں میں بسنے والے عوام سے کہا کہ "آپ اپنی صفیں مضبوط کر لیں اور آنے والے ہر قسم کے واقعات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں"۔ (امروز ۲۸۔اپریل ۱۹۶۷ء)

## موجودہ حکمران طبقے کا سامراجیوں سے گٹھ جوڑ

سابق شاہ نے اپنی تقریر میں الزام لگایا ہے کہ "سعودی عرب کے موجودہ حکمران طبقے نے اپنے عرب بھائیوں کے خلاف سامراجیوں سے گٹھ جوڑ کر لیا ہے"۔

(امروز ۲۸ اپریل ۱۹۶۷ء و نوائے وقت)

## یمن کی سرحد پر متعین فوجیوں سے شاہ کا خطاب سازشوں سے ہوشیار رہیئے!

شاہ سعود چند دن ہوئے جمہوریہ یمن بھی گئے اور وہاں سرحد پر متعین فوجیوں کے حالات کا معائنہ کیا۔ چنانچہ ان فوجی دستوں سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ:۔

"آپ کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں، اُن کے دام میں آنے سے بچیں اور یمنی عوام کے خلاف اشتعال انگیزیوں کا شکار بننے سے پرہیز کریں"۔ (امروز ۲۸ اپریل ۱۹۶۷ء)

شاہ سعود کے ان انکشافات کے بعد اب اس امر میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہ جاتا کہ عدن سے اردن تک اور خلیج فارس سے صحرائے نجد تک امریکی و برطانوی سازشوں، خفیہ کارروائیوں اور فوجی مداخلتوں کا ایک جال پھیلا رہا ہے جس کا مقصد صدر ناصر کو ناکام بنانا، عربوں کو متحد نہ ہونے دینا، مشرق وسطیٰ اور عرب دنیا کو باہمی جنگ و پیکار میں مبتلا کر دینا اور مسلمان ملکوں میں انتشار پھیلانا ہے تاکہ اس سارے علاقہ پر ان کی سیاسی و اقتصادی گرفت مضبوط تر ہو جائے اور ان کا ساختہ پرداختہ اسرائیل طاقتور بن کر اس پورے علاقہ پر حاوی رہے۔

## حکومت روس کا ایک بیان

اس سلسلہ میں حکومت روس کا ایک بیان بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔ جو ۲۸۔اپریل کے امروز اور نوائے وقت وغیرہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔

### اسرائیل کو انتباہ

"ماسکو ۲۷ اپریل۔ روس نے گذشتہ روز اسرائیل پر الزام لگایا ہے کہ اس نے ۷ اپریل کو شام پر حملہ کیا تھا۔ روس نے اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ اسرائیل کی اس خطرناک پالیسی کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے روس نے یہ انتباہ ایک بیان میں کیا ہے جو گذشتہ روز ماسکو میں اسرائیل کے سفیر کو دیا گیا اس بیان میں کہا گیا ہے کہ روس کی حکومت بار بار اسرائیل کی حکومت کی توجہ مشرق قریب کی خطرناک صورت حال کی طرف مبذول کرا چکی ہے جو اسرائیل کے انتہا پسند اور جنگ پسند حلقوں نے ہمسایہ عرب ملکوں کی آزادی و خود مختاری کے خلاف اختیار کر رکھی ہے"
(نوائے وقت ۲۸ اپریل ۱۹۶۷ء)

شاہ سعود کے ان انکشافات اور روس کے اس انتباہ کے بعد دیکھیں ہمارے دوست اب کونسی ایسی دور کی نئی کوڑی لاتے ہیں جس سے پھر ظاہر کر سکیں کہ صدر ناصر اسرائیل کا ایجنٹ ہے۔ اسرائیل اور اشتراکی روس ایک دوسرے کے حلیف ہیں اور امریکہ اور برطانیہ کہیں کوئی سازش نہیں کر رہے۔ سامراج دوست ملکوں میں ہر طرح خیریت ہے اور ان کا اسلام و آزادی بالکل محفوظ ہیں۔

# مسلمان اکثریت اور اقلیتی فرقے

### فراخدلانہ اور رواداری رویہ

پاکستان کے بارے میں ہم یہ بات نہایت اعتماد اور فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہاں کی اکثریتی آبادی یعنی سنی مسلمانوں نے اقلیتی فرقوں کے ساتھ خواہ وہ غیر اسلامی فرقے ہوں یا وہ فرقے ہوں جو سنی عقائد و مسلک کے خلاف عقیدہ و مسلک رکھتے ہوئے خود کو مسلمان بتلاتے ہیں ہمیشہ زبردست فراخدلی اور رواداری کا اظہار کیا ہے۔

مسلم آبادی نے کبھی اس بات کی پرواہ ہی نہیں کی کہ پاکستان میں بہت ہی قلیل تعداد رکھنے والے فرقوں نے نسبتاً ان کے مقابلہ میں کتنے زیادہ شہری مفادات حاصل کر رکھے ہیں

### غیر مسلم ممالک میں اقلیتوں کیساتھ سلوک کے مقابلہ میں پاکستان میں ان کیساتھ سلوک

بھارت سے اور دوسرے غیر مسلم ممالک میں اکثریتی فرقے مسلمان اقلیت کے ساتھ جو سلوک روا رکھ رہے ہیں اگر اس کو سامنے رکھ کر پاکستان میں بسنے والے غیر مسلموں مثلاً عیسائیوں اور پارسیوں وغیرہ کے حالات کو دیکھا جائے تو وہ یہاں ہر دائرۂ ملکی و شعبۂ زندگی میں مسلمانوں کے ہم پلہ بلکہ ان سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔

عیسائیوں کو اعلیٰ درجہ کی ملازمتیں بھی حاصل ہیں۔ اقتصادی میدان میں وہ ہر طرح کی سہولتوں سے بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ اور اپنے تبلیغی مشنوں کے جال بھی انہوں نے پاکستان کے دیہاتوں تک پھیلا رکھے ہیں۔ سندھ کے دور دراز مقامات مثلاً جاتی اور بدین تک ... میں انہوں نے مستقل چھوٹی چھوٹی کالونیاں بسالی ہیں۔ جن میں عیسائیوں کے غیر ملکی مشنریز تک مقیم ہیں۔ لیکن مسلم اکثریت نے کبھی ان امور پر تشویش کا اظہار نہیں کیا۔

### مسلمان کہلائے جانے والے فرقے

مسلمان کہلانے والے اقلیتی فرقے بھی اسی طرح کی رعایتوں اور موقعوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مرزائی ہوں یا شیعہ حضرات اعلیٰ سرکاری عہدوں سے لے کر سول اور فوج کی ملازمتوں اور معاشی صنعتی و تجارتی میدانوں تک میں قطع نظر قلیل التعداد ہونے کے سنی اکثریت سے کہیں زیادہ بڑھ کر حصے لے رہے ہیں لیکن کبھی اس صورت حال پر اعتراض نہیں کیا گیا

ان تمام فرقوں کو اپنے مذہبی رسوم کی ادائیگی کی بھی کھلی اجازت حاصل ہے۔ وہ اپنے مذہبی اجتماعات کرتے ہیں۔ جلوس نکالتے ہیں۔ یہ جلوس سنی آبادیوں میں سے گذرتے ہیں اور سنی آبادی اپنی ہموطن اقلیتی آبادی کی ان تقریبات میں کبھی مانع نہیں آتی۔ یہ اتنی بڑی رواداری اور فراخدلی ہے جس کی کوئی مثال کہیں نہیں ملے گی۔

### امریکہ اور یورپ میں اقلیتی فرقوں کا حال

مغربی ملکوں امریکہ و یورپ وغیرہ میں مذہبی بے تعصبی اور روشن خیالی کے بڑے بڑے دعوؤں کے باوجود یہ حال ہے کہ جہاں جس طبقہ کو اکثریت حاصل ہے وہ کم تعداد رکھنے والے طبقوں کو ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھنے دیتا اور اکثریت کے حقوق کی وہاں زبردست پاسداری کی جاتی ہے۔ یہ پاسداری مذہب، قومیت، رنگ و نسل ہر دائرے میں عمل میں لائی جاتی رہتی ہے امریکہ میں حبشی النسل اور کالے لوگوں کا حال کسے نہیں معلوم۔ اسی طرح انگلستان، جرمنی اور دوسرے یورپین ملکوں میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے اختلاف تک کو نظر رکھا جاتا ہے۔

### افریقہ میں صورت حال

افریقہ میں ایک بڑا قبیلہ چھوٹے قبیلے کو ذرا بھی ابھرنے نہیں دیتا لیکن الحمد للہ یہ اسلام کی ہی برکات کا نتیجہ ہے کہ پاکستان میں ایسی کوئی صورت موجود نہیں ہے۔

### اقلیتی فرقوں کے مراسم

حالانکہ اقلیتی فرقوں کے بعض مراسم و مظاہر ایسے ہیں جو ان کے مذہب و مسلک کا کوئی جزو نہیں اور انگریزوں نے اپنے عہد حکومت میں محض اختلاف کو ہوا دینے کے لئے اور سنی اکثریت کی دل آزاری اور باہمی کشیدگی پیدا کرنے کے لئے ایسے مراسم و مظاہر غیر ذمہ دار افراد سے اختراع کرائے اور انہیں قانون کے تحفظ کے ساتھ رواج دیا۔

مثلاً ہمارے شیعہ بھائیوں کے تعزیے اور ذوالجناح کے جلوس ہیں۔ ان کا سراغ نہ تو انگریز سے پہلے کے عہد میں ملتا ہے اور نہ اب بھی ایران جیسے خالص شیعہ ملک میں ہی ان کا وجود ہے۔ البتہ مجالس عزاداری ان کا قدیم ترین طریق ہے۔ اگرچہ یہ بھی حضرت حسینؓ کی شہادت کے پانچ چھ سو سال بعد ایجاد ہوا۔

بہرحال سنی اکثریت نے ان جلوسوں پر بھی کبھی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا۔ اگرچہ بعض اوقات ان کی وجہ سے بہت تلخ و ناگوار واقعات بھی رونما ہو گئے۔

### ملک و ملت کے استحکام کا تقاضا

درحقیقت ملک و ملت کے استحکام کا تقاضا یہی ہے کہ یہاں کسی بھی اعتبار سے فرقہ وارانہ نزاع نہ کھڑا ہو۔ چنانچہ سنی اکثریت نے اس تقاضا کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہمیشہ دوسرے چھوٹے چھوٹے فرقوں کے ساتھ انتہائی فراخدلانہ برتاؤ کیا ہے۔

### سنی اکثریت کی جائز توقع

اس طرز عمل کی موجودگی میں اگر سنی اکثریت یہ توقع کرتی ہے کہ اقلیتی فرقے بھی کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جس سے سنیوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوں اور ان کی دل آزاری ہو نیز شہری و ملکی مراعات کے سلسلے میں سنیوں کے جائز حقوق کو پامال نہیں کیا جائیگا تو ان کی یہ توقع غلط اور بے جا نہیں کہی جا سکتی۔

### رواداری کی موجودہ فضا کو نقصان نہ پہنچنے دیجئے

رواداری کی ایسی بہتر فضا میں اگر کوئی اقلیتی فرقہ اپنے لئے جداگانہ حقوق کا مطالبہ کرتا ہے۔ اپنا اوقاف علیحدہ رکھنا چاہتا ہے۔ اپنا نصاب تعلیم علیحدہ مقرر کرانا چاہتا ہے، اپنے جلوسوں و اجتماعات پر سابق سے چلی آنے والی قانونی حد بندیوں کو ختم کرانے کا خواہاں ہے تو وہ درحقیقت اپنے اور سنی اکثریت کے درمیان اختلاف کی خلیج کھودنے کی کوشش کر رہا ہے جس سے لامحالہ وطن و ملت کا استحکام متزلزل ہوگا۔ معاشی، اقتصادی اور سرکاری دوائر میں تو مسلمان کہلائے جانے کی حیثیت سے بغیر کسی فرق کے زیادہ سے زیادہ فوائد و رعایات حاصل کی جاتی رہیں۔ لیکن مذہبی میدان میں تفرقہ و علیحدگی اختیار کرنے کی کوشش کی جائے یہ نہ صرف حق و انصاف کے خلاف ہے بلکہ وطن عزیز کے لئے خطرناک بھی ہے۔

### اقلیتی فرقوں سے گذارش

ہم اقلیتی فرقوں بالخصوص شیعہ دوستوں سے عرض کریں گے کہ وہ صورت حال کا سنجیدگی سے مطالعہ کریں۔ سنیوں کے انتہائی رواداری طرز عمل و سلوک کو پیش نظر رکھیں اور ان غیر ذمہ دارانہ آوازوں کا سد باب کریں جو اپنی تعلیم، اپنے اوقاف وغیرہ علیحدہ کرانے پر مصر ہیں اور ساتھ ہی اپنے جلوس کو آزادانہ ہر سنی محلے سے گذارنے کا مطالبہ کرتے ہیں بلکہ بعض مقامات پر ایسا کر بھی گذرتے ہیں نیز ایسی باتیں زبان سے نکال دیتے ہیں۔ جن سے سنیوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ پاکستان کے امن و استحکام اور یہاں کی باہمی اعتماد کی فضا کو برقرار رکھیں اور کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے تلخیاں پیدا ہو کر وطن کی عظمت و استقلال خطرہ میں پڑ جائیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

# خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد کی کارروائی

۲۴-۴-۶۷ کو دفتر ضلعی جمعیۃ میں انتخابات کی مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی۔

### ضلعی انتخاب

| | |
|---|---|
| امیر | حضرت مولانا یعنی بخش صاحب |
| نائب امیر ۱ | مولانا فقیر محمد صاحب |
| نائب امیر ۲ | حاجی میر محمد صاحب |
| ناظم اعلیٰ | مولانا سید احمد شاہ صاحب |
| نائب ناظم | مولانا میر صبح صادق صاحب |
| نائب ناظم | مولوی ظفر الدین صاحب |
| " | مولوی شاہ نواز صاحب |
| خزانچی | مولانا عمر الدین صاحب |
| ناظم دفتر | مولانا رشید احمد صاحب |
| سالار | ماسٹر احمد خان صاحب |
| نائب سالار | محمد خاں صاحب |

### انتخاب نمائندگان برائے جمعیۃ ڈویژن خیرپور

(۱) میر صبح صادق خاں صاحب (۲) میر علی نواز خاں صاحب (۳) مولانا عمر الدین صاحب (۴) مولانا نور الدین صاحب (۵) مولوی محمد مراد صاحب (۶) مولوی سید احمد شاہ صاحب (۷) مولوی غلام رسول صاحب (۸) مولوی رشید احمد صاحب۔

### انتخاب نمائندگان برائے جمعیۃ مرکز لاہور

(۱) مولانا سید احمد شاہ صاحب (۲) مولانا غلام رسول صاحب (۳) حاجی محمد عثمان خاں صاحب (۴) مولوی رشید احمد صاحب (۵) مولانا محمد مراد صاحب

### ضلع جیکب آباد کی مجلس شوریٰ

(۱) حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب (۲) حضرت مولانا محمد مراد صاحب (۳) میر یار محمد خاں صاحب (۴) پیر علی نواز خاں صاحب (۵) مولانا نور الدین صاحب (۶) حاجی محمد عثمان خاں صاحب (۷) حاجی الٰہی بخش صاحب تمیم (۸) احمد علی خاں صاحب پٹھان (۹) مولانا خدا بخش صاحب (۱۰) بشیر احمد صاحب (۱۱) مولانا جان محمد صاحب (۱۲) مولانا نصر اللہ صاحب (۱۳) مولانا عبدالخالق صاحب (۱۴) مولوی عبدالحمید صاحب (۱۵) مولانا نور محمد صاحب

## جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سنجر خاں کا انتخاب

۱۹ اپریل بستی کوٹ سنجر خاں میں ایک اہم اجلاس زیر صدارت سردار احمد علی خاں صاحب عباسی منعقد ہوا۔ حافظ بلال احمد صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اس کے بعد انتخاب ہوا۔

| | |
|---|---|
| امیر | سردار مولوی عبدالرحمان خاں صاحب عباسی |
| نائب امیر | سردار احمد علی خاں صاحب |
| ناظم اعلیٰ | حافظ کرم الدین صاحب عباسی |
| نائب ناظم | مولوی غلام مصطفیٰ صاحب |
| خازن اعلیٰ | سردار محمد علی خاں صاحب عباسی |
| نائب خازن | حافظ بلال احمد صاحب |
| سالار اعلیٰ | سردار عبدالتواب خاں صاحب عباسی |
| نائب سالار | سردار سلطان احمد خاں صاحب عباسی |

مندرجہ ذیل قراردادیں بھی منظور کی گئیں

(۱) یہ اجتماع صدر محترم پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ عائلی قوانین جو کہ شریعت اسلام کے سراسر منافی ہیں منسوخ کر دیئے جائیں۔

(۲) یہ اجتماع مرکزی اسمبلی کے تمام معزز ممبران سے گذارش کرتا ہے کہ پاکستان کے آئین کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بنایا جائے اور فحاشی و بدمعاشی کے اڈوں کو قانوناً بند کروائیں۔

(۳) یہ اجتماع محترم صدر پاکستان سے استدعا کرتا ہے کہ عیسائی مشنریوں کو عیسائیت کی تبلیغ سے پاکستان میں منع کیا جائے۔ (حافظ کرم الدین ناظم جمعیۃ کوٹ سنجر خاں)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

حسب فیصلہ مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان منعقدہ ۱۳-اپریل ۱۹۶۷ء امیر ضلع مولانا لطف الرحمان نے ضلعی جمعیۃ کی ورکنگ کمیٹی کے لئے ان حضرات کے اسماء گرامی نامزد کئے ہیں:۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب (سواڑیاں) حکیم صاحب شاہ صاحب فضل آباد۔ مولانا عبدالستار صاحب رستم۔ مولانا حمد اللہ صاحب ڈاگئی۔ حافظ گل رحیم صاحب ماتیرئی۔ گل است خاں صاحب نیہ۔ مولانا عبدالحنان صاحب جہانگیرہ۔ ڈاکٹر صاحب شاہ صاحب تورڈھیر۔ مولانا اسلام الدین صاحب تورڈھیر۔ مولانا عبدالقدوس صاحب بالاگڑھی۔ مولانا فیض گل صاحب سواڑیاں۔ مولانا فیض الرحمان صاحب چلبئی۔ مولانا جمال دین صاحب بیکا۔ مولانا عبدالواحد صاحب گجرات۔ حکیم محمد تقی الدین یارحسینی۔ حافظ عبدالرشید صاحب یارحسینی۔ مولانا فضل غنی میاں خاں۔

عہدہ داران ضلعی جمعیۃ بحیثیت عہدہ مجلس عاملہ کے اسکان ہوں گے۔ نیز امیر ضلع نے ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۳۰ اپریل بروز اتوار بوقت ۲ بجے دن بمقام دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان بلایا ہے۔ ناظم اعلیٰ پیر مبارک شاہ نے دعوت نامے ضلعی دفتر سے ارسال کئے ہیں۔ اگر بروقت دعوت نامہ موصول نہ ہو تو اس اخباری خبر کو کافی سمجھ کر شرکت کریں۔ (سید مبارک شاہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا

مولانا محمد بخش صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا نے مندرجہ ذیل حضرات کو ضلعی مجلس شوریٰ کا ممبر نامزد کیا ہے۔

مولانا محمد خلیل الرحمان صاحب چک ادریس
مولانا حکیم احمد اللہ صاحب جھاوریاں
مولانا سراج احمد صاحب اترا
حافظ محمد حنیف صاحب ردڈہ
حکیم ملک واحد بخش صاحب شاہی دواخانہ سرگودھا
شیخ محمد رفیق صاحب نکھی آئل سٹور سرگودھا
قریشی عبدالغفور صاحب غلہ منڈی سرگودھا
حاجی نذیر احمد صاحب شاہ نکڈر
حکیم حافظ محمد صادق صاحب چک ۵۴

ضلعی عہدہ دار بلحاظ عہدہ شوریٰ کے ممبر ہونگے
(محمد صادق ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)



## سنیوں کی قربانیاں اور ذمہ داری

پاکستان کے قیام کے لئے سب سے زیادہ خون سنی اکثریت نے ہی بہایا ہے۔ اس کی تعمیر و ترقی میں ان کی ہی محنت اور سرگرمی کو دخل ہے غیروں کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے بھی انہیں ہی سب سے پہلے اور سب سے آگے اپنا سر ہتھیلی پر رکھ کر بڑھنا پڑتا ہے۔ پورے ملک کے نقدونفوذ قلعۃ ڈوڈ کی حفاظت کا ذمہ بھی ان کے کاندھوں پر ہے۔ اس لئے بھی یہ نہایت ضروری ہے کہ انہیں اپنی یہ گراں بار ذمہ داریاں ادا کرتے رہنے سے لئے اطمینان بہم پہنچایا جائے۔ اور وہ یقین رکھیں کہ اقلیتی فرقے بھی ان کے دست و بازو ہیں ان کی دل آزاری اور حقوق کی پامالی کے درپے نہیں ہیں۔ اتحاد و اعتماد جائز حدود کے اندر رہنے سے ہی پیدا ہو سکتا ہے۔

(کمال)

## غفارگاؤں (مشرقی پاکستان) میں

### جمعیۃ علماء اسلام کا اجتماع

۴ مئی بروز جمعرات غفارگاؤں تھانہ ضلع مومن شاہی میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام علماء کرام کا اجتماع اور جلسہ عام ہو رہا ہے۔ مشرقی پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب، ناظم شمس الدین صاحب قاسمی اور مشرقی پاکستان کے قائد جمعیۃ حضرت مولانا محی الدین خان صاحب، جمعیۃ شہر ڈھاکہ کے ناظم مولانا عبدالجبار خاں صاحب جمعیۃ ضلع سلہٹ کے ناظم حضرت مولانا اشرف علی صاحب جمعیۃ ضلع مومن شاہی کے امیر حضرت مولانا نورالدین صاحب ناظم مولانا عارف ربانی صاحب بھی مدعو ہیں۔ دیگر علماء کرام کی تشریف آوری کی بھی توقع ہے۔ صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک علماء و کارکنان جمعیۃ کا خصوصی اجتماع اور شام کو چار بجے جلسہ عام۔ (محمد شمس الدین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان)

### جمعیۃ علماء اسلام کراچی

۲۵۔ اپریل۔ جناب مولانا دوست محمد صاحب مدنی نے کراچی کے مختلف علاقوں کھارادر، بندر روڈ، چاکیواڑہ، کھڈہ، بشیر شاہ کالونی، اور ڈرگ روڈ وغیرہ میں بڑے بڑے اجتماعات میں تقریریں کیں اور ملک کے موجودہ ابتر حالات میں جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت و پروگراموں کی اہمیت و ضرورت واضح کی۔ اجتماعات کی صدارت حافظ محمد اسماعیل، مولانا عبدالسلام صاحب، خالوانی و مولانا حافظ محسن صاحب وغیرہم علماء نے فرمائی۔ ان تقریروں کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے اور انشاء اللہ مولانا دوست محمد صاحب آئندہ بھی کراچی میں تشریف لاتے رہیں گے (دفتر جمعیۃ علماء اسلام کراچی)

## مشرقی پاکستان سے مولانا محی الدین خان صاحب کی آمد

۲۹۔ اپریل ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ شام ساڑھے چار بجے غفارگاؤں مشرقی پاکستان سے بذریعہ ہوائی جہاز جناب مولانا محی الدین خان صاحب مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور تشریف لائے۔ آپ ایک ہفتہ مغربی پاکستان کے مختلف مقامات کا دورہ فرما کر اور اکابر جمعیۃ سے ملاقاتیں و تنظیمی مشورے کر کے واپس مشرقی پاکستان تشریف لے جائیں گے

## اراکین مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب

سرگودھا ۲۷۔ اپریل۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب نے مندرجہ ذیل حضرات کو مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب کا ممبر نامزد کیا ہے۔

**ضلع راولپنڈی:۔**

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا محمد داؤد صاحب مولانا عبدالحکیم صاحب۔ مولانا ولی اللہ صاحب۔ ماسٹر محمد موسےٰ صاحب۔

**ضلع جہلم:۔**

مولانا قاضی مظہر حسین صاحب (امیر بلحاظ عہدہ) مولانا عبداللطیف صاحب (ناظم بلحاظ عہدہ) مولانا حکیم سید علی صاحب۔ محمد انور صاحب پاشا۔ حاجی احمد حسین صاحب

**ضلع سرگودھا:۔**

مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم اعلیٰ (بلحاظ عہدہ) حاجی محمد ابراہیم صاحب خازن (بلحاظ عہدہ) مولانا صلاح محمد صاحب۔ مولانا مولا بخش صاحب۔ مولانا حکیم ظہور الدین صاحب حاجی عبدالرشید صاحب۔ شیخ محمد شریف صاحب۔

**ضلع میانوالی:۔**

مولانا محمد رمضان صاحب نائب امیر بلحاظ عہدہ، مولانا محمد عبداللہ صاحب۔ حافظ سراج الدین صاحب، طہماسپ خاں صاحب۔

**ضلع لائلپور:۔**

مولانا محمد یوسف صاحب۔ مولانا عبدالعلیم صاحب دو ارکان کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

**ضلع کیمبلپور:۔**

مولانا فضل الرحمان صاحب نائب امیر (بلحاظ عہدہ) مولانا سکندر خاں صاحب۔ مولانا محمد جابر رحمانی صاحب عبدالقیوم صاحب شملوی۔

**ضلع جھنگ:۔**

ملک علی محمد صاحب۔ سید غلام مصطفےٰ صاحب ہمدانی مولانا دوست محمد صاحب۔ مولانا حکیم محمد یسین صاحب

**ضلع گجرات:۔**

مولانا نذیر اللہ خاں صاحب۔ مولانا قاضی عبدالرحمٰن صاحب۔ مولانا عبداللطیف صاحب۔ میاں فضل باری صاحب

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب)

## جمعیۃ علماء اسلام بھکر ضلع میانوالی

مورخہ ۲۴۔ اپریل ۶۷ء کو جمعیۃ علماء اسلام بھکر ضلع میانوالی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

قرارداد:۔ جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا یہ اجلاس عاشورہ محرم کے موقعہ پر مقامی پولیس کے رویہ پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے لیکن اس رویہ کو جانبدارانہ تصور کرتا ہے کہ مقامی پولیس نے مسجد طویلہ گیٹ بھکر کے کسی جلسہ کے لئے لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی سفارش نہیں کی جبکہ بعض دوسرے جلسوں کے لئے لاؤڈ سپیکر کی سفارش کر دی گئی حالانکہ مسجد طویلہ گیٹ میں ہمیشہ پورے امن و امان سے جلسے ہوتے ہیں اور کبھی ناخوشگوار حالات پیدا نہیں ہوئے۔ تھانہ بھکر کے انچارج سب انسپکٹر صاحب نے مسجد طویلہ گیٹ کے خطیب اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کے ناظم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کے خلاف ہمیشہ فرقہ وارانہ تقریر کرنے خطبہ جمعہ میں اہل شیعہ کو بے غیرت کہنے اور محرم میں ہمیشہ فتنہ و فساد برپا کرنے کی کوشش کے الزامات عائد کئے ہیں جو بالکل بے بنیاد اور حقیقت کے سراسر خلاف ہیں۔ سب انسپکٹر صاحب نے حضرت مولانا صاحب کی طرف یہ غلط باتیں منسوب کر کے حکام اور علماء کے درمیان بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملہ میں سب انسپکٹر صاحب مذکور سے باز پرس کی جائے۔

(محمد یسین ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھکر)

## ڈپٹی کمشنر ملتان سے مسلمانان ملتان کی درخواست

بعالی خدمت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ملتان

جناب عالی!

السلام علیکم۔ المعروض آنکہ کل مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۶۷ء مطابق ۸ محرم ۱۳۸۷ھ بروز سہ شنبہ (منگل) شیعہ حضرات کا جلوس عین نماز مغرب کے اوقات میں بازار کتب فروشاں بیرون بوہڑ گیٹ ملتان بالکل خلاف دستور گذرا۔ جس سے تمام اہلسنت کے افراد کو اس نئے راستہ پر اور خلاف دستور کا روائی پر سخت تکلیف اور پریشانی ہوئی۔ حالانکہ ہمیشہ یہ جلوس بازار کے پیچھے ایک گلی سے گذرا کرتا تھا۔ ہم نے بوقت ۳ بجے شام ٹیلیفون بھی کیا جناب موجود نہ تھے۔ اب ہماری گذارش یہ ہے کہ اس بازار سے آئندہ کوئی جلوس نہ گذارا جائے۔ کیونکہ یہ حضرات نعرہ بازی اور دلآزاری کے کلمات کہہ کر ہمارے مذہبی جذبات کو مجروح کرتے ہیں۔ جناب بحیثیت حاکم اعلیٰ کے امن و امان اور عدل و انصاف کے ذمہ دار ہیں۔ ہمارا کام جناب تک اپنی فریاد پیش کرنا ہے۔ نیز گذارش ہے کہ کل گذشتہ والے جلوس کی تحقیق کرائی جائے۔ فقط۔ ۱۹۔ اپریل ۱۹۶۷ء

بلال احمد ناظم مکتبہ صدیقیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان بشیر احمد ناظم مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان (مہر) عبدالمنعم فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان (مہر) عبدالکریم مکتبہ کریمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان (مہر) نذیر احمد برائے صدیقیہ پریس بوہڑ گیٹ ملتان (مہر) فیض احمد ناظم مکتبہ امدادیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان (مہر) رحیم بخش برائے کتب خانہ رحیمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ محمد عبداللہ حسینیہ پریس ملتان۔ نذیر احمد بیرون بوہڑ گیٹ ملتان سید ارشاد حسین شاہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ عبدالستار بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ ظہور احمد بیرون بوہڑ گیٹ ملتان نذیر احمد حلوی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ احمد علی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ اللہ دوایا کوثر سوڈا واٹر فیکٹری بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ نور محمد مجلس اشاعت المعارف بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ ایچ رحیم بخش۔

اس درخواست کی ایک ایک نقل محترم جناب محمد موسیٰ صاحب گورنر مغربی پاکستان۔ محترم جناب چیف سیکرٹری صاحب حکومت پاکستان راولپنڈی۔ روزنامہ کوہستان ملتان روزنامہ امروز ملتان، خدام الدین لاہور اور ترجمان اسلام لاہور کو روانہ کی گئی ہیں۔

مولانا محمد یوسف صاحب مادوپ کانجن

# فتنۂ انکارِ دین

ہماری کتابوں میں سوفسطائیت اور لاادریت کے دو لفظ ملتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بعض لوگ شک و ارتیاب کے اس درجہ مریض تھے کہ تمام حقائقِ عالم کے بارے میں شکی ذہن رکھتے تھے حتیٰ کہ انہیں خود اپنے وجود میں بھی شک رہا کرتا اور بعد میں کہ اس شک میں شک در شک کا تسلسل ان کے یہاں قائم رہتا۔ گویا یقین و اطمینان کی دولت سے ان کا کیسۂ ذہن یکسر خالی تھا۔ علماء و حکماء ان کو دلائل و براہین سے سمجھانے کی کوشش کرتے لیکن نتیجہ صرف لاادری (میں نہیں جانتا) کے جواب کی صورت میں ظاہر ہوتا۔ نوعمر طالب علم جب ان کا یہ تشکیلی تذکرہ پڑھتا ہے تو حیرت سے یہ سوچنے بیٹھ جاتا ہے کہ ایسا کون ہوگا جو بقائمیٔ عقل و خرد، اپنی سر کی آنکھوں سے آفتاب کو دیکھے اور پھر بھی سنجیدگی سے کہے کہ اس میں شک ہے اور اس شک میں بھی شک ہے۔ حقائقِ عالم کے بارے میں ایسے لوگوں کا واقعی وجود ہو یا نہ ہو لیکن دینی حقائق کے بارے میں ایسے شکی مزاج سرپھرے بہرحال پائے جاتے ہیں۔ جو سوفسطائیت کی مصلحت آمیز پالیسی پر گامزن ہیں۔

دین اسلام کے ان حقائق سے کون ناواقف ہوگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی تھے۔ آپ نے اللہ کا کلام قرآن مجید پیش کیا جو لفظاً و معناً ابدی ہے۔ قرآن اور نبیؐ کا ہر فیصلہ امت کے لئے واجب التسلیم ہے۔ امت قرآن و سنت کے فیصلوں کی پابند ہے نہ ان کے کسی شوشے کو منسوخ کرسکتی، نہ ان کے کسی فیصلہ کو بدل ڈالنے کی مجاز ہے۔ اسلام کے بنیادی ارکان پانچ ہیں۔ جو شخص ارکانِ خمسہ کی رکنیت فرضیت اور عبادتی حیثیت کا انکار کرے وہ دین سے خارج ہے۔ اسلام کامل و مکمل نظام حیات کا حامل ہے جو زندگی کے تمام شعبوں اور ہر شعبہ کے ہر جزوی پہلو کے بارے میں رہنمائی کا داعی ہے۔ اسلام میں سود، قمار، شراب اور تمام فواحش و منکرات حرام ہیں۔ معراج رسول حق ہے۔ معجزات انبیاء حق ہیں۔ کرامات حق ہیں۔ مسئلہ تقدیر حق ہے۔ جنت و دوزخ حق ہیں۔ عذاب قبر حق ہے۔ عذاب آخرت حق ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ اور اس قسم کے بیشمار اسلامی حقائق اور ضروریاتِ دین کے بارے میں کیا یہ تصور ممکن ہے کوئی شکی مزاج بقائمیٔ عقل و خرد، دین و ایمان۔ ان کا انکار کر دے گا؟

لیکن ادارۂ تحقیقات اسلامی کے بعض افراد کی سوفسطائیت نے اس ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے۔ وہاں تمام "ضروریاتِ دین" کو شک و ارتیاب کے طوفان کی نذر کر دینا ہی اصل تحقیقی کارنامہ قرار پاتا ہے۔ آپ اسلام کے قطعی، یقینی اور واقعی حقائق میں سے ایک ایک کے بارے میں دریافت کرتے جایئے وہاں سے "اس میں شک ہے" کی قسم کا جواب ملتا چلا جائے گا۔ وہاں بتلایا جاتا ہے کہ حدیث و فقہ کا تمام ذخیرہ عہدِ مصطفی کی تنگ آمیزی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اخلاقی مصلح تھے۔ آپ نے امت کو کوئی قانون عام نہیں دیا۔ قرآن کا قانونی یا قانون نما حصہ محض وقتی اور ہنگامی حالات و ظروف سے متعلق تھا ابدیت قرآن کا یہ مفہوم غلط ہے کہ اس کے احکام قیامت تک سبھی انسانوں کے لئے واجب العمل ہیں۔ معراجِ رسول محض توہم پرستی ہے جو عیسائیت سے درآمد کی گئی۔ نزول عیسیٰ اور آمد مہدیؑ محض افسانے ہیں جو مسلمانوں میں یونہی رواج پذیر ہو گئے۔ مسئلہ تقدیر کو محض ایک مصلحت کی بنا پر رواج دیا گیا۔ مسئلہ شفاعت مسیحیت کے عقیدۂ کفارہ کے جواب میں بنایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شانِ ایزدی پیدا کرنے کے لئے کثیر التعداد معجزات آپ کی طرف یونہی منسوب کر دیئے گئے۔ کرامات کا تصور جوگندی شکل میں روحانی شعبدہ بازی ہے۔ بینک کا سود نہ صرف حلال بلکہ فرض ہے۔ تیرہ صدیوں کے علماء، فقہاء کی اسلامی تحقیقات یا غلط ہیں یا پھر ان کے زمانہ کے مواقف تھیں ہمیں قرآن حدیث، فقہ کو تاریخی بحث کا موضوع بنانا ہے یہ ہے جدید سوفسطائیت کا اجمالی خاکہ محمد صلی اللہ وسلم کے دین کا ایک ایک حصہ جو ان کی خواہشات سے ٹکراتا ہو اسے حرف غلط کی طرح مٹانا صحیح احادیثِ نبوت کو اٹکل، بے جوڑ اور مصنوعی کہہ کر ان کا مذاق اڑانا تمام علماءِ امت کو تاریخ ساز کا لقب دینا، حاملین اسلام کی محافظت پر روایت پرستی، قدامت پسندی کے نفرے چست کرنا، خدا کے نازل کردہ دین کو روایتی اسلام، راسخ العقیدہ اسلام محض پوست، مغز سے محروم، ایک ظاہری رسمی ڈھانچہ اور روح سے عاری قرار دینا اس سوفسطائیت کی غذا ہے۔

گزشتہ سال ادارۂ تحقیقات اسلامی کے سربراہ نے اسلام کے تیسرے رکن زکوٰۃ کو ٹیکس کے معزز لقب سے نوازا تھا (اگرچہ اس کی عبادتی حیثیت کا بھی فی الجملہ اقرار تھا) ان کے رفقاء نے ان کی شرح و تفسیر کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس کے جواب میں علماءِ امت نے زکوٰۃ کے بنیادی اوصاف بیان کئے۔ زکوٰۃ اور ٹیکس کے درمیان بیسیوں فرق بتلائے اسلام کے مالیاتی نظام کو واضح کیا۔ موجودہ دور میں حکومت کی اقتصادی مشکلات کا حل پیش کیا۔ لیکن بقول شخصے "پرنالہ وہیں کا وہیں رہا"۔ قرآنی آیات، احادیث نبویہ، اجماع امت اکابر سلف کے ارشادات، ادارۂ تحقیقات کی لاادریت کا زنگ نہ اتار سکے۔ افرأیت من اتخذ الٰھہ ھواہ واضلہ اللہ علی علم وختم علیٰ سمعہ وقلبہ وجعل علیٰ بصرہ غشاوۃ، فمن یھدیہ من بعد اللہ افلا تذکرون (جس نے اپنی خواہش ہی کو اپنا معبود بنالیا ہو، اور علم کے باوجود اللہ نے اسے گمراہ کردیا ہو۔ اس کے کان اور دل پر مہر کر دی ہو اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہو تو تمہیں بتاؤ کہ اللہ کے بعد اسے کون راہ راست پر لا سکتا ہے؟ تم اتنا نہیں سوچتے (۴۵-۲۳)

"فکر و نظر" مارچ ۱۹۶۶ء کے شمارے میں کسی ابو شباب رفیع اللہ نامی بزرگ کا مضمون شائع ہوا جس کا عنوان ہے "کیا زکوٰۃ عبادت ہے یا ٹیکس"

ان صاحب کا مبلغ علم اسی سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ ولنا انما عبادۃ کا ترجمہ فرماتے ہیں (اور ہمارے نزدیک یہ عبادت ہے) مفھوم الزکوٰۃ الشرعیۃ کا ترجمہ کیا جاتا ہے (زکوٰۃ کا شرعی مفہوم) لاربوا کا ترجمہ فرماتے ہیں (ربوٰ جائز ہے۔ اس کے مقابلے میں جس دجل و تلبیس اور بدفہمی و کج فہمی کا مظاہرہ کیا گیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایمان اور عقل کتنی قدر کی چیزیں ہیں۔ اور جب یہ دونوں چیزیں سلب کر لی جائیں تو آدمی مذکورہ بالا آیت کا مصداق کس طرح بن جاتا ہے۔

کیا یہ سوفسطائیت کسی مسلمان کے ذہن میں آسکتی ہے کہ اسلام کے رکنِ ثالث اور عظیم ترین فریضۂ خداوندی کے عبادت ہونے کا انکار کردے اور آئندہ اعلان کیا کرے کہ اسلام کا تیسرا رکن عبادت نہیں بلکہ ٹیکس ہے نعوذ باللہ من الجہل والغباوۃ

لتنقضن عری الاسلام عروۃ عروۃ وکلما انتقضت عروۃ تشبث الناس بالتی تلیھا، فاولھن نقضان الحکم وآخرھن الصلوٰۃ (مسند احمد ص ۲۱۵/۵ وفیض القدیر شرح جامع صغیر ص ۲۶۳ عن ابی امامۃ صححہ الحاکم والسیوطی وقال الذہبی قال احمد رجال الصحیح)

(ترجمہ) اسلام کے تمام حلقوں (قطعی مسائل) کو ایک ایک کر کے توڑ دیا جائے گا۔ جب ایک حلقہ ٹوٹا کرے گا۔ تو لوگ اس کے ساتھ والے کو پکڑ لیا کریں گے۔ چنانچہ سب سے پہلے فیصلۂ عدل کا حلقہ توڑا جائے گا اور سب سے آخر میں نماز کا حلقہ ٹوٹے گا۔

اس ارشاد میں ترتیب نیچے سے اوپر بیان ہوئی ہے ادارۂ تحقیقات چند ہی سال کی کارکردگی کے نتیجے میں اسلام کے تیسرے حلقہ (زکوٰۃ) کے عبادت ہونے کا انکار کر چکا ہے۔ اب اس کے بعد نماز اور پھر کلمہ طیبہ کا نمبر آتا ہے۔ جس دن ان دونوں پر بھی ہاتھ صاف کر دیا گیا، اور وہ دن موجودہ رفتار کے پیش نظر کچھ زیادہ دور نظر نہیں آتا۔ اس دن ادارۂ تحقیقات کے ڈائرکٹر کی یہ تمنا پوری ہو جائے گی کہ تمام مشکلات کا آسان حل سیکولرزم ہے (ملاحظہ ہو فکر و نظر جلد ۳ ش ۱ مقالہ تجدد پسندی کے اثرات)

## ایک ضروری اعلان

مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے بعض مجبوریوں کی بنا پر خطابت کے لئے ہر جمعہ کو اوکاڑہ آنا منسوخ کر دیا ہے۔ اب مولانا صاحب موصوف سے خط و کتابت صرف حسب ذیل پتہ پر کی جائے۔

## حضرت امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا

### دورۂ رحیم یار خان

۸ر محرم بدھ کے دن سے حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی نے ضلع رحیم یار خان کا ایک ہفتہ کا دورہ شروع فرمایا:-

آپ کی معیت میں حضرت مولانا عبدالمنان صاحب دین پوری، حضرت مولوی محمد قاسم صاحب دین پوری، حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درخواستی اور مولانا شمس الدین صاحب صدیقی مبلغ جمعیۃ ضلع رحیم یار خان بھی تھے۔

**ٹھرنواں کوٹ** جیپ کے ذریعہ پہلے ٹھرنواں کوٹ پہنچے۔ نماز عشاء کے بعد جلسۂ عام کا انتظام مقامی جمعیۃ کے ناظم مولوی نواب دین صاحب نے کیا ہوا تھا۔ پہلے مولوی شمس الدین صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد مجمع کے سامنے بیان کئے اور پھر نعرۂ تکبیر کی گونج میں حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ تشریف لائے۔ آپ نے جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

**حضرت امیر مرکزیہ کے ارشادات** "اسلام اللہ کی نعمت ہے۔ پاکستان کا وجود اللہ کا احسان ہے۔ اس نے مسلمانوں کو ایک خود مختار مملکت دی اور ابھی ابھی ماضی قریب میں اللہ تعالیٰ نے صرف اسلام کی برکت کے طفیل پاکستان کی خود مختاری و آزادی کو محفوظ رکھا اور ہندوؤں کے حملے سے پاکستان کو بچایا۔ تمام ملت پاکستان کو اللہ کے اس عظیم احسان کی قدر کرنا چاہیئے۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ تقسیم ہند ایک خاص نظریہ اور نصب العین کے نام پر ہوئی۔ لیکن افسوس کہ پاکستان کا حکمران طبقہ اس بنیادی نظریہ کو نہیں اپنا رہا۔ ملک مسلمانوں کا۔ آبادی میں اکثریت اور غلبہ مسلمانوں کا۔ صدر مملکت مسلمان۔ پارلیمنٹ کے ارکان مسلمان۔ لیکن قانون اسلام کا نہیں۔ نہایت تعجب کی بات ہے"

اختتام تقریر پر حضرت امیر مرکزیہ نے حاضرین جلسہ سے ہاتھ اٹھوا کر وعدہ لیا کہ وہ ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے اور دعا پر جلسہ ختم ہو گیا۔

**پکالاڑاں** صبح کی نماز حضرت امیر مرکزیہ اور ان کے رفقاء نے پکالاڑاں کی جامع مسجد میں ادا فرمائی۔ حضرت امیر محترم نے درس قرآن دیا۔ یہاں بھی آپ نے فرمایا

**ارشادات:-** "پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ دستور پاکستان میں طے کیا گیا کہ قرآن و سنت پر پاکستان کے قانون کا دارومدار ہوگا۔ لیکن آج کیا ہو رہا ہے۔ عیسائی، پرویزی، مرزائی اور ملحدین نہایت جرأت و بے باکی سے اسلام کے خلاف اپنی کارروائیوں میں مصروف ہیں"۔

**امین آباد** ظہر کی نماز وفد جمعیۃ نے امین آباد جا کر پڑھی بعد نماز ظہر وہاں ایک عظیم اجتماع سے حضرت امیر نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا

"پاکستان کا بقاء و استحکام [illegible]

## دفتر مجلس احرار اسلام پاکستان

### کی طرف سے ایک ضروری اعلان

(۱) طویل وقفہ کے بعد مجلس احرار اسلام پاکستان کی تنظیم نو کے سلسلہ میں مرکزی مکتبہ قائم کیا جا چکا ہے۔ جماعت کا نیا دستور پہلی کتاب کی شکل میں شائع کر دیا گیا ہے۔ جماعت کی تاریخ، سوانح اکابر اور خطبات وغیرہ پر مشتمل اہم اور مستند لٹریچر انشاء اللہ اب مسلسل شائع ہوتا رہے گا۔

(۲) اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ بعض اصحاب اپنی انفرادی معلومات کو جماعتی تاریخ اور سوانح اکابر کے عنوان سے شائع کرنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ لہٰذا دفتر مرکزیہ کی طرف سے یہ اعلان اور توضیح کی جاتی ہے کہ جماعت کے اکابر سے متعلقہ لٹریچر صرف اور صرف مجلس کا مرکزی مکتبہ ہی شائع کرنے کا مجاز ہے اور اسی کی مطبوعات مستند تسلیم کی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی شخص یا ادارہ جماعتی لٹریچر کے سلسلہ میں اس قسم کے تصرف کا ہرگز مجاز نہیں۔ ایسے غیر مستند لٹریچر کی ضروری تردید اور مناسب سدباب میں جماعت مکمل طور پر آزاد ہوگی۔

(۳) آخر میں تمام رفقاء جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی بساط کے موافق جماعت کی تاریخ اور اس کے اکابر کی زندگی کے متعلق زیادہ سے زیادہ صحیح معلومات جمع کر کے قائم مقام مرکزی دفتر مجلس احرار اسلام پاکستان (ملتان) کے نام پہلی فرصت میں ارسال کریں۔ یادداشت یا کسی مطبوعہ حوالہ کے ذریعہ سال، مہینہ اور کریں اور تحریر و واقعات میں ہر ممکن یادداشت یا کسی مطبوعہ حوالے کے ذریعہ سال، مہینہ اور تاریخ وغیرہ کی تعیین ضرور کی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ استفادہ ممکن ہو اور جماعتی لٹریچر میں ترتیب کے مطابق انہیں مناسب جگہ دی جائے۔

"قائم مقام دفتر" مجلس احرار اسلام پاکستان لاہور (ملتان)

## دعائے صحت

تمیز الدین برادر فرید الدین مقابلی ضلع سلہٹ ایک عرصہ سے بیمار ہیں قارئین سے درخواست ہے کہ موصوف کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

---

بیس سال آپ نے غفلت میں گذار دیئے ہیں۔ اب آپ کو اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے بھی اسی طرح قربانیاں دینی چاہئیں جس طرح حصول آزادی کے لئے دیں۔ یہ کام جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ مل کر ہی انجام دیا جا سکتا ہے"۔ عصر تک خطاب جاری رہا۔

حضرت امیر مرکزیہ اور ان کے رفقاء خان بیلہ، ظاہر پیر دھرانی، الائی، محسن آباد، رکن پور، تاج گڑھ، بستی مولویاں، رحیم یار خان، مدرسہ خدام القرآن میر شاہ صادق آباد، سنجر پور، کوٹ سبزل اور ماچھی گوٹھ کا ایک ہفتہ کا طوفانی دورہ کر کے واپس خانپور تشریف لائے

[illegible]

## رودجھان تحصیل راجن پور

### مودودی فرقہ کی گھٹیا کارروائیاں

مولانا محمد عبدالکریم صاحب مہتمم دارالعلوم محمدیہ روجھان تحصیل راجن پور تحریر کرتے ہیں کہ ان کے خلاف یہاں کے چند مودودیت زدہ افراد نے بعض نازیبا حرکات کیں مگر اللہ تعالیٰ نے مولانا کو سرخرو اور ان شرپسندوں کو خائب و خاسر کیا۔ واقعات کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) مولانا صاحب موصوف کے خلاف بددیانتی کے الزامات عائد کئے۔

(۲) مقامی (کنونشن) لیگ کے بعض عہدہ داروں سے مل کر مولانا کے خلاف کمشنر تک درخواستیں دیں

(۳) جمعہ کی تقریروں میں شر و فساد پھیلانے کی کوششیں کیں

(۴) تھانے میں رپورٹیں کیں۔

ان ناسزا باتوں میں پیش پیش مقامی گورنمنٹ اسکول کے چند مودودیت زدہ ٹیچرز ہیں۔

مولانا کہتے ہیں کہ ان ٹیچروں کی ناروا حرکات سے تنگ آ کر ان کے خلاف مقامی لوگوں نے مسجد میں قراردادیں پاس کیں۔

مولانا کو تھانیدار نے بلایا تو مولانا نے سارا ریکارڈ انہیں بتایا جسے دیکھ کر وہ مطمئن ہوئے، ان شرپسندوں کی تہدید کی۔

مولانا کے خلاف جو درخواستیں دی گئی تھیں۔ اس سلسلے میں مولانا عدالت میں بھی پیش ہوئے۔ وہاں سارا ریکارڈ اپنے حساب کتاب وغیرہ کا پیش کیا۔ جسے دیکھ کر عدالت مطمئن ہو گئی اور مخالفین درخواست دہندگان وغیرہ کو بلا کر ان سے بھی تصدیق کرائی گئی۔

آخر یہ لوگ شرمندہ اور خائب و خاسر ہوئے۔ مولانا کو مجسٹریٹ صاحب نے بڑی عزت کے ساتھ رخصت کیا

(ملخص از مکتوب مولانا عبدالکریم صاحب)

## قصور میں جلسہ

۲۹۔ محرم مطابق [illegible] رمئی جامع مسجد بیرون کوٹ مراد خاں قصور میں زیر صدارت مولانا سید محمد طیب شاہ ہمدانی امیر جمعیۃ علماء اسلام قصور ایک جلسہ عام منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری خطاب فرمائیں گے۔ (حافظ حبیب اللہ قصوری)

## اظہار تشکر

میں ان تمام دوستوں، بزرگوں اور عزیزوں کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے میری بیماری کے دوران اظہار ہمدردی فرمایا اور دعائیں کیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں قبول فرمائیں اور مجھے صحت عنایت فرمائی۔ براہ کرم آئندہ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں

(قاری فضل کریم مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور)

# ارشادات :-

”حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے ۱۹-اپریل ۱۹۶۷ء سے ضلع رحیم یار خاں کا ایک ہفتہ کا دورہ فرمایا۔ مختلف مقامات پر اجتماعات اور جلسہائے عام منعقد ہوئے۔ اس دورہ کے دوران ظاہر پیر میں آپ نے بعد جمعہ ایک ایمان افروز تقریر فرمائی جس کا ملخص ذیل میں دیا جا رہا ہے“۔

خطبہ مسنونہ کے بعد اکابرین کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ :

**حضرت حسینؓ کی شہادت کیا سبق دے رہی ہے** حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے دین کی سربلندی کے لئے گھر بار چھوڑا۔ راستے میں روکنے والے روکتے رہے لیکن امام عالی مقام نہ رکے۔ اسلام کی سربلندی کے لئے آخر نماز میں سر کٹوا دیا اور جام شہادت نوش کیا ۔

کٹا کر گردنیں بتا گئے یہ کربلا والے ۔۔۔ کہ بندے کے آگے جھک نہیں سکتے خدا والے

**یہ فتنوں کا دور ہے سب مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں** اس پرفتن دور میں اسلام کی حفاظت کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جاؤ۔ اسلام آج لاوارث نظر آ رہا ہے۔

**محرم کا مہینہ دین کے لئے قربان ہو جانے اور سب کچھ قربان کر دینے کا سبق دیتا ہے** یہ ماہ محرم الحرام ہمیں درس دے رہا ہے کہ اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے جان و مال، اولاد سب کچھ قربان کر دیں کیونکہ بغیر قربانی کے دین حاصل نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسلام کے درخت کو خون سے سیراب کیا پھر وہ پھل پھول کر ہمارے سامنے آیا۔

**ہماری غفلت اور گستاخی** لیکن افسوس کہ ہم سے اس کی حفاظت بھی نہ ہو سکی۔ اس لئے آج ملک اجاڑ نظر آ رہا ہے۔ قرآن و حدیث کا انکار کیا جا رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والے موجود ہیں خصوصاً منصوبہ بندی جیسے قوانین کو نافذ کر کے شریعت محمدی کے ساتھ مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ صحابہ کرام کی عزت پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ ازواج مطہرہ پر تہمتیں لگائی جا رہی ہیں۔ ایمان پر ڈاکے ڈالے جاتے ہیں۔

**جمعیۃ میں شامل ہو کر دین کی خدمت کرنے کی تلقین** اس وقت موقعہ ہے کہ جمعیۃ کے ساتھ مل کر ان فتنوں کی سرکوبی کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔ جمعیۃ چاہتی ہے کہ ملک سے غیر اسلامی قوانین کو ختم کیا جائے۔ خاندانی منصوبہ بندی خالق کائنات کی مخالفت ہے اور اس کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جا رہی ہے۔ جمعیۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے خاندانی منصوبہ بندی کو فوراً ختم کیا جائے۔

**ارباب اقتدار کو تنبیہہ** میں ارباب اقتدار سے بھی کہوں گا کہ اگر ملک کی بقا چاہتے ہو تو گستاخی کے طریق کو چھوڑ دو۔ اگر تم نے توبہ نہ کی، اسلامی تقاضا کو پورا نہ کیا، خدا کا مقابلہ جاری رکھا تو تباہ ہو گے ملک کو بھی برباد کرو گے۔ ساری رعیت کا گناہ تمہارے سر پہ ہوگا۔ جمعیۃ کے اکابر حق بات کہنے سے کبھی نہیں ہچکچاتے۔ منبر پر بھی کہتے ہیں دار و رسن پر بھی کہتے رہیں گے۔ قید منظور ہے لیکن حضور کی توہین برداشت نہیں ہو سکتی۔ و آخر دعونا

(محمد قاسم دین پوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام خانپور شہر)

---

## بقیہ — مودودی جماعت

حضرت عثمانؓ کی عمر جتنی تھی اس سے بیس سال کم ہوتی تو بڑی حد تک اسلامی تاریخ کا رخ بدل جاتا (ص ۲۰۰)

(ب) لیکن دراصل یہ پہلا حادثہ نہ تھا۔ اس سے بدتر واقعہ حضرت علیؓ کو مؤخر کر کے ضعیف العمری کے زمانہ میں حضرت عثمان کا خلیفہ بنایا جانا ہے۔ جس کے نتیجہ میں سلطنت کی کنجیاں مروان بن الحکم کے قبضہ میں چلی گئیں (ص ۲۳۸) سید قطب نے تقیہ نہیں کیا بلکہ صاف لکھ دیا کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد خلافت حضرت علیؓ کو ملنی چاہیئے تھی اور ان کی جگہ حضرت عثمانؓ کو خلیفہ بنایا جانا ایک بد ترین واقعہ تھا۔ یہ ہے سید قطب کا نظریہ جن کی مودودی جماعت مفکر اسلام اور حق کا بہت بڑا داعی اور حامی بھی ہے۔ مودودی اور سید قطب میں یہ فرق ہے کہ مودودی نے پاکستان کے حالات کے پیش نظر کچھ تقیہ سے کام لیا اور سید قطب نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی۔ ورنہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں دونوں کا نظریہ ایک ہی ہے۔

### امام ربانی کا ارشاد

طوالت سے بچنے کے لئے زیر بحث مسئلہ کے متعلق صرف امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ارشاد درج کرتا ہوں۔ جس میں کتاب و سنت کی روشنی میں صحابہ کرام کے باہمی اختلاف و نزاع کے متعلق ایک صحیح اور عادلانہ موقف پیش فرمایا گیا ہے۔ ”جمہور اہلسنت بر آنند کہ حقیت در جانب امیر بودہ و مخالف او را خطا بودہ لیکن این خطا ہوں خطائے اجتہادی است از ملامت و طعن دور است و از تشنیع و تحقیر پاک و مبرا۔ از حضرت امیر منقول است کہ فرمودہ برادران ما بر ما باغی گشتند۔ اینہا را کافر ونہ فاسق توان گفت زیرا کہ ایشاں را تاویلے است کہ منع کفر و فسق می کند ۔۔۔ آں سرور فرمودہ علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوھم غرضا من بعدی۔ یعنی از خدا بترسید و در حق اصحاب من۔ از برائے تاکید ایں کلمہ را بتکرار فرمود۔ مگیرید اصحاب مرا نشانہ تیر ملامت خویش و نیز فرمودہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم یعنی اصحاب من ستارہ ہا اند بہر کدام ایشاں کہ اقتدا کنید راہ یابید۔ و احادیث دیگر ہم در باب تعظیم و توقیر جمیع صحابہ بسیار آمدہ اند۔ پس ہمہ را معزز و مکرم باید داشت و زلات ایشاں را بر محامل نیک باید نمود۔ این است مذہب اہل سنت درین مسئلہ“

(مکتوبات ج ۲۔ مکتوب نمبر ۳۶ ص ۸۵)

(یعنی جمہور اہلسنت اس دلیل کی وجہ سے جو ان پر ظاہر ہوئی ہے یہ رائے رکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ حق پر تھے اور ان کے مخالفین سے خطا ہوئی۔ لیکن یہ خطا چونکہ اجتہادی خطا ہے۔ اس لئے طعن و ملامت کی گنجائش نہیں اور تحقیر و تشنیع سے پاک اور مبرا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ ہمارے بھائی جنہوں نے ہمارے خلاف جنگ کی ہے وہ نہ کافر ہیں اور نہ فاسق۔ اس لئے کہ انہوں نے یہ کام کسی تاویل کی وجہ سے کیا ہے جس میں کفر و فسق لازم نہیں آتا۔ ۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے اصحاب کے بارے میں ڈرتے رہنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا (اس کو دو بارہ فرمایا یہ تاکید کے لئے) اور میرے بعد ان کو اپنی ملامت کے تیر کا نشانہ نہ بنانا۔

نیز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے راہ ہدایت پاؤ گے۔ اور اس بارے میں دوسری احادیث بھی بہت ہیں۔ جن میں تمام صحابہ کی تعظیم و توقیر پائی جاتی ہے۔ پس تمام صحابہ کو معزز و مکرم سمجھنا چاہیئے اور ان کی لغزشوں کو نیک نیتی پر محمول کرنا چاہیئے۔ اس مسئلہ میں اہلسنت کا یہی مذہب ہے۔

کاش کہ مودودی صاحب اور ان کے معتقدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرتے اور تمام صحابہ کرامؓ کی عظمت ملحوظ رکھتے اور اجتہادی خطا سے زیادہ کسی صحابی پر کوئی الزام نہ رکھتے اور حضرت معاویہؓ سمیت تمام صحابہ کی پیروی کو اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھتے۔ کیونکہ حسب ارشاد نبوت ہر ہر صحابی ہدایت کا ستارہ ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

## تصحیح

### جلسہ بھیں

گذشتہ پرچہ میں غلطی سے بھیں کے جلسہ کی تاریخ بیس محرم کے بجائے تیس محرم لکھی گئی اور مولانا عبدالستار تونسوی کے بجائے مولانا دوست محمد قریشی کا نام درج ہو گیا۔

PHONE No.-67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 713

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price paisa

جلد نمبر ۱ | جمعہ ۵ رمئی ۱۹۶۷ء مطابق ۲۴ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ۔ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ نمبر ۱۶

# ضروری واہم اعلانات

## قارئین ترجمان اسلام سے ضروری درخواست :۔

خریدار حضرات کے پتوں کی نئی چٹیں طبع کرائی جا رہی ہیں جو حضرات اپنے پتوں میں کسی قسم کی ترمیم، کمی بیشی اور تبدیلی کرانا چاہتے ہیں۔ وہ فوراً ہی مطلع فرمائیں۔ خریداری نمبر ساتھ میں ضرور لکھیں۔ علاوہ ازیں مدت خریداری و چندہ وغیرہ کی ترسیل کے بارے میں کوئی شکایت ہو تو وہ بھی تحریر فرمائیں حساب کی درستگی کے لئے رسید منی آرڈر یا رسید وصولی وی پی رقم ضرور ہمراہ بھیجیں اور اپنا خریداری نمبر لکھنا ہرگز نہ بھولیں۔

## ایجنٹ حضرات کی خدمت میں گذارش :۔

ایجنسیوں اور ایجنٹ حضرات کے پرانے حسابات صاف کرکے نیا کھاتہ ترتیب دیا جا رہا ہے۔ اس لئے جن ایجنٹوں کو اپنے حساب کے سلسلے میں کوئی شکایت ہے وہ بلوں اور رسیدوں کے حوالے سے اپنی شکایت تحریر فرمائیں تاکہ اُن کا ازالہ کیا جا سکے۔

## ایجنٹ حضرات اپنے بقایاجات جلد ادا فرمائیں :۔

جن ایجنٹ حضرات کے ذمہ کئی کئی ماہ کی رقوم واجب الادا ہیں یا بقایاجات کی رقم زیادہ ہو چکی ہے اُن سے آخری بار گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد یا تو پوری رقم ادا فرما دیں۔ یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو قسطوں کی صورت میں ادائیگی شروع کر دیں اور فوراً ایک ہفتہ کے اندر اندر دفتر سے معاملہ طے کر لیں ورنہ آئندہ ہفتہ سے ان کے نام و پتے اخبار میں شائع کرنا شروع کر دیئے جائیں گے۔

## جمعیۃ اور ترجمانِ اسلام کی رقوم ارسال کرنیوالوں کی خدمت میں التماس :۔

براہ کرم تمام رقوم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایئے۔ بنک کی معرفت ڈرافٹ وغیرہ کے ذریعہ ہرگز نہ بھیجئے۔ اس لئے کہ ترجمان اور جمعیۃ کا کوئی حساب کسی بنک میں کھلا ہوا نہیں ہے اور نہ کارکنان ترجمان و جمعیۃ کا کوئی حساب کسی بنک میں ہے۔ علاوہ ازیں ذاتی حساب میں ان رقوم کی وصولی کئی غلط فہمیوں اور پیچیدگیوں کا باعث بن جاتی ہے آئندہ ایسے ڈرافٹ واپس کر دیئے جائیں گے۔ نوٹ کر لیجئے

(ناظم دفتر جمعیۃ و اخبار ترجمان اسلام)

# مشتہرین حضرات کیلئے بہترین موقعہ

ترجمان کا حلقۂ اشاعت چونکہ مغربی اور مشرقی پاکستان کے تمام اضلاع تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ رسالہ دینی اداروں اور دینی گھرانوں میں توجہ سے پڑھا جاتا ہے اور اس کا ریکارڈ محفوظ رکھا جاتا ہے اس لئے اس میں تجارتی اشتہارات دینا نہایت نفع بخش ہے۔ چنانچہ اشتہارات کی اشاعت کے لئے اب ترجمان میں مزید انتظام کیا گیا ہے۔ اس لئے ملک کے ہر حصہ سے تاجر حضرات اپنے اشتہارات کی اشاعت کیلئے رجوع کر سکتے ہیں۔ حصول اشتہارات کے لئے ہر جگہ کے کارکنان جمعیۃ کو دلچسپی لینی چاہیئے۔

## مضامین، مراسلے، جمعیۃ کی کارروائیاں اور خبریں بھیجنے والوں کی خدمت میں

ترجمان اسلام ملک میں واحد ہفتہ وار رسالہ ہے جو علماء حق کے مسلک دینی و سیاسی کی ترجمانی کرتا ہے اور جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد و نصب العین کا نقیب ہے۔ اس لئے مضامین و مراسلے نگار حضرات کو محدود صفحات کا لحاظ رکھتے ہوئے مضامین، مراسلے و خبریں وغیرہ تحریر کرنا چاہیئے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل باتیں پیش نظر رکھنا ضروری ہیں :۔

(۱) مضامین و مراسلے وغیرہ کاغذ کے ایک طرف اور سطروں کے درمیان فاصلہ رکھ کر تحریر کئے جائیں ورنہ نہ پڑھے جانے کی صورت میں شائع کرنا مشکل ہوگا۔

(۲) مضمون و مراسلے کی ایک نقل اپنے پاس بھی رکھنا ضروری ہے اس لئے کہ عدم اشاعت یا کسی اور صورت میں دفتر اسے واپس بھیجنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

(۳) مضمون و مراسلے وغیرہ میں اختصار و تلخیص یا اشاعت کا اختیار ہر حالت میں ایڈیٹر انچارج کو ہے

## اعلانات کی اشاعت کیلئے

(۴) اشتہاری خبریں، اطلاعات و اعلانات کے لئے اشاعت کا خرچ بھیجنا ضروری ہے۔ مدارس کے مختصر اعلانات و اطلاعات کی اشاعت کے لئے کم از کم ۵/۔ روپے فی عدد، دیگر اداروں وغیرہ کے مختصر اعلانات و اطلاعات کی اشاعت کے لئے ۷/۔ روپے فی عدد خرچ اشاعت ہے۔ یہ رقم پیشگی وصول ہونے پر ہی اشاعت ہو سکے گی۔ طویل اطلاعات و اعلانات کی اشاعت کے لئے پہلے دفتر سے خرچ طباعت معلوم کر لینا چاہیئے۔



تعلیمی پریس میں باہتمام ملک نور الٰہی پرنٹر چھپا اور غازی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون مری گیٹ لاہور سے شائع کیا

خط و کتابت و ترسیل زر و تبادلۂ اخبار اور دیگر امور کے لئے ـــ پتہ ـــ دفتر جمعیۃ علماء اسلام ـــ چوک رنگ محل لاہور

# ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار

بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

نگران

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت، ۲۵ پیسے

حضرت مولانا سید بدیع عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَی الْاِمَارَةِ وَ سَتَکُوْنُ نَدَامَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَ بِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ ۔ (رواہ البخاری مشکوٰۃ صـ۳۲۰)

ترجمہ:- ابوہریرہ رضؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے جبکہ تم امیر بننے کی حرص کرو گے حالانکہ تمہارے لئے امارت وحکومت قیامت میں باعث ندامت ہو گی۔ اور حکومت کی مثال ایسی ہے۔ جیساکہ ایک دودھ پلانے والی عورت کی کہ ابتدا میں تو بڑی پیاری لگتی ہے اور جب دودھ چھڑانے لگتی ہے تو وہی بہت بری لگنے لگتی ہے (یہی حالت حکومت کی ہے کہ ابتدا میں حکومت بہت دلفریب نظر آتی ہے۔ لیکن جب اس کے نتائج سامنے آتے ہیں تو وہی بہت خوفناک بن جاتی ہے)

شرح:- حکومت کی ابتدائی دلفریبی اور پھر اس کے عواقب کی بدنمائی جن اعتبارات سے شرعی نظر میں ہے۔ ان کو آخرت سے غافل دماغوں کو سمجھانا بہت مشکل ہے لیکن سطحی طور پر جو بات موجودہ دماغوں میں آسکتی ہے۔ وہ اتنی واضح ہے کہ کسی زیادہ غور وفکر کی محتاج نہیں بلکہ آنکھوں سے دنیا کے موجودہ واقعات دیکھ کر نظر آ رہی ہے، ایک حکمران جب تختِ حکمرانی پر بیٹھتا ہے تو ابھی وہ جم کر بیٹھنے بھی نہیں پاتا، کہ موت اس کے سر پہ منڈلانے لگتی ہے۔ یہ تو ہیں زمانہ کے انقلابات اور لوگوں کی بے عقلی کے ثمرات، لیکن اگر ان سے قطع نظر کر لی جائے تو پھر بھی ایک حاکم کا یہ فرض ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ یہ سوچے کہ کتنے لوگوں کی زندگی اور ساحت کی ذمہ داری اس کے سر پہ عائد ہوتی ہے جس سے موجودہ دَور میں عہدہ بنا ہونا کوئی کھیل تماشہ نہیں ہے۔

اگر حکومت انسانوں کی جان ومال سے کھیلنے کا نام ہو۔ جیساکہ موجودہ لوگوں کی ذہنیت بن گئی ہے تو یہ بات تو دوسری ہے۔ لیکن اگر اس پر غور کیا جائے کہ ایک گھرانے کے والدین پر اپنے بچوں کی صحت، ان کی رہائش۔ اُن کی غذا، ان کی تعلیم و تربیت کی کتنی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور صحیح طور پر ان کو انجام دینا ان کو کتنا مشکل ہوتا ہے تو صرف یہی نہیں بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر نازک ذمہ داریاں چند افراد کی نہیں بلکہ کروڑوں انسانوں کی اس کے سر عائد ہو جاتی ہے۔ ان سب کو کامیاب طریقہ پر پورا کرنا کیا کوئی آسان بات ہے۔ لیکن حکومت کی چاشنی اور اقتدار کی ہوس ان سب کو ایسا فراموش کر دیتی ہے کہ گویا خدا کی مخلوق کی قسمت کا فیصلہ ان کے ہاتھوں میں ہے جس کو وہ اپنی مرضی کے مطابق بدل کر اپنے مغرور نفس کو خوش کرتے رہتے ہیں۔ کیا حکومت اس کا نام ہے؟ اسلام کا نہیں بلکہ انسانیت اور شرافت کا تقاضا یہی ہے۔ خوب یاد رکھیے۔ کہ ایک حاکم کے بننے اور بگڑنے سے ایک ملک کا بگڑنا یا سنور جانا ہے۔ اگر سنور گیا تو اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہے؟ اور اگر بگڑ گیا تو اُس بدنصیب پر اس کے مرنے کے بعد بھی تاریخ لعنت کرتی رہتی ہے۔ اس لئے عاقل شخص کب اتنی بڑی ذمہ داریوں کو خوشی کیساتھ اپنے سر لے سکتا ہے۔ جن کی ادائیگی یقیناً انسان کے بس سے باہر ہے۔ یہاں یہ ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ ایک شوہر جو اپنی چند بیویوں پر صرف ایک ادنیٰ درجہ کی حکومت رکھتا ہے۔ جب وہ اس کو ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے۔ تو پھر یہ کتنا مشکل ہوگا کہ ایک حاکم عام کروڑوں انسانوں کے حقوق ادا کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ اس لئے اسلام میں حکومت کا سب سے زیادہ نااہل وہ شخص ہے۔ جس کے دل میں حکومت کی سب سے زیادہ ہوس ہو۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضؓ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰی عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ۔

متفق علیہ۔ مشکوٰۃ صـ۳۲۰

ترجمہ:- ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں تھا اور میرے ساتھ ... .... دو چچا زاد بھائی تھے ان میں سے ایک نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمران بنایا ہے اس کے کسی حصہ پر ہمیں بھی حکمران بنا دیں اور دوسرے نے بھی یہی درخواست کی۔ اس پر آپ نے ناگواری سے فرمایا خدا کی قسم جو شخص بھی ہم سے حکومت کا طلبگار ہوگا یا اس پر حریص نظر آئے گا ہم اُس کو ہرگز حاکم نہیں بنائینگے ایک روایت میں یوں ہے جو شخص خود کارندہ بننے کا طالب ہو ہم اس کو اپنا کارندہ مقرر نہیں کرینگے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِیْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُّكِلْتَ اِلَیْهَا وَاِنْ اُعْطِیْتَهَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْهَا۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ صـ۳۲۰)

ترجمہ۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت فرمائی کہ دیکھنا حکومت کی خواہش کبھی نہ کرنا کیونکہ اگر خود سوال کرنے کے بعد تم کو حکومت مل گئی تو خدائی تمہارے ساتھ نہ ہو گی اور تم کو خود ہی سنبھالنی پڑے گی اور اگر بے مانگے ملی تو اس کے نظام میں خدا تعالیٰ تمہاری امداد فرمائے گا۔

شرح۔ اس حدیث سے اوپر کی حدیث کی شرح خود بخود سمجھ میں آجاتی ہے اور یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ جو شخص خود طالب حکومت ہو اس کو شرعاً حاکم بنانا کیوں ناپسندیدہ سمجھا گیا ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حکومت اتنی بڑی ذمہ داری ہے جس کو انسان اپنے ضعیف ہاتھوں سے کبھی انجام نہیں دے سکتا۔ جب تک کہ اس کی پشت پر خدائی طاقت نہ ہو۔ اس کو صرف ایک مولویانہ بات نہ سمجھیے۔ بلکہ کسی جہاز کے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - ۶ رجنوری ۱۹۶۷ء

# ایں چہ بوالعجبی است

قانون اور پارلیمانی امور کے مرکزی وزیر مسٹر ایس ایم ظفر نے رحیم یار خاں میں خان پور بار ایسوسی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ:-

"ملک کا موجودہ آئین اسلامی ہے"۔

مرکزی وزیر قانون ایک دیندار سید خاندان کے چشم و چراغ ایک ذمہ دار جگہ پر فائز ہیں۔ ان کے منہ سے یہ بات جو کہ حقائق کے سراسر خلاف ہے نکلنی نہیں چاہیئے تھی۔ ملک کے موجودہ آئین کو اسلامی کہنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے اگر کوئی دن کے بارہ بجے جبکہ سورج نصف النہار پر چمک رہا ہوتا ہے، یہ کہہ دے کہ اب رات بھیگی ہوئی ہے اور دن کے بارہ نہیں بلکہ رات کے بارہ بجے ہوتے ہیں۔

- جس آئین میں مرتد ہونا جائز ہو۔
- جس آئین میں ایک عورت بھی سربراہ ہو سکتی ہو ——
- جس آئین میں ملک کے سب سے بڑے ادارے "قومی اسمبلی" کا اسپیکر غیر مسلم بھی ہو سکتا ہو
- جس آئین میں ملک کا سب سے بڑا چیف جسٹس غیر مسلم بھی ہو سکتا ہو۔
- جس آئین میں کفر و ارتداد کی تبلیغ کی پوری پوری آزادی ہو۔
- جس آئین میں زنا بالرضا جائز ہو۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ وہ آئین کس طرح اسلامی کہلانے کا حق دار ہو سکتا ہے۔ اسلامی آئین تو ان سب ملکی، ملی اور سماجی خرابیوں کو بیخ و بن سے اکھاڑتا ہے، جن کی موجودہ آئین کے تحت آبیاری ہو رہی ہے یا ہو سکتی ہے۔

قوم بیس سال سے اسلامی قانون کا مطالبہ کر رہی ہے اور ہر حکمران کے سامنے ہر آئینی طریقہ سے یہ مطالبہ پیش کر چکی ہے کہ پاکستان جس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا اور قوم سے جو جو وعدے کئے گئے تھے اُن کو پورا کیا جائے۔ لیکن ہر گورنر اور ہر صدر قوم کو ٹالتا رہا اور ابھی تک اسلامی آئین کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا گیا۔

جناب ایس۔ ایم ظفر صاحب کو آئین میں شاید اسلامی مشاورتی کونسل کے قیام سے یہ شبہ ہو گیا ہے کہ موجودہ آئین اسلامی ہے۔ ہم اس وقت اسلامی مشاورتی کونسل کے بارہ اپنی کوئی رائے نہیں دینا چاہتے۔ لیکن جناب ایس ایم ظفر صاحب سے یہ پوچھتے ہیں کہ ابھی تک اسلامی مشاورتی کونسل کی کونسی بات پر عمل کیا گیا ہے۔ اسلامی مشاورتی کونسل نے جوئے، شراب اور سود کی حرمت پر فیصلہ کیا تھا لیکن ان کے اس فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے کیا جوا - شراب اور سود کو ملک سے ختم کر دیا گیا ہے؟

یا ان چیزوں کا کاروبار زیادہ تیز ہو رہا ہے؟

یہ بات تو ابھی تک صدر ایوب بھی نہیں کہہ سکے تھے جو جناب ایس۔ ایم ظفر صاحب نے کہہ ڈالی کہ موجودہ آئین اسلامی ہے۔

معلوم نہیں کیا بات ہے کہ موجودہ حکومت غیر اسلامی چیزوں کو اسلامی بنانے پر کیوں تلی ہوئی ہے! عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی اور اسی طرح کی دوسری چیزوں کو اسلام کے نام پر عوام پر ٹھونسا جا رہا ہے، اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے لوگ قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی کتر بیونت کر کے ان کو اسلامی ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جہاں تک ہم سمجھتے ہیں ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا قیام بھی شاید اسی لئے عمل میں آیا تھا۔

ابھی حال ہی میں اسی ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کی طرف سے ایک کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" طبع ہوئی ہے جس میں اسلامی قوانین کی وہ تحریف کی گئی ہے جو شاید مستشرقین بھی نہ کر سکے ہوں۔

وہ اسلام جس کی وجہ سے پاکستان معرضِ وجود میں آیا اور وہ اسلام جس کی وجہ سے گزشتہ ستمبر کی جنگ میں باقی اور محفوظ رہا، اس اسلام کے ساتھ حکومت کا یہ سوتیلی ماں والا سلوک کیوں ہے؟ جب انجینئرنگ کے لئے انجینئروں سے مشورہ کیا جاتا ہے اور صحت کے لئے ڈاکٹروں سے رائے لی جاتی ہے تو پھر کس وجہ سے دین کے کاموں میں مذہبی رہنماؤں سے مشورہ ....... نہیں کیا جاتا؟ اور ان کے مشورہ پر کیوں عمل نہیں کیا جاتا؟

حکومت کے ان ذمہ دار افراد کے ان غیر ذمہ دارانہ بیانات کے بارہ میں ہم اس کے سوا اور کچھ نہیں کہتے کہ

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

## عید الفطر کے روز یوم احتجاج منایا جائے

### ماتحت شاخوں کے نام قائد جمعیۃ کا پیغام

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامیہ کراچی (حال راولپنڈی) کے زیر اہتمام "مجموعہ قوانین اسلام" کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کی پہلی جلد بازار میں آ گئی ہے۔ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامیہ جس طرح اسلام کی تحریف میں مشغول ہے وہ آپ سب حضرات پر عیاں ہے۔ اسی طرح یہ "مجموعہ قوانین اسلام" بھی دراصل تحریفات اسلامیہ کا مرقع ہے۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ اس کتاب کو اسلامی مشاورتی کونسل کے مشورہ کے بعد قومی اسمبلی سے پاس کروا کر پاکستان کے مطلوبہ اسلامی قوانین کی جگہ اس کو نافذ کر دیا جائے۔ حکومت کی یہ پالیسی دین کے لئے نہایت خطرناک ہے۔

لہٰذا تمام ماتحت شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ عید الفطر کے روز نماز عید کے اجتماعات میں اس امر پر شدید احتجاج کریں اور حکومت پر یہ واضح کر دیں کہ اگر تحریف شدہ قوانین کو مسلمانان پاکستان پر ٹھونسنے کی کوشش کی گئی تو مسلمان کسی طرح بھی ایسے قوانین کو قبول نہیں کریں گے اور ملک میں اس اضطراب کی ساری ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔

(مفتی) محمود عفا اللہ عنہ

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر
کا حوالہ ضرور دیں

(قسط نمبر ۲)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# ہماری ترقی — ایک تجزیہ

اسی تہذیب نو نے صرف عورت ہی کی زندگی کو نہیں بگاڑا بلکہ زندگی کے سب شعبوں میں ایک زبردست بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔ خاندانی نظام کو خصوصی طور پر اس طرح تہس نہس کیا ہے کہ خود اہل مغرب بھی چلا اٹھے ہیں۔ چنانچہ یورپ کا مشہور مصنف "الیکس کیرل" اپنی کتاب "نا معلوم کتاب" (MAN THE UNKNOWN) میں لکھتا ہے:-

"موجودہ سماج نے سب سے زیادہ فاش غلطی یہ کی ہے کہ اس نے تربیت کے لئے خاندان کے مقابلہ میں اسکولوں پر اعتماد کیا ہے۔ آج کی ماں اپنے بچے کو نرسری اسکول میں صرف اس لئے چھوڑ آتی ہے۔ تاکہ وہ اپنے معاش کے لئے، آزاد شہوت رانی کے لئے، فضول قسم کی آرٹ پرستی کے لئے، برج کھیلنے یا سنیما جانے کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت بچا سکے اور اس طرح ایک قسم کی فضول بیکاری میں منہمک رہے۔ اس طرز زندگی نے خاندانی نظام کو جس کے زیر اثر رہ کر بچہ بہت کچھ سیکھتا ہے بالکل درہم برہم کر دیا ہے۔ ایک بچہ اپنی ذہنی اور عملی صلاحیتوں کو ماحول کی مدد سے صحیح طور پر نشوونما دے سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی حد تک الگ تھلگ بھی رہے۔ مگر خاندان کی توجہ کا مرکز بھی ہو۔"

ایک اور مصنف لکھتا ہے:-

"ہم کھانا اب ہوٹلوں اور ریستورانوں میں کھاتے ہیں۔ ہماری روٹی بیکری سے آتی ہے، ہمارے کپڑے لانڈری میں دھلتے ہیں۔ پہلے وقتوں میں راحت اور آرام کے لئے لوگ خاندانوں کی طرف رجوع کرتے تھے، لیکن اب اس کے لئے سینماؤں، تھیٹروں اور کلبوں کا رخ کیا جاتا ہے۔ پہلے خاندان ہماری دلچسپی کا مرکز تھا اور خاندانی زندگی ہی میں سکون تلاش کیا جاتا تھا مگر اب خاندانوں کے افراد بکھر گئے ہیں۔ اور اگر کچھ مل کر بھی رہتے ہیں تو ان کا مقصد فوت ہو گیا ہے۔ وہ دن کا زیادہ وقت اکیلے فکر معاش میں بسر کرتے ہیں۔ رات کا وقت جس میں خاندان کے افراد اکٹھے ہوتے ہیں وہ بھی اب علیحدگی میں گذرتا ہے۔ اب ہمارے گھر ہمارے لئے استراحت اور آرام کی جگہ نہیں رہے، جہاں ہم شب باش ہوں۔ شب باشی کا تو ذکر ہی کیا۔ اب تو پوری ایک رات بھی لوگ اپنے گھروں میں بسر کرنا پسند نہیں کرتے۔"

SOROKIN: THE CRISIS OF OUR AGE P. 25

جب بگاڑ زندگی کے سب شعبوں میں پیدا ہو چکا ہو تو اس کا علاج بھی زندگی کے سب شعبوں میں ہونا چاہیئے۔ صرف ایک شعبہ میں بناؤ اور دوسرے میں بگاڑ تو کارگر نہیں ہو سکتا۔ اس کا سہل اور آسان طریقہ یہ ہے کہ علماء کرام میدان میں آئیں اور اسلامی نظام زندگی کو ایک مکمل ضابطہ حیات کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کر دیں اور وہ تمام مسائل جنہیں آج جمہوریت اور اشتراکیت کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کا بہترین حل اسلامی نظام کے اندر بتایا جائے۔ تاکہ طاغوتی نظاموں کی ستم زدہ انسانیت کو پتہ چل جائے کہ اسلام اپنے اندر ایک ابدی صداقت اور انسانی فطرت کے ساتھ ایک گہری مطابقت رکھتا ہے۔

تہذیب جدید کا یہ دھارا جو بڑی تیزی سے زندگی کے ہر گوشے میں تباہ کن اثرات پیدا کر رہا ہے۔ جو اجتماعی، معاشرتی، اقتصادی، تمدنی اور معاشی زندگی کے اسلامی اصولوں کو پامال اور بیکار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ علماء کو اس دھارے کو روکنا چاہیئے۔ ورنہ آئندہ نسل پر اس کے اثرات نہایت مہلک ہوں گے کیونکہ ہواؤں کی خنکی بتا رہی ہے کہ تہذیب جدید کے ان بادلوں میں بے دینی اور گمراہی کی وہ زوردار بارش ہے جو اگر برس پڑی تو پھر ہم صرف گرم گرم آنسو بہا سکتے ہیں اس کا اور کوئی خاطر خواہ علاج نہیں کر سکتے

---

۱۶ جنوری ۱۹۶

## فلموں کی نمائش پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے

### علماء سے اپیل

لاہور ۔ حکیم مختار احمد الحسینی انچارج دفتر مرکزی اسلامی محاذ نے غیر ملکی فلموں کی نمائش کرنے والے سینماؤں کے اس فیصلہ کو کہ آٹھ جنوری کو وہ محض اس لئے ہڑتال کریں گے کہ جو غیر ملکی فلمیں لاتے ہیں ان کو سنسر بورڈ والے منظوری دینے میں سختی کرتے ہیں اور کانٹ چھانٹ بھی کرتے ہیں، مضحکہ خیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ بہتر تو یہ ہے کہ یہ ہمیشہ کے لئے سینما گھر بند کر دیئے جائیں کیونکہ پاکستان میں رہنے والی قوم مسلمان ہے اور ان کی اپنی تہذیب اور معاشرہ ہے جس میں کسی طور بھی اخلاقی بے راہ روی اور بے حیائی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ فلم کوئی بھی ہو اس سے مسلم معاشرہ تباہ ہوتا ہے اور پھر یہ غیر ملکی فلمیں جو سراسر عریانیت، آبرو باختگی، بے حیائی اور جاسوسی و رومانی کرداروں پر مشتمل ہیں۔ ان سے نہایت ہی مہلک اثرات پڑتے ہیں۔ پاکستانی تباہ حال معاشرہ میں ان فلموں کا بھی بڑا دخل ہے۔

حکیم صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان کے مطالبات قطعاً منظور نہ کرے بلکہ ہمیشہ کے لئے فلموں کو بند کر دینا چاہیئے تاکہ ہمارا معاشرہ اسلامی بنیادوں پر قائم ہو۔ آپ نے کہا کہ اس ملک میں تفریح کے نام پر اخلاقی قدروں کی پامالی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ حکیم صاحب نے علماء اور خطباء سے اپیل کی ہے کہ آئندہ جمعہ میں حکومت پر زور دیں کہ فلموں کی نمائش پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے۔

---

تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ اگرچہ اسلام حکومتی اقتدار اور دنیوی شان و شوکت سے محروم ہو گئے تھے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے حق گوئی، حریت فکر، دنیوی مال و متاع سے یکسر استغنا، ارباب حکومت اور اصحاب ثروت و اقتدار کے اثر و نفوذ سے بے خوفی اور علوئے اخلاق کی بے پناہ طاقت سے حجاج بن یوسف ثقفی جیسے جابر و خون آشام تلوار بھی انہیں کبھی مرعوب نہ کر سکی۔ امراء و سلاطین نے ہر ممکن کوشش کی کہ مذہب و سیاست میں تفریق کر کے علماء کو مدرسوں اور خانقاہوں کی چار دیواری میں محبوس کر دیا جائے۔ علماء نے ان کے ان ارادوں کو باطل

جناب مولانا غفران الدین صاحب سوات

# ثقافتِ اسلام

ہمارا موضوع دو جزو ثقافت اور اسلام سے مرکب ہے۔

ثقافت کے لغوی معنی استواری، چستی اور زیرکی کے بتلائے گئے ہیں۔ اصطلاح میں ثقافت اس استعداد اور ذہنی برتری کا نام ہے۔ جس کی بنا پر وہ ترقی کے مدارج طے کرنے پر قادر ہو سکتا ہے۔ اس قوت کے ذریعہ معاشرہ کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اس کے ذریعہ جو امور عملی سطح پر نمایاں ہوں گے وہ قوم اور ملک کی استواری اور درستگی کا باعث بنیں گے۔

اسلام کے معنے گردن نہادن، خضوع اور انقیاد کے ہیں۔ اصطلاح میں اللہ پاک کے حضور میں اس اطاعت، خضوع اور فرمانبرداری کا نام ہے۔ جس میں احکام کے قبول کے ساتھ ساتھ یقین بھی ہو جو تصدیق ایمانی ہے اور ایسی خضوع کا تحقق اوامر و نواہی کے قبول کو مستلزم ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا گیا ہے:۔ اِنَّ الدِّین عند اللہ الاسلام (بیشک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے)

اب ہم اصل "ثقافتِ اسلام" کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ایسی استعداد اور قوتِ فکری جس میں اسلام کی استواری اور درستی مضمر ہو اور جس کے ذریعہ مسلمانوں میں صحیح انقیاد، خضوع اور قبول احکام کا جذبہ پیدا ہو۔ اور ہر مسلمان اسلامی معاشرے میں روحانی اور جسمانی لحاظ سے ایک عمدہ شہری کا کردار ادا کر سکے ہمارے لئے ایسی قوت و فکر کا سرچشمہ کتاب اللہ اسوہ رسول اللہ اور خلفائے راشدین کا طرز و طریقہ ہے۔ جس فکر و نظر کا ماخذ یہ سرچشمہ ہو۔ وہ ذہن اسلامی نظر و فکر سے معمور ہو جاتا ہے۔ وہ اسلامی معاشرے میں اللہ پاک کے احکام کی پابندی کے سوا تمام دنیا کو آزادی کا پیغام دیتا ہے اور علم کو مشعل راہ بنا کر عمل صالح کا مجسمہ بنتا ہے اور خیر الناس من ینفع الناس کا صحیح مصداق نظر آنے لگتا ہے۔ اس کا ہر عمل اصلاح پر مبنی ہوتا ہے یہ فکر و نظر ایک کامیاب اور کامران انقلاب لاتی ہے، اور مسلم معاشرہ پُرامن طریقوں پر گامزن ہو جاتا ہے۔ جیساکہ فرمایا گیا ہے:۔ قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام۔ یعنی تمہیں اللہ پاک کی جانب سے ایک نور یعنی واضح کتاب آئی ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ پاک اپنے بندوں کو سلامتی کے راستے بتلاتا ہے۔ اور رسول کو اس لئے مبعوث کیا جاتا ہے، کہ لوگوں کو اندھیرے سے روشنی کی طرف نکالا جائے اس لئے فرمایا گیا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ یعنی اللہ پاک کے رسول میں تمہارے لئے عمدہ نمونہ ہے لیکن اس نمونے کا مشاہدہ وحی کے مواقع دیکھنا اور اس کی تاویل کو پہچاننا قابل اعتماد لوگوں سے توارث اور نقل پر مبنی ہے۔ کیونکہ مذہب کا ثبوت توارث اور نقل کے بغیر ناممکن ہے۔ اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

علیکم بسنتی و سنۃ خلفاء الراشدین المہدیین اور نقل و توارث کا طریقہ اس طور پر اپنایا جا سکتا ہے کہ اس معتمد طبقے کے انظار و افکار کو عظمت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی مشہور تصنیف "حجۃ اللہ البالغہ" میں اس چیز کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

والملۃ انما تثبت بالنقل
والتوارث ولا توارث الا بان
یعظم الذین شاھدوا مواقع
الوحی وعرفوا تاویلہ وشاھدوا
سیرۃ النبی ولم یخلطوا محھا
لحمقاً ولا ملۃ اخری۔

یعنی مذہب کا ثبوت نقل اور توارث سے ہوتا ہے اور یہ جب ممکن ہے کہ ان لوگوں کی تعظیم دل میں ہو جنہوں نے نزولِ وحی اور اس کے مواقع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دیکھا اور برتا اور اپنے دین کے ہر قسم کے غل و غش سے پاک صاف رکھا۔

یہی فکر و نظر اسلام اور غیر اسلام میں ایک حد فاصل اور خطِ متقاطع ہے۔ یہ اسلامی ثقافت ایک زندہ اور متحرک حقیقت ہے اور عالم اسلام کے ہر زمان و مکان میں اپنا کردار ادا کرتی رہتی ہے۔ یہ حقیقت نہ تو مسجد کی چار دیواری تک محصور ہے اور نہ ہی کسی صوفی درویش کی خانقاہ تک، بلکہ یہ ثقافت تمام عملی ارکان اسلام کے لئے ایک روح ہے اور عالم اسلام کے لئے حیات۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اس ثقافت کا نقطۂ آغاز ہے۔ ہر عمل میں اس نظریے کو اپنایا جائے گا۔ اور اس کے ماتحت ہر قدم اٹھایا جائے گا۔ یہ ایک ایسا نظریہ ہے۔ جس کے ماننے سے لازمی طور پر خوف و رجاء کا اثر پڑنے لگتا ہے، اور ہر مسلمان کا ہر دم قدم نفس پرستی۔ زر پرستی اور جاہ پرستی سے بالاتر ہو جاتا ہے۔ اس کا ہر عمل ذاتی مفاد سے آزاد نظر آتا ہے اس لئے وہ ایک عظیم الشان مقصد کے حصول کا مساعی بنتا ہے۔ وہ مقصد ایک مسلمان کے قلب میں اعلاء کلمۃ اللہ اور خدمتِ خلق کہلاتا ہے۔ وہ عمل صالح کے ساتھ ساتھ اصلاح قربانی اور ایثار کا پیکر بنتا ہے۔ چنانچہ وہ کامرانی اور کامیابی کی تحصیل پر قادر ہو جاتا ہے اور اس کامرانی کے لئے اسلام سے چند عناصر اخذ کرنے پڑتے ہیں (۱) اذعان بر ضروریات دین (۲) خود عمل صالح کرنا (۳) دوسروں کو اس کا امر کرنا (۴) برے عمل سے مجتنب رہنا (۵) برے عمل سے دوسروں کو روکنا۔ (بشکریہ الحق)

## امیر متحدہ اسلامی محاذ کی علالت

امیر متحدہ اسلامی محاذ جناب شیخ حسام الدین صاحب علیل ہو جانے کی وجہ سے میو ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں۔ آپ کی صحت خدا کے فضل سے آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے تاہم تمام بزرگوں اور احباب سے درخواست ہے کہ ملتِ اسلامیہ کے اس عظیم فرزند کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اس مقدس ماہ میں خصوصی دعائیں فرمائیں۔

(حکیم مختار احمد الحسینی انچارج دفتر متحدہ اسلامی محاذ)

## ایجنٹ حضرات کے نام

### ماہ دسمبر کے بل

روانہ کر دیئے گئے ہیں مہربانی فرما کر ان کی ادائیگی جلد از جلد فرمائیں۔ نیز جن حضرات کے ذمہ بقایا جات ہیں وہ اپنے بقایا جات جلد از جلد ادا کر دیں۔ (ادارہ)

# روزہ اور عید الفطر کے مسائل

### اعتکاف

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف سنت کفایہ ہے۔ اگر سارے محلے یا تمام بستی میں کوئی شخص بھی اعتکاف نہ کرے، تو سب کو ترک سنت کا وبال ہوگا۔

اعتکاف میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں بلکہ نماز وتلاوت قرآن یا جو عبادت دل چاہے کرتا رہے۔ اعتکاف صرف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں نماز پنجگانہ جماعت سے ہوتی ہو۔

### شب قدر:-

رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں اکیس، تئیس، پچیس، ستائیس اور انتیس میں، لیلۃ القدر کی جستجو کرنا چاہیئے۔ یہ رات بڑی مبارک رات ہے اور اس میں عبادت کا ثواب، ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن حق تعالے نے اس رات کو مخفی رکھا تاکہ لوگ اس کی جستجو کریں اور ان راتوں میں خاص عبادت کریں ـــــ ان طاق راتوں میں عبادت میں مشغول رہنا چاہیئے۔ اگر تمام رات جاگنے کی طاقت نہ ہو تو جس قدر طاقت ہو اتنی رات تک ضرور جاگنا چاہیئے۔ اور نوافل یا تلاوت قرآن یا کوئی اور عبادت کرتی چاہیئے۔

### صدقۃ الفطر:-

صدقۃ الفطر ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ساڑھے باون روپیہ نقد یا اس سے زیادہ ہوں یا کوئی مال، زمین، جائداد یا تجارت کا مال ساڑھے باون روپیہ یا اس سے زیادہ قیمت کا ہو (صدقہ واجب ہونے میں یہ شرط نہیں کہ سال بھر گذر جائے) پس جس شخص کی ملک میں اتنا مال ہو، جس کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کو اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر دینا چاہیئے۔ بڑی اولاد (بالغ) کی طرف سے باپ پر صدقہ فطر واجب نہیں ـ اگر خود ان کی ملک میں مذکورہ مقدار کا مال ہو تو ان پر واجب ہوگا ورنہ نہیں۔ بی بی کا فطرہ خاوند کے ذمہ واجب نہیں۔ لیکن اس زمانہ میں مناسب یہ ہے کہ اگر زوجہ کے پاس مال ہونے کی وجہ سے صدقہ واجب ہو تو خاوند اس کو ادا کرے اور اگر خاوند ادا نہ کرے تو عورت کو خود ادا کرنا چاہیئے۔ اگر کسی کے پاس رہنے سے زائد مکان یا دکان ہو۔ اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔ جس شخص کے ذمہ اتنا قرض ہو کہ اگر اس کے ادا کرنے کا حساب لگایا جائے تو تمام مال صرف ہو کر ساڑھے باون روپیہ کی مالیت سے بھی کم رہ جائے یا کچھ بھی نہ رہے تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔ صدقہ فطر ایک آدمی کی طرف سے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو یا اس کی قیمت دینا چاہیئے۔ صدقہ فطر ایسے لوگوں میں تقسیم کرنا چاہیئے جو مفلس و محتاج ہوں۔ اگر آپ کے عزیز و رشتہ دار غریب مفلس ہوں تو اُن سے زیادہ کوئی مستحق نہیں۔ امامت یا اذان کے عوض میں صدقہ فطر دینا جائز نہیں۔ صدقہ فطر کی قیمت مسجد میں صرف کرنا جائز نہیں۔ چند آدمیوں کا فطرہ ایک محتاج کو دے دینا جائز ہے۔ صدقۃ الفطر عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہت ثواب رکھتا ہے۔ جو شخص عید کے دن صبح صادق سے پہلے مر جائے اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہوتا۔ صدقہ فطر واجب ہونے کے لیے روزے رکھنا شرط نہیں۔ بلکہ جس نے غفلت سے یا کسی عذر سے روزے نہ رکھے ہوں وہ بھی صدقہ فطر ادا کرے۔

### عید کا بیان:-

خوشبو میسر ہو تو لگاؤ۔ نماز کے پہلے صدقہ فطر ادا کرو۔ نماز کے لئے سویرے عیدگاہ میں جاؤ۔ جس راستے سے گئے تھے اسے چھوڑ کر دوسرے راہ سے واپس آؤ۔ عید کے روز جس قدر خیرات و صدقات کرنے کی طاقت ہو کرو اور غریبوں و مفلسوں کی مدد کرو۔

### ترکیب نماز عید:-

جب امام کھڑا ہو تو آپ بھی کھڑے ہو کر زبان سے یا دل سے یہ نیت کریں کہ عید کی نماز مع چھ تکبیروں کے خدا کے واسطے امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ اول دفعہ اللہ اکبر سن کر آپ بھی اللہ اکبر کہو اور ہاتھ باندھ لو اور سبحانک اللھم پڑھو اور دوسری دفعہ اللہ اکبر سن کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دو۔ تیسری دفعہ اللہ اکبر سن کر پھر اسی طرح کرو چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر کان تک ہاتھ اٹھا کر باندھ لو اور جس طرح ہمیشہ نمازیں پڑھتے ہو پڑھو۔ دوسری رکعت میں جب ا[مام قرأت] ختم کرے گا تب اللہ اکبر کہے گا۔ ا[س وقت] تم اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دو دوسری اور تیسری دفعہ بھی ایسے ہی کرو تینوں دفعہ میں ہاتھ نہ باندھو۔ چوتھی مرتبہ ا[للہ اکبر] کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ۔ باقی نماز حسب [معمول] ادا کرو اور خطبہ سن کر واپس آ جاؤ اور [خدا کا] شکر ادا کرو کہ عبادت تمام ہوئی۔

---

## حضرت مولانا عبید اللہ صاح[ب]
## نائب شیخ التفسیر حضرت لاہوری [کی]
## اپیل و تاثرات

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس پاک پتن ضلع ساہیوال میں دوبارہ جا[نے کا] اتفاق ہوا۔ اب کی مرتبہ یہ دیکھ کر بہت [خوشی] ہوئی کہ مدرسہ اپنے فرائض بطریق اح[سن] سرانجام دے رہا ہے۔ یہ علاقہ دینی تعلیم [کے] اعتبار سے پس ماندہ ہے۔ یہاں دینی [مدارس کی] شاید ضرورت ہے۔ یہ مدرسہ اگرچہ ابھی [نیا] ہے۔ پھر بھی نتائج نہایت شاندار ہیں۔ [اس] مدرسہ میں ۲۵ طلبا بیرونی، دو اساتذہ [اور] باورچی مصروف کار ہیں۔ مخیر حضرات س[ے] [تعاون] کی اپیل ہے۔ ترسیل زر کا پتہ:

سید نور حسین ناظم مدرسہ و خطیب ملکہ ہانس

---

## طلباء حدیث شریف کیلئے مژ[دہ]

امسال ماہ شوال میں حضرت جامع المنق[ول] والمعقول شیخ الحدیث والتفسیر مولانا شمس [الحق] افغانی جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا میں [ختم] بخاری شریف کے موقعہ پر تین روز حدیث [اور اس] سے متعلق علوم پر درس دیں گے۔ طلبۂ حد[یث] بروقت پہنچیں۔

(قاری) عبدالسمیع مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم [سرگودھا]

---

## بقیہ ـــــ فتنۂ ابن سب[ا]

یہ ایک سازش کی گئی ہے۔ کیونکہ قرآن [کو] مخدوش اسی صورت میں کیا جا سکتا [ہے] جبکہ پہلے صحابہ کے مقام کو مخدوش کیا [جائے] کتنے ظالم اور دین کے دشمن ہیں وہ لوگ [جو] ایسی غیر معتبر روایات پر یقین کر کے صحا[بہ کی] تنقیص کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

ترجمان اسلام لاہور
۶ جنوری ۱۹۶۷ء

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنۂ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

(قسط نمبر ۱۲)

یہ دیکھ کر ابومسلم نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو میرے آنے کی وجہ معلوم ہو گئی ہے اور انہوں نے اپنے تحفظ اور بچاؤ کے لئے یہ تدبیر سوچی ہے۔ بعد ازیں سیدنا علیؓ نے ابومسلم الخولانی سے کہا کہ قاتلوں کا آپ لوگوں کے حوالہ کرنا میری استطاعت سے باہر ہے لہٰذا میں مجبور ہوں۔ اور سیدنا معاویہؓ کے خط کا حسب ذیل تحریری جواب دیا۔

"معاویہؓ! قتل عثمانؓ سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ میں اس سے بالکل بری ہوں۔ نہ میں نے کسی کو ان کے خلاف بھڑکایا ہے اور نہ ہی کسی کی معاونت کی ہے۔ ہاں جب ہنگامہ نے زیادہ خطرناک صورت اختیار کر لی تو میں خانہ نشین ہو گیا۔ میرے خیال میں قاتلانِ عثمانؓ سے قصاص کے مطالبہ کو آپ اپنے مقصد کے حصول کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اس فتنہ انگیزی سے باز نہ آئے تو جو سلوک باغیوں سے کیا جاتا ہے وہی آپ سے کیا جائے گا۔"

## گشتی مراسلہ :۔

اس کے بعد سیدنا معاویہؓ نے تمام عالم اسلامی کو وہ اسباب اور وجوہات لکھ بھیجیں جنہوں نے انہیں اس بات پر مجبور کیا اور انہیں سیدنا علیؓ کے گورنروں اور حکام کے نام بھی روانہ کیا آپ نے لکھا۔

"تم لوگ اطاعت و جماعت کی طرف دعوت دیتے ہو۔ وہ جماعت جس کی طرف تم بلاتے ہو۔ ہمارے ساتھ ہے۔ رہی تمہارے دوست کی اطاعت سو وہ ہم پر فرض نہیں کیونکہ تمہارے دوست (سیدنا علیؓ) نے ہمارے خلیفہ کو قتل کرایا۔ ہماری جماعت میں انتشار پیدا کیا۔ ہمارے خلیفہ کے قاتلوں کو پناہ دی اور ان کو اپنے ہاں بڑے بڑے عہدوں سے نوازا تمہارا دوست کہتا ہے کہ میں قتل عثمانؓ سے بری ہوں۔ ہم اس کی تردید نہیں کرتے لیکن کیا تم لوگوں نے عثمانؓ کے قاتلوں کو دیکھا ہے؟ کیا وہ علیؓ کے دوست نہیں ہیں۔ کیا وہ ان کو اپنے دامن میں پناہ نہیں دے رہے ہیں؟ تمہارے امام کا فرض ہے کہ وہ ان قاتلوں سے قصاص لے اور اگر وہ خود قصاص لینے پر قدرت نہیں رکھتے تو ان قاتلوں کو ہمارے حوالہ کر دیں تاکہ ہم خلیفۃ المسلمین کے قتل کا قصاص لیں اور پھر اطاعت اور جماعت کی طرف لبیک کہیں۔"

(طبری جلد ۵ صـ )

سیدنا معاویہؓ کے اس گشتی مراسلہ (CIRCULAR) نے سیدنا علیؓ کے لئے ایک بہت بڑی مشکل پیدا کر دی۔ جس کا حل بہت دشوار تھا۔ کیونکہ سیدنا علیؓ کے لئے قاتلانِ عثمانؓ سے قصاص لینا یا ان کو طالبان قصاص کے حوالے کرنا آسان نہیں تھا۔ جبکہ وہی لوگ آپ کے دست و بازو اور اعوان و انصار تھے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو تمام لوگوں میں شک کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے جس سے آپ کی پوزیشن کے مخدوش ہونے کا قوی احتمال ہے۔ خواہ اس حادثہ میں آپ کا دخل ہو یا نہ ہو۔

سیدنا علیؓ نے اس گشتی مراسلے کا ایسا جواب دیا۔ جس سے لوگوں کے دل مطمئن نہ ہوئے کیونکہ آپ اس الزام کو واضح طور پر رفع نہ کر سکے جو سیدنا معاویہؓ نے آپ پر لگایا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے اعوان و انصار کی ایک کافی تعداد آپ سے کٹ گئی ہے۔

## سیدنا علیؓ کی شام کو روانگی

دونوں حضرات اپنی اپنی بات پر اڑے ہوئے تھے اور مصالحت کی سب تدبیریں الٹ گئیں جس کے نتیجہ میں وہ ہنگامہ پیش آ گیا۔ جس سے بچنے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا تھا سیدنا علیؓ نے جب یہ دیکھا کہ معاویہؓ اپنے مطالبہ سے باز نہیں آ رہے تو آپ نے سیدنا ابومسعود انصاری کو کوفہ میں اپنا قائم مقام مقرر فرما کر ذوالحجہ ۳۶ھ میں اسی ہزار فوج کے ساتھ کوفہ سے شام کی طرف کوچ کیا۔

سیدنا علیؓ کے لشکر کی روانگی کے متعلق سن کر سیدنا معاویہؓ بھی شام سے نکل پڑے ان کا مقدمۃ الجیش ابوالاعور سلمی کی قیادت میں جا رہا تھا۔ راستہ میں سیدنا علیؓ کے ہراول دستہ سے مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ ابوالاعور سلمی نے سیدنا علیؓ کے مقدمۃ الجیش کو آگے بڑھنے سے روکا جس سے معاملہ بڑھ گیا۔ علوی فوج کے افسر زیاد بن النضر اور شریح بن ہانی نے سارا دن نہایت بہادری اور جاں بازی سے مقابلہ کیا۔ اسی اثنا میں حضرت علیؓ کی فوج سے اشتر النخعی کمک لے کر آ گئے۔ ابوالاعور نے حالات کی نزاکت کے تحت رات کی تاریکی میں اپنی فوج کو پیچھے ہٹا لیا اور سیدنا معاویہؓ کو سیدنا علیؓ کی فوج کی آمد کی اطلاع دی انہوں نے صفین کے میدان کو مدافعت کے لئے منتخب کیا اور وہاں اپنے ڈیرے جما لئے۔

## ایک من گھڑت روایت :۔

غرض دریائے فرات کے کنارے صفین کے میدان میں دونوں فوجیں اتر پڑیں۔ الدینوری نے اخبار الطوال صـ ۱۶۸، مسعودی نے مروج الذہب جلد ۲ صـ ۳۸۶، طبری نے اپنی تاریخ الامم والملوک جلد ۵ صـ ۲۴۲-۲۴۱، ابن الاثیر نے الکامل جلد ۳ صـ ۱۴۰ اور ابن الطقطقی نے کتاب الفخری فی آداب السلطانیہ والدول الاسلامیہ کے صـ ۸۲ پر شیعی روایات نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سیدنا معاویہؓ نے پہلے سے جا کر دریائے فرات کے پانی پر قبضہ کر لیا تھا اور انہوں نے سیدنا علیؓ کے لشکر کا پانی بند کر دیا اور جب سیدنا علیؓ کے لشکریوں کو زیادہ پیاس لگی۔ تو انہوں نے اشعث بن قیس الکندی کی قیادت میں ایک جماعت کو بھیجا تاکہ وہ پانی لائیں لیکن سیدنا معاویہؓ کے آدمیوں نے کہا :۔

موتوا عطشا کما منعتم عثمان الماء

(پیاسے مرو جس طرح تم نے عثمانؓ کو پیاسا قتل کیا)

اس پر دونوں طرف سے پہلے نیزہ بازی ہوتی رہی اور بعد میں تلواروں کی جھنکار پڑی اور کئی سو آدمی شہید ہو گئے۔ یہاں تک کہ سیدنا معاویہؓ کے سپاہیوں سے گھاٹ کو واگذار کرا لیا گیا۔

یہ روایت ایسی ہے کہ نہ تو اس کی کوئی سند ہے اور نہ ہی یہ درایت کے لحاظ سے درست ہے۔ یار لوگوں نے فراغت سے ایسی روایات گھڑی ہیں اور صحابہؓ جو کہ قرآن و حدیث کے اولین راوی تھے کے مقدم اور احترام کو لوگوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

حکیم مختار احمد الحسینی

# ہلال و صلیب کی کشمکش

(قسط نمبر ۲)

**یہودی اور فلسطین :-**

اسی لئے ایک خالی ملک کی نسبت یہ رائے قائم کی گئی ہے کہ وہ ایسے پراگندہ لوگوں کی پذیرائی کا انتظار کر رہا ہے۔ جو مدتوں سے بہلے تر بتر ہو چکے ہیں۔ مقبول عام قول بھی اسی بنا پر ہے ۔"ایک بے قوم ملک ایک بے ملک قوم کو دو"۔ مگر تاریخی حقائق سے تھوڑی سی آگاہی اس غلطی کا طلسم توڑنے کے لئے کافی ہے۔

یہودی قبیلے جداگانہ گروہوں کی شکل میں اور مختلف اوقات میں فلسطین میں داخل ہوئے تھے۔ سب سے قدیم ہجرت میسوپوٹامیہ سے ہوئی۔ اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب ہے۔ اس کے کچھ مدت بعد جو ہجرت چودھری صدی قبل مسیح میں ہوئی اس کا تعلق شام پر آرامیوں کے حملے سے ہے۔ اس وقت سے فلسطین پر تقریباً دو ہزار برس تک کنعانیوں کی مقیم آبادی بسی رہی۔ جس کی ثقافت بہت ترقی یافتہ تھی اور اسی آبادی پر اس کا نام کنعان رکھا گیا تھا۔ ان کے مقابلہ میں یہودی حملہ آور بہت ناتراشیدہ اور غیر ترقی یافتہ تھے۔ ان کے مہذب مخالفین انہیں ہبیر (HABIRU) کہتے تھے۔ یہ ایک قدیم بابلی اصطلاح ہے جس کے معنی خانہ بدوش لٹیرا اور نڈر آشنا ہیں۔ یہود نے آہستہ آہستہ پہاڑیاں اور کھلا ملک فتح کر لیا۔ میدانی علاقے جن میں قلعہ بند شہر تھے قدیم باشندوں یعنی کنعانیوں کے ہاتھوں میں رہ سکے۔ تاہم کسی نقطہ پر یہودی سمندر یا زرخیز ساحلی میدان تک نہ پہنچ پائے۔ تھوڑے ہی دنوں یہودی کنعان میں آ گئے اور ان پہاڑیوں میں اپنی راہ بنانے لگے۔ جدھر مختلف اصل نژاد کی ایک دوسری قوم ساحل پر بسی ہوئی تھی یہ فلسطائن تھے۔ یہ لوگ اپنے جزیروں سے جو بحیرۂ ایجین میں واقعہ تھے۔ یونانیوں کے کثیر تعداد میں آنے کی وجہ سے نکالے گئے اور بحیرہ روم کے ساحل پر مارے مارے پھرتے رہے آخر کنعانی ساحل پر مقیم ہوئے اور اپنے نام پر اس کا نام فلسطین رکھا۔

**یہودی سلطنت**

یہودی سلطنت ۱۰۰۰ء قبل مسیح کے قریب قائم ہوئی۔ یروشلم کو حضرت داؤد علیہ السلام نے یبوسیوں سے فتح کیا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت ختم ہونے پر یہ شہر متحدہ اسرائیلیوں کا پایۂ تخت نہ رہا ان کے انتقال کے بعد سلطنت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ جوداہ جودی کی پہاڑیوں میں رہے اور اسرائیل سماریہ میں فلسطائنی میدان پر قابض رہے اور شفیلیہ کا ایک حصہ جو نیچی پہاڑیوں والا ملک ہے۔ ان کے قبضے میں رہا۔ بجز سلیمان علیہ السلام کے صاحبزاد کے ماتحت خانہ بدوشوں کے ہاتھ میں چلا گیا۔

۷۲۲ ق۔م میں سرغون اشوری نے سماریہ کی شمالی سلطنت فتح کر لی۔ اس کے بعد ایک بڑے پیمانے پر آبادی کی منتقلی عمل میں آئی بنی اسرائیل بابئیل میں شہر بدر کر دیئے گئے اور ان کی جگہ وہ قیدی بس گئے جو دوسرے مفتوحہ علاقوں سے جلا وطن کئے گئے تھے۔ جوداکی سلطنت کلدانی بادشاہ بخت نصر کے ہاتھوں مسخر ہو گی۔ ۵۸۶ ق م میں یروشلم اور ہیکل تباہ کر دیا گیا۔ آبادی کے اونچے طبقات قیدی بنا لئے گئے اور کسانوں کو اسی علاقے میں چھوڑ دیا گیا۔

جب نصف صدی بعد ایرانیوں نے جنہیں کلدانی علاقوں کو فتح کر کے اپنی سلطنت بحیرہ روم تک بڑھائی تھی ان یہودیوں کو جودا واپس جانا پڑا اور اس ہیکل کو دوبارہ تعمیر کرنا چاہتے تھے اس کی اجازت دے دی تو اس پیشکش کو بہت تھوڑوں نے قبول کیا ان کی اکثریت پہلے ہی بابئیل میں وطن بنا چکی تھی اور وہاں ایک خوشحال قوم بن گئی تھی۔ اس موقعہ پر جو لوگ یہاں سے واپس ہوئے ان کا کوئی پرجوش خیر مقدم نہیں ہوا۔ کیونکہ جس سرزمین سے ان کے اسلاف جلاوطن کئے گئے تھے، اب خالی نہ تھی۔ یکے بعد دیگرے اشوری بادشاہوں نے مختلف اوقات میں اسی خالی زمین پر قیدیوں کو آباد کر دیا تھا۔ جنوبی فلسطین پر جردن تک ایڈومائٹس (EDOMITES) کا قبضہ ہو گیا۔ فلسطائنیوں نے شفیلیہ پر اپنا قبضہ برقرار رکھا۔ مقامی یہودی خود واپس آنے والے جلاوطنوں کے ساتھ ہمدردی سے پیش نہ آتے تھے۔ حکومت میں جلاوطنوں کا ایک اور گروہ واپس نہ آیا۔ یہ ہیکل دوبارہ تعمیر نہ ہوا۔ دارا کی دوبارہ منظم سلطنت میں فلسطین، شام اور قبرص کے ساتھ پانچواں صوبہ بن گیا تھا۔ چوتھی صدی قبل مسیح کے آخر میں سکندر اعظم نے ایرانیوں کو شکست دی اور ان کی سلطنت کا وارث بن گیا۔ اس کے انتقال کے بعد فلسطین سیلیوکیوں (SELEUCIDS) کی حکومت میں آ گیا۔ جو ایک یونانی قبیلہ تھا۔ یہ لوگ سکندر کی سلطنت کے ایشیائی حصہ پر اس کے جانشین ہوئے۔ ان کے بادشاہوں میں سے ایک نے یہودیوں کو یونانی بنانے کی پالیسی بڑی شدت سے اختیار کی۔ آج کل کی طرح اس زمانے میں بھی یہودی اپنے آس پاس کی دنیا میں ضم ہونے کے بارے میں باہم منقسم تھے۔ بعضوں نے یونانیت یا یونانیوں میں ضم ہونے کی حمایت کی۔ باقیوں نے یونانی ثقافت کی اشاعت سے متعلق شدت سے مخالفت کا اظہار کیا۔ میکابیوں کی بغاوت جس کی تحریک مذہبی اور قوم پرستانہ خیالات سے ہوئی تھی، دوسری قبل مسیح کے درمیان پھوٹ پڑی اور یونانیوں کے خلاف ردعمل کے طور پر ایک یہودی مملکت قائم ہو گی جو اپنی حمایت کا میکابیوں میں اتنا جوش و خروش پایا جاتا تھا کہ انہوں نے جن لوگوں کو فتح کیا تھا۔ انہیں یہودی بنا لینے یا فنا کر دینے کی پالیسی اختیار کر لی۔ گلیلی کے باشندوں کو جو عرب النسل اتوری تھے اور آرامی زبان بولتے تھے۔ انہوں نے مجبور کر دیا تھا کہ دو باتوں میں ایک کو قبول کر لیں یا نکل جائیں یا یہودی ہو جائیں۔

جب سیلوکی رومنوں کے جانشین ہوئے تو فلسطین باقی شام کے ساتھ رومی حکومت میں چلا گیا۔ ہیروڈ کے تحت جو ایک اور می یہودی تھا ایک محکوم بادشاہت بن گیا۔ قدیم تر زمانوں کی طرح اس زمانے میں بھی یہودی ملک کا صرف ایک حصہ تھے۔ سامری پرست اور بت پرست بھی۔ اس کے ساتھ ملک کے حصہ دار بنے ہوئے تھے۔ رومنوں کے خلاف یہودیوں کی بغاوت کا نتیجہ یروشلم اور ہیکل کی تباہی کی شکل میں نکلا۔ یہ ۷۰ء کا واقعہ ہے جس پر یہودی سلطنت کے خاتمہ کا نشان ثبت ہے ایک اور بغاوت جو ۱۳۲۔۱۳۵ء میں پھیلی فرو کر دی گئی۔ اس کے بعد یہودی قوم پرستی موقوف رہی یہاں تک کہ زمانہ حال کے صیہونیوں نے اسے دوبارہ زندہ کیا۔" (عرب دنیا ص ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۶) دوق

محمد اسلم متعلم درجہ تخصص فی الحدیث (سال اول)
عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی

# الا حدیثِ یار کہ تکرار می کنیم

دورِ حاضر کا ترقی یافتہ انسان اپنی تمامتر کامیابیوں اور کامرانیوں کے باوجود اطمینان سکون کی زندگی سے محروم کیوں ہے؟ دی ترقی کی دوڑ اس کی پریشانی میں اضافہ نافہ کیوں کرتی چلی جا رہی ہے۔ بمبئی راس اونچی اونچی کئی کئی منزلہ بلڈنگوں ھانت بھانت کی خوبصورت کاروں کا لازمہ بن کر کیوں رہ گئی ہے؟ اقوام سے لیکر ہر ملک کے فرد اور معاشرے ام دنیا پر نظر دوڑاؤ، آج کون سا خطہ ہے جس پر اداسی کے بادل نہ چھائے ہوئے ؛ ایسا نظر آتا ہے کہ یہ عالم کون و فساد ب مریض ہے۔ جس کے مرض کی صحیح ں لوگ نہیں کر پائے۔

اس کا اصل مرض یہ ہے کہ اس میں یت کا عنصر بغایت درجہ مغلوب ہو کر ا ہے۔ موجودہ دور کا تمام فلسفہ "پیٹ اور "یں سمٹا ہوا نظر آتا ہے اور انسانی ی اس نکتہ کو بھول گئی ہے کہ:-

[...]ۃ فی علوم الانبیاء و سادۃ السادات)

لاح و بہبود، راحت و سکون اور چین پنہان انبیاء علیہم السلام کے علوم میں فطرتِ انسانی کی اصل غذا "نبوی علوم" ب بھی اسے اس کی اصلی غذا سے محروم نے گا اس کا مبتلائے بحران ہو جانا ہے۔ ذیل کی سطور میں ہم علم نبوی ث) کے بارے میں چند طالب علمانہ بیش کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کی میں اصلاح احوال پر توجہ کی درخواست ہیں۔

## [...]یث کی تعریف:-

اصطلاح شریعت میں حدیث نام ہے آنحضرت [...]لعد علیہ وسلم کے قول و فعل اور تقریر کا قول سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [...] فرمودات و ارشادات" ہیں جو آپ کی زبان [...] سے صادر ہوئے ہیں۔ خواہ ان کا [...]اوامر (کرنے کی چیزوں) سے ہو یا نواہی [...]نے کی چیزوں) سے۔

فعل سے مراد آپ کے جملہ معمولات ہیں جو آپ سے زندگی کی کسی بھی حالت میں صادر ہوئے ہوں۔

۳- "تقریر" کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے سامنے کسی صحابی نے کوئی کام کیا ہو اور آپؐ نے اسے دیکھنے یا علم ہو جانے کے باوجود اس پر سکوت فرمایا ہو۔ آپ کا سکوت فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فعل شریعت کی رو سے قابل گرفت نہیں ہے بلکہ یہ فعل مستحن ہے یا کم از کم اس کا کرنا جائز اور مباح ہے۔ کیونکہ اگر یہ فعل غیر مستحن یا ناجائز ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خاموشی اختیار نہ فرماتے۔

بعض علماء نے "حدیث" کے مفہوم میں زیادہ وسعت کر کے اس میں حضرات صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال کو بھی شامل کر دیا ہے۔

## اہمیت حدیث کا معیار

حدیث کی اہمیت اور ضرورت معلوم کرنے کے لئے ہمیں خود صاحبِ حدیث یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف، آپ کا مقام و مرتبہ اور منصب معلوم کرنا ہوگا۔ اس لئے کہ عقلا کے نزدیک کسی شخصیت کے قول و فعل کا وزن خود اس شخصیت کے وزن سے معلوم کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک بھنگی کا قول و فعل وہ اہمیت نہیں رکھتا جو اہمیت صدر مملکت کے قول و فعل کو حاصل ہوتی ہے اور ایک دیہاتی کسان کی بات کو وہ وزن نہیں دیا جا سکتا۔ جو وزن عدالت عالیہ کے جج کے فیصلے کو دیا جاتا ہے، اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ قول و فعل کا وزن قائل اور فاعل کی شخصیت اور اس کے منصب سے طے کیا جاتا ہے۔ خالقِ کائنات حق جلّ مجدہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے صرف بنی نوع انسان کو اس مقام سے مشرف فرمایا کہ اس کو اپنی خلافت سے نوازا اور اس کو اپنا نائب اور خلیفہ بنایا۔ زمین و آسمان کی تمام اشیاء انسان کی خاطر پیدا کی گئی ہیں اور انسان ان کے لئے علت غائی ہے۔ مگر خود انسان ان چیزوں کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ خالق جلّ مجدہٗ کی مرضیات کو بروئے کار لانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر اسی بنی نوع انسان میں سے اس کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے ایک گروہ منتخب فرمایا۔ اپنی جسمانی و روحانی، علمی و عملی، اخلاقی و ایمانی خوبیوں اور کمالات کی جامعیت اور اکملیّت کی بنا پر تمام انسانوں سے افضل و اشرف اور بلند و برتر تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اس گروہ کو ہر قسم کے ظاہری و باطنی عیوب سے پاک اور جسمانی و روحانی نقائص سے منزہ فرما کر عصمت کو اس کا خاصہ قرار دیا ہے۔ یہ انبیاء و رسل کا مقدس گروہ ہے۔ چنانچہ رشد و ہدایت اور اخلاق و اعمال کا منبع انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات بابرکات کو قرار دے کر نوع انسانی کی دنیوی اور اخروی کامرانی کا محور ان کی اتباع کو قرار دیا۔

اس پاکیزہ اور قدسی صفات گروہ کا سلسلہ ابو البشر اول الانبیاء حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے اور خلاصۃ البشر خاتم الانبیاء، امام الاتقیاء نبی امیّ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو جاتا ہے۔

نبی اللہ تعالیٰ کا فرستادہ اور خالق اور مخلوق کے درمیان واسطہ کی حیثیت سے ہے۔ وحی الٰہی نبی ہی کے ذریعہ امت تک پہنچتی ہے۔ پھر وحی الٰہی کے نازل ہونے کے بعد جب تک نبی اس کی تفصیل و تشریح نہ کر دے۔ اس وقت تک امت اس پر عمل نہیں کر سکتی۔ گویا نبی کا منصب صرف وحی الٰہی کی تلاوت ہی پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی تشریح اور ترجمانی بھی اس کے فرائض میں شامل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ تو کوئی کتاب نبی کے بغیر بھیجی گئی اور نہ یہ ہوا کہ نبی کتاب کو پڑھ دینے کے بعد اپنے کام سے فارغ ہو گیا ہوگا۔

نبی وحی کی تشریح کبھی قولاً کرتا ہے اور کبھی فعلاً۔ یعنی کبھی تو نبی اپنی زبان فیض ترجمان سے اس کی تعبیر کر کے اس کے رموز و حکم اور اس کی حدود بیان کر دیتا ہے اور کبھی خود عمل کر کے بتلا دیتا ہے کہ وحی الٰہی کی مراد یہ ہے۔

حاصل یہ کہ امّت جس طرح وحی الٰہی سے مشرف ہونے میں نبی کی محتاج ہے اسی طرح اس کی تشریح و تفسیر میں بھی نبی کی محتاج ہوتی ہے۔ نہ تو نبی کے بغیر وحی کے نزول کی کوئی صورت ہے اور نہ نبی کی قولی اور فعلی تشریح کے بغیر وحی الٰہی کا مفہوم متعین کیا جا سکتا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

# ماہِ رمضان اور پیغامِ حق

## ایک آواز

خوشتش بوسش نسیمِ صبح گاہی
کہ دردِ شب نشیناں را دوا کرد

ماہ صیام کی آمد نے رحمتِ حق کے ان دریچوں کو پھر وا کر دیا ہے جنہیں بصیرت کی آنکھیں صاف صاف دیکھ سکتی ہیں۔

شب و روز کی گردش اگرچہ حسب دستور ہے۔ لیکن اگر دل کی آنکھیں کھلی ہوں تو ماہِ صیام کے روز و شب اس گردشِ عام سے وراء الوراء نظر آئیں گے۔

اس ماہِ مبارک کی ساتیں تسبیح و تقدیس کی ان تجلیوں سے معمور ہیں، جو کبھی کوہِ حرا کی چوٹیوں پر جلوہ ریز ہوئی تھیں۔

اور اس ماہ مقدس کے دن فکر و ذکر کے ان انوار سے بھرے ہوئے ہیں جو نزولِ قرآن کے وقت غارِ حرا سے چھن چھن کر نکلے تھے۔

یہ ہی وہ ماہِ مسعود ہے، جب توحید کا نورانی چہرہ کفر و شرک کی ظلمتوں کو مغلوب کرنے کے لئے نمودار ہوا۔

یہ ہی وہ ماہِ محمود ہے، جب نیکی کی ضیاؤں نے بدی کی تاریکیوں کو چھانٹنا شروع کیا۔

عظمتوں سے بھرپور یہ ہی مہینہ تھا، جب اللہ نے اپنے ایک برگزیدہ بندے پر اپنے کلامِ ابدی کے نزول کا آغاز فرمایا۔

اور رفعتوں سے معمور اسی مہینے میں تمام عالم سے بزرگ ترین انسان کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ ایک برگزیدہ امت کی تشکیل فرمائے۔

چنانچہ اس ماہ کی آمد نے آج سے ۱۳۸۶ برس قبل دنیائے انسانیت کو ایک عظیم انقلاب سے بہرہ ور فرمایا۔

ایسا انقلاب جس نے ایک نزار و نزار قوم کے سینہ میں ایمان کی آگ روشن کی۔ عملِ صالح کے زیور سے اُسے آراستہ کیا اور وہ نحیف و ناتواں قوم چند سالوں میں اپنے سر پر تاجِ خیرالامم رکھ کر دنیا کے خشک و تر میں فاتحانہ پھیل گئی دنیا بھر کے جباروں کے سر غرور اس کے آگے سرنگوں ہو گئے۔

پس یہ مہینہ ایمان و عمل، تزکیہ و تنزیہ کے اس پیغام کو آن کر دہرایا جاتا ہے جس نے ۱۴۰۰ سال پہلے ایک امی قوم کو عالم انسانیت کا امام بنا دیا تھا۔ اور جس قوم نے قرآنِ حکیم کے الفاظ میں اپنے رب سے یوں استدعا کی تھی کہ:-

"اے پروردگار! ہم نے تیری باتیں سنیں، تیری اطاعت کا عہد کیا۔ اب تیری مغفرت کے طالب ہیں۔ تو ہی ہمارا مرجع ہے۔ تو کسی کو اس کی استطاعت سے زیادہ حکم نہیں دیتا۔ خیر و شر سب انسان کی کمائی ہے۔ پس اے پروردگار، اگر ہم سے کوئی بھول ہو، یا کوئی خطا ہو تو مواخذہ نہ کر۔ پروردگار ہم سے پہلوں کی طرح ہم کو گراں بار نہ بنا۔ پروردگار ہماری استطاعت سے زیادہ ہم پر بار نہ رکھ۔ ہمیں معاف کر۔ ہمارے گناہ بخش دے۔ اے ہمارے آقا ہم پر رحم فرما اور کافروں پر ہمیں غلبہ عطا کر۔" (البقرہ)

ان کی یہ استدعا قبول فرمائی گئی، اور ان کو کفار پر غلبہ تام عطا فرمایا گیا۔

پس یہی وہ مہینہ ہے جس نے دنیا کی قسمت کا فیصلہ کیا۔

روشنی کو اندھیروں سے علیحدہ کیا۔
خیر کو شر سے جدا کیا
حق کو باطل سے الگ کیا۔

اور اسی مہینہ میں حقیقت کے وہ اسرار ظاہر ہوئے جن سے بندے اپنے رب کا عرفان حاصل کر سکے۔

کیسے مبارک ہیں اس مہینہ کے دن اور کتنی بابرکت ہیں اس مہینہ کی راتیں۔ محویت کے یہ ایام روح کو جلا، قلب کو طمانیت اور دماغ کو سکون کی دولت بخشتے ہیں۔

کون اندازہ کر سکتا ہے کہ اس ماہ کی راتوں میں پچھلے پہر جب بندہ اپنے تضرع و زاری کا دامن پھیلا کر اپنے رب کے آگے سربسجود اور دست بدعا ہوتا ہے تو رحمتِ حق کس کس طرح اس کی پذیرائی کے لئے آگے بڑھتی ہے اور کیا کیا نعمتیں اس کے دامن میں ڈال دیتی ہے لیکن آہ اس بدبختی و محرومی کا ذکر کن الفاظ میں کیا جائے کہ:-

— یہ روز و شب جن کا ایک ایک نفس اور مستقبل کی تیاریوں کا گر[illegible]
سرمایہ ہے لہو و لعب کی بدستور[illegible]
رہا ہے۔

— ذوق و شوق اور کیف و[illegible]
ایام بھی غفلت و نادانی کی نذر[illegible]

— دید و شنید اور ولولۂ عمل[illegible]
مسلسل پیاموں سے اعراض کا[illegible]

— سنیماؤں، رقص گاہوں[illegible]
اور لہو و لعب کے دوسرے مرکز[illegible]
بدستور جاری ہیں۔

### حالانکہ

دنیا پھر ظلمت کدہ بنی ہوئی[illegible]
تاریکیاں پھر بڑھ رہی ہیں۔ ایمان[illegible]
کے سانس پھر گھٹ رہے ہیں۔[illegible]
کے ستم کیش گروہ اور جابر افرا[illegible]
پر عرصۂ حیات تنگ کئے دے ر[illegible]
یہ ماہِ مقدس فتح و نصرت اور عظم[illegible]
کی نوید لے کر خیرالامم کا تاج سر[illegible]
امت کے وارثین کو پکار رہا ہے
کہ آؤ!

دنیا کی امامت و سیادت کا[illegible]
ہے اور قوموں کا مستقبل حق کی طرف[illegible]
والے پیشواؤں کا منتظر ہے۔

آؤ

لہو و لعب کی آلودگیوں سے ا[illegible]
و صاف کر لو تاکہ اس تخت کے مالک[illegible]

اٹھو!

اور اپنے آپ کو تیار کر لو تا[illegible]
کمزوروں کے امام بن کر عصر حا[illegible]
کو سرنگوں کر سکو۔

آؤ! نغمہ و ساز کی کثافتو[illegible]
ہوئی زندگی کو تسبیح و تہلیل کی زم[illegible]
سے بلند کر لو۔

آؤ! ہوا و ہوس کی کشمکش[illegible]
دلوں کو ذکر و فکر کے ولولوں کی[illegible]
میں رقصاں کر دو۔

آؤ! نفس کی زبوں کاریوں[illegible]
قلب و روح کو عشق کی عرش سا[illegible]
ہم آغوش بنا دو — تاکہ

تمہارے سینے رحمتِ حق کی تجلی[illegible]
تمہارے دل ایمان و یقین کی[illegible]
منور ہو جائیں۔ اور — تم عشق[illegible]
سے اس مقامِ جلیل پہ جا پہنچو، جہاں[illegible]
ہر دم یہ صدائے غیب آ رہی ہے

"انتم الاعلون ان کنت[illegible]
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم[illegible]

# ہفتہ بھر کی خبریں

## ایٹم پر مغربی طاقتوں کی اجارہ داری ختم

چین نے اپنے پانچویں ایٹمی تجربے سے امریکہ، روس اور مغربی طاقتوں کو پریشان کر دیا۔ اس تجربہ میں جو ایٹم بم استعمال کیا گیا وہ تین لاکھ ٹن بارودی قوت کا تھا۔ اس بم کی طاقت ہیروشیما پر گرائے جانے والے بم سے پندرہ گنا زیادہ تھی۔

## انکرومہ کے سر کی قیمت

گھانا کی فوجی حکومت نے ڈاکٹر انکرومہ اور ان کے تین محافظوں کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنے والے کو دس لاکھ اسٹرلنگ پونڈ انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

## پاکستان میں یورینائیٹ

طبقات الارض کے فرانسیسی ماہرین نے پاکستان میں اپنے حالیہ دورہ میں اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ پاکستان میں گلگت ایجنسی کے نزدیک یورینائیٹ کے ذخائر موجود ہیں یہ ایٹم بم کی تیاری میں کام آنے والی دھات ہے۔

## سنت فتح سنگھ نے مرن برت توڑ دیا

سکھ لیڈر سنت فتح سنگھ نے سردار حکم سنگھ کے کہنے پر کہ ہندوستان ان کے مطالبات مان لے گا، اپنا مرن برت توڑ دیا ہے۔ امرتسر اور مشرقی پنجاب کے دوسرے اضلاع میں سکھوں نے سنت فتح سنگھ کے اس فعل پر نفرت کا اظہار کیا ہے۔

## چین کی مدد سے بھاری کارخانہ

پاکستان میں چین کی مدد سے ٹیکسلا کے قریب بھاری مشین سازی کا کارخانہ تعمیر کرنے کی جگہ پر ابتدائی تحقیق اور سروے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس کارخانے میں دس ٹن سے لیکر ایک سو ٹن بھاری مشینیں اور مختلف النوع موٹر گاڑیاں تیار کی جاسکیں گی۔

## سکھ ایجی ٹیشن کا اعلان

ماسٹر تارا سنگھ نے کہا ہے کہ سکھوں کو جو پنجابی صوبہ دیا گیا ہے۔ وہ اندر سے کھوکھلا ہے جسے اب ہم بارود، اسلحہ، بندوقوں اور دوسرے خطرناک ہتھیاروں سے بھر دینگے۔ انہوں نے سکھوں کو ایجی ٹیشن شروع کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی آئین اور ڈیموکریسی اس قابل

ہیں کہ انہیں آگ میں جھونک دیا جائے۔

## میں استعفیٰ نہیں دوں گا

صدر سوکارنو نے فوجی لیڈروں کے دباؤ میں آکر صدارت سے مستعفی ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

## جنرل چودھری کے خلاف مقدمہ

بھارتی وزارتِ دفاع کے سابق کمانڈر انچیف جنرل چودھری کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے امکانات کا جائزہ لے رہی ہے۔ جنرل چودھری پر بھارتی فوج کے قوانین ملازمت کی خلاف ورزی کا الزام ہے۔

## جانسن کا وقار کم ہو رہا ہے

امریکہ کی سیاسی فضا نے گذشتہ دو ماہ کے اندر ایسا رنگ اختیار کر لیا ہے کہ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ صدر جانسن کا وقار کم ہو رہا ہے اور وہ دوبارہ انتخاب نہیں لڑیں گے۔ اور اگر دوبارہ انتخاب میں حصہ لیا بھی تو منتخب نہیں ہو سکیں گے۔

## پاکستان کیلئے امریکی اناج

پاکستان کو پی ایل ۴۸۰ پروگرام کے تحت ایک معاہدے کے مطابق امریکہ سے مزید پانچ لاکھ ٹن اناج اور تیس ہزار ٹن چکنائی ملے گی۔

## پاکستان کی سمندری حدود میں توسیع

صدر ایوب نے ایک حکم کے ذریعہ پاکستان کی سمندری حدود تین میل (سمندری) سے بڑھا کر بارہ میل کر دی ہے۔

## عرب ڈیفنس کونسل کا اجلاس

عرب ڈیفنس کونسل کا آئندہ اجلاس فروری ۱۹۶۷ء میں طلب کیا جا رہا ہے۔ اسی اجلاس میں کونسل کے سابقہ فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے طریق کار کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا جس کے تحت اردن کی مزاحمت کے باوجود متحدہ عرب کمان کی افواج اردن میں داخل ہو جائیں گی۔

## چین پاکستان کو غلہ مہیا کرے گا

آئندہ چند ماہ میں چین پاکستان کو ڈیڑھ لاکھ ٹن غلہ مہیا کرے گا۔

## انڈونیشی فضائیہ کے سربراہ کو سزائے موت

انڈونیشیا کی خاص فوجی عدالت نے فضائیہ کے سابق کمانڈر انچیف ایرمارشل عمردانی کو ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو حکومت کا تختہ الٹنے کی ناکام سازش میں موت کی سزا سنادی ہے عدالت نے عمردانی کو صدر سے رحم کی اپیل کرنے کے لئے ایک ماہ کی مہلت دی ہے۔

## صدر نے بات چیت سے انکار کر دیا

صدر ناصر نے کہا ہے کہ میں سعودی عرب کے شاہ فیصل، اردن کے شاہ حسین اور تونس کے صدر حبیب بورقیبہ کے ساتھ کسی چوٹی کانفرنس میں نہیں بیٹھ سکتا

## اسرائیلی وزیر اعظم کی دھمکی

اسرائیل کے وزیر اعظم نے ایک نشری تقریر میں کہا کہ اسرائیل کے پاس ہتھیار حاصل کرنے کے نئے ذرائع بھی موجود ہیں اور جنگ شروع ہونے کی صورت میں اسرائیلی فوج اپنی سرحدوں کے اندر نہیں لڑے گی بلکہ وہ عرب ملکوں کے اندر گھس کر لڑے گی۔

## اردن کے لئے امریکی طیارے

امریکہ کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ دو ماہ کے اندر اندر اردن کے لئے بہت جنگی فوجی امداد بہم پہنچائے گا۔ اسلحہ کے اس سامان کو عمان پہنچانے کے لئے طیارے استعمال کئے جائیں گے۔

## قانون شریعت میں ترمیم کا ارادہ

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے ایک اجلاس میں واضح کر دیا گیا ہے کہ چونکہ قانون شریعت اسلامی شریعت کا جزو لاینفک ہے۔ اس لئے اس قانون میں ترمیم کے کسی اقدام کو مسلمانوں کے دینی امور میں مداخلت فی الدین تصور کیا جائے گا۔

## ۱½ کروڑ ڈالر کا اسلحہ

بھارت کو ۱۹۶۳ء کے بعد پاکستان پر حملہ تک امریکہ سے ۱½ کروڑ ڈالر کا اسلحہ ملا ہے

## عرب سربراہوں کی کانفرنس بلانے کا فیصلہ

مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے اردن نے عرب سربراہوں کی کانفرنس بلانے کی درخواست کی ہے

## صدر سوکارنو بیان دینگے

صدر سوکارنو اکتوبر ۱۹۶۵ء کی ناکام بغاوت کے متعلق عوامی کانگرس کے سامنے بیان دینگے۔ نیز جنرل سوہارتو نے کہا ہے کہ میرے اور صدر سوکارنو کے درمیان مفاہمت ہو گئی ہے۔

## بقیہ۔ معارف الحدیث

کپتان سے پوچھ کر دیکھئے جو تم قسم کے آلات کے باوجود جب سمندر میں اپنے جہاز کو چلاتا ہے تو اس کا تعلق خواہ کسی مذہب سے ہو مگر اس کی نظر ہمیشہ قدرت الٰہیہ پر لگی رہتی ہے کیونکہ اپنی آنکھوں سے وہ یہ دیکھتا رہتا ہے کہ اب اس کا معاملہ خدا تعالےٰ کی اتنی بڑی زبردست مخلوق کے ساتھ ہے کہ اس کے بڑے سے بڑے جہاز کی حیثیت اس کے مقابلے میں ایک تنکے کے برابر بھی نہیں۔ بیشک وہ آلات کے ذریعہ یہ پہچان لیتا ہے کہ طوفان کس سمت سے آرہا ہے اور کتنی رفتار کے ساتھ آرہا ہے لیکن ابھی تک کوئی آلہ ایسا ایجاد نہیں ہوا جو اس آنے والے طوفان کا رُخ اس کے جہاز کی جانب سے بدل کر دوسری جانب کر سکے۔ اسی لئے وہ جانتا ہے کہ ہر قسم کے آلات کے باوجود نجات مشکل ہے اور اس لئے اس کی نظر ہمیشہ زبردست قدرت پر لگی رہتی ہے۔ اسی طرح جو شخص حکومت کو از خود طلب کرتا ہے اس کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ کتنی مختلف طبائع اور کتنے مختلف المزاج لوگوں کی ذمہ داریاں اٹھا سکتا ہے اور اکثر حالات میں ممکن ہے بالخصوص ہمارے ملک میں کہ کسی سمت سے بھی اور کسی وقت بھی اچانک انسانوں کے جذبات کا طوفان اٹھ کھڑا ہو تو کیا اس کے دست و بازو میں اتنی طاقت ہے کہ وہ اس کا مقابلہ خود کر سکتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں ظاہری نظام کے ساتھ ہر ہر موقع پر اس کا رشتہ کہیں باطنی نظام سے کٹا ہوا نظر نہیں آئے گا۔ اور یہی مسلمانوں کی اور اسلامی قانون کی بڑی روح ہے جو آج ہمارے موجودہ دماغوں سے نکل چکی ہے۔ مثلاً آفتاب اور مہتاب کا طلوع اور غروب ہونا۔ یہ قدیم فلسفہ میں حرکتِ فلک اور خود ان سیارات کی حرکت کا نتیجہ تھا اور موجودہ زمانہ میں یہ سب کچھ زمین کی حرکت سے متعلق ہے۔ اسلامی نقطہ نظر میں ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک جانب پر زور نہیں دیا گیا۔ لیکن یہ ضرور بتایا گیا ہے کہ اتنے بڑے بڑے سیارات خواہ کتنے ہی اسباب ظاہری کے ساتھ مربوط نظر آئیں۔ لیکن باطنی نظر میں ان پر خدا کا ایک زبردست فرشتہ بھی مقرر ہوتا ہے جس کے ہاتھوں میں وہ مسخر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل جو راکٹ آسمان کی جانب چھوڑے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایسے آلات بھی رکھے جاتے ہیں جو ان کو مختلف طبقات سے گذرنے میں مدد کریں اور اگر وہ اپنا راستہ بدلیں تو یہ کوشش کی جاتی ہے کہ ریڈیائی لہروں کے ذریعہ حتی المقدور انہیں اپنے راستوں پر قائم رکھا جائے۔ مگر اتنی ترقیات کے باوجود ابھی اس بارے میں صحیح کامیابی نہیں ہوسکی تو پھر قدرت بھی اگر ان دو زبردست سیاروں کو اپنے مدار پر گھومنے کے لئے کوئی فرشتہ مقرر کردے تو اس کی ہنسی اڑانا یہ عقل کی بات نہیں بلکہ بے علمی کی بات ہے۔ پھر ضعیف انسان کی کیا طاقت ہے کہ وہ بھاری بھاری ذمہ داریوں کے اٹھانے کے لئے حریص بن جائے۔ بس یہی ایک بات اس کی نااہلیت کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔

## بقیہ ــــ الاحادیث یا ...

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی تشریحی قول وفعل کا نام "حدیث" ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح وحی (حدیث) یعنی وحی کے تحت مندرج ہوتی ہے۔ اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ شریعت اسلام کے بنیادی ماخذ صرف دو ہی ہیں۔ قرآن اور حدیث۔ اور ان دونوں کے درمیان ایسا گہرا تعلق اور رابطہ ہے کہ ان میں سے ایک کو دوسرے سے کسی وقت بھی جدا نہیں کیا جاسکتا۔

اسلام کی روح کا بقاء ان دونوں کے باہمی تعلق ہی پر موقوف ہے اور اسلام کی صحیح تعلیم "کتاب و سنت" کی باہمی تطبیق و توفیق ہی سے معلوم ہوسکتی ہے۔ جن لوگوں نے یہ چاہا ہے (یا چاہتے ہیں) کہ وہ ان دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کردیں اور ایک کو تسلیم کریں اور دوسرے کا انکار کردیں وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک گئے ہیں اور يُرِيدُونَ اَنْ يُّفَرِّقُوا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ کا مصداق بن کر رہ گئے ہیں۔

جن لوگوں کی نظر ملل ونحل۔ علم کلام و عقائد اور تاریخ فِرَق پر ہے وہ آسانی سے اس بات کو مان لیں گے کہ اسلام میں جتنے کجرو، گمراہ یا بدعتی فرقے پیدا ہوگئے ہیں وہ وہی ہیں جنہوں نے کتاب کو سنت سے یا سنت کو کتاب سے الگ کیا۔ مثلاً خوارج نے کتاب کو مانا اور سنت سے انکار کیا۔ ان کے بالمقابل روافض نے کتاب کو محرّف کہہ کر چھوڑا اور صرف اپنے ائمہ کی سنت کی پیروی کا دعوےٰ کیا۔ اسی طرح معتزلہ نے قرآن کی من مانی تاویلیں کیں اور احادیث سے اعراض کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کے جادۂ مستقیم سے ان کے قدم ڈگمگائے اور ان کا مذہب رفتہ رفتہ معدوم ہوگیا۔

الغرض! اس امر میں شک وشبہ اور تردد کی قطعاً گنجائش نہیں کہ شریعت اسلامیہ کا مدار قرآن و حدیث کے باہمی تعلق اور ربط ہی پر ہے اور قرآن و حدیث دونوں شریعت کا مبنیٰ و ماخذ ہیں۔ قرآن ماخذ اول ہے اور حدیث ماخذ دوم۔

# خبرنامۂ جمعیۃ

## کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مورخہ ۱۱ ، ۱۲ دسمبر ۱۹۶۶ء کو حضرت مولانا فقیر محمد صاحب نائب امیر ضلع و مولانا غلام سرور صاحب نائب ناظم ضلع۔ مولانا رشید احمد صاحب ناظم اعلیٰ کندہ کوٹ اور ماسٹر احمد خان ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ زیر صدارت مولانا فقیر محمد صاحب گوٹھ بام سوہنا خان پکہ گوٹھی اور شنگو ان کا دورہ کیا۔ مولانا عبدالمجید صاحب کھرسہ نے تلاوت قرآن کر کے ایک مختصری تقریر کی ۔ اس کے بعد مولانا فقیر محمد صاحب نے ایک جامع اور پرزور تقریر فرما کر بے پردگی، فحاشی اور رقص و سرود کو اسلام کے منافی قرار دے کر لوگوں کو باخبر کیا کہ تمام فواحش امور گناہ کو دعوت دیتے ہیں۔ آپ ان سے پرہیز کریں اور دین کی سربلندی کریں۔ جس میں تمام مسلمانوں کی بھلائی و بہتری ہے۔

آخر کار جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرما کر لوگوں کو جمعیۃ میں داخل ہونے کی اپیل کی۔ لہٰذا تمام لوگوں نے ۔۔۔ جمعیۃ میں داخل ہونے کے لئے دلچسپی کا اظہار کیا ممبر سازی اور تشکیل جماعت کے بارے میں ہدایت کی گئی۔ (احمد خان ناظم جمعیۃ کندہ کوٹ)

## تشکیل جمعیۃ پکا لاڑاں تحصیل خانپور

مورخہ ۳۰ رمضان المبارک بروز جمعہ بمقام جامع مسجد پکا لاڑاں زیر صدارت چودہری شاہنواز خان صاحب اجلاس عام ہوا۔ جس میں مولوی عبدالغفور صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا تعارف کرتے ہوئے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کی حقیقت کو نمایاں طور پر واضح فرمایا۔ صاحب موصوف نے جب علماء کرام کی قربانیوں کا تذکرہ کیا تو لوگوں نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہا کہ یہ کالے قوانین منسوخ کئے جائیں بعد میں مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی۔

امیر — حضرت مولانا عبدالغفور صاحب خطیب پکا لاڑاں۔
نائب امیر — صوفی محمد یوسف صاحب
ناظم — مولوی اللہ وسایا صاحب چاچڑ
نائب ناظم — مولوی احمد بخش صاحب
خزانچی — ریاست علی خاں

مندرجہ ذیل تجاویز متفقہ طور پر پاس ہوئیں

(۱) اصلاحی کاموں کو منظم طریقے سے زیادہ رواج دیا جائے۔

(۲) عائلی قوانین کی منسوخی کے لئے منظم جدوجہد کی جائے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف نمایاں طریقے پر واضح کیا جائے۔ (خدا و الحسن درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام خانپور)

## جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

امیر — حضرت مولانا صابر علی صاحب اختر
نائب امیر — مولوی رحمت اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ — جناب سکندر اقبال صاحب
خازن — جناب عبدالمجید صاحب
سالار — خان غلام سرور خاں

## اپیل

جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور تمام مسلمانوں سے اور خصوصاً ہوٹل کے مالکوں سے اپیل کرتی ہے کہ ماہ رمضان المبارک کا احترام کرتے ہوئے پورے رمضان المبارک میں دن میں کھانے پینے کا کاروبار بند کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں

## جمعیۃ علماء اسلام لودھراں کی قراردادیں

مورخہ ۱۲/۲۶ ،۱۶ کو جمعیۃ علماء اسلام لودھراں کا اجلاس بعد نماز جمعہ سید بشیر احمد شاہ صاحب کی صدارت میں جامع مسجد اڈہ لاری میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) غلہ کی بڑھتی ہوئی روزافزوں گرانی کے لئے لودھراں میں دوسرے شہروں کی طرح غلہ کے سرکاری ڈپو فی الفور کھولے جائیں۔

(۲) احترام ماہ رمضان کے پیش نظر کم از کم پاکستان کے نشریات کے اڈوں سے نمازوں کے اوقات میں گانوں وغیرہ کے پروگرام کو بند رکھا جائے۔ عوام سے بھی استدعا کی گئی کہ وہ بھی اس مبارک ماہ کا احترام کریں

(۳) پولیس لودھراں کے ناروا رویہ پر جو کہ وہ لودھراں کے عوام کے ساتھ ظلم و ستم کر رہی ہے۔ سخت احتجاج کیا گیا اور غم و غصہ کا شدید اظہار کیا گیا۔ خصوصاً نیازی صاحب A.S.I لودھراں جنہوں نے ناجائز طور پر چند شریف آدمیوں کو زدوکوب کیا اور حبس بے جا میں رکھا۔ یہ اجلاس ان کے اس ناروا رویہ کے خلاف سخت رنج و غم اور غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔

(سید بشیر احمد شاہ امیر جمعیۃ علماء لودھراں)

## جمعیۃ علماء اسلام پنوعاقل کا انتخاب

۱۲ر شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ بمطابق ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۶ء جمعیۃ علماء اسلام پنوعاقل کی مجلس عاملہ کی میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب سجادہ نشین ڈاہلی شریف ہوئی۔ جس میں دستور کے مطابق دو سال کے لئے تحصیل ۔۔۔ پنوعاقل کا انتخاب کیا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات باتفاق رائے منتخب ہوئے۔

امیر — حضرت مولانا حافظ محمد اسعد صاحب
نائب امیر — حضرت مولانا حاجی محمود احسن صاحب
" " ۲ — حضرت مولانا عبدالبادی صاحب
ناظم اعلیٰ — ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ
ناظم دفتر — مولوی عبدالکریم صاحب
خازن — حاجی گل محمد صاحب شیخ

## جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی کا انتخاب

۲۰ر شعبان ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۰ر نومبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار بعد نماز عشاء زیر صدارت حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب کو ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کا ایک اجتماع ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین اور شہری حضرات نے شرکت کی۔ صدر صاحب نے جمعیت کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اجتماع میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع شیخ الحدیث سراج العلوم سرگودھا اور حضرت مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سابق مدرس دارالعلوم دیوبند کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ ان اکابر کی وفات کو عالم اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا۔ ان حضرات کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر — حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ محمد ادریس صاحب پانی پتی
نائب ناظم ۱ — حافظ محمد رفیق صاحب مالک صوفی فرنیچر ہاؤس
نائب ناظم ۲ — حافظ عبدالسمیع صاحب مالک ریپیرنگ واچ ہاؤس
خزانچی — حاجی فرید احمد صاحب آئرن مرچنٹ

(محمد ادریس پانی پتی ناظم اعلےٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا جدید انتخاب

۸ دسمبر ۱۹۶۵ء جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا ایک اجلاس ۱۰ بجے دن جامع مسجد گنبد والی میں زیر صدارت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ العالی منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی بائیس شاخوں۔ جہلم شہر چکوال سانگ کلاں۔ گالا گوجراں۔ ٹاہیا لوالہ۔ جادہ۔ بھیں چک باقرشاہ۔ جھاٹلے۔ مونہ ہرڑ۔ ڈھڈیال جنال۔ جنجلوٹ۔ کل۔ بھگوالہ۔ چک ملوک بلکسر۔ ڈومیلی۔ خلاص پور۔ چک جہنڈہ۔ جکر بودلہ کے نمایندوں نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے جدید انتخاب کے سلسلہ میں منعقد کیا گیا ہے۔ تاکہ جدید انتخاب کے بعد ارکان جمعیۃ نئے ولولے اور جذبہ سے دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

حضرت مولانا نے فرمایا کہ ہمارے اکابر نے ہر باطل سے ٹکرلی۔ انگریز جیسی جابر حکومت کو جس کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا، ہندوستان سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ یہ علماء کرام اور بزرگانِ دین کی قربانیوں ہی کا نتیجہ ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام یہ چاہتی ہے کہ ملک کو تمام گندگیوں سے پاک کر کے صحیح اسلامی نظام قائم کیا جائے۔

حضرت مولانا موصوف کے بعد پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی زندگیاں اسلام کی سربلندی کے لئے وقف کر دیں۔ صحابہ کرام اور بزرگانِ دین کی قربانیوں اور مساعی ہی کی بدولت اسلام ہم تک پہنچا ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اسلام کی حفاظت و اشاعت کے لئے صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین کے نقش قدم پر چل کر کوشش کریں۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے روشناس کراتے ہوئے ارکان جمعیۃ کو فرمایا کہ مسلمانوں کو متحد کر کے جمعیۃ میں شامل ہونے کی دعوت دی جائے۔ حضرت قاضی صاحب کی تقریر کے بعد ضلعی انتخاب ہوا۔ جو کہ درج ذیل ہے:۔

امیر۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

نائب امیر۔ حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب ڈومیلی ضلع جہلم

ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم

نائب ناظم۔ مولانا محمد شریف صاحب تاجر جہلم

خازن۔ صوفی فضل احمد صاحب جہلم

سالار۔ مولوی محمد شفیع صاحب

انتخاب کے بعد ناظم دفتر نے گذشتہ کارروائی اور حساب آمد و خرچ سنایا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام جہلم کا یہ انتخابی اجلاس اکابر علماء، رہنمایان ملت مخدوم العلماء شیخ الحدیث مدرسہ سراج العلوم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب۔ عالم جلیل حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی سابق امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی۔ استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالخالق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم کبیر والہ ضلع ملتان۔ پروانۂ شمع رسالت خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی وفات کو ملک و ملت کے لئے ایک عظیم صدمہ قرار دیتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ ان حضرات مرحومین کی مغفرت فرمائیں اور جنت میں ان کو اعلیٰ درجات نصیب فرمائیں۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس ملک میں موجودہ غلہ کی گرانی کو انتہائی تشویشناک تصور کرتا ہے۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس ہوشربا گرانی سے عوام کو نجات دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس رسوائے ملک و ملت خاندانی منصوبہ بندی کو انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس خلاف اسلام منصوبہ کو ختم کر کے رضائے خداوندی حاصل کرے۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس گورنمنٹ ہائی سکول جہلم کے مرزائی ٹیچر فضل داد کی اس خلاف اسلام ناپاک جسارت کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے۔ جس کی بنا پر اس نے ایک مسلمان بچے نعیم احمد کو رول سے بار بار کلاس کا ہاتھ اس وجہ سے توڑ دیا تھا کہ اس نے تختۂ سیاہ پر ختم نبوت زندہ باد کا مومنانہ نعرہ لکھا تھا۔ تعجب ہے کہ منکر ختم نبوت ماسٹر مذکور کے اس ظالمانہ فعل کے باوجود محکمہ تعلیم نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ یہ امر خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ماسٹر مذکور کو فوراً واقعی سزا دے کر [illegible] اسلام کے قلوب کو مطمئن کرے۔

(۵) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس [illegible] پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ [illegible] قوانین کو حکومت فی الفور منسوخ کر کے [illegible] پاکستان کے دلوں کو مطمئن کرے۔

(۶) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس [illegible] پاکستان پر واضح کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے بیانات اور اسلام سے متعلق اس [illegible] ہرزہ سرائیاں مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کراچی کی وساطت سے تحریف [illegible] کی ایک مستقل تحریک چلا رہے ہیں۔ کبھی شراب کو حلال اور سود کو جائز قرار دیتے [illegible] کبھی زکوٰۃ کی شرح میں اضافہ اور کبھی [illegible] کی قطعی متعین سزاؤں کے غیر متبدل ہونے [illegible] انکار، غرضیکہ اسلام کے قطعیات کے خلاف [illegible] دے کر مسلمانان اسلام کے مذہبی جذبات بری طرح مجروح کر رہے ہیں۔ جمعیۃ کا یہ ا[illegible] حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا [illegible] کہ وہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامک ریسرچ [illegible] اس ادارہ اسلامی مشاورتی کونسل کی رکنیت اور سیکرٹری شپ سے الگ کرے۔

(۷) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس [illegible] کے اس طرز عمل پر کہ ایک طرف ذمہ داران [illegible] ملک میں اسلامی تعلیمات و اسلامی تہذیب مٹانے اور مخرب اخلاق جشن مسرت پر [illegible] کا زور صرف کر رہے ہیں اور دوسری طرف مخلوط تعلیم، رقص و سرود کی محفلیں شراب [illegible] ورائٹی شو اور بدسے بدترین قسم کی برائیاں ثقافت کے نام پر پھیلا کر اسلامی اقدار پامال کر رہے ہیں۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس دو رخی کو چھوڑ کر ملک میں ثقافت کے نام پر [illegible] والی تمام برائیوں کا قلع قمع کرے اور اس[illegible] علوم و احکام ملک میں رائج کرے۔

(محمد اسحاق قریشی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

### زیادہ بچے پیدا کرنے پر انعام

جبکہ امریکہ اور مشرقی [illegible] کے ممالک میں آبادی کو روکنے کے لئے نئے منصوبے بنائے جا رہے ہیں، مشرقی یورپ [illegible] ملک رومانیہ میں حکومت نے زیادہ اولاد پیدا کرنے پر انعام اور وظیفہ دینے کا اعلان کیا [illegible] اس اعلان کے مطابق تیسرے بچے کی پیدائش پر [illegible] ۴۰ پونڈ اور چوتھے بچے کی پیدائش پر ساٹھ پونڈ دیا جائے گا۔

## لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کی رفتار

لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی اور انتخابات کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ دھرم پورہ اور اچھرہ کے حلقوں میں اسی ہفتہ میں انشاء اللہ انتخاب عمل پذیر ہو جائیں گے۔

### شاہدرہ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

شاہدرہ لاہور میں جمعیۃ کی کوئی شاخ نہیں تھی۔ مولانا قاری عبد الرشید صاحب مہتمم مدرسہ رشیدیہ شاہدرہ اور احقر حافظ عبد الحمید کی کوششوں سے وہاں کام کا آغاز ہو گیا۔ چنانچہ ان مقامی حضرات کی دعوت پر مولانا حکیم مختار احمد الحسینی اور جناب عماد الدین صاحب عباسی ناظم مرکزی دفتر شاہدرہ پہنچے اور بعد از نماز تراویح مولانا حکیم مختار احمد الحسینی نے جمعیۃ کی ضرورت تاریخ اغراض و مقاصد، اس کا نصب العین عوام کے سامنے رکھتے ہوئے اپیل کی کہ وہ اس جماعت میں شامل ہو کر اسلام کی آواز میں قوت پیدا کریں تاکہ علماء حق کی یہ جماعت اسلامی دستور اور اسلامی قوانین کے برپا کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ آپ نے قرآن کے فضائل پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن اسی ماہ میں نازل ہوا۔ آج ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ اس کے قانون کی بالا دستی کو جہاں ہم خود زندگی کے ہر شعبہ میں تسلیم کریں گے وہاں دوسروں سے بھی کروانے کی جدوجہد جاری رکھیں گے یہ مسلمان کا فرض ہے۔

آپ کی موثر تقریر کے بعد جمعیۃ کی ممبر سازی کا کام شروع ہو گیا۔ لوگوں نے بڑی گرمجوشی سے جمعیۃ کی ممبر شپ کو قبول کیا۔ دوسرے دن احقر حافظ عبد الحمید نے درس کے بعد دوبارہ ممبر سازی کی۔ پچاس آدمی ممبر بن چکے ہیں اور مزید لوگ گہری دلچسپی لے رہے ہیں

### دار المطالعہ

جمعیۃ کے دار المطالعہ کے لئے شاہدرہ میں جگہ کا انتخاب ہو گیا ہے۔ کتب اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ شاہدرہ کے ایک صاحب نے ترجمان اسلام اور خدام الدین دار المطالعہ کے لئے لگوا دیا ہے۔ انشاء اللہ جلدی دار المطالعہ کا افتتاح ہو جائے۔ (حافظ عبد الحمید لاہور)

## جمعیۃ علماء اسلام شہر کراچی

مورخہ ۱۲ کو جمعیۃ علماء اسلام شہر کراچی کے زیر اہتمام ایک اہم میٹنگ زیر صدارت حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد منعقد ہوئی۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں ملک کے جمہوری ہونے کی نسبت جمہوریت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسے جمہوری ملک میں دنیوی معاملات کی ذمہ داری نہ صرف صدر مملکت پر ہوتی ہے بلکہ اس میں سب جمہور (عوام) شریک ہوتے ہیں۔ اسی طرح دینی کاموں سے نہ صرف صدر مملکت بلکہ تمام عوام دینی اور لادینی کے ثواب اور وبال کے مستحق ہوں گے۔ اس تشریح کے مطابق ہمارے ملک میں عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، ادارہ تحقیقات اسلامیہ کا کردار اور مجموعہ قوانین اسلام نامی موجودہ تصنیف کی نحوست اور وبال نہ صرف ملک کے بڑوں کو بھگتنی پڑے گی بلکہ وہ سب اور ملک کا ہر باشندہ اس میں شریک ہوگا اور مذکورہ اشیاء کی قباحت پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ میٹنگ کے آخر میں مندرجہ ذیل انتخاب اور قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

### انتخاب

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا محمد امان اللہ صاحب |
| ناظم اعلیٰ | محمد زمان |
| نائب ناظم | مولوی شیخ محمد نواز صاحب |
| خزانچی | صوفی محمد اسماعیل صاحب |

### قراردادیں

(۱) یہ اجتماع ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی پانچسالہ کارکردگی پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس ادارہ کو ماہرین علوم اسلامیہ کے سپرد کیا جائے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع ڈاکٹر فضل الرحمٰن ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے مسلمات دین اوقات نماز، مقدار زکوٰۃ حرمت سود وغیرہ میں تحریفات کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسلام کے خلاف ڈاکٹر مذکور کی تحریک کو نہایت اشتعال انگیز تصور کرتا ہے۔ یہ اجتماع صدر مملکت سے درخواست کرتا ہے کہ آپ مداخلت کرتے ہوئے ڈاکٹر مذکور کو ادارہ تحقیقات سے فوراً برطرف کر کے ملت اسلامیہ کو مطمئن کریں۔

(۳) جمعیۃ کا یہ اجتماع مجموعہ قوانین اسلام نامی کتاب کے خلاف اسلام دفعات جیسے عائلی قوانین وغیرہ کی حمایت کو کھلی مداہنت فی الدین سمجھتا ہے اور صدر مملکت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قوانین اسلام کی ترتیب و تدوین کا کام اگر اسی طرح دین سے ناواقف اور اسلام سے برگشتہ لوگوں کے حوالہ رہا تو اس سے ملک میں بڑا انتشار پیدا ہوگا۔ لہٰذا اس اہم ترین کام کو علماء اسلام کے زیر نگرانی میں دے دینا از حد ضروری ہے۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع روزنامہ انجام ۴ دسمبر ۱۹۶۶ء میں الطاف گوہر محکمہ اطلاعات کے مرکزی سیکرٹری کی اس تقریر کو نہایت اشتعال انگیز قرار دیتا ہے۔ جس میں اس نے کہا ہے کہ ہر فرد کو اپنی فہم و ادراک کے مطابق اسلام کی تشریح کا حق حاصل ہے۔ اسلام اللہ کا بھیجا ہوا دین ہے اس کی تشریح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرائی گئی ہے اس لئے اسلام کی صرف وہی تشریح معتبر اور قابل قبول ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ متصل طور پر امت میں منتقل چلی آ رہی ہے۔ ہر کہ و مہ کو اسلام کی تشریح کا حق دینا اسلام کو بازیچہ اطفال بنانا ہے۔ ذمہ داران حکومت کا فرض ہے کہ وہ اسلام سے اس قسم کے تمسخر اور استہزاء کرنے والے افراد کو قرار واقعی سزا دیں تاکہ ان کو کلیدی عہدوں پر مسلط کر کے اعزاز بخشیں۔

(۵) جمعیۃ کا یہ اجتماع مولانا عبد السلام صدر انجمن تنظیم اہلسنت ڈیرہ کے ذریعہ معلوم شدہ بیان کو محکمہ تعلیم نے دینیات کے نصاب تعلیم سے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حسنین رضی اللہ عنہما کے مناقب کا ابواب کو خارج کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اگر یہ حقیقت ہے تو سخت صدمے کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس سے جہاں ایک طرف اکابرین اسلام کی توہین ہے دوسری طرف فرقہ وارکشیدگی کے لئے یقیناً معاملہ ہے۔ اس لئے اس ہدایت کو فوراً واپس کیا جائے اور مسلمانوں کو اطمینان کا موقع دیا جائے۔

(۶) جمعیۃ کا یہ اجتماع خاندانی منصوبہ بندی کی ترویج کے لئے گولیوں اور ربڑ کے استعمال کے اشتہارات کو فحش اور بے حیائی کا ایک پلندہ قرار دیتا ہے اور اسے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(۷) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اہم اجتماع ملک میں گندم کی شدید مہنگائی کو بنظر تشویش دیکھتا ہے۔

یہ اجتماع ڈی سی صاحب ضلع ڈیرہ سے اپیل کرتا ہے کہ وہ کراچی اور اطراف جیسے غریب شہر اور نادار علاقہ میں بروقت ڈپو کھول کر سستے داموں گندم کا انتظام فرما کر عوام کو مطمئن کریں اور یہاں سے غلہ کو باہر جانے پر سخت پابندی لگا دیں۔

محمد زمان ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام کراچی (شہر)

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE

جلد ۱۰ | جمعہ ۶ جنوری ۱۹۶۷ء مطابق ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ

# علمِ جدید کا چیلنج

ایک وقیع اور سنجیدہ کتاب "علمِ جدید کا چیلنج" سے ایک اقتباس (ص ۲۶۵) تعدد ازدواج پر پابندی لگانے والوں کی خدمت میں بلا تبصرہ پیش ہے۔ فاعتبروا یا اُولی الابصار

"اسلام میں ایک سے زیادہ شادی کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کو بھی تہذیب جدید نے بڑے زور شور کے ساتھ جہالت کا قانون قرار دیا ہے مگر تجربے نے ظاہر کر دیا ہے کہ اسلام کا یہ اصول انسانی فطرت کا عین تقاضا ہے کیونکہ چند زوجیت (تعدد ازدواج) کے قانون کو ختم کرنا دراصل درجنوں غیر قانونی زوجیت کا دروازہ کھولنا ہے"۔

یہاں میں اقوام متحدہ کے ڈیموگرافک سالنامہ ۱۹۵۹ء کا حوالہ دوں گا۔ اس میں اعداد و شمار کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ جدید دنیا میں جو صورت حال ہے وہ یہ کہ بچے اندر سے کم اور باہر سے زیادہ پیدا ہو رہے ہیں۔ ڈیموگرافک سالنامہ کے مطابق ان ملکوں میں حرامی بچوں کا تناسب ساٹھ فیصدی ہے اور بعض ممالک مثلاً پناما میں تو چار میں سے تین بچے پادریوں کی مداخلت یا سول میرج رجسٹری کے بغیر ہی پیدا ہو رہے ہیں یعنی ۷۵ فیصد حرامی بچے لاطینی امریکہ میں اس قسم کے بچوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

متحدہ اقوام کے اس ڈیموگرافک سالنامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم ملکوں میں حرامی بچوں کی پیدائش کا تناسب نفی کے برابر ہے۔ چنانچہ اس میں بتایا گیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ (مصر) میں ناجائز بچوں کا تناسب ایک فیصدی سے بھی کم ہے جبکہ متحدہ عرب جمہوریہ تمام مسلم ملکوں میں شاید سب سے زیادہ مغرب تہذیب سے متاثر ہوتا ہے۔ مسلم ممالک دورِ جدید کی اس عام وباء سے محفوظ کیوں ہیں؟ اس کا جواب متحدہ اقوام کا سالنامہ مرتب کرنے والے ایڈیٹروں نے یہ دیا ہے کہ

"چونکہ مسلم ممالک میں چند زوجیت (POLYGAMY) کا رواج ہے۔ اس لئے وہاں ناجائز اولادوں کا بازار گرم نہیں ہے۔ چند زوجیت کے اصول نے مسلم ملکوں کو وقت کے اس طوفان سے بچا لیا ہے"

(MOVEOUT YMANIM)

مطبوعہ ہندوستان ٹائمز

(۱۲ دسمبر ۱۹۶۰ء)

---

جلد ۱۰ | جمعہ ۷ جولائی ۱۹۶۷ء مطابق ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۵

# قرآن حکیم

ومن الناس من یعجبك قولہٗ فی الحیٰوۃ الدنیا — تا —
فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم ۔ (سورہ بقرہ)

● انسانوں میں بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ حیات دنیوی کے بارے میں ان کی بات تمہیں بڑی ہی دلکش معلوم ہوتی ہے ، اور وہ اپنے اخلاص قلب پر اللہ کو گواہ ٹھیراتے ہیں ۔ حالانکہ وہ بدترین دشمن ہیں ۔

● ایسے آدمی کو جب اقتدار مل جاتا ہے تو اس کی سرگرمیاں ملک میں خرابی پھیلانے پر مرکوز ہو جاتی ہیں اور وہ نسل و حرث کو برباد کرنے پر لگ پڑتا ہے ۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ فساد کو پسند نہیں فرماتے ۔

● ایسے آدمی سے جب کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈر ، تو گھمنڈ اسے اور شر پر اکساتا ہے ۔ بس ایسے لوگوں کے لئے جہنم ہی کفایت کرنے والی ہے ۔

● جہنم کتنا برا ٹھکانا ہے !

● اور انسانوں میں بعض ایسے آدمی بھی ہیں کہ وہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں ۔
اور اللہ تو اپنے بندوں کے لئے بڑا ہی رؤف ہے ۔

● اے مسلمانو ! اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ

● شیطانی خیالات کے پیچھے نہ لگو

● وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

● پھر اگر تم واضح شواہد آ جانے کے بعد بھی ڈگمگا گئے تو پس جان لو کہ بیشک اللہ غالب اور حکمت والا ہے ۔

## یک ساعتے با اولیاء

قطب العالم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ نے مکہ معظمہ سے اپنے خلیفہ خاص حضرت مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہٗ کو تحریر فرمایا کہ عرصہ سے آپ نے اپنے خیالات تحریر نہیں فرمائے ۔ اس کے جواب میں حضرت مولانا نے بہت ہی اظہار ندامت و اعتراف تقصیر کے بعد نہایت مختصر لفظوں میں تحریر فرمایا کہ اپنے اندر چند باتیں پاتا ہوں ان میں سے ایک یہ بھی کہ مادح و ذام یکساں ہیں ۔ جس روز یہ جواب حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں پہنچا تو حاضرین مجلس کا بیان ہے کہ فرط مسرت سے حضرت پر وجد کی سی کیفیت طاری تھی اور بار بار فرماتے تھے کہ یہ باتیں کس کو نصیب ہوئی ہیں ۔ جن لوگوں کو حضرت مولانا کی کفش برداری کا موقعہ ملا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ مولانا کا اصلی اور بے تکلف حال یہی تھا جو تحریر فرمایا ۔ کسی کی مدح و ذم سے ذرا بھی متغیر نہ ہوتے تھے اور امر حق کے اظہار میں کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے ، اور یہی اظہار حق اور تصلب فی الدین ہے جو علماء ربانیین کو صحابہؓ سے ورثہ میں ملا ہے جس کا نام تعصب و تنگ خیالی رکھا گیا ۔

# حدیث قدسی

یا عبادی ! لو انّ اوّلکم و آخرکم و انسکم و جنّکم کانوا علیٰ اتقیٰ قلب رجل واحد منکم ، ما زاد ذٰلک فی ملکی شیئًا

یا عبادی ! لو انّ اوّلکم و آخرکم و انسکم و جنّکم ، کانوا علیٰ افجر قلب رجل واحد منکم ، ما نقص ذالك من ملکی شیئًا ۔

یا عبادی ! لو انّ اوّلکم و آخرکم و انسکم و جنّکم قاموا فی صعید واحد فسألونی ، فاعطیت کل انسان مسئلتہٗ ، ما نقص ذالك مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل البحر ۔

یا عبادی ! انما ھی اعمالکم احصیھا لکم ، ثمّ اوفیکم ایّاھا فمن وجد خیرًا ، فلیحمد اللہ و من وجد غیر ذالك فلا یلومنّ الا نفسہٗ

(مسلم بن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

● اے میرے بندو ! یاد رکھو ، اگر تم سب انسان و جن اور جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور تمہارے بعد پیدا ہوں گے ، ایسے نیک و پارسا بن جائیں جیسے تم میں سے کوئی ایک صالح ترین انسان ہو سکتا ہے تو اس سے میری خداوندی میں ذرہ برابر بھی اضافہ نہیں ہو جائے گا ۔

● اے میرے بندو ! یاد رکھو ! اگر تم سب انسان اور جن اور جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے ، ایسے بدکار بن جائیں ، جیسا کہ تم میں کوئی سب سے زیادہ بدکار ہو تو اس سے میری خداوندی میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آئے گی ۔

● اے میرے بندو ! یاد رکھو ! اگر تم سب انسان و جن اور جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے ایک مقام پر جمع ہو کر مجھ سے سوال کرتے اور میں ہر انسان کو اس کی منہ مانگی مراد بخش دیتا تو اس سے میری رحمت و بخشش کے خزانے میں اتنی کمی بھی نہیں آتی ، جتنی کمی سوئی کے ناکے جتنا پانی نکل جانے سے سمندر میں آ سکتی ہے

● اے میرے بندو ! یاد رکھو ! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جنہیں میں تمہارے لئے منضبط رکھتا ہوں اور پھر ان کے نتائج کی کمی بیشی کے بغیر تمہیں واپس دے دیتا ہوں

پس جو کوئی تم میں اچھائی حاصل کرے وہ اللہ کی حمد و ثنا کرے اور جسے برائی پیش آئے تو وہ اپنے نفس کے سوا اور کسی کو ملامت نہ کرے ۔

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

(حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب خان دہلوی)

# صدر ناصر کے خلاف الزام تراشیوں کا جائزہ

## خانہ جنگی کو ہوا دینے کا الزام

"صدر ناصر کے خلاف سب سے بڑی شکایت یہ کی گئی ہے کہ انہوں نے نہر سویز کا کارنامہ انجام دے کر باقی ساری زندگی خانہ جنگی کو ہوا دینے میں گذاری۔ یمن کی جنگ میں تین لاکھ انسان کٹوا دیئے۔ تمام عرب ملکوں سے دشمنی مول لی اور اپنے حریفوں سے اتحاد اس وقت ہوا۔ جب اسرائیل جنگ کرنے کے لئے پر تول رہا تھا۔ جنگ کا نقشہ واشنگٹن میں بنایا جا رہا تھا۔ مگر قاہرہ ریڈیو عرب ممالک کو دھمکیاں دے رہا تھا۔"

ہمیں سخت حیرت ہے۔ کہ خانہ جنگی کا الزام کیسے صدر ناصر کے خلاف منڈھا جا رہا ہے۔ جس شخص کی سامراج دشمنی اظہر من الشمس ہے اور جو خود یہ سمجھتا ہے کہ عرب اتحاد ہی مشرق وسطیٰ میں سامراج کے مفادات کو تباہ کر سکتا ہے تو پھر وہ کیسے خانہ جنگی کو ہوا دے سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ عرب ممالک کی خانہ جنگی کو ناصر نے نہیں بلکہ مغربی استعمار نے ہوا دی ہے۔ مغرب کی سامراجی طاقتیں اس بات کو بخوبی سمجھتی ہیں کہ عرب ممالک کا اتحاد مشرق وسطیٰ میں اُن کے مفاد کے لئے اپنے اندر خطرناک عواقب سمیٹے ہوئے ہے۔ جمال عبدالناصر کی دوربین نگاہوں نے شروع ہی میں اس چیز کو بھانپ لیا تھا کہ متحد ہو کر ہی عرب مشرق وسطیٰ میں سامراج کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے برسر اقتدار آتے ہی عربوں کو متحد کرنے کی بھرپور کوششیں شروع کر دیں۔ اور اس سلسلہ میں انہیں پہلی کامیابی اس وقت ہوئی۔ جب "متحدہ عرب جمہوریہ" کا قیام عمل میں آیا۔ استعمار پسند طاقتیں عرب اتحاد کو اپنے مفادات کے لئے موت سمجھتی ہیں۔ اسی لئے ہر وہ تحریک اور شخصیت جو عربوں کو متحد کرنے کی کوشش کرے اُن کی نظروں میں خار بن کر کھٹکنے لگتی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے تو یہ کوشش کی گئی کہ صدر ناصر کو تباہ کر دیا جائے۔ اسی جذبہ کے تحت ۱۹۵۶ء میں مصر پر حملہ کا وہ گھناؤنا منصوبہ بنایا گیا جس کے تعفن کو ایڈن کی کابینہ کے امور خارجہ کے منسٹر آف اسٹیٹ مسٹر انتھونی نٹنگ بھی برداشت نہ کر سکے اور انہوں نے استعفا دے کر اپنے آپ کو اس سازش سے الگ کر لیا۔ — حال ہی میں مسٹر نٹنگ نے سویز کے بحران ۱۹۵۶ء کے موضوع پر ایک کتاب "NO END OF A LESSON" تحریر کی ہے جس میں انہوں نے پہلی مرتبہ راز درون پردہ کو بڑی جرأت کے ساتھ طشت از بام کیا ہے۔ یہ کتاب زیر طبع ہے۔ اور برطانوی اخبارات میں بالاقساط شائع بھی ہو رہی ہے۔

مسٹر نٹنگ کے بیان اور موجودہ حالات سے یہ بات کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ مغرب کی استعمار پسند طاقتیں صدر ناصر کے وجود کو مشرق وسطیٰ میں اپنے مفادات کی موت سمجھتی ہیں اور یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ ۱۹۵۶ء میں اور حالیہ جنگ سے پہلے تک مشرق وسطیٰ میں ایسے ممالک تھے جو مغرب کے دوست تھے۔ ۱۹۵۶ء کی جنگ میں ناکامی کے بعد انہیں اپنے دوستوں کے ذریعہ سفید سامراج نے ناصر کو کمزور کرنے کی بھرپور کوششیں کیں اور نتیجۃً خانہ جنگی کی وہ اندوہناک صورتیں سامنے آئیں۔ جن کا سلسلہ اس جنگ تک جاری رہا ہے۔

قاہرہ ریڈیو کی شکایت کرنے والے ذرا سوچیں کہ زاہدان، عمان اور مکہ ریڈیو اور وہاں کے اخبارات صدر ناصر کے کون سے "فضائل" گنوایا کرتے تھے۔ اگر قاہرہ ریڈیو مشرق وسطیٰ میں سامراج کے ایجنٹوں کے وجود کی خبر دیا کرتا تھا تو کیا یہ غلط تھا؟ ساری دنیا پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ شاہ فیصل کو مغرب کی حمایت حاصل تھی۔ ویسے بھی دشمن کا دشمن دوست ہی ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ سعودی عرب کو نہ صرف جدید اسلحہ مہیا کیا گیا بلکہ یمن میں مصری فوج کے خلاف لڑنے کے لئے کرایہ کے سپاہی بھی مہیا کئے گئے۔ گذشتہ دنوں ایک مغربی صحافی نے محاذ پر جا کر ان کرایہ کے ٹٹوؤں سے انٹرویو لئے تھے

## "رابطہ" کی اصلیت

رابطہ عالم اسلامی کے متعلق بھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی بنیاد "بغض معاویہ" پر ہے۔ "حب علی" پر نہیں ورنہ ہمیں بتایا جائے کہ رابطہ عالم اسلامی کے جو اراکین اس برصغیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں میں افتراق و انتشار پیدا کرنے اور ناصر کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کرنے کے علاوہ اور کون سی "اسلامی خدمت" انجام دی ہے۔ ناصر کے خلاف ان کے پروپیگنڈا کا بدترین پہلو یہ ہے کہ ان لوگوں کے مضامین اور تقاریر میں انہیں الزامات کی صدائے بازگشت سنائی دیتی ہے۔ جو واشنگٹن، لندن، جنیوا اور تل ابیب میں ناصر کے خلاف گھڑے جاتے ہیں۔ اور آج بھی جبکہ تمام عرب سربراہ متحد ہو چکے ہیں۔ یہ لوگ ناصر کے خلاف اپنے انتقامی ذہن کو نہیں بدل سکے، اور اپنے مضامین کے ذریعہ وہ کام انجام دے رہے ہیں۔ جو خود سامراجی طاقتیں بھی انجام نہ دے سکیں۔ اس وقت جبکہ تمام عرب متحد ہو رہے ہیں پرانی باتوں کو دہرا کر نکتہ چینی کرنا سامراجیوں کے آلہ کار بننے کے مترادف ہے۔ اگر ماضی کی اُن تلخ باتوں کا ذکر کرنا جنہیں اس وقت حاشیہ خیال میں بھی نہ آنا چاہیئے تھا۔ حق و انصاف کا تقاضا ہے تو ذرا یہ ہی بتا دیا جائے کہ یمن کی اس جنگ میں مغربی ممالک کے ان سپاہیوں کو کس نے بلایا ہے جو مصری فوجوں کے خلاف لڑ رہے ہیں اور کون ان کو تنخواہ دیتا ہے؟ عوام یہ جاننے کے بھی مشتاق ہیں کہ جنگ کے بعد شاہ حسین نے اپنے جن دوستوں کی غداری کا رونا رویا ہے وہ کون ہیں۔ ان وجوہ کی نشاندہی بھی ہونی چاہیئے تھی۔ جن کی بنا پر بورقیبہ نے عرب کے ناسور اسرائیل سے متعلق وہ پالیسی اپنائی تھی جو کسی بھی غیرت مند عرب کے لئے ناقابل برداشت ہے

## تعلقات بگاڑنے کا ذمہ دار کون ہے

یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ "قصور روسی وزیر اعظم کا اتنا نہیں جتنا صدر ناصر کا ہے۔ مصری لیڈر کا یہ الزام بے معنی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے اسرائیل کی خوب مدد کی۔ کیا انہیں نہیں معلوم تھا کہ بڑی طاقتیں یہودی ریاست کی پشت پر ہیں اور امریکی بلاک ہر موقع پر یہودی حکومت کی مدد کرے گا؟ صدر ناصر نے کہا ہے کہ دشمن کے طیارے مغربی سمت سے مصر میں داخل ہوئے اور مصری ہوائی بیڑہ کا صفایا کر گئے۔ بات صرف یہ ہے کہ پڑوسی ملکوں سے بگاڑ کر رکھنے کا نتیجہ کبھی نہ کبھی ضرور برا نکلتا ہے۔ اگر لیبیا، تیونس اور مراکش کے ساتھ مصر کے برادرانہ تعلقات ہوتے تو آج مصری لیڈر کو یوں آنسو نہ بہانا پڑتے ...."

مصائب کے موقع پر ہمدردی کی بجائے طعن و تشنیع کا انداز اختیار کرنا کسی کے لئے بھی باعث افتخار نہیں ہو سکتا صدر ناصر کے جن آنسوؤں کی اس طرح توہین کی گئی ہے وہ ان کی عظمت کردار کا مظہر ہیں۔ اور اسی عظیم کردار کی بنا پر انہوں نے عالم عرب میں وہ مقام حاصل کیا ہے جو آج تک کسی کو بھی نصیب نہ ہو سکا۔

رہا لیبیا اور تیونس وغیرہ سے برادرانہ تعلقات کا معاملہ۔ تو حقیقت یہ ہے کہ صدر ناصر نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ ان ممالک سے گہرے تعلقات قائم ہو جائیں لیکن اُن کی غیرت و حمیت نہ تو بورقیبہ کی اسرائیل پسند پالیسی کو برداشت کر سکی اور نہ ہی لیبیا میں مغربی سامراج کے اڈوں کے جواز کو تسلیم کر سکی۔ حال ہی میں شائع شدہ دستاویزی ثبوت سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اس حالیہ جنگ میں مغربی بلاک کے طیارے لیبیا کے اڈے استعمال کرتے رہے۔ کاش لیبیا کی حکومت نے پہلے ہی سے اپنی سرزمین کو سامراجی فوجوں سے پاک رکھا ہوتا تو شاید اس وقت جنگ کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔

## یمن کا قصہ

مصر کی ناکامی کا "ایک بڑا سبب" یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ "اس جنگ میں مصر کی شرمناک شکست کا ایک بڑا سبب یمن کی لڑائی ہے۔ جہاں گذشتہ دو سالوں میں مصر کے ہزاروں فوجی افسر اور سپاہی کام آ چکے ہیں۔ اگر مصر اپنی پوری قوت سے یمن کے شاہ پسندوں کو زیر نہ کر سکا تھا

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۔ ۷ ؍جولائی ۱۹۶۷ء

# جمہوریت کے ساتھ مذاق
## اور
# عوام کے ساتھ فراڈ

حضرت مفتی محمود صاحب نے نام نہاد "تحریک جمہوریت پاکستان" کا جو کچا چٹھا جھنگ کے پریس کلب میں اخبار نویسوں کے سامنے کھولا، تو اس سے "تحریک جمہوریت" کے بلند بام حلقے میں کھلبلی مچ گئی۔ اور "نوائے وقت" کو اپنے کالم سرراہے کا سہارا لے کر "تحریک جمہوریت" کی صفائی پیش کرنا پڑی (دیکھئے نوائے وقت ۲۹ ؍جون ۶۷ء)

جب آدمی کسی سچی اور وزنی بات کا جواب دینے سے معذور ہوجاتا ہے اور حقیقت کو بھی وہ تسلیم نہیں کرنا چاہتا تو اسے سرراہے قسم کی باتوں کا ہی سہارا پکڑنا پڑتا ہے پھر وہ یہ نہیں دیکھتا کہ جو بات زیر بحث ہے اس کے کن کن پہلوؤں پر گفتگو کی جارہی ہے، بلکہ وہ یہ دہائی دیتا ہے کہ دیکھئے فلاں اور فلاں بھی اس بات پر معترض ہیں اس لئے آپ فلاں کا اعتراض کرنا بھی غلط اور دوسروں کی ہمنوائی ہے۔ یہ "قادیانی اور مودودی منطق ہے، اور بدقسمتی سے اب اسے صاحب سرراہے نے ایک خالص سیاسی وعوامی مسئلے میں بھی استعمال کیا ہے۔

قادیانیوں اور مودودیوں نے اپنے سے اختلاف کرنے والوں کو اختلافی امور کا جواب دینے کے بجائے ہمیشہ یہ ہی طعنہ دیا ہے کہ ہماری فلاں فلاں مخالفت کرتے ہیں اس لئے تم بھی اپنے مفاد کے لئے ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہو۔

مفتی صاحب نے تحریک جمہوریت کے داعیان اور اس میں شامل گروہوں کی جس حیثیت اور دورخے طرز عمل کا واقعات پر مبنی ذکر کیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کی کوئی توجیہہ یا صفائی پیش کی جاتی۔ لیکن حکومت کی مخالفت یا نیپ کے اختلاف کا سہارا لے کر مفتی صاحب کی صاف بیانی کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش نوائے وقت جیسے حق گوئی کے مدعی اخبار کو زیب نہیں دیتی اور اس بات کی غماز بن رہی ہے کہ اصل مقصد ملک میں جمہوریت کی بحالی نہیں ہے، بلکہ ایک خاص حلقے کے افراد کو اقتدار کے تخت تک لے جانا مطلوب ہے۔

ورنہ گذشتہ واقعات پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اس ملک میں برسراقتدار گروہوں کے خلافِ اسلام اور عوام کش رویے کے مقابلہ میں حقیقی اپوزیشن کا کردار صرف علماء کرام اور ان سے وابستہ اس طبقے نے ادا کیا ہے جس کے قائد و ترجمان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ہیں

جبکہ اپوزیشن کی ہر جماعت نے انفرادی طور پر بلکہ ان جماعتوں کے سرکردہ افراد نے فرداً فرداً بھی کسی نہ کسی موقعہ پر حکومت سے سودے بازی کرنے کی کوشش کی یہ ہی وجہ ہے کہ اپوزیشن کی لیڈرشپ ہمیشہ انتشار کا شکار رہی ہے۔ قومی اسمبلی میں سردار بہادر خاں، یوسف خان خٹک اور نورالامین صاحب تک لیڈرشپ کی جو تبدیلیاں اندر ہی اندر آئیں۔ وہ کوئی ڈھکے چھپے واقعات نہیں ہیں۔

اور اسمبلی سے باہر صدارتی الیکشن کے وقت سے اب تک صرف سیٹوں کی تقسیم پر اندرون خانہ جس طرح جوتیوں میں دال بٹتی رہی اور بٹتی رہتی ہے۔ اس سے بھی پاکستان کے عوام بے خبر نہیں ہیں۔ کراچی کے لاری صاحب اور مودودی جماعت کے درمیان ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کا جو ناٹک ہوا تھا، ابھی عوام اسے بھولے نہیں ہیں۔ باقی رہا یہ معاملہ کہ "اپوزیشن نے اپنے نئے اشتراک عمل میں" نیپ اور بعض دوسری جماعتوں کو کیوں شامل نہیں کیا تو اس کی وجہ بالکل واضح ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اپوزیشن میں شامل پارٹیوں نے ۱۹۵۷ء میں جب یہ دیکھا تھا کہ اگر عامی الیکشن ہوئے اور واقعی جمہوریت قائم ہوگئی تو پھر نہ تو ان کی محلاتی سیاست بازی باقی رہے گی اور نہ ان کے وہ پشتینی مفادات بچیں گے جو برطانوی حکومت کی عنایات کی بدولت دولت، جاگیر اور معاشرہ پر تسلط سے انہیں حاصل چلے آرہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اگر عوام کے مطالبہ کے مطابق حقیقی اسلام قائم و نافذ ہوگیا تو پھر ان کی بے دینی کی زندگی کے لئے بھی کوئی گنجائش نہیں رہ جائے گی۔ چنانچہ پانچویں کالم کی حیثیت سے سکندر مرزا کے ساتھ ساز باز کرکے انہوں نے وہ بساط ہی الٹ دی۔ جس پر عامی انتخابات کا مرحلہ پیش آتا۔

اور مارشل لاء کے پورے دور تک دینی و سیاسی امور کے بارے میں جو کچھ بھی سختیاں ہوتی رہیں۔ علماء ان کا مقابلہ کرتے رہے۔ لیکن یہ حضرات تماشائی بنے دیکھتے رہے اور ایک لفظ تک زبان سے نکالنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

گذشتہ الیکشن کے زمانہ میں بارہا ایسا موقعہ آیا کہ ان کی پانچویں کالم کی ذہنیت نے سودے بازی کرنا چاہی. لیکن شاید نیپ سد راہ بنتی رہی۔ جب نیپ کی موجودگی سے انہیں یہ نقصان اٹھانا پڑا۔ جس کا تعلق صرف سیاسی مفادات سے تھا تو جمعیۃ علماء اسلام اور مفتی محمود صاحب جیسے حضرات سے تو ان کی سودے بازیوں کے منصوبے میں اور زیادہ رکاوٹ واقع ہوسکتی تھی۔ اس لئے کہ یہ لوگ نہ صرف سیاسی مفاد پرستی پر ان کے سدراہ بنتے بلکہ دینی امور میں بھی ان کو ڈھیل نہیں دیتے سابقہ تجربہ موجود تھا کہ جب ڈھاکہ میں آئین کا پہلا ترمیمی بل پیش ہوا۔ جس کی رو سے پاکستان میں بھی عیسائیت و مرزائیت وغیرہ مخالفِ دین فرقوں کو اپنی تبلیغ کا قانونی حق مل گیا ہے تو اس کی سخت مخالفت صرف مفتی محمود صاحب نے اسمبلی میں کی تھی۔ جبکہ پوری اپوزیشن نے معہ مولوی فرید احمد صاحب کے حکومتی پارٹی کے ساتھ سودے بازی کرکے اس بل کے حق میں ووٹ دیئے۔

چنانچہ نئے اشتراک عمل میں یہ احتیاط برتنا ضروری تھا کہ پانچویں کالم کا کردار ادا کرنے کے لئے سودے بازی کی راہ میں آئندہ نہ سیاست کی طرف سے کوئی رکاوٹ پیش آئے اور نہ دین کی طرف سے۔ اور عوام پھاتڑ ڈالنے کے لئے کوؤں کی طرح ایک جگہ بیٹھ کر مخالفت کے شور بھی مچاتے رہیں اور جہاں کوئی ٹکڑا ملنے کی امید ہو تو چپکے سے وہاں سودے بازی کرنے کے لئے پہنچ جائیں۔

"نیپ" کے بارے میں تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن حضرت مفتی صاحب نے یہ بڑا ہی اچھا کیا تھا کہ چودھری محمد علی صاحب اور نواب زادہ نصراللہ خاں صاحب کی اس خواہش کا احترام کیا کہ جمعیۃ علماء اسلام بھی حصول جمہوریت کی مہم میں شامل ہوجائے اور ان کی طرف سے شمولیت کی دعوت کا انتظار کیا۔ لیکن ظاہر ہے کہ مفتی محمود صاحب اور جمعیۃ علماء اسلام حصول جمہوریت کی مہم میں اسلام کو خیرباد کہہ کر یا اسلام کو نئے معنی پہنا کر تو شامل ہو نہیں سکتے تھے اور ان داعیان شمولیت کے لئے سب سے بڑی آزمائش یہ ہی تھی کہ قدیم اسلام کی علمبردار جماعت کو اس کی اسلام پسندی سے بچتے ہوئے اپنے ساتھ کس صورت میں شامل کیا جائے۔ اور جب کوئی راہ نہیں سوجھی تو اس سے کترا کر نکل جانے میں ہی عافیت سمجھی اور اس طرح اپوزیشن کی اسلامیت اور جمہوریت کی بلی تھیلے سے باہر آگئی۔ چنانچہ تحریک جمہوریت میں عدم شمولیت کا الزام تو اب جمعیۃ علماء اسلام و علماء حق پر لگایا نہیں جاسکتا تھا البتہ ان کو دعوت شمولیت نہ دے کر بالواسطہ یہ اعتراف ضرور کرلیا گیا ہے کہ تحریک جمہوریت کے موجودہ داعیان کے پیش نظر جس جمہوریت کے حصول کا مقصد ہے، وہ عوام اور دوسری جماعتوں کے لئے نہیں ہے بلکہ صرف ان ہی گروہوں اور اشخاص کے لئے ہے، جنہوں نے خفیہ معاہدوں اور گفتگوؤں کے ذریعہ بعض امور باہم طے کرکے اس تحریک کا ڈھانچہ کھڑا کیا ہے۔

ظاہر ہے کہ جس جمہوریت کی بسم اللہ ہی باہمی سودے بازی اور پانچویں کالم کے کردار کے ساتھ ہوئی ہے.

# اہم خبریں و اقتباسات

## مصر کے سے حالات میں برطانیہ بھی دفاع کا بہتر مظاہرہ نہ کرسکتا تھا۔ حالیہ جنگ میں مصری فضائیہ کی ناکامی پر برطانیہ کے ہفت روزہ "اکانومسٹ" کا تبصرہ

لندن ۲۹ جون۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ برطانیہ میں بھی اس حقیقت کو تسلیم کیا جا رہا ہے کہ اسرائیل نے امریکہ اور برطانیہ کی شہ پر جس عیاری کے ساتھ حملہ کیا مصر تو کیا کوئی ملک بھی ان حالات میں دفاع کا بہتر مظاہرہ نہ کرسکتا تھا۔ برطانیہ کے ممتاز ہفت روزہ "اکانومسٹ" نے "مصر کی جگہ اگر ہم ہوتے تو ان حالات میں جن سے مصر دوچار تھا ہم اس سے اپنے دفاع کا بہتر مظاہرہ کرسکتے؟" کے زیر عنوان ایک مقالہ میں کہا ہے کہ مصر کی فوجی نااہلیت پر بغلیں نہیں بجانا چاہئیں۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر برطانیہ بھی انہی حالات سے دوچار ہوتا جن سے مصر کو ہونا پڑا تو ان حالات میں وہ بھی کچھ نہ کرسکتا۔"

(نوائے وقت ۳۰ جون ۶۷ء)

## شاہ حسین کو صدر ناصر سے توڑنے کی کوشش
## جانسن کی طرف سے ۵۰ لاکھ کی امداد کا اعلان

واشنگٹن ۲۹ جون۔ امریکہ کے صدر جانسن نے مشرق وسطیٰ میں ہنگامی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے ۵۰ لاکھ ڈالر کی امداد کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ امداد ان لوگوں کو مکان، خوراک اور طبی امداد مہیا کرنے پر صرف کی جائے گی جو جنگ کا شکار ہوئے ہیں۔ اس رقم کے علاوہ ایک لاکھ ڈالر امریکی ریڈکراس کو دیئے جائیں گے جو جنگ میں نقصان اٹھانے والے تمام لوگوں کی مدد سے بین الاقوامی ریڈکراس کے ذریعہ استعمال میں لائے جائیں گے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ صدر جانسن نے کل شاہ حسین سے بات چیت کرنے سے پہلے ۵۰ لاکھ ڈالر کی امداد کا اعلان اس مقصد سے کیا تھا کہ شاہ سے بات چیت کے لئے اچھا ماحول پیدا ہو جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ جانسن نے اس بات چیت میں یہ جاننے کی کوشش کی کہ شاہ حسین صدر ناصر سے ٹوٹ کر معتدل موقف اختیار کرنے کے لئے کہاں تک تیار ہیں۔ ملاقات سے قبل شاہ نے کہا تھا کہ میں صدر جانسن کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ پرسوں شاہ حسین نے جنرل آئزن ہاور سے بھی ملاقات کی تھی اور ان کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ صدر جانسن سابق صدر کا بہت احترام کرتے ہیں اور ان کا مشورہ مانتے ہیں۔ شاہ حسین یورپ میں وزرائے اعظم اور یورپ ملاقات کرنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ مغربی ملکوں میں ان کے جو اثرات ہیں۔ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا کر اسرائیل پر دباؤ ڈلوائیں کہ وہ بیت المقدس

کے سوال پر ہٹ دھرمی ترک کردے۔ ادھر امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے کل مصر کے ڈاکٹر فوزی سے پھر ملاقات کی۔ (جنگ یکم جولائی ۶۷ء)

## یمن کے مسئلہ پر سعودی عرب کی ہٹ دھرمی
## عرب سربراہ کانفرنس میں رکاوٹ بن گئی

لندن ۲۹ جون۔ یمن کا تنازعہ جس نے اسرائیل کے حملے سے پہلے عرب دنیا میں پھوٹ ڈال رکھی تھی عرب سربراہوں کی کانفرنس کی راہ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں یونان سے آمدہ ایک اطلاع لندن ٹائمز میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ مراکش اور الجزائر کی درخواست پر سوڈان عرب سربراہوں کی کانفرنس ملتوی کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ خرطوم کے اخبار الایام کا کہنا ہے کہ سعودی عرب نے یمن کے سوال پر ایسا موقف اختیار کیا ہے کہ جس پر کوئی مفاہمت نہیں ہوسکتی ہے۔ ایسی صورت حال میں عربوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ کانفرنس ملتوی کر دی جائے۔ دریں اثناء وزرائے خارجہ مربوط عرب پالیسی تیار کرنے میں مصروف رہیں گے اور سوڈان یہ کوشش کرے گا کہ سعودی اپنے موقف میں تبدیلی پیدا کرے۔

(جنگ یکم جولائی ۶۷ء)

## سفارتی حلقوں کی ایک افواہ

سفارتی حلقوں میں یہ افواہیں گشت کر رہی ہیں کہ اردن پر ایک طرف تو اسرائیل اور دوسری طرف امریکہ برطانیہ کا دباؤ پڑ رہا ہے کہ وہ اپنے سرحدی مسئلے اسرائیل سے باہمی مذاکرات کے ذریعہ طے کرلے۔ یہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اپنے دورہ میں شاہ حسین برطانوی حکام سے اردن کی مالی مشکلات پر بات چیت کریں گے۔ برطانوی حکام شاہ حسین سے بہت ہی خوش ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اب تک یہ نہیں کہا کہ برطانیہ نے بھی جنگ میں کسی طرح کا حصہ لیا تھا۔ جنگ کے بعد اپنی پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ جنگ میں اسرائیلی طیاروں کے ساتھ برطانوی یا امریکی طیارے بھی تھے یا نہیں۔ اس طرح انہوں نے اردن کو اس عرب حلقے سے علیحدہ نکال لیا تھا جس کی قیادت شام اور مصر کے ہاتھوں میں ہے اور جو کھلم کھلا یہ کہہ رہے ہیں کہ جنگ میں امریکہ اور برطانیہ کے طیارے اگر اسرائیل کا ساتھ نہ دیتے تو اسرائیل کبھی کامیاب نہ ہوسکتا تھا۔

(جنگ یکم جولائی ۶۷ء)



## بقیہ ــــ اداریہ

وہ آگے چل کر اپنے اس کردار اور سودے بازی کی اسپرٹ کا کیا کچھ مظاہرہ نہیں کرے گی۔

اس سلسلے کے بعض حقائق جلد ہی منظر عام پر لائے جائیں گے۔ جن سے معلوم ہوگا کہ پاکستان میں جمہوریت کے بارآور نہ ہونے اور اسلام کے برسرکار نہ آنے میں وقت کی حکومتوں کے ساتھ ان جمہوریت نوازوں کا بھی کتنا حصہ رہا ہے اور اب بھی تحریک جمہوریت کو خالص عوامی تحریک نہ بنا کر اور اپنے سوا دوسری جماعتوں کو شامل نہ کرکے یہ لوگ کس قسم کی سودے بازی کی تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں۔

جمہوریت کی جو تحریک صرف چند غیر عوامی اور غیر جمہوری جماعتوں اور گنے چنے افراد تک محدود و محصور رہے۔ وہ جمہوریت کے ساتھ مذاق اور عوام کے ساتھ فراڈ کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے۔

---

## جمعیۃ علماء اسلام لاجپت نگر شاہدرہ کا جلسہ

گذشتہ دنوں حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور کی صدارت میں جمعیۃ علماء اسلام لاجپت نگر شاہدرہ کے زیر اہتمام جامع مسجد قاسمیہ میں ایک جلسہ ہوا۔ جس سے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی اور حضرت مولانا حافظ محمد الیاس صاحب نے خطاب فرمایا۔ علماء نے اپنی تقریروں میں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام اور نصب العین سے آگاہ کیا۔ نیز ملک میں بے دینی کے بڑھتے ہوئے رجحان اور مرزائی اور عیسائی فتنوں سے آگاہ کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ان باطل فرقوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے اور بے دینی کے رجحانات کو ختم کرنے کے لئے اسلامی تعلیمات کو فروغ دیا جائے۔

علماء نے اپنی تقریروں میں مسلمانان پاکستان پر زور دیا کہ وہ اپنے عرب بھائیوں کی ہر ممکن امداد کریں اور اپنے قبلہ اول کو یہودیوں کے تسلط سے آزاد کرانے کے لئے تمام عالم اسلام کو متحد ہو کر صیہونیت کا مقابلہ کرنا چاہیئے

## قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب کا دورہ تحصیل علی پور

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ۲۶ جولائی کو قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب تحصیل علی پور ضلع مظفرگڑھ کا دورہ کر رہے ہیں۔ ۵ جولائی بروز جمعرات بعد نماز عشاء شہر سلطان میں تقریر فرمائیں گے۔ دوسرے دن جمعہ کو رو ہیلانوالی شہر میں بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں تقریر فرمائیں گے پھر سنیچر کی رات کو خان گڑھ میں جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کے زیر اہتمام سیرت النبی کانفرنس میں بمقام جامع مسجد تھلہ والی خطاب کریں گے۔

آپ کے ساتھ سید عبدالرزاق شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفرگڑھ بھی ہوں گے۔

(محمد عمر ناظم جمعیۃ خان گڑھ ضلع مظفرگڑھ)

# مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم کے سالانہ اجلاس میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے امیر محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی تشریف آوری اور پرجوش و بے مثال استقبال

(رپورٹ از جناب حکیم مختار احمد صاحب الحسینی ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ لاہور ڈویژن)

مدرسہ اظہار الاسلام کے اجتماع کے آخری دن امیر محترم حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی سرِ شام جہلم سے بذریعہ کار چکوال پہنچے۔ چونکہ آپ کی آمد کی اطلاع پہلے ہی ہو چکی تھی۔ اس لیے سینکڑوں افراد اور رضاکار انصار الاسلام سڑکوں پر آ گئے اور دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہو گئے۔ استقبال کرنے والوں کی قیادت میجر محمد حیات کر رہے تھے۔ جوں ہی معزز مہمان کی کار چکوال میں داخل ہوئی نعروں کی گونج میں آپ کا استقبال کیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کا جھنڈا ہوا میں لہرا رہا تھا اور کار کے ساتھ ساتھ ایک رضاکار لیے چل رہا تھا۔ عوام کا بے پناہ ہجوم تھا جو نہایت ہی جوش و خروش سے نعرے بلند کر رہا تھا۔ جلسہ گاہ میں آ کر جلوس ختم ہوا۔

## ۳۱۳ کے جیش کی سلامی

رات جب امیر محترم حضرت درخواستی تقریر کرنے کے لئے قیام گاہ سے نکلے تو ۳۱۳ رضاکاروں نے اپنے ضلعی سالار چوہدری احمد یار شاہ کی قیادت میں آپ کو سلامی دی۔ ان رضاکاروں میں وہ لوگ بھی شامل تھے جو مسلح تھے اور حضرت کو سٹیج تک لائے

## طلوعِ صبح تک حضرت درخواستی کا خطاب

ضعف اور علالت کے باوجود حضرت درخواستی نے طلوع صبح تک خطاب فرمایا۔ سامعین کے انہماک اور شوق کا یہ عالم تھا کہ اجتماع سے ایک شخص بھی نہیں اٹھا۔ آپ کی تقریر میں مکمل سناٹا اور سکون چھایا رہا۔ گاہ گاہ نعروں کی گونج ضرور سنائی دیتی رہی۔

آپ نے سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جہاد کے موضوع پر کلام فرمایا۔ موجودہ ملی اور ملکی مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے آپ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا کہ ملک میں جو بدامنی اور انارکی پھیلی ہوئی ہے اُسے دور کرنے کے لئے اسلامی نظام کو رائج کیا جانا چاہیئے اور ان تمام غیر اسلامی قوانین کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ آپ نے اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی کوششوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اسلام کی سربلندی اور قرآنی آئین کے نفاذ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے آپ نے حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ جلد از جلد پاکستان کے مسلم عوام کی خواہشات کے مطابق قوانین بنائے۔ آپ نے مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے کہا کہ اس وقت ہمارے عرب بھائی عظیم مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ تمام دنیا کے مسلمانوں پر فرض عاید ہوتا ہوتا ہے کہ وہ ان کی امداد و اعانت کریں۔ نیز آپ نے عیسائی دنیا امریکہ و برطانیہ اور یہودیوں کی شدید مذمت کی اور انہیں خبردار کیا کہ وہ مسلمانوں کی ایذا رسانی سے باز آ جائیں۔

امیر محترم نے فرمایا کہ بیت المقدس جو مسلمانوں کا قبلہ اوّل ہے۔ اس پر یہودیوں کا تسلط قطعاً برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ تمام دنیا کے مسلمان اس کی حرمت اور تقدس کے لیے کٹ مرینگے۔ لیکن یہودیوں کے تسلط میں اسے رہنے نہیں دیا جائے گا۔ آپ نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ اب وہ وقت آ پہنچا ہے کہ اسلام دشمن طاقتوں سے فیصلہ کن جنگ لڑی جائے

آپ نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر وقت جہاد کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جہاد ہی وہ جذبہ اور ہتھیار ہے جو مسلمان کو سربلند کرتا ہے اور کفر کو مغلوب۔

حضرت امیر کا بیان صبح کی اذان تک جاری رہا۔ آپ نے تمام مسائل پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ نماز فجر بھی آپ نے پڑھائی اور پھر درس بھی دیا۔ ہجوم اسی طرح رہا۔ بے شمار لوگ بیعت بھی ہوئے۔

## سالانہ جلسہ کی رپورٹ

چکوال کی سرزمین مدرسہ کا یہ اجتماع تاریخی اجتماع تھا۔ شدید گرمی کے موسم میں علاقہ کے دور دراز سے ہزاروں کی تعداد میں عوام نے شرکت کی اور تین دن مسلسل علماء کرام کے ارشادات سنتے رہے۔

## عورتوں کی شمولیت

اس سالانہ اجتماع میں ضلع بھر سے عورتوں نے بھی بھاری تعداد میں شرکت کی۔ ان کے لئے باقاعدہ پردے کا انتظام تھا

## علماء کرام کے ارشادات

اس سہ روزہ اجتماع سے ذیل کے علماء نے خطاب کیا امیر محترم حضرت درخواستی صاحب۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی۔ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ مولانا سید حکیم سید علی شاہ صاحب۔ مولانا نذیر اللہ خان صاحب مدرسہ کے مہتمم مولانا قاضی مظہر حسین صاحب۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب حکیم مختار احمد الحسینی صاحب۔

علماء کرام نے تمام شرعی اور اسلامی عنوانات بالخصوص سیرت النبی، مسئلہ ختم نبوت۔ فضائل صحابہ۔ اسلامی احکامات و قوانین۔ موجودہ معاشرتی و ملی مسائل و ضرورت جہاد وغیرہ موضوعات پر تفصیل سے اظہار خیال فرمایا۔

تمام علماء نے مرزائیت، مودودیت۔ انکار حدیث کے فتنوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ اور ان باطل فرقوں کی پرزور تردید کی۔ ملک میں غیر اسلامی قوانین کے نفاذ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا اور اسلامی قوانین کی برکات اور اس کی خوبیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کے لئے اپنی جد و جہد جاری رکھے گی

مشرق وسطیٰ کی سیاسی صورت حال پر بھی تبصرہ کیا گیا اور بیت المقدس کی اسلامی حیثیت اور اس کے تقدس کو پیش نظر رکھتے ہوئے علماء نے اس امر کا اظہار کیا کہ وہ بیت المقدس پر یہودیوں کا غلبہ و تسلط ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ نیز مغربی سامراج کی اسلام دشمنی پر کھل کر کلام کرتے ہوئے علماء نے کہا کہ شریعت اسلامیہ کی رو سے یہ طاقتیں مسلمانوں کی ہرگز دوست نہیں ہو سکتیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام عالم اسلام یکجا ہو کر ان کا مقابلہ کرے، اور افریقہ، ایشیا اور مشرق وسطیٰ کی سرزمین سے ان کے بچے کھچے اثرات کو ختم کر کے رکھ دیا۔ اور ان کے خلاف اس وقت تک جہاد جاری رکھنا چاہیئے۔ جب تک یہ فتنہ مکمل طور پر ختم نہیں ہو جاتا۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

## تیسری سالانہ سیرت کانفرنس

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام تیسری سالانہ سیرت کانفرنس یکم، ۲، ۳ ستمبر ۶۷ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام میانوالی حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری۔ حضرت مولانا تاج محمود صاحب لائلپور۔ حضرت مولانا قاری عبدالحنان صاحب۔ الحاج سید امین گیلانی صاحب

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

جناب مولانا محمد سعید الرحمٰن صاحب علوی خطیب حضرو

# علماء کی قربانیوں اور خدمات کا اجمالی تذکرہ

(قسط نمبر ٣)

حضرت شیخ کے انتقال کے بعد جمعیۃ علماء ہند نے یو پی اور اس کے اطراف میں اور مجلس احرار اسلام نے پنجاب وغیرہ میں شیخ کے مشن کی بھرپور تبلیغ کی۔ امام العصر محدث وقت سید انور شاہ کاشمیری نے مجلس احرار اسلام کی سرپرستی فرمائی۔ تحریک کشمیر میں بھرپور تعاون کیا۔ شاہ جی کے تعاون اور مجلس احرار کے نڈر اور بے باک رہنماؤں کی قربانیاں رنگ لائیں اور وادیٔ کشمیر جیل خانہ بن گئی ۵۰ ہزار رضاکار جیل میں تھے۔ ڈوگرہ راج تھرا اٹھا — کاسہ لیسان ازلی کی روایتی ملت فروشی کا صدقہ کہ تحریک کشمیر اپنے اصلی مقاصد کو حاصل نہ کر سکی۔ تاہم اس وقت کی لگی ہوئی آگ اب تک بجھ نہیں رہی۔ انگریز کے منظور نظر حرکات شنیعہ کا ارتکاب نہ کرتے تو کشمیری مسلمان کبھی کا مژدہ آزادی سن چکا ہوتا (خدا کشمیر و قبرص، عدن و فلسطین کے مسلمانوں پر رحم فرمائے)

محدث کاشمیری ہی نے مجلس کو قادیانیت کے استیصال کی طرف متوجہ کیا، کتابیں لکھیں لکھوائیں۔ مناظرے کرائے جلسے منعقد کرائے اور آخر میں بہاولپور کے مقدمہ میں نقاہت و پیرانہ سالی کے باوجود تشریف لا کر تین دن تک مرزائیت کے مالہ و ماعلیہ کو شریعت مطہرہ کی روشنی میں ایسا واضح کیا کہ مجسٹریٹ نے مرزائیوں کو خارج از اسلام قرار دے دیا بہاولپور سے واپس ہوتے ہوئے فرمایا۔ زندگی کی خبر نہیں اگر فیصلہ میری موت کے بعد ہو تو میری قبر پر مجھے اطلاع دے دینا۔ فیصلہ ہوا تو آپ راہی ملک آخرت ہو چکے تھے! آپ کے شاگرد مولانا مفتی محمد صادق بہاولپوری مرحوم نے تعمیل ارشاد کے لئے دیوبند کا سفر فرما کر قبر پر فیصلہ کی اطلاع دی۔ ادھر مجلس کے راہنما شاہ صاحب کے ارشاد کے پیش نظر اس فرقہ ضالہ و مرتدہ کی سرکوبی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ خصوصاً سید عطاء اللہ شاہ بخاری، چودھری افضل حق، مولانا حبیب الرحمان اور قاضی احسان احمد کی قربانیاں بہ سلسلہ استیصال فتنہ مرزائیت اظہر من الشمس ہیں۔ امیر شریعت پیر بخاری نے ۵۳ء میں جملہ مکتب ہائے فکر کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا۔ اگرچہ تجدید واعتیاد دین کے علمبرداروں کے علاوہ کچھ اور "برقعہ پوش" حضرات تحریک مقدس کو نقصان پہنچانے کا سبب بنے اور سب سے بڑھ کر وقت کی مہربان اور مسلمان حکومتیں مزاحم ہوئیں لیکن ارباب نظر جانتے ہیں کہ فرنگی کا یہ پودہ مرزا بشیر کے بعد خصوصیت سے کس طرح دم توڑ رہا ہے ظلم و ستم کے سایہ میں پلنے والے جغادری اور حکومتوں کی شہ پر ناچنے والے آخر کب تک دندنا پائیں گے۔ وہ وقت دور نہیں۔ جب مرزائیت بالکل دم توڑ چکی ہوگی اور جادہ حق سے بھٹکے ہوئے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی طرف لوٹ آئیں گے۔

دوسری طرف شیخ الاسلام مولانا مدنی، مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ، مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمٰن اور سحبان الہند مولانا احمد سعید کی ان قربانیوں کو بھلایا نہیں جا سکتا، جنہوں نے استخلاص وطن ترقی مسلم اور خدمت دین متین کے سلسلہ میں جان کو ہتھیلی پر رکھ کر پیش کیں۔ رات کو حدیث نبوی کے اسباق دن کو جمعیۃ کے پروگرام، قید و بند کی صعوبتیں اپنوں کی جفا کاریاں، غیروں کا ستم سب کچھ تھا۔ لیکن وہ مردان حُر ڈٹے ہی رہے۔ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کے وہ الفاظ یقیناً اس قابل ہیں کہ انہیں حرز جان بنایا جائے۔ جو آپ نے مقدمہ کراچی میں بیان دیتے ہوئے آخر میں ارشاد فرمائے

"اگر لارڈ ریڈنگ اس لئے بھیجے گئے ہیں کہ قرآن کو جلا دیں، حدیث شریف کو مٹا دیں اور کتب فقہ کو برباد کر دیں تو سب سے پہلے اسلام پر اپنی جان قربان کرنے والا میں ہوں" (بیان کراچی ص ١٦)

جرم حق گوئی کی پاداش میں عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر مرد حق آگاہ کی زبان حق ترجمان سے یہ الفاظ سن کر رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر نے جزاک اللہ کہہ کر آپ کے پاؤں مبارک چوم لئے اور سارا مجمع جزاک اللہ کہہ کر فرط مسرت سے جھوم اٹھا۔ اس مضمون کے اندر امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کا تذکرہ نہ کرنا ہندو پاک کی تاریخ سے صریح ناانصافی ہے۔ نظریاتی اختلاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سوچنا یہ ہے کہ ایک "صاحبزادہ" کس طرح میدان عمل میں آیا۔ ادب و انشاء کا امام جو ہزاروں نہیں لاکھوں روپے کما سکتا تھا اُسے اس وادی پر خار میں آنے کو کس چیز نے مجبور کیا۔ وہ کیا حالات تھے کہ آزاد اپنوں اور بیگانوں کے ظلم سہہ کر مسکراتا رہا اور تن من دھن کی قربانی سے اس نے دریغ نہ کیا۔ آپ نے مقدمہ میں جو بیان دیا تھا۔ اس کے آخری الفاظ پڑھ لینے سے سارے عقدے حل ہو جائیں گے۔ فرمایا:۔

"مسٹر مجسٹریٹ میں اب اور زیادہ وقت کورٹ کا نہ لونگا یہ تاریخ کا ایک دلچسپ اور عبرت انگیز باب ہے جس کی ترتیب میں ہم دونوں یکساں طور پر مشغول ہیں۔ ہمارے حصہ میں یہ مجرموں کا کٹہرا ہے اور تمہارے حصہ میں وہ مجسٹریٹ کی کرسی، میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس کام کے لئے وہ کرسی بھی اتنی ہی ضروری چیز ہے جس قدر یہ کٹہرا۔ آؤ اس یادگار اور افسانہ بننے والے کام کو جلد ختم کریں۔ مؤرخ ہمارے انتظار میں ہے اور مستقبل کب سے ہماری راہ تک رہا ہے۔ ہمیں جلد جلد یہاں آنے دو اور تم بھی جلد جلد فیصلہ لکھتے رہو۔ ابھی کچھ دنوں تک یہ کام جاری رہے گا۔ یہاں تک کہ ایک دوسری عدالت کا دروازہ کھل جائے گا۔ یہ خدا کے قانون کی عدالت ہے۔ وقت اس کا جج ہے۔ وہ فیصلہ لکھے گا۔ اور اسی کا فیصلہ اس کا آخری فیصلہ ہوگا۔" (علی پور جیل کلکتہ ١١ جنوری ١٩٢٢ء قول فیصل ص ١٤٥)

پھر جب مجسٹریٹ نے ایک سال قید بامشقت کی سزا سنائی تو مسکراتے ہوئے فرمایا۔ "یہ تو اس سے بہت کم ہے جس کی مجھے

## بقیہ، مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کا اجلاس

### جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا دو ماہی عظیم اجلاس

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ضلع جہلم کی جماعت کا دو ماہی اجلاس بھی یہاں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ضلع بھر کے رہنماؤں اور نمائندوں نے شرکت کی ضلعی رہنماؤں کے علاوہ مرکزی رہنما مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا محمد رمضان صاحب نائب امیر شمالی پنجاب، مولانا محمد نذیر اللہ خاں صاحب گجرات، مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی سرائے عالمگیر بھی شریک ہوئے اجلاس ضلعی امیر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی صدارت میں ہوا۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم عمومی ضلع جہلم نے ابتدائی خطاب فرمایا۔ ملکی اور مشرق وسطی کے حالات سے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے جمعیۃ کی ذمہ داریوں کا تذکرہ کیا۔ رضاکاروں اور عہدہ داروں کو اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی تلقین کی۔ وقت کی نزاکتوں کا احساس دلاتے ہوئے مولانا عبداللطیف صاحب نے اس امر کا اظہار کیا کہ ہمیں نہایت نظم و ضبط اور ڈسپلن کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنا ہوگا اور ہماری اولین کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہم اپنی زندگیوں کو مثالی زندگیاں بنائیں۔ اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں اور وہ انقلابی روح اور سپرٹ پیدا کریں۔ جو دنیاوی عیش و عشرت سے بے نیاز ہو کر اسلام کی عظمت و بقا اور عالم اسلام کے مسلمانوں کی امداد و اعانت کے لئے سرفروشانہ میدان عمل میں کام کرنے کے لئے آپ کی ممد و معاون ہو مولانا نے ضلعی جمعیۃ کی کارگذاری اور آئندہ پروگرام پیش کیا۔ جس میں جماعت کی جہادی سرگرمیاں اور عربوں کے لئے مالی امداد شامل تھی۔

### جہادی سرگرمیاں

اس کے بعد مرکز کی ہدایت کے مطابق ضلع جہلم کی ماتحت شاخوں نے رضاکاروں کی فہرست پیش کی۔ جو ۳۱۲ سے بڑھ کر چار صد کے قریب تھی۔ وہ تمام رضاکار جنہوں نے یہودیوں کے خلاف عرب بھائیوں کے دوش بدوش لڑنے کے لئے اپنے نام لکھوائے وہ یہاں موجود تھے۔

### عربوں کی امداد کے لئے تین ہزار کی رقم

ضلع کی ماتحت شاخوں نے صدر اجلاس مولانا قاضی مظہر حسین

(باقی صفحہ ۷ پر)

# واقعات و حالات

## یہود و نصاریٰ کی سازش کو اللہ نے ناکام بنا دیا

(مولانا سید گل بادشاہ صاحب)

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے مردان و پشاور، کوہاٹ، بنوں کے پندرہ روزہ دورہ میں مسلمانوں کے عظیم اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عرب مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی جنگ میں کفر کا وقتی غلبہ ایک عظیم سانحہ ہے۔ یہود و نصاریٰ نے ایک عظیم سازش کے تحت مسلمانانِ عرب کے مٹانے کا ارادہ کیا تھا، لیکن اللہ نے ان کو ناکام بنایا۔

اس جنگ سے تمام مسلمانانِ عالم متاثر ہیں۔ ارض مقدس اور قبلہ اولیٰ پر یہود کا قبضہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ملت اسلامیہ سے اللہ ناراض ہے۔

حضرت مولانا نے فرمایا۔ دنیا بھر کے مسلمان حکمرانوں اور مسلمانوں کے خوشحال اور دنیا دار طبقے نے یہود و نصاریٰ کی تہذیب، معاشرہ، طرز زندگی اور قانون اپنا رکھا ہے ارض مقدس کا سقوط اللہ کی جانب سے تنبیہ ہے۔ اللہ نے فرمایا۔ اے خاتم النبیین نبی یہود و نصاریٰ ہرگز تم سے راضی نہ ہوں گے۔ جب تک تم ان کا معاشرہ اور طرز زندگی اور خواہشات کی تابعداری نہ کرو

آپ نے فرمایا کہ میں تمام ملت اسلامیہ کے حکمران طبقہ مسلمان سرمایہ دار، کارخانہ دار، تاجر، سیاح اور ہر فرد کو درخواست کرتا ہوں کہ وہ اسلام کے مبلغ اور ترجمان بنیں۔ آپ نے فرمایا۔ تمام مسلمان عوام و خواص کفر کی تہذیب، معاشرہ، طرز زندگی اور قانون کے خلاف متحدہ محاذ قائم کریں اور اس کے خلاف بغاوت کریں۔ تمام مسلمان مملکتیں متحدہ اسلام کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ کر اللہ کے صحیح بندے بنیں اور مسلمان حکمران اپنی مملکتوں میں اسلام کا قانون نافذ کرے۔ یورپ کے نظریۂ نیشنلزم پر لعنت بھیج دیں۔

امیر محترم نے فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام ہی پاکستان میں وہ واحد دینی سیاسی جماعت ہے جو پاکستان اور مسلمانانِ پاکستان کا خیر خواہ ہے۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دو۔ مسلمانانِ عرب کی یہ شکست اللہ تعالےٰ جلد فتح میں بدل دے گا۔ (محمد یعقوب القاسمی ناظم دفتر)

## موجودہ خطرناک دور مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کا دور ہے، صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والے سی آئی کے ایجنٹ ہیں۔

(نصر اللہ اعوان)

پشاور ۱۹ر جون۔ نصر اللہ جان اعوان ناظم اعلےٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے ایک اخباری بیان مذہبی روپ میں پوشیدہ امریکی سی آئی اے کے ایجنٹوں کے دیگر پروپیگنڈوں کے ساتھ اس خطرناک ترین اور بیہودہ پروپیگنڈہ پر کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر اور عوام نے اپنا کلمہ بھی تبدیل کیا ہوا ہے۔ انتہائی افسوس اور نفرت کا اظہار کیا۔ پشاور میں یہ پروپیگنڈا اس وقت شروع ہوا جبکہ ایک نام نہاد مذہبی جماعت کے جنرل سیکرٹری پشاور میں اپنی جماعت کے ارکان سے مل گئے

انہوں نے کہا کہ جمال عبدالناصر جن کے خلاف غلط پروپیگنڈے کئے جا رہے ہیں۔ اسلامی مملکتوں کے حکمرانوں میں سے وہ واحد حکمران ہیں۔ جو اپنے ملک میں کسی بھی اسلام دشمن تحریک کو برداشت نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ملک ہر قسم کے فتنوں سے پوری طرح پاک ہے۔ اور یہی وہ حکمران ہیں کہ جنہوں نے پیغمبر اسلام کے اسم پاک جناب حضرت محمدؐ کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لکھنے والوں کے لئے چھ ماہ قید کی سزا مقرر کر رکھی ہے۔

انہوں نے کہا۔ جیسا کہ یہ جماعت امریکی سی آئی اے کے اشارے پر کمیونزم کے خلاف پروپیگنڈہ کرتی رہی ہے اگر اب بھی ایسا ہی کرتی رہی تو اس سے ایک تو سی آئی اے سے ان کی دولت بھی کھری ہوتی رہے گی اور اسلام کو بھی بجائے نقصان کے فائدہ ہی ہوگا۔ لیکن اب جبکہ عرب بھائیوں کو ہماری مدد اور ہمدردیوں کی سخت ضرورت ہے۔ ان کے خلاف غلط اور گمراہ کن پروپیگنڈے اسلام دشمنی کے مترادف ہیں۔ جو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کئے جا سکتے۔

آخر میں نصر اللہ جان نے عوام سے پرزور مطالبہ کیا کہ اسلام کے دشمنوں کو جو کہ محض چند ٹکوں کی خاطر عرب بھائیوں اور سامراجیوں کے سب سے بڑے دشمن جمال عبدالناصر کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں کو منہ توڑ جواب دیا جائے اور حکومت پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کرے۔

---

## سیرت النبی کانفرنس

۲۷، ۲۸ ربیع الاول مطابق ۶، ۷ر جولائی ۶۷ء بروز جمعرات، جمعہ کو جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کے زیر اہتمام جامع مسجد تھلہ والی میں سیرت النبی کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب اور دیگر مقامی علماء کرام تقریر کریں گے۔ (محمد عمر ناظم جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ

## میلسی میں ترجمان اسلام

ہمایوں نیوز ایجنسی میلسی (ملتان) سے آپ ہر ہفتہ ترجمان کا تازہ پرچہ حاصل کر سکتے ہیں۔ (گلزار محمد چغتائی)

## حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی اہلیہ محترمہ کا انتقال پُر ملال

دارالعلوم دیوبند سے تعلق رکھنے والے حلقوں میں یہ خبر نہایت رنج کے ساتھ سنی جائیگی کہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ (۲۵ر جون ۶۷ء) کی سہ پہر کو حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ کی اہلیہ محترمہ نے طویل علالت کے بعد بعمر ۷۶ سال داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے پسماندگان میں مولوی سید محمد ازہر شاہ صاحب مدیر رسالہ دارالعلوم اور مولانا سید انظر شاہ صاحب مدرس دارالعلوم کے علاوہ ایک صاحبزادی راشدہ خاتون ہیں۔ (مولانا) معراج الحق نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند)

## بقیہ صفحہ ۶ جلسہ چکوال

صاحب کو وہ رقوم بھی پیش کیں جو عربوں کی امداد و اعانت کے لئے اکٹھی کی گئی تھیں۔ ہنگامی چندہ بھی ہوا جس کی مجموعی تعداد تین ہزار روپیہ ہے۔ اس میں وہ چندہ بھی شامل ہے جو چکوال کے ایک مخیر بزرگ نے اپنی جیب خاص سے ایک ہزار روپیہ دیا۔

صدارتی تقریر میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے عہدہ داروں اور رضاکاروں سے عرب بھائیوں کی امداد و اعانت کے لئے مزید کام کرنے کو کہا اور پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام، غیر اسلامی قوانین کی منسوخی اور امریکی و برطانوی اثر و نفوذ کے خاتمے کے لئے جد و جہد جاری رکھنے کی تلقین کی اور اپنی قوت کو منظم طریقے سے فراہم کرنے کا مشورہ دیا۔

## تبلیغی جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام للیانی ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام ۱۶ر جولائی ۶۷ء بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد تولیاں والی للیانی میں ایک تبلیغی جلسہ ہوگا۔ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری اور حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا اور مولانا حافظ محمد صادق صاحب تقریر فرمائیں گے۔ (عبدالمجید سرہندی للیانی)

## مولانا محمد عبداللہ صاحب اور حافظ ممتاز علی صاحب نے ضلع بدری کے احکامات کو ہائیکورٹ میں چیلنج کر دیا

لاہور۔ جمعیۃ علماء اسلام بھکر کے ممتاز راہنماؤں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اور حافظ ممتاز علی صاحب کے ضلع بدر کئے جانے کے احکامات کو ہائیکورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے، سماعت کے لئے رٹ درخواست منظور کر لی گئی ہے

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور

# خاندانی منصوبہ بندی

## جنسی انارکی کی تحریک ہے

(قسط ۴)

### امام شافعیؒ کا تفسیری نکتہ

ابو شہاب صاحب نے اپنے مدعی کے اثبات کے لئے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا تفسیری نکتہ پیش کیا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ آیت فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلٰث و ربٰع فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم ذالک ادنیٰ ان لا تعولوا۔

ابو شہاب صاحب لکھتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے ان لا تعولوا کی تفسیر ان لا تعیلوا کے ساتھ کیا ہے یعنی بے انصافی سے بچنے کے بجائے یہ معنی لیا ہے کہ تمہارے عیال زیادہ نہ ہوں۔ جناب من اس تفسیر کے متعلق کئی مفسرین نے کہا ہے کہ یہ تفسیر غلط ہے۔ میں آپ کے سامنے ابوبکر رازی کا قول ذکر کرتا ہوں۔ جس کو تفسیر کبیر نے لکھا ہے (ترجمہ) ابوبکر رازی نے کہا ہے کہ مفسرین نے اس معنی کو تین وجہ سے غلط کہا ہے۔ ایک وجہ یہ کہ سلف میں سے کسی کا خلاف نہیں کہ جس کسی نے بھی اس آیت کی تفسیر کی ہے۔ سو یہ قریب ہے کہ تم ظلم اور بے انصافی سے بچو۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ لغت کے اعتبار سے غلط ہے۔ البتہ اگر تعیلوا ہوتا تو پھر ٹھیک تھا۔ لیکن تعولوا کی تفسیر تعیلوا کے ساتھ غلط ہے لغت کے اعتبار سے۔ تیسری وجہ یہ کہ خدا نے ایک عورت یا ملک یمین کا ذکر کیا۔ اور باندیاں بھی عیال کی مانند ہیں اور ملک یمین کے ساتھ باندیاں جتنی بھی چاہیں جمع کر سکتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ کثرت عیال سے بچنا مراد نہیں بلکہ بے انصافی سے بچنا مراد ہے۔

اور صاحب نظم نے امام شافعیؒ کے اس تفسیر پر طعن کرنے میں ایک وجہ لکھی ہے۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اول آیت میں ان لا تعدلوا فرمایا ہے ان تفتقروا نہیں فرمایا تو واجب ہے کہ جواب اس شرط پر معطوف ہو تو اس کا جواب نہیں ہوگا۔ مگر عدل کی ضد سے جو کہ ظلم ہے نہ کہ کثرت عیال۔ یہ ہے حقیقت ابو شہاب صاحب کی اس تفسیر کی۔ گو امام رازی نے کچھ جوابات دینے کی کوشش کی مگر رد کے وجوہات اربعہ کی معقولیت سے انکار ناممکن ہے۔ اس کے علاوہ یہ ایک بعید احتمال ہے جو کہ استدلال کے قابل نہیں۔ اور اگر یہ تفسیر غلط بھی نہ ہوتی۔ تب بھی اس سے امریکی ساخت کی ہمہ گیر خاندانی منصوبہ بندی پر استدلال کرنا صرف سینہ زوری ہے۔

وہ احادیث جن میں ضبط ولادت کی صریح اجازت ہے ابو شہاب صاحب نے بڑے فخر کے ساتھ دعوے کیا ہے کہ میں نے تمام وہ احادیث جمع کی ہیں۔ جس سے صرف ضبط تولید کی اجازت ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ پہلی ابی سعید خدریؓ کی روایت ہے۔

(ترجمہ) وہ کہتے ہیں کہ یہود نے عزل کو چھوٹا زندہ درگور کرنا کہا ہے تو حضورؐ نے فرمایا کہ یہود جھوٹے ہیں۔ اللہ جسے پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی روک نہیں سکتا

دوسرے نمبر پہ حدیث ترمذی ہے۔ جس کو حضرت جابرؓ نے روایت کیا ہے۔ جس کا مضمون پہلی حدیث کی طرح ہے ذرا انصاف سے کام لیا جائے تو جو شخص کہ عربی زبان سے معمولی واقفیت رکھتا ہو۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس میں عزل کی اجازت کا کہیں پتہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہود کے اس عقیدے کو رد فرمایا کہ عزل حقیقتاً ایک قسم ہے موؤدہ کا اور یہ کہ اس کے ساتھ حمل بالکلیہ قرار نہیں پاتا۔ اور عزل کے جواز اور عدم جواز کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ جیسا کہ فتح الملہم شرح صحیح مسلم ص $\frac{518}{3}$ اور بذل المجہود شرح ابوداؤد ص $\frac{53}{2}$ میں ہے

(ترجمہ) ابن قیم نے کہا ہے کہ جس بات میں یہود کی تکذیب کی گئی ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ عزل کے ساتھ حمل بالکل نہیں ٹھہرتا، اور عزل کو قطع نسل میں بعینہٖ زندہ درگور کرنے کی ایک قسم ٹھہرایا ہے تو حضور نے خبر دی کہ جب خدا چاہے پیدا کرنا تو عزل سے حمل نہیں رکتا۔

### موؤدہ صغریٰ اور وادِ خفی کا فرق

یہاں پر چونکہ سوال پیدا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث جذامہ میں عزل کو وادِ خفی فرمایا ہے تو موؤدہ صغریٰ کہنے پر یہود کی تکذیب کا کیا معنی۔ چنانچہ ابن قیم نے موؤدہ صغریٰ اور وادِ خفی کا فرق بتا کر اس سوال کو رفع کیا ہے

(ترجمہ) اور حدیث جذامہؓ میں عزل کو واد خفی فرمایا ہے۔ اس لئے کہ آدمی عزل اس لئے کرتا ہے کہ وہ حمل سے بھاگ رہا ہے تو اس کا یہ قصد واد کا جاری مجری ٹھہرایا لیکن فرق درمیان واد حقیقی اور جاری مجرا (عزل) کا یہ ہے کہ واد ظاہر ہے اور اس میں قصد اور فعل دونوں جمع ہوتے ہیں اور عزل میں صرف قصد ہوتا ہے۔ اس لئے عزل کو خفی صفت دے دی گئی ہے۔

خلاصہ جواب یہ نکلا کہ یہود عزل کو واد حقیقی کا ایک فرد سمجھتے تھے۔ فرق صرف چھوٹے بڑے کا تھا اور واد حقیقی میں قطع نسل کا مقصد اور مباشرت دونوں جمع ہوتے ہیں اور واد خفی یعنی عزل میں مباشرت نہیں ہوتی صرف قطع نسل کا قصد اور ارادہ ہوتا ہے۔

تیسری حدیث حضرت جابرؓ کی نقل کی ہے۔ جس میں ہے کہ ہم زمانہ حضورؐ میں عزل کرتے تھے مگر حضورؐ نے ہم کو منع نہیں فرمایا۔ واقعی ابو شہاب کے کل منقولہ احادیث میں سے صرف اس ایک حدیث سے مطلب نکلتا ہے کہ اگر عزل ناجائز ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے اس حدیث پر بحث چھٹی حدیث کے بعد ہوگی۔

چوتھی حدیث جو ابو شہاب صاحب نے اثبات عزل کے لئے نقل کی ہے۔ وہ بھی حضرت جابرؓ کی روایت ہے جس کو ابوداؤد و مسلم نے نقل کیا ہے۔ جس میں ہے کہ کسی شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میری ایک باندی ہے۔ جو کہ گھر کی خادمہ ہے اور باغ کو پانی بھی دیتی ہے۔ میں اس کے ساتھ مباشرت کرتا ہوں۔ لیکن اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں کرتا۔ تو حضورؐ نے فرمایا (ترجمہ) کہ چاہو تو عزل کر لو کہ وہ لائیگی جو اس کے لئے مقدر ہے۔ یعنی حمل وغیرہ چاہو عزل کرو یا نہ کرو۔

خدا جانے اس حدیث سے جواز عزل کی صریح اجازت کہاں سے معلوم ہوتی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں (ترجمہ) کہ سیاق حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ عزل خلاف اولیٰ اور حضورؐ کو ناپسند ہے۔ اس لئے کہ یہ عزل ایک عبث کام معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ عزل کے باوجود بھی اگر مقدر ہے تو حمل قرار پائے گا۔ تو پھر کوئی عزل کرے۔ کیوں۔ جبکہ اس سے منع حمل جو کہ مقصود ہے۔ ضروری نہیں کہ پورا ہو۔

پانچویں حدیث۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کا ذکر ہے جس میں لکھا ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق میں نکلے۔ ہمارے قبضہ میں کچھ عرب لونڈیاں آئیں۔ بیویوں سے دور رہنے کی سختی کی وجہ سے ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی۔ تو ہم نے عزل کا طریقہ پسند کیا۔ تو ہم نے حضور سے دریافت کیا تو فرمایا۔

لا علیکم الا تفعلوا۔ نہیں کوئی گناہ تم پر اگر تم عزل نہ کرو۔ کیونکہ جس کسی نے قیامت تک پیدا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ کیا ہے۔

ابو شہاب صاحب نے اس حدیث کو جواز عزل پر حجت ٹھہرایا ہے۔ آیئے ذرا ائمہ حدیث کی رائے معلوم کریں۔ کہ وہ حضرات اس حدیث سے کیا سمجھ رہے ہیں۔

(ترجمہ) کہ تمہا رے عزل کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔

امام نووی کی رائے میں اس حدیث سے بھی صریح جواز کے بجائے عزل کا صریحی لغو اور بے فائدہ چیز ہونا معلوم ہوا۔

(باقی آئندہ)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

# مولانا سیّد گل بادشاہ صاحب کا فتویٰ

## اور مودودی جماعت

(عامر عثمانی کے جواب میں)

(قسط ۱۲)

حاصل یہ کہ ان قرون ثلثہ میں اختلاف ویسا ہی ہے جیسا کہ ایک نوع کے اصناف میں باہم اختلاف ہوتا ہے کہ ایک اعتبار سے وہ سب اصناف ایک ہیں اور ایک اعتبار سے مختلف ہیں۔ اسی وجہ سے اسلام کی چکی والی حدیث میں تینوں خلافتوں کو ایک ہی درجہ میں رکھا ہے اور خلافت کے مدینہ میں ہونے اور سلطنت کے شام میں ہونے کی حدیث میں تینوں خلافتوں کو ایک ہی درجہ میں رکھا ہے اور نبوت ورحمت اور خلافت ورحمت والی حدیث میں تینوں خلافتوں کے لئے ایک صنف ثابت کی اور حدیث فتن میں جو حضرت حذیفہ سے مروی ہے۔ تینوں خلافتوں کو استقامت کا زمانہ کہا ہے اور کرز بن علقمہ کی حدیث میں سب کو ترقی اسلام کا زمانہ بتایا ہے۔ جب یہ (قرون ثلثہ) گذر گئے اور سب سے بڑا تغیر ظاہر ہوا تو عالم کی شکل بدل گئی اور بہ نسبت پہلے زمانہ کے تغیر نوعی ظاہر ہوا اس تغیر کے تحت میں تین فتنے اور دو ہُدنہ واقع ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچوں حادثوں کی تفصیل اس شرح وبسط سے فرمائی ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔

(۴) ھدنہ اول۔ ابتدا اس کی وہ صلح تھی جو حضرت امام حسنؓ نے حضرت معاویہ بن سفیان سے کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حدیث صحیح میں بیان فرمایا ہے۔ بخاری نے حسن (بصری) سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے۔ میں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ حسنؓ آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سیّد ہے۔ امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرا دے گا۔ اس کے بعد آپ نے اس ہدنہ کی حقیقت بیان فرمائی۔ کہ سلطنت ہوگی آشوب چشم کے ساتھ اور صلح ہوگی کدورت کے ساتھ۔ پھر حضرت معاویہؓ کی بادشاہی کا مستقل ہوجانا بیان فرمایا (چنانچہ) ابی شیبہ نے حضرت معاویہؓ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے تھے۔ مجھے خلافت کی تمنا اس وقت سے پیدا ہوئی، جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا۔ کہ "اے معاویہ اگر تم بادشاہ ہوجاؤ تو رعیت کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا"

(۵) یہاں ایک باریک نکتہ ہے اس کو بھی سمجھ لو۔ وہ یہ کہ خلافت شام کے متعلق مختلف حدیثیں (ازالۃ الخفاء ص۵۹۶) آئی ہیں۔ بعض تو برائی پر دلالت کرتی ہیں اور بعض تعریف پر۔ مثل ایک دوسری حدیث کے کہ وہ بھی ابن حوالہ سے مروی ہے۔ جس کو امام احمد اور ابوداؤد نے ابن حوالہ سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب انجام کار یہ ہوگا کہ تم لوگ بڑے بڑے لشکر بن جاؤ گے۔ ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک یمن میں اور ایک عراق میں۔ ابن حوالہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر وہ زمانہ مجھے ملے تو آپ میرے لئے کس لشکر کو پسند کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ تم شام میں رہنا۔ کیونکہ وہ اللہ کی پسندیدہ زمین ہے۔ وہاں اپنے پسندیدہ بندوں کو رکھتا ہے۔ اور اگر یہ نہ ہوسکے تو یمن میں رہنا اور اپنے حوضوں کا پانی پینا۔ اور اللہ عزوجل نے مجھ سے شام اور اہل شام کے متعلق ذمہ داری کر لی ہے۔

اس تعارض کا دفعیہ اس طرح ہے کہ اہل شام اپنے ذاتی اوصاف کے لحاظ سے استحقاق خلافت نہ رکھتے تھے مگر خلافت ان کو حاصل ہوئی اور عنایت تشریعیہ جہاد کا کام جاری رکھنے اور اس پر مدد کرنے کی طرف متوجہ ہوئی۔ لہٰذا جہاں کہیں برائی ہے۔ اس کا مرجع اہل شام کی ذات ہے اور جہاں کہیں تعریف ہے۔ وہ امور ملکیہ وغیرہ کے سبب سے ہے۔ انہی اہل شام میں ایک عمر بن عبدالعزیز تھے جو اچھے خلیفہ تھے۔ اور علم وفضل اور زہد کے زیور سے آراستہ تھے۔ اور ان کے بہت عمدہ آثار دنیا میں باقی رہے (ایضاً ص۶۰۱)

(۶) باقی رہا یہ کہ ابوبکرہ ثقفی کی حدیث میں ہے کہ (حضرت نے فرمایا) خلافت میرے بعد تیس برس رہے گی۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت خاصہ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے ختم نہیں ہوئی بلکہ حضرت مرتضیٰ کا زمانہ بھی اس میں داخل ہے۔ کیونکہ ان کا زمانہ لئے بغیر تیس برس پورے نہیں ہوتے۔ لہٰذا اس حدیث کے معنی کی تحقیق بھی سمجھ لو (اصل یہ ہے) کہ خلافت خاصہ دو وصف سے مرکب ہے۔ پہلا وصف خلیفہ خاص کا موجود ہونا۔ دوسرا وصف اس کے تصرف (یعنی احکام) کا جاری ہونا اور سب مسلمانوں کا اس پر متفق ہوجانا۔ گو اس مجموعہ کا انتفاء ان دو وصفوں میں سے کسی ایک کی نفی سے بھی ہوسکتا ہے، اور دونوں کی نفی سے بھی۔ مگر حکمت الٰہی چونکہ دو ضدوں کے درمیان میں تدریج چاہتی ہے۔ لہٰذا (خلفائے ثلاثہ کے بعد) اول اول اس مجموعہ (یعنی خلافت خاصہ) کا انتفاء صرف ایک وصف کے نفی یعنی مسلمانوں کے باہمی اتفاق اور انتظام سلطنت کے ٹھیک نہ رہنے سے ہوا۔ چنانچہ حضرت مرتضیٰ خلافت خاصہ کے اوصاف سے موصوف تھے اور ان کی خلافت شرعاً منعقد بھی ہوئی (لہٰذا خلافت خاصہ کا ایک جزو تو پایا گیا) لیکن (دوسرا جزء نہیں پایا گیا) مسلمانوں کا ایک وصف منتفی ہوچکا تھا۔ احادیث سابقہ کا یہ مضمون صحیح ہوا کہ خلافت خاصہ بعد حضرت عثمانؓ کے نہ رہی اور یہ وجہ اس کے کہ خلافت خاصہ کا ایک وصف باقی تھا۔ اس حدیث کا یہ مضمون بھی صحیح ہوا کہ خلافت خاصہ حضرت مرتضیٰ کے وقت تک باقی تھی۔ انہی دونوں وصفوں کے مجموعہ کا نام خلافت خاصہ ہے۔ (ص۵۵۴)

### ۷۔ حضرت امیر معاویہ رضؓ

(ا) نیز حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں اور حضرت مرتضیٰ کے بعد جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان متمکن ہوئے اور لوگوں کا اتفاق ان کی (خلافت) پر حاصل ہوگیا اور مسلمانوں کی جماعت سے باہمی نااتفاقیاں اٹھ گئیں (تو گو ان کو خلافت میں تمکین حاصل ہوگئی۔ مگر ان کی خلافت خلافت خاصہ نہ تھی کیونکہ) وہ سوابق اسلامیہ نہ رکھتے تھے اور خلافت خاصہ کے لوازم ان میں نہ پائے جاتے تھے۔ اس کے بعد اور بادشاہ تو مرکز حق سے بہت دور رہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے۔ الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خلافت خاصہ منتظمہ کے ختم ہوجانے کی خبر دی تھی۔ وہ اس طرح ظاہر ہوئی (ایضاً ص۴۷۹)

(ب) (تیسری تنبیہہ) جاننا چاہیئے کہ حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ایک شخص تھے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اور زمرہ رضوان اللہ علیہم میں بڑے صاحب فضیلت تھے۔ تم کبھی ان کے حق میں بدگمانی نہ کرنا۔ اور ان کی بدگوئی میں مبتلا نہ ہونا، ورنہ تم حرام کے مرتکب ہوگے۔

ابوداؤد نے ابوسعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کو برا نہ کہو۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کوہ احد کے برابر سونا (راہ خدا میں) خرچ کرے تو ان کے ایک مُد بلکہ نصف مُد (خرچ کرنے کے ثواب) کو نہ پہنچے گا (ص۵۷۱)

(ج) اور ترمذی نے بروایت عبدالرحمٰن بن عمیرہ جو منجملہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے (حضرت) معاویہؓ کے واسطے (یہ) دعا مانگی۔ یا اللہ تو ان کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ اور ان کے ذریعہ سے (دوسروں) کو ہدایت فرما۔ اور ابن سعد اور ابن عساکر نے سلمہ بن مخلص سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (حضرت) معاویہؓ کے لئے یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ خداوندا! تو ان کو کتاب (الٰہی) کا علم عنایت کر اور ان کو ملکوں کی حکومت عطا فرما اور ان کو عذاب (آخرت) سے بچالے۔

(باقی آئندہ)

# خبرنامۂ جمعیۃ

——جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ میں جمال عبدالناصر اور عربوں کی پرزور حمایت کا اظہار کیا گیا۔ اور امریکہ، برطانیہ و اسرائیل کی شدید مذمت کی گئی۔ (حافظ عبدالرشید)

——جمعیۃ علماء اسلام یونین کونسل مالی پور تحصیل لیہ ور کا اجلاس رندھاوا میں ہوا۔ علماء حق کے خلاف محکمہ اوقاف کے رویہ پر اظہار تشویش کیا گیا۔ جماعتی تنظیم کے لئے پروگرام تجویز ہوا۔ (مولوی محمد رفیق امیر جمعیۃ)

—— جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر حاجی محمد عالم پلی ڈھورو نارو کے امیر مولانا محمد اسحاق صاحب جونیجو نے عالم اسلام کے اتحاد پر زور دیا ہے اور عربوں کی امداد کی اپیل کی ہے

—— حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب نے ہٹیاں آزاد کشمیر کا دورہ فرمایا۔ ۲۵ر جون کو ہٹیاں میں جلسہ سیرت النبی سے خطاب کیا اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جامع و روشنی ڈالی۔ (قاضی محمود الحسن)

——جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۵ر جون کو منعقد ہوا۔

عرب مہاجرین کی امداد کرنے، صدر ناصر کے خلاف مودودیوں کے زہریلے پروپیگنڈا کا جواب دینے کے متعلق غور کیا گیا۔

اسرائیل اور امریکہ و برطانیہ کی مذمت کی گئی۔

۱۸ر جون کو گوٹھ پیغمبر شاہو میں مدرسہ نور الاسلام کی طرف سے جلسۂ عام ہوا۔ مولانا احمد دین صاحب، مولانا محمد حسن صاحب، مولانا عبدالعزیز صاحب رتو ڈیرو اور مولانا عبداللہ صاحب چانڈیو نے تقریریں کیں۔ اہل بدعت اور مودودیت کا رد کیا گیا۔ عوام کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد کی وضاحت کی گئی۔

امیر حیدرآباد ڈویژن مولانا نور محمد صاحب اور ناظم ڈویژن حکیم نواب دین صاحب نے بھی جلسہ میں شرکت کی جلسہ میں مصباح الاسلام فاروقی کی کتاب کے خلاف قرارداد مذمت پاس ہوئی۔

—— جمعیۃ علماء اسلام جھاوریاں نے دو ماہ سے تنظیمی کام شروع کر رکھا ہے۔ گذشتہ ماہ یوم عدن منایا گیا۔ عرب بھائیوں کی امداد کے سلسلے میں کام شروع کیا گیا
(عبدالماجد ناظم)

—— جمعیۃ علماء اسلام کوٹ پٹھان (صادق آباد) کا ایک اجلاس ۱۶ر ربیع الاول کو منعقد ہوا۔ جس میں مقامی جمعیۃ کی کارروائی کا جائزہ لیتے ہوئے مزید پروگرام مرتب کئے گئے اور متفقہ طور پر اسرائیل و امریکہ اور برطانیہ کی مذمت کی گئی اور مقامی مسائل سے متعلق متعدد قراردادیں منظور کی گئیں۔ (عبدالواحد صدیقی)

—— جمعیۃ سکرنڈ نے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا تاج الدین بسمل پر سے ضلع میں داخل نہ ہونے کی پابندی ہٹائی جائے۔

—— حلقہ جنوبی پنجاب کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد عبدالقادر قاسمی حاصل پور تشریف لے گئے۔ ۲۱ر جون کو غلہ منڈی میں دو گھنٹہ آپ نے سیرت النبی صلعم اور حالات حاضرہ پر تقریر فرمائی۔ جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات دینی و ملکی کا تعارف کرایا۔ ۲۲ر جون شام کو مدرسہ خیر العلوم خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور کی دعوت پر آپ کا بیان ہوا۔

۲۳ر جون کو آپ نے نرمان منڈی کی جامع مسجد میں ایک گھنٹہ خطاب فرمایا خصوصی اجتماع میں جمعیۃ کی تشکیل ہوئی اسی روز آپ بہاولپور واپس پہنچے۔ جہاں جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کے زیر اہتمام جامع مسجد مچھلی منڈی میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام نرمان منڈی ضلع بہاولپور

| | |
|---|---|
| امیر | حضرت مولانا غلام محمد صاحب خطیب |
| نائب امیر | مولانا غلام قادر صاحب |
| ناظم اعلیٰ | بشیر احمد صاحب |
| نائب ناظم | شیخ کریم بخش صاحب |
| خازن | حکیم نذیر احمد صاحب |
| سالار | حاجی عبدالحق صاحب۔ |

—— ۲۲/۶/۶۷ کو بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی کا ہفت روزہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب چشتی منعقد ہوا۔ طے پایا کہ عرب مہاجرین کے لئے چندہ کی مہم پورے طور پر شروع کریں۔ ۲۳/۶ کو جمعہ کے لئے شہر کی تمام مساجد کا وسیع سلسلے میں پروگرام بنا دیا گیا ایک قرارداد پاس ہوئی۔ جس میں مولانا محمد الیاس صاحب خطیب پٹولیاں کو برطرفی کا نوٹس دینے پر سخت احتجاج کیا گیا۔

اور وزیر اوقاف کے اس بیان پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا کہ جمعرات کے دن عید نہ پڑھنے والوں کو اوقاف کی مساجد سے علیحدہ کیا جائے گا۔

ڈاکٹر دین محمد فریدی ناظم دفتر
جمعیۃ ہرنولی ضلع میانوالی)

## اظہار تعزیت

### محترم شیخ حسام الدین صاحب مرحوم کے سانحۂ وفات پر اظہار تعزیت کی اطلاعات

——جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ ضلع ہزارہ نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

——جمعیۃ علماء اسلام کبیر والا ضلع ملتان نے اپنے ایک خصوصی اجلاس میں شیخ صاحب کی وفات پر تعزیت کی قرارداد پاس کی۔

—— ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی نے ہرنولی سے پیغام تعزیت بھیجا۔

—— مدرسہ دعوۃ الحق ملتان میں تعزیتی جلسہ ہوا۔

——جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے اکابرین حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی، حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، صاحبزادہ مولانا عبدالباری صاحب مولانا پیر مبارک شاہ صاحب، مولانا محمد یعقوب صاحب القاسمی نے شیخ صاحب کی وفات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ناقابل تلافی ملی نقصان قرار دیا۔

——جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن نے اپنے ہنگامی اجلاس میں جو پیر صبح صادق صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا، شیخ صاحب کی وفات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا

—— مجلس احرار اسلام ملتان نے اپنے ایک اجتماع میں شیخ صاحب کی وفات پر شدید غم کا اظہار کیا۔ اور مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ہونے والے ۲۳ر جون کے جلسۂ عام کو ملتوی کر دیا ہے۔

—— جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے اپنے ایک خصوصی اجلاس میں شیخ صاحب کی وفات کو ملی نقصان قرار دیا۔

—— گوجرانوالہ میں جمعہ کے دن مولانا عبدالواحد صاحب کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا جس میں شیخ صاحب کی وفات پر رنج و ملال کا اظہار کیا گیا۔

—— حکیم مختار احمد الحسینی خطیب جامع مسجد سنت نگر لاہور نے جمعہ کے اجتماع میں شیخ صاحب کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی۔

—— انجمن نوجوانان اسلام جہلم کے سیکرٹری محمد اکرم زاہد نے شیخ صاحب کی وفات پر ایک جلسہ میں اظہار غم کیا۔

—— مجلس احرار اسلام چوک نولکھا بازار لاہور نے شیخ صاحب کے مجاہدانہ کارنامے بیان کرتے ہوئے ان کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کیا

—— مجلس احرار اسلام پنڈ دادنخاں جہلم نے بھی ایک قرارداد کے ذریعہ شیخ صاحب کی وفات کو ملک و ملت کا نقصان عظیم قرار دیا۔

—— جامعہ رشیدیہ ساہیوال (منٹگمری) ۲۳ر جون جمعہ کے اجتماع میں مولانا فاضل صاحب خطیب نے جناب شیخ صاحب کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کیا۔ جامعہ میں قرآن خوانی اور ایصال ثواب کیا گیا۔

—— جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے شیخ صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت منظور کی۔

تو اس نے اسرائیلیوں کا مقابلہ کرنے کا منصوبہ پہ کس بوتے پر بنایا تھا؟"

اگر تمام حالات پر نظر رکھ کر ذرا بھی غور وفکر سے کام لیا جائے تو اس قسم کی مہمل بات خیال میں ہرگز نہ آتی۔ مصر حقیقتاً اس قابل تھا کہ وہ اسرائیل کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتا۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ عربوں کی فضائیہ جنگ کے ابتدائی چند گھنٹوں میں مفلوج ہو چکی تھی۔ مصری فوجوں نے دوسری عرب فوجوں کی طرح سے زبردست پیشقدمی کی اور ۶ر جون کو یہ مصری فوجیں بقول "سنڈے ٹائمز لندن" کے اسرائیلی دارالحکومت تل ابیب سے دس میل دور لاڈ کے بین الاقوامی ہوائی اڈے سے صرف دو میل دور رہ گئی تھیں۔ اسرائیلی فضائیہ کی برتری کے باوجود عرب افواج کی زبردست پیشقدمی اور پھر اچانک بری طرح سے پسپائی اور جنگ کے بعد مصری افواج میں بڑے پیمانہ پر تطہیر، یہ ساری باتیں ہمیں کسی خاص چیز" کا پتہ دیتی رہی ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بات مسلم ہے کہ موجودہ دور میں فضائی تحفظ کے بغیر بہتر سے بہتر فوج بھی ناکارہ بن کر رہ جاتی ہے۔ ان تمام مسلمات کے باوجود ایسی بات کہنا جوش انتقام کی نشاندہی تو کرتا ہے، صحت فکر کی نہیں ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر یمن کے جمہوریت پسندوں کے مضبوط اقتدار سے جنوبی عرب پر سامراج کی گرفت ڈھیلی پڑتی ہے اور یقیناً پڑتی ہے تو تمام عرب ممالک کو مل کر یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی سرزمین پر ایسے تمام شاہ پسندوں کو ختم کر دیں جو مغربی سامراج کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔

اسی ہفتہ یہ خبر نظر سے گذری ہے کہ جنوبی عرب سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کے پروگرام کو فی الحال اس لئے ملتوی کر دیا جائے گا کہ یہاں کے شیوخ نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ فوجوں کے انخلاء کے بعد اُن کا اقتدار کمزور ہو جائے گا۔

## غیر عرب مسلمان ملکوں کا رویہ

صدر ناصر کی ایک "فلطی" کی نشاندہی بھی کی جا رہی ہے کہ "اس جنگ میں اگر مصر کو ترکی، ایران وغیرہ کی بھی عملی امداد حاصل ہوتی۔ تو اسرائیلیوں کا کیا حشر ہوتا؟ لیکن صدر ناصر تو سوشلسٹ خیالات کے ہیں اور پنڈت نہرو کی طرح ایسے ملکوں سے دوستی کرتے ہیں جو وقت آنے پر گھروں میں چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں"۔

ترکی اور ایران کی عملی امداد سے جس خوشگوار نتیجہ کی توقع ظاہر کی گئی ہے۔ اس سے اگرچہ ہمیں اختلاف ہے اس لئے کہ اب جبکہ عرب ممالک ہی نے اس جنگ میں حصہ لیا اور اینگلو امریکن بلاک نے اسرائیل کی بھرپور رسد کی تو کیا یہ مغربی بلاک ترکی اور ایران کی عملی مداخلت کے باوجود محض اس لئے خاموش رہتا کہ اسرائیل کا وہ حشر ہو جائے جس کے ہم متوقع تھے۔ لیکن اس خیال سے اتفاق کرتے ہوئے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ ناصر کے اس اعلان کے باوجود کہ جو ممالک ہمیں امداد دینا چاہیں گے ہم اُن کی امداد بلا توقف قبول کریں گے۔ یہ ممالک کیوں خاموش رہے؟

## اُردن کے شاہ حسین

انتقامی ذہن کا ایک اور نمونہ ملاحظہ فرمایئے۔ کہا جا رہا ہے۔ "جنگ شروع ہونے سے چند روز پہلے تک اُردن کے شاہ حسین کو سامراجیوں کا پٹھو سمجھا جاتا تھا۔ لیکن وہی شاہ حسین جب وقت آیا تو اتنی بہادری سے لڑے کہ صدر ناصر کو اُن کی شجاعت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑا"۔

ہمیں بتایا جائے کہ عربوں کے اس اتحاد عظیم کے دور میں آخر اس نمک پاشی کی کیا ضرورت ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ "شریف مکہ" سے لے کر موجودہ شاہ حسین تک اس سارے خاندان کا جھکاؤ مغرب کی طرف رہا۔ آج سے چند سال پیشتر جب شاہ حسین نے برطانیہ کے خلاف کچھ سخت رویہ اختیار کیا تو اس وقت عرب دنیا میں مسرت کی لہر دوڑ گئی تھی۔ اور برطانیہ کی طرف سے اُردن کی امداد بند ہونے کے بعد فوری طور پر ناصر اور شاہ سعود نے اُردن کی امداد کا اعلان کر دیا تھا مگر شاہ حسین پھر دوبارہ مغرب کی طرف جھک گئے اور یوں اتحاد کی اس فضا کو ڈائنا میٹ کر دیا۔ جس سے بڑی سے بڑی امیدیں وابستہ ہو گئی تھیں۔

## ناصر پر تنقید امریکی بلاک کی تائید ہے

ہم ایک دفعہ پھر اپنے اس موقف کو دہراتے ہیں کہ عرب اتحاد کی اس فضا میں کسی بھی عرب سربراہ پر تنقید کرنا اینگلو امریکن بلاک کو خوش کرنے کے سوا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ سچ پوچھئے تو اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ نمایاں طور پر لکھا جائے:-

"مصر کے ناصر کو عالم عرب کا ناصر بننے میں پورے چودہ سال لگے ہیں۔ اُن کے دور اقتدار میں مصر کو جو فائدہ اور نقصان پہنچا وہ پوری تفصیل سے قوم کے سامنے ہے۔ جس قوم نے صرف روشن رخ دیکھ کر صدر ناصر کا چہرہ دلوں میں جگہ دی تھی وہ اب سیاہ دنوں میں بھی اُن کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ ایسی منفرد سعادت بہت کم قومی لیڈروں کے حصہ میں آئی ہے۔ ناصر ایسے لیڈر روز روز پیدا نہیں ہوتے اور نہ چودہ سال تک برسر اقتدار رہنے والا ہر شخص ناصر بن سکتا ہے۔ عرب قوم کو اب پہلے سے بھی زیادہ ناصر کی ضرورت ہے"۔
(نوائے وقت ۱۱ر جون ۶۷ء)

"ناصر کو اہل مصر نے ہی نہیں بلکہ سارے عرب عوام نے اپنا لیڈر تسلیم کیا ہے۔ جب وہ سخت مشکل میں گرفتار تھے اور بدطینت اور مکار دشمن عرب افواج کو پسپا کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ پیشقدمی میں تو ایک دنیا ساتھ ہوتی ہے۔ مگر پسپائی میں بہت کم لوگ قریب رہتے ہیں، یہ بات صدر ناصر پر عرب عوام کے غیر معمولی اعتماد کی دلیل بھی ہے اور عرب عوام کی خود اعتمادی اور حوصلہ مندی کا ثبوت بھی کہ کویت سے لے کر الجزائر تک تمام عرب ملکوں میں یہ مطالبہ گونج رہا ہے کہ صدر ناصر مستعفی نہ ہوں اور ناصر کے سوا کسی کی قیادت قبول نہیں ہے۔" (امروز ۱۱ر جون ۶۷ء)

"جمال عبدالناصر عرب قوم کے متفقہ فیصلہ کے سامنے جھک گئے۔ انہوں نے استعفا واپس لے لیا۔ اس طرح متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر نے ایک صحت مند روایت قائم کرنے کے ساتھ ہی ایک بار پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ عربوں کو اُن سے بے پناہ عقیدت ہے۔ اور حالیہ المناک واقعات کے بعد بھی انہیں پوری قوم کا اعتماد حاصل ہے۔ اس وقت جبکہ ہر طرف مایوسی کے تاریک بادل چھائے ہوئے ہیں ناصر کی قیادت پر عربوں کا مکمل اعتماد امیدوں کی شعاع بن کر سامنے آیا ہے"۔ (جنگ ۱۱ر جون)

## مغربی سامراج اور ناصر

لیکن افسوس ہے کہ بعض لوگ یہ مشورے دے رہے ہیں کہ "اگر عرب ممالک کو اسرائیل کی توسیع پسندی سے بچنا ہے تو قاہرہ کو عرب کمان کی باگ کسی اور ملک کے ہاتھ میں دے دینی چاہیئے۔ کیونکہ قاہرہ تجربہ کے بعد اس مقصد کے لئے ناموزوں ثابت ہوا ہے"۔

حقیقت یہ ہے کہ مغربی سامراج دل سے یہ چاہتا ہے کہ قاہرہ کی مرکزیت ختم کر دی جائے۔ اسرائیل کے سابق وزیر اعظم بن گوریان نے اپنے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ "جب تک صدر ناصر برسر اقتدار ہیں مشرق وسطیٰ میں امن قائم نہیں ہو سکتا"۔ حالیہ جنگ کے دوران برطانوی وزیر خارجہ براؤن نے دعویٰ کیا تھا کہ "متحدہ عرب جمہوریہ اور عرب ممالک کو ناصر کی قیادت سے محروم ہونا پڑے گا"۔

لیکن الحمد للہ عرب عوام اور اُن کے لیڈروں نے سامراجیوں کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے اور اب مغرب کے سیاسی مبصرین حیرت زدہ ہی نہیں بلکہ دہشت زدہ ہیں کہ اتنی بڑی ناکامی کے باوجود صدر ناصر ایک دفعہ پھر پورے عالم عرب میں بیحد مقبول بن گئے ہیں۔

## روس کے بارے میں دانشمندی کا تقاضا

جنگ کے دوران روس نے جو رویہ اپنایا تھا، اس پر بھی سخت لے دے ہوئی ہے اور مصر و شام کی حکومتوں کی طرف سے روس کے دفاع کے باوجود ایک عالم یہ کہتا ہوا سنائی دیا

اے ارض مصر و شام کہاں ہے ترا حلیف
اے بحر روم روس کا بیڑا کہاں گیا

لیکن جنگ کے بعد عرب ممالک کی حمایت میں روس نے تیزی کے ساتھ جو اقدامات کئے ہیں اور سفارتی سطح کی جنگ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

সাপ্তাহিক
WEEKLY REGD. L. 7132
তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর LAHORE

## بقیہ صدر ناصر

میں جس طرح وہ عربوں کی بھرپور امداد کر رہا ہے ۔۔ وہ ساری دنیا کے سامنے واضح ہے ۔

ہماری استدعا ہے کہ ایسی کوئی بات نہ کی جائے ، جو عربوں کے حوصلوں ، ولولوں اور اُن کے اتحاد میں کمزوری کا باعث بنے ۔ اس وقت افریقہ و ایشیا عربوں کے ساتھ ہے اگر عرب اپنے اس اتحاد کو برقرار رکھ سکے اور خدا کرے کہ رکھ سکیں تو انشاء اللہ العزیز مشرق وسطیٰ جلد ہی سامراج کا مدفن بن جائے گا ۔

---

## پیغام برائے علماء اسلام
### خیرپور ڈویژن

جمعیۃ علماء اسلام کے تمام عہدہ داروں اور کارکنان جمعیۃ علماء اسلام سے میری گذارش ہے کہ اپنے حلقہ جات میں مستعدی سے کام کریں اور جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کو عوام کے سامنے پیش کریں ۔ جن حلقوں میں ابھی تک جمعیۃ علماء اسلام کا تنظیمی ڈھانچہ نئے سرے سے قائم نہیں ہوا ہے تو ضلعی عہدہ دار وہاں نئے انتخاب کرائیں اور ضلعی دفتر اور ڈویژنل دفتر کو اطلاع بھجوائیں ۔ اس ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے مسلسل جد و جہد کی ضرورت ہے ۔ اگر آپ نے اس میں ذرا بھی سستی سے کام لیا تو اس تغافل کے آپ ذمہ دار ہوں گے ۔

صبح صادق ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن

---

## عربوں کی امداد

۔۔ جمعیۃ علماء اسلام روجھان معرفت مولانا محمد عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ مبلغ ۔/۶۰ روپے عربوں کے امدادی فنڈ میں جمع کئے ۔

۔۔ جمعیۃ علماء اسلام ہارون آباد ضلع بہاولنگر کی طرف سے مولانا محمد یوسف صاحب ناظم جمعیۃ نے عربوں کی امداد کے لئے ۲۶۷/۹۵ ارسال کئے ۔

۔۔ جمعیۃ علماء اسلام لودھراں نے نیشنل بنک لودھراں میں ۶/۶۷/۲۰ کو ایک ہزار بارہ ۔/۱۰۱۲ روپے کی رقم صدر کے عرب امدادی فنڈ میں جمع کرائی ۔

(اطلاع از محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام لودھراں)

---

## ضرورت ہے

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے لئے ایسے دو عالموں کی جو تبلیغی خدمات سرانجام دے سکیں ۔ تبلیغ کا فریضہ اور فرق باطلہ کی تردید موثر اور مدلل طریقہ پر کرنے کی صلاحیت بدرجہ اتم رکھتے ہوں کسی مستند دینی ادارہ سے فارغ التحصیل ہوں ۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں بمعہ تصدیقی خطوط و اسناد و مسلک کر کے روانہ کریں ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کسی امیر یا ناظم کی تصدیق بھی ہمراہ کرنا ضروری ہے

مشاہرہ اول تین ماہ ۔/۱۵۰ روپے ۔ تین ماہ بعد ۔/۱۷۵ روپے ۔ رہائش بذمہ دفتر صرف مبلغ کے لئے ۔ دفتر خوراک کا ذمہ دار نہیں ہوگا ۔ درخواستیں ارسال کرنے کا پتہ ۔ (دفتر جمعیۃ علماء اسلام فیض محمد روڈ نزد دنیا زہوٹل سکھر)

---

## ضروری اطلاع

کسی قسم کی رقم بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک وغیرہ کی شکل میں ہرگز نہ بھیجی جائے ۔ ورنہ ڈرافٹ چیک واپس بھیج دیا جائے گا اور گمشدگی یا دوسرے نقصان کا دفتر ذمہ دار نہیں ہوگا ۔ رقم صرف منی آرڈر کے ذریعہ روانہ کریں یا دستی ۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام و ترجمان اسلام لاہور)

---

## جو ایجنٹ رقم ادا نہیں کر رہے

ان ایجنٹوں کے بنڈل آئندہ شمارہ سے روک لے جا رہے ہیں ۔ ان حضرات نے بار بار درخواست کرنے کے باوجود نہ تو اپنے گذشتہ بقایا جات ادا کئے نہ تازہ بلوں کی ادائیگی شروع کی اور نہ دفتر سے بھیجے ہوئے کسی خط کا جواب دینا ضروری سمجھا ۔

اس کے بعد جماعت سے منظوری حاصل کر کے ان کے نام و پتے اور واجب الوصول رقم کی اشاعت بھی اخبارات میں شائع کر دی جائے گی ۔

---



جلد ۱۰ | جمعہ ۷ رجولائی ۱۹۶۷ء مطابق ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۔ قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۵

خط و کتابت و ترسیل زر و تبادلہ اخبار و دیگر امور کے لئے ۔۔۔ پتہ ۔۔۔ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

ہفت روزہ
# ترجمانِ اسلام
لاہور پاکستان



## حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں

### جبرائیل علیہ السلام، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ دین کے ارشادات

ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم، معاویہ رضی اللہ عنہ سے سلام فرمادیجئے۔ اور ان کے حق میں خیر کی وصیت قبول فرمائیے۔ اس لیے کہ وہ اللہ کے امین ہیں۔ اس کی کتاب اور اس کی وحی پر، اور بہت ہی اچھے (قابلِ اعتماد) امین ہیں۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ صہ ۱۲۰ بہ روایت حضرت ابنِ عباس رضؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے معاویہؓ! تیری میری ملاقات، جنت کے دروازے پر ہوگی۔ اور اپنی دو مبارک انگلیوں کو باہم ملاتے ہوئے دکھا کر فرمایا کہ، اس طرح (اے معاویہؓ) تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

(لسان المیزان جزء ۴ صہ ۲۵)

ایک بار بشارت دی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ معاویہؓ کو اس طرح اٹھائیں گے کہ ان پر نور کی ایک چادر ہوگی۔ (کنز العمال جلد ۶ صہ ۱۹۰)

اسی طرح ایک بار حضور علیہ السلام نے دعا دی کہ اے اللہ معاویہؓ کو کتاب کے علم اور حساب میں مہارت تامہ عطا فرما اور عذاب (ناکامی) سے محفوظ رکھ۔ (مسند امام حنبل و صحیح مسلم)

——— جاری ہے

جمعہ، ۵ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ مطابق ۸ دسمبر ۱۹۶۷ء ۲۵ پیسے

# تجدید سبائیت

## قسط نمبر ۶

"ہی تاریخ مغازی اور سیر تو انہیں علماء نے اپنی کتابوں میں جہاں کہیں ان موضوعات پر کچھ لکھا ہے۔ وہاں وہ بکثرت واقعات انہیں لوگوں کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر حافظ ابنِ حجر کو دیکھئے جن کی، التہذیب سے ائمہ رجال کی یہ جرحیں نقل کی جاتی ہیں۔ وہ اپنی تاریخی تصنیفات ہی میں نہیں بلکہ اپنی شرح بخاری (فتح الباری) تک میں جب غزوات اور تاریخی واقعات کی تشریح کرتے ہیں۔ تو جگہ جگہ واقدی اور سیف بن عمر اور ایسے ہی دوسرے مجروح راویوں کے بیانات بے تکلف نقل کرتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح حافظ ابنِ کثیر اپنی کتاب البدایہ والنہایہ میں خود ابومخنف کی سخت مذمت کرتے ہیں اور پھر خود ہی ابنِ جریر طبری کی تاریخ سے بہ کثرت وہ واقعات بھی نقل کرتے ہیں جو انہوں نے خود اس کے حوالہ سے بیان کیے ہیں"۔ ص۳۱۸ تا ۳۱۹

اس سے مودودی صاحب یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ:۔

"اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ علمِ حدیث کے اکابر علماء نے ہمیشہ تاریخ اور حدیث کے درمیان واضح فرق ملحوظ رکھا ہے"۔

ہم نے مانا کہ ان حضرات نے حدیث و تاریخ میں مندرجہ بالا فرق کیا ہے۔ لیکن خدا را کوئی بتائے کہ آخر اس فرق کو نقل میں بے احتیاطی کے علاوہ کس لفظ سے تعبیر کیا جائے گا۔؟

معمولی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء کر سکتا ہو۔ یا آنحضورؐ کے متعلق روایت کرنے میں بے احتیاط ہو۔ وہ کسی امتی کے متعلق خواہ وہ صحابی ہوں یا غیر صحابی۔ کس قدر جرأت کے ساتھ جھوٹ بولیگا۔ یا بے احتیاطی کے ساتھ روایت کرے گا۔ اس بدیہی حقیقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس قاعدہ کیلئے کیا وجہ جواز اور دلیل صحت باقی رہ جاتی ہے۔ کہ حدیث کے بارے میں ایک راوی مردود الروایۃ ہو۔ مگر تاریخ و سیرت میں مقبول الروایۃ ہو؟ نقل روایت میں ان حضرات کی بے احتیاطی کی بہت قوی دلیل تو خود مودودی صاحب نے بیان فرما دی ہے۔ اس سے زیادہ اور بے احتیاطی کیا ہوگی۔ کہ جن راویوں پر ان حضرات نے خود جرح کی، انہیں کذاب اور وضاع ٹھہرایا۔ انہی کی روائتیں بلاتکلف اپنی کتابوں میں نقل کرتے رہے ہیں۔ اس سے مودودی صاحب نے بہت غلط نتیجہ نکالا کہ روائتیں قابلِ اعتماد ہیں۔ درحقیقت اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا اور اسی قسم کے دوسرے علماء مؤرخین کی نقل روایت پر ہرگز اعتماد نہ کرنا چاہیئے۔ اور ان کی کتابیں اس اعتبار سے بالکل ناقابلِ اعتماد ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ مودودی صاحب صحابہ کرام کی غلطیاں پکڑنا ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کا مطالبہ دوسروں سے یہ ہے۔ کہ مذکورہ بالا علماء اور اس قسم کے دوسرے علماء کی غلطی کو غلطی نہ کہا جائے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان کی غلطی کی اتباع کر کے صحابہ کرامؓ اور دوسرے مسلمانوں کو مجروح قرار دیا جائے۔

؎ "بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی ست"

درحقیقت بغض صحابہ کا غلبہ موصوف کو اس قسم کی متضاد باتیں کرنے پر مجبور کر رہا ہے، اسی ذیل میں فرماتے ہیں۔

"وہ ایک چیز پر تنقید کے وہ اصول استعمال نہیں کرتے جو درحقیقت دوسری چیز کے لیے وضع کیے گئے ہیں"۔ (ص؎)

مودودی صاحب یا تو اصولِ حدیث سے ناواقف ہیں۔ یا قصداً دوسروں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جو اصول حدیث کے پرکھنے کیلئے وضع کیے گئے ہیں۔ انہیں حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی خصوصیت حاصل نہیں ہے اور ان کا تعلق نفسِ خبر کے ساتھ ہے۔ خواہ وہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہو یا اور کسی کے متعلق۔ یہ قاعدے اور ضابطے بالکل فطرت کے مطابق ہیں اور خود قرآن و حدیث سے بھی فی الجملہ ثابت ہے۔ ان کے متعلق یہ کہنا کہ دوسری چیز کے لیے "یعنی صرف حدیث کے لیے وضع کیئے گئے ہیں محض مغالطہ اور کھلی ہوئی غلط بیانی ہے۔

ان اصول کا استعمال جس طرح حدیث کے مقبول و غیر مقبول قرار دینے کے لیے کیا جائے گا۔ اسی طرح تاریخی روایات کے رد و قبول کے معاملہ میں بھی ان سے کام لیا جائے گا۔ اصولِ روایت کے معاملہ میں دونوں کے درمیان کوئی فرق نہ ہوگا۔ اگر مودودی صاحب قرآن مجید پر نظر کرتے تو حق تعالیٰ کا یہ ارشاد ان کی راہ نمائی کرتا۔

| | |
|---|---|
| یاایھاالذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنبأٍ فتبینوا ان تصیبوا قوماً بجہالۃ فتصبحوا علیٰ ما فعلتم نادمین ط | اے ایمان والو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اسکی جانچ کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم ناواقفیت کیوجہ سے کسی قوم کو تکلیف پہنچا دو۔ پھر اپنے فعل پر تمہیں ندامت برداشت کرنا پڑے۔ |

اس صریح اور عام حکم کے ہوتے ہوئے جسکا تعلق ہر خبر سے ہے۔ خواہ وہ حدیث ہو یا تاریخی روایت، صرف چند مورخین کے غلط طرز عمل اور بے احتیاطی کی بناء پر۔ تاریخی روایات کو آنکھیں بند کر کے قبول کر لینا آخر کس شرعی دلیل کی بناء پر جائز ہے۔؟ کیا ابن الاثیر وغیرہ علماء کا عمل قرآن مجید کے لیے معاذ اللہ ناسخ ہو سکتا ہے۔؟ اور کیا کذابوں، وضاعوں، شیعوں، وغیرہ کی روایتوں کو آنکھیں بند کر کے قبول کر لینا اور ان کی بناء پر صحابہ تو صحابہ کسی ادنیٰ درجہ کی مسلمان پر بھی جرح کرنا۔ یا اس کی عزت و آبرو پر حملہ کرنا۔ اور اس کی غیبت سے اپنی زبان اور اپنے قلم کو ملوث کرنا شرعًا جائز ہے؟ اور صرف شرعًا ہی نہیں۔ عقلی طور پر یا عام ضوابط اخلاق کے اعتبار سے بھی اس کے لیے کوئی وجہ جواز بیان کی جا سکتی ہے۔

اصولِ حدیث جن قوانین و قواعد کا نام ہے۔ وہ درحقیقت اسی آیت کی تفسیر ہیں ان کے دائرہ سے تاریخ کو خارج کر دینا نہ صرف یہ کہ ایسی بے بنیاد بات ہے۔ جس کی کوئی توجیہہ نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ اس آیت کے خلاف ہونے کی وجہ سے اس کے لیے کوئی وجہ جواز بھی نہیں مل سکتی۔ بعض مورخین علماء نے اگر اس کی خلاف ورزی کی تو اسے ان کی غلطی کہا جائیگا۔ آیت کا حکم ان کے غلط طرزِ عمل سے منسوخ نہیں ہو سکتا۔

تاریخ تو ایک طرف خود حدیث کی کتابوں میں جو روایتیں آتی ہیں۔ انکا کسی کتاب میں مذکور ہو جانا۔ ہمیشہ اس کی دلیل نہیں ہوتا کہ وہ سب کے سب مؤلف کے نزدیک مقبول بھی ہیں۔ نہ محض مولف کے اعتماد پر انہیں قبول کر لیا جاتا ہے۔ بلکہ ان میں بھی انہیں روایتوں کو قبول کیا جاتا ہے۔ جو اصول نقد پر پوری اترتی ہیں۔

امام ترمذیؒ۔ ابنِ ماجہؒ۔ امام ابوداؤد رحمہم اللہ کی جلالت شان میں کلام کی کیا گنجائش ہے لیکن ان کی کتابوں کی بکثرت روایتیں ایسی ہیں۔ جنہیں علماء نے قبول نہیں کیا۔ صحیح بخاری

(باقی برصفحہ ۱۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ

۵ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

مطابق

دسمبر ۱۹۶۷ء

جلد ۱۰

شمارہ ۳۳

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ

سرپرست مدیر

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگرانِ خصوصی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی


# شذرات

## صدر ناصر کی حالیہ تقریر کے اہم اقتباسات

۲۳ نومبر ۶۷ء کو متحدہ عرب جمہوریہ کی قومی اسمبلی میں صدر جمال عبدالناصر نے ایک اہم تقریر کی ہے جو متحدہ عرب جمہوریہ اور مصر کی موجودہ پالیسی کی آئینہ دار ہے۔ ذیل میں اس تقریر کے جستہ جستہ اہم اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔ صدر ناصر نے قومی اسمبلی کو خطاب کرتے ہوئے کہا:—

- "خرطوم میں عرب سربراہوں نے جو فیصلہ کیا تھا ہم اس کے پابند ہیں"
- "اس کانفرنس میں اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا"
- "یہ فیصلہ بھی کیا گیا تھا کہ اسرائیل کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی جائے گی۔ اور نہ اسرائیل کے ساتھ صلح کی جائیگی"
- متحدہ عرب جمہوریہ دو باتوں پر سختی سے قائم رہے گا، اول یہ کہ نہر سویز میں اسرائیل کو جہاز رانی کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ دوسرے یہ کہ اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

ان باتوں کا تعلق مسئلہ فلسطین سے ہے عرب مقبوضہ علاقہ سینا سے نہیں"

- "اسرائیل کو تمام مقبوضہ علاقوں سے واپس ہونا ہوگا۔ اس سوال پر کوئی سودے بازی نہیں ہو سکتی"
- "گذشتہ جون کی عرب اسرائیل جنگ کے زمانہ کے مقابلہ میں اس وقت مصر کی دفاعی پوزیشن زیادہ مضبوط ہے"
- "عرب جمہوریہ کی فوجیں اب اتنی طاقتور ہیں کہ زبردست اور مؤثر اقدام کر سکتی ہیں"
- "جو چیز طاقت سے چھین لی گئی ہے اس کو طاقت سے ہی واپس لیا جائیگا"
- "سیاسی ذرائع سے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کا مطلب کمزوری نہیں سمجھنا چاہیئے"
- "اقوام متحدہ کے سیاسی اقدام سے عرب مقبوضہ علاقے خالی ہو جائیں تو فبہا،

لیکن اگر جنگ کا وقت آیا تو اب ہم دفاعی پوزیشن میں نہیں رہیں گے بلکہ اقدام کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے اور ہمارے دوست ہماری اس پوزیشن کو بخوبی دیکھ لیں گے"

پوری تقریر کے دوران پرجوش تائید کے نعروں اور تالیوں کی گونج جاری رہی۔

## جمہوریہ جنوبی یمن کا قیام

عدن اور جنوبی عرب سے برطانوی تسلط کا خاتمہ ہو گیا اور نئی آزاد حکومت کا قیام عمل میں آگیا ہے۔ اس نو آزاد سلطنت کا نام جنوبی یمن رکھا گیا ہے۔

اس علاقہ کی آزادی ان عرب حریت پسندوں کی سرفروشی و جاں سپاری کی رہین منت ہے، جنہوں نے اپنی پیہم اور جاں گسل جد و جہد سے برطانیہ کے لئے اس علاقہ میں مزید ٹھہرنا دشوار بنا دیا تھا۔ دنیا کے تمام حریت پسند دوستوں اور انقلابیوں نے جنوبی عرب کی آزادی کا خیر مقدم کیا ہے۔

برطانیہ جاتے جاتے ایک شرارت کا فتیلہ چھوڑ گیا ہے اس علاقہ کا تھوڑا سا حصہ سلطان مسقط کے حوالے کر گیا ہے، تاکہ نو آزاد مملکت اور اس کے شمالی ہمسایوں میں مستقل نزاع برپا رہے اور اس علاقہ میں بھی دو گروہ ایک دوسرے سے زور آزمائی میں مبتلا ہو کر بیرونی امداد کے محتاج بن جائیں۔ نئی حکومت اطمینان سے اپنی تعمیر کا کام انجام نہ دے سکے اور شمال کے خطرے کے پیش نظر اپنی تمام طاقت مسقط کی جانب رکھنے پر مجبور رہے تاکہ بحر احمر کی ناکہ بندی نئی حکومت کے لئے مشکل ہو جائے اور اسرائیل کے بحری جہازوں کی خلیج عقبہ میں آمد و رفت خطرات کی زد میں نہ آپائے۔

اس پس منظر میں سمجھا جا سکتا ہے کہ خلیج عقبہ کی ناکہ بندی پر مصر کو کیوں زور دینا پڑا تھا۔

یہاں یہ بات بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ عدن اور جنوبی عرب کی جد و جہد آزادی کی حمایت میں ان حلقوں نے کبھی آواز بلند نہیں کی، جو ناصر کے مخالف اور مغربی سامراج کے ہوا خواہ ہیں، جنوبی عرب کی جد و جہد آزادی کو یہ حلقے ہمیشہ خاموشی سے نظر انداز کرتے رہے۔ اب آزادی کے بعد اگر موجودہ حکومت نے اپنی پالیسی مغربی سامراج کے ساتھ ہم آہنگ نہ کی اور ناصر کے حامی و دوست بنے رہے تو جلد ان حلقوں کی طرف سے ان پر روسی ایجنٹ و اشتراکی ہونے کا الزام عائد کیا جانے لگے گا، اور اسلام کے مقدس نام سے جنوبی یمن کی اس نو آزاد مملکت کی بھی مخالفت شروع کر دی جائے گی۔

## نئی سیاسی پیشقدمیاں

پاکستان کا سیاسی موسم آہستہ آہستہ بدل رہا ہے۔ حزب اقتدار اور مخالف جماعتوں کی سرگرمیاں تیز ہوتی جا رہی ہیں اور ایک دوسرے پر نکتہ چینی کا سلسلہ بڑھ رہا ہے۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن تک اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ اس کے بارے میں فی الحال کوئی حتمی بات نہیں کہی جا سکتی

تاہم اس وقت ملک میں عوامی صورت حال مایوسی اور جمود کا بکمل طور پر شکار ہے۔ اخلاقی تنزل انتہا کو پہنچ رہا ہے۔ شرپسند عناصر دن دہاڑے قتل و غارت گری پر دلیر ہو چکے ہیں۔ مذہب سے بعد و بے تعلقی عام ہو چکی ہے۔ اجتماعی مفادات کا احساس بالکل باقی نہیں رہا ہے۔ ملک کے عوام معاشی عدم اطمینان کے صید زبوں بن گئے ہیں۔ کوئی توازن اور کوئی تدریجی ربط عوام و خواص کی اقتصادیات میں باقی نہیں پایا جاتا۔ یہ صورت حال موجودہ سیاسی دوڑ دھوپ پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہے گی۔

نتائج کسی کے حق میں خواہ کچھ نکلیں، لیکن عوام کے لئے مفید اور قابل قبول چیز صرف وہی ہو سکتی ہے۔ جس میں ان کے مذہبی، سیاسی معاشی و اقتصادی مسائل کا عملی حل موجود ہو۔

## اسلام، مغربی جمہوریت اور سوشلزم کے نرغے میں

اس وقت ملک میں بعض سیاسی اور نیم مذہبی گروہ اسلام کے نام پر سوشلزم کی مخالفت کر رہے ہیں تو بعض اسلام کے ساتھ

سوشلزم کے نعرے کو کامیاب بنانے کے خواہاں ہیں اور ان دونوں قسم کے گروہوں کی لفظی سرگرمیاں روز بروز شدت اختیار کرتی جارہی ہیں۔

اسلام کے نام پر سوشلزم کی مخالفت کرنے والا گروہ مغربی طرز کی پارلیمانی جمہوریت کا سب بڑا حامی اور داعی ہے۔ اور بین الاقوامی میدان میں سوشلزم کی مخالف سامراجی طاقتوں کا بعض حالتوں میں بالواسطہ اور بعض صورتوں میں براہ راست موید و وکیل ہے۔

اسلام کے ساتھ سوشلزم کا نعرہ بلند کرنے والے ابھی تک بظاہر کسی بین الاقوامی طاقت کے حامی و موید بن کر تو سامنے نہیں آئے ہیں۔ لیکن انجام کار ان کا وزن بھی بین الاقوامی میدان میں اشتراکیت کی مخالف طاقتوں کے حق میں ہی جائیگا

بہرحال اس وقت ان گروہوں کے سیاسی کردار و عزائم کی بات زیر بحث نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اب اس ملک کی سیاست میں خالص اسلام کی گنجائش باقی نہیں رہ گئی ہے اور یہ ناگزیر ہوگیا ہے کہ یاتو یہاں امریکی و یورپی طرز کی پارلیمانی جمہوریت کا قیام سب سے پہلے عمل میں آئے یا سوشلزم پر مبنی حاکمیت کی تشکیل ہو؟

اگر واقعی نوبت اس درجہ تک پہنچ گئی ہے تو کیا اسے برصغیر کے مسلمانوں کی تاریخ کا سب سے بڑا اور اندوہناک المیہ نہ سمجھا جائے گا۔ کہ آزادی کے بعد بھارت میں تو مسلمان بحیثیت مسلمان قوم کے اپنے سیاسی وجود سے محروم ہوگئے اور پاکستان میں اسلام کے نظام سیاست پر مغرب کا جمہوری یا سوشلسٹ نظام غالب آگیا۔ یہ نازک و اندوہگیں صورت حال اسلام کے لئے مخلصانہ جذبات رکھنے والوں کے واسطے ایک اہم لمحہ فکریہ ہے۔

## امریکہ کے سامراجی مفادات

### مشرق وسطیٰ میں کشمکش کا حقیقی سبب ہیں

۱۱ نومبر کو دہلی میں ۵۵ ملکوں کے مندوبین کی ایک بین الاقوامی کانفرنس عربوں کی حمایت میں منعقد ہوئی۔ اس میں امریکہ کے مندوب مسٹر ہربٹ اپٹیکر نے بھی حصہ لیا۔ اپٹیکر یہودی بھی ہیں اور امریکہ کے مشہور مؤرخ و ماہر سماجیات دانشور بھی۔ ان کی تقریر کے درج ذیل اقتباسات مشرق وسطیٰ کی موجودہ بحرانی حالت کے اصل اسباب کا آئینہ ہیں

"ریاستہائے متحدہ امریکہ اور اس کانفرنس میں تعلق کو سمجھنے کے لئے تین بنیادی حقیقتوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے (الف) حکومت امریکہ سامراج اور نوآبادیات کا آخری قلعہ ہے (ب) امریکی سامراج کے بنیادی، فوجی، سفارتی اور اقتصادی مفاد مشرق وسطیٰ سے وابستہ ہیں خصوصاً وہاں امریکی تیل کمپنیوں کی اجارہ داریاں ہیں (ج) ہٹلر کے ہاتھوں قتل ہونے کے بعد جتنے یہودی بچے ہیں۔ ان میں آدھے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اور ایک چوتھائی نیویارک شہر میں رہتے ہیں۔ اس کے سیاسی، سماجی اور نفسیاتی نتائج بڑے اہم ہوئے ہیں۔ اس امر کو واضح کرنے کے لئے یہ حقیقت بیان کرنا ہی کافی ہے کہ گذشتہ دس برس میں امریکہ میں صرف ایک ترقی پسند اخبار نکل سکا ہے اور وہ بھی یہودیوں کی ملی جلی زبان میں نکلتا ہے۔ ان بنیادی حقیقتوں کے اظہار کے بعد اب ہمیں یہ امور معلوم ہونے چاہئیں۔

ہمارے سامنے عرب بمقابلہ یہود کا مسئلہ نہیں، بلکہ سامراج و نوآبادیاتی حکومت بمقابلہ حریت و سماجی ترقی کا مسئلہ ہے۔ ہمارے سامنے مسئلہ یہ ہے کہ سامراج پسماندہ ممالک سے اپنے تعلق کی استحصالی نوعیت برقرار رکھنی چاہتا ہے جن میں سے اکثر کے باشندے رنگدار ہیں۔ آخر الذکر امر اس لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ امریکی پالیسی نسل پرستی کی پالیسی ہے اور ڈھائی تین کروڑ عوام اس پر احتجاج کر رہے ہیں بلکہ امریکہ میں عربوں کے خلاف وحشیانہ حد تک رسوا کن اور مکروہ پروپیگنڈا ہورہا ہے۔ اس کی مذمت ہونی چاہیئے۔

اسرائیل کے وجود کا حق جس صورت میں اس کو اقوام متحدہ نے قائم کیا تھا، زیر بحث نہیں۔ اسرائیل کے وجود کو سب سے بڑا خطرہ "اشکول، ڈایان، بیگن" حکومت سے ہے جس نے اسرائیل کو سامراج اور نوآبادیاتی توسیع پسندوں کا آلہ کار بنادیا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں امریکی تیل مفادات کے بارے میں صحیح اعداد و شمار دینے چاہئیں کہ کس طرح امریکی پالیسی تیل کے مفادات کے زیر اثر رہتی ہے۔ یہ بات واضح کی جانی چاہیئے کہ امریکہ اسرائیل کی رجعت پسند حکومت کو ہی نہیں۔ بلکہ عربوں میں رجعت پسند ممالک کی بھی حمایت کر رہا ہے ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۷ء کے حملوں میں جو ربط ہے اس کو واضح کیا جائے۔ اس سلسلہ میں ان باتوں پر زور دیا جانا چاہیئے۔ اسرائیل نے بار بار عرب علاقوں پر قبضہ نہ کرنے اور جارحیت نہ کرنے کا اعلان کیا اور امریکہ نے مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک کی سرحدوں کے تحفظ کا اعلان کیا۔ لیکن جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہوا۔ یہ دونوں ہی ملک جھوٹ بولتے تھے۔ اول الذکر نے اپنے پڑوسی ملکوں کے بہت بڑے علاقہ پر قبضہ کرلیا ہے اور آخر الذکر نے ان علاقوں پر قبضہ رکھنے میں ہر ممکن مدد دی ہے۔

اس بات پر زور دیا جانا چاہیئے کہ اسرائیلی فوج بہر جون کے بعد ہتھیائے ہوئے علاقوں کو خالی کردے۔ کسی جارح کو جارحیت کے پھل چکھنے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ عرب پناہ گزینوں کے تمام حقوق تسلیم کئے جائیں۔ تاریخ کا طنز یہ ہے کہ اسرائیل ہٹلر کے طریقے اختیار کر رہا ہے۔ اسرائیل کے اس پروپیگنڈہ کا پردہ فاش ہونا چاہیئے کہ اس نے عربوں کا حملہ روکنے کے لئے جنگ شروع کی۔ تمام شہادتوں سے ظاہر ہے کہ اسرائیل نے جارحیت کی۔ اس کا مزید ثبوت اس کی فوج کے ماموں کرنے کے طریقوں سے ملتا ہے۔ اقوام متحدہ کی موجودگی میں ایسا کرنے کا کوئی جواز نہیں ویٹ نام کے عوام پر بمباری کے لئے امریکہ بھی ایسا ہی جواز تلاش کرتا ہے ایسی باتوں سے پہلی اور دوسری جنگیں ہوئیں اور تیسری جنگ کا اندیشہ ہے۔

سامراج کے خلاف جنگ جمہوریت کی تائید میں جنگ ہے اس لئے سماجی ترقی کے لئے عرب عوام کی جنگ قومی آزادی اور استحکام کی جنگ ہے۔ ایسی کسی کوشش کو ناکام نہیں ہونے دینا چاہیئے۔" (کمال)

## سرگودھا کے ایک صحافی کی مرزائیت نوازی

### مسلمانان سرگودھا کی دینی غیرت و حمیت

سرگودھا ایک دیندار اور مذہبی شہر ہے۔ جس کے باشندوں میں اسلام کا درد، تاجدار ختم نبوت سے دلی لگاؤ اور تعلق ہے۔ یہاں کے ایک صحافی عبدالرشید اشک نے شہر کے مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو چیلنج کر دیا اور ۱۹۔ نومبر ۶۷ء کو جب مرزا ناصر جو مرزائیوں کا خلیفہ ہے، سرگودھا آیا تو اس صحافی نے مرزائی امت کو خوش کرنے کے لئے اپنے اخبار شعلہ کا ایک خاص نمبر شائع کیا۔ جس میں سراسر مرزائی امت کی تعریف کی گئی۔ حالانکہ تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ تاجدار ختم نبوت کے بعد کسی اور کو نبی مانتے ہیں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں چاہے وہ مرزا قادیان اور اس کی امت ہی کیوں نہ ہو۔ اس صحافی کی اس کرتوت سے شمع نبوت کے پروانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور سرگودھا شہر کے غیور نوجوانوں نے جمعہ یکم دسمبر کو اس صحافی کے خلاف مسلم بازار میں زبردست مظاہرہ کیا۔ جس میں باغیرت نوجوانوں نے ختم نبوت زندہ باد، اسلام زندہ باد، شہدائے ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے، اور شعلہ اخبار کے اس خاص نمبر کو آگ لگائی گئی۔ جس میں اس اخبار کے ایڈیٹر نے مسئلہ ختم نبوت سے غداری کرکے اپنی مرزائیت نوازی کا ثبوت بہم پہنچایا تھا۔ (مراسلہ)

### سانحہ رحلت

راولپنڈی کے مشہور قاری جناب محمد افضل صاحب ۲۹ نومبر کو وفات پا گئے ہیں۔ قاری صاحب مرحوم ایک مخلص، انتھک اور ممتاز استاد تھے۔ زندگی کا بیشتر حصہ تجوید و قرأت کے فروغ کے سلسلے میں گذرا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (قاری محمد شریف قصوری)

### سنگ میل کی بابت اطلاع

بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر گذشتہ ہفتہ کا سنگ میل شائع نہیں ہوسکا۔

(حکیم مختار احمد الحسینی بانی خالاتالاب لاہور)



ملک نور الٰہی پرنٹر نے تعلیمی پریس لاہور میں چھپایا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب پبلشر نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

ر آنے والا مورخ اس بات کی شہادت دے کہ جب یہ کتاب ابن سبا کا وکیل بن کر لکھی گئی ہے تو پھر اس کی مخالفت کیوں؟ خراس الحاد و زندقہ کے دور میں ابن سبا کی وکالت کرنے والا بھی تو کوئی ہونا چاہیئے۔

(۴) رہی مکتوبات شیخ الاسلام سے جو عبارات جھوٹ کے سلسلے میں نقل کی گئی ہیں۔ اگر آپ انہیں سچ جانتے ہیں، تو مندرجہ ذیل باتوں کا جواب مرحمت فرمائیں۔ مودودی صاحب کے درج ذیل جھوٹوں میں کونسی مصلحت پوشیدہ ہے، کن کن حقوق کو حاصل کرنے کے لئے مودودی صاحب نے انہیں لکھا۔ دو مسلمانوں میں مصالحت کرانے کی ان میں کونسی شق موجود ہے۔

پہلا جھوٹ مودودی صاحب نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے متعلق بولا کہ اللہ تعالیٰ بالارادہ نبی سے ایک دو لغزشیں کراتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تمام لغزشوں، آلائشوں سے پاک و منزہ ہے۔

دوسرا جھوٹ یونس علیہ السلام کے بارے میں بولا، کہ انہوں نے وقت سے پہلے اپنا مستقر چھوڑ دیا تھا۔ حالانکہ قرآن و حدیث سے اس کی کوئی تائید نہیں ہوتی۔ (تفہیم القرآن تفسیر سورۂ یونس۔

تیسرا جھوٹ د[illegible] علیہ السلام کے بارے میں بولا کہ اوریا کے قصہ میں داؤد علیہ السلام کی خواہش کا دخل تھا۔ حالانکہ پیغمبر معصوم ہوتا ہے۔ (تفہیم القرآن قصہ داؤد علیہ السلام)

چوتھا جھوٹ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بولا کہ آپ ساری عمر مساوات کا درس دیتے رہے اور جب دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آیا تو آپ نے فرمایا کہ خلافت قریش میں رہے گی۔ حالانکہ پیغمبر کے قول اور فعل میں تضاد نہیں ہوتا۔ وہ جو کچھ بولتا ہے اللہ کے حکم سے بولتا ہے۔

(ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۵٦ء صفحہ ۲۳/۲۴)

اب مضمون نگار صاحب بتلائیں کہ اس جھوٹ میں کونسی مصلحت ہے۔ کون غصب شدہ حق حاصل کیا جا رہا ہے۔ کونسی مصالحت بین المسلمین کرائی جا رہی ہے کہ انہوں نے مودودی صاحب کی صفائی پیش کرنے کے لئے مکتوبات شیخ الاسلام کی عبارات نقل کرنے کی زحمت فرمائی۔

(۵) رہا امریکہ کی طرفداری کا معاملہ۔ اس کے لئے تو مضمون نگار اگر متحدہ عرب جمہوریہ اور اسرائیل کی جنگ کے بعد اپنے بیانات ہی ملاحظہ فرما لیتے اور اپنے پیر و مرشد کی موجودہ تحریرات کا ہی بغور مطالعہ کر لیتے کہ ان کی تحریرات کس طرح اسرائیل اور امریکہ کی طرفداری کرتی رہی ہیں تو نفسی فہلی۔ ادبی ساری کالعدم ہو جائیں گی۔

ع یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

آخر میں مضمون نگار سے میری گذارش ہے کہ وہ اس وادی پُرخار میں قدم نہ رکھیں۔ یہ خدمت تو آپ کے ائمہ بہت کچھ سرانجام دے رہے ہیں۔ جس مقصد کی تلاش میں جناب نے قلم کو حرکت دی ہے وہ مقصود جلد یا بدیر مل ہی جائے گا۔ بے شک آپ مودودی صاحب کو اپنے ہی قول کی روشنی میں تنقید سے بالاتر سمجھتے ہوئے ان کی ذہنی غلامی کا طوق گلے میں ڈال رکھیں۔ آخر اس دنیا میں مرزائی اور پرویزی امت بھی موجود ہے جو کہ سارے نقائص کے باوجود اپنے مقتداؤں کو خطا و نسیان سے بالاتر سمجھتے ہیں۔

(عاشق علی ناصر
کلور کوٹ ضلع میانوالی)

## قادیانیوں سے مسلمانوں کے اختلاف اصولی اور بنیادی ہیں

سرگودھا۔ ۲۴ دسمبر۔ آج جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماعات میں مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے جامع مسجد غلہ منڈی اور مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا ڈویژن نے جامع مسجد مرکزی میں خطاب کے دوران مرزا ناصر احمد کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا جو قادیانی خلیفہ نے سرگودھا کے قادیانیوں کے خاص اجلاس میں دیا تھا کہ مسلمانوں کو دین کے لئے فروعی اختلافات ختم کرنے چاہئیں۔ یہ بیان لاہور کے اخبار امروز مورخہ ۲۳/۱۲ کے صفحہ ۴ پر شائع ہوا۔ دونوں حضرات نے عوام کے سامنے مرزائیوں کے عقائد باطلہ کی تردید کی اور فرمایا کہ مرزائیوں سے مسلمانوں کا اختلاف کفر و ایمان کا ہے۔ تمام مسلمانان عالم قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اس لئے خلیفہ قادیانی کا بیان حقیقت کے خلاف ہے دونوں حضرات نے سرگودھا کے ان لوگوں ........ کی شدید مذمت کی۔ جن لوگوں نے قادیانی خلیفہ کے اعزاز میں دیئے گئے عصرانہ میں شرکت کی۔ دونوں علماء نے فرمایا کہ یہ مرزائی نواز لوگ ہیں اور عوام کے نمائندے بن کر ووٹ مانگنے بھی آتے ہیں۔ ان حضرات میں ایک سرگودھا بلدیہ کے وائس چیئرمین دوسرے ضلع سرگودھا کی مسلم لیگ (کنونشن) کے صدر اور تیسرے سرگودھا کے مشہور سیاسی لیڈر اور ایڈووکیٹ ہیں۔ ان لوگوں کے نام امروز کی اسی اشاعت میں شائع ہو چکے ہیں۔ جس اشاعت میں خلیفہ قادیان کا بیان شائع ہوا ہے۔ سرگودھا کے عوام میں ہر تینوں حضرات کے خلاف شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

(محمد صادق سرگودھا)

## بلدیہ پشاور کے منتخب وائس چیئرمین اور کونسلر حضرات کے نام کھلا خط

حامداً مصلیاً و مسلماً۔ امابعد

روزنامہ مشرق لاہور بابت ۱۱/۱۲ ۲۴ میں یہ منحوس خبر پڑھ کر بیحد صدمہ ہوا کہ پشاور میں مشینی مذبح بنانے کے اقدامات شروع ہو چکے ہیں۔ پشاور جیسے تاریخی اسلامی شہر میں اسلامی شریعت کا یہ جھٹکہ یقیناً ناقابل برداشت ہے۔

پشاور کے لاکھوں غیور، حلال کھانے والوں کو مردار خوری پر مجبور کرنے کی مذموم کوشش بلاشبہ تمام مسلمانان پاکستان کو عموماً اور اسلامیان سرحد کو خصوصاً بدترین انتشار میں مبتلا کرنے کی منحوس تحریک ہے۔

میں محترم چیئرمین اور جناب منتخب وائس چیئرمین بلدیہ پشاور کی وساطت سے بلدیہ پشاور کے کونسلر حضرات سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی روایتی اسلامی غیرت و حمیت کو برقرار رکھتے ہوئے تحریک مردار خوری کی ہر طرح کمر توڑیں اور پشاور جیسے اسلامی شہر کی چمکتی ہوئی پیشانی پر اس قسم کا بدنما داغ ہرگز نہ لگنے دیں۔

آپ کا دینی بھائی (قاضی) عبداللہ
(امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان)

## سرگودھا کی صحافت پر زہریلا ناسور
## ایک مردہ ضمیر صحافی کی داستان

جس نے ہزاروں روپ بھرے بعد ازاں معمولی سے اخبار کا ایڈیٹر بن گیا۔ محنت سے نہیں، علمی صلاحیت سے نہیں بلکہ ضمیر اور ایمان کی تجارت سے۔

یہی مردہ ضمیر صحافی آج اپنے معمولی سے اخبار میں انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزائیت کا نمبر شائع کر رہا ہے اور اس کی ثناخوانی میں مصروف ہے۔

ہم نوجوانان سرگودھا شہر کے باضمیر اور باغیرت صحافیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہی آپ کی صحافت ہے؟

شمع رسالت کے پروانے اور شہدائے ختم نبوت سرگودھا کے صحافیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا ہمارا خون رائیگاں جائیگا؟

(محمد اقبال صدر انجمن نوجوانان اسلام)

## دارالعلوم (رجسٹرڈ) عیدگاہ کبیر والا ملتان

اس دارالعلوم نے جو عمارت بنائی ہے اور جس طرح ترقی کی ہے وہ قابل دید ہے۔

(۱) دارالعلوم خالص مذہبی دینی ادارہ ہے۔ اس کا مقصد قرآن و حدیث عقاید اہلسنت والجماعت، فقہ حنفی کی معہ علوم آلیہ تعلیم دینا اور فتویٰ لکھنا، اخلاقی تربیت و اصلاح کرنا ہے۔

(۲) دارالعلوم ہذا کا نصاب تعلیم مکمل درس نظامی ہے۔ دورہ حدیث ہر سال ہوتا ہے اور مدرسہ کی طرف سے فارغ التحصیل طلبہ کو سند اور دستار بھی دی جاتی ہے۔

(۳) درس نظامی کے علاوہ بچوں کیلئے قرآن مجید، حفظ، تجوید ناظرہ، اردو، دینیات اور مڈل تک تعلیم کا باقاعدہ خاطر خواہ انتظام ہے

(۴) مڈل سکول دارالعلوم میں لڑکوں کو صحیح قرآن پڑھانے کا اور اکثر مذہبی و دینی مسائل سے روشناس کرانے کا خصوصی انتظام ہے

(۵) دارالعلوم ہذا میں ۱۷ اساتذہ کرام اور تقریباً ٦۰۰ طلبہ مصروف تعلیم و تعلم رہتے ہیں اور دس ملازمین دیگر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(٦) تقریباً ۲۰۰ صد ایسے غریب الدیار طلبہ مدرسہ کے دارالاقامہ میں رہتے ہیں۔ جن کے قیام و طعام کتب درسیہ و دیگر ضروریات زندگی کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔

(۷) دارالعلوم کا ماہوار خرچ تقریباً ۵ ہزار روپیہ ہے اور مستقل آمدنی بہت قلیل ہے۔ جملہ اس بات بہی خواہان مذہب و ملت اسلامیہ کے عطیات و زکوٰۃ، عشر، دیگر صدقات واجبہ و نافلہ کے ذریعہ توکلاً علی اللہ پورے ہو رہے ہیں۔

(۸) دارالعلوم حکومت کا مسلمہ رجسٹرڈ خیراتی ادارہ ہے جس کے جملہ عطیات پر انکم ٹیکس معاف ہے۔

(۹) دارالعلوم کے جملہ حسابات رجسٹرڈ آڈیٹرز کے ذریعہ ہر سال آڈٹ ہوتے رہتے ہیں۔ لہٰذا دارالعلوم آپ کی زکوٰۃ عشر، صدقات و عطیات کا بہترین مصرف ہے۔

سید منظور الحق عفی عنہ
مہتمم دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا
(ضلع ملتان)

# مضان المبارک کا احترام اور روزوں کی فضیلت

(حضرت مولانا عبد الکریم صاحب کلاچی)

روزہ نہ رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ صحیح روایت میں آیا ہے کہ
سی نے بلا عذر شرعی رمضان المبارک کا ایک روزہ نہ رکھا۔
وہ تمام عمر روزے رکھتا رہے تو بھی وہ درجہ نہیں پا سکے گا
ے ماہ مبارک میں روزہ رکھنے سے ملتا۔ (ترمذی ابو داؤد)
روزہ رکھ کر بلا اجازت شرعی توڑ ڈالا تو مسلسل دو مہینہ کے
ول سے اس کا کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

ابن خزیمہؒ کی روایت میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
واب میں دیکھا کہ کچھ لوگ اُلٹے لٹکے ہوئے ہیں اور ان کے
ے چرے ہوئے ہیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے۔ آپؐ
ریافت کیا۔ یہ لوگ کون ہیں؟ تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ لوگ
وہ ہیں۔ جو رمضان شریف کے ختم ہونے سے پیشتر ہی
ول کو ختم کر دیا کرتے تھے۔

بہر حال صحت، تندرستی اور گھر پر مقیم ہونے کے باوجود روزہ
نا اگرچہ بہت بڑا جرم ہے۔ لیکن بعض لوگ جب اپنی بدقسمتی
اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ تو پھر وہ سر بازار کھانے
کا شرم محسوس نہیں کرتے، اور الٹا اس شیطانی دھوکہ میں
ہیں کہ جب ہم خدا سے نہیں شرماتے تو لوگوں سے کیا شرمانا
سو ایسے لوگوں کو اچھی طرح سمجھا دینا چاہیئے کہ روزہ نہ رکھنا
بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن ایام رمضان المبارک میں کھل کر
نا احترام رمضان المبارک کے خلاف ہے اور حکم قرآنی
توہین ہے۔ گناہ جتنا بھی بڑا ہو اس کی مغفرت کی امید
تی ہے۔ لیکن حکم الٰہی کی توہین سے خاتمہ بالکفر ہونے
یشہ ہے۔ والعیاذ باللہ۔

(۱) سنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ے بادشاہوں کو دعوتِ اسلام پر مشتمل مکتوبات گرامی ارسال
ے۔ بہت سوں سے انکار بھی کیا، لیکن خسرو پرویز نے نامۂ
ک کی توہین کی پھاڑ ڈالا۔ اس لئے اس کا انجام دنیا نے دیکھ
لدی ہی اس کے بیٹے نے اس کا پیٹ چاک کر دیا۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنتے ہی فرمایا۔ مزق
ہ اس نے میرے نامہ نامی کو کیا چاک کیا اپنے ملک ہی کے
ٹکڑے کر دیئے۔

(۲) ثعلبہ بیچارے نے حکم زکوٰۃ کو ٹیکس جزیہ کہا۔ ارشاد
کی توہین ہوئی، تو اس کی توبہ بھی قبول نہ ہوئی۔ فریاد کرتا تھا
ے میری زکوٰۃ کو قبول فرمالیں۔ ارشاد ہوا۔ مجھے تیری زکوٰۃ
ے روکا گیا ہے۔ صدیق اکبرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو
م لوٹا۔ فاروق اعظمؓ نے بھی اس کی زکوٰۃ قبول نہ فرمائی
ثمان غنیؓ نے بھی اس کی زکوٰۃ کو واپس ہی فرما دیا۔
چوری تک کا گناہ معاف ہو سکتا ہے لیکن جس نے حکم نبیؐ
توہین کی۔ اس بیچارے کو ناکام ہی واپس لوٹنا
ا الامر الی اللہ۔

(۳) کسی سبزی کی تعریف کرنا شرعاً لازم نہیں، یا
طبعاً کسی سبزی کا پسند نہ آنا شرعاً جرم نہیں ہے۔ لیکن
جب ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ
سن کر کہ آپ کو فلاں سبزی پسند تھی۔ اس کے جواب ہی میں
فوراً کہا کہ یہ تو کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ تو چونکہ صورۃً حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدگی کی توہین ہوئی تو اس وقت
کے چیف جسٹس قاضی القضاۃ امام ابو یوسفؒ نے اس
کے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا، جو کہ اس کی بار بار توبہ
ہی سے غالباً رک سکا۔

بہر حال روزہ نہ رکھنا اگرچہ بڑا جرم ہے، لیکن سر بازار
کھانے سے حکم دینی کی توہین ہوتی ہے۔ گویا کھانے والا اپنی
نافرمانی کو چھپانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور یہ بتلاتا ہے
کیا ہوا۔ خدا نے حکم دیا ہے۔ میں تو دیکھو اس کے ماننے کی
کوئی ضرورت نہیں سمجھتا۔ یہ توہین ہے۔ اور اس سے دوسرے
نیک اعمال کے تباہ ہونے کا خطرہ ہے۔

کتب مواعظ میں لکھا ہے کہ ایک یہودی نے اپنے بیٹے
کو رمضان المبارک میں سر بازار کھاتا ہوا پایا تو اُسے ایک
چپت لگائی کہ کم بخت مسلمانوں کی عزت کا مہینہ ہے، اور
تو سرِ بازار کھانا کھا کر اس کی بے عزتی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے اس کی برکت سے اس کا خاتمہ بالایمان کر دیا۔ موت سے پہلے
اس احترام کے صدقہ میں اسے کلمۂ اسلام پڑھنا نصیب ہوا۔
اور بعد الموت اسے خواب میں جنت میں دیکھا گیا۔ خطرہ ہے
کہ اگر کوئی مسلمان اس کی توہین کرے تو کہیں معاملہ الٹ
نہ ہو جائے۔ اعاذنا اللہ من سوء الخاتمۃ۔

جس طرح کہ بعض اجناس یا میوہ جات کی تجارت کا خاص
سیزن اور موسم ہوتا ہے اور ان دنوں تھوڑی سی محنت سے
بھی بڑی سے بڑی کمائی کی جا سکتی ہے۔ یا بہ الفاظ دیگر جس
طرح خاص خاص میلوں میں معمولی معمولی مٹھائیاں، کم قیمت
گوشت اور نہایت ہی گھٹیا کا شربت وغیرہ بڑی قیمت وصول
کر لیتا ہے۔ اسی طرح رب غفور نے امت مذنبہ کو معاف فرما
دینے کے لئے بہت سے مقامات اور بہت سے اوقات ایسے
مقرر فرما دیئے ہیں کہ ان پاک جگہوں اور ان بابرکت ایام میں
اس گنہگار امت کے ناقص اور کم وزن اعمال بھی بڑے وزنی
ہو جاتے ہیں اور ان کا نرخ اتنا چڑھ جاتا ہے کہ معمولی عمل بھی
بہت ہی گراں قیمت پر فروخت ہونے لگتا ہے۔ اور اس کے
بالمقابل گویا درجات آخرت کی نہایت ہی ارزانی ہو جاتی
ہے۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ کو بھی تجارت اعمال
کا خاص سیزن کہہ دیجئے یا یوں کہیئے کہ ان دنوں درجاتِ آخرت
نہایت ہی ارزاں قیمت پر ملنے لگتے ہیں۔

سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا ارشاد گرامی ہے:۔ ماہ رمضان المبارک میں ایک ایک
فرض کا ستر گنا ثواب ملتا ہے اور ایک ایک نفل کا درجہ فرض
کے برابر ہو جاتا ہے۔

فرض کا ثواب ایک کی جگہ ستر ملتا ہے تو ذرا آسانی سے
سمجھ میں آنے والی بات ہے۔ لیکن نفل کا درجہ فرض کے برابر
ہو جاتا ہے۔ اس کی قدر معلوم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے
آپ فرض اور نفل کا فرق سمجھ لیں۔ اس کے بعد آپ اس کا کچھ
اندازہ لگا سکیں گے کہ واقعی ماہ رمضان کی کتنی عظیم برکت ہے
جس سے نفل فرض کے برابر ہو جاتے ہیں۔ غور فرمائیے کہ آخر
شب کا بابرکت وقت قیام لیل ...... اور تہجد کی نماز کی فضیلت
اظہر من الشمس ہے۔ قرآن پاک میں اسے نفس پر قابو پانے کا خاص
وقت فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے:۔

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا

تہجد پڑھنے والوں کی فضیلت میں وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ
يَسْتَغْفِرُونَ۔ جیسے نصوص قرآنیہ موجود ہیں صاف اور
صریح احادیث کی رو سے اس وقت اللہ تعالیٰ شانہٗ کی
خصوصی رحمتیں آسمان اول پر نزول فرما کر پکارتی ہیں۔
أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ أَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ۔ کوئی
ہے بخشش مانگنے والا کوئی ہے رزق طلب کرنے والا۔
اس کے باوجود مشکوٰۃ شریف میں یہ روایت موجود ہے۔
ایک شخص صبح کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکا۔ امیر المومنین
عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے دروازہ پر جا کر
دریافت کیا۔ فلاں صاحب صبح کی جماعت میں شریک
نہیں ہوئے۔ خیر تو ہے۔ اس کی والدہ نے بتایا۔ حضرت رات دیر تک نوافل
میں مشغول تھا۔ صبح آنکھ لگ گئی اور شریک جماعت نہیں ہو
سکا۔ فاروق اعظمؓ نے فرمایا۔ تمام رات سویا رہتا مگر صبح
کی جماعت پا لیتا یہ اس سے بہت بہتر تھا کہ تمام رات نفل
پڑھتا رہا اور صبح کی جماعت سے رہ گیا۔

اس سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ رعیت کے ہر ہر فرد کی عابدانہ
زندگی کا سنوارنا بھی خلیفہ اسلام کے فرائض میں داخل ہے۔
اور یہ کہ نہ صرف نماز کی پابندی کرانا بلکہ جماعت نماز کا
خیال کروانا بھی اسلامی حکومت کی ذمہ داریوں میں شامل ہے
وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ فرض کے دوران ایک سنت (جماعت)
کا ادا ہونا اس نفل سے کئی گنا زیادہ درجہ رکھتا ہے۔ جو فرض
کے ضمن میں نہیں ہے۔ اب خود فرض نفل کے مقابلہ میں کتنا
بڑھا ہوا ہوگا۔ اس کا اندازہ خود ہی کر لیجئے۔

فرض اور نفل کے درمیان فرق معلوم کرنے کے لئے حضرت
امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ملفوظ گرامی بھی
قابل دید ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

زکوٰۃ کا ایک پیسہ نفلی طور پر سونے کا پہاڑ خیرات
کرنے سے بہتر ہے۔

بہر حال نفل اور فرض میں اتنا اور ان کے درجات میں
اتنا بڑا فرق معلوم ہو جانے کے بعد اب آپ اس ارشاد گرامی
پر غور فرمائیں کہ رمضان المبارک کی برکت سے نفل کا درجہ
فرض کے برابر ہو جاتا ہے

بہر صورت اللہ والے تو اس خوشگوار موسم اور روحانی
بہار کے پھولوں سے جھولیاں بھر لیتے ہیں۔ ہم اور آپ زیادہ

(بقیہ صسلا پر)

# دینی محاذ

## شہری جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا اجلاس

۲۹ ۔ نومبر ۶۷ء کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور میں لاہور شہر کی جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس منعقد ہوا سب سے پہلے حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عبید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ اشرفیہ لاہور ، مدظلہ نے تلاوت قرآن پاک سے حضرات علماء کرام کو محظوظ فرمایا۔ جس کے بعد مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزی ، نے موجودہ حالات وضروریات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں بحث وتمحیص کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں ۔

(۱) یہ اجلاس مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ مستقبل قریب میں جمعیۃ کی آل پاکستان کانفرنس لاہور میں منعقد کی جائے ۔ جس کے لئے مقامی جمعیۃ ہر طرح تعاون کریگی ۔

(۲) یہ اجلاس اہلسنت والجماعت کے تمام مذہبی اداروں کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ اپنے اپنے اداروں میں پرویزیت ، مودودیت اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے الحادی جراثیم کی روک تھام کے لئے خاص توجہ فرمائیں ۔ نیز ملک کے معاشرہ کو اسلامی بنانے اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی جدوجہد میں جمعیۃ علماء اسلام سے پورا پورا تعاون کریں ۔

(۳) یہ اجلاس تمام اہل اسلام اور خاص کر علماء دین سے درخواست کرتا ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں اور خاص کر عشرۂ اخیر میں اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ عربوں اور ترکوں کو فتح عطا فرمائے اور افریقی ، کشمیری اور بھارتی مظلوم مسلمانوں کو ظالموں سے نجات بخشے ۔

(۴) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں خصوصاً تمام منکرات وفواحش کو نیز ہوٹلوں اور اس طرح کی دوکانوں کو بند کرایا جائے ۔ اور رمضان شریف کے احترام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو بطور ضروری تعزیر دی جائے ۔ ورنہ مسئلہ عید میں جیسی اور شعائر اسلام کی حفاظت میں سستی کرنے سے عوام میں شکوک وشبہات پیدا ہوسکتے ہیں ۔ جس کی تمام تر ذمہ داری خود حکومت پر ہوگی ۔

اجلاس کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں جامعہ اشرفیہ کے واجب الاحترام دو صاحبزادگان نے شرکت فرمائی ۔ اور جانشین شیخ التفسیر لاہوری حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نے بھی شرکت کی ۔ پھر مغرب تک مقامی کارکنوں کو اپنے مبارک مشوروں سے سرفراز فرمایا ۔ اجلاس میں دفتر کے لئے پچھتر روپے ماہانہ امداد کے وعدے بھی ہوئے اور علماء لاہور نے تازہ دم ہوکر شہر میں تنظیمی کام کے لئے تجدید عہد کیا ۔

(رپورٹ از قاری محمد شریف قصوری)

## دوروزہ جمعیۃ کانفرنس سرائے نورنگ ولکی مروت

۵ ۔ نومبر ، صبح مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزیہ وقائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وحضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب وحضرت مولانا الحافظ مولانا فخرالاسلام صاحب منگو سرائے نورنگ تشریف لائے ۔ نورنگ میں علاقہ بنوں کے علماء کرام ومشائخ عظام عوام وخواص نے پرجوش استقبال کیا ۔ مسجد اڈہ میں زیر صدارت صاحبزادہ عبداللہ جان صاحب کوٹکی قاضی عبدالکریم صاحب ۔ اور حضرت درخواستی صاحب کی تقاریر ہوئیں ۔ بعد ازاں لکی عیدگاہ میں زیر صدارت مولانا جان محمد صاحب امیر ضلع کی تقریریں ہوئیں ۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا درخواستی صاحب اور قائد جمعیۃ حضرت مفتی صاحب کے لکی پہنچنے پر مجمع نے پرزور نعروں سے استقبال کیا ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزیہ بھی تشریف لائے ۔ بعد از عشاء زیر صدارت مولانا عبدالرحمٰن صاحب حضرت درخواستی کی تقریر ہوئی ۔ بعد ازاں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے دو گھنٹہ تقریر فرمائی ۔ صبح ۸ بجے دوسرے دن مسجد نقیبل میں حضرت درخواستی صاحب وحضرت ہزاروی صاحب وحضرت مفتی صاحب کی تقاریر ہوئیں ۔ بعد از نماز ظہر حضرت مولانا حافظ فخرالاسلام صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی ۔ ان کے بعد قاضی عبدالکریم صاحب نے عصر تک تقریر فرمائی رات کو زیر صدارت مولانا گل جنان ۔ قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب نے آخر تک تقریر فرمائی ۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں ۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا یہ عظیم اجتماع اس امر کا اعلان کردینا ضروری سمجھتا ہے کہ عائلی قوانین جس کی تمام دفعات نصوص قرآن وحدیث کے قطعاً خلاف ہیں ، اور جس پر پاکستان کے تمام دینی اور مذہبی طبقوں نے متفقہ طور پر نفرت کا اظہار کیا ہے ۔ اور جس میں اسلامی شریعت کے مطابق ترمیم کرنے کا حکومت نے واضح الفاظ میں بارہا وعدے کئے ہیں ۔ اس اجتماع کو بے حد افسوس ہے کہ آج تک یہ وعدے شرمندۂ تعبیر نہیں ہوئے اور آج تک مسلمانوں کو اس لعنت میں گرفتار رکھا گیا ہے ۔ یہ اجلاس اس عزم کا دہرانا ضروری سمجھتا ہے کہ جب تک اس خلافِ اسلام قانون کو ختم نہیں کیا جائے گا مسلمان چین سے نہیں بیٹھ سکیں گے اور ان کو ختم کرنے کی ہر ممکن سعی اور کوشش کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی جائیگی ۔

خاندانی منصوبہ بندی اور فتنہ تحریف دین ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے خلاف بھی اس عظیم اجتماع نے قراردادیں منظور کیں ۔ نیز ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے علیحدہ کرنے کا پرزور مطالبہ کیا گیا ۔

(حمید اللہ جان نیازی سکنہ دلو خیل ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں تحصیل لکی مروت)

## پشاور شہر کی مساجد میں احتجاج

پشاور ۲۴ ۔ نومبر ۔ یہاں پر نماز جمعہ کے اجتماعات میں شہر اور صدر کی تمام بڑی بڑی جامع مساجد میں اس بات کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا کہ ربوہ میں مسجد اقصیٰ تعمیر کی جارہی ہے ۔ علمائے کرام وخطباء حضرات نے قراردادیں پاس کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کے قبضہ کرنے سے تمام دنیا کے مسلمانوں کے دل غم واندوہ سے بھرے ہیں ۔ مسجد اقصیٰ مسلمانوں کا قبلہ اول ہے ۔ یہیں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج شریف کو تشریف لے گئے تھے ۔ ان حالات میں مسلمانوں کے جذبات کو مزید ٹھیس پہنچانے کی خاطر ربوہ میں مسجد اقصیٰ تعمیر کی جارہی ہے ۔ حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ وہ قادیانیوں کو اس جسارت اور توہین سے روکے ۔ مسلمان اس حرکت کو قطعاً برداشت نہیں کرسکتے ۔ شہر وصدر کی کم وبیش ۲۹ مساجد میں قراردادیں پاس کی گئیں ۔ بعض خطباء حضرات کے نام یہ ہیں

مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی ۔ مولانا محمد حسین صاحب ۔ مولانا حافظ عبدالرشید صاحب ۔ مولانا حافظ عبدالحمید صاحب ، مولانا محمد یعقوب القاسمی ۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب ۔ مولانا عبداللطیف صاحب ۔ مولانا محمد عمر صاحب ۔ مولانا محمد امیر علی گوہر ۔ مولانا قاری فضل کریم صاحب مولانا منہاج الدین صاحب مولانا فضل مولا صاحب ۔ مولانا محمد جمیل صاحب ۔ مولانا معزز الدین صاحب شاکر ۔ مولانا عبداللہ جان صاحب ۔ مولانا عبدالغفور صاحب ۔ مولانا محمد عمر صاحب ۔ مولانا حافظ محمد عظیم صاحب ۔ مولانا محمد یوسف صاحب مولانا محمد امین صاحب ۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب ۔ مولانا محمد دین صاحب اور مولانا فضل احمد صاحب وغیرہ ۔

## جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر

۲۵ ۔ نومبر کو بعد نماز عشاء جامع مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کے زیر اہتمام ایک مختصر پروگرام میں اصلاح معاشرہ پر تقریر کرتے ہوئے علامہ عطاء اللہ بغدادی نے کہا کہ کئی چیزیں ملک وملت کے لئے مہلک ہیں ۔ ان سے بچنا ہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے ۔ انہوں نے خاص کر نوجوان طبقہ کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایمان سوز اڈوں سے دور رہیں ۔ اور اپنی زندگیوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالیں ۔ انہوں نے موجودہ دور کی عریانی ، فحاشی اور عیاشی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ دین ودنیا کی کامیابی صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں ہے ۔ انہوں نے کہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی راستے پر چل کر قیصر وکسریٰ کے تخت روند ڈالے تھے ۔ آج ہم مسلمان بن جائیں تو کشمیر کیا ، ہندوستان بھی پاکستان بن جائے ۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی یہ سب خلافِ اسلام ہیں اور ان خلاف اسلام قوانین کی مخالفت ہم کرتے رہیں گے

انہوں نے کہا کہ ملک کی واحد جماعت جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کرکے اپنے فرض کو پورا کریں ۔

(عبدالشکور انور ناظم نشر واشاعت
جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر

## جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۸ ۔ رمضان المبارک ۸۷ھ بمطابق ۱۱ ۔ ۶۷ء بروز پیر بوقت دس بجے دن بمقام مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور میں منعقد ہورہا ہے ۔ لہٰذا تمام اراکین شوریٰ اجلاس میں شرکت فرماکر مفید مشورہ جات نوازیں ۔ نیز دعوتی خطوط بھی دفتر ضلعی سے جاری کردیئے گئے ہیں

# ـے اسلام منزل بہ منزل

**جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن ملتان کا سہ ماہی اجلاس**

۱۱ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعرات بوقت ۱۰ بجے صبح دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان ـیں سہ ماہی اجلاس ہوگا۔ جملہ اراکین جمعیۃ کو مطلع کیا ـے کہ وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

(سید احمد ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن ملتان)

ـی اللہ وچایا خان پور میں گذشتہ روز جمعیۃ علماء ـم کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ جس میں قبل نماز جمعہ مولوی ـس الدین صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں ـجمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ بعد نماز جمعہ مولانا ـلک ر صاحب دین پوری امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار ـں نے اصلاح اعمال اور عظمت صحابہؓ کے موضوع پر تقریر ـی۔ اور فرمایا کہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہو ـلماء کرام کے ساتھ مل کر جمعیۃ کی خدمت کرو۔

بعد میں امیر مرکزیہ حضرت درخواستی دامت برکاتہم تشریف ـے۔ انہوں نے اہمیت و فرضیت روزہ رمضان المبارک ـطلب فرمایا اور کہا کہ لوگو! اللہ والوں کے ساتھ مل کر دینی ـ کرو۔ رمضان المبارک کا احترام کرو اور جمعیۃ علماء اسلام ـساتھ ہر قسم کا تعاون کرو۔

(از جمعیۃ علماء اسلام ماڑی بچایا تحصیل خانپور)

**ـعیتہ کوٹ پٹھان صادق آباد**

ـرعوت پر حضرت مولانا سید بشیر احمد شاہ صاحب لودھراں ـریف لائے۔ جمعہ، ہفتہ، اتوار، سوموار حضرت موصوف ـ درس قرآن صبح کو درس حدیث عشاء کو دیئے۔ موصوف ـے جمعیۃ تحصیل صادق آباد کی مختلف شاخوں میں بھی تقاریر ـیں۔ کوٹ پٹھان، کوٹ سبزل خاں، گوٹھ دھنی بخش ڈیگی ـ کوٹ سبزل کا دورہ کامیاب رہا۔ ہر جگہ جمعیۃ کے اراکین ـ وزیر اطلاعات کی یونیورسٹی کے جلسہ میں شرکت اور ایم ـ روقی کے چیف الیکشن کمشنر بنائے جانے نیز مرزا ناصر احمد ـادہ تقریر سرگودھا کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔

سردار احمد علی خاں صاحب چیئرمین اور غلام مصطفیٰ صاحب ـے بھی فاروقی صاحب کے چیف الیکشن کمشنر بنائے جانے کے ـلاف احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ حکومت کسی ایسے مسلمان کو ـس کا عقیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ہو، ـں اہم عہدہ پر مقرر کرے۔

ڈیگی میں سکول کے طلباء اور اساتذہ نے شرکت ـی اور دلچسپی لی۔ نیز ترجمان منگوانے کے لئے مستقل ایجنسی ـینے کے لئے منظور احمد صاحب کو مامور کیا۔

**مسجد تخت بھائی ضلع مردان**

ـیں ۱۲ کو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مولوی بلدگاؤں ـی صدارت میں علمائے حلقہ تخت بھائی کا ایک اجتماع ہوا۔ مولوی ـبیب الرحمٰن صاحب کامران اور حکیم سید شاہ صاحب شاہ

فضل آباد نے ذمہ دار نقاریر کیں کہ مودودی جماعت کے فتنے سے بچنے کی تلقین کی۔ سب حضرات نے یقین دلایا کہ ایسا ہی کریں گے۔

علی پور چٹھہ

مدرسہ جامعہ محمدیہ کے دو روزہ سالانہ تبلیغی اجلاس میں حکومت پاکستان پر زور دیا گیا ہے کہ تعلیمی اداروں میں دیگر مضامین کے ساتھ ساتھ فوجی تربیت کے مضمون کو بھی لازمی قرار دیا جائے۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں مشرق وسطیٰ، قبرص، کشمیر اور بھارت کے مظلوم مسلمانوں پر کفار کے ظلم و ستم کی شدید مذمت کی گئی (زاہد گکھڑوی)

## ترجمانِ اسلام کی توسیع اشاعت کے لئے

## تجاویز

(۱) ہر خریدار کم از کم دو خریدار فراہم کرے

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کی ہر ابتدائی شاخ اپنے حلقے میں کم از کم بیس مستقل خریدار مہیا کرے۔

(۳) قصبوں اور شہروں میں جہاں اخبارات کے ایجنٹ اخبار تقسیم کرتے ہوں۔ وہاں جمعیۃ کے عہدہ دار اپنی نگرانی میں کسی قابل اعتماد ایجنٹ کے ذریعے ترجمان کی فروخت و تقسیم کا باقاعدہ انتظام کریں

(۴) جمعیۃ کے ذمہ دار کارکن و عہدہ دار اپنے اپنے شہروں و قصبوں اور ریلوے اسٹیشنوں کی بک اسٹالوں پر ترجمان اسلام کی فروخت کا سلسلہ شروع کرائیں۔

(۵) جمعیۃ کے کارکنان و عہدہ داران مختلف اجتماعی تقریبات مثلاً مدارس، عوامی اجتماعوں وغیرہ کے مواقع پر خصوصی طور سے ترجمان اسلام کے تعارف و اشاعت عام کا بندوبست کیا کریں۔

(۶) جمعیۃ کے کارکن و عہدہ داران ذاتی طور پر دلچسپی اور سرگرمی کے ساتھ اپنے اپنے حلقوں میں مساجد مدارس، دارالمطالعوں (لائبریریوں) اسکولوں کالجوں، ہوسٹلوں، بار ایسوسی ایشنوں اور مختلف انجمنوں کے دفاتر میں ترجمان اسلام کو پہنچایا کریں۔

**نیز**

یہ کہ کارکنان جمعیۃ کو اپنے اپنے حلقوں میں واقع تجارتی فرموں، دکانداروں، صنعت کاروں اور اسی قسم کے دوسرے کاروباری اداروں سے ترجمان اسلام کے لئے اشتہارات بھی فراہم کرنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں جو صاحب مستقلاً یہ خدمت انجام دیں گے۔ ان کو حصول اشتہارات پر معقول کمیشن بھی پیش کیا جایا کریگا

مرتب :- ترجمان اسلام لاہور)

**تشکیل جمعیۃ کرک ضلع کوہاٹ۔**

۲۶/۱۲ بمقام سلی خیل تحصیل کرک ضلع کوہاٹ کی عمومی میٹنگ بسلسلہ تشکیل جمعیۃ علماء اسلام زیر صدارت حضرت مولانا رشید احمد صاحب ٹیچی کرک ہوئی۔ جس میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

(۱) امیر — حضرت مولانا رشید احمد صاحب ٹیچی کرک
(۲) ناظم اعلیٰ — حضرت مولانا رب نواز صاحب ، ،
(۳) خازن — حضرت مولانا نوروز جہان صاحب سلی خیل
(۴) سفیر — حضرت مولانا طاہر گل صاحب خطیب جوبکی کلہ
(۵) سالار — حضرت مولانا شہید احمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم ورانہ خٹک

(ناظم دفتر مولوی رب نواز ٹیچی کرک)

**صحابہ کرام پر تنقید مودودی جماعت کے دستور میں شامل ہے**

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۴ نومبر۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری عبدالقادر صاحب حامد نے یہاں جنج گھر میں ایک اجتماع عظیم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ وہ ہیں جنہوں نے اپنی ہر چیز کو حضور کریم پر قربان کر دیا۔ خدائے قدوس نے انہیں صلہ یہ دیا کہ انہیں اپنی خوشنودی کا دنیا میں ہی سرٹیفکیٹ دے دیا اور یہ واضح کر دیا کہ یہ جماعت ہے جنہوں نے صراط مستقیم پر چل کر میرا انعام حاصل کیا"۔

"آج ہم صحابہ کرامؓ کی بدولت مسلمان کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ہم تک دین پہنچانے کا یہی ذریعہ ہیں۔ مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے ملک میں ایک ایسی جماعت نے جنم لیا ہے جو شب و روز صحابہؓ پر تنقید کرنے کے لئے وقف ہے اور اس کو یہ گمان فاسد بھی ہے کہ اس طرح وہ اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ مودودی صاحب کی تحریروں سے ہی ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے محرف قرآن سہارا لیتے ہیں"۔

آخر میں قاری صاحب نے لوگوں کو خبردار کیا کہ ایسی جماعت اور ایسے افراد سے ہوشیار رہیں۔ جن کا شب و روز کا کام ہی صحابہ پر تنقید کرنا ہو۔ قاری صاحب نے لوگوں سے اپیل کی، کہ جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے کے نیچے اکٹھے ہو جائیں کیونکہ جمعیۃ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس کا مقصد حصول اقتدار نہیں بلکہ ملک میں صحیح اسلامی نظام کا قیام ہے۔

(عبدالرشید ٹوبہ ٹیک سنگھ)

**جمعیۃ علماء اسلام کوٹلہ جام ضلع میانوالی**

۲۵ نومبر ۶۷ء کو بعد از سفر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کوٹلہ جام تشریف لائے اور عشاء کی نماز کے بعد حضرت صوفی عبدالغفور صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کی صدارت میں ایک جلسۂ عام میں خطاب فرمایا اور مقامی کارکنوں سے جماعتی امور کے سلسلے میں تبادلہ خیالات ہوا

(محمد بشیر طاہر کوٹلہ جام ضلع میانوالی)

بنگوئیں آزاد کشمیر ۱۴ نومبر ۶۷ء کو بنگوئیں آزاد کشمیر میں سیرت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مدرسہ تعلیم القرآن بنگوئیں کے طلباء نے تلاوت قرآن پاک کی اور نظمیں پڑھیں۔ حضرت مولانا مفتی عبدالحمید قاسمی اور حضرت مولانا محمد یونس صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا حکیم محمد افضال حسنی اور جناب خلیل خاں صاحب چغتائی اور دیگر مقررین نے تقاریر فرمائیں۔ (افتخار حسین ناظم مدرسہ تعلیم القرآن بنگوئیں)

## جمعیۃ علماء اسلام تحصیل ٹانک

۵ ماہ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۸/۱۱/۶۶ کو جمعیۃ علماء اسلام ٹانک کا جدید انتخاب عمل میں آیا۔ قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی مولانا عبدالحق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں قاضی عطاءاللہ صاحب۔ مولوی فتح خاں صاحب۔ مولوی حفظ الرحمان صاحب۔ مولوی امان اللہ صاحب۔ مولوی سعدالدین صاحب، سعداللہ زرگر اور اعزازی طور پر مولوی تاج محمد صاحب گمل اور حافظ محمد حسن صاحب نے شرکت کی۔ بالاتفاق درج ذیل انتخاب ہوا۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا فتح خاں صاحب |
| نائب امیر اول | قاضی عطاءاللہ صاحب |
| نائب امیر دوم | مولانا حفظ الرحمٰن صاحب |
| ناظم اعلیٰ | حمیداللہ زرگر |
| ناظم نشر و اشاعت | مولوی امان اللہ صاحب |
| خزانچی | سعداللہ صاحب زرگر |

(۲) دفتر کے لئے فی الحال مدرسہ مفتاح العلوم کا ایک کمرہ لے لیا گیا ہے (۳) جھنڈا جمعیۃ اور بورڈ جمعیۃ کے لئے منظوری دے دی گئی ہے۔

### ایک قرارداد

پشاور میں مشینی مذبح بننے کے اقدامات سے سخت نفرت کا اظہار کیا گیا اور طے پایا کہ جمعہ کے اجتماعات میں اس کے خلاف عام قراردادیں بھی پاس کی جائیں گی۔

### قرارداد شہر کروڑ لعل عیسن ضلع مظفر گڑھ

آج بروز اتوار مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۶ء بمقام کوٹ اود شہر بر موقعہ نقشبندی اجتماع یہ قرارداد اتفاقی طور پر پاس ہوئی۔

### قرارداد

شہر کروڑ لعل عیسن ضلع مظفر گڑھ میں چند دن ہوئے کہ اہل تشیع حضرات نے کئی راتوں تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر سب و شتم کی جس پر مقامی معززین نے مقامی پولیس کے پاس جاکر شکایت کی کہ ان لوگوں کو سواد اعظم اہلسنت کی دل آزاری سے باز رکھا جائے جناب ایس۔ ایچ۔ او صاحب نے وفد کو سخت الفاظ میں صحابہ کرام کے بعض افراد خصوصاً حضرت معاویہؓ کو ابلیس وغیرہ جیسے ناموں کے ساتھ ملا کر ذکر کیا اور کہا کہ میں بحیثیت تھانیدار کے معاویہ کے نام کو برداشت نہیں کرتا۔ اس پر شہر میں رنج و الم کی فضا پیدا ہو گئی تو اس لئے یہ اجتماع عظیم ذمہ دار افسران سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ کی پوری پوری تحقیقات کر کے اہلسنت کے جذبات کو ٹھنڈا کیا جائے اور مذکورہ تھانیدار کو معطل کر کے اس پر مقدمہ چلایا جائے۔

حافظ محمد مبارک خطیب عیدگاہ کروڑ لعل عیسن
غلام اکبر کروڑ لعل عیسن ضلع مظفر گڑھ
صفدر معاویہ کروڑ لعل عیسن ضلع مظفر گڑھ۔
(محمد رمضان ملتانی ناظم دفتر تنظیم اہلسنت ملتان)

## جامعہ مدنیہ لاہور

جامعہ مدنیہ واقع کریم پارک لاہور علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کی غرض سے ۱۹۵۵ء میں معرض وجود میں آیا۔ ابتدائی کتب سے لے کر دورۂ حدیث شریف تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔

اس سال (۱۳۸۷ھ) ۲۲ مدرسین و ملازمین کی زیر نگرانی تین سو سے زیادہ طلبہ نے تعلیم حاصل کی۔ ان میں ایک سو طلبہ کے تمام مصارف کا جامعہ کفیل رہا۔

جامعہ کی عمارت کا تعمیری کام جاری ہے

### جامعہ کی امتیازی خصوصیات

(ا) جامعہ کے جملہ اصول و ضوابط جن پر آج یہ کاربند ہے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمائے ہیں

(ب) جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب حضرت مدنیؒ جیسی بلند پایہ شخصیت کے خلیفہ ارشد ہیں۔

(ج) جامعہ کو حضرت درخواستی مدظلہٗ حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہٗ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جیسے اکابرین کی سرپرستی حاصل ہے۔

(د) جامعہ میں فارغ التحصیل حضرات کو طب اور بقدر ضرورت انگریزی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ (محمود احمد عارف)

### مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد کا جلسہ

یکم، ۲، ۳ مارچ ۱۹۶۸ء بروز جمعہ ہفتہ، اتوار کو مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد ضلع بہاولنگر کا سالانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم عمومی اور دیگر اکابر علماء شرکت فرمائیں گے (مولانا) محمد شریف مہتمم مدرسہ

## مراسلہ

### بخدمت جمیع حکام پاکستان و اہل علم حضرات

اللہ تبارک و تعالےٰ میری اور آپ کی غلطیوں کو معاف فرمائے۔ غلطیوں کا خمیازہ اس دنیا میں بھی پیش آتا ہے اور آخرت میں بھی اٹھانا پڑے گا تقدیر و تدبیر دونوں انسان کے کاموں پر حاوی ہیں۔ لیکن ع ہوتا ہے وہی جو منظور خدا ہوتا ہے قسمت میں معلمی کا پیشہ جن حضرات کے لکھا گیا تھا انہیں پیش آیا۔ آپ نے بھی کسی معلم کے سامنے زانوئے ادب تہ کئے ہیں معلم معمار قوم۔ مربی اخلاق و تربیت ہے۔ اس کی قدر باپ سے بھی زیادہ مانی جاتی ہے لیکن اب تو ؎

بدلا زمانہ ایسا کہ لڑکا پس از سبق
کہتا ہے ماسٹر سے کہ بل پیش کیجئے

غور فرمایئے آپ تو ان میں نہیں؟ اگر نہیں تو ہماری معروضات پر غور کر کے امداد فرمایئے۔

(۱) ملک پاکستان کی پہلی تقسیم میں بنگال، سندھ، سرحدی صوبہ، پنجاب آئے۔ وحدت پاکستان (ون یونٹ) برائے نام بنی۔ دل جدا ہیں۔ نام سے وحدت نہیں بنتی ان میں سے اول الذکر کے معلمین کو پنشن دی جاتی ہے لیکن پنجاب کے معلمین محروم ہیں۔

(۲) اس ملک کے بعض محکمہ جات گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لئے ان کی سروس شمار کی گئی۔ لیکن ہماری سروس شمار کرنے سے انکار ہے۔

(۳) ۱۹۶۰ء میں ڈسٹرکٹ کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں کے معلمین کو بھی پنشن دے دی گئی۔ پرائمری طبقہ گورنمنٹ کی تحویل میں آگیا۔ لیکن گورنمنٹ اب پنشن دینے میں لیت و لعل کر رہی ہے۔ اگر ہم کو گورنمنٹ تحویل میں نہ لیتی تو ہمیں بھی پنشن ملتی۔

(۴) ہم سب ریٹائر ہونے والے مدرسین نے چالیس چالیس پچاس پچاس سال سروس کی۔ اب نہ کسی کام کے کرنے کا تجربہ نہ ہاتھوں میں سکت۔ نہ دماغ و ذہن صحیح رہا۔ کیونکہ وہ بچوں کی تحویل میں خرچ ہو گیا

(۵) یہ ایک ایسا محکمہ ہے۔ جس کے کارکن اگر کام روک دیں تو گورنمنٹ کا کوئی نقصان نہیں۔ اور پنجاب کے باشندگان میں اپنی بات منوانے کا نہ زور نہ ڈھنگ ہے۔

سو ہم سب ریٹائر ہونے والے ملازمین پنجاب کی صدر، وزیروں، منسٹروں کے سامنے اپیل ہے کہ یہ بے انصافی ہم سے نہ کی جائے۔ ہماری سروس شمار کر کے ہمیں پنشن کے حقوق دیئے جائیں۔

یہ عذر کہ بجٹ میں گنجائش نہیں قابل پذیرائی نہیں۔ وہی رقم جو منصوبہ بندی پر خرچ کر کے ضائع کی جا رہی ہے بند کر کے ہمیں پنشن دی جا سکتی ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

(مظفر جیلانی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر مڈل سکول چک رانا الیاس)

## ترجمانِ اسلام کی ایجنسیوں کیلئے شرح کمیشن

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۵۰ کی تعداد تک | ۲۵ فیصد کمیشن | ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ تک | ۳۵ فیصد کمیشن |
| ۵۰ سے ۱۰۰ تک | ۳۰ 〃 〃 | ۱۰۰۰ سے زیادہ پر | ۴۰ 〃 〃 |
| ۱۰۰ سے ۵۰۰ تک | ۳۳ 〃 〃 | زرضمانت فی پرچہ — ایک روپیہ پیشگی جمع | |

— ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک بلوں کی ادائیگی لازمی —

## شرح اشتہارات

(ٹائٹل کے پہلے اور آخری چار صفحے چھوڑ کر)

| | | | |
|---|---|---|---|
| فی انچ فی کالم ایک اشاعت کے لئے | ۲-۵۰ | نصف صفحہ فی اشاعت | ۳۵-۰ |
| 〃 〃 〃 ۳ ماہ کے لئے | ۲-۰ | فی صفحہ 〃 〃 | ۶۰-۰ |
| 〃 〃 〃 ۶ ماہ کے لئے | ۱-۷۵ | ضروری اعلانات و اطلاعات کیلئے فی انچ کالم | ۲-۰ |
| 〃 〃 ایک سال کے لئے | ۱-۵۰ | مدارس دینیہ کے لئے 〃 〃 | ۱-۷۵ |
| ایک کالم فی اشاعت | ۲۵-۰ | رقم ہر حال میں پیشگی آنا ضروری ہے | |

فراہمی اشتہارات کا کمیشن ۲۵ فیصد بشرطیکہ رقم اشتہارات پیشگی ادا کر دی جائے۔

## زرِ تبادلہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ایک سال کے لئے | ۱۲-۰ | تین ماہ کے لئے | ۳-۷۵ |
| ۶ ماہ کے لئے | ۶-۵۰ | ایک ماہ کے لئے | ۲-۰ |

(انچارج شعبہ ترسیل و اشتہارات ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور)

## رمضان المبارک کی فضیلت

بھی کچھ نہ کچھ تبدیلی تو ضرور کرلیں۔ مثلاً یہ کہ
مبارک کی کوئی نماز بلاجماعت نہ ہونے دیں، اور
سے عزم بالجزم کرلیں کہ مسجد میں نماز پنجگانہ ادا
ری پابندی کریں گے۔
کوئی وضو بلا مسواک نہ ہونے دیں۔ حدیث پاک
کما فی المرقاۃ کہ مسواک والے وضو کے
بڑھ جاتے ہیں۔
قرآن مجید کی تلاوت جتنا ہی ممکن ہو تھوڑے
سوال نہیں ہرگز ناغہ نہ کریں۔
محرمات اور ممنوعات کے سلسلہ میں کم ازکم اس ماہ
غیبت کرنے سے اپنے منہ اور زبان کو پلید نہ کرنے
ں۔ اس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شاد گرامی کی کچھ نہ کچھ تعمیل تو ہو ہی جائے گی۔ کہ
کی ہر صبح و شام ایک فرشتہ منادی کرتا ہے کہ
الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر۔ اے خیر
کرنے والے آگے بڑھ اور اے شر میں مبتلا کچھ
یا۔ اللہ اللہ کیا شان رحمت ہے کہ یا باغی الشر امسک
کی بجائے یا باغی الشر اقصر فرمایا گیا۔ امسک
تو یہ ہے کہ برائیوں سے بالکل ہی رک جا۔ ایسا
ہے کہ ہم جیسے ضعفا کے لئے بڑا ہی آزمائش کا
یہاں امسک رک جا کی جگہ اقصر فرمایا گیا۔ یعنی
کچھ تو کمی کرلے۔ گویا کچھ کمی کرنے سے بھی بخشش کی امید
تی ہے۔
میں آخر میں ایک طالب علمانہ لطیفہ بھی عرض کردینا مناسب
تھا۔ اور وہ یہ کہ جو لوگ سیدنا حضرت معاویہؓ کو سیدنا
عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے مطعون گردانتے
تقتلہ الفئۃ الباغیۃ" کی روایت کو اس لئے اپنی مضبوط
یل سمجھتے ہیں کہ یہاں لفظ باغیہ مذکور ہے۔ جس کے
ف بغاوت ہی کے ہوسکتے ہیں اور طلب کے معنی کرنا
ئے ٹھیک نہیں ہے کہ اس کے لئے ابتغا کا لفظ
ل ہوتا ہے نہ کہ بغی کا۔ حدیث کے الفاظ سے معلوم
یہاں باغی بہ معنی طلب ہی کے مستعمل ہوا ہے۔ جیسا کہ
مجید میں بھی یبغونکم الفتنۃ بمعنی طلب کے

مستعمل ہوا ہے تو فئتہ باغیہ" کے معنی بھی بآسانی یہ
لئے جاسکتے ہیں کہ حضرت عمارؓ کو وہ جماعت قتل کرے گی
جو طلب کرنے والی ہوگی۔ مثلاً دم عثمانؓ کی۔

### ماہ رمضان اور اولیاء الرحمان

یوں تو اللہ والے عمر کی کوئی گھڑی ضائع نہیں فرماتے اور
ع ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی
کے ماتحت پل پل کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام
حضرت مدنی قدس سرہٗ نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے۔

ہر نفس بہرت مسیحائے است چست
گر نداری پاس او از جہل تست
ایں چنیں انفاس خوش ضائع مکن
غفلت اندر شہر جاں ضائع مکن

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

دادۂ عمرے کہ ہر روزے ازاں
کس نہ داند قیمت آں در جہان

بعض اللہ والے روٹی کھانے کی جگہ ستو پی لیا
کرتے تھے۔ کسی نے دریافت کیا۔ حضرت روٹی کھانا ناجائز
تو نہیں ہے۔ فرمایا جائز ہے۔ لیکن ایک لقمہ چبانے میں
جتنی دیر لگتی ہے۔ اتنی دیر میں ستر دفعہ سبحان اللہ کہا جاسکتا
ہے۔ اتنا بڑا نقصان صرف کھانے کے لئے کون برداشت
کرے۔ بہرحال اولیاء اللہ ویسے بھی ہر گھڑی بہت کما
لیتے ہیں۔ لیکن ماہ رمضان المبارک میں رضا الٰہی کو حاصل
کرنے کے لئے تو کمر ہی باندھ لیتے ہیں۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
بڑے ہی جواد تھے لیکن ماہ رمضان المبارک میں تو ریح
مرسلہ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرمانے لگ جاتے
اور آخری عشرہ میں خاص طور پر یاد الٰہی کے لئے کمر باندھ لیتے
اور ایقظ اہلہ گھر والوں کو بھی بیدار فرماتے۔ اتباع سنت
میں اللہ والے بھی خیر و برکت کے اس ماہ میں نیکیوں میں سراپا
منہمک ہوجاتے۔ مشتے نمونہ از خروارے چند ایک بزرگوں
کا حال سنیئے۔

علامہ شامیؒ نے لکھا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ ماہ مبارک
میں اکسٹھ قرآن شریف ختم کیا کرتے تھے۔ روزانہ ایک اپنے طور
ہر دن کو ایک ختم رات کو اور ایک نماز تراویح میں۔
غالباً رسالہ مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی دینی دعوت
میں نظر سے گذرا۔ کہ آپ کی والدہ محترمہ رمضان المبارک
میں چالیس ختم قرآن شریف کے کرلیا کرتی تھیں یعنی روزانہ
ایک ختم مع مزید دس پاروں کے۔ اس کے ساتھ بہت سے اور
ورد و وظائف اور گھر کا کام بھی۔ نہ کرنے والے یقیناً اسے
خلاف واقعہ مبالغہ سمجھیں گے۔ لیکن عزم مصمم سے کام شروع
کرنے والے آنکھوں سے اس کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے۔
کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف آنیوالوں کی کس طرح دستگیری فرماتے ہیں
طی زبان کے بالمقابل برکت فی الزمان کے ذریعہ بالکل معراج کا
ایک نمونہ دیکھ پائیں گے۔ یعنی وہاں جس طرح چند ہی منٹ میں کتنی
مسافت طے ہوئی۔ یہاں بھی چند ہی ساعات میں بہت ہی بڑا
کام ہوجاتا ہے

(۳) شمائم امدادیہ میں ہے۔ شیخ الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ
صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بدون مجاہدہ کے کچھ
حاصل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا
فینا لنھدینھم سبلنا۔ پھر اسی کے موافق فرمایا کہ تمہاری
تعلیم کے واسطے کہتا ہوں کہ یہ فقیر عالم شباب میں اکثر راتوں کو
نہیں سویا۔ خصوصاً رمضان شریف میں۔ بعد مغرب دو لڑکے
نابالغ حافظ یوسف ولد حافظ ضامن صاحب و حافظ احمد حسین
میرا بھتیجا سوا سوا پارہ عشا تک سناتے تھے۔ بعد عشا دو اور
حافظ سناتے تھے۔ ان کے بعد ایک حافظ نصف شب تک۔
اس کے بعد تہجد کی نماز میں دو اور حافظ۔ غرضیکہ تمام رات اسی
میں گذر جاتی تھی۔

(۴) شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس
سرہٗ العزیز کے متعلق الجمعیتہ شیخ الاسلام نمبر میں ہے۔ آپ
ساری رات یاد الٰہی میں کھڑے ہوکر گذار دیتے۔ جب کوئی
آیت وعید و تہدید کی آتی تو لرز جاتے اور دعا کی آیت کو بار بار
دہراتے۔ ایک ختم تراویح میں فرماتے اور ایک ختم تہجد میں۔
جہاں تک سنا ہے اور کسی اور جگہ دیکھا بھی ہے۔ مغرب کے بعد
ہمیشہ کا جو معمول تھا، ڈیڑھ پارہ پڑھنے کا وہ بھی جاری رہتا
غالباً بعد تراویح بھی ایک بار پھر وہی منزل دہراتے۔

(۵) احقر راقم الحروف نے کوئٹہ میں ایک صاحب حاجی
عبدالواحد صاحب مرحوم کی زیارت کی تھی۔ آپ حضرت گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ اور آپ کی وصال کے بعد
حضرت تھانویؒ کی طرف رجوع کیا تھا۔ عید کے دن آپ سے
ملاقات ہوئی۔ دریافت کرنے پر رو کر فرمایا۔ ماہ مبارک کے
انتیس دن تھے مگر مہمانوں کی آمد کی وجہ سے ختم قرآن مجید
صرف اٹھائیس کرسکا۔ موصوف کی عرصہ سے عادت تھی۔ کہ
روزانہ ایک ختم قرآن کیا کرتے تھے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ
حق تعالیٰ ان مقربین بارگاہ اور منفقین حضرت الٰہ
کے طفیل سے ہم جیسے بینواؤں کو بھی توفیق ارزانی فرمادیں
کہ ان اوقات سعادت کو ضائع نہ کردیں۔ آمین یارب العالمین

---

ڈاکٹر عبدالحق تارڑ کے والد محترم حکیم مولوی محمد حسین
خوکالی منڈی مریدکے انتقال فرماگئے ہیں۔ قارئین ان کے
لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

---

# درسِ قرآن

( از حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ )

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ۝ وَمَا ذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝

ترجمہ :- اور جو لوگ اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھلانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن (یعنی قیامت کے دن) پر اعتقاد نہیں رکھتے (ان کا بھی یہی حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان سے محبت نہیں) اور (بات یہ ہے کہ) شیطان جس کا مصاحب ہو (جیسا کہ ان مذکور لوگوں کا ہوا ہے) اس کا برا مصاحب ہے (کہ ایسا مشورہ دیتا ہے جس میں انجام کار سخت ضرر ہو) تا آخر۔

ف :- شرک کی دوسری صورت کا حاصل یہ ہے کہ جن صفات کا اللہ تعالیٰ سے خالص ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ جیسے علم محیط اور قدرت عامہ وغیرہما ان کا کسی کے لئے اعتقاد کرنا شرک ہے اور یتیموں کا باوجودیکہ اوپر ذکر آ چکا ہے لیکن مکرر لانے سے اور اہتمام ہو گیا۔ کیونکہ جاہلیت میں ان پر بہت ظلم ہوتا تھا۔ جیسا اب بھی ان پر مالی ظلم اکثر لوگ کرتے ہیں اور پاس والے پڑوسی کا مطلب یہ کہ جس کا گھر اپنے گھر کے پاس ہو، اور دور والا گھر جس کا گھر فاصلہ سے ہو مگر محلہ ایک ہو۔ اور یہ اہل حقوق اگر کافر بھی ہوں تب بھی ان کے ساتھ احسان کرے البتہ مسلمان کا حق اسلام کی وجہ سے ان سے زائد ہو گا۔ اور بخل کو جو عام لیا گیا ہے وجہ اس کی سبب نزول کا تعدد ہے۔ چنانچہ لباب میں ابن ابی حاتم کی روایت سے سعید بن جبیر کا یہ قول منقول ہے۔ کان علماء بنی اسرائیل یبخلون بما عندهم من العلم فانزل الله الذین یبخلون۔ اور روح المعانی میں عبد بن حمید کی روایت سے قتادہ کے قول میں اتنا اور زیادہ کیا ہے۔ کتموا الاسلام و محمد صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور لباب میں ابن جریر کی روایت سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ فلاں فلاں اشخاص انصار کو نیک راہ میں خرچ کرنے سے روکتے اور سمجھاتے۔ اس میں نازل ہوا۔ الذین یبخلون

ربط :- اوپر کفر باللہ و بالرسول و بالقیامۃ اور بخل اور ریاء کی مذمت فرمائی ہے آگے ان کے اضداد کی ترغیب دیتے ہیں۔ پس وہ تتمہ ہے ماقبل کا۔ اور گو لفظاً صرف ایمان باللہ والقیامۃ اور انفاق ہی مذکور ہیں۔ جو مقابل کفر باللہ والقیامۃ اور بخل کا ہے۔ لیکن ایمان مستلزم ہے۔ ایمان بالرسول کو بھی جو مقابل ہے کفر بالرسول کے اور انفاق سے مراد قرینہ مقام سے انفاق لوجہ اللہ ہے۔ جو مقابل ہے ریاء کے۔ اور یہی ابتغاء وجہ اللہ کا علاج ہے کبر کا بھی، کیونکہ کبر میں طلب جاہ ہوتی ہے اور وہ طلب وجہ اللہ کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ پس طالب وجہ اللہ طالب جاہ نہ ہو گا۔ پس یہی مقابل ہو گیا کبر کا بھی۔ اس طرح سب اضداد کی ترغیب آ گئی۔

( از حضرت سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب دہلوی قدس سرہ )

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

ترجمہ :- اے ایمان لانے والو! جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا اسی طرح تم پر بھی روزے کا رکھنا فرض کیا گیا ہے اس امید پر کہ تم پرہیزگار اے ایمان والو! جس طرح تم سے پہلی امتوں کے لوگوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا اور اقوام کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح تم پر بھی اے امت محمدیہ روزہ فرض کیا گیا توقع ہے کہ تم پرہیزگاری اور تقویٰ کے خوگر ہو جاؤ گے۔ (تیسیر) صبح صادق سے لیکر چھپنے اور آفتاب کے غروب ہونے تک جملہ ماکولات و مشروبات اور جماع سے رکے کرنے کا نام روزہ ہے۔ تشبیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی امتوں پر بھی روزہ فرض تھا کہا جاسکتا کہ ان کے روزوں کی کیفیت اور نوعیت کیا تھی۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت آدم پر صرف ایام بیض کے روزے فرض تھے۔ یعنی ہر مہینے کی تیرہ، چودہ، پندرہ موسیٰ علیہ السلام کی امت پر ہر ہفتہ کا روزہ فرض تھا اور عشرہ کی دسویں تاریخ فرض تھا۔ نصاریٰ کے متعلق ابن حنظلہ کی روایت ہے اس قدر معلوم ہوتا ہے پر رمضان کے روزے فرض ہوئے تھے۔ پھر ان کا کوئی بادشاہ بیمار ہوا تو اس نے منت مانی کہ اگر ہمارا بادشاہ اچھا ہو جائے گا تو ہم دس روزے بڑھا لیں گے بادشاہ کو صحت ہو گئی تو انہوں نے تیس کے چالیس کر لئے۔ پھر کوئی دوسرا بادشاہ گیا، تو اس کی صحت پر سات روزے اور بڑھا لئے۔ پھر کسی تیسرے بادشاہ بڑھا کر پورے پچاس کر لئے اور بجائے قمری حساب کے اپنا رمضان بہار کے لئے مقرر کر لیا۔ بہرحال قرآن سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ پہلی امتیں بھی وجوب امت محمدیہ کی شریک ہیں۔ مگر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ روزے کا وقت ان کے ہاں عشاء کے وقت سے لے کر دوسرے دن کی مغرب تک تھا۔ جیسا کہ در منثور کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امت محمدیہ میں بھی ابتداءً یہی وقت تھا۔ پھر عشاء کے وقت کے صبح صادق کا وقت مقرر ہوا یا ان امتوں کے روزے صبح ہی سے شروع ہوتے تھے۔

امم سابقہ کا ذکر اس لئے فرمایا ہے تاکہ روزہ لوگوں پر آسان ہو جائے اور سمجھے کہ یہ کوئی نئی عبادت نہیں ہے جو صرف ہم پر ہی فرض ہوئی ہے بلکہ ہم سے پہلے بھی فرض تھی۔ اس بات سے قدرے تسکین ہو جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے تیسرے سال رمضان کے روزے فرض ہوئے ہیں۔ اور آپ کو اپنی مقدس زندگی میں آٹھ رمضان کے روزے رکھنے کا اتفاق ہوا ان آٹھ میں سے پانچ میں رمضان کا چاند انتیس کا ہوا ہے اور باقی تین میں چاند تیس کا ہوا ہے۔ "تتقون" کا مطلب یہ نہیں کہ بس صرف یہی حکمت ہے کہ تم متقی بن جاؤ بلکہ روزے کی بے شمار مصلحتوں میں سے ایک حکمت اور مصلحت کا ذکر فرما دیا جو نمایاں تھی۔ اور وہ یہ ہے کہ روزے کو پرہیزگاری میں بڑا دخل حاصل ہے۔ کیونکہ روزہ رکھنے سے خواہشات سے روکنے کی عادت پڑے گی اور نفس کو خواہشات سے روکنا ہی تقویٰ کی بنیاد ہے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ یعنی روزے سے سلیقہ آ جائے گا نفس کا تو ہر جگہ روک سکو۔ موضح القرآن۔ شاہ صاحب رح پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں کیا خوب فرمایا اور کس قدر مختصر فرمایا۔ (مرسلہ مولانا عبد اللہ صاحب بھکو۔ ضلع میانوالی)

---

## جامعہ قاسمیہ قصور کی تعلیمی سرگرمیاں

دار العلوم جامعہ قاسمیہ کوٹ مراد خاں ایک عرصہ سے خطیب شہر مولانا سید طیب شاہ صاحب ہمدانی امیر جمعیۃ علماء اسلام قصور کی زیر نگرانی تبلیغی اور تدریسی خدمات انجام دے رہا ہے۔ دو سو سے زائد طلباء و طالبات مختلف شعبہ جات مثلاً شعبۂ تجوید و قرأت، شعبۂ حفظ و ناظرہ اور دینیات وغیرہ میں زیر تعلیم ہیں

(قاری محمد شریف قصوری جامعہ قاسمیہ کوٹ مراد خاں قصور)

## مدرسہ عربیہ فیض العلوم رجسٹرڈ کھوٹہ ضلع راولپنڈی

مدرسہ ہذا میں بچے اور بچیوں کے لئے قرآن مجید حفظ و ناظرہ، قرأت و تجوید کے مطابق پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بیرونی غریب الوطن لاوارث یتیم بچوں اور بچیوں کی رہائش، خوراک لباس اور علاج کا باقاعدہ انتظام ہے۔ مخیر حضرات سے پرزور اپیل ہے کہ صدقات، خیرات وغیرہ سے مدرسہ کی اعانت فرمائیں

ناظم مدرسہ عربیہ فیض العلوم رجسٹرڈ کھوٹہ

# علمائے اسلام — اور — مودودی صاحب

— (حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی) —

(قسط نمبر ۳)

## چودھری رحمت الٰہی صاحب کی "بدزبانی" کا جواب

### [شو]رش کاشمیری کے تبصرے

[ہفت] روزہ چٹان کے مدیر شورش صاحب نے آج سے چند [سال] پہلے مودودی صاحب کے متعلق جو کچھ لکھا تھا وہ عبرت پذیر [ی] کے لئے درج ذیل ہے:-

"خدا غریق رحمت کرے جماعت اسلامی، مرحومہ [...] کے پیروؤں کی عادت مستمرہ ہے کہ جب مولانا ابوالاعلیٰ [...] اختلافی قسم کا کوئی سوال کیا جاتا ہے، تو وہ [...]کزہ قصاب لگا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اخبارات کے [...] میں بیٹھ کر تو جو کچھ لکھتے ہیں وہ ڈھکا چھپا [ن]ہیں رہتا۔ لطف یا ستم یہ ہے کہ بغیر نام کے راسلوں [...] مراسلے اور خطوط پر خطوط بھیجتے اور بھجواتے [...] جاتے ہیں۔ خبردار تم نے مودودی صاحب کے [م]تعلق زبان کھولی تو گدی سے کھینچ لی جائے گی [...] ہوگیا۔ اپنی حقیقت پہچانو...... ہم جانتے ہیں [...] مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے مقابلہ میں ہمارا علم [...] مایہ ہے۔ ہم اللہ کے گنہگار بندے اور وہ [...] کے محبوب ہیں۔ ان کی نیکیوں کا وزن ہم سے [ز]یادہ ہے۔ لیکن جب ایک بدو کو عمرؓ جیسے باجبروت [...] پر سوال کرنے کا حق حاصل ہے تو مولانا سے [...] کرنے پر ایڈیٹر چٹان گردن زدنی کیوں ہے [...]ت تو مولانا بھی تسلیم کریں گے کہ وہ (حضرت) عمرؓ [...] ی لحاظ سے کبھی ہم پلہ نہیں۔ ایڈیٹر چٹان مانتا [...] وہ بدو کے مقابلہ میں جسارت کا عشر عشیر [ن]ہیں رکھتا ہے۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کو تو یہ [ح]اصل ہے کہ وہ عمر بن عبد العزیزؒ کی ناکامی پر [...] کریں۔ امام ابو حنیفہؒ کی کوتاہیاں گنوائیں [...] شافعیؒ کے علم کو ٹوکیں۔ امام مالکؒ پر حرف [...]یں۔ امام احمد بن حنبلؒ پر انگشت نما ہوں، [...] غزالیؒ پر تنقید فرمائیں۔ امام ابن تیمیہؒ کو رگیدیں [...] مجدد سرہندیؒ کو جھنجھوڑیں۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ پر [...] ہوں۔ سید احمد شہیدؒ پر جرح کے پرچم کھولیں [...] شاہ اسمٰعیل شہیدؒ پر ناوک چلائیں، مگر مولانا [ابوالاعل]یٰ مودودی کے خلاف ہم جیسے عاجزوں کو یہ [...] کا بھی حق حاصل نہ ہو کہ ان کی تحریک علم و نظر [...] کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتی۔ ان کے پیرو کا[...] کو عام مخلوق سے بالاتر سمجھتے اور تقویٰ کے [...] میں مبتلا ہیں۔ جس سے ان میں شعوری اور غیر [شعوری] طور پر یہ زعم پیدا ہو گیا ہے کہ وہ قرونِ اولیٰ کے [...] ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں باقی مسلمانوں [کی اصلاح]ت کے لئے پیدا کیا ہے"۔

(چٹان یکم اگست ۱۹۶۰ء)

نیز آغا شورش صاحب لکھتے ہیں:-

"تجدید دین اور اصلاح دین کی تحریکیں بھی ان مباحث سے شروع ہو کر ان مباحث پر ختم ہوتی ہیں جن کا پیش آمدہ مسائل سے کوئی تعلق نہیں اور معناً نفس اسلام کو ان سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس قسم کی صحیح مثال ہمیں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور غلام احمد پرویز کی تحریروں کے انبار میں مل جاتی ہے"۔ (چٹان ۹ مئی ۱۹۶۰ء)

### جمعیۃ علماء اسلام اور مودودی

جب مودودی صاحب نے مجددین امت اور سلف اکابر ملت کو اپنے تنقیدی نشتر سے مجروح کرنے کی کوشش کی ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ اوسان کی جماعت معاصر علماء اور جمعیۃ کے اکابر کو معاف کر دیں۔ اس سلسلے میں حسب ذیل عبارتیں قابل ملاحظہ ہیں:-

(۱) ہفت روزہ ایشیا لاہور مورخہ ۲۴-اکتوبر ۱۹۶۲ء میں بعنوان "پاکستان میں شرعی سزاؤں کے نفاذ کا مسئلہ" ایک مفصل سوال درج ہے۔ جس میں یہ بھی لکھا ہے کہ ا-حال ہی میں ایک ممتاز عالم دین ممبر قومی اسمبلی نے آپ کے متعلق اس قسم کا بیان دیا ہے جو بعض جرائد میں شائع ہو چکا ہے — ان حضرات کا کہنا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں جب ہم جرائم کے انسداد کی غرض سے شرعی سزاؤں کے نفاذ کے لئے کوئی بل پیش کرتے ہیں تو الحاد پرست ممبروں کی طرف سے ہماری مخالفت اس بنیاد پر کی جاتی ہے کہ مولانا مودودی نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ پاکستان کی مخلوط سوسائٹی میں حدود اور شرعی سزاؤں کا نفاذ ظلم ہے۔ اور مولانا کی تحریریں پڑھ کر ہمیں سنائی جاتی ہیں الخ۔

اس کے جواب میں مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ....

یہ حضرات جو کھیل کھیل رہے ہیں۔ اس کی تہ میں کیا ہے۔ شرعی سزاؤں کے متعلق میری ایک عبارت کو خاص معنی پہنا کر اچھالنے اور جگہ جگہ اس کو پھیلانے کی جو خدمت وہ انجام دے رہے ہیں یہ کام فی الواقع کسی ایسے شخص ہی کے کرنے کا تھا جو پاکستان میں حدود شرعیہ کے اجراء کا دل سے خواہاں ہو؟......

سوال یہ ہے کہ اس عبارت کی اشاعت میں کر رہا ہوں یا وہ کر رہے ہیں۔ اس کو اجرائے حدود کے معاملہ میں رکاوٹ ڈالنے کا ذریعہ میں بنا رہا ہوں یا وہ بنا رہے ہیں۔ آج یہ لوگ نہایت مکاری کے ساتھ کہتے ہیں کہ، جب ہم شرعی سزاؤں کے نفاذ کے لئے کوئی بل پیش کرتے ہیں تو الحاد پرست ممبروں کی طرف سے ہماری مخالفت اس بنیاد پر کی جاتی ہے کہ مودودی نے یہ اور یہ فتویٰ دیا ہے۔ ان سے ذرا پوچھئے کہ مودودی کا یہ فتویٰ ان الحاد پرست ممبروں کے علم میں آپ لوگوں کے سوا اور کون لایا۔ آپ لوگ ہی تو ہیں جو مودودی سے انتقام لینے کے لئے اس کی ایک عبارت کو زبردستی شرعی سزاؤں کے خلاف فتوے بنا کر اچھال رہے تھے اور ہر روز اچھالے جا رہے ہیں تاکہ کوئی الحاد پرست اس کو اپنی اغراض کے لئے ہتھیار بنائے..... مجھے یقین ہو چکا ہے کہ یہ لوگ خدا اور آخرت سے بالکل بے فکر ہیں۔ بلکہ ان کے انداز گفتگو میں دیانت تو درکنار شرافت تک کے آثار نہیں پائے جاتے۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ان کی کسی بات کی طرف التفات نہیں کروں گا اور صبر کے ساتھ اپنا کام کرتا رہوں گا۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ۔

### درس عبرت

سائل نے قومی اسمبلی کے جس ممتاز عالم دین کا ذکر کیا ہے۔ وہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان اور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ہیں۔ مودودی صاحب پر لازم تھا کہ سنجیدگی سے ان کے اعتراض کا علمی جواب دیتے۔ لیکن بجائے اس کے انہوں نے حضرت مفتی صاحب اور دوسرے حضرات علماء کو مکار، بددیانت اور غیر شریف ہونے کا نعرہ لگایا۔ اور یہاں تک لکھ دیا کہ مجھے یقین ہو چکا ہے کہ یہ لوگ خدا اور آخرت سے بالکل بے فکر ہیں الخ۔ فرمائیے۔ حضرت مفتی صاحب اور دوسرے علماء نے جو اعتراض کیا ہے، کیا مودودی صاحب نے اس کا جواب دیا ہے اور جواب بھی کیا دیتے۔ جبکہ انہوں نے یہ لکھ دیا ہے کہ :- "جہاں حالات اس سے مختلف ہوں۔ جہاں عورتوں اور مردوں کی سوسائٹی مخلوط رکھی ہو..... جہاں ہر طرف بیشمار شہوانی محرکات پھیلے ہوئے ہوں۔ ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہوگا"۔ نیز لکھا ہے کہ:- جہاں یہ نظم معیشت نہ ہو۔ وہاں چور کا ہاتھ کاٹنا دوہرا ظلم ہے"۔ (تفہیمات حصہ دوم ص ۲۸۱)

چونکہ پاکستان میں بھی وہی حالات ہیں۔ جن میں مودودی صاحب کے نزدیک زنا اور چوری کی شرعی سزا دینا ظلم ہے اس لئے نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کی حالت ہے۔ مودودی صاحب نے اسی میں سلامتی سمجھی کہ علماء اسلام کو مجددانہ پچھاڑ پلا کر خاموش کر دیا جائے کہ وہ چونکہ دیانت و شرافت سے خالی ہیں اور مکار بھی ہیں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ان کی کسی بات کی طرف التفات نہ کروں گا اور صبر کے ساتھ اپنا کام کرتا رہوں گا"۔

کوئی ان سے پوچھے کہ آپ جو یقین کے ساتھ ان علمائے کرام پر خدا اور آخرت سے بالکل بے فکر ہونے کا فتوے لگاتے ہیں تو آخر اس یقین کی بنیاد کیا ہے۔ (جاری ہے)

(قسط نمبر ۲)

# مودودی صاحب کی یہود نوازی اور لارڈ ڈوزی کی تقلید

از
مولانا عطا محمد صاحب ڈیرہ اسمٰعیلخاں

★

اس اجمال کی تفصیل اس طرح پر ہے کہ شہادت عثمان کا یہودی فتنہ کا نتیجہ ہونا اور تمام صحابہ کرام کا اس کی ادنیٰ آلائش سے بری الذمہ ہونا تاریخ اسلام کا ایک واضح اور تواتر سے ثابت شدہ باب ہے۔ جس پر طبقہً بعد طبقہً امت کا عقیدہ چلا آرہا ہے۔ باوجود اس کے ایک صحیح حدیث میں اسلام میں عمومی فتن کی ابتدا اور آخر زمانہ میں ان کی انتہا اور بالخصوص شہادت عثمانی کا وقوع یہودی کی سازشوں کا نتیجہ ہونے کی اطلاع دی گئی ہے۔ اس حدیث کو مشہور صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

اول الفتن قتل عثمانؓ و آخر الفتن
خروج الدّجال والذی نفسی بیدہٖ
لا یموت رجل وفی قلبہ مثقال حبّۃ
من حب قتل عثمان الا تبع الدجال
ان ادرکہ حیّا وان لم یدرکہ آمن
بہ فی قبرہ۔

ترجمہ:۔ اسلام میں (عمومی) فتن کی ابتدا قتل عثمانؓ سے ہوگی اور ان کی انتہا خروج دجال پر ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ جس شخص کے دل میں قتل عثمانؓ کی پسندیدگی رائی کے برابر ہوگی۔ اس نے دجال کی اتباع کرنی ہوگی۔ اگر وہ اسی حالت میں مرگیا تو قبر میں دجال پر ایمان لائے گا۔

الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۰ البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۲ شرح الصدور صفحہ ۶۶ فیض الباری جلد ۲ صفحہ ۳۱۳ و صفحہ ۴۹۲

حدیث مذکور کو بغور تامل کریں۔ عمومی فتن کی ابتداء قتل عثمانؓ فرمایا۔ اور انتہا خروج دجال قرار دیا اور حکم صادر فرمایا کہ جس شخص کی شمولیت اول الفتن میں ہوگی (قتل عثمانؓ میں) اگرچہ یہ شمولیت صرف قلبی ہی کیوں نہ ہو یعنی جس شخص کے دل میں قتل عثمان کی پسندیدگی رائی کے برابر بھی آجائے تو وہ شخص شریک قتل عثمان ہوچکا۔ اگرچہ اس دور کے بعد کا ہو۔ اور ایسے شخص کی سزا یہ بیان کی کہ اس نے آخر الفتن میں بھی مبتلا ہونا ہے۔ یعنی دجال پر ایمان لے آئے گا۔ اگرچہ قبر میں ہوگا تو اس پر قبر میں ایمان لائیگا

یہاں سے قتل عثمانؓ کے جرم عظیم ہونے کا اندازہ کریں کہ ہر دور میں یہ جرم اور اس کی ادنیٰ شرکت امۃ الدّجال بنا دینے والی ہے۔ پھر دیکھئے حدیث مذکور نے تو قتل عثمانؓ کو "جرم عظیم" قرار دیا اور مودودی صاحب خود حضرت عثمانؓ کو "مجرم عظیم" بنانے کے درپے ہو رہے ہیں ؎

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بہ کجا

امتہ مسلمہ میں جس طرح ظہور الامام المہدی اور خروج الدجال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول من السماء پر اعتقاد رکھنا ضروریات دینیہ کے درجہ میں مقرر ہے اور یہ امور باحادیث متواترہ ثابت ہیں۔ اسی طرح یہ امر بھی مسلم اور متواتر ہے کہ دجال کے متبعین اولین یہودی ہوں گے تو اول الفتن اور آخر الفتن کے ربط سے واضح ہوا کہ اسلام میں عمومی فتن کی ابتدا یعنی قتل عثمانؓ اور انتہا یعنی دجال کی متابعت دونوں یہود کے کارنامے ہوں گے۔

ان حقائق کے بعد ہم یہ فیصلہ قارئین کی قوت ایمانی پر چھوڑتے ہیں کہ جو لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مجرم دکھلانے کی کوشش کریں۔ اور وہ بھی اتنا بڑا مجرم کہ جن کے خود اپنے ہی جرم سے شہادت واقع ہوئی ہو بلکہ سارا نظام خلافت راشدہ بھی پھونک دیا گیا ہو۔ کیا یہ سعی ان لوگوں کی کسی درجہ میں خدمت اسلام اور خیر خواہی اہل اسلام ہو سکتی ہے۔ یا کہ امۃ الدجال بنانے اور یہود سازی کا بڑا کارنامہ۔ نعوذ باللہ من ذالک ومن الخذلان بعد الایمان

ہم نے ابتداء مضمون میں لکھا ہے کہ جو کچھ مودودی صاحب آج بکھیر رہے ہیں۔ ان کی تخم ریزی وہ کرسی امارت پر آنے سے پہلے ہی کر چکے ہیں۔ چنانچہ اسی سنگ بنیاد یعنی خلافت وملوکیت کے متضاد ہونے کے لئے اگر ان کی تجدید و احیائے دین از صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۳۸ مطبوعہ رامپور کو بغور ملاحظہ کیا جائے تو حسب ذیل امور بین طور پر واضح ہو جائیں گے۔

(۱) خلافت راشدہ کے دور میں ہی جاہلیت اسلام کے نظام اجتماعی میں گھسنے لگ گئی تھی۔

(۲) دور خلافت ختم ہوتے ہی حکومت کی بنیاد اسلام کے بجائے جاہلیت پر قائم ہوگئی۔ پھر تخت حکومت سے لیکر مسند مشیخت تک اسی جاہلیت کا دور دورہ بصورت مسلمان کے ہونے لگا۔

یہاں سے واضح ہوتا ہے کہ خلافت کی بنیاد اسلام ہے اور ملوکیت کی بنیاد مودودی صاحب کے نزدیک صرف جاہلیت ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ دونوں منصبوں کا متضاد ہونا ہے۔

لیکن مودودی صاحب نے اپنے اسی رسالہ میں جس کی اشاعت بصورت کتابچہ کے پہلی بار فروری ۱۹۴۰ء میں ہوئی ہے (یعنی مودودی صاحب کی کرسی امارت پر آنے سے تقریباً گیارہ مہینے پہلے) یہ لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ نے اسی جاہلیت کو روکتے ہوئے اپنا سر دے دیا (تجدید مکرر مطبوعہ رامپور) جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ جاہلیت کے خلاف لڑتے رہے اور اسی معرکہ میں مظلوم شہید ہوئے ہیں۔

یہ تو تھی مودودی صاحب کی امارت سے پہلے کی رائے مگر اب ۱۹۶۵ء کے مخصوص مضامین میں ۱ جاہلیت کو اسلام میں لانے والے حضرت عثمانؓ کو دکھلا رہے ہیں۔ ۲ اور حکومت کی اساس بجائے اسلام کے جاہلیت پر رکھنے والے حضرت معاویہؓ اور ان کے ہمراہی صحابہ کرام کو بیان کر رہے ہیں۔

اور (یزید کی تقرری کے بعد) آخری نتیجہ یہ لکھا۔

"اس طرح خلافت راشدہ کے نظام کا آخری اور قطعی طور پر خاتمہ ہوگیا۔ خلافت کی جگہ شاہی خانوادوں نے لے لی اور مسلمانوں کو اس کے بعد آج تک پھر اپنی مرضی کی خلافت نصیب نہ ہوسکی"
(خلافت وملوکیت صفحہ ۱۵۳)

مودودی صاحب کے مذکورہ بالا اصول و فروع کا خلاصہ یہ ہوا کہ (۱) حقیقی اسلام تو خلافت راشدہ تک ہی محدود ہے۔ اس کے بعد سب کچھ جاہلیت کے حوالے ہوگیا ہے (۲) اسلام کو باقی رکھنے والے اور پھیلانے والے صحابہ کرام تھے۔ اور جاہلیت کو اسلام میں لاکر ساری امت کو خلافت سے محروم کرنے والے بھی صحابہ ہی تھے (نعوذ باللہ من ذالک)

مودودی صاحب کے ان سادہ لوح مسلمانوں کو اور بعض غلط دیوانوں کو متنبہ کرنا ہے جنہیں باغراض یا بلا غرض مودودی پر ایمان و فریفتگی ہے۔ انہیں دکھلانا ہے کہ مودودی صاحب کے اجتہادات ایسے خطرناک اور بھیانک نتائج پر جا منتہی ہوتے ہیں کہ جن کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف نسبت کرنا تو اسلام اور اہل اسلام کے مترادف ہے۔

رہا یہ امر کہ کیا خود مودودی صاحب ان نتائج کے معتقد بھی ہیں یا نہ تو یہ بحث ہمارے طے کرنے سے بہت دور ہے

اولاً اس لئے۔ مودودی صاحب کی علی العموم موضوعات میں متعدد تحریریں ہوا کرتی ہیں۔ جن میں حرف آخر متعین کرنا تو محال سے ہو جاتا ہے۔ علی الخصوص جبکہ انہوں نے نظریات و اعتقادات قائم کرنے کے لئے ایک نرالا قاعدہ وضع ہوا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"حکومت کے بغیر کسی نظریہ و ضابطہ کو پیش کرنا یا کا معتقد ہونا محض بے معنی ہے"۔

(تجدید و احیاء صفحہ ۳ مطبوعہ رامپور)

ثانیاً اس لئے کہ تجربہ شاہد ہے کہ ہر دجل کرنے والا (یعنی حق و باطل کو ملا کر مطلب برآری کرنے والا یا حق اوڑھ کر باطل کی اشاعت کرنے والے کا خلاصہ ہے کہ قول و عمل کے تضاد کے باوجود خود اس کے اقوال میں بھی تضاد ہوگا۔ ایسے لوگوں کا صحیح جواب بھی یہی ہے کہ ان کو تضاد کا آئینہ دکھلا دیا جائے کہ ؎

دجال را ہم بعصائے دجال باید کشت

# تجدیدِ سبائیت

صفحہ ۲ سے آگے

کتب اور کتاب اللہ کے لقب سے بجا طور پر ملقب ہے۔ اس کے متعلق بھی علامہ ابن
اللہ نے منہاج الاعتدال میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ اس کی روایتیں اس لیے صحیح نہیں ہیں
بخاری کی جمع کی ہوئی ہیں۔ بلکہ ان پر اس لیے اعتماد و وثوق ہے۔ کہ وہ امام بخاری کی
سے بہت پہلے ہی صحیح تھیں اور عام طور پر محدثین میں مقبول و مشہور تھیں۔ گویا بخاری
روایتوں پر اعتماد امام بخاری رحمتہ اللہ کی جلالت شان پر اعتماد کی وجہ سے نہیں ہے
صحت شہرت و مقبولیت کی بنا پر ہے۔ بلکہ خود امام بخاری پر اعتماد اور ان کی جلالت
قدر ان روایتوں کو جمع کرنے پر مبنی ہے۔

جس شخص میں ذرا سی بھی فہم ہے۔ اور وہ تعصب کا مریض نہیں ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ
کے مؤلفین کی عظمت و قدر سے۔ ابن الاثیر، ابن حجر، ابن سعید و امثالہم کی عظمت
کیا نسبت ہے؟ جب ان رفیع المرتبت حضرات کی جمع کردہ روایتوں کو آنکھ بند
ان کے اعتماد پر قبول کرنے کے لیے ہم مجبور نہیں ہیں۔ بلکہ علماء برابر ان پر تنقید
ہیں۔ تو علامہ ابن حجر و ابن الاثیر و امثالہم ان کے مقابلہ میں کیا چیز ہیں۔ جن کی کتاب کی
آنکھ بند کر کے قبول کر لیا جائے؟ خصوصاً جب کہ ان کی کتاب میں کسی روایت کا
اس کی دلیل بھی نہ ہو کہ وہ ان کے نزدیک مقبول بھی ہے۔ ان کی نقل کردہ روایتوں میں
انہیں قبول کر لیں گے جو مقبولیت کے معیار پر پوری اتریں گی۔ اور ان سب روایتوں
گے۔ جو اس کسوٹی پر کھوٹی ثابت ہوں گی۔ خواہ وہ ابن حجر کی کتابوں میں ہوں یا
یا ابن سعد وغیرہ کی کسی کتاب میں؟ اور اس رد روایت سے ان کی کتابوں کے
کو دفتر لایعنی اور جھوٹ کی پوٹ کیوں نہ کہنا پڑے؟

لطیف، یہ ہے کہ مودودی صاحب احادیث پر نقد کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بخاری
بھی ان کی تنقید کی زد سے نہیں بچ سکی۔ ضعف سند ہی نہیں، محض درایت کی
حدیث کو رد کر دینے میں بھی انہیں کوئی باک نہیں ہوتی۔ "حق رجال سے بالاتر ہے"
انبیاء کے علاوہ کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھا جائے۔ یہ ان کی جماعت کے مسلمہ اصول
ہیں۔ مگر یہاں پہنچ کر ان سب کو بھول جاتے ہیں۔ اور اس کی تلقین کرتے ہیں کہ
ابن جریر، ابن الاثیر و امثالہم کی نقل پر ایمان لانا چاہیئے۔ اور ان کی ہر روایت
کر لینا چاہیئے۔ جس سے کسی صحابی پر جرح ہوتی ہے۔

"در ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے"

اس تناقض کو بغض صحابہ کا کرشمہ نہ کہا جائے۔ تو اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

مورخین کی کورانہ تقلید کا جو نظریہ مودودی صاحب پیش فرما رہے ہیں
تقویت و تائید کے لیے مزید ارشاد ہوتا ہے:۔

اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ یہ لوگ ان مجروح راویوں کے تمام بیانات
آنکھیں بند کر کے قبول کرتے چلے گئے ہیں۔ در اصل انہوں نے نہ
ان لوگوں کے تمام بیانات کو رد کیا ہے۔ اور نہ سب کو قبول کر لیا
ہے۔ وہ ان میں سے چھانٹ چھانٹ کر صرف وہ چیزیں لیتے
ہیں۔ جو ان کے نزدیک نقل کرنے کے قابل ہوتی ہیں۔ جن کی تائید
میں بہت سا دوسرا تاریخی مواد بھی ان کے سامنے ہوتا ہے۔ اور
جن میں سلسلہ واقعات کے ساتھ مناسبت بھی پائی جاتی ہے۔

اس لیے کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ کہ ابن سعد، ابن عبدالبر، ابن کثیر
ابن جریر، ابن حجر، اور ان جیسے دوسرے ثقہ علماء نے اپنی کتابوں
میں جو حالات مجروح راویوں سے نقل کیے ہیں۔ ان کو رد کیا جائے یا
جو باتیں ضعیف یا منقطع سندوں سے لی ہیں۔ یا بلا سند، بیان کی
ہیں۔ ان کے متعلق یہ رائے قائم کر لی جائے۔ کہ وہ بالکل بے سر و
پا ہیں۔ محض گپ ہیں۔ اور انہیں بس اٹھا کر پھینک ہی دینا چاہیئے
ص ۳۱۹

گویا مودودی صاحب کے نزدیک انبیاء کے علاوہ جو لوگ تنقید سے بالاتر ہیں۔ وہ
یہ مؤلفین تاریخ ہیں۔ جن کا تذکرہ مودودی صاحب نے کیا ہے۔ چونکہ انہوں نے اپنے
علم لدنی کی بناء پر پہلے ہی روایتوں کو چھانٹ لیا ہے۔ اس لیے اب ان کی چھٹی ہوئی
روایتوں پر نقد و بحث کیلئے کوئی وجہ جواز نہیں باقی رہی اور اب ہمیشہ کے لیے اس کا
دروازہ بند ہو چکا ہے۔ مودودی صاحب کا یہ اصول جو خود ان کے دوسرے قول و عمل
سے ٹکراتا ہے۔ دنیا کے کسی سمجھ دار آدمی کے نزدیک قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب کا یہ دعویٰ کہ مذکورہ بالا مصنفین نے جو تاریخی
روایتیں اپنی کتابوں میں درج کی ہیں۔ وہ چھانٹ چھانٹ کر درج کی ہیں۔ ایسا دعویٰ
ہے کہ جسے وہ قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔ بلکہ بالکل خلاف واقعہ ہونے کے
ساتھ مغالطہ بھی ہے۔ ان کتابوں میں بعض روایتوں پر تنقید بھی ملتی ہے۔ لیکن اس سے یہ
کلیہ اخذ کرنا کہ ہر روایت انہوں نے جانچ پرکھ کر ذکر کی ہے۔ بالکل غلط اور فریب کارانہ
استدلال و استنباط ہے۔ تاریخ تو تاریخ ان لوگوں نے تو احادیث نقل کرنے میں بھی
نقد و احتیاط سے کام نہیں لیا ہے۔ اور صرف ضعیف ہی نہیں احادیث موضوعہ تک
ان کی کتابوں میں ملتی ہیں۔ جس شخص نے ان کتابوں کا مطالعہ سمجھ کر کیا ہے۔ وہ ہمارے اس
قول کی تصدیق پر مجبور ہو گا۔

مثلاً گزشتہ صفحات میں ہم نے البدایہ والنہایہ کے حوالہ سے یہ روایت
نقل کی ہے۔ کہ جنگ جمل کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر والوں
کو حکم دیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ علیہا التسلیم کے اونٹ کے پرکاٹ دیئے
جائیں۔ یہ روایت خود اپنی تکذیب کر رہی ہے۔ جو شخص بھی حضرت علی مرتضیٰؓ کے مرتبہ علیٰ
سے واقف ہے۔ ہرگز اسے باور نہیں کر سکتا۔ کہ انہوں نے ام المومنین حرمتہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ بے ادبی و گستاخی کی ہو گی۔ کیا مودودی صاحب علامہ ابن کثیر
کے اعتماد پر اس روایت کو صحیح تسلیم کرنے کے لیے تیار ہیں؟ یقیناً یہ روایت موضوع
اور جھوٹی ہے۔ اور کسی سبائی نے اپنی خباثت کو جائز قرار دینے کے لیے حضرت شیر
خدا پر یہ افترا کیا ہے۔ اسی طرح "تلک الغرانیق العلی" والی روایت جسے قاضی
عیاض وغیرہ بہت سے اکابر علماء نے موضوع اور زندیقوں کا افترا قرار دیا ہے' "تاریخ
طبری" میں متعدد سندوں سے ذکر کی گئی ہے۔ بعض مفسرین نے اپنی تفسیروں میں بھی
یہ روایت نقل کی ہے۔ کیا ان صاحبان کے اعتماد پر اس روایت کو صحیح تسلیم کر لیا جائے
گا۔ حالاں کہ اس روایت کا سراپا کذب و افترا ہونا اظہر من الشمس ہے۔

اسی طرح سے ایک اور نمونہ ملاحظہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کا ایک واقعہ یہ ہے۔ کہ کعبہ شریف کی مرمت
ہو رہی ہے۔ اور آں حضورؐ بھی سب کے ساتھ پتھر ڈھونے میں شریک تھے۔ اپنے
چچا حضرت عباسؓ کے کہنے پر آپ نے اپنے تہ بند کا کچھ حصہ سر مبارک پر رکھ لیا تاکہ
پتھروں کی رگڑ نہ لگے۔ جس کی وجہ سے کچھ برہنگی ہو گئی۔ اس پر آپ فرط حیاء سے بیہوش ہو گئے

باقی آئندہ

WEEKLY REGD. L. No

রজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price 25 paisse

جلد ۱۰ مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۳۷ پیسے

بزرگانِ دین کے فرمودات

# ذکر و فکر

## عارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری رحمۃ اللہ علیہ

سلوک و تصوف اور اسکی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا

اللہ تعالیٰ کی محبت اور ہر وقت اس کا اور اس کی رضاء کا دھیان رہنا۔ اور اس کی طرف سے کسی وقت غافل نہ ہونا۔ یہ کیفیتیں دین میں مطلوب ہیں۔ اور قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے بغیر ایمان اور اسلام کامل ہی نہیں ہوتا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دین کی تعلیم و تربیت کی طرح یہ ایمانی کیفیتیں بھی آپ کی صحبت ہی سے حاصل ہوجاتی تھیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ صحبت سے صحابہ کرام کی صحبتوں میں بھی یہ تاثیر تھی۔ لیکن بعد میں ماحول کے زیادہ بگڑ جانے اور استعدادوں کے ناقص ہوجانے کی وجہ سے اس مقصد کے لیے کاملین کی صحبت بھی کافی نہ رہی۔ تو دین کے اس شعبہ کے اماموں نے ان کیفیات کے حاصل کرنے کے لیے صحبت کے ساتھ ذکر و فکر کی کثرت کا اضافہ کیا۔ اور تجربہ سے یہ تجویز صحیح ثابت ہوئی۔ اسی طرح بعض مشائخ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کے احوال کا تجربہ کر کے ان کے نفس کو توڑنے اور شہوات کو مغلوب کرنے اور طبیعت میں مناسبت پیدا کرنے کے لیے ان کے واسطے خاص خاص قسم کی ریاضتیں اور مجاہدے تجویز کیے۔ اسی طرح ذکر کی تاثیر بڑھانے کے لیے اور طبیعت میں رقت اور یکسوئی پیدا کرنے کے لیے ضرب کا طریقہ نکالا گیا۔ تو ان میں سے کسی چیز کو بھی مقصود اور مامور بہ نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ یہ سب کچھ علاج اور تدبیر کے طور پر کیا جاتا ہے۔ اور اسی لیے مقصد حاصل ہوجانے کے بعد یہ سب چیزیں چھڑا دی جاتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ائمہ طریق اپنے اپنے زمانہ کے حالات اور اپنے تجربوں کے مطابق ان چیزوں میں رد و بدل اور کمی بیشی بھی کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ ایک ہی شیخ مختلف طالبوں کے لیے ان کے خاص حالات اور ان کی استعداد کے مطابق الگ الگ اعمال و اشغال تجویز کر دیتا ہے۔ اور بعضے ایسی اعلیٰ استعداد والے بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں اس طرح کوئی ذکر و شغل کرانے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو یونہی نصیب فرما دیتا ہے۔ اس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان سب چیزوں کو صرف علاج اور تدبیر کے طور پر ضرورتاً کیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے موقع پر فرمایا۔ کسی کو نہ میں بیٹھ کر کسی کا نام لیا جائے۔ تو مسمّٰی سے محبت ہوجائے گی۔ جب انسان کثرت سے اللہ کا نام لیتا ہے۔ تو اللہ کی محبت ہوجاتی ہے۔ جو کہ نیکیوں کی جڑ ہے۔ اصلاح کا انحصار کثرتِ ذکر اور صحبت پر ہے۔ فرمایا کہ صحبت ضروری ہے محبت کے ساتھ۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود عرب میں نہ آتے بلکہ قرآن شریف لکھا ہوا آجاتا۔ تو اس طرح سے اصلاح نہ ہوتی۔ فرمایا کہ بعد زمانہ کی وجہ سے صحبت کمزور ہوگئی۔ اس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے اہل اللہ نے ذکر اور اذکار اور مراقبہ جاری کیا۔ جو کہ بالہامِ الٰہی اولیاء پر منکشف ہوئے۔

خدا معلوم لوگ تصوف کو کیا سمجھتے ہیں۔ تصوف تو بس اخلاص اور عشق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور جو کام عشق کی طاقت اور اخلاص کی برکت سے ہوتا ہے۔ وہ اس کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ تو دراصل تصوف ضروری نہیں ہے۔ بلکہ عشق اور اخلاص پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کو اس کے حاصل کرنے کا اس سے بھی آسان اور مختصر کوئی اور راستہ معلوم ہوجائے تو مبارک ہے۔ وہ اسی راستہ سے حاصل کرلے اور ہم کو بھی بتائیے۔ ہم تو اسی راستہ کو جانتے ہیں۔ جس کا اللہ کے ہزاروں صادق بندوں نے سینکڑوں برس سے تجربہ کیا ہے۔ جس میں سینکڑوں وہ بھی تھے۔ جو دین کے اس شعبہ کے مجتہد بھی تھے۔ اور صاحبِ الہام بھی تھے۔ ایک اور موقعہ پر فرمایا۔ کہ صحبت کا اثر ایک مسلمہ چیز ہے۔ جس طرح ہر چیز میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک خصوصیت رکھی ہے۔ اسی طرح صحبت اور محبت کا بھی ایک خاصہ ہے۔ صحبت کا اثر تو اتنی بدیہی چیز ہے۔ کہ عام لوگ بھی جانتے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنے بچوں کو کہا کرتے ہیں۔ کہ دیکھو برے لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔ اور ہمیشہ اچھے لوگوں کے پاس بیٹھنے کی تلقین کیا کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اور محبت کا یہ خاصہ ہے۔ کہ محبوب کے سینہ کی چیز محب کے سینہ میں لے آتی ہے۔ (باقی آئندہ)

## قطب العالم حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰ محرم ۱۳۳۴ھ کو رائےپور میں مدارس قرآنیہ کے مدرسین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہر آیت پر حافظ کا ایک ایک درجہ بڑھایا جاتا ہے اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ اگرچہ دنیا میں وزیر امیر بادشاہ بھی ہیں۔ لیکن جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی نعمت دی ہو۔ اور وہ یوں سمجھے کہ مجھ سے زیادہ دنیا میں اور کسی کو نعمت ملی ہے۔ تو اس نے گویا قرآن پاک کی قدر نہیں کی۔ جو کوئی کسی نعمت کی قدر نہیں کرتا۔ اور شکریہ ادا نہیں کرتا۔ تو رحمت نہیں رہتی۔ بلکہ زحمت ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ط

اگر تم شکر کرو گے تو میں اور زیادہ کروں گا۔ اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے حق تعالیٰ شانہٗ کی اتنی بڑی نعمت کی قدر نہ کرنا۔ بڑا کفرانِ نعمت ہے۔ اسی واسطے ناقدر کی نسبت حدیث شریف میں یہ مضمون آیا ہے۔ کہ نااہل کو علم سکھلانا ایسا ہے۔ کہ جیسے خنزیر کو موتیوں کا ہار پہنانا۔ بھلا خنزیر کی صورت پر موتیوں کا ہار کیا پھبے گا۔

اپنے خیال میں یوں آرہا ہے کہ نااہل سے وہ لوگ مراد ہیں کہ جن کو علم قرآن کی نعمت عطا فرمائی جاوے اور وہ قدر نہ سمجھیں۔ جس کسی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک عطا فرمایا۔ اور وہ قدر نہ کرے۔ تو بس ایسی ہی مثال ہے۔ جیسا کہ خنزیر کی ہے۔ حقیقت میں سوچ کے دیکھ لیجئے کہ یہ قرآن پاک کیا شئے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کے لانے والے ہیں۔ اور حق تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس نعمت کا کوئی مول نہیں۔ اتنی بڑی نعمت پر قدر دانی نہ کرنا بڑا کفرانِ نعمت ہے۔ کسی بزرگ کا شعر ہے۔

قیمتِ خود ہر دو عالم گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

حقیقت میں یہ اتنی بڑی نعمت ہے۔ کہ دونوں جہان دیکر بھی سستا ہے۔ سمجھتے بھی ہو۔ کہ جس سینے میں قرآن شریف بھرا ہوا ہو۔ وہ کس سینہ کے مشابہ ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے مشابہ ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی ہو۔ اسے چاہیئے کہ تمام دنیا سے مستغنی ہوجائے۔ اگر وہ پانچ دس روپے کی آمدنی والوں کا محتاج بنا رہے۔ تو یہ ناقدر دانی ہے۔

(مرسلہ مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر میانوالی)

ترجمانِ اسلام
پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۲۵ پیسے
یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

# مضامین و مراسلے

## مرکز اسلام میں قادیانی ریشہ دوانیاں

(از مولانا لال حسین صاحب اختر مبلغ اسلام)

امسال جنہ مرزائی ظفر اللہ خاں کی قیادت میں حج بیت اللہ کے ایام میں حجاز مقدس پہنچے۔ حج تو محض بہانہ تھا، اصل غرض مرکز اسلام میں مرزائی لٹریچر کی تقسیم واشاعت اور مسلمانان عالم میں ارتداد پھیلانا تھا۔ حجاز مقدس سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ اس گروہ نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں گمراہ کن لٹریچر تقسیم کیا۔

قادیانیوں کی اس نازیبا حرکت سے مسلمانان عالم اس قدر مشتعل اور متاثر ہوئے کہ مکہ مکرمہ کے مشہور روزنامہ "الندوہ" نے اپنی ۲۸ ذی الحجہ مطابق ۸ اپریل ۶۷ء کی اشاعت میں "ماھی القادیانیۃ" کے زیر عنوان چھ کالمی سرخی جمائی اور کفر مرزا غلام احمد قادیانی اور تردید عقائد قادیانیہ پر طویل مقالہ شائع کیا جس میں قادیانی نبوت کا پول کھول کر رکھ دیا اور لکھا کہ قرآن وحدیث اور علماء کرام کے فتوے کے پیش نظر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا (پ التوبۃ)

ترجمہ: اے ایمان والو! یقیناً مشرک ناپاک ہیں۔ اپنے اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آئیں۔

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعیان نبوت کاذبہ اور ان کے معتقدین بوجہ ارتداد مشرکین سے زیادہ نجس ہیں لہٰذا انہیں حرمین الشریفین میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ قبل ازیں خود سعودی حکومت نے مرزائیوں کو برداشت نہیں کیا تھا۔ لیکن امسال شاہ فیصل نے ظفر اللہ خاں اور اس کے مرزائی ساتھیوں کو حجاز مقدس میں داخلہ کی اجازت دے دی۔ مندرجہ ذیل دو حوالے اس کے لئے کافی ہیں:۔

(۱) قادیان ارض حرم ہے

امت قادیانیہ قادیان کو ارض حرم سمجھتی ہے۔ جیسا کہ اُن کے نبی مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:۔

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
(درثمین اردو صہ ۵۲)

(۲) کعبہ کے نفلی حج سے قادیان میں زیادہ ثواب ہے

مرزائیوں کے نبی مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:۔

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ (قادیان میں) نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے۔ غافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی"۔

(آئینہ کمالات اسلام صہ ۳۵۲)

## مرزائیوں کی شر انگیز کارستانیاں

ہمارے پاس ضلع مظفر گڑھ سے ایک خط موصول ہوا ہے جو بعینہٖ درج ذیل ہے:۔

مکرمی ومحترمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ عرض خدمت اینکہ شہر علی پور ضلع مظفر گڑھ میں مرزائیوں نے مسلمانوں کے خلاف ایک بڑا طوفان برپا کر رکھا ہے اور مسلمانوں کے بچوں کو ورغلاتے ہیں اور برسر بازار مناظرہ کا چیلنج کرتے ہیں اور ہمارے علماء کرام کو گالیاں دیتے ہیں۔ اور اپنی دکانوں پر مناظرہ کا تحریری چیلنج کرتے ہیں اور پمفلٹ بھی تقسیم کرتے ہیں۔ اگر ہم جوابی کارروائی کرتے ہیں۔ تو مرزائی افسران بالا کو جھوٹی درخواستیں دے کر علماء کرام کو تنگ کرتے ہیں۔ خاص کر پچھلے دنوں تھانیدار خواجہ صغیر احمد تھانہ علی پور کی شہ پر کرتے ہیں۔ کیونکہ سب انسپکٹر پولیس علی پور نے کئی دفعہ علماء کرام کو بلوا کر دھمکایا اور یہاں تک کہا تھا کہ اگر تم نے مرزائیوں کو تنگ کیا تو تمہارا عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے گا اور تمہیں علی پور میں رہنے نہیں دیا جائے گا۔ یہ تمام شکایات ہم افسران بالا تک پہنچا چکے ہیں مگر اس کا ردِ عمل کوئی نہیں ہوا۔ براہ کرم مہربانی فرما کر ہمارے حال پر رحم فرمائیں، اور جواب سے مطلع فرمائیں اور دیگر قسم کی امداد فرما کر عند الناس مشکور وعند اللہ ماجور ہوں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔ اور اگر ہو سکے تو افسران بالا تک ہماری فریاد پہنچا دیں اور جواب سے مطلع فرمائیں۔

مشتاق احمد خطیب۔ عبد الحبیب۔ مرزا محمد شفیق۔ اللہ بخش مدرس مدرسہ فیض العلوم علی پور

(نوٹ) آپ مہربانی فرما کر مولانا محمد علی صاحب جالندھری سے رجوع فرمائیں۔ ہم ان کی ہر ممکن مدد کریں گے (ترجمان)

## مساجد کے انتظام سے محکمہ اوقاف کی مجرمانہ غفلت

یوں تو جب سے محکمہ اوقاف وجود میں آیا ہے اس کی کارکردگی اور رجحان قابل اطمینان نہیں رہے ہر جگہ دیندار افراد کو اس سے شکایت پیدا ہوئی۔ لیکن کچھ دنوں سے محکمہ اوقاف کا طرز عمل یکطرفہ اور جانبدارانہ بن گیا ہے۔ ایسا گمان گذرتا ہے کہ کسی سوچی سمجھی اسکیم کے تحت کارروائیاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔

بعض مقامات سے ایسے خطیبوں کے معطل کئے جانے کی خبریں آئی ہیں جن کی مقامی حیثیت اور علمیت بلند ومسلمہ ہے۔ بعض جگہ ایسے خطیبوں کے تبادلے کرنے کی کوشش کی گئی جن کی مقبولیت اپنے حلقوں میں غیر معمولی تھی۔ ایک ہی مکتبہ فکر کے علماء کو ہدف بنانے کی بھی مثالیں سامنے آئی ہیں۔

علاوہ ازیں مساجد کے انتظامات کی طرف سے غفلت وکوتاہی کے پریشان کن واقعات بھی پیش آتے ہیں جس کا ایک شاہد درج ذیل مکتوب ہے۔ جو سرگودھا کی جامع مسجد گول چوک کے نمازیوں کی طرف سے دفتر میں موصول ہوا ہے۔

محکمہ اوقاف کی طرف سے اپنی ذمہ داریوں سے غفلت کی یہ بدترین مثال ہے اور دینی حلقوں کو مایوس ومضطرب کرنے کا افسوسناک رویہ ہے۔

بخدمت جناب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

جناب عالی! آپ کو معلوم ہے کہ سرگودھا کی گول چوک والی جامع مسجد جو محکمہ اوقاف کے قبضہ میں سات سال سے ہے۔ جس کی ماہوار آمدنی سات ہزار روپیہ اور سالانہ تقریباً ۸۴ ہزار روپیہ ہے۔ لیکن اتنی آمدنی کے باوجود مسجد کی ضروریات میں سے کوئی بھی ایک ضرورت ابھی تک محکمہ اوقاف نے پوری نہیں کی۔ حالانکہ محکمہ کو ہر سال درخواست دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ہماری درخواست فیلڈ مارشل محمد ایوب تک اور گورنر جنرل محمد موسےٰ تک بھی پہنچیں۔ جن کی رسیدیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ لیکن اُن کا بھی کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ ہمیں ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ مسجد کی سال کی آمدنی جو تقریباً ۸۴۰۰۰ ہزار روپیہ ہے کہاں جاتی ہے۔ مسجد کی دکانیں بھی گر رہی ہیں پانی کا مسجد میں کوئی خاص انتظام نہیں ہے۔ کچھ ہے تو اس پر سایہ بالکل نہیں ہے۔ گرمی شدت کی پڑ رہی ہے جس کی وجہ سے دھوپ میں بیٹھ کر وضو کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ پنکھوں کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ بجلی بھی نہیں ہے غرضیکہ مسجد کی بہت سی ضروریات ہیں جو پوری نہیں کی جاتیں۔ لہٰذا ہم آپ سے التماس کرتے ہیں کہ آپ اس معاملہ میں مناسب قدم اٹھائیں۔ ورنہ یہ مساجد اس طرح سنسان بن جائیں گی۔ فقط والسلام

ہم نے اب تک جتنی درخواستیں بھیجی ہیں۔ اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱) گورنر صاحب مغربی پاکستان رجسٹری ۱۰/۱۲/۶۶
(۲) ایڈمنسٹریٹر مغربی پاکستان سنٹرل زون اوقاف لاہور ۱۰/۱۲/۶۶
(۳) ایڈمنسٹریٹر سنٹرل زون لاہور ۱۰/۱۲/۶۶
(۴) چیف منسٹریٹ صاحب دفتر لاہور ۱۲/۱۰/۶۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ، ۹ ؍جون ۱۹۶۷ء

# پردہ اُٹھ رہا ہے

## سفید سامراج کے دوست

یہ بات نہائت شدت کے ساتھ حیرت انگیز طور پر محسوس کی جا رہی ہے کہ عالم اسلام کے خلاف اسرائیل اور سفید سامراج امریکہ و برطانیہ نے جو کھلا جارحانہ رویہ اختیار کیا ہوا ہے اور اس ناپاک رویہ کا مقابلہ کرنے کے لئے صدر ناصر اور اُن کی قیادت میں عرب و افریقہ کے مسلم ممالک جس طرح سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صف آرا ہوتے ہیں۔ اس موقعہ پر اخوان، ان کے سرخیل سعید رمضان اور ان کے پاکستانی ایجنٹ ظفر احمد انصاری وغیرہ کیوں خاموش ہیں، اور ان کے منہ سے اسرائیل کی جارحیت اور سفید سامراج امریکہ و برطانیہ کی اسرائیل نوازی، عرب و اسلام دشمنی کے خلاف کیوں ایک لفظ بھی نہیں نکل رہا ہے۔ کیا ان کے اسلام کا سارا مشن صرف ناصر کو بدنام کرنے اُسے اسلام دشمن اور یہود ایجنٹ ثابت کرنے کے لئے تھا۔ اور چونکہ اب واقعات نے ان کے جھوٹے پروپیگنڈا کی قلعی کھول دی ہے۔ اس لئے وہ چُپ سادھ گئے ہیں، حتیٰ کہ انہیں اب اسرائیل، امریکہ و برطانیہ کی کھلی اسلام دشمنی اور عرب دشمنی تک نظر نہیں آ رہی اور مسلمانوں کے ان ازلی دشمنوں سے ناصر کا جرأت مندانہ مقابلہ ایک آنکھ انہیں نہیں بھا رہا۔ کیا اسلام کے ان کے پچھلے نعرے محض نمائشی تھے یا سفید سامراج سے اپنا تعلق انہیں اتنا عزیز ہے کہ اس نازک اور پُرخطر گھڑی کے موقعہ پر بھی وہ نہ اس کی مذمت کر سکتے ہیں نہ ناصر کی حمایت میں ایک لفظ ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

## مودودی صاحب کا پہلودار بیان

مودودی صاحب نے دو ہفتہ کی معنی خیز خاموشی کے بعد یکم جون ۱۹۶۷ء کو ایک بیان جاری کیا ہے، لیکن وہ بھی ناصر کی حمایت سے یکسر خالی ہے۔ اور جس انداز سے اس بیان میں موجودہ حالات پر تبصرہ کیا گیا ہے، اس کی تہہ سے صاف صاف یہ افسوس جھلکتا نظر آ رہا ہے کہ امریکہ و برطانیہ کیوں مسلمانوں کی دوستی حاصل کرنے میں ناکام نظر آ رہے ہیں اور روس کیوں عربوں و مسلمانوں کا حامی و رفیق بن گیا ہے۔ اپنے اس بیان میں انہوں نے بالواسطہ طور پر مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ امریکہ و برطانیہ سے رشتۂ دوستی استوار کرنے کی آخری بار اور کوشش کر دیکھو۔ فرماتے ہیں:۔

"اب وقت آ گیا ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان ان دونوں طاقتوں (یعنی امریکہ و برطانیہ) کو صاف خبردار کر دیں کہ تمام یہودیوں اور مسلمانوں کی دوستی بیک وقت حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر یہودیوں کی حمایت میں مسلمانوں پر تمہاری زیادتیوں کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو دنیا کے ہر مسلمان کو تم اپنا دشمن پاؤ گے"

(نوائے وقت یکم جون ۱۹۶۷ء)

گویا اب بھی امریکہ اور برطانیہ کو خبردار کرنے کی مہلت باقی ہے اور مسلمانوں کی دوستی کا لالچ انہیں دیا جا سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی بیان سے یہ بھی ظاہر ہے، کہ مودودی صاحب کو عربوں کے کاز سے روس و چین کی حمایت و اعانت گوارا نہیں اور وہ انہیں اس موقعہ پر بھی یہ مشورہ دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر سفید سامراج سے تمہاری نہیں بن رہی تو سرخ استعمار سے بھی کٹ جاؤ۔ ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"خدا کرے یہ ہی مصیبت مسلمان قوموں کی آنکھیں کھول دے اور وہ سرخ و سفید استعمار کی کشمکش کے اس دور میں اپنے وجود کی حفاظت کے لئے اسلامی رشتے کی بنیاد پر متحد ہو جائیں ورنہ بین الاقوامی شاطروں کی بازی کے مہرے بن کر انہیں آئے دن ایسے ہی حالات سے سابقہ پیش آتا رہے گا۔ جس سے وہ دوچار ہیں"۔

(نوائے وقت یکم جون ۱۹۶۷ء)

اس موقعہ پر بھی جبکہ امریکہ اور برطانیہ علانیہ اسرائیل کی حمایت و مدد کر رہے ہیں اور عربوں و دنیا بھر کے مسلمانوں کو دھمکیاں دے رہے ہیں اور اس کے برعکس روس واضح طور پر عربوں کا ساتھ دے رہا ہے۔

سرخ و سفید استعمار کا ایک ساتھ اور ایک ہی حیثیت کے ساتھ ذکر عربوں کے کاز کو جان بوجھ کر نہیں تو نادانی کے ساتھ نقصان پہنچانے کی کوشش کے مترادف ہے اس نصیحت کے اور بھی مواقع بعد میں آ سکتے تھے اس موقعہ پر جبکہ اسلام اور مسلمانوں کا تاریخی دشمن اور حریف عیسائی سامراج، یہودی استعمار کو ساتھ لے کر عرب پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ اگر اس کے خلاف روس و چین مسلمانوں کی حمایت و رفاقت کا کردار انجام دیتے ہیں تو معمولی سی بھی سیاسی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص اسے غنیمت سمجھے گا اور اسے خوش آمدید کہے گا نہ یہ کہ اسے بھی رد کر کے اپنے آپ کو کلیتہً امریکہ و برطانیہ کے رحم و کرم کے سپرد کر دے۔

اسلامی رشتے کی بنیاد پر متحد ہونے کا بھی یہ ہی عملی موقعہ ہے اور مقام شکر ہے کہ مسلمان ملک ایک دوسرے کے قریب ہو رہے ہیں۔ اسرائیلی جارحیت اور امریکی و برطانوی سامراجیت کے بد عزائم کو سب نے محسوس کر لیا ہے۔ لیکن مودودی صاحب نے اپنے بیان میں قبرص کا ذکر کر کے اس رشتۂ اتحاد پر ہی ایک ضرب لگائی ہے آخر قبرص کے ذکر کا یہ کیا موقعہ تھا جبکہ خود ترکی نے اُسے نہیں چھیڑا ہے۔

خدانخواستہ اگر یہ بحث چل نکلے تو مصر اور عرب بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ نہر سویز پر برطانوی، اسرائیلی حملے کے وقت ترکی اور ایران نے علانیہ مصر کے خلاف انگریزوں کا ساتھ دیا تھا بلکہ خود اسرائیل کے وجود کے بارے میں عرب یہ کہہ سکتے ہیں کہ ترکی اور ایران نے پہلے دن اسرائیل کا وجود عربوں کے احتجاج کے باوجود تسلیم کیا اور اس سے سفارتی تعلقات قائم کئے۔ اس طرح کی تلخ باتیں چھیڑ کر کبھی بھی اسلامی اتحاد کا رشتہ استوار نہیں کیا جا سکتا۔ کم از کم مودودی صاحب کو قبرص کی بات کرتے وقت اتنا تو سوچ لینا چاہیئے تھا

لیکن درحقیقت ان کے نزدیک مشرق وسطیٰ کا یہ سارا معرکہ حق و باطل کی جنگ ہی نہیں ہے بلکہ وہ اسے محض بین الاقوامی شاطروں کی بازی بتاتے ہیں، جس کے عرب ملک مہرے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"ورنہ ان بین الاقوامی شاطروں کی بازی کے مہرے بن کر انہیں آئے دن ایسے ہی حالات سے سابقہ پیش آتا رہے گا، جس سے وہ آج دوچار ہیں"۔ (یکم جون ۱۹۶۷ء)

عربوں کی جدوجہد اور سرگرمیوں کے بارے میں بین الاقوامی شاطروں کی بازی کے مہرے ہونے کا تصور ایک ایسا انداز فکر ہے۔ جس میں اسرائیلی اور امریکی و برطانوی سامراج کے خلاف عربوں کی صف آرائی کی مخلصانہ حمایت و اعانت کا سراغ ڈھونڈ ڈھونڈ کر بھی نہیں ملے گا۔

اگر حالات کے بدلے ہوئے رخ سے مجبور ہو کر اتنی تاخیر کے بعد مودودی صاحب نے بعض ذہنی تحفظات رکھ کر ایک بیان جاری کر دیا ہے تو ممکن ہے آئندہ حالات کے دباؤ سے مجبور ہو کر وہ اس معرکہ کو کفر و اسلام کا معرکہ بھی کہہ دیں، لیکن کون نہیں سمجھے گا کہ اس میں مصلحت وقت کا کتنا دخل ہے

کیا اس طرح کے کردار اور قول و عمل کے مظاہرے کے بعد بھی وہ لوگ قابل ملامت ہوں گے۔ جو اخوان، ظفر احمد انصاری، سعید رمضان، مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو سفید امریکی سامراج کی موافق یا کم از کم مخالف نہ قرار دیں۔

اور کیا اخوان کے افراد کی موجودہ پراسرار خاموشی دیکھنے کے بعد بھی صدر ناصر کو مطعون کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے اخوان کے خلاف سخت گیر اقدام کیوں اٹھائے

تھے۔ اگر مصر سے باہر سعید رمضان جیسے اخوانی ابھی تک خاموش ہیں اور اپنے مسلمان عرب بھائیوں کے شانہ بشانہ سفید سامراج کے خلاف کھڑے ہونے میں تردد کر رہے ہیں تو ناصر کے لئے کتنا مشکل ہے کہ مصر کے اندر جو اخوان ہیں ان پر اعتماد کر کے انہیں کھلی چھٹی دے دے۔

وقت کی کڑی آزمائش نے ثابت کر دیا ہے کہ ناصر کیا ہے، اخوان کیا تھے اور کیا چاہتے تھے اور اخوان کے ہمدرد کس قسم کے لوگ ہیں۔

## مشورۂ محبت یا نفرت خیزی کی کوشش

مودودی صاحب کی جماعت کے خصوصی آرگن "ایشیا" کا ۴ جون کا شمارہ دیکھئے "مشورۂ محبت" کے عنوان سے کس طرح اپنے ادارتی نوٹ میں عربوں کے درمیان نفرت بڑھانے کی خدمت انجام دی ہے۔ جن باتوں کا ذکر اس وقت کوئی عرب زبان پر نہیں لا رہا اور بغیر کسی شرط و مطالبہ کے سب باہم دگر متحد ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ "ایشیا" کے اداریہ نگار کو اب بھی یمن میں مصر کی چالیس ہزار فوج کی موجودگی کھٹک رہی ہے۔ لیکن برطانیہ کی وہ فوج اور جنگی بیڑہ اسے نظر نہیں آرہا، جو عدن میں اسرائیل کی مدد کے لئے تیار کھڑا ہے۔ تنظیم آزادیٔ فلسطین کے سربراہ شکیری تو اردن کے شاہ حسین سے گلے مل کر اردن تک ہو آئے ہیں، لیکن "ایشیا" اب بھی یہ یاد دلا رہا ہے کہ شکیری اردن کا دشمن اور ناصر کا پٹھو ہے۔ اور بیچارے "ایشیا" کا سر ابھی تک عربوں کے باہمی سب و شتم پر جھکا ہوا ہے جبکہ تمام عالم عرب، اسرائیل، امریکہ و برطانیہ کے خلاف یک جان و یک صف ہو کر سر اٹھائے کھڑے ہیں۔

حد ہے کہ "تاسان" کے مدیر کے کانوں میں اب تک اپنی ہی تراشیدہ "نحن ابناء الفراعنہ" کی تکذیب آواز گونج رہی ہے اور یہ صاحب اب بھی ناصر کے خلاف جھوٹی نفرت کی مہم پھیلانے سے باز نہیں آرہے ہیں۔

عالم اسلام کے اتحاد اور عربوں کے متحدہ عزائم و عمل کے واضح اظہار پر تین ہفتے گذر جانے کے بعد بھی مودودی صاحب کی جماعت کے خصوصی آرگن ومنوا ایسے یک طرفہ منہ دوس ذہنیت کے خیالات رقم کر سکتے ہیں تو کیا غلط ہے اگر لوگ ان خیالات کو مغربی طاقتوں کی دلالی سے تعبیر کرتے ہیں اور پاکستان کے مسلمان عوام ان کے کردار و نظریہ پر شک کی نظر ڈالتے ہیں۔

## عالم اسلام کا مستقبل

خلیج عقبہ اور آبنائے طیران پر مصر کا قبضہ اور ناکہ بندی مغربی سامراج کی دوسو سالہ مستبدانہ گرفت پر دوسری کاری ضرب ہے جو متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے لگائی ہے۔

پہلی ضرب آج سے دس سال قبل صدر ناصر نے ہی لگائی تھی جب انہوں نے نہر سویز کو برطانیہ کے قبضہ سے چھین کر مصر کے کنٹرول میں لے لیا تھا۔ ان دونوں موقعوں پر صدر ناصر نے کمال جرأت کے ساتھ انتہائی تدبر و فراست کا بھی ثبوت دیا کہ اپنے موقف کے لئے افریقہ اور ایشیا کی قوموں کی اخلاقی و سیاسی ہمدردی بھی حاصل کی اور امریکی و برطانوی بلاک کی جارحیت کے مقابلہ میں روس اور چین کو اپنا حامی و حلیف بنایا اور عرب، ایشیا اور افریقہ کے مسلمان ملکوں کو اپنے شانہ بشانہ کھڑا کر لیا۔

نہر سویز اور خلیج عقبہ پر مصر کا مکمل کنٹرول، عرب اور اسلامی دنیا کی وہ عظیم سیاسی کامیابی ہے، جو تاریخ عالم کا ایک نیا موڑ ثابت ہوگی

گذشتہ دس سالوں میں صدر ناصر کے جرأت مندانہ اقدامات نے عربوں کو زندگی کا ایک نیا ولولہ عطا کیا ہے، ان کے اندر انقلابی جوش و خروش کی ایک نئی دنیا برپا کر دی ہے اور ایک طویل مدت کے بعد عرب تاریخ ساز قوت کی حیثیت سے ابھر رہے ہیں۔

ان کی یہ قوت و وحدت انجام کار اسلام کی طاقت کی شکل میں تبدیل ہو کر رہے گی اور عرب کا اتحاد اسلام کے حقیقی اتحاد کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(ک)

# واقعات وحالات

## صوبہ سرحد میں سرکاری اہلکاروں کی کرتوتیں

(قسط نمبر ۱)

ہمارے پاس مصدقہ اطلاعات پہنچی ہیں کہ ضلع ہزارہ میں تحصیل مانسہرہ کے اندر ایک قصبہ ہے اچھڑیاں نام۔ اس میں ایک ٹھیکہ دار رئیس اور مالدار آدمی رہتے ہیں جن کا نام سربلند خاں ہے۔ نجیر سے آپ حج بھی کر آئے ہیں بڑے لوگوں کے بارے میں پہلے سے مشہور ہے۔ کہ وہ غریبوں کی پرواہ نہیں کرتے مگر حاجی سربلند خاں موصوف نے جو کام شروع کر رکھا ہے اس نے سارے سرمایہ داروں کو مات کر دیا ہے۔ ہم ایک واقعہ نقل کرتے ہیں جس سے ایک طرف خان موصوف کی کارستانی پر روشنی پڑتی ہے تو دوسری طرف تحصیلداروں، گرداوروں، پٹواریوں اور سرکاری اہلکاروں کی جرأت رندانہ اور قوت ہاضمہ کا اندازہ بھی لگ سکتا ہے۔

۲۲ مئی سنہ ۱۹۵۶ء کا واقعہ ہے کہ مقامی اہلکاروں نے موضع اچھڑیاں کے ہزاروں عوام کی مشترک جائیداد کا انتقال جناب حاجی سربلند خاں کے نام کر دیا۔ اس جائیداد میں ہزاروں مردوں، عورتوں، یتیموں اور بیواؤں کا حق شامل تھا۔

انتقال کا نمبر ۱۷۵۱ ہے۔ جب عرصہ کے بعد عوام کو اس انتقال کا پتہ لگا تو انہوں نے دوڑ دھوپ اور قانونی چارہ جوئی شروع کی۔ چنانچہ بعد از خرابیٔ بسیار حاجی سربلند خاں کو یہ جائیداد اگلنی پڑی اور ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء کو بذریعہ انتقال ۲۲۰۷ یہ جائیداد پھر اہالیان دیہہ کے نام منتقل ہو گئی۔ سوال یہ ہے کہ سرکاری اہلکار پٹواری و گرداور و تحصیلدار وغیرہ اگر سرمایہ داروں کے ہاتھ میں اسی طرح استعمال ہوتے رہیں تو غریب رعایا کا کیا بنے گا۔

## مولانا محمد الیاس خطیب جامع مسجد پٹولیاں لاہور کو خطابت سے علیحدگی کا نوٹس دیئے جانے پر شدید احتجاج

لاہور ۳ر جون۔ لاہور کے دیوبندی مکتب فکر کے تمام علماء اور خطباء نے جمعہ کے اجتماعات میں قراردادوں کے ذریعہ جامع مسجد پٹولیاں لوہاری منڈی لاہور کے خطیب مولانا محمد الیاس صاحب کو محکمہ اوقاف کی جانب سے خطابت سے علیحدگی کے نوٹس دیئے جانے پر شدید احتجاج اور غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ قراردادوں میں یہ کہا گیا ہے کہ مولانا موصوف کو بغیر کسی وجہ کے علیحدہ کیا گیا ہے۔ یہ آئین اور انصاف کے سراسر منافی ہے عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ محکمہ اوقاف جلد از جلد یہ نوٹس واپس لے کر علماء اور عامۃ المسلمین کے اضطراب کو دور کرے اور آئندہ کے لئے ایسے اقدامات سے گریز کرے جو ایک طبقے کے لئے باعث پریشانی ہوں۔ پٹولیاں والی مسجد کے عوام نے اپنی قرارداد میں محکمہ اوقاف کو آگاہ کیا ہے کہ وہ مولانا محمد الیاس کے علاوہ اور کسی خطیب کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ محکمہ کو فوراً اپنے حکم پر نظرثانی کرنی چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے صدر پاکستان محمد ایوب خاں صاحب کو ایک تار بھی ارسال کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ :-

"اوقاف کے وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ جمعرات کو عید نہ پڑھنے والے اوقاف کے خطیب نہیں رہ سکتے"

مولانا ہزاروی صاحب نے صدر صاحب کو اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ جمعرات کو عید نہ پڑھنے والوں میں ہر مکتب فکر کے لوگ شامل ہیں۔ خود لاہور کے اوقاف کے زونل اور ڈسٹرکٹ خطیب مولانا ابوالحسنات اور مولانا مفتی محمد حسین نعیمی نے بھی جمعہ کو عید پڑھنے کا فتویٰ دیا تھا۔ یہی حال ملک کے دوسرے حصوں کا ہے۔ لیکن حیرت کی بات تو یہ ہے کہ علیحدگی کے نوٹس صرف علماء دیوبند کو دیئے جا رہے ہیں۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے محکمۂ اوقاف کے سیکشن افیسر ملک احسان اور احسان الحق منہاس ناظم مساجد اوقاف کے رویہ کو بھی ناقابل برداشت گردانتے ہوئے صدر صاحب کو مطلع کیا ہے کہ یہ لوگ

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

# مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا فتویٰ

## اور مودودی جماعت

(عامر عثمانی صاحب کے جواب میں)

(قسط نمبر ۸)

**عبارت دوم :-**

عامر صاحب نے اشعۃ اللمعات کی جو دوسری عبارت نقل کی ہے کہ زمن خلافت خالص منتہی می شود بہ ابوبکر و عمر الخ۔ اس کی غرض محض اس فرق کا بیان ہے جو خلافت شیخین (یعنی ابوبکر و عمرؓ) اور خلافت ختنین (یعنی عثمانؓ و علیؓ) کے مابین تھا۔ نہ یہ کہ حضرت عثمان یا حضرت علی کی خلافت خلافت راشدہ کاملہ نہ تھی۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے یہ حدیث نقل کی ہے کہ اِنَّ ھٰذَا الاَمرَ بدأ نبوۃً و رحمۃً ثم یکون خلافۃً و رحمۃً ثم یکون ملکاً عضوضاً (یعنی اس امر دین کی ابتدا نبوت و رحمت سے ہوئی۔ اس کے بعد خلافت و رحمت ہوگی اور پھر کاٹنے والی سلطنت ہوگی) اس کے تحت شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں :- "پس تر می باشد خلافت و رحمت و آں تا انقضائے زماں خلفائے راشدین کہ بخلافت و نیابت آنحضرتؐ کار دین و دیانت انتظام و ایقام داشت" (اشعۃ اللمعات ص ۲۹۴ ج ۴)

(یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت و رحمت کے بعد خلافت و رحمت کا زمانہ آئے گا اور وہ خلفائے راشدین کے زمانہ کے اختتام تک رہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت و خلافت میں دین و دیانت کا کام انتظام و اتحاد سے ہوتا رہا الخ

فرمایئے جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کو نبوت و رحمت اور اپنے بعد کے زمانے کو خلافت و رحمت کا زمانہ قرار دیا ہے اور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے خلفائے راشدین کے اختتام تک کے زمانے کو خلافت و رحمت کا دور قرار دیا ہے، اور تصریح کر دی ہے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں دین و دیانت کا کام سرانجام پاتا رہا۔ تو پھر حضرت عثمان کے دور خلافت پر اعتراض کرنے کی کہاں تک گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ اور شاہ عبدالحق دہلوی کے تصور خلافت و رحمت کے ساتھ مودودی صاحب کے نظریہ خلافت و ملوکیت کو کیونکر مطابق قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور جب شاہ صاحب دہلوی موصوف نے تصریح فرما دی کہ خلفائے راشدین کا زمانہ خلافت و رحمت کا زمانہ ہے تو عامر صاحب کی پیش کردہ دوسری عبارت کا مطلب سمجھنا بالکل آسان ہو جائے گا چنانچہ جس حدیث کے تحت حضرت محدث دہلوی نے وہ الفاظ لکھے ہیں وہ یہ ہے :-

عن ابی بکرۃ ان رجلاً قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت کان میزاناً نزل من السماء فوزنت انت و ابوبکر فرجحت انت ووزن ابوبکر و عمر فرجح ابوبکر ووزن عمر و عثمان فرجح عمر ثم رفع المیزان فاستاء لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فساء ہ ذالک فقال خلافۃ نبوۃ ثم یؤتی اللہ الملک من یشاء۔

(حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا کہ ایک ترازو آسمان سے اترا ہے۔ جس میں آپ کو اور حضرت ابوبکرؓ کو تولا گیا تو آپ بھاری نکلے۔ اور حضرت ابوبکر اور عمر کو تولا گیا تو ابوبکر بھاری نکلے۔ اور حضرت عمر اور عثمان کو تولا گیا تو حضرت عمر بھاری نکلے۔ پھر ترازو اٹھا لیا گیا۔ پس اس خواب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہوئے۔ راوی کہتا ہے کہ اس خواب نے حضور کو غمزدہ کیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خلافت نبوت ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا سلطنت دے گا"۔

اس حدیث کے تحت حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :- یعنی خلافت ابوبکر و عمر خلافت نبوت است کہ در وے اصلاً شائبہ ملک و خلاف نیست۔ پس تر می دہد خدا تعالیٰ ملک را ہر کرا می خواہد تفسیر و تاویل کرد۔ آنحضرت بہ برداشتن میزان کہ زمن خلافت خالص منتہی می شود با بوبکر و عمر کہ اتفاق می باشد بر آں و بعد از وے شوبے از ملک می شود و خلافے و بے انتظامی راہ می یابد و اما بعد از خلافت اربعہ خود ملکے می شود عضوض یعنی گزندہ چناں کہ در حدیث آمدہ است ..... پس ایں رویا دلالت کرد بر انحطاط امر خلافت بعد از ابوبکر و عمر۔ ایں چنیں تفسیر کردہ اند شارحان ایں حدیث را (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۶۵)

(یعنی کہ ابوبکر و عمر خلافت نبوت ہے کہ اس میں سلطنت و مخالفت کا کسی قسم کا کوئی شائبہ نہیں ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے سلطنت عطا فرمائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترازو کے اٹھائے جانے کی یہ تفسیر و تاویل فرمائی کہ خلافت خالص کا زمانہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ پر ختم ہو جائے گا کہ اس پر اتفاق قائم رہے گا اور اس کے بعد سلطنت کی آمیزش ہو جائے گی۔ اور خلاف اور بے انتظامی راہ پائے گی۔ اور ان چاروں خلفاء کے بعد کاٹنے والی سلطنت بن جائے گی جیسا کہ حدیث میں آیا ہے .... پس یہ خواب اس پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے بعد امر خلافت میں کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ شارحین نے اس حدیث کی اسی طرح تفسیر کی ہے"۔

چونکہ اس پہلی حدیث میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء اربعہ کے دور کو خلافت و رحمت فرمایا ہے۔ اور ایک دوسری حدیث الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ (میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی) میں بھی خلفائے اربعہ کے زمانہ کو خلافت کا زمانہ فرمایا گیا ہے۔ اس لئے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی عبارت کا یہ مطلب تو نہیں لیا جا سکتا کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ خلیفہ راشد کامل نہیں ہوں گے اور ان کی خلافت رحمت نہیں ہوگی۔ خواب کی تعبیر کا خلاصہ تو صرف یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی خلافت اور حضرت عثمان و علیؓ کی خلافت میں کچھ فرق ہوگا۔ چنانچہ واضح بھی یہی ہوا کہ پہلے دونوں خلیفوں کے دور خلافت میں باہمی کوئی اختلاف رونما نہیں ہوا۔ برعکس اس کے آخری دونوں خلیفوں کے دور خلافت میں باہمی اختلاف بھی پیدا ہوا بلکہ حضرت علیؓ کے دور خلافت میں تو خود صحابہ کرام میں قتل و قتال بھی ہوا۔ لیکن باوجود اس کے حضرت عثمان اور حضرت علی کے دور کو خلافت و رحمت کا زمانہ ہی کہا گیا ہے۔ لیکن نہ ہماری حدیث نبوی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے اور نہ ہی حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی یہ مراد ہے۔ جو مودودی صاحب نے حضرت عثمانؓ کی پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

"اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ دو چیزیں ایسی تھیں جو بڑے دور رس اور خطرناک نتائج کی حامل ہوئیں۔ ایک یہ کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت معاویہؓ کو مسلسل بڑی طویل مدت تک ایک ہی صوبے کی گورنری پر مامور کئے رکھا۔۔ دوسری چیز جو اس سے زیادہ فتنہ انگیز ثابت ہوئی۔ وہ سیکرٹری کی اہم پوزیشن پر مروان بن الحکم کی ماموریت تھی۔ الخ

(باقی آئندہ)

# ناصر کی عزیمت اور جرأت نے عالم اسلام، عرب دنیا اور مشرقی اقوام کو ا

## مشرق سے مغرب تک مسلمانانِ عالم میں جوش و خروش

### ۱۴ رمئی ۱۹۶۷ء سے پیش آ

**۱۴ رمئی ۱۹۶۷ء** ——

تل ابیب۔ اسرائیلی فوج کے چیف آف اسٹاف جنرل رابن نے شام کے خلاف جنگ کی دھمکی دی۔

یہ دھمکی جنرل رابن نے ایک تقریب میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے دی اور اپنی فوج، تیاری! کا حال تفصیل بھی بیان کی۔

اس دھمکی کے فوراً بعد شام نے متحدہ عرب جمہوریہ سے فوجی امداد طلب کر لی۔

**۱۵ رمئی** —— متحدہ عرب جمہوریہ میں زبردست نقل و حرکت شروع ہوگئی۔ ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا۔ صحرائے سینا میں مصری فضائیہ کا جنگی ہیڈ کوارٹر قائم کر دیا گیا۔

فلسطین کی محاذ آزادی کے رہنما احمد شکیری نے بھی تنظیم آزادی کو تیار رہنے کا حکم دے دیا۔

عربوں نے بھی شام کی مدد کا اعلان کر دیا۔

**۱۷ رمئی** —— مصر نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ مصر اور اسرائیل کی سرحد سے فوراً ہٹ جائے۔ تاکہ اسرائیلی جارحیت کو روکنے کی کوشش میں اقوام متحدہ کے فوجی دستوں کا وجود، رکاوٹ نہ بن جائے۔

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری او تھان نے مشرق وسطیٰ کے نازک حالات کی وجہ سے اپنا دورۂ لندن ملتوی کر دیا۔

**۱۸ رمئی** —— اقوام متحدہ کی فوج نے سرحدی علاقہ خالی کر دیا۔ متحدہ عرب جمہوریہ نے امریکہ کی یہ درخواست رد کر دی کہ اس کے چھٹے حربی بیڑہ کو اسکندریہ کا خیرسگالی کا دورہ کرنے کی اجازت دی جائے۔

کویت میں فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا۔ اور فوج کو متحدہ عرب جمہوریہ کی مغربی کمان میں دے دیا گیا

او تھان نے مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا اور عرب جمہوریہ، اسرائیل و دوسرے ممالک کے نمائندگان سے صلاح مشورہ کیا۔

مشرقی جرمنی نے متحدہ عرب جمہوریہ کو اسلحہ دینے کی پیشکش کی

**۱۹ رمئی** —— اسرائیل تین ڈویژن فوج متحدہ عرب جمہوریہ کی سرحدوں کی طرف لے آیا۔

مصری فوجوں نے اسرائیل کی سرحد کے ساتھ ساتھ مورچے سنبھال لئے۔

اقوام متحدہ کی فوج کے ہندوستانی کمانڈر جنرل ریکھی نے سرحدی علاقہ خالی کر کے مصری فوج کے حوالے کر دیا۔

لبنان کے وزیر خارجہ نے امریکی سفیر کو مطلع کر دیا کہ امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے کو لبنان کے سمندروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

چین نے عربوں کی مکمل حمایت کا اعلان کر دیا۔

**۲۰ رمئی** —— متحدہ عرب جمہوریہ نے اسرائیل کی سمندری ناکہ بندی کر دی۔ خلیج عقبہ پر قبضہ کر لیا۔

شام نے اعلان کر دیا کہ اگر امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے نے اسرائیل کی مدد کے لئے لڑنے کی کوشش کی تو اسے ختم سے نا نام بنا دیا جائے گا۔

صدر ناصر نے بات چیت کے سلسلے او تھان کی قاہرہ جانے کی تیاری۔

پاکستان نے اسرائیل کے جارحانہ عزائم کی مذمت اور عرب ملکوں کی حمایت کا اعلان کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے صدر ناصر کو تار کے ذریعے فوری طور پر ۵ ہزار رضاکاروں کی پیشکش کی اور مکمل اعانت کا یقین دلایا۔

الجزائر کی حکومت نے اعلان کیا کہ ضرورت پڑنے پر الجزائری فوج متحدہ عرب کمان کے سپرد کر دی جائیگی

**۲۱ رمئی** —— متحدہ عرب جمہوریہ کا بحری بیڑہ بھی حرکت میں آگیا۔ متحدہ عرب جمہوریہ نے محفوظ فوجی دستے بھی طلب کر لئے۔

امریکہ کے صدر جانسن نے وزیر اعظم کوسیجن سے مداخلت کی اپیل کی۔

افغانستان نے عربوں کی حمایت کا اعلان کیا

اردن کے شاہ حسین نے ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا۔

سوڈان نے بھی شام اور متحدہ عرب جمہوریہ کو اسرائیلی جارحیت کے خلاف امداد دینے کا یقین دلایا۔

**۲۲ رمئی** —— ماسکو میں اسرائیل کے خلاف اور عربوں کے حق میں مظاہرے کئے گئے۔

امریکی بحری بیڑے نے اسرائیل کی مدد کے لئے تیاریاں شروع کر دیں۔

خلیج عقبہ کی ناکہ بندی توڑنے کی اسرائیل نے دھمکی دی

امریکی محکمہ خارجہ نے خلیج عقبہ کی ناکہ بندی پر دھمکی آمیز بیان دیا۔

**۲۳ رمئی** —— صدر ناصر نے اعلان کر دیا۔ کہ اسرائیلی جہازوں کو یا جن جہازوں پر اسرائیلی جھنڈا ہوگا اسے خلیج عقبہ سے نہیں گذرنے دیا جائے گا۔

انہوں نے مصری فوج کو حکم دیا کہ اس فیصلہ پر سختی سے عمل کیا جائے۔

صدر ناصر نے یہ بھی کہا کہ امریکہ اسرائیل کو بھاری فوجی امداد دے رہا ہے۔ لیکن اب دنیا امریکہ اور اسرائیل کی سازش نہیں چلنے دے گی۔

او تھان قاہرہ پہنچ گئے۔

برطانیہ نے بھی خلیج عقبہ کی ناکہ بندی کی مخالفت کی

سعودی عرب نے بھی اپنی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا۔

شاہ فیصل نے لندن میں ایک پریس کانفرنس کو بتایا کہ باہمی اختلافات سے قطع نظر سعودی عرب اسرائیل کے خلاف عرب بھائیوں کے شانہ بشانہ لڑے گا۔

امریکہ اور برطانیہ سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اسرائیل نے فرانس کے صدر ڈیگال سے کشیدگی ختم کرنے کی درخواست کی۔

**۲۴ رمئی** ——

امریکا اور برطانیہ نے عرب ممالک کے خلاف اسرائیل کی حمایت میں طاقت استعمال کرنے کی دھمکی دی۔

روس نے فوراً ہی عربوں کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

اس نے کہا کہ عرب ملکوں پر حملہ کرنے والوں کو عرب عوام کی متحدہ قوت کا ہی نہیں بلکہ روس کا بھی مقابلہ کرنا ہوگا۔

عراق اور سعودی عرب کی فوجوں نے اردن میں داخل ہو کر اسرائیل کے خلاف مورچے سنبھال لئے۔

> ## اتحاد عالم اسلام
>
> اب یہ تیسرا دائرہ — یہ دائرہ وہ ہے
> سمٹی ہوئی ہیں۔ یہ دائرہ ہمارے ان تمام دینی بھ
> کے نیچے ایک ہی قبلے کی طرف ہمارے ساتھ جھ
> وہی دعائیں اور وہی درود و سلام ہوتے ہیں
> میں خانہ کعبہ کے سامنے کھڑا تھا اور
> گوشوں کا طواف کر رہا تھا جہاں اسلام پہنچ
> جب میرا خیال انڈونیشیا کے آٹھ کروڑ
> پاکستان کے دس کروڑ، مشرق اوسط کے
> اور ان کے علاوہ دنیا کے دور دراز گوشوں
> جاتا ہے اور جب میں یہ تصور کرتا ہوں کہ یہ
> بنا رہے ہیں تو مجھے اس زبردست
> سے احساس ہوتا ہے جن کا روبہ عمل آنا
> یقیناً ممکن ہے۔ ان کا یہ اتحاد و تعاون
> لامحدود قوت کا ضامن ہو سکتا ہے۔
>
> (کتاب فلسفۂ

مصر نے خلیج عقبہ میں بارودی سرنگیں بچھا دیں۔

برطانیہ نے اسرائیل کو ایک نئی مسلح آبدوز کشتی دی

متحدہ عرب جمہوریہ نے سعودی عرب کے سفیر سے کہا کہ وہ ایران کو اس پر آمادہ کریں کہ وہ اسرائیل کو تیل سپلائی نہ کرے۔

قبرص کے سرکاری اخبار نے اعلان کیا کہ قبرص کا فوجی اڈہ عربوں کے خلاف برطانیہ کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ قبرص کے عوام خلوص دل سے عرب عوام کے حامی ہیں۔

روس نے سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے کی سخت مخالفت کی اور اسے عرب ملکوں کے خلاف مغربی طاقتوں کی سازشانہ کارروائی بتایا۔

# ...سرائیلی جارحیت اور مغربی سامراجیت کے خلاف بنیان مرصوص بنا کر کھڑا کر دیا

## ...ں، ایثار، قربانی اور جہاد و اقدام کی ہمہ گیر لہر

### ...نے والے واقعات و حالات کی مختصر روداد

**۲۵ مئی** —— امریکی و برطانوی باشندے عرب ملکوں اور مشرق وسطیٰ سے نکلنا شروع ہو گئے۔

چین نے سرکاری طور پر ایک بڑے اجتماع میں مصر کی حمایت کا اعلان کیا۔

اسرائیلی وزیر خارجہ امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے فوری دورے پر روانہ ہو گئے۔

عرب مزدوروں نے فیصلہ کیا کہ جنگ شروع ہوتے ہی تیل کی پائپ لائن تباہ کر دی جائے گی۔

سلامتی کونسل کا اجلاس ملتوی ہو گیا۔ کونسل کے غیر مستقل ارکان بھارت وغیرہ نے مشرق وسطیٰ سے متعلق کینیڈا و ڈنمارک کی پیش کردہ قرارداد پر بحث کرنے سے انکار کر دیا۔ روس کے نمائندے نے بھی اسے غیر قانونی قرار دیا۔

بھارتی حکومت نے اعلان کیا کہ خلیج عقبہ بین الاقوامی سمندر میں شامل نہیں ہے۔ یہ متحدہ عرب جمہوریہ اور سعودی عرب کا علاقائی سمندر ہے اور انہیں اس پر مکمل حاکمیت کا حق حاصل ہے۔

#### ...متعلق صدر ناصر کے نظریات

...کے دامن میں بڑی عظموں اور یمنا دوں کی صدیاں ...یوں کا ہے۔ جو دنیا کے کسی خطے میں بھی ہوں اس سوزنح ...ہیں، اور ان کے ہونٹوں پر بھی خضوع و خشوع کی ...ہمارے ہونٹوں پر ہیں ......

...را تصور دنیا کے ان تمام خطوں اور دور دراز ...ہے ......

...چین کے پانچ کروڑ، ملایا سیام اور برما کے کئی کروڑ ...وڑ سے کچھ زائد، پھر روس کے چار کروڑ ...ہوئے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کی طرف ...کے سارے ایک ہی ایمان کے رشتے میں ...صلاحیت اور امکانات کا بڑی شدت ...تمام مسلمانوں کے باہمی اتحاد و تعاون سے ... خود ان کے تمام دینی بھائیوں کے لئے

(...انقلاب مصنفہ جمال عبدالناصر)

**۲۶ مئی** —— مصر نے اسرائیل کی سرحد سے اپنی فوجیں ہٹانے اور خلیج عقبہ کی ناکہ بندی ختم کرنے کے اسرائیلی مطالبات مسترد کر دیئے۔

اسرائیل سے بھی امریکی و برطانوی باشندے بھاگنا شروع ہو گئے۔

برطانوی وزیر خارجہ نے کہا کہ روسی حکام خلیج عقبہ پر مصری حاکمیت کے مسئلہ پر صدر ناصر کے موقف کے حامی ہیں۔

شمالی کوریا نے بھی عربوں کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

فرانس نے اسرائیل کو جارحانہ اقدام سے باز رہنے کا مشورہ دیا۔

**۲۷ مئی** —— او تھان نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں کسی لمحہ بھی زبردست جنگ چھڑ سکتی ہے۔

صدر ناصر نے اعلان کیا کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو محدود نہیں رہے گی اور اسرائیل کو نیست و نابود کر دیا جائیگا۔

کویت نے اعلان کیا کہ وہ اسرائیل کی مدد کرنے والوں کا اثاثہ ضبط کر لے گا۔

روسی اخبارات نے مشرق وسطیٰ سے امریکی بیڑہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔

**۲۸ مئی** —— مصر نے آج سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرنے کی درخواست کی۔

مصر نے اقوام متحدہ کی فوج کے کینیڈا کے دستہ کو مصر سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

صدر ناصر نے اعلان کیا کہ اقوام متحدہ کی فوج کو واپس آنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

عراق نے ایران اور ترکی سے اپیل کی کہ وہ اسرائیل کے خلاف عربوں کی مکمل حمایت کریں۔

**۲۹ مئی** —— امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے کا سامنا کرنے کے لئے روس کا ایک طاقتور بحری بیڑہ مشرقی بحیرہ روم میں داخل ہو گیا۔ اس میں تباہ کن جنگی جہاز اور میزائل بردار تارپیڈو کشتیاں شامل ہیں۔

یوگوسلاویہ نے مصر و شام پر سامراجی دباؤ کی مذمت کی۔

قبرص کے صدر میکاریوس نے بھی اعلان کیا کہ اگر برطانیہ نے قبرص کے فوجی اڈے عرب ملکوں کے خلاف استعمال کرنا چاہے تو قبرصی حکومت اسے ناکام بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

پاکستان کے وزیر خارجہ نے بھی قومی اسمبلی میں صاف صاف کہہ دیا کہ خلیج عقبہ کی ناکہ بندی کا عرب جمہوریہ کو پورا حق حاصل ہے۔

**۳۰ مئی** —— اردن کے شاہ حسین اچانک قاہرہ پہنچے اور مصر کے ساتھ دفاعی معاہدے پر دستخط کر دیئے۔ احمد شکیری بھی ان کے ہمراہ تھے۔

روس نے ترکی سے اجازت طلب کی ہے کہ وہ آبنائے باسفورس سے روس کے جنگی جہاز گذرنے کی اجازت دے تاکہ بحیرہ روم میں داخل ہو کر امریکی بیڑے کی نگرانی کر سکیں۔

عرب ممالک کے استفسار پر ترکی نے یقین دلایا ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے فوجی عربوں کے خلاف جنگ کے لئے کسی طاقت کو استعمال کے لئے نہیں دے گا۔ اور عربوں کے موقف سے اس نے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

ایران نے بھی ایک بیان میں مسلم عوام کے جذبات کے احترام اور فلسطینی عوام کے حقوق کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔

روس کے صدر نے جو افغانستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ شاہ ظاہر شاہ کی طرف سے دی گئی ایک ضیافت میں اعلان کیا کہ اگر عربوں پر حملہ کیا گیا تو روس حملہ آور کے خلاف عربوں کے دوش بدوش جنگ کرے گا۔

لیبیا، تونس، مراکش نے بھی اسرائیلی جارحیت کے مقابلہ کا اعلان کر دیا۔

برطانوی وزیر خارجہ نے پھر دھمکی۔

روسی جنگی جہاز امریکی بیڑہ کے تعاقب میں لگے ہوئے ہیں۔

صدر ناصر نے کہا کہ اسرائیل کی حمایت کرنے والوں پر نہر سویز کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔

روس کے جنگی جہازوں نے برطانوی جزیرہ مالٹا کو گھیرے میں لے لیا۔ جہاں امریکہ و برطانیہ کے ساتھ جنگی جہاز لنگر انداز ہیں۔

مصری جنگی جہازوں نے آبنائے طہران سے ایک امریکی تیل بردار جہاز کو مار بھگایا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ دو امریکی ٹینکر تھے۔ جن میں سے ایک نے خلیج عقبہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن جوابی کارروائی پر بھاگ کھڑا ہوا۔ دوسرا بھی بھاگ نکلا۔

**یکم جون** —— فرانس نے ناکہ بندی توڑنے کی مخالفت میں اعلان کر دیا۔

صدر ایوب نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں عربوں کے موقف کی حمایت کا اعلان کیا۔

...... مراکشی فوجیں بھی مصری کمان میں دے دی گئیں۔ لیبیا اور تونس نے اسرائیلی جارحیت کے مقابلہ کا اعلان کر دیا۔

امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کے وزراء کے درمیان صلاح مشوروں کا سلسلہ جاری ہے۔

الجزائر نے امریکہ کی دو لاکھ ٹن گندم کی پیشکش اس لئے ٹھکرا دی کہ وہ مشرق وسطیٰ کے بحران سے متعلق الجزائر پر چند شرائط عائد کرنا چاہتا ہے۔

**۲ جون** —— روس کے جنگی جہازوں نے برطانوی جزیرہ مالٹا کو گھیرے میں لے لیا۔ جہاں امریکہ اور برطانیہ کے سات جنگی جہاز لنگر انداز ہیں

عالمی بنک نے امریکہ کے دباؤ کے تحت۔ مصر کو دیا جانے والا ۲ کروڑ ڈالر کا قرضہ ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے

مصر، عراق اور اردن مشترکہ فوجی کمان قائم کریں گے

صدر ایوب نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں عربوں کے موقف کی حمایت کا اعلان کیا

# اسرائیل، برطانیہ اور امریکہ کے گٹھ جوڑ اور اسلام دشمنی کی مذمت

## مرزائیوں کے داخلہ حرمین شریفین کے خلاف احتجاج

## جمعیۃ علماء اسلام

### متحدہ عرب جمہوریہ کی حمایت کا اعلان

میانوالی ۲۶ مئی ۔ جمعیۃ علماء اسلام میانوالی شہر کا اہم اجتماع منعقد ہوا۔ مولانا محمد امیر صاحب نے قرآن پاک کا درس دیا۔ مولانا محمد رمضان صاحب نے جمعیۃ کی اہمیت اور کارکردگی بیان کی۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

(۱) حکومت پاکستان کی طرف سے اسرائیل کے مقابلہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کی حمایت اور تعاون کے اعلان کا خیر مقدم۔

(۲) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی پیشکش، دس ہزار رضاکار کی تائید۔

(۳) ظفر اللہ خاں قادیانی اور اس کے ساتھیوں کی حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت کی مذمت۔

(احمد سعید ناظم جمعیۃ میانوالی)

### مشرق وسطیٰ کے سنگین حالات پر اظہار تشویش

### جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کی عاملہ کا اجلاس وکارگذاری

ڈویژن کی مجلس عاملہ نے مشرق وسطیٰ کی سنگین صورت حال پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مصر و شام کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔ امریکہ و برطانیہ کی اسرائیل نوازی کی مذمت کی۔ انگریزوں سے عدن خالی کر دینے کا مطالبہ کیا علاوہ ازیں حکومت پاکستان پر زور دیا کہ وہ منصوبہ بندی وعائلی قوانین جیسے خلاف اسلام امور کو ختم کرے۔ ملک سے بے دینی وفحاشی کو ہٹائے۔ ڈویژن کی عاملہ نے بیگار کیمپوں کے خلاف چلائی جانے والی مہم کی تحسین کی۔ اور پولیس کے ذمہ دار افراد کو مبارکباد دی۔ بالخصوص ڈویژن خیرپور کے ڈی۔ آئی۔ جی پولیس ذمیس عارف کی تعریف کی

متحدہ عرب جمہوریہ کے لئے ناظم عمومی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی پیشکش رضاکاران کی تکمیل کے لئے جمعیۃ خیرپور ڈویژن نے عملی جدوجہد شروع کر دی ہے۔

شکارپور اور کندھ کوٹ میں دو جلسہ ہائے عام رکھے گئے ہیں۔ جن میں ڈویژن کے امیر محترم و سرپرست اعلیٰ بھی شرکت کریں گے۔

ڈویژن کے عہدہ داروں کی تربیت کے لئے سکھر میں ایک سہ روزہ تربیتی کیمپ قائم کیا جائے گا۔ جمعیۃ کے لئے سندھی و اردو زبان میں پمفلٹ وغیرہ شائع کئے جائیں گے۔

ڈویژن کے مبلغ مولوی مظہر جلیل صاحب نے شکارپور امیر گوٹھ، واتن، رستم، محمد اباغ۔ عیسکی ٹانوالی۔ ڈپ ٹانوالی۔ مرار۔ پہور، خان پور۔ محبوب گوٹھ۔ ڈریں کنڈو واہن کا دورہ کیا۔

عاملہ کا اجلاس حضرت مولانا خلیفہ احمد دین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا

(جناب) پیر صبغ صادق (صاحب) کہوسہ
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن)

### چکوال میں مرزائیوں کے داخلہ حرمین شریفین پر شدید احتجاج

چکوال ضلع جہلم کی مندرجہ ذیل مساجد میں خطباء و مساجد نے ظفر اللہ خاں اور دوسرے مرزائیوں کے داخلہ حرمین شریفین پر احتجاج کی قراردادیں پاس کیں۔ جن کی نقلیں وزیر خارجہ پاکستان اور سفارت خانہ سعودی عرب کو ارسال کیں۔

محترم قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب نے اسی مضمون کا ایک تار شاہ فیصل کو روانہ کیا

(دستخط) قاضی عبداللطیف صاحب
(قاضی) مظہر حسین صاحب خطیب مدنی جامع مسجد چکوال
(حافظ) غلام حبیب جامع مسجد دارالعلوم حنفیہ چکوال
(مولوی) محمد سلیمان خطیب جامع مسجد مجددیہ چکوال
(مولوی) محمد زبیر شاہ خطیب وصدر مدرس جامعہ رضویہ اشاعت العلوم چکوال
(حافظ) محمد اسحاق خطیب جامع مسجد حنفیہ رضویہ چکوال
(مولوی) محمد اکرام الحق خطیب جامع مسجد محلہ خواجگان چکوال (علی اکبر ولد چوہدری سلطان خان)

### اسرائیلی جارحیت کی مذمت

۲۶ مئی کو سرگودھا شہر کی تمام مساجد میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے اسرائیلی اور مغربی سامراج کے خلاف مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی

"مسلمانان سرگودھا کا یہ عظیم الشان اجتماع عرب مسلمانوں کے خلاف اسرائیل کی کھلی ہوئی جارحیت اور امریکہ و مغربی سامراج کی طرف سے اسرائیل کی پشت پناہی کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے مسلمانان پاکستان کو یقین ہے کہ اسرائیل یہ جارحیت مغربی سامراج کی شہ پر کر رہا ہے۔ عرب ممالک بالخصوص مصر اور شام نے اسرائیل کی اس شرانگیزی کے خلاف جس طرح جرأت اور دلیرانہ پیشقدمی کی ہے مسلمانان پاکستان اسے تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور پوری حمایت کا یقین دلاتے ہیں۔ (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

### متحدہ عرب جمہوریہ کی حمایت کا اعلان

۱۵ صفر کو جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ کا یہ اجلاس اسرائیل کی شرانگیزیوں کو قابل نفرت قرار دیتا ہے اور اس کے سدباب کے لئے عربوں کی مساعی اور صدر ناصر کے راست اقدام کی پرزور حمایت کرتا ہے اور حکومت پاکستان کے عربوں کی حمایت کے اعلان کو قابل تحسین قرار دیتا ہے۔ نیز ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی مجاہدانہ پیشکش (جو انہوں نے اخباری بیان میں پانچ ہزار رضاکاروں کی کی ہے) پر لبیک کہتا ہے۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ غلہ کی ذخیرہ اندوزی کرنے والے افراد کا محاسبہ کرے اور غلہ کی فراہمی کا مناسب بندوبست کرے

اجلاس میں ترجمان اسلام کی ماہانہ اشاعت کی تجویز کو پسند کیا گیا

### صدر ناصر کی حمایت

### مجلس احرار اسلام رحیم یار خان

مجلس احرار اسلام نے یہاں کی مساجد میں صدر ناصر کی حمایت اور امریکہ و برطانیہ کی اسرائیل نوازی کی مذمت، عدن میں انگریزوں کے استبداد کے خاتمہ کے مطالبہ کی قراردادیں منظور کرائیں۔ نیز جہاد سے روکنے والے تمام لٹریچر کی ضبطی کا مطالبہ بھی کیا۔

(غلام محمد ناظم ضلعی مجلس احرار)

### مصر کے موقف کی پرزور حمایت

مجلس احرار اسلام چوک نولکھا بازار لاہور نے اپنے ایک اجلاس میں اسرائیل، امریکہ و برطانیہ کی جارحیت کے خلاف اور مصر و عربوں کی حمایت میں قرارداد پاس کی۔

# جمال عبدالناصر کے اقدامات کی ہمہ گیر حمایت و تائید

## عدن سے برطانوی استبداد ختم کرنے کا مطالبہ

## پاکستان کی ملک گیر جد و جہد

### جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جاؤ

### کوہاٹ میں مولانا غلام غوث صاحب کی تقریر

۲۸ مئی کو انجمن تعلیم القرآن شہر کوہاٹ کے ....
زیر اہتمام ایک جلسہ میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

ملک کی موجودہ بے دینی کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام مسلمان جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ آپ نے ناصر کو خلیج عقبہ کی ناکہ بندی پر مبارکباد دی ۔ موسودیت کی پول کھولی اور امریکہ و برطانیہ کی یہود نوازی کی مذمت کی۔ (قیام الدین جنگل خیل)

### جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا مطالبہ

مقامی جمعیۃ نے اپنے ایک اجلاس میں عدن سے انگریزوں کے انخلاء اور فلسطین سے یہودیوں کے اخراج کا مطالبہ کیا۔ متحدہ عرب جمہوریہ و جمال عبدالناصر کی حمایت کا اعلان کیا۔

(محمد یاسین ناظم عمومی جھنگ)

### حکومت سے مطالبات

### جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ

جامع مسجد جنرل پوسٹ آفس کوئٹہ کے ایک عظیم اجتماع میں حکومت پاکستان، صدر مملکت، وزارت داخلہ وخارجہ سے مطالبہ کیا گیا کہ:۔

(۱) مسلمانان عدن کی جد و جہد آزادی میں ان کی پوری حمایت کریں۔

(۲) کلام پاک و مساجد کی بے حرمتی کے سلسلے میں حکومت برطانیہ شدید احتجاج کریں

(۳) آئندہ کے لئے غیر مسلم قادیانیوں کے حرمین میں داخلہ پر سخت پابندی لگائیں۔

(۴) اس بارہ سعودی حکومت کو ضروری ہدایات صادر فرما کر مسلمانوں کی حوصلہ افزائی اور مسلمانان پاکستان کے اسلامی جذبات کی قدر کریں۔

(مولوی غلام سرور خطیب جامع مسجد جنرل پوسٹ آفس کوئٹہ)

### جمعیۃ ضلع سانگھڑ کا ماہانہ اجتماع

ٹنڈو آدم ۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کی ماہانہ میٹنگ بصدارت مولانا محمد حسن صاحب ضلعی دفتر ٹنڈو آدم میں منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

امریکہ کی اسلام دشمن پالیسی کی سخت مذمت ، اور سعودی عربیہ میں ظفر اللہ قادیانی اور مرزائیوں کے داخلہ پر احتجاج۔

### امریکہ و برطانیہ کی اسرائیل نوازی کی مذمت

### جمعیۃ علماء اسلام لائلپور

ضلعی جمعیۃ لائلپور کے ایک ہنگامی اجلاس میں مفتی محمود صاحب کے بیان کا خیر مقدم کیا گیا ضلعی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالعظیم صاحب نے فوری طور پر ایک سو رضا کاروں کی پیشکش کی۔

علاوہ ازیں کی مسجد جناح کالونی میں مولانا محمد رفیق انور صاحب نے حاضرین جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے عدن میں انگریزوں کے مظالم اور توہین قرآن کی شدید مذمت کی ۔ مرزائیوں کے داخلہ حرمین پر احتجاج کیا۔ اور بنیادی حقوق بحالی و دفعہ ۱۴۴ کے خاتمہ پر زور دیا

### منتھہ ٹوانہ میں یوم عدن

مقامی جمعیۃ کے زیر اہتمام ۱۹ ۵/۶۷ کو یوم عدن منایا گیا۔ تمام مساجد میں انگریزوں کے مظالم کی شدید مذمت کی گئی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ عدن کے معاملہ میں وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے۔

دوسری قرارداد میں سعودی عرب کی حکومت سے شدید احتجاج کیا گیا کہ ظفر اللہ کو دوسرے قادیانیوں کو حج کی اجازت دے کر مسلمانان عالم کے دلوں کو مجروح کیا گیا

### راولپنڈی میں یوم احتجاج

راولپنڈی ۲۶ مئی ۔ ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ راولپنڈی کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ مرکزی جمعیۃ کے اعلان کے مطابق بروز جمعہ ۱۵ صفر المظفر ۲۶ مئی یوم احتجاج منایا گیا۔ جمعہ کے موقع پر یہودیت اور عیسائیت کے گٹھ جوڑ کی مذمت کی ۔ جس کا مظاہرہ امریکہ مشرق وسطیٰ میں کر رہا ہے ۔ نیز اس موقع پر عدن کے مظلوم مسلمانوں پر وحشی انگریزوں کے مظالم اور قرآن پاک کی توہین کرنے کی بھی مذمت کی گئی ۔

ظفر اللہ قادیانی اور اس کے ساتھ دوسرے قادیانیوں کے حرمین شریفین میں داخلہ پر بھی شدید کیا گیا ۔ یہ احتجاجی قرار داد جامع مسجد بھوسہ منڈی ۔ جامع نیا محلہ ۔ جامع مسجد، محلہ درکتابی ، جامع مسجد گلشن آباد ۔ جامع مسجد کرتار پورہ ۔ جامع مسجد المظفر ۔ جامع مسجد شریف آباد اور اس کے علاوہ شہر اور صدر کی بیشتر مساجد میں پاس کی گئی ۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی نے علماء کرام اور عامۃ المسلمین سے درخواست کی ہے کہ تمام عالم اسلام کے اتحاد اور غلبہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہودیت کو نیست و نابود کر کے عیسائیت اور یہودیت کے گٹھ جوڑ کو خاک میں ملا دے

(عبدالمنان اختر ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی)

### مسلمانان جہلم کا احتجاج

جہلم ۲۶ مئی ۔ جمعۃ المبارک کے اجتماعات جامع مسجد گنبد والی ۔ جامع مسجد اہلحدیث ۔ جامع مسجد حافظ نور محمد صاحب مرحوم ۔ جامع مسجد پرانی سبزی منڈی جامع مسجد ماڈل کالونی ۔ جامع مسجد مشین محلہ نمبر ۲ نزد ریلوے ہسپتال میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی ۔

مسلمانانِ جہلم کا یہ عظیم الشان اجتماع ظفر اللہ خاں قادیانی اور اس کی پارٹی کے حرم میں داخلے کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے ۔ اس سے پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات بری طرح مجروح ہوئے ہیں ۔ چنانچہ ہم اپنی پاکستانی حکومت کے خلاف احتجاج کرتے ہیں کہ اس نے مسلمانوں کے اس عظیم مطالبہ کو مسلسل نظر انداز کیا ہوا ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ۔ نیز ہم سعودی عربیہ حکومت کے اس رویہ کے خلاف بھی پرزور احتجاج کرتے ہیں کہ اس نے مرزائیوں کو بالعموم اور ظفر اللہ خاں کو بالخصوص حرمین شریفین میں داخل ہونے کی اجازت دے کر عالم اسلام کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے ۔

(محمد اسحاق قریشی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام جہلم)

### جنوبی عرب کی آزادی اور مرزائیوں کا داخلہ حرمین

جمعیۃ علماء اسلام گوٹھ میر صبح صادق خان کھوسہ ۔ یہاں جمعہ کے عام اجتماع میں عدن کی آزادی کا مطالبہ کیا گیا ۔ انگریزوں کے مظالم کی مذمت کی گئی اور حرمین میں مرزائیوں کے داخلہ کے سانحہ پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

(عبدالحمید ناظم جمعیۃ گوٹھ)

## مرزائیوں کے داخلہ حرمین پر شدید احتجاج

بوریوالہ - ۱۵ر صفر، جمعہ کے اجتماع عام میں مولانا عبدالغنی صاحب جالندھری نے ایک قرارداد کے ذریعہ مرزائیوں کے داخلہ حرمین پر شدید احتجاج کیا۔
(عبدالحلیم غلہ منڈی بورے والا)

## مانسہرہ میں احتجاج

جامع مسجد محلہ ناڑی مانسہرہ میں مرزائیوں کے داخلۂ حرمین شریفین کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا۔
(عبدالقیوم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ)

## عدن میں انگریزوں کے مظالم پر احتجاج

**جمعیۃ علماء اسلام بھیرہ**

جامع مسجد نور میں مسلمانوں کا اجتماع ہوا اور عدن میں انگریزوں کے ظلم و تشدد کے خلاف احتجاج کیا گیا مرزائیوں کے داخلۂ حرمین کی مذمت کی گئی۔ (محمد یامین)

## مرزائیوں کے داخلۂ حرمین پر احتجاج

۲۶ر مئی بروز جمعہ کوہاٹ کی جملہ مساجد میں یوم احتجاج منایا گیا۔ (محمد ابراہیم پراچہ)

## حرمین شریفین میں مرزائیوں کے داخلہ کی مذمت

سیالکوٹ محلہ نیکا پورہ جامع مسجد بوہڑی والی کے اجتماع جمعہ میں مولوی حبیب اللہ صاحب فارغ فاضل دیوبند نے مرزائیوں کے داخلہ حرمین پر احتجاج کی قرارداد منظور کرائی۔

## جمعیۃ لودھراں

لودھراں کی جمعیۃ علماء اسلام نے بھی عدن کے سلسلے میں انگریزوں کے مظالم کے خلاف احتجاجی تجویز پاس کی اور یوم عدن منایا۔ مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یوم عدن منانے میں حصہ لیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام مرادپور ضلع جیکب آباد

مقامی جمعیۃ نے اپنے ایک اجلاس میں مرزائیوں کے داخلۂ حرمین کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ عدن کی آزادی کا مطالبہ کیا۔ حکومت پاکستان کی غیر اسلامی پالیسی پر تشویش ظاہر کی۔ (گل محمد امیر جمعیۃ مراد پور)

## بقیہ ــــ واقعات و حالات

اپنی غلط پالیسی کی بنا پر ملک و ملت کے وقار کو نقصان پہنچانے کا سبب بن رہے ہیں۔ اس طرح حکومت، علماء اور عوام کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ جس کا سدباب ضروری ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں مولانا محمد الیاس صاحب کی بیدخلی کے نوٹس پر ایک قرارداد کے ذریعہ شدید احتجاج کیا ہے اور محکمہ اوقاف سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوراً نوٹس کو واپس لے کر مولانا موصوف کو امامت و خطابت کے منصب پر بحال کرے۔
(حکیم مختار احمد الحسینی ناظم نشر و اشاعت)

## سانگھڑ میں ضلعی جمعیۃ کے ناظم کا دورہ

۲۶ر مئی کو ضلع سانگھڑ کی جمعیۃ کے ناظم محمد عرفان صاحب قادری سانگھڑ کے دورے پر آئے اور قبل نماز جمعہ مدرسہ قاسم العلوم کی مسجد میں حاضرین سے خطاب کیا۔ مسائل حاضرہ پر مفصل روشنی ڈالی۔ اجتماع میں مرزائیوں کے داخلۂ حرمین پر ایک احتجاجی قرارداد پاس ہوئی۔ آخر میں حافظ محمد اکبر صاحب ناظم جمعیۃ سانگھڑ نے ناظم ضلع کی تقریر کی تائید کی۔ (محمد صدیق بلوچ)

## گوجرخاں کی مساجد کی قراردادیں

ظفراللہ قادیانی کے حرمین شریفین میں داخلہ کے خلاف مندرجہ ذیل مساجد میں قراردادیں پاس ہوئیں۔

| نام جامع مسجد | نام پیش کردہ خطیب |
|---|---|
| جامع مسجد حیات سر روڈ گوجرخاں | عبدالمتین ہزاروی |
| مرکزی جامع مسجد | مولوی مشتاق الرحمٰن |
| جامع مسجد راجگان | مولوی غلام مصطفےٰ |

(عبدالمتین خادم جمعیۃ گوجرخان)

## میرپورخاص کی جمعیۃ علماء اسلام کے عہدہ داران

| | |
|---|---|
| امیر | جناب مولوی شمس الدین صاحب |
| نائب امیر | مولوی عزیز اللہ صاحب |
| ناظم اعلیٰ | شیخ ممتاز علی صاحب |
| نائب ناظم | حاجی منشی نصیر الدین صاحب |
| خازن | جناب محمد قاسم صاحب |
| سالار | حاجی رحمٰن گل صاحب |

## ضلعی جمعیۃ علماء اسلام میرپورخاص کے عہدہ داران

| | |
|---|---|
| امیر | مولوی محمد صالح صاحب |
| نائب امیر | مولوی شمس الدین صاحب |
| ناظم اعلیٰ | شیخ ممتاز علی |
| خازن | حاجی بشیر الدین صاحب |

## تشکیل و انتخاب

ٹنڈو آدم - حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر ضلع سانگھڑ نے ضلع سانگھڑ کا دورہ کیا اور مندرجہ ذیل مقامات پر نئی شاخوں کے قیام کا اعلان فرمایا:-

**بمقام برہون تحصیل شہداد پور**

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا فضل کریم صاحب |
| نائب امیر | حافظ علی اکبر صاحب |
| ناظم | حاجی عبدالکریم صاحب |
| نائب ناظم | حافظ عبدالحکیم صاحب |
| خازن | حاجی محمد بخش صاحب زمیندار |

**گوٹھ دوست محمد کھوکھر ڈاکخانہ پیجانی**

| | |
|---|---|
| امیر | حاجی حبیب اللہ صاحب |
| نائب امیر | عبدالوہاب صاحب |
| ناظم | عبیداللہ صاحب |
| نائب ناظم | محمد خاں صاحب |
| خازن | سکندر خاں صاحب |

**گوٹھ علی بخش کھوکھر**

| | |
|---|---|
| امیر | رحیم بخش صاحب |
| نائب امیر | منٹھار فقیر |
| ناظم | فقیر شاہنواز صاحب |
| نائب ناظم | فقیر اقبال صاحب |
| خازن | عبدالسبحان صاحب |

(ناظم نشر و اشاعت)

## انتخاب

بروز جمعہ حضرت مولانا طالب اللہ صاحب یزدانی نے جامع مسجد چک نمبر ۴۷۸ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اور زور دیا کہ جمعیۃ کے اندر داخل ہو کر جمعیۃ سے تعاون کریں۔ اور تقریباً ۰ ممبر جمعیۃ کے بنائے گئے اور ابھی ممبر سازی کا کام شروع ہے۔ اور جمعیۃ کی مندرجہ ذیل تشکیل قرار پائی۔

| | |
|---|---|
| امیر | حضرت مولانا طالب اللہ صاحب یزدانی |
| نائب امیر | مولانا غلام نقشبند صاحب |
| ناظم اعلیٰ | ماسٹر نور محمد صاحب بی اے |
| خازن | ماسٹر نیاز احمد صاحب |

ــــ جمعیۃ علماء اسلام علاقہ آصف کالونی منگھوپیر روڈ کراچی ۱۶ کا درج ذیل انتخاب ہوا

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا سید منور شاہ صاحب امام بسم اللہ مسجد |
| نائب امیر | جناب عبدالوحید خان و محمد سلیمان صاحب |
| ناظم اعلیٰ | مولانا محمد صفی اللہ صاحب |
| ناظم | احسان اللہ خاں صاحب و میاں عبدالرحیم صاحب |
| خازن | محمد ثناء اللہ صاحب |
| سالار | میر وسط خاں صاحب |
| ناظم نشر و اشاعت | حاجی علیم الدین صاحب |

اس اجلاس میں عائلی قوانین کی مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جتنے بھی اسلام کے خلاف ملک میں قانون نافذ ہیں۔ سب کو ختم کیا جائے۔ اور ملک میں تمام قوانین اسلام کے مطابق نافذ کئے جائیں۔
(محمد زکریا ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی)

## جامعہ ربانیہ میں ایک تقریب

۲۱ر مئی۔ جامعہ ربانیہ معصوم شاہ روڈ ملتان میں آج صبح ایک تعارفی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں ارکان مجلس ربانیہ اور دیگر معززین شہر نے شرکت فرمائی۔ مجلس ربانیہ کے سرپرست حضرت مولانا فیض احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کامل ضابطہ حیات ہے۔ اور تعلیم ہی کے ذریعہ دینی انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔

## بقیہ صفحہ ۲

(۵) ڈپٹی کمشنر سرگودھا ۱۸/۱۰/۶۶
(۶) فیلڈ مارشل صدر محمد ایوب خان راولپنڈی ۲۵/۲/۶۷
(۷) چیف ایڈمنسٹریٹر لاہور ۲۵/۲/۶۷
(۸) ڈویژن کمشنر سرگودھا ۲۵/۲/۶۷
(۹) گورنر صاحب ویسٹ پاکستان لاہور ۲۶/۴/۶۷
(۱۰) تمام دفتروں کو نقلیں بھیجی گئی ہیں
(۱۱) جناب خان عبدالرشید صاحب
چیف ایڈمنسٹریٹر محکمہ اوقاف لاہور ۲۵/۵/۶۷
(انور خاں بلاک نمبر ۱۵ سرگودھا)

(نوٹ) جامع مسجد گول چوک سرگودھا کے نمازیوں نے جو درخواست محکمہ کے افسران اور حکام بالا کو بھیجی اس کی نقل آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمایئے۔

## مرزائیوں کی فتنہ انگیزی

### حکام بالا سے فریاد

جناب عالی!

گذارش ہم اہالیان موضع سوکن ونڈ تحصیل پسرور کی یہ ہے کہ عرصہ ۱۳ ماہ سے ہم اہالیان دیہہ نے ایک مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام در مسجد راجپوتاں زیر اہتمام سید مولوی نواب حسین شاہ صاحب خطیب مسجد جاری کیا تھا۔ جس کے اخراجات ہم اہالیان دیہہ برداشت کر رہے ہیں۔ مقامی و بیرونی تقریباً ۶۰ طلباء علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ جن کو مولوی نواب حسین شاہ صاحب تعلیم دے رہے تھے اور ساتھ ہی بعد نماز عشاء درس حدیث صحیح بخاری آدھ گھنٹہ اور بعد نماز فجر درس قرآن شریف آدھ گھنٹہ فرما رہے تھے۔ جس سے دیہہ ہذا کے مردمان کو بہت زیادہ دینی فائدہ تھا۔ اس ۱۳ ماہ کے عرصہ میں مولوی صاحب مذکور نے بیرون مسجد موضع سوکن ونڈ کوئی تقریر جلسہ عام میں نہیں کی اور نہ ہی کسی فرقہ کی دل آزاری کی گئی۔ موضع ہذا میں مساجد تو بہت ہیں۔ لیکن بڑی مساجد صرف دو ہیں۔ ایک مسجد ارائیاں اور دوسری مسجد راجپوتاں کیونکہ مسجد راجپوتاں میں درسگاہ جاری ہو چکی تھی اور عالم بھی حنفیہ اہلسنت والجماعت نصیب ہو گئے تھے۔ دوسری مسجد ارائیاں میں اس وقت مستند عالم نہیں تھا انہوں نے بغرض حسد اس عالم کو نکالنے کے منصوبے بنانے شروع کئے۔ موضع سوکن ونڈ کی آبادی تقریباً ۴ ہزار ہے۔ جہاں صرف تین گھر فرقہ مرزائیت کے ہیں۔ ان تین گھروں میں سے ایک شخص غلام حیدر ولد نظام دین قوم جٹ ساکن موضع کوٹلی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کا زمیندار ہے۔ لیکن ربوہ کی طرف سے تنخواہ دار ہو کر برائے تبلیغ مرزائیت موضع سوکن ونڈ میں مقیم ہے۔ اور ہمارے علماء کو حیران و پریشان اور پبلک کو ورغلانے کی کوشش رات دن کر رہا ہے کافی عرصہ ہوا۔ ایک دفعہ غلام حیدر مذکور مبلغ ربوہ موضع سوکن ونڈ سے بحکم ربوہ کسی دوسرے موضع میں تبدیل بھی ہو گیا تھا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد پھر دوبارہ آکر سوکن ونڈ میں آباد ہو گیا۔ غلام حیدر کی موضع سوکن ونڈ میں نہ ملکیتی اراضی ہے اور نہ ہی ملکیتی مکان ہے۔ اس کی ملکیتی اراضی و مکانات موضع کوٹلی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ موضع سوکن ونڈ میں محض فساد پھیلانے اور لوگوں کو مرزائیت قبول کرانے کے لئے رات دن پروپیگنڈا کرتا ہے۔ اس نے اہالیان دیہہ کے بے شمار ناموں کی فہرست ربوہ دے رکھی ہے۔ جن کے ناموں پر بے شمار لٹریچر کتابوں کی شکل میں بذریعہ ڈاک آرہے ہیں۔ اور خود بھی لاکر مردمان دیہہ میں تقسیم کر رہا ہے۔ اس سیلاب کو روکنے کے لئے جہاں کہیں قرآن و حدیث شریف میں ختم نبوت کا ذکر آتا ہے۔ مولانا صاحب اس کی وضاحت حاضرین مسجد کو سنا دیتے ہیں۔

یہ ہے صرف مولوی نواب حسین شاہ صاحب کی خطابت مسجد ارائیاں و فرقہ مرزائیت کے چند مردمان نے میٹنگ کر کے صلاح مشورہ کر کے کوشش کی کہ اس عالم کو نکلوایا جائے۔ تاکہ تبلیغ کا میدان صاف ہو۔ چنانچہ مولوی نواب حسین شاہ صاحب خطیب مسجد ہٰذا و معلم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کو بحکم جناب والا شان مورخہ ۲/۶۷ ۲۰ ضلع سیالکوٹ ۲ ماہ کے لئے چھوڑنا پڑا۔ ان کو ۹/۵/۶۷ کو حکم سے مطلع کیا گیا، اور ۵/۶۷ ۱ کو تشریف لے گئے تھے۔ اس اثنا میں غریب اور یتیم نادار طلباء بیرونی و مقامی کو کافی دینی نقصان پہنچ رہا ہے۔ دوسرا کوئی عالم نہیں کہ امامت کرائے حضور انور کی خدمت میں التماس ہے کہ مولوی نواب حسین شاہ صاحب پر سے پابندی ہٹا کر غریب اور یتیم بچوں کی دعائیں لیں۔ اور غلام حیدر ولد نظام دین ساکن کوٹلی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کو جو موضع سوکن ونڈ میں مقیم ہو کر رات دن مرزائیت کا پرچار زبانی اور بذریعہ لٹریچر کر رہا ہے واپس اس کے مسکن بھجوایا جائے۔ غربا پروری ہو گی۔

(اس درخواست کے نیچے ۳۶ افراد اہالیان سوکن ونڈ کے دستخط ہیں)

## مرزائی حرکات کی رفتار

دفتر ترجمان اسلام میں پشاور کے ایک معتمد علیہ دوست کا خط موصول ہوا ہے۔ جس میں پشاور میں مرزائیت کی دست درازیوں کا ذکر ہے۔ ہم اس خط کو بعینہٖ شائع کر کے مجلس تحفظ ختم نبوت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھانے کی سعی فرمائیں۔ بعض مقامات پر مرزائیت کے خلاف لٹریچر کی مانگ ہے۔ اس سلسلہ میں بھی عرض ہے کہ ایسا لٹریچر غیر مشروط طور پر مہیا فرمائیں۔ (ادارہ)

مخدومی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ایک نہایت اہم معاملہ پر جناب کی توجہ مطلوب ہے پھر جیسا حکم فرمائیں تعمیل ارشاد ہو گی انشاء اللہ۔

مکرمی! امت مرزائیہ کی رفتار و روش میں آج کل زیادہ تیزی آگئی ہے۔ پشاور میں ان کے دو اڈے ہیں۔ ایک سول کوارٹرز پشاور، دوسرا ہمارا محلہ جہانگیر پورہ یہ محلہ اگرچہ اب برائے نام سا اڈہ ہے۔ مگر صرف یہاں کی صورت حال یہ ہے کہ دو سالوں سے جمعہ کا خطاب وجمعہ لاؤڈ سپیکر میں ہوتا ہے۔ مسجد کا بیرونی حصہ نیا کر کے اس پر نئے سے نئی چیز لکھی جاتی ہے۔ زیر مسجد دکان کو اب بورڈ لگا کر مرزائی لائبریری و دفتر انصار اللہ کے طور پر کھلے بندوں استعمال کیا جاتا ہے۔ لٹریچر کی عام تقسیم ہے۔ اب تو اشتہار بازی بھی زوروں پر ہے اور ہر جگہ لگائے جاتے ہیں۔ سالانہ جلسہ یہاں کبھی نہیں ہوا تھا۔ اب بڑی ڈھٹائی سے لاؤڈ اسپیکر لگا کر سالانہ جلسہ رچایا گیا۔ جس میں دور دراز سے آمدہ مقرروں نے شرکت کی۔ نیز مسجد سے باہر شارع عام میں کرسیاں بچھائی گئیں۔

ہمارے محلے میں یہ تمام ہتھکنڈے بالکل نئے اقدامات ہیں۔ اس سے پہلے انہوں نے... یہ حدود پھاندنے کی کبھی جرأت نہیں کی تھی۔ سول کوارٹرز کا سالانہ جلسہ اس کے علاوہ ہے۔ وہاں تو تربیتی کورس بھی ہو چکا ہے جناب کی قیمتی رائے کا بشارت انتظار ہے کہ اس گند کو ہٹانے یا کم از کم تعفن مٹانے کا کیا بندوبست ہونا چاہیئے، اور اگر جوابی جلسہ انسب ہو تو ماہ رواں میں جناب کونسی تاریخ عنایت فرما سکتے ہیں؟

## چارسدہ میں مرزائیت کا فروغ

قاضی فضل دیان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چارسدہ ضلع پشاور اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۵ مئی ۶۷ء بروز پیر چار بجے عصر بمکان میاں عبداللہ شاہ قاضی خیل جدید (چارسدہ) مرزائیوں کے مبلغین کا ایک اجلاس زیر سرکردگی میاں عبداللہ شاہ منعقد ہوا۔ جس میں جماعت احمدیہ مرزائیہ کے ارکان کے علاوہ دیگر تعلیم یافتہ حضرات کو بھی دعوت دی گئی۔ قرب و جوار کے کئی ایک علماء کو بھی دعوت نامے بھیجے گئے۔ مقامی علماء نے جواب میں کہا اگر ہمیں تقریر کی اجازت ہو، تب ہم حاضر ہوں گے۔ لیکن منتظمین اجلاس نے ان کے اس چیلنج کو رد کر دیا اور اس اجلاس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور دیگر مسائل مرزائیت پر تقاریر ہوئیں۔ قبل اس کے میاں عبداللہ شاہ خفیہ طور پر مرزائیت کا ایجنٹ تھا اور اب کھل کر میدان میں اتر آیا ہے۔ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چارسدہ حکومت پاکستان پر واضح کرتا ہے کہ وہ فرقہ ضالہ مرتدہ قادیانیہ کی ارتدادی سرگرمیوں اشتعال انگیزیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور حکومت سے پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ آئندہ کے لئے ایسے شرپسند مرزائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا یہ سلسلہ عام مسلمانوں میں عموماً اور تحصیل چارسدہ کے غیور پٹھانوں میں خصوصاً بند کیا جائے۔ ورنہ اس سے پیدا ہونے والی بے چینی کی ساری ذمہ داری حکومت پر عائد ہو گی۔

PHONE No.-67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132
তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর LAHORE price paisse

جلد ۱۰ | جمعہ ۹ جون ۱۹۶۷ء مطابق ۲۹ صفر ۱۳۸۷ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۱

## ایجنٹ حضرات ——

# توجہ سے پڑھیں

دفتر ترجمان اسلام کی طرف سے ایجنٹ حضرات کی خدمت میں مسلسل یہ گذارش کی جاتی رہی ہے کہ جو رقوم ان کے ذمہ مدت سے بقایا چلی آرہی ہیں، انہیں جلد ادا فرما دیں۔ جو حضرات یک مشت ادا نہیں کر سکتے، بالاقساط ہی ادائیگی شروع کردیں اور ماہانہ بل کی ادائیگی پابندی سے کرتے رہیں۔ ان گذارشات پر بعض ایجنٹ حضرات نے توجہ دی۔ ہم ان کے شکر گذار ہیں۔

لیکن بعض ایجنٹ حضرات نے ہماری درخواست کو قطعی قابل اعتنا نہیں قرار دیا۔ ان حضرات میں سے بعض کی طرف رقوم سینکڑوں تک پہنچ چکی ہیں۔ یہ حضرات نہ ماہانہ بل ادا کر رہے ہیں، نہ سابقہ بقایا ادا کرتے ہیں۔ نہ کسی درخواست کا جواب دیتے ہیں۔

یہ بھی عرض کر دیا گیا تھا کہ جن ایجنٹ حضرات کو حساب وغیرہ کے سلسلہ میں کوئی شکایت ہے تو تحریر کریں، ان کی شکایات حتی الامکان رفع کی جائیں گی، لیکن اس کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی گئی۔

اب آخری بار ان ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بل بھی بھیج دیئے گئے ہیں اور گذارش نامے بھی۔ اگر اب بھی ان ایجنٹ صاحبان نے توجہ نہ فرمائی تو دو ہفتے انتظار کے بعد مجبوراً اخبار کی ترسیل بند کردی جائیگی ان کے اسماء گرامی و پتے ترجمان اسلام میں بھی اور دوسرے اخبارات میں بھی اشاعت کے لئے دے دیئے جائیں گے تاکہ اخبارات کے ناظرین اور دوسرے حضرات ان کرم فرماؤں سے واقف ہوجائیں۔ اور دیگر قانونی کارروائیاں بھی عمل میں لائی جائیں گی۔

ان ایجنٹ حضرات کے تغافلانہ رویہ کی بدولت اخبار کو ماہانہ ایک ہزار روپیہ کا خسارہ ہو رہا ہے، اور اس کے سارے ترقیاتی منصوبے رکے پڑے ہیں۔ (ناظم دفتر ترجمان اسلام لاہور)

**جمعیۃ کے عہدہ دار و ارکان متوجہ ہوں** بعض ایجنٹ حضرات کی مسلسل نادہندگیوں کی وجہ سے ترجمان اسلام کی مالی حالت کافی گر گئی ہے۔ اخبار کی خریداری میں اضافہ کی بڑی ضرورت ہے۔ ایک جماعت کے اخبار کو ایجنٹوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ خود کارکنان جمعیۃ کو اس کی اشاعت میں زبردست دلچسپی لینے کی ضرورت ہے (ناظم دفتر)

## قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب کی سرگودھا میں تشریف آوری

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا سہ ماہی اجتماع ۱۶ جون ۱۹۶۷ء جامع مسجد بلاک ۲۳ سرگودھا میں ہو رہا ہے جس میں قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب خطاب فرمائیں گے۔ (محمد صادق)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۲۸ صفر ۱۳۸۷ھ مطابق ۸ جون ۱۹۶۷ء بروز جمعرات صبح ۹ بجے مدرسہ رحیمیہ حنفیہ کلور کوٹ میں منعقد ہوگا۔ تمام ارکان کو انفرادی خطوط جاری کردیئے گئے ہیں (ناظم عمومی جمعیۃ میانوالی)



تعلیمی پریس لاہور میں باہتمام ملک نور الہٰی پرنٹر چھپا اور غازی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا

خط و کتابت و ترسیل زر و تبادلہ اخبار و دیگر امور کے لئے —— پتہ —— دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

ان الدین عند اللہ الاسلام
ہفت روزہ
لاہور
ترجمانِ اسلام
پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۲۵ پیسے
یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

## یادگار زمانہ تھے یہ لوگ

# مفتی عزیز الرحمٰن صاحب قدس سرہ

★ —— حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ

مسا ذمنہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ کے مزار اقدس پر حاضر ہونے کا معمول تھا۔ آپ کے فیوض و برکات باطنی کا سلسلہ دور دور تک پھیلا۔ میرٹھ میں حضرت ممدوح کے سلسلہ کا ایک بہت بڑا حلقہ تھا۔ حضرت مولانا قاری محمد اسحٰق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ آپ کے خلفائے مجازین میں سے تھے میں نے حضرت قاری صاحب کی زیارت کی ہے نہایت بے نفس بزرگ اور رفیع المقامات ہستی تھے۔ ان کا سلسلہ کافی پھیلا قاری صاحب کے خلفائے مجازین میں سے اول نمبر کی شخصیت فاضل یگانہ حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی مہاجر مدنی قدس سرہ کی ہے۔ جنہوں نے دار العلوم میں حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فن حدیث کی تکمیل کر کے ابتداءً بطور معین مدرس دار العلوم دیوبند میں کار تدریس انجام دیا۔ پھر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں حضرت شاہ صاحب کی معیت میں بطور استاذ حدیث درس جاری کیا اور ساتھ ہی حضرت شاہ صاحب کے حلقۂ درس سے استفادہ کر کے حضرت ممدوح کے حدیثی علوم و فیوض بنام فیض الباری مدون کئے جو مصر میں طبع ہوئی اور آج علماء کے کتب خانوں کی زینت بنی ہوئی ہے۔ تقسیم ملک کے بعد مولانا ممدوح پاکستان تشریف لے گئے۔ اور دار العلوم اشرف المدارس ٹنڈو الہ یار کے ناظم کی حیثیت سے کام کیا اس کے بعد آپ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی مدینہ کے قیام کے دوران آپ کا ایک حلقہ رہا ہے اطراف سے آنے والے حجاج آپ کی طرف رجوع کرتے۔ یہ وہی سلسلہ نقشبندیہ کا فیض تھا جو انہیں مفتی اعظم ہند کے سلسلہ سے پہنچا۔ اس لئے حضرت مفتی صاحب رح کا سلسلہ ہند و پاکستان سے گذر کر حجاز میں بھی پھیل گیا۔

نقشبندیت کے مشہور معمولات میں سے ختم خواجگان ہے جو حضرت مفتی صاحب کی مسجد میں (جو دیوبند میں چھوٹی مسجد کے نام سے مشہور ہے) پابندی کے ساتھ روزانہ صبح کی نماز کے بعد ہوتا تھا۔ آج بھی ہم لوگوں کے لئے نہایت مسرت کا مقام ہے کہ حضرت مفتی اعظم قدس سرہ کے چھوٹے صاحبزادے مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب عثمانی مجوّد دار العلوم دیوبند اس سلسلہ کو پابندی کے ساتھ قائم کئے ہوئے ہیں جس سے حضرت مفتی صاحب کے دور کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

میں نے متعدد اعمال شرعیہ کی ہیئت حضرت اقدس کے عمل سے سیکھی ہے۔ مثلاً وضوء کرتے ہوئے انگلیوں میں خلال کرنے کی ہیئت مجھے نہیں آتی تھی۔ یہ ہیئت میں نے ان کے عمل سے سیکھی۔ علم و عمل کے ساتھ تواضع اور کسر نفسی اپنے کو چھپانا اور مٹانا آپ کا خاص رنگ تھا جو چھوٹی چھوٹی جزئیات تک میں نمایاں ہوتا تھا۔ روزانہ کا معمول تھا کہ بعد نماز عصر محلہ کے آس پاس کے گھروں کے دروازوں پر جا کر پوچھتے کہ بازار سے کسی کو کچھ سودا منگانا ہو تو بتلا دے گھروں سے آواز آتی کہ مفتی جی مجھے چار پیسے کی مرچیں لا دو کہیں سے آواز آتی کہ تیل چاہیئے کوئی کہتا کہ نمک درکار ہے۔ حضرت ممدوح سب کے پیسے لے لیتے اور بازار جا کر ایک ایک کا فرمائشی سودا خریدتے۔ کسی کا نمک، کسی کی مرچ، کسی کا دھنیا اور یہ سب سامان رومال کے الگ الگ کونوں میں باندھتے یہ سامان لاتے ہوئے یہ بھی گوارا نہ فرماتے کہ اس بوجھ کو کوئی بٹو لے۔ خود ہی یہ سارا سامان اپنے کندھوں پہ لادتے بعض اوقات بوجھ سے دوہرے ہو جاتے تھے۔ مگر کسی حالت میں گوارا نہ تھا کہ اسے دوسروں کے حوالے فرما کر کچھ ہلکے ہو جائیں یہ بوجھ خود لاد کر لاتے اور پھر گھر گھر جا کر خود ہی فرمائش کنندوں کے سپرد فرماتے۔

برسات میں بارہا دیکھا گیا کہ محلے کے مکانوں کی چھت ٹپکی اور محلہ دار بیبیوں نے کہلا بھیجا کہ مفتی جی ذرا ہماری چھت دیکھ لو بہت ٹپک رہی ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت اقدس لنگی باندھ کر بارش میں نکل کھڑے ہوتے اور محلہ والوں کی چھتوں پر بارش میں مٹی ڈالنے کی خدمت انتہائی ذوق و شوق اور دردمندی کے ساتھ انجام دینا شروع فرما دیتے۔

حضرت مفتی اعظم رح کے مکان سے ملے ہوئے مکان میں ایک بڑھیا مقیم تھی جنہیں سب "امّاں" کہا کرتے تھے۔ عمر میں حضرت مفتی صاحب سے بہت بڑی تھیں۔ انہوں نے ایک دن کہا کہ عزیز الرحمٰن مکان کی چھت بہت خراب ہو گئی ہے۔ بارش میں ٹپکا اتنا لگتا ہے کہ رات بھر ٹپکتے گذر جاتی ہے۔ مٹی ڈلوانے کا کوئی بندوبست کرا دیجیے۔ فرمایا کہ بہت اچھا چنانچہ مٹی منگوائی اور گھر میں ڈلوا دی۔ اس پہ کہنے لگیں کہ عزیز الرحمٰن مٹی تو آ گئی، مزدور کوئی نہیں کہ اسے چھت پر ڈلوا دوں۔ فرمایا امّاں اس کا بھی بندوبست ہو جائے گا، بارش میں لنگی باندھ کر خود چھت پہ چڑھے اور خود ہی چھت پر مٹی ڈالنی شروع فرمائی بارش میں بھیگتے ہوئے مٹی ڈالنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ سخت بخار آیا جس سے سخت تکلیف اٹھائی مگر اس بوڑھی امّاں پر یہ واضح نہ ہونے دیا کہ اس مٹی ڈالنے میں کس مزدور نے کام کیا اور اس محنت سے اس پر کیا گذری؟

ان عملی مجاہدات کے ساتھ علمی باریک بینیاں مستزاد تھیں رفقاء کے ساتھ درس کا شغل مستقل تھا۔ فقہ و حدیث اور تفسیر کے اسباق آپ کے یہاں ہوتے تھے بڑی بڑی باریک تحقیقات جو آپ کے ذہن رسا کی پیداوار ہوتی تھیں کبھی بھی اپنی طرف منسوب کر کے دعوے کے رنگ میں نہیں فرماتے تھے بلکہ بطور احتمال کے ارشاد فرماتے اور تقریر کے ضمن میں کہتے کہ اس مسئلہ میں ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے، حالانکہ وہ ان کی اپنی تحقیق ہوتی تھی مگر کبھی یوں نہیں فرماتے تھے کہ اس مسئلہ میں میری رائے اور تحقیق یہ ہے یہ مقام بے نفسی اور فنا کا اعلیٰ مقام ہے یہ اسی کو میسر آ سکتا ہے جس نے انسانیت کو کچل کر رکھ دیا ہو۔

غم آخرت پر قلب کا تسلط یہ تھا کہ جلالین شریف کے درس میں ایک دن خود ہی یہ واقعہ ارشاد فرمایا کہ میں ایک رات سونے کے لئے لیٹا تو اچانک قلب میں یہ اشکال وارد ہوا کہ قرآن حکیم نے تو یہ دعویٰ فرمایا ہے کہ

"وَلَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ"

انسان کے کام اس کی سعی آئے گی"

جس کا واضح نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آخرت میں غیر کی سعی کار آمد نہ ہوگی اور حدیث نبوی میں ایصال ثواب کی ہدایت کے ساتھ تخفیف عذاب، رفع عقاب اور ترقی درجات کی صورتیں ممکن بتلائی گئی ہیں۔ نیز شفاعت انبیاء و صلحاء، شفاعت حفاظ و شہداء سے رفع عذاب، نجات اور ترقی مدارج کا وعدہ فرمایا گیا ہے جس سے صاف نمایاں ہے کہ آخرت میں غیر کی سعی بھی کار آمد ہوگی اور یہ آیت و روایت میں کھلا تعارض ہے فرمایا کہ سوچتا رہا مگر ذہن میں اس کا حل نہ آیا بالآخر سوچتے سوچتے یہ خوف قلب پر طاری ہوا کہ جب آیت پر میرا ایمان سلامت اور مضمحل ہے اور اگر اس حالت میں موت آ گئی تو میں قرآن کی ایک آیت میں خلجان اور ریب لے کر جاؤں گا اور اس حالت میں حق تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گا کہ قرآن کے ایک حصہ پر میرا ایمان سست اور مضمحل ہوگا تو میرا انجام کیا ہوگا؟ اور کیا اس خاتمہ کو حسن خاتمہ کہا جا سکے گا۔ اس دھیان کے آتے ہی فکر آخرت اس شدت سے دامن گیر ہوا کہ میں اسی وقت چارپائی سے اٹھ کھڑا ہوا اور سیدھے گنگوہ کی راہ لی اور مقصد یہ تھا کہ راتوں رات گنگوہ پہنچ کر حضرت گنگوہی رح سے یہ اشکال حل کراؤں کہ میرا ایمان صحیح ہو اور حسن خاتمہ کا موقع بند ہے۔ حالانکہ آپ پیدل چلنے کے عادی نہ تھے اور وہ بھی گنگوہ جیسے لمبے سفر کے جو دیوبند سے ۲۲ کوس یعنی قریباً تیس میل کے فاصلہ پر ہے اور وہ بھی رات کے وقت لیکن جبکہ خوف آخرت اور جذبۂ ایمانی اور نفس کا یہ حال بن چکا تھا تو اس میں وساوس کہاں آ سکتے تھے اس جذبہ سے عزم پیدا ہوا اور اتنا لمبا سفر کرنے کے لئے پیدل اندھیری رات میں چل پڑے۔ صبح صادق سے قبل گنگوہ پہنچے۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ تہجد کے لئے وضو فرما رہے تھے کہ حضرت مفتی اعظم نے سلام کیا فرمایا کون؟ عرض کیا کہ عزیز الرحمٰن فرمایا تم اس وقت کہاں؟ عرض کیا کہ حضرت ایک علمی اشکال لے کر حاضر ہوا ہوں جس میں مبتلا رہوں اور وہ یہ کہ قرآن تو نفع آخرت کو صرف اپنی ذاتی سعی میں منحصر بتلا رہا ہے جس سے غیر کی سعی کے نافع ہونے کی نفی نکل رہی ہے اور حدیث غیر کی سعی کو نافع اور مؤثر بتلا رہی ہے۔ جس میں نفع آخرت ذاتی سعی میں منحصر نہیں رہتا جو صریح قرآن کا معارضہ ہے تو ذہن میں اس تعارض کا حل نہیں آتا۔ حضرت نے وضو فرماتے ہوئے برجستہ فرمایا کہ آیت میں سعی ایمانی مراد ہے جو آخرت میں غیر کے کار آمد نہیں ہو سکتی کہ ایمان تو کسی کا ہو اور نجات کسی کی ہو جائے اور حدیث میں سعی عمل مراد ہے جو ایک دوسرے کے کام آ سکتی ہے۔ اس لئے کوئی تعارض نہیں فرمایا ایک دم میری آنکھ سی کھل گئی جیسے کوئی پردہ آنکھ کے سامنے سے اٹھا گیا ہو اور علم کا ایک عظیم دروازہ کھل گیا۔

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

لاہور - جمعہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۶۷ء

# فتنۂ عظیم

یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ اسلام و کفر اور حق و باطل ازل ہی سے آپس میں ستیزہ کار رہے ہیں اور چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی ہمیشہ ہی برسرپیکار رہا ہے کبھی نمرود و فرعون کی شکل میں تو کبھی ہامان و قارون کے روپ میں۔ اور کبھی بولہب و بوجہل کے انداز میں۔ لیکن اسلام نے ہر مقام پر کفر کو شکست دی اور شکست پر شکست دے کر اس کو اتنا کمزور کر دیا کہ اب اس میں کھل کر سامنے آنے کی طاقت نہ رہی۔ لہذا باطل نے بعد میں نئے نئے روپ دھار کر مقابل میں آنے کی کوشش کی۔ چنانچہ کبھی فتنہ خلق قرآن کی شکل میں سامنے آیا اور فتنہ انکار حدیث کی شکل میں۔ لیکن اہل حق نے جس انداز میں بھی وہ آیا اس کا مقابلہ کیا۔ اگرچہ اس کے مقابلہ میں انہیں دار و رسن کا منہ بھی دیکھنا پڑا اور جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں تنہائی کے شب و روز گذارنے پڑے، زہر کے پیالے نوش کرنے پڑے لیکن یہ مصائب ان کے باطل کے مقابلہ کے عزم میں ذرا بھی لغزش پیدا نہ کر سکے۔

موجودہ زمانہ میں سب سے بڑا فتنہ جو اسلام کے مقابل ہیں ہے وہ "فتنہ تنور" (MODERNISM) ہے۔ یہی فتنہ قادیانیت، پرویزیت، فضل الرحمانیت، مودودیت اور دوسری مختلف شکلوں میں دلائل کے مختلف اسلحہ سے لیس ہو کر اسلام کے سامنے آیا ہوا ہے۔ پھر یہ فتنہ صرف پاکستان ہی تک محدود نہیں بلکہ تمام ممالک اسلامیہ اس کی زد میں ہیں اور حکومتوں کی پشت پناہی میں دن رات یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ اسلام کا ایک ایسا ڈھانچہ تیار کیا جائے، جس پر لیبل تو اسلام کا ہو لیکن اندر اسلام کی ایک چیز بھی نہ ہو۔ گویا دوسرے لفظوں میں اسلام کو اس طرح تحریف کر دیا جائے کہ اسلام کا ہر اصول تجدد کا جامہ پہن کر اپنی اصلی حقیقت کو یک قلم خیرباد کہہ دے۔

اس فتنہ کے پاس عوام کو مسحور کرنے کے لئے اور اُن کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ "یہ دور ترقی اور سائنس کا دور ہے۔ اس دور میں اسلام کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنا چاہیئے۔ اور اگر اسلام کو زمانہ کے تقاضوں کے مطابق نہ ڈھالا گیا تو نئی نسل اسلام سے منحرف ہو جائے گی۔" یہ دلیل ان فتنہ کے علمبرداروں کی نگاہ میں کتنی ہی دقیع کیوں نہ ہو لیکن اسلام کی نگاہ میں اس کا کوئی وزن نہیں، کیونکہ اسلام زمانہ کے جدید تقاضوں کے مطابق خود نہیں ڈھلتا بلکہ زمانہ کے تقاضوں کو اپنے تقاضوں کے مطابق ڈھالتا ہے۔ مثال کے طور پر زمانہ کا تقاضا ہے کہ بنک کاری موجودہ تجارت کا جزو لاینفک ہے اور بنکاری نظام سود پر مبنی ہے۔ اب یہ نہیں کہ زمانہ کے تقاضے کا خیال رکھتے ہوئے اسلام میں سود کا جواز پیدا کیا جائے بلکہ بنکاری کو سود سے نجات دلائی جائے اور ملک میں بلا سود بنک کاری قائم کی جائے۔

عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، مقدار زکوٰۃ میں تبدیلی۔ اسلامی تہواروں کو سائنس کی روشنی میں منانا۔ حج پر پابندی وغیرہ یہ سب اسی فتنے کے برگ و بار ہیں جو آئے روز اخبارات و رسائل میں پادرہوا دلائل کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ اس فتنے کو حکومتوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اس وجہ سے اس کا مقابلہ انفرادی طور پر نہیں کیا جا سکتا اس کے مقابلہ کی بہترین صورت یہ ہے کہ اسلامی اقدار کے تحفظ کرنے والی تمام قوتیں آپس میں متحد ہو جائیں اور اس فتنہ کے سامنے ایک بنیان مرصوص بن جائیں تب کہیں اس فتنہ کا مقابلہ ممکن ہے۔

اس فتنہ کا اصل بانی انگریز ہے۔ جس نے اپنے کئی ہزار پادریوں کو اس کام میں لگایا ہوا ہے کہ وہ اسلام کی تحریف کے منصوبے بنائیں اور مسلمانوں کے قلوب میں قدیم اسلام کی نفرت اور جدید اسلام کی محبت پیدا کریں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اہل مغرب نے بے شمار اسلامی کتابوں کے انگریزی ترجمے شائع کئے ہیں جو ہمارے متنورین کے علم کی اصلی بنیاد ہیں۔ ان ترجموں میں انہوں نے اسلامی احکام کی اس انداز میں تحریف کی ہے کہ ایک خالی الذہن دین سے ناآشنا انسان اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ امریکہ سے ایک مجلہ "مسلم ورلڈ" کے نام سے ۵۳ سال سے اسلام کی تحریف کی یہ خدمت سر انجام دے رہا ہے۔

یہ فتنہ روز بروز بڑھ رہا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں علماء بجائے اس بات کے کہ وہ متحد و متفق ہو کر اس کا مقابلہ کریں۔ باہمی تشتت و انتشار سے دوچار ہیں۔ کچھ حضرات صرف مدارس و مساجد کی زندگی پر قانع ہو چکے ہیں اور کچھ خانقاہی زندگی کو اختیار کئے ہوئے ہیں حالانکہ اس فتنہ کے سیلاب کے سامنے مدارس اور خانقاہوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ سیاست کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے لہذا اس کو سیاسی طور پر شکست دینی چاہیئے اور نئی نسل جو کہ الحاد و زندقہ کی ڈگر پر چل رہی ہے اس کے اس راہ پر چلنے کا خطرہ ہے کے ایمانوں کو محفوظ کرنے کی سعی پیہم کرنی چاہیئے۔

اس سلسلہ میں جمعیتہ علماء اسلام ۲۰ سال سے ملک میں کام کر رہی ہے اور وہ ہر ممکن طریقہ سے اس فتنہ کا مقابلہ کر رہی ہے لہذا ہر کلمہ گو اور اسلامی اقدار کی محبت رکھنے والے انسان کو جمعیتہ کی طرف اپنا دست تعاون بڑھانا چاہیئے اور دامے درمے سخنے قدمے جمعیتہ کی امداد کرنی چاہیئے۔

## جمعیتہ علماء اسلام کیا چاہتی ہے؟

- وہ چاہتی ہے کہ موجودہ معاشرہ میں اسلام سربلند ہو۔
- وہ چاہتی ہے کہ آپ کی ایمانی زندگی شعوری ہو
- وہ چاہتی ہے کہ اسلامی ماحول، ایمانی اقدار اور قرآنی آداب کا قیام ہو۔

حکیم مختار احمد الحسینی

# ہلال و صلیب کشمکش

(قسط نمبر ۶)

## عروج و زوال کا قرآنی دستور:-

قرآن حکیم نے قوم کے عروج وزوال، ترقی وتنزل، فلاح وہلاکت، بننے اور بگڑنے کا جو تصور اور دستور پیش کیا ہے وہ ہمیشہ سے اٹل چلا آرہا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:-

سنۃ اللہ فی الذین خلوا من
قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا

(ترجمہ) اللہ کا دستور پڑا ہوا ان لوگوں میں جو پہلے ہو چکے اور تو اللہ کے دستور کو بدلنے نہ پائے گا۔ (احزاب)

ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:-

ولا یحیق المکر السیی الا باھلہ
فھل ینظرون الا سنۃ الاولین
فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا
ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا،
اولم یسیروا فی الارض فینظروا
کیف کان عاقبۃ الذین من
قبلھم (فاطر)

(ترجمہ) اور بدی کا داؤ پیچ خود داؤ پیچ کرنے والوں پر الٹ جاتا ہے تو کیا یہ لوگ پہلی قوموں کی (تباہی وبربادی) کے دستور ہی کی راہ دیکھتے ہیں تو تم اللہ کے دستور کو ہرگز بدلتے نہ پاؤ گے۔ کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں۔ دیکھتے کہ ان سے پہلے کی قوموں کا کیا انجام ہوا ان چیزوں کے ذہن نشین کرانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالے فرماتے ہیں:-

ذالک بما قدمت ایدیکم و
ان اللہ لیس بظلام للعبید٥
کداب ال فرعون والذین من
قبلھم کفروا بایت اللہ
فاخذھم اللہ بذنوبھم
ان اللہ قوی شدید العقاب
ذالک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ
انعمھا علی قوم حتی یغیروا
ما بانفسھم وان اللہ سمیع
علیم٥ (انفعال)

(ترجمہ) (انجام) اس کے سبب ہوا جو ان کے ہاتھوں نے پہلے کیا اور بیشک اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ جیسے فرعون والوں کا اور جو ان سے پہلے گذرے ان کا طریق عمل ہوا۔ انہوں نے اللہ کی باتوں کو نہ مانا تو اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب سے ان کو پکڑ لیا۔ بیشک اللہ زور آور اور سخت عذاب دینے والا ہے، اس لئے کہ اللہ کسی قوم کو جو نعمت دیتا ہے اس کو بدلتا نہیں جب تک کہ وہ اپنے اندر کی باتوں کو نہ بدل دیں۔ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وہ اصول جس کے ساتھ قوموں کے عروج وزوال کی داستان وابستہ ہے۔ قرآن مجید نے اس امر کی وضاحت کردی ہے کہ خدا تعالے یوں ہی کسی قوم سے اقتدار کو چھین کر تباہی وبربادی میں نہیں گرا دیتے بلکہ اس کا سبب اس کے اپنے اعمال اور اندرونی کیفیتیں ہوتی ہیں جو خدا کے قوانین سے بغاوت پر اکساتی ہیں۔ جس کی وجہ سے عذاب شدید کو دعوت دی جاتی ہے۔ یہ جو کچھ ہوتا ہے وہ ان ہی اندرونی کیفیتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی
یغیروا ما بانفسھم٥ واذا
اراد اللہ بقوم سوءً فلا
مردلہ ومالھم من دونہ
من وال (رعد)

(ترجمہ) اللہ اس قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا، جب تک وہ اپنے اندر کی کیفیت کو نہ بدلیں، اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کرنا چاہے تو وہ پھر نہیں سکتی، اور کوئی نہیں اللہ کے سوا ان کا مددگار۔

یہ ہے قرآن کا اصول اور فطرت کا قانون جس کے تحت اللہ تعالےٰ اس قوم کی برائی کا سامان مہیا نہیں کرتا۔ جب تک کہ وہ قوم اور اس کے افراد اپنی برائی کے خود درپے نہ ہوں اور اپنی حالت کو بدلنے کا ان میں کوئی جذبہ کارفرما نہ ہو۔ علامہ اقبال مرحوم نے اسی چیز کو یوں بیان کیا ہے

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

## خلافت عثمانیہ

بنو امیہ، بنو عباس اور سلاجقہ کا زوال قرآن کے اسی اٹل قانون کے تحت ہوا۔ خود ترکانِ عثمانی کے زوال کا سبب بھی یہی چیز تھی تاہم جب بنو امیہ، بنو عباس اور سلجوقی اس ابدی قانون کی زد میں آگئے تو اللہ تعالے نے اقتدار کی باگ ڈور ترکانِ عثمانیہ کے سپرد کردی۔ چونکہ اللہ تعالے نے اسلام کو قیامت تک باقی رکھنا ہے۔ سو اس کی نگہبانی اور حفاظت کے لئے وہ افراد اور قوموں سے کام لیتا ہی رہے گا۔ ترکانِ عثمانیہ نے خلافت جو بے جان ہو گئی تھی اور اسلام کی سیاسی مرکزیت میں جو اضمحلال پیدا ہو گیا تھا اس کو بڑھ کر سنبھال لیا۔

## سلطان سلیم اوّل

۹۲۳ھ میں سلطان سلیم اول نے مصر کو فتح کیا اور خلافت بنو عباس کا ہمیشہ سے خاتمہ کر دیا۔ اب خلافت آل عثمان کے قبضہ و تصرف میں چلی آئی۔

## عثمانی خلافت کی بنیاد

۶۹۹ھ میں خلافت عثمانیہ کی بنیاد ارطغرل نامی ایک ترکستانی امیر کے بیٹے عثمان خاں اول نے دارالسلطنت قونیہ میں آخری سلجوقی حکمران علاؤالدین ثانی کے قتل ہوجانے کے بعد سلطنت کا تاج اپنے سر پر رکھا۔ یہ ایک چھوٹی سی ریاست تھی۔ عثمان اول نہایت بہادر، شجاع اور اسلام کا سچا شیدائی تھا۔ اس نے سلطنت پر متمکن ہوتے ہی ایشیا کوچک کے رومی افسروں کو پیغام بھیجا کہ اسلام قبول کرلو ورنہ جزیہ دو۔ اگر یہ صورت بھی منظور نہیں تو جنگ کے لئے تیار ہوجاؤ۔ میدان جنگ ہی فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جن امراء نے اول الذکر دو شرطیں قبول کرلیں وہ محفوظ رہے اور جنہوں نے انکار کیا۔ عثمان اول نے ان کے مقابلہ میں اپنے بیٹے اورخان کو جانبازوں اور مجاہدوں کے ایک عظیم لشکر کی قیادت سونپ کر ان کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ رومیوں کی امداد تاتاریوں نے بھی کی۔ لیکن انہیں ہر محاذ پر پے در پے شکستیں ہوئیں اور مسلمان ہلال کے پھریرے لہراتے ہوئے بازنطینی سلطنت پر چڑھ دوڑے

(باقی ہے)

# مرکزی مجلس شوریٰ جمعیتہ علماء اسلام کا ہنگامی اجلاس

۵ فروری ۶۷ء۔ ملتان میں جمعیتہ علما اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس بلایا گیا۔ ریلوے نظام کے معطل ہونے کے باوجود مجلس شوریٰ کے ارکان کی اکثریت نے شرکت کی۔ مولانا محمد عمر صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام بلوچستان ہوائی جہاز کے ذریعہ ملتان پہنچے۔ جو حضرات اجلاس ہیں مواصلاتی سلسلے کے منقطع ہو جانے کی یا بیماری کی وجہ سے نہ پہنچ سکے۔ انہوں نے بذریعہ تار عدم شمولیت کی اطلاع دی۔

## • کارروائی کا آغاز

۵ فروری صبح نو بجے دفتر جمعیتہ علماء اسلام ملتان میں مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت امیر مرکزیہ حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔

## • حضرت درخواستی کا خطاب

اجلاس کے صدر امیر مرکزیہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے ہنگامی اجلاس بلانے کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔ اور جمعیتہ علماء اسلام کی تاریخ پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہمارے اکابر کی یادگار جماعت ہے۔ ہمارے اکابر کا جو مشن تھا۔ ہم اسے انشاء اللہ زندہ رکھیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ جمعیت کے مقاصد نہایت بلند ہیں۔ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ منظم جدوجہد کی جائے اور وقت کے تقاضوں کا احساس کرتے ہوئے ہمہ تن مصروف ہو جانا چاہیئے۔ انشاء اللہ کامیابی ہماری ہی ہوگی۔ حق ہمیشہ کامیاب وکامران رہا ہے اور اللہ تعالےٰ نے حق والوں کی نصرت و امداد کی ہے۔ مصائب اور آزمائش سے گھبرانا ہماری فطرت کے خلاف ہے ہم اسلام کے وقار وعظمت اور اس کی بالادستی کے لیے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں گے، دنیا کی کوئی طاقت ہمارے ارادوں اور عزائم میں حائل نہیں ہو سکتی۔

امیر محترم نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آزمائش اور ابتلا کا دور آچکا ہے۔ ایسے وقت میں ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جمعیتہ کے پروگرام کی وسیع تر نشر و اشاعت کی جائے اور عوام کو اس جانب متوجہ کیا جائے۔ تنظیم کو مزید مضبوط و مستحکم بنایا جائے۔

آپ نے فرمایا کہ ان سب چیزوں کے لئے استقلال اور کوشش پیہم کی ضرورت ہے

حضرت درخواستی نے جماعتی فنڈ کے لئے ارکان شوریٰ کی خصوصی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے بہت سے کام محض فنڈ کی قلت و کمی کی وجہ سے تشنۂ تکمیل ہیں۔ اس لئے اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

آخر میں آپ نے ارکان شوریٰ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے سفر کا معقول بندوبست نہ ہونے کے باوجود سفری صعوبتیں برداشت کر کے اجلاس میں شرکت کی۔ مجھے امید ہے کہ اس اجلاس میں باہمی مشورہ سے جو امور طے پائیں گے انشاء اللہ ملک وملت کے لئے مفید ہوں گے۔

## • ایجنڈا

امیر مرکزیہ کی تقریر کے بعد جناب مولانا مفتی محمود صاحب نے ہاؤس کے سامنے ایجنڈا پیش کیا جو حسب ذیل امور پر مشتمل تھا۔

۱۔ گذشتہ کارروائی کی تصدیق۔
۲۔ قائم مقام ناظم اعلیٰ کا تقرر۔
۳۔ جمعیتہ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ کی گرفتاری سے پیدا شدہ صورت حال پر غور۔
۴۔ رویت ہلال کے مسئلہ پر جمعیتہ علماء اسلام کے مسئلہ کی وضاحت
۵۔ جمعیتہ علماء اسلام کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے موثر ذرائع اور تدابیر پر غور۔
۶۔ مختلف ملکی وملی مسائل پر قرار دادیں۔
۷۔ دیگر امور باجازت صدر۔

## • گذشتہ کارروائی کی تصدیق

ایجنڈے کے مطابق گذشتہ مجلس شوریٰ کی کارروائی جو ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء کو لاہور میں ہوئی تھی حکیم مختار احمد الحسینی نے پڑھ کر سنائی جس پر امیر مرکزیہ نے دستخط ثبت فرمائے۔

## • ناظم اعلیٰ کا انتخاب

اس کے بعد قائم مقام ناظم اعلےٰ کا تقرر عمل میں آیا۔ اس کے لئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔

## • حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا خطاب

ایجنڈے کے مطابق حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے ملکی وملی مسائل پر فکر انگیز خطاب فرمایا۔ آپ نے عید سے متعلق انتشار کی تاریخ بتائی اور اس دفعہ عید پر جمعیتہ علماء اسلام اور دیگر علما کے موقف کو درست قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ رویت ہلال کے خالص مذہبی مسئلہ پر علماء کرام نے صحیح دینی موقف کا بروقت اعلان کر کے ملک وملت کی صحیح راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ جس پر پوری ملت ان کی ممنون ہے۔ مختلف الخیال علماء نے اتفاق رائے سے خالص شرعی تقاضوں کے تحت مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے غلط موقف کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اس انکار پر علماء کے خلاف جن حلقوں نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ نامناسب اور انصاف کے تقاضوں کے منافی ہے۔

مفتی محمود صاحب نے اپنی تقریر میں پریس پر نا روا پابندیوں کو جمہوری اقدار کے منافی قرار دیا اور فرمایا کہ ایک جمہوری مملکت کے لئے ضروری ہے کہ وہ پریس اور فکر ورائے کی آزادی کی مکمل ضمانت دے آپ نے بنیادی حقوق پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بنیادی حقوق کی بحالی ضروری ہے۔ جمعیتہ علماء اسلام اس سلسلہ میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے گی۔ آپ نے بی۔ ڈی۔ نظام پر بھی کڑی نکتہ چینی کی۔

مفتی محمود نے اپنی تقریر میں ارکان شوریٰ کو وقت کی پیچیدگیوں سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیتہ نے ہمیشہ ملک وملت کی صحیح راہنمائی کی ہے۔ اس وقت بھی جمعیتہ کو آگے بڑھ کر راہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا ہے تنظیمی سلسلے میں مفتی صاحب نے گرانقدر مشورے شوریٰ کے سامنے رکھے۔ جس پر تمام شوریٰ کے ارکان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

## • حضرت مولانا محمد عمر صاحب کا علما کو خراج تحسین

جمعیتہ علماء اسلام بلوچستان کے امیر حضرت مولانا محمد عمر صاحب نے جمعیتہ علماء اسلام کے علماء اور راہنماؤں کو اپنی تقریر میں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور فرمایا کہ علماء ہی سب سے بڑی قوت ہیں اور مسلم عوام نے ہمیشہ علماء پر اعتماد کیا ہے

باقی صفحہ ۱۰ پر)

## مودودی جماعت کی تلبیس کا ایک نمونہ

# ارباب بصیرت کیلئے لمحہ فکریہ

مولانا سید گل بادشاہ صاحب، امیر جمعیت علمائے اسلام، سرحد

مودودی جماعت کے بعض لوگ فرضی ناموں سے میرے پاس اکثر خطوط بھیجتے رہتے ہیں۔ کبھی کبھی مسائل بھی پوچھ لیتے ہیں۔ چنانچہ رمضان شریف سے پہلے عبدالرزاق پیش امام مقام تھانہ ایجنسی مالاکنڈ کے طرف سے ایک خط آیا یہ عبدالرزاق ایک فرضی نام تھا۔ حقیقت میں یہ خط غلام رحمانی بی۔ اے، بی۔ ٹی سابق ناظم یا صدر جماعت اسلامی (مودودی پارٹی) ضلع مردان کا تھا۔ یہ غلام رحمانی ریاست سوات کا باشندہ ہے ہمارے مردان پشاور میں اکثر ریاست سوات کے باشندے مودودی تحریک کی بامعاوضہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ویسے بھی مودودی تحریک سے مقامی مسلمانوں کا واسطہ نہیں ہر ایک ضلع یا علاقہ میں دوسرے علاقوں سے بامعاوضہ کارکن مقرر ہیں خود ہمارے ضلع مردان کی مودودی جماعت کے امیر علاتنول ضلع ہزارہ کے ہیں۔ ڈیرہ اسمٰعیل کے امیر ضلع کوہاٹ کے ہیں غلام رحمانی نے ارسال خط میں اس لئے اپنا نام نہ لکھا کہ شاید میں اس کو جواب نہ دوں گا، حالانکہ مودودی صاحب کے مرید جو میرے پاس خطوط لکھتے ہیں یا مسائل پوچھتے ہیں میں ان کو باقاعدہ جواب دیتا ہوں بعض مودودی میرے شاگرد بھی بھی ہیں۔ بہت سے میرے پاس آتے بھی ہیں۔ میں ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور مودودی صاحب کے دام فریب سے تمہیں نکالے۔ کیونکہ بعض مودودی حضرات ایسے بھی ہیں جو مذہبی علوم سے ناواقفیت کی بنا پر مودودی کے اسلام۔ اسلام کے نعرہ سے دھوکہ میں پڑ گئے ہیں

میں ہمیشہ کے لئے مودودی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تحریک مودودیت ایک عظیم فتنہ ہے۔ پرویز نے اسلام کو اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے پہنچایا ہے (مولانا امین احسن اصلاحی کی بھی یہی رائے ہے) اس کے اسلام کے نعرہ سے مسلمان دھوکہ کھا جاتے ہیں پاک و ہند کے مشہور عالم دین، مولانا منظور نعمانی کے بقول جو ابتداء میں مودودی صاحب کے رفقاء کار میں سے تھے۔ کہ علماء دین اسلام اور بزرگان دین نے ابوالاعلیٰ مودودی کو ابتدا میں نور ایمانی سے پہچان کر اس کو بڑا گمراہ بے ادب اور گستاخ قرار دیا اور اس کے تحریک کو ایک عظیم فتنہ قرار دیا۔ بزرگوں کی پہچان درست تھی

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید —!

اس تحریک سے جدا ہو جاؤ ورنہ دین اور دنیا میں خسران میں پڑ جاؤ گے۔

غرض اس غلام ربانی بی۔ اے، بی۔ ٹی نے مودودی جماعت کی عادت کے مطابق میرا پورا خط شائع نہیں کیا۔ اگر اس میں دیانت ہوتی تو سارا مضمون شائع کرتا۔ اس سے خود اندازہ لگ جائے گا کہ میں نے کیا لکھا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس نے لکھا ہے کہ میں نے مودودی صاحب کو گالیاں دی ہیں گالی دینا تو مودودیوں کی عادت ہے اگر علماء دین اسلام مودودی صاحب کو منشی کہتے یا گمراہ کہتے ہیں تو مودودی لوگ جل جاتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب علوم اسلامیہ شرعیہ سے جاہل، نابلد اور ناواقف ہیں۔ مودودی صاحب اپنی علمی قابلیت کے بارے میں خود کہتے ہیں۔

"مجھے گروہ علماء میں شامل ہونے کا فخر حاصل نہیں ہوا۔ میں ایک بیچ کے راس کا آدمی ہوں جس نے جدید اور قدیم طریقہائے تعلیم سے کچھ کچھ پایا ہے اور دونوں کو چوں کو چل پھر کر دیکھا ہے ... اپنی بصیرت کی بنا پر نہ تو میں قدیم گروہ کو سراپا خیر سمجھتا ہوں اور نہ جدید گروہ کو۔ "ترجمان القرآن صفحہ ۲۷۴ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ"

اور گمراہ اس لئے کہ مودودی صاحب نے حدود شرعی حد زنا و حد سرقہ کو ظلم کہا ہے۔ "تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۲۸۱"

وہ عصمت انبیاء کے قائل نہیں مودودی کہتا ہے کہ "کبھی کبھی بالارادہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں تاکہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھ لیں اور جان لیں کہ یہ بشر ہیں خدا نہیں ہیں" اندازہ لگائیے کہ ان کے نزدیک بشریت کا معیار صدور لغزش ہے۔ تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۳۴

مودودی نے فقہاء عظام۔ کنز الدقائق۔ ہدایہ۔ عالمگیری کے متعلق لکھا ہے کہ قیامت کے دن ان کتابوں کے ماننے والے کہیں گے

ربنا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیل

ربنا آتھم ضعفین من العذاب

الحاصل غلام رحمانی بی۔ اے، بی۔ ٹی نے مجھ سے جو استفسار کیا اس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جناب مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیت علماء اسلام سرحد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

براہ کرم مندرجہ ذیل مسائل کا جواب ارسال فرما کر مشکور فرماویں

۱۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عمداً یا سہواً غلطی ہوتی ہے اور اگر ایک شخص یہ کہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عمداً غلطی ہوتی ہے اور وہ شخص قصداً اور عمداً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غلطیوں کی تشہیر اور اشاعت کرے جس سے مسلمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق بدظن اور بدگمان ہو جائیں تو وہ شخص کیسا ہے؟

۲۔ اگر ایک شخص یا جماعت قصداً اور عمداً خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ اشاعت اور تشہیر کرے کہ اس نے دانستہ طور پر بیت المال میں خیانت کی ہے اور خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ کے متعلق اس کی کوتاہی اور غلطی عمداً مسلمانوں میں ایسے پھیلاتا رہے کہ مسلمان اس سے بدظن ہو جائیں تو ایسے شخص یا جماعت کے ساتھ تعاون یا اس میں شرکت کیسی ہے؟

عبدالرزاق پیش امام تھانہ معرفت ضیاء بکڈپو بازار تھانہ ایجنسی مالاکنڈ

(جواب)

محترم مولوی عبدالرزاق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مکتوب ملا جواب یہ ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگرچہ معصوم نہیں ہیں مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے انکی روحانی اور قلبی اصلاح اس قدر ہو گئی ہے اور انکی نسبت باطنیہ اس قدر قوی ہو گئی ہے کہ مابعد کے اولیاء اللہ سالہا سال کی ریاضتوں سے بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اجماع امت ہر ہر صحابی کی افضلیت کا بعد والوں پر ہے اور یہی وجہ ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے جب پوچھا گیا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ افضل ہیں یا معاویہ رضی اللہ عنہ تو فرمایا کہ امیر معاویہؓ کے اس گھوڑے کی نتھنوں کی خاک جس پر سوار ہو کر انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا عمر بن عبدالعزیزؒ سے افضل ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا امت مسلمہ پر بڑا احسان ہے اللہ جل جلالہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق فرمایا

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم۔ وبہ قال اصحابی کالنجوم فبایھما اقتدیتم اھتدیتم۔

اگر کوئی شخص قصداً و عمداً یہ کہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلاف شریعت احکام جاری کئے اور اس کی تشہیر کرتا ہے کہ مسلمان صحابہ کرامؓ سے بدظن ہوں تو وہ شخص خبیث الفطرت ہے گمراہ ہے اس کے دل میں نفاق ہے۔

اگر ایک شخص یا جماعت قصداً و عمداً خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہم پر الزام لگائے کہ انہوں نے بیت المال میں خیانت کی۔ (العیاذ باللہ) تو وہ شخص اور جماعت گمراہ ہے۔

جیسا کہ ابوالاعلیٰ مودودی نے کتاب خلافت سے ملوکیت تک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خلیفہ ثالثؓ پر الزامات لگائے ہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ذوالنورین کے لقب سے ملقب ہیں۔ خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ پر الزام لگانا کہ انہوں نے بیت المال میں خیانت کی ہے یہ الزام غلط ہے ایسے شخص پر الزام لگانا انتہائی ظلم ہے۔ ایسا شخص اور ایسی جماعت جو قصداً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے غلطیوں کی تشہیر کرے کہ مسلمان ان سے بدظن ہوں۔

ایسے شخص اور جماعت میں شمولیت گناہ ہے اور اس قسم کی جماعت سے کسی قسم کا تعاون نہ کرے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسے شخص پر الزام لگانا انتہائی ظلم ہے

(باقی بر صفحہ ۵)

# مرکزی جمیعتہ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کی اہم قراردادیں

## ۵ر فروری کو دفتر جمیعتہ علماء اسلام ملتان میں مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں ذیل کی قراردادیں بالا تفاق پاس ہوئیں

### سیاسی اسیروں کی رہائی کا مطالبہ

مرکزی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس بلوچستان کے متعدد سیاسی اسیروں کی رہائی کے اقدام کو مستحسن سمجھتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور مشرقی و مغربی پاکستان کے دیگر جملہ سیاسی اسیروں کو رہا کر کے ملک میں ایسی فضا پیدا کرے جس کے بعد فکر اور رائے کی آزادی سے عوام متمتع ہو سکیں۔

### بالغ رائے دہی اور اسلامی جمہوریت کا مطالبہ

مرکزی جمعیتہ کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حکومت پر واضح کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ عام بالغوں کو حق رائے دہی دئے بغیر ملک میں جمہوری قدریں زندہ نہیں ہو سکتیں بی۔ڈی سسٹم کا مروجہ طریقہ اسلامی جمہوریت اور عوامی تقاضوں کے سراسر خلاف ہے۔

درحقیقت بی۔ڈی انتخاب کا طریق ملک کے باہمی اختلافات اور نزاعات میں اضافہ کا باعث بنا ہے۔ اور تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ اس طریق سے عوام کی امنگوں اور جذبات کی نمائندگی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اس طریق انتخاب کے نتیجہ میں قائم ہونے والی اسمبلیاں کوئی ٹھوس کام کر سکتی ہیں۔ اس طریق انتخاب کی وجہ سے اپوزیشن پارٹی کی قوت کو قصداً کمزور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اجلاس مطالبہ کرتا ہے۔ کہ آئندہ انتخابات میں اس طریق کو یکسر ختم کر کے عوام کو اپنا حق دلائے

### جمیعتہ کے اعلیٰ مقاصد کو بروئے کار لانے کیلئے کمیٹی کا قیام

مرکزی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس طے کرتا ہے کہ جمعیتہ کے اعلیٰ مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے مجلس عمل کی اس سہ رکنی کمیٹی میں توسیع کر کے جسے حزب اختلاف سے بات چیت کرنے کے لئے ۲۰ شعبان ۸۴ھ کو مقرر کیا گیا تھا اسے مامور کرے کہ وہ حزب اختلاف سے بات چیت کرنے کے لئے ضروری تفصیلات مرتب کر کے مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کرے۔

(۲) اور ساتھ ہی وہ عائلی قوانین کو ختم کرانے کے سلسلہ میں احتجاجات سے آگے کوئی اور عملی مساعی کا پروگرام مرتب کرے۔

توسیع شدہ سہ کمیٹی میں مندرجہ ذیل اراکین شوریٰ کا اضافہ منظور کیا گیا۔

مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی۔ قاری عبد السمیع صاحب سرگودھا مولانا عبد الکریم صاحب کلاچوی۔ اور مولانا حبیب اللہ صاحب منٹگمری۔ اس کمیٹی کے کنوینر مولانا مفتی محمود صاحب قرار پائے۔

### رویت ہلال کا مسئلہ

مرکزی جمیعتہ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس رویت ہلال کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے حسب ذیل تین حضرات کی ایک کمیٹی مقرر کرتا ہے۔ جو مسئلہ کی شرعی حیثیت کو مع مالہا و ما علیہا واضح کر کے ملک و ملت کی رہنمائی کے لئے دیگر علماء کی تصدیق کے ساتھ شائع کر دے۔

۱۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
۲۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبد اللہ صاحب۔
۳۔ مولانا عبد اللطیف صاحب نائب مفتی

### گرانی پر تشویش کا اظہار

مرکزی جمعیت علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس موجودہ ہوشربا گرانی اور قحط کو انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

جمعیتہ کا یہ اجلاس حکومت کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ سختی سے سمگلنگ۔ بلیک مارکیٹ کے انسداد کے لئے مؤثر قدم اٹھائے۔ اور راشننگ سسٹم کے ذریعہ سے عوام بالخصوص ایمانی حلقوں کے غریب اور مفلس شہریوں کو سستا غلہ مہیا کرنے کا معقول انتظام کرے۔

### ریلوے ملازمین کی ہڑتال

مرکزی جمعیتہ علمائے اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ریلوے ملازمین کے اسٹرائک سے پیدا شدہ صورت حال کو تشویشناک قرار دیتا ہے۔

یہ اجلاس مزدوروں کو مشورہ دیتا ہے۔ کہ وہ ملکی مفاد کو پیش نظر رکھیں۔ اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے ملک و ملت میں انتشار کی راہیں کھل جائیں نیز یہ اجلاس حکومت کو بھی مشورہ دے کہ اپنا فرض سرانجام دیتا ہے کہ وہ ریلوے مزدوروں کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرے اور اسے پر امن طریقہ سے حل کرنے کا مسئلہ نہ بنائے۔ الجھاؤ کے راستہ کو چھوڑ کر سلجھاؤ کے طریق کو اختیار کرے۔ تاکہ یہ عظیم مشکل حل ہو اور عوام کو اطمینان نصیب ہو۔

### تعزیت

جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حضرت مولانا عبد الحنان صاحب ہزاروی خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی۔ حضرت مولانا عبد الخالق صاحب کبیر والا حضرت مولانا رسول شاہ صاحب کوہاٹ۔ حضرت مولانا شبیر محمد صاحب سکھر۔ حضرت مولانا فقیر اللہ صاحب سکھر۔ حضرت مولانا فقیر اللہ صاحب اسلام آبادی۔ حضرت مولانا عبد السلام صاحب ڈھاکہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہوا ان بزرگوں کی علمی اور ملی و ملکی خدمات جلیلہ بالخصوص تحفظ ختم نبوت اور جمعیتہ علماء اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں ان کی قربانیوں کو سراہتے ہوئے خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ اور اللہ کریم سے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرما کر درجات کی بلندی کا ذریعہ بنائے۔ اور ملک و ملت کی راہنمائی کے لئے ان کے جانشینوں کو صحیح خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

### ناظم اعلیٰ کی ماتحت شاخوں کو ہدایت

مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائم مقام ناظم اعلیٰ نے تمام ماتحت شاخوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ صوبائی امیر اپنے اضلاع کو ایک ماہ کے اندر اندر انتخاب مکمل کر لیں۔ ۳۰ ذی قعدہ تک تمام ضلعی شاخوں کا انتخاب ہر صورت میں مکمل ہو جانا چاہیئے اور اس کی رپورٹ مرکز کو ارسال کر دینی چاہیئے۔ اس مدت کے بعد جو انتخاب بھی عمل میں لایا جائیگا وہ غیر آئینی متصور ہوگا۔ ذو الحجہ کے مہینے میں صوبائی انتخابات مکمل کر لیے جائیں۔ محرم میں انشاء اللہ مرکزی انتخاب ہوگا۔

(ناظم اعلیٰ)

Scanned with CamScanner

# مجموعہ قوانین اسلام مرتبہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے خلاف عمومی احتجاج کی تفصیل

## خان پور

مولانا خدا دا الرحمٰن درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام خان پور اطلاع دیتے ہیں کہ خان پور میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے یوم احتجاج منایا گیا۔ عید کے عظیم اجتماعات میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) نام نہاد ادارہ تحقیقات اسلامیہ کراچی (حال راولپنڈی) کے زیر اہتمام مجموعہ قوانین اسلام کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں اسلامی قوانین کی وہ تحریف کی گئی ہے جو شاید غیر مسلموں نے بھی نہ کی ہو۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ اس کتاب کو قومی اسمبلی سے پاس کرا کر پاکستان کے مطلوبہ قوانین کی جگہ اس کو نافذ کیا جائے۔ مسلمانان خان پور کا یہ عظیم اجتماع اس کتاب کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اور حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اگر تحریف شدہ قوانین کو مسلمانان پاکستان پر زبردستی ٹھونسنے کی ناکام کوشش کی گئی تو مسلمانان پاکستان اس کو ہرگز برداشت نہیں کرینگے اور ملک میں اس اضطراب کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

(۲) یہ اجتماع عظیم رسوائے زمانہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کی منسوخی کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۳) یہ عظیم اجتماع مرکزی وزیر قانون کے اس بیان پر شدید احتجاج کرتا ہے۔ جس میں موصوف نے کہا ہے کہ پاکستان کا موجودہ آئین اسلامی ہے حالانکہ جس آئین میں مرتد ہونا جائز ہو۔ جس آئین میں عورت بھی سربراہ مملکت ہو سکتی ہو۔ جس آئین میں ملک کا سب سے بڑے ادارہ قومی اسمبلی کا سپیکر غیر مسلم ہو سکتا ہو۔ جس آئین میں کفر و ارتداد کی تبلیغ کی پوری پوری آزادی ہو۔ جس آئین میں زنا بالرضا جائز ہو، ایسے آئین کو اسلامی کہنا اسلام سے مذاق کے مترادف ہے۔ اس لئے وزیر قانون صاحب اپنے الفاظ واپس لے کر قوم کو مطمئن کریں اور خدا تعالےٰ سے معافی مانگیں۔

(۴) یہ اجتماع عظیم ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی پر اظہار تشویش کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر محلہ کے لئے علیحدہ علیحدہ مزید ڈپو کھولے جائیں اور کسی مجسٹریٹ کی نگرانی میں اس کا انتظام کیا جائے۔ یہ قراردادیں مرکزی عیدگاہ خانپور میں امیر جمعیۃ حضرت درخواستی مدظلہ نے پاس کرائیں اور ایسی قراردادیں باقی علاقوں میں بھی پاس کرائی گئیں۔

## کبیر والا (ضلع ملتان)

غلام یٰسین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کبیر والا کی اطلاع کے مطابق عید کے اجتماع میں ایک قرارداد کے ذریعہ مسلمانانِ کبیر والا نے ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" کو اسلام میں تحریف کے مترادف قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اسے مملکت پاکستان میں قانونی حیثیت دیئے جانے کو مسلمان قطعاً برداشت نہیں کرینگے۔

## شاہ نکڈر (ضلع سرگودھا)

۲۶ رمضان المبارک کو کارکنان و ممبران جمعیۃ علماء اسلام شاہ نکڈر کا ایک اجتماع جامع مسجد شاہ نکڈر میں منعقد ہوا۔ جس میں جدید انتخاب بالاتفاق عمل میں لایا گیا۔

| | |
|---|---|
| امیر | الحاج الہ بخش صاحب |
| ناظم | مولوی محمد رفیق صاحب |
| خازن | حافظ محمد یوسف صاحب |

بعد ازاں جماعتی کام سرگرمی سے کرنے کا عہد کیا گیا۔ نیز اجتماع عید کے موقع پر مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور کی گئیں

(۱) مسلمانانِ شاہ نکڈر کا یہ اجتماع حکومت پاکستان کی طرف سے رویت ہلال کے غلط طریقہ کار کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے مسلمانوں کے اضطراب کا سبب درحقیقت حکومت کے غلط اعلانات پر ہی ہے۔ نیز مرکزی رویت ہلال کمیٹی پر عدم اعتماد کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کمیٹی کے ممبران کی اکثریت جید علماء پر مشتمل ہونی چاہیئے۔

(۲) یہ اجتماع ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی طرف سے شائع شدہ کتاب جس میں اسلام کی کھلم کھلا تحریف کی گئی ہے کو ضبط کرنے کا مطالبہ کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اسے قطعی طور پر قانونی حیثیت نہ دی جائے۔

## نواب شاہ، بھریا روڈ

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کے ناظم نشر و اشاعت ملا محمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ نواب شاہ بھریا روڈ کی عیدگاہ میں عید کے موقعہ پر مولانا محمد ایوب نعمانی ناظم عمومی نواب شاہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اسلام اور ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے انہوں نے اکابر علماء کے کارناموں پر سیر حاصل تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے علماء نے انگریز سے ایک طویل جنگ لڑی اور جیتی ہے اس کے بعد یہ ملک ہمیں حاصل ہوا۔ اب ہمیں چاہیئے کہ اسے خالص اسلامی ملک بنا کر دم لیں جمعیۃ اس کے لئے کوشاں ہے۔ نواب شاہ کے مسلمانوں نے جمعیۃ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مندرجہ ذیل قراردادیں بھی پاس کیں:۔

(۱) بھریا روڈ کی عیدگاہ کا یہ عظیم الشان اجتماع مرکزی حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قوانین اسلام کی ترتیب و تدوین کا کام اگر اسی طرح دین سے ناواقف اور اسلام سے برگشتہ لوگوں کے ہاتھوں میں رہا تو اس سے ملک میں بڑا انتشار پیدا ہوگا، لہٰذا اس اہم ترین کام کو علماء حق کی نگرانی میں دے دیا جائے اور اس کتاب کو قانونی حیثیت نہ دی جائے۔

(۲) ڈاکٹر فضل الرحمٰن ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے مسلّمات دین اوقات نماز و مقدار زکوٰۃ، حرمت سود وغیرہ میں تحریفات انتہائی تشویشناک اور اشتعال انگیز ہیں۔ یہ عظیم الشان اجتماع صدر مملکت پاکستان جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ بذات خود مداخلت کر کے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے فی الفور علیحدہ کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔

(۳) یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کر کے مسلمانان پاکستان کے دلوں کو مطمئن کرے۔

(۴) یہ عظیم اجتماع شہر بھریا روڈ اور اس کے گرد و نواح کے دیہات میں اشیائے خوردنی خصوصاً گندم اور تمام غلہ کی گرانی پر سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ بھریا روڈ میں بھی ضلع کے دوسرے شہروں اور قصبوں کی طرح گندم کے سرکاری ڈپو فی الفور کھولے جائیں اور سستے داموں گندم کا فوراً انتظام کر کے غریب عوام کو اس سخت ہوشربا گرانی سے نجات دلائی جائے۔

## شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائمقام ناظم اعلیٰ منتخب ہو گئے

ملتان میں منعقد ہونے والی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مجلس شوریٰ نے بالاتفاق حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو جو جمعیۃ کے نائب صدر بھی ہیں قائم مقام ناظم اعلیٰ بھی منتخب کر لیا ہے۔

- - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - یہ انتخاب عمل میں لایا گیا ہے۔ اور یہ بھی طے پایا ہے۔ کہ مفتی محمود صاحب ایک معاون اپنی صواب دید کے مطابق رکھیں۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے اپنے نئے عہدہ کا چارج سنبھال لیا ہے اب ناظم اعلیٰ سے متعلق تمام امور وہی سرانجام دیں گے۔

## جمعیۃ علماء اسلام کا چار نکاتی مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے ایک چار نکاتی مطالبہ کیا ہے۔ جس میں

مذہبی عبادات میں مداخلت کے طریق کو ختم کرنے بنیادی حقوق کی بحالی اور اناج کو سستے داموں مہیا کرنے کا مطالبہ شامل ہے۔

یہ چار نکاتی مطالبہ تمام جمعیت کی ماتحت شاخوں کو مرکز کی طرف سے بھیجا جائے گا۔

شاخوں کو چاہیے کہ اس چار نکاتی مطالبہ کو خطوط کے ذریعہ صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان کو بھیجیں۔ ہر فرد علیحدہ علیحدہ خط لکھے۔

بقیہ:۔ ارباب بصیرت کے لئے لمحہ فکریہ (صفحہ ۔ سے آگے)

اور ان پر الزام وہی شخص لگا سکتا ہے جو خدا کے رسول کا دشمن ہو اور جو خدا کے رسول کا دشمن ہو وہ اللہ کا دشمن ہے اور اللہ کا دشمن جہنمی ہے وما علینا الا البلاغ

اس تفصیل سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مودودی جماعت فن تلبیس (فن پروپیگنڈہ) میں کس قدر ماہر ہے اور تحریرات کی قطع و برید اور صحیح عبارت کا غلط مفہوم نکالنے میں کس قدر ید طولیٰ رکھتی ہے۔

سید گل بادشاہ فاضل دیوبند
امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد
طورو ضلع مردان

## اعتذار

پورٹ ٹرسٹ کراچی اور ریلوے کی ہڑتالوں کے باعث لاہور میں کاغذ کی نہایت کمیابی ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے یہ شمارہ تاخیر سے آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے۔ تاخیر کی دوسری وجہ مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس بھی ہے جو ۵ فروری ۶۷ء بروز اتوار ملتان میں منعقد ہوا۔ ہماری خواہش تھی کہ اس اجلاس کی کارروائی اس شمارہ میں آ جائے۔ اس وجہ سے شمارہ ہذا کو دو روز لیٹ کرنا پڑا۔

کاغذ کی قلت کے باعث اس دفعہ پرچہ بجائے ۱۶ صفحات کے ۱۲ صفحات میں شائع ہو رہا ہے اور اس وقت تک ۱۲ صفحات ہی میں شائع ہوتا رہے گا جب تک کہ کاغذ کی یہ کمیابی دور نہ ہو جائے پرچہ کی اس تاخیر اور صفحات کی اس کمی کیلئے ہم قارئین کرام سے معذرت خواہ ہیں

## ایک دیا اور بجھا!

یہ خبر نہایت افسوس سے سنی جا رہی ہے کہ چناگانگ کے مشہور عالم دین حضرت مولانا احمد حسن صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ جیری۔ چند روز صاحب فراش رہنے کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا نہایت جید عالم دین اور بہت بڑے صاحب دل بزرگ تھے۔ تبلیغ اسلام کی اس قدر لگن تھی کہ باوجود اس پیرانہ سالی کے ہر روز ان کے دو تین وعظ ضرور ہوتے تھے۔ قرآن پڑھنے کا انداز نہایت درد انگیز تھا۔ غرض کہ قدرت نے بہت سے اوصاف سے نوازا تھا۔ مولانا مرحوم کی وفات سے علمی حلقوں میں ایک بہت بڑا خلا واقع ہو گیا ہے۔

ادارہ مولانا کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کے درجات عالیہ میں ترقی عطا فرمائے۔

## حضرت مولانا شمس الحق افغانی سرگودھا نہیں آ سکے

شیخ الحدیث و شیخ التفسیر حضرت مولانا شمس الحق افغانی نے مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا میں اس دفعہ افتتاح بخاری شریف کے موقعہ پر تین روز علوم حدیث پر درس دینا تھا۔ لیکن ان کے بھائی صاحب کے رحلت کر جانے کی وجہ سے وہ تشریف نہیں لا سکیں گے۔

(قاری) عبدالسمیع مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم
سرگودھا

## اعلان داخلہ

مدرسہ حسینیہ حنفیہ میں گزشتہ تین سال سے حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب جہبر آبادی فاضل مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کراچی بڑی محنت کے ساتھ ابتدائی فارسی سے لے کر اصول شاشی قطبی۔ کفایۃ التحفظ مختارات۔ مقدمہ جزری اور ترجمہ قرآن مجید تک پڑھا رہے ہیں۔ خواہشمند اور محنتی طلباء جلدی داخلہ لیں۔

حکیم شریف الدین کرمانی ناظم مدرسہ حسینیہ حنفیہ
سلانوالی۔ ضلع سرگودھا

## بقیہ : مجلس شوریٰ کا ہنگامی اجلاس

### مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کا خطاب

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر سرحد نے اپنا ایک تحریری مطالبہ ارکان شوریٰ کے سامنے پیش کیا۔ جس میں، عائلی قوانین، فتنۂ تحریف کی تحریک مجموعہ قوانین اسلام، رویت ہلال کا مسئلہ ایسی چیزیں زیر بحث لائی گئی تھیں۔ جس پر تمام ارکان شوریٰ نے اپنی اپنی تجاویز پیش کیں۔

ایجنڈے کے مطابق مجلس شوریٰ کی تمام کارروائی عمل میں آئی۔ جمعیۃ کے تمام راہنماؤں نے تمام معاملات پر غور و فکر کرنے کے بعد جو قراردادیں منظور کیں۔ وہ ترجمان اسلام کے اسی شمارے میں شریک اشاعت ہیں جمعیۃ کی شوریٰ کا یہ تاریخی اجلاس جس میں نہایت ہی اہم مسائل زیر بحث آئے ہیں۔ تمام دن اور پچھلی رات تک جاری رہا۔ اور امیر محترم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی دعا پر ختم ہوا۔

### شرکاء اجلاس

جن راہنماؤں نے اس اجلاس میں شرکت کی ان کے اسماء گرامی یہ ہیں ان میں بعض حضرات وہ بھی شامل ہیں جو اگرچہ شوریٰ کے ممبر نہیں۔ لیکن انہیں امیر محترم کی اجازت سے اجلاس میں شرکت کی اجازت دی گئی۔

۱۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی خان پور۔
۲۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سابق ایم۔ این اے۔ (ملتان)
۳۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز حضرت مدنیؒ (چکوال)
۴۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خلیفۂ مجاز حضرت لاہوریؒ (جہلم)
۵۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب (ملتان)
۶۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں۔
۷۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب (میانوالی)
۸۔ حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب (سرگودھا)
۹۔ حضرت مولانا محمد عمر صاحب (بلوچستان)
۱۰۔ حضرت مولانا عبدالستار صاحب (راولپنڈی)
۱۱۔ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب ٹیکسلا۔
۱۲۔ جناب چودھری حاجی کرامت اللہ صاحب سالار اعظم (حیدرآباد)
۱۳۔ حضرت مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب (مانک)
۱۴۔ حضرت مولانا محمد نعیم صاحب۔ کوہاٹ
۱۵۔ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری۔ خانپور
۱۶۔ حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب جالندھری ساہیوال۔
۱۷۔ حضرت مولانا محمود اختر صاحب۔ ملتان
۱۸۔ حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب۔ جھنگ
۱۹۔ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ صاحب۔ جھنگ
۲۰۔ جناب سردار غلام قادر خان صاحب رحیم یار خان
۲۱۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب شیخن آباد۔
۲۲۔ حضرت مولانا حافظ محمد صادق صاحب (سرگودھا)
۲۳۔ حضرت مولانا خدا بخش صاحب (ملتان)
۲۴۔ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب (ملتان)
۲۵۔ راقم الحروف حکیم مختار احمد الحسینی۔ لاہور۔

---

## بقیہ خبرنامہ

اسلامی نام سے مرتب کی ہے جو کہ قرآن وسنت کے مخالف ہے جس میں کتاب وسنت کی تحریف کی گئی ہے اور حکومت کا ارادہ ہے کہ اس کتاب کو قومی اسمبلی سے پاس کروا کے پاکستان میں مطلوبہ قوانین کی بجائے اس کو نافذ کیا جاوے یہ اجلاس حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کو قطعاً ختم کر دیا جائے۔

(۷) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے مخرب اسلام کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے علیحدہ کر دیا جائے جو محرف فی الدین ہے

(۸) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کو جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کتاب وسنت کے مطابق قوانین کو جاری کیا جاوے

### اچھرہ ضلع لاہور میں جمعیۃ العلماء اسلام کی شاخ کا قیام اور اس کے عہدہ داروں کا انتخاب

مورخہ ۸ فروری۔ بروز اتوار۔ بعد نماز فجر جامع مسجد میاں برکت علی صاحب مرحوم محلہ سردار پورہ اچھرہ میں ایک عام اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا حافظ محمد طیب صاحب خطیب مسجد مذکور نے جمعیۃ العلماء اسلام کا مختصر تعارف کراتے ہوئے۔ جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرنے پر زور دیا اور فرمایا کہ مسلمانوں کو جو اس وقت مذہب سے بہت دور چلے جا رہے ہیں۔ اسلام کے قریب لایا جائے اور معاشرے میں جو برائیاں پھیل رہی ہیں۔ ان ہر طرح پر روکنے کے لئے اپنی جان و مال تک سے دریغ نہ کیا جائے۔ بداخلاقی جو مسلمانوں میں نشو و نما پا رہی ہے۔ اس کو روکا جاوے اور سیدھے وسچے راستہ پر گامزن ہونے کے لئے ان کو شوق دلایا جائے اور مذہبی اصولوں سے انہیں واقف کرایا جائے۔ تاکہ وہ سچے مسلمان بن کر اسلام کے خلاف جو بھی فتنہ اٹھے اس کو اپنی جان و مال کی قربانی دے کر پوری طرح دبانے کے قابل ہو جائیں۔ لہٰذا حاضرین جلسہ میں سے حسب ذیل انتخابات عمل میں لائے گئے

امیر جماعت۔ حضرت مولانا حافظ محمد طیب صاحب خطیب جامع مسجد مذکور۔
نائب امیر جماعت: حافظ محمد اشرف صاحب۔ انور سٹریٹ اچھرہ۔
ناظم اعلیٰ: منشی محمد صدیق خاں لودھی ۱۲ لال دین اسٹریٹ اچھرہ۔
نائب ناظم: ماسٹر حاجی عنایت اللہ صاحب
خزانچی: کنور زبیر احمد خاں صاحب۔ رسول پورہ اسٹریٹ اچھرہ۔

انصار الاسلام (رضاکار جمعیۃ علمائے اسلام) کے نام سے نوجوانان کی بھی ایک تنظیم قائم کی گئی۔ جس میں مندرجہ ذیل اصحاب منتخب کئے گئے۔

سالار: عزیز احمد صاحب بھٹی۔
رضاکاران: (۱) محمد عاشق صاحب (۲) محمد حنیف صاحب (۳) عبدالرشید صاحب (۴) محمد اسحاق صاحب (۵) نذیر احمد صاحب (۶) محمد مشتاق صاحب۔ (۷) محمد یٰسین صاحب (۸) عبدالشکور صاحب (۹) محمد عاشق صاحب (۱۰) نادر احمد صاحب (۱۱) محمد انور صاحب (۱۲) محمد یعقوب صاحب (۱۳) نثار احمد صاحب (۱۴) غلام محمد صاحب (۱۵) عبدالرحمٰن صاحب (۱۶) مسعود احمد صاحب (۱۷) محمد اسلم صاحب (۱۸) محمد بشیر صاحب (۱۹) محمد سعید صاحب (۲۰) محمد نذیر صاحب

### عہدیداران اضلاع شمالی پنجاب کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جمعیۃ علمائے اسلام صوبہ شمالی پنجاب میں سے جن اضلاع کا ابھی تک ضلعی انتخاب نہیں ہوا۔ ان کے عہدیدار حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بہت جلد ضلعی انتخاب کر کے سرگودھا میں ارسال کر دیں۔ تاکہ تمام اضلاع کے انتخاب کے بعد صوبائی انتخاب کے لئے کسی تاریخ کا تعین کیا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ علمائے حق کی نصرت فرمائیں۔ والسلام

الاحقر منظور حسین غفرلہ
ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام شمالی پنجاب

### درس نظامی کیلئے اعلانِ داخلہ

حسب سابق اس سال بھی جامع مسجد پٹھولیاں لوہاری منڈی لاہور میں انجمن تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام درس نظامی کے مطابق کتابیں پڑھائی جائیں گی۔ مہتمم مدرسہ کے علاوہ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب خطیب جامعہ سمن آباد بھی باقاعدگی سے تدریس کے فرائض سرانجام دیں گے مستحق طلباء کو وظیفہ بھی دیا جائے گا طلباء فوراً پہنچنے کی کوشش کریں۔ محمد الیاس۔ مہتمم جامعہ رشیدیہ حنفیہ جامع مسجد پٹھولیاں۔ چوک لوہاری منڈی لاہور

# خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام قصور کا سالانہ انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کا سالانہ اجلاس زیر صدارت مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی امیر جمعیت قصور ۳ر فروری بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ مرادخاں منعقد ہوا - جس میں جمعیت کے تنظیمی امور، سالانہ کارکردگی اور آئندہ پروگرام کو زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر پھیلانے کے سلسلے میں مختلف تجاویز پر غور وخوض کیا گیا - چند قراردادوں کے علاوہ حسب ذیل معززین شہر سالانہ انتخاب میں عہدیدار منتخب ہوئے -

امیر - مولانا سید محمد طیب ہمدانی خطیب جامع مسجد
نائب امیر - الحاج شیخ فضل کریم صاحب مالک جدید یونانی دواخانہ
ناظم عمومی - قاری محمد شریف قصوری کے ناظم جامعہ قاسمیہ
ناظم - حاجی محمد اسمٰعیل صاحب دفتر معلومات حج
ناظم تعلقات عامہ - حکیم محمد اسمٰعیل صاحب عاجز
خازن - حاجی محمد دین صاحب آرے والے
محاسب - شیخ محمد یوسف صاحب گڑ والے
ناظم نشر و اشاعت - قاری حبیب اللہ مہتمم جامعہ قاسمیہ

عہدیداران کے علاوہ حسب ذیل بارہ حضرات پر مشتمل مجلس شورٰی کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا۔

۱ - قاری رحمت اللہ صاحب
۲ - حاجی محمد حسن صاحب شیر فروش
۳ - حافظ محمد رفیع صاحب
۴ - حکیم خوشی محمد صاحب
۵ - جناب حیدر علی صاحب
۶ - جناب جمال الدین صاحب
۷ - مستری محمد ابراہیم صاحب
۸ - شیخ محمد امین صاحب
۹ - جناب غلام نبی صاحب
۱۰ - قاری حاکم علی صاحب
۱۱ - حافظ محمد حسن صاحب
۱۲ - حاجی محمد اسمٰعیل کریانہ مرچنٹ

آخر میں خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کی سخت مذمت کی گئی - اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ان خلاف اسلام قوانین کو فی الفور منسوخ کرے - نیز ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی مطبوعہ کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" کی بھی مذمت کی گئی اور اس کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا

قاری محمد شریف قصوری
ناظم جمعیۃ علمائے اسلام قصور

---

## کاروائی ضلعی مجلس شورٰی بمقام خانپور

آج مورخہ ۱۸ر شوال المکرم ۱۳۸۶ھ مطابق ۳۰ر جنوری ۱۹۶۷ء بروز پیر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام خان پور میں زیر صدارت مولانا عبدالمنان صاحب دینپوری اجلاس ہوا - جس میں ضلعی مجلس شورٰی کے اکثر ممبران نے شرکت فرمائی - جمعیۃ کا تعارف حضرت مولانا مفتی غلام حیدر صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں بیان فرمایا - جس میں صاحب موصوف نے اسلاف کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے اراکین شورٰی کو اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی -

بعد میں مولانا فداالرحمٰن صاحب درخواستی نے چند قراردادیں پاس کروائیں - ان کے بعد مولانا عبدالواحد صاحب شفیق درخواستی نے ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی - ضلعی مجلس شورٰی کی حسب ذیل تشکیل کی گئی -

تحصیل خان پور سے مولانا عبدالمنان صاحب دینپوری

(۲) مولانا عبدالرحیم صاحب
(۳) مولانا محمد قاسم صاحب
(۴) مولانا نذیرالرحمٰن صاحب
(۵) مولانا عبدالحنان صاحب
(۶) مولانا عبدالشکور صاحب
(۷) مولانا مطیع الرحمٰن صاحب
(۸) مفتی غلام حیدر صاحب
(۹) مولوی منظور احمد صاحب -
(۱۰) مولانا حامد علی صاحب
(۱۱) میاں اللہ ڈوایا صاحب
(۱۲) چوہدری شاہ نواز صاحب
(۱۳) جناب غلام نبی صاحب خاکسار
(۱۴) حافظ غلام مدنی صاحب -

تحصیل رحیم یار خاں سے -

۱ - مولانا غلام ربانی صاحب
۲ - مولانا عبداللہ صاحب طس
۳ - مولانا عبدالمجید صاحب -
۴ - مولانا شمس الدین صاحب
۵ - قاضی خلیل احمد صاحب
۶ - قاضی نذیر احمد صاحب
۷ - میاں اللہ ڈوایا صاحب
۸ - صوفی تاج محمد صاحب

تحصیل صادق آباد سے

۱ - مولانا عبدالکریم صاحب -
۲ - حاجی تاج الدین صاحب -
۳ - مولوی غلام مصطفٰے صاحب
۴ - حافظ کرم الدین صاحب -
۵ - ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

تحصیل لیاقت پور سے :

۱ - مولانا حبیب اللہ صاحب گمانوی -
۲ - مولانا بشیر احمد صاحب -
۳ - مولانا عاشق رسول صاحب -
۴ - حافظ حضور بخش صاحب
۵ - جناب خورشید احمد صاحب
۶ - قاری محمد حسین صاحب -

## تشکیل ضلعی ضلع رحیم یار خاں

امیر : حضرت مولانا غلام ربانی صاحب
نائب امیر - مولانا عبدالمجید صاحب
نائب امیر مولانا عبدالشکور صاحب
ناظم اعلیٰ - مولانا نذیرالرحمٰن صاحب
نائب ناظم مولانا شمس الدین صاحب
نائب " مولانا عبدالکریم صاحب
خزانچی - جناب حاجی محمد احمد صاحب

## صوبائی اراکان کی نامزدگی

صوبائی جمعیۃ کے اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کو منتخب کیا گیا -

۱ - جناب مولانا غلام ربانی صاحب رحیم یار خاں
۲ - جناب سردار غلام قادر خاں صاحب سٹیٹ عیسٰی خیل رحیم یار خاں -
۳ - جناب مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری خان پور

بعد میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس کی گئیں -

ضلعی دفتر خان پور میں قائم کیا جائے اور دارالمطالعہ کا وسیع تر انتظام کیا جائے اور اصلاحی امور پر زیادہ زور دیا جائے - بعد میں یہ قراردادیں پاس کی گئیں -

## قراردادیں

(۱) یہ اجلاس مفتی عبیداللہ صاحب - حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی - مولانا فقیر اللہ صاحب اسلام پوری کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لئے دعا مغفرت کرتا ہے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی تلقین کرتا ہے

۳ - یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے - کہ ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی ، عریانی - شراب نوشی جوا بازی اور مہنگائی کو فوراً ختم کیا جائے -

۴ - یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی جو کہ قرآن وسنت کے مخالف ہے اس کو فوراً ختم کیا جاوے -

(۵) عائلی قوانین کی جگہ کتاب وسنت کے قوانین نافذ کئے جاویں -

(۶) ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے کتاب مجموعہ قوانین

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE price paisse

جلد ۱۰ | جمعہ ۱۰ فروری ۱۹۶۷ء مطابق ۲۲ شوال المکرم ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۵

## ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نواب شاہ کا غیر مستحسن اقدام

### حضرت مولانا دوست محمد صاحب ضلع بدر کر دیئے گئے

۲۸ جنوری ۔ نواب شاہ : حضرت مولانا دوست محمد صاحب کنوینر جمعیت علماء اسلام ضلع نواب شاہ و خطیب ریلوے جامع مسجد نواب شاہ کو ضلع بدر کر دیا گیا ہے ۔ انتظامیہ کے اس اقدام سے شہری عوام میں سخت اضطراب اور ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے اور حکومت کے اس اقدام کی ہر مقام پر بے حد مذمت کی جا رہی ہے مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں کے ایک اجلاس میں بھی اس اقدام کی مذمت کی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ اپیل بھی کی گئی ہے کہ اگر مولانا موصوف کسی جرم کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان کے خلاف کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے اس طرح ضلع بدر کرنے سے نہ صرف بنیادی حقوق کی اقدار مجروح ہوتی ہیں ۔ بلکہ ڈکٹیٹر شپ کے نئے دروازے کھل جاتے ہیں اور حکومت اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے تمام دعاوی کہ یہاں پوری جمہوریت ہے اور قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نافذ نہیں کیا جائے گا ۔ باطل ہو کر رہ جاتے ہیں ۔

دفتر جمعیۃ العلمائے اسلام
نواب شاہ













**ناظرین**

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینجر)

ہفت روزہ
لاہور
ترجمان اسلام
پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ، ۲۵ پیسے
یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حکیم مختار احمد الحسینی

# ہلال و صلیب کش مکش

(قسط نمبر ۱۰)

## خادم الحرمین سلیم اوّل

سلیم اوّل عثمانی اقتدار سنبھالتے ہی ایران کے صفوی خاندان کا خاتمہ کر کے اسے مکمل طور پر سلطنت عثمانیہ میں شامل کر لیا اور پھر بلاد عرب کے علاقے شام، مصر کو فتح کر لیا۔

## خلافت کی منتقلی

۲۳ رجب ۹۲۳ھ کو سلطان واپس قسطنطنیہ پہنچا اور مصر کے آخری عباسی تاجدار خلیفہ متوکل علی اللہ کو اور دیگر خلافت کے تبرکات کو اپنے ساتھ لے آیا۔ اس دن خلافت کلی طور پر بنو عباس سے منتقل ہو کر آل عثمان میں آ گئی اور سلیم اوّل تمام عالم اسلام کا خلیفہ ہو گیا۔ سلطان نے اپنے نام کے ساتھ بنو عباس کی طرح لمبے چوڑے القاب کو استعمال نہیں کیا بلکہ "خادم الحرمین الشریفین" کے مبارک الفاظ کو منتخب کیا اور یہی کہلانے لگا۔ شریف مکہ کے بیٹے نے حرمین شریفین کی کنجیاں بھی اس کے حوالے کر دیں، ایک دفعہ ایک خطیب نے خطبہ میں خلیفہ کے ساتھ مالک حرمین شریفین کے لفظ استعمال کر ڈالے، تو سلیم فوراً اٹھا اور خطیب سے کہا:۔

"میری یہ حیثیت نہیں ہے کہ میں حرمین شریفین کا مالک ہوں۔ میرے لئے یہ فخر کچھ کم نہیں کہ میں خادم الحرمین الشریفین کہلاؤں"۔

(الاسلام والحضارة العربیہ ۲ ص ۱۹۱)

## خلافت کا استحقاق

اس دور کے حالات کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ حقیقت سامنے آ جاتی ہے کہ خلافت کے اصل حقدار ترک ہی تھے۔ مولانا سعید احمد ایم، اے مسلمانوں کے عروج و زوال ص ۱۲۴ پر لکھتے ہیں:۔

"سلیم نے خلافت کو آل عثمان میں منتقل کر کے جس بیدار مغزی، ضرورت وقت کے احساس اور صحیح فرض شناسی کا جو عظیم ثبوت دیا ہے اس کا اعتراف ہر مسلمان کو کرنا چاہیئے۔ سلیم نے یہ محسوس کیا کہ خلافت کا اصل فرض دفاع و جہاد ہے اس کو سیاسی اعتبار سے اتنا مضبوط ہونا چاہیئے کہ وہ اسلامی سرحدوں کی حفاظت بآسانی کر سکے اور دنیائے اسلام کے لئے حقیقی معنی میں ایک مرکز کا کام دے سکے۔ یہاں اس کے برعکس تھا۔ عجیب بات یہ تھی کہ مصر و شام اور حجاز میں سیاسی اقتدار ممالیک کا تھا اور خلافت اس کے زیر سایہ زندگی کے سانس پورے کر رہی تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ خلافت بزرگوں کی ہڈیوں کا صرف ایک ڈھانچہ تھی اور اس کے بالمقابل آل عثمان ڈیڑھ سو برس سے اسلام کی حفاظت و حیات اور اس کی توسیع و اشاعت کی خدمات انجام دے رہے تھے ان کی تلوار سے یورپ اور ایشیا کی بڑی بڑی حکومتیں لرزنے لگی تھیں۔ اس بنا پر خلافت کی قبا کو زیب تن کرنے کا استحقاق آل عثمان سے بڑھ کر اور کسے ہو سکتا تھا۔ سچ یہ ہے کہ مصر میں خلافت اور سلطنت دونوں کا ایک ساتھ وجود اسلام کے دامن پر ایک بدنما داغ تھا جسے ترکوں نے لٹا کر اسلام کے چہرہ کو پھر ایک بار روشن اور تابناک بنا دیا، اور اسلام کی رگوں میں زندگی کا پھر ایک نیا خون دوڑنے لگا۔"

## حضرت شیخ الہند رح کا ارشاد

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دیوبند کے عظیم فرزند شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رح کے جذبات ترک خلافت سے متعلق نقل کیے جائیں کیونکہ مولانا موصوف اور آپ کی جماعت نے ترک خلافت کی بقا اور ہندوستان سے برطانوی اقتدار کے خاتمہ کے لئے جو عظیم قربانیاں دی ہیں۔ اس سے ہماری ملی تاریخ کے صفحات اٹے پڑے ہیں۔ شیخ الہند اور شیخ الاسلام سیدنا حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے دیگر رفقاء کا جزیرہ مالٹا میں قید ہونا ترک خلافت سے دلچسپی اور سامراج دشمنی ہی کی ایک کڑی ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ الہند رح نے ۱۲ فروری ۱۹۲۱ء میں سیوہارہ کے مقام پر ایک جلسۂ عام کے صدارتی خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا

"میں اس وقت غازی عثمان مؤسس خلافت ترکیہ قدس سرہٗ العزیز کے ان کلمات کو یاد دلاتا ہوں جو کہ انہوں نے اپنی وفات کے بعد اپنے بڑے صاحبزادے ولیعہد غازی اورخان مرحوم و مغفور لکھے تھے۔ اور وہ وصیت نامہ اب تک اس سلطنت میں محفوظ چلا آتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں "بیٹا! شریعت کے عادلانہ قانون کے سوا کسی قانون کی ہوس نہ کرنا، علماء کی رعایت کرنا، اہل علم کو اپنی مملکت میں کھینچ لانا جس طرح میں محض اعلاء کلمہ خداوندی کی غرض سے جہاد کرتا ہوا مظفر و منصور رہا۔ تو بھی میری پیروی کرنا ملک گیری اور فرمانروائی ہمارا قصد نہیں۔ رعایا میں عدل و انصاف اور خبرگیری جاری رکھنا غیر عادل بادشاہ کے لئے بادشاہی محض افسانہ ہے" (انتہی مختصراً) یہ وصیت نامہ ترکی زبان میں میرے پاس محفوظ ہے۔

کیا آپ ان کلمات میں اس سچی خلافت راشدہ اور نیابت نبویہ کی خوشبو واضح اور جلی طور پر مشاہدہ نہیں کرتے۔ کیا یہ سلاطین آل عثمان اس قول نبوی کے مصداق نہیں ہیں "انما الامام جنة یقاتل من ورائه و یتقی به" (رواہ الشیخان) خلیفہ فقط ڈھال ہے۔ جس کی آڑ لیکر جنگ کی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ سے بچاؤ کیا جاتا ہے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

ای هو کالستر لانه یمنع العدو عن اذی المسلمین و یمنع الناس بعضهم من بعض و یحمی بیضة الاسلام و یتقیه الناس و یخافون سطوته و یقاتل معه الکفار و البغاة و الخوارج و سائر اهل الفساد و ینصر علیهم (ترجمہ) امام مثل دیوار کے ہے دشمنوں کی مسلمانوں کو اذیت پہنچانے سے منع کرتا ہے اور آپس میں لوگوں کو تعدی اور ظلم کرنے سے روکتا ہے۔ اسلام کی شوکت کی حمایت کرتا ہے۔ لوگ اس سے بچتے اور اس کی سطوت سے ڈرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہو کر کافروں و باغیوں و خوارج و اہل فساد سے قتال کیا جاتا اور غلبہ حاصل کیا جاتا ہے۔ پھر ترکی تاریخ کی ورق گردانی کیجئے۔ ساتویں صدی سے لیکر آج تک سفید بھیڑیوں سے ایشیائی بکریوں کی کس نے حفاظت کی۔ کس نے یورپین وحشی خونخوار کی سنگینوں کے لئے اپنی چھاتیوں کو چھلنی بنایا کس نے آسٹریا کی دارالسلطنت اطالیہ کے پایۂ تخت اور پولونیہ کے میدانوں میں اپنے خون سے ندیاں بہائیں؟ کس نے روما کے عظیم الشان گرجاؤں اور حدود جرمنی اور مجارستان کے عظیم پہاڑوں کو اللہ اکبر کے نعروں سے لرزایا

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۷ء

# جدید تعلیم یافتہ طبقہ گمراہی کی آغوش میں

مرکزی وزیر قانون جناب ایس ایم ظفر نے ڈھاکہ میں اسلامک اکیڈمی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ گمراہی کی آغوش میں جا رہا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی دینی معلومات کی بنیاد اسلام کی بنیادی کتابوں پر رکھنے کی بجائے مستشرقین کی کتابوں پر رکھی ہوئی ہے اور مستشرقین کا کئی صدیوں سے مشن ہی اسلامی تعلیمات کی تحریف ہے اور وہ اپنی ساری طاقتیں اس بات پر صرف کر رہے ہیں کہ اسلامی تعلیمات کو اس رنگ میں پیش کیا جائے کہ اُس پر عمل پیرا ہو کر مسلمان اگر عیسائی نہ ہو سکے تو مسلمان بھی نہ رہے۔

مرکزی وزیر قانون نے بالکل وہی بات کہی ہے جس کی طرف قیام پاکستان سے لیکر اب تک علمائے اسلام حکومت کی توجہ مبذول کرا رہے ہیں اور بدلائل واضح ارباب اختیار کے نوٹس میں یہ چیز لا چکے ہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے باقاعدہ کسی اسلامی مدرسہ میں علوم دینیہ کے ماہرین سے دینی تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ ان کی دینی معلومات کا مدار مستشرقین کی کتابوں پر ہے جو دین کے بارہ میں قابل اعتماد نہیں ہیں لہٰذا اُن کے ہاتھوں میں دینی قیادت کی باگ ڈور دینا بچے کے ہاتھ میں تلوار دینے کے مترادف ہے۔

علماء کے علاوہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے وہ حضرات بھی جنہوں نے مستشرقین کے حالات کا گہری نگاہ سے مطالعہ کیا ہے، اس بات کو بخوبی جانتے ہیں۔ چنانچہ نومسلم جرمن علامہ اسد اپنی کتاب "اسلام ایٹ دی کراس روڈ" میں تفصیل سے اس بات کا ذکر کر چکے ہیں کہ انگریز ہماری کتابوں کی تحریف کر کے ہم سے صلیبی جنگوں کا بدلہ لے رہا ہے۔

"سیاست اسلام" تو ویسے ہی مشہور ہے لیکن اسلام کے خلاف جس سیاست سے وہ کام لے رہے ہیں وہ نہایت گری ہے۔ امریکہ کا انگریزی جریدہ "مسلم ورلڈ" ۵۰ سال سے اسلامی کتب کے انگریزی ترجمے شائع کر کے اسلامی تعلیمات میں تحریف کے فرائض سرانجام دے رہا ہے اور ہمارے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی گمراہی کی بنیاد زیادہ تر یہی رسالہ ہے، جن کی طرف مرکزی وزیر قانون نے اشارہ فرمایا ہے

ڈاکٹر فضل الرحمٰن مسٹر غلام احمد پرویز اور دنیائے اسلام کے تمام متجددین مستشرقین کی کتابوں ہی سے متاثر ہو کر اسلام کے خلاف ایک محاذ بنائے ہوئے ہیں اور دن رات اسی کوشش میں سرگرداں ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے اسلام میں تحریف کے دروازے کھول کر اپنے آقاؤں سے داد تحسین حاصل کی جائے چنانچہ عائلی قوانین وغیرہ جن کی ایک ایک شق قرآن وسنت کے خلاف ہے، ان ہی بے دین ذہنوں کی پیداوار ہے۔

جس طرح عیسائیت اسلام کے لئے ایک بین الاقوامی فتنہ ہے اسی طرح عیسائیت کی معنوی اولاد متجددین کا فتنہ بھی تمام دنیائے اسلام میں مسلمانوں کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اس فتنہ سے نہ پاکستان بچا ہے اور نہ ہی اردن مصر اور حجاز کی سرزمینیں اس سے خالی ہیں لہٰذا اس فتنہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر کام ہونا چاہیئے۔

پاکستان بھی آج کل اس فتنہ کی زد میں ہے اور حکومت کی سرپرستی میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن غلام احمد پرویز، مرزائی جماعت اور دیگر کئی ایک ادارے اور جماعتیں اسلام کے نام پر جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو گمراہی کی راہ پر ڈال رہی ہیں اور ہر سال عید کے موقع پر رویت ہلال کے نام پر جو جھگڑا کھڑا کیا جاتا ہے وہ بھی اسی فتنہ کے برگ و بار ہیں۔ اس فتنہ کی شدت کے پیش نظر تمام دینی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ یک ذہن ہو کر اس فتنہ کا مقابلہ کریں اور اس نازک وقت میں امت مسلمہ کی راہنمائی کریں۔

یقین جانیئے اس وقت ہم نے اگر متحد ہو کر اسلامی تعلیمات کی حفاظت نہ کی اور اس پرفتن وقت میں اگر اسلامی اصولوں کو تحریف کے اس فتنہ سے نہ بچایا تو ہواؤں کی خنکی بتا رہی ہے کہ ان بادلوں میں بے دینی اور الحاد کی وہ زوردار بارش ہے جس کے برسنے کے بعد ہم حسرت و یاس کے گرم گرم آنسو تو بہا سکتے ہیں لیکن اس کا کوئی خاطرخواہ علاج نہیں کر سکتے۔

ہمیں نہایت مسرت ہے کہ خود حکومت کی ایک ذمہ دار شخصیت نے حکومت اور عوام کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی ہے جس کا احساس علمائے اسلام ۲۰ سال سے ارباب اختیار کو دلا رہے ہیں۔ لیکن حکومت ان کی بات کو نقار خانے میں طوطی کی آواز سے زیادہ حیثیت نہیں دے رہی اور اسی وجہ سے پاکستان میں اسلام کا مستقبل نہایت تاریک نظر آ رہا ہے۔ مرکزی وزیر قانون سے ہماری پُرزور اپیل ہے کہ اگر واقعی آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ گمراہی کی گود میں جا رہا ہے تو حکومت نے اس کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ کیا حکومت نے تعلیم جدید کے اداروں میں طالب علموں کے ذہن کو اسلام کے قریب لانے کے لئے صحیح اسلامی تعلیم کا انتظام کیا ہے؟ نیز اسلام کی تحقیقات کے لئے جو ادارے بنائے گئے ہیں۔ کیا ان کے سربراہ خود گمراہی کی آغوش میں تو نہیں ہیں؟

تعلیمی اداروں میں غیر اسلامی سلیبس بے پردگی، بے حیائی، ملک میں جنسی انارکی ثقافت کے نام پر رقص و سرود کی محافل کا قیام جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو اسلام کے قریب لانے کے ذرائع ہیں یا گمراہی میں دھکیلنے کے اسباب۔ صرف زبانی بھوک بھوک کا راگ الاپنے سے بھوک دور نہیں ہو سکتی جب تک کہ بھوک کو دور کرنے کے ذرائع اختیار نہ کئے جائیں۔ اسی طرح صرف زبانی "اسلام اسلام" کی رٹ لگانے سے اس ملک میں اسلام کبھی بھی وارد نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے ذرائع اختیار نہ کئے جائیں۔ یہ زبانی باتیں تو ۲۰ سال سے ہو رہی ہیں۔ لیکن عملی قدم ایک بھی نہیں اٹھایا گیا اور جن اقدامات کو عمل سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ اُلٹے اسلام سے دوری کے ذرائع ہیں۔

امید ہے کہ ارباب حکومت قول و فعل کے اس تضاد کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

## انتقال پُرملال

یہ خبر نہایت افسوس سے سنی جا رہی ہے، کہ چٹاگانگ کی ایک نہایت دیندار شخصیت جناب سلیمان اسماعیل دو ماہ کی علالت کے بعد ۳ مارچ بروز جمعہ اس فانی دنیا سے ہمیشہ کے لئے انتقال فرما گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک نہایت دیندار شخصیت

(باقی صفحہ ۶ پر)

حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب، قاسم العلوم ملتان

# فلکیاتِ قدیم و جدید کی روشنی میں

## حرکاتِ قمر کی تفصیلی بحث

کہا جا رہا ہے کہ یہ سائنس کی ترقی کا زمانہ ہے۔ سائنسی حساب کے ذریعہ نئے چاند کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے چاند کی رویت ضروری نہیں۔ علماء کو چاہیئے کہ زمانہ کا ساتھ دیں

اس کے بارے میں عرض ہے کہ علماء کو سائنس سے اتنا بے خبر کیوں سمجھا جا رہا ہے۔ ہمارے مدارس عربیہ میں آج تک علم فلکیات کی تدریس جاری ہے۔ یہ علم درس نظامی کا اہم جزو ہے جس میں چاند و کواکب سیارات و ثوابت کی حرکات پہ باقاعدہ بحث ہوتی رہی ہے۔

نیز چاند کی حرکات کا علم موجودہ سائنس کا مرہون منت قرار دینا علم فلکیات کی تاریخ سے ناواقفیت کی بڑی دلیل ہے۔

موجودہ ہیئت و قدیم ہیئت کی کتابوں کا ادنیٰ طالب علم جانتا ہے کہ سائنس نے ہر میدان میں ترقی کی ہے۔ مگر مقدار حرکات سیارات اس سے مستثنیٰ ہے۔ یہ میدان اب بھی جوں کا توں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ فن پہلے سے اتنا مکمل تھا کہ اس میں ذرا بھی رد و بدل کی گنجائش باقی نہ تھی۔ چار ساڑھے چار ہزار قبل حکماء چین وہند و بابل و مصر و یونان چاند و سیارات کی حرکات کا ثانیوں اور ثالثوں تک کا حساب محفوظ رکھتے تھے۔ آج تک ان کی تقویمات میں چند منٹ کی بھی کوئی غلطی نہیں بتا سکتا۔

سائنس نے اگر کوئی جدت اس فن میں پیدا کی ہے تو صرف اتنی کہ شب و روز اور موسموں کا اختلاف زمین کی گردش سے ہے۔ قدیم ہیئت میں ان کا سبب آفتاب کی حرکت ذاتی و قسری تھا اور یہ کہ آفتاب مرکز ہے زمین نہیں۔ اور سیاروں کے مدار بیضوی ہیں۔

اب ہم چند مثالوں سے مذکورہ صدر دعویٰ واضح کرنا چاہتے ہیں:-

(۱) متحرک شمس ہو (ہیئت قدیمہ) یا زمین (ہیئت جدیدہ) موسموں اور سال کے دنوں کی تعداد کے متعلق نتیجہ ایک ہی نکلتا ہے ہیئت قدیمہ کے ماہر محقق طوسی اور امام رازی کی تحقیق کے مطابق شمسی سال ۳۶۵ دن ۵ گھنٹہ ۴۹ منٹ کا ہوتا ہے۔ محقق طوسی کے بعض رفقاء جو ان کے ساتھ رصدگاہ سمرقند میں کام کرتے تھے وہ مذکورہ صدر مقدار پر ۱۵ سیکنڈ کا اضافہ کرتے ہیں۔ محی الدین مغربی کے نزدیک کسر کی مقدار ۵ گھنٹہ ۴۸ منٹ ہے۔

روح المعانی ج ۲۱ ص۹۲ پہ ۴۸ منٹ کی بجائے ایک منٹ کا اندراج قلم کی غلطی ہے۔ دیکھو تذکرہ للقوشجی ص۱۹۲ و حواشی بہاء الدین علی نہایۃ الادراک ص۱۴۲ و شرح چغمینی اور اس کے حواشی ص۱۲۶

اور ہیئت جدیدہ میں بھی سال کی یہی مقدار ہے اور بقول بعض محققین ۳۶۵ دن ۵ گھنٹہ ۴۸ منٹ ۴۶ سیکنڈ ہے۔

(۲) فلکیات جدیدہ کے ماہرین کہتے ہیں کہ سورج معدل النہار کے شمالی بروج میں ۲۱ مارچ سے ۲۲ ستمبر تک یعنی ۱۸۵ دن تک رہتا ہے اور جنوبی بروج میں اس کا قیام صرف ۱۸۰ دن تک ہوتا ہے۔

علم ہیئت قدیم کا دعویٰ بھی یہی ہے۔

(۳) کل جہان کی اس حرکت مرئیہ جس کے ذریعہ تمام کواکب کا طلوع و غروب ہوتا ہے کا دورہ قدیم و جدید دونوں کے اصولوں پر ۲۳ گھنٹہ ۵۶ منٹ ۴ سیکنڈ میں پورا ہوتا ہے۔ مگر ہیئت جدید میں اس کا سبب زمین کی محوری گردش ہے اور قدیم میں فلک افلاک کی حرکت۔ باقی تین منٹ چھپن سیکنڈ کے اضافہ کا سبب جدید میں زمین کی سالانہ گردش اور قدیم میں آفتاب کی ذاتی حرکت ہے۔ نتیجہ بالکل ایک ہے۔ یعنی شب و روز پورے ۲۴ گھنٹہ کے ہوتے ہیں۔ دیکھو سیر افلاک مؤلفہ محمد رشید ص۱۴۳۔ اور تصریح مع حواشی ص۱۴۳۔ شرح چغمینی ص

(۴) آفتاب اور چاند گرہن کی پیشگوئی کرنے کے لئے علماء قدیم میں ایک طریقہ رائج تھا جسے سیروس کہتے ہیں۔ یہ یونانی لفظ ہے آجتک یہی نام رائج ہے۔ یہ طریقہ علماء بابل نے آج سے تقریباً ساڑھے چار ہزار سال قبل دریافت کیا تھا اور آج تک اسے حرف آخر کا مقام حاصل ہے۔ اس زمانہ کے سائنسدان بھی خسوف و کسوف معلوم کرنے میں یہی طریقہ استعمال کرتے ہیں۔

سیروس کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ ۶۵۸۵۳ ایام کے بعد آفتاب یا چاند گرہن ہوگا۔ مثلاً اگر آج چاند گرہن ہے تو پورے ۱۸ سال ۱۱⅓ دن کے وقفہ کے بعد پھر چاند گرہن ہوگا۔ دیکھو کتاب ہیئت جدید ج ص۲۷۷ تالیف منہاج الدین و برکت علی۔

قدیم ہیئت کے ماہر علامہ برجندی لکھتے ہیں کہ یہ طریقہ اہل بابل کی ذہانت کا نتیجہ ہے مگر برجندی کا پیشرو مشہور فلسفی بہمنیار اس کے استخراج کا سہرا منجمین چین کے سر باندھتے ہیں۔ دیکھو کتاب البروج مؤلفہ بہمنیار ص۸۵

مشہور مصری منجم محمود پاشا فلکی اپنی کتاب تقویم کی تعلیقات ص۵۱-۵۲ پہ اس کے استنباط کی نسبت حکماء مصر کی طرف کرتے ہیں

مذکورہ صدر بیان سے یہ بتانا مقصود ہے کہ چاند کی حرکات کا حساب علم فلکیات قدیم میں بھی اتنا ہی صحیح اور کامل تھا جتنا آج ہے لہذا علماء کو سائنس سے بے خبری کا طعنہ دینا اور موجودہ عید کے متعلق ان کے فتویٰ کو سائنس سے لاعلمی اور ناواقفیت کا نتیجہ قرار دینا سراسر بے انصافی ہے۔ یاد رکھیے تمام مدارس عربیہ میں قدیم فلکیات کی تدریس و تعلیم درس نظامی کا ایک اہم شعبہ ہے اور اس کا باقاعدہ انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کے برخلاف انگریزی کالجوں میں اس کی تعلیم کا انتظام شاذ و نادر دیکھنے میں آتا ہے

### چاند کا تعارف

(۱) چاند ہیئت قدیم میں سبع سیارات میں سے ایک ہے۔ مگر ہیئت جدید میں وہ سیارچہ ہے سیارہ نہیں۔ سیارات وہ ہیں جو آفتاب کے گرد گردش کریں۔ اور جو سیارے کے گرد حرکت کرے اسے قمر (سیارچہ) کہتے ہیں۔ چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہے۔ ہاں زمین سیارہ ہے۔ وہ آفتاب کے گرد تقریباً ۱۸½ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے ۳۶۵ دن ۵ گھنٹہ ۴۸ منٹ میں دورہ پورا کرتی ہے

(۲) چاند زمین کی بیٹی اور آفتاب کی صفیہ (نواسی) ہے۔ وہ ایک دو ارب سال قبل بحر الکاہل کے مقام میں زمین سے جدا ہو کر مستقل کرہ بنا۔ یہ مشہور انگریز سر جارج ڈارون کا نظریہ ہے۔ یہی دنیائے سائنس میں صحیح تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ معروف سائنسدان ڈارون نظریہ ارتقائے حیات والے کا بیٹا ہے

سرجارج ڈارون کے نظریۂ ہم آہنگی کے مطابق زمین اس وقت صرف ۴ گھنٹے میں (موجودہ ۲۴ گھنٹے کی بجائے) اپنے محور کے گرد گردش پوری کرلیتی تھی۔ یعنی دو گھنٹے دن اور دو گھنٹے راتیں

زمین تین پرتوں سے مرکب ہے (۱) گرینائٹ۔ یہ پرت ۵۰ سے ۱۰۰ کلومیٹر تک گہری ہے۔ اس پر زمین کی بیرونی سطح مشتمل ہے۔ یہ حجری مادہ ہے (۲) بسالٹ۔ یہ پرت کئی ہزار کلومیٹر گہری ہے۔ یہ آتش فشانی مادہ ہے (۳) اس کے بعد زمین کا قلبی مادہ ہے۔ اس میں لوہا اور دیگر بھاری دھاتیں شامل ہیں۔ تمام براعظموں بحراوقیانوس بحرہند۔ بحرمنجمد شمالی وغیرہ میں تینوں پرت موجود ہیں۔ مگر بحرالکاہل میں گرینائٹ کا ایک ریزہ بھی نہیں۔ بحرالکاہل کی تہہ کے چاروں طرف بلند پہاڑوں کا ایک سلسلہ ہے۔ کورڈیلراس۔ کجنکا۔ جزائر جاپان و نیوزی لینڈ یہ سب آتش فشاں مادہ پر مشتمل ہیں۔ لہٰذا یہ بڑی دلیل ہے اس بات کی کہ زمین کا بالائی حصہ چاند اپنے ساتھ اڑا کر لے گیا۔ (دیکھو زمین کی سرگذشت جارج گیمو امریکی ص ۷۴ تا ۷۶) ستاروں کی دنیا ص۳۴، مؤلفہ میکسویل ریڈ، قصۃ السماوات والارض عربی ص۱۳۰)

(۳) سائنسدانوں کے نزدیک ہم سے چاند کا اوسط بعد ۲ لاکھ ۴۰ ہزار میل ہے۔ وہ ہم سے ۲ لاکھ باون ہزار میل سے زیادہ دور اور ۲ لاکھ اکیس ہزار میل سے زیادہ قریب نہیں رہتا۔

(۴) چاند کا مدار بیضوی ہے۔ حسب قانون حرکت جب وہ اپنے مرکز (زمین کی طرف آرہا ہو تو اس کی رفتار تیز ہوگی اور جب وہ زمین سے دور ہو کر مدار میں بعید نقطہ کی طرف جارہا ہو تو اس کی حرکت لمحہ بہ لمحہ سست ہوتی جاتی ہے۔

(۵) چاند کے مدار کا طول۔ مسافت تقریباً ۱۴ لاکھ ۷ ہزار (۱۳۷۳۵۰۰) میل ہے یہ ۳۶۰ درجوں پر منقسم ہے۔ چاند اس مسافت کو ۲۷ ⅓ دنوں میں طے کرتا ہے۔ یعنی حسب ایں بیان چاند زمین کے گرد اپنی ایک گردش ۲۷ ⅓ دنوں میں پوری کرتا ہے۔

اگر زمین حرکت نہ کرتی تو ایک نئے چاند سے ایک دوسرے نئے چاند تک کی مدت یہی ہوتی لیکن چونکہ زمین خود بھی سورج کے گرد گھومتی ہے۔ اس لئے چاند کو پھر سے سورج اور زمین کے عین درمیان پہنچنے کے لئے زمین کے گرد ایک چکر سے کچھ زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔

چنانچہ ایک نئے چاند سے لے کر دوسرے نئے چاند کی نمود تک تقریباً ۲۹ ½ دن لگتے ہیں۔ ٹھیک ٹھیک حساب کریں تو یہ مدت ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ اور ۲٫۸ سیکنڈ ہے اس مدت کو ایک قمری مہینہ کہتے ہیں۔ قمری ماہ کی مدت دراصل مرکب حرکت کی مدت ہے ورنہ چاند کی اپنی حرکت ذاتی کے دورہ کی مدت تقریباً دو دن کم ہے۔ صحیح صحیح حساب کریں تو اس کی مدت (۱) بقول مشہور فلسفی نیوٹن ۲۷ دن ۷ گھنٹے ۴۳ منٹ ہے اور بقول سرجینز کہ ۳۰ منٹ ہے۔

(۲) اور بقول ٹائیکو براہی گھنٹوں کے بعد کی کسر ۴۳ منٹ ۱۲ سیکنڈ ہے (دیکھو کتاب قصۃ الکواکب تالیف اسماعیل الازہری طبع مصر ص۱۱۹)

چاند کا جب تاریک رخ ہماری طرف ہو تو اس کی حالت کو محاق کہتے ہیں۔ اصطلاح میں اس وقت سے نیا چاند شمار کرتے ہیں۔ اس وقت اس کا رویت میں زاویہ صفر ہوتا ہے، وقفہ بین المحاقین معلوم کرنے سے چاند کی حرکات کا اندازہ لگایا جاتا ہے اور اس کی مقدار دریافت کی جاسکتی ہے۔ وقفہ بین المحاقین نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ وسط کسوف (آفتاب کا گرہن) کا صحیح وقت لیتے ہیں اور اس کے بعد کسی اور کسوف کا صحیح وقت لے لیتے ہیں۔ وسط کسوف عین محاق کی حالت میں ہوتا ہے۔ پس دو محاقوں کا صحیح وقت نکل آتا ہے۔ ان دو محاقوں کے درمیان کے زمانے کو اس مدت کے قمری مہینوں کی تعداد پر تقسیم کرتے ہیں تو وقفہ بین المحاقین معلوم ہو جاتا ہے۔ فرض کرو کہ وقفہ بین المحاقین ق یوم ہے اور نجومی یعنی دوری وقت س یوم — تو

$$\frac{1}{\text{س}} - \frac{1}{\text{ق}} = \frac{1}{\text{۳۶۵٫۲۵}}$$

مشاہدہ سے ق = ۲۹٫۵۳ دن نکلتا ہے

$$\text{پس } \frac{1}{\text{س}} = \frac{1}{\text{۲۹٫۵۳}} + \frac{1}{\text{۳۶۵٫۲۵}} = \frac{\text{۳۹۴٫۷۸}}{\text{۳۶۵٫۲۵} \times \text{۲۹٫۵۳}}$$

$$\text{پس س} = \frac{\text{۳۶۵٫۲۵} \times \text{۲۹٫۵۳}}{\text{۳۹۴٫۷۸}}$$

جواب = ۲۷ ⅓ دن تقریباً

چاند اپنے مدار کے ۳۶۰ درجوں میں سے فی یوم ۱۳ درجے ۱۰ دقیقہ ۳۵ ثانیہ ۲ ثالثہ کو طے کرتا ہے۔

(نوٹ ہر دائرہ میں ۳۶۰ درجے اور ہر درجے میں ۶۰ دقیقہ اور ہر دقیقہ میں ۶۰ ثانیہ اور ہر ثانیہ میں ۶۰ ثالثہ ہوتے ہیں)

یہ چاند کی اپنی ذاتی حرکت کی مقدار ہے۔ اس کے پیش نظر چاند کی ایک گردش کی مدت ۲۷ ⅓ دن ہوتی ہے۔ اس مقدار سے زمین کی حرکت حول الشمس منہا کریں۔ تو چاند کی حرکت کی مقدار فی یوم ۱۲ درجے ۱۱ دقیقہ ۲۶ ثانیہ ۴۲ ثالثہ رہ جاتی ہے۔ یہ چاند کی مرکب حرکت کہلاتی ہے اور اسی کے لحاظ سے قمری مہینہ پورا ہوتا ہے۔ کیونکہ چاند کی اس حرکت کا ایک دورہ قمری ماہ کہلاتا ہے۔ جس کی مدت ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ اور ۲٫۸ سیکنڈ ہے۔ سورج کے گرد زمین کی حرکت فی یوم اپنے مدار کے درجات و اجزاء کے لحاظ سے تقریباً ایک درجہ یعنی ۵۹ دقیقہ، ۸ ثانیہ ۲۰ ثالثہ ہے۔ زمین اور چاند دونوں کی حرکت مغرب سے مشرق کو ہے۔ اسی وجہ سے زمین کی گردش کی مقدار فی یوم کو چاند کی گردش سے منہا کرنا ضروری ہے۔

یہ دونوں کے مداروں کے درجات کا حساب تھا اور ہر دو مداروں کے میلوں کا حساب درج ذیل ہے:۔

زمین کے گرد چاند کے مدار کی مسافت ۱۳۷۳۵۰۰ میل ہے۔ تقریباً ۱۴ لاکھ میل چاند اپنے مدار میں تقریباً ۳۷ میل فی منٹ اور اپنے قطر کے برابر فی گھنٹہ اور بقول نیوٹن اور کیپلر جیسا کہ کتاب قصۃ السماوات میں ہے اس کی مقدار فی گھنٹہ ۲۱۰۰ میل ہے (یاد رکھیں چاند کا قطر ۲۱۶۳ میل ہے) اور فی یوم (۵۰۴۰۰) تقریباً ساڑھے پچاس ہزار میل مغرب سے مشرق کو طے کرتا ہے۔

زمین کا مدار (آفتاب کے اردگرد) تقریباً ساٹھ کروڑ میل طویل ہے (۵۹۹۱۸۴۰۰ میل) زمین اپنے مدار میں سے تقریباً ۱۹ میل (۱۸ ½ میل) فی سیکنڈ ساڑھے گیارہ سو میل یعنی (۱۱۴۰ میل) فی منٹ ساڑھے اڑسٹھ ہزار میل = ۶۸۴۰۰ میل فی گھنٹہ۔ ساڑھے سولہ لاکھ = ۱۶۴۱۶۰۰ میل فی یوم طے کرتی ہے

(۶) چاند کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو کبھی ہماری نگاہوں کے سامنے نہیں آیا۔ چاند زمین کے گرد چکر کاٹنے کے ساتھ ساتھ اگرچہ خود اپنے محور پر بھی گھومتا ہے مگر بے حد آہستہ گھومتا ہے۔ اپنے محور کے گرد اس کی ایک گردش اتنی ہی دیر لیتی ہے۔ جتنی دیر میں وہ زمین کے گرد ایک چکر کاٹتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا صرف ایک ہی رخ زمین کی طرف رہتا ہے اور اگرچہ ہم بعض دفعہ چاند کی آدھی گولائی کبھی ایک طرف اور کبھی دوسری جانب کے معمول سے کچھ زیادہ فاصلے تک اپنی دوربین نگاہیں دوڑا سکتے ہیں لیکن بقول سرجینز اور رسل برتھا مورتیس باہم گر اس کے باوجود ہم چاند کا اکتالیس فیصد حصہ اب تک نہیں

قاری محمد شریف صاحب قصوری

# افکار — و — خیالات

## غلام احمد کے بعد اسماعیل

لندن میں ایک پاکستانی خواجہ محمد اسماعیل نامی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ۲۸ ـ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو رات کے ۱½ بجے اُس پر عربی زبان میں آسمان سے یہ پیغام نازل ہوا کہ اے شخص اُٹھ تو ہمارا سچا نبی ہے۔ تو جو کچھ کرنا چاہے گا وہ چشم زدن میں ہو جائے گا۔ اس سے یہ بھی کہا گیا کہ اے شیرِ خدا! اپنا چہرہ دکھلا۔ اُس نے کہا کہ میری ذات سے دنیا کو حیرت میں ڈالنے والی کوئی بات ہونے والی ہے۔ اس کا بیان ہے کہ اب وہ عربی زبان میں بے تکان کلام کر سکتا ہے۔

نبوت و مہدویت کے مدعیوں کے لئے ہمارے ملک کی مٹی بڑی راس آگئی ہے اور مرزائی نبوت کے کاروبار کو چلتا دیکھ کر اب کئی اور لوگوں نے بھی مرزا صاحب کی طرح دعوائے نبوت کرنا شروع کر دیا ہے ان میں سے ایک یہ خواجہ اسماعیل صاحب ہیں۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعوے کرنا دماغ کی چولیں ڈھیلی ہونے کی دلیل ہے، وگرنہ قرآن و سنت کی روایات متواترہ کے ہوتے ہوئے کسی صحیح العقل کو یہ جرأت ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ نبوت کا دعویٰ کر سکے۔

مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ نے بھی جب اپنی نبوت کا اعلان کیا تھا تو مسلمان یہ سمجھتے ہوئے خاموش رہے کہ دماغی توازن درست ہونے کے بعد وہ خود ہی اپنی دکانِ نبوت بڑھا دیں گے۔ لیکن مرزا صاحب لوگوں کے اندازے کے برعکس سنجیدہ ہو گئے علاوہ ازیں پنجاب کے کچھ تجدد پسند لوگ مرزا صاحب کی نبوت کا رتھ کھینچنے کے لئے ان سے مل گئے۔ مزید برآں انگریز کو بھی اس زمانہ میں ایک نبی کی ضرورت تھی جو شریعت اسلامیہ کے کچھ احکام منسوخ کر کے حکومت کے قیام میں اس کی مدد کرے۔ چنانچہ اُس نے اپنے اس "خود کاشتہ" پودا کی آبیاری کی۔ اس طرح ایک مذاق کو اُس نے ہماری قوم کے لئے ایک اچھا خاصا مسئلہ بنا دیا۔

مرزائیوں کو اب چاہیئے کہ وہ مرزا صاحب کو چھوڑ کر اس اسماعیل پر ایمان لے آئیں کیونکہ۔ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (ان کے خیال میں) کوئی نبی آسکتا ہے تو مرزا قادیانی کے علاوہ اور نبی بھی آسکتے ہیں اور اُمت مرزائیہ کو اُن پر بھی ایمان لانا چاہیئے۔

## کفر و اسلام کا تبادلہ

مؤتمر عالم اسلامی کے ہفت روزہ مجلہ "مسلم ورلڈ" کے مطابق جنوبی کوریا کے ایک ریٹائرڈ چیف جسٹس نے اسلامی تعلیمات کے مطالعہ کے بعد اسلام قبول کر لیا ہے اور اس کے علاوہ کثیر التعداد اور جلیل القدر لوگ مشرف بہ اسلام ہو رہے ہیں۔

جوں جوں زمانہ ترقی کر رہا ہے اسلام کے اصول اجاگر ہو رہے ہیں اور دیار مغرب اور بلاد کفر کے رہنے والے اتنے ہی اسلام سے قریب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ انشاءاللہ ایک روز وہ آئے گا کہ ان ممالک میں اسلام لانے والے جو اب خال خال ہیں ایک نہایت کثیر تعداد میں موجود ہوں گے۔

لیکن نہایت افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ جوں جوں اہل کفر اسلام سے قریب ہو رہے ہیں اتنے ہی اہل اسلام اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اہل کفر تو اسلام کی خوبیوں کے معترف ہو رہے ہیں۔ لیکن اسلام کے ماننے والے یہ کہہ رہے ہیں کہ اسلام کے قوانین اس زمانہ میں چل نہیں سکتے، ان دونوں کے وطیرہ سے یہ خطرہ ہے کہ کہیں اہل کفر مسلمان نہ ہو جائیں اور اہل اسلام کفر اختیار نہ کر لیں۔ آخر وعدۂ خداوندی ہے ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لایکونوا امثالکم (سورہ محمد) اے مسلمانو! اگر تم احکام خداوندی (کو ناقابل عمل سمجھتے ہوئے ان) سے منہ موڑو گے تو اللہ رب العزت تمہاری بجائے (اپنے دین کی نصرت کے لئے) ایک اور قوم کھڑی کر دے گا جو تمہاری طرح نہیں ہوگی۔ تاریخ اسلام اس بیان کی شاہد ناطق ہے۔

---

## مسلمان لڑکی نئی شاہراہ پہ

معتبر خبر کے مطابق خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام پر عملدرآمد کرانے کی غرض سے میٹرک پاس لڑکیوں کو وسیع پیمانے پر نظری اور عملی تربیت دینے کے لئے منتخب کیا گیا ہے...... پوری تربیت حاصل کرنے کے بعد یہ لڑکیاں فیملی پلاننگ منسٹر کہلائیں گی۔

اب بھی کوئی شک ہے کہ فیملی پلاننگ مذہب کی رو سے ناجائز ہونے کے ساتھ ساتھ اخلاقی لحاظ سے بھی نہایت ناروا ہے۔ اور یہ دوشیزہ لڑکیاں جن کو چند روپوں کے عوض اس ملازمت پر لگایا جائے گا۔ فیملی پلاننگ کی کیا کیا خدمت سرانجام نہیں دیں گی؟ ان کی حیا جو عورت کا ایک بہترین سرمایہ ہے پہلے ہی روز رخصت ہو جائے گی اور پھر

موجِ خرام یار بھی کیا گل کتر گئی

والا معاملہ ہوگا۔ یاد رکھیئے آبادی کی کمی کسی قوم کی حقیقی ترقی نہیں بلکہ اخلاق کی بلندی صحیح ترقی ہے۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

---

## بقیہ — اداریہ

(بقیہ — اداریہ)

کے حامل تھے۔ ساری عمر میں شاید ہی کوئی جماعت قضا ہوئی ہو۔ اور یہ خوبی باپ دادا سے ان کے خاندان میں چلی آرہی ہے۔ معاملات و اخلاق میں اپنی مثال آپ تھے۔ قیام پاکستان سے قبل رنگون میں تھے۔ حضرت مولانا انور شاہ صاحب رح جتنی مرتبہ رنگون تشریف لے گئے۔ انہی کے ہاں قیام فرمایا۔ حضرت مدنی رح اور دیگر بزرگوں سے خاص محبت تھی اور ان کی محبت کو اپنے لئے سرمایۂ نجات سمجھتے تھے۔

سخاوت میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ مشرقی پاکستان کا شاید ہی کوئی دینی ادارہ ایسا ہو جو ان کی داد و دہش سے محروم رہا ہو۔ اب ایسے لوگ دنیا میں خال خال ہی ہیں۔ ادارہ مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور اللہ رب العزت سے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات میں ترقی عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# اسلام میں قربانی کی اہمیت

(قسط نمبر ۲)

## عقلی دلیل :-

نبی کے قول (حدیث) سے متعلق عقلی طور پر تین صورتیں ہو سکتی ہیں -

(۱) نبی کا ہر قول حجت ہے -

(۲) نبی کا کوئی قول حجت نہیں

(۳) نبی کا بعض قول حجت ہے بعض قول حجت نہیں -

ان تینوں صورتوں کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہو سکتی ہے - اب ہر صورت کا تجزیہ کیجئے سب سے پہلے تیسری صورت کو لیجئے کہ

" نبی کا بعض قول حجت ہے اور بعض قول حجت نہیں " - یہ صورت سراسر باطل ہے - کیونکہ بعض قول کا حجت ہونا اور بعض کا حجت نہ ہونا ترجیح بلا مرجح اور تخصیص بلا مخصص ہے اور یہ شے بداہتہً باطل ہے - کیونکہ " بعض قول حجت اور بعض نا حجت " یہ کیسے ہو سکتا ہے - جبکہ یہ دونو نبی کے قول ہیں اور کیا وجہ ہے کہ ایک حجت ہو اور دوسرا حجت نہ ہو - اور پھر اس بات پر کون سی شے حجت ہے لہٰذا یہ صورت باطل ہو گئی

اب رہی دوسری صورت کہ " نبی کا کوئی قول حجت نہیں " - اتنی بات کہنا ہی کفر اور پاگل پن ہے کیونکہ اگر نبی کا کوئی قول حجت نہیں تو نبی کا یہ کہنا بھی حجت نہیں (العیاذ باللہ) اس سے حدیث کیا (معاذ اللہ) قرآن بھی حجت نہیں رہتا - اور وہ بالاتفاق حجت ہے - لہٰذا قول رسول بھی حجت ہے اور یہ دوسری صورت بھی باطل ہے -

جب دونوں صورتیں باطل ثابت ہو گئیں تو تیسری صورت خود بخود صحیح اور درست ہو گئی - فہو المقصود -

اب ہم قرآن اور حدیث سے قربانی کے ضروری ہونے سے متعلق اپنے دلائل پیش کرتے ہیں - امید ہے کہ اصحاب فکر اس کو غور سے پڑھیں گے -

## قرآن میں قربانی کا حکم :-

(۱) واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق لیشہدوا منافع لہم ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی ما رزقہم من بہیمۃ الانعام فکلوا منہا واطعموا البائس الفقیر -

ترجمہ :- اور (اے ابراہیمؑ !) لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کر دو - لوگ تمہارے پاس (حج کو) چلے آویں گے پیادہ بھی اور دبلی اونٹنیوں پر بھی جو کہ دور دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی تاکہ اپنے (دینیہ و دنیویہ) فوائد کے لئے آ موجود ہوں اور (اس لئے آویں گے) تاکہ ایام مقررہ (قربانی کے دنوں) میں ان مخصوص چوپاؤں پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں (بسم اللہ اللہ اکبر کہیں) جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کئے ہیں - سو ان (قربانی کے) جانوروں سے تم (کو) بھی (اجازت مع الاستحباب ہے کہ) کھایا کرو اور (مستحب یہ ہے کہ) مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلایا کرو -

(۲) ولکل امۃ جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی ما رزقہم من بہیمۃ الانعام فالٰہکم الٰہ واحد فلہ اسلموا -

(ترجمہ) اور (جتنے اہل شرائع گذرے ہیں ان میں سے) ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کرنا اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ وہ ان مخصوص چوپاؤں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے ان کو عطا فرمائے تھے - سو (اس سے یہ بات نکل آئی کہ) تمہارا معبود (حقیقی) ایک ہی خدا ہے تو تم ہمہ تن اسی کے ہو کر رہو !

اس آیت میں حق تعالیٰ روزوں کی طرح قربانی کے متعلق بھی فرماتے ہیں کہ یہ قربانی صرف اس امت کے لئے ہی ضروری نہیں بلکہ پہلی ہی امت کے ذمہ پر یہ ضروری قرار دی گئی تھی -

(۳) والبدن جعلنٰہا لکم من شعائر اللہ لکم فیہا خیر فاذکروا اسم اللہ علیہا صواف فاذا وجبت جنوبہا فکلوا منہا واطعموا القانع والمعتر کذٰلک سخرنٰہا لکم لعلکم تشکرون ۝ (۲۲ - ۳۶)

(ترجمہ) اور قربانی کے اونٹ اور گائے (اسی طرح بھیڑ اور بکری کو بھی) ہم نے اللہ (کے دین) کی یادگار بنایا ہے - ان جانوروں میں تمہارے (اور بھی) فائدے ہیں - سو تم ان پر کھڑے ہو کر (ذبح کرنے کے وقت) اللہ کا نام لیا کرو - پس جب وہ (کسی) کروٹ کے بل گر پڑیں (اور ٹھنڈے ہو جائیں) تو تم خود بھی کھاؤ اور بے سوال اور سوالی (محتاج) کو بھی کھانے کو دو (اور) ہم نے ان جانوروں کو اس طرح تمہارے زیر حکم کر دیا تاکہ تم (اس پر اللہ تعالیٰ کا) شکر کرو -

اس آیت میں حق تعالیٰ نے قربانی کو شعائر اللہ فرمایا - اور شعائر اللہ کی تعظیم ضروری ہے - جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب !

ترجمہ :- اور جو شخص دین خداوندی کے ان یادگاروں کا پورا لحاظ رکھے گا تو ان کا یہ لحاظ رکھنا دل کے ساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے (بیان القرآن) اور شعائر اللہ کی تعظیم یہ ہے کہ ان کو شریعت کے حکم کے مطابق صحیح طور پر بجا لایا جائے -

(۴) فلما اسلما وتلہ للجبین ونادینٰہ ان یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا انا کذٰلک نجزی المحسنین ان ہٰذا لہو البلاء المبین وفدینٰہ بذبح عظیم (۳۷ - ۱۰۳ - ۱۰۷)

(ترجمہ) غرض دونوں نے (ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے خدا کے حکم کو) تسلیم کر لیا اور باپ نے بیٹے کو (ذبح کرنے کے لئے) کروٹ پر لٹایا (اور چاہتے تھے کہ گلا کاٹ ڈالیں اس وقت) ہم نے ان کو آواز دی کہ اے ابراہیمؑ ! (شاباش ہے) تم نے خواب کو سچا کر دکھایا (وہ وقت بھی عجیب تھا) ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں - حقیقت میں یہ تھا بھی بڑا امتحان - اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے بدل میں دے دیا - اس آیت میں حق تعالیٰ نے مینڈھے کو حضرت اسماعیل علیہ السلام ، . . . . . کا بدلہ قرار دیا ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بدل قرار دیا ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح سے ان کا گوشت اور پوست مقصود نہیں تھا بلکہ جان دینا مقصود تھا اور جب وہاں جان دینا مقصود تھا تو ان کا بدل جو قرار دیا گیا اس میں بھی جان دینا مقصود ہے گوشت اور پوست مقصود نہیں - کیونکہ بدل کا حکم مبدل ہی کا حکم ہوا کرتا ہے - لہٰذا ہم جو قربانی دیتے ہیں اس میں بھی جان مقصود ہے گوشت اور پوست مقصود نہیں - چنانچہ اگر کوئی سارا گوشت خود

کھائے تب بھی جائز ہے بلکہ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کے گوشت کا اپنے کھانے کے لئے ذخیرہ رکھا کرتے تھے (بخاری جلد ثانی ص۸۳۵)

معاملہ صرف حضرت اسماعیلؑ تک ہی نہیں رکھا بلکہ اگلی آیت میں فرمایا:۔

وترکنا علیہ فی الاٰخرین ؕ

ترجمہ:۔ اور ہم نے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی (بیان القرآن) یعنی قیامت تک کے مسلمانوں پر اس کا کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ منکرین قربانی ذرا غور فرمائیں۔

(۵) فصل لربک وانحر ؕ

ترجمہ:۔ سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے!

اس آیت کریمہ میں حق تعالے نے قربانی کو نماز کے ساتھ متصل ذکر کیا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح نماز کسی خاص جگہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر جگہ فرض ہے۔ اسی طرح قربانی بھی کسی مکان کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر جگہ ضروری ہے اور جس طرح نماز کا وقت مقرر ہے کما فی القرآن ــــ ان الصلوٰۃ کانت علے المومنین کتابا موقوتا۔ اسی طرح قربانی کا وقت بھی مقرر ہے جو کہ ۱۰ ذوالحجہ کی صبح سے لیکر ۱۲ ذوالحجہ غروب آفتاب تک ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی ہزار بکرا بھی ذبح کرے تو اتنا ثواب نہیں ہوگا جتنا ان تین روز کے دوران میں ایک بکرا ذبح کرنے کا۔ لہذا یہ عبادت بھی بعینہٖ نماز کی طرح ہے کہ جس کا وقت مقرر ہے لیکن مکان مقرر نہیں۔ اس آیت میں ان لوگوں کے شبہ کا ازالہ بھی ہو گیا جو کہتے ہیں کہ قربانی صرف مکہ ہی میں کرنا ضروری ہے۔ کسی اور جگہ ضروری نہیں بلکہ اور جگہ قوم کی بہبودی اور ویلفیئر کے لئے قربانی کی قیمت کے روپے دینا ہی کافی ہو جائے گا۔ فافھموا وتدبروا!

اس آیت سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اس میں تو قربانی کا حکم صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا ہے امت تو اس بات کی مکلف نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو تو وہ ہم پر بھی واجب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر الجصاص الرازی رحمۃ اللہ تعالے فرماتے ہیں:۔

الامر یقتضی الوجوب واذا وجب علے النبی صلے اللہ علیہ وسلم فھو وجب علینا۔ لقولہ تعالے فاتبعوہ ؕ (احکام القرآن جلد ۳۔ ص۳۰۶)

**احادیث نبویہؐ میں قربانی کا حکم:۔**

(۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

ما عمل ابن اٰدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم (ترمذی جلد ۱ ص۱۸۳)

ترجمہ:۔ یوم النحر (یعنی ذوالحجہ کی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ کو آدم کے کسی بیٹے کا کوئی عمل قربانی کا خون بہانے سے زیادہ اللہ کو محبوب نہیں

اس حدیث میں حق تعالیٰ کل بنی آدم سے متعلق حکم فرما رہے ہیں کہ اس روز سب انسانوں کے لئے قربانی سے زیادہ کوئی اور عمل باعث ثواب و اجر نہیں

(۲) حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

من رأی ھلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ (نسائی جلد ۲ مطبوعہ مجتبائی ص۲۰۱، مسلم ص، مشکوٰۃ ص۱۲۷۔ ترمذی جلد اول ص۔

ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں:۔

من کان لہ ذبح یذبحہ فاذا اھل ھلال ذی الحجۃ فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ شیئا حتیٰ یضحی (جلد ۲ ص۳۱)

ترجمہ:۔ جس کا کوئی ذبیحہ ہو اور وہ اسے ذبح کرنا چاہتا ہو تو جب ذی الحجہ کا چاند نکلے تو وہ اپنے بال ترشوائے اور نہ ناخن جب تک کہ وہ قربانی نہ کرلے۔

ان احادیث میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر حاجیوں کو قربانی کرنے کا صحیح طریقہ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ اپنے بال اور ناخن نہ ترشوائیں۔ کیونکہ حاجی تو احرام کی حالت میں ہونے کی وجہ سے پہلے ہی نہیں ترشوا سکتا لہذا اس کے لئے تو حکم دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کا احرام ہی اس کے لئے حکم ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ حکم غیر حاجیوں کے لئے ہے۔ فافھموا

(۳) حضرت مخنف بن سلیمؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم میدان عرفات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے تھے کہ آپ نے فرمایا:۔

یا ایھا الناس علے کل اھل بیت فی کل عام اضحیۃ (ترمذی ص نسائی ص ابوداؤد جلد ثانی ص۳۸۵ اصح المطابع)

ترجمہ:۔ اے لوگو! ہر گھر والوں کے ذمہ ہر سال ایک قربانی ضروری ہے

ان کتابوں کے علاوہ یہ حدیث ابن ماجہ مسند امام احمد مصنف ابن ابی شیبہ، اسحٰق مسند ابی یعلی وغیرہ میں بھی ہے (کما فی الدرایہ لابن حجر العسقلانی ص ۲۴۴)

چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی ہر سال ہر گھر پر ضروری ہے۔ مکہ معظمہ کے ساتھ اس کی کوئی تخصیص نہیں کیونکہ خطاب "یا ایھا الناس" کے لفظ سے کیا گیا ہے اور پھر علے کل اھل بیت فی کل عام اس پر مزید اضافہ۔ کیونکہ حاجی تو گھر میں ہوتے نہیں بلکہ گھر سے باہر ہوتے ہیں اور خطاب ان کو ہے جو گھروں میں ہیں۔

(۴) حضرت ابوہریرہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

من وجد سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا

ترجمہ:۔ جو آدمی استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب تک نہ پھٹکے (ابن ماجہ)

اس کے علاوہ یہ حدیث مسند امام احمد میں۔ مصنف ابن شیبہ۔ اسحٰق۔ مسند ابی یعلی میں سنن دارقطنی اور مستدرک حاکم میں بھی موجود ہے۔ کما قال الحافظ ابن الحجر العسقلانی فی الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ ص۴۴۴۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی یہ تاکید۔ ان لوگوں کو فرمائی ہے جو مکہ کے علاوہ دوسرے مقامات پر رہتے ہیں۔ کیونکہ مکہ معظمہ میں تو ارکان حج کی ادائیگی سے فراغت نہ ملنے کی وجہ سے نماز عید ہوتی ہی نہیں۔ لہذا وہاں عیدگاہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

امام ابوحنیفہؒ نے اس حدیث سے صاحب استطاعت پر قربانی کا وجوب ثابت کیا ہے کما فی الہدایہ ص۴۴۳

پھر "من" کا لفظ عام ہے جو حاجی اور غیر حاجی دونوں کو شامل ہے۔

(۵) حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ:۔

اقام رسول اللہ صلعم بالمدینۃ عشر سنین یضحی (ترمذی جلد اول ص۱۸۳ مشکوٰۃ ص۱۲۹)

ترجمہ:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال مدینہ میں اقامت فرمائی اور آپ ہر سال قربانی فرماتے تھے۔ جو لوگ قربانی کو صرف مکہ کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں اور مکہ کے علاوہ دوسرے شہروں میں قربانی کرنا ضروری نہیں سمجھتے وہ ذرا اس حدیث کو بنظر غور پڑھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی دس سال کی مدت قیام میں ہر سال قربانی کی۔ (باقی آئندہ)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

# ساحل عدن سے بحیرۂ روم تک

## امریکی و برطانوی سیاست کی کرشمہ سازیاں

جمعرات ۱۶ فروری ۱۹۶۷ء کے روزنامہ جنگ میں مندرجہ ذیل خبر غیر نمایاں طور سے صفحہ اول پر شائع ہوئی ہے :-

"مصر میں امریکی و برطانوی طیاروں کی پرواز پر بھی پابندیاں"

"قاہرہ - ۱۴ فروری (اے پ پ) مصری حکام نے امریکہ و برطانیہ کے فوجی طیاروں کے متحدہ عرب جمہوریہ کی علاقائی حدود میں پرواز پر بھی پابندی لگادی گئی ہے - کل ان طیاروں کے صرف متحدہ عرب جمہوریہ میں اترنے پر پابندی لگادی گئی تھی - مصری مسلح افواج کے سربراہ مارشل عبدالحکیم عامر کے دستخط سے آج جو فرمان جاری ہوا ہے اس کے مطابق پابندی کا اطلاق ایک نجی فضائی کمپنی برٹش یونائیٹڈ ایئر لائنز کے طیاروں پر بھی ہوگا - اس کمپنی کے طیارے ان دنوں عدن میں مقیم برطانوی افسروں اور دوسرے باشندوں کو ان کے وطن واپس لے جانے کے لئے استعمال کئے جارہے ہیں اور یہ طیارے قاہرہ میں ٹھہرتے ہیں"۔

مصر کی حدود میں امریکی و برطانوی فوجی اور بعض شہری طیاروں کے اترنے و پرواز کرنے پر پابندی کا یہ حکم ایسی خبر ہے جسے معمولی اور غیر اہم سمجھ کر نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے۔

اس خبر سے مشرق وسطیٰ کے ان درون پردہ حالات و تغیرات کا پتہ چلتا ہے جو امریکی برطانوی اور بعض عرب حکمرانوں کی ملی بھگت سے تشکیل پذیر ہو رہے ہیں اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ امریکہ و برطانیہ کے فوجی طیاروں کی آمدورفت عرب دنیا میں اتنی زیادہ بڑھ چکی ہے اور ایسی فوجی محاذ بندی ہو رہی ہے جس سے متحدہ عرب جمہوریہ کے استحکام کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے

آیئے واقعات و حقائق کی روشنی میں مشرق وسطیٰ کے موجودہ سیاسی حالات کا تجزیہ کر کے دیکھیں کہ اسرائیل، اردن و سعودی عرب سے لے کر یمن، عدن اور جنوبی عرب تک امریکی و برطانوی ڈپلومیسی، نہر سویز کے ہاتھ سے نکل جانے اور یمن میں عوامی انقلاب برپا ہو جانے کے بعد سے کیا کھیل کھیل رہی ہے -

یہ بات تو سب ہی جانتے ہیں کہ نہر سویز کم و بیش دو سو سال تک برطانوی تسلط میں رہی- اس نہر کے قبضہ کی بدولت برطانوی شہنشاہیت کو عروج حاصل ہوا اور انگریزوں کی سیاسی و اقتصادی حالت دنیا بھر میں سب سے اونچی اور بالاتر ہو گئی -

اس نہر کی بدولت انگریزوں کے لئے آسان ہو گیا کہ ہندوستان پر اپنا قبضہ قائم رکھ سکیں ایران کا تیل اپنے تصرف میں لے سکیں. خلیج فارس اور جنوبی عرب کی تمام چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو اپنے ماتحت کرلیں- تبت سے ملایا تک اور عراق و فلسطین سے عدن و یمن تک اپنا اثر ورسوخ پھیلا سکیں

اس نہر پر قابض ہونے کے بعد انگریزوں کے لئے یہ ممکن ہو گیا تھا کہ مشرقی ملکوں کی تجارت ناکام بنا کر انگلستان کی تجارت کو پورے ایشیا و افریقہ پر حاوی کر دیں- خلافت عثمانیہ کو قطعی کمزور و بے اثر بنا دیں اور مشرق میں مسلمانوں کی بارہ سو سالہ برتری کا خاتمہ کر ڈالیں -

یہ ہی نہر تھی جس نے انگریزوں کو دو بڑی جنگوں میں کامیابی حاصل کرنے کا بہت بڑا موقع بہم پہنچایا۔ اور مشرق سے سامان رسد و فوجیں لانے و لے جانے کے قریب ترین راستے کا کام انجام دیتی رہی -

الغرض مشرق وسطیٰ و عرب دنیا میں برطانوی سیاست کا پہلا اور اہم محور نہر سویز تھی اور اس نہر سویز کی سیادت کے تابع، اس علاقے سے حاصل کئے جانے والے تیل کی سیاست نے تشکیل پائی، جس میں برطانیہ کے ساتھ امریکہ کا ہاتھ بھی شامل ہو گیا-

مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کی سیاسی حکمت عملی یہ رہی کہ اس علاقہ کے عرب و غیر عرب حکمرانوں کو اپنے زیر اثر کر کے وہاں کے عوام پر مسلط رکھا جائے - عوام کی تعلیمی، فنی و اقتصادی حالت کو بلند نہ ہونے دیا جائے حکمران خاندانوں کو عیش و عشرت کی زندگی کا چسکا لگا دیا جائے- فوجی اعتبار سے انہیں بالکل کمزور رکھا جائے، صنعتی اعتبار سے ان کو تنعم پسند اور برطانیہ و یورپ کا محتاج رہنے دیا جائے اور ان کو خوفزدہ رکھنے کے لئے اسرائیل کا عفریت ان کے پہلو میں کھڑا کر دیا جائے

نہر سویز اور تیل کے مفادات سے پیدا ہونے والی سیاست کا یہ حصار انگریزوں، فرانسیسیوں اور امریکیوں نے عرب دنیا اور مشرق وسطیٰ میں ایک مدت تک بنائے رکھا۔ اس حصار پر پہلی ضرب ڈاکٹر مصدق کے عہد کے ایران نے لگانی چاہی لیکن وہ ناکام ہو گئی -

دوسری ضرب ۱۹۵۶ء میں مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے ایسی کاری لگائی کہ دو سو سال کی مقبوضہ نہر سویز برطانوی ہاتھوں سے نکل کر مصر کے ہاتھوں میں چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی برطانیہ، فرانس و اسرائیل کا وہ مشترکہ حملہ بھی ناکام ہو گیا جو نہر سویز کو دوبارہ اپنے قبضہ میں لینے کے لئے ان تینوں طاقتوں نے مل کر مصر پر کیا تھا .

نہر سویز کے اس طرح ہاتھوں سے نکل جانے کے بعد پورے مشرق میں برطانوی مفادات کا مستقبل اندیشناک بن گیا اور عبرت ناک شکست و پسپائی نے برطانوی وقار کے تابوت میں ایک زبردست کیل ٹھونک دی۔ نیز نہر سویز کے قبضہ سے پیدا شدہ و تشکیل دادہ سیاسی حکمت عملی کا جنازہ نکل گیا . اسرائیل کا خوف بھی عربوں کے دل سے رفع ہو گیا اور اس واقعہ سے پوری عرب دنیا مشرق وسطیٰ و افریقہ کے عوام میں جوش و جذبہ اور حوصلہ و ہمت کی لہر دوڑ گئی اور ناصر انگریز و یورپین طاقتوں کے کامیاب حریف و عرب و افریقہ کے نجات دہندہ ہیرو کی حیثیت سے وقت کی مقبول ترین شخصیت بن گیا -

پہلی جنگ عظیم کے بعد انگریز کی کوئی حریف طاقت باقی نہیں رہی تھی - بالخصوص مشرق میں تو اس کا کوئی امکان ہی نہیں رہ گیا تھا- سارا علاقہ براہ راست یا بالواسطہ انگریزوں و مغربی طاقتوں کے تسلط و تصرف میں تھا- سیاسی بالادستی ہی نہیں بلکہ اقتصادی، معاشی حتیٰ کہ فکری، علمی، تمدنی و معاشرتی کنٹرول انگریزوں اور مغربی طاقتوں کے ہاتھوں میں چلا گیا تھا-

۱۹۱۷ء کے روس کا سرخ انقلاب حریفانہ خطرہ ثابت ہو سکتا تھا- اس کے اثرات روکنے

کے لئے مشرق میں اتنا کافی تھا کہ بعض ایسی نام نہاد دینی تحریکات و تنظیمات کو پروان چڑھنے دیا جائے جو فرنگی استعمار کی مد مقابل تو نہ تھیں البتہ اشتراکیت کا اور سرخ روس کا خوف مسلمانوں میں عام کرتی رہیں اور عرب حکمرانوں کو خوفزدہ رکھنے کے لئے یہ کافی تھا کہ یہودی حکومت کا خنجر ان کے سینہ کے مقابل تان دیا جائے۔

یورپ میں روس کے سرخ انقلاب کا خطرہ جب کچھ بڑھنے لگا تو برطانیہ اور فرانس کے جمہوریت پسندوں نے مسولینی، ہٹلر، فرانکو اور سالازار کی آمریت و فسطائیت کو کامیاب ہونے دینے کا موقعہ دیا۔ مسولینی نے حبشہ پر قبضہ کیا تو اسے برداشت کیا۔ فرانکو نے اسپین میں جمہوریت کا خاتمہ کیا تو اسے گوارا کیا، سالازار نے پرتگال میں اپنی شخصی آمریت قائم کی، تو اس کی حوصلہ افزائی کی۔ ہٹلر نے یوگوسلاویہ پر جارحانہ قبضہ کر لیا تو برطانیہ کے جمہوری وزیر اعظم چیمبرلین نے ہٹلر کی خدمت میں پہنچ کر اس قبضہ کے جواز پر دستخط کئے تاکہ یہ فسطائی و آمرانہ طاقتیں روس کے سرخ عوامی انقلاب کو بڑھ کر شکست دے دیں، اور یورپ کی عالمگیر سرمایہ داریت و استعماریت محفوظ رہ سکے۔

لیکن سوء قسمت کہ ہٹلر خود آگے بڑھ کر سارے یورپ پر قبضہ جمانے کے خلن کرنے لگا۔ اور برطانیہ تک کے لئے خطرہ بن گیا۔ پھر دنیا نے تاریخ کی یہ ستم ظریفی بھی دیکھی کہ کل تک روس کے جس سرخ انقلاب کو ناکام بنانے کے لئے ہٹلر و مسولینی کی آمریت کو پرورش کیا گیا تھا۔ اب اسی آمریت کے خطرہ سے خود کو بچانے کے لئے برطانیہ اور امریکہ روس کے سرخ انقلاب کے ساتھ دوستی اور رابطہ قائم کر رہے تھے اور اسے مدد پہنچا رہے تھے۔ تین چوتھائی یورپ کھو دینے کے بعد ہٹلر کا رخ روس کی طرف موڑا جا سکا اور جب ہٹلر نے شکست کھائی اور جنگ ختم ہوئی تو آدھے سے زیادہ یورپ سرخ روس کے سایہ میں چلا گیا۔ روس نے بھی شکریہ کے طور پر ابتداءً اپنے حلیفوں اور رفیقوں یعنی امریکہ و برطانیہ کی بعض تجویزوں کی اقوام متحدہ میں حمایت کی اور ان کے حق میں ووٹ ڈالا۔ ان میں سے ہی ایک ووٹ اسرائیلی حکومت کے قیام کے بارے میں بھی تھا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد جب اس نے سمجھا کہ اسرائیل کی سلطنت کا قیام برطانوی فرانسیسی و امریکی ملی بھگت و سازش کا نتیجہ ہے تو اس نے اپنی بیزاری کا اعلان کر کے اسرائیلی حکومت سے سفارتی تعلقات منقطع کر لے اور اس کی زیر اشتراکی حکومتوں حتیٰ کہ چین تک نے اسرائیلی حکومت کا بائیکاٹ کر دیا۔

بہرحال یورپ میں برطانیہ کی جنگ عظیم اول کے بعد کی سیاسی حکمت عملیوں کو یوں نقصان پہنچا، اور مشرق میں دوسو سالہ برطانوی سازشوں اور سیاسی منصوبہ بندیوں کا خاتمہ نہر سویز کے چھن جانے اور ناصر کی کامیابی نے کر دیا۔

ناصر کی اس کامیابی سے مندرجہ ذیل خطرات پیدا ہو گئے:۔

اولاً اب تک عرب دنیا کی سیاست، وہاں کے حکمرانوں کے مفاد و منشاء کے گرد گھومتی تھی، جو ہر اعتبار سے برطانیہ کے زیردست تھے، لیکن اب یہ سیاست عرب عوام کے دائرۂ عمل تک وسیع ہو گئی۔

ثانیاً اب تک عرب دنیا مختلف حکمرانوں کے ماتحت متعدد ٹکڑوں میں تقسیم تھی اور کوئی ایسی شخصیت موجود نہ تھی جو تمام عرب عوام میں مقبول و پسندیدہ ہوتی اور ان میں اتحاد و وحدت پیدا کر سکتی۔ ناصر کی کامیابی نے اسے عربوں میں مقبول بنا دیا اور یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ کہیں ساری عرب دنیا ناصر کی قیادت میں متحد نہ ہو جائے۔

ثالثاً اب تک عرب برطانیہ اور یورپ کی طاقتوں کو ناقابل شکست طاقتیں خیال کرتے تھے اور اسرائیل کو بھی اپنے سے برتر سمجھتے تھے لیکن نہر سویز پر برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کے مشترکہ حملہ کی ناکامی و پسپائی نے ان کے دل سے مغربی طاقتوں اور اسرائیل کا خوف نکال دیا اور وہ اپنے شاندار مستقبل کو اعتماد و یقین کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

رابعاً اب تک عرب عوام، تیل وغیرہ کی پیداوار کو اپنے حکمرانوں کا ذاتی حق اور اس پر مغربی اجارہ داروں کا تصرف جائز سمجھتے تھے۔ لیکن نہر سویز کے قومی ملکیت میں آجانے کے بعد وہ عرب دنیا میں پیدا ہونے والے تیل اور دوسری پیداواروں کو عوام کی ملکیت سمجھنے لگے۔

خامساً اب تک عرب صنعتی پیداوار اور فوجی تیاریوں سے قطعی غافل تھے اور اپنے آپ کو اس کا اہل بھی نہیں خیال کرتے تھے لیکن نہر سویز کے بارے میں ناصر کی کامیابی نے انہیں فوجی تیاریوں، صنعتی ترقی اور ملکی پیداوار کے میدانوں میں بھی حوصلہ مند بنا دیا۔

یہ پانچوں باتیں ایسی تھیں کہ اگر صحیح طور پر وقوع پذیر ہو جاتیں تو ایک مضبوط، متحد خود کفیل اور عظیم ترین عرب دنیا ایک ہی قیادت کے جھنڈے تلے جمع ہو سکتی تھی۔ اور پھر یہی عرب اتحاد بڑھ کر افرو ایشیائی اتحاد اور حقیقی اسلامی بلاک میں تبدیل ہو سکتا تھا، جس کا کوئی تنازعہ اپنی ہمسایہ غیر مسلم مشرقی قوموں کے ساتھ نہ ہوتا اور اس کا سارا رخ مغربی طاقتوں، برطانوی و امریکی استعمار اور اسرائیلی عفریت کی طرف تھا۔ اس متوقع صورت حال کو جو مغربی سامراج کے لئے خطرناک چیلنج اور پیغام موت ثابت ہو سکتی تھی روکنے کے لئے ایک نئی سیاسی حکمت عملی تشکیل دینے کی ضرورت برطانیہ اور امریکہ نے محسوس کی، فرانس اس محاذ سے پیچھے ہٹ گیا۔

نئی سیاسی حکمت عملی کا پہلا تقاضا یہ ہوا کہ کسی طرح ناصر کی شخصیت کو عرب عوام میں زیادہ دیر تک مقبول نہ رہنے دیا جائے۔ کچھ دوسری شخصیتوں کو بھی اس کا مد مقابل بنایا جائے لیکن وہ شخصیتیں عوام میں سے نہ ہوں کہ کل ان کا بھی عوام کے ساتھ مل جانا ممکن ہو جائے۔

ناصر کی مقبولیت کو مذہبی حملوں سے ہی مجروح کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس کے خلاف پروپیگنڈے کی ایک مہم یہ شروع کی گئی کہ اس کا مسلمان ہونا مشکوک اور ملحد و بے دین ہونا یقینی ٹھہرایا جانے لگا۔ سب سے پہلے لندن اور اسرائیل ریڈیو نے اسے مصر کا نیا فرعون کہنا شروع کیا۔ بعض نام نہاد مذہبی گروہوں اور افراد سے اسے بے دین، ملحد اور یہودیوں کا ایجنٹ کہلوایا گیا۔ گویا وہ بیک وقت فرعون اور فرعونیت کا احیاء کرنے والا بھی بتایا گیا اور فرعونیت کا تاریخی مخالف دین یہودیت کا ایجنٹ بھی، اور یہ دونوں متضاد باتیں صحیح باور کرائی جانے لگیں۔ کسی نے یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہ کی کہ جو شخص فرعونیت کا احیاء کرنے والا ہے وہ یہودیوں کا ایجنٹ کیسے ہو سکتا ہے اور جو یہودیوں کا ایجنٹ ہے۔ وہ فرعونیت کا احیاء کیوں کرنے لگا؟ شاید ان کے نزدیک یہودیت و فرعونیت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

---

## بقیہ نقد و نظر

خود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام پر اپنے عمل سے اس کی فضیلت اور اس کا ضروری ہونا واضح کیا ہے۔ لہٰذا دینی نقطۂ نظر سے جہاں جہاں شریعت نے دعائیں بتائی ہیں، ان مقامات پر ان ماثور دعاؤں کا جاننا اور پڑھنا باعث اجر و فضیلت ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے انشاء اللہ قارئین کو دعا کی اہمیت اور فضیلت دونوں واضح ہو جائیں گی۔

# نقد و نظر

## تجدید دین کامل

از مولانا عبدالباری صاحب ندوی سابق استاذ فلسفہ و دینیات عثمانیہ یونیورسٹی۔

صفحات ۴۰۰ - قیمت ۹ روپے ۷۵ پیسے کاغذ عمدہ - طباعت نفیس - مجلد معہ خوبصورت گردپوش - ملنے کا پتہ :- نفیس اکیڈمی بلاسس اسٹریٹ - کراچی -

مولانا عبدالباری ندوی برصغیر ہند و پاک کی جانی پہچانی ہوئی شخصیت ہیں - موصوف ندوی ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے خلفاء میں سے ہیں اور روحانیت میں ایک بلند مقام کے حامل ہیں - علوم جدید و قدیم دونوں سے بخوبی آشنا ہیں - موصوف کا دعویٰ ہے کہ حضرت تھانویؒ جامع المجددین تھے اور انہوں نے صرف دین کے کسی ایک گوشے کی ہی تجدید نہیں کی بلکہ پورے دین کی تجدید کی ہے - موصوف نے اس کتاب میں مولانا تھانوی کی کتابوں سے بتلایا ہے کہ مسلمانوں کی دینی و دنیوی ہر طرح کی فلاح و صلاح کا مدار پورا پورا مسلمان ہونے پر ہے جس کے لئے ہماری دینی کوتاہیوں اور بیماریوں کی ایسی آسان اور سازگر تدبیریں بتلا دی گئی ہیں کہ پورا پورا مسلمان بن جانا ہر شخص کے بالکل اپنے اختیار میں ہے - اور محرومی کا سوائے محرومی کے کوئی عذر نہیں رہ جاتا۔

مولانا موصوف نے حضرت تھانویؒ کی کتابوں سے بدلائل واضح یہ ثابت کیا ہے کہ دین کے ایک ایک گوشہ میں مولانا تھانویؒ نے شرعی پہلو اس احسن انداز میں پیش کئے ہیں کہ آدمی کا خود بخود اسلام کے ان گوشوں پر عمل کرنے کو جی چاہتا ہے بہشتی زیور کئی دفعہ نظر سے گذر چکا ہے اور اس کی افادیت سے کسی کو انکار نہیں لیکن مؤلف نے جس طریقے سے بہشتی زیور کے مسائل کو پیش کیا ہے اس سے واقعی مؤلف کی داد دینی پڑتی ہے۔

کتاب ہر لحاظ سے قابل مطالعہ ہے اور اس کا مطالعہ ہر لحاظ سے قلبی اور روحانی تسکین کا باعث ہو گا۔ لہٰذا ہر شخص کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے -

## حضرت امیر معاویہؓ

مؤلفہ پیر غلام دستگیر صاحب نامیؒ صفحات ۹۶ کاغذ نیوز پیپر - ٹائٹل رنگین - قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے - ملنے کا پتہ :- محمود الحسن، نور محمد تاجران کتب ۱۴-بی شاہ عالم مارکیٹ - لاہور

سیدنا معاویہؓ کے متعلق بعض جاہل مسلمانوں کا عقیدہ اتنا اچھا نہیں جتنا اچھا دوسرے صحابہؓ کے متعلق ہے اور مودودی نے اپنی صحابہ دشمنی کی وجہ سے اور زیادہ گندہ کر دیا ہے - یہ کتاب اسی قسم کے لوگوں کے متعلق لکھی گئی ہوئی ہے پیر غلام دستگیر صاحب نامی نے اپنی زندگی میں روافض اور روافض نما لوگوں کے جواب میں کافی رسائل لکھے ہیں - ان میں سے ایک یہ ہے - اس میں قرآن و حدیث اور تاریخ کی کتابوں سے آپ کے فضائل و مناقب بیان کئے گئے ہیں - اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا معاویہؓ کن فضائل و مناقب کے حامل تھے - کتاب کا مطالعہ اس نیک دل صحابی کے متعلق اپنا عقیدہ درست کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے -

## مسئلہ قربانی

مؤلفہ ابو الزاہد مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر - صفحات ۹۶ - کاغذ سفید گلیزڈ - طباعت عمدہ - ملنے کا پتہ :- ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ -

مولانا سرفراز خاں صاحب ملک کی جانی پہچانی ہوئی شخصیت ہیں اور فرق باطلہ کے رد میں ان کی دسیوں کتابیں چھپی ہوئی ہیں - زیر نظر کتاب میں مولانا نے منکرین عقیدۂ قربانی کا رد کیا ہے اور قرآن و سنت اور تاریخ کے ٹھوس حوالوں سے قربانی کا ضروری ہونا ثابت کیا ہے اور منکرین عقیدۂ قربانی کے دلائل کا پوچ ہونا واضح کیا گیا ہے - عید الاضحیٰ کے موقعہ پر کچھ لوگ اخباری مضامین کے ذریعہ لوگوں کے عقیدہ کو خراب کرنے کے لئے عقیدہ قربانی کا انکار کرتے ہیں ان کے جواب میں یہ کتاب وقت کا ایک اہم تقاضا تھا - جس کو بر وقت طبع کر کے پورا کیا گیا ہے

## چالیس دعائیں

مؤلفہ ابو الزاہد مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر - صفحات ۴۸ - کاغذ سفید گلیزڈ - طباعت عمدہ - قیمت ۶۲ پیسے - ملنے کا پتہ :- ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

زیر نظر کتاب میں مولانا موصوف نے فلسفہ دعا پر بصیرت افروز تبصرہ کر کے آخر میں حدیثی چالیس دعائیں جو ہماری روزمرہ کی زندگی میں اکثر کام آتی ہیں لکھ دی ہیں اور ان کی فضیلت بہترین سلیس ترجمہ کے ساتھ بیان کر دی ہے دعا امت محمدیہ کا بہترین سرمایہ ہے اور

# خبرنامۂ جمعیۃ

## حضرت مولانا محمد رمضان صاحب بھی نظر بند کر دیئے گئے

اخبار پریس میں جا ہی رہا تھا کہ میانوالی کی جماعت کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی کہ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کو ڈپٹی کمشنر ڈسٹرکٹ میانوالی نے میونسپل کمیٹی میانوالی کی حدود میں مولانا کو دو ماہ کے لئے نظر بند کر دیا ہے - نیز یہ پابندی بھی عائد کر دی ہے کہ مولانا سیاسی تقریر یا کسی پبلک میٹنگ میں شرکت نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس قسم کا تحریری بیان دے سکتے ہیں - مقامی جماعت نے اس پابندی پر شدید احتجاج کیا ہے - نیز مرکزی طور سے بھی تمام جماعتوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ان ... نظر بندیوں اور زبان بندیوں کے خلاف احتجاج کریں اور ملک میں اسلامی اقتدار کے تحفظ اور اسلامی جمہوری روایات کی بحالی کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں

## بوریوالہ میں جمعیۃ کا انتخاب جدید

جمعیۃ علماء اسلام بوریوالہ کا جدید انتخاب زیر صدارت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ضلعی ناظم اعلیٰ ملتان مورخہ یکم مارچ کو درج ذیل عمل میں آیا۔

مولانا حکیم عبدالغنی صاحب جالندھری — امیر
مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب نعمانی — نائب امیر
مولانا محمد عبداللہ خاں صاحب
حافظ محمد یوسف صاحب — ناظم اعلیٰ
مولانا عبدالرحمٰن صاحب — ناظم
حاجی دلدار احمد صاحب — سالار

## جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ کی سرگرمیاں

مورخہ ۲۲ - فروری ۱۹۶۷ء کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ میں مولانا عرض محمد صاحب کی زیر صدارت جمعیۃ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں جماعتی امور پر غور و خوض کے بعد دفتری ضروریات کو پورا کرنے کی منظوری دی گئی - علاوہ ازیں مالیات کے سلسلہ میں مختلف تجاویز پاس ہوئیں -

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام گھنگرال ضلع سرگودھا

امیر — جناب مہر مولا بخش صاحب
نائب امیر — جناب خدا بخش صاحب
ناظم اعلیٰ — محمد اللہ صاحب
نائب ناظم — عبدالرحمٰن صاحب
پروپیگنڈا سکرٹری — محمد رمضان صاحب
خزانچی — شیخ محمد نواز صاحب
سیکرٹری — عبدالکریم صاحب -

PHONE No.-67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 71

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE price ... paisa

جلد ۱۰ | جمعہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۷ء مطابق ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۹



باہتمام تعلیمی پریس غازی خدابخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا

# ترجمانِ اسلام



## ارشادات

جناب، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ پہنچکر اپنے پہلے خطبہ میں مسلمانانِ مدینہ اور امتِ مسلمہ کو مندرجہ ذیل ہدایات وتنبیہات فرمائیں ——— (حمد وثناء کے بعد)

- اے لوگو! تم کل کے لیے اپنا سامان تیار کر رکھو ———
- تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ جب تم اپنے ہوش وحواس کھو چکو گے۔ اور اپنے مال و دولت سے منہ موڑنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ جس کا کوئی نگہبان نہ رہے گا ———
- پھر اس وقت خدا اور اس کے بندے کے درمیان کوئی سفیر ہوگا۔ نہ واسطہ۔ اور نہ دربان جو اُسے روکے،
- اور اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے ———

"کیا میرا پیغام تیرے پاس نہیں آیا تھا؟ کیا میں نے تجھ کو دولت عطا نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تجھے تیری اصل حاجت سے زیادہ نہیں دیا تھا؟" ———

"تو بتا ——— آج کے لیے تو کیا سامان لے کر آیا ہے؟" ———

- اس وقت بندہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا۔ مگر افسوس! کہ اسکو دُور دُور تک اپنے پلّے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ اور اس کے سامنے جہنم کے خوفناک شعلے بلند ہو رہے ہوں گے ———
- پس سنو! اپنے آپ کو جہنم کی اس کربناک آگ سے محفوظ رکھنے کی تیاری کر لو اگر کھجور کا صرف ایک ٹکڑا بھی پاس ہے تو اللہ کی راہ میں اسے دے کر اپنے آپ کو جہنم کے شعلوں سے بچاؤ! اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو بندگانِ خدا کے ساتھ اچھا سلوک اور میٹھی بات سے ہی اپنے رب کو راضی کرنے کی کوشش کرو ———
- وہاں ایک نیکی کا عوض دس گنا اور سات سو گنا کر دیا جائے گا ———
- میرے رب کی رحمت بےشمار، بے حساب اور ساری کائنات پر حاوی ہے۔
- تم پر خدا کی سلامتی ہو اور اسکی رحمت و برکت نازل ہو

(سیرابن ہشام سے ماخوذ)

جمعہ ۷ شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۶۷ء ۲۵ پیسے

# احکامِ شریعت

از افادات حضرت مفتیِ اعظم مولانا کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

## مسائل طہارت (قسط نمبر ۲)

غسل خانہ میں پیشاب کرنا بھی مکروہ ہے۔ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ پیشاب پائخانے کے وقت کھانا پینا مکروہ ہے۔ نجاست سے بچنے کے لیے ہر بالغ مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو ہر طرح کی احتیاط اور پرہیز لازمی ہے۔

**نجاست کے احکام** — تمام جانوروں کا پائخانہ اور آدمی کا پائخانہ، پیشاب منی، شراب، خون، مرغی، بطخ اور مور کی بیٹ نجاست غلیظہ ہے۔

اور حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔ حلال چڑیوں کی بیٹ ناپاک نہیں ہے۔

نجاستِ غلیظہ دو قسم کی ہے۔ ایک گاڑھے جسم والی جیسے پائخانہ وغیرہ، دوسری پتلی رقیق۔ جیسے پیشاب۔ اگر نجاستِ غلیظہ کپڑے یا بدن پر لگی تھی۔ اور نماز پڑھ لی۔ اگر ایک درہم سے کم تھی تو نماز ہو گئی اور اگر زیادہ تھی تو نماز نہیں ہوئی۔ درہم چونی کے برابر کا وزن ہوتا ہے۔ اور گاڑھے جسم والی نجاستوں میں وزن کا اعتبار ہے۔ اور پتلی نجاست میں تقریباً روپے کے برابر پھیلاؤ کا اعتبار ہے۔

نجاستِ خفیفہ چوتھائی سے کم ہو تو نماز ہو جائے گی۔ چوتھائی سے مراد اس عضو یا کپڑے کے حصے کی چوتھائی ہے۔ جس میں نجاست لگی ہے۔ مثلاً کلی آستین دامن وغیرہ۔

نجاست اگر کپڑے یا بدن پر لگ جائے۔ تو اسے تین بار دھو لینے سے پاک ہو جاتا ہے۔ کپڑے کو تین بار نچوڑنا بھی ضروری ہے۔ اور جن چیزوں کا نچوڑنا مشکل ہے۔ جیسے بوریا دری وغیرہ تو انہیں ایک بار خوب دھو کر چھوڑ دے۔ جب پانی کا ٹپکنا بند ہو جائے۔ تو دوسری بار دھو کر چھوڑ دے۔ جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو تیسری بار اسی طرح کریں پاک ہو جائے گا۔

زمین پر پیشاب یا ایسی پتلی نجاست گر جائے تو خشک ہونے اور نشان جاتے رہنے کے بعد زمین پاک ہو جاتی ہے۔ لوہے کی چیز مثلاً چاقو، آئینہ، تلوار میں اگر نجاست لگ جاتی ہے۔ تو اچھی طرح رگڑ ڈالنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

نجاستِ غلیظہ پانی میں گر جائے تو وہ بھی اسی نجاست کی طرح ناپاک ہو جاتا ہے۔ سوئی کے سر کے برابر پیشاب کی چھینٹیں کپڑے پر پڑ جائیں۔ تو کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ گوشت میں بعد ذبح جو خون رہ جاتا ہے۔ وہ پاک ہے۔ ذبح کے وقت جو خون نکلتا ہے۔ وہ ناپاک ہے۔ اگر گوشت میں لگ جائے۔ تو دھونا واجب ہے۔

**وضو کے احکام**

### فرائضِ وضو

وضو کے چار فرض ہیں۔ (۱) منہ دھونا پیشانی کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لو تک (۲) دونوں کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

### سننِ وضو

(۱) نیت کرنا وضو کی، (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) پہلے دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا۔ (۴) کلی کرنا۔ (۵) مسواک کرنا (۶) ناک میں پانی ڈالنا (۷) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (۸) تمام سر اور کانوں کا مسح کرنا (۹) ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔ (۱۰) موالاۃ یعنی پے در پے اعضائے وضو کو دھونا تاکہ ایک خشک نہ ہو کہ دوسرا دھو دیا جائے۔ (۱۱) ترتیب سے وضو کرنا۔

### مستحباتِ وضو

گردن کا مسح کرنا، قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا۔ کلمہ شہادت پڑھنا۔ ہر عضو کو مل مل کر دھونا، داہنی طرف سے شروع کرنا۔ پانی کھڑے ہو کر پینا۔ اپنے آپ وضو کرنا کسی سے مدد نہ لینا۔

(باقی آئندہ)

## عقائد و ایمانیات (قسط نمبر ۱)

**ایمانِ مفصل** — ۱ امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی والبعث بعد الموت

**ایمانِ مجمل** — ۲ امنت باللہ کما ھو باسمائہ و صفاتہ و قبلت جمیع احکامہ

**کلمہ طیبہ** — لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

**(۱) عقائد متعلقہ ذات و صفات باری تعالےٰ** — اللہ تعالیٰ ایک ہے وہی تمام جہان کا خالق ... کوئی اس کا شریک و سہیم نہیں ... اولاد ہے۔ نہ کسی سے رشتہ ناتا نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ انتہا۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے ... اور جسم اور جسمانی امور سے پاک اور منزہ ہے۔ نہ سوتا ہے نہ غافل ہوتا ہے۔ تمام عیوب سے پاک ہے ... ہے سنتا ہے۔ اور کام کرتا ہے۔ بے انتہا قدرت والا۔ عالم کی تمام چھوٹی بڑی مخلوق اس کے ... ہے۔ تندرستی، بیماری، زندگی، موت، رزق اور اولاد سب اسی کی بخشش ہے۔ اور اسی کے قبضہ ... میں ہے۔ ذرے ذرے کا اس کو علم ہے۔ کوئی چیز اس سے پوشیدہ و مخفی نہیں ہے۔ ... کی چیزیں سب اس کے سامنے ہیں۔ جو چاہے وہ کرتا ہے۔ کوئی اسے روکنے والا نہیں ... اور قدرت سے تمام چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ عالم الغیب صرف اس کی ذات ہے۔ اس صفت میں ... شریک نہیں۔ کسی کا زور اس پر نہیں چلتا۔ وہ سب سے اعلیٰ طاقت اور قدرت والا ہے ... اور مرادیں پوری کرنے کی قدرت اسی میں ہے۔

**(۲) عقائدِ متعلقہ رسالت و نبوت** — دنیا کی ہدایت کے واسطے خدائے تعالیٰ نے بہت سے نبی ... بھیجے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدمؑ اور سب سے آخر ... محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے درمیان میں جس قدر نبیؑ اور آئے۔ سب برحق ہیں ... خدا کو معلوم ہے۔ تمام انبیاؑ انسان اور خدا کے بندے تھے۔ ہاں گناہوں بلکہ ذلات سے بھی پاک ... اور خدا کے مقبول تھے۔ ان سب میں حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام ... ہیں۔ اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰؐ سب سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی ... سکتا۔ کیوں کہ آپ نے شریعت کی تعلیم کامل کر دی۔ آپ تمام دنیا کے لیے نبی ہیں۔ آپ کی بعثت کے ... آپ پر ایمان لانے کے نجات ناممکن ہے۔ آپ کا زندہ معجزہ قرآن پاک ہے۔ اور آپ کی پاک سیرت ... نبوت پر شاہد و عادل ہے۔ آپ باوجود امی ہونے کے خدا کے بعد سب سے زیادہ علم والے ... عالم الغیب نہیں تھے۔ کیوں کہ علم غیب خاص خدا تعالیٰ کی صفت ہے۔ ہاں خدا تعالےٰ نے بہت ... گزشتہ اور آئندہ باتوں کا علم آپ کو عطا فرمایا تھا۔

**(۳) عقائدِ متعلقہ ملائکہ** — فرشتے ایک لطیف نورانی مخلوق ہیں۔ جسمِ کثیف نہ ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔ نہ مرد ہیں اور نہ عورت نہ ان میں سلسلہ توالد ہے ... نہ ہمارے جیسی موت انہیں آتی ہے۔ نفسانی خواہشوں اور گناہوں سے پاک ہیں۔ عبادت میں مصروف ... ہیں۔ خدا نے عالم کے بہت سے کام و انتظام ان کے سپرد کیے ہیں۔ جنہیں وہ پورا کرتے ہیں ... اور تعداد خدا کے سوا کسی کو علم نہیں۔ چار فرشتے ان میں بڑے مرتبے والے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ... جو انبیا کے پاس وحی لاتے ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام جو روحیں قبض کرتے ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام جو رزق رسانی اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مقرر ہیں۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت ... صور پھونکیں گے۔ جس سے تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔ پھر دوبارہ پھونکیں گے۔ تو سب زندہ ہو جائیں گے۔

**(۴) عقائدِ متعلقہ کتبِ آسمانی** — خدا تعالیٰ نے اپنے بعض نبیوں اور پیغمبروں کو صحیفے اور کتابیں عطا ... جن میں خدا کے وہ احکام ہیں جو مخلوق کی ہدایت کے لیے نازل ... گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر متعدد صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات ... داؤد پر زبور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی۔ لیکن ان کتابوں میں لوگوں نے ردّ و بدل کر دیا ... لیے موجودہ بائیبل اصلی اور آسمانی نہیں ہے۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ ... پر نازل ہوا اور آج تک اس میں ایک نقطہ اور حرف کی کمی و زیادتی نہیں ہوئی۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست مولانا عبید اللہ صاحب انور

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

نگران خصوصی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جاری کردہ:- شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ

مرتب:- احمد حسین کمال

| جلد نمبر ۱۰ | جمعہ ۔ ۷ رشعبان المعظم ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۰ ر نومبر ۱۹۶۷ء | شمارہ ۲۹ |
|---|---|---|


# جنوبی عرب کی آزادی کا اعلان

برطانیہ نے اعلان کردیا ہے کہ وہ نومبر ۱۹۶۷ء کے وسط تک جنوبی عرب وفاق سے اپنی فوجیں نکال لے گا اور اس [...]نے کو آزادی دے دے گا۔

## [...]کے ساحلی علاقوں پر برطانیہ کا قبضہ

برطانیہ نے ۱۸۳۹ء میں عدن پر قبضہ کیا اور پھر رفتہ رفتہ جنوبی عرب کی تمام ریاستوں کو جو عدن سے حضر موت تک اہم چھوٹے چھوٹے علاقوں [...]پھیلی ہوئی تھیں اپنے زیر تسلط لے لیا۔

دوسری طرف کویت سے عمان و مسقط تک خلیج فارس کے علاقہ پر بھی وہ قابض ہوگیا۔ اس طرح ربع الخالی سے متصل [...]عرب کے کنارے کنارے شرقاً و غرباً خلیج فارس سے عدن تک عرب سرزمین کی پوری ساحلی پٹی انگریزوں کے زیر تصرف [...]جس کے نتیجہ میں مشرق وسطیٰ کا تمام زیریں و بالائی حصہ کسی رکاوٹ و خطرے کے بغیر برطانوی استعمار کے سیاسی و اقتصادی [...]ات کی آماجگاہ بن گیا اور چونکہ نہر سویز بھی اس کے قبضہ میں تھی۔ اس لئے وہ بحیرہ روم سے بحر عرب تک کے علاقے پر بلا شرکت [...]ے غالب و متصرف رہا۔

[...]پہلی جنگ عظیم کے بعد عراق سے مصر تک سارا علاقہ عملاً برطانیہ کی تحویل میں چلا گیا تھا، اس لئے اس کی حکمرانی کی راہ میں [...]رکاوٹ باقی نہیں رہ گئی تھی۔ دوسری جنگِ عظیم کے بعد اگرچہ کئی مشرقی ممالک برطانیہ کی غلامی کے جوئے سے نکلنے میں کامیاب [...]ے، لیکن عرب دنیا وہاں کے شیوخ و سلطانوں کی معرفت انگریزوں کے طوق غلامی میں گرفتار رہی۔

## [...]ر کا فوجی انقلاب، تاریخ کا نیا موڑ

حتیٰ کہ ۲۳ر جولائی ۱۹۵۲ء کو مصر میں فوجی انقلاب برپا ہوا اور انگریز کی پروردہ [...]ٹی و قدیم شاہیت کا عرب سے خاتمہ ہوگیا۔ اس عظیم تغیر نے عالم عرب میں سیاسی بیداری کی نئی لہر دوڑا دی۔ اور یہ لہر اس وقت [...]ی تر ہوگئی۔ جب جون ۱۹۵۶ء میں جمال عبد الناصر مصر کے صدر منتخب ہوئے اور کچھ عرصہ بعد مصر نے برطانیہ کے دو سو سالہ قبضہ [...]نہر سویز کو آزاد کرالیا۔ اس وقت سے آزادی کی تحریکیں الجزائر سے یمن و عدن تک طاقتور ہوتی چلی گئیں اور افریقہ میں ایک [...]ے سے دوسرے سرے تک تحریک آزادی کا غلغلہ بلند ہوگیا۔

جنوبی عرب اور عدن کے انتدابی علاقوں میں بھی تحریک آزادی کا آغاز اس وقت سے ہوا اور اس تحریک کو ناکام بنانے [...]لئے ۱۹۵۹ء میں برطانیہ نے جنوبی عرب وفاق کا منصوبہ بنایا۔ لیکن جنوبی عرب کے حریت پسندوں نے اس منصوبہ کو برطانوی [...]شد کے مطابق کامیاب نہیں ہونے دیا۔

انہوں نے نہ صرف یہ کہ وفاق میں شامل علاقوں کے حکمرانوں پر غداری کی پرعیش زندگی بسر کرنا حرام کردیا، بلکہ برطانیہ [...]کمانہ و فوجی طاقت پر بھی پے در پے ضربیں لگانا شروع کردیں

[...]یمن کے جمہوری انقلاب نے عدن کے حریت پسندوں کے حوصلے بلند کئے اور مصر کی مسلح افواج نے یمن میں پہنچ کر برطانیہ [...]فوجی اقدامات کا راستہ روک دیا جو وہ تحریک آزادی کو کچلنے و ناکام بنانے کے لئے یمن سمیت پورے جنوبی عرب میں روبہ عمل [...]اٹھا۔

## [...]ین آزادی کی کامیابیاں

بالآخر ان حالات سے عاجز آکر سال رواں کے آغاز میں برطانیہ نے ۱۹۶۸ء کے آخر تک جنوبی عرب کو آزادی دینے کی آمادگی کا اظہار کردیا۔ لیکن انقلابیوں نے اس پر اعتماد [...]یا۔ وہ برابر اپنی جدوجہد میں لگے رہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے تقریباً جنوبی عرب کی ان سب ریاستوں پر قبضہ کرلیا۔ جن کے [...]برطانیہ کی زیر سرپرستی اس کے قائم کردہ وفاق میں شامل ہوگئے تھے۔

اس نئی صورتِ حال نے برطانیہ کو مجبور کیا کہ وہ جلد سے جلد جنوبی عرب کا علاقہ خالی کردے۔ چنانچہ اس نے اسی ماہ نومبر [...]ء کے وسط تک ... اس علاقہ سے نکل جانا اور اسے آزادی دے دینا مناسب سمجھا ہے۔

## برطانیہ کے سیاسی حربے

برطانیہ نے جنوبی عرب کو خالی کرنے سے پہلے اپنے اثرات برقرار رکھنے کے لئے کیسے کیسے خطرناک سیاسی داؤں چلائے ان کا ذکر دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔

(۱) اس نے یمن کے انقلاب کو ناکام بنانے کے لئے سعودی عرب کو مصر کے خلاف کھڑا کیا اور یمن کے مسئلہ کو ان دونوں عرب ملکوں کے درمیان وجہ نزاع بنایا۔

(۲) خلیج فارس کی عرب ریاستوں کو مصر اور ناصر سے بدظن کردینے کی کوشش کی۔

(۳) ایران کو اس بات پر ابھارا کہ وہ مصر اور صدر ناصر کو اپنی مخالف و مدمقابل طاقت خیال کرے۔

(۴) اردن کو مصر کے خلاف بدگمانیوں میں مبتلا کیا۔

(۵) عرب اور عالم اسلام کے عوام میں دین کے بعض نام نہاد مدعیان کے ذریعہ مصر و ناصر کے خلاف اسلام کے نام پر نفرت و بیزاری کی پرزور مہم چلائی۔

الغرض نہر سویز کے چھن جانے کے بعد برطانیہ نے ہر بد سے بدتر حربہ ناصر اور مصر کے خلاف استعمال کیا تاکہ عرب دنیا میں وہ آئندہ برطانیہ و مغربی سامراج کو چیلنج کرنے والی طاقت نہ بننے پائے اور پورے عالم عرب کو ایک لڑی میں پرو کر اس علاقہ سے برطانوی و مغربی مفادات کا خاتمہ نہ کر ڈالے۔

لیکن برطانیہ کی ان تمام خفیہ تدبیروں اور حکمت عملیوں سے عربوں میں حصول آزادی کا ولولہ سرد نہ ہوسکا۔ اور صدر ناصر کے استقلال و استحکام نے مغربی سامراج کی ان چالوں کو پوری طرح کامیاب نہیں ہونے دیا۔

## اسرائیل کی حالیہ جارحیت کا درپردہ مقصد

آخر کار ایک دوسرے محاذ پر صدر ناصر اور عرب انقلاب پسندوں کو شکست دینے کی تدبیر کی گئی۔

مئی ۱۹۶۷ء میں اسرائیل کے مہرے کو آگے بڑھایا گیا کہ وہ کسی بہانے شام اور اردن کی سرحدوں کو پامال کرکے عراق تک اپنی طاقت وسیع کرے اور خلیج عقبہ سے گذر کر بحر قلزم کے کنارے کنارے جنوبی عرب تک پہنچ جائے۔ تاکہ اس علاقے سے برطانیہ کے انخلاء کے بعد وہ اس کی جانشین و وارث طاقت قرار پاسکے۔

برطانیہ اور امریکہ کو توقع تھی کہ خلیج عقبہ کے راستے بحر قلزم کے ساحلی علاقوں میں عدن تک اسرائیل کی پیشقدمی کو چیلنج نہیں کیا جاسکے گا، اس لئے کہ اس طرف سوائے مصر کے کوئی دوسری عرب طاقت مانع نہیں آسکتی اور مصر کو روکے رکھنے والی اقوام متحدہ کی فوج عقبہ سے غازہ تک موجود ہی ہے۔

شام و اردن پر حملہ بھی کامیاب رہے گا۔ اس لئے کہ وہ دونوں تنہا مقابلہ نہ کرسکیں گے

## صدر ناصر کا کامیاب جوابی اقدام

لیکن صدر ناصر کے بروقت تدبّر اور ہمت نے سامراجیوں

(باقی صفحہ ۱۲)

تعلیمی پریس لاہور میں باہتمام ملک نور الٰہی چھپا اور مولانا عبید اللہ صاحب انور پبلشر نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا۔

# برسراقتدار اور اپوزیشن پارٹیوں کا طرز عمل

( احمد حسین کمال )

## موجودہ اقتدار

اس امر میں تو کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے کہ موجودہ اقتدار نے دین کے بارہ میں اور عوام کے بنیادی حقوق و مسائل کے متعلق قطعی ہٹ دھرمی کا رویہ اختیار کیا ہوا ہے

## دین کا معاملہ اور اخلاق

دین کے معاملہ میں اس کی خودپسندانہ روش کا یہ حال ہے کہ ہر طبقہ و مسلک کے احتجاج و مطالبہ کے باوجود وہ بدنام زمانہ اور اسلام کے صریح خلاف عائلی قوانین کو منسوخ کرنے کے لئے آمادہ نہیں۔

اخلاق و معاشرت کو تباہ کر دینے والی خاندانی منصوبہ بندی کی مہم کی سرپرستی سے اسے ذرا عار نہیں ہے اور ان افراد و اداروں کی حوصلہ افزائی اس کی پالیسی کا جزو بنی ہوئی ہے جو قرآن و سنت کے صریح احکام حلال و حرام میں کمی بیشی و تحریف کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔

## شہری حقوق و آزادیاں

- عوامی مسائل میں بھی وہ برابر اپنی ضد پر قائم ہے۔ دفعہ ۱۴۴ جسے دس سال قبل بڑے شہروں کے سوا اور کہیں کوئی جانتا تک نہیں تھا، اب ضلع ضلع اور گاؤں گاؤں میں اس کا نفاذ ہوتا رہتا ہے۔
- تقریر و تحریر کی آزادیوں کا میدان اتنا تنگ ہوگیا ہے کہ کسی اہل قلم اور صاحب بیان کے لئے سیاسی و عوامی مسائل پر کھل کر اپنے مافی الضمیر کا اظہار آسان نہیں رہا ہے۔
- اخبارات و جرائد کے صفحات عرصہ ہوا، آزادانہ سیاسی مباحث سے خالی ہو کر رہ گئے ہیں۔
- اجتماعات، جلسوں، جلوسوں وغیرہ پر کسی نہ کسی بہانے پابندیاں عائد ہوتی ہی رہتی ہیں۔

## عوام کی معاشی و اقتصادی ابتری

- معاشی اور اقتصادی اعتبار سے ملک کی اسی فیصدی آبادی بمشکل نصیب ہو سکنے والی نانِ شبینہ کے سوا ہر سہولت سے محروم ہے۔
- دیہات میں مزارع اور ہاریوں کی خستہ حالی ہنوز قابل رحم حد تک پسماندگی و افلاس میں ڈوبی ہوئی ہے۔
- مزدور پیشہ افراد بدنصیبی کا شکار بنے ہوئے ہیں۔
- بااثر افراد کی زیادتیاں پہلے کی طرح موجود ہیں۔
- افسر شاہی اور نوکر شاہی کی سکہ شاہیوں نے حق و ناحق کی تمیز ختم کر رکھی ہے۔
- بعض علاقوں میں غربت کا یہ حال ہے کہ بے زر افراد کے لئے جینا دوبھر ہوگیا ہے۔

## سیاسی صورت حال

ملک کی رائے عامہ کو "بالواسطہ انتخابی اظہار رائے" کے سوا ملک کے سیاسی و آئینی معاملات سے براہ راست کوئی تعلق نہیں رہ گیا ہے۔

وہ بی، ڈی کے ایک امیدوار کو ووٹ دینے کے بعد نہیں جانتے کہ ملک کی آئین سازی میں، بجٹ کی منظوری میں، وزارتوں کے ردوبدل میں ان کی رائے دہی کا کیا اثر کارفرما ہے۔

ہمیں معلوم ہے کہ اس تمام صورت حال کا بیشتر حصہ ماضی کا ورثہ ہے، تاہم مارشل لاء کے بعد سے اب تک ایک حکومت کے واسطے دس سال کی مدت بنیادی امور کی اصلاح اور عوام کی پسماندگی و معاشی ابتری دور کرنے کے لئے بہت کافی تھی۔

اگر دس سال قبل کے چند افراد و خاندان جو ہزار پتی بھی نہیں تھے، دس سال بعد کروڑ پتی و ارب پتی بن گئے ہیں، تو کیا عوام اس کے بھی مستحق نہیں کہ ان کی بنیادی، معاشی و اقتصادی ضروریات کما حقہٗ پوری ہو جایا کریں۔

بہرحال موجودہ اقتدار کی مذکورہ بالا روش نے دین کے بارے میں بھی اور عوامی مسائل کے بارے میں بھی ہر ایک کو مایوس کر دیا ہے۔ اور اب اس سے کسی بہتر اور خوش آیند پالیسی کی توقع نہیں رہ گئی ہے۔

## لیکن؟

لیکن اس سب کے باوجود..... عوام کیا کریں؟ کس طرح اپنے جائز بنیادی حقوق و آزادیاں حاصل کریں؟ کیوں کر ان کی معاشی خستہ حالی دور ہو؟ کیسے وہ اپنے محبوب دین کو محفوظ و بالادست بنائیں؟ ان کے سامنے ان حالات سے کامیابی کے ساتھ نبرد آزما ہونے کی کیا راہ ہے؟

## اپوزیشن پارٹیاں

کیا مخالف جماعتیں اور ان کی تحریک جمہوریت اس ملک میں اسلام کو بچانے کا فریضہ عوام کو سیاسی و اجتماعی آزادیاں دلانے کی خدمت اور ان کی اقتصادی و معاشی بدحالیاں دور کرنے کی کامیاب کوشش بروئے کار لا سکتی ہے؟

اگر حقیقت پسندی سے جائزہ لیا جائے تو اس آخری سوال کا جواب بھی نفی ہی میں نظر آئے گا۔ اس لئے کہ:

## مخالف جماعتوں کی تحریک جمہوریت اور اسلام

جہاں تک دین کا تعلق ہے۔ یہ سب پر ظاہر ہے کہ مخالف جماعتوں کی تحریک جمہوریت کے آٹھ نکات میں سے کسی ایک نکتہ میں بھی اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں نکل سکی۔

اسلام کو ترک کر دینے کے بعد اس تحریک کا خمیر بالکل بے آب و بے نم رہ جاتا ہے اور اس خمیر سے حقیقی جمہوریت و آزادی کے ہیکل کی تعمیر ایک خواب و خیال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

## مخالف جماعتوں کی کارکردگیوں کا محور

مخالف جماعتوں نے اب تک انفرادی حیثیت میں بھی اور اپنا متحدہ محاذ بنا کر بھی جو کچھ کیا ہے۔ اس کی حدود اربعہ یا حکومت وقت پر لفظی نکتہ چینی رہا ہے یا انتخابی مقابلہ اور ظاہر ہے کہ صرف ان دونوں باتوں سے نہ بحالی جمہوریت کا معرکہ سر ہو سکتا ہے اور نہ شہری آزادیوں اور حقوق کا حصول ممکن ہو سکتا ہے۔

دراصل لفظی نکتہ چینی اور انتخابی مقابلہ سے ان مخالف جماعتوں نے بالواسطہ موجودہ اقتدار کے سیاسی و آئینی نظام کی عملاً تائید و توثیق کی ہے۔

جو گروہ بی، ڈی نظام کے ادنیٰ درجہ سے صوبائی و مرکزی اسمبلیوں اور ملکی صدارت کے منصب تک موجودہ آئینی و سیاسی نظام کی حدود میں الیکشن لڑتا ہے وہ عملاً موجودہ نظام کو قبول کر لینے کا اعتراف کر لیتا ہے۔ پھر اس کے بعد اس کی مخالفت کا نہ کوئی حقیقی وزن رہ جاتا ہے نہ کوئی اثر

## تحریک جمہوریت میں شامل مخالف جماعتوں کے باہمی تعلق کی نوعیت

اس کے علاوہ تحریک جمہوریت میں شامل مخالف جماعتوں کی اپنی اپنی جداگانہ حیثیتیں ایک دوسرے سے اتنی متعارض و متخالف ہیں کہ اپنی موعودہ "جمہوریت" تک کی تعبیر میں بھی وہ ایک دوسرے سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔

برطانوی طرز کے جس پارلیمانی نظام کے حصول کے لئے یہ سب جماعتیں یک جا ہوئی ہیں۔ کیا بہ یک وقت اس کے ذریعے مودودی صاحب اور ان کی جماعت اپنے "اسلامی نظام" کے نفاذ کی راہ نکال لیں گے؟ چودھری محمد علی کی پارٹی اپنے "نظام اسلامی" کے قیام کی راہ ہموار کر لے گی؟ کونسل لیگ اپنی قدیم لیگی قراردادوں کے "مجوزہ نظام" اسلامی سوشلزم کو بروئے کار لانے کا راستہ پیدا کر لے گی؟ عوامی لیگ اپنا پسندیدہ "سیکولر نظام" ممکن العمل بنا لے گی؟ جمہوری محاذ اپنا مطلق "جمہوری نظام" چلا لینے میں کامیاب ہو جائے گا؟ اور اگر نیشنل عوامی پارٹی کے محمود علی قصوری صاحب و ان کے رفقاء بھی شامل کر لئے گئے (جیسی کہ در پردہ کوششیں ہو رہی ہیں) تو

باقی صفحہ ۱۴۴ پر

# جمعیۃ ... مفکر ملت حضرت مفتی محمود صاحب کے بیانات

## (ضلع سکھر کے دورہ کی تقریروں سے ماخوذ رپورٹ)

...ت مفتی محمود صاحب ۲۰ رجب کو گھوٹکی میں جمعیۃ علماء
... جلسہ اور میرپور متھیلو میں مدرسہ انوار العلوم کے جلسہ
...ی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنے ارشادات سے حاضرین کو
...زایا۔

### ...قات اسلامیہ" کی تحریفات دینی کا رد

...کی کے اجلاس میں آپ نے فرمایا کہ "اصحاب اقتدار خود کو اسلام
... تو کر نہیں سکتے۔ اس لئے اسلام کو اپنے سے منطبق کرنے کی
...یں مصروف ہیں۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ اس مقصد کو پورا
...ک ذریعہ ہے۔ جس کا ثبوت اس ادارہ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر
...ان کے فتوے ہیں۔ جس میں اس نے زکوٰۃ کی فرضیت
... کے متعین ہونے سے انکار کیا ہے۔ سود کی مضاعف اور غیر
...یں تقسیم کر کے سود غیر مضاعف کو حلال قرار دیا ہے اور
... کے ذبح کردہ جانور نیز مشین کے ذریعہ ذبح کرنے کو جائز
... ردیا ہے"۔

... نے فرمایا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوٰۃ
... جہاد فرمایا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ جو زکوٰۃ کی مقدار کم کرے گا
...ی جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
...ی کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کا خون اور جان محفوظ ہے
...صدیق رضؓ نے پھر یہی بات دہرا دی۔ اور آخر حضرت فاروق رضؓ
...ت کو مان گئے۔ ہمارے بعض دوست کہتے ہیں کہ حضرت
...ے یہ فرمایا ہے اور قرآن و حدیث اس کے خلاف ہے۔
...یں۔ حالانکہ ان کی یہ بات غلط ہے اور اس کا برین بدعدم
...ت ہے بلکہ ان کو یہ کہنا چاہیئے کہ حضرت نانوتوی نے
...یث سے یہ سمجھا ہے اور دوسرے لوگ یہ سمجھتے ہیں، تو
...معتبر ہے۔ ورنہ حضرت عمر پر الزام آئے گا کہ حدیث
...یق رضؓ کے خلاف تھی۔ جو کہ حضرت عمر رضؓ نے خود پیش کی، اور
...ں نے بظاہر حدیث کے خلاف حضرت صدیق رضی اللہ
...د کی۔

...صاحب نے فرمایا کہ "گذشتہ سال قاہرہ میں المجمع البحوث
... جلاس میں کسی ملک کے نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے
... دو قسم کے ہیں۔
...رض الانفاقیہ یعنی اپنی گھر کی ضروریات کے لئے حاصل
...رضے۔
...رض الانتاجیہ۔ تجارت وغیرہ کے لئے حاصل کردہ
...رض انفاقیہ پر تو سود لینا حرام ہے۔ باقی قرض انفاقیہ
... جائز قرار دیا جائے۔ جیسے ہی اس نے یہ بات منہ سے
...سب علماء نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ حتیٰ کہ اس
... نکلوا دیا گیا۔ اور پھر جب اس نے توبہ کی تو داخلہ کی
...چنانچہ متفقہ طور پر یہ طے ہوا کہ ہر قسم کے قرضہ پر ہر قسم کا
...ام ہے۔

### سائنسی نظریات کی روشنی میں بعض سائنسی انکشافات

دوپہر کو مدرسہ انوار العلوم میرپور متھیلو کے طلبہ دورۂ حدیث کو بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "وزن اعمال والی حدیث پر اعتراض کیا جاتا تھا کہ اعمال تو عرض ہیں۔ حالانکہ اعراض کا وزن ناممکن ہے۔ مگر اب سائنس نے ثابت کیا ہے کہ حرارت و برودت کی (جو کہ اعراض ہیں) بھی ناپ تھرمامیٹر کے ذریعہ ہو سکتی ہے تو پھر اعمال کا وزن کیوں ناممکن ہے۔ نیز اب سے پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ کوئی جسم اوپر جا نہیں سکتا تو پھر معراج کیسے ہوا۔ مگر موجودہ دور میں چاند پر پہنچ کر سائنسدانوں نے یہ اعتراض بھی رفع کر دیا۔ نیز مثل صلصلۃ الجرس والی حدیث پر اعتراض ہوتا تھا کہ ٹن ٹن کی آواز سے قرآن شریف کی آیات یا دیگر وحی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیسے سمجھتے تھے۔ اب یہ بھی حل ہو گیا ہے کہ جب دو آدمی تار کے ذریعہ ٹک ٹک کر کے ایک دوسرے کو اپنے مضمون سے واقف کر سکتے ہیں۔ تو وحی کے سمجھنے میں کیا اشکال ہے"۔ آپ نے فرمایا کہ عقل کی کوتاہی کے باعث جتنی بھی باتیں سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔ وہ سائنس کی ترقی سے واضح ہوتی جارہی ہیں"۔

### تعلیم دین کی ترویج سے حکومت کا تغافل

ظہر کی نماز کے بعد آپ نے اجلاس عام کو خطاب فرمایا۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ "نہایت افسوس ہے کہ ہماری حکومت باوجودیکہ اسلام اور قرآن کے نام پر قائم ہوئی ہے اور سالانہ تعلیم کے لئے ہزاروں روپے کا بجٹ منظور ہوتا ہے مگر اس کے باوجود مدارس عربیہ کے لئے ایک پیسہ تک مخصوص نہیں کیا جاتا۔ اور جس طرح انگریز کی حکومت کے دور میں علماء کرام نے چندے مانگ کر مدرسے قائم کئے۔ اسی طرح اپنی حکومت میں بھی ابھی تک عوام کے چندوں سے دینی مدرسے قائم ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا قرآن و حدیث کی تعلیم جو مدارس عربیہ میں دی جاتی ہے وہ تعلیم نہیں۔ ان مدارس کے طلبا پاکستانی نہیں! یا پڑھانے والے استاد غیر ملکی ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر دینی مدارس کے لئے بجٹ میں حصہ کیوں نہیں رکھا گیا

### علماء حق کو ہرگز نہیں مٹایا جا سکتا

آپ نے فرمایا کہ ادارہ

## ایک ضروری نوٹ

"ایمان پر اخلاقی جرائم کا اثر" کے عنوان سے ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارے میں ایک دینی کتاب کا اقتباس شائع ہوا ہے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ احادیث کے بیان میں سلف صالحین کی تشریحات اور اہلسنت والجماعت کے اجتماعی بیانات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

اس اقتباس سے بعض غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اس پر آئندہ مفصل تبصرہ کیا جائے گا۔ ناظرین انتظار فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

تحقیقات اسلامیہ کی طرف سے ایک ماہنامہ رسالہ "فکر و نظر" کے نام سے جاری ہوتا ہے۔ اس کے ایک شمارہ میں علماء کے خلاف صدر صاحب کو مشورہ دیا گیا ہے کہ جب تک ملک کے اندر علماء اور دینی مدارس ہیں ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ اس لئے ان کو ختم کر دیا جائے۔ مگر ان غلط مشورہ دینے والے چند افراد کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آج تک علماء کرام کو مٹانے والا پیدا ہی نہیں ہوا۔ یہ ملک عوام کا ہے اور پاکستان کا دس کروڑ عوام علماء کے ساتھ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرہم من خالفہم

### مودودی جماعت کی خوشی اور غم غیروں کی خوشی اور غم کے ساتھ ہے

مولانا صاحب نے فرمایا کہ مودودی صاحب کی جماعت ہماری ملکی جماعت نہیں ہے۔ اس کی خوشیاں اور غم ہمارے ساتھ نہیں بلکہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہیں۔ اب جبکہ تمام عالم اسلام کی ہمدردیاں عرب ممالک کے ساتھ ہیں اور جمال عبدالناصر کی قیادت پر اعتماد ہے۔ یہ جماعت امریکہ کی رضا حاصل کرنے میں مصروف ہے۔ ہمیں یہ باور کرانے کی مکروہ کوشش کر رہے ہیں کہ ان عربوں سے یہودی اپنے دین میں زیادہ مضبوط ہیں اور اگر عربوں کو فتح ہوتی تو یہ خدا کے قانون عدل کے خلاف ہوتا۔ جب جمال عبدالناصر نے استعفا پیش کیا تو یہ جماعت بھی برطانیہ امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ خوشیاں منا رہی تھی جبکہ سارا عالم اشکبار تھا۔ اور جب مسلمانان عالم کے اصرار پر جمال عبدالناصر نے استعفا واپس لیا۔ تو یہ جماعت بھی برطانیہ امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ غم میں شریک تھی۔ بمصداق قولہ تعالیٰ ان تمسسکم حسنۃ تسؤھم وان تصبکم سیئۃ یفرحوا بہا۔ جس جماعت کی خوشیاں اور غم ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہیں تو پھر وہ ہمارے دوست کیسے ہوئے۔

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ایک پکے مسلمان حافظ قرآن نمازوں کے پابند ہیں۔ ان کی زندگی ایک سادہ مسلمان کی زندگی ہے۔ ان کے خلاف جتنا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے وہ امریکہ کا ساختہ ہوتا ہے اور اشاعت کا سہرا "صالحین کے گروہ" کے سر ہوتا ہے۔

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ "مودودی صاحب نے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

معلوماتِ عامہ

# مسئلۂ کشمیر

## ابتدا سے اعلانِ تاشقند تک

مرتبہ:۔
خورشید احمد عاصی خلف ڈاکٹر احسین کمال صاحب

### تاریخی پس منظر

۱۸۴۶ء میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی نے صرف ۷۵ لاکھ روپے میں ریاست جموں اور کشمیر کو گلاب سنگھ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ ہندوستان کی تقسیم کے وقت سر ریڈ کلف نے مسلمان اکثریت والا ضلع گورداسپور کو بھارت کے حوالے کر کے بھارت کو کشمیر تک کا راستہ دیا۔ ۱۵ ر اگست ۱۹۴۷ء کو ہر ہندوستانی ریاست کو اختیار دیا گیا تھا کہ اپنی مرضی کے مطابق بھارت کے ساتھ یا پاکستان کے ساتھ مل جائے یا علیحدہ رہے۔

راجہ ہری سنگھ نے پہلے تو پاکستان کے ساتھ عارضی معاہدہ کر لیا۔ لیکن بعد میں ساز باز کر کے بھارت کے ساتھ الحاق کر ڈالا اور ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو بھارت کی فوجی مدد طلب کر لی مسلمانانِ کشمیر پر قتل و غارت، لوٹ مار اور ہر قسم کا ظلم و ستم روا رکھا گیا۔ جو بچ نکلے انہوں نے پاکستان میں آ کر پناہ لے لی۔

### پاکستان کی تجویز

پاکستان کی طرف سے اس وقت یہ تجویز پیش کی گئی کہ دونوں ملکوں کے وزیر اعظم اور گورنر جنرل مل کر کوئی راہ نکالیں، تاکہ ریاست میں امن و امان قائم کیا جا سکے۔ لیکن ہندوستان نے یہ تجویز مسترد کر دی۔

### مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ میں

یکم جنوری ۱۹۴۸ء کو ہندوستان نے اقوام متحدہ میں کشمیر کا مسئلہ پیش کیا، کشمیر پر اپنا حق ثابت کرتے ہوئے پاکستان کے خلاف کشمیری مجاہدین کو امداد دینے کا الزام عاید کیا۔

اپریل ۱۹۴۸ء کو بھارت نے پورے زور شور سے کشمیر پر حملہ کر دیا۔ پاکستان نے اپنی سرحدوں کی حفاظت کی خاطر چند دستے ضروری مقامات پر احتیاطاً بھیج دیئے۔

اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن کی وساطت سے یکم جنوری ۱۹۴۹ء کو صلح ہو گئی اور رائے شماری کے ذریعے فیصلہ کی پابندی کو بھارت نے قبول کر لیا۔

### بھارت کا مسلسل انکار

عارضی صلح کے بعد دوسرا قدم ریاست جموں و کشمیر کو دونوں ملکوں کی فوجوں سے خالی کروا کر اس امر پر رائے شماری کرانا تھا کہ آیا کشمیر کے لوگ ہندوستان کے ساتھ الحاق چاہتے ہیں یا پاکستان کے ساتھ۔

کشمیر کمیشن نے دونوں ملکوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ وہ اپنی فوجیں کشمیر سے ہٹا لیں۔

پاکستان نے تو اس تجویز کو مان لیا۔ لیکن بھارت کی حکومت نے اقوام متحدہ کی اگست ۱۹۴۹ء والی تجویز کا بھی خود ساختہ مطلب نکال کر نامنظور کر دیا۔

اقوام متحدہ نے کشمیر کمیشن کی سفارشات پر ایڈمرل نمٹز کو ناظم رائے شماری مقرر کیا تاکہ وہ جنوری ۱۹۴۹ء اور مارچ ۱۹۴۹ء کی قراردادوں کی تاویلوں میں اختلاف کو مٹانے اس نے فیصلہ دینا چاہا، پاکستان نے اس فیصلہ کو مان لیا۔ لیکن حسب معمول ہندوستان نے ان تجاویز کو مسترد کر دیا۔

اس کے بعد اقوام متحدہ کے سابق صدر جنرل میکناٹن نے دونوں میں مصالحت کرانے اور فوجیں ہٹانے کی تجاویز پیش کیں۔ بھارت نے انہیں بھی نہ مانا۔

مارچ ۱۹۵۰ء میں حفاظتی کونسل کے نمائندہ سر ڈکسن نے کشمیر سے فوجیں نکالنے کی تجویز پیش کی۔ لیکن وہ دونوں فریق کے لئے ناقابل قبول تھیں۔

جنوری ۱۹۵۱ء میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم نے لندن کانفرنس میں تین تجویزیں پیش کیں۔

(۱) بھارت اور پاکستان کی فوجوں کو کشمیر سے نکال دیا جائے اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ اپنے خرچ پر اپنی فوج وہاں رکھیں۔

(۲) ہندوستان اور پاکستان کی مشترکہ فوج کشمیر میں رکھی جائے۔

(۳) ناظم رائے شماری ایک مقامی فوج بھرتی کرے

پاکستان نے ان سب تجاویز کو مان لیا، لیکن بھارت نے نامنظور کر دیا۔

مارچ ۱۹۵۱ء میں ایک اور تجویز پیش کی گئی، جس کی رو سے ۱۳۔ اگست ۱۹۴۸ء کی قراردادوں کے متعلق جن نکات پر ہندوستان اور پاکستان میں اختلاف ہے۔ اُن کا تصفیہ ایک ثالثی، پنچایتی فیصلہ سے کیا جائے۔

پاکستان نے اسے مان لیا لیکن بھارت نے نامنظور کر دیا

مارچ ۱۹۵۱ء میں امریکہ اور برطانیہ کے ایک ریزولیشن کے ماتحت ڈاکٹر فرانک گراہم کو اقوام متحدہ کا نمائندہ بنا کر مصالحت کنندہ کی حیثیت سے بھیجا گیا۔ اس نے اپنی رپورٹ میں سلامتی کونسل کو مشورہ دیا کہ ریاست سے فوجیں ہٹانے کے لئے گفت و شنید کے ذریعہ کوشش کی جائے۔ چنانچہ یہ ذمہ داری اُسے ہی سونپ دی گئی۔

لیکن ہندوستان نے رائے شماری کے دوران میں پاکستانی فوج کے تناسب کو نامنظور کر دیا۔

ستمبر ۱۹۵۲ء کو ڈاکٹر گراہم نے بھی اپنی ناکامی کی رپورٹ پیش کر دی۔

۵ر نومبر ۱۹۵۲ء کو ایک اینگلو امریکن قرارداد کے تحت پاکستان اور بھارت کے درمیان اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں فوجوں کی تعداد کے سلسلہ میں فوری گفت و شنید شروع کی گئی لیکن ۸ر دسمبر ۱۹۵۲ء کو بھارت نے کسی فیصلہ پر پہنچنے سے صاف انکار کر دیا۔ حالانکہ پاکستان نے بھارت کی ۲۸۰۰۰ ہندوستانی فوج کشمیر میں رکھنے کا مطالبہ بھی مان لیا تھا۔ اس کے بعد گفت و شنید بند ہو گئی۔

### گفت و شنید کا نیا دور

جون ۱۹۵۳ء میں مسٹر محمد علی بوگرہ اور پنڈت نہرو وزرائے پاک و ہند نے لندن میں اپنے تمام جھگڑے بذریعہ گفت و شنید طے کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ جولائی ۱۹۵۳ء کے پہلے ہفتے ان کی کراچی میں ملاقات ہوئی۔ پھر دہلی میں بھی دونوں کے درمیان اس سلسلہ میں بات چیت ہوتی رہی۔ رائے شماری کے ناظم کا تقرر اپریل ۱۹۵۴ء تک قرار پایا۔

### شیخ محمد عبداللہ کی برطرفی

۸ر اگست ۱۹۵۳ء کی رات شیخ عبداللہ کو اچانک گرفتار کر کے معہ اُن کے حامیوں کے۔۔۔۔ جیل بھیج دیا گیا۔

### ہندوستانی آئین کا اطلاق

۱۴ر مئی ۱۹۵۴ء کو بھارت نے مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی کے فیصلہ کے مطابق مقبوضہ کشمیر کا ہندوستان کے ساتھ الحاق منظور کر ڈالا۔ اور صدر ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر پر ہندوستانی آئین کا اطلاق کر دیا۔

### رائے شماری سے انکار

۹ر جولائی ۱۹۵۵ء کو بھارت کے وزیر داخلہ پنت نے واضح الفاظ میں یہ کہہ دیا کہ ہندوستان کشمیر میں رائے شماری کا پابند نہیں ہے۔ کیونکہ کشمیر اب ہندوستان کے ساتھ الحاق کر چکا ہے۔

۵ر اگست ۱۹۵۵ء کو پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی اس فیصلہ کی تائید کر دی، اور ساتھ ہی مقبوضہ کشمیر کی سرحدوں کو اور مضبوط کرنا شروع کر دیا۔

### ہندوستان کا مکمل انکار

۲۹۔ مارچ ۱۹۵۶ء کو پنڈت جواہر لال نہرو نے لوک سبھا میں اعلان کیا کہ کشمیر آئینی طور پر ہندوستان کے ساتھ الحاق کر چکا ہے اور ہندوستان کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ اس لئے کشمیر میں رائے شماری کی تمام باتیں بالکل بیہودہ ہیں۔

(باقی آئندہ)

# درس قرآن حکیم

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح

## امر بالتقویٰ و حفظ حقوق باہمی در ضمن آں

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝

اے لوگو! اپنے پروردگار (کی مخالفت) سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار (آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا (کیونکہ سب آدمیوں کی اصل وہی ہیں) اور اسی جاندار سے اس کا جوڑا (یعنی اس کی زوجہ حوّا) کو پیدا کیا اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلائیں اور (تم سے مکرر تاکید کے لئے کہا جاتا ہے کہ) تم خدا تعالےٰ سے ڈرو، جس کے نام سے ایک دوسرے سے اپنے حقوق کا مطالبہ کیا کرتے ہو (جس مطالبہ کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ خدا سے ڈر کر میرا حق دے دے۔ سو جب دوسروں کو خدا کی مخالفت سے ڈرنے کو کہتے ہو تو معلوم ہوا کہ تم اس ڈرنے کو ضروری سمجھتے ہو تو تم بھی ڈرو اور اول تو تمام احکام الٰہیہ میں مخالفت سے ڈرنا اور بچنا ضروری ہے۔ لیکن اس مقام پر ایک حکم خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے کہ) قرابت کے حقوق ضائع کرنے سے بھی ڈرو۔ بالیقین اللہ تعالیٰ تم سب کے حالات کی اطلاع رکھتے ہیں (اگر مخالفت کرو گے مستحق سزا ہو گے)

ف:- اس آیت میں پیدائش کی تین صورتوں کا بیان ہے۔ ایک تو جاندار کا بے جان سے پیدا کرنا۔ کیونکہ آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ دوسرے جاندار کا جاندار سے بلا طریقہ توالد متعارف پیدا ہونا۔ کیونکہ حضرت حوّا حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہوئیں جیسا کہ حدیث شیخین وغیرہما میں ہے۔ تیسرے جاندار کا جاندار سے بطریقہ توالد متعارف پیدا ہونا جیسا کہ اور سب آدمی آدم و حوا سے اس وقت تک پیدا ہوتے آرہے ہیں اور فی نفسہ عجیب ہونے میں اور قدرت کے سامنے عجیب نہ ہونے میں تینوں صورتیں برابر ہیں۔ پس بعد ثبوت بالدلیل کے کسی صورت کا محض بنا بر توہم پرستی کے انکار کرنا جیسا کہ بعضے صورت ثانیہ کے منکر ہیں نہایت ہی ظلم ہے۔ رہا یہ سوال کہ اس صورت کے اختیار کرنے سے کیا فائدہ ہوا، بدیں وجہ مدفوع ہے کہ اول تو ہم تعیین فوائد و اسرار کا دعویٰ نہیں کرتے نہ اس کی کچھ ضرورت ہے۔ دوسرے ممکن ہے کہ ایک حکمت یہ بھی ہو کہ اللہ تعالےٰ کا سب طرح کی پیدائش پر قادر ہونا محقق ہو جائے۔ تیسرے ہم پوچھ سکتے ہیں کہ جو صورت اس وقت متعارف ہے۔ اس میں کیا اسرار و فوائد ہیں جب یہ معلوم نہیں وہ بھی نہ سہی ــ اور پھر یہ شبہ کہ آدم علیہ السلام کی وہ پسلی بدن سے غائب ہو گئی ہوگی۔ تو اول تو یہ ضرور نہیں، کیا اس کہنے سے کہ کوئی چیز مٹی سے بنی کسی عاقل کے نزدیک لازم آتا ہے کہ پھر مٹی عالم سے غائب ہو گئی ہوگی۔ بلکہ ہر شخص کے نزدیک مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ مٹی کے بعض اجزا سے وہ چیز بنائی گئی ہے۔ پس اگر اسی طرح اگر یہاں بھی کہا جائے کہ ایک جزو خاص قلیل المقدار کو لیکر اس کو اصل قرار دیا اور اپنی قدرت سے اس کو بڑھا کر ایک خاص صورت بنا دی تو اس میں کیا اشکال ہے۔ دوسرے اگر بلا دلیل اس لازم کو کوئی مان لے تو اس میں کیا محال لازم آتا ہے کہ آدم علیہ السلام کے بدن میں ایک ہڈی کم ہو گئی ہو۔ رہا یہ کہ اس کے نکلنے سے ان کو تکلیف ہوئی ہوگی، محض طفلانہ وہم ہے۔ ان اللّٰه علیٰ کل شیئٍ قدیر۔ اور حکم محافظت حقوق کا بالتخصیص اس لئے بیان کیا گیا کہ آگے اسی قسم کے احکام آتے ہیں یہ بطور تمہید کے ہو گیا۔

ربط:- اوپر تقویٰ کا حکم تھا اور اس کے ضمن میں مراعات حقوق انسانیہ و رحمیہ کا اشارہ تھا، آگے اس تقویٰ کے مواقع کا کہ حقوق مذکورہ ہیں مفصلاً ذکر فرماتے ہیں اور وہ چند احکام ہیں۔

---

# درس حدیث شریف

از علامہ نووی رحمۃ اللہ

## والدین کی نافرمانی اور قطع رحمی کی معصیت

حضرت ابوبکرہ نفیع بن الحارث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم کو نہ بتلاؤں کہ سب سے بڑھ کر کبیرہ گناہ کون سا ہے؟ تین مرتبہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ ہم نے عرض کیا۔ ضرور یا رسول اللہ بیان فرمایئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ اور حضور تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ پھر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا، برابر یہ الفاظ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم (اپنے دل میں) کہنے لگے کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں (اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے)

---

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کبیرہ گناہ میں سے اللہ رب العزت کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا، اور انسان کو (ناحق) مار ڈالنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

امام نووی "یمین غموس" کے معنی بیان کرتے ہیں کہ وہ ہے جس کو انسان جان کر جھوٹ بول کر کھاتا ہے۔ اسی لئے اس کو غموس بولتے ہیں۔ کیونکہ قسم کھانے والا اس کے گناہ میں غرق ہوتا ہے۔

---

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں! ایک آدمی دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے، تو یہ اس کی ماں کو گالی دیگا (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ کبائر میں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت کرے۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آدمی کیسے اپنے والدین کو لعنت کر سکتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کسی انسان کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے والد کو گالی دیتا ہے اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے

---

حضرت ابو محمد جبیر بن مطعم رضی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں قاطع داخل نہ ہوگا۔ سفیان راوی نے اپنی روایت کے اندر یہ الفاظ بیان کئے ہیں، کہ رشتوں کو قطع کرنے والا (جنت میں داخل نہ ہوگا) (بخاری و مسلم)

---

حضرت ابو عیسیٰ مغیرہ بن شعبہ رضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تم پر ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور کنجوسی کرنا اور دوسرے کے مال کو ناحق طلب کرنا اور لڑکیوں کو زندہ درگور کر دینا حرام کر دیا ہے۔ اور قیل و قال (بیہودہ گفتگی) اور کثرت سوال اور مال کے ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے (اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا)

---

امام نووی فرماتے ہیں:۔ "منعاً" سے مراد جو چیز اس پر واجب ہو اس کو روکے رکھنا اور "ہات" کے معنی جو چیز اس کی نہیں اس کو طلب کرنا اور "وأد البنات" لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینا اور "قیل وقال" سے مراد جو چیز سنے اس کو بیان کرے۔

"اضاعۃ المال" سے مراد ہے، اس کا ایسے مصارف کے اندر خرچ کر دینا کہ جس کی اجازت دنیا اور آخرت کے امور میں سے کسی میں بھی نہیں ہے۔ "کثرت سوال" سے یہ مراد ہے کہ جس چیز میں حاجت اور ضرورت نہیں اس میں عاجزی ظاہر کرنا۔

مطلب یہ تھا کہ معاذ اللہ صحابہ کرامؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ مال و منال کے لالچ کی وجہ سے دے رہے ہیں۔ اگر انہیں دینا دلانا بند کر دو گے تو سب بھاگ کھڑے ہوں گے گویا صحابہ کرامؓ کے اخلاص کا انکار کر کے ان پر حریص اور لالچی خود غرض اور دنی الطبع ہونے کا الزام لگایا تھا۔

دوسری جگہ منافقین کے ایک دوسرے الزام کو اس طرح بیان فرمایا گیا ہے:۔

والذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقت والذین لا یجدون الا جہدھم فیسخرون منھم سخر اللہ منھم ولھم عذاب الیم۔ پ۱۰ (التوبہ)

یہ (منافقین) ایسے ہیں کہ نفل صدقات دینے والے مسلمانوں پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور خاص کر ان لوگوں پر اور زیادہ جنہیں بجز محنت و مزدوری کی آمدنی کے کچھ میسر نہیں ہوتا۔ یہ لوگ ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے تمسخر کی سزا خاص طور پر دیں گے اور ویسے ان کے طعن کے بدلے میں بھی ان کے لئے دردانگیز عذاب ہوگا۔

تمسخر و استہزا کر کے انہیں ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہی رہتے تھے۔ مگر اسی پر بس نہ کرتے تھے بلکہ موقع مل جاتا تو کھلم کھلا انہیں ذلیل کہنے سے نہیں چوکتے تھے۔

کتاب مبین کا بیان ہے:۔

یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل پ۲۸ (المنافقین)

یہ (منافقین) کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس ہوئے تو ہم میں جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو نکال دے گا اپنے زعم باطل میں وہ عزت والے تھے اور صحابہ کرام (معاذ اللہ) ذلیل تھے۔

یہ چند آیتیں بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں ورنہ قرآن مجید اور احادیث میں بکثرت منافقین کی صحابہ دشمنی کو بیان فرمایا گیا ہے۔ اس مقدس جماعت کو بدنام کرنے کی سعی ناکام سے ان کا مقصد کیا تھا۔ اس کی وضاحت سطور سابقہ میں کی جا چکی ہے

## دوست کے روپ میں دشمن

دوست بن کر دشمنی کی یہ تحریک جس کا بانی عبداللہ ابن ابی سلول تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بالکل ناکام رہی اور بانی تحریک ناشاد و نامراد دنیا سے گیا اور عذاب الیم میں گرفتار ہوا۔ اس نے ہزار جتن کئے اور طرح طرح کی فریب کاریاں اپنے یہودی دماغ سے اختراع کیں۔ دوسرے یہودی اہل الرائے سے مشورے بھی کئے۔ مگر وحی ربانی ان کے مکر و فریب کا مکروہ چہرہ بے نقاب کر دیتی تھی۔ یا خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نور نبوت سے ان کے کید و دجل کو معلوم فرما لیتے تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ یہ لوگ خوب پہچان لئے گئے اور ذلیل و رسوا ہوئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی ایک عرصہ تک اس پارٹی کی دال نہیں گلی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کی قوت پارہ پارہ ہو چکی تھی۔ ان کا لیڈر مر چکا تھا۔ یہ خوب پہچانے

# تجدید سبائیت

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضی...

## دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ...

(حضرت مولانا محمد اسحاق ...

جا چکے تھے اور منتشر بھی ہو چکے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ تحریک بالکل ختم ہو چکی ہے کہ یکایک اس گروہ میں ایک مجدد پیدا ہوا۔ جس نے اس تحریک نفاق کی تجدید کر کے اسے ایک نئی زندگی عطا کر دی۔

## فتنہ سبائیت

یہ ایک یہودی تھا جس کے سینہ میں اسلام کی دشمنی اور عداوت کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ از راہ نفاق اس نے مسلمان ہونے کا اظہار کیا اور مسلمان بن کر مذہب شیعہ کی بنیاد ڈالی۔ جس کی خشت اول صحابہ کرام سے دشمنی اور عداوت تھی۔ مسلمانوں کو دینی و دنیوی نقصان پہنچانے کی اسے بھی وہی تدبیریں پسند آئیں جو اس کے پیشرو عبداللہ ابن ابی سلول اور اس کی پارٹی نے ایجاد کی تھیں۔ ان میں سب سے زیادہ موثر صحابہ کرام کی تذلیل و تنقیص نظر آئی۔ اس نے اسی پر سب سے زیادہ زور دیا اور اس بنیاد پر ایک پورے مذہب سبائیت کی عمارت تیار کر دی۔

## سبائیت کے مختلف بہروپ

سبائیت، شیعیت کی صورت میں نمایاں ہوئی۔ لیکن فتنہ انگیزی کی ضرورت پڑنے پر اس نے خارجیت کا لباس بھی پہن لیا، موقع آیا تو اعتزال کی عبا میں رفض کو پنہاں کیا۔ کبھی باطنیت کا خرقہ پہن کر خانقاہوں کے ذریعہ ظلمت و ضلال پھیلانے کی کوشش کی۔ غرض یہ کہ عبداللہ ابن ابی ابن سلول نے جو پودا لگایا تھا اور جس کی آبیاری عبداللہ ابن سبا نے کی۔ اس میں بہت سی شاخیں پھوٹیں۔ مگر رفض سب میں مشترک رہا۔ اور سچ یہ ہے کہ اسلام میں جتنے فتنے آج تک پیدا ہوئے ہیں سب کی اصل یہی فتنہ سبائیت ہی ہے۔ جو شخص بھی دینی نقطہ نظر سے اسلامی تاریخ کے حصہ فتن کا مطالعہ کرے گا وہ ہمارے اس قول کی تصدیق پر مجبور ہوگا۔

ابن سبا کے بعد مختلف ادوار میں اس پارٹی میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے جو اپنے ماحول کے لحاظ سے اس فتنہ کی تجدید و تقویت کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ فتنہ آج تک باقی ہے۔ اور اس نے جس قدر نقصان مسلمانوں کو دین و دنیا دونوں کے اعتبار سے پہنچایا ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی غیر مسلموں سے نہیں پہنچ سکا۔

اس وقت فتنہ سبائیت کی تاریخ لکھنا مقصود نہیں ہے۔ دکھانا صرف یہ ہے کہ ہر زمانہ میں اس نے ایسے اشخاص کو جنم دیا ہے۔ جنہوں نے زمانہ اور ماحول کے اعتبار سے اسے پھیلانے کی پوری کوشش کی ہے اور زمانہ کے فکری ذوق کی مناسبت سے اسے نیا لباس پہنایا ہے۔ موجودہ دور میں بھی ایسے اشخاص موجود ہیں جنہیں فتنہ سبائیت کا مجدد کہا جا سکتا ہے مشہور ملحد ڈاکٹر طٰہٰ حسین اور فجر الاسلام مصنف ڈاکٹر احمد امین کے نام اس سلسلہ میں قابل ذکر ہیں جنہوں نے جدید اسلوب اختیار کر کے عربی زبان میں سبائیت کی خوب خوب وکالت کی ہے۔ اردو میں لکھنے والوں میں بھی اس قسم کے مصنفین موجود ہیں۔ جن میں نمایاں اور مشہور شخصیت ... سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی امیر جماعت اسلامی پاکستان کی ہے۔

## فتنہ سبائیت اور مودودی صاحب

موصوف کے متعلق اہل بصیرت تو بہت دن سے سمجھ گئے تھے کہ سبائیت کے جراثیم کی خاصی تعداد موصوف کے دل و دماغ پر قابض و متصرف ہے اور انہیں عظمت صحابہ سے بالکل خالی کر چکی ہے لیکن موصوف کی تازہ تالیف خلافت و ملوکیت نے تو نقاب تقیہ کو بالکل ہی پارہ پارہ کر کے موصوف کی سبائیت کو الم نشرح کر دیا ہے۔ بلکہ کتاب میں جس خوبصورتی اور سلیقہ کے ساتھ سبائیت کے تلخ زہر کو شیریں بنا کر ناواقفوں کے حلق سے اتارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کی داد نہ دینا ناانصافی ہوگی اور اسے دیکھ کر اس کا قائل ہونا پڑتا ہے کہ موصوف بلاشبہ سبائیت کے مجدد کے مرتبہ پر فائز ہیں۔

## مودودی صاحب کی کتاب خلافت و ملوکیت

"خلافت و ملوکیت" عنوان سے ایک مضمون مودودی صاحب نے اپنے رسالہ ترجمان القرآن میں تحریر کیا تھا۔ باوجود کوشش مجھے ترجمان کے وہ پرچے نہیں مل سکے۔ لیکن رسالہ بینات (کراچی) کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے دیکھ کر پاکستان (کراچی) کے اہلسنت میں خاصا ہیجان و اضطراب پیدا ہوا تھا۔ اس کے کئی رد اور جوابات شائع ہوئے۔ اس کے

(قسط نمبر ۲)

# ...ودی صاحب کی گستاخانہ تنقید

## ...کا اس پر فاضلانہ تبصرہ

(...ۃ العلماء لکھنؤ)

...ی گئی اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے اس پر اپنی ...ے جذبات کے ساتھ حکومت پاکستان سے اس کو ضبط کرنے کی درخواست کی۔ لیکن مجھے ان جوابات ...کو دیکھنے کا موقع نہیں مل سکا۔ بلکہ یہ بھی پتہ نہ چل ...جنہوں نے یہ فرض علی الکفایہ ادا فرما کر سب ...ت پر احسان فرمایا ہے۔

...ندہ نظام کو نپور اکتوبر ۱۹۶۸ء میں کسی مخلص پرست ...ب کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں ...ی مودودی صاحب کے مضمون پر کچھ لکھنے کی ...تی۔

...ہ ہوئی ہے کہ محترم مولانا اسرار الحق صاحب نے پچھلی ...یک رسالہ عطا فرمایا جس میں موصوف نے معترض ...ایت محققانہ مدلل و مسکت جواب دیا ہے۔ ...صاحب نے حضرت عثمان ذی النورین کرم اللہ ...اور منصفانہ اعتراضات کئے ہیں یہ عجیب ...یہ کتاب دستیاب ہوئی۔ اسی کے دوسرے ...کے نام سے مودودی صاحب کا منہ ...صورت میں ایک صاحب سے چند دن ...ب ہو گیا۔ اس وقت وہی پیش نظر ہے اور اسی ...تحلیل کرنا چاہتا ہوں۔

...صاحب کی اس کتاب کو دیکھ کر پہلا سوال ...کے لکھنے کی ضرورت کیا تھی؟ کتاب میں ...و تنقید کی گئی ہے اور اگر بظاہر یہ بیرح ...ہ پر ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ...ہوشیاری کے ساتھ ایک جماعت کو سامنے ...پیدا کی گئی ہے کہ صحابہ کرام کی اکثریت ...جاتی ہے۔ اور ایک قلیل جماعت بشکل ...مصنف نے اسی پر اکتفا نہیں کیا ہے ...ابن عباس کے دور کو بھی ظالمانہ اور استبدادیک ...کوشش کی ہے۔

...باتوں کو دیکھ کر ہر اس شخص کے دل میں ...اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اخلاص رکھتا ہے ...کو دین کا وہ کون سا کام اور مقصد تھا ...اور منہ پر کھانی پہ موقوف تھا، اور وہ کونسی دینی مصلحت تھی جس کا حصول بغیر اس کے ناممکن تھا آپ اس سوال پر ہزار غور کریں۔ آپ کی سمجھ میں دینی نقطہ نظر سے اس کی ضرورت یا مصلحت نہ آئے گی بلکہ نفع کے نقصان کے ساتھ اس کے مضر شدید کا بھیانک چہرہ زیادہ نمایاں ہو جائے گا۔

مودودی صاحب کو بھی اس سوال کا احساس تھا اس لئے انہوں نے اس کا جواب دینے کی بھی ناکام کوشش کی ہے۔ فرماتے ہیں:-

"جو تاریخی مواد اس بحث میں پیش کیا گیا ہے یہ تاریخ کہیں چھپی ہوئی نہیں پڑی تھی۔ جسے نکال کر منظر عام پر لے آیا ہوں۔ یہ تو صدیوں سے دنیا میں پھیل رہی ہے اور طباعت و اشاعت کے جدید انتظامات نے اسے لاکھوں کروڑوں انسانوں تک پہنچا دیا ہے۔" (ص ۲۹۹)

آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر ہم صحت نقل، معتدل استدلال اور متوازن طریقے سے اس تاریخ کو خود بیان نہ کریں گے تو مغربی مستشرقین اور غیر معتدل ذہن و مزاج رکھنے والے مسلمان مصنفین جو اسے نہایت غلط رنگ میں پیش کرتے رہے ہیں اور کر رہے بھی پیش کر رہے ہیں، مسلمانوں کی نئی نسل کے دماغ میں اسلامی تاریخ ہی کا نہیں بلکہ اسلامی خلافت اور اسلامی نظام زندگی کا بھی غلط تصور بٹھا دیں گے (ص ۳۰۰)

مودودی صاحب کی یہ توجیہ عجیب و غریب ہے!

گذارش یہ ہے کہ مستشرقین آخر اسلامی تاریخ کو کس غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ جس کے ازالہ کے لئے آپ نے یہ زحمت گوارا فرمائی اور اس رنگ میں پیش کرنے سے ان کا مقصد کیا ہوتا ہے اور وہ مسلمانوں کو کیا ضرر پہنچانا چاہتے ہیں؟ آپ نے ان سوالات سے مطلقاً تعرض نہیں فرمایا۔ حالانکہ بغیر ان کی وضاحت کے مبہم طور پر مستشرقین کی تعبیر و تشریح کا حوالہ دے دینا آپ کی توجیہ میں وزن پیدا کرنے سے بالکل قاصر ہے۔ آپ اجمالی ہی کے طور پر اتنا بتا دیتے کہ مستشرقین نے فلاں فلاں واقعات کو فلاں رنگ میں پیش کیا ہے جو غلط بھی ہے اور اس سے اس قسم کا نتیجہ نکلتا ہے۔ تو غنیمت تھا۔ جب تحقیق کے آپ مدعی بن رہے ہیں اور جس کے لئے یہ کتاب کے آخر میں آپ کی تحریرات میں یہ واقعات پیش کیا ہے۔ اس کا تقاضا تو یہ تھا کہ آپ پہلے ان واقعات سے نتیجہ کو، اس کے بعد پیش نا صحیح کرتے کہ مستشرقین نے آخر یہ غلط نتیجہ نکالا ہے۔ پھر دلائل کی روشنی میں ان کی غلطی واضح کرتے اور اپنے استنباط کی صحت و برتری دکھاتے۔ مگر یہ کچھ نہیں کیا بلکہ محض ایک مجمل دعویٰ کر دیا۔ اس مبہم و مجمل بات سے کوئی سمجھدار آدمی مطمئن نہیں ہو سکتا اور شعر گفتن چہ ضرور کا سوال علی حالہ باقی رہ جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ابہام و اجمال کی یہ راہ مودودی صاحب نے قصداً اختیار کی ہے۔ اس لئے کہ اگر وہ تفصیل میں جاتے اور مستشرقین کا رنگ دکھانے کی کوشش کرتے تو اپنے اور ان کے رنگ کے درمیان امتیاز قائم کرنا ان کے لئے ناممکن ہو جاتا۔ مستشرقین کا رنگ بھی یہی ہوتا ہے جو اس کتاب میں نظر آتا ہے۔ وہ بھی اسلامی تاریخ پر تاریکی چھپنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ پوری تاریخ ظلم و ستم، جور و استبداد، خود غرضی و نفس پرستی کی داستان ہے۔ ان میں جو اہم کردار والی ہستیاں اخلاقی لحاظ سے کچھ ممتاز نظر آتی ہیں۔ وہ اس قدر قلیل ہیں کہ انہیں ان چھوٹے چھوٹے چراغوں سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جو شب تیرہ و تار میں کسی بہت وسیع عمارت کے بعض گوشوں میں ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر رکھ دیئے جاتے ہیں۔ مودودی صاحب کی کتاب دیکھ کر بھی پڑھنے والا اسی نتیجہ پر پہنچے گا اور اگر مودودی صاحب پر پورا اعتماد رکھتا ہو تو وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ مسلم قوم ہرگز اس قابل نہیں ہے، کہ حکومت و اقتدار کی باگ اس کے ہاتھ میں دی جائے اس لئے کہ اقتدار حاصل کرتے ہی اس کی حالت بدلنے لگی یہاں تک کہ اپنے ہادی اعظم کی تعلیمات کو نسیاً منسیا کر کے سراسر ظلم و جور کو اس نے اپنا شعار بنا لیا۔ اور اس کا یہ رویہ تیرہ سو برس کی مدت میں بھی تبدیل نہ ہو سکا۔ حالانکہ دنیا بے راہ روی کے نتائج یہ بار بار دیکھ چکی ہے۔ ایسی قوم کے ہاتھوں میں اقتدار کا آنا یا باقی رہنا کسی طرح مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

مصنف کا یہ عذر بھی قابل سماعت نہیں ہے کہ یہ روایتیں ہر طرف مشہور ہیں اور انہیں چھپانے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اس لئے کہ جن کتابوں سے یہ روایتیں لی ہیں وہ بکثرت پڑھی جاتی ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو چکی ہیں۔ مسلم اور غیر مسلم بلا لحاظ مذہب و ملت انہیں پڑھتے رہتے ہیں۔ ہم بھی اتنی بات تسلیم کرتے ہیں کہ اس کتاب کے ماخذ عام طور پر شائع و ذائع ہیں۔ لیکن مودودی صاحب نے ان متفرق چیزوں کو یکجا کر کے اور ان میں ایک ترتیب قائم کر کے جو نتیجہ نکالا ہے وہ ان کی کتاب کی خصوصیت سمجھی جائیگی اور وہ زاویۂ نظر جو انہوں نے اس میں اختیار کیا ہے۔ وہ بھی کتاب کو اس کے ماخذ سے ممتاز کرتا ہے۔ ان خصوصیتوں کی وجہ سے جو زہر کتاب میں پیدا ہو گیا ہے وہ اس سے بدرجہا زیادہ ہے جو اس کے ماخذ میں پایا جاتا ہے (جاری ہے)

# مسائل و افکار

## حضرت مولانا امین احسن صاحب کا انٹرویو

### مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے متعلق استفسارات

مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز جمعرات مولانا امین احسن صاحب اصلاحی بمعہ اپنے جماعت کے سکھر تشریف لائے میزبانوں کی طرف سے خصوصی دعوت ناموں کے موصول ہونے کے بعد جمعیۃ علماء اسلام سکھر کے اراکین کا ایک وفد حضرت مولانا سے ان کی قیام گاہ پر جاکر ملا۔ دوران ملاقات مختلف مسائل پر تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ ایک سوال کے جواب میں جو کہ مودودی صاحب کی حالیہ کتاب خلافت سے ملوکیت کے سلسلہ میں تھا، حضرت مولانا نے بڑے رنجیدہ خاطر ہو کر فرمایا کہ یہ کتاب ضائع کر دینے کے لائق ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی شان اقدس میں ناروا حملے کئے گئے ہیں اور جس وقت میں حضرت عثمانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ پر کئے گئے حملے پڑھتا ہوں، تو میرا سینہ شق ہو جاتا ہے۔ اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مودودی صاحب نے قرآن کی واضح آیات کی موجودگی میں کیوں کر اور کس طرح اس قسم کے ناروا حملے کئے ہیں۔

زیر بحث سوال میں متعہ کا مسئلہ بھی آیا۔ جس کو کہ مودودی صاحب نے اپنی کتاب میں جائز فرمایا ہے۔ مولانا نے فرمایا۔ میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ مودودی صاحب اب بھی صحابہؓ کی تنقید و تنقیص سے باز آجائیں اور اس قسم کے مسائل سے رجوع کرلیں۔

دوسری مجلس جو کہ بعد نماز عشاء حضرت مولانا کے خطاب عام کے بعد منعقد ہوئی۔ اس میں مشرق وسطیٰ کے متعلق ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ صدر ناصر نہ فرشتہ ہے اور نہ شیطان، بلکہ بالکل اسی طرح کا ایک حکمران ہے جس طرح شاہ فیصل یا دوسری اسلامی حکومتوں کے حکمران ہیں مودودی جماعت کے ایک فرد کے اس الزام پر کہ صدر ناصر نے فرعون کے مجسموں کے نیچے قرآن کریم کے نسخے دفن کئے ہیں مولانا نے تلخ لہجہ میں اس الزام کی تردید کی اور فرمایا، کہ یہ امریکہ و یہودیوں کا پروپیگنڈا ہے جس کی قطعی کوئی اصلیت نہیں اور جہاں تک مجسموں کا تعلق ہے تو وہ ہر ملک میں کسی نہ کسی شکل میں نظر آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا

ایک جھوٹ ان کی طرف سے یہ بھی بولا گیا ہے کہ ناصر نے خانہ کعبہ کو شہید کرنے کے لئے (ایمنی بھیجے جو کہ عین وقت پر پکڑے گئے۔ مولانا اصلاحی نے فرمایا۔ یہ سب پروپیگنڈا جینوا کے امریکی مرکز کی طرف سے کیا گیا ہے جس میں مودودی صاحب کے معنوی سرپرست ظفر احمد صاحب انصاری پیش پیش ہیں۔ جو خود بھی میرے پاس یہودی اخبارات کے تراشے لائے تھے۔ پھر مولانا نے زور دے کر کہا۔ میں جانتا ہوں کہ مودودی ظفر احمد انصاری اور خلیل حامدی کا کردار عرب اسرائیل جنگ کے دوران اور جنگ سے قبل و بعد کیسا رہا ہے۔ پھر آگے چل کر مولانا نے فرمایا کہ مودودی جماعت جھوٹا پروپیگنڈا کرنے کی ماہر ہے اور جھوٹ کا پلندہ ہے واضح رہے کہ ان دونوں مجلسوں میں مودودی جماعت سکھر و خیرپور ڈویژن کے اکثر ارکان و عہدہ داران بھی موجود تھے۔ (نامہ نگار از سکھر)

## یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یدُ اللہ علی الجماعۃ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی امداد جماعت کے ساتھ شامل حال ہوتی ہے۔ اس وقت جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس میں اکثر شرکاء علماء و اتقیاء اور پابند شریعت شامل ہیں اور فرمان خداوندی ہے کہ۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ العالم

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے معزز متقی لوگ ہیں۔

اور ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ العلماء ورثۃ الانبیاء۔ یعنی علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ پس چاہیئے کہ ہم ان علماء کی پیروی اختیار کریں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے۔ واطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولوا الامر منکم۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بعد علماء کی بھی اطاعت کرنا چاہیئے جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی خدمت میں لگے ہوتے ہیں۔ پس دین کی خدمت کے لئے ہمیں جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے تمام حالات کا مطالعہ و مشاہدہ کر کے بعد اپنے احباب و رفقاء کے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا ہے۔

(آغا محمد بلوچستانی خادم جمعیۃ علماء اسلام متعلم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

## مودودی صاحب اپنی تحریروں کے آئینے میں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم کی ٹوبہ ٹیک سنگھ والی تقریر پر مودودی جماعت کے حلقوں میں کافی لے دے ہوئی اور مولانا محترم کو نہ جانے کیا کیا القابات دیئے گئے اسی دوران میں چوہدری رحمت الٰہی صاحب قیم جماعت مودودی نے بھی بدزبانی کے عنوان سے ایک لمبا چوڑا مقالہ تحریر فرمانے کی زحمت گوارا کی اور مولانا غلام غوث صاحب اور دیگر علماء جمعیۃ علماء اسلام کو بھی رگیدا اور بدزبانی و غیرہ الفاظ سے یاد کیا، اور مودودی صاحب کو بالکل معصوم قرار دیا کہ انہوں نے کبھی بھی کسی کو برا بھلا نہیں کہا اور نہ ہی کبھی کسی پر کوئی کسی قسم کا الزام عائد کیا ہے۔ آپ ذرا مودودی صاحب کی گوہر افشانی ملاحظہ فرمائیں اور چوہدری صاحب کی بات کی داد دیں۔ فرماتے ہیں:

"اسرائیلیوں کے ہاں یہ کوئی معیوب بات نہ تھی کہ کوئی شخص کسی کی بیوی کو پسند کر کے اس سے طلاق کی درخواست کرے۔ نہ درخواست کرنے والا اس میں تکلف کرتا تھا

### (مودودی صاحب کی کتاب)

## تفہیم القرآن کا درس ہرگز نہ دیں

### (مودودی جماعت) کا رکن ہونا درست نہیں

### حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا فتویٰ

(نوٹ) مولانا محمد سعدی صاحب سابق مدرس مدرسہ جامع مسجد جھرک ضلع ٹھٹھہ حال مدرس مدرسہ قرآنیہ ... لیاقت آباد ۱۰ کراچی ۱۹ نے ایک استفتاء حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کے نام بھیجا تھا جس کے جواب میں درج ذیل فتویٰ مفتی صاحب دارالعلوم نے دیا۔

(۳) "مولوی ابوالاعلیٰ مودودی کے لٹریچر میں بہت سے مسائل جمہور علماء حنفی کے خلاف ہیں ـــــ طرز تحریر میں علماء سلف کا ادب ملحوظ نہیں رکھا گیا ـــــ اور ... کا رنگ بھی چونکہ اس لٹریچر سے طبعی طور پر متاثر ہے اس لئے اس کا باقاعدہ رکن ہونا درست نہیں

فتویٰ میں آگے چل کر یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ۔

"آپ تفہیم القرآن کا درس ہرگز نہ دیں، بیان القرآن ... درس دیں"۔

فتویٰ مولانا محمد صابر صاحب مفتی دارالعلوم کراچی نے تحریر فرمایا اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے "الجواب صحیح" ... ساتھ دستخط ثبت فرمائے۔ دارالافتاء کی مہر پر نمبر ۲۴/۱۳۸۶ ... ہے۔ تاریخ ۲/۸۶ کو جاری کیا گیا۔

(مرسلہ جناب مولانا محمد سعدی صاحب کراچی)

اور نہ وہ شخص جس سے درخواست کی جاتی اس پر برا مانتا تھا اور یہ تو ایک عمدہ اخلاق کی بات سمجھی جاتی تھی کہ کوئی کسی دوست کو خوش کرنے یا اس کی تکلیف رفع کرنے کے لئے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس کے نکاح میں دے دے چنانچہ یہ یہودی اخلاق ہی کا اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دے کر ان سے بیاہ دینے پر آمادہ ہوگئے تھے"۔

(تفہیمات ص ۳۲۵ حاشیہ حصہ دوم بار اول اگست ۱۹۵۱ء ناشر مکتبہ جماعت اسلامی اچھرہ لاہور)

ذرا خط کشیدہ الفاظ کو غور سے پڑھیئے اور مودودی صاحب کے اقامت دین کا داعی ہونے اور مفکر اسلام کی داد دیجئے اب قارئین ہی خود انصاف کریں کہ ان کو کیا خطاب عنایت فرمایا جائے جبکہ ان کے اسی پیش کردہ نظریئے کے عین مطابق بہتر تو یہی ہے کہ چوہدری رحمت الٰہی صاحب خود ہی تجویز کرلیں زیادہ موزوں ہوگا۔ اگر ہماری طرف سے کوئی خطاب تجویز کیا گیا تو ممکن ہے ساری جماعت مودودی کے دل زخمی ہو جائیں اور ہم کو خواہ مخواہ ان چودھویں صدی کے صالحین کے نزدیک اقامت دین کا دشمن کہلانا پڑے گا۔

اگر ان حضرات کا یہ الزام درست تسلیم کر لیا جائے تو پھر مودودی صاحب کا کیا خیال ہے خط کشیدہ الفاظ کے مطابق وہ عملی استثناء کے ثبوت دیتے کیونکہ یہ نظریات ان ہی کے ہیں مسلمانوں کے نہیں ... یہ تلخ نوائی گوارہ کی جائیگی۔ (عبدالحلیم غلہ منڈی بوریوالہ)

# دینی محاذ

# کاروانِ اسلام منزل بہ منزل

بھکر، ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو نماز جمعہ سے پہلے ... طویلہ گیٹ بھکر ضلع میانوالی میں حضرت ... محمد عبداللہ صاحب مدظلہٗ ناظم جمعیۃ علماء ... ضلع میانوالی نے تقریر کرتے ہوئے ... کہ بعض لوگ ملک میں علیحدگی پسندی کے ... جذبات پیدا کر رہے ہیں۔ نصاب اور اوقاف ... علیحدگی اور محرم وغیرہ کے جلوسوں کی آزادی ... کے مطالبات کر کے ان لوگوں نے ملک میں ... ٹینشن پیدا کر دی ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ ... سکولوں اور کالجوں کی تمام کلاسوں میں دینیات ... کا نصاب ایک ہی رہے اور اس میں خلفاء ... راشدین کے مقدس سوانح ضرور شامل ہوں۔ ... دنیا کی غیر مسلم شخصیتوں کے تذکرے ... نصاب تعلیم میں گوارا ہو سکتے ہیں تو صحابہ کرامؓ ... مقدس شخصیات کو کیوں نہیں برداشت ... جا سکتا۔

آپ نے فرمایا کہ شیعہ حضرات کی بے ... اعتدالیوں کی وجہ سے ملک میں خارجیت ... نے جنم لیا ہے اور یارانِ رسولؐ کی طرح اب ... اہل بیت رسولؐ کا ناموس بھی خطرے میں ہے ... آپ نے تمام فرقوں کے رہنماؤں سے اپیل کی ... اپنے انداز تبلیغ میں اعتدال پیدا کریں۔ اجلاس ... میں مطالبہ کیا گیا کہ نصاب اور اوقاف ... میں علیحدگی کے رجحان کو ختم کیا جائے اور مذہبی ... رسومات کو عبادت گاہوں کے دائرے میں ... محدود کیا جائے۔

(سید محمود حسن منصور ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھکر)

... اصحاب ۲۸ اکتوبر کو جمعیۃ علماء اسلام ... اصحاب تحصیل بھکر کا ماہانہ اجلاس ہوا، ... صدارت صوفی محمد علی صاحب امیر مقامی ... نے فرمائی۔ مولوی نذیر احمد صاحب نے ... تحریک اور جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات پر ... روشنی ڈالی۔ (ناظم رانا عبدالمجید)

... ہٹرہ۔ جمعیۃ علماء اسلام ہٹرہ شہر کی ... مجلس شوریٰ نے اپنے ایک اجتماع میں منظور کردہ ... قراردادوں میں حاجی یار محمد صاحب نائب ... جمعیۃ مقامی کی وفات پر اظہار تعزیت ... اور دعائے مغفرت کی۔

ایک قرارداد میں حکومت سے خلفائے ... راشدین کے باب کو نصاب میں شامل کرنے ... کا مطالبہ کیا۔ (عبدالرزاق شاہ امیر ضلع)

نانڈلیانوالہ۔ نانڈلیانوالہ میں مجاہد ... ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے غلہ منڈی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام وہ واحد جماعت ہے۔ جو اسلام اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی مکمل کوششیں کر رہی ہے آپ نے فرمایا کہ ہم پاکستان میں عائلی قوانین کو ہرگز نہیں چلنے دیں گے۔ اور ایک وقت انشاء اللہ آئے گا کہ پاکستان میں قرآن و حدیث کے مطابق مکمل قوانین کا نفاذ ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ حکومت پاکستان کو امریکہ کے بدنام ادارہ سی، آئی، اے اور ایسے تمام جاسوسی اداروں پر کڑی نگرانی کرنی چاہیئے جن سے ملک کی بقا کو سخت خطرہ لاحق ہے آپ نے فرمایا کہ پاکستان میں جماعت اسلامی ہی ایسی جماعت ہے جو مصر اور صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈا کر رہی ہے۔

(محمد افضل طاہر نانڈلیانوالہ)

موسیٰ خیل۔ جمعیۃ علماء اسلام موسیٰ خیل نے شیر خاں چیئرمین یونین کونسل کی اس حرکت پر کہ جو اس نے جلسہ سیرت النبی کے اشتہار کو مسجد کی دیوار سے اکھاڑ کر غسل خانہ میں پھینک دیا سخت غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ اشتہار پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھا ہوا تھا۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ چیئرمین موسیٰ خیل کے خلاف کارروائی کی جائے

(نور محمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ موسیٰ خیل)

سبھیا۔ ۲۰ اکتوبر کو سبھیا میں یک روزہ اجتماع ہوا۔ حضرت مولانا شفیق الرحمان صاحب درخواستی نے خطاب فرمایا اور صحابہ کرام کی فضیلت بیان کی۔ بعد نماز جمعہ مولانا عبدالکریم صاحب نے نظریہ پاکستان پر تقریر کی۔ جس میں علماء دیوبند کی قربانیوں کو ثابت فرمایا۔ قراردادیں پاس ہوئیں۔ جن میں مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں ہنگامی حالات ختم کئے جائیں۔ عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔ علماء کرام پر سے پابندیوں کو ختم کیا جائے

بستی درخواست (خانپور) ۱۷ اکتوبر بروز منگل بستی درخواست میں یک روزہ اجتماع ہوا جس میں مولانا شفیق الرحمان صاحب درخواستی نے اجتماع سے خطاب فرمایا۔

شام کو مولانا محمد عمر صاحب نے خطاب فرمایا اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں

(۱) ملک میں عائلی قوانین منسوخ کر کے کتاب و سنت کا آئین نافذ کیا جائے۔

(۲) ادارہ اسلامی تحقیقات کے عہدداروں کو ختم کر کے علماء کرام کو اس ادارہ کا سرپرست مقرر کیا جائے

(۳) علماء کرام اور تمام سیاستدانوں پر پابندیوں کو ختم کیا جائے۔

بستی ڈھیراں ۱۱ اکتوبر زیر صدارت مولوی غلام رسول صاحب سرائے بستی ڈھیراں تحصیل خان پور میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام اجتماع ہوا۔ جس میں مولانا محمد عمر صاحب

## احباب توجہ فرمائیں!

جانشین شیخ التفسیر نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام (مغربی پاکستان)

### حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب انور کا ارشاد گرامی

قطب عالم حضرت قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کو جمعیۃ علماء اسلام سے جو قلبی تعلق تھا وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ کی مالیات کا دار و مدار حضرتؒ کی توجہات پر تھا

اس لئے

میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے دوستوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے صدقات، زکوٰۃ اور عطیات سے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی اتنی امداد کریں کہ وہ مالی کمی کی وجہ سے کفر و الحاد اور بے دینی کے مقابلہ میں کمزوری محسوس نہ کرے — اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دینگے — انشاء اللہ تعالیٰ۔ فقط

محمد عبید اللہ انور امیر انجمن خدام الدین لاہور

## گوشوارہ ماہانہ آمد و خرچ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

بابت ماہ اگست، ستمبر، اکتوبر ۱۹۶۷ء

| ماہ | آمد | خرچ | بقایا/خسارہ |
|---|---|---|---|
| اگست ۶۷ء | ۴۹۴/۵۵ | ۱۷۲۶/۸۷ | ۱۲۳۲/۳۲ خسارہ |
| ستمبر ″ | ۵۶۶/۱۳ | ۱۶۶۷/۳۶ | ۱۱۰۱/۲۳ ″ |
| اکتوبر ″ | ۴۳۸/۸۲ | ۱۳۵۴/۸۳ | ۹۱۶/۰۱ ″ |
|  | ۱۴۹۹/۵۰ | ۴۷۴۹/۰۶ | ۳۲۴۹/۵۶ ″ |

تین ماہ کی کل آمدنی ———— ۱۴۹۹—۵۰

″ ″ کا کل خرچ ———— ۴۷۴۹—۰۶

″ ″ ″ خسارہ ———— ۳۲۴۹—۵۶

نوٹ:۔ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے اخراجات کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے

—— کمالی ——

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل — لاہور

رقوم بینک کی معرفت بصورت چیک یا ڈرافٹ نہ بھیجی جائیں بلکہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی بھیجئے

ساہیوال۔ مولانا عبدالکریم صاحب ترنڈہ مولویاں نے تقریریں فرمائیں۔ (عبدالصبور)

**مطالبہ** ۔ تمام اہلسنت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ بغیر تکبیر ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے۔ لیکن افسوس کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے سربراہ نے کھلے الفاظ میں شائع کر دیا ہے کہ بغیر تکبیر کے ذبیحہ جائز ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کو اس ادارہ سے برطرف کیا جائے۔

(محمد سیف اللہ ہزاروی حال باہنڈک ضلع کیمبلپور)

## تنظیم جمعیۃ علماء اسلام محکمہ حبیب گنج

حبیب گنج ٹاؤن کے اسلامیہ مدرسہ امید نگر میں محکمہ حبیب گنج کے علماء کرام اور دیندار حضرات کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں چند اہم تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔ ان تجاویز میں پاکستان سے خلاف شریعت کارروائی، قادیانی، عیسائی مشنری۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر اخلاق سوز افعال کو بند کرنے کے لئے حکومت سے پرزور اپیل کی گئی۔ نیز ایک تجویز میں باتفاق رائے حسب ذیل حضرات سمیت حبیب گنج محکمہ جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔

(۱) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ساکن ہلے در پوسٹ نقیر آباد۔ سرپرست۔

(۲) حضرت مولانا مقدس علی صاحب سرپرست ۲

(۳) حضرت مولانا عبدالمومن صاحب ساکن بوبلان گاؤں کلبار بہاگنہ ــــ امیر

(۴) حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب ساکن گلی کاٹو نائب امیر

(۵) حضرت مولانا شرف الدین صاحب ساکن نرڈکی۔ ڈاک خانہ چھیت ٹو ناظم اعلیٰ۔

(۶) حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب باہول نائب ناظم

(۷) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب ساکن ڈیگل باغ "

(۸) حضرت مولانا شیخ عبدالرحمٰن صاحب ساکن دھولیا ڈاک خانہ خاگا اوبلا۔ خازن

(۹) حضرت مولانا مخلص الرحمٰن صاحب ساکن رائند۔ رکن

چند اراکین سمیت مجلس شوریٰ کی بھی تنظیم ہوئی

راولپنڈی۔ ۲۶ اکتوبر بروز جمعرات جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر میں ضلع جہلم۔ گجرات ضلع کیمبل پور اور ضلع راولپنڈی کے علماء دین اور نمائندگان کا اجتماع ہوا۔ ۸۰ علماء و مندوبین کا یہ اجلاس صبح دس بجے زیر صدارت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شروع ہوا قاری حبیب الرحمٰن صاحب ،بینہ مسجد راجہ بازار نے تلاوت قرآن سے آغاز فرمایا۔ پھر صدر اجلاس نے ایک گھنٹہ خطاب کیا اس کے بعد باتفاق مندرجہ ذیل ڈویژنل جمعیۃ علما اسلام راولپنڈی کا انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

نائب امیر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

ناظم اعلیٰ۔ مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی

ناظم ۔ مولانا عبداللطیف صاحب جہلم

نائب امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بہبودی چھچھ ضلع کیمبلپور اور حضرت مولانا حافظ ریاض احمد صاحب اشرفی خانن منتخب ہوئے۔ مودودی فتنہ باب خلافت راشدہ اور غیر اسلامی تہذیب نیز اسلامی آئین کے بارہ میں متفقہ طور پر قراردادیں پاس ہوئیں۔ ایک بجے اجلاس دعا پر برخاست ہوا

# گذارش

ترجمان اسلام کی مستقل خریداریوں میں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہی ادارہ کو اس قابل بنا سکتا ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ اخبار کا موجودہ معیار برقرار رکھ سکے بلکہ اسے اور زیادہ بہتر و بلند کر سکے۔

موجودہ حالات میں اخبار کو اس معیار پر شائع کرنے کا مطلب فی اشاعت ایک سو پچیس روپے ۱۲۵/۰ کا خسارہ ہے۔ یہ خسارہ حلقہ خریداران کے وسیع ہونے سے ہی پورا کیا جا سکتا ہے۔

ایجنسیوں کا بھی فرض ہے کہ جن کے ذمہ پچھلے بقایا جات ہیں وہ انہیں جلد از جلد ادا کر دیں اور زمانہ بل کی ادائیگی ماہانہ بلاتاخیر کرتے رہیں ورنہ ان کا اب تغافل اختیار کرنا، اخبار کو موجودہ معیار اور صفحات پر برقرار نہیں رہنے دے گا اور وہ عنداللہ اور عندالناس اس کے ذمہ دار قرار پائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی ہر شاخ اور ہر حلقہ کے ارکان و کارکنان اگر ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت کو ایک اہم فرض کی حیثیت سے اپنی سرگرمیوں کا محور بنا لیں تو نہ صرف یہ کہ خسارہ باقی نہیں رہے گا۔ بلکہ اخبار موجودہ معیار سے بلند اور زیادہ صفحات پر شائع ہونے کی پوزیشن میں آ جائے گا۔

نیاز مند:۔ ناظم ترجمان اسلام لاہور





## قبول اسلام

جامع مسجد فیض گنج منڈی راولپنڈی میں گذشتہ جمعہ کو مولانا قاری محمد شریف تصوری کے ہاتھ پر ایک عیسائی کنبہ برضا و رغبت مشرف بہ اسلام ہوا۔ اسلامی نام شیخ محمد ابراہیم مسرت اور پروین اختر رکھے گئے۔ اس موقعہ پر حاضرین نے اس کنبہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی اور مختلف تحائف اور نقدی پیش کی۔ (قاری عبدالرزاق خطیب جامع فیض راولپنڈی رکن جمعیۃ)

**تبدیلی پتہ:** ۔ میں لاہور سے اب اپنے گھر واپس چلا گیا ہوں آئندہ مجھ سے خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جائے۔

منظور احمد شاہ معرفت حافظ عبدالرشید صاحب سائیکل ورکس چوک بخاری۔ کہروڑ پکا۔ ملتان

...کو سر نہیں چڑھنے دیا، اور اسرائیل کو خلیج عقبہ ... ہو کر طاروک ٹوک جنوبی عرب کے ساحل تک پہنچ جانے ... اپنی طاقت کا بیشتر حصہ ساحل عقبہ سے غازہ تک ... سینا میں جھونک دینا پڑا۔

مصر نے بلاشبہ شدید نقصان اٹھایا۔ صحرائے سینا سے ... ہٹنا پڑا۔ لیکن اس کے نتیجے میں مغربی سامراج کی ... کہ اس علاقہ میں اسرائیل کو برطانیہ کی جانشین ... بنا دیا جائے۔ قطعی فیل ہو گئی ہے، اور پورا مشرق وسطیٰ ... خطرناک چال کی زد سے بچ گیا۔

## [سامر]اجیوں کا ایک اور خطرناک حربہ

جنگ کے بعد ایک اور حربہ مصر و ناصر کو مات دینے ... مغربی سامراج نے استعمال کیا۔ وسیع ترین پروپیگنڈا ... ذریعہ کوشش کی گئی کہ عربوں کو شدید احساس شکست خوردگی ... مبتلا کر دیا جائے۔ اسرائیل کی جارحیت سے پیدا شدہ ... نقصانات و ناکامی کا ذمہ دار صدر ناصر کو ٹھہرایا جائے۔ ... [سام]راج عربوں کو بھی ان سے متنفر کر دیا جائے اور عالم ... [اسلا]م کو بھی بیزار بنا دیا جائے تاکہ جنگ کے بعد ایک طرف ... ذہنی مرعوبیت اور سیاسی انتشار کا شکار بن کر آئندہ ... [ک]رنے کے قابل نہ رہیں۔ دوسری طرف دنیائے اسلام ... [عرب]وں کے کاز سے ہمدردانہ دلچسپی نہ رہے۔ اور یہ صورت ... دیکھ کر ایشیا و افریقہ کی دوسری قومیں بھی عربوں کے ... [مط]البات کی حمایت سے ہاتھ اٹھا لیں۔ اگر یہ صورت حال ... [پید]ا ہو جاتی ہے تو برطانیہ کے لئے جنوبی عرب سے نکلنے کی ... ضرورت ہی باقی نہیں رہے گی۔ چنانچہ اسی توقع پر عرب ... [اسرائ]یل جنگ کے فوراً بعد برطانوی حکومت نے ایک بیان ... یہ کہہ دیا تھا کہ وہ جنوبی عرب سے اپنی فوجیں ہٹا لینے ... [کے ا]علان پر اب نظرثانی کرے گی۔

## [سامر]اجیوں کی ناکامی

لیکن سامراجیوں کا یہ حربہ بھی ان کے حسب دلخواہ کامیاب ... [نہ ہو]ا۔ صدر ناصر کی مقبولیت و اثر میں کوئی کمی نہیں آئی، ... اتحاد نے عملی شکل اختیار کرنا شروع کر دی۔ جنوبی عرب ... [حری]ت پسندوں کی سرگرمیاں پہلے سے بھی زیادہ شدت ... [اختیا]ر کر گئیں۔ وہ صدر ناصر زندہ باد کے نعروں کے ساتھ ... جنوبی عرب پر قابض ہوتے چلے گئے۔ برطانیہ کی ... [چھا]ؤنیوں کو تاخت و تاراج کرنے لگے۔ اور حال میں ... [کے] ہاتھوں اسرائیل کی بحری طاقت کے تباہ ہو جانے ... ثابت کر دیا کہ مصر و صدر ناصر مغربی سامراج کا مقابلہ ... [کی ط]اقت و جرأت اب بھی رکھتے ہیں۔

## [جنوبی] عرب کو آزادی دینے پر
## [برطانی]ہ کا مجبور ہو جانا

[چن]انچہ برطانیہ کے سیاستدانوں نے اب اسی میں اپنی بہتری ... [سمجھی] ہے کہ اسرائیل کو اپنا جانشین بنانے کی خام خیالانہ ... [سکیم]، عربوں کو باہم لڑانے کی بے سود کارروائیوں اور ... [کے ب]القابل دوسری عرب قیادت کو نشوونما دینے کی لاحاصل

## ضروری اعلان

جلسوں، اجتماعات و دیگر اطلاعات وغیرہ کی اشاعت کے لئے جو ایک کالم کی ۵ سطروں سے زیادہ نہ ہوں پانچ روپے پیشگی آنا ضروری ہے۔

پتہ:- ناظم ترجمان اسلام، چوک رنگ محل لاہور

## انتخاب بہاولپور ڈویژن

بہاولنگر، بہاولپور اور ضلع رحیم یار خاں کے نمائندگان بمقام مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور میں مورخہ ۲۱ رجب کو جمع ہوئے جس کی صدارت مولانا سراج احمد صاحب نے فرمائی۔ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے خطاب فرمایا۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر- مولانا سراج احمد صاحب دین پوری۔ نائب امیر اول- مولانا محمد شریف صاحب مچن آباد۔ نائب امیر ۲- مولانا دوست محمد صاحب درانی۔ ناظم اعلیٰ- امیر صاحب بعد میں مقرر کرینگے۔ نائب ناظم مولانا شریف اللہ صاحب بستی مولویاں۔ نائب ناظم۔ محمد یوسف صاحب ہارون آباد۔

دو قراردادیں منظور ہوئیں جن میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ کو ایسے لوگوں سے پاک کیا جائے جو دین میں تحریف کی جسارت کر رہے ہیں۔
(فداء الرحمٰن درخواستی)

---

تدبیروں کے بجائے جلد سے جلد جنوبی عرب کا علاقہ خالی کر کے حریت پسندوں کے حوالے کر دیا جائے۔

برطانیہ کا موجودہ اعلان اس کی ان مجبوریوں کا ہی آئینہ دار ہے چنانچہ جنوبی عرب کی یہ آزادی صدر ناصر کی مخالف سامراج کوششوں کی یہ ایک اور بڑی و نمایاں کامیابی ہے۔

## خلیج فارس میں برطانوی طاقت کا اجتماع

لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ برطانوی فوجیں جنوبی عرب خالی کر کے اب خلیج فارس کے عرب ساحلی علاقوں میں جمع ہو رہی ہیں۔ مسقط سے لے کر جہاں جنوبی عرب کی سرحد ختم ہوتی ہے، قطر تک کا علاقہ جن شیوخ کے قبضہ میں ہے۔ وہ سب ابھی تک برطانیہ کے زیر تحفظ ہیں۔ اس لئے ابھی عرب سرزمین کے ان ساحلی علاقوں کی آزادی کی شدید جدوجہد کا مرحلہ باقی ہے اور جب تک انگریز یہاں سے بھی نہیں نکل جاتا۔ اس وقت تک مشرق وسطیٰ و عرب دنیا کو اس کی ریشہ دوانیوں سے نجات نہیں مل سکیگی

بہرحال عرب اسرائیل جنگ کے بعد جنوبی عرب سے برطانیہ کا اتنی جلد دستبردار ہو کر چلے جانے کا اعلان اس حقیقت کی صاف نشاندہی کر رہا ہے کہ اسرائیل کی جارحیت سے وابستہ سامراجی امیدیں پوری نہیں ہو سکیں، ناصر کے اثر و رسوخ کو توڑا نہیں جا سکا اور عربوں کے جذبہ حریت کا خاتمہ ممکن نہ ہوا۔ عرب دنیا کا مستقبل اب بھی روشن اور حوصلہ افزا ہے جس کے ساتھ پورے عالم اسلام کی قسمت وابستہ ہے۔

عجب کیا ہے یہ بیڑا غرق ہو کر پھر ابھر آئے
کہ ہم نے انقلاب چرخ گردوں یوں بھی دیکھے ہیں (کمال)

## بقیہ:- مفتی محمود صاحب کے بیانات

کتاب "خلافت و ملوکیت" لکھ کر مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے ہیں اور رافضی گروہ کی تائید کی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر خیانت اور اقربا پروری کے الزامات لگا کر اس نے مسلمانوں کے دلوں میں اپنے خلاف جذبہ نفرت پیدا کیا ہے۔ صحابہ دشمنی میں ان کا پیشوا اخوان کا سرغنہ قطب تھا۔ جس نے العدالۃ الاجتماعیہ فی الاسلام نامی کتاب لکھ کر اپنے دشمن صحابہ ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ "حضرت عثمان کے قاتل حضرت عثمان سے بھی زیادہ قرآن کی روح کے قریب تھے۔ یہ ایک بدقسمتی تھی کہ حضرت عثمان کو مسلمانوں کا خلیفہ بنا دیا گیا۔ حضرت عثمان مروان کے ہاتھ میں کھلونا تھے۔ جس طرح وہ چاہتا تھا ان کو پھیر لیتا تھا۔" معاذاللہ

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ "جمال عبدالناصر کا ایک عظیم کارنامہ یہ بھی ہے کہ اس نے دشمن صحابہ افراد سے انتقام لیا اور امید ہے کہ قیامت کے دن حضرت عثمانؓ اس کی شفاعت کریں گے"۔

## قراردادیں

مندرجہ ذیل قراردادیں مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر نے پیش کیں۔ جن کی ہزاروں مسلمانوں نے ہاتھ اٹھا کر پرجوش نعروں سے تائید کی۔

(۱) ہنگامی حالات جلد از جلد ختم کئے جائیں

(۲) ادارہ تحقیقات اسلامیہ کو فضل الرحمان جیسے ملحدوں سے پاک کر کے یہ ادارہ علماء کے سپرد کیا جائے

(۳) حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف اس قسم کی تحریروں اور تقریروں پر پابندی عائد کی جائے۔

(۴) جمال عبدالناصر اور دیگر قائدین عرب کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والوں کی زبان و قلم بند کی جائے۔

(۵) صوبائی وزیر داخلہ نے جو بیان دیا ہے کہ "اگر زنا رضامندی طرفین سے ہو تو یہ جرم نہ سمجھا جائے"۔ ہم اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔

(۶) مدرسہ عربیہ قاسم العلوم گھوٹکی کے قریب جو نیا سینما بنایا گیا ہے۔ اسے جلد از جلد بند کیا جائے یا دور منتقل کر دیا جائے۔

(۷) ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے ماہانہ رسالہ فکر و نظر میں جس مکتوب نگار نے ملک کے مقتدر گروہ علماء دین کے خلاف نفرت انگیز مشورہ دیا ہے۔ اس سے اور رسالہ کے ایڈیٹر سے ایکشن لیا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکھر)

سالانہ چندہ ۱۲/۰ روپے ششماہی ۶/۵۰ سہ ماہی ۳/۷۵

ایجنسیوں کو کمیشن ——— بیس فیصد

زر ضمانت فی پرچہ ——— ۲/۰۰ روپے

چندے اور بلوں کی ادائیگی، ترسیل مضامین اور جملہ خط و کتابت صرف پتہ ذیل پر کی جائے۔

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام (برائے ترجمان اسلام) چوک رنگ محل لاہور

(جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے)

ایڈیٹر انچارج ——— احمد حسین کمال

ان کا سوشلزم پر مبنی نظام" بھی اپنے لئے راستہ نکال سکے گا؟ عقل و دانش سے عاری و مفلس شخص ہی اس "اجتماع ضدات" کی کامیابی کی خوش فہمی میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ ورنہ حکومت وقت پر مجرد نکتہ چینی کے سوا تحریک جمہوریت کا یہ قافلہ باہم مل کر ایک قدم بھی آگے چلنے کی پوزیشن میں نظر نہیں آتا۔

مختلف عناصر کو باہم جوڑے رکھنے والی صرف ایک ہی چیز ہے، اور وہ اسلام ہے۔ اسے تحریک جمہوریت کے نکات سے پہلے مرحلے پر ہی باہر نکال پھینکا ہے۔

## اعراض و عدم تدبر

افسوس کہ زمانہ کے تغیر پذیر اثرات اور ملک کی موجودہ تبدیلیوں سے پیدا شدہ حالات نے بھی ان کے انداز فکر میں تغیر پیدا نہیں کیا۔ ان گروہوں نے اپنے ماضی کے مفادات کو ہی اپنے تحریکی گٹھ جوڑ کی اساس بنایا ہے۔

نہ انہوں نے عوام کے دینی مطالبات کا لحاظ کیا، نہ ان کی اقتصادی و معاشی بدحالی کو نظر میں رکھا۔ نہ ان اجتماعی رجحانات کو سمجھنے کی کوشش کی جو نئے تبدیل شدہ حالات کے ردعمل نے پیدا کئے ہیں اور یہ سمجھ لیا ہے کہ موجودہ حکومت کے غلط طرز عمل سے عوام میں جو بے دلی پھیلی ہوئی ہے وہ برطانوی طرز کے پارلیمانی نظام کی بحالی کے لئے ایک سازگار موقع ہے جس کے سایہ میں ماضی کی طرح آئندہ بھی وہ سیاسی تعیش کی مجلسیں آراستہ کر سکیں گے۔

سوچنے کی بات ہے کہ جو تحریک سرے سے اسلام کو پس پشت ڈال دیتی ہے۔ جس اسلام کے نام سے پاکستان کا قیام عمل میں آیا، اور جو ابھی تک پاکستان کے وجود کا ضامن ہے۔ نیز جس تحریک میں ملک کے نوے فیصد عوام کی معاشی، اقتصادی اور معاشرتی مشکلات سے آنکھیں بند کر لی گئی ہیں، اور جو اس برطانوی پارلیمانی نظام کو پاکستان میں بحال کرانے کی مہم چلانا چاہتی ہے۔ جس کے لئے مفکر پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا۔

"دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب"

کیا وہ تحریک کامیاب ہو سکتی ہے؟ عوام کے بنیادی حقوق اور ان کی سیاسی آزادیاں بحال کرا سکتی ہے۔ ملک میں ایسا انقلاب لا سکتی ہے جس سے اسلامی نظام پر مبنی حقیقی جمہوریت کا قیام ممکن ہو سکے؟ اور کیا وہ کامیاب ہو کر اسلام اور عوامی حقوق و شہری آزادیوں کو بروئے کار آنے دے سکتی ہے؟

حقیقت تو یہ ہے کہ تحریک جمہوریت کے نام پر مخالف جماعتوں نے اپنے اشتراک کی جو اساس پیش کی ہے اسے دیکھتے ہوئے یقین کے ساتھ یہ پیشین گوئی کی جا سکتی ہے کہ ان کی ساری دوڑ دھوپ حکومت پر لفظی نکتہ چینی سے ایک قدم آگے نہیں جائے گی اور ان کی تمام کوششوں کا مقصود آئندہ انتخابات میں رائے عامہ کو اپنے حق میں استعمال کرنے کی راہ ہموار کرنے سے زیادہ کچھ نہیں۔

حزب اقتدار کی مایوس کن روش اور مخالف جماعتوں کے خود غرضانہ طرز عمل نے پاکستان کے عوام اور مسلمانوں کو دوگونہ مشکل میں مبتلا کر دیا ہے — پہلا ملکی استحکام کے نام پر انہیں اپنے ساتھ وابستہ رکھنا چاہتا ہے اور دوسرا جمہوریت کی خوش نما امید دلا کر انہیں اپنی طرف مائل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن عوام اور مسلمانوں کے لئے وہ صحیح راہ عمل کیا ہو سکتی ہے، جو انہیں ان کے دین سے بھی وابستہ رکھے اور ان کے شہری و جمہوری حقوق بھی انہیں دلا سکے۔ اس پر ہم انشاء اللہ کسی آئندہ صحبت میں مفصل گفتگو کریں گے۔

---

# خواتین کا کالم

## حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شمار ان خواتین میں ہوتا ہے جو شروع میں مسلمان ہوئیں۔ آپ کا اصلی نام نسیبہ تھا۔ مگر عرب کے رواج کے مطابق نام کے مقابلہ میں کنیت زیادہ مشہور تھی۔ آپ کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا۔

حضرت ام عمارہؓ جنگ احد میں شریک تھیں اور اس جنگ میں آپ نے بہت خدمات سرانجام دیں۔ آپ پانی کا مشکیزہ بھر کر میدان جنگ میں پھرتیں۔ اور اگر کوئی زخمی مسلمان مل جاتا تو اسے پانی پلاتیں اور کپڑا نکال کر جلاتیں اور زخمی کے زخم میں بھر دیتیں۔

حضرت ام عمارہؓ کو اس جنگ میں بارہ زخم آئے تھے۔ جن میں ایک زخم بہت گہرا تھا۔ جو اس وقت آیا۔ جب کفار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پے در پے وار کر رہے تھے۔ اور ابن قمیہ نے حضورؐ پر تلوار کا وار کیا۔ جس سے خود کے دو حلقے رخسار مبارک میں دھنس گئے اور خون بہنے لگا۔ جب ام عمارہؓ نے دیکھا تو بے تابی سے ابن قمیہ پر حملہ کر دیا۔ چونکہ ابن قمیہ زرہ پہنے ہوئے تھا اس لئے اس حملہ کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔

ابن قمیہ نے جوابی حملہ میں تلوار ماری۔ جس سے آپ کے کندھے پر گہرا زخم آیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے زخم پر پٹی بندھوائی۔ ام عمارہؓ نے اس وقت خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرمایئے۔ کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ نے دعا فرمائی تو اس کے بعد ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ "دنیا کی کسی مصیبت کی بھی اب مجھے کوئی پرواہ نہیں"۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس لڑائی میں شریک تھے اور سخت زخمی ہوئے۔ ان کے بائیں بازو سے خون رکتا ہی نہ تھا آپؓ نے اپنے بیٹے کے پٹی کی اور کہا کہ "جاؤ بیٹا کافروں سے مقابلہ کرو"۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ:-

"اے ام عمارہ تم میں جتنی طاقت ہے، اور کسی میں کہاں ہے"۔

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوران خلافت مال غنیمت میں قیمتی کپڑے بھی آئے تو ان میں ایک بیش قیمت دوپٹہ بھی تھا۔ اس کے متعلق جب آپ نے رائے لی تو کسی نے کہا کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی کو دے دیا جائے۔ اور بعض نے کہا کہ اسے (حضرت) علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی صاحبزادی (جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں) کو دیا جائے۔

لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں سب سے زیادہ (حضرت) ام عمارہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو اس کا حقدار سمجھتا ہوں۔ کیونکہ ان کے متعلق جنگ احد کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "میں جدھر دیکھتا ہوں ام عمارہ ہی لڑتی نظر آ رہی ہیں۔ اس لئے آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے وہ قیمتی دوپٹہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس بھیج دیا۔

---

# بچوں کا کالم

## حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کے بچپن کا ایک واقعہ

پیارے بچو! حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بچپن میں اپنے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ ایک بازار میں کھیل رہے تھے کہ ایک طرف سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ آتے دکھائی دیئے۔ حضرت عمرؓ کو دیکھتے ہی سب بچے بھاگ کھڑے ہوئے لیکن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ حضرت عمرؓ جب ان کے قریب پہنچے تو دریافت فرمایا کہ اور سب بچے تو بھاگ گئے تم کیوں نہیں بھاگا۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جواب دیا کہ بازار اگر تنگ ہوتا تو میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوتا، اور آپ کے لئے راستہ چھوڑ دیتا۔ لیکن ایسا نہیں بلکہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گذرنے کے لئے بہت جگہ پڑی ہوئی ہے آپؓ بآسانی گذر سکتے ہیں اور میں نے کوئی قصور بھی نہیں کیا جس کی وجہ سے آپ کو دیکھ کر بھاگ جاتا۔

حضرت عمرؓ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ان جواب سے بہت خوش ہوئے اور ان کو شاباش دی۔

---

## اپیل

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس ضلع ساہیوال سا... سے تعلیم دین کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ مدرسہ میں قرآن پاک کے حفظ و ناظرہ، دینی کتب عربی فارسی کی ابتدائی تعلیم کا طریقہ پر کام جاری ہے۔ ۲۰ طلبہ بیرونی، ایک حافظ قاری، ایک مستند عالم، ایک باورچی شب و روز مصروف کار ہیں۔ پانچ چھ سو روپے ماہانہ خرچ ہے۔ مستقل کوئی آمدنی نہیں، مدرسہ تشنۂ تکمیل ہے۔ الحمدللہ کہ مدرسہ ہذا کو حضرت عبیداللہ انور صاحب کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔ لہٰذا مسلمانان پاکستان سے تعاون مدرسہ کی اپیل ہے۔

ترسیل زر کا پتہ

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس ضلع ساہیوال بنام ناظم مدرسہ نور حسین خطیب ملکہ ہانس

# حضرتِ علی اور حضرتِ معاویہ رضی اللہ عنہما

...میں کوئی شبہ نہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علیؓ اور حضرت
...دوسرے کے خلاف آمادہ بجنگ ہوئے تھے۔ لیکن اس
...ان کی تلواروں نے نہیں ان کے دلوں نے کیا۔ اور
...تھا۔ اس لیے کہ یہ حق و باطل کی لڑائی نہیں دو بھائیوں
...لڑائی تھی۔ چنانچہ جنگ و جدل اور قتل و خونریزی کے
...غصہ کی آگ کچھ ٹھنڈی ہوئی تو دونوں نے ایک دوسرے
...سنجیدہ ہو کر غور کرنا شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں جن روایات
...ہوئی کی ہے۔ اس سے یہ جھلکتا ہے۔ کہ غالباً سب سے
...حضرت معاویہؓ نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ حضرت علی کو ایک
...خط کا جواب حضرت علیؓ نے بھی متانت کے ساتھ دیا
...خط و کتابت کے بعد دونوں اس پر متفق ہوئے کہ۔
...میں تم سے لڑوں گا۔ اور نہ تم مجھ سے۔ شام اور
...مصر، معاویہؓ کے زیر اقتدار رہے گا۔ اور حجاز و عرب
...و ایران اور کوفہ و بصرہ، علیؓ کے زیر اقتدار"
...اس معاہدے پر دونوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور اپنی اپنی
...دستخط ثبت کیے۔ گویا اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی صلح و
...دستاویز مکمل کریں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے تاریخ کامل
...جلد سوم صـــ ۳۲۴ تاریخ اسلام ذہبی جلد اول صـــ ۲۵۶
...یہ صلح ۳۸ھ میں ہوئی تھی۔ اسکے بعد حضرت علی تقریباً
...تک زندہ رہے۔ لیکن ان ایام میں آپ نے نہ معاہدہ
...توڑا نہ ہی حضرت معاویہؓ کے خلاف کوئی اقدام کیا۔ اور نہ حضرت
...امیر المومنینؓ کے خلاف کوئی جارحانہ قدم اٹھایا۔ اور نہ کسی
...قسم کی شرانگیزی شروع کی۔

...اس صلح کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ تو صلح حدیبیہ کی طرح
...تھی۔ جیسے حضور اکرمؐ نے حدیبیہ کے موقع پر کفار قریش
...کی تھی۔ گویا ان کے نزدیک (نعوذ باللہ) معاویہ کافر تھے اور
...بے حقیقت ہے۔ بناوٹ نہیں کہ اس طرح کی باتیں
...وہ لوگ حضرت علیؓ کو نبی یا نبی کا مثل مانتے ہیں۔ اور معاذ اللہ
...معاویہؓ کو منافق اور کافر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حضرت علیؓ نے بار ہا
...تھا۔ اور نصیحت کی تھی۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ دار قطنی کے
...حوالے سے بیان فرماتے ہیں۔

...جنگ صفین کے بعد (یہی ابن سبا کے پیروکار) معاویہؓ کو
...کافر یا فاسق سمجھنے لگے تھے۔ حضرت علی نے سنا تو فرمایا
...میرا بھائی ہے۔ مجھ سے باغی ہو گیا ہے۔ کافر یا
...فاسق نہیں ہے۔"

(مکتوبات ۲/ ۵۴ بحوالہ دار قطنی)

...پھر تو پر مزید اصرار کے ساتھ فرمایا:-
...معاویہؓ کو برا نہ کہو۔ وہ جس وقت تمہارے
...درمیان سے اٹھ جائے گا۔ تو تم دیکھو گے کہ
...بہت سے سر تن سے جدا کر دیئے جائیں گے

(تاریخ الخلفاء ۱/ ۲۱۸ بحوالہ ابن عساکر)

برا کہنے والوں کی برائی بڑھتی گئی۔ وہ حضرت معاویہؓ کے مقتولین کو جہنمی کہنے لگے تھے۔ حضرت علی کے پاس یہ رپورٹ پہنچی تو آپ نے برجستہ فرمایا۔

"ہمارے اور معاویہؓ دونوں کے مقتولین جنتی ہیں۔ نہ کہ جہنمی (کنز العمال ۶/ ۸۷ مجمع الزوائد ۹/ ۳۵۷)

اور جب اس سے بھی کام نہیں چلا اور حضرت معاویہؓ کے بیدین اور فاسق سمجھنے والوں کا پروپیگنڈا بڑھتا ہی گیا۔ تو امیر المومنین علی مرتضیٰ نے ایک گشتی فرمان جاری کیا۔ جس میں تحریر تھا۔

"ہمارا اور ان (معاویہ) کا خدا ایک۔ ہمارا اور ان کا نبی ایک۔ ان کا ہمارا اسلام یکساں۔ اللہ و رسول کی تصدیق میں نہ ہم اپنے کو ان سے زیادہ کہتے ہیں۔ اور نہ وہ اپنے آپ کو ہم سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ معاملہ دونوں کا ایک ہی ہے۔ صرف خونِ عثمانؓ کے بارے میں ہم میں اور ان میں اختلاف ہوا۔ اور ہم اس سے بری ہیں۔

(نہج البلاغۃ ص ۱۲۵ کتب امامیہ)

لیکن اس فرمان کا بھی ان شیعوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ وہ پوری طرح حضرت علی کی نافرمانی پر اتر آئے۔ اور جب تک امیر المومنین، بحیات رہے۔ یہ ان کے احکام کی خلاف ورزی کرتے رہے چنانچہ ایک موقع پر حضرت علیؓ نے قسم کھا کر فرمایا۔

"خدا کی قسم! میں تمنا کرتا ہوں کہ کاش معاویہؓ مجھ سے تمہارا تبادلہ کر لیں۔ اور جس طرح اشرفیاں روپیوں سے بدلی جاتی ہیں۔ مجھ سے دس آدمی تم میں سے لے لیں اور اپنا ایک آدمی مجھے دیدیں"

(نہج البلاغۃ ۱/ ۳۰۲)

یہ تو آپ پڑھتے ہی آئے ہیں۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی زندگی میں ہی حضرت معاویہؓ سے صلح و صفائی کر لی تھی۔ چنانچہ جب وقت آخر قریب ہوا۔ تو آپ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی وصیت فرمائی۔

"بیٹا! معاویہ کی امارت قبول کرنے سے کراہت مت کرنا۔ (البدایہ ۸/ ۱۳۱)

حضرت معاویہ کو بھی حضرت علی کی بزرگی، برتری اور امامت و خلافت سے کوئی اختلاف یا عناد نہ تھا۔ وہ پوری طرح بیعت کے لیے تیار تھے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ:-

علی قاتلانِ عثمان کو ہمارے حوالہ کر دیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ یا وہ خود قصاص لے لیں۔ تو ہم سب سے پہلے ان کی بیعت کریں گے۔

(دینوری ۱/ ۱۹۱)

حضرت معاویہ کے اس سادہ اور بے لوث مطالبہ کو سن کر بعض مخلصین نے حضرت علی سے عرض کی۔ آپ قاتلوں کو کیوں نہیں سزا دیتے۔ تاکہ معاویہ کا عذر ختم ہو جائے۔ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا۔

"میں اس معاملہ کی نزاکت سے بے خبر نہیں ہوں۔ لیکن قاتلین کے سزا دینے کی طاقت کہاں سے لاؤں۔ یہ سب تمہارے درمیان موجود ہیں۔ اور جو کچھ چاہتے ہیں۔ تم سے کرا لیتے ہیں۔ کیا ان سے انتقام لینے کی ہمت ہے۔

(نہج البلاغۃ ۲/ ۱۲۰)

اس سے روایت سے حضرت علیؓ کی پوزیشن بہت صاف ہو جاتی ہے۔ آپ کی بے بسی اور مجبوری کا اظہار ہو جاتا ہے۔ آخر جنگ چھڑی اور صفین کے میدان میں بقول ابو مخنف کشتوں کے پشتے لگے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی لڑائی لوہے کی تلوار سے نہیں اخلاص کی تلوار سے ہوئی تھی۔ جبھی تو ایک عیسائی بادشاہ کے خط کے جواب میں حضرت معاویہؓ نے لکھا تھا۔

"مجھے تیرا وہ خط ملا۔ جس میں تو نے مجھے اپنے پاس بلایا۔ اور میرے بھائی (علی مرتضیٰ) کے خلاف میری حمایت کا وعدہ کیا ہے۔ تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ میں اپنے ساتھی کے ہمراہ تیرے خلاف جنگ کرنے کو تیار ہوں، اور اگر علی ابن طالب تیرے مقابلہ میں فوج لے کر نکلیں گے۔ تو میں اپنی فوج کے پہلے دستے میں لڑوں گا۔ اور تجھے زمین سے جڑ کی طرح نیست و نابود کر کے پھینک دونگا۔ (البدایہ)

جنگ سے چھڑی ہوئی تھی اور حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ اپنے اپنے لشکر کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ کہ اسی دوران ایک مرتبہ حضرت علیؓ سامنے آ گئے۔ اور امیر معاویہؓ کے ایک تیر انداز نے کمان سنبھالی۔ معاویہ بیچ میں آ گئے۔ اس نے کہا یہ کیا، بولے۔ علیؓ کا قتل مجھے منظور نہیں۔ اس نے کہا۔ وہ میرے دشمن ہیں۔ اور اس وقت میری زد پر ہیں۔ فرمایا۔ ہونے دو۔ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ (البدایہ)

جہاں سے میدانِ جنگ میں خلوص و محبت کا یہ مظاہرہ ہو رہا ہو۔ وہاں بھی کشتے پشتے لگ جائیں۔ تو تعجب ہی ہے۔ یہ لوگ تو کافروں کے لیے سخت تھے اور مومنوں کے لیے نرم اشدآء علی الکفار رحمآء بینہم۔

اختتام جنگ کے بعد جب دونوں اپنے اپنے مستقر پر پہنچ گئے تو ایک دن کسی نے امیر معاویہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ یہ مسئلہ جا کر علیؓ سے پوچھو۔ اس نے کہا مجھے تو آپ کا جواب پسند ہے۔ معاویہؓ غضبناک ہو کر بولے۔

"کیا تو ان کو ناپسند کرتا ہے۔ جنہیں رسول اللہ نے علم سے بھر دیا ہے۔

(ریاض النضرۃ ۲/ ۱۹۵)

ایک مرتبہ کسی نے ایسی بات کہی جس سے حضرت علی کی طرف سے نفرت کا اظہار ہوتا تھا۔ معاویہ نے سنتے ہی فرمایا" کیا تو ان سے نفرت کرتا ہے۔ جن کے متعلق رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ علی میرے لیے ایسے ہیں جیسے موسیٰؑ ہارونؑ کے لیے۔ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ فرماتے ہوئے اسے دربار سے نکلوا دیا۔ اور منشی کو حکم دیا۔ کہ وظیفہ خواروں کے دفتر سے اس کا نام کاٹ دے

(استیعاب ۳/ ۵۴)

WEEKLY REGD.L. No 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price 25 paisse

جلد ۱۰ شمار

بزرگانِ دین کے فرمودات

# ذکر و فکر

## قطب دوراں حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح

(ایک بار مجلس میں یہ ذکر آیا۔ کہ سلاطین بیت المال میں بے جا اسراف کر ڈالتے تھے۔) فرمایا۔

کہ ہارون رشید عالم تھا۔ اور حضرت سفیان ثوری کا شاگرد جب تخت پر بیٹھا۔ تو علماء صلحاء پر بہت کچھ خرچ کیا۔ حضرت سفیانؒ اس کے پاس تشریف نہ لے گئے۔ ہارون رشید نے ایک عریضہ لکھا کہ میں نے علماء صلحاء پر زر کثیر صرف کیا مگر حضرت تشریف نہ لائے۔ اگر تکلیف فرماتے تو بندہ کی عزت افزائی کا سبب تھا۔ قاصد عریضۂ سلطانی لے کر حضرت سفیان ثوریؒ کی خدمت میں پہنچا۔ اس وقت حضرتؒ حلقہ درس میں مصروف تھے۔ دیکھتے ہی فرمایا کہ خدا خیر کرے ظالم کا قاصد آیا۔ قاصد نے عریضہ پیش کیا۔ حضرت نے رومال سے پکڑ کر شاگرد کے حوالے کر دیا۔ کہ پڑھ کر سنا دیں۔ اور فرمایا میں ظالم کے خط کو ہاتھ لگانا نہیں چاہتا۔ شاگرد نے عریضہ پڑھ کر سنایا۔ فرمایا میں ظالم کا کاغذ دینا بھی نہیں چاہتا۔ اسی کی پشت پر جواب لکھ دو اور لکھو۔

"تمہارے ظلم کی اطلاع پہنچی اور تم نے بذریعہ تحریر اپنی حرکت ظلم کا اقرار بھی کیا اور مجھے گواہ بھی بنالیا۔ پس یاد رکھنا میں قیامت کے دن تمہارے ظلم کی گواہی دونگا۔ اور تم کو اس کے معاوضہ میں عذاب بھگتنا پڑے گا۔ بھلا تمہیں بیت المال پر کیا حق تھا کہ تم اس کو لٹانے لگے۔ کاتب نے جواب لکھ کر پرچہ قاصد کے ہاتھ دیا کہ جا ڈالے جاؤ۔ قاصد پر حضرت سفیان رحمتہ اللہ علیہ کی اس تقریر کا اتنا اثر ہوا کہ عرض کرنے لگا مجھے تو اپنی خدمت میں حاضر رہنے کی اجازت دیجئے۔

حضرت نے فرمایا ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ قاصد کو روک لیں۔ جاؤ۔ اول جواب پہنچاؤ۔ اس کے بعد اگر دل چاہے اور طلب و تمنا ہو تو چلے آنا۔ قاصد وہاں سے اٹھا۔ اور بازار میں کھڑا ہو کر پکارا۔ کوئی ہے جو میری پوشاک کو اپنے مفلسانہ لباس کے بدلے خرید لے۔ غرض دو سو روپے کا قیمتی جوڑا۔ دو روپیہ قیمت کے کپڑوں سے بدل کر ہارون رشید کا خط اس کے حوالے کیا۔ کہ پہنچاؤ اور خود حضرت سفیان ثوریؒ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ ہارون رشید نامہ شریف پڑھ کر رو دیا۔ اور کہا" فاز المرسل خاب المرسل" (خط لیجانے والا مراد کو پہنچ گیا اور خط بھیجنے والا نامراد رہا")۔ اس کے بعد حکم دیا کہ جب میں تخت پر بیٹھا کروں تو۔ ہمیشہ یہ کرامت نامہ میرے رو برو رکھا جایا کرے۔

## شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رح

(مجالس ذکر کے ارشادات)

ایک ذاکر اور غافل کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک عطر کی شیشی کو مکان میں کہیں رکھ دیا جائے۔ تو وہ چھپی نہیں رہ سکتی اور ہر آنے والا اس کی مہک ہی سے معلوم کر لیتا ہے کہ یہاں عطر موجود ہے۔ خواہ وہ چھپا کر ہی کیوں نہ رکھا گیا ہو۔ مگر غافل گندگی کا ایک ٹوکرا ہے۔ جسے کتنا ہی ڈھانپ کر کیوں نہ رکھا جائے۔ مگر وہ اپنی عفونت دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ خواہ اسے کتنا ہی قیمتی اور بیش بہا غلافوں میں لپیٹ کر رکھا جائے۔ اگر انسان غافل ہے۔ تو اعلیٰ سے اعلیٰ عہدوں پر پہنچ جائے۔ متمول، دولتمند ہو جائے۔ کوٹھیوں اور باغوں میں زندگی بسر کرے۔ مگر وہ خدا تعالیٰ کے ہاں آسودہ حال نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ دل ذکرِ الٰہی سے آسودہ نہ ہو۔

یاد رکھیے! یہ مسجدیں حقیقت میں دار الشفائیں۔ اور ہم سب روحانی مریض ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم یہاں آکر شفاء حاصل کریں۔ گناہوں سے تائب ہوں۔ اپنی فروگزاشتوں کا اعتراف کریں اور آئندہ کے لیے سچے دل سے عمل کی تیاری کریں۔ یہ قرآن و حدیث کا وعظ اور ذکر ایسے ہیں۔ جیسے برسات کے موسم میں بارش ہوتی ہے۔ تو طرح طرح کے پھول کھلتے ہیں۔ سبزہ ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔ ہمارے دلوں، دماغوں، زبانوں، کانوں، اور عضو عضو میں جو گناہوں کی سیاہی جمی ہوئی ہے۔ اگر اس ابر رحمت سے دھل جائے۔ تو یقیناً ہمارا ایمان تر و تازہ ہو جائے گا۔

جس طرح اس دنیا میں چین سے زندگی بسر کرنے اور عزت و آرام سے رہنے سہنے کے لیے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور وہ سرمایہ سونا چاندی ہے۔ جس کے پاس یہ ہو۔ خواہ وہ شودر ہو یا چمار، چینی ہو یا جاپانی؛ بت پرست ہو یا تثلیث پرست۔ وہ ڈگریاں مول لے سکتا ہے۔ سر کا خطاب پا سکتا ہے میونسپل کمشنری کے دنگل میں جیت سکتا ہے۔ وزیر اعظم منتخب کیا جا سکتا ہے۔ اور سب اسے سلامیاں کرتے ہیں۔ پارٹیاں دیتے ہیں۔ تحفے تحائف بھیجتے ہیں۔ مگر جس کے پاس دولت نہیں خواہ وہ سادات کرام سے ہو یا قریش خاندان سے ہو قابلیت میں یکتا ہو، مغلیہ خاندان کا جانشین ہی کیوں نہ ہو۔ اُسے آج رہنے کے لیے جھونپڑی۔ تن ڈھکنے کو چادر اور منہ مانگے بھیک نہیں ملتی۔ اسی طرح آخرت میں چین، عزت و راحت پانے کا بھی سرمایہ ہے۔ وہاں اس دنیا کا سرمایہ ہرگز کام نہ آئیگا۔

## شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رح

ایک مرید کو جواب میں گرامی نامہ تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے محترم! بارگاہ خداوندی نہایت عظیم الشان بارگاہ ہے۔ رحمت اور کرم اس کے اوصاف کاملہ میں سے ہے۔ "سبقت رحمتی علیٰ غضبی" اس کے لطف و کرم سے کسی وقت مایوس نہ ہونا چاہیے۔ راہ سلوک میں مردانہ وار گامزن رہنا چاہیئے۔ اگر ستر برس کی محنت و ریاضت کے بعد بھی تھوڑی سی توجہ محبوب حقیقی اور بارگاہ لم یزلی کی حاصل ہو جائے تو نعمت غیر مترقبہ اور احسان غیر متناہی ہے۔

اگر دانم کہ خواہی آمد بتربت من ترگاہے گاہے

ان افترقت بنار عشقک دمت ہجرا فسلا ابالی

اصت محبوب لم یزلی کی یاد میں عمر صرف کیجئے۔ اور مایوسی کو راہ نہ دیجئے۔ لا تقنطو من رحمۃ اللہ من تقرب الی شبراً تقربت الیہ ذراعاً (الحدیث) کو پیش نظر رکھیے۔ اس محبوب حقیقی کی رضا و خوشنودی مقصد اصلی ہے۔ اگرچہ سارا جہان چھوٹ جائے۔

فلیتک تحلو والحیاۃ مریرۃ

ولیتک ترضی والانام غضاب

(کاش کہ آپ کی محبت کی حلاوت مجھے حاصل ہو جائے پھر چاہے زندگی کتنی ہی تلخ ہوتی۔ اور کاش آپ مجھ سے راضی ہو جاتے۔ چاہے ساری دنیا ناراض ہو جاتی۔

ذکر میں جسقدر مداومت ہو کیجئے۔

---

اے دولت کے نشہ میں مخمور ہونے والے انسانو!

"اے زمین کے بڑے بڑے رقبہ پر قبضہ جمانیوالے زمیندارو! اے بڑے بڑے سیٹھ کہلانے والے تاجرو! اے بڑے سے بڑے عہدہ دارو! اے بڑی بڑی تنخواہیں پانے والے ملازمو! تم اس غلط فہمی میں مبتلا نہ رہنا۔ کہ باوجودیکہ ہم عبادت گزار نہیں۔ بلکہ غفارت شعار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی مخالفت ہمارا شیوہ ہے۔ باوجود اس کے ہم بڑے خوشحال ہیں۔ لذیذ کھانے کھاتے ہیں قیمتی لباس پہنتے ہیں۔ سر بفلک کوٹھیوں اور بنگلوں میں رہتے ہیں۔ بلا رفتار موٹروں پر سواری کرتے ہیں میری جمال بیگمات کیساتھ زندگی کے عیش و عشرت سے بسر کرتے ہیں۔ لہذا مولویوں کا کہنا ہے کہ جو عبادت گزار نہیں وہ بدنصیب اور نامراد ہے۔ مولویوں کی خام خیالی ہے۔ ان [illegible] کی واقعات تردید کرتے ہیں۔

## بحث و نظر

احمد حسین صاحب کمال
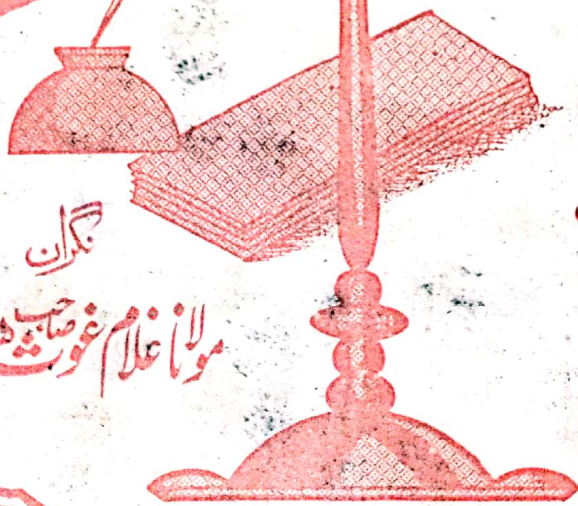
# نظریۂ پاکستان

### ذہنی جنگ

پاکستان کے قیام کو بیس سال ہو گئے، لیکن ابھی تک نظریہ و تصورِ پاکستان کی موافقت و مخالفت کا سوال زیرِ بحث چلا آ رہا ہے، اور یہ سوال نہ معلوم کن وجوہات و مقاصد کی بنا پر کچھ عرصہ سے زیادہ ہی شدت اختیار کر گیا ہے۔ اس سوال پر مختلف گروہوں کی طرف سے مختلف تاویلات کے ساتھ بحث کی جا رہی ہے اور ہر ایک گروہ کا روئے سخن دوسرے گروہ کے خلاف اور اپنے حق میں نظریۂ پاکستان کی خالقیت کا کریڈٹ لینے کی طرف ہے۔

### نظریۂ پاکستان کا حقیقی مدعا

اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہ ساری گفتگو نظریۂ پاکستان کے حقیقی مفہوم، مقصد اور مدعا کو نظر انداز کر کے کی جا رہی ہے۔

سوال یہ ہے کہ

- کیا نظریۂ پاکستان کا مقصد صرف ایک الگ خطۂ زمین کا حاصل کر لینا تھا؛
- کیا نظریۂ پاکستان کا مدعا ایک گروہ کے لئے حصول اقتدار کی طلب تھی؟
- کیا نظریۂ پاکستان سے مراد صرف کانگرس یا ہندوؤں کی مخالفت کرنا تھا؟
- کیا نظریۂ پاکستان صرف ایک ہی فرد کی فکری کاوش کا حاصل ہے؟
- کیا نظریۂ پاکستان محض ایک ہی شخص کی ذاتی جد و جہد کا نتیجہ ہے؟

یا یہ کہ

نظریۂ پاکستان مسلمانوں کی جداگانہ ملی حیثیت اور اسلام کے اصول و احکام کے مطابق اپنا نظام سیاسی و مدنی قائم کرنے کی ان کوششوں کا نام ہے جو برصغیر پاک و ہند کی اسلامی تاریخ میں کم و بیش ۱۲ سو سال جاری رہا۔

### اول الذکر خیالات کا نتیجہ

اگر تو نظریۂ پاکستان پر بحث و گفتگو کرنے والے حضرات اول الذکر خیالات میں سے کسی ایک خیال کو لے کر اس کے مطابق نظریۂ پاکستان کی تعبیر و تشریح کرنے کے درپے رہنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اس مسئلہ پر ہمیشہ ذہنی انتشار کا شکار رہیں گے اور انہیں اپنے سوا ہر شخص نظریۂ پاکستان کا مخالف نظر آتا رہے گا بلکہ ممکن ہے کہ کسی وقت وہ خود کو بھی نظریہ پاکستان کا مخالف پائیں۔

وہ اس تعبیر و تشریح کے ذریعہ پاکستان کی تاریخ کو برصغیر کی بارہ سو سالہ مسلم تاریخ سے کاٹ کر الگ کر دیتے ہیں۔ وہ ان تمام قربانیوں اور کوششوں کو رائیگاں ٹھہرا دیتے ہیں جو اسلام کے مجاہد و داعی حضرات نے بارہ سو سال کی طویل تاریخ میں قدم قدم پر انجام دیں۔ وہ عالم اسلام کی وحدت ملی و دینی کو تقسیم کر دیتے ہیں۔ وہ پاکستان کو ایک ایسے ردعمل کا حاصل ٹھہرا دیتے ہیں۔ جو محض مخالفوں کے خوف اور اندیشے سے وجود میں آیا۔ اور وہ تصورِ پاکستان کی سیاسی حیثیت کو مغربی رجحانات میں محصور کر کے رکھ دیتے ہیں۔

### نظریۂ پاکستان اور ماضی، حال و مستقبل کی تاریخ

لیکن اگر وہ نظریۂ پاکستان کی بنیاد مسلمانوں کی جداگانہ ملی حیثیت کے اثبات اور اسلام کے اصول و احکام کے مطابق نظام مدنی و سیاسی قائم کرنے کی ضرورت پر دیکھیں تو نہ صرف یہ کہ نظریہ پاکستان کو ایک مربوط و مسلسل تاریخی پس منظر اور ماضی کی عظیم دینی جد و جہد و ایثار و قربانی ورثہ میں حاصل ہو جاتی ہے بلکہ حال کی کوششوں کی عظمت اور مستقبل کا بلند و بالا نصب العین بھی مہیا ہو جاتا ہے اور اس طرح پاکستان برصغیر کے تمام مسلمانوں کی مشترکہ میراث بن جانے کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کے دینی و ملی اتحاد کے سلسلہ کی مضبوط ترین کڑی بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

### مطالبۂ پاکستان کیونکر ممکن العمل ہوا

اور یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے نام سے پاکستان کا مطالبہ اسی وقت ممکن العمل ہو سکتا ہے۔ جب اس کی پشت پر ماضی کی وہ تمام تاریخ موجود تھی جس نے واقعتاً مسلمانانِ برصغیر کو ایک جداگانہ ملی وجود کی حیثیت دے دی تھی۔

- اگر مسلمانوں کی تعلیم دینی بنیادوں پر نہ چلی آ رہی ہوتی۔
- اگر مسلمانوں کی معاشرت اصول دین کے مطابق تشکیل نہ پا چکی ہوتی
- اگر مسلمانوں میں اسلام کے ساتھ تعلق کا جذبہ راسخ نہ کر دیا گیا ہوتا

تو، کیا یہ ممکن تھا کہ پاکستان کا مطالبہ مسلمانوں کی جداگانہ ملی حیثیت کے بل بوتے اور اسلام کے نام پر کیا جا سکتا۔

### نظریۂ پاکستان کی بنائے اوّل

کیا وہ لوگ جنہوں نے ایک ہزار سال تک برصغیر کے مسلمانوں کی جداگانہ ملی، دینی، معاشرتی اور تمدنی حیثیت کو ہندو تمدن و معاشرت میں مدغم ہونے سے بچایا۔ نظریۂ پاکستان کی تخلیق میں ان کی جد و جہد کارفرما نہیں؟

### انگریز کا دورِ اقتدار اور مسلمانوں کے جداگانہ ملی وجود کا مسئلہ

مسلمانوں کی جداگانہ ملی حیثیت اور ملی وحدت کو سب سے بڑا خطرہ انگریزی دورِ حکومت میں پیش آیا۔ جبکہ ایک طرف انکارِ ختم نبوت اور ادعائے نبوت کاذبہ کے ذریعہ نیز انکار سنت کے زور پر مسلمانوں کی دینی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی گئی اور دوسری طرف انگریزی تعلیم، انگریزی تہذیب اور انگریز کے ساتھ معاونت کی باقاعدہ مہم چلا کر مسلمانوں کو فرنگی تمدن کے سانچے میں ڈھالنے کا وسیع و ملک گیر جال پھیلایا گیا۔

اگر اس خطرہ کا مقابلہ نہ کیا جاتا۔ عقیدۂ ختم نبوت کے انکار، اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انحراف کے نظریات بے روک ٹوک اور بغیر کسی چیلنج کے مسلمانوں میں جدید فرقہ بندی اور تفریق سازی کو جاری رہنے دیا جاتا تو کیا نظریہ پاکستان کے لئے مسلمانوں کی دینی وحدت کو بنیاد بنانا ممکن ہو سکتا تھا؛

اور اگر مسلمانوں میں انگریزی تعلیم، انگریزی تہذیب، انگریزی معاشرت اور مغربی نظریات پھیلانے کی کوششوں کا کوئی نوٹس نہیں لیا جاتا اور مسلمانوں کو ان سے باز رکھنے کی سعی نہ کی جاتی تو کیا ایک فرنگیت زدہ قوم کو اسلام کے نام سے نظریۂ پاکستان کے حق میں آمادہ کیا جا سکتا تھا؛

پھر کیا وہ لوگ جنہوں نے فرنگی دور اقتدار میں مسلمانوں کی دینی وحدت اور معاشرتی تہذیبی و تمدنی اعتبار سے ان کی جداگانہ ملی حیثیت کو محفوظ و قائم رکھنے کی جانگسل جد و جہد کی، انہیں نظریہ پاکستان کی حقیقی آبیاری کرنے والا نہ سمجھا جائے؟

### برصغیر کی تقسیم کا اصل محرک

قومی، مذہبی یا انتظامی بنیادوں پر برصغیر کی تقسیم کا خیال تو بہت پرانا خیال ہے۔ اس کے اولین پیش کرنے والے انگریز بھی تھے۔ ہندو بھی تھے بلکہ ہندو فرقہ پرست لیڈر پرمانند نے تو باقاعدہ اسکیم کی صورت میں شمالی ہند کو علیحدہ کر دینے کا نظریہ پیش کیا تھا۔

مسلمانوں کے لئے اس تقسیم کی اہمیت ان کی جداگانہ ملی حیثیت کو محفوظ رکھنے کے آخری چارۂ کار کے طور پر تھی، ورنہ پورے برصغیر کو ایک وحدت کی شکل میں اپنے زیر اثر رکھنے کی خواہش ان کی ماضی کی تاریخ کا فطری تقاضا ہے۔

### اسلام اور نظریہ پاکستان

الغرض نظریۂ پاکستان کے بارے میں اسلامی عقائد، اسلامی اصول، اسلامی احکام، اسلامی نظام معاشرت اور اسلامی تعلیمات کے تاریخی پس منظر کو چھوڑ کر اور صرف انگریزی دور کے بعض جزوی واقعات لے کر جو بحثیں چھیڑی جاتی ہیں۔ ان سے نہ تو پاکستان کی صحیح تاریخ مرتب ہو سکتی ہے اور نہ پاکستانی قومیت کا وہ شعور و جذبہ پیدا کیا جا سکتا ہے جس میں اسلام کی سربلندی اور اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کا ولولہ جوش اور عزم کام کر رہا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ تاریخی حقائق پر مبنی نظریۂ پاکستان کا خالق وہ پہلا فرد بھی ہے جس نے پہلی مرتبہ ہندوستان کی سرزمین پر ناقوس کی صداؤں میں "اللہ اکبر" کا کلمۂ حق بلند کیا

# عدن انگریزی استبداد کے شکنجے میں

## جنوبی عرب کے مسلمانوں پر انگریز کا شدید ظلم

### قرآن مقدس اور مساجد کی توہین

عدن کے حالات اس درجہ خراب و ابتر ہو چکے ہیں اور انگریزوں کا ظلم و تشدد اتنا بڑھ چکا ہے کہ جس مسلمان کے دل میں ایمان کا ذرا سا بھی جذبہ موجود ہے وہ اس پر مضطرب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ الجزائر کے بعد یہ عدن کے عرب مسلمان ہیں جن پر بےپناہ ظلم روا رکھا جا رہا ہے۔ الجزائر کے مسلمانوں پر ہونے والے ظلم و تشدد کے خلاف تو عرب و ایشیا کے سب ہی حریت پسند طبقوں نے احتجاج کیا، اور دنیا بھر کے انصاف پسند لوگوں نے علانیہ فرانس کے خلاف ملامت و مذمت کا اظہار کیا تھا۔ لیکن عدن کے مظلوم مسلمانوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ دوسری قوموں کی بات تو علیحدہ رہی۔ خود مسلمان قومیں اور حکومتیں، سوائے مصر اور صدر ناصر کے عدن کے مظلوم مسلمانوں کی حمایت اور ظالم انگریزوں کی مذمت میں ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکال رہے۔

سامراجیت کے اثرات کی یہ اتنی بڑی سازش ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ صرف گذشتہ دو ماہ کے اندر عدن میں ظلم و اہانت کے ایسے واقعات ہوئے ہیں جنہیں جان کر صبر و ضبط مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم یہاں کچھ واقعات اخبارات سے اخذ کر کے پیش کر رہے ہیں تاکہ قارئین ترجمان اور دین و ملت کا درد رکھنے والے مسلمان اندازہ کر سکیں کہ عدن میں کیا ہو رہا ہے، اور اس کے بارے میں امر کیونکر ہمارے صفوں میں کس طرح کی پُراسرار خاموشی جاری ہے۔ (ترجمان اسلام)

## یوم عدن منائیے

### جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کے نام ناظم عمومی کی اپیل

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عدن اور جنوبی عرب کے عربوں نے انگریز کے خلاف جو جنگ آزادی شروع کر رکھی ہے وہ اب دو بدو جنگ کے مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔ مجاہدین آزادی پر انگریز گولیاں چلاتا ہے تو مجاہدین دستی بموں سے اس کا جواب دیتے ہیں۔ انگریز مسجدوں کی بےحرمتی کر رہا ہے، اور اس کی جرأت اور خباثت یہاں تک بڑھ گئی ہے کہ عدن میں ایک انگریز نے قرآن پاک کو لاتوں سے ٹھکرایا (العیاذ باللہ، استغفر اللہ) جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں اور عام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ آئندہ جمعہ کو ۱۹ مئی ۱۹۶۷ء کے دن یوم عدن منائیں جس میں عدن کی آزادی کی حمایت اور وحشی انگریزوں کی متشددانہ حرکات کی مذمت کی جائے اور کراچی کے برطانوی سفارت خانہ کو تار دیا جائے کہ مسلمانان پاکستان تمہاری وحشیانہ حرکات کی مذمت کرتے ہیں اور عدن کی آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

اور ساتھ ہی سعودی سفارت خانہ کراچی کو تار دیا جائے کہ ہم مسلمانان پاکستان قادیانیوں کے داخلۂ حرمین کی مذمت کرتے اور اس کی تلافی کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

اسی مضمون کا تار یا رجسٹری وزارت داخلہ و خارجہ پاکستان کو بھی اور اخبارات کو بھی روانہ کی جائے۔

(غلام غوث (ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

بحکم قائد جمعیۃ مفتی صاحب مدظلہ

## برطانوی فوجیوں نے کلام پاک کو ٹھوکروں سے ٹھکرایا

عدن ۷ مارچ۔ پرسوں ایک گھنٹہ کی ہڑتال نے پورے عدن میں ٹریفک مفلوج کر دی۔ ٹھیک گیارہ بجتے ہی تمام بسیں، ٹیکسیاں اور گاڑیاں جہاں تھیں وہیں ٹھہر گئیں۔ یہ اچانک ہڑتال اس وقت کی گئی جبکہ بہت سے فوجی خاندان پکنک منانے کے لئے ساحل سمندر کی طرف جا رہے تھے اچانک ہڑتال اس پر احتجاج کرنے کے لئے کی گئی کہ برطانوی فوجیوں نے مسجدوں اور اسکولوں میں گھس کر تلاشیاں لیں۔ ایک مسجد میں گورے سپاہیوں نے کلام اللہ کو ٹھوکریں ماریں قرآن پاک کی اس بےحرمتی پر پورے عدن میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اسکولوں میں مکمل ہڑتال رہی۔ ٹیچروں نے بطور احتجاج بچوں کو ان کے گھروں کو بھیجدیا۔ دریں اثنا افغانستان کے سابق وزیر خارجہ مسٹر عبدالستار شیازی عدن کے متعلق اقوام متحدہ کی کمیٹی میں شرکت کے لئے کابل سے نیویارک روانہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کل روانہ ہونے سے پہلے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں کوشش کروں گا۔ بیرونی دباؤ کے بغیر عدن کے عوام کی امنگیں پوری ہوں۔ اقوام متحدہ نے تین ممبروں کی عدن کمیٹی قائم کی ہے۔ وینزویلا کے سینور مینول پیریز جیرداس کے صدر ہیں اور افغانستان مالی کے نمائندے ممبر ہیں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل او تھانٹ نے کمیٹی اس غرض سے قائم کی ہے کہ وہ برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے میں عدن کی مدد کرے۔ (جنگ ۹ رمارچ ۱۹۶۷ء)

## عدن سے برطانوی باشندوں کو نکالنے کا فیصلہ کیا گیا

لندن ۴ رمارچ (اے پ، رائٹر) عدن میں برطانوی باشندوں اور فوج کے خلاف بڑھتی ہوئی نفرت کے پیش نظر برطانوی حکومت نے اپنے باشندوں کو وہاں سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن جنوبی عرب وفاق کی آزادی کے اعلان تک اس کی فوجیں رہیں گی۔ آدھر عدن میں آج بھی ہنگامے جاری رہے اور پولیس نے بسوں اور ٹیکسیوں پر ہجوم کے پتھراؤ کے بعد کئی بار آنسو گیس کا استعمال کیا۔ آج کے بلوؤں میں کئی افراد زخمی ہو گئے۔ کئی مقامات پر ہجوم کے درمیان جھڑپیں بھی ہوئیں۔ دریں اثنا وفاق کے حکام برطانیہ پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ اپنے اعلانِ آزادی کو ملتوی کرے تاکہ انہیں اپنی طاقت کو متحد اور مجتمع کرنے کا وقت مل جائے

رائٹر کی ایک اطلاع کے مطابق آج ایک برطانوی سپاہی نے ایک عرب پر گولی چلا دی۔ جو گرفتار ہونے کے بعد فرار ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ عدن میں برطانوی فوج نے ایک مجمع کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس استعمال کی جو بسوں اور ٹیکسیوں پر پتھراؤ کر رہا تھا۔ آج عدن میں دکانیں کھلی رہیں۔ لیکن صبح ۱۰ بجے کے قریب عرب حریت پسندوں نے دکانوں کو زبردستی بند کرانا چاہا۔ کچھ لوگوں نے ٹیکسیوں اور بسوں پر پتھراؤ شروع کر دیا (جنگ ۵ رمارچ ۱۹۶۷ء)

## عدن میں زبردست ہنگامے

عدن۔ یکم مارچ (اے پ، رائٹر) عدن کے سابق وزیر اعظم مسٹر عبدالقوی المکاوی کے گھر پر ایک بم پھینکے کی واردات کے بعد وہاں تشدد کی کارروائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ کل برطانوی فوجیوں اور عرب حریت پسندوں میں بڑا تصادم ہوا جس میں دو حریت پسند ہلاک ہو گئے۔ ۳۰ افراد اس تصادم میں زخمی ہوئے۔ جن میں جنوبی عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری بھی شامل ہیں۔ حریت پسندوں نے اس تصادم میں آزادانہ گولیاں چلائیں۔ ایک عرب حریت پسند کی لاش کو برطانوی فوجیوں نے سڑکوں پر گھسیٹا اور اس کی بےحرمتی کی۔ عدن میں کل کئی مقامات پر دستی بم پھینکے جن سے دو برطانوی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ایک مقام پر ایک عرب حریت پسند بھی ہلاک ہوا۔ برطانوی پولیٹیکل افسر کے دفتر میں بھی کل ایک بم پھٹا جس سے ایک انگریز عورت ہلاک ہو گئی۔ کل عدن کے بڑے بازار میں عرب حریت پسندوں نے ۲ عربوں کو قتل کر دیا جن پر شبہ تھا کہ وہ برطانوی حکومت کے لئے جاسوسی کرتے ہیں۔ کل کے ہنگاموں میں کئی برطانوی سپاہی زخمی ہوئے۔ یاد رہے کہ عدن کے سابق وزیر اعظم کے گھر پر بم پھٹنے سے ان کے تین صاحبزادے ہلاک ہو گئے تھے۔ اے ایف پی نے خبر دی ہے کہ عدن میں آج بھی مکمل ہڑتال رہی۔ عدن ہوائی اڈے پر کوئی جہاز نہیں اترا کیونکہ فضائی پروازیں ممنوع کر دی گئی ہیں۔ (جنگ ۲ مارچ ۱۹۶۷ء)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ — ۱۲ مئی ۱۹۶۷ء

# تحریک جمہوریت پاکستان

## افسانۂ وصل و قطع

پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ (تحریک جمہوریت پاکستان) کے نام سے پاکستان کی چند جماعتوں نے ایک نئی تنظیم کی تشکیل کی ہے۔ اور اس کے لئے ۸ نکاتی پروگرام طے کیا ہے۔ اس تنظیم کے اولین ارکان، کونسل مسلم لیگ، عوامی لیگ کا ایک گروپ، مودودی صاحب کی جماعت اور چودھری محمد علی صاحب کی پارٹی ہیں، جن کے ساتھ قومی جمہوری محاذ کے لیڈران بھی شامل ہو گئے ہیں۔

ہم نے قومی جمہوری محاذ کو ایک جماعت یا پارٹی اس لئے نہیں شمار کیا کہ یہ وہ گروپ ہے جو ابتدا سے حصول جمہوریت کے لئے جداگانہ جماعتی تنظیموں کے احیاء کا مخالف چلا آ رہا ہے۔ اب اگر خود یہ ایک جماعت کی صورت اختیار کرتا ہے تو اپنے اصول و نظریہ کا قاتل بن جاتا ہے۔ شاید پانچ کا نام باقی رکھنے کے لئے نیشنل عوامی پارٹی کی جگہ اس کو بحیثیت ایک جماعت کے لایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ گروپ اس سے قبل بھی صدارتی الیکشن وغیرہ کے دوران حکومتی گروپ کا مخالف تھا، اور مخالف پارٹیوں کے متحدہ محاذ کا ہمنوا و ہمسفر تھا، لیکن اس وقت اس کا شمار بحیثیت ایک جماعت کے نہیں کیا گیا تھا، اور سابقہ محاذ پانچ اپوزیشن پارٹیوں کا ہی محاذ کہلاتا تھا، جس میں نیشنل عوامی پارٹی بہت زیادہ پیش پیش تھی۔

پوری عوامی لیگ کے بجائے عوامی لیگ کا ایک گروپ بھی ہم نے اس لئے کہا کہ شیخ مجیب الرحمٰن اور ان کے رفقاء اس اتحاد سے علیحدہ ہیں۔ اس امر کی تصدیق اب مودودی صاحب کے اس بیان سے بھی ہو گئی ہے جو انہوں نے ۵ مئی ۱۹۶۷ء کو ملتان میں اخباری نمائندوں کو دیا۔

(نوائے وقت ۶ مئی ۱۹۶۷ء)

## نیشنل عوامی پارٹی اور مجیب الرحمٰن عوامی لیگ گروپ کی عدم شمولیت

نیشنل عوامی پارٹی کو اور مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے شیخ مجیب الرحمٰن گروپ کو اس نئے محاذ میں کیوں شامل نہیں کیا گیا، ابھی ہم اس پر مفصل بحث کرنے کے بجائے صرف اتنا ہی عرض کرنے پر اکتفا کریں گے کہ اس طرح متحدہ محاذ نے اپنی تشکیل و تنظیم کے پہلے مرحلہ پر ہی اپنی مخالفت کا ایک وسیع میدان خود اپنے ہاتھوں سے تیار کیا ہے۔

## مودودی صاحب کی ترجمانی

اور مودودی صاحب نے یہ بات کہہ کر کہ

"اس تحریک میں شامل تمام سیاسی جماعتیں نیشنل عوامی پارٹی کے کردار سے مطمئن نہیں ہیں"۔

نیز یہ کہ :-

"مجیب الرحمٰن گروپ، اتنی دور چلا گیا ہے کہ اسے علیحدگی کے مطالبہ سے دستبردار ہونے میں اپنی سیاسی موت نظر آتی ہے"۔

ایک ایسی خلیج کھینچ دینے کی کوشش کی ہے جس کے بعد اس محاذ کا ان دونوں گروہوں تک پہنچنا آئندہ کے لئے ناممکن نہیں تو مشکل تر ضرور ہو گیا ہے

مودودی صاحب نے اپنے اس بیان میں ایک اور بات بھی کہی ہے جو نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے کہ :-

"دنیا بھر میں پہلی مرتبہ آمریت کو جمہوری طریقوں سے تبدیل کرنے کا تجربہ کیا جا رہا ہے"۔

(جنگ کراچی ۷ مئی)

## آٹھ نکات

اس نئے محاذ نے جس آٹھ نکاتی پروگرام کو اپنایا ہے اُسے بھی ایک نظر دیکھ لینا چاہیئے۔

(۱) وفاق پاکستان میں طرز حکومت پارلیمانی ہو۔ لیجسلیچر کا انتخاب براہ راست بالغ رائے دہی کی بنیاد پر عمل میں لایا جائے۔ عوام کو تمام بنیادی حقوق حاصل ہوں۔ پریس اور عدلیہ پوری طرح آزاد ہوں۔

(۲) وفاقی حکومت کے پاس یہ محکمے ہوں دفاع امور خارجہ، کرنسی، وفاقی مالیات، بین الصوبائی مواصلات و تجارت۔

(۳) مکمل علاقائی خود مختاری کا اہتمام کیا جائے اور مابقی اختیارات دونوں صوبوں میں آئین کی رو سے قائم حکومتوں کو حاصل ہوں۔

(۴) دونوں صوبوں کے درمیان اقتصادی تفاوت دس سال کے اندر اندر ختم کر دیا جائے اس عرصہ میں مشرقی پاکستان جو زرمبادلہ کمائے اسے دفاع اور دوسرے طے شدہ اخراجات کے بارے میں مشرقی پاکستان کا حصہ وضع کرنے کے بعد مشرقی پاکستان میں ہی خرچ کیا جائے، اور صوبائی حکومتیں جو زرمبادلہ حاصل کریں وہ انہیں کے لئے مختص رہے۔

(۵) کرنسی فارن ایکسچینج، سنٹرل بینکنگ فارن ٹریڈ، بین الصوبائی مواصلات اور تجارت کے انتظام کے لئے ایک بورڈ قائم کیا جائے جو مشرقی و مغربی پاکستان کے مساوی ارکان پر مشتمل ہو اور یہ ارکان اپنے اپنے صوبے کے ارکان پارلیمنٹ میں سے منتخب کئے جائیں

(۶) خود مختار اداروں اور سپریم کورٹ سمیت تمام سنٹرل سروسز میں آئندہ دس سال تک دونوں صوبوں کی مساوی نمائندگی کا اہتمام کیا جائے

(۷) فوج کی نفری اور اسلحہ کے معاملہ میں دونوں صوبے مساوی سطح پر لائے جائیں۔ پاکستانی بحریہ کے ہیڈ کوارٹرز، مشرقی پاکستان منتقل کر دیئے جائیں اور مشرقی و مغربی پاکستان کے مساوی ارکان پر مشتمل ایک ڈیفنس کونسل قائم کی جائے۔

(۸) انتخاب کے بعد پارلیمانی نیشنل اسمبلی ۱۹۵۶ء کے آئین کی دفعات ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷ کو اپنائے

تحریک جمہوریت پاکستان میں شامل ہونے والی پارٹیوں نے خارجہ پالیسی کے بارے میں یہ سفارش کی ہے کہ پاکستان کو تمام غیر ممالک سے دوستانہ تعلقات رکھنے چاہئیں۔ خواہ ان کی نظریاتی حیثیت کچھ ہی کیوں نہ ہو، نیز اسلامی و افریشیائی قوموں سے گہرے تعلقات استوار کرنے چاہئیں۔

(نوائے وقت ۲ مئی ۱۹۶۷ء)

آخری بات متحدہ محاذ کی تنظیمی نوعیت کی ہے یہ آٹھ نکات اپنے مضمرات کے اعتبار سے اس قابل ہیں کہ ان میں سے ہر ایک پر جداگانہ اور تفصیل سے گفتگو کی جائے، اور اس سارے پس منظر کو سامنے لایا جائے۔ جس کے تحت ان نکات کو ترتیب دیا گیا۔ اس لئے کہ ان میں سے ہر نکتہ یہ راز فاش کر رہا ہے کہ انہیں مرتب کرنے میں باہمی رد و کد کا ایک بہت بڑا چکر چلا ہے اور یہ اپنی ابتدائی شکل سے موجودہ شکل میں کئی منزلیں طے کر کے پہنچا ہوں۔ لیکن ہم ابھی اس معاملہ پر تفصیلی گفتگو ۱۲ مئی تک ملتوی رکھیں گے۔ تاکہ یہ بات

(باقی صفحہ پر)

## بقیہ — اداریہ

بھی سامنے آجائے کہ ایگزیکٹو کونسل کن کن عہدہ داروں پر مشتمل ہوتی ہے۔

فی الحقیقت ہمیں اس محاذ اور تحریک سے اس لئے ایک گونہ دلچسپی ہے کہ اس کا آغاز قیام جمہوریت کے دعوے کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم اس پر فوری تبصرے سے گریز کر رہے ہیں تاہم اس مرحلہ پر اتنا ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ

### اشتراک عمل کے بنیادی پہلو

دس کروڑ مسلمانوں کی آبادی کا یہ ملک اپنے نصب العین کے حصول کی نمائندگی صرف چند افراد یا مختصر گروہوں تک محدود نہیں رکھ سکتا۔

اس ملک کے عوام کے واضح مسائل تین ہیں۔ دینی، سیاسی اور اقتصادی اور جب تک ان تینوں مسائل کی بھرپور نمائندگی کسی تحریک میں نہیں ہوگی اسے نہ تو جمہوری تحریک کہا جا سکتا ہے نہ عوامی اور نہ ایسی تحریک کی کامیابی کا کوئی امکان ہے۔

اس محاذ نے اپنی تشکیل جس طرح محدود تر رکھی ہے۔ اس سے اس کی افادیت ومقبولیت بھی محدود ہوئی ہے اور اس نے اپنے ۸ نکاتی پروگرام میں پارلیمنٹ سے صوبائی تقسیم اختیار تک جتنی بھی باتیں کی ہیں۔ ان کا اقتدار کے دائرۂ طلب سے تو ہے عوام کے مسائل کے ساتھ بہت ہی کم تعلق ہے۔

### اسلام سے گریز کیوں؟ اور امریکہ سے تعلقات کے مسئلہ پر خاموشی کس لئے؟

مزید برآں سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ نیشنل عوامی پارٹی کو باہر رکھ کر اور مجیب الرحمن گروپ کو علیحدہ کرنے کے باوجود بھی انہیں اپنے آٹھ نکات میں اسلام اور دین کا نکتہ شامل کرنے کی توفیق حاصل نہ ہوسکی اور نہ امریکہ کی موجودہ اسلام دشمن، پاکستان دشمن اور ایشیائی دشمن پالیسی کو پیش نظر رکھ کر یہ نو تشکیل محاذ کوئی واضح خارجہ پالیسی متعین کر سکا ہے۔

### امید افزا آغاز اور انتظار

اس کے باوجود ہم ابھی اپنی قطعی رائے کو محفوظ رکھتے ہیں اور اسے ایک امید افزا آغاز سمجھتے ہوئے ۲۱، مئی کے فیصلوں کا انتظار کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہی ہم قطعی طور پر یہ عرض کریں گے کہ موجودہ سیاسی حالات میں ملک وملت کا جو مشترکہ کاز ہے آیا آپ یہ متحدہ محاذ پورا کر سکے گا یا نہیں۔

(کمال)

## افسوسناک واقعہ

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا۔ کہ مشرکین ناپاک ہیں۔ اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔

مشرکین سے مرتدین زیادہ ناپاک ہیں۔ مشرک ہماری رعایا بن کر اپنی جان ومال کی حفاظت کر سکتا ہے لیکن مرتد کو اسلامی شریعت واجب القتل قرار دیتی اور حکم وقت کو انسداد ارتداد کا پابند بناتی ہیں۔

چنانچہ قادیانیوں کو حرمین شریفین میں داخل ہونے نہیں دیا جاتا تھا۔ خود سعودی حکومت نے ان کو برداشت نہیں کیا۔

مگر اس سال ظفر اللہ قادیانی بمعہ قادیانی جماعت کے وہاں آگیا اور مرزائی آزادی سے سب کام کرتے رہے

اُدھر عدن میں عربوں نے انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی شروع کر رکھی ہے۔ جس میں مصر کے صدر ناصر عدن کے مسلمانوں کو ہر طرح امداد دے رہے ہیں۔ اِدھر انگریز امیر فیصل کو ناصر کے خلاف لڑنے کے لئے فوجی امداد دے رہے ہیں۔ اگر مرزائیوں کی رعایت کی وجہ یہی ہو کہ یہ انگریز کے خود کاشتہ پودا ہیں تو یہ امر اور زیادہ افسوسناک ہو جاتا ہے۔

جمیعۃ علماء اسلام اس سلسلہ میں مزید تحقیقات کر رہی ہے۔ جس سے بہت جلد قوم کو آگاہ کر دیا جائیگا ہم مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائد حضرت مولانا محمد علی صاحب سے اپیل کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں مناسب کارروائی کریں اور امیر فیصل کو کم از کم ایک سے تار پاکستان سے دلائیں۔ آج اس مجلس کے کام کا وقت ہے۔ آئین کے اندر رہ کر کون سا کام ہے جو نہیں کیا جا سکتا ہے۔

## بقیہ صفحہ ۷

یہ اجلاس شہر مردان میں ڈاگہ پیران پارک میں جدید سینما گھر کی اجازت دینے پر ڈپٹی کمشنر مردان اور کمشنر پشاور ڈویژن کے کردار کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جنہوں نے مسلمانوں کے دینی جذبات کو نظر انداز کر دیا۔ سینما گھر کا مالک جو ایک سرکاری ملازم ہے اس کو خوش کرنے کے لئے ماتحت افراد پر اثر ڈال کر غلط رپورٹ پیش کر دی۔

یہ اجلاس عمومی طور پر مسلمانان مردان اور خصوصاً یونین کمیٹی کی ان دینی مساعی کی تحسین کرتا ہے جنہوں نے اس سینما گھر کے بند کرانے میں کی۔ اور گورنر صاحب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانان مردان کو ملاقات کا موقع دے اور یہ سینما گھر بند کرے۔

(عبدالباری ناظم اعلیٰ جمیعۃ علماء اسلام سرحد)

(المرسل۔ محمد یعقوب القاسمی ناظم دفتر

## سیاست کے الزام کی آڑ میں مذہب کو مٹانے کی کوشش

### حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کا بیان

مسائل حاضرہ پر اپنی کابینہ کے وزراء اور سول حکام کو خطاب کرتے ہوئے صدر ایوب نے اسلام کے بارے میں اپنے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ نہ صرف افسوسناک ہیں بلکہ ان میں صاف کمال ازم کا فتنہ نظر آ رہا ہے۔ اس وقت جبکہ پاکستان اپنے اہم اندرونی وبیرونی مسائل میں الجھا ہوا ہے اور سرکاری نقاروں سے یک جہتی و اتحاد کی آوازیں بھی بلند ہو رہی ہیں۔ سرکاری حلقوں میں اٹھتے بیٹھتے مذہبی تشریح ومذہبی اصول کی بحثیں چھیڑ کر ذہنوں میں انتشار اور جذبات میں اشتعال پیدا کرنا ہنگامی اور ایمرجنسی حالات کا کونسا ناگزیر تقاضا ہے۔ اسلام کے نام پر غلط سیاسی مقاصد کا حصول بلاشبہ ایک نہایت مذموم حرکت ہے جسے علماء اسلام نے کبھی اختیار نہیں کیا۔ لیکن سیاست کے الزام کی آڑ میں مذہب کو مٹانے کی کوشش اس سے بھی زیادہ مذموم ہے جو آج کل جاری ہے۔

اسلامی اصول اور اسلامی احکام کی تشریح و توضیح میں رائے عامہ یا حکام کی مرضی کو مطلق کوئی دخل نہیں ہے۔ ماہرین علوم شریعت کا قول فیصل ہے اور ان کی رائے آخری رائے ہے۔ اگر ملک کے اقتصادی ومالی مسائل میں سابق وزیر خزانہ محمد شعیب صدارتی کابینہ کو تنہا اپنی رائے اور مہارت سے ویٹو کر سکتے ہیں تو کیا امام ابوحنیفہؒ اور ان جیسے محقق ماہرین علوم اسلام کی مذہبی تشریح اس زمانے کے حکام اور تجدد پسندوں کو ویٹو نہیں کر سکتی۔ پھر ملکی نقطہ نظر سے اصل مسئلہ پاکستان میں مذاہب اور فرقوں کی مذہبی آزادی کا ہے کہ وہ اپنے اپنے طریقوں کے مطابق مذہب پر عمل کریں نہ کہ اصلاح مذاہب کا۔

اگر اصلاح مذاہب مقصود ہے تو پھر ملک کی بھاری اکثریت والے دین ہی کا کیا قصور ہے کہ اس کو بدلا کر زمانہ کے تقاضوں کے مطابق بنایا جائے بلکہ پاکستان میں تمام مذاہب اور تمام فرقوں کے مسلک کی اصلاح کا بیڑہ اٹھانا چاہیئے۔

حیرت کا مقام ہے کہ جس ملک میں خالص عقلی وفکری مسائل میں جمہور کو رائے دینے کا حق نہیں ہے۔ اس ملک میں مذہبی تشریح جمہور ملت اور عام معاشرہ کی رائے سے طے کی جائے۔ یہ بدترین قسم کی مذہبی انارکی ہے جو تجدد کے نام پر پیدا کی جا رہی ہے۔

(مولانا) احتشام الحق (صاحب) تھانوی کراچی

# مسائلِ حاضرہ اور ملت

## جمعیۃ علماء اسلام پاک

## انتظامیہ کو جانبدارانہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے

### ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کا بیان

۲۰۔۲۱ر اپریل ۱۹۶۷ء کو مسجد طویلہ گیٹ بھکر میں ایک تبلیغی جلسہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ دارالہدیٰ بھکر کی طرف سے رکھا گیا تھا۔ لاؤڈ اسپیکر کی منظوری کے لئے مقامی پولیس کی رپورٹ ضروری ہوتی ہے۔ اس لئے درخواست سب انسپکٹر پولیس بھکر کو دی گئی۔ سب انسپکٹر پولیس نے بدیں الفاظ درخواست داخل دفتر کرنے کی انسپکٹر پولیس بھکر کے ہاں سفارش کی کہ مولانا صاحب نے گذشتہ جمعہ فرقہ دارانہ تقریر کی ہے اور اہل شیعہ کو بے غیرت کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور یہ بھی لکھا کہ انہیں وارننگ بھی دی جائے۔ یہ ہمیشہ ایسا کرتے رہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں گورنر مغربی پاکستان اور ڈپٹی کمشنر میانوالی کی خدمت میں چند معروضات پیش کرتی ہیں۔

(۱) جبکہ ہر مکتب فکر کے جلسوں کے لئے لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کی اجازت دی جاتی ہے تو اس تبلیغی جلسہ کے لئے جو ہر سال پُرامن طریق پر کیا جاتا ہے۔ کیوں اجازت نہیں دی گئی۔

(۲) اگر یہ سمجھا گیا تھا کہ لاؤڈ اسپیکر کی اجازت سود مند نہیں ہے تو فرقہ دارانہ تقریر اور اہل شیعہ کو بے غیرت کہنے کے بے بنیاد اور خلاف حقیقت الزامات کیوں عائد کئے گئے جبکہ وہاں مسجد طویلہ گیٹ میں اکثر تبلیغی اجلاس پُرامن طریق پر ہوتے رہتے ہیں اور کبھی بھی ناخوشگوار حالات پیدا نہیں ہوئے۔

(۳) اگر اپنے مذہب کی اشاعت فرقہ دارانہ تقریر ہے تو ہر مکتب فکر کے آدمی اس کے مجرم ہیں۔ مولانا موصوف پر ہی یہ فرد جرم کیوں عائد کی گئی۔ بہرحال سب انسپکٹر پولیس بھکر کا یہ رویہ جانبدارانہ ہے اور اس سے ایک طبقہ کی بے جا حمایت کا پہلو نکلتا ہے۔ نیز مولانا موصوف کی ذات کو حکام اور عوام میں بدنام کرنے کا ذریعہ ہے۔

ضلعی حکام سے اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ فوراً اس بات کا نوٹس لیں اور باضابطہ کارروائی عمل میں لاکر اہلسنت والجماعت کو مطمئن کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ نے بھی اس سلسلہ میں قرارداد مذمت پاس کی ہے (ناظم عمومی جمعیۃ میانوالی)

## تحریف دین کی کوششوں کا مقابلہ کیا جائیگا

## سنیما کے بورڈ ہٹانے کا مطالبہ

## گندم کے روز افزوں نرخوں پر اظہار تشویش

### جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا اجلاس

مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۷ء بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر میں اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا غلام مصطفےٰ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بعض لوگ پاکستان میں تحریف دین کی کوشش کر رہے ہیں۔ جمعیۃ ان تحریفات کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی۔ مولانا نے شہر ملتان میں فلموں کی تشہیر کے طریقوں اور فحش تصاویر کی نمائش کے خلاف غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ سینما کے بورڈوں کو سڑکوں پر لگانے کی اجازت نہ دی جائے۔

شیخ محمد یعقوب صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے امریکی پالیسی کی سخت مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ آزاد خارجہ پالیسی کا اعلان کرے۔

نجم الحسن صاحب نے ایک مقالہ پڑھا اور قرارداد پیش کی جو اتفاق رائے سے منظور ہو گئی۔ قرارداد یہ ہے۔

گندم کی فصل بازار میں آجانے پر بھی گندم زیادہ نرخوں پر فروخت ہونی شروع ہو گئی ہے کیونکہ باہر کی خریداری کا زور ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے گندم کے نرخوں پر نظر رکھے اور فاضل پیداوار کے علاقوں سے زیادہ گندم باہر نہ جانے دیں۔

(سید احمد علی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام بیرون لوہاری گیٹ ملتان)

## نظر بند علماء پر سے پابندیاں دور کی جائیں

### جمعیۃ علماء اسلام شاہدرہ کا احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام نئی آبادی لاجپت نگر شاہدرہ اسٹیشن نے اپنے ایک اجلاس میں علماء کرام پر لگائی ہوئی پابندیوں کی سخت مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ یہ پابندیاں ختم کی جائیں۔

نیز خاندانی منصوبہ بندی پر قوم کا روپیہ ضائع نہ کریں اور یہ روپیہ غریب عوام پر خرچ کریں اور مشاورتی کونسل میں صحیح علماء کرام کو رکھا جائے اور ملک میں قرآن وسنت کے مطابق قانون بنایا جائے۔ اجلاس زیر صدارت مولانا قاری عبدالرشید صاحب خطیب جامع قاسمیہ و صدر جمعیۃ منعقد ہوا۔ (مستری سراج الدین ناظم جمعیۃ نئی آبادی لاجپت نگر شاہدرہ)

## علماء کرام پر سے پابندیاں دور کی جائیں

## دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ بند کیا جائے

## ہنگامی حالات ختم کئے جائیں

## عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ کو منسوخ کیا جائے

### جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

۳۰ر اپریل۔ آج دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا میں مولانا مولابخش صاحب امیر ضلعی جمعیۃ کی صدارت میں ضلعی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس ملک بھر میں علماء کرام کی پابندیوں کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اور ان پابندیوں کو جمہوریت اور بنیادی حقوق کے سراسر منافی سمجھتا ہے۔ ہر سال انہی علماء پر پابندی لگا دی جاتی ہے جن پر پہلے کسی وجہ سے لگ چکی ہو۔ ان پابندیوں سے اکثریتی فرقہ اہلسنت والجماعت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ کیونکہ پابندی دو دو ماہ یا تین تین ماہ کی ہوتی ہے۔ جس سے اہلسنت والجماعت کی تبلیغی و اصلاحی سرگرمیاں متاثر ہوتی ہیں۔ اس لئے حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ پابندیوں کو فوراً ختم کر کے عوام کے اضطراب کو دور کیا جائے۔

(۲) یہ اجلاس ملک میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ سے آزادی تقریر کو ختم کرنا مقصود ہے جبکہ آزادی تقریر بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کو فوراً ختم کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس شدید مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں ہنگامی حالات فوراً ختم کئے جائیں۔

(۴) یہ اجلاس سرگودھا کے حکام سے مطالبہ کرتا ہے کہ عام جلسوں کے لئے کوئی پلاٹ بنایا جائے۔

(۵) اجلاس رسوائے زمانہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جو کہ سراسر اسلام کے خلاف ہیں کو فوراً منسوخ کیا جائے۔ (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

## امریکہ کے تمام فوجی اڈے ختم کر دیئے جائیں

## چھوٹے کاشتکاروں کو رعایات دی جائیں

## مدرسہ عربیہ حسینیہ شہداد پور کے خلاف شرانگیزی کی مذمت

## مرکزی دفتر کے جدید انتظام پر اظہار اطمینان

## محکمہ اوقاف کے رویہ پر تشویش

### جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کی قراردادیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ کی طرف سے جو فوجی امداد بند کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کا حکومت ٹھوس جواب دے کر اپنی سیاسی و قومی غیرت کا ثبوت دے اور ملک میں قائم شدہ امریکی فوجی اڈوں کو فوراً بند کر کے امریکہ کو دندان شکن جواب دے کر قوم کے جذبات کی صحیح ترجمانی کا فرض انجام دے۔ ہمیں اب خود پر اعتماد کر کے ٹھوس اقدامات کرنا ہوں گے۔ ملک و ملت کی حفاظت کی خاطر جمعیۃ علماء اسلام قربانی دینے میں ہمیشہ کی طرح اب بھی صف اول میں رہ کر ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہے۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن حیدرآباد کا یہ اجتماع

# ...ت مسلمہ کی نمائندہ آواز

## ...م پاکستان کی سرگرمیاں

ملک میں غلہ اگاؤ مہم کے سلسلہ میں اپنے پورے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کاشتکار طبقہ سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ اس اہم قومی مسئلہ سے نمٹنے کے لئے پورے جوش و خروش، محنت اور جانفشانی سے کام کریں۔ ساتھ ہی یہ اجتماع حکومت سے بھی پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ٹریکٹر دیگر زرعی آلات وٹیوب ویل وغیرہ کاشتکاروں کو رعائتی نرخوں پر مہیا کرے تاکہ چھوٹے کاشتکار فائدہ حاصل کر سکیں

## مودودی صاحب شاہ فیصل کو باز نہیں رکھ سکتے؟

غالباً یہ پہلا موقعہ ہے کہ ظفر اللہ اور اس کے ہم مذہب قادیانی مرزائی، حرمین شریفین گئے۔ ان کا حرمین جانا کس طرح ہوا۔ پاکستان سے انہیں پاسپورٹ کس طرح ملا۔ سعودی عرب حکومت نے انہیں ویزا کیسے دے دیا؟ اگرچہ یہ باتیں بھی قابل حیرانی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ حیران کن یہ امر ہے کہ اس سال مودودی جماعت کے بہت سے سرکردہ افراد غلام محمد وغیرہ باوجودیکہ ان میں سے بہت سوں کے نام قرعہ اندازی میں نہیں نکلے، حجاز گئے، اور انہوں نے بھی سعودی عرب کے حکام اور شاہ فیصل کو اس امر سے آگاہ نہیں کیا کہ مرزائیوں کی ایک جماعت حرمین آئی ہوئی ہے، اور نہ اس بات سے پاکستان کے مسلمان عوام کو ان لوگوں نے واپس آن کر خبردار کیا ہے۔

حالانکہ مودودی صاحب رابطہ عالم اسلامی کی تنظیم سے تعلق رکھتے ہیں، شاہ فیصل کے سیاسی حامیوں میں سے ہیں اور سعودی عرب کی طرف سے مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی معاونت کی جاتی ہے۔

کیا مودودی صاحب اور ان کی جماعت اس واقعہ کو کوئی اہم اور خطرناک بات نہیں سمجھتے یا کیا وہ بھی اس بارے میں سعودی عرب کی حکومت کے اس طرز عمل سے متفق ہیں؟ یا سعودی عرب کے شاہ فیصل اور رابطہ عالم اسلامی سے ان کے تعلقات کی حدود صرف ناصر دشمنی تک ہیں؟ اس سے آگے وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے

اور پیداوار میں خاطرخواہ اضافہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں نیز گدو بیراج کے علاقہ میں نیلام کی جانے والی زمینوں کو بجائے سرمایہ دار اور بڑے زمینداروں کے چھوٹے حقدار کاشتکاروں کو بیس پچیس ایکڑ فی کس کے حساب سے اراضی تقسیم کر کے زمینوں کی صحیح آبادکاری کا انتظام کیا جائے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن حیدرآباد کا یہ اجتماع محکمہ اوقاف کے ماتحت جامع مسجد رسالنگھر عیدگاہ میرپور خاص جامع مسجد جھول کے سالہا سال سے ایک ہی مسلک ومکتبۂ فکر کے خطباء کو تبدیل کر کے۔ ان کی جگہ دوسرے مکتبہ فکر کے خطیبوں کو مقرر کر کے عوام کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے پر سخت نفرت کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ان جگہوں پر اسی مکتبۂ فکر کے خطیبوں کا تقرر کر کے عوام کو مطمئن کیا جائے۔ اور اس طرح مزید جہاں جہاں تبدیلیاں عمل میں آنے والی ہیں ان کو فوراً منسوخ کیا جائے بصورت دیگر عوام کے جذبات سے کھیلنے کے تمام تر نتائج کی ذمہ داری محکمہ اوقاف پر ہوگی۔

(۴) یہ اجتماع اس امر پر اپنی بے انتہا مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال نے دوبارہ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا چارج سنبھال لیا ہے یہ اجتماع ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مرکزی جمعیۃ کے اس اقدام کو سراہتا ہے۔ نیز امید کرتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف حسب سابق اپنی پُرخلوص خدمات سے جمعیۃ کی روزافزوں ترقی کا باعث ہوں گے۔

(۵) یہ اجتماع مدرسہ عربیہ حسینیہ تعلیم القرآن ٹنڈوالہیار کے ..... خلاف میونسپل کمیٹی میں پاس کی ہوئی قرارداد کی سخت مذمت کرتے ہوئے نفرت کا اظہار کرتا ہے اور مدرسہ مذکورہ کے انتظامات پر پورا پورا اعتماد ظاہر کرتا ہے

(ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام
حیدرآباد ڈویژن)

## پاکستان سیٹو اور سینٹو سے قطعی علیحدگی اختیار کرے

## ملک میں ہنگامی حالات کو فوراً ختم کیا جائے

## عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی اور نام نہاد ثقافتی مظاہرے خلاف اسلام امور ہیں

## علماء دین اور سیاسی رہنماؤں پر پابندیاں دور کی جائیں

## صدر مملکت کے ایک بیان پر اظہار تشویش

## سعودی حکومت کا ایک غلط اقدام

## مردان میں جدید سینما کی اجازت کی مذمت

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس عمومی کی اہم ترین قراردادیں

(۱) یہ اجلاس اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ امریکی امداد کی بندش سے پاکستانی مسلمانوں کی قوت ایمانی اور عزم وہمت میں فرق نہیں آیا۔ ہمارا ایمان ہے کہ اگر ہم خدا کے ہوئے تو خدا کی امداد ہمارے ساتھ ہوگی۔ ہمارے خدا نے فرمایا۔ یہود، نصاریٰ مسلمانوں کے دوست نہیں بن سکتے امریکہ کے اس اعلان نے پاکستان کے داخلی اور خارجی امور کو ایک نئے موڑ پر لاکر کھڑے کر دیئے۔ پاکستان کے لئے ضروری ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی قائم کردہ تنظیموں، سیٹو سینٹو سے علیحدگی کا اعلان کرے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان امریکہ کو پاکستان میں امریکی چاروں فوجی اڈوں سے بے دخل کرے۔ اور فوجی سازو سامان کے کارخانے قائم کریں اور فولاد کا عظیم کارخانہ فوراً قائم کرے۔ ملک میں امریکی امداد کا جائزہ لے کر امریکی امداد کے چکر سے نجات حاصل کرے۔ سی آئی اے کی شرارتوں پر کڑی نگرانی رکھے۔ ملک میں ملت پاکستان کا اعتماد لے اور کروڑوں مسلمانوں کے اسلامی جذبات کا احترام کرتے ہوئے اسلام کے ساتھ مکمل وابستگی اختیار کرے اسلام کے مخالف اقدامات کو یکسر ختم کردے جو اللہ جل جلالہ اور خاتم النبیین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے اسباب ہیں۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں ہنگامی حالات کو ختم کر کے بنیادی حقوق اور آزادیٔ تحریر و تقریر کا پورا حق دے۔ اکثر اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے اس کو ختم کر دے تاکہ ملک میں صحیح جمہوری اقدار زندہ ہوں۔ اور پاکستان کی بین الاقوامی پوزیشن مضبوط ہو تاکہ پاکستان جمہوریت پسند ملکوں میں بلند وقار حاصل کرے۔

(۳) یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی خلاف اسلام ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام اپنے مطالبے کو کئی بار دہراتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کر چکی ہے کہ ملک میں تمام بے حیائی، عریانی، عریاں ثقافت کے نام پر بے حیائی کی مجالس کو بند کر کے ملک میں قرآن و سنت کا قانون نافذ کیا جائے اور ادارۂ تحقیقات اسلامی کے ڈائرکٹر فضل الرحمٰن نے اسے ادارہ تحریف دین بنا دیا ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ملازمت سے فوراً برطرف کیا جائے۔

یہ اجلاس مولانا غلام اللہ خان راولپنڈی ..... مولانا محمد طیب صاحب کلورکوٹ اور دیگر سیاسی اور مذہبی رہنماؤں پر پابندی کی مذمت کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوراً علماء دین اور دیگر سیاسی اور مذہبی رہنماؤں سے پابندی ہٹائے۔

یہ اجلاس صدر مملکت کے ..... بیان شائع شدہ اخبارات یکم اپریل ۱۹۶۵ء پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اس بیان میں صدر مملکت نے فرمایا تھا کہ غیر ارادی طور پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی غلطیاں کرتے تھے (اعاذنا اللہ) مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اللہ تعالے کی خاص حفاظت میں ہر غلطی سے محفوظ ہیں صدر مملکت ملک کے بڑے آدمی ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ آئندہ اس قسم کے بیان سے احتراز کریں اور بدبار الٰہی میں توبہ کا اعلان کریں۔ صدر مملکت کا یہ بیان شرعاً غلط ہے

یہ اجلاس معتبر ذریعہ سے معلوم شدہ اس خبر پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ سعودی حکومت مقام ابراہیم کو مسجد حرام میں کسی دوسری جگہ منتقل کر رہی ہے۔ حکومت سعودیہ کا یہ اقدام شعائر دین کے ساتھ مسلمانان عالم کے جذبات کو مجروح کرانا ہے۔ اگر حکمران اس قسم کے تغیرات کرتے رہیں تو شعائر دین ایک کھلونا بن جائیں گے۔ اس لئے حکومت پاکستان سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت سعودیہ کو اس قسم کے تغیرات سے باز رکھنے کی کوشش کرے

باقی صفحہ ۵ پر)

# خبر نامۂ جمعیۃ

## انتخابات

### جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کا انتخاب

امیر حضرت مولانا نور محمد صاحب سجاول شریف ضلع ٹھٹھہ
نائب امیر ۱ حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل پڈعیدن
نائب امیر ۲۔ مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر ضلع سانگھڑ
ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب مسجد کبیر نواب شاہ
نائب ناظم ۱۔ حکیم نواب دین صاحب رشید ہوٹل ریلوے روڈ حیدرآباد
نائب ناظم ۲۔ مولانا عرض محمد صاحب گوٹھ شاہ میر راہو ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد
نائب ناظم ۳۔ مولانا قائم الدین صاحب دفتر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ
ناظم نشر و اشاعت۔ عزیز الرحمٰن دفتر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ
خازن۔ حاجی کرامت اللہ صاحب ٹنڈو یوسف روڈ حیدرآباد
سالار ڈویژن۔ حافظ عبدالغفور صاحب جعفری ٹنڈو قادم

**نمائندگان برائے مرکز:۔**

(۱) مولانا نور محمد صاحب سجاول ضلع ٹھٹھہ (۲) مولوی عبدالغفور صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ ٹھٹھہ (۳) حاجی کرامت اللہ صاحب ٹنڈو یوسف روڈ حیدرآباد (۴) پیر عبدالقدوس صاحب امیر جمعیۃ حیدرآباد شہر (۵) حافظ محمد اکبر صاحب کتب خانہ اکبریہ سعید مارکیٹ سانگھڑ (۶) مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر (۷) محمد الیاس صاحب شاہ میر راہو حیدرآباد (۸) مولانا عرض محمد صاحب گوٹھ شاہ میر ڈاکخانہ راہو ضلع حیدرآباد (۹) مولوی محمد اسحٰق صاحب میرپور خاص ڈاک خانہ نارو ڈورو گوٹھ محمد عالم پلی (۱۰) مولانا قائم الدین صاحب نواب شاہ (۱۱) مولانا دوست محمد صاحب نواب شاہ (۱۲) مولانا غلام مرتضیٰ صاحب مدرسہ دارالعلوم غریب آباد دادو (۱۳) مولانا تاج الدین صاحب بسمل پڈعیدن۔

**ممبران مجلس شوریٰ:۔**

(۱) پیر عبدالقدوس صاحب حیدرآباد (۲) نظام الدین صاحب حیدرآباد (۳) محمد شفیع صاحب نواب شاہ (۳) محمد شفیع صاحب نواب شاہ (۴) حافظ محمد اکبر صاحب (۵) محمد عرفان صاحب قادری (۶) حافظ محمد شفیع صاحب مدرسہ اشاعت القرآن ڈگری ضلع تھرپارکر (۷) حکیم عمرانی صاحب نواب شاہ (۸) شیخ ممتاز صاحب میرپور شہر (۹) مولوی عبدالغفور صاحب میرواہ گیچانی ضلع تھرپارکر (۱۰) پیر سید احمد علی شاہ صاحب سکرنڈ (۱۱) ڈاکٹر حافظ بشیر احمد صاحب پڈعیدن (۱۲) مولانا محمد شریف صاحب سکرنڈ (۱۳) مولانا محمد انس گوٹھ حاجی محمد یوسف قرائی ڈاک خانہ شریف آباد تعلقہ مورو (۱۴) مولوی عبدالغفور صاحب کلاتھ مرچنٹ سجاول ضلع ٹھٹھہ (۱۵) قاضی محمد یوسف صاحب بنوں ضلع حیدرآباد (۱۶) محمد عبدالصمد صاحب میرپور بٹھورو ضلع ٹھٹھہ (۱۷) مولوی محمد صاحب راہوت ضلع حیدرآباد (۱۸) مولوی حبیب اللہ صاحب مدرسہ مدینۃ العلوم بھید و ضلع حیدرآباد (۱۹) مولانا عبد صاحب مدرسہ مفتاح العلوم حیدرآباد

(حکیم نواب دین ناظم ڈویژن حیدرآباد)

### مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو

(۱) چودھری شوکت علی صاحب (۲) ڈاکٹر غلام احمد صاحب کیپٹن (۳) مولانا عبدالجلیل صاحب (۴) چودھری محمد یوسف صاحب شاکر (۵) صوفی بشیر احمد صاحب زرگر (۶) شیخ محمد اکبر صاحب (۷) شیخ محمد اقبال صاحب (۸) صوفی اللہ بخش صاحب (۹) منشی محمد ابراہیم صاحب (۱۰) حاجی نصیر الدین صاحب (۱۱) مولانا عبدالغفور صاحب (۱۲) صوفی عبدالستار صاحب (۱۳) حافظ محمد برکت اللہ صاحب (۱۴) حافظ محمد رمضان صاحب (۱۵) مولانا محمد مسعود صاحب (۱۶) حاجی بشیر محمد صاحب (۱۷) حافظ محمد یامین صاحب بیگ (۱۸) راؤ امام الدین صاحب (۱۹) حافظ علیم الدین صاحب (۲۰) مستری عبدالکریم صاحب

(محمد اقبال ناظم دفتر کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ)

### مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ

امیر مولانا سید عبدالرزاق صاحب
نائب امیر ۱۔ کیپٹن ڈاکٹر غلام احمد صاحب
نائب امیر ۲۔ مولانا سید محمد شاہ صاحب بھٹی خمرہ
ناظم اعلیٰ۔ چودھری شوکت علی صاحب کوٹ ادو
ناظم ۱۔ حاجی بشیر محمد صاحب رئیس جتوئی
ناظم ۲۔ صوفی بشیر احمد صاحب زرگر کوٹ ادو
خزانچی۔ حاجی نصیر الدین صاحب کوٹ ادو
سالار حکیم غلام نبی صاحب ستانواں

مولانا عبدالجلیل صاحب کوٹ ادو۔ مولانا فتح الدین صاحب فتحپور۔ میاں فیض محمد صاحب کہروڑ۔ مولانا غلام حسین صاحب لیہ۔ حافظ علی جان صاحب احسان پور۔ مولانا محمد صدیق صاحب محمود کوٹ۔ مولانا عبدالمجید صاحب فاروقی۔ میاں اعجاز احمد صاحب قریشی شیخ عمر۔ میاں تاج محمد صاحب قریشی چوک قریشی۔ مولانا اللہ بخش صاحب علی پور۔ جناب دلبر حسین صاحب کینجر۔ مولانا حکیم دل اللہ صاحب خان گڑھ۔ مولانا محمد احمد صاحب مظفر گڑھ۔

### انتخاب جمعیۃ علماء اسلام منڈی وار برٹن ضلع لائلپور

امیر مولوی عبدالخالق صاحب

---

**حضرت مولانا مفتی محمود صاحب و حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا دورۂ سندھ**

ناظم اول جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۷ء سے ۱۹ مئی ۱۹۶۷ء تک حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام سکھر اور حیدرآباد ڈویژن کا دورہ فرمائیں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۲ مئی ۱۹۶۷ء | کندکوٹ | ہر دو حضرات | جمعہ |
| ۱۳ مئی ء | جیکب آباد | " " | ہفتہ |
| ۱۴ مئی ء | روانگی کراچی | " " | اتوار |
| ۱۵، ۱۶ مئی | کراچی | " " | پیر، منگل |
| ۱۷ مئی ء | حیدرآباد | " " | بدھ |
| ۱۸ مئی ء | نواب شاہ | مفتی محمود صاحب | جمعرات |
| ۱۹ مئی ء | پڈعیدن | " " | جمعہ |

(ناظم نشر و اشاعت ڈویژن حیدرآباد)

---

نائب امیر محمد انور صاحب
ناظم حافظ عبدالکریم صاحب
نائب ناظم مولوی محمد جعفر جاوید

### جمعیۃ علماء اسلام تحصیل جڑانوالہ

امیر مولوی علی محمد صاحب خطیب دائود والا ۲۴۷
نائب امیر مولوی مسعود الرحمٰن صاحب منڈی رحمٰن روڈ
ناظم اعلیٰ حکیم بابا سلطان احمد صاحب چک ۲۸۲ کوٹ شاہ محمد
ناظم مولوی شاہ محمد صاحب جوگ وڈو
خزانچی عبدالرحیم صاحب منڈی جڑانوالہ آڑھتی

**مجلس شوریٰ**

رائے صاحب محمد انور جوک وڈو۔ نور محمد چک ساشہانہ ۲۸۲۔ مولوی احمد دین صاحب چک ۲۷۲۔ احمد خان نمبردار چک ۲۷۲۔ ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب چک ۲۴۔

ہدایت: تحصیل جڑانوالہ اور ملحقہ علاقہ میں جمعیۃ کا کام نہایت سست ہے۔ ضرورت ہے کہ کارکنان سرگرمی سے کام لیں اور حکیم بابا سلطان احمد صاحب کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ ترجمان اسلام کی اشاعت بڑھائیں ہفتہ وار اجتماعات کریں۔ علاقہ میں تبلیغی دورے کرتے رہیں۔ (مولانا) غلام غوث (صاحب) ہزاروی

(ناظم عمومی جمعیۃ مرکزیہ)

### انتخاب خیرپور ڈویژن اور ضلع سکھر

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کا ایک اجلاس حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب سجادہ نشین درگاہ ہالیجی شریف منعقد ہوا۔ جس میں تین سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے:۔

(۱) حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب سجادہ نشین درگاہ ہالیجی شریف سرپرست اول (نوٹ) حضرت

بقایا صفحہ ۱۰ پر

# اعلانات و اطلاعات

## انتقال پُر ملال

بتاریخ ۱۵ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ یوم پنجشنبہ کو نواب سعید احمد خاں صاحب کا انتقال ہو گیا۔ نواب صاحب مرحوم جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم کارکن تھے۔ علماء و صلحاء سے حد درجہ عقیدت تھی اور نہایت عابد و پرہیزگار تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق اور صبر جمیل عطا فرمائے آمین!

(ناظم دفتر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ و کوٹ ادو)

## وفات

والدہ محترمہ جو نہایت سادہ اور پاکیزہ زندگی بسر کرتی تھیں۔ آج وفات پا چکی ہیں۔ قارئین ترجمان سے محترمہ کے لئے دعائے مغفرت طلب فرمائیں۔

(ولی محمد خاں سرائے نورنگ ضلع بنوں۔ خریدار ۱۵۶)

## جامع مسجد نوشہرہ میں ماہانہ درس قرآن

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد ۶ مئی کو بعد نماز عشاء درس قرآن دینگے یہ درس ہر انگریزی ماہ کی پہلی شب اتوار کو ہوا کرے گا درس کا انتظام مدرسہ تعلیم القرآن نے کیا ہے۔

(حکیم احمد رفیع الدین)

## اجتماع

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام مسجد گنبد والی جہلم میں جمعیۃ الطلباء اسلام کا اجتماع ہوا جس میں حافظ محمد الطاف صاحب نے تلاوت قرآن فرمائی۔ مولانا حافظ انور الحسینی نے تقریر کی۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست — حضرت مولانا قاری گل محمد صاحب
صدر — قاری محمد اختر صاحب
نائب صدر — مفتی رشید احمد صاحب
ناظم اعلیٰ — قاری خبیب احمد عمر جہلمی
نائب ناظم — مولوی غلام رسول صاحب
خازن — مولانا شاہد احمد صاحب

(خبیب احمد عمر ناظم اعلیٰ جمعیۃ الطلباء اسلام جہلم)

## ناظم جمعیۃ قصور کی حج سے واپسی

جمعیۃ علماء اسلام قصور کے ناظم جناب حاجی محمد اسماعیل صاحب حج سے واپس تشریف لے آئے ہیں آپ ۲۶۴ حاجیوں کے ایک قافلے کی قیادت فرماتے ہوئے براستہ ایران عراق اور اردن سعادت حج سے مشرف ہو کر بروز جمعرات قصور پہنچے ہیں۔

(قاری محمد شریف قصوری ناظم عمومی جمعیۃ قصور)

## بھکر میں تجوید و قرأۃ کی درسگاہ

جامع مسجد منڈی ٹاؤن بھکر میں مدرسہ عربیہ ضیاء القرآن قائم کیا گیا ہے جس میں قرآن شریف حفظ و ناظرہ با تجوید و قرأۃ پڑھایا جاتا ہے۔ شائقین ذوق و شوق سے تعلیم حاصل کریں۔

(اراکین مدرسہ عربیہ ضیاء القرآن جامع مسجد منڈی ٹاؤن بھکر۔ میانوالی)

## مدرسہ عربیہ سارو کی کا جلسہ

مورخہ ۱۴۔۱۵ مئی کو مدرسہ عربیہ قاسم العلوم سارو کی تحصیل وزیر آباد کا تبلیغی جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا محمد عبیدہ انور۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری حضرت مولانا محمد اجمل صاحب اور دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب

امیر — حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب
نائب امیر اول — حضرت مولانا محمد رمضان صاحب
نائب امیر دوم — حضرت فضل الرحمٰن صاحب بہبودی
ناظم اعلیٰ — حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب
ناظم — حضرت مولانا عبداللطیف صاحب
خازن — حاجی محمد ابراہیم صاحب

مجلس شوریٰ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(محمد صادق ناظم دفتر)

## جمعیۃ علماء اسلام سرحد

پشاور۔ ۲۰ محرم الحرام۔ مجلس عمومی جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مولانا پیر مبارک شاہ صاحب نے اعلان کیا کہ صدر محترم افتتاحی تقریر فرمائیں۔ چنانچہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ چونکہ اجلاس انتخابی تھا مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے اعلان کیا کہ میں اپنے رفقاء کے ساتھ استعفاء دیتا ہوں اور اجلاس مولانا عبدالحق صاحب امیر جمعیۃ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی صدارت میں شروع ہوا اور جدید انتخاب کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر — مولانا سید گل بادشاہ صاحب
نائب امیر ۱ — مولانا علاؤ الدین صاحب ڈیرہ اسمٰعیلخاں
نائب امیر ۲ — مولانا عبدالحی صاحب ہزارہ
ناظم اعلیٰ — صاحبزادہ عبدالباری صاحب
ناظم — مولانا پیر مبارک شاہ صاحب
امین الجمعیۃ — مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی
ناظم دفتر — مولانا القاسمی

اجلاس میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں، بنوں، کوہاٹ، پشاور، مردان، سرحد کے تمام اضلاع کے نمائندے موجود تھے۔

یہ اجلاس ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک جاری رہا اور دو بجے کے بعد دوسری نشست کا اعلان ہوا۔ دوسری نشست ۲ بجے سے ۴ بجے تک جاری رہی۔ (عبدالہادی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد)

## جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

## جمعیۃ صدر محکمہ سلہٹ کی مجلس استقبالیہ

۲۸ اپریل ۱۹۶۷ء مطابق ۱۷ محرم ۱۳۸۷ھ بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کے دفتر نئی سڑک میں مجلس استقبالیہ جمعیۃ صدر محکمہ سلہٹ کا ایک اجلاس منعقد ہوا حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب جنولی امیر جمعیۃ محکمہ سلہٹ نے صدارت فرمائی۔ حضرت الحاج شیخ عبدالکریم صاحب کوڑیا امیر جمعیۃ مشرقی پاکستان۔ حضرت الحاج شیخ بشیر احمد صاحب باگہ، حضرت علامہ شمس الاسلام صاحب شیرپوری، حضرت مولوی محمد فضل علی صاحب مینیجر مسلم ہوٹل سلہٹ نے شرکت فرمائی۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) مجلس شوریٰ کا آئندہ اجلاس ۱۱ مئی بروز پنجشنبہ رات کو جامع مسجد سلہٹ کی دوسری منزل پر منعقد ہوگا

(۲) جمعیۃ محکمہ صدر سلہٹ کی کانفرنس اب بجائے ماہ رمضان کے کسی اور مہینہ میں منعقد ہوگی۔

(۳) مندرجہ ذیل حضرات دورہ فرمائیں گے۔

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب باگہ امیر جمعیۃ مشرقی پاکستان۔ مولانا شمس الاسلام صاحب ضلعی امیر۔ ضلعی ناظم۔ ناظم ضلع دفتر عبدالنور۔

(۴) حضرت مولانا عبدالکریم صاحب۔ امیر صوبائی جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی زیر صدارت ۱۱ مئی مطابق ۳۰ محرم بروز پنجشنبہ دن کو گیارہ بجے ایک عظیم الشان کانفرنس ائمہ مساجد سلہٹ کی امام کمیٹی کی طرف سے منعقد ہو رہی ہے۔ ضلع بھر کے علماء کرام خاص طور پر مدعو ہیں۔ کانفرنس درگاہ شاہ جلال سلہٹ کے سامنے عیدگاہ میدان میں ہو گی۔

(عبدالنور ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ)

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم

امیر — بدستور حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب خطیب مسجد چمن شاہ ٹنڈو آدم
نائب امیر ۱ — مولانا محمد نسیم صاحب خطیب مسجد بیرانی روڈ ٹنڈو آدم
نائب امیر ۲ — حافظ محمد حسین صاحب ٹنڈو آدم
ناظم عمومی — محمد عرفان قادری مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم
ناظم ۱ — مولانا محمد امین صاحب پیش امام کچی مسجد و مدرس مدرسہ قاسم العلوم ٹنڈو آدم
ناظم ۲ — بھائی فقیر محمد صاحب کلاتھ مرچنٹ شاہی بازار ٹنڈو آدم
خازن — محمد بھائی ٹیکی والے شاہی بازار ٹنڈو آدم
سالار — داد محمد صاحب کمرانی
ناظم نشر و اشاعت — محمد صدیق صاحب بلوچ نیو اتحاد ریسٹورنٹ

# یمن پھر ایک بار جنگ کے شعلے اُگلے گا

ذیل میں آپ امریکہ کے ایک اہم اخبار نیویارک ٹائمز کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس سے آپ بخوبی سمجھ سکیں گے کہ عرب کی سرزمین پر امریکی سامراجیت کس خطرناک کھیل میں مصروف ہے۔

عدن میں انگریز بے تحاشا عرب مسلمانوں کو اپنی گولیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ مساجد کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔ قرآن اکرم کی توہین پر اتر آئے ہیں۔ بلا امتیاز بوڑھوں، بچوں اور مردوں، عورتوں سب پر ان کا دست جور و ستم دراز ہے۔

لیکن اس سب کے باوجود نہ سعودی عرب کے شاہ فیصل عدن کے مظلوم مسلمان عربوں کے متعلق ایک کلمۂ ہمدردی اور ظالم انگریزوں کے خلاف ایک لفظ احتجاج زبان سے نکالتے ہیں۔ نہ اس پونڈ کی زبان کھل رہی ہے، نہ ایران کوئی بات کہتا ہے، نہ اردن ہی کے منہ سے کچھ نکلتا ہے۔ نہ پاکستان میں اصحاب اقتدار سے لے کر حزب اختلاف کی جماعتوں تک میں سے کوئی بھی اسے کوئی مسئلہ سمجھتی ہے۔

گویا عدن کے مسلمان عربوں کا خون ان سب کے نزدیک پانی جیسی بھی اہمیت نہیں رکھتا۔ ایسا کیوں ہے۔ اس اقتباس سے کچھ کچھ اندازہ اس امر کا۔۔۔ ہو سکے گا ——— (ترجمان اسلام)

نیویارک۔ ۲۶۔ اپریل۔ یہاں کے بین الاقوامی شہرت یافتہ اخبار "نیویارک ٹائمز" نے آج اپنے ایک ایسے نمائندے کے حوالے سے جو جدہ سعودی عرب اور یمن کے شاہ پرستوں کے قبضہ میں ہے ۱۸ دن کے دورے سے واپسی پر یہ خبر شائع کی ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے کرایہ کے فوجیوں کی ایک بڑی تعداد یمن کے شاہ پرستوں اور سعودی عرب کے ساتھیوں کو امداد بہم پہنچا رہے ہیں۔ خبر میں کہا گیا ہے کہ شاہ فیصل اور امام البدر کے حامی صدر ناصر سے سختی کے ساتھ نبرد آزمائی کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ ۲۰ ماہ بعد پرانی جنگ بندی کے بعد یمن اس سال کے اواخر میں گوریلا جنگ کے سخت اور یقینی خطرہ سے دوچار ہے۔ شاہ فیصل کی تیاریوں کی تفصیل کے متعلق اخبار نے لکھا ہے کہ وہ برطانیہ سے ہلکے پھلکے اور بجلی کی رفتار رکھنے والے لڑاکا طیارے اور امریکہ سے زمین یا فضا میں مار کرنے والے میزائلوں سے خود کو لیس کرنے کے علاوہ سرحدی علاقوں میں فضائیہ کو اترنے میں مدد دینے والے سن ڈیز کو آئندہ چھ ماہ میں تیار کرنے میں منہمک ہیں۔ خبر میں کہا ہے کہ نمائندے نے پہاڑی علاقوں کے متعدد غاروں کو اسلحہ جات اور برطانوی و فرانسیسی کرائے کے فوجیوں سے بھرا ہوا پایا۔

اس نمائندے نے متعدد کرائے کے فوجیوں سے مل کر ان سے بات چیت کے دوران اپنے شبہ کی تصدیق کی۔ ایک فرانسیسی نے بتایا کہ ہم ڈیگالسٹ ہیں۔ لیکن ہمیں وہ (فرانس) یہاں بغیر کسی سرکاری تصدیق کے رکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے اس کا یہ بھی اعتراف کیا کہ فرانس نے ۲ ہزار شاہ پرستوں کو جنگ کی تربیت دی ہے۔

(ماخوذ از اخبار آغاز کراچی ۲۷۔ اپریل سنہ ۱۹۶۷ء)

## بقیہ — انتخابات

اگر چاہیں تو دوسرا سرپرست اور مقرر کر سکتے ہیں۔

(۲) حضرت مولانا لطف اللہ صاحب شکارپور امیر

(نوٹ) نائب امرا کا فیصلہ حضرت امیر خود کریں گے۔

ناظم عمومی۔ حضرت مولانا الحاج محمد انور صاحب بن مولانا شیر محمد صاحب بلوچ ناسمی سکھر۔

ناظم اول ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب بلوچ

ناظم دوم مولوی عبدالحی صاحب

خازن حاجی والی ڈنو صاحب ممبر یونین کونسل

مندرجہ ذیل حضرات مجلس شوریٰ کے ارکان منتخب ہوئے۔

حضرت مولانا محبوب احمد صاحب۔ مولانا محمد یعقوب سومرانی۔ مولانا عبدالحق صاحب۔ سید کبیر احمد کاظمی حضرت مولانا حافظ عبدالمجید صاحب۔ حضرت حاجی حفیظ الدین صاحب۔ چودھری عمر دین صاحب۔ مولانا عبدالحی صاحب خواجہ بشیر احمد صاحب۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب۔ مولانا عبدالغفور صاحب۔ حاجی نذر محمد سومرو

دیگر ارکان کے ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائیگا

جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کا ایک اجلاس زیر صدارت امیر ڈویژن مولانا خلیفہ احمد دین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست۔ حافظ محمود اسعد صاحب سجادہ نشین درگاہ ہالیجی شریف۔

امیر۔ حضرت مولانا خلیفہ احمد دین صاحب خلیفہ مجاز حضرت ہالیجوی قدس سرہٗ

نائب امیر مولانا عمر دین صاحب کنڈہ کوٹ

ناظم عمومی الحاج میر صبح صادق خان صاحب کھوسہ

ناظم اول مولانا غلام رسول صاحب کنڈہ کوٹ

ناظم دوم مولانا محمد انور صاحب

خازن حضرت حاجی والی ڈنو صاحب ممبر یونین کونسل کنڈکوٹ وغیرہ

ڈویژنل ارکان کی جانب سے مندرجہ ذیل ارکان مرکز کے لئے منتخب ہوئے۔

ضلع جیکب آباد۔ مولانا سید احمد شاہ صاحب۔ مولانا غلام رسول صاحب۔ مولانا محمد انور صاحب سکھر ضلع مولانا عبدالواحد صاحب ضلع سکھر۔

## جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کا جدید انتخاب

### مولانا بشیر احمد صاحب امیر اور مولانا عبدالقیوم صاحب ناظم اعلیٰ تین سال کے لئے منتخب ہو گئے

۸ رمئی۔ آج مرکزی دفتر لاہور میں لاہور ڈویژن کا سہ سالہ انتخابی اجلاس زیر صدارت امیر صوبہ لاہور حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری منعقد ہوا۔ ضلع سیالکوٹ، ضلع گوجرانوالہ، ضلع شیخوپورہ اور ضلع لاہور کے منتخب نمائندوں نے شرکت کی۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا:۔

امیر حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری

نائب امیر اول۔ مولانا محمد اجمل صاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور

نائب امیر دوم۔ مولانا سید امین الحق صاحب شیخوپورہ

ناظم اعلیٰ مولانا عبدالقیوم صاحب گوجرانوالہ

ناظم ۱ حافظ عبدالرحمٰن صاحب جنوبی موم سیالکوٹ

ناظم ۲ مولانا ابراہیم صاحب انارکلی لاہور

ناظم ۳ مولانا منظور الحق صاحب سعدی پارک لاہور

خازن حافظ ثناء اللہ صاحب اسلام ہوزری لاہور

بقیہ کارروائی آئندہ اشاعت میں

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور کا انتخاب

### مولانا محمد اجمل صاحب امیر اور مولانا منظور الحق صاحب ناظم عمومی تین سال کے لئے منتخب ہو گئے

۷ رمئی۔ جامعہ مدنیہ لاہور میں زیر صدارت حضرت مولانا حامد میاں صاحب جمعیۃ ضلع لاہور کا اجلاس منعقد ہوا۔ درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر حضرت مولانا محمد اجمل صاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور

نائب امیر حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب انارکلی لاہور

ناظم عمومی مولانا منظور الحق صاحب سعدی پارک لاہور

ناظم مولانا مصطفےٰ حسن صاحب فلیمنگ روڈ لاہور

ناظم نشر و اشاعت۔ قاری محمد شریف صاحب قصوری قصور

خازن حافظ ثناء اللہ صاحب اسلام ہوزری لاہور

## حلقہ جنوبی پنجاب کے ناظم صاحب کا دورہ

مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب چار روزہ تبلیغی و تنظیمی دورہ پر ۲۵ر اپریل کو ڈیرہ غازیخاں پہنچے۔ حضرت مولانا قاضی عبیداللہ صاحب خطیب شہر کی صدارت میں جامع عبیدیہ نقشبندیہ میں علماء کرام معززین شہر کا اجتماع ہوا۔ شہری جمعیۃ کی تشکیل ہوئی۔ بعد ازاں آپ مولانا عمر دراز صاحب کے ہمراہ کوٹ چھٹہ چوٹی زیریں جامپور بستی ملانہ میں تشریف لے گئے۔ خصوصی عمومی اجتماعات میں جمعیۃ کے مقاصد بیان کئے۔ ۳۰ر اپریل سے مولانا قاسمی صاحب ضلع بہاولپور و بہاولنگر کے دس روزہ دورہ پر جا رہے ہیں۔

(سعید احمد ناظم دفتر حلقہ جنوبی پنجاب بیرون لوہاری گیٹ ملتان)

Scanned with CamScanner

## بقیہ صفحہ ۲ - نظریۂ پاکستان

اور وہ آخری شخص بھی ہے جس نے انگریز کے اقتدار کو چیلنج کیا اور انگریز کے اس منصوبہ کو کہ مسلمان قدیم اسلام سے بیگانہ بن کر نئے مدعیان اسلام کے دام فریب میں پھنس جائیں اور اپنی زبان، تعلیم، تہذیب و معاشرت و سیاست کو انگریز کے بنائے ہوئے سانچے میں ڈھال لیں۔ پوری طرح کامیاب نہیں ہونے دیا۔

### نظریۂ پاکستان کے موافق و مخالف

نظریۂ پاکستان کے حقیقی محافظ صرف وہ اشخاص اور طبقے ہیں، جو اس سرزمین پاک پر اللہ کے دین، اس کے آخری رسول کی سنت اور اسلاف کرام کے طریق کو زندہ و پائندہ رکھنا چاہتے ہیں۔

لیکن وہ لوگ اور طبقے جو مسلمانوں کو دین کی نئی اور خود ساختہ تعبیر دے رہے ہیں، جو زندگی کے پورے نظام کو مغربیت کا لباس پہنا دینے پر مصر ہیں، جنہوں نے انگریزی اقتدار کی آمد کو خوش آمدید کہا تھا جو اس کے دست و بازو بنے رہے تھے اور جو اب انگریز کے چھوڑے ہوئے ورثہ ہائے فکر و عمل کو باقی رکھنے میں سرگرمی دکھا رہے ہیں نظریۂ پاکستان کے ہرگز موافق نہیں کہے جا سکتے۔ ان کی کارگذاریاں اس نظریہ کی جڑ کھودنے میں صرف ہو رہی ہیں۔

### صداقت کی کسوٹی

وقت کا تقاضا یہ ہے کہ نظریہ پاکستان کے اصل مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اس سرزمین کو اسلام کا گہوارہ بنائیے۔ یہاں کے رہنے والوں کو اپنی زندگیاں اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کے مواقع بہم پہنچایئے

- یہاں کا نظام تعلیم ایسا بنایئے، جو اللہ اور اس کے رسول کے احکام و قوانین کا آئینہ دار ہو۔
- یہاں کا نظام عدل ایسا مقرر کیجئے، جس کی رو سے تمام فیصلے صرف قرآن اور سنت کے مطابق ہوا کریں
- یہاں کی انتظامیہ ایسے افراد پر مشتمل کیجئے، جن کے کردار اسلام کی منہ بولتی تصویر نظر آئیں۔
- یہاں کے اقتصادی اور معاشی نظام کو ایسا بنایئے کہ اسلام کی عطا کردہ معیشی مساوات سب کو حاصل ہو جائے۔
- یہاں کا سیاسی آئین ایسا مقرر کیجیے جو اسلام کی شورائیت اور خلافت راشدہ کے منہاج کو بروئے کار لانے والا ہو۔
- ہر شعبۂ زندگی سے ان تمام سانچوں کو توڑ کر پھینک دیجیے جنہیں انگریز نے اپنے سو سالہ عہد حکومت میں بنایا اور آپ کے حوالہ کر گیا۔
- اور ان کی جگہ صرف ایک ہی سانچہ، یعنی اسلام کا سانچہ، اللہ کی کتاب اور اس کے آخری رسول کی سنت کا سانچہ، سلف صالحین کے اختیار کردہ طریق عمل و اتباع حق کا سانچہ، قائم کر دیجئے۔

تب آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس نظریۂ پاکستان کے آپ حامل ہیں جو برصغیر کے مسلمانوں کو اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کے مقصد کا داعی تھا۔

اس کسوٹی پر ہی یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ نظریۂ پاکستان کا حقیقی موافق کون ہے اور واقعی مخالف کون ہے؟

# پاکستان علماء کرام کی قربانیوں کی بدولت معرضِ وجود میں آیا

## جمعیۃ علماء اسلام کراچی کی طرف سے دیئے گئے عصرانہ میں مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کی تقریر

کراچی ۳۰ اپریل - جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے زیر اہتمام مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی جس میں کراچی کے دانشور، علماء اور ہر مکتبۂ فکر کے شہری شریک ہوئے۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب نے مولانا تھانوی کو سپاسنامہ پیش فرمایا اور تبلیغی خدمات پر خراج تحسین ادا کیا۔ حافظ صاحب موصوف نے اپنے استقبالیہ میں کہا کہ

"خالقدینہ ہال نے تاریخ کے عجیب و غریب لیل و نہار دیکھے ہیں۔ یہاں امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد علیہ الرحمتہ نے اپنے شعلہ نوائی سے بار ہا انگریز کے قصر استبداد پر آگ برسائی اور اہالیان برصغیر کے خون کو اپنے سوز یقین سے گرمایا۔ یہاں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جوہر اور دیگر حریت پسند علماء پر تاریخی مقدمات چلائے گئے۔ اس عظیم الشان اور تاریخی جگہ پر آج علماء کا یہ اجتماع جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے زیر اہتمام جمع ہو کر پھر ابنائے ملت کو سعی و عمل اور جد و جہد پر ابھارنے کی دعوت دے رہا ہے"۔

حافظ صاحب موصوف کے سپاسنامہ - مولانا زکریا صاحب، مولانا اللہ ودایہ صاحب بروہی، مولانا منظور احمد صاحب عباسی اور حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اختر کے تعارفی بیانات کے بعد مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

"میرے لئے یہ فخر کا مقام ہے کہ آج دنیائے دارالعلوم دیوبند کی وہ شاخ جو جمعیۃ علماء اسلام کے نام سے منسوب اور معروف ہے اس نے میری حقیر خدمات کو سراہتے ہوئے اس تبلیغی اور دینی سفر میں اپنے تعاون کا یقین دلایا ہے"۔

مولانا تھانوی نے کہا کہ :-

"تاریخ کا یہ فیصلہ دنیا کی کوئی طاقت اور نفرت و تعصب کا کوئی سیلاب غلط قرار نہیں دے سکتا کہ علماء نے صرف عقائد و اصلاح معاشرہ پر اپنی توجہ صرف نہیں کی بلکہ انہوں نے ہر شعبہ میں ملک و ملت کی گراں بہا خدمات انجام دی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ :-

"دنیا اس واقعہ کی تردید نہیں کر سکتی کہ جنگ آزادی کی ابتداء حضرت اسماعیل شہیدؒ سے ہوئی تو وہ آکر امام الہند مولانا آزاد علیہ الرحمتہ کی قیادت میں ختم ہوئی

ایک طرف مولانا آزاد کا قلم انگریز امپیریلزم پر آگ برسا رہا تھا تو دوسری طرف شیخ الہند اپنے شاگردوں سمیت جلا وطنی کی زندگی میں اپنا خون تھوک رہے تھے۔

اگر شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی تخلیق پاکستان کے سلسلہ میں سرحد و سندھ کا دورہ نہ کرتے تو سرحد و بلوچستان کی سنگلاخ وادیوں میں پاکستان کے حق میں کبھی رائے عامہ ہموار نہ ہوتی۔ انہوں نے حکمران طبقہ سے اپیل کی کہ یہ ملک علماء کرام کی قربانیوں کی بدولت معرض وجود میں آیا ہے۔ علماء نے عوام کو اس ملک کی تعمیر میں اسی جذبہ کے پیش نظر ہمت دلائی کہ یہاں خدا کی حاکمیت ہو گی۔ منکرات و فواحش پر کنٹرول ہو گا، لیکن آج فحاشی، عریانی اور بد اخلاقی کی یہ وبا برداشت سے باہر ہوتی جا رہی ہے"۔

آخیر میں انہوں نے ملک کی سلامتی اور استحکام کے لئے دعا کی اور یہ نشست ۹ بجے رات سے شروع ہو کر ساڑھے ۱۲ بجے ختم ہوئی۔ (دفتر جمعیۃ علماء اسلام کراچی)

## جمعیۃ کی خبریں اطلاعات بھیجنے والوں سے گذارش

(۱) چھوٹی شاخوں کو اپنے انتخابات اور دوسری کارروائیوں کی خبریں اپنے ضلع یا صوبہ کی معرفت بھیجنی چاہئیں۔

(۲) خبر و اطلاع ہمیشہ اپنے چھپے ہوئے لیٹر پیڈ پر یا کم از کم اپنی شاخ جمعیۃ کی مہر لگا کر امیر یا ناظم کے دستخطوں کے ساتھ بھیجنی چاہئے۔

(۳) جو خبر و اطلاع بغرض اشاعت بھی ارسال ہو تو ان کی دو کاپیاں بھیجی جائیں۔ ایک ریکارڈ میں رکھنے کے لئے، ایک اشاعت کے لئے۔ ایک کاپی کی صورت میں سمجھا جائیگا کہ اشاعت مطلوب نہیں ہے۔

(۴) جمعیۃ کے کارکنان و عہدہ داران حضرات کا فریضہ ہے کہ ترجمان اسلام کی اشاعت میں پوری دلچسپی لیں مستقل خریدار بنوائیں۔ مقامی ایجنٹوں کے ساتھ تعاون کر کے ترجمان کی فروخت میں اضافہ کرائیں۔ اپنے اپنے علاقہ سے ترجمان کے لئے اشتہارات حاصل کریں۔ اس طرح ترجمان کی مالی مشکلات رفع ہونگی صفحات میں اضافہ ہوگا اور آپ کی ارسال کردہ خبریں و اطلاعات جلد از جلد باقاعدہ شائع ہوتی رہیں گی۔ (دفتر جمعیۃ)

PHONE No.-67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L.No. 7132

# তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE price [illegible] paisa

جلد ۱۰ | جمعہ ۱۲ مئی ۱۹۶۷ء مطابق صفر ۱۳۸۷ھ۔ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۱۷



تعلیمی پریس لاہور میں باہتمام ملک نور الٰہی پرنٹر چھپا اور غازی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کی

خط و کتابت و ترسیل زر و تبادلہ اخبار اور دیگر امور کے لئے ——— پتہ ——— دفتر ترجمان اسلام [illegible] رنگ محل — لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَکَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا یُطِیْقُ

(رواہ الترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ صہ ٢٤٤)

ترجمہ :- حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا۔ بھلا اپنے نفس کو کوئی کیسے ذلیل کر سکتا ہے۔ فرمایا ایسا بار اٹھا لینا جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ ہو (یہ ذلیل ہی کرنا ہے)

فائدہ :- صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دماغ فطرتاً ہی بلند تھے۔ پھر اسلام نے آکر ان کو اور اتنا بلند کر دیا تھا کہ ان کے فہم میں اپنے نفس کے ذلیل کرنے کی کوئی صورت ہی نہ آسکی۔ آپ نے ان کو بتایا کہ کبھی عزت کے کام میں بھی ذلت کا خمیازہ بھگتنا پڑ جاتا ہے براہِ راست ذلت کے کاموں سے بچنا سب جانتے تھے۔ لیکن خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک قدم اور آگے بڑھا کر سمجھایا کہ ایسے عزت کے کاموں میں پھنسنا جن کا انجام ذلت ہو یہ بھی مومن کا کام نہیں پھر معلوم نہیں ذلت کا جو تعلق یہود کے ساتھ تھا وہ مسلمانوں نے اپنے ساتھ کیسے رکھا ہے۔ اگر اقتدار کی ہوس رکھنے والے اس نکتے کو سمجھ لیتے تو شاید ہر دانا شخص اس سے بچنے کی کوشش کرتا۔ اس کی تفصیل جواہر الحکم حصہ دوم میں ملاحظہ فرمایئے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ رض قَالَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ اَوْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِاَبِیْ مَسْعُوْدٍ مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ مَطِیَّةُ الرَّجُلِ

(رواہ ابوداؤد وقال ان اباعبداللہ حذیفۃ مشکوٰۃ صہ ٢٦٣)

ترجمہ :- حضرت ابو مسعود اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما نے باہم ایک گفتگو میں یہ سوال کیا (راوی کو شک ہے کہ یہ سوال کس نے کیا ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رض سے یا حضرت حذیفہ نے ابو مسعود رضی اللہ عنہما سے) کہ آپ نے کلمہ زَعَمُوْا (لوگوں کا گمان ہے) کے استعمال کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ کلمہ بے تحقیق باتوں کے چلتا کرنے کا بہت برا طریقہ ہے۔

شرح :- ابن قتیبہ نے "مختلف الحدیث" میں اور امام طحاوی نے "مشکل الآثار" میں اس روایت پر طویل کلام کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب تک کسی بات کا خود یقین حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک صرف اپنی گردن رہا کرنے کے لئے اس کو لوگوں کی طرف نسبت کر کے بیان کر دینا شریعت کی نظر میں یہ بھی قابل مواخذہ ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کذب اور جھوٹ اڑانے کی اہمیت شرعی نظر میں کتنی ہوگی۔ اگر صرف اسی حدیث پر عمل کر لیا جائے تو آج بے سروپا خبروں کے پھیل جانے کی وجہ سے جو بے بنیاد فتنے مسلمانوں میں پیدا ہو جاتے ہیں اور حکومتوں کے لئے باعث تشویش اور مسلمانوں میں باعث تفریق بن جاتے ہیں وہ ہرگز نمودار نہ ہوں

قرآن مجید نے بھی بے تحقیق خبروں کو قبول نہ کرنے کی اہمیت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ۔ (اے ایمان والو اگر آئے تمہارے پاس کوئی گنہگار خبر لے کر تو تحقیق کر لو، کہیں جا نہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے پھر کل کو اپنے کئے پر لگو پچھتانے)

(پارہ ٢٦ رکوع ١٣)

آیت بالا میں یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ اکثر نزاعات ومناقشات کی ابتداء چونکہ جھوٹی خبروں سے ہوتی ہے۔ اس لئے اختلافات و تفرق کے اس سرچشمہ کو بند کرنے کے لئے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کسی خبر کو یوں ہی بلا تحقیق نہ مان لو بلکہ پہلے اچھی طرح اس کی تحقیق کر لو ورنہ بسا اوقات بعد میں تم کو پشیمانی اٹھانی پڑے گی۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَا یَزِیْدُهٗ اِلَّا شِدَّةً

(رواہ ابوداؤد. مشکوٰۃ صہ ٢٠٣)

ترجمہ :- عمرو ابن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یہ اعلان فرمایا کہ آج سے اسلام میں دوستی کا عقد کوئی چیز نہیں، جو عقد زمانۂ جاہلیت میں قائم ہو چکا ہے تو اسلام اس کا مخالف نہیں بلکہ اس کو اور مضبوط کرتا ہے۔

شرح :- اسلام سے پہلے عرب کا تمام پارٹیوں اور قبائل میں بٹا ہوا تھا۔ گھر گھر اختلافات اور قبیلہ قبیلہ میں جنگ وجدال رہتا تھا۔ اسلام نے آنے کے بعد جن نعمتوں سے ان کو سرفراز کیا اس میں سے ایک نعمت عظمیٰ اتفاق کی نعمت تھی۔ اسی کی طرف اشارہ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا (اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جبکہ تم آپس میں دشمن۔ پھر الفت دی تمہارے دلوں میں اب ہو گئے اس کے فضل سے بھائی) (پارہ ٤ رکوع ٢)

عرب ان ہی اختلافات کی وجہ سے خوف وہراس کی زندگی بسر کیا کرتے تھے اس لئے ان کو اس کی ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ ہر قبیلہ کسی دوسرے قبیلہ کے ساتھ محبت کا ایسا مضبوط عقد باندھے جو دشمنی کے وقت اس کے کام آئے اور وہ عقدِ مخالفت سے تعبیر کرتے تھے نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ اگر ایک حلیف کسی کو قتل کر دیتا تو اس کے جرم میں اس کے دوسرے

(باقی صفحہ ١٢ پر)

ترجمان اسلام لاہور

۱۳ جنوری ۱۹۶۷ء

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - ۱۳ جنوری ۱۹۶۷ء

# عید الفطر پر یوم احتجاج

دنیائے اسلام اس وقت ایک شدید فتنہ
ے دوچار ہے - وہ فتنہ ہے تجددیت
۔ (MODERNISM) کا فتنہ - پرویز ہو یا
ل الرحمٰن، مودودی ہو یا سید قطب، طٰہ
ین ہو یا خالد بیگ ۔۔۔ یہ سارے
ے سارے تجددیت کے علمبردار ہیں، اور
سلام کو اپنی مرضی اور رائے کے مطابق
ھالنا چاہتے ہیں - پھر یہ فتنہ صرف پاکستان
ر مصر و ترکی ہی میں نہیں بلکہ سعودی عرب
رق اردن، لبنان، شام، عراق، بھارت
ردوسرے تمام ممالک میں پھیلا ہوا ہے اور
ی بڑی حکومتیں اس کی پشت پناہی کر
ی ہیں -

انگریز کے ہندوستان اور دنیا کے
دوسرے مسلم ممالک میں قدم جمانے کے بعد
س نے دیکھا کہ مسلمان قوم ایک ایسی دیندار
ر سادہ قوم ہے کہ اگرچہ ہم اس پر غلبہ
صل کر چکے ہیں لیکن یہ غلبہ حرف اور صرف
ی غلبہ ہے - عنقریب اپنی سپاہیانہ اور دیندارانہ
ہنیت کے باعث یہ قوم اٹھے گی اور یہ
تح ہوگی اور ہم مفتوح ہوں گے - پھر اس
و یہ بھی دیکھا کہ اس کی سپاہیانہ زندگی بھی
س کی دینداری کی وجہ سے ہے لہٰذا کسی
لسی طریقے سے اس کے دین کو خراب کیا
ئے - دین کے خراب ہونے سے پوری قوم
ی انفرادیت کھو دے گی اور پھر ہم اس
وم کو برسوں غلام رکھنے کے قابل ہوسکینگے
دانش فرنگ نہایت کارگر ثابت ہوئی
ر اس نے انگریزی سکولوں اور کالجوں کے
ریعہ، مستشرقین کے ذریعہ، عیسائی پادریوں
ے ذریعہ مسلمان قوم میں سے کچھ لوگ ایسے
ا کر لیئے جو ہر شے کو اسلامی نگاہ سے
یکھنے کے بجائے فرنگی نگاہ سے دیکھنے لگے
ر انگریز کی پشت پناہی میں انہوں نے انگریز
ے اس مشن کو سرانجام دینا شروع کر دیا۔
ے کو انگریز خود کرتے ہوئے ڈرتا تھا۔

ان لوگوں کی اسلامی ذہنیت اس قدر مسخ
ہو گئی ہے کہ وہ اسلام کی ہر شے اور ہر اسلامی
رکن کو "قدامت پسندی" کا لیبل لگا کر ناکارہ
ثابت کرنے لگے۔ ان لوگوں کی بڑھتی ہوئی
کارروائیوں کو دیکھ کر علماء نے احتجاج کرنا
شروع کیا۔ لیکن چونکہ ایسے لوگوں کو حکومت
کی پشت پناہی حاصل تھی لہذا وہ احتجاج
زیادہ موثر ثابت نہ ہوئے۔

اسی دوران میں پاکستان کی صدا اٹھی،
علماء نے اس آواز پر اس لئے لبیک کہا
کہ چونکہ تجددیت کا یہ فتنہ صرف حکومت کی
سرپرستی میں پنپ رہا ہے لہذا اگر حکومت
اسلامی ہو جائے تو یہ فتنہ اپنی موت آپ مر
جائے گا - چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کے پہلے
صدر شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے
پاکستان کی حمایت میں پورے ملک میں دورے
کئے اور ان کی انتھک کوششوں سے پاکستان
معرض وجود میں آگیا۔

لیکن پاکستان بننے کے بعد وہ لوگ
جن کے ہاتھ میں اقتدار کی باگ ڈور آئی
وہ خود تجدد پسند تھے اور وہ اپنی غلط زندگی
کے دھارے کو بدلنے کے درپے تھے - چنانچہ
تجدد پسند فتنوں کی پشت پناہی پہلے سے بڑھ
کر ہونے لگی اور پاکستان بننے کے ساتھ ساتھ
ہی ملک میں بے دینی اور تجدد پسندی کی ایک
نئی رو چلنے لگی۔

مولانا عثمانی مرحوم نے ارباب اقتدار کو
وہ سب وعدے یاد کروائے جو پاکستان
بننے سے قبل انہوں نے قوم اور علماء سے
کئے تھے لیکن وہ سب وعدے طاق نسیاں
ہوگئے - بالآخر مولانا عثمانیؒ کی شب و روز کی
جدوجہد سے قرارداد مقاصد پاس ہوئی۔
لیکن وہ بھی صرف فائلوں تک محدود رہی
عمل میں اس کا ایک حرف بھی نہ لایا گیا۔

وقت گذرتا گیا اور حکومت کی سرپرستی
میں تجددیت کا یہ فتنہ مختلف ناموں سے
پنپتا رہا - مارشل لاء کے بعد لوگوں کا خیال
تھا کہ شاید ملک کی دینی حالت صحیح ہو جائے
اور ایسے فتنوں کی سرکوبی ہو جائے گی - لیکن
لوگوں کی آرزوؤں کے برعکس ان دین دشمن
عناصر کی زیادہ سرپرستی کی جانے لگی اور ادارۂ
تحقیقات اسلامیہ کے نام سے حکومت کی
خاص نگرانی میں ایک ایسا ادارہ قائم کیا گیا
جو اسلام کی تحریف میں مشغول ہے - ڈاکٹر
فضل الرحمٰن اس ادارہ کے سربراہ ہیں، جو
اپنے یہودی اساتذہ کے مشن یعنی تحریف
دین کو سرانجام دے رہے ہیں - اسی ادارے
نے تجددیت کے لئے حکومت کے ہاتھ مضبوط
کئے - یہاں تک کہ حکومت نے اسلام کے
عائلی قوانین میں تحریف کر کے "مسلم فیملی لاز آرڈیننس"
کے زیر عنوان اس کو ملک میں لاگو کیا۔
اور لوگوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اسلامی اور عائلی
قوانین کے بجائے ان قوانین کے تحت اپنی زندگی
گذاریں - علماء نے اس پر سخت احتجاج کئے
کتابیں لکھیں - حضرت مولانا غلام غوث صاحب
ہزاروی کی تحریک پر مغربی پاکستان اسمبلی نے
اس کو خلاف اسلام قرار دیتے ہوئے مرکزی
حکومت سے اس کی تنسیخ کا مطالبہ کیا، قائد
جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے
قومی اسمبلی میں شرعی دلائل کے ساتھ ۸۰ منٹ
تک اس پر تقریر کی اور اس کو خلاف اسلام
ثابت کیا - اس تقریر سے پورا ایوان متاثر
ہوا۔ لیکن حکومت کی مداخلت کی وجہ سے
معاملہ پھر کھٹائی میں پڑ گیا اور تا حال قوم کو
یہ وعدہ دے کر ٹالا جا رہا ہے کہ "اسلامی مشاورتی
کونسل" اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے - وہ غور
کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

پھر تعلیمی ادارے جن کا مقصد وحید ہی
قوم کے اخلاق سنوارنا اور ان میں قومی کردار
کی اعلیٰ صفات پیدا کرنا ہوتا ہے، رقص و
سرود کے اڈے بن گئے ہیں اور آئے دن
ثقافتی پروگراموں کے حسین عنوان کے تحت
ان میں ناچ گانا اور بے حیائی کی حرکات
ہوتی رہتی ہیں - گذشتہ دنوں مغربی پاکستان
کی حکومت نے تعلیمی اداروں میں ان چیزوں
پر پابندی نافذ کر دی تھی - جس سے اس قسم
کے پروگرام تقریباً بند ہوگئے تھے لیکن
اب اخبارات کی رپورٹ کے مطابق مرکزی
حکومت نے صوبائی حکومت کی اس پالیسی کو منسوخ
کر کے رقص و سرود کے ان پروگراموں کو ملک
میں پھر جاری کر دیا ہے جو کہ نہ صرف غیر اسلامی
ہیں بلکہ غیر اخلاقی بھی ہیں - کیونکہ اس سے قوم
کے بچے اور بچیوں کے اخلاق تباہ ہو رہے
ہیں - اور مرکزی حکومت کے اس فعل کو ملت
اسلامیہ کا ہر فرد نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے
علاوہ ازیں ایک نئی خبر سننے میں آ رہی ہے

(باقی ۱۴ صفحہ پر)

محمد اسلم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵

# اِلا حدیثِ یار کہ تکرار می کنیم

(قسط نمبر ۲)

**حدیث کی اہمیت قرآن کی نظر میں:۔**

ہم پہلے بتلا چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور تقریر کا نام "حدیث" ہے۔ اس لئے اس سوال پر غور کرنے کے لئے کہ اسلام میں "حدیث نبوی" کا مرتبہ کیا ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ خود قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو "سند" اور دلیل کی حیثیت دیتا ہے یا نہیں؟ کیا امت کے لئے ان کی اتباع کو لازم قرار دیتا ہے یا نہیں؟ اور کیا قرآن کریم کے الفاظ امت تک پہنچانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگئے تھے یا اس کے بعد بھی امت کی علمی، عملی راہنمائی آپ کے ذمہ تھی

اگر قرآن کریم سے یہ ثابت ہو کہ امتِ محمدیہ قرآن کریم کے علاوہ آپ کے علم و عمل کی بھی محتاج ہے اور امت کے لئے آپ کے علمی عملی نقوش بھی "سند" اور "حجیت" کا درجہ رکھتے ہیں اور یہ کہ امت آپ کے ان علمی و عملی نقوش کے اپنانے، ان پر عمل پیرا ہونے اور ان کی پیروی کرنے کی پابند ہے تو "مقام حدیث" کے بارے میں کسی نزاع کا موقعہ نہیں رہ جاتا ہے۔ آیئے اسی نقطہ نظر سے قرآن کریم کا مطالعہ کریں

**نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہارگانہ مناصب**

قال اللہ تعالےٰ

(۱) کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم اٰیٰتنا ویزکیکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون (پارہ ۲ ع ۲)

"جس طرح تم لوگوں میں ہم نے ایک (عظیم الشان) رسول کو بھیجا تم ہی میں سے ہماری آیات و احکام پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور (جہالت سے) تمہاری صفائی کرتے رہتے ہیں۔ اور تم کو کتاب (الٰہی) اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور تم کو ایسی (مفید) باتیں تعلیم کرتے رہتے ہیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی"۔

(۲) لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین (اٰل عمران ع ۱۷)

"حقیقت میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں، اور بالیقین یہ لوگ قبل اس سے صریح غلطی میں تھے"۔

(۳) ھوالذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین

(پ ۲۸ جمعہ ع ۱)

"وہی ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے) ایک پیغمبر بھیجا، جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو (عقاید باطلہ و اخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی (کی باتیں) سکھلاتے ہیں اور یہ لوگ آپ کی بعثت سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے"۔

(۴) ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم

"اے ہمارے پروردگار اور اس جماعت کے اندر ان ہی میں کا ایک ایسا پیغمبر بھی مقرر کیجئے، جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو (آسمانی) کتاب کی اور خوش فہمی کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کردیں۔ بلاشبہ آپ ہی ہیں غالب القدرۃ کامل الانتقام"۔ (ترجمہ حکیم الامت تھانوی ؒ)

قرآن کریم کی ان چاروں آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار منصب، چار دائرہ عمل اور چار شعبہ ہائے حدیث ذکر کئے گئے ہیں

تلاوت آیات، تزکیہ امت، تعلیم ک[تاب]
اور تعلیم حکمت (اور یہ تو ظاہر ہے ...
اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ و...
کو یہ چار منصب عطا فرمائے ہیں تو ...
پر یہ نتیجہ کھل کر سامنے آتا ہے کہ ...
ان چاروں مناصب کو ضرور ادا کیا ہو ...
لئے کہ یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ...
صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی ذمہ داری ...
ہو اور آپ اس کو بجا نہ لائے ہو ...
تعالےٰ فان لم تفعل فما بلغت ...
ان مناصب چہارگانہ کے سلسلہ میں ...
لئے چند امور خاص طور سے قابل غو[ر] ...
توجہ ہیں۔

اوّل:۔ یہاں ذات نبوی صلی ال[لہ علیہ]
وسلم کی بعثت اور رسالت کو بطور ا...
ذکر فرمایا گیا ہے، جس کے معنی یہ ...
ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حق تعا[لیٰ کی]
طرف سے مومنین کے لئے تحفہ خدا[وندی]
ہے۔ جس پر مومنین کو شکر خداوندی ...
چاہیئے۔ اس سے خود بخود یہ نتیجہ نکل آ...
کہ اس تحفہ خداوندی (ذات نبوی ؐ) ...
کچھ صدور میں آئے گا وہ حق تعالےٰ ...
و صیانت سے ہوگا۔ اور اہل ایما[ن پر]
واجب اتباع ہوگا۔ اس کا کوئی ...
اپنا ذاتی نہیں ہوگا بلکہ للّٰہ فی ال[لہ]
اور اسی وجہ سے وہ سند اور حجت ...
کا درجہ رکھے گا۔

دوم:۔ پھر ان مناصب ار...
میں قرآن کریم نے سب سے پہلے "تلا[وت]"
کو رکھا ہے، اور سب جانتے ہیں ...
لسانِ نبوت کا فعل ہے، اور ...
نبوی کا نام "حدیث" ہے۔ اس ...
نکل آتی ہے کہ "حدیث نبوی" ...
کے بغیر قرآن کی قرآنیت کا ثبوت ...
میں سے ہے، اور یہ بات واضح ...
امت کی تلاوت اگر تلاوت نبوی ...
نبوی ہی کہا جائے گا) کے مو...
مقبول بارگاہِ خداوندی ہوگی، ...
پائے گی۔ پس اسلام کی بنیاد تلا[وت] ...
پر ہے اور تلاوت قرآن کی ...
نبوی (تلاوت نبوی) پر ہے۔

سوم:۔ پھر تلاوت کے ...
کا ذکر فرمایا۔ یہاں یہ بات بھی ...
رہنی چاہیئے کہ قرآن کریم نے "..."
اور "تعلیم کتاب" کو الگ الگ ...
دیا ہے جس سے ثابت ہوا کہ ...
دو جدا جدا چیزیں ہیں۔ تلاوت ...

بیان مراد) مطلق پڑھنے کے آتے ہیں۔ جیسا کہ عام طور پر قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے، اور "تعلیم کتاب" کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کے اجمال کی تفصیل اور ابہام کی توضیح کی جائے۔ اگر کسی جگہ مراد میں اخفاء یا اشکال ہو، اسے رفع کیا جائے۔ کسی جگہ کلام میں بظاہر اطلاق ہو لیکن مراد، بعض قیود سے مقید ہے تو اس تقیید کو اجاگر کیا جائے۔

اور وہ اعمال جن کا تعلق عمل سے ہے۔ ان کے عملی نقشے سمجھائے جائیں۔ مثلاً قرآن کریم نے بارہا "صلوٰۃ" کا حکم فرمایا۔ اس کے اوقات کی طرف بھی اجمالی اشارات فرمائے لیکن یہ کہ "صلوٰۃ" کی ہیئت کیا ہوگی۔ اس کے اوقات کے حدود کیا ہوں گے؟ اس میں کن شرائط کا لحاظ رکھنا ناگزیر ہوگا۔ اس کے ارکان، واجبات، سنن، آداب، مکروہات اور مفسدات کیا ہیں (وہلم جرا الی ذالک من الامور) ان تمام امور کی تفصیل اور توضیح "معلم کتاب" صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری ہے۔ اور آپ اپنی قولی، فعلی اور عملی تعلیم سے نماز کا صحیح نقشہ بتلائیں گے۔ اس کے اوقات کے حدود بیان فرمائیں گے اور نماز کے تمام متعلقات کو کلیاً یا جزئیاً، اصولاً یا فروعاً واضح فرمائیں گے۔ اسی طرح روزہ، زکوٰۃ، حج، بیع و شرا، کفالہ وکالہ، رہن اور ہبہ، نکاح و طلاق، الغرض تمام امور زندگی کا حال ہے اور آپ کی یہ تمام تعلیمات "حدیث" ہیں۔ بہت لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو جاتی ہے کہ قرآن عربی میں ہے۔ اس لئے ہم اگر سیدھی عربی پڑھ لینے کے بعد خود ہی قرآنی مطالب کو سمجھ لیں گے (حدیث کی ضرورت نہیں)، یہ آیت ان کے اس غلط نظریہ کی تردید کے لئے کافی ہے۔ اس لئے کہ امت اگر قرآن فہمی میں تعلیم نبوی سے بے نیاز ہو سکتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت معلم کتاب پیش نہ کیا جاتا۔ اب یہ عجیب منطق ہوگی کہ قرآنی آیت "ویعلمہم الکتاب" پر تو ایمان رکھا جائے لیکن اس کے مصداق (یعنی تعلیم نبوی جس کا دوسرا نام "حدیث" ہے) پر ایمان نہ رکھا جائے۔

چہارم:- پھر تعلیم کتاب ہی پر اکتفا نہیں کی گئی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو "معلم حکمت" بھی قرار دیا گیا ہے۔

بعض اکابر صحابہ و تابعین نے اس کی تفسیر سنت کے ساتھ فرمائی ہے۔ جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب صرف کتاب اللہ کی تعلیم پر ختم نہیں ہو جاتا، بلکہ بہت سے ایسے امور کی تشریع بھی آپ کے ذمہ ہے۔ جن کی طرف بظاہر قرآن کریم میں اشارہ تک نہیں پایا جاتا مثلاً گدھے اور خچر کی حرمت۔

اسی بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح واضح فرمایا:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بہذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ، وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الا لا یحل لکم الحمار الاہلی ولا کل ذی ناب من السباع ولا لقطۃ معاہد الا ان یستغنی عنہا صاحبہا ومن نزل بقوم فعلیہم ان یقروہ فان لم یقروہ فلہ ان یعقبہم بمثل قراہ۔

(رواہ ابو داؤد، وروی الدارمی نحوہ وکذا ابن ماجہ الی قولہ کما حرم اللہ مشکوٰۃ ص۲۹ ج۱)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: سنو! کہ مجھے قرآن اور "قرآن کی مثل" اس کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔ سنو! جلد ہی ایک "پیٹ بھرا" اپنے گدے پر تکیہ لگائے کہے گا۔ (لوگو!) اس قرآن کو لازم پکڑو، پس جو کچھ اس میں حلال پاؤ، اسے حلال، اور جو کچھ اس میں حرام پاؤ اسے حرام جانو۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرام کی ہوئی چیز بھی ایسی ہی (حرام) ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی۔ سنو! تمہارے لئے نہ تو گھریلو گدھا حلال ہے، نہ کوئی "ذی ناب" درندہ اور نہ کسی ذمی کا لقطہ، الا یہ کہ اس کا مالک اس سے مستغنی ہو، اور جو شخص کسی قوم کے یہاں گیا تو ان لوگوں پر لازم ہے کہ اس کی مہمانی کریں، پھر اگر وہ لوگ اس کی مہمانی نہ کریں (اور یہ ضرورت مند اور مضطر ہو) تو اپنی مہمانی کی بقدر ان سے زبردستی (جس طرح بھی حاصل ہو سکے) بھی ان سے لے سکتا ہے۔"

الغرض حکمت سے مراد خود سنن نبویہ لیے جاتے ہیں۔ یا قرآن کریم کے بعید اشارات سے ثابت شدہ مسائل یا احکام وضیعہ مراد لیے جائیں۔ بہرصورت تعلیم حکمت "حدیث نبوی" کے علاوہ کوئی دوسری چیز نہیں ہو سکتی۔

پنجم:- اس سے اس امر کی وضاحت بھی فرما دی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاس قدسیہ اور اعمال طیبہ سے محروم ہونے والے بدقسمت حکمت کے سرچشمہ سے محروم ہیں۔ اس لئے کہ تمام حکمت آپ کے علم و عمل اور تعلیم و تشریح میں منحصر ہے۔ اب جو لوگ نہ تو تعلیم نبوی پر کان دھرتے ہیں نہ علوم نبوت (حدیث) پر ایمان لاتے ہیں۔ "حکمت" تک ان کی رسائی ہو تو کیسے ہو، ہاں اور ہی چیز کا نام حکمت رکھ کر اس پر خوش ہو لیا کریں تو اور بات ہے ع

"در جہل مرکب ہمہ عمر بماند"

ششم:- پھر تعلیم کتاب و حکمت کے بعد (اور بعض جگہ پہلے) تزکیۂ امت کو بیان فرمایا۔ یہ لفظ اپنے اندر بہت سے علوم رکھتا ہے۔ مگر یہاں صرف یہ کہنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تزکیہ امت کے لئے قول و عمل ہی ذریعہ بنایا گیا ہوگا (یعنی آپ نے کبھی قولاً اصول تزکیہ کی تعلیم فرمائی ہوگی اور کبھی فعلاً) اور آپ سن چکے ہیں کہ قول و فعل نبوی کا نام "حدیث" ہے۔ ان امور مفروضہ سے واضح ہو گیا ہوگا کہ آیات حاضرہ میں حدیث نبوی کے چار شعبوں کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔

تلاوت آیات۔ تزکیہ۔ تعلیم کتاب۔ تعلیم حکمت

اگر حق تعالیٰ کسی کو عقل سلیم ارزانی فرمائے تو اسے یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث طیبہ ان ہی چار شعبوں میں منقسم ہیں بلکہ زیادہ صحیح الفاظ میں یہ کہا جائے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی "تعلیمی و تعمیلی زندگی" ان ہی چار ابواب میں صرف ہوئی۔

ہفتم:۔ ان آیات میں بعض جگہ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین اور بعض جگہ (ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون) فرما کر متنبہ فرما دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم (حدیث) کے بغیر نہ ہدایت میسر آ سکتی ہے اور نہ عقل صحیح حاصل ہو سکتی ہے۔ نہ علم حقیقی نصیب ہو سکتا ہے۔ گویا متنبہ فرما دیا گیا کہ:۔

حدیث نبوی (تعلیم کتاب و حکمت) کے بغیر تم کبھی راہ راست نہیں پا سکتے بلکہ جس طرح آپ کی آمد سے پہلے گمراہ تھے آپ کی حدیث سے اعراض کرنے کے بعد بھی اسی طرح گمراہ رہو گے۔ اور آپ کی تشریف آوری سے پہلے جس طرح جاہل تھے۔ آپ کی تعلیم سے بزعم خود غلط بے نیازی اختیار کرنے کے بعد بھی تم جاہل رہو گے "حدیث نبوی" اور "تعلیم نبوی" کے بغیر

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنۂ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

(قسط نمبر [illegible])

حلم سیدنا معاویہؓ کی ایک خاص صفت تھی آپ تو قصور وار کو بھی اپنے حلم کی بنا پر معاف کر دیتے تھے چہ جائیکہ سیدنا علیؓ جن کے متعلق وہ خود قبول کرتے ہیں کہ مجھ سے افضل ہیں۔ بھلا اُن کے ساتھ آپ ایسا کر سکتے تھے آپ کا تو ارادہ ہی جنگ کا نہ تھا۔ آپ تو صرف دفاع کے لئے آئے تھے۔ نہ آپ کا مقصد سیدنا علیؓ کو شکست دینا تھا اور نہ ہی اُن کا پانی بند کر کے اُن کو رسوا یا اپنے کو ذلیل کرنا تھا، پھر نہ تو معاویہؓ اس قدر ناعاقبت اندیش تھے اور نہ ہی دریا اتنا چھوٹا تھا کہ صرف ایک گھاٹ پر قبضہ کرنے سے پورا دریا اُن کے قبضہ میں آ جاتا ایسی روایات گھڑنے والوں میں معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالے نے عقل کم رکھی ہوتی ہے یا کسی کی دشمنی اور کسی کی محبت میں ویسے ہی کم ہو جاتی ہے۔ معاویہؓ کی بردباری اور حلم پر اپنے تو اپنے پرایوں نے بھی گواہی دی ہے۔ چنانچہ ابن طقطقی شیعہ ہونے کے باوجود سیدنا معاویہؓ کے تدبر، حلم، بردباری اور فراست ذہنی کا ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:۔

"امیر معاویہؓ ایک دنیا شناس دانشمند صاحب علم و فراست، بردبار، اعلیٰ درجہ کا سیاست دان، بہترین منتظم اور فصیح و بلیغ انسان تھا۔ نرمی کے موقع پر نرمی اور سختی کے موقع پر سختی سے کام لیتا تھا لیکن بردباری کا پہلو اس میں غالب تھا۔ اشراف قریش میں سے ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، ابن زبیرؓ، ابن جعفرؓ، ابن ابوبکرؓ اور ریان بن عثمانؓ جیسے بزرگ اسی کے پاس حاضر ہوتے اور وہ اُن سے بڑی عزت و احترام سے پیش آتے اور ان کی ضروریات کو پورا کرتے اگرچہ یہ لوگ اُن سے بڑی سخت کلامی سے پیش آتے، لیکن معاویہؓ کبھی تو ہنسی میں ٹال دیتے اور کبھی اغماض اور چشم پوشی سے کام لیتے اور مزید برآں آپ ان کو بڑے بڑے انعامات سے نوازتے۔" (الفخری صـ۱۵۴ ـ۱۵۳)

یہی مصنف آگے لکھتا ہے:۔

"اسی اعلیٰ کردار کی بدولت امیر معاویہؓ عالم اسلام کے خلیفۃ المسلمین بننے میں کامیاب ہو گئے اور تمام مہاجرین و انصار نے آپ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ امیر معاویہؓ اپنی دانشمندی اور زیرکی کی بدولت ہی عرب کے شہرہ آفاق، دانشمند اور زیرک شخصیت عمرو بن العاصؓ کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گئے۔ حالانکہ ان دونوں میں کسی قسم کی دلی الفت اور محبت موجود نہ تھی"۔ (الفخری صـ۷۵)

آپ کی بردباری، حلم اور زیرکی کے متعلق پروفیسر HITTI نے بھی اپنی کتاب (HISTORY OF ARABS P. ) میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

جب آپ اس قدر بردبار اور شہرہ آفاق زیرک تھے تو عقلی طور پر یہ بعید ہے کہ آپ سیدنا علیؓ کے لئے دریائے فرات کا پانی بند کر دیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ انہی لوگوں کی بنائی ہوئی روایت ہے، جنہوں نے یزید کے متعلق یہ مشہور کر رکھا ہے کہ اس نے سیدنا حسینؓ پر دریائے فرات کا پانی بند کر دیا تھا نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔

## میدان جنگ میں مصالحت کی کوشش

اگرچہ دونوں فوجیں میدان صفین میں آمنے سامنے ڈیرے جمائے ہوئے تھیں۔ لیکن حال یہ تھا کہ دونوں میں کوئی قلبی کدورت دیکھنے میں نہیں آتی تھی۔ دونوں فریق آپس میں ہنسی خوشی ملتے جلتے تھے اور ایک دوسرے سے کوئی ایسی پرخاش والی بات نہیں کرتے تھے اور کسی کے ذہن میں بھی نہیں تھا کہ اس دریا میں پانی کے بجائے کسی روز خون بہے گا۔ سبائی اپنی سازشوں میں مصروف تھے اور وہ ان دونوں کے درمیان اختلافات کی خلیج کو یہاں تک وسیع کرنا چاہتے تھے کہ دونوں پارٹیاں برسر پیکار ہو جائیں۔ لیکن اس کے برعکس دونوں پارٹیوں کے مخلص اور خیر اہان امت اس بات کی کوشش اور تگ و دو میں مصروف تھے کہ کسی نہ کسی صورت میں فریقین میں مصالحت ہو جائے سیدنا معاویہؓ تو جنگ کے بالکل ہی خلاف تھے اور آخر تک آپ کی یہی کوشش رہی کہ نہ کسی طرح جنگ کی چکی رکی رہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:۔

ولم یکن معاویۃ ممن یختار الحرب ابتداء بل کان من اشد الناس حرصاً علی ان لا یکون قتال وکان غیرہ احرص علی القتال منہ

(منہاج السنۃ جلد ۲ صـ۲۱۹)

معاویہؓ نے جنگ کی ابتدا نہیں کی تھی بلکہ آپ اس معاملہ میں سب سے زیادہ حریص اور خواہشمند تھے کہ جنگ نہ ہو، اور دوسری پارٹی اس بات کی حریص تھی کہ جنگ ہو اس وجہ سے دونوں طرف سے مصالحت کار اپنا اپنا کام کرنے لگے۔ سیدنا علیؓ نے جنگ شروع ہونے سے قبل بشیر بن عمرو بن محصن الانصاری، سعید بن قیس الہمدانی اور شبث بن ربعی التمیمی کو بلایا اور ان سے کہا کہ معاویہ کے پاس جا کر بیعت کرنے کے لئے کہو۔ تینوں سیدنا معاویہؓ کے پاس آئے اور بشیر بن عمرو الانصاری نے ابتداء کلام کرتے ہوئے کہا:۔

"اے معاویہؓ! یہ دنیا زائل ہونے والی ہے اور بالآخر آپ کو آخرت کی طرف لوٹنا ہے، اور اللہ رب العزت آپ کے اعمال کا محاسبہ کریں گے اور اس کی جزا دیں گے۔ میں آپ کو تمہیں اللہ ... امت کی جماعت میں تفریق اور ان کے درمیان خونریزی سے روکتا ...

سیدنا معاویہؓ نے سلسلہ کلام ... فرماتے ہوئے فرمایا:۔

ھل لا اوصیت بذالک صا...

کیا تم نے کبھی اپنے رفیق (س...) کو یہ نصیحت نہیں کی جو مجھے کر ر...

بشیر بن عمرو الانصاری نے کہا:۔

"میرا ساتھی آپ کی طرح نہیں ... رفیق اس امر میں سب سے ... مستحق ہے۔ علم و فضل میں، مسابقت فی الاسلام میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت میں"۔

سیدنا معاویہؓ نے فرمایا، اچھا ... کیا کہہ رہے تھے۔ بشیر بن عمرو نے کہا ...

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

# ہمارے اسلاف کی عید

ہر قوم کی خوشی و مسرت کے لئے کچھ دن مقرر ہوتے ہیں۔ اسلام نے بھی مسلمان قوم کے لئے دو دن مقرر فرمائے ہیں۔ ایک "عید الفطر" اور دوسرا "عید الاضحیٰ"۔

"عید الفطر" کمال علم کا تہوار ہے کیونکہ قرآن حکیم جس نے اپنی فصاحت و بلاغت اور علمی نکات سے دنیا کے تمام دانشوروں، ادیبوں اور علماء و فضلاء کو سر بہ جیب کر دیا ہے، رمضان المبارک میں نازل ہوا اور رمضان کے اختتام یعنی یکم شوال کو یہ عید منائی جاتی ہے۔ اور "عید الاضحیٰ" کمال عمل کا تہوار ہے کیونکہ ایک فرمانبردار اور اطاعت شعار بیٹے نے راہ حق میں اپنی جان تک دینے سے بھی سرمو گریز نہ کیا، اور اطاعت خداوندی میں اپنے باپ اور اپنے اللہ کے سامنے اپنی گردن ڈال دی۔ علم و عمل کے مظاہروں کے ان مواقع پر اللہ رب العزت نے خوشی کے یہ دو تہوار مقرر فرمائے اور امت مسلمہ کو شکرانے کے طور پر صدقہ اور دو رکعت نماز کی تلقین فرمائی۔ تاکہ امت میں بھی علم و عمل کے یہ اوصاف پیدا ہوں۔

عید کا یہ تہوار جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد سے اب تک چلا آ رہا ہے اور ہر سال دنیا کے کروڑوں مسلمان نہایت شان و شوکت سے اس تہوار کو مناتے ہیں۔ لیکن اس کی اصل روح مفقود ہوتی جا رہی ہے۔ آج کل تو عید کے مبارک موقع پر مسلمان وہ وہ خرافات کرتا ہے جو اور دنوں میں نہیں ہوتیں۔ سینما معمول سے زیادہ بھرے ہوتے ہیں۔ کلبوں میں معمول سے زیادہ رونق ہوتی ہے۔ میلوں کے لئے مختلف خرافات کا ظہور ہوتا ہے۔ دوکاندار لوگ اشیائے خوردنی میں عام دنوں سے زیادہ ملاوٹ کرتے ہیں۔ شراب زیادہ پی جاتی ہے، جوا زیادہ کھیلا جاتا ہے۔ غرضیکہ جو کچھ ہندو ہولی پر اور عیسائی کرسمس پر کرتے ہیں وہی کچھ مسلمانوں نے اس مبارک دن پر کرنا شروع کر دیا ہے۔

لیکن اگر تاریخ کو اُلٹی زقند لگا کر دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اسلاف عید کے اس مبارک تہوار کو اس طرح نہیں منایا کرتے تھے جس طرح آج ہم منا رہے ہیں۔ سیدنا علیؓ وجود داماد رسول ہونے کے ساتھ ساتھ ان اصحابہ میں سے ہیں۔ جن کے متعلق لسانِ نبوت نے دنیا ہی میں جنت کی خوشخبری دے دی تھی) کے پاس عید کے روز چند لوگ ملنے کے لئے اُن کے گھر گئے۔ دیکھا کہ آپ سجدہ ریز ہو کر زار و قطار رو رہے ہیں۔ ملاقاتیوں نے پوچھا کہ امیر المومنینؓ آج تو خوشی و مسرت کا دن ہے لیکن آپ خلاف معمول اس دن رو رہے ہیں۔ آپ نے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا کہ "خوشی و مسرت کا حق تو صرف ان لوگوں کو ہے جن کے روزے قبول ہوئے ہوں اور اللہ رب العزت کی بارگاہ سے ان کو مغفرت اور "عتق من النار" کا پروانہ مل چکا ہے لیکن مجھے تو معلوم نہیں کہ میرے روزے قبول ہوئے یا نہیں۔ اور اگر نہیں ہوئے تو مجھے کیا حق ہے کہ میں خوشی مناؤں بلکہ مجھے بارگاہ خداوندی میں رونا ہی چاہیئے اور اپنے گناہوں کی مغفرت مانگنا چاہیئے"۔ یہ کہہ کر آپ پھر زار و قطار رونے لگے اور سارا دن آپ نے اسی حالت میں گذارا۔

یہ تھی اس شخص کی عید جو تقویٰ اور علم میں اپنی مثال آپ تھا۔

صحابہؓ کے اس زمانہ سے ذرا نیچے آئیں تو عمر ثانی سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا زمانہ نظر پڑتا ہے۔ آپ نے اپنی خلافت میں خلافت راشدہ کے اصولوں کو دوبارہ زندہ کیا اور زندگی کے ہر شعبہ میں سنت نبوی اور خلفائے راشدینؓ کی سنت کی پوری پوری اتباع کی۔ رمضان المبارک کے آخری ایام تھے اور لوگوں نے دیکھا کہ آپ ایک ذہنی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ آپ کی اہلیہ نے آپ کو کہا تھا کہ عید الفطر میں دو تین روز رہ گئے ہیں اور بچوں کے لئے کوئی کپڑا نہیں لہذا ان کے لئے نئے کپڑوں کا کچھ انتظام کیا جائے۔ آپ نے اہلیہ کی یہ فرمائش سن تو لی۔ لیکن اس فرمائش کو پورا کرنے کے لئے آپ کی جیب میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی۔ آپ پریشانی اور فکر میں مبتلا تھے کہ کیا کیا جائے۔

عید سے ایک روز قبل آپ اپنے مکان کے کمرہ میں بیٹھے کچھ کام کر رہے تھے کہ آپ کی اہلیہ کمرے میں داخل ہوئیں اور کہا "امیر المومنین کل عید ہے اور بچوں کے لئے پہننے کے لئے کوئی نیا کپڑا نہیں۔ میں پہلے بھی آپ سے عرض کر چکی ہوں۔ لہٰذا بچوں کے کپڑوں کے لئے کچھ انتظام فرمایا جائے"۔ بیوی کی یہ بات سن کر آپ پھر سوچ میں ڈوب گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد خادم کو بلایا اور اس کو ایک رقعہ دے کر بیت المال کے خازن کے پاس بھیجا۔ رقعہ میں لکھا ہوا تھا:-

"کل عید ہے اور گھر میں بچوں کے لئے کوئی نیا کپڑا پہننے کو نہیں۔ نہایت ممنون ہونگا کہ اگر آپ میری آئندہ مہینے کی تنخواہ پیشگی حامل رقعہ کے ہاتھ ارسال فرما دیں"۔

آج کل کا اگر کوئی خازن بیت المال ہوتا تو حاکم وقت کے اس رقعہ کو سر آنکھوں پر رکھتا اور اسی وقت اس کی تعمیل کرتا۔ لیکن اسی وقت کے خازن بیت المال نے اسی رقعہ کی پشت پر خلیفہ وقت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحؒ کو لکھا کہ "آئندہ ماہ کی پیشگی تنخواہ دینے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اس تحریر کے ساتھ یہ تحریر بھی بھیج دیں کہ آپ آئندہ ماہ تک زندہ رہیں گے اور کاروبار خلافت کو بخیر و عافیت انجام دینگے"۔

سیدنا عمر بن عبد العزیزؒ نے جب اس تحریر کو پڑھا تو اہلیہ کو بلایا اور اس کو یہ تحریر دکھائی اور فرمایا کہ میں بچوں کے لئے نئے کپڑے مہیا نہیں کر سکتا۔ پرانے کپڑوں ہی کو دھو کر صبح عید کے لئے بچوں کو پہنائے جائیں۔ کیونکہ میں اگلے ماہ تک اپنے زندہ رہنے کی ضمانت نہیں دے سکتا۔

یہ تھی ہمارے اسلاف کی عید اب اس سے اپنی عید کا موازنہ کر لیا جائے اور دیکھ لیا جائے کہ ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں۔

---

جناب وحیدالدین خاں صاحب

# عقیدۂ آخرت

## جدید تحقیقات کی روشنی میں

ہمارے تصوّر کے مطابق زندگی کا بقا نشے کی "آمد و رفت" کا نام نہیں جو شیشۂ ساعت کی طرح بس خالی اور پُر ہوتی رہے اس سے آگے اس کا اور کوئی مقصد ہو۔ بلکہ دوسری زندگی کا ایک عظیم مقصد ہے اور وہ یہ کہ موجودہ دنیا کی اچھائیوں اور برائیوں کا بدلہ دیا جائے۔

عقیدۂ آخرت کا یہ جزو بھی اس وقت بالکل ممکن نظر آنے لگتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ کائنات میں حیرت انگیز طور پر ہر شخص کا نامہ اعمال رات دن ایک لمحہ کے وقفہ کے بغیر ضبط کیا جا رہا ہے۔ آدمی تین شکلوں میں اپنی ہستی کو ظاہر کرتا ہے۔ نیت، قول اور عمل یہ تینوں چیزیں مکمل طور پر محفوظ کی جا رہی ہیں ہمارا ہر خیال، ہماری زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ اور ہماری تمام کارروائیاں کائنات کے پردہ پر اس طرح نقش ہو رہی ہیں کہ کسی بھی وقت ان کو نہایت صحت کے ساتھ دوہرایا جا سکے اور یہ معلوم ہو سکے کہ دنیا کی زندگی میں کس نے کیا کیا، کس کی زندگی شر کی زندگی تھی اور کس کی زندگی خیر کی زندگی۔

جو خیالات ہمارے دل میں گذرتے ہیں ہم بہت جلد انہیں بھول جاتے ہیں۔ اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے، مگر جب ہم مدتوں کی ایک بھولی ہوئی بات کو خواب میں دیکھتے ہیں یا ذہنی اختلال کے بعد آدمی ایسی باتیں بولنے لگتا ہے جو ہوش و حواس کی حالت میں اس کی زبان سے نہیں سنی گئی تھیں، تو یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ آدمی کا حافظہ اتنا ہی نہیں ہے، جتنا شعوری طور پر وہ محسوس کرتا ہے۔ حافظہ کے کچھ خانے ایسے بھی ہیں جو بظاہر شعور کی گرفت میں نہیں رہتے مگر وہ موجود ہوتے ہیں۔

یہ اور اس طرح کے دوسرے تجربوں سے ثابت ہوا ہے کہ ہمارے تمام خیالات مستقل طور پر اپنی پوری شکل میں محفوظ رہتے ہیں حتیٰ کہ ہم چاہیں بھی تو انہیں محو نہیں کر سکتے۔ یہ تحقیقات بتاتی ہیں کہ انسانی شخصیت صرف وہی نہیں ہے جسے ہم شعور کہتے ہیں بلکہ اس کے برعکس

نفس انسانی کا ایک حصہ ایسا بھی ہے، جو ہمارے شعور کی سطح کے نیچے موجود رہتا ہے یہ حصہ جسے فرائڈ تحت شعور۔ لاشعوری کا نام دیتا ہے۔ یہ ہماری شخصیت کا بہت بڑا حصہ ہے، نفس انسانی کی مثال سمندر میں تیرتے ہوئے تودہ برف کی سی ہے جس کا صرف نواں حصہ پانی کے اوپر دکھائی دیتا ہے اور بقیہ آٹھ حصے سطح سمندر کے نیچے رہتے ہیں۔ یہی تحت شعور ہے جو ہمارے تمام خیالات اور ہماری نیتوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ فرائڈ اپنے اکیتسویں لیکچر میں کہتا ہے:-

"منطق کے قوانین بلکہ اضداد کے اصول بھی لاشعور کے عمل پر حاوی نہیں ہوتے۔ مخالف خواہشات ایک دوسرے کو زائل کئے بغیر اس میں پہلو بہ پہلو ہمیشہ موجود رہتی ہیں۔ لاشعور میں کوئی ایسی چیز نہیں جو نفی سے مشابہت رکھتی ہو اور ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ لاشعور کی دنیا میں فلسفیوں کا یہ دعویٰ غلط ہو جاتا ہے کہ ہمارے تمام دماغی افعال وقت اور فاصلہ کے درمیان واقع ہوتے ہیں۔ لاشعور کے اندر کوئی ایسی چیز نہیں جو وقت کے تصوّر سے مطابقت رکھتی ہو۔ لاشعوری میں وقت کے گذرنے کا کوئی نشان نہیں اور یہ ایک حیرت انگیز حقیقت ہے جس کے معنی سمجھنے کی طرف ابھی تک فلسفیوں نے پوری توجہ نہیں کی کہ وقت کے گذرنے سے ذہنی عمل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ ایسے خیالات جو کبھی لاشعور سے باہر نہیں آئے بلکہ وہ ذہنی تاثرات بھی جنہیں روک کر لاشعور میں دبا دیا گیا ہو فی الواقعہ غیر فانی ہوتے ہیں اور دسیوں سال تک اس طرح محفوظ رہتے ہیں گویا ابھی کل وجود میں آئے ہیں"۔

تحت شعور کا یہ نظریہ اب نفسیات میں عام طور پر تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اس سے معلوم

ہوتا ہے کہ ہر بات جو آدمی سوچتا ہے ا[ور]
اچھا برا خیال جو اس کے دل میں گذرتا ہے
سب کا سب نفسِ انسانی میں اس طرح [محفوظ]
ہو جاتا ہے کہ پھر کبھی نہیں مٹتا۔ وقت کا گ[ذرنا]
یا حالات کا بدلنا اس کے اندر ذرہ [برابر]
کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ یہ واقعہ [ہمارے]
ارادہ کے بغیر ہوتا ہے، خواہ انسان [اسے]
چاہے یا نہ چاہے۔

فرائڈ یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ [فطرت کا]
اعمال کا اس احتیاط اور حفاظت کے سا[تھ]
تحت شعور میں ضبط رہنا کارخانۂ قدرت [کے]
اندر کون سے مقصد کو پورا کرتا ہے، ا[سی]
لئے وہ فلسفیوں کو اس مسئلے پر سوچنے کی د[عوت]
دیتا ہے مگر اس واقعہ کو آخرت کے نظر[یہ]
کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو فوراً اس [کی]
معنویت سمجھ میں آ جاتی ہے۔ یہ واقعہ صریح ط[ور]
پر اس امکان کو ظاہر کرتا ہے کہ جب دوسر[ی]
زندگی شروع ہو گی تو ہر شخص اپنے پورے [نامہ]
اعمال کے ساتھ وہاں موجود ہو گا۔ آدمی کا [خود]
اپنا وجود گواہی دے رہا ہو گا کہ کن نیتوں [کے ساتھ]
اور کن خیالات کے ساتھ اس نے دنیا میں
زندگی بسر کی تھی۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

"اور ہم نے بنایا انسان کو اور ہم جانتے ہیں جو باتیں آتی رہتی ہیں اس کے جی میں اور ہم اس کی رگ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں"۔ (ق-ا)

اب قول کے مسئلے کو لیجئے۔ نظریہ آخرت
یہ کہتا ہے کہ آدمی اپنے اقوال کے لئے جوا[ب]
دہ ہے۔ آپ خواہ بھلی بات کہیں یا کسی ک[و]
گالی دیں، آدمی اپنی زبان کو سچائی کا پیغا[م]
پہنچانے کے لئے استعمال کرے یا وہ شیطا[ن]
کا مبلغ بن جائے۔ ہر حال میں ایک کائنات[ی]
انتظام کے تحت اس کے منہ سے نکلے ہ[وئے]
الفاظ کا مکمل ریکارڈ تیار کیا جا رہا ہے (م[ا]
یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید)
اور یہ ریکارڈ آخرت کی عدالت میں حساب
کے لئے پیش ہو گا۔

یہ بھی ایک ایسی چیز ہے جس کا ممکن الوقو[ع]
ہونا ہماری معلوم دنیا کے عین مطابق ہے
ہم جانتے ہیں کہ جب کوئی شخص بولنے کے لئے
اپنی زبان کو حرکت دیتا ہے تو اس حرکت [سے]
ہوا میں لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ جس طرح ساکن
پانی میں پتھر پھینکنے سے لہریں پیدا ہوتی ہ[یں]
اگر آپ ایک برقی گھنٹی کو شیشہ کے اندر رکھ[یں]

طور پر بند کردیں اور بجلی کے ذریعے اسے بجائیں تو آنکھوں کو وہ گھنٹی بجتی ہوئی نظر آئے گی مگر آواز سنائی نہیں دے گی کیونکہ شیشہ بند ہونے کی وجہ سے اس کی لہریں ہمارے کانوں تک نہیں پہنچ رہی ہیں۔ یہی لہریں ہیں جو آواز کی صورت میں ہمارے کان کے پردے سے ٹکراتی ہیں اور کان کے آلات انہیں اخذ کرکے ان کو ہمارے دماغ تک پہنچا دیتے ہیں، اور اس طرح ہم بولے ہوئے الفاظ سمجھنے لگتے ہیں جس کو "سننا" کہا جاتا ہے۔

ان لہروں کے سلسلے میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ایک مرتبہ پیدا ہونے کے بعد مستقل طور پر فضا میں باقی رہتی ہیں اور یہ ممکن ہے کہ کسی وقت بھی انہیں دہرایا جا سکے لیکن اگرچہ سائنس اس قابل نہیں ہوئی ہے کہ ان آوازوں یا صحیح تر الفاظ میں ان لہروں کو گرفت کرسکے جو قدیم ترین زمانے سے فضا میں حرکت کر رہی ہیں، اور نہ ابھی تک اس سلسلے میں کوئی خاص کوشش ہوئی ہے۔ تاہم نظری طور پر یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ایسا آلہ بنایا جا سکتا ہے جس سے زمانہ قدیم کی آوازیں فضا سے لے کر اسی طرح سنی جا سکیں۔ جس طرح ہم ریڈیو سیٹ کے ذریعہ ان لہروں کو فضا سے وصول کرکے سنتے ہیں، جو کسی براڈ کاسٹنگ اسٹیشن سے بھیجی گئی ہوں۔

فی الحال اس سلسلے میں جو مشکل ہے وہ ان کو گرفت کرنے کی نہیں ہے بلکہ الگ کرنے کی ہے۔ ایسا آلہ بنانا آج بھی ممکن ہے۔ جو ان آوازوں کو گرفت کر سکے۔ مگر ابھی ہم کو کوئی تدبیر نہیں معلوم جس کے ذریعہ سے خارجی ہوئی آوازوں کو الگ کرکے سنا جا سکے۔ یہی وقت ریڈیو نشریات میں بھی ہے اس کو ایک مصنوعی طریقہ اختیار کرکے حل کر لیا گیا ہے۔ دنیا بھر میں سینکڑوں ریڈیو اسٹیشن ہیں۔ ہر وقت مختلف قسم کے پروگرام نشر کرتے رہتے ہیں۔ یہ تمام پروگرام ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے ہر وقت ہمارے گرد و پیش گذرتے رہتے ہیں اس لئے ہونا چاہیئے کہ جب ہم ریڈیو کھولیں تو بیک وقت بہت سی ناقابل فہم آوازیں ہمارے کمرے میں گونجنے لگیں۔ مگر ایسا نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام نشرگاہیں اپنی اپنی آواز کو مختلف طول موج پر نشر کرتی ہیں، کوئی چھوٹی، کوئی بڑی۔ اس طرح مختلف نشرگاہوں سے نکلی ہوئی آوازیں مختلف طول کی موجوں میں فضا کے اندر پھیلتی ہیں۔ اب جہاں کی آواز میٹر بینڈ پر نشر کی جاتی ہے، اس پر اپنے ریڈیو سیٹ کی سوئی گھما کر ہم وہاں کی آواز سن لیتے ہیں۔

اسی طرح مصنوعی آوازوں کو الگ کرنے کا کوئی طریقہ ابھی دریافت نہیں ہوا ہے، ورنہ آج بھی ہم ہر زمانے کی تاریخ کو اس کی اپنی آواز میں سن سکتے تھے۔ تاہم اس سے یہ امکان قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ آئندہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے۔ اس تجربہ کی روشنی میں نظریۂ آخرت کا یہ جزو ہمارے لئے بعید از قیاس نہیں رہتا کہ انسان جو کچھ بولتا ہے وہ سب ریکارڈ ہو رہا ہے، اور اس کے مطابق ایک روز ہر شخص کو جوابدہی کرنی ہوگی۔ ایران کے سابق وزیراعظم ڈاکٹر مصدق ۱۹۵۳ء میں جب مقدمے کے دوران نظر بند تھے تو ان کے کمرے میں خفیہ طور پر ایسی ریکارڈنگ مشینیں لگا دی گئی تھیں جو ہر وقت متحرک رہتی تھیں اور ان کی زبان سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کو ریکارڈ کر لیتی تھیں تاکہ عدالت میں ان کو ثبوت کے طور پر پیش کیا جا سکے۔ ہمارا مطالعہ بتاتا ہے کہ اسی طرح ہر شخص کے ساتھ خدا کے فرشتے یا دوسرے لفظوں میں بہت سے غیر مرئی "حافظین" لگے ہوئے ہیں جو ہمارے منہ سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کو نہایت صحت کے ساتھ کائنات کی پلیٹ پر نقش کر رہے ہیں۔

اب عمل کے مسئلہ کو لیجئے۔ اس سلسلہ میں بھی ہماری معلومات حیرت انگیز طور پر اس کا ممکن الوقوع ہونا ثابت کرتی ہیں سائنس بتاتی ہے کہ ہمارے تمام اعمال خواہ وہ اندھیرے میں کئے گئے ہوں یا اجالے میں تنہائی میں ان کا ارتکاب ہوا ہو یا مجمع کے اندر، سب کے سب فضا میں تصویری حالت میں موجود ہیں اور کسی بھی وقت ان کو یکجا کرکے ہر شخص کا پورا پورا کارنامۂ حیات معلوم کیا جا سکتا ہے۔

جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ہر چیز خواہ وہ اندھیرے میں ہو یا اجالے میں ٹھہری ہوئی ہو یا حرکت کر رہی ہو، وہ جہاں یا جس حالت میں ہو، اپنے اندر سے مسلسل حرارت خارج کرتی رہتی ہے۔ یہ حرارت چیزوں کے ابعاد و اشکال کے اعتبار سے اس طرح نکلتی ہے کہ وہ بعینہٖ اس چیز کا عکس ہوتی ہے جس سے وہ نکلتی ہے۔ جس طرح آواز کی لہریں اس مخصوص تھرتھراہٹ کا عکس ہوتی ہیں جو کسی زبان پر جاری ہوئی تھی چنانچہ ایسے کیمرے ایجاد کئے گئے ہیں جو کسی چیز سے نکلی ہوئی حرارتی لہروں کو اخذ کرکے اس کی اس مخصوص حالت کا فوٹو تیار کر دیتے ہیں جبکہ وہ لہریں اس سے خارج ہوئی تھیں۔ مثلاً میں اس وقت ایک مسجد میں بیٹھا ہوا لکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد میں یہاں سے چلا جاؤں گا، مگر یہاں اپنی موجودگی کے دوران میں میں نے جو حرارتی لہریں خارج کی ہیں وہ بدستور موجود رہیں گی اور حرارت دیکھنے والی مشین کی مدد سے خالی شدہ مقام سے میرا مکمل فوٹو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس وقت جو کیمرے بنے ہیں وہ چند گھنٹے بعد ہی تک کسی لہر کا فوٹو لے سکتے ہیں۔ اس کے بعد کی لہروں کا عکس اتارنے کی طاقت ان میں نہیں ہے۔

ان کیمروں میں انفرارڈ شعاعوں سے کام لیا جاتا ہے اس لئے وہ اندھیرے اور اجالے میں یکساں فوٹو لے سکتی ہیں۔ امریکہ اور انگلینڈ میں اس دریافت سے کام لینا شروع ہو گیا ہے۔ چند سال پہلے کی بات ہے۔ ایک رات نیویارک کے اوپر ایک پر اسرار ہوائی جہاز چکر لگا کر چلا گیا۔ اس کے فوراً بعد مذکورہ بالا کیمرے کے ذریعے فضا سے اس کی حرارتی تصویر لی گئی۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہو گیا کہ اڑنے والا جہاز کس ساخت کا تھا۔ اس کیمرے کو مصور حرارت کہتے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان ٹائمز نے لکھا تھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ ہم تاریخ کو پردۂ فلم پر دیکھ سکیں گے اور ہو سکتا ہے کہ پچھلے ادوار کے بارے میں ایسے ایسے انکشافات ہوں جو ہمارے موجودہ تاریخی نظریات کو بالکل بدل ڈالیں۔

یہ ایک حیرت انگیز دریافت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح فلم سٹوڈیو میں نہایت تیز رفتار کیمرے، ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی تمام حرکات و سکنات کی تصویر لیتے رہتے ہیں۔ اسی طرح عالمی پیمانے پر ہر شخص کی زندگی فلمائی جا رہی ہے۔ آپ خواہ کسی کو تھپڑ ماریں یا کسی غریب کا بوجھ اٹھا دیں، اچھے کام میں مصروف ہوں یا بُرے کام کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہوں، اندھیرے میں ہوں یا اجالے میں۔ جہاں اور جس حال میں ہوں، ہر وقت آپ کے تمام عمل کائنات کے پردہ پر منقش ہو رہے ہیں۔ آپ اسے روک نہیں سکتے اور جس طرح فلم اسٹوڈیو میں دہرائی ہوئی کہانی کو اس کے بہت بعد اور اس سے بہت دور رہ کر ایک شخص اسکرین پر اس طرح دیکھتا ہے گویا وہ عین موقع واردات پر موجود ہو ٹھیک اسی طرح ہر شخص نے جو

(باقی صفحہ ۱۰)

حکیم مختار احمد الحسینی

# ہلال و صلیب کشمکش

(قسط نمبر ۳)

## اسلام کی آمد:-

حضرت سیدنا عیسٰے علیہ السلام کے چھ سو سال بعد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد جو سیدنا اسحاق علیہ السلام کی نسل سے تھی وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس ارض مقدس کے انتظام و انصرام سے معزول کر دی گئی اور اس کی جگہ سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ اس کی ابدی تولیت امت محمدیہ کے سپرد کی گئی۔ ۶۳۷ء میں خلیفہ دوم امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق رضؓ کے عہد میں ابو عبیدہؓ بن جراح اور خالد ابن ولیدؓ کی قیادت میں مسلمان سپاہ بیت المقدس کے دروازوں پر دستک دے رہی تھی۔ مسلمانوں نے جس ولولے اور جوش کے ساتھ چڑھائی کی تھی۔ صلیب پرستوں نے اس سے کہیں زیادہ زور شور کے ساتھ اسے بچانا چاہا لیکن وہ وقت آ پہنچا تھا جس کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے گئے تھے۔ ایک طویل محاصرے کے بعد وہاں کے بطریق سفرد ونیس نے اس شرط پر قلعہ کی چابیاں مسلمانوں کے سپرد کرنے کا وعدہ کیا کہ وہ اپنے خلیفہ کو بلائیں۔ ہماری کتابوں میں جس فاتح کی نشانیاں لکھی ہوئی تھیں ہم وہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ خلیفۂ عمر ہی ہوا تو ہم چابیاں ان کے سپرد کرنے میں تامل نہیں کریں گے۔ چنانچہ سالار لشکر اسلامیہ حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے تمام صورت حال سے حضرت عمر فاروق رضؓ کو آگاہ کیا۔ انہوں نے یہ شرط قبول کر لی اور مدینہ سے ایک اونٹ ایک غلام ایک مشک پانی، تھوڑے سے چاول اور سوکھا میوہ لے کر چل دیئے۔ تاریخ نے یہ انوکھا منظر بھی دیکھا کہ جس شخص کی ہیبت سے قیصرو کسریٰ کے سلاطین تھراتے تھے وہ پھٹے لباس میں ملبوس ہے اور ایک سواری کا جانور ہے جس پر ایک منزل آقا سوار ہوتا ہے اور ایک منزل غلام۔ آپ جب بیت المقدس کی سرزمین میں داخل ہوئے تو عیسائی پادریوں اور بطریق نے یک زبان ہو کر کہا کہ بے شک یہ وہی شخص ہے جو بیت المقدس کا فاتح ہے اور قلعہ کی چابیاں آپ کے حوالے کردیں ــــ خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر اسلام کا جھنڈا صیہونی کی چوٹیوں پر لہرانے لگا اور اس کی پاسبانی اور نگہداشت اصل وارثوں کے سپرد کر دی گئی۔ فاروق اعظم نہایت عجز و انکساری کے ساتھ شہر میں داخل ہوئے۔ جب آپ مقام صخرہ مقدسہ کے قریب پہنچے تو اسے گندگیوں سے آلودہ پایا۔ یہ سب کچھ عیسائیوں نے یہودیوں کے بغض و عناد میں کیا تھا۔ یہودیوں کے آباؤ اجداد ایک عرصہ اس کے مالک رہے لیکن خدا سے بغاوت و سرکشی کے نتیجہ میں مغضوب ٹھہرے۔ اس کی پاسبانی اور تولیت سے محروم قرار دیئے گئے۔ ان کے بعد یہ جگہ عیسائیوں کے قبضہ میں آ گئی۔ کیونکہ یہ حضرت مسیح علیہ السلام کی جائے پیدائش ہے۔ یہیں ان کا بیت اللحم ہے۔ اسی طرح دوسری بھی کئی مقدس جگہیں ہیں۔ لیکن عیسائیوں نے (۳۲۶ تا ۶۳۷) اس کی نگہبانی کی۔ لیکن مشترک مقدس مقامات کی بے حرمتی کی اور اسے گندگیوں سے آلودہ کیا۔ چنانچہ جب مسلمانوں نے اسے فتح کیا تو اپنے ہاتھوں سے ان مقدس مقامات کو صاف کیا اور عبادت کی جگہیں متعین کیں کسی یہودی اور عیسائی عبادت گاہ کو گزند نہیں پہنچایا بلکہ ان کی حفاظت کی۔ مسلمانوں کی اس رواداری اور حسن سلوک نے یہاں کے باشندوں پر اتنا گہرا اثر ڈالا کہ وہ گروہ در گروہ اسلام میں شامل ہونا شروع ہو گئے۔ فلسطین جب عربوں کے تصرف میں آیا اس سے پہلے یہاں یہودیت ختم ہو چکی تھی۔ بلکہ یہودی مملکت پہلی صدی ہی میں منہدم ہو گئی تھی۔ یہودیوں کی اکثریت عیسائی ہو چکی تھی اور باقی ہجرت کر گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں اسلام کی آمد پر عیسائی حکمران تھے اور یہودیت کا مذہبی مرکز گلیلی اور میسو پوٹامیا میں منتقل ہو چکا تھا اور پھر ازمنہ وسطیٰ میں یہ مرکز اندلس میں منتقل ہوا۔ انیسویں صدی کے خاتمہ پر یہی سب سے بڑا معرکہ تھا۔

## ٥ ــــ اسلام اور فلسطین

فلسطین کے ساتھ اسلام کا رشتہ اتنا ہی گہرا ہے۔ وہ ارض مقدس کی حفاظت اپنی لاشوں کی دیواروں اور خون کے دریاؤں کی نہریں بہا کر کرتے چلے آ رہے ہیں۔ بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ اول اور انبیاء کرام کا مدفن ہے معراج کی رات سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم یہاں پہنچے۔ ہزاروں صحابہ کرام اور مجاہدین اسلام کی آرام گاہیں اور ان ہزاروں یادگاریں ہیں، جنہیں مسلمان کسی قیمت پر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور وہ دن دور نہیں کہ ابو عبیدہ رضؓ، خالدؓ، نورالدین زنگیؒ اور سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے وارثوں کے قدم اس ارض مقدس پر ہوں گے اور کوئی دنیا کی قوت انہیں روک نہیں سکے گی۔

## اسلام پر صلیبی حملے:-

اسلام کا عروج مغربی استعماری قوتوں اور اہل فرنگ کی نگاہ میں کھٹکتا رہا ہے۔ ہر دور میں وہ ایک شاطر دشمن کی طرح موقعہ کی تلاش میں رہا۔ جب بھی اسے موقعہ ملا۔ اس نے مسلمانوں کی سیاسی طاقت و قوت کو منتشر کرنے اور زک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔ یورپ نے تو سیدنا حضرت علی رضؓ اور سیدنا حضرت معاویہ رضؓ کی باہمی آویزش کے دوران ہی بلاد اسلامیہ میں گھسنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن سیدنا معاویہ رضؓ کی سیاسی بصیرت نے اسے یہ موقعہ نہ دیا۔ قیصر نے سیدنا معاویہؓ کو سیدنا علی رضؓ کے مقابلہ میں امداد دینے کی پیشکش کی تھی تو سیدنا معاویہ رضؓ نے قیصر کو مسکت جواب دیتے ہوئے کہا تھا:-

"اگر تیرے مقابلہ میں علی رضؓ کے لشکر کو حرکت کرنا پڑی تو سب سے پہلا سردار جو حضرت علی رضؓ کے جھنڈے کے نیچے تجھ پر حملہ آور ہوگا وہ معاویہ ہوگا۔"

پھر بنو امیہ کے طویل دور اقتدار میں اسے کبھی جرأت ہی نہ ہوئی کہ وہ مسلمانوں کا سامنا کر پاتے۔ بنی عباس کے عہد اول میں بیشک رومی سلطنتِ اسلامیہ پر چڑھ دوڑے لیکن منہ کی کھانی پڑی اور ہر دفعہ مسلمانوں نے نہایت کامیابی کے ساتھ ان کے حملوں کو پسپا کر دیا۔ (باقی پھر)

# وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ

دسمبر کا مہینہ گزر کر جنوری کا پہلا ہفتہ بھی گزر گیا ہے۔ لیکن لاہور اور مغربی پاکستان کے قریباً تمام شہروں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے گندم کی فصل کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ بارش کے لئے نمازوں میں دعائیں مانگی جا رہی ہیں۔ لیکن وہ مستجاب نہیں ہو رہیں۔ گندم ابھی سے آسمان سے باتیں کر رہی ہے حالانکہ نئی فصل کے بازار میں آنے میں ابھی چار، پانچ ماہ باقی ہیں۔ ہر آدمی کی زبان پر یہی ہے کیا بنے گا اور ملک میں ایک قحط کی کیفیت طاری ہے۔

دوسری طرف خاندانی منصوبہ بندی کے مراکز نہایت زور شور سے اپنے کام میں معروف ہیں اور لوگوں کو دلائل سے قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ دیکھو آبادی کی زیادتی سے یہ کیفیت پیدا ہو گئی ہے اگر آبادی کم ہو تو گندم سستی ہو اور آپ لوگ باسانی اپنی زندگی گزار سکیں۔ نیز یہ بتایا جاتا ہے کہ آبادی تو لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہی ہے اور زمین محدود ہے اور وہ ایک خاص حد تک ہی غلہ اُگل سکتی ہے، لہٰذا زمین کو تو بڑھایا نہیں جا سکتا ہے۔ اس لئے ہر آدمی کو آبادی کم کرنے کے اس منصوبے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے اور جس طرح گذشتہ ستمبر میں جنگی محاذ پر اپنی جان کی بازی لگا دی تھی اسی طرح اس "قومی محاذ" پر بھی اپنی جان کی بازی لگا دینا چاہیئے۔ تاکہ پوری قوم کا رہنے سہنے کا معیار بلند ہو۔ بعض نا آشنا لوگ ان کے ان دلائل سے قائل ہو جاتے ہیں اور سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید واقعی ان لوگوں کی بات میں کچھ صداقت ہو

ملک کے موجودہ بحران نے ان کی اس دلیل کی خود بخود تردید کر دی ہے اور ابھی ہی نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ قدرت نے اس قسم کے اعتراضات کی تردید اور شکوک کا ازالہ کیا ہے، اور بتایا ہے کہ تمہارے لئے رزق زمین سے نہیں نکلتا بلکہ آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ زمین کو تو صرف ایک وسیلہ بلکہ بہانہ بنایا گیا ہے۔ تمہاری آبادی کتنی ہی کم ہو اور تمہاری زمین کتنی ہی وسیع و عریض کیوں نہ ہو لیکن جب تک ہمارے دسترخوان سے رزق نازل نہیں ہو گا۔ تمہیں رزق نہیں پہنچ سکتا اور زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہو جائیگی اور باوجود زرخیزی کے تمہارے لئے بنجر ہو جائے گی۔ نہ تمہاری نہریں اس کو آباد کر سکتی ہیں اور نہ ہی تمہارے ٹیوب ویل۔ تمہارے سب ٹیوب ویل جن پر تم بھروسہ کرتے ہو یک قلم بیکار ہو جائینگے اگر قدرت کا ٹیوب ویل حرکت میں نہ آیا، اور اگر قدرت کا ٹیوب ویل حرکت میں آ گیا تو پھر یاد رکھو تمہارے کسی ٹیوب ویل اور تمہاری کسی نہر اور بیراج کی ضرورت ہی نہیں۔

چنانچہ قرآن نے اس نظریہ کو آج سے چودہ سو سال قبل بیان فرما دیا۔ فرمایا:-

وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ

"یعنی تمہارا رزق اور جن چیزوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ سب آسمان میں ہیں۔"

اور "سماء" کے معنی آسمان ہی کے نہیں بلکہ بلندی کے بھی ہیں۔ چنانچہ لغت میں آتا ہے "السماء کل ما علاک" (تاج العروس) اس لحاظ سے اس کا ایک معنی تو یہ ہے کہ تمہارا رزق زمین میں نہیں ہے بلکہ آسمان میں ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ رزق کو جو تم زمین میں تلاش کرتے ہو وہ تو صرف ایک وسیلہ ہے ورگرنہ رزق دینا یا نہ دینا کم دینا یا زیادہ دینا یہ تمہارے بس کی بات نہیں بلکہ یہ سب امور ہمارے ہاں طے ہوتے ہیں۔ تمہارا کام صرف زمین پر کوشش کرنا ہے

سورہ بقرہ میں فرمایا:-

وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ

یعنی اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تمہارے رزق کے لئے پھل پیدا کئے

"بہ" کا مطلب پانی کے واسطہ اور ذریعہ سے۔ چنانچہ صاحب کشاف فرماتے ہیں:-

السماء مسببًا فی خروجها ومادة لها۔ (کشاف جلد ۱ صفحہ ۔۔)

بتایا یہ گیا کہ زمین کی حیات کا انحصار پانی پر ہے اور پانی کو ہم اتارتے ہیں۔ بارش برسائیں گے تو تھوڑی اور کم زمین بھی زیادہ اناج پیدا کرے گی، اور اگر پانی نہیں اتاریں گے تو یاد رکھو باوجود تمہاری زمینوں کی فراخی، خاندانی منصوبہ بندی اور ٹیوب ویلوں، ٹریکٹروں اور دیگر زراعتی سامان کے گندم ۳۰ روپے من ہو جائے گی اور تم پر قحط کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ سارا دن قطاروں میں کھڑا ہونے کے بعد تم کو ڈپو سے صرف پانچ سیر آٹا ملے گا۔ وہ بھی اپنے ملک کی گندم کا نہیں بلکہ امریکی گندم کا۔

قرآن کے یہ دلائل اور زمانے کے یہ حوادثات ہمیں دعوت دے رہے ہیں کہ ہم اسباب سے نظریں ہٹا کر مسبب پر اپنی نگاہیں رکھیں۔ اور اللہ رب العزت سے (معاذ اللہ) اپنے کو زیادہ منتظم، زیادہ مدبر اور زیادہ عقلمند بنانے کی کوشش نہ کریں۔ وہ یہود اور مشرک قوموں کا ہی طریق ہوا کرتا تھا، جو آج ہمارا ہو رہا ہے۔

بارش کا نہ ہونا بھی چیلنج کر رہا ہے کہ تمہاری خاندانی منصوبہ بندی سب بیکار۔ تم آئندہ پیدائش پر پابندی لگا کر لوگوں کا معیار زیست کیا بلند کرو گے۔ تم تو موجود لوگوں ہی کو راشن سپلائی نہیں کر سکتے اگر ہم نہ چاہیں۔ دو سال اگر اسی طرح بارش نہ ہوئی یا کم ہوتی رہی تو پھر کیا زندوں کی زندگی چھین کر معیار زیست بلند کرنے کی کوئی تجویز منصوبہ بندی والوں کے زیر غور ہوگی؟

کوئی سمجھاؤ کہ ہم سمجھائیں گے

## بقیہ — معارف الحدیث

جیسے شخص کو جو مجرم نہ ہوتا تھا گرفتار کر کے اس وقت کے دستور کے مطابق سزا دی جا سکتی تھی گویا اس طرح یہ قانون جنگ و جدال کے لئے ایک خاص تھا۔

آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے دن جن اہم باتوں کا اعلان فرمایا ان میں سے اس غلط عقدہ مخالفت کی تردید بھی تھی اور خلاصہ کلام یہ تھا کہ اسلام اس قسم کی گروہ بندی اور پارٹی بندی کا سرے سے مخالف تھا۔ اب رہا موجودہ دور میں پارٹیاں بنانا اور اس بارے میں کوئی جدید عقدہ کرنا تو اس کا اس لئے کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اس عقدہ کو جو کچھ تقاضا ہو سکتا تھا اس سے بڑھ کر تقاضا خود اسلامی اخوت کا ہے۔ اس لئے اسلامی معاشرت میں پارٹی بندی کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ نہ موافق نہ مخالف۔

موجودہ حکومتوں میں مخالف پارٹی کا وجود لازمی قرار دیا گیا ہے۔ وہ کن اسباب کی بنا پر ہے وہ اس وقت کا تعلیم یافتہ طبقہ سب جانتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کی حقیقت صرف تقلید اور ترقی یافتہ اقوام سے مرعوبیت کے سوا کچھ نہیں۔ ان صاحبان نے اس طرف توجہ کی کہ ترقی یافتہ ملکوں میں مخالف پارٹی کا وجود کیوں ضروری سمجھا گیا ہے۔ مگر اس کا دوسرا پہلو بالکل نظر انداز کر دیا۔ یعنی یہ کہ وہ کس ماحول میں اور کس معاشرت میں اور کن نظریات کے ماتحت حکومت کو ہوشیار رکھنے کے لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کیا ہم ترقی یافتہ ملکوں میں اس کی استعداد اہلیت موجود ہے یا نہیں۔ اگر آپ انصاف کریں گے اور دیگر قوموں کی تقلید سے علیحدہ ہو کر مخالف پارٹی کے عنوان ہی کو سوچیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اعتقاد حکومت میں اختلاف ڈالنے کے لئے یہ عنوان ہی کافی ہے اور اس عنوان کی وجہ سے اس کی ذہنیت فطرتاً یہ بن جاتی ضروری ہے کہ وہ موافق پارٹی کی تجاویز میں کوئی نہ کوئی تو قانونی سقم نکالتا رہے۔ اس کا دوسرا رخ یہ ہے کہ موافق پارٹی فوراً اس سقم کی جوابدہی کے درپے ہو جاتی ہے اور اس تجربہ کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حقیقت بینی کے بجائے پارٹیوں کی ضد کام کرنے لگتی ہے۔ لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کس صورت میں ہے وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ہماری پارٹی کے غلبہ کی صورت کیا ہے۔ اس لئے اسلام پارٹی بندی سے بالاتر ہونے کی تعلیم دیتا ہے

اور وہ اسکیم حکومت میں سے ہر رکن کے دماغ پر یہ زور ڈالتا ہے کہ وہ خود اپنے ضمیر میں اس سکیم مقصد کے لئے موافق اور مخالف پہلوؤں پر غور کرے، لیکن اگر ہماری فطرت ہی اتنی پست ہو چکی ہے کہ ہم اسلامی فلاح و بہبود کی بجائے اپنی شخصیت کا تحفظ اور بلندی چاہتے ہیں تو پھر مخالف پارٹی بندی کا اکھاڑہ بنانے سے بھی کوئی مستقل فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اسلام کی روح یہ ہے کہ مسلمانوں کی جو خدمت کی جائے وہ خلوص پر مبنی ہو اور لوجہ اللہ ہو اور اس میں کسی کی رعایت مخالفت و موافقت، خوشامد اور خوف کا کوئی تصور بھی نہ آنے۔ حکومت کی جو پالیسی بھی ہو ان میں ہر ایک فرد کا یہ فرض ہے کہ جو فرائض مخالف پارٹی کے ہوتے ہیں، وہ خود اس کو انجام دے، بلا لحاظ اس کے کہ اکثریت کس طرف ہے، اور اگر ہمارا مقصد ایک ہو تو اس کو جتنا ہم صحیح طور پر متحد ہو کر سوچ سکتے ہیں اختلاف کی صورت میں فطرتاً اتنا صحیح نہیں سوچ سکتے۔ اس غلط رسم کے پڑ جانے کے بعد اگر یہ بات آپ کی سمجھ میں نہ آ سکے تو یہ بات دوسری ہے۔

---

## بقیہ — الاحادیث یار...

تمہارا علم، علم نہیں بلکہ سراپا جہل ہے، خواہ تم اس علم تاجہل پر کتنا ہی ناز کیوں نہ کرو۔ یہی وجہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون و اصحاب یاخذون بسنتہ و یقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون ما لا یفعلون ما لا یؤمرون فمن جاھدہم بیدہ فہو مومن ومن جاھدہم بلسانہ فہو مومن ومن جاھدہم بقلبہ فہو مومن ولیس وراء ذالک من الایمان حبۃ خردل۔

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ المصابیح ص۲۹)

"مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی اس کی امت میں مبعوث فرمایا، ضرور اس کی امت میں ایسے خالص اور مخلص اصحاب ہوئے ہیں جو اس (نبی) کی سنت پر عمل کرتے اور اس کے حکم کی اطاعت کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف آگے کو عمل ایسی بات

کہتے جو وہ نہیں کرتے تھے اور ایسے کام جن کا انہیں (دینی) کی طرف سے حکم نہ دیا گیا تھا (اس امت میں بھی ایسا ہوگا) پس جو حدیث نبوی اور سنت نبوی کا انکار کریں گے اور احکام نبوت کے خلاف عمل کریں گے) جو شخص ان سے جہاد کرے، اپنے ہاتھ کے ساتھ وہ مومن ہے، اور جو شخص ان سے جہاد کرے اپنی زبان کے ساتھ وہ مومن ہے، اور جو شخص ان سے جہاد کرے اپنے دل کے ساتھ (کم از کم دل ہی سے ان کو برا سمجھے ان کی حالت پر کڑھے) وہ مومن ہے۔ اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان کا کوئی درجہ نہیں"۔

---

## بقیہ — عقیدۂ آخرت

کچھ کیا ہے اور جن واقعات کے درمیان اس نے زندگی گزاری ہے اس کا پورا ریکارڈ ایک روز اس کے سامنے اس طرح آ جائے گا کہ اس کو دیکھ کر وہ پکار اٹھے گا۔

مالِ ھٰذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا۔ (کہف)

یہ کیسا دفتر ہے جس نے میرا چھوٹا بڑا کوئی کام بھی درج کئے بغیر نہیں چھوڑا۔ اوپر کی تفصیلات سے معلوم ہوا کہ دنیا میں ہر انسان کا مکمل اعمال نامہ تیار ہو رہا ہے۔ جو خیال بھی آدمی کے دل میں گزرتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ نہایت صحت کے ساتھ ریکارڈ ہو رہا ہے۔ ہر آدمی کے ارد گرد ایسے کیمرے لگے ہوئے ہیں جو تاریکی اور اجالے کی تمیز کے بغیر شب و روز کا فلم تیار کر رہے ہیں۔ گویا انسان کا ہر عمل خواہ وہ لسانی عمل ہو یا عضوی عمل، ہر ایک نہایت صحت کے ساتھ درج کیا جا رہا ہے۔ اس حیرت انگیز صورت حال کی توجیہہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کی عدالت میں ہر انسان کا مقدمہ پیش ہونے والا ہے، یہ سب اسی شہادت فراہم کرنے کے انتظامات ہیں جو عدالت کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ کوئی شخص ان واقعات کی اس سے زیادہ معقول توجیہہ پیش نہیں کر سکتا۔ اب اگر یہ صریح واقعات آدمی کو آخرت میں ہونے والی بازپرس کا یقین نہیں دلاتا، تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سا واقعہ ہوگا جو اس کی آنکھ کھولے گا۔

---



# مودودی جماعت کا شفاخانوں کا س...

جیسا کہ ہم پہلے کئی بار لکھ چکے ہیں کہ مودودی جماعت ایک ... مذہب سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اتنا ضرور ہے کہ مذہب ... کے لئے استعمال کرتی ہے۔ زکوٰۃ اور قربانی کی کھالوں کو اپنے ... لئے استعمال کرتی ہے۔ چنانچہ ۵ رجنوری ۱۹۶۷ء کے "امروز" ... کے ایک شفاخانے کی مکمل تفصیل مرقوم ہے۔ جس کو ہم کسی تبـ... کالموں میں نقل کر رہے ہیں — ظفر

جماعت اسلامی عید قربان پر جو کھالیں "خدمت خلق" کے نام پر جمع کرتی ہے۔ ان کی آمدنی اپنے سیاسی کاموں پر صرف کرتی ہے۔ جماعت اسلامی نے گذشتہ عید قربان پر کھالوں کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی سے اپنی سیاسی مہم کے لئے جیپ خریدی ہے۔ یہی نہیں اس نے کرشن نگر کے ستا دواخانہ پر بھی قبضہ جما لیا ہے"۔ یہ ہیں وہ الزامات جو ستا دواخانہ کرشن نگر کے سیکرٹری حاجی سردار محمد صاحب نے جماعت اسلامی پر لگائے ہیں۔

انہوں نے خدمت خلق کے نام پر جماعت اسلامی کے شاطرانہ کاروبار کی شدید مذمت کی ہے۔ حاجی صاحب نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جماعت اسلامی کے اس فراڈ کی تحقیقات کرائے ورنہ عوام کو خود عدالتی چارہ جوئی کرنا پڑے گی۔ حاجی صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ گذشتہ عید قربان کے موقعہ پر ستا شفاخانہ کرشن نگر لاہور کے لئے گذشتہ برسوں کی طرح قربانی کی کھالیں جمع کی گئیں۔ انہیں فروخت کے لئے اکبری منڈی لے گئے۔

جماعت اسلامی کے ایک ممتاز کارکن نے جو ہمارے ساتھ گئے کہا کہ کھالوں کو اگر جماعت اسلامی کے سٹاک میں جمع کرا دو تو رقم زیادہ وصول ہوگی ہم نے اعتماد کرتے ہوئے ایسا ہی کیا۔ لیکن وہ کئی روز تک کہتے رہے کہ کھالیں ابھی تک نہیں بکیں پھر پوچھا تو کہنے لگے کہ میں نے رقم کو بنک میں جمع کرا دیا ہے۔ چند روز بعد اپنے نام پر ایک اور شفاخانہ سنت نگر میں کھول دیا۔

یہ جماعت اسلامی والوں کی دیانت داری کا ایک نمونہ ہے۔ اسی پر بس نہیں کیا بلکہ فسطائی طریقوں سے کام لیتے ہوئے جماعت اسلامی والوں کی الگ کمیٹی بنائی ہے۔ اس لئے کہ قانونی یا اخلاقی طور پر وہ کسی طرح بھی شفاخانہ کا کوئی عہدہ نہ لے سکتے تھے اور نہ اس پر قابض ہو سکتے تھے۔ انہوں نے شفاخانہ کے اخراجات پورے کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لی تھی۔ اور نہ اس کے دیگر

امور میں ہاتھ بٹـ...
موقعہ پر کھالوں...
تھے۔ یہ کام بھی...
ہی ہوتا تھا۔ شفـ...
یا دیگر ضروریات...
یا سیکرٹری اٹھا...
تھے یا دوسرے...
حاجی صاحب...
کمیٹی کو بے بس کرا لیا...
کے ساتھ کوئی...
گورنمنٹ کو بھی...
دو دن بعد تک...
نگران تھے۔ یہ...
ستا شفاخا...
۱۹۱ اکتو...
کھول کر بورڈ...
اور کمپونڈر صا...
وصول کرنے...
پیش نظر ان...
بلکہ سپرنٹنڈنـ...
کو مناسب کا...
دونوں فریق...
کو کہا تا کہ وہ...
ثالث تو اس...
لیکن ان کے...
کا بہانہ کر...
کی کوشش...
جاتے۔ حاجـ...
کھالوں کا...
پر جس کے...
خاص کام...
اغراض کے...
انہوں نے...
اکٹھی کیں...
کے قریب...

# شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رح

حکیم مختار احمد الحسینی لاہور

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رح کی
ی مسلسل جہاد تھی۔ آپ کی ابتدائی زندگی
ظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے
قعی قدرت نے آپ کو ایک بلند مقصد کی
کے لئے پیدا کیا تھا۔ آپ ایک نومسلم گھرانے
شم و چراغ تھے۔ مولانا احمد علی رح کے والد ماجد
حبیب اللہ صاحب قصبہ جلال پور ضلع گوجرانوالہ
ہنے والے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا
یہیں سے آپ کے خاندان کے لئے صبر
اشکلات کا آغاز ہوا۔ رشتہ داروں نے
گھر سے نکال دیا۔ چنانچہ ان کو موضع باہو
یں سکونت اختیار کرنا پڑی۔ مولانا احمد علی
ی کے تھے کہ والد کا سایہ سے اٹھ گیا۔
یتیم کا سہارا خدا کے سوا اور کون ہوتا ہے
چونکہ خداوند کریم کو اس یتیم سے دین کی
ت لینا مقصود تھی۔ اس لئے قدرت خداوندی
ان کی تعلیم و تربیت کا بندوبست بھی ہوگیا
نا عبید اللہ سندھی رح جو آپ کے خاندانی
م تھے۔ جب دارالعلوم دیوبند سے سند
نت لے کر آئے تو انہوں نے مولانا لاہوری رح
علیم و تربیت کا بیڑا خود اٹھایا اور اپنے ساتھ
جھنڈا (سندھ) کے مدرسہ دارالارشاد میں
ے گئے۔

مولانا سندھی رح سے کسبِ فیض کے دوران آپ
نت مشقت کا کام کرنا پڑا تھا۔ تحصیلِ درس
ساتھ جنگل سے لکڑیاں لانا اور سخت محنت
کام کرنا گویا معمول تھا اور پھر کھانے کے
صرف دو روٹیاں ہوتی تھیں جن میں سے ایک
تاد کھاتا اور دوسری شاگرد کے حصہ میں آتی
وان احمد علی اپنی بھوک مٹانے کے لئے ایک
ت تک پتوں اور کیکر کی پھلیوں پر گذارہ کرتے
ہے۔ لیکن اس عسرت اور تنگدستی کے عالم میں
ی زبان پر کبھی حرفِ شکایت نہ لائے۔

## بلا کا حافظہ

قدرت نے مولانا احمد علی کو بلا کا حافظہ
یا تھا۔ جلد ہی مروجہ علوم میں درس کی تکمیل کر لی
رس نظامی کے ساتھ روحانی مدارج بھی طے
تے رہے۔ خوش قسمتی سے سندھ کے مشہور
رگ سلطان العارفین حضرت امروٹی اور قطب
ال حضرت دین پوری کی صحبت میسر آ گئی چنانچہ
سلوک و تصوف کی منزلیں بھی جلد طے ہوگئیں
ہیں سے خرقۂ خلافت بھی ملا۔

مولانا احمد علی کی تربیت مختلف المزاج
شخصیتوں نے کی تھی۔ آپ کے استاد مولانا
عبید اللہ سندھی رح کی ذات سراپا جلال تھی اور
وہ شاہ ولی اللہ کے مثالی مجاہد کا تصور تھے
دوسری طرف آپ کے روحانی بزرگ حضرت
امروٹی اور حضرت دین پوری کی شخصیتیں مظہر
جمالی تھیں۔ مولانا سندھی اور ان بزرگوں کے
طبائع کے اختلاف نے مولانا احمد علی کی شخصیت
میں جلال و جمال کا ایک حسین امتزاج پیدا کیا
ہندوستان کی سرزمین میں جب فرنگی
نے قدم رکھا تو اس کے خطرناک عزائم کو سب
سے پہلے طبقۂ علماء کے ایک فرد امام شاہ ولی اللہ
نے محسوس کیا اور مسلمانوں کی مذہبی فکری اور سیاسی
راہنمائی کی۔ اور جب انگریز کے قدم ملک و ملت
کی وادیوں کو روندنے لگے تو وہ علماء ہی کا طبقہ
تھا، جو سر بکف میدان کارزار میں کود پڑا۔ جہاد
کا ملک گیر نعرہ بلند کرنے والی جماعت بھی یہی
تھی۔ جب انگریز اس ملک پر متصرف و قابض ہوگیا
اور انگریزی زبان، انگریزی معاشرت، انگریزی
تہذیب اور انگریزی تمدن کے اثر و نفوذ کی مہم
زور پکڑ گئی اور طبقہ علماء نے اس نازک موقعہ
پر بھی ملت کی راہنمائی کی جس نے برصغیر میں
اسلام کو اور اسلامی علوم و فنون کو زندہ رکھا
دارالعلوم دیوبند کی درسگاہ کا قیام اسی لئے
عمل میں لایا گیا تھا۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی رح نے
نہایت پُر مصائب حالات میں اس ادارہ کی
بنیاد رکھی تھی۔ اسے ابھی پچاس سال بھی نہ گذرنے
پائے تھے کہ دارالعلوم دیوبند کے پہلے شاگرد
شیخ الہند "مولانا محمود الحسن رح" نے آزادی ملت کی
وہ خفیہ اور انقلابی تنظیم قائم کر ڈالی جو ہندوستان
سے لے کر حجاز، افغانستان اور بلاد ترکیہ تک
پھیلی ہوئی تھی۔

## انقلابی تحریک

شیخ الہند رح کی انقلابی تحریک کی کئی زنجیریں
اور کڑیاں تھیں۔

(۱) جمعیۃ الانصار دیوبند، یہ تنظیم فضلائے
دیوبند پر مشتمل تھی۔

(۲) نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی۔ یہاں
شاہ ولی اللہ کے فکر کے مطابق قرآن کی انقلابی
تفسیر پڑھائی جاتی تھی اور جہاد کے لئے تیاری کرائی
جاتی تھی۔ مولانا سندھی کو حضرت شیخ الہند کی شاگردی
کا شرف حاصل تھا۔ چنانچہ اس تنظیم کا انتظام و انصرام
آپ ہی کے سپرد تھا۔ مولانا سندھی نے مولانا احمد علی
صاحب کو بھی یہاں بلا لیا۔ جب تحریک ریشمی رومال
کا پروگرام بنا تو مولانا سندھی کابل چلے گئے۔
شیخ الہند حجاز روانہ ہوگئے اور دہلی کا یہ مرکز
مولانا احمد علی صاحب کے سپرد کر دیا گیا۔ آپ نے
یہاں قرآن کی تفسیر کا آغاز کیا اور وہ یہیں
پر شیخ التفسیر کے مبارک اعزاز سے سرفراز ہوئے
شیخ الہند نے ریشمی رومال کے ذریعہ جس
انقلاب کا خاکہ تیار کیا تھا، بعد میں اس کا انکشاف
ہوگیا۔ حکومت برطانیہ نے داروگیر کا سلسلہ
شروع کر دیا۔ تمام راہنما شیخ الہند اور شیخ الاسلام
حضرت مدنی رح وغیرہ گرفتار کر لئے گئے۔ حکومت
نے مولانا احمد علی صاحب کو بھی دہلی کے مرکز سے
گرفتار کر لیا۔ آپ سے نہایت تشدد کا معاملہ
کرتے ہوئے کچھ عرصہ دہلی میں نظربند رکھا اور
پھر پا بہ زنجیر شملہ، جالندھر اور راہو ضلع جالندھر
میں پھرائے گئے۔ کئی کئی دن فاقہ سے گذرتے
سردیوں کی یخ بستہ راتیں یہ مرد مجاہد صرف تن کے
معمولی کپڑوں میں گذارتا رہا لیکن صبر و استقلال کا پہاڑ
بنا رہا۔ آپ کو ایک عرصہ کے لئے لاہور نظربند
کر دیا گیا اور جب رہائی ملی تو یہیں سکونت اختیار
کر لی۔

شیخ الہند کی انقلابی تحریک نے جس جذبۂ انقلاب
کی تخم ریزی کی تھی۔ اس کے برگ و بار تھوڑے
ہی عرصہ میں نکل آئے۔ تحریک خلافت جس نے
علماء کی قیادت میں عوامی تحریک کی شکل اختیار
کر لی تھی ہندی مسلمانوں کو ذہنی طور پر اس طرح
بیدار کیا کہ برصغیر کی سرزمین پر انگریز کے قدم
پھر نہ جم سکے۔ اس تحریک میں مولانا احمد علی صاحب
نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کابل کو ہجرت بھی کی
اس ہجرت کے دوران آپ کو جن مشکلات کا سامنا
کرنا پڑا۔ ان کے تصور ہی سے رونگٹے کھڑے ہو
جاتے ہیں۔ مولانا احمد علی آزادی وطن کی ہر
تحریک میں مجاہدانہ عزم کے ساتھ شریک رہے
تحریک خلافت کے خاتمہ پر آپ جمعیۃ علما ہند
کی جماعت سے وابستہ رہے۔

مولانا احمد علی نے کابل سے واپسی کے بعد
لاہور میں مستقل سکونت اختیار کر لی اور ۱۹۲۲ء
میں بے سروسامانی کے عالم میں انجمن خدام الدین
کی بنیاد رکھی۔ پنجاب کی سرزمین میں برطانوی
ہند کے دور کی یہ پہلی انجمن اور مدرسہ تھا جس
نے قرآنی علوم و معارف کی نشر و اشاعت
کا بیڑا اٹھایا اور وہ بھی بے پناہ مشکلات اور
چند در چند خطرات کو مول لیتے ہوئے۔ کیونکہ
مدت سے یہاں پر نام نہاد صوفیا اور پیشہ ور
قسم کے پیروں کا قبضہ تھا جو برطانوی حکومت

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

... 67715 সাপ্তাহিক
তরজুমানে-ইসলাম
লাহোর

WEEKLY REGD.L. No. 7132
# TARJUMANE ISLAM
LAHORE

جلد ۱۰ | جمعہ ۱۳ر جنوری ۱۹۶۷ء مطابق یکم شوال المکرم ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ

## بقیہ حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ

کے اہلکار چلے آرہے تھے اور عام مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ وہ ہندو تہذیب کے اثرات میں ڈوب چکے تھے اور ظاہر ہے کہ شاہ ولی اللہ کے قبیلے کے آدمی کے لئے یہ ماحول قطعی ناسازگار تھا۔

### احیائے دین

ابتدا میں تو لاہور کا ایک فرد بھی آپ سے تعاون پر تیار نہ تھا۔ اس مفلسی میں احیائے دین کے لئے کام کرنا کوئی معمولی بات نہ تھی لیکن وہ اپنے مشن میں بڑی جرأت، صبر اور استقامت کے ساتھ مصروف رہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مولانا احمد علی صاحب نے اپنی ساری زندگی قرآن و سنت کی تبلیغ آزادی وطن کی جدوجہد اور باطل کے ہر فتنہ کی سرکوبی میں صرف کی۔ اس مسلسل جہاد کا نتیجہ یہ نکلا کہ مولانا کی ذات روشنی کا ایک مینار بن گئی اور آپ کے درس قرآن کا چرچا گھر گھر ہونے لگا چراغ سے چراغ جلتے رہے اور دیکھتے ہی دیکھتے مولانا سے کسب فیض حاصل کرنے والوں نے پنجاب بھر میں مدارس کا جال پھیلا دیا۔

مولانا احمد علی نے مسلمانوں کو قرآن و سنت کے علوم سے روشناس کرانے کے ساتھ ساتھ سیاست میں بھی ان کی راہنمائی کی۔ تحریک کشمیر اور ملک کی آزادی میں آپ کی کوششوں اور محنتوں کا بڑا دخل تھا۔

پاکستان میں علامہ شبیر احمد عثمانی کی وفات کے بعد جمعیۃ علمائے اسلام کی امارت مولانا احمد علی کے سپرد کی گئی اور تا حیات آپ اس جماعت کے امیر رہے۔ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے بارہا آپ نے قربانی دی۔ تحریک ختم نبوت میں پیرانہ سالی اور بیماری کے باوجود شریک ہوئے سچ تو یہ ہے کہ مولانا کی ذات گرامی ایک مستقل ادارہ اور متحرک جماعت تھی۔ شریعت و طریقت کی حامل اس شخصیت نے ہزاروں انسانوں کی زندگیوں کو بدل کر رکھ دیا۔ اگرچہ وہ اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں لیکن ان کا مشن زندہ ہے۔

ان الدین عند اللہ الاسلام
ہفت روزہ
لاہور
ترجمان اسلام
پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۲۵ پیسے
یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَھِیَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ عِمَارَاتِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُھْرَۃَ نَکِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِذًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُقَدِّسُ اُمَّۃً لَا یُؤْخَذُ لِلضَّعِیْفِ فِیْھِمْ حَقُّہٗ

(رواہ البغوی فی شرح السنۃ بمشکوٰۃ ص ۲۵۹)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعودؓ کو زمین کا ایک قطعہ مدینہ منورہ میں عنایت فرمایا اتفاق سے زمین کا یہ ٹکڑا انصار کے باغات اور مکان کے درمیان واقعہ ہوا تھا (عبداللہ بن مسعودؓ مہاجر ہونے کی وجہ سے کچھ اجنبی سے تھے) اس پر بنو عبد زہرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاکر یہ درخواست پیش کی کہ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعودؓ کی کنیت) کو ہمارے مکانات سے کہیں علیحدہ زمین عنایت فرمائیں تو مناسب ہے۔ اس پر آپ نے گرانی کے لہجہ میں ان کو یہ جواب دیا کہ اگر میں ایسا کروں تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو رسول بناکر بھیجا کس مقصد کے لئے ہے، یاد رکھو اللہ تعالیٰ کسی جماعت کو اس وقت تک پاک نہیں کرتا جب تک کہ ان میں کمزور کا جو حق ہے وہ اس کو نہ دلوا دیا جائے۔

تشریح:۔ اسلامی حکومت کا مقصد مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ بہت شائستہ انداز میں عوام و خواص کو حقوق اللہ اور عوام کے حقوق کی ادائیگی کا سلیقہ اس طرح سکھلایا جائے کہ وہ اپنی اندرونی اور بیرونی زندگی میں طبعی طور پر اس کے خوگر بن جائیں۔ لیکن جب کبھی غیر صالح شخصیتیں برسر اقتدار آجاتی ہیں تو یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے اور رعایا کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ ان کے حقوق کا تحفظ صحیح طور پر قائم نہیں رہتا اور مختلف ناجائز راستوں سے عوام کے حقوق کا تو نظام بالکل درہم برہم ہوکر رہ جاتا ہے۔ ایک بڑی شخصیت والا انسان جرائم کا ارتکاب کرتا ہے اور اپنے تعلقات یا حکومت کے اثرات یا مال و دولت کے بل بوتے پر جس غریب کو چاہے پیس ڈالتا ہے اور ایک غریب انسان اگر اس کی داد و فریاد کرنا چاہے بھی تو اس کو سننے کے لئے کوئی شخص تیار نہیں ہوتا۔ حدیث مذکور میں بہت کھلے ہوئے الفاظ میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ بعثت نبوت اور اسلامی حکومت کا اصل مقصد یہ ہے کہ جو اسلام سے پہلے عوام کے حقوق تلف ہو رہے تھے اس کا نظام از سر نو پھر درست کردیا جائے۔ اب غور فرمایئے کہ یہاں شکایت کرنے والے کون ہیں؟ اور ان کی شکایت کیا ہے؟ اور پھر یہ غور کیجئے کہ جس شخص کے متعلق یہ شکایت کی گئی ہے وہ ملکی لحاظ سے کس حیثیت کا مالک ہے؟ اس کے بعد پھر آپ کے فیصلے اور لب و لہجہ کے انداز پر بھی ذرا توجہ فرمایئے۔ یہاں شکایت کرنے والے وہ انصار ہیں جنہوں نے قدم قدم پر آپ پر جاں نثاری کا اور اپنی پوری پوری وفاداری کا ثبوت دیا اور جب آپ کی قوم نے غداری کی تو انہوں نے اپنے سر اور آنکھوں پر آپ کا بٹھانا اپنا فخر سمجھا اور شکایت صرف یہ ہے کہ جس طرح ہر جماعت بالخصوص عرب اپنی اندرونی زندگی کو آزادانہ رکھنا چاہتے تھے آئندہ بھی وہ اسی طرح آزاد رہے اور جن کے متعلق شکایت ہے۔ وہ اہل مکہ کے ایک مہاجر ہیں۔ اور گو مذہبی لحاظ سے بہت بڑے رتبہ کے مالک ہیں لیکن ہجرت کے ابتدائی حالات میں ابھی تک کسی مشہور حیثیت کے مالک نہ تھے۔ اس لئے ان تازہ مہاجر کا انصار کو اپنے محلہ کے درمیان رہنا شروع شروع میں کچھ قرین مصلحت معلوم نہیں ہوا۔ ابھی تک مہاجرین و انصار کے مابین رشتہ اور تعلقات کے اتنے گہرے علائق قائم نہ ہوئے تھے۔ کہ انصار اپنے ابتدائی دور میں اپنی قدیمی عادات کے خلاف کوئی تاثر نہ لیتے۔ اس لئے انہوں نے آپ کی خدمت میں بڑے ادب کے ساتھ یہ درخواست پیش کی کہ زمین ان کو ضرور دی جائے۔ لیکن اگر ہمارے محلہ سے کہیں الگ ان کو زمین کا قطعہ دے دیا جائے تو ہمارے اور ان کے دونوں کے لئے مناسب ہوگا۔ لیکن چونکہ اس واقعہ سے قبل آپ زمین کا وہ قطعہ ان کو دے چکے تھے تو اس جلیل القدر صحابی کے صرف نووارد ہونے کی وجہ سے طاقتور انصاریوں کے موافق فیصلہ دینا یہ حکومت اسلامی کے نظریہ کے خلاف تھا اس لئے آپ نے کسی کی دلجوئی یا ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر انصار کی درخواست مسترد کردی اور بڑی ناگواری کے انداز میں یہ فرمایا کہ اگر میں طاقتوروں کے مقابلہ میں ضعیفوں کے حق دلوانے میں کوئی پس و پیش کروں تو پھر میری بعثت کا جو اہم مقصد ہے وہی فوت ہو جاتا ہے۔ سوچئے کہ اگر بالفرض کسی دوسرے مقام پر ان کو کوئی قطعہ زمین اس سے بڑا عطا فرما دیتے تو کوئی مضائقہ بھی نہیں تھا۔ لیکن چونکہ یہ اصولی طور پر ایک غلط مثال قائم ہوتی تھی۔ اس لئے آپ نے پہلے ہی قدم پر اس کو اتنی سختی کے ساتھ روکدیا کہ آئندہ کسی کے دماغ میں اس قسم کے خیالات کا تصور بھی پیدا نہ ہونے پائے۔ پھر بہت جلد یہ نقشہ بدلا اور انصار اور مہاجر مل جل کر اس طرح رہنے لگے گویا وہ شیر و شکر تھے بدقسمتی سے اس وقت اس بلند نظریہ پر عمل کرنا تو درکنار اس کے برخلاف تعلقات وطنی تعصب اور بڑے اور چھوٹے کا فرق اس طرح پیدا ہو گیا ہے۔ گویا ہماری حکومتوں کے قیام کی بنیاد ہی اسی پر ہے اور ہم یہ سمجھ چکے ہیں کہ اگر ہم اس غلط طریق کو اختیار نہ کریں تو ہمارے ذاتی اقتدار کا بقاء ہی مشکل ہے اور میں یہ یقین رکھتا ہوں اور اس کو دہرائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ تمام نتائج شرعی نظام سے غفلت اور قادر مطلق کی ذات سے بے خوفی کے ہیں۔

---

## عربی گریمر و ترجمہ قرآن کی کلاس کا اجراء

مدرسہ رشیدیہ جامع مسجد ٹولیاں لاہور میں درس نظامی کے اجراء کے ساتھ ساتھ تعلیم یافتہ شہریوں کے لئے بعد از نماز عشاء تحت اللفظ ترجمہ قرآن حکیم اور مناسب عربی گریمر کی کلاس کا اجراء بھی کردیا گیا ہے۔ شائقین اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(محمد الیاس مہتمم مدرسہ رشیدیہ حنفیہ جامع مسجد ٹولیاں لاہور)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۔ ۱۴ ۔ اپریل سنہ ۱۹۶۷ء

# معمولی باتیں

ماہنامہ "فکر و نظر" جو ادارہ تحقیقات اسلامیہ پاکستان کا ترجمان ہے، آج کل کراچی کے بجائے راولپنڈی سے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی زیر ادارت شائع ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف آئے دن علماء کرام پر برستے رہتے ہیں اور دین کے اجماعی اور متفقہ مسائل میں تشکیک و ریب کے دروازے کھولتے رہتے ہیں۔ کبھی زکوٰۃ کے عبادت ہونے سے انکار، کبھی حدود کے متبادل ہونے کا اقرار کبھی سود و شراب کے جواز کا فتوےٰ تو کبھی عقیدۂ قربانی سے انکار ان کا شغل ہو چکا ہے اور در اصل انہیں اتنی موٹی تنخواہ ہی اس بات کی ملتی ہے کہ وہ دین میں تجدّد و تنور کی راہیں ہموار کریں اور خود بدلنے کے بجائے اسلام کے اجماعی اصولوں کو تبدیل کرنے میں اپنا خون پسینہ ایک کر دیں۔

ماہنامہ "فکر و نظر" کے تازہ پرچہ میں حسب معمول پھر علمائے اسلام پر طعنہ زنی کے تیر چلا کر اپنے دل کی بھڑاس اس طرح نکالی گئی ہے :۔

"یہ ہماری کتنی بدقسمتی ہے کہ ہمارے بزرگ عائلی قوانین کی بعض معمولی شقوں خاندانی منصوبہ بندی جیسی ایک معاشرتی اور اقتصادی ضرورت اور حال ہی میں عید الفطر کے موقع پر "رویت ہلال" کے مسئلے پر عوام کے جذبات کو یوں مشتعل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گویا ملت کے سامنے سب سے بڑے مسئلے یہ ہیں اور اسے نہ داخل میں ہمہ گیر قحط کی مصیبت درپیش ہے اور نہ خارج سے کسی جارحیت کا ڈر ہے۔ پاکستان کو سیاسی اور معاشی ہر دو لحاظ سے خاص طور سے ان دنوں جس نازک صورت حال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ہمارے علمائے کرام کا اسے کلیتہً نظر انداز کر کے معمولی معمولی باتوں پر تفرقہ و انتشار کو ہوا دینا کہاں تک مناسب ہے۔ کیا اس سے پاکستان کی موجودہ مشکلات بڑھیں گی یا کم ہوں گی؟ اور اس طرح کے ہنگاموں سے ملک مضبوط ہوگا یا کمزور"۔

معاصر موصوف کا عائلی قوانین کی بعض شقوں اور بے حیائی اور فحاشی کے منبع خاندانی منصوبہ بندی اور رویت ہلال کے مسئلہ کو معمولی لکھنا ایک بہت بڑی زیادتی ہے۔ نہ دین کوئی معمولی شے ہے اور نہ ہی دین کی کوئی بات معمولی ہے۔ ہر بات اپنی جگہ پر ایک خاص اہمیت کا حامل ہے یا جسم انسانی کا ہر عضو اپنی اپنی جگہ پہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے، پھر عائلی نظام کہ جو انسانی زندگی کا جزو لاینفک ہے معمولی کہنا نہ صرف دیانت کا منہ چڑانا ہے بلکہ عقل و دانش کی بے بضاعتی کی بھی دلیل ہے۔

ہمارا دعوےٰ ہے کہ عائلی قوانین کی ہر شق قرآن و سنت کے خلاف ہے اور قرآن و سنت کے خلاف جو شے بھی ہوگی وہ امت مسلمہ کے لئے معمولی نہیں بلکہ بہت بڑی ہے اور ملت کے ہر فرد کا یہ فریضہ ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی اصلاح کے لئے مقدور بھر کوشش کرے۔ اگر عائلی قوانین کی بابت قرآن کا خلاف معمولی بات ہے تو کیا زنا اور شراب کے بارہ میں بھی قرآن و سنت کو خلاف معمولی بات ہے؟ شاید اسی لئے ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب نے شراب و سود کے جواز کا فتویٰ صادر فرما دیا ہے۔

ہمارا یہ بھی دعویٰ ہے کہ موجودہ معاشرتی اور اقتصادی صورت حال کا ہرگز یہ تقاضا نہیں کہ ملک میں خاندانی منصوبہ بندی کو رائج کیا جائے اس منصوبہ کے مجوزین کی طرف سے سب سے بڑی دلیل جو دی جا رہی ہے۔ وہ یہی ہے کہ آبادی کے بڑھنے سے ہم کھائیں گے کیا۔ حالانکہ ایسا کہنا اللہ تعالےٰ کی صفت رزاقیت کا انکار ہے۔ اگر آپ کی اہلیت تین افراد کے کھانے سے چار پانچ افراد کو سیر ہو سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ ایسا کیوں نہیں کر سکتی؟ دوسرے خاندانی منصوبہ بندی پر جو تیس کروڑ کے قریب روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ اس روپے سے ملت کی اقتصادی اور معاشرتی حالت کو اتنا بہتر ضرور بنایا جا سکتا ہے جس سے بڑھی ہوئی آبادی کو سیر کرنے کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ آخر یہ تیس کروڑ کی رقم کوئی معمولی رقم نہیں۔ اس سے لاکھوں ایکڑ زمین سیراب کی جا سکتی ہے۔ لیکن زمین کی سیرابی کے بجائے اس کو زنا اور جنسی جرائم کے فروغ کے لئے صرف کرنا نہ ہی ملک و ملت کی کوئی خدمت ہے اور نہ ہی اس کو معمولی سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کو صرف وہی لوگ معمولی سمجھ سکتے ہیں جنہیں اس خاص مقصد کے لئے حکومت سے غیر معمولی تنخواہیں ملتی ہیں۔

عید الفطر کے موقع پر رویت ہلال کا تعلق روزوں سے ہے اور روزے دین کا بنیادی مسئلہ اور ستون ہیں۔ اگر علمائے اسلام کا لوگوں کو روزہ رکھنے کی ترغیب دینا معمولی چیز اور تفرقہ اور انتشار کو ہوا دینا ہے تو کل کو نماز اور حج و زکوٰۃ کو بھی معمولی سمجھ کر ان سے روکنے کی کوشش کی جائے گی۔ کیونکہ اگر روزہ ایک معمولی چیز ہے تو پھر دین کی کوئی چیز بھی اہم نہیں ہے۔

معاصر موصوف نے علماء پر بھی کچھ الزامات لگائے ہیں۔ چنانچہ آگے چل کر لکھتا ہے :۔

"در اصل یہ ہنگامے جو آئے دن ہوتے رہتے ہیں وہ مذہبی نہیں بلکہ سیاسی ہیں۔ ہمارے بعض علماء مذہب کے ذریعہ سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہیں اور اس مقصد کے لئے انہوں نے اپنی جماعتیں بنا رکھی ہیں"۔

علماء نے جو سیاسی جماعتیں بنائی ہوئی ہیں، وہ حصول اقتدار کی خاطر نہیں بنائیں بلکہ آپ جیسے تجدد پسند اور الحاد پیشہ حضرات کے منہ میں لگام دینے کے لئے بنائی ہوئی ہیں جو اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ دین کا نیا پانچہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حصول اقتدار نہ علمائے اسلام کا مقصد رہا ہے اور نہ ہے۔ اگر علماء کا مقصد حصول اقتدار ہوتا تو شاید دین کو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتے۔ جن میں ہر لئیم راز دار دین بن بیٹھا ہے اور آپ جیسے لوگ دین پر شک و ارتیاب کے دروازے کھولنے میں مصروف ہیں۔ اور ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ اگر آج ارباب اقتدار پاکستان میں صحیح اسلامی نظام قائم کر دیں تو علماء اپنی سب سیاسی جماعتیں ختم کر دیں گے۔

معاصر موصوف نے اس مضمون کے آخر میں جمعیتہ علماء اسلام کی شاخوں کی طرف سے "مجموعہ قوانین اسلام" نامی کتاب کے خلاف قرار دادیں پاس کرنے پر لکھا ہے کہ "یہ سب کچھ کتاب پڑھے بغیر کیا جا رہا ہے"۔

معاصر موصوف کو یہ کیسے پتہ چل گیا کہ اس

(باقی صفحہ ۸ پر)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

# پاکستان کی واقعی مشکلات اور اُن کا حل

ہمارے بڑوں اور اصحاب رسوخ کی طرف سے ہمیشہ یہ کہا جاتا رہتا ہے کہ "پاکستان آج کل نہایت مشکل اور نازک دور سے گذر رہا ہے" پاکستان کو کیا مشکلات درپیش ہیں؟ ان مشکلات کے بارے میں عوام کا طرزِ عمل کیا ہے؟ اور ان مشکلات پر قابو پانے کے لئے ہمارے یہ بڑے اور اصحاب رسوخ کیا کر رہے ہیں؟ اسی طرح کے متعدد سوالات بڑوں کی مندرجہ بالا تنبیہہ سُن کر فوراً ہی ہر شخص کے ذہن پر اُبھر آتے ہیں۔

اس بات سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا ہے کہ پاکستان کے حصول کے لئے برصغیر کے مسلمانوں نے جس جوش و جذبہ اور اتحادِ عمل کا مظاہرہ کیا تھا۔ وہ اپنی مثال آپ تھا۔ نیز قیام پاکستان کے ساتھ ہی ان مسلمانوں کو جس جانی و مالی اتلاف اور جلاوطنی کی صعوبتوں سے گذرنا پڑا اس کی نظیر بھی کم ہی ملتی ہے۔

اس ہمہ گیر انتشار اور ہجوم مشکلات کے موقعہ پر جو پاکستان کے لئے اولین نازک تر مرحلہ تھا، مسلمان عوام کا طرزِ عمل نہایت صابرانہ و حوصلہ مندانہ تھا اور انہوں نے اپنی سخت پریشانیوں کے باوجود کوئی ایسا سنگین مسئلہ نہیں کھڑا ہونے دیا جو ملک اور حکومت کے لئے دردسری اور پریشانی کا موجب بنتا۔

لاکھوں انسانوں نے اپنے ننھے ننھے بچوں بوڑھوں، عورتوں اور ناتوان اہل و عیال کے ساتھ ہنسی خوشی ہجرت کے مصائب برداشت کئے۔ بھوک، و پیاس اور سردی و گرمی کے شدائد جھیلے۔ کیمپوں کی اذیت ناک زندگی مدتوں بسر کی۔ لیکن ملک کے امن و امان اور انتظام و انصرام پر آنچ نہیں آنے دی۔

یہ ہی نہیں بلکہ ملک پر جب کبھی آزمائش و ابتلاء کی کوئی گھڑی آئی۔ پاکستان کے مسلم عوام نے حکومت کے ساتھ غیر مشروط اور بھرپور تعاون کیا۔ کشمیر پر بھارت نے غاصبانہ قبضہ کیا، تو انہوں نے اپنی جانیں، اپنے اموال بلاچون وچرا حکومت کے حضور میں پیش کر دیئے۔

لیاقت علی خاں مرحوم کے عہد میں جب پہلی بار بھارت کی فوجیں پاکستان کی سرحدوں کی طرف بڑھیں تو ملت کا ہر فرد اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں نکل آیا۔

اور ستمبر ۱۹۶۵ء میں بھارتی جارحیت کے موقعہ پر ساری دنیا نے مشاہدہ کیا کہ ملک کا بچہ بچہ سر سے کفن باندھ کر رزم گاہ میں اُتر آیا ہے۔

عوام کا یہ طرزِ عمل اس امر کی بیّن شہادت ہے کہ ہر نازک مرحلہ پر ملت پاکستان کے ایک ایک فرد نے بلا کسی تامل و تردد کے ہر قسم کے اختلافات و شکایات کو پس پشت ڈالتے ہوئے وقت کی ہر حکومت کا پورا پورا ساتھ دیا اور ملک کے استحکام و امن میں ذرہ برابر خلل نہیں آنے دیا۔

اس صورتِ حال کی موجودگی میں پورے وثوق کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان کے عوام کی طرف سے تو کسی قسم کی مشکل پاکستان کے لئے کبھی پیدا ہی نہیں ہوئی اور نہ آئندہ پیدا ہی ہو سکتی ہے بلکہ جب کبھی پاکستان کی سالمیت و آزادی کا سوال سامنے آئے گا، ملت پاکستان ہمہ وقت تیار نظر آئے گی۔ اور ملک کے امن و استحکام کو ہرگز درہم برہم نہیں ہونے دیگی

اب دیکھنا یہ ہے کہ پاکستان میں جو مشکلات پائی جاتی ہیں، وہ کس نوعیت کی ہیں، کس طرح پیدا ہوئیں اور کس نے پیدا کیں۔

یہ بات سب ہی جانتے ہیں کہ پاکستان مسلم عوام کا ملک ہے۔ وہ مسلمان جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر یقین و ایمان رکھتے ہیں اور سلف صالحین کے مسلک کے قائل ہیں انہیں مسلم عوام نے اسلام اور اپنے مسلک حق کی سربلندی کی خاطر تحریک پاکستان کی پرجوش حمائت کی اور اس کی کامیابی کے لئے جان و مال و ترک سکونت کی عظیم قربانیاں پیش کیں۔

یہ مسلم عوام جو ایک صدی سے زیادہ سے انگریز کے سیاسی و اقتصادی تغلب کے شکار اور ہندو مہاجن کی معاشی دست برد کا ہدف بنے ہوئے تھے۔ پاکستان کے قیام سے انہیں یہ امید وابستہ تھی کہ اپنے مسلک کے حامل آزاد ملک اور آزاد معاشرہ میں آئندہ ہر قسم کے ناجائز سیاسی دباؤ اور اقتصادی و معاشی لوٹ کھسوٹ سے بچ کر زندگی بسر کر سکیں گے۔ انگریزوں اور ہندوؤں کے سیاسی و اقتصادی اثرات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد انہیں دوبارہ کسی گروہ کے سیاسی دباؤ و اقتصادی گرفت سے پالا نہیں پڑیگا اسلام کے عطا کردہ حقوق مساوات سے وہ پوری طرح بہرہ ور ہو سکیں گے۔

ایک طرف پاکستان کے مسلم عوام کی یہ معصوم امیدیں اور امن پسندانہ طرزِ عمل تھا، لیکن دوسری طرف پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی مفاد پرست طبقوں اور چھوٹے چھوٹے حلقوں نے اس نئے ملک کے جدید حالات سے اپنے حق میں مفادات حاصل کرنے کا آغاز کر دیا۔ یہ کوشش کی گئی کہ اس ملک کا نظام کار ایسی بنیادوں پر بنیادوں پر نہ قائم ہونے پائے۔ جن سے مسلم اکثریت کے دینی مطالبات پورے ہو جاتے ہوں۔ کتاب و سنت کے احکام نافذ ہوتے ہوں۔ اسلاف کا مسلک رائج ہوتا ہو۔ چھوٹے چھوٹے فرقوں اور گروہوں کی جارحانہ وسعت ختم ہو جاتی ہو۔ اس مذموم مقصد کے لئے دین کی خود ساختہ تعبیرات کا بازار گرم کیا گیا۔ غیر دینی ماحول بنا دیا گیا۔ قلیل و محدود تعداد رکھنے والے فرقوں کو آگے بڑھا دیا گیا توسیع ارتداد کے موقعے بہم پہنچائے گئے۔

یہ تھی پہلی مشکل جو اس ملک میں تخلیق کی گئی جب نئی نسل کے سامنے اسلام کا اعلیٰ اور مثالی آئیڈیل نہیں آنے دیا گیا تو ان کی اخلاقی حالت زوال پذیر ہونے لگی اور ہر طرف ذہنی انارکی پھیلتی گئی اور ملت کے اتحاد و استحکام میں متعدد رخنے پڑ گئے۔

اس کے ساتھ ہی ان امیدوں کو بھی ضرب لگا دی گئی۔ جن کی رو سے نئے ملک کے مسلمان عوام دینی معاشی خوشحالی اور اقتصادی آسودگی کے آرزو مند تھے اور بہ ہمہ وجوہ سیاسی آزادی سے متمتع ہونے کی آس لگائے ہوئے تھے۔

سیاست پر ایک خاص طبقہ حاوی ہو گیا، اور اسی کے جوڑ توڑ فیصلہ کن بن گئے۔ سیاسی اقتدار ایک چھوٹی سی ٹولی کی طرف اور دوسری سے تیسری کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ عوام نے یہ دیکھا کہ وہی انگریز کے وفادار اور ان کی جدوجہد آزادی کے مخالف عناصر پاکستان کی سیاست کے ناخدا بنے ہوئے ہیں اور خداوندانِ فرنگ سے پاکستان کا رشتہ جوڑ رہے ہیں۔

اقتصادی اور معاشی ذرائع و وسائل پر بھی ایک محدود طبقہ چھا گیا اور ملک کی ساری دولت اس کی تجوریوں میں سمٹنے لگی۔ یہ طبقہ اپنے خاص مفادات کے تحت درآمدی و برآمدی پالیسیاں مرتب کرتا۔ ملک کی پیداوار، کسان و مزدور کی محنت اور اہل ہنر کی کاریگری سب کچھ اپنے مفادات کے تابع بناتا رہا۔

یہ دوسری مشکل تھی جو اس ملک میں عیاری کے ساتھ پیدا کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں عوام سے علیحدہ

(باقی صفحہ آخر پر)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# افکار و خیالات

## مسٹر کرمانی کا راگ

صوبائی وزیر اطلاعات وخزانہ مسٹر احمد سعید کرمانی نے ایف۔سی کالج لاہور کے جلسہ تقسیم اسناد میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ :۔

"عیسائیت اور اسلام کے اصولوں میں سے کئی ایک دوسرے سے ملتے ہیں، اور پاکستان میں مسیحی ادارے ثقافتی اقدار پھیلا کر انسانی ترقی اور اخوت کے لئے بڑا اہم کردار ادا کر سکتے ہیں"۔

صوبائی حکومت کے ایک وزیر باتدبیر کے منہ سے عیسائی اداروں کی یہ تحسین اچھی معلوم نہیں ہوتی جبکہ ۲۰ سال سے پوری قوم اس بات سے نالاں ہے کہ یہ عیسائی ادارے ملک میں ارتداد اور بے حیائی پھیلا رہے ہیں۔ قوم ان کے بند کروانے کا مطالبہ کر رہی ہے اور ہمارے وزراء ان کی تعریف فرما رہے ہیں۔ ع

بسوخت عقل ز حیرت ایں چہ بوالعجبی است

بھارت، لنکا، برما اور دوسرے کئی ایک ایشیائی ملکوں نے ان ہی اداروں کو ملکی مفادات کے خلاف سمجھتے ہوئے "قومیا" لیا ہے کیونکہ انہوں نے ہر آڑے وقت میں امریکہ اور دوسری بیرونی طاقتوں کے لئے جاسوسی کے اڈوں کا کام دیا۔ گویا کہ ان اداروں کا وجود مذہب وملت دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ پھر معلوم نہیں مسٹر کرمانی نے ایسا راگ کیوں الاپا ہے جو حکومت اور دین دونوں کے مفادات کے خلاف ہے۔

ہمیں اپنے وزراء سے یہ شکایت بہت پرانی ہے کہ اُن کا اپنا کوئی موقف نہیں "گنگا گئے تو گنگا رام، جمنا گئے تو جمنا داس"۔ جہاں کہیں انہیں مہمان خصوصی کے طور پر بلایا جائے تو یہ اُن کی تعریف کر کے چلے آتے ہیں۔ رقص و سرود کی محفلوں میں رقص و سرود کا ناتا اسلام سے لگانے کی کوشش کرتے ہیں اور مذہبی محفلوں میں اسلام کے پرچارک بننے کی کوشش کرتے ہیں یعنی ع

با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

کرمانی صاحب کا یہ بیان اسلام اور ملک دونوں کے لئے خطرناک ہے۔ یہ مانا کہ وہ وزیر ہیں۔ لیکن غلط بات اگر وزیر کے منہ سے نکلے۔ تب بھی غلط ہوتی ہے۔

## پچیس کارخانے

بھارت کی جنگی تیاریوں کے وزیر نے لوک سبھا میں بتایا ہے کہ :۔

"بھارت میں اس وقت جنگی اسلحہ تیار کرنے کے ۲۵ کارخانے ہیں"

یہ خبر ہمارے اخبارات میں غیر اہم کالموں میں شائع کی گئی ہے لیکن یہ خبر نہایت اہم ہے۔ دشمن جنگی تیاریوں کے لئے دن بدن اسلحہ تیار کرنے کے کارخانے بڑھا رہا ہے اور ہمارے ہاں ثقافتی کلبوں میں رقص و سرود کی محفلیں رچانے اور بہار کے نام پر جشن منانے میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دونوں ملکوں کی یہ مخالف ترقی قابل غور ہے اور پاکستان کے لئے کوئی اچھے نتائج کی حامل نہیں۔

## مہیب ترین خطرہ

"برٹش میڈیکل جرنل" نے اپنی حالیہ اشاعت میں لکھا ہے کہ "انگلستان میں کالجوں اور اسکولوں میں زیر تعلیم لڑکیوں کے ڈاکٹری معائنہ کے بعد یہ انکشاف ہوا ہے کہ ہر دسویں بالغ لڑکی حاملہ تھی"

اس رسالہ نے اس صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "یہ کوئی تشویشناک صورت حال نہیں۔ کیونکہ یہ معاشرے کی عمومی کیفیت کی غماز ہے"۔ یہ تو صرف انگلستان کی حالت کا ذکر ہے۔ امریکہ میں تو حالت اس سے بھی بدتر ہے۔ وہاں پر تو کنوارے پن کا تصور ہی عنقا ہے۔

آج انہی ملکوں کی تقلید میں ہم بھی اپنے معاشرہ میں اس فکر کو جگہ دے رہے ہیں اور جس طرح انگلستان والے اس بدترین صورت کو بھی تشویشناک نہیں سمجھتے۔ ایسی ہی ہماری حالت بھی ہو چکی ہے کہ معاشرہ کی اس غلاظت سے ہمیں، بالکل نفرت محسوس نہیں ہو رہی۔ بلکہ مرد و زن کے آزادانہ اختلاط اور جنسی انارکی کو زیادہ سے زیادہ اپنا رہے ہیں۔

اب جس معاشرہ میں ہر بالغ لڑکی حاملہ ہو اور جہاں کنوارے پن کا تصور عملی لحاظ سے بالکل ختم ہو چکا ہو۔ وہاں ایک سے زائد شادیاں کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بے حیائی کے ان دبیز پردوں میں اگر وہ برتھ کنٹرول کی اسکیم رائج نہ کریں تو ان کے لئے زندگی گذارنا مشکل ہو جائے۔ اسلام ان سب بے حیائیوں پر قدغن لگاتا ہے اور قانونی لحاظ سے ایک مرد کو بیک وقت چار بیویاں رکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ تاکہ معاشرہ میں زناء اور بے حیائی کے جراثیم نہ پھیلیں۔ اسلام عورت کو گھر کی ملکہ بناتا ہے، یورپ کی طرح غسل خانہ نہیں بناتا۔ لیکن آج ہم اسلام کے جائز طریقوں کو تو ناجائز کہہ رہے ہیں اور یورپ کے حرامی اور ناجائز طریقوں کو قانونی طور پر ملک میں نافذ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں آخر یہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی یورپ کی اسی تقلید ہی کا تو نتیجہ ہیں۔ جن کو اسلام کے نام پر نافذ کیا گیا ہے۔ حالانکہ ان چیزوں کا اسلام سے بالکل کوئی تعلق نہیں۔ فاعتبروا یا اولو الابصار۔

پاکستان کے لئے نہ تو بھارتی خطرہ اتنا مہیب ہے اور نہ ہی کوئی اور، جتنا مہیب ترین خطرہ موجودہ معاشرہ کی ان غلاظتوں کا ہے۔ کیونکہ یہ خطرہ وہ ہے جس سے پوری قوم کی ذہنیت مسخ ہو رہی ہے۔ اکبر نے اسی خطرہ ہی کے متعلق کہا تھا ع

افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

## اسلامی سوشلزم

صدر ایوب خاں نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں کہا ہے کہ ملک میں اسلامی سوشلزم قائم کیا جائے گا۔ اور دولت کو چند ہاتھوں میں جمع نہیں ہونے دیا جائیگا

اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو تاکہ غریب آدمی بھی پیٹ بھر کر صبح و شام کا کھانا کھا سکے۔ لیکن پاکستان کی ماضی کی تاریخ اور آئندہ کے حالات کی کروٹیں تو بتلا رہی ہیں کہ دولت چند ہی ہاتھوں میں ادلتی بدلتی رہے گی غریب لوگ یونہی اپنی زندگی کے دن گذار کر راہی ملک بقا ہو جائینگے

دولت کی ہوس ایک ایسی ہوس ہے جو انسان کو شائیلاک بنا دیتی اور جس کا حصول آدمی کو ہر جرم کے ارتکاب پر آمادہ کر دیتی ہے۔ آج پاکستان میں جو جرائم کی بھر مار ہے وہ سب دولت ہی کی ہوس کا نتیجہ ہے جو بڑے بڑے کارخانہ دار اور تاجر مزدوروں سے ڈھور ڈنگروں کی طرح کام لیتے ہیں۔ لیکن جب مزدوروں کی بہبودی اور ویلفیئر کا سوال پیدا ہوتا ہے تو کنی کترانے کی کوشش کرتے ہیں۔ امیر آدمی سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن دولت کو دوسرے ہاتھوں میں جانے نہیں دیگا۔ خصوصی طور پر اس مادی دور میں جبکہ روحانی قدریں دن بدن پامال ہو رہی ہیں لہٰذا اس کے لئے کوئی عملی قدم اٹھانا چاہیئے تاکہ موجودہ معاشی نظام جس میں امیر دن بدن امیر تر اور غریب دن بدن غریب تر ہو رہا ہے، بدلا جا سکے۔ اور اگر اس کو بدلا نہ گیا تو پھر سوائے اسلامی نظام کے اور کوئی نظام بھی کمیونزم کے سیلاب کو نہیں روک سکتا۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی (قسط نمبر ۲)

# مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا فتویٰ اور مودودی جماعت

الجواب :۔ صاحب اشتہار کا یہ نتیجہ بالکل بے بنیاد اور غلط ہے کیونکہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے گمراہ اور خبیث الفطرت وغیرہ ہونے کا فتویٰ اس پر لگایا ہے۔ جو یہ کہے کہ صحابہ کرامؓ نے قصداً خلاف شریعت احکام دیئے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں خیانت کی تھی"۔ اور یہ دونوں باتیں نہ امام اہلسنت مولانا لکھنویؒ نے لکھی ہیں اور نہ ہی جمعیۃ علماء اسلام کے مذکورہ پمفلٹ میں پائی جاتی ہیں۔

(۲) صاحب اشتہار کا یہ لکھنا بھی بالکل غلط ہے کہ بہ نسبت ان علماء حضرات کے مودودی صاحب زیادہ محتاط اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت و احترام کا خیال رکھتے ہوئے اظہار خیال فرماتے ہیں۔ کیونکہ مودودی صاحب کی تحریروں میں صحابہ کرامؓ کی تنقیص و توہین پائی جاتی ہے اور حضرات علماء کی تحریروں میں ان کی انتہائی عقیدت و محبت۔ چنانچہ امام اہلسنت کی جو عبارت صاحب اشتہار نے اوپر نقل کی ہے اس کے بعد کی یہ عبارت چھوڑ دی ہے۔ جس میں امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ :" تاہم یہ خرابیاں یا کمزوریاں بمقابلہ ان خوبیوں کے جو آپ کی ذات والاصفات میں تھیں اور بمقابلہ عظیم الشان خدمات اسلامیہ کے جو کہ انجام دیں ہرگز قابل اعتراض نہیں ہوسکتیں" (سیرت خلفائے راشدین صفحہ ۱۸۷)

اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ امام اہلسنت کے نزدیک وہ خرابیاں یا کمزوریاں اس درجہ کی ہیں جن پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اس کا منشاء حضرت عثمانؓ ذوالنورین کی صلہ رحمی کی اعلیٰ صفت ہے۔ یہ جدا بات ہے کہ آپ کے بعض اقرباء نے اس سے صحیح فائدہ نہ اٹھایا اور خرابیاں پیدا کردیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ حضرت عثمانؓ خلیفہ راشد نے قصداً خلاف شریعت احکام دیئے یا بیت المال میں خیانت کی۔

(ب) اگر صلہ رحمی کی صفت بذاتہ اچھی نہ ہوتی تو پھر اعتراض ہوسکتا تھا۔ لیکن جب یہ صفت عمدہ ہے اور اسی صفت کی بنا پر حضرت عثمانؓ نے اقرباء سے حسن سلوک کیا نہ کہ کسی ذاتی نفسانی مفاد کی بنا پر تو پھر کیوں اس کو ہدف ملامت بنایا جاتا ہے چنانچہ امام اہلسنت موصوف حضرت عثمانؓ کے مناقب میں فرماتے ہیں :۔ "حج اور عمرے بھی بکثرت ادا فرماتے اور صلہ رحم کی صفت میں تو شاید ہی ان کا کوئی مثل ہو"۔ (ایضاً صفحہ ۱۸۲)

(ج) جو الزامات مودودی صاحب نے عائد کئے ہیں وہ وہی ہیں۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر مفسدین اور بلوائیوں نے لگائے تھے اور خلیفہ راشد نے ان کا یہ جواب دیا تھا کہ :۔

اقربا کے ساتھ میری محبت نے مجھے ظلم و جور پر مائل نہیں کیا بلکہ میں ان کے حقوق ادا کرتا ہوں اور میرا اپنے اقرباء کو عطیات دینا۔ سو جو کچھ میں نے اُن کو دیا اپنے ہی مال سے دیا مسلمانوں کا مال نہ میں اپنے لئے حلال سمجھتا ہوں اور نہ ہی کسی اور کے لئے"۔ (تاریخ طبری ج ۳ صفحہ ۴۲۵۔ بحوالہ عادلانہ دفاع صفحہ ۵۲)

فرمایئے جب خلیفہ راشد حضرت عثمانؓ نے جواب میں خود تصریح فرمادی کہ "جو کچھ میں نے اقربا کو دیا وہ اپنے مال میں سے ہی دیا اور مسلمانوں کا مال نہ اپنے لئے حلال سمجھتا ہوں اور نہ ہی کسی اور کے لئے"۔ تو اس کے بعد بھی جو شخص حضرت عثمانؓ پر یہ الزام لگاتا ہے کہ انہوں نے اقربا نوازی کی یعنی ناجائز عطیات دیئے۔ وہ حضرت عثمانؓ کو صادق اور خلیفہ راشد نہیں سمجھتا۔ اور اس معاملہ میں وہ سبائی پارٹی کا پارٹ ادا کررہا ہے

(د) نیز امام اہلسنت موصوف حضرت عثمانؓ کی بحری فتوحات کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ :۔ "یہ بحری لڑائیاں وہ تھیں جن کی پیشگوئیاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی فرما چکے تھے اور ان لڑائیوں سے اپنی رضامندی کا اظہار بھی فرما چکے تھے"۔

(ھ) آپ کی شہادت بلحاظ اپنی مظلومیت اور مصیبت کے اور بلحاظ ان نتائج و فتن کے جو اس شہادت سے پیش آئے اس امت میں سب سے پہلی اور بے نظیر شہادت ہے۔ مسلمان باہم متفق و متحد تھے اور سب کی متفقہ قوت کفر اور شعائر کفر کے فنا کرنے میں صرف ہورہی تھی اور برکات نبوت اس میں موجود تھیں۔ مگر حضرت عثمانؓ کا شہید ہونا تھا کہ وہ تمام برکات ان سے لے لی گئیں اور باہم اختلاف پیدا ہوا"۔

(ص) حضرت عثمانؓ کی شہادت کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی بیان فرما دیئے تھے۔ جن احادیث میں یہ پیشگوئیاں ہیں۔ وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ گئی ہیں" (ایضاً)

(ط) ... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عثمان اللہ تم کو ایک قمیص پہنائے گا۔ اگر لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تم نہ اتارنا"۔ (ترمذی صفحہ ۱۹۲ ایضاً)

(ع) حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اسلام کی چکی پینتیس سال کے بعد اپنی جگہ سے ہٹ جائیگی"۔ (مستدرک حاکم) حضرت عثمانؓ کی شہادت ٹھیک سنہ ۳۵ھ میں ہوئی (صفحہ ۱۹۳)

(ف) امام اہلسنت معترضین کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں :۔ "سب سے بڑا اعتراض آپ پر یہ تھا کہ آپ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو بڑے بڑے عہدوں پر مقرر کر رکھا تھا۔ یہ ضرور ہے کہ یہ فعل آپ کا سیرت شیخین کے خلاف تھا اور نتیجہ بھی اس کا اچھا نہیں نکلا۔ لیکن شرعی طور پر اس فعل کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔ اس قسم کے اور اعتراضات بھی آپ پر کئے گئے۔ مگر کوئی اعتراض بھی ایسا نہ تھا جو شرعی طور پر قابل گرفت ہو سکے۔ تفصیلی جوابات ان اعتراضوں کے ازالۃ الخفاء میں مذکور ہیں۔ اور سیدھی بات یہ ہے کہ ایک صحابی رسول جو مہاجرین کی جماعت میں سے ہو۔ جس کی تعریف قرآن مجید میں ہے۔ جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار جنت کی بشارت دی ہو۔ جس کے لئے فرمایا ہو کہ یہ ظلماً شہید ہوگا اور یہ اس دن حق پر ہوگا۔ اس کے لئے یہ ذرا ذرا سی باتیں جو کسی طرح شرعاً عدم جواز کی حد میں نہیں آتیں ہرگز قابل گرفت نہیں ہوسکتیں" (ایضاً سیرت خلفائے راشدین)

امام اہلسنت کے نزدیک یہ حقیقت ہے ان الزامات و اعتراضات کی جو حضرت عثمانؓ پر مخالفین کی طرف سے عائد کئے گئے۔ کیا کوئی ایماندار آدمی یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا مذکورہ فتویٰ امام اہلسنت یا جمعیۃ علماء اسلام پر عائد ہوتا ہے۔ اب تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں۔

## حضرت عثمانؓ اور مودودی

(۱) مودودی صاحب لکھتے ہیں :۔ "لیکن ان (یعنی حضرت عمرؓ) کے بعد جب حضرت عثمانؓ جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ وہ اس پالیسی سے ہٹتے چلے گئے۔ انہوں نے پے در پے اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے اہم عہدے عطا کئے اور ان کے ساتھ دوسری ایسی رعایات کیں۔ جو عام طور پر

لوگوں میں ہدف اعتراض بن کر رہیں"۔ (خلافت و ملوکیت ص۱۰۶) اس کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:۔
"مثال کے طور پر انہوں نے افریقہ کے مال غنیمت کا پورا خمس (۵ لاکھ دینار) مروان کو بخش دیا"

(۲) پھر اپنے چچازاد بھائی مروان بن الحکم کو انہوں نے اپنا سیکرٹری بنالیا جس کی وجہ سے سلطنت کے پورے دروبست پر اس کا اثر و نفوذ قائم ہوگیا۔ اس طرح عملاً ایک ہی خاندان کے ہاتھ میں سارے اختیارات جمع ہوگئے۔ ان باتوں کا ردعمل صرف عوام ہی پر نہیں بلکہ اکابر صحابہ تک پر کچھ اچھا نہ تھا اور نہ ہو سکتا تھا (ایضاً ص۱۰۸)

(۳) یہ بات اول تو بجائے خود قابل اعتراض تھی کہ مملکت کا رئیس اعلیٰ جس خاندان کا ہو مملکت کے تمام اہم عہدے بھی اسی خاندان کے لوگوں کو دیئے جائیں۔ مگر اس کے علاوہ چند اسباب اور بھی تھے۔ جن کی وجہ سے اس صورت حال نے اور زیادہ بے چینی پیدا کر دی" (ص۱۰۹)

(۴) یہ تھے وہ وجوہ جن کی بنا پر حضرت عثمان رض کی یہ پالیسی لوگوں کے لئے اور بھی زیادہ بے اطمینانی کی موجب بن گئی تھی۔ اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ دو چیزیں ایسی تھیں۔ جو بڑے دور رس اور خطرناک نتائج کی حامل ہوئیں۔ ایک یہ کہ حضرت عثمان نے حضرت معاویہؓ کو مسلسل بڑی طویل مدت تک ایک ہی صوبے کی گورنری پر مامور کئے رکھا وہ صرف عمرؓ کے زمانہ میں چار سال سے دمشق کی ولایت پر مامور چلے آرہے تھے۔ حضرت عثمان نے ایلہ سے سرحد روم تک اور الجزیرہ سے بحر ابیض تک کا پورا علاقہ ان کی ولایت میں جمع کر کے اپنے پورے زمانہ خلافت (۱۲ سال) میں ان کو اسی صوبے میں برقرار رکھا۔ یہی چیز ہے جس کا خمیازہ حضرت علی کو بھگتنا پڑا ..... دوسری چیز جو اس سے زیادہ فتنہ انگیز ثابت ہوئی، وہ خلیفہ کے سیکرٹری کی اہم پوزیشن پر مروان بن الحکم کی ماموریت تھی (محوّلہ ص۱۱۵)

(۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہرحال غلط ہے خواہ وہ کسی نے کیا ہو۔ اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل و انصاف کا تقاضا ہے اور نہ ہی دین کا یہ مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ اسی ایک پہلو کو چھوڑ کر باقی جملہ پہلوؤں سے ان کا کردار بحیثیت خلیفہ ایک مثالی کردار تھا۔ جس پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں" (ایضاً ص۱۱۶)

(۶) حضرت عثمانؓ کے قاتلین اور بلوائیوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔ "حضرت عثمان رض کے جن کاموں کو وہ اپنے نزدیک گناہ سمجھتے تھے وہ اگر گناہ سمجھے بھی تو شریعت کی رو سے کوئی شخص انہیں ایسا گناہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ اس پر کسی مسلمان کا خون حلال ہو جائے" (ص۱۱۹)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مودودی صاحب حضرت عثمانؓ سے ایسے گناہوں کا صدور تو نہیں مانتے۔ جن کی وجہ سے ان کا قتل حلال ہو جائے لیکن ان سے کم درجے کے گناہوں کا ان سے صادر ہونا مان رہے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ اس کے قائل نہ ہوتے تو یہ نہ لکھتے کہ:۔ کوئی شخص انہیں ایسا گناہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ اس پر کسی مسلمان کا خون حلال ہو جائے"۔ بلکہ یہ لکھتے کہ حضرت عثمان سے کوئی گناہ دورِ خلافت میں صادر نہیں ہوا۔ اور جو کچھ ہوا وہ اجتہادی خطا تھی۔ جیسا کہ امام اہلسنت نے یہ تصریح فرما دی ہے کہ:۔ مگر کوئی اعتراض بھی ایسا نہ تھا جو شرعی طور پر قابل گرفت ہو سکے۔ تفصیلی جوابات ان اعتراضوں کے ازالۃ الخفاء (جو تصنیف ہے حضرت شاہ ولی اللہ کی) میں مذکور ہیں"۔ اس کے برعکس مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ:۔ حضرت عثمان کی یہ پالیسی فتنہ انگیز ثابت ہوگی اور اس کی وجہ سے بڑے دور رس اور خطرناک نتائج ظاہر ہوئے اور انہوں نے افریقہ کے مال غنیمت کا پانچواں حصہ یعنی ۵ لاکھ دینار مروان کو بخش دیا وغیرہ۔ تو اس پر ہمارا سوال یہ ہے کہ (۱) اگر حضرت عثمانؓ کا کوئی کام خلاف شریعت تھا تو شرعی دلائل سے اس کا ثبوت پیش کریں۔ اور اگر آپ کا کوئی کام خلاف شریعت نہیں تھا تو زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان کی یہ پالیسی جائز تو تھی لیکن اعلیٰ نہ تھی۔ تو کیا ترک اولیت خلیفہ راشد سے کوئی ایسا جرم ہوا جس کی وجہ سے آپ نے کتنے صفحات سیاہ کر دیئے۔

(۲) مودودی صاحبان کے نزدیک صحابہ کرام رض کے بارے میں مودودی صاحب زیادہ محتاط ہیں اور علمائے کرام سے زیادہ عزت و احترام کرتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ امام اہلسنت کی کتاب "خلفاء راشدین" اور جمعیۃ علماء سرگودھا کے رسالہ مذکورہ کی شیعہ فرقہ میں سے کسی نے بھی مدح و تحسین نہیں کی اور مودودی صاحب کے ان مضامین کی نہ صرف تعریف کی بلکہ صحابہ کے متعلق ان کو اپنے موقف کی تائید میں پیش کیا اور ان کی اشاعت کی کوششیں کیں۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی (تم مسلمانوں پر میری سنت لازم ہے اور میرے بعد خلفائے راشدین کی سنت بھی) اس حدیث نبوی میں تو خلفائے راشدین کے طریقے کی اتباع لازم ہے۔ تو اگر مودودی صاحب حضرت عثمانؓ کو خلیفہ راشد سمجھتے ہیں تو پھر ان کے طریقہ اور پالیسی کو ہدف ملامت بنانا ان کے لئے کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔

(۴) رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی (میرے اصحاب کے بارہ میں اللہ سے ڈرنا اللہ سے ڈرنا اللہ سے ڈرنا اور میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا) مودودی صاحب نے حضرت عثمانؓ اور دیگر جلیل القدر صحابہ پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر کے کیا سرور کائنات کے ارشاد کی مخالفت نہیں کی؟

(۵) باوجود اس کے کہ حضرت عثمان رض کا کوئی کام خلاف شرع نہ تھا۔ تاہم آپ کا مقام اخلاص اتنا بلند تھا کہ معترضین کی خاطر بعض کاموں میں ترمیم کے لئے ارادہ فرما لیا تھا۔ چنانچہ خود مودودی صاحب بلوائیوں کے متعلق لکھتے ہیں:۔
"چنانچہ اس سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوشش شروع بھی کر دی تھی اور حضرت عثمانؓ نے اصلاح کا وعدہ بھی فرما لیا تھا" (ص۱۱۸) اور آخر تک حضرت عثمانؓ نے بلوائیوں سے جنگ نہیں کی بلکہ اپنے محافظین کو بھی منع فرما دیا تھا اور قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے یوں ظلماً شہید کر دیئے گئے

(ب) مودودی صاحب بلوائیوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔ انہوں نے حضرت عثمان کے خلاف الزامات کی ایک طویل فہرست مرتب کی جو زیادہ تر بالکل بے بنیاد یا ایسے کمزور الزامات پر مشتمل تھی جن کے معقول جوابات دیئے جا سکتے تھے اور بعد میں دیئے بھی گئے۔ پھر باہمی قرارداد کے مطابق یہ لوگ جن کی تعداد دو ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ مصر، کوفہ اور بصرے سے بیک وقت مدینہ پہنچے۔ یہ کسی علاقے کے بھی نمائندے نہ تھے بلکہ سازباز سے انہوں نے اپنی پارٹی بنائی تھی۔ جب یہ مدینہ کے باہر پہنچے تو حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کو انہوں نے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی، مگر تینوں بزرگوں نے ان کو جھڑک دیا اور حضرت علیؓ نے ان کے ایک ایک الزام کا جواب دے کر حضرت عثمانؓ کی پوزیشن صاف کی۔ مدینے کے مہاجرین و انصار بھی جو در اصل اس وقت مملکت اسلامیہ میں اہل حل و عقد کی حیثیت رکھتے تھے ان کے ہمنوا بننے کے لئے تیار نہ ہوئے مگر یہ لوگ اپنی ضد پر قائم رہے اور بالآخر انہوں نے مدینہ میں گھس کر حضرت عثمانؓ کو گھیر لیا (خلافت و ملوکیت ص۱۱۷)

ان عبارات کی بنا پر مودودی صاحب سے ہمارا سوال یہ ہے کہ جب حضرت عثمان اتنے مخلص تھے کہ اقتدار کے باوجود انہوں نے بلوائیوں کے ساتھ انتہائی حلم و بردباری کا ثبوت دیا۔ اور پھر حضرت علیؓ نے بھی بلوائیوں کے ایک ایک الزام کا جواب دے کر حضرت عثمانؓ کی پوزیشن صاف کی تو
(باقی آخری صفحہ پر)

## بقیہ — اداریہ

کتاب کو پڑھا نہیں گیا۔ اس کتاب کے ایک ایک حرف کو پڑھنے کے بعد یہ حکم لگایا گیا ہے کہ مذکورہ کتاب اسلامی قوانین کی تحریف کی گئی ہے جس کے دلائل ہمارے پاس موجود ہیں۔ یہ جواب کہ "یہ سب کچھ کتاب پڑھے بغیر کیا جا رہا ہے" آپ ہی کا نہیں بلکہ آپ جیسے دوسرے حضرات کا بھی مستقل جواب یہی ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب بھی اپنی کتابوں پر کئے گئے اعتراضات کے متعلق یہی کہتے ہیں کہ یہ اعتراض کتاب پڑھے بغیر کیا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں ایسا جواب علمی بے بضاعتی اور دیانت کے افلاس کی دلیل ہوتا ہے۔

---

## جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی مجلس عامہ (جنرل کونسل) کا انتخابی اجلاس

سرگودھا۔ ۵۔ اپریل۔ آج جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی مجلس عامہ (جنرل کونسل) کا عام انتخابی اجلاس مولانا فضل الرحمٰن صاحب (کیمبلپور) کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے تین سالہ کارگذاری کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ تنظیمی، تبلیغی دوروں، عام جلسوں، خصوصی جلسوں اور آمد و خرچ پر مشتمل تھی۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ اس وقت شمالی پنجاب کے آٹھ اضلاع سرگودھا۔ لائلپور، جہلم، میانوالی جھنگ۔ گجرات۔ راولپنڈی اور کیمبل پور۔۔۔۔ میں جمعیۃ کی تقریباً یکصد شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ رپورٹ کے آخر میں سہ سالہ آمد و خرچ کا حساب بھی پیش کیا گیا۔ قاضی صاحب نے جمعیۃ کی تنظیم و توسیع کے سلسلہ میں ایک مختصر اور جامع تقریر فرمائی۔ اجلاس میں آٹھ اضلاع کے ۶۵ نمائندوں نے شرکت فرمائی۔ آئندہ تین سال کے لئے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال |
| نائب امیر ۱ | مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی |
| نائب امیر ۲ | مولانا فضل الرحمان صاحب کیمبل پور |
| ناظم اعلیٰ | مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا |
| ناظم | مولانا عبداللطیف صاحب جہلم |
| خازن | الحاج چودھری محمد ابراہیم صاحب لدھیانوی سرگودھا |

مجلس شوریٰ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

ناظم ۲ کا اعلان بھی بعد میں ناظم اعلیٰ کریں گے۔

اجلاس کے آخر میں مندرجہ ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے پاس ہوئیں:۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب مجلس عامہ (جنرل کونسل) کا یہ اجلاس ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس ادارہ کو ختم کر کے قومی خزانہ کو ضائع ہونے سے بچایا جائے۔ یا ڈاکٹر فضل الرحمٰن وغیرہ ملحدین کو نکال کر ان کی جگہ صحیح العقیدہ جید علماء فضلاء کو شامل کر کے ادارہ کو صحیح معنوں میں اسلامی تحقیقاتی ادارہ بنایا جائے۔

(۲) یہ نمائندہ اجلاس حکومت سے شدید مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اہل شیعہ کی طرف سے پیش کردہ چار مطالبات کو بالکل نظر انداز کر دے جن کی وجہ سے ملک میں شیعہ سُنی تفریق میں شدت پیدا ہو سکتی ہے اور اس تفریق کا راستہ کالجوں سکولوں سے متجاوز ہو کر حکومت کے بڑے بڑے محکموں تک بھی پھیل سکتا ہے۔ جس کا نتیجہ ملکی و ملی انتشار کی شکل میں نمودار ہوگا۔ جس سے استحکام پاکستان کے بنیادی مقصد کو شدید خطرہ ہے نیز یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ شیعہ فرقہ کے محرم کے جلوسوں کے لائسنسوں میں توسیع نہ کی جائے اور اہلسنت کی مساجد کے سامنے ماتم و مرثیہ خوانی پر پابندی لگا دی جائے اور ان جلوسوں و ماتم کو ان کے مذہبی احاطوں میں محدود کیا جائے تاکہ سنی شیعہ تصادم سے ملک محفوظ رہے۔

(۳) اس اجتماع کی رائے میں اتنی طویل مدت تک بلا ضرورت ملک میں ہنگامی حالات کا باقی رکھنا جمہوری عوامی حقوق کے منافی ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ہنگامی حالات کو ختم کر کے عوام کو سیاسی آزادی کا موقعہ دیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس کتاب و سنت اور اجماع امت کے خلاف جاری کردہ رسوائے اسلام عائلی قوانین کو بہت زیادہ نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ عائلی قوانین کو ختم کر کے عامۃ المسلمین کو مطمئن کرے۔

(۵) یہ اجلاس خاندانی منصوبہ بندی کو ملک و ملت کے لئے اعتقادی و اخلاقی طور پر بہت زیادہ ضرر رساں تصور کرتا ہے۔ جس میں خالقِ کائنات کی تکوینی حکمتوں کی مخالفت کا پہلو بھی نمایاں ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اس سلسلہ کو ختم کر کے اس کے سرمایہ کو ملک کے نادار اور مفلس افراد پر صرف کیا جائے۔

(۶) یہ اجلاس مرزائیوں کی امن شکن اور اسلام کش سرگرمیوں کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے جو انہوں نے ملک بھر میں شروع کر رکھی ہیں اور بعض مقامات پر وہ تشدد پر اُتر آئے ہیں۔ چنانچہ گورنمنٹ ہائی سکول جہلم کے مرزائی ٹیچر فضل داد نے محمد نعیم متعلم کلاس نہم کو مار مار کر اس کا بازو توڑ دیا تھا کہ اس نے بلیک بورڈ پر ختم نبوت زندہ باد کے الفاظ لکھے تھے لیکن باوجود اس کے کہ جہلم کے خطیبوں اور شہریوں نے شدید احتجاج کیا تھا محکمہ تعلیم کی طرف سے اس کو بالکل معاف کر دیا گیا۔

(۲) گذشتہ ماہ چنیوٹ کالج کے دو نوجوان لڑکوں کو ربوہ میں مرزائیوں نے شدید طور پر زد و کوب کیا اور بیدوں کی سزا دی۔ جس کا کیس بھی چل رہا ہے۔ ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزائیوں کی ایسی ناپاک سرگرمیوں کا انسداد کیا جائے۔ ورنہ اہل اسلام کی طرف سے جوابی کارروائی کی گئی تو ملک کا امن تباہ ہو جائیگا

(۷) یہ اجلاس ملک میں عیسائی مشنریوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عیسائی مشنریوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے اور ارتداد کے اس سیلاب کو پوری قوت سے روکنے کی کوشش کرے جو پاکستان کے ناواقف اور نادار مسلمانوں کو برباد کر رہا ہے۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

## مدرسہ اشاعت العلوم منگ کا جدید انتخاب

مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۷ء کو مولانا محمد اشرف صاحب ناظم اعلیٰ مدرسہ اشاعت العلوم منگ پونچھ آزاد کشمیر نے مدرسہ کے انتخاب جدید کے لئے ایک اجلاس بلایا۔ جس کی صدارت کے فرائض مولانا محمد یوسف خاں صاحب نے سرانجام دیئے اور مندرجہ ذیل عہدہ داران مدرسہ منتخب ہوئے۔

| | |
|---|---|
| صدر | مولانا محمد یوسف صاحب |
| نائب صدر | " محمد نذیر صاحب |
| ناظم اعلیٰ | " محمد اشرف خاں صاحب |
| نائب ناظم | سردار محمد شریف خاں |
| خازن | سردار محمد عالم خاں |

### مولانا حبیب اللہ صاحب فاروقی کو صدمہ

حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاروقی فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد چوہڑی والی نیکاپورہ سیالکوٹ کی اکلوتی دختر نیک اختر اس عالم ہستی نما سے ہستی عدم نما کو انتقال کر گئی ہے۔ مرحومہ نہائت عابدہ اور نیک سیرت تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ادارہ اس غم میں مولانا مدظلہ العالی کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔

(ادارہ)

# خبرنامۂ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کی مجلس شوریٰ کی کارروائی

خان پور ۲۰ مارچ ۔ آج دفتر جمعیۃ علماء اسلام صدر بازار خان پور میں مجلس شوریٰ ضلع رحیم یار خاں کا اجلاس ہوا ۔ جس میں ضلع رحیم یار خاں کے تیس نمائندے شامل ہوئے ۔ اجلاس کی صدارت مولانا غلام ربانی صاحب نے کی ۔ جس میں تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا فداء الرحمٰن صاحب ناظم ضلعی نے سابقہ کارگذاری کی رپورٹ پیش کی ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں :۔

(۱) یہ تجویز پاس ہوئی کہ مرزائیت کے انسداد کے لئے مولانا عبدالشکور صاحب نائب امیر ضلعی منظم طریقے سے کام کریں اور ماسٹر میر محمد سردار غلام قادر خاں صاحب بھی کریں گے ۔

(۲) ضلع بھر کی تنظیم کے لئے مولانا غلام ربانی صاحب کو باتفاق رائے امیر منتخب کیا گیا ۔ تحصیلاً کی تنظیم کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کا تعین ہوا ۔ تحصیل صادق آباد میں مولانا عبدالکریم صاحب مولوی غلام مصطفےٰ ۔ مولوی برکت اللہ ۔ مولوی مشتاق احمد اور حاجی تاج الدین صاحب مقرر ہوئے تحصیل رحیم یار کے لئے سردار غلام قادر خاں صاحب میاں اللہ ڈیوایا صاحب ۔ مولانا عبداللہ صاحب مولانا قمر الدین صاحب اور تحصیل لیاقت پور کے لئے مولانا بشیر احمد صاحب مولانا محمد حسن صاحب ۔ مولانا عاشق رسول صاحب مولانا حضور بخش صاحب مولانا شمس الحق صاحب اور صوفی خورشید احمد صاحب ۔ تحصیل خان پور کے لئے مولانا عبدالمنان صاحب ۔ مولانا محمد قاسم صاحب مولانا عبدالرحیم صاحب سید حامد علی شاہ صاحب میاں اللہ ڈیوایا صاحب ۔ یہ حضرات تنظیم کے لئے منتخب ہوئے ۔ نیز حضرت امیر مرکزی اور مولوی عبدالمنان صاحب ایک ہفتہ سارے ضلع کا دورہ کریں گے ۔ جس میں اہم مقامات پر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی فرمائیں گے ۔

(۳) جمعیۃ کے تعارف کے لئے پمفلٹ اور ہینڈ بل وغیرہ چھپوانا اور اس کی اشاعت کرنا مولانا فداء الرحمٰن کے ذمہ مقرر ہوئے ۔ مودودیت اور پرویزیت کے قلع قمع کے لئے مولوی عبدالکریم صاحب کو مقرر کیا گیا ۔

(۴) جمعیۃ کا ہنگامی فنڈ جمع کرنے کے لئے مولانا عبدالمنان صاحب دین پوری اور مولانا قمر الدین صاحب سارے ضلع میں مقرر ہوئے ۔

(۵) آخر میں ایک قرارداد پاس کی گئی ۔ جس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان میں عائلی قوانین کو ختم کر کے کتاب و سنت کے قوانین جلد از جلد نافذ کرے ۔ نیز صدر صاحب کے بیان پر جو کہ انہوں نے گورنروں کی کانفرنس میں علماء کرام اور تعلیم یافتہ طبقہ کے درمیان بعد ہے پیدا کیا تھا اس پر مزید احتجاج کرتا ہے ۔ آخر میں دعا پر اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

(فداء الرحمٰن درخواستی ناظم اعلےٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کا اجلاس

مورخہ ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ یکم اپریل ۱۹۶۷ء بوقت دس بجے صبح بمقام جامع مسجد پسرور زیر صدارت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری خلیفہ مجاز حضرت شیخ التفسیر منعقد ہوا ۔ جس میں انتخاب جدید عمل میں لایا گیا ۔

امیر　حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری

نائب امیر　حضرت مولانا حافظ محمود الحسن صاحب مرالہ

ناظم عمومی　حافظ عبدالرحمٰن صاحب چنوں موم

نائب ناظم　حضرت مولانا حافظ رشید احمد صاحب پسروری

خازن کا عہدہ بھی حافظ عبدالرحمٰن صاحب چنوں موم کو دیا گیا ۔

### مجلس عاملہ

(۱) حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب قاسمی

(۲) حضرت مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب

(۳) حضرت مولانا غلام حسن صاحب

(۴) حضرت مولانا غلام رسول صاحب

(۵) حضرت مولانا محمد رفیق صاحب (۶) حضرت مولانا علم الدین صاحب (۷) حضرت مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب (۸) حضرت مولانا سلطان محمود صاحب (۹) جناب حاجی عبدالحق صاحب (۱۰) حضرت مولانا فقیر محمد صاحب (۱۱) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب (۱۲) حضرت مولانا نذیر احمد صاحب سمبڑیال (۱۳) حضرت مولانا نذیر احمد صاحب سنکھترہ ۔ کمی بیشی کرنے کا اختیار امیر صاحب کو دیا گیا ۔

طے ہوا کہ قوم کے اندر ذہنی بیداری پیدا کرنے کے لئے اور جماعت کے نظم و نسق کو بہتر بنانے کے لئے جن جگہوں پر جمعیۃ کی شاخیں موجود ہیں ۔ (ضلع میں ۱۶ شاخیں موجود ہیں) ان جگہوں کا دورہ کر کے ان کا انتظام بہتر بنایا جائے ۔ اور جس جگہ ابھی شاخ نہیں وہاں جا کر تبلیغ کی جائے اور جمعیۃ کے قیام کی کوشش کی جائے ۔ اس کام کے لئے ہر ماہ کے تین مقرر کئے گئے ہیں ۔ ان دنوں کے لئے حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے وقت دیا ہے اور ضلع کے مختلف مقامات کا دورہ کرنے کے لئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو دعوت دینا منظور ہوا ۔ اور جماعت کی آمدنی بڑھانے کا انتظام بھی کیا گیا ۔ سابقہ کارروائی پر اظہار اطمینان کیا گیا اجلاس بخیر و خوبی ایک بجے دعا کے ساتھ برخاست کیا گیا ۔　(عبدالرحمٰن ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ)

## جمعیۃ علماء اسلام چنوں موم کا جدید انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام چنوں موم کا ایک اہم اجلاس جامع مسجد نور میں زیر صدارت حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب خطیب جامع نور منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور جمعیۃ کے مستقبل کے متعلق بھی غور و خوض کیا گیا ۔

امیر　مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب

نائب امیر　جناب محمد شفیع صاحب دوکاندار

نائب امیر　مولوی عبدالسلام صاحب

ناظم اعلیٰ　(حافظ) محمد حنیف صاحب

نائب ناظم ۱　مولوی محمد منیر صاحب

〃 〃 ۲　حافظ محمد سلیم صاحب

خازن　مستری محمد بشیر صاحب

سالار　مولوی فقیر محمد صاحب

۱۲ افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ قائم کی گئی ۔

(حافظ) محمد حنیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام چنوں موم ضلع سیالکوٹ)

## انتخاب جدید جمعیۃ علماء اسلام شہر عیسک خیل

امیر　مولانا سکندر خاں عیسک خیل

نائب امیر　مولانا شیر محمد عیسک خیل

ناظم　محترم نور محمد بی اے عیسک خیل

سالار　مولانا اکرم خاں صاحب

خازن　مولانا غلام رسول صاحب

## جمعیۃ علماء اسلام بوریوالہ کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام بوریوالہ کا جدید انتخاب زیر صدارت مولانا عبدالغفار صاحب قاسمی ضلعی ناظم اعلیٰ ملتان درج ذیل عمل میں آیا :۔

امیر　مولانا حکیم محمد عبدالغنی صاحب جالندھری

نائب امیر　حافظ عبدالرحیم صاحب

ناظم اعلیٰ　حافظ محمد یوسف صاحب

ناظم　مولانا عبدالرحمٰن صاحب

سالار　حاجی دلدار محمد صاحب

(حافظ محمد یوسف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بوریوالہ)

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ہائے ضلع مظفر گڑھ

### علی پور

امیر　مولانا عقیل احمد صاحب
نائب امیر　حافظ عبداللطیف صاحب
ناظم　مولانا اللہ بخش صاحب
نائب ناظم　مولانا مشتاق احمد صاحب
خزانچی　حاجی محمد یعقوب صاحب

### خان گڑھ

امیر　مولانا کلیم اللہ صاحب
نائب امیر　قاضی بشیر احمد صاحب
ناظم　ملک قادر بخش صاحب

### سناواں

امیر　صوفی نذیر احمد صاحب
نائب امیر　حاجی اللہ وسایا صاحب
ناظم　سید سلطان شاہ صاحب
نائب ناظم　حکیم برکت علی صاحب
خزانچی　ملک محمد سوہنا

### فتح پور

امیر　مولانا فتح الدین صاحب
نائب امیر　مولانا عبدالعزیز صاحب
ناظم　چودھری عبدالغنی صاحب
نائب ناظم　چودھری نظیر احمد صاحب
خزانچی　حاجی محمد مبارک صاحب

### مظفر گڑھ

امیر　مولانا قاضی محمود الحسن صاحب
نائب امیر　مولانا حافظ محمد احمد صاحب
ناظم　حکیم نور محمد صاحب
نائب ناظم　قاضی عبداللطیف صاحب
ناظم شعبہ نشر و اشاعت　مولانا قادر بخش صاحب
خزانچی　حاجی نصیر الدین صاحب

### شہر سلطان

امیر　حافظ غلام محمد صاحب
ناظم　صوفی محمد یعقوب صاحب
خزانچی　صوفی محمد رمضان صاحب

### ماہڑہ

امیر　مولانا عبداللہ وسایا شاہ صاحب
نائب امیر　حکیم عبداللہ صاحب
ناظم اعلیٰ　حافظ محمد قاسم صاحب
نائب ناظم　حاجی اللہ وسایا صاحب
نائب ناظم　جام رب نواز صاحب ممبر یونین کونسل
سپہ سالار　جام غلام حیدر صاحب
سیکرٹری　محمد شفیع صاحب
پروپیگنڈہ سیکرٹری　حاجی محمد رمضان صاحب
خزانچی　حافظ فضل احمد صاحب

### احسان پور

امیر　مولانا محمد علی صاحب
ناظم اعلیٰ　حافظ علی جان صاحب
ناظم　حافظ محمد شفیع صاحب
خزانچی　علیم الدین صاحب

### کہرور

امیر　حافظ مبارک صاحب
ناظم اعلیٰ　میاں فیض محمد صاحب

(محمد ابراہیم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام
ضلع مظفر گڑھ)

## انتخاب جدید جمعیۃ علماء اسلام بفہ ضلع ہزارہ

امیر　مولانا عبدالودود صاحب خطیب بفہ خورد
نائب امیر　مولانا حاجی غلام رسول صاحب استاد کل
معاون امیر　مولانا عبدالحکیم صاحب خطیب بفہ کلاں
ناظم اعلیٰ　مولانا عبدالقادر صاحب
نائب ناظم　مولوی عبدالخالق صاحب بفہ خورد
ناظم نشر و اشاعت　مولوی غلام نبی صاحب بفہ خورد
خازن　سید رحمت شاہ صاحب
سالار اعلیٰ　ڈاکٹر یار محمد صاحب

### مجلس شوریٰ

(۱) جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب (۲) مولانا نور محمد صاحب (۳) ڈاکٹر محمد یونس صاحب (۴) مولوی عبدالحق صاحب کلہاڑے (۵) مولانا غلام غوث صاحب (۶) مولانا فضل الرحمٰن صاحب بفہ کلاں۔ (۷) مولوی صنوبر صاحب کلہاڑے (۸) مولوی عبدالصمد صاحب (۹) مولانا فقیر محمد صاحب (۱۰) مولوی حبیب العبد صاحب بفہ خورد (۱۱) مولوی خلیل احمد صاحب، (۱۲) مولوی حبیب اللہ صاحب بفہ کلاں (۱۳) قاری مہرداد صاحب

(مولوی عبدالقادر، ناظم جمعیۃ علماء اسلام بفہ)

## تشکیل حلقہ نورڑ برکزئی و مندیو

مولوی محمد عالم صاحب امیر۔ ملک حضرت زمان صاحب سکنہ نورڑ نائب امیر۔ ملک محمد عالم نائب امیر۲۔ ناظم اعلیٰ مولوی مصلح الدین مندیو۔ نائب ناظم جمال الدین صاحب موم یتی برکزئی۔ نائب ناظم ۲ ملک نسیم خاں۔ معاونین ملک گل شہزادہ شریف خاں۔ گلزار خاں۔ گلرو ز خاں۔

ان حضرات نے علاقہ نورڑ برکزئی اور مندیو کے علاقے میں جگہ بہ جگہ تقاریر کیں۔ اور عوام کو خاندانی منصوبہ بندی، عائلی قوانین اور دیگر غیر اسلامی قوانین کی سخت مذمت کی اور لوگوں نے بھی ان کی تائید کی۔ اور قوانین ادارہ اسلامی تحقیقات کو منسوخ کرنے کی تجاویز پیش کیں اور حکومت سے اس کو منسوخ کرنے کا پرزور مطالبہ کیا۔ (مولوی علی اکبر مہتمم مدرسہ انوار العلوم عربیہ اسلامیہ میرا خیل تحصیل و ضلع بنوں نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام بنوں)

## تشکیل حلقہ ممہ خیل بنوچی

امیر　مولوی محمد سلام سکنہ اخوندانی ممہ خیل
نائب امیر ۱　مولوی عبدالغنی صاحب معصوری ممہ خیل
نائب امیر ۲　ملک ایوب خان صاحب 〃 〃
ناظم اعلیٰ　مولوی عبدالرسول صاحب گیدڑ 〃 〃
نائب ناظم ۱　موالی خاں
نائب ناظم ۲　مولوی میر عالم خاں حسن خیل خیراکی
معاون　گل دار علی خاں حسن خیل ممہ خیل
سالار　گل جمال

امیر جمعیۃ علماء اسلام بنوں مولانا محمد یعقوب صاحب، مولوی علی اکبر صاحب نائب امیر جمعیۃ مولوی عبدالغفور صاحب مدرس انوار العلوم میرا خیل نے حلقہ ممہ خیل کا دورہ کیا اور جگہ جگہ تقاریر کیں اور عوام کو خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر غیر اسلامی قوانین کی بابت آگاہ کیا۔ مثلاً عائلی قوانین اور کمیونزم وغیرہ اور ان کی مذمت کی اور عوام نے بھی ان کی تائید کی کہ ان کو جلد از جلد حکومت منسوخ کرے۔

## ضلع بہاولنگر کا ضلعی انتخابی اجلاس

مورخہ ۱۱ مارچ کو زیر صدارت امیر ضلع جناب حافظ خان محمد نصر اللہ خاں خاکوانی رئیس قدیر آباد اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کے نمائندگان صاحبان شریک اجلاس ہوئے۔ اور متفقہ رائے سے سابقہ امیر ضلع بہاولنگر خاں صاحب موصوف منتخب ہوئے اور نائب امیر ضلع جناب مولانا فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم مدرسہ فقیر والی اور سابق ناظم ضلع قاری نذیر احمد نیز سابق خزانچی حافظ عبدالواحد صاحب کا متفقہ طور پر انتخاب ہوا اور مبلغ ضلع نے اپنی کارگزاری تین ماہ کی اجلاس میں پڑھ کر سنائی۔ سابق اور موجودہ ناظم قاری نذیر احمد نے اپنی تین سالہ کارگزاری اور آمد و خرچ کا گوشوارہ اجلاس میں پیش کیا

اسمائے گرامی نمائندگان صوبہ جنوبی پنجاب ضلع بہاولنگر تحصیل بہاولنگر جناب امیر ضلع خان حافظ محمد نصر اللہ خاں صاحب۔ ناظم ضلع قاری نذیر احمد صاحب تحصیل و شہر بہاولنگر جناب مولانا سید شبیر حسین شاہ صاحب خطیب مسجد فردوس مولانا عبداللطیف صاحب بہاولنگر۔ تحصیل منچن آباد جناب صاحبزادہ مولانا محمد شریف صاحب۔ جناب صوفی اکرام الحق صاحب۔ تحصیل فورٹ عباس مولانا فضل محمد صاحب نائب امیر ضلع مہتمم مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی، مولانا محمد یوسف صاحب و مولانا محمد اشرف صاحب ہارون آبادی۔ بستی عثمان والی جناب حاجی محمد رمضان صاحب۔ تحصیل ڈونگہ بونگہ مولانا سعید احمد صاحب۔ مولانا ولی محمد صاحب

مہتمم مدرسہ رحیمیہ۔ مولانا ولی محمد صاحب مہتمم مدرسہ ڈھاب سنیکا۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا بعد کارگذاری مبلغ ضلع مولانا محمد بخش کی تنخواہ میں ۵ روپے ماہوار کا اضافہ کیا گیا۔

(نذیر احمد ناظم ضلع بہاولنگر)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا انتخابی اجلاس بمقام سرائے نورنگ زیر صدارت شاہ صاحب مولانا سید جان محمد منعقد ہوا۔ تحصیل بنوں اور تحصیل لکی کے جید علماء کرام، بزرگان دین اور متعدد ذی اثر اشخاص نے شرکت کی۔ مولانا حمید اللہ جان نیازی نے علماء کرام کے فرائض، تنظیم کی اہمیت، جمعیۃ علماء اسلام کا چار نکاتی مطالبہ تفصیلاً بیان فرمایا۔ نیز گذشتہ سہ سالہ روئداد، کارگذاری پیش کرتے ہوئے بجٹ پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ امیر ضلع نے علماء کرام اور عامۃ المسلمین کو وقت کی اہمیت کا احساس دلاکر آئندہ کے لئے عزم اور استقلال کے ساتھ کام کرنے کا عہد لیا۔ جو پورے زور شور سے تسلیم کیا گیا مولانا علی اکبر صاحب مہتمم انوار العلوم میراخیل بنوں نے سیاسیات حاضرہ منظم جدوجہد کے کامیاب نتائج بیان فرمائے۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر — حسب سابق شاہ صاحب مولانا سید جان محمد صاحب
نائب امیر ۱ — مولانا عبد الرؤف صاحب جھنڈو خیل
نائب امیر ۲ — مولانا محمد سمر ممہ خیل
ناظم اعلیٰ — مولانا حمید اللہ جان نیازی دلو خیل
ناظم ۱ — مولانا عبد القادر شاہ نار جعفر خان
ناظم ۲ — رستم خان اباخیل سابق چیئرمین
سالار — مولانا غلام نبی صاحب عیسک خیل
خازن — نور محمد بی، اے عیسک خیل

## حلقہ اباخیل ضلع بنوں کا جدید انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اباخیل تحصیل لکی ضلع بنوں کا انتخاب جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جس میں دلو خیل اباخیل، ککی خیل کے ۱۵ علماء کرام کے علاوہ دیگر معززہ اور باوقار اشخاص نے شرکت فرمائی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر — مولانا گل جنان صاحب
نائب امیر ۱ — مولانا محمد نواز صاحب
نائب امیر ۲ — مولانا اکبر زمان دیو خیل
ناظم اعلیٰ — مولانا لطف اللہ صاحب اباخیل
ناظم ۱ — مولانا عبد الرحیم صاحب اباخیل
ناظم ۲ — مولانا غلام داؤد اباخیل
سالار — ملک عبد الرحیم خان

(احقر حمید اللہ جان نیازی دیو خیل
ناظم جمعیۃ علماء اسلام
ضلع بنوں)

## انتخاب جدید جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر

بتاریخ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۶۶ء مدرسہ دار الفیوض حاجی محمد علی پلی میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع تھرپارکر کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا الحاج محمد اسحاق صاحب جھڈو میں منعقد ہوا۔ ضلعی جمعیۃ کا جدید انتخاب ہوا۔

امیر — حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مہتمم مدرسہ دار الفیوض حاجی محمد عالم پلی
نائب امیر — حضرت مولانا سید اصغر علی شاہ صاحب
〃 — حضرت مولانا الحاج محمد اسحاق صاحب
ناظم اعلیٰ — حضرت مولانا عبد السمیع صاحب مہتمم مدرسہ مظہر العلوم
ناظم — حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ہالیپوٹہ
〃 — 〃 میاں احمد صاحب ولہیٹ
خازن — 〃 محمد علی صاحب
مفتی اعظم — 〃 غلام رسول صاحب چانڈیہ صدر مدرس مدرسہ ڈیلہ سامارو
نائب مفتی — حضرت مولانا غلام احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ کلو اڑیں جیمس آباد
محاسب — حضرت مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ قرآنیہ تحصیل سامارو
〃 — حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب چھور
سالار اعلیٰ — حافظ علی محمد صاحب
نائب سالار — حاجی سعید خان صاحب

برائے میرپور خاص سب ڈویژن نائب امیر مولانا دین محمد شاہ صاحب و نائب ناظم مولانا محمد عالم صاحب برائے تھر سب ڈویژن۔ نائب امیر مولانا عبد الہادی صاحب مہتمم مدرسہ راوتسر و نائب ناظم مولانا شہاب الدین صاحب مہتمم مدرسہ کیتار۔

### نمائندگان صوبائی جمعیۃ

مولانا محمد اسحاق صاحب امیر۔ مولانا عبد السمیع صاحب ناظم اعلیٰ۔ مولانا الحاج محمد اسحاق صاحب نائب امیر حافظ محمد شفیع صاحب ڈگری۔ مولانا محمد یعقوب صاحب ہالیپوٹہ ناظم۔ مولانا الحاج عبد الکریم صاحب ڈگری حافظ علی محمد صاحب۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب ڈگری مولانا عبد القیوم صاحب ڈگری۔ مولانا محمد خان صاحب نوحانی۔ مولانا عبد الہادی صاحب۔ مولانا شہاب الدین صاحب۔ مولانا سراج الدین صاحب۔ جناب عبد المالک صاحب۔ مولانا حکیم نور محمد صاحب ڈوریگاں۔

اراکین مجلس شوریٰ مذکورہ کے علاوہ

(۱) مولانا سید اصغر علی شاہ صاحب
(۲) مولانا الحاج عبد العزیز صاحب
(۳) مولانا الحاج اللہ بخش صاحب
(۴) مولانا محمد علی صاحب
(۵) مولانا میاں احمد صاحب
(۶) مولانا شیر محمد صاحب

## تجاویز

(۱) یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ تمام تحصیلی شاخوں کے عہدیدار و اراکین تحصیل کے گاؤں اور شہروں میں تبلیغی دورہ کرکے جمعیۃ کے تنظیمی کام سرانجام دیں۔ جہاں ممکن ہوسکے دینی مدارس جاری کئے جائیں۔ اپنے کام کی رپورٹ ضلعی جمعیۃ کو دیا کریں۔ اور یونین کونسلوں کے اراکین اور چیئرمین سے رابطہ قائم کرکے دینی مدارس کی ہر ممکن امداد کرائیں۔

(۲) مدارس کے ارتقاء کے لئے ایک تعلیمی کمیٹی منتخب کی گئی۔ جس میں (۱) مولانا محمد اسحاق صاحب ضلعی صدر (۲) مولانا عبد السمیع صاحب ناظم اعلیٰ (۳) مولانا الحاج محمد اسحاق صاحب بوگڑی نائب صدر (۴) مولانا غلام رسول صاحب (۵) مولانا غلام احمد صاحب (۶) مولانا محمد یعقوب صاحب (۷) مولانا محمد سعید صاحب (۸) مولانا عبد الہادی صاحب (۹) مولانا محمد خان صاحب (۱۰) مولانا شہاب الدین صاحب (۱۱) مولانا الحاج عبد القیوم صاحب اراکین منتخب ہوئے۔

(۳) یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے کہ ضلع کے مختلف مقامات پر جہاں ممکن اور موزوں ہوسکے ضلعی سہ ماہی اجلاس بلائے جائیں اور وہاں تنظیمی کام و دیگر باہمی مشورے کئے جائیں۔ (ناظم دفتر)

## جدید انتخاب جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر

امیر — قاری غلام محمد صاحب خطیب مسجد ٹاہلیانوالی جھنگ صدر
نائب امیر — مولانا ولی اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ ریاض الاسلام جھنگ صدر
ناظم اعلیٰ — مولانا حکیم محمد یٰسین صاحب خطیب مسجد مومن پورہ جھنگ صدر
نائب ناظم ۱ — مولانا محمد فاروق صاحب صدر مدرس جامعہ رحیمیہ جھنگ صدر
نائب ناظم ۲ — صوفی عبد الرحیم صاحب ایوبی دہمی روڈ جھنگ صدر
خازن — چودہری عمر الدین صاحب چودہری کریانہ مرچنٹ جھنگ بازار صدر

## مجلس تنظیم القراء کا قیام

لاہور۔ جامعہ ترتیل القرآن میں ۱۶ اپریل بروز جمعرات زیر صدارت استاذ القراء سید حسن شاہ صاحب بخاری ایک قراء کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مجلس تنظیم القراء کا قیام عمل میں لایا گیا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔ سرپرست قاری سید حسن شاہ بخاری۔ قاری محمد انور صاحب صدر۔ قاری محمد یوسف صاحب نائب صدر۔ قاری عبد الحی عابد ناظم اعلیٰ۔ قاری عبد الشکور صاحب نائب ناظم۔ قاری خلیل احمد خازن۔ قاری محمد اقبال ناظم نشر و اشاعت۔

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 713

তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price paisa

جلد ۱۰ | جمعہ ۱۴ اپریل ۱۹۶۷ء مطابق ۴ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۱۳

## بقیہ — مودودی جماعت

آپ نے جو اپنی کتاب میں حضرت عثمانؓ کی پالیسی کو خطرناک اور فتنہ انگیز ثابت کرنے کے لئے اتنا طویل مضمون لکھا ہے اور اپنے موقف کی تائید میں تاریخی شراعیہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے تو کیا آپ کو حضرت علیؓ کے ان جوابات سے اطمینان نہیں ہے۔ اگر ہے تو کیا آپ نے حضرت علیؓ کی اتباع میں ہر ہر الزام کا جواب دے کر حضرت عثمانؓ خلیفہ راشد کی پوزیشن صاف کرنے کی کوشش کی ہے؟ اگر نہیں تو خود سوچ لیں کہ آپ حضرت علیؓ کا پارٹ ادا کر رہے ہیں یا ان مفسد بلوائیوں اور قاتلین عثمانؓ کا؟ (باقی آئندہ)

## بقیہ: — پاکستان کی مشکلات

ایک مخصوص گروہ کے ہاتھوں میں سیاسی بالادستی اور اقتصادی و معاشی اجارہ داری آگئی اور عوام گوناگوں مشکلات کی دلدل میں پھنستے چلے گئے۔

دراصل یہ ہی مشکل تھی جس نے کتنے ہی ناخوشگوار تغیرات اس ملک میں پیدا کئے اور جس سے ملک کی داخلی و خارجی سیاست تک بھی بری طرح متاثر ہوئی دین سے مسلسل اعراض و انحراف اور اقتصادیات و سیاسیات پر ایک محدود طبقہ کا جابرانہ و اجارہ دارانہ تسلط پاکستان کے تمام پیچیدہ مسائل و مشکلات کی اصل بنیاد ہے۔

اس صورت حال کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو پاکستان کی مشکلات عوام کی پیدا کردہ نہیں ہیں بلکہ مخصوص مفادات و اغراض رکھنے والے گروہوں کی پیدا کردہ ہیں اور وہی ان مشکلات کو برقرار رکھنے کے جتن کر رہے ہیں۔

مسلمان عوام جب یہ دیکھتے ہیں کہ ان کے مطلوب و محبوب دین کی ایک ایک قدر پامال ہو رہی ہے۔ ان پر بے دینیت کو دین کے نام پر مسلط کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور سواد اعظم پر چھوٹے چھوٹے گروہوں و فرقوں کو حاوی و غالب بنایا جا رہا ہے تو ان کی امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں اور وہ مایوس و مضطرب ہو جاتے ہیں۔

پھر یہ ہی عوام جب یہ دیکھتے ہیں کہ ان کی بیشمار قربانیوں سے حاصل شدہ ان کے اپنے وطن میں انگریز کے سیاسی اقتدار اور ہندو مہاجن کی اقتصادی و معاشی گرفت کی جگہ ایک مخصوص و محدود طبقہ نے لے لی ہے اور وہ اب بھی خستہ حالی اور گرانی کا شکار ہیں بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ بے بس و لاچار ہو جاتے ہیں تو ان کی مایوسیوں اور بے چینیوں میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

اور جب وہ بین الاسلامی و بین الاقوامی دائرہ میں پاکستان کو ان حلقوں میں گھرا ہوا پاتے ہیں جو ماضی میں اور اب بھی امریکی، برطانوی اور مغربی روابط کے حامل ہیں اور ان حلقوں سے دور دیکھتے ہیں جو ان روابط کو توڑ رہے اور ختم کر رہے ہیں اور جو استعمار کے مدمقابل ہیں تو ان کی غمناک حیرانی حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

یہ ہیں پاکستان کی حقیقی مشکلات۔ اور ان کا حل بھی صرف یہ ہے کہ دین اور سیاست دونوں ہی دائروں میں اس ملک کی مسلمان اکثریت کے تقاضوں، مطالبوں اور مفادات کو مقدم رکھا جائے۔

---

## جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کا اجلاس

۷ اپریل بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام قصور کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور طریقہ کار سے عوام کو زیادہ سے زیادہ روشناس کرانے کے لئے مختلف تجاویز پر غور و خوض ہوا۔ اور کام کی رفتار کو عوامی سطح پر ترقی دینے کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا کہ مئی کے وسط میں جمعیۃ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی کانفرنس منعقد کی جائے۔ نیز فنڈ کی وصولی کے سلسلے میں بھی بعض تدابیر پر غور ہوا۔ اجلاس میں نائب امیر الحاج حکیم فضل کریم مالک جدید دواخانہ الحاج حافظ محمد یوسف صاحب آڑھتی دینگر(؟) کے علاوہ دوسرے حضرات بھی کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ (قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور)



باہتمام ملک نور الٰہی پرنٹر چھپا اور غازی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا

جلد ۱۱ | جمعہ ۱۴ جولائی ۱۹۶۷ء مطابق ۵ ربیع الآخر ۱۳۸۷ھ - قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۶

از شیخ الحدیث حضرت الحاج مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ

# صحابہ کرام کے حقوق اور اُن کا مقام

اس آزادی کے زمانہ میں جہاں ہم مسلمانوں میں دین کے اور بہت سے امور میں کوتاہی اور آزادی کا رنگ ہے وہاں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی حق شناسی اور ان کے ادب و احترام میں بھی حد سے زیادہ کوتاہی ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بعض دین سے بے پرواہ لوگ تو اُن کی شان میں گستاخی تک کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام دین کی بنیاد ہیں۔ دین کے اول پھیلانے والے ہیں۔ ان کے حقوق سے ہم لوگ مرتے دم تک عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل سے ان پاک نفوس پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائیں کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دین حاصل کیا اور ہم لوگوں تک پہنچایا۔ اس لئے اس میں قاضی عیاض کی شفا کی ایک فصل کا ترجمہ جو اس کے مناسب ہے درج کرتا ہوں۔

وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام میں داخل ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ رضی کا اعزاز و اکرام کرنا ان کے حق کو پہچاننا ان کا اتباع کرنا اور اُن کی تعریف کرنا اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور استغفار کرنا اور ان کے آپس کے اختلاف میں لب کشائی نہ کرنا اور مؤرخین اور شیعہ اور بدعتی جاہل راویوں کی ان خبروں سے اعراض کرنا جو ان حضرات کی شان میں نقص پیدا کرنے والی ہیں اور اس نوع کی اگر کوئی روایت سننے میں آئے تو اس کی کوئی اچھی تاویل کرے اور کوئی عمدہ توجیہ کرے کہ وہ اس کے مستحق ہیں اور ان حضرات کو برائی سے یاد نہ کرے بلکہ ان کی خوبیاں اور ان کے فضائل بیان کرے اور عیب کی باتوں سے سکوت کرے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب میرے صحابہ رضی کا ذکر (یعنی برا ذکر ہو) تو سکوت کیا کرو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل قرآن شریف اور حدیث شریف میں بکثرت ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ؁

(ترجمہ) محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے ساتھ سخت ہیں اور آپس میں مہربان اور اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کرنے والے ہیں کبھی سجدہ کرنے والے ہیں اور اللہ کے فضل اور رضامندی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں اور ان کی عبدیت کے آثار بوجہ تاثیر ان کے سجدے کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔ ان کے یہ اوصاف توریت میں ہیں، انجیل میں بھی ان کی یہ مثال ذکر کی ہے کہ جیسے کھیتی کہ اول اپنی سوئی نکالی پھر اس نے اپنی سوئی کو قوی کیا (وہ کھیتی موٹی ہوئی) پھر وہ کھیتی اور موٹی ہوئی۔ پھر اپنے تنا پر سیدھی کھڑی ہو گئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی (اس طرح صحابہ کرام میں پہلے ضعف تھا پھر قوت بڑھی اور اللہ نے ان صحابہ کو اسی لئے نشوونما دیا تاکہ کافروں کو حسد میں جلا دے۔ اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ان صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے اور اچھے کام کئے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرما رکھا ہے)۔

یہ ترجمہ اس صورت میں ہے کہ توریت پر آیت ہو اور آیت کے فرق سے ترجمہ میں بھی فرق ہو جائے گا۔ جو تفاسیر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اسی صورت میں دوسری جگہ ارشاد ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ؁

ترجمہ: بتحقیق اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے (جو کہ آپ کے ہمسفر ہیں) خوش ہوا جبکہ یہ لوگ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا، اللہ تعالیٰ کو وہ بھی معلوم تھا اور ان کو ایک لگے ہاتھ فتح بھی دے دی (مراد اس سے فتح خیبر ہے جو اس کے قریب ہوئی اور بہت سی غنیمتیں بھی دیں اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے یہی وہ بیعت ہے جس کو بیعۃ الشجرۃ کہا گیا ہے۔

صحابہ رض کے بارے میں ایک جگہ ارشاد خداوندی ہے:

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ؁

ان میں ایسے لوگ ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا۔ اس میں پورے اُترے۔ پھر ان میں بعض تو ایسے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے (یعنی شہید ہو چکے) اور بعض ان میں ابھی مشتاق و منتظر ہیں ابھی شہید نہیں ہوئے) اور اپنے ارادہ میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا

ایک جگہ ارشاد خداوندی ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

(باقی آخری صفحہ پر)

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

مولانا عزیز الرحمن صاحب فاضل دیوبند امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور

# خاندانی منصوبہ بندی

## جنسی انارکی کی تحریک ہے

(قسط ۵)

اور کرمانی شرح صحیح بخاری صفحہ ۲۹۷ میں لکھتے ہیں:-

(ترجمہ) اور جو لوگ عزل کو ناجائز کہتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ لاعلیکم میں لا سے ان کے سوال عزل کی نفی ہے۔ یعنی نہیں۔ عزل نہ کرنا، اور علیکم الا تفعلوا کلام مستانف ہے پہلے لا کی تاکید ہے۔

کرمانی کی اس تشریح سے بات اور صاف ہو گئی۔ کہ اس حدیث سے بجائے جواز کے صراحتہ منع ثابت ہوتا ہے چھٹی حدیث حضرت جذامہؓ کی ہے۔ جس کو امام مسلمؒ نے نقل کیا ہے۔ ابو شہاب صاحب نے اس کو مخالف حدیث کے عنوان سے اخیر میں نقل کیا ہے۔ حدیث جذامہ میں ہے حضورؐ سے لوگوں نے عزل کے حکم کا سوال کیا۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذالک الواد الخفی۔ تو فرمایا کہ یہ واد خفی یعنی در پردہ اولاد کا زندہ درگور کرنا ہے۔ یہ حدیث صراحتہ کے ساتھ عزل کی حرمت پر دلالت کرتی ہے۔ اور حدیث جابر جو تیسرے نمبر پر بیان ہو چکی ہے سے صراحتہ جواز معلوم ہوتا ہے۔

تو ابو شہاب صاحب نے جواز عزل کے لئے حدیث جابر کو راجح بتاتے ہوئے حدیث جذامہ کو رد کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ابو شہاب صاحبؒ اپنے کتابچہ میں حدیث جذامہ کو رد کرنے کے دو طریقے اختیار کئے ہیں ایک طریقہ یہ کہ یہ حدیث جذامہ ضعیف ہے۔ جہاں تک اس طریقے کا تعلق ہے تو یہ اصولی چیز ہے۔ چنانچہ بذل المجہود شرح ابوداؤد صفحہ ۵۲/۲ میں ہے۔ ومنہم من ضعف حدیث جذامہ۔ لیکن جناب حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس قول کو رد کرتے ہوئے کہا ہے۔

(ترجمہ) کہ یہ وہم کے ذریعے احادیث صحیح کو رد کرتا ہے اور حدیث جذامہ بلاشک صحیح ہے۔ اور کیوں صحیح نہ ہو گا جبکہ مسلم شریف نے اس کی تخریج کر دی ہے۔

حدیث جذامہ کے ضعف کی دوسری دلیل ابو شہاب صاحب یہ فرماتے ہیں کہ سنن اربعہ میں اس حدیث کے آخری ٹکڑہ کا ذکر نہیں۔ یہ دلیل غلط اور غیر اصولی ہے اس لئے کہ اصول حدیث یہ ہے کہ کسی حدیث کی صحت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ کل صحاح میں موجود ہو۔ یہ تو آپ پڑھ چکے کہ جس نے حدیث جذامہ کو ضعیف کہا ہے وہ حافظ ابن حجر درست قرار دیتے ہیں بلکہ بذل المجہود شرح ابوداؤد میں ہے:-

(ترجمہ) بعض نے حدیث جذامہ کو راجح بتایا ہے کہ وہ مسلم شریف میں ہے۔ اور اس کے مقابل حدیث جابر کو ضعیف بتایا ہے، کہ اس کی اسناد میں اختلاف اور اضطراب ہے

چنانچہ ابن حزم نے بھی حدیث جذامہ کو ترجیح دی ہے۔ فتح الملہم شرح مسلم صفحہ ۵۱۸/۳ میں ہے

(ترجمہ) ابن حزم نے حدیث جذامہ پر عمل کرنا راجح سمجھا ہے کہ دوسری احادیث تو صرف اباحت جو اشیاء میں اصل ہے کے ساتھ موافقت رکھتا ہے اور جذامہؓ کی حدیث منع پر دلالت کرتی ہے۔ اگر کوئی یہ دعویٰ کر بیٹھے کہ منع عزل پہلے تھا اور اباحت بعد میں تو لازم ہے کہ وہ دلیل لے آئے۔ بلکہ بعض محدثین نے حضرت جذامہؓ کو ناسخ اور حدیث جابرؓ کو منسوخ کہا ہے۔ جیسا کہ زاد المعاد جلد دوم صفحہ ۲۲۲ میں ہے۔

(ترجمہ) اور کہا ہے [illegible] نے کہ دونوں حدیث یعنی حدیث جابر و حدیث جذامہ صحیح ہیں لیکن حدیث تحریم ناسخ ہے۔ اور یہ طریقہ ابی محمد بن حزم کا ہے۔ نسخ کی دلیل میں علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث جذامہ اصل یعنی اباحت سے جو کہ قبل التحریم تھی۔

### ابو شہاب کا غلط دعویٰ

ابو شہاب صاحب نے اپنے کتابچہ میں کہا ہے کہ پہلی چھ احادیث میں ضبط ولادت یعنی خاندانی منصوبہ بندی کی واضح اجازت موجود ہے اور ان میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں۔ چونکہ یہ احادیث مخالفین کے مطلب کے خلاف ہیں اس لئے ان سے چشم پوشی کی جاتی ہے اور آپ پڑھ چکے کہ اپنی طرف سے تاویل یا ضعف یا وجوحیت کے متعلق ایک حرف تک بھی نہیں لکھا۔

ہم نے صرف محدثین حضرات امام نوویؒ فتح الملہم شرح صحیح مسلم۔ ابن حجر عسقلانی۔ کرمانی شارح صحیح بخاری بذل المجہود شرح ابوداؤد شریف کے آراء نقل کر کے آپ کے سامنے پیش کئے کہ ان حضرات نے ان احادیث سے کیا سمجھا ہے۔ اور اگر بالفرض متذکرہ بالا محدثین حضرات کی رائے جو کہ عزل کے لغویت، بے فائدہ ہونا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسندیدہ ہونا کراہتہ اور حرمت [illegible] ہے پر پانی ڈال کر ان سب ذخیرے کو کالعدم قرار دے دیا جائے اور ابو شہاب کا دعویٰ تھوڑی دیر کے لئے مان لیا جائے پھر بھی اباحت عزل سے موجودہ خاندانی منصوبہ بندی کے جواز کے لئے راہ نکالنا سراسر ظلم ہے۔

### مختلف روایات حدیث کی توفیق

اسلاف محدثین نے ان مختلف احادیث کے درمیان توفیق کی جو صورت لکھی ہے۔ وہ یہ کہ عزل بذات خود خلاف اولیٰ بے فائدہ اور لغو حرکت ہے۔ ہاں اس کے ساتھ ساتھ عند الضرورت مباح ہے۔ جبکہ وہ ضرورت بھی شرعی اصول کے منافی نہ ہو۔ جیسا روزی نہ ملنے یا کم ملنے کا خوف یا لڑکی پیدا ہو کر عار لاحق ہو گی۔ اگر اس عقیدے سے کیا جاتا ہو تو پھر حرام ہے۔ اور بغیر کسی عذر کے شخصی طور پر مکروہ ہے جیسا کہ فتح الملہم ابن قیم وغیرہ نے اس طرح روایات حدیث کے درمیان موافقت بیان کی ہے۔

### احادیث جن کی تاویل ہو سکتی ہے

ابو شہاب صاحب نے اس عنوان کے تحت دو احادیث نقل کی ہیں۔ ایک ابی سعید خدریؓ کی روایت ہے، اور دوسری اسامہ بن زیدؓ ہے۔

پہلی حدیث:- (ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کے بابت سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اسے پیدا کرتے ہو۔ کیا تم اسے رزق دیتے ہو۔ اسے اپنے قرار میں چھوڑ دو۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اندازہ کیا گیا ہے۔

اس حدیث کے الفاظ کو بار بار پڑھئے۔ اس میں کہیں تاویل ہے۔ یہ تو اتنا صاف اور واضح بیان ہے جس میں حضور صلعم نے بڑے زجر و توبیخ سے کام لیا ہے۔ یعنی عزل کرنے والے کو ڈانٹ دی ہے کہ کیا تم اس کے خالق ہو۔ کیا تم اس کے رازق ہو۔ اس کو اپنے قرار میں چھوڑ دو، یعنی عزل نہ کرنا۔ اور حدیث اسامہؓ سے عزل کی لغویت معلوم ہوتی ہے

### صحابہ کرام کا عمل

(ترجمہ)

(۱) ابن ہمام نے کہا ہے کہ ابن مسعودؓ سے ثابت ہے کہ اس نے عزل کو مؤدۃ صغریٰ کہا ہے

(۲) ابی امامہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس سے عزل سے متعلق سوال کیا گیا تو کہا۔ میں کسی مسلمان پر یقین نہیں کرتا کہ وہ عزل کرے۔

(۳) نافع نے کہا ہے کہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے عزل کرنے پر بعض اولاد کو پیٹا ہے۔

(۴) ابن عمرؓ عزل نہیں کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری اولاد میں سے کسی نے عزل کیا تو میں اس کو تعزیر دوں گا

(۵) اور علی کرم اللہ وجہہ عزل کو مکروہ جانتے تھے۔

(فتح الملہم شرح صحیح مسلم صفحہ ۵۱۸/۳، زاد المعاد جلد دوم صفحہ ۲۲۲)

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۴ جولائی ۱۹۶۷ء

# شذرات

## امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کی جارحیت کی پردہ پوشی کی مہم

توقع تھی کہ اسرائیل کی جارحیت اور امریکہ و برطانیہ کی سازش سے عالم عرب کو جس سانحۂ عظمیٰ اور مصیبت کبریٰ سے دوچار ہونا پڑا ہے، اس کا احساس کرتے ہوئے اب وہ زبانیں مصر و ناصر کے خلاف ایسی ہرزہ سرائیوں سے باز آ جائیں گی جو گذشتہ دس سال سے ان کا محبوب ترین شغل رہی ہیں اور اس نازک موقعہ پر عالم اسلام و عرب دنیا سے کوئی ایسی آواز نہیں اٹھے گی، جو عربوں کے مقصد، مفاد اور ان کے اتحاد کو کمزور کرنے والی اور دشمنوں کے موقف کو مضبوط بنانے والی ثابت ہو۔

لیکن افسوس ہے کہ یہ توقع پوری نہیں ہوئی اور وہ زبانیں جو گذشتہ دس سال سے متواتر مصر و ناصر کے خلاف زہر اگل اگل کر عرب اتحاد اور عرب مقاصد کے بروئے کار آنے کو مشکل تر بناتی رہیں۔ عربوں کی اس مصیبت عظمیٰ کے وقت بھی چپ نہیں ہوئیں، اور اب پہلے سے بھی زیادہ دراز ہو کر باہر نکل رہی ہیں۔ ناصر کے خلاف ان کی الزام تراشیوں کا حدود اربعہ اب بھی وہی ہے، جو پہلے تھا، البتہ اس میں اضافہ عربوں کی جنگ میں پسپائی اور اسرائیل کی جارحانہ پیش رفتگی کے ان تجزیوں کا بھی کر دیا گیا ہے جنہیں بوجوہ تل ابیب، واشنگٹن اور لندن کے پریس و ریڈیو کا پروپیگنڈا اچھال رہا ہے

میدان جنگ میں پسپائی کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے جو دنیا کی جنگی تاریخ میں آج صرف عرب دنیا کو ہی پیش آ گیا ہو۔ بڑی بڑی بہادر قوموں کو شکستوں کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے اور وہ دشمن کی کسی خفیہ جنگی چال کا نشانہ بن جایا کرتی ہیں، بایں ہمہ ان کا عزم، ان کی ہمت، ان کے ارادے بدستور بلند و مستحکم رہتے ہیں اور آخری فتح کے حصول کی تیاری میں وہ منہمک رہتی ہیں۔

لیکن امریکہ و برطانیہ اور اسرائیل کی کوشش یہ ہے کہ وہ عربوں کی پسپائی کو ان کی زبردست شکست ثابت کریں اور اسرائیل کی کامیابی کو فتح عظیم بنا دیں۔

جنگ کے فوراً بعد سے ہی تل ابیب سے واشنگٹن اور لندن تک جو تبصرے اور جنگ کے تجزیے کئے جا رہے ہیں۔ انہیں اس انداز سے ترتیب دے کر پیش کیا جا رہا ہے جس سے تمام دنیا بالخصوص مسلمانان عالم یہ باور کر لیں کہ:۔

(۱) اسرائیل کے ہاتھوں عربوں کو شکست فاش اٹھانی پڑی ہے

(۲) عرب باوجود کثیر التعداد ہونے اور متحد ہو جانے کے قلیل التعداد اسرائیل کے سامنے نہیں ٹھہر سکے اور اسرائیل نے ان پر مکمل غلبہ حاصل کر لیا

(۳) عرب نہ صرف بزدل ثابت ہوئے بلکہ وہ اسلحہ اور سامان جنگ کو بھی صحیح طور پر استعمال کرنے کے اہل نہ نکلے، اور گاجر مولی کی طرح اسرائیل کے ہاتھوں کٹ گئے

(۴) ان کی جنگی منصوبہ بندی بالکل ناقص تھی، جسے وہ خفیہ نہیں رکھ سکے، وغیرہ وغیرہ۔

دیکھئے لندن ٹائمز کا اداریہ بحوالہ اخبار جنگ ۱۲ جون ۱۹۶۷ء اور امریکی وزارت دفاع کا بیان بحوالہ نوائے وقت ۱۶ جون ۱۹۶۷ء وغیرہ وغیرہ۔

اور تل ابیب، واشنگٹن و لندن کی ان ہی صداؤں کی بازگشت اب پاکستان میں بھی سنائی دینے لگی ہے، اور اسلام کا نام شامل کر کے صفحات کے صفحات ان گمراہ کن تجزیوں سے سیاہ کئے جا رہے ہیں۔ مودودی صاحب کی جماعت اپنے ان پرانے ہتھیاروں سمیت جو ماضی میں تل ابیب، لندن اور واشنگٹن کے پروپیگنڈہ مرکزوں سے مہیا ہوئے تھے، اس نئے اسلحہ کے ساتھ جو ان ہی مراکز سے فراہم کیا جا رہا ہے، لیس ہو کر مصر و ناصر کے خلاف میدان تحریر و تقریر میں اتر پڑی ہے اور امریکی و برطانوی سامراجیت کے اس مقصد و منشاء کو پورا کرنے میں ممد و معاون بن گئی ہے کہ عربوں کی موجودہ پسپائی کو ان کی شکست فاش اور اسرائیل کی پیش رفتگی کو اس کی فتح عظیم تسلیم کرایا جا سکے۔

اور بجائے اس کے کہ عربوں کی پسپائی، امریکہ و برطانیہ کے ان ہوائی حملوں کی وجہ سے ہوئی جو مشرق وسطیٰ، ایشیا و افریقہ میں پھیلے ہوئے اڈوں سے خفیہ طور پر کئے گئے۔ اسے عربوں کی ہی نااہلیت، بزدلی، اور ناقص جنگی منصوبہ بندی کا نتیجہ باور کرا دیا جائے

ظاہر ہے کہ اس موقعہ پر امریکی و برطانوی سامراج اور اسرائیل کے مفاد کی اس سے بڑی اور کیا خدمت ہو سکتی ہے کہ ان کی تمام جارحیت و عیاری کی پردہ پوشی مصر و ناصر کے خلاف اس طرح کے پروپیگنڈے کی مہم سے کر دی جائے اور مسلمان اس سانحہ اور مصیبت کا ذمہ دار امریکہ، برطانیہ و اسرائیل کے بجائے مصر و ناصر کو سمجھنے لگیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اسرائیل کی فوقیت و برتری کے ایسے من گھڑت شواہد بیان کئے جائیں جس کے نتیجہ میں مسلمانان عالم عربوں سے مایوس اور اسرائیل سے مرعوب ہو کر رہ جائیں اور امریکی و برطانوی سامراج سے نقصان اٹھا کر بھی اس کے محتاج و دریوزہ گر بنے رہیں۔

## اسرائیل کی عظمت کا ڈھنڈورہ

۹ جولائی کا "ایشیا" دیکھئے، "جزیرہ نمائے سینا میں لڑائی کی کہانی" کے عنوان سے اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے اسے بغور ملاحظہ فرمایئے۔ یہ پوری کہانی جس طرح مرتب کی گئی ہے۔ اس میں صاف طور سے امریکہ و برطانیہ کا دامن مداخلت کے داغ سے بچا لیا گیا ہے اور پسپائی کی ذمہ داری صرف ناصر پر ڈال کر اسرائیل کی فوجی برتری و عظمت کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ:۔

"اسرائیل کے جنرل موشے دایان نے سینائی کی جنگ میں لڑائی کا نقشہ اس طرح بنایا کہ وہ صاف صاف حضرت عمرو ابن العاص رضؓ کی نقل نظر آتا ہے"۔

قطع نظر اس امر کے کہ حضرت عمرو ابن العاص رضؓ اپنی افواج لے کر مصر کس راستے سے گئے تھے، اور ان کا واقعی نقشہ جنگ کیا تھا اور مصر کی رومی حکومت کے ساتھ انہیں کس طرح کے معرکے لڑنے پڑے۔ اسرائیل کو اس سے بڑا خراج عقیدت اور کیا پیش کیا جا سکتا ہے، کہ صحرائے سینا میں امریکہ و برطانیہ کی فضائی امداد کے بل بوتے پر اس کی جارحانہ کامیابی کو عظیم صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم و فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضؓ کی مجاہدانہ کارگذاریوں کے مماثل قرار دیدیا جائے۔

یہ ہے مودودی صاحب کی جماعت کا وہ آرگن جو اپنے نام کے ساتھ بڑے فخر سے لکھا کرتا ہے کہ "پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کا علمبردار"۔

اسرائیل کی مکارانہ جارحیت کا جوڑ، حضرت عمرو بن العاص رضؓ جیسے عظیم صحابی رسول کے عظیم کارنامے کے ساتھ ملا کر اسلامی نظام کا علم بلند کرنے کے اس مدعی نے بڑی صفائی کے ساتھ اسرائیل کا علم بلند کر دیا ہے۔

## فرعونیت کے احیاء کا جھوٹ

فریب کا پردہ آخر کبھی نہ کبھی چاک ہوتا ہے۔ ناصر کے خلاف یہ پروپیگنڈہ بھی بڑے زور شور کے ساتھ کیا جاتا رہا ہے اور اب بھی کیا جا رہا ہے کہ وہ مصر میں فرعونی تہذیب کا احیاء کر رہا ہے اور پورے مصر کو فرعونی تہذیب میں رنگ دیا ہے۔ اپنے کو اور اہل مصر کو ابنائے فراعنہ کہتا ہے اور اسلام کو ختم کر رہا ہے۔

ایک خبر ملاحظہ فرمایئے جو ۱۰ جولائی کے اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔

"قاہرہ ۹ جولائی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے غزہ کے علاقہ کے ۱۴ ہزار عرب مہاجرین کو قاہرہ سے قریباً ایک سو میل اسکندریہ روڈ پر پانچ دیہات میں آباد کیا ہے۔ یہ دیہات دراصل بے زمین کسانوں کے لئے وقف تھے

(باقی صفحہ ۴ پر)

## بقیہ - شذرات

"اب ان میں مہاجرین کو آباد کرنے کے بعد ان کے نام عمر بن الخطاب، علی بن ابی طالب عثمان بن عفان، عبدالسلام عارف اور عین جیلوس رکھے گئے ہیں"۔

(امروز ۱۰ جولائی نوائے وقت ۱۰ جولائی)

یہ کیا بات ہے کہ فرعونی تہذیب کا زندہ کرنے والا نئے آباد کئے جانے والے گاؤں کے نام اکابر صحابہ کے نام پر رکھ رہا ہے۔ اسے تو فرعونوں کے ناموں پہ ان گاؤں کے نام رکھنا چاہیئے تھا۔

لیکن اس جھوٹ کا کیا کیا جائے، جسے اسلام کی مدعی جماعت اسلام کے نام سے گھڑتے اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے۔

یہ ہی ایک چھوٹی سی خبر اس پورے جھوٹ کا پول کھول رہی ہے جسے بڑے شد ومد کے ساتھ ناصر کے خلاف پھیلایا گیا ہے اور جس کا اختراع سب سے پہلے یہود نے کیا تھا تاکہ خود کو موسے علیہ السلام کی قوم بنا کر اور مصر و ناصر کو فرعون کا جانشین ثابت کر کے مغرب کی عیسائی دنیا کی حمایت حاصل کی جا سکے۔ مودودی صاحب کی جماعت نے ان کے اس مقصد کو وسیع کر کے انہیں عیسائی دنیا کی حمایت کا ہی نہیں بلکہ اسلامی دنیا کی حمایت کا بھی مستحق بنا دینا چاہا ہے۔ الغرض اس وقت مصر و ناصر کے خلاف یہ لوگ ہر اس بات کو اچھال رہے ہیں۔ جسے اسرائیل، امریکہ اور برطانیہ کے اخبارات، ریڈیو و تبصرہ نگار بیان کرتے ہیں۔

انہوں نے عربوں کی امداد کے سلسلے میں مصر و شام کو علیحدہ کر کے صرف اردن کے لئے جو مہم چلا رکھی ہے۔ اس سے ہی عربوں کے درمیان تفریق پیدا کرنے کے ان کے عزائم اور منصوبوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے

---

## انتخاب جمعیۃ تحصیل پسرور

پچھلے دنوں ۱۳ جون ۱۹۶۷ء زیر صدارت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن جامع مسجد پسرور میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں تحصیل کی سطح پر کام کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام تحصیل پسرور کا انتخاب ہوا۔

امیر — مولوی محمد رفیق صاحب گوہدا تحصیل پسرور
نائب امیر — مولانا غلام حسن صاحب لوہارکے " "
ناظم — مولانا علم الدین صاحب رندھاوا " "
نائب ناظم — مولانا غلام رسول صاحب لوہارکے " "

### مجلس عاملہ

مولانا محمد صدیق صاحب۔ مولانا بشیر احمد صاحب رندھاوا۔ جناب بشیر احمد صاحب گوہدا۔

(علم الدین ناظم جمعیۃ علماء اسلام تحصیل پسرور)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ کی شاخوں کے نام ہدایت

موجودہ حالات کے پیش نظر عرب بھائیوں کی امداد کرنا ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے۔ اس لئے تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں عرب بھائیوں کی امداد کے لئے ہر قسم کی اشیاء جمع کریں۔ اس کی اطلاع ضلعی جمعیۃ کو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

(حافظ عبدالرحمٰن ناظم عمومی۔ جنوں موم ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع سیالکوٹ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام)

## ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا دورۂ حافظ آباد

۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ کو حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ العالی نے حافظ آباد کا تنظیمی دورہ کیا۔ مولانا عبدالعزیز صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن انوری، جناب محمد اکرم صاحب اور راقم الحروف ناہید گکھڑوی آپ کے ہمراہ تھے۔ مقامی کارکنوں کا تنظیمی اجلاس حضرت مولانا محمد الطاف صاحب مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور شہری جمعیۃ کے عہدہ داروں کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر — مولانا محمد الطاف صاحب
نائب امیر — حافظ محمد اسماعیل صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ خلیق اکبر صاحب
ناظم نشر و اشاعت — شیخ خلیل الرحمٰن صاحب
خازن — حافظ محمد داؤد صاحب
سالار — حافظ محمد رفیق صاحب

(ناہید گکھڑوی)

## کارکنان جمعیۃ کا دورۂ ساملانوالہ

ڈاکٹر دین محمد صاحب فریدی ناظم جمعیۃ ہرنولی اور محمد زکریا صاحب دکاندار رضاکار جمعیۃ ہرنولی نے مورخہ یکم جولائی بروز جمعہ دیہات ساملانوالہ کا دورہ برائے امداد مہاجرین کیا تمام دیہات میں پھر کر گھر گھر سے چندہ لیا۔ الحمدللہ مبلغ ستائیس روپیہ نقد تقریباً ایک من اناج عرب مہاجرین کے لئے امداد وصول ہوئی۔ اس دورہ میں سید فرید حسین شاہ صاحب دکاندار ساملانوالہ اور غلام محمد صاحب نے پورا تعاون کیا۔ علاوہ ازیں یہودیوں اور امریکہ و برطانیہ کے مال کا بائیکاٹ کرنے کے لئے بھی لوگوں کو متوجہ کیا۔

(دین محمد فریدی دفتر جمعیۃ ہرنولی)

## تشکیل جمعیۃ علماء اسلام احمد پور شرقیہ

امیر — خان دوست محمد خاں صاحب درانی
ناظم اعلیٰ — مسٹر رضا حسین صاحب ہاشمی

بقیہ عہدہ داروں کا انتخاب بعد میں ہوگا۔ جناب ہاشمی صاحب نے دفتر کے لئے مکان اور دار المطالعہ کے لئے مبلغ پانچسو روپے دینے کا اعلان فرمایا۔

(محمد عبدالقادر قاسمی)

## مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس

### ۷، ۸ اگست کو منعقد ہوگا

طے پایا کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ۷، ۸ اگست ۱۹۶۷ء بروز پیر و منگل ملتان میں منعقد ہوگا جس میں مرکزی عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ اور دوسرے اہم امور زیر بحث آئیں گے۔

صوبائی اور ڈویژنل جمعیتیں دستور کے مطابق مرکز کے لئے اپنے منتخب نمائندوں کی فہرستیں فوراً مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کو بھیج دیں۔

ہر نمائندہ کو اجلاس کے موقعہ پر تین روپیہ فیس ادا کرنی ہوگی۔

جو حضرات کوئی خاص تجویز یا دستور میں کسی قسم کی ترمیم کے خواہاں ہوں۔ وہ یکم اگست ۱۹۶۷ء تک اپنی تجویز یا ترمیم مرکزی دفتر کو بھیجدیں۔ تاکہ ایجنڈے میں شامل کی جا سکے۔

جن جماعتوں نے اب تک فیس ممبری کی رقوم نہیں بھیجیں وہ اب جلدی مرکز کو بھیجدیں۔

اجلاس ۷ اگست کو بعد نماز ظہر شروع ہوگا

(غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

## انتخاب جمعیۃ موضع کالووالی تحصیل پسرور

۱۱ جون ۱۹۶۷ء کو حضرت مولانا محمد رفیق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل پسرور تشریف لائے اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر — مولانا محمد عمر صاحب خطیب جامع مسجد کالووالی
نائب امیر — جناب نور محمد صاحب
ناظم — " شوکت علی صاحب
سالار — " محمد علی صاحب
نائب ناظم — " الطاف حسین صاحب

(الطاف حسین ناظم جمعیۃ کالووالی تحصیل پسرور)

## انتخاب جمعیۃ موضع رندھاوا تحصیل پسرور

پچھلے دنوں حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سیالکوٹ تشریف لائے رات کو بعد از نماز عشاء ایک جلسہ منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل انتخاب کیا گیا۔

امیر — حضرت مولانا علم الدین صاحب
نائب امیر — مولانا محمد صدیق صاحب
ناظم — مولانا محمد بشیر صاحب
خازن — عزیز الدین صاحب
سالار — محمد شریف صاحب

# خبرنامۂ جمعیۃ

## جو لوگ پیغمبروں، صحابہ کرام اور عربوں پر تنقید کرتے ہیں وہ سامراجیوں اور یہودیوں کے ایجنٹ ھیں

(مولانا غلام غوث ہزاروی)

۲۸، ۲۹، ۳۰ر جون ۱۹۶۷ء کو سیرت کمیٹی (ٹرنک بازار، نیا محلہ، موتی بازار راولپنڈی) کا مشترکہ سالانہ جلسہ چوک حبیب بنک میں ہوا۔ جلسہ میں توحید و رسالت مدح صحابہؓ اور عربوں پر مظالم وغیرہ مختلف مضامین پر مشہور علماء کرام اور صوفیائے عظام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں تقریریں کیں۔

پہلا اجلاس ۲۸-۶-۶۷ بروز بدھ بعد نماز عشاء زیر صدارت حضرت مولانا عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد نیا محلہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر تقریر فرمائی۔ جامی صاحب نے دلائل کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضورؐ کی زندگی پیدائش سے لے کر تادم آخریں کی اور ان زندگی کے تمام تر حالات ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ صحابہ کرام نے اسی پر عمل کر کے دنیا پر فتح حاصل کی۔ اب بھی جب تک اس امتحان کے نازک وقت میں عرب اور دنیا بھر کے مسلمان متحد ہو کر عقائد اور تمام اعمال میں حضورؐ کی سیرت مبارکہ عمل نہیں کرینگے۔ کفر کی طاغوتی طاقتوں (امریکہ برطانیہ، بھارت) وغیرہ کا مقابلہ نہیں کرینگے۔ مندرجہ ذیل قراردادیں صدارت کی طرف سے منظور کرائی گئیں۔

مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ نازک حالات میں مسلمانوں کی ہر قسم کی رسومات قبیحہ اور فضول خرچی کو بند کرائے اور اس رقم کو عربوں کی امداد و استحکام پاکستان پر خرچ کیا جائے اور مذہبی غیرت کے تقاضے کے تحت امریکہ، برطانیہ اور یہودیوں کے مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔

۲۹-۶-۶۷ بروز جمعرات بعد نماز عشاء زیر صدارت محترم حاجی احسان احمد صاحب میرٹھی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد شاعر حریت الحاج سید امین گیلانی اور مولانا حافظ محمد دلبر صاحب نے نعتیہ کلام سنایا۔ بعد ازاں حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب ساہیوال نے سیرت کے موضوع کو عدل و انصاف کے تقاضے کے ماتحت پرلطف انداز میں بیان کیا اور حالات حاضرہ میں مشکلات کا حل صرف حضورؐ کی سیرت کو قرار دیا۔

ان کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے قریباً تین گھنٹے حضورؐ کی سیرت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے دین پر عمل کرنے میں رکاوٹ کا بنیادی سبب انگریز اور امریکہ اور ان کی پیدا کردہ جماعتیں رہی ہیں اور ایسی سامراجی حکومتوں کی غلامی کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر شعبہ سیرت مبارکہ سے دور ہو کر سیاسی اور مذہبی فتنوں میں بڑھ گیا۔ عقائد میں پیغمبر کی معصومیت اور حدیث پر عمل اور کامل یقین، صحابہ کرام اور عرب کے ساتھ محبت کو مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا۔ نیز فرمایا کہ جو لوگ پیغمبروں کی سیرت اور صحابہ کرام کی سیرت اور حدیث پاک پر اور عرب مسلمانوں پر تنقید کرتے ہیں۔ وہ یہود اور امریکہ اور انگریز سامراج کی مدد کرتے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ ان کا پورا پورا خیال اور نگرانی رکھے۔ اور حکومت کو مشورہ دیا کہ قرآن و حدیث کی تبدیلی کرنے کا خیال ترک کر دے۔ اور علماء حق سے مشورہ کر کے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے قوانین کو منسوخ کر کے اس نازک دور میں حضور کی سیرت مبارکہ پر عمل کرے اور لوگوں سے کرائے۔ کیونکہ دین کی حفاظت کے بغیر پاکستان کی حفاظت ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا صرف یہی ذریعہ ہے۔

چند قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں

(۱) محکمہ اوقاف علماء حق پر سختی اور درشتی کا برتاؤ نہ کرے اور اوقاف کی مساجد سے اخراج کے نوٹس اور نارواپابندیوں سے انہیں تختۂ مشق نہ بنائے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو منسوخ کر کے قرآن و حدیث کے مطابق قوانین نافذ کرے۔

(۳) شیخ حسام الدین اور مولانا شیخ فضل کریم صاحب کی وفات حسرت آیات پر تعزیت کی قرارداد پاس ہوئی۔ مرحومین کے لئے مغفرت اور لپسماندگان کے لئے صبر کی دعا کی گئی اور ان کی دینی، ملکی اور ملی خدمات کو سراہا گیا۔

(۴) عیسائیوں اور مرزائیوں کو مسلمانوں کے ایمانوں کو مجروح کرنے والے پمفلٹ تقسیم کرنے سے روکا جائے جس سے انتشار کا خطرہ ہے۔

۳۰-۶-۶۷ بروز جمعہ کو آخری اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد سید امین گیلانی صاحب نے نظم پیش کی۔ بعد ازاں مولانا سید چراغ الدین شاہ صاحب اور مولانا حافظ ریاض احمد صاحب اشرفی نے قرآن و حدیث کی روشنی میں سیرت پر مدلل بیان فرمایا۔ موجودہ معاشرہ میں حضور کی اتباع کے بغیر کامیابی سے ہمکنار ہونا مشکل ہے۔

آخر میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اپنی تقریر کا بقیہ حصہ بیان فرمایا اور استحکام پاکستان اور مسلمانان عالم کی کامیابی کی دعاؤں پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

## ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا دورہ حافظ آباد

مورخہ ۲ر ربیع الاول ۱۳۸۷ھ کو جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ العالی نے حافظ آباد کا تنظیمی دورہ کیا۔ مولانا عبدالعزیز، مولانا عزیز الرحمٰن انوری، جناب محمد اکرم اور زاہد گکھڑوی آپ کے ہمراہ تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد مدرسہ اشرفیہ میں مقامی کارکنوں کا تنظیمی اجلاس خطیب شہر حضرت مولانا محمد الطاف صاحب مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا عبدالواحد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعد میں شہری جمعیۃ کے عہدہ داروں کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا:-

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا محمد الطاف صاحب |
| نائب امیر | حافظ محمد اسماعیل صاحب |
| ناظم اعلیٰ | حافظ خلیق اکبر صاحب |
| ناظم نشر و اشاعت | شیخ خلیل الرحمٰن صاحب |
| خازن | حافظ محمد داؤد صاحب |
| سالار | حافظ محمد رفیق صاحب |

(زاہد گکھڑوی)

## جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کی طرف سے دارالمطالعہ کا افتتاح

جمعہ ۱۲ر ربیع الاول جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد کی طرف سے جامع مسجد بخاری لطیف آباد ۸ نمبر میں ایک جلسہ ہوا جس میں حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب امیر ضلع حیدرآباد و مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈہ نے بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ مولانا نے سیرت انبیاء و مناقب صحابہ بیان فرماتے ہوئے کہا کہ آج ہم اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق نہیں پا رہے جس کی وجہ سے ہم پر پریشانیاں مسلط ہیں۔ مولانا نے خاندانی منصوبہ بندی و عائلی قوانین پر بھی نکتہ چینی کرتے ہوئے قرآن و سنت کے دلائل سے اسے غلط ثابت کیا۔ مولانا نے فرمایا۔ آج اس پرفتن دور میں ہمیں اغیار سے اپنا دامن بچانا بڑا دشوار ہے۔ کہیں اسلام پر پرویزیت کا حملہ اور کہیں مودودیت کا۔ ایک طرف ڈاکٹر فضل الرحمٰن قرآن کے خلاف آواز اٹھا رہا ہے تو دوسری طرف برسراقتدار طبقہ منظم طور پر اسلام کو مٹانے کی فکر میں مبتلا ہے۔ ایسے دور میں جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو ان فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے۔ عوام کو چاہیئے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں اور اس کے ممبر بنیں۔ مولانا نے فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام اقتدار اور کرسیوں کی طلبگار نہیں جمعیۃ کا مقصد صرف ملک میں قرآن و سنت کے قوانین کا نفاذ ہے تاکہ انفرادی و اجتماعی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزارنے میں ہر مسلمان مجبور ہو جائے اور جب ہم قرآن کو سینے سے لگالینگے اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق زندگی گذاریں گے تو دیکھیے خدا آپ کی مدد فرما کر پریشانیوں سے آپ کو نجات دیتا ہے یا نہیں۔ جیسے کہ اس کا وعدہ ہے اور

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

# اپوزیشن پارٹی ——— اور

## جمعیۃ علماء اسلام

ذیل کا بیان حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے اخبارات کے نام جاری کیا ہے جو ترجمان اسلام میں بھی اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔

ان دنوں نام نہاد اپوزیشن عجیب کشمکش میں مبتلا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے حالات نے جہاں تمام دنیا پر اثر ڈالا ہے وہاں یہاں کی اپوزیشن کو بھی متاثر ہونا پڑا۔ تحریک جمہوریت کے علمبرداروں کا مفاد مغربی سامراج سے وابستہ تھا جس کی منافقت تمام دنیا پر عیاں ہو چکی ہے۔ پاکستان میں مغربی استعمار کے مفادات کی نگہداشت و حفاظت کا فریضہ یہ طبقہ ادا کر رہا تھا۔ حالیہ عربوں اور اسرائیل کی جنگ میں پاکستان سے سامراجیت کا جنازہ نکل گیا اور اس کے بچے کھچے اثرات بھی ختم ہو رہے ہیں۔ اپوزیشن اس ناکامی سے بوکھلا گئی ہے اور اب اس کے لیڈر کبھی تو جمعیۃ علماء اسلام کی قوت سے خائف ہو کر الزام تراشیاں کرتے ہیں اور کبھی اشتراک کی دعوت کی اپیلیں کی جاتی ہیں۔ ان کی اس منافقانہ پالیسی کا تجزیہ ناظم عمومی نے اس بیان میں کر دیا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ آئندہ جمعہ میں تمام علماء اسلام اور بالخصوص جمعیۃ سے وابستہ خطباء اس عنوان پر حضرت مولانا کے بیان کی روشنی میں تقریریں کریں۔ سامراجیت اور اسلام دشمن عناصر کی قلعی کھولیں، جو یہ نہیں چاہتے کہ اس ملک میں اسلام کی بالادستی ہو اور امریکہ و برطانیہ کے مفادات کا خاتمہ ہو۔ ۔ ۔

(ادارہ)

اخبارات میں مسٹر دولتانہ کا بیان پڑھا کہ اپوزیشن کا دروازہ ہر آدمی کے لئے کھلا ہے۔ تعجب ہوا، اتنے بڑے لوگ کیوں اتنی گھٹیا بات کرتے ہیں۔ آیا واقعی یہ دروازہ کھلا ہے۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ امریکی ایجنٹ اگر اس میں شریک ہوں تو ان کے لئے شاید کھلا ہو۔ مگر آزادی پسند حق گو اور خوددار آدمیوں کے لئے اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس حقیقت سے پردہ اٹھانے کے لئے چند باتیں عرض ہیں۔

سب سے پہلے اپوزیشن کے لیڈر عوامی لیگ کے صدر نوابزادہ نصراللہ خان صاحب نے تحریری طور پر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے قائد کی خدمت میں اشتراک عمل کے لئے درخواست دی۔ اس پر جمعیۃ علماء اسلام نے تین حضرات کی کمیٹی شرائط اشتراک طے کرنے کے لئے مقرر کر دی۔ کچھ عرصہ کے بعد یعنی دو تین ماہ کے اندر اندر کا واقعہ ہے کہ نوابزادہ صاحب موصوف نے دوبارہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی خدمت میں یہ درخواست کی۔ حضرت مفتی صاحب نے یہ معاملہ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے سامنے رکھا۔ جس نے فیصلہ کیا کہ سابقہ سہ رکنی کمیٹی میں دو حضرات کا اضافہ کیا جائے۔ یہ پانچ حضرات شرائط طے کرنے کے لئے گفتگو کریں۔ اس کے بعد نوابزادہ صاحب کو اطلاع دی گئی کہ جمعیۃ کے جس وفد سے آپ کو بات کرنی ہے۔ اس میں حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مدظلہ بھی ہوں گے۔

مگر حضرت مفتی صاحب موصوف نے لکھ دیا تھا کہ جمعیۃ سے بات چیت کرنی ہو تو اپوزیشن کے انتخاب اور دستور العمل بننے سے پہلے بات کرو۔ مطلب صاف تھا کہ اس میں جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی مقاصد شامل کرنے پر گفتگو کی جا سکے

مگر اپوزیشن لیڈروں میں ا۔۔۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسلامی مقاصد کو شامل کرنے کی جرأت کہاں تھی۔ ان بیچاروں کے آدمی ہی کتنے ہیں۔ لے دے کے مودودی فرقہ کے عیار و تنخواہ دار کارکنوں کے بل بوتے پر وہ جی رہے ہیں اور مودودی فرقہ کی امریکہ دوستی اظہر من الشمس ہے، اور علماء حق امریکہ و برطانیہ کو اسلام اور مسلمانوں کا بدترین دشمن سمجھتے ہیں۔ جس کی تصدیق حالیہ واقعات نے کر دی ہے۔ اب اس وقت مودودی فرقہ سارے پاکستان میں صدر ناصر کے خلاف کیچڑ اچھال اچھال کر اپنے خبث باطن کا ثبوت دیتا اور امریکہ کا حق نمک ادا کرتا یا کم از کم اسے خوش کرتا اور مسلمانوں کے دلوں کو صدمہ پہنچا رہا ہے۔

اور ساتھ ہی مودودی صاحب نے اپنے عدالتی بیان میں یہ لکھ کر کہ قادیانیوں کے مسلمانوں میں شامل ہونے کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی نبوت کا انکار کر دیں۔ حالانکہ اس طریقہ سے لاہوری مرزائی ان کے نزدیک مسلمانوں میں شامل ہو جاتے ہیں اور چودھری محمد علی صاحب نے شاید اسی وجہ سے اپنی صاحبزادیوں کی شادی لاہوری مرزائی خاندانوں میں کر دی ہے۔

بہرحال اپوزیشن پارٹی کے آٹھ نکاتی پروگرام میں اسلام کا نام نہ آنے سے پتہ لگ گیا ہے کہ یہ نیک لوگ اسلام کے نام پر متحد نہیں ہو سکتے اور نہ اسلامی مقاصد اور اسلامی آئین سے ان کو دلچسپی ہے۔ گذشتہ قومی اسمبلی کے اجلاس ڈھاکہ میں مودودیوں اور نظام اسلام پارٹی نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی اس ترمیم کی کھلم کھلا مخالفت کی تھی کہ مسلمانوں کو مرتد (عیسائی اور مرزائی) ہونے کی اجازت نہ ہو۔ جس سے ان کے باطن کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ اندریں حالات وہ کس طرح جمعیۃ علماء اسلام سے شرائط طے کرنے کی بات چیت طے کر سکتے ہیں۔ یہی وہ پیچیدگیاں ہیں جن کی تصریح سے چودھری محمد علی صاحب وغیرہ کتراتے ہیں۔

افسوس ہے کہ یہ لوگ جمہوریت کا نعرہ لگاتے ہوئے جمہور کے مذہبی جذبات کا احترام نہیں کرتے اور اسی لئے عوام میں ان کی پوزیشن نہیں بنتی۔ اور یہ "سرراہے" جیسے مضامین میں حقیقت گم کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ جس کا جواب ہمیں لکھنا آتا ہے۔ ایسا کرنے والے اپنے ماضی کو دیکھ کر آئندہ ایسا قدم اٹھائیں اور اگر صداقت ہے تو جمعیۃ علماء اسلام کی کمیٹی سے شرائط طے کرنے کی جرأت کریں۔

نہ مودودی صحابہ کرام اور انبیاء علیہم السلام پر تنقید سے باز آئے۔ نہ امریکہ کو ناراض کریں نہ صدر ناصر کی مخالفت چھوڑیں نہ چودھری صاحب مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ داخل مقاصد کریں۔ نہ دولتانہ صاحب لاہور کے خونی حادثہ سے توبہ کریں۔ نہ ہی ان سے دوسرے اتفاق کریں۔ اب انہوں نے مولانا احتشام الحق صاحب کو انفرادی طور پر شامل ہونے کی دعوت دی ہے۔ خدا جانے وہ قبول کریں یا نہ کریں۔ لیکن عابد حسین کو دعوت دینا اچھا رہا۔ وہ مودودی صاحب سے خوش ہوں گے جس نے صحابہ کرامؓ پر کیچڑ اچھال کر شیعہ حضرات کا دل ٹھنڈا کر دیا۔

# مودودیوں کی پٹائی

## ایک مخلصانہ مشورہ

ملک کی آمدہ اطلاعات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بیچارے سکہ بند صالحین کی ہر جگہ پٹائی ہو رہی ہے۔ ابھی چند دن ہوئے ملتان سے اطلاع آئی تھی کہ وہاں مودودیوں نے بظاہر عربوں کی حمایت میں ایک اجتماع منعقد کیا۔ لیکن سارا غم و غصہ عربوں اور بالخصوص جمال عبدالناصر پر نکالا۔ نیز ناصر مردہ باد کے نعرے لگائے۔ اس کا ردعمل لازمی تھا۔ عوام اسے برداشت نہ کر سکے اور مودودیوں کی جلسہ گاہ ہی میں پٹائی شروع ہو گئی۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہاں کی مقامی جماعت کے امیر کو لوگوں نے لٹا کر جوتے مارے۔

اس واقعہ کے بعد ملک بھر میں مودودیوں نے اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورہ پیٹا۔ ملتان کے عوام نے مودودیوں کے اجتماع کے بعد ایک مشترکہ جلسہ عام کیا جس میں مقامی علماء اور لیڈروں نے مودودیوں کو بتایا اور متنبہ کیا کہ جمال عبدالناصر کے بارے میں پاکستان کے عوام کے جذبات نہایت ہی نازک ہیں۔ اگر انہوں نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو اس سے بھی زیادہ سزا دی جائے گی۔ اور ان زبانوں کو گدی سے نکال دیا جائیگا جو وِلسن، ایڈن اور جانسن اور یہودیوں کی ترجمانی کا پارٹ ادا کر رہی ہیں"۔

ہمیں "صالحین" کی اس بیچارگی اور مظلومیت سے دلی ہمدردی ہے۔ ہم انہیں مشورہ دینگے کہ وہ اب کم ازکم موجودہ حالات کے پیش نظر، اپنے امریکہ کو خوش کرنے کے لئے ناصر کے خلاف وہ زبان استعمال کرنا چھوڑ دیں۔ جو امریکی، برطانوی اور یہودی لیڈر کر رہے ہیں۔ آخر امریکہ کو خوش کرنے کے لئے اور بھی کئی طریقے اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ آپ وہ طریقہ کار اختیار کریں، جس کی وجہ سے آپ کی پٹائی اور رسوائی ہو۔ خیر سے آپ پہلے بھی تو مغربی سامراج کے مفادات کے لئے بہتیرا کام کر چکے ہیں۔ وہی آپ کی سامراج دوستی کے لئے کافی ہے۔ اس کا صلہ اب بھی بہرحال تم کو ملتا رہے گا۔ ان دنوں دانشمندی یہی ہے کہ مسلمانوں کے جذبات کا احساس کریں، اور بیچارے اسلام پر بھی رحم کھائیں۔ اب جبکہ عرب خود آپس کے اختلافات کو بھول چکے ہیں اور انہوں نے جمال عبدالناصر کو اپنا راہنما تسلیم کر لیا ہے۔ اس پر کیچڑ اچھالنا آسمان پر تھوکنے کے مترادف ہے جس کا نتیجہ وہ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ملک بھر میں انہیں ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ اس لئے ہم مخلصانہ مشورہ دینگے کہ جمال عبدالناصر کے خلاف نعرہ زنی نہ کریں اور امریکہ، برطانیہ اور یہودیوں کو خوش کرنا چھوڑ دیں کیونکہ مسلمان قوم کے جذبات سے کھیلنا بڑا دشوار اور کٹھن کام ہے۔ جس کا مقابلہ آپ کے تنخواہ دار ملازمین ہرگز نہیں کر سکتے۔ (الحسینی)

---

## موضع چک سان میں جمعیۃ کی تشکیل

موضع چک سان ڈاک خانہ کوٹ سعد اللہ ضلع گوجرانوالہ میں جمعیۃ کی مندرجہ ذیل تشکیل عمل میں آئی۔

| | |
|---|---|
| امیر | محمد احمد صاحب نمبردار |
| نائب امیر | خوشی محمد صاحب |
| ناظم اعلیٰ | محمد حسین صاحب |
| سالار | اللہ دین چیمہ صاحب |

(زاہد گکھڑوی)

## روجھان میں یوم عرب

۲۳ جون بروز جمعہ۔ صدر ناصر کی جرأت کو قابل تقلید قرار دیا گیا۔ اسرائیل کی شکست اور عربوں کی فتح کے لئے دعا مانگی گئی۔

امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کی مذمت کی گئی جو لوگ اس نازک وقت میں صدر ناصر کی شکایتیں کر رہے ہیں ان کو امریکہ کا پٹھو اور اسرائیل کا خیرخواہ قرار دیا گیا۔

## مفتی سرحد کو صدمہ

مولانا محمد یعقوب القاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے اطلاع دی ہے کہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی مدظلہ کی ہمشیرہ صاحبہ جمعہ کے روز وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ ایک نیک پرہیزگار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو درجات عالیہ نصیب کرے۔

## ضلعی جمعیتوں کے نام

### ناظم عمومی مرکزی کی ہدائت

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تمام ضلعی جمعیتوں کو ہدائت کی ہے کہ وہ اپنے ضلع کے اہم مقامات پر کانفرنسوں کا اہتمام کریں جن میں عرب مسلمانوں کی حمایت اور اسرائیل کی مذمت کی جائے۔

عربوں اور اسرائیل کے درمیان اس وقت جنگ کے خطرات پہلے سے زیادہ ہیں اس لئے تمام ماتحت جماعتیں جہاد کے لئے تین سو تیرہ رضاکاروں کے دستے تیار رکھیں۔

## مجاہدین اسلام کا پہلا قافلہ اللہ سے جا ملا

## آہ! شیخ حسام الدین صاحب رحمہ

کون نہیں جانتا کہ خلافت کے زمانہ میں جبکہ انگریزی اقتدار کے خلاف آواز اٹھانی لوہے کے چنے چبانے سے کم نہ تھا۔ اسلام کے یہ غیور فرزند میدان میں نکلے حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی، حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ چودھری افضل حق صاحب چودھری عبدالعزیز صاحب بیگووالے اور شیخ حسام الدین صاحب۔

مولانا مظہر علی صاحب نے بھی ساتھ دیا، لیکن بعد میں وہ علیحدہ ہو گئے۔ محترم ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری نے تحریک ختم نبوت تک ساری عمر خدمت ملک و ملت میں گذاری، اب کمزور اور سیاسیات سے علیحدہ ہو گئے

بہرحال یہ پہلا وہ قافلہ مجاہدین تھا جو بعد میں مجلس احرار اسلام کے نام سے ارتداد و استبداد کے مقابلہ میں ڈٹ گیا۔ اور آخر تک ڈٹا رہا۔ حتیٰ کہ اپنے رب سے جا ملا۔ شیخ حسام الدین صاحب کی وفات نے اس قافلہ کا خاتمہ کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس قافلہ نے ۔۔ ۔۔ دوسرا گروپ تیار کیا جس میں مولانا قاضی احسان احمد صاحب رحمہ۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا لعل حسین صاحب اختر، آغا شورش کاشمیری جیسے حضرات شامل تھے۔ احقر کو بھی دوست باوجود نااہلی کے اسی گروپ میں شمار کرتے ہیں اب مولانا قاضی احسان احمد صاحب رحمہ کی وفات سے اس دوسرے گروپ کی روانگی بھی شروع ہو چکی ہے۔ سچ ہے یہ دنیا ایک حال پر نہیں رہ سکتی۔ وہی لوگ قابل قدر ہیں جو زندگی میں اسلام کی کوئی خدمت کر گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین!

(غلام غوث ہزاروی)

## جمعیۃ علماء اسلام بستی خلیفہ ڈمروالہ کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کے زیر اہتمام حضرت مولانا السید عبدالرزاق شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ حضرت مولانا السید صدر الدین شاہ صاحب مہتمم دینی درسگاہ خان گڑھ بستی خلیفہ ڈاک خانہ ڈمروالہ شمالی میں اجلاس ہوا اور جمعیۃ کی تشکیل ہوئی۔ عہدیداران درج ذیل ہیں۔

| | |
|---|---|
| امیر | رحیم بخش خاں صاحب |
| نائب امیر | محمد حسن خاں صاحب |
| ناظم اعلیٰ | حافظ عبدالشکور صاحب خطیب |
| خزانچی | مولوی احمد دین صاحب |

(محمد عالم ناظم جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ)

اس کا ہر وعدہ سچا ہے۔ بعد نماز جمعہ مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام کے دار المطالعہ کا افتتاح فرمایا جو اسی مسجد کے ایک کمرہ میں قائم کیا گیا۔ اور ساتھ ہی ہر جمعرات کو بعد نماز عصر درس قرآن کا سلسلہ بھی جاری کیا گیا۔ اور حضرت مولانا نے بذات خود پندرہ روزہ درس کا وعدہ فرمایا۔

یہ اجلاس جناب شیخ حسام الدین صاحب کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا پر ختم ہوا۔ شیخ صاحب مرحوم کے لئے جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد و مدرسہ مفتاح العلوم کی جانب سے ختم قرآن بھی کرا کر ایصال ثواب کیا گیا۔ (حکیم نواب الدین ناظم ڈویژن حیدر آباد)

## جمعیۃ علماء اسلام توحید آباد کی تشکیل

مورخہ ۳۰ر جون بروز جمعہ غلام مصطفیٰ صاحب رکن تنظیمی کمیٹی نے مدرسہ بحر العلوم بستی توحید آباد تحصیل صادق آباد پہنچ کر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور جمعیۃ کی تشکیل ہوئی۔ اٹھارہ اراکین نے فارم رکنیت پر کئے۔ باضابطہ انتخاب عمل میں آیا۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا الہ ودایا صاحب توحید آباد |
| نائب امیر | محمد عیسےٰ خان صاحب زمیندار |
| ناظم | مولانا نصر اللہ خان صاحب مدرس بحر العلوم |
| خزانچی | مولوی محمد عثمان صاحب |
| سالار | مولوی عبد الکریم صاحب نمبردار |

اراکین نے ہفتہ وار اجتماعات میں شرکت اور تبلیغی دورے کرنے کا عہد کیا۔ دو پرچے ترجمان منگوانے کا آرڈر بھیجا۔ تحصیل و ضلع کی مجلس عاملہ کے لئے اتفاق رائے سے مولوی اللہ ودایا صاحب و مولوی عبد الکریم صاحب کے نام پاس ہوئے۔ اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعہ ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ اور غیر اسلامی اور برطانوی قوانین کے خاتمہ کا مطالبہ کیا۔

(نصر اللہ خاں ناظم جمعیۃ علماء اسلام توحید آباد)

## جدید انتخاب علاقہ پکھل ضلع ہزارہ

ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ علاقہ پکھل بمقام چیٹی گئی مسجد شریف مورخہ ۲۹ر جون ۱۹۶۷ء کو بعد از نماز ظہر ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت محمد یعقوب صاحب گاندوی منعقد ہوا۔ اجلاس میں تحصیل مانسہرہ کے خطیب صاحب حضرت مولانا عبد الحی صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع اور مولانا عبد اللہ خالد صاحب خطیب جامع مسجد مانسہرہ اور عبد القیوم صاحب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام تشریف فرما تھے۔ صدر صاحب موصوف نے حالات حاضرہ پر مفصل تقریر کی اور عوام کو جماعت کے مضبوط و مستحکم بنانے کی پرزور اپیل کی۔ اسرائیل کی سخت مذمت کی گئی۔ نیز عوام کو مہاجرین عرب کی اعانت کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔

| | | |
|---|---|---|
| امیر | مولانا عبد الواحد صاحب موضع کلنگان | |
| نائب امیر | مولانا محمد اسحاق صاحب | ہاتھی میرا |
| ناظم اعلیٰ | مولانا محمد فضل حق صاحب | چیٹی گئی |
| نائب ناظم | مولانا محمد رستم صاحب | 〃 〃 |

| | | |
|---|---|---|
| خازن | غلام حیدر صاحب | چیٹی گئی |

### اراکین مجلس شوریٰ

| | | |
|---|---|---|
| (۱) مولانا شمس العارفین صاحب | | موضع نرٹین |
| (۲) بابو محمد صدیق صاحب | 〃 | چیٹی گئی |
| (۳) نواب خاں | 〃 | 〃 |
| (۴) ولی داد خاں | 〃 | 〃 |
| (۵) دوست محمد خاں | 〃 | 〃 |
| (۶) ولی احمد صاحب | 〃 | 〃 |
| (۷) عبد الغنی خاں | 〃 | بیلہ |
| (۸) غلام نبی خاں | 〃 | ہاتھی میرا |

(محمد فضل حق ناظم اعلیٰ ساکن چیٹی گئی)

## جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کا اجلاس

خان گڑھ ۲۱ر جون۔ جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ کی ماہانہ میٹنگ ہوئی۔ اجلاس میں جماعت کی نئی تشکیل کر کے درج ذیل امور پر فیصلے ہوئے۔

(۱) ماہانہ چندہ مقرر کیا گیا

(۲) دفتر او سلائبریری کے اجرا پر غور ہوا

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کی سیرت النبی کانفرنس مقرر کی گئی

درج ذیل انتخاب ہوا۔

| | |
|---|---|
| سرپرست | سید صدر الدین شاہ صاحب مہتمم دینی درسگاہ خان گڑھ |
| امیر | مولوی احمد یار صاحب مدرس |
| نائب امیر | قاضی بشیر احمد خطیب جامع مسجد تھلہ والی |
| ناظم اعلیٰ | ملک قادر بخش صاحب |
| نائب ناظم | محمد عمر صاحب |

## دعائے مغفرت

—— بتاریخ ۲۵/۶ بوقت ظہر جناب والد صاحب الحاج غلام حسین صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ مرحوم دیوبندی عقیدہ کے معمر بزرگ تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون جملہ قارئین ترجمان اسلام دعائے مغفرت فرمائیں۔

(احقر غلام حید رفقی مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور ضلع رحیم یار خاں)

—— میرے بزرگ والد صاحب بعمر ۸۰ سال طویل علالت کے بعد بروز جمعہ ۳۰ر جون ۱۹۶۷ء بوقت عصر داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین کرام سے گذارش ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(عبد الواحد بیگ ملتان)

## اعلان جلسہ

۱۳ر جولائی بروز پیر جامع مسجد مسین پورہ محلہ دھپ سڑی میں حضرت مولانا عبد القادر صاحب آزاد تقریر کریں گے

(صوفی غلام اکبر فاروقی جھنگ صدر)

## اظہار تعزیت

### محترم شیخ حسام الدین صاحب مرحوم کے سانحۂ وفات پر اظہار تعزیت کی اطلاعات

—— مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ کے جلسۂ عام سے نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور نے خطاب فرمایا اور مسلمانوں کے موجودہ انحطاط کو قرآن و اسلام سے روگردانی کا نتیجہ بتایا۔ جلسہ میں شیخ حسام الدین صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس ہوئی۔ عربوں کے ساتھ ہمدردی اور اسرائیل امریکہ اور برطانیہ کی مذمت میں قراردادیں منظور ہوئیں (عبد الرحیم)

—— مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں شیخ صاحب کی وفات پر تعزیت کی قرارداد پاس ہوئی۔

—— جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ نے جمعہ کے اجتماع میں ایک قرارداد شیخ حسام الدین صاحب کی وفات پر منظور کی۔

—— گذشتہ روز مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان کا ایک خصوصی اجلاس بہ سلسلہ تعزیت قائد احرار جناب شیخ حسام الدین صاحب مرحوم صدر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان دفتر احرار میں منعقد ہوا۔ جس میں اراکین جماعت کے علاوہ دیگر معززین شہر نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں شیخ صاحب کی ملک و ملت سے متعلق خدمات کو سراہا گیا۔ بعد ازاں حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس حضرت قائد احرار شیخ حسام الدین صاحب کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(۲) یہ اجلاس ممالک اسلامیہ سے عموماً اور مسلمانان پاکستان سے خصوصاً استدعا کرتا ہے کہ برطانیہ، امریکہ یہودیوں کا کسی قسم کا مال نہ تو خود خرید کریں اور نہ اُن کے ہاتھ اپنا مال فروخت کریں۔ جیسا کہ عرب ممالک کا فیصلہ ہے

(۳) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں جس قدر یہودی کمپنیاں موجود ہیں انہیں قومی ملکیت میں لے لیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس اپنے عرب بھائیوں کو یقین دلاتا ہے کہ اگر اسرائیلی جارحیت کے خلاف ہماری خدمات کی ضرورت محسوس کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم کسی قسم کی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

(چوہدری نور الدین ناظم)

## قبول اسلام

مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسمات جیتو بیوہ فیروز مسیح نے بمعہ اپنی تین لڑکیوں کے قاری نذیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد گمٹی بازار لاہور کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام خالدہ رکھا گیا ہے۔

## مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۴۔۱۵۔۱۶ ربیع الاول کی منظور کردہ

# قراردادیں

### محکمہ اوقاف پر عدم اعتماد کا اظہار

یہ اجلاس محکمہ اوقاف کو قطعاً غیر ضروری قرار دیتا ہے جو خیراتی فنڈ سے ۴۳ لاکھ روپیہ سالانہ کلرکوں، دفتروں اور مینجروں وغیرہ پر خرچ کرتا ہے اور علماء حق کے خلاف متعصبانہ کارروائی کرتا رہتا ہے۔

یہ اجلاس حکومت کی اس متعصبانہ پالیسی اور علماء اسلام کی مخالفت کو جس کا تازہ ثبوت حضرت مولانا محمد الیاس صاحب خطیب مسجد چوبیاں لاہور کی علیحدگی کا نوٹس ہے اس نازک ترین وقت میں ملک و قوم کے لئے خطرناک اور انتہائی ضرر رساں تصور کرتا ہے۔

یہ اجلاس محمد علی خاں وزیر اوقاف کے اس ارادے کو کہ جن خطباء نے جمعرات کو نماز عید نہیں پڑھی مساجد سے نکال دیا جائے گا مذہبی مداخلت اور صدر مملکت کے اخباری بیان کے خلاف سمجھتا ہے اور اس کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔

### قرارداد تعزیت

مسلمانانِ چکوال کا یہ عظیم اجتماع جناب شیخ حسام الدین صدر مجلس احرار اسلام و متحدہ اسلامی محاذ پاکستان کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی خدمات ملی و دینی پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام دیں اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

### امریکہ، برطانیہ اور یہودیوں کی مذمت
### عربوں کی مکمل حمایت

مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم کا یہ عظیم الشان جلسہ برطانیہ اور امریکہ کی یہود نوازی اور غیر جانبداری کے اعلان کے باوجود عربوں کے خلاف یہودیوں کی امداد کو ان کی روایتی اسلام دشمنی کا مظاہرہ قرار دیتا اور عرب ممالک سے اپنی مکمل ہمدردی اور تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

یہ اجلاس عربوں کو ان کی عظیم قربانی، حوصلہ مندی، اور آخری فتح حاصل ہونے تک جہاد کی تیاریوں پر ان کو مبارکباد دیتا اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی برطانوی، یہودی اور امریکی مال کا بائیکاٹ کر کے اس کی درآمد بند کرے اور ساتھ ہی ملک کے اندر یہودی تجارتی اداروں کو بند کر کے اسلامی غیرت کا ثبوت دے۔

یہ اجلاس عام مسلمانوں پر واضح کرتا ہے کہ غیر مسلم طاقتیں مسلمانوں کو آپس میں مخالف بنانے اور صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈے کی نئی مہم چلانے کی کوشش کریں گی۔ وہ بیدار ہو کر امریکی ایجنٹوں سے خبردار رہیں اور جو باریاں یہودی نقصانات اور یہودیوں کی فتوحات کو اچھال اچھال کر مسلمانوں کے حوصلے پست کریں یا ناصر کے خلاف پروپیگنڈہ کریں ان کو امریکی ایجنٹ تصور کریں۔

### طلبا کی دستار بندی

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی نے مدرسہ سے حفظ کرنے والے ۱۳ طلباء کی دستار بندی کی۔ نیز دو قرآنی اساتذہ کی دستار بندی بھی کی گئی۔

اس سال مدرسہ کے شعبہ نسواں میں تعلیم پانے والی چار طالبات نے بھی قرآن مجید حفظ کیا۔ جن کے ورثاء کو حضرت درخواستی نے چادریں عنایت کیں۔

### خطیب پاکستان کی تقریر

خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی ٹیپ ریکارڈ کی ہوئی تقریر بھی اجتماع میں سنائی گئی۔

### نعت خوانوں کی شمولیت

جلسہ میں صوفی حفیظ جالندھری، کپتان غلام محمد حافظ عبد الحمید تین دن نعتیں سناتے رہے اور شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی کی ٹیپ ریکارڈ نظمیں بھی پیش کی گئیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے اجلاس منعقدہ ۲۵ جون بمقام مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کی منظور کردہ

# قراردادیں

### غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کا یہ عظیم اجلاس حکومت پاکستان کے اس رویہ پر نہایت حیرت اور افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ اس نے باوجود متعدد وعدوں کے ہنوز رسوائے زمانہ عائلی قوانین کو مسلط رکھ کر پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ سو یہ اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ یہ ملک جو اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا ہے۔ اس میں قرآن و سنت کے منافی کوئی قانون برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے بنیادی دستور کے مطابق عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی ایسے تمام غیر شرعی اور غیر اسلامی قوانین کو فوراً منسوخ کر کے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے اور ان کے مجروح جذبات و احساسات کا پاس کیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے کوئی ایسا قانون نہ بنایا جائے جو قرآن و سنت سے متصادم ہو۔ اگر حکومت نے ایسی کوئی کوشش کی تو ہم اسے قطعاً برداشت نہیں کر سکیں گے اور جمعیۃ علماء اسلام آئینی حدود کے اندر رہ کر غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کے لئے پوری جدوجہد جاری رکھے گی۔

### عیسائی اور مرزائی مشنریوں پر پابندی عائد کی جائے

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس ملک میں عیسائی، مرزائی مشنریوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس کی بدولت وہ مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے دس کروڑ مسلمانوں کے جذبات کا پاس کیا جائے۔ اور مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچایا جائے۔ عیسائی اور مرزائی مشنریوں پر مکمل پابندی عائد کر کے اس فتنہ ارتداد کا مکمل طور پر انسداد کیا جائے۔

### مشن اداروں کو قومی تحویل میں لیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عیسائی مشنریوں کے تحت چلنے والے تمام اداروں بالخصوص اسکولوں اور کالجوں کو قومی تحویل میں لے لیا جائے۔ کیونکہ یہ ادارے عیسائی تبلیغ کے اڈے ہیں جس سے نہ صرف یہ کہ مسلمان بچوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے بلکہ ملکی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی بھی سعی کی جاتی ہے۔ اس لئے فوراً ان کو بند کر کے مسلمانوں کے اضطراب کو دور کیا جائے۔

### سیٹو اور سنٹو سے علیحدگی اختیار کی جائے

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجلاس حکومت کا عرب مسلمانوں کے موقف کی حمایت اور یہودیوں کی مذمت کرنے پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور اسے مشورہ دیتا ہے کہ وہ اسلامی ممالک سے مزید اپنے روابط بڑھائے اور مغربی بلاک بالخصوص امریکہ و برطانیہ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دے۔ اور سیٹو اور سنٹو کے فوجی معاہدے جو صرف سامراجی ملکوں کے مفادات کے تحت عمل میں آئے تھے ان سے علیحدہ ہو جائے۔ تاکہ پاکستان کے متعلق جو غلط فہمی غیر سامراجی ملکوں میں پائی جاتی ہے وہ دور ہو۔

### اسرائیل کے حامی ممالک سے تعلقات ختم کئے جائیں

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ و برطانیہ، اسرائیل اور اس کے حامی ممالک سے اپنے تعلقات منقطع کر دے اور تجارتی معاہدوں اور ان کے مال کی پاکستان میں آمد و رفت کو بند کر دیا جائے۔ ان ملکوں نے ہمارے عرب بھائیوں کے خلاف منظم سازش کر کے عظیم ظلم کیا ہے۔ اس لئے اسلامی غیرت و حمیت کا تقاضا یہ ہے کہ ان ممالک سے تمام کاروبار بند کر دیا جائے۔

### معاشی عدم توازن ختم کیجئے

یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ روز بروز ملک میں جو اقتصادی اور معاشی عدم توازن پیدا ہو چکا ہے اسے ختم کرنے کے لئے مؤثر کارروائی کی جائے اور مزدوروں کے تمام جائز مطالبات کو منظور کر کے مزدور طبقہ کو مطمئن کیا جائے اور انہیں سرمایہ دار صنعت کاروں کی چیرہ دستیوں سے بچایا جائے۔

### ہنگامی حالات کو ختم کرنے کا مطالبہ

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہنگامی حالات

باقی صفحہ ۱۰ پر

# عرب امداد فنڈ

## جمعیۃ علماء اسلام کی مختلف شاخوں کی طرف سے ملتان میں جمع شدہ امدادی رقوم کی تفصیل

— متفرق بذریعہ مولانا عبد القادر صاحب قاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جنوبی پنجاب ۰ — ۵۵۰
— محمد طاہر صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ ۰ — ۲۰۰۰
— حاجی میش گل صاحب ہنگو ۰ — ۲۰
— ڈاکٹر عبد الفتاح بلوچ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پنوں عاقل ۸۱ — ۲۴۴
— حبیب اللہ صاحب فاروقی خطیب جامع مسجد محلہ نیکا پورہ سیالکوٹ ۰ — ۱۲۳
— محمد فاروق صاحب عرف فقیر مٹھا ٹنڈو آدم ۰ — ۵۰
— محمد اسماعیل صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چک راماداس تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا ۰ — ۱۰۰
— مفتی عبد القادر صاحب مدرسہ عبیدیہ ملتان ۰ — ۱۰۰
— محمد عبد الخالق صاحب " " ۰ — ۱۵۰
— سلطان محمود صاحب ملتان ۰ — ۷۵
— محمد عبد الرزاق صاحب عبیدیہ ملتان ۰ — ۷۵
— محمد عبد المالک و عبد الواحد صاحبان مدرسہ عبیدیہ ملتان ۰ — ۴۰
— والدہ محبوب حسن صاحب ملتان ۰ — ۹۰
— والدہ قمر الدین صاحب " ۰ — ۵۰
— والدہ محمود حسن صاحب " ۰ — ۲۰
— حافظ شیر محمد صاحب کوٹلہ جام تحصیل بھکر ۰ — ۵۰
— بذریعہ حافظ محمد رمضان صاحب خطیب ترکیاں والی مسجد ملتان ۷۵ — ۲۹۰
— فضل الرحمٰن صاحب محلہ ٹبی شیر خان ملتان ۰ — ۲۰
— جمعیۃ علماء اسلام خان پور بذریعہ فدا الرحمٰن صاحب درخواستی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان ۰ — ۲۰۰۰
— مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری خانپور ۰ — ۵۰
— حضرت مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی ۰ — ۱۰۰۰
— جمیل الدین بہاولپور ۰ — ۵۰
— عبد الرحیم محمد نسیم صاحبان دکان بزازی ملتان ۰ — ۲۰۰
— نجم الحسن صاحب خزانچی جمعیۃ علماء اسلام شہر ملتان ۰ — ۲۵
— مولوی احمد صاحب مظفر گڑھ ۰ — ۳۰
— مولوی غلام فرید صاحب چیئرمین شہ قیصرانی تحصیل تونسہ ۰ — ۳۰
— جناب محمد نواز صاحب قدیر آباد ملتان ۰ — ۱۵

(عبد اللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ شہر ملتان)

— مہاجرین عرب کی امداد کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے ۶۷-۶-۳ کو مبلغ ۲۳۸۴ روپے ۲۵ پیسے صادق فنڈ برائے امداد عرب مہاجرین نیشنل بنک آف پاکستان جہلم میں جمع کرا دیئے ہیں۔ (محمد اسحاق قریشی جہلم)

— جمعیۃ علماء اسلام کبیر والا نے مبلغ ۷۱۷/- روپے عربوں کی امداد کے لئے جمع کر کے قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب کے سپرد کر دیئے ہیں اور کبیر والا میں اسرائیل اور اس کے ہمنوا ممالک کے تمام مال کے بائیکاٹ کی تحریک پورے زور سے چلائی جا رہی ہے۔

(غلام یٰسین ناظم جمعیۃ کبیر والا ملتان)

— جمعیۃ علماء اسلام بھیرہ ضلع سرگودھا نے عرب بھائیوں کی امداد کے لئے مبلغ یکصد بارہ روپے پچاس پیسے یونائیٹڈ بنک سرگودھا میں جمع کرا دیئے ہیں۔

(جلال الدین امیر جمعیۃ علماء اسلام بھیرہ)

— جمعیۃ علماء اسلام شاہ نکڈر ضلع سرگودھا نے عرب بھائیوں کے لئے آج مبلغ ۲۳۸/۷۰ روپے نقد یونائیٹڈ بنک سرگودھا میں جمع کرائے ہیں۔ ایک تھان کپڑا دفتر ضلعی سرگودھا میں جمع کرایا ہے۔

(محمد رفیق ناظم جمعیۃ علماء اسلام شاہ نکڈر ضلع سرگودھا)

— جمعیۃ علماء اسلام چک ۱۳۱ ضلع سرگودھا نے عرب بھائیوں کی امداد کے لئے دو صد روپیہ آج یونائیٹڈ بنک سرگودھا میں جمع کرایا ہے۔ مزید کوشش جاری ہے۔ (حکیم عبد الغفور ناظم جمعیۃ علماء اسلام چک نمبر ۱۳۱ جنوبی ضلع سرگودھا)

## بینک کے ذریعے رقم ہرگز نہ بھیجئے

بار بار یہ اعلان ترجمان اسلام میں کیا جا چکا ہے کہ بینک کے ذریعہ، چیک یا ڈرافٹ کی شکل میں کوئی رقم نہ بھیجئے۔ جمعیۃ کا، ترجمان اسلام کا، یا دفتر کے کارکنان کا کوئی حساب کسی بینک میں نہیں ہے۔ دفتر رقم کیش نہیں کرا سکتا۔

لیکن اس اعلان اور التماس کے باوجود بینک ڈرافٹ کی شکل میں بعض حضرات و جماعتیں رقم بھیج دیتی ہیں اور پھر اس ڈرافٹ کو کراس بھی کر دیتی ہیں۔ اس کے بعد رقم کیش ہونے کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔

حال ہی میں نواب شاہ، سکرنڈ اور ڈیرہ اسماعیل خان کی جماعتوں نے اسی طرح کے بینک ڈرافٹ عرب مہاجرین کی امداد کے سلسلے میں بھیجے ہیں جنہیں واپس بھیجنا پڑ رہا ہے۔ دفتر کو خواہ مخواہ رجسٹری خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے اور رقم بھیجنے کا مقصد بھی پورا نہیں ہوتا ہے۔

براہ کرم آئندہ کوئی رقم اس طرح نہ بھیجی جائے اگر ڈرافٹ وغیرہ گم ہو گئے تو دفتر ذمہ دار نہیں ہوگا۔

(ناظم دفتر)

## عرب امداد فنڈ

### مرکزی دفتر میں موصول

(۱) حاجی فضل حق صاحب امام مسجد اچھڑیاں ڈاکخانہ حاجی آباد ضلع ہزارہ ۰ — ۱۰۰
(۲) میر محمد یعقوب معرفت حاجی دُر محمد صاحب کمیشن ایجنٹ اناج منڈی سٹور، گنج ٹھسکا پور منجانب جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد ۰ — ۲۲۵
(۳) جمعیۃ علماء اسلام پنوں عاقل ڈاکٹر عبد الفتاح صاحب بلوچ ناظم اعلیٰ ۰ — ۷۰
(۴) بذریعہ مولانا محمد شریف صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام محلہ سنت پورہ لائلپور ۰ — ۸۵۰
(۵) حضرت مولانا محمد صاحب انوری معرفت مسجد انوری محلہ سنت پورہ لائلپور ۰ — ۱۴۰
(۶) بلقیس بانو صاحبہ رحمان پورہ لاہور ۰ — ۵۵

— جمعیۃ علماء اسلام چیچہ وطنی؟ آباد نے ۶۷-۶-۲۵ کو ۱۴۰/- روپے کی پہلی قسط قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ کی ہدایت کے مطابق عرب ریلیف فنڈ میں جمع کرائی۔

## احمد پور شرقیہ میں دو روزہ کانفرنس

احمد پور شرقیہ کی دو روزہ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے خان پور مدرسہ مخزن العلوم طلبہ و اساتذہ کرام اس طرح لیاقت پور، ظاہر والی و دیگر مقامات کے حضرات نے شمولیت کر کے کانفرنس کی شان کو دوبالا کر دیا۔ کانفرنس میں حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کے علاوہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی اور محمد عبد القادر صاحب قاسمی صوبائی ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی صدر تنظیم اہلسنت اور حضرت مولانا محمد لقمان صاحب مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی خطاب کیا۔ علاقہ بھر میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کانفرنس تھی۔ جس نے علماء اور حکام اور عوام پر بہترین آثار ثبت کئے۔

(محمد عبد القادر قاسمی)

## بقیہ قرارداد میں

کو برقرار رکھنے کا اب کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ اس لئے اسے ختم کیا جائے اور آئے دن دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سے اجتماع تقریر اور آزادی فکر و نظر اور تحریر کی جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں انہیں اٹھا کر شہری اور جمہوری حقوق کا احترام کیا جائے نیز ملک بھر میں جن علماء اسلام اور دیگر سیاسی لیڈروں کو نظر بند یا ضلع بدر کیا ہوا ہے۔ ان کی پابندیوں کو ختم کر کے عوام پاکستان کو مطمئن کیا جائے۔ کیونکہ یہ اسلامی جمہوری ملک ہے۔ اس میں آئین اور حق و انصاف کے منافی اقدام جمہوریت اور اسلام کا منہ چڑھانے کے مترادف ہیں۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

# مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا فتویٰ

## اور مودودی جماعت

(عامر عثمانی کے جواب میں)

(قسط نمبر ۱۳)

.... اور (روایت سے قطع نظر کر کے) عقل بھی اس پر دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرور ان کے لئے دعا کی ہوگی۔ کیونکہ مختلف طرق (روایت) سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو چکا تھا کہ وہ (حضرت معاویہؓ) کسی نہ کسی وقت میں خلیفہ ہونگے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی) امت پر ازبس شفقت فرماتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے حریص علیکم الآیۃ (تم پر حرص کرنے والا ایمان والوں کے ساتھ مہربان۔ رحم دل) لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال محبت نے جو (آپ کو) امت کے ساتھ ہے تقاضا فرمایا کہ آپ اپنی امت کے خلیفہ کے لئے ہدایت کرنے اور ہدایت پانے کی دعائیں فرمائیں الخ (ص ۵۷۳)

(د) امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنوی حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ حضرت معاویہؓ کے حق میں سوءِ ظن رکھنے والے تین گروہ ہیں۔ اول روافض۔ خیران کا سوءِ ظن چنداں باعث تعجب نہیں۔ کیونکہ وہ ایسے مقدس حضرات سے سوءِ ظن رکھتے ہیں۔ جن کا مثل تمام امت مرحومہ میں ایک بھی نہیں۔ دوسرا گروہ ان جاہل صوفیوں کا ہے، جو حضرت علی مرتضیٰؓ کی محبت کا تکملہ حضرت معاویہؓ کی بدگوئی کو سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو سنّی کہتے ہیں۔ مگر درحقیقت نہ صرف اس امر میں بلکہ بہت سے امور اصول و فروع میں اہلسنت کے مخالف ہیں اور فرقہائے شیعہ میں داخل ہیں تیسرا گروہ اس زمانے کے بعض اہل ظاہر کا ہے۔ بعض روایات میں حضرت معاویہؓ کے مطاعن ان کی نظر سے گذرے اور بوجہ ظاہریت کے ان کی تاویل تک ان کے ذہن کی رسائی نہ ہوئی۔ ان سب میں زیادہ مضرت رساں دوسرا گروہ ہے۔ پھر تیسرا۔ واللہ اعلم (حاشیہ ص ۵۷۱ ازالۃ الخفاء)

### درسِ عبرت

ناظرین کرام فیصلہ دیں۔ مندرجہ عبارات میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے خلافت راشدہ۔ اقسام خلافت حکومت و سلطنت اور حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں جو معتدل حکمت آمیز محققانہ فیصلہ فرمایا۔ اور پھر امام اہلسنت نے حضرت معاویہؓ کے متعلق تین گروہوں کا ذکر فرمایا، اس کے بعد۔ کیا عامر عثمانی صاحب کا یہ نتیجہ برحق ثابت ہوسکتا ہے کہ!

مولانا مودودی کی وہ باتیں زیادہ احتیاط اور احترام کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ جنہیں بلا تکلف توہین صحابہ اور کھلی گمراہی کا نام دینے پر متعصب کیش حضرات بے تاب ہوئے ہیں۔

### (۳) حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ

عامر عثمانی صاحب نے لکھا ہے کہ:۔ اسی طرح شاہ اسمٰعیل شہید "منصب خلافت" میں خلافت عثمانی کو خلافت مفتون قرار دیتے ہیں یعنی فتنوں سے لبریز۔"

الجواب:۔ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید کی جس کتاب کو آپ نے "منصب خلافت" لکھا ہے۔ اس کا نام "منصب امامت" ہے اور خلافت مفتون کا مطلب آپ نے فتنوں سے لبریز خلافت مراد لی ہے۔ وہ بھی سراسر غلط ہے۔ کاش آپ "خلافت مفتون" کا مطلب حضرت شاہ شہید ہی کے الفاظ میں بیان کر دیتے تو جواب کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ خلافت کے موضوع پر حضرت شہیدؒ نے "منصب امامت" میں جو بحث فرمائی ہے۔ وہ انہی کا حصہ ہے۔ حسب ضرورت ان کی بعض عبارات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) امامت تامہ کو خلافت راشدہ، خلافت علی منہاج النبوۃ اور خلافت رحمت بھی کہتے ہیں۔ کبھی اہل زمانہ کی سعادت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ جمہور اہل اسلام خلافت راشدہ کے قبول پر اتفاق کریں۔ اور جان و دل سے خلیفہ راشد کی حکومت تسلیم کریں تو خلافت ربانی منتظم ہو جاتی ہے اور سیاست ایمانی کا مقدمہ بھی بخوبی انجام پاتا ہے۔ اسی کو خلافت منتظمہ کہتے ہیں۔ بعض وقت تقدیر ربانی اور قدرت آسمانی کے بموجب خلیفہ راشد ظہور فرماتا ہے۔ اور اقامت خلافت کے لئے بہت کوشش کرتا ہے۔ لیکن جمہور مسلمین کا اتفاق صورت پذیر نہیں ہوتا اور امامت کا انتظام ظہور میں نہیں آتا۔ اسے خلافت غیر منتظمہ کہتے ہیں۔ پس خلافت راشدہ کی دو قسمیں ہوئیں۔ ایک خلافت منتظمہ جیسا کہ خلافت خلفائے ثلاثہ۔ دوسری خلافت غیر منتظمہ۔ جیسا کہ خلافت علی المرتضیٰ۔ پس خلافت غیر منتظمہ میں امر خلافت کا انتشار باوجود خلیفہ راشد ہونے کے ہدایت رسول کے اظہار کی قلت کے سبب ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام۔ پس جس طرح ظہور ہدایت کی تقلیل حضرت نوح علیہ السلام کے دامن پاک کو غبار آلود نہیں کر سکتی۔ اسی طرح انتظام خلافت کا انجام نہ پانا کسی وجہ سے خلیفہ راشد (حضرت علیؓ) کے نقص کا باعث نہیں ہوسکتا۔ پس خلافت غیر منتظمہ کو اگر خلیفہ راشد کی موجودگی میں دیکھ لیں۔ تو یہی کہنا ہے۔ کہ خلافت راشدہ ثابت ہے۔ اور اگر عدم انتظام و تفرقہ اہل اسلام کے اعتبار سے دیکھیں گے تو کہیں گے کہ متحقق نہیں۔ پس جو کہ حدیث شریف الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ (میرے بعد خلافت تیس برس تک رہے گی) میں آیا، وہ اول الذکر خلافت کے بارے میں ہے۔ اور بعض وہ احادیث جو ذوالنورین کی خلافت کے اختتام پر دلالت کرتی ہیں وہ مؤخر الذکر کے اعتبار سے ہے۔" (منصب امامت مترجم ص ۷۹)

یہاں حضرت شاہ شہید نے حضرت عثمان کی خلافت کو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کی طرح خلافت منتظمہ قرار دیا ہے اور خلافت منتظمہ کی جو تعریف بیان فرمائی ہے۔ کیا اس کے بعد عامر عثمانی صاحب کا منصب امامت کا حوالہ دے کر حضرت عثمانؓ کی خلافت کو فتنوں سے لبریز قرار دینا عدل و انصاف کی کسوٹی پر صحیح ثابت ہوسکتا ہے

(۲) خلافت منتظمہ کا انتظام کبھی کمال تک پہنچ جاتا ہے جس کی وجہ خلیفہ راشد کا اپنی خلافت کے زمانہ میں لوگوں میں مسلّم ہونا اور خاص و عام میں اس کی عزت ہونا ہے کسی کو اس کے تسلط سے رنج و ملال نہیں پہنچتا اور نہ کسی کو اس کی لیاقت میں کلام ہوتا ہے۔ ہم اسے خلافت محفوظ کہیں گے۔ اور کبھی اہل زمانہ خلیفہ راشد کے تسلط سے رنج اٹھاتے اور اس پر طعن و ملامت کی زبان دراز کر دیتے ہیں۔ لیکن حفاظت ربانی اور تائید آسمانی کے باعث ان کی رد و قدح بغاوت اور خروج تک نہیں پہنچتی اور ان کا ملال قلبی خلع بیعت کی نوبت نہیں لاتا اور خلیفہ کا انتظام بظاہر خلیفہ راشد کے حسب مرضی چلتا ہے۔ اگرچہ اس کے احکام بعض اہل زمانہ کے دلوں پر شاق گذریں اسے ہم خلافت مفتونہ کہتے ہیں۔ پس خلافت منتظمہ بھی دو قسم پر منقسم ہوئی۔ محفوظ مثل خلافت شیخین اور مفتونہ مثل خلافت ذوالنورینؓ۔ (ص ۸۱)

یہ ہے خلافت مفتونہ کا مطلب جو حضرت شاہ شہید نے واضح فرما دیا۔ کیا ایسی خلافت راشدہ کو "فتنوں سے لبریز" کے الفاظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ عامر صاحب نے کیا۔ غالباً عامر صاحب نے منصب امامت کی عبارت خود نہیں پڑھی۔ کسی نے "خلافت مفتونہ" کا لفظ بتلا دیا اور آپ نے بلا تحقیق اس کا مطلب فتنوں سے لبریز خلافت سمجھ لیا۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

(۳) خلفائے راشدین کے درمیان انتظام امور خلافت کے سرانجام دینے کے اعتبار سے جو تفاضل ہے وہ ایک عارضی امر ہے۔ اصل کمالِ خلافت کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے۔ جیسے کہ انبیاء و مرسلین کی فضیلت قلت و کثرت ہدایت کے باعث ہے اور وہ تفاضل بھی عارضی ہے۔ نہ کہ اصل منصب رسالت کی وجہ سے ہے"۔ (ص ۸۲)

(باقی آئندہ)

No. 267715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7152

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE

## بقیہ صفحہ اوّل

(ترجمہ) اور مہاجرین وانصار (ایمان لانے میں) سب سے مقدم ہیں اور جو لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کی تعریف کی ہے اور خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ اسی طرح احادیث میں بہت کثرت سے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کا اقتدا کیا کرو ایک حدیث میں ہے کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جن کا اتباع کرو، ضرور ہدایت پاؤ گے۔ محدثین کو اس حدیث میں کلام ہے اسی وجہ سے قاضی عیاض نے اس کے ذکر کرنے پر اعتراض کیا ہے۔ مگر ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ تعدد طرق کی وجہ سے ان کے نزدیک قابل اعتبار ہو یا فضائل میں ہونے کی وجہ سے ذکر کیا ہو۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کی مثال کھانے میں نمک کی سی ہے۔ کیونکہ کھانا بلا نمک کے اچھا نہیں ہو سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ میرے صحابہ کے بارے میں ڈرو، ان کو ملامت کا نشانہ مت بناؤ۔ جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے، وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھتا ہے، اور جس شخص نے ان کو اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی۔ قریب ہے کہ پکڑ میں آجائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ صحابہؓ کو گالیاں مت دو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو وہ ثواب میں صحابہ کے ایک مُد سے بھی کم ہوگا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے صحابہ کو گالیاں دے اس پر اللہ کی لعنت اور اس کے تمام فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت، نہ اس کا فرض قبول ہے نہ نفل، حضور کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے بعد میرے صحابہ کو چھانٹا ہے اور ان میں سے چار کو ممتاز کر لیا۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ۔ ان کو میرے بعد سب سے افضل صحابہ قرار دیا۔ ایوب سجستانی کہتے ہیں کہ جس نے ابوبکرؓ سے محبت کی۔ اس نے دین کو سیدھا کیا اور جس نے عمرؓ سے محبت کی، اس نے دین کے واضح راستہ کو پالیا، اور جس نے عثمانؓ سے محبت کی، وہ اللہ کے نور سے منور ہوا۔ اور جس نے علیؓ سے محبت کی اس نے دین کی مضبوط رسی کو پکڑ لیا۔ جو صحابہ کی تعریف کرتا ہے، وہ نفاق سے بری ہوتا ہے۔ اور جو صحابہؓ کی بے ادبی کرتا ہے، وہ بدعتی منافق سنت کا مخالف ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس کا کوئی عمل قبول نہ ہو۔ یہاں تک کہ ان کو محبوب رکھے اور ان کی طرف سے دل صاف ہو۔

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اے لوگو! میں ابوبکرؓ سے خوش ہوں تم ان کا مرتبہ پہچانو۔ میں عمرؓ سے، عثمانؓ سے، علیؓ سے، طلحہؓ سے، زبیرؓ سے، سعدؓ سے، سعیدؓ سے، عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے ابوعبیدہؓ سے خوش ہوں۔ تم لوگ ان کا مرتبہ پہچانو۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے بدر میں شرکت کرنے والوں کی مغفرت فرما دی۔ تم میرے صحابہؓ کے بارے میں میری رعایت کرو ان لوگوں کے بارے میں جن کی بیٹیاں میرے نکاح میں ہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ قیامت میں تم سے کسی طرح کے ظلم کا مطالبہ کریں۔ کیونکہ وہ معاف نہ کیا جائے گا۔

ایک جگہ ارشاد ہے کہ میرے صحابہ اور میرے دامادوں میں میری رعایت کرو۔ جو شخص ان کے بارے میں میری رعایت کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حفاظت فرمائے گا، اور جو ان کے بارے میں میری رعایت نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے بری ہیں۔ کیا بعید ہے کہ وہ پکڑ میں آجائے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی نقل ہے کہ جو شخص صحابہ کے بارے میں میری رعایت کرے گا میں قیامت کے دن اس کا محافظ ہوں۔

ایک جگہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص صحابہ کے بارے میں میری رعایت کرے گا۔ وہ میرے پاس حوض کوثر تک پہنچ سکے گا اور جو ان کے بارے میں میری رعایت نہ کریگا تو میرے پاس حوض کوثر تک نہ پہنچ سکے گا۔ دُور ہی سے مجھ کو دیکھے گا۔

سہل بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جو صحابہ کی تعظیم نہیں کرتا وہ حضورؐ پر ایمان نہیں لاتا۔ اللہ جل شانہٗ اپنے لطف و فضل سے اپنی گرفت سے اور اپنے محبوب کے عتاب سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو میرے محسنوں کو اور میرے ملنے والوں کو، میرے تلامذہ کو اور میرے مشائخ کو اور سب مومنین کو محفوظ رکھے اور ان حضرات صحابہ کرامؓ کی محبت سے ہمارے دلوں کو بھر دے آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین وعلیٰ اتباعہٖ واتباعھم حملت الدین المتین

(ماخوذ از ماہنامہ تذکرہ دیوبند مئی ۱۹۶۷ء مرسلہ مولانا محمد سعید الرحمٰن صاحب علوی حضرو ضلع کیمل پور)

---

خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری یا نمبر ایجنسی ضرور لکھئے ورنہ تعمیل ارشاد میں تاخیر یا تقصیر کا امکان ہے

ہفت روزہ

# ترجمانِ اسلام

لاہور


## حضرتِ معاویہ رضی اللہ عنہ

### کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

"اے اللہ! معاویہ کو ملکوں کی حکومت عطا فرما۔"

(کنز العمال ج ۶ صفحہ ۱۹۰)

"اے اللہ! معاویہ کو ہادی اور مہدی بنا۔"

(ترمذی، کنز العمال، مسند احمد)

ایک بار مجلس میں ارشاد فرمایا۔ "میری امت میں سب سے زیادہ سنجیدہ، بردبار اور سخی معاویہ ہیں"

(طبرانی، تطہیر الجنان)

### اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "اے لوگو! معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر احترام سے کیا کرو۔ رسول اللہ نے ان کو ہادی و مہدی کے لقب سے نوازا ہے۔" (ترمذی باب فضائل معاویہ)

حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہمیشہ کلماتِ خیر سے کیا کرتے تھے۔ (استیعاب ج ۲ صفحہ ۲۶۳)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "معاویہ راست رو صحابی رسول اور فقیہ ہیں" (بخاری ج ۱ صفحہ ۵۳۱)

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے عین مشابہ نماز، سوائے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور کسی کی نہیں دیکھی۔" (المنہاج السنۃ ج ۳ صفحہ ۱۸۵)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنا اتنا بڑا جرم ہے جتنا بڑا جرم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہنا ہے

(شفا ج ۲ صفحہ ۵۵ صواعق محرقہ صفحہ ۱۰۲)

# درسِ قرآن

## حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ

تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہے تم لوگ نیک

بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ

کاموں کو بتلاتے ہیں۔ اور بری باتوں سے روکتے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ پر

بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ

ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہلِ کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لیے

خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ

زیادہ اچھا ہوتا۔ ان سے بعض تو مسلمان ہیں اور زیادہ حصّہ ان میں سے

الْفَاسِقُونَ ۝

کافر ہیں۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (الیٰ قولہ) مِنْهُمُ الْفَاسِقُونَ اے

اُمتِ محمدیہ، تم لوگ (سب اہلِ مذاہب سے) اچھی جماعت ہو۔ کہ وہ جماعت (عام) لوگوں کے (نفع و ہدایت پہنچانے کے لیے) ظاہر کی گئی ہے۔ (اور نفع پہنچانے کی صورت کہ وہی وجہ سب سے اچھی ہونے کی بھی ہے۔ یہ ہے کہ) تم لوگ (بمقتضائے شریعت زیادہ اہتمام کے ساتھ) نیک کاموں کو بتلاتے ہو۔ اور بری باتوں سے روکتے ہو۔ اور (خود بھی) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے پر دوام کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں ساری دین کی باتوں پر ایمان لانا آگیا۔ کیوں کہ وہ سب اللہ کی تبلائی ہوئی ہیں۔ جس نے ان کا انکار کیا۔ اس کا ایمان اللہ پر بھی نہ ہوا۔ اور اگر (یہ) اہلِ کتاب (بھی جو تم سے مخالفت کر رہے ہیں تمہاری طرح) ایمان لے آتے تو ان کے لیے (ان کی حالت موجودہ سے جس کو بزعم خود اچھی سمجھتے ہیں۔) زیادہ اچھا ہوتا (کیوں کہ پھر یہ بھی اسی مذکورہ اچھی جماعت میں داخل ہو جاتے۔ مگر وائے برحالِ ایشاں کہ سب مسلمان نہ ہوئے بلکہ) ان میں سے بعض تو مسلمان ہیں۔ (اور اچھی جماعت میں داخل ہیں۔) اور زیادہ حصّہ ان میں سے کافر ہیں۔

ف:۔ یہ خطاب تمام امتِ محمدیہ کو عام ہے۔ جیسا کمالین میں حضرت علیؓ کی روایت مرفوعاً بسند احمد بن حنبل منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت خیر الامم ہے۔ پھر ان میں سے صحابہ اول اور اشرف مخاطبین ہیں۔ پس اوس اور خزرج کے قصہ سے مناسبت بھی ظاہر ہو گئی۔ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں جو زیادہ اہتمام کی قید نکال دی گئی ہے۔ مراد اس سے امر ونہی بالید ہے۔ جو اعلیٰ درجہ اس کا ہے یہ درجہ اس امت میں اور امم سے زیادہ دو وجہ سے ہے۔ اولاً جہاد کا مشروع ہونا جس سے دفع کفر و رفع فساد مقصود ہے۔ ثانیاً بوجہ عموم دعوتِ محمدیہ اس کا سب اقوام کے لیے عام ہونا۔ جیسا للناس میں عام کا لفظ نکال دیا گیا ہے۔ بخلاف شرائع سابقہ کے کہ بعض میں جہاد نہ تھا۔ اور بعض میں بوجہ خصوصِ بعثتِ انبیاء سابقین کے سب اقوام کے لیے عام نہ تھا۔ اور ظاہر ہے کہ زیادہ عمل سے زیادہ اجر ہے۔ بلکہ صرف وجہ ثانی بھی کافی ہے۔ پس یہ بھی منجملہ اسبابِ خیریت اس امت کے ہوں اور اس میں منحصر نہ سمجھا جاوے۔ اور وجوہ بھی خیریت کے واضح ہوئے ہیں۔

---

# درسِ حدیث

## حضرت مولانا احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی نہیں دیتے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ حضور! بیشک ہم گواہی دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ قرآن شریف کا ایک سرا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اگر اپنے سرے کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہے تو نہ تم کبھی ہلاک ہو گے۔ نہ تم کبھی گمراہ ہو گے۔ (طبری، بزاز)

(۲) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ بہت پریشان ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جب تک میں تم میں زندہ ہوں۔ میری اطاعت کرو۔ اور کتاب اللہ کی پابندی اپنے اوپر لازم سمجھو۔ قرآن نے جن چیزوں کو حلال کیا ہے۔ ان کو حلال سمجھو اور جن کو حرام کیا ہے۔ ان چیزوں کو حرام جانو (طبرانی)

(۳) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک دفعہ کچھ محتاج لوگ آگئے تھے۔ آپ نے ان کے متعلق ایک تقریر کی اور لوگوں سے ان کی امداد کے لیے فرمایا۔ لوگوں نے اپنی حیثیت کے موافق ان محتاجوں کو کچھ دینا شروع کیا۔ کوئی کپڑا لایا اور کوئی غلہ لایا۔ انصار میں سے ایک شخص روپوں کی تھیلی ہتھیلی پر رکھے ہوئے لایا۔ اس کی دیکھا دیکھی لوگوں نے دل کھول کر ان فقراء کی امداد کی۔ آپ نے انصاری کے اس فعل پر فرمایا۔ جو شخص اسلام میں کسی بہترین طریقہ کی ابتدا کرتا ہے۔ تو اس ابتدا کرنے والے کو اپنے اجر کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا اجر بھی ملتا ہے۔ جو اس کے جاری کیے ہوئے کام پر عمل کرتے ہیں۔ اور لوگوں کے اجر میں سے کچھ کمی نہیں ہوتی (مسلم بطولہ)

(۴) حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اچھے اور نیک کام کی ابتدا کی۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی اس پر عمل کیا۔ تو اس ابتدا کرنے والے کو اپنے ثواب کے علاوہ ان دوسرے لوگوں کا ثواب بھی ملتا ہے۔ اور ان دوسروں کے ثواب میں سے کچھ کم نہیں ہوتا۔ اور جب تک لوگ اس کام کو کرتے رہیں۔ اس وقت تک ثواب جاری رہتا ہے خواہ ابتداء کرنے والا زندہ رہے یا نہ رہے۔ البتہ جب لوگ اس فعل کو کرنا ترک کر دیں۔ تو ثواب ملنا بند ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص مسلمانوں کے ملک کی حفاظت کی نیکی غرض سے دار الاسلام کے حدود پر رہتا ہے۔ اور دار الاسلام کو دشمنوں کے حملہ سے بچاتا ہے۔ تو ایسے شخص کا ثواب قیامت تک جاری رہتا ہے۔ (طبرانی)

مطلب یہ ہے کہ اچھے فعل کی ابتدا کرنے والے کو بھی پورا اجر اور اس کی پیروی کرنے والوں کو بھی پورا اجر اور اسلام کی حفاظت سے مراد یہ ہے۔ کہ سرحد پر رہے تاکہ مسلمانوں کے ملک پر کوئی دشمن نہ چڑھ آئے۔

(۵) حضرت بلال بن حارثؓ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے میری چھوٹی سے چھوٹی سنت کو بھی اس کے مرجانے کے بعد زندہ کیا تو ایسے شخص کو اس سنت پر عمل کرنیوالوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور عمل کرنیوالوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ (ترمذی مختصراً)

سنت کے مرجانے سے مراد یہ ہے۔ کہ لوگوں نے اسکو چھوڑ دیا ہو اور اس پر کوئی عمل نہ کرتا ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ

۱۲ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

مطابق

۱۵ دسمبر ۱۹۶۷ء

جلد ۱۰

شمارہ ۳۴

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ

سرپرست مدیر

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگران خصوصی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

## شذرات

# پاکستان کے قیام کے مقصد کو پورا کرنے سے انحراف کیا جا رہا ہے

حضرت مفتی محمود

# اسلام کے مخالف قوانین کو اپنا کر پاکستان کبھی مستحکم نہیں بن سکتا

حضرت مولانا غلام غوث صاحب

گذشتہ دنوں شکارپور سندھ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا۔ جسے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور رہنمائے جمعیۃ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب کیا در ملک کے موجودہ سیاسی و مذہبی حالات پر معرکتہ الآرا تبصرہ فرمایا، جو قارئین ترجمان اسلام کے مطالعہ کے لئے پیش ہے۔ جلسہ کی صدارت مولانا عزیز احمد صاحب صدر المدرسین مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ ٹھیڑی نے فرمائی۔ مولانا محمد فضل اللہ صاحب مبلغ جمعیۃ نے تعارفی تقریر کی۔

## حضرت مفتی محمود صاحب کا خطاب

حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا۔ ہم بیس سال سے دیکھ رہے ہیں کہ جس مقصد کے لئے ہم نے پاکستان حاصل کیا تھا ہمارا سفر سراسر اس کے خلاف ہے۔ گویا کہ ہم نے اس مقصد پر پہنچنے کے لئے عزم ہی نہیں کیا۔ پاکستان کے لیتے وقت ہم نے نعرہ لگایا تھا کہ پاکستان کا مقصد کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مگر ہم نے آج تک سودی کاروبار کی لعنت سے بھی نجات حاصل نہیں کر پائی حتیٰ کہ حج جیسا مقدس فریضہ بھی سود کے بغیر ادا نہیں ہو سکتا سود کے متعلق خدا کا فرمان ہے کہ اگر تم نے سودی کاروبار کو ترک نہیں کیا تو اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ کیا ہم مسلمانانِ پاکستان خدا و رسول کے چیلنج کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں (معاذ اللہ)

آپ نے فرمایا۔ ہمیں ہندوستان کے پانچ کروڑ مسلمانوں کا خیال رکھتے ہوئے ہی اسلام کا قانون نافذ کرنا چاہیئے۔ جنہوں نے محض اسلام کے نافذ ہونے کی خاطر پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگایا تھا۔ ہندوستان کے پانچ کروڑ مسلمان جانتے تھے کہ پاکستان بن جانے کے باوجود ان کو پھر بھی ہندو کی غلامی کرنی پڑے گی۔ ان کے علاقے اقلیت کے علاقے تھے۔ اور وہ تقسیم میں ہندوستان کے حصے میں آنے ضروری تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کی ڈیڑھ سو سالہ جدوجہد آزادی ہندو کی غلامی میں بدل جائیگی جب مسلمان جدا علاقہ حاصل کرلیں گے تو پھر ان کا ہندوستان میں کوئی حق نہیں رہے گا۔ ان سب چیزوں کو جانتے ہوئے پھر بھی انہوں نے محض "پاکستان کا مقصد کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے نعرے پر فریفتہ ہو کر سب کچھ قربان کیا اور پاکستان کے بنانے میں ہمارا ساتھ دیا۔ اب اگر ہم نے اپنے دعوے کے خلاف اور ان کی امیدوں کے خلاف پاکستان میں اسلامی نظام قائم نہ کیا تو وہ قیامت کے دن ہمارے گریبان سے پکڑ کر ہم سے پوچھیں گے کہ اگر تمہیں پاکستان میں اسلامی نظام رائج نہیں کرنا تھا تو ہمیں کیوں دھوکا دیا۔

آپ نے فرمایا کہ اب بیس سال گذرنے پر ہمارے ملک میں جتنی بے حیائی، عیاشی اور بدکاری پھیل چکی ہے۔ ملک کے آزاد ہونے کے وقت اس کا عشر عشیر بھی نہ تھی۔ آج ملک میں ہر جگہ بدکاری کے محرک اور اڈے موجود ہیں۔ خاندانی منصوبہ بندی نے جلتی پر تیل کا کام دیا اب ہمیں اس ملک سے برائی ختم کرنے اور اسلامی قانون نافذ کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر مکمل طور پر عملی جدوجہد کرنی چاہیئے۔

آپ نے فرمایا کہ علماء کرام پر اختلاف پیدا کرنے کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ حالانکہ اختلاف تو مودودی صاحب پیدا کرتے ہیں علماء کرام تو مدافعت کرتے ہیں۔

مودودی صاحب جانتے تھے کہ سجدہ تلاوت بغیر وضو کے کوئی نہیں کرے گا۔ طلوع فجر کے بعد رمضان شریف میں کوئی غیر معذور آدمی نہیں کھائے گا۔ بندوق کی گولی سے مرا ہوا شکار کوئی نہیں کھائے گا۔ اب ان چیزوں میں حنفیہ کے مسلک کے خلاف لکھنے پر علماء کرام خاموش نہیں رہیں گے۔ نیز ایسے امور کے لکھنے پر اقامت دین بھی موقوف نہیں۔ یہ سب جانتے ہوئے بھی مودودی صاحب نے سب کچھ لکھا۔ اور علماء کرام نے مخالفت کی تو پھر شور مچا دیا گیا کہ دیکھو جی علماء کرام مودودی صاحب کے فروعی مسائل میں اختلاف کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں اور اقامتِ دین میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ اگر آپ کو اقامت دین کا اتنا ہی درد تھا تو آپ نے یہ سب کچھ لکھا کیوں۔ اس کے لکھنے پر کونسی اقامت دین موقوف تھی۔ الزام علماء پر نہیں۔ آپ پر ہے ابتدا آپ نے کی ہے۔ "البادی اظلم"۔ ابتدا کرنے والا ظالم ہوتا ہے۔ ظالم آپ ہیں نہ کہ علماء کرام۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ ۱۹۵۳ء میں ملتان سینٹرل جیل میں میں نے مودودی صاحب سے مفصل گفتگو کی تھی اور یہ ساری باتیں عرض کی تھیں تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ آپ میری تحریر اور اجتہاد پر پابندیاں عائد کرنا چاہتے ہیں۔

## حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

حضرت مفتی صاحب کے بعد حضرت مولانا ہزاروی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے اس عظیم الشان اجلاس سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ "جس ملک کی آدم شماری زیادہ ہو وہ ملک طاقتور تصور کیا جاتا ہے اور جس کی کم ہو وہ کمزور ملک سمجھا جاتا ہے۔ آدم شماری کا بڑھنا ملک کے لئے مفید ہے نقصان دہ نہیں۔ چین کی آدم شماری ستر کروڑ ہے۔ اس لئے وہ ساری دنیا سے لڑنے کے لئے تیار ہے اور بیک وقت روس و امریکہ کو دھمکیاں دے رہا ہے۔ اس کے برعکس کویت اگرچہ کتنا دولت مند ملک ہے۔ مگر آدم شماری تھوڑی ہونے کے سبب کمزور ہے پیدائش پر کنٹرول کرنے کے بجائے کشمیر پر مجاہدین بھیجو۔ شہید ہونے والے درجات بھی حاصل کریں گے اور آنے والوں کے لئے میدان بھی خالی ہوگا

پتہ:- اڈیٹر اخبار ہفت روزہ ترجمان اسلام موک زنگ محل لاہور

آپ نے فرمایا کہ سارے پاکستانیوں کو نامرد بنا کر چھوڑ دیں گے تو کشمیر کے جہاد پر کون جائے گا۔ کیا یہ نامرد جا کر جہاد کریں گے۔

مولانا صاحب نے فرمایا ۔ مغربی پاکستان کے عوام کے منتخب ارکان صوبائی اسمبلی نے عائلی قوانین رد کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مغربی پاکستان کے عوام ان قوانین کو نہیں چاہتے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ عوام کے فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے مغربی پاکستان میں عائلی قوانین منسوخ کر دے۔ کیونکہ ایک جمہوری ملک میں عوام کی مرضی کے خلاف کسی بھی قانون کو جاری رکھنا جمہوریت کے تقاضا کے منافی ہے۔

**مودودی جماعت** ۔ مودودی جماعت کو مخاطب کر کے آپ نے فرمایا کہ :- آپ کے مودودی صاحب اگر علماء حق اہلسنت والجماعت کے خلاف صحابہ کرام کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں تو آپ پر جوں تک نہیں رینگتی ۔ لیکن جب علماء کرام جواب دیتے ہیں تو چونک پڑتے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ صحابہ کرام پر تنقید کرنا جائز ہو اور مودودی صاحب پر تنقید "ناقابل معافی جرم"۔

آپ نے فرمایا۔ اگر مودودی صاحب دس غیر جانبدار علماء کے سامنے ہمارے ساتھ ان مسائل پر گفتگو کر لیں یا اپنے تمام غلط مسائل سے رجوع کر کے توبہ کا اعلان کریں تو ہم ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن اگر وہ کسی بات پر آمادہ نہیں ہوتے تو ہم اسلام کے خلاف ان کی صریح تحریریں دیکھتے ہوئے ان کے ساتھ کیسے صلح کر سکتے ہیں۔

**جمال عبدالناصر** ۔ آپ نے آیت اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا پڑھ کر فرمایا کہ جمال عبدالناصر کے متعلق یہ خبر کون خبیث لایا ہے کہ اس نے فرعون کے مجسمے کے نیچے قرآن شریف دفن کیا تھا (معاذ اللہ) کیا سارے عرب میں کوئی مسلمان نہیں تھا جسے قرآن کی بے حرمتی پر غیرت آتی ۔ اس کے باوجود تمام عرب ممالک کے رہنما اور عوام ناصر سے محبت کیوں کرتے ہیں ۔ اور پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ جس کام کے کرنے کی کسی کافر کو بھی جرأت نہیں ہو سکتی تو جمال عبدالناصر کو کیسے جرأت ہوئی اور اس سے اس کو کونسا فائدہ پہنچ سکتا تھا؟ یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے جو جنیوا میں سی آئی اے کے مرکز سے تیار ہو کر شائع ہوا اور ایجنٹوں نے اسے ملک بھر میں پھیلا دیا (فلعنۃ اللہ علی الکاذبین)

مولانا صاحب کی تقریر ۱½ گھنٹہ جاری رہی ۔ جس کے دوران بار بار نعرۂ اللہ اور اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے مجمع گونج اٹھتا تھا۔

**قراردادیں** :- مندرجہ ذیل قراردادیں مولانا محمد فضل اللہ صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر نے پیش کیں ۔ جن کی حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر تائید کی۔

جمعیۃ علماء اسلام شکارپور کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مندرجہ ذیل مطالبات کرتا ہے :-

(۱) ملک کے اندر جلد از جلد اسلامی دستور نافذ کیا جائے۔

(۲) ہنگامی حالات کو فوراً ختم کیا جائے

(۳) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف ہر قسم کی لکھی گئی تحریر و تقریر پر پابندی عائد کی جائے۔

(۴) عرب کے مقبوضہ علاقوں اور قبلہ اول کی آزادی کے لئے عملی طور پر جدوجہد کی جائے۔

(۵) مجاہدین عرب و قائدین عرب کے خلاف نفرت پھیلانے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

(۶) تمام یہودی کمپنیوں کی مصنوعات سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

(۷) ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کو ڈاکٹر فضل الرحمان جیسے ملحدوں سے پاک کر کے مستند علماء کرام کے سپرد کیا جائے۔

(۸) ماہنامہ رسالہ فکر و نظر کے جس مضمون نگار نے ملک کے مقتدر گروہ علماء کرام کے خلاف شرانگیز مشورہ دیا ہے ۔ اس کے خلاف نیز رسالہ کے ایڈیٹر کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے ۔ جس سے کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔

(۹) یہ اجلاس مرکزی وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے کہ اس نے ملحد غلام احمد پرویز کی بزم کے اجلاس میں شرکت کرتے ہوئے اس کی ملحدانہ مساعی کی تعریف اور علماء اسلام کے خلاف اس کی دجالانہ تحریروں کی تائید کر کے نہ صرف کروڑوں مسلمانوں کے دل مجروح کئے ہیں بلکہ ان کو حکومت پاکستان کے بارے میں یہ تصور دینے کی کوشش کی ہے کہ وہ پرویز کے کافرانہ عقاید کی حمایت کرتی ہے ۔ بنابریں یہ اجلاس صدر مملکت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وزراء پر ایسی غیر ذمہ دارانہ حرکات سے باز رہنے کے لئے سختی سے پابندی عائد کی جائے۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر)

## مشرقِ وسطیٰ ۔ جنگ کے بعد

# ہفت روزہ ایشیا لاہور میں شائع شدہ ایک تازہ مضمون کا جائزہ

عرب اسرائیل جنگ کے بعد سے اب تک عربوں کا جہاں تک تعلق ہے انہوں نے اسرائیلی جارحیت کی حالیہ کامیابی کا الزام کسی عرب رہنما یا قائد پر عائد نہیں کیا۔ اس کے برعکس وہ اپنے تمام پچھلے اختلافات پس پشت ڈال کر ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں ۔ صدر ناصر اب بھی عالم عرب کے باوقار اور محترم لیڈر ہیں ۔ سعودی عرب اور ناصر کے درمیان تعلقات دوستی بابر ترقی پذیر ہیں ۔ شاہ حسین متعدد بار قاہرہ آ کر براہ راست صدر ناصر سے مشورے کر چکے ہیں ۔ عدن اور جنوبی عرب کے عوام نے برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے کے وقت عرب کے واحد لیڈر صدر ناصر کے زندہ باد کے نعرے لگائے ۔ یہ تمام باتیں ہر اخبار بین کے سامنے ایک کھلی کتاب کی طرح موجود ہیں اور ہر مسلمان اور عربوں کا دوست اس صورت حال پر مطمئن اور پر امید ہے ۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے یہاں ابھی مودودی صاحب کی جماعت کے افراد کو عربوں کا اس طور سنبھلنا اور متحد ہونا گوارا نہیں ہو سکا ہے ۔ حال ہی میں ان کے آرگن ہفت روزہ ایشیا لاہور نے چودھری غلام محمد صاحب امیر جماعت کراچی کا ایک انٹرویو "مشرق وسطیٰ ۔ جنگ کے بعد" کے عنوان سے ایک شرانگیز مضمون کی صورت میں شائع کیا ہے ۔ جس میں صدر ناصر کی شخصیت اور کردار کو مجروح کرنے کی فنکارانہ کوشش کی گئی ہے۔

اس کے بعض مندرجات کا انشاء اللہ ہم آئندہ تجزیہ کرینگے ۔ فی الحال سوچنے کی بات یہ ہے کہ مودودی صاحب کی جماعت کیلئے اقامت دین کی وہ کونسی مصلحت اس وقت داعی ہو گئی ہے کہ یہ شرانگیز مضمون چار ماہ بعد دوبارہ شائع کرنا ضروری ہو گیا ۔ جبکہ چار ماہ قبل انٹرویو کی شکل میں اسے جماعت کا ہر آرگن شائع کر کے حق خدمت ادا کر چکا تھا۔

چنانچہ یہ شبہ کرنا کیا نادرست ہوگا کہ بے موقعہ اور بلا ضرورت اس مضمون کی اشاعت یا تو کسی خاص اور درپردہ مقصد کی خاطر ہے یا پھر عربوں کے بڑھتے ہوئے باہمی اتحاد اور ناصر کی بدستور مقبولیت و عظمت پر اپنی ناگواری کا نفسیاتی اظہار ہے۔

شاید اس ناگواری میں اضافہ حال ہی میں اس لئے ہو گیا ہے کہ جنوبی عرب اور عدن کے عوام نے اپنی آزادی کا خیر مقدم صدر ناصر زندہ باد کے نعروں کے ساتھ کیا ۔ جبکہ سامراج دوستوں کو توقع تھی کہ اسرائیلی جارحیت کی حالیہ کامیابی اور ناصر کے خلاف بے پناہ پروپیگنڈا کے بعد اب عرب عوام ناصر سے مایوس و بیزار ہو چکے ہوں گے ۔ مگر ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

## دفتر کا افتتاح

۱۲/۱۱/۶۷ بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ ضلع نواب شاہ کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی ۔ جس کی صدارت حضرت پیر صاحب علی احمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ اکبری امیر جمعیۃ ضلع نواب شاہ ۔ تلاوت کلام پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا ۔ جناب مولانا محمد شریف صاحب نائب امیر سکرنڈ جمعیۃ ضلع نواب شاہ نے دفتر کی افتتاحی تقریب کے انعقاد پر روشنی ڈالی اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے ملک کے موجودہ حالات پر تبصرہ کیا ۔ نواب شاہ سے مولانا قائم الدین امیر جمعیۃ ، مولانا اللہ بخش صاحب سابق امیر جمعیۃ ، حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ ۔ شبیر احمد سالار جمعیۃ و دیگر حضرات نے بھی شرکت کی ۔ مقامی حضرات بھی کافی تعداد میں اس تقریب میں شامل ہوئے ۔ حکیم عمرانی نے افتتاحی مقالہ پڑھا اور مقامی جماعت کے لئے اپیل کی گئی ۔ آخر میں چائے سے تواضع کی گئی اور دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ نواب شاہ)

ملک نور الٰہی پرنٹر نے تعلیمی پریس لاہور میں چھپا یا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب پبلشر نے [illegible] لاہور سے شائع کیا۔

# برصغیر پاک وہند کی مسلم تاریخ کا ایک خطرناک کردار

# سامراجی مولوی

سامراجی مولوی کا کردار برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کی تاریخ کا سب سے زیادہ مسکروہ باب ہے۔

اس کردار نے سامراجیت کے ایما پر ملت اسلامیہ پاک وہند کو ذہنی انتشار میں مبتلا کیا اور بقول علامہ اقبال

سے حکمت یورپ سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز

سامراجی مولوی نے اپنا یہ کردار سب سے زیادہ تر قلم کے حربے سے انجام دیا۔ یہ حربہ ابتداءً عیسائی پادریوں اور مشنریوں نے اس برصغیر میں شروع کیا تھا۔ پھر متعدد فریقوں کے ردّو اثبات کے سلسلے نے اسے عام بنا دیا۔

اس کردار کی ابتدا آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے قلم سے ہوئی، جس نے تیرہ سو سال کے بعد دفعتاً مسلمانان پاک وہند میں ختم نبوت کے مستحکم عقیدہ کو مجروح کرنے کی خطرناک کوشش کی اور اسلام کے نظریۂ جہاد کو بے معنی کر دینا چاہا برطانوی حکومت کے ابتدائی عہد میں برطانوی سامراجیت کی موافقت میں جانے والا سامراجی مولوی کا یہ کردار ملت اسلامیہ کی ہلاکت کے لئے سب سے بڑا اور خطرناک ہتھیار تھا جو ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی کچل دینے کے بعد انگریزوں کے ہاتھ آیا۔

لیکن الحمدللہ کہ علماء حق نے بے باکانہ آگے بڑھ کر سامراجی مولوی کے اس سامراج پرست کردار کا قلع قمع کر ڈالا۔ اگرچہ اس کے غیر دینی اثرات ہنوز باقی اور آئے دن تیز تر ہو رہے ہیں۔

تاہم سامراج پرست مولویت کے اس ابتدائی کردار نے اپنی شخصی وگروہی نفع اندوزیوں کی مثال سے بہت سے موقعہ پرستوں کے آگے نئے نئے روپ و ورشکل میں اس طرح کا کردار اپنانے کی راہ کھول دی۔

اور ملت اسلامیہ پاک وہند کی بدبختی سے سامراجی مولویت کا کردار مسلمانان پاک وہند کی تاریخ کا ایک مستقل و ہلاکت خیز باب بن گیا۔

سامراجی مولوی اپنے قلم کے حربے سے لیس ہوکر ہر ایسے موقعہ پر نمودار ہوتا رہا ہے۔ جب مسلمانوں کے سامنے مغربی سامراج سے اپنے کسی اجتماعی حق کو حاصل کرنے کی مہم در پیش آئی۔

سامراجی مولوی نے تحریک خلافت سے لے کر حصول آزادی کی جد وجہد کے تمام مراحل تک اپنے سامراج پرست کردار کو پورے مصلحت کوشانہ نقلیانہ انداز میں انجام دینے کی بھرپور کوشش کی۔

سامراجی مولوی کی سب سے بڑی ٹیکنیک یہ رہی ہے، کہ وہ قرآن، حدیث اور تاریخ اسلام کو اپنے تحریری حربے میں اس طرح استعمال کرتا ہے کہ سادہ لوح اور نیم خواندہ مسلمان عوام اسے پڑھ کر قرآن، حدیث اور اسلام کا حقیقی منشا اس کی اس تحریر کو ہی باور کرنے لگیں۔

سامراجی مولوی کی سب سے بڑی شناخت یہ ہے کہ وہ اسلاف حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بتائی ہوئی دینی تعبیرات و تشریحات کا پابند رہنے سے انکار کرتا ہے اور قرآن وحدیث کی براہ راست تفہیم وتشریح کا خود مدعی بن کر سامنے آتا ہے

وہ اس دعوے کے ساتھ ایک گروہ کو اپنے ارد گرد جمع کر لیتا ہے اور اسے معاشی ومعاشرتی روابط میں جکڑ کر اپنی تنظیم کا ہمیشہ کے لئے پابند ومحتاج بنا لیتا ہے۔

اس کی یہ ٹیکنیک اس کی جدید گروہ سازی کے بارے میں ایک تحریک وتنظیم ہونے کا دھوکہ عوام میں پیدا کرتی ہے

وہ ہمیشہ ان افراد وجماعتوں کو مطعون کرتا رہتا ہے جو سامراج کی براہ راست مخالف وہ مقابل ہوتی ہیں۔

اس کی تنقید وتنقیص کا ہدف غیر مسلم کم اور مسلمان زیادہ بنتے رہتے ہیں۔

وہ مسلمان عوام کو اولاً اپنے عہد کے علماء حق سے بدظن کرنے کی مہم چلاتا ہے۔ جب اس میں اسے کچھ کامیابی نظر آنے لگتی ہے تو وہ اسلاف کو مسلمانوں کی نظروں میں بے اعتماد بنانے کی سعی کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی جسارت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعض موقعوں پر انبیاء علیہم السلام تک دراز ہو جاتی ہے

انگریز کے زمانہ میں اس کا مخصوص کردار انگریز کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کی جد وجہد کرنے والوں کی مخالفت اور ہر عوامی تحریکوں کی راہ میں روڑے اٹکاتے رہنا رہا۔

انگریز کے چلے جانے کے بعد اس کردار نے پینترا بدلا اور دوسروں کی قربانیوں سے حاصل شدہ آزادی کا خود اجارہ دار بننے کے لئے پر تولنے لگا۔

نو آزاد مملکت کے معماروں پر اس کی قلم کے تیرو نشتر تیز تر ہوتے چلے گئے، اور اس کی سامراجیت پرستی برطانوی سامراجیت کے حلقہ سے بلند ہوکر عالمی سامراجیت کے دائرے میں داخل ہو گئی۔

اب یہ سامراجی مولوی اس پر تل گیا کہ عالمی سطح پر جو نیا امریکی سامراج نمودار ہوا ہے، نو آزاد مسلمان ملک اس کے حلقۂ دوستی کی غلامی میں گرفتار ہو جائیں۔ اس مقصد کے لئے وہ سوشلزم کا مدعی حریف بن کر سامنے آیا، اور یہاں بھی اس نے من مانے طور پر قرآن، حدیث اور تاریخ اسلام کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔

اس کے پراسرار کردار نے امریکی سامراج کو یہ موقعہ فراہم کیا کہ وہ سوشلزم کے مفروضہ خطرہ سے بچانے کے لئے مسلمانوں کی اس نوزائیدہ مملکت کے معاملات میں دخیل ہونے کی راہ نکال لے۔ اور کمیونسٹ خیالات کے لوگوں کو یہ موقعہ بہم پہنچایا کہ وہ اپنے افکار کی جوابی اشاعت کے راستے پیدا کریں۔

سامراجی مولوی بیک وقت اسلام کا بھی مدعی ہے، اور مغربی طرز کی پارلیمانی جمہوریت وسیاست کا بھی حامی ہے۔

سامراجی مولوی ایک ہی وقت میں مسلمانوں کو اسلامی معاشرہ کی تعمیر کی دعوت بھی دے رہا ہے اور ساتھ ہی اپنی تحریروں میں چن چن کر پہلے اسلامی معاشرے کے ممتاز ترین افراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایسے بدترین جرائم کا ارتکاب منسوب کر رہا ہے۔ جس کا تصور گنہگار سے گنہگار مسلمان کے لئے بھی شرمناک ہے۔ اور ٹوکنے پر بڑی معصومیت سے جواب دیتا ہے کہ پرانی کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے

یہ سامراجی مولوی ایک طرف یہ دہائی دیتا نظر آئے گا کہ مغربی تہذیب وثقافت کے غلبہ نے مسلمانوں کے اندر بے دینی اور بد اخلاقی کی راہیں ہموار کر دی ہیں اور خود اپنی تحریروں میں اسلام کی وہ تاریخ بیان کرے گا۔ جسے پڑھنے والوں کو یہ شبہ لاحق ہو جاتا ہے کہ اسلام کی تہذیب و ثقافت اور اصول واخلاق کے تو پہلے دور کے مسلمان حتیٰ کہ بہت سے صحابہ بھی پابند نہیں رہے تھے۔

یہ سامراجی مولوی اسلامی نظام کے قیام کے بڑے بڑے دعوے کرے گا اور اپنی تنظیم وتحریک کا مقصد اسلامی نظام کا قیام باور کرائے گا۔ لیکن اسلام کی جو تاریخ عوام کے سامنے رکھے گا، اس کی رو سے یہ ثابت کرے گا کہ یہ اسلامی نظام اتنا کمزور اور بودا تھا کہ بمشکل صرف دو خلیفاؤں کے چند سالہ دور تک چل سکا۔ اور بعد میں خود اس نظام کے قائم کرنے والے اصحاب رسول نے اس کی دھجیاں بکھیر دیں

اس سامراجی مولوی کی زبان پر جمہوریت، آزادی رائے اور آزادی اظہار خیال اور دوسروں پر تنقید کی آزادی کے بڑے بڑے دعوے ہوں گے۔ لیکن اگر کسی نے خود اس سامراجی مولوی پر تنقید کرنے کی جرأت کی، اس کی کسی رائے سے اختلاف کا اظہار کیا تو پھر جمہوریت واظہار خیال کی آزادی کے تمام دعوے ایک طرف، وہ تنقید کرنے والے کو بے دین قرار دے گا یا اشتراکی بتلائے گا یا کانگرسی کا خطاب دے گا۔

اور براہ راست آزادانہ بالغ رائے دہی کے حق کا یہ سب سے بڑا حامی اپنے گروہ کو سہ گانہ مدارج میں تقسیم کرکے دو کثیر گروہوں کو قطعاً حق رائے دہی سے محروم رکھ کر تنظیمی آمریت کا سب سے بڑا حامل نظر آئے گا۔

توقع ہے سامراجی مولوی جو آپ کو چھوٹی چھوٹی صورتوں میں آپ کے گرد وپیش بکھر کر ہر جگہ اپنا سامراجیت پرست اور انتشار انگیز کردار انجام دیتا ہوا مل جائے گا۔ ضرورت ہے کہ اس سے خود بھی چوکنا رہیے اور دوسروں کو بھی خبردار رکھیے۔ ممکن ہے یہ آپ کو کاٹھ کی تیغ نیگیگٹ علم کا طعنہ دے کر خود کو پردے میں رکھنے کی کوشش کرے لیکن آپ اس کے سامراجی مولوی ہونے اور سامراجیت پرست کردار انجام دینے کی بخوبی نشاندہی کر سکتے ہیں۔

# صیہونیت کا گھناؤنا کردار

سوویٹ روس نے یہودیوں کی خفیہ سازشوں اور مکروہ سرگرمیوں کے بارے میں ایک وضاحتی پریس تبصرہ ۲۰ دسمبر ۶۷ء کے اپنے سفارتی شمارہ میں شائع کیا ہے۔ جس کا کچھ حصہ معلومات کے لئے یہاں درج کیا جا رہا ہے۔

صیہونی تنظیمیں جو بیسویں صدی کے شروع میں سامراجی سرمایہ سے قائم کی گئی تھیں وہ سامراج اور اس کی جارحانہ پالیسی کے نظریاتی اسلحہ خانے کے اہم ہتھیاروں کی حیثیت رکھتی ہیں صیہونی تنظیمیں ایسی با اثر اور منظم طاقت ہیں جسے کبھی ختم ہونے والے وسائل سے امداد ملتی رہتی ہے۔ جس کی بدولت یہ تنظیمیں نہ صرف اس قابل ہوئی ہیں کہ صیہونیت کے لئے پرچار بنائیں۔ بلکہ یہ کہ سرمایہ دار معاشرہ کے مختلف سماجی شعبوں سے لوگوں کو خرید کر صیہونیت کا پیروکار بنا سکیں۔ صیہونیوں نے سوائے اشتراکی ممالک کے ہر جگہ صیہونی برادریوں، انجمنوں گروہوں اور ان کی شاخوں کا شاخ در شاخ پھیلا ہوا ایک پیچیدہ میکانزم قائم کر لیا ہے۔ تاکہ اس پالیسی کو آگے بڑھایا جا سکے۔ جس پر عملدرآمد صیہونی لیڈروں کے لئے ضروری ہے۔

اب صیہونیت کے اس قسم کے خدوخال ابھر کر سامنے آ رہے ہیں۔ جن کی بدولت یہ تحریک امن اور ترقی اور دنیا بھر کے عوام کی آزادی و خوشحالی کی بدترین دشمن قرار پائی ہے یہ نظریہ جو مردم بیزاری پر مبنی ہے۔ جو طاقتوروں کے برتر ہونے کا اور ارفع نسل کے حامل لوگوں، یہودیوں کی دیگر اقوام پر برتری کا نظریہ ہے۔ اس آئیڈیالوجی کو مسلسل ایسے لوگوں کی جانب سے اچھالا جا رہا ہے اور استعمال کیا جا رہا ہے جو یہودیوں کے مفادات سے اتنے ہی لاتعلق ہیں۔ جتنے دوسری اقوام کے مفادات سے۔

اسرائیل کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے سیاسی بیورو کے رکن [illegible] نے "کنے سیت" میں تقریر کرتے ہوئے اسرائیل کے تمام امن دوست اور ترقی پسند حلقوں پر زور دیا تھا کہ وہ اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوں اور عرب ممالک کی امن دوست اور ترقی پسند طاقتوں کے ساتھ مل کر جارحانہ قوم پرستی پر عمل پیرا جنگ باز عناصر اور سامراج کے خلاف جدوجہد کریں۔

لیکن ہستادرت کے لیڈر پارٹی کے بہت سے عام اراکین کی خواہشات و جذبات کے برخلاف مشرق وسطیٰ کے مسئلے کے اس واحد ممکنہ حل کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اپنی سامراج کے فرمانبردار خدمت گذاروں کی سی حیثیت کو قائم رکھتے ہوئے یہ لیڈر بین الاقوامی مزدور طبقے کی تحریک کو ہر طور سے زک پہنچانے اور اس کی صفوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اپنی پرانی پالیسی پر بدستور عمل پیرا ہیں۔ اس کی بین مثال ۱۹۵۱ء میں ٹریڈ یونینوں کی عالمی فیڈریشن سے اسرائیلی ٹریڈ یونینوں کی علیحدگی میں ملتی ہے۔ اگر ہم یہ پتہ لگانا چاہیں کہ ہستادرت کے لیڈروں نے یہ موقف کیوں کر اور کیسے اختیار کیا تو بات وائٹ ہاؤس پنٹاگون (امریکی محکمہ دفاع) اور سرمایہ دار ممالک کے بڑے بڑے بنکوں اور تیل کمپنیوں کے دفاتر تک پہنچے گی۔

صیہونیت پرست اپنے طبقاتی کردار اور صیہونیت کے طبقاتی میلان کی پردہ پوشی کی بے پناہ کوشش کرتے ہیں۔ سرمایہ دار دنیا میں سامی نسل سے دشمنی کے مختلف مظاہروں کا حوالہ دیتے ہوئے صیہونی لیڈر اس دائمی ابتلا کی بات کرتے ہیں۔ جس سے یہودیوں کا سابقہ رہا ہے اور یہودیوں کے باقی دنیا سے الگ تھلگ رہنے کے نظریہ کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ یہودیوں کے "کامل و جامع" ہونے کی بات کر کے اور "اعلیٰ" اور "ادنیٰ" اقوام کی نسل پرستانہ اختراعات پیش کر کے یہودیوں کو فریب دینے کی ایک اور کوشش کرتے ہیں

صیہونی پروپیگنڈہ پورے شد و مد سے یہ کوشش کرتا ہے کہ صیہونیت کے صحیح خدوخال اور بیسویں صدی کی عظیم طبقاتی جنگوں میں اس کا حقیقی رول اور مقام آشکارا نہ ہونے پائے۔ ہر وہ شخص جو سائنسی اور طبقاتی نقطہ نظر سے صیہونیت کے نظریے اور اس کے عمل کو بے نقاب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے فوراً "سامی دشمن" قرار دے دیا جاتا ہے اور مذہبی طور پر ملعون و مطعون کیا جاتا ہے۔ یہ کچھ عالمی صیہونی تنظیم، عالمی یہودی کانگرس، یہودی ایجنسی اور اسی قسم کی دوسری تنظیموں کے اصل مقاصد پر نقاب ڈالنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

صیہونیت کا گھناؤنا کردار اسرائیلی جارحیت کے دوران خاص طور پر بے نقاب ہو کر سامنے آیا۔ جب تل ابیب کے حکمران حلقے اور ان کی پشت پناہ سامراجی طاقتوں نے عرب ممالک کی ترقی پسند حکومتوں کا تختہ الٹ دینا چاہا تھا اور مشرق وسطیٰ میں قومی تحریک آزادی کو کچل دینا چاہا تھا سلامتی کونسل نے ایک قرارداد منظور کی جس میں مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کے انخلا اور دنیا کے اس حصے میں امن قائم کرنے کے سلسلے میں متعدد دیگر اقدامات تجویز کئے گئے تھے۔ دنیا کی ریاستوں کی بھاری بھرکم اکثریت سلامتی کونسل کی قرارداد کی حامی ہے اور یہ صرف اسرائیلی حکمران ہی ہیں جو یہ محسوس کرتے ہوئے کہ انہیں چند سامراجی طاقتوں کی حمایت حاصل ہے۔ ابھی تک متحدہ اقوام کے مطالبات کو ماننے سے انکار کر رہے ہیں۔ (اے پی این)

## ایجنٹ حضرات کے لئے ایک ضروری اعلان

جن ایجنٹوں نے ماہ نومبر کے بلوں کی ادائیگی ۲۵ دسمبر تک نہیں کی۔ جنوری ۱۹۶۸ء سے ان کا بنڈل روک دیا جائے گا۔ (ناظم شعبہ ترسیل ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور)

## دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ ضلع نوابشاہ

## حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ کا افتتاحیہ خطاب

جناب صدر گرامی قدر و معزز حاضرین!

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شکر و احسان ہے اس رب ذوالجلال کا کہ جس کی نوازشات خصوصی سے ہم خاکسار آج ایک ایسے مقام کی افتتاحی تقریب میں شریک ہیں جو دین قیم کی اقامت کے لئے مستقبل قریب میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ کیونکہ کسی جماعت کے فعال ہونے کے لئے یہی مقام نشانِ عمل ہوتے ہیں۔ تمام تجاویز اور پروگرام اسی مختصر قطعے میں مرتب ہوتے ہیں۔ جماعتی سرگرمیوں کے تمام ریکارڈ بھی اسی مقام پر موجود رہتے ہیں۔ جہاں قائدین کی سرگرمیوں کو مفید بنانے کے لئے یہ مقام مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ وہاں عوام کی فلاح و بہبود کے لئے بھی نفع بخش ہوتے ہیں۔ عوام سے جماعت کا رابطہ اس امتیازی مقام سے بسہولت قائم ہوتا ہے۔ مختلف قومی اور عوامی اور ہنگامی ضروریات کی تکمیل بھی اسی مقام سے ہو سکتی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ہمارے اکابرین کی یادگار جماعت ہے۔ جس کے پروگرام کلکتہ سے راس کماری تک اور ڈھاکہ سے کراچی تک، لاہور سے افغانستان تک، روس سے افریقہ تک زیر عمل رہے ہیں۔ اور ہمیں ان بزرگوں کی دار و رسن اور قید و بند کی منزلیں نہیں فراموش کرنی چاہئیں بلکہ ہمیں ان کے کردار کی روشنی میں قدم آگے بڑھانے چاہئیں۔ تاکہ پاکستان کا ہر فرد ہمارے عمل میں شاہد ہو اور ہم اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے لئے اپنے کردار کی سند پیش کر سکیں۔ آج دورِ پُر فتن ہے پرویزیت، مرزائیت، مودودیت اپنے ملحدانہ افکار سے عوام کے ذہن پراگندہ کرنے میں ہمہ تن سرگرم عمل ہیں۔ ان کے مقابلے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام میدانِ عمل میں آ چکی ہے۔ تالیفات اور تصنیفات کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم جماعتی طور پر ان تصنیفات کو خرید کر خود مطالعہ کریں اور اپنے احباب کو بھی ترغیب دیں

خدائے تعالیٰ کا یہ بہت بڑا انعام ہے کہ اس نے جمعیۃ کو صاحب علم اور صاحب کلام حضرات سے نوازا ہے۔ جو قلم اور زبان سے دین کے نئے مجددین کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں اور صاحب بصیرت لوگ ہدایت پا کر جمعیۃ میں شریک ہو رہے ہیں۔ ہمارے محترم قائدین اس وقت صبر آزما حالات سے دوچار ہیں۔ مرکز کو مضبوط کرنے کے لئے ہم کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام کی حقیقی جدوجہد ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ ہم آئندہ انتخابات کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ دیندار لوگوں کو صوبائی اور قومی اسمبلیوں میں بھیجنے کے لئے عوام کے ذہن ہموار کریں تاکہ فرنگی قوانین سے نجات حاصل ہو۔ بے حیائی، فحاشی، عریانی ایسی برائیوں سے پاکستان محفوظ رہ سکے۔ میں تمام اراکین جمعیۃ سے گذارش کروں گا کہ وہ اپنے قائدین کے نقشِ قدم پر چل کر حقیقی منزل کے حصول کے لئے دامے، درمے، قدمے کوشش کریں اور جماعت کے کام کو عملی زندگی کے معمولات میں شامل کریں۔ اس کے بعد انشاء اللہ ہماری کامیابی ہے اور باطل فرقوں کی پسپائی لازمی ہے۔

# اُمہاتُ المومنین کے خلاف

# مودودی صاحب کی زبان درازی

ہفتہ وار ایشیا لاہور کی اشاعت ۱۹ ر نومبر ۶۶ء میں "رپورٹنگ کی ذمہ داری ادارہ ایشیا پر ہے" ایسی چھتری کے زیر سایہ اور "تفہیم القرآن" کے زیر عنوان مولانا مودودی کے کچھ اور خیالات سامنے آئے ہیں۔ مولانا قرآن حکیم کی ان آیات کی تفسیر فرماتے ہیں۔ جن میں حق تعالےٰ نے ازدواج مطہرات کو تنبیہہ کی ہے۔ اور ان کے وسیلے سے مسلمان عورت کے سامنے ایک واضح اور صاف نصب العین رکھا ہے۔ جس تک پہنچنے کی پُر خلوص کوشش ہر مسلمان عورت کا مذہبی فریضہ ہونا چاہیئے ہمارے نزدیک قرآن عظیم کی ان آیات کا ہرگز یہ مفہوم نہیں ہے کہ ان کی تشریح و تفسیر کرتے وقت کوئی مسلمان ازدواج مطہرات کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرے۔ جو اُمت کی ماؤں کے شایان شان نہ ہوں یا جن کو پڑھتے وقت کوئی مسلمان یہ محسوس کرے کہ وہ سوئے ادب کا مرتکب ہوا ہے۔ کسی طور پر بھی قرآن کی کسی آیت کا یہ مفہوم نہیں ہو سکتا۔ اور قرآن حکیم اپنے کسی مفسر یا شارح کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ روایت یا کسی تفصیل کا سہارا لے کر ان کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہے یا لکھے۔ ہم کسی امتی کو خواہ وہ کوئی بھی کام کر رہا ہو، اس بات کا حقدار نہیں سمجھتے اور ہمارا پختہ ایمان ہے کہ قرآن کے مفہوم کو کتنا بھی توڑ مروڑ لیا جائے۔ اس حق کا جواز بہرحال نہیں ملتا۔

---

لیکن مولانا مودودی اس جسارت کو حق کے طور پر استعمال کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ اس سے قبل وہ روایات کا سہارا لے کر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہوئے۔ اور انہوں نے پوری امت مسلمہ کے جذبات احترام کا مذاق اڑایا اور اُن کے دلوں کو تکلیف دی۔ اب یہی مودودی صاحب روایات کا سہارا لے کر اُمہاتُ المومنین کی شان میں زبان کھولتے ہیں اور ایک دفعہ پھر ہمارے جذبات کو مجروح کرتے ہیں۔ ان مقدس اور برگزیدہ ہستیوں کے متعلق" مودودی صاحب کے الفاظ مطبوعہ ایشیا ملاحظہ ہوں۔

"... بخاری و مسلم اور دوسری کتب حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ میں نے خود حضرت عمر سے پوچھا تھا کہ اس آیت میں جن دو ازدواج کا ذکر ہے۔ اس سے مراد کونسی ازدواج ہیں اور انہوں نے بتایا کہ وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ تھیں۔ پھر انہوں نے اس کا تفصیلی واقعہ بیان فرمایا کہ یہ دونوں

واضح رہے کہ مولانا مودودی حدیث کے الفاظ نقل نہیں کر رہے۔ حدیث کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کر رہے ہیں۔ مولانا مودودی کے الفاظ یہ ہیں:-

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کچھ زیادہ جری ہو گئی تھیں اور حضور سے زبان درازی کرنے لگی تھیں۔

حتیٰ کہ ایک مرتبہ حضور ناراض ہو کر اپنے حجرۂ مبارک میں گوشہ نشین ہو گئے تھے اور مدینہ میں یہ خبر مشہور ہو گئی تھی کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ لیکن دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ طلاق نہیں دی تھی بلکہ صرف ایلاء کیا تھا حضرت عمر کی اس تشریح سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں انہی دونوں بیویوں کو تنبیہ فرمائی گئی ہے۔ ارشاد ہوا کہ ان تتوبا۔ اگر تم توبہ کرو تو تمہاری بھلائی اسی میں ہے۔ فقد صغت قلوبکما۔ کیونکہ تمہارے دلوں میں خرابی پیدا ہو گئی ہے یعنی تم رسول کے مقابلہ میں زبان درازی کی جرأت کرنے لگی ہو وان تظاھرا علیہ۔ اگر تم دونوں نے رسول کے مقابلہ میں جتھابندی کر لی تو یہ خوب سمجھ لو کہ رسول کا مولیٰ اللہ ہے تمام صالح مومنین رسول کے ساتھ ہیں۔ تمام ملائکہ رسول کے ساتھ ہیں"۔

---

ہم علمائے اسلام کی توجہ بالخصوص مندرجہ ذیل فقروں کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ جو اُمہاتِ امت کے بارے میں کہے گئے۔

"رسول کے مقابلے میں جری ہو گئی تھیں"

" زبان درازی کرنے لگی تھیں۔

ان فقروں کو غور سے پڑھئے اور پھر قرآن حکیم کے اس حکم پر نظر ڈالئے جس میں کہا گیا ہے کہ:-

"اے ایمان والو! اپنی آواز رسول کی آواز سے بلند نہ کرو"

ورنہ تمہارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے"۔

سوال پیدا ہو گا کہ اس حکم کی موجودگی میں اگر اُمہات المومنین خاکم بدہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں "جری ہو گئی تھیں" "زبان درازی" کرنے لگی تھیں، تو ان کے اعمال جوں کے توں کیسے رہ گئے؟ اور ان کو امہات المومنین کا درجہ کیسے عطا ہو گیا؟ اور ان کو یہ رتبہ کیسے ملے گا جس کا ذکر خود مودودی صاحب اسی بیان میں آگے چل کر کرتے ہیں کہ:- "وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات ہیں۔ اُمہاتُ المومنین ہیں۔ جن کا مقام صحابہ کرام سے بھی بالاتر ہے۔ کیونکہ صحابہ میں سے کسی کو امت کا باپ نہیں کہا گیا اور ان کو امت کی مائیں قرار دیا گیا۔ خود صحابہ پر بھی اُن کا احترام ماں کی طرح کرنا واجب تھا"۔

---

اس نکتے پر بحث مولانا صاحب کی تضاد بیانی کے شاہکار کے اردگرد مرکوز ہو جائے گی۔ لیکن ہم ایک سیدھی سی بات پوچھتے ہیں۔ اگر انہی فقروں کی وجہ سے کوئی مولانا صاحب کو "زبان درازی" کا تمغہ دے دے تو کیا مولانا صاحب کی عزت نفس اسے برداشت کر سکے گی؟ یا کیا مولانا صاحب کے حواری اسے بخشنے کی فراخدلی کا ثبوت دے سکیں گے؟ اور کیا اس کے جواب میں وہ یہ "تسلی بخش" جواب دینگے کہ:-

"دراصل لوگوں کی کم فہمی ہے کہ وہ بزرگوں کی بزرگی اور فضیلت کا ایسا مفہوم سمجھ بیٹھے ہیں جو نہ قرآن سے ثابت ہے نہ حدیث سے۔ نہ اہل علم نے کبھی اس کا یہ مفہوم لیا ہے۔ یہ لوگ بسا اوقات اس طرح کی باتیں کرتے ہیں، گویا ان بزرگوں سے کبھی کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ حالانکہ ان سے غلطیاں صادر ہونے کا شاہد تو خود قرآن ہے۔ اس سے انکار کرنے کی ہمت کون کر سکتا ہے۔ کبھی یہ کہتے ہیں کہ ان سے کوئی غلطی ہوئی بھی ہو تو اس کا ذکر نہیں کرنا چاہیئے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے خود ان کا ذکر فرمایا ہے اور اس کتاب میں فرمایا ہے جسے قیامت تک لوگ پڑھتے رہیں گے اگر یہ ذکر ہی ناجائز تھا تو اس کتاب میں اسے درج ہی کیوں کیا گیا جسے ہر کس و ناکس کو پڑھنا تھا"؟

---

ہم اس کج بحثی اور کٹ حجتی میں نہیں الجھنا چاہتے کہ اللہ تعالےٰ نے ایسا کیوں کیا اور اس نے اپنے صالح بندوں پر گرفت کیوں فرمائی۔ ہم صرف یہ دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے نمونہ بنے اور ہمارے لئے محترم ٹھہرے۔ ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس طرح کی باتوں کے باربار اور بالاصرار تکرار کی آخر وجہ کیا ہے اور کس مقصد کے لئے اس پر زور دیا جا رہا ہے؟ کیا یہ مقصد صحابہ کرام اور امہات المومنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے احترام کو کم کرنا ہے؟ اور اس طرح اسلام کی گرفت کو پاکستانیوں کے دل اور ذہن پر سے کمزور بنانا ہے یا یہ محض بزرگان سلف کے خلاف دراز زبانی کر کے اپنی انا کو تسکین پہنچانا ہے۔

---

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر سلف صالحین، اصحاب کرام اور اُمہات المومنین کے لئے کسی آدمی کی زبان یا اس کا قلم کسی بھی مفروضے اور کسی بھی دلیل کا سہارا لے کر یہ طرز تکلم اختیار کر سکتا ہے تو وہ اسلام کے مزاج سے کوسوں دور ہے۔ علم و فضل کا دعویٰ اور اقامت دین کا ادعا تو بہت دور کی بات ہے۔ جس آدمی کی زبان اُمہات المومنین کے متعلق یہ الفاظ کہہ سکتی اور جس کا قلم ان الفاظ کے لکھنے سے لرزتا نہیں اُس کے لئے کوئی نرم لفظ ہماری لغت میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے ہم اس انداز تکلم کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں۔ (باقی)

- رمضان المبارک کا احترام کیا جائے — منکرین سنت کی بزم میں وزیر اطلاعات کی ش
- محکمہ اوقاف سے مساجد کا نظام درست رکھنے کی اپیل — سینما کی تعمیر کی ا
- صحابہ کرام اور سلف صالحین کے اعتماد کو مجروح کرنے والے لٹریچر کی ضبط

# دینی محاذ

**بستی ڈھیراں میں ایک روزہ اجتماع** - آج مورخہ ۲۹ شعبان المعظم بمقام بستی ڈھیراں تحصیل خان پور میں ایک روزہ اجتماع زیر صدارت مولانا ابوالخیر صاحب ہوا جس میں مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی نے تقریر فرمائی۔ جناب عبدالکریم صاحب نے بھی اپنے نعتیہ کلام سے محظوظ کیا۔ مولانا محمد مکی صاحب حجازی نائب ناظم جمعیۃ نے مدح صحابہ اور جدید مودودی فتنہ پر تقریر کی۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) ملک میں ماہ رمضان کے احترام کی خاطر کلب گھروں سینماؤں، چکلوں اور شراب خانوں کو مکمل طور پر بند کر دیا جائے۔

(۲) ملک میں رسوائے زمانہ عائلی قوانین کو بند کر کے اسلامی آئین کو نافذ کیا جائے۔

(۳) بزم پرویز میں وزیر اطلاعات کی شرکت اور مرزا ناصر کے موجودہ بیان سرگودھا والے پر احتجاج کیا گیا۔

**جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ماہانہ اجلاس** - ۲۶ نومبر بروز اتوار جمعیۃ علماء اسلام کا ماہانہ اجلاس مسجد مدرسہ انوار العلوم قصبہ بیرانی میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالقادر صاحب لغاری منعقد ہوا۔ حافظ نثار احمد کی تلاوت کے بعد حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر ضلع نے حالات حاضرہ اور جمعیۃ کی کارگذاریوں پر روشنی ڈالی۔ محمد عرفان صاحب قادری ناظم جمعیۃ کی سرگرمیوں اور ترجمان اسلام کی پالیسی کی تعریف کی اور کہا کہ اس وقت ترجمان کے اندر ایک عظیم قوت پائی جاتی ہے۔ اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنا جمعیۃ کی امداد ہے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) قصبہ بیرانی میں بے حیائی کے اڈے (سینما) کی تعمیر کا جو پروگرام بن رہا ہے اُسے فوراً رکوایا جائے۔

(۲) قصبہ بیرانی میں چونکہ کسی جگہ میٹھا پانی برآمد نہیں ہوا اور حکومت کی طرف سے محض ایک ٹنکی بنا کر چند ٹونٹیاں قصبہ کے باہر ایک ہی جگہ لگا دینا قصبہ کی ضروریات کے لئے قطعی ناکافی ہے۔ پورے قصبہ کی ضروریات کے مطابق پینے کے پانی کا انتظام کیا جائے۔

(۳) قصبہ بیرانی میں صفائی اور شاہراہوں کو پختہ کرنے کا انتظام کیا جائے۔

(۴) جیکبڑی ایریا کھڈ پاڑہ سے پرائیویٹ چکلہ ختم کیا جائے اور اس کے کارپردازان کو سخت سزا دی جائے۔

(۵) یہ اجلاس مغربی صوبائی و مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اکابر جمعیۃ علماء اسلام پر سے تمام پابندیاں ختم کی جائیں اور ملک سے ہنگامی حالات کے ختم کرنے کا اعلان کیا جائے۔ اب تک ہنگامی حالات کا برقرار رکھنا حق خود ارادیت قانون خداوندی و حقوق العباد کو پامال کرنے کی کھلی ہوئی

دلیل ہے۔ دعائے خیر پر یہ جلسہ ختم ہوا۔

ضلعی جمعیۃ کا آئندہ اجلاس ۱۴ جنوری ۱۹۶۸ء بروز اتوار مدرسہ مفتاح العلوم نزد بس اسٹینڈ شاہ پور چاکر میں ہوگا۔ (دفتر جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ)

**جمعیۃ علماء اسلام کوٹلہ جام ضلع میانوالی** - یکم دسمبر ۶۷ء کو حضرت مولانا صوفی عبدالغفور صاحب امیر جماعت کی صدارت میں ایک خصوصی اجلاس ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن پاک کے بعد رانا نیاز محمد کاچھوی نے عوام سے خطاب فرمایا اور مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس ہوئی۔

ہمارے راجپوتوں کے طبقہ میں یہ ایک عام وبا پھیل گئی ہے کہ وہ لڑکیوں کو بیچنے پر تُل گئے ہیں۔ جب تک خاطر خواہ پیسے اُن کو نہیں ملتے - ہم علماء کرام و واعظین حضرات وخطباء حضرات سے درخواست کرتے ہیں کہ اپنے مواعظ حسنہ وخطبات میں اس رسم باطلہ کے قلع قمع کرنے کی بااثر تقریریں فرمایا کریں تاکہ عوام اور مظلوم مستورات اس ظلم عظیم سے نجات پائیں۔ ہم حکومت سے بھی اس رسم بد کے تدارک کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(محمد بشیر طاہر ناظم کوٹلہ جام)

**جمعیۃ علماء اسلام لاجپت نگر شاہدرہ لاہور**

ایک اجلاس بعد نماز عشاء جامع مسجد قاسمی میں منعقد ہوا صدارت حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحب نے کی۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ کشمیر و فلسطین کے حصول کے لئے ملت میں جذبہ جہاد پیدا کرے (۲) رمضان شریف کے احترام میں سینماؤں پر پابندی لگائی جائے۔

(۳) مودودی صاحب کی انتشار انگیز سرگرمیوں پر سخت نفرت کا اظہار۔

(۴) کتاب خلافت و ملوکیت کی ضبطی کا مطالبہ

(۵) وزیر تعلیم کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا گیا کہ خلافت راشدہ کے باب کو پھر سے کورس میں شامل کیا گیا۔

**کارروائی اجلاس جمعیۃ بہاولپور** ۲۲/۱۱/۶۷ کو بعد نماز عشاء دفتر جمعیۃ علماء اسلام مچھلی بازار بہاولپور میں اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا رحمت اللہ صاحب نائب امیر جمعیۃ نے کی۔ اجلاس میں حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں۔

(۱) کتاب اشرف المقال فی مسئلہ رویۃ الہلال مصنفہ مولانا لطافت الرحمٰن افغانی اور ایک اشتہار بابت مسائل رمضان المبارک شائع کرانے کی منظوری دی گئی۔ حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام کی صوبہ بھر م

(۱) حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ ہے۔ رمضان المبارک کے احترام میں شہر کے تمام ہوٹل اور کھانے پینے کی تمام کاروباروں پر مکمل پابندی لگائی جائے اور فحاشی کے اڈوں سینما وغیرہ پر بھی قانونی طور پر پابندی لگائی جائے جبکہ سابق ریاست بہاولپور میں ایسا کرنا مستقل قانونی جرم تھا

(۲) محکمہ اوقاف کے حکام بالا سے درخواست ہے کہ جامع مسجد مچھلی ہٹہ کے گرد صفائی کا معقول انتظام کیا جائے اور مسجد کو بہتر بنایا جائے۔ کیونکہ یہ مسجد ریاست بہاولپور کی سب سے پرانی یادگار مسجد ہے اس کے لئے ایک لاؤڈ سپیکر کا ہونا ضروری ہے کیونکہ مسجد کافی بڑی ہے اور

## کاروان [illegible]

اس مسجد کے صدر دروازے سے حجام خانہ ختم کیا جائے تاکہ مسجد کا احترام ملحوظ رکھا جائے۔ اور ہوٹل جو کہ مسجد کے دروازے پر ہے کو تنبیہہ کی جائے کہ رمضان المبارک کے احترام میں ہوٹل دن میں بالکل بند رکھے۔

(۳) میونسپل کمیٹی بہاولپور سے پرزور مطالبہ کہ محلہ حزب اللہ میں مچھلی بازار سے مسجد حقیقہ تک صفائی کا معقول انتظام کیا جائے۔ تاکہ نمازیوں کے کپڑے ناپاک نہ ہوں۔

(عبدالمجید ناظم جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور)

**نوشکی** - ۲۴/۱۱/۶۷ کو جمعیۃ علماء اسلام نوشکی کا ایک اجلاس مولانا عبدالسبحان صاحب کی صدارت میں ہوا۔ نائب امیر حافظ نورالحق صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد ناظم اعلیٰ مولانا گل شیر صاحب نے موجودہ فتنوں پر تقریر کی بالخصوص فضل الرحمانی، پرویزی، قادیانی اور مودودی فتنوں کی قلعی کھولی اور جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر دین کی خدمت کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی۔

حافظ نورالحسن اور مولانا سید علی شاہ صاحب نے بھی علماء دین کے اتحاد و اتفاق پر تقریریں کیں۔

عبدالشکور انور ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر

**جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کا اجلاس** ۳ نومبر کو بعد نماز عشاء زیر صدارت جناب عبدالستار صاحب منعقد

ترکت کی مذمت ● — قادیانی سربراہ مرزا ناصر کے بیان پر احتجاج

اجازت کے خلاف احتجاج ● — عائلی قوانین ختم کرنے کا مطالبہ

طی کا مطالبہ ● — فحاشی کے اڈوں کو ہٹانے کا مطالبہ وغیرہ وغیرہ

## ...یں سرگرمیاں اور کارگذاریاں

ہوا۔ جس میں "ترجمان اسلام" بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ درج ذیل فیصلے ہوئے۔

(۱) پشاور میں مشینی مذبح قائم کرنے کی مذمت کی گئی۔

(۲) فنڈ کی فراہمی کا پروگرام بنایا گیا۔

**جمعیۃ علماء اسلام کراچی۔ کارروائی اجلاس شوریٰ منعقدہ ۲۸ شعبان ۸۷ھ** (۱) متفقہ طور پر حافظ محمد محسن صاحب عارضی صدر جمعیۃ علماء اسلام کراچی کو جمعیۃ علماء اسلام کراچی کا باقاعدہ صدر منتخب کیا گیا

(۲) یہ طے ہوا کہ عید الفطر تک صدر دفتر کے حصول کی کوششیں مکمل کر دی جائیں تاکہ شوال میں صدر دفتر کا افتتاح کر دیا جائے

(۳) چند وجوہات کی بنا پر مولوی محمد زکریا صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کراچی کو سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد اب مولوی محمد زکریا صاحب جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ذمہ دار نہیں رہے اور نہ ان کے معاملات کی جمعیۃ علماء اسلام کراچی مسئول ہے۔ (محمد اسماعیل)

**جھوٹ کی شرعی حیثیت اور مودودی صاحب**

۱۲ نومبر کے آئین میں جھوٹ کی شرعی حیثیت کے بارے میں ایک مراسلہ نظر سے گذرا، اس بارے میں میں مودودی صاحب کی چند تحریریں سامنے رکھ کر پوچھتا ہوں کہ مودودی صاحب کے کون سے حقوق غصب ہو جانے کا اندیشہ تھا، یا کونسا اتحاد بین المسلمین .... مقصود تھا۔ (۱) وہی مودودی صاحب جو کل تک یہ کہتے تھے کہ مملکت میں ذمہ داری کے مناصب (خواہ وہ صدارت ہو یا مجلس شوریٰ کی رکنیت یا مختلف محکموں کی ادارت) عورتوں کے سپرد نہیں کئے جا سکتے۔" (اسلامی ریاست ص ۲۹۱)

(۲) ستمبر ۱۹۵۰ء کے ترجمان القرآن میں "ہوا کا رخ" کے عنوان سے محترمہ فاطمہ جناح کی بابت لکھا۔

"عوام کی ذہنیتیں اس تحریک سے جس تیزی کے ساتھ متغیر ہو رہی ہیں اور ہر محفل میں عورتوں کو پیش پیش رکھنے اور ان سے رہنمائی حاصل کرنے کا مذاق جس سرعت کے ساتھ لوگوں میں ترقی کر رہا ہے۔ اس کا اندازہ صرف اس ایک بات سے کیا جا سکتا ہے کہ اب مسلمان میلاد کی مجلسیں بھی منعقد کرتے ہیں اور ان کی کوششیں یہی ہوتی ہیں کہ ان میں تقریر کرنے کے لئے کسی عالم دین یا کسی مرد لیڈر کی بجائے کسی خاتون ہی کو بلائیں"۔

اس سے آگے حیدرآباد سندھ کی ایک انجمن کے جلسۂ میلاد کی بابت تحریر فرماتے ہیں :-

"انجمن کا نام ماشاء اللہ مجلس اسوۂ رسولؐ ہے۔ جلسہ بھی میلاد نبویؐ کا ہے۔ لیکن آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ اس مجلس میں اسوۂ رسولؐ بیان کرنے کے لئے جس عالمۂ کتاب وسنت اور پیکر اسوۂ رسولؐ کو دعوت دی گئی وہ مس فاطمہ جناح ہیں"۔

پھر اسی محترمہ کی بابت اقتدار کی ہوس نے یہ لکھنے پر مجبور کیا :-

"موجودہ حالات میں صدارت کے لئے محترمہ مس فاطمہ جناح کا انتخاب شرعاً ناجائز نہ ہوگا۔ اس انتخاب میں اس کے سوا کوئی قباحت نہیں ہے کہ وہ خاتون ہیں۔ اس پہلو کے سوا باقی ہر حیثیت سے ان کے اندر وہ اوصاف موجود ہیں جو ایک موزوں امیدوار میں ہو سکتے ہیں"۔

لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنے معاملات عورت کے سپرد کئے"۔

اب آپ بتائیں کہ مودودی صاحب کے پاس وہ کونسی انتھارٹی ہے جس سے وہ اپنی مرضی سے اسلام میں تحریفات کرتا رہے۔ انہی متضاد باتوں کا نام جھوٹ نہیں، تو اور کیا ہے۔ کیا ان حالات میں اسلام جھوٹ بولنے کی اجازت دے گا؟ ہرگز نہیں۔

(بشیر احمد کلور کوٹ ضلع میانوالی)

**تشکیل شاخ جمعیۃ ضلع سکھر۔** ۱۷ شعبان المعظم گوٹھ حاجی غلام حیدر خان پٹھان میں بعد از نماز عشاء جناب حضرت مولانا عبداللطیف صاحب پٹھان کی زیر صدارت ایک اجتماع ہوا۔ احادیث کی روشنی میں مختصر تقریر کی اور جمعیۃ علماء اسلام کی وضاحت کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبداللہ صاحب بھٹہ آناد نے باقاعدہ حاضرین کو خطاب فرمایا۔ جس میں خاص طور پر جمعیۃ العلماء اسلام علمائے دیوبند کی مکمل تاریخ واضح کی اور ان کی دینی خدمات کو سراہا۔ آخر میں جمعیۃ کی اس شاخ کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

امیر — جناب محمد بچل خاں پٹھان

نائب امیر — جناب محمد مراد خاں پٹھان

ناظم اعلیٰ — جناب فضل کریم پٹھان

نائب ناظم — اللہ ڈیدایا پٹھان

خازن — جمال الدین سالار

پونے دس بجے رات یہ جلسہ برخاست ہوا

بتاریخ ۲۵ رشعبان مبلغ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر جناب مولانا فضل اللہ صاحب بھی یہاں تشریف فرما ہوئے اور رات کو تقریباً دو گھنٹے تقریر فرمائی۔

**پروگرام** — مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کا ضلعی دورہ۔

۱۴ رمضان المبارک مطابق ۱۷ دسمبر بروز اتوار دن کو صادق آباد شہر۔ شب کو ماچھی گوٹھ

۱۵ رمضان المبارک ۱۸ دسمبر بروز پیر دن کو کوٹ سبزل شب کو داعوالہ

۱۶ رمضان المبارک ۱۹ دسمبر بروز منگل دن کو توحید آباد شب کو کوٹ پٹھان۔

(فداء الرحمٰن درخواستی خان پور)

**سینما کا خاتمہ** — تقریباً ایک سال کے عرصہ سے ایک سینما مدرسہ قاسم العلوم گھوٹکی کے نزدیک بنا ہوا تھا۔ جس سے تمام دینی حلقوں میں پریشانی پائی جاتی تھی۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام نے عوام سے دستخط لیکر حکام بالا کی خدمت میں درخواستیں ارسال کیں۔ پبلک جلسوں میں قراردادوں کے ذریعہ اسے مسمار کرنے کے مطالبے کئے۔ مگر سب کچھ صدا بصحرا ثابت ہوا۔

آخر ۲۷ اکتوبر بروز جمعہ مقامی جمعیۃ کے امیر کی قیادت میں ایک عوامی جلوس مالک سینما کے پاس گیا اور ان سے سینما بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ مالک سینما نے ایک ہفتہ کے اندر سارا سامان اٹھا لیا اور عمارت منہدم کرادی۔ وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ (ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر)

**جیکب آباد** — ۲۲/۱۱ کو ایک میٹنگ دفتر جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد میں زیر صدارت حضرت مولانا عمر الدین صاحب نائب مہتمم مدرسہ عربیہ دار الفیوض کندھ کوٹ منعقد ہوئی بندرجہ ذیل حضرات جیکب آباد کے ممبران اور عہدیدار مقرر ہوئے۔

(۱) امیر — حضرت مولانا عبدالمجید صاحب صدر مدرس مدرسہ محمدیہ جیکب آباد۔

(۲) ناظم — مولانا عبدالمجید صاحب کمیشن ایجنٹ جیکب آباد

(۳) نائب ناظم — مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ " "

(۴) سالار — صاحب خان ریٹائرڈ جمعدار پولیس " "

(۵) خزانچی — حاجی عبدالخالق صاحب کمیشن ایجنٹ " "

ممبران — حاجی محمد صدیق صاحب سومرہ۔ حاجی عبدالحق صاحب سومرہ۔ حاجی شفیع محمد صاحب سومرہ۔ خادم حسین صاحب دوکاندار (احمد خان ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام جیکب آباد)

## جمعیۃ پشاور ڈویژن کا انتخابی اجلاس

### مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر منتخب ہوئے

۲۷ شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۶۷ء بروز جمعرات صبح دس بجے جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کا انتخابی اجلاس حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب مدظلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ڈویژن کے چاروں اضلاع پشاور کوہاٹ، مردان اور ہزارہ سے مجلس عمومی کے ۴۵ ارکان رونق افروز ہوئے۔ اجلاس میں انتخاب کے علاوہ جماعتی کارکردگی حالات حاضرہ اور دیگر اہم مسائل پر غور و خوض کیا گیا اور سولہ قراردادیں پاس کی گئیں۔ جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کے لئے مندرجہ ذیل حضرات عہدیداران منتخب کئے گئے۔

امیر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب طورو ضلع مردان
نائب امیر اول ۔ مولانا عبدالحی صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ
نائب امیر دوم ۔ مولانا نعمت اللہ صاحب کوہاٹ
ناظم اعلیٰ ۔ صاحبزادہ عبدالباری صاحب عمرزئی ضلع پشاور
ناظم ۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان
امین جمعیۃ ۔ مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی۔
ناظم دفتر ۔ مولانا محمد یعقوب القاسمی پشاور شہر

## حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ خلیفہ حضرت رائپوری کا لائل پور میں ورود مسعود

دینی حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ العالی خلیفہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ حسب سابق امسال بھی پورا ماہ رمضان المبارک لائلپور میں ہی گذاریں گے۔ حضرت مولانا اشرف المدارس محلہ گورونانک پورہ میں تشریف فرما ہیں۔ اور صرف نماز تراویح کے بعد حضرت اپنے خدام کی مجلس عام میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔

حضرت مولانا صاحب زید مجدہ کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے خواہشمند حضرات مندرجہ بالا پروگرام کو ملحوظ رکھ کر تشریف لے جاسکتے ہیں ۔۔۔ دعاجو، مجلس الحسینی

### مراسلہ

## ڈائرکٹر محکمہ تعلیم پشاور و یونیورسٹی متوجہ ہوں

جناب والا! ہم اہالیان لکی مروت یہ درخواست جناب کی خدمت تک پہنچاتے ہیں کہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول لکی مروت مسمی محمد علی خاں نے امسال میٹرک کے نوماہی امتحان میں جو بد سلوکی اور بے انصافی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ لکی سکول کے دسویں جماعت کے طالب علموں میں کسی سے پوشیدہ نہیں اور یہ بے انصافی اس کے ماتحت سٹاف اور خاص کر محمد علی خان بی اے، بی، ٹی باشندہ لکی مروت کے اشارے پر ہوئی ہے۔

نوماہی امتحان میں جو لڑکے سکول سے علیحدہ کئے گئے ہیں۔ وہ غریب (مالی لحاظ سے) ہیں۔ یعنی ان کے سفارشی نہ تھے۔ اور جن لڑکوں کو سالانہ امتحان میں داخلہ کے لئے اجازت مل گئی ہے۔ وہ مالی لحاظ سے دولت ہیں۔ حالانکہ تعلیمی لحاظ سے بہت کمزور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غرباء کے لائق فرزندان پیچھے رہ جاتے ہیں اور امراء کے نالائق اور ناقابل فرزندان آگے نکل جاتے ہیں۔

جناب عالا! آپ کو علم ہے کہ بچے قوم کے معمار ہوتے ہیں۔ قوم کی تخریب و تعمیر ان نوآموز بچوں پر منحصر ہے۔ اگر اسی طرح لائق بچے پیچھے رہتے رہے اور نالائق کو سفارش اور رشوت پر پاس کیا جاتا رہا تو آخر قوم کی کیا حالت ہو جائے گی۔ لہٰذا جناب والا اس معاملہ کی تحقیقات فرما کر تسلی کرلیں۔

منجانب:۔ اہالیان لکی مروت
(مرسلہ عبدالستار جان نیازی، حمید اللہ جان نیازی
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں)

## اپیل

جیکب آباد شہر میں نیک و مخلص حضرات کی دلی توجہ سے ایک دینی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ اس ادارہ کیلئے زمین بارہ ہزار فٹ مربعہ ۳۰۰۰/- روپے میں خرید کی جاچکی ہے۔ عمارت مدرسہ ابتداء سے پختہ ہے تعلیم اور تعمیر باقاعدہ شروع ہے۔ ہر دو کام میں کافی خرچ آچکا ہے۔ مگر فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے تعمیر مدرسہ رکی ہوئی ہے۔ ماہ شوال ۱۳۸۷ھ میں تعلیمی کام شروع ہوگا۔

نیز مسجد اور طلباء کی رہائش کے لئے مزید بارہ ہزار مربعہ فٹ زمین خرید کے لئے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کو درخواست دی گئی ہے۔

جیکب آباد کے اہل خیر مسلمان۔ جماعت تبلیغی اور جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین صاحبان اور تمام اہل خیر مسلمانان پاکستان سے اپیل ہے کہ وہ زکوٰۃ، خیرات، صدقات اور عطیات سے مدرسہ ہذا کی اعانت فرمائیں۔ رب تعالےٰ انہیں اجر عظیم عطا کرے۔ آمین!

نیز مدرسہ کی سفارت کے لئے مولوی میر محمد صاحب بکھرانی کو مامور کیا گیا ہے۔

ترسیل زر، حاجی محمد عثمان خاں کھوسہ نائب مہتمم مدرسہ عربیہ جامع قاسم العلوم جیکب آباد سندھ۔
(احمد خان ناظم دفتر مدرسہ عربیہ
جامع قاسم العلوم جیکب آباد)

## سانحۂ رحلت

ڈاکٹر عبدالقادر صاحب دندان ساز گجرات صدر مجلس احرار و ناظم اور مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم اور امیر شریعتؒ کے رفیق کار کا جواں سالہ اکلوتا لڑکا اٹھارہ سال کی عمر میں یکم رمضان کو وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب کو صبر کی توفیق عطا فرمائیں اور مرحوم کو درجات عالیہ نصیب کریں۔

(از چوہدری محمد خلیل متولی جامع مسجد حیات النبی گجرات)

——— مولانا غلام مصطفےٰ کے والد ماجد بعمر ۷۰ سال میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت ابدی نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(از محمد عطا، الجمعیۃ محامد دار العلوم مدنیہ بہاول پور)

## حضرت مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی پنو عاقل ضلع سکھر میں آمد

۲۰ نومبر پیر کے دن پنو عاقل شہر میں قائد جمعیۃ و نائب امیر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی تشریف فرما ہوئے۔ ظہر کے بعد شہر کی جامع مسجد میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تقریر فرمائی جس میں عائلی قوانین کے برے نتائج سے متنبہ کیا نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل بھی بیان فرمائے اور عوام سے اپیل کی کہ ملک میں اسلامی دستور نافذ کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے متحد ہو جائیں۔

رات کی مجلس میں حضرت مفتی صاحب نے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کے متعلق بل پیش ہوا۔ مجھے تقریر کی اجازت ملی تو میں نے قرآن و حدیث ائمہ اربعہ کے مذاہب اور شیعہ کی کتب سے ان کے غیر اسلامی ہونے کے دلائل پیش کئے۔ اس کے بعد چھ ارکان کو ایک رپورٹ تیار کرنے کے لئے کہا گیا۔ انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کردی۔ پھر کہا گیا کہ ترمیمی رپورٹ تیار کر کے پیش کرو۔ پھر ترمیمی رپورٹ تیار کر کے پیش کی گئی۔ ہم نے رائے شماری کے لئے زور دیا مگر ٹالتے رہے کہ اگلے اجلاس میں رائے شماری کرائی جائے گی۔ اسی طرح اجلاس گذرتے رہے۔ مگر وہ رپورٹ پیش نہ کی۔ پھر کہا گیا کہ وہ رپورٹ گم ہوگئی ہے۔ اس لئے اس کی نقل تیار کر کے پیش کرو۔ پھر کمیٹی نے بیٹھ کر خاکہ تیار کر کے رپورٹ پیش کردی۔ پھر بھی رائے شماری نہیں کرائی گئی۔ حتیٰ کہ اس اسمبلی کا آخری اجلاس ہوا۔ جس کے بعد اسمبلیوں کا دوسرا انتخاب ہونا تھا۔ اس میں یہ کہا گیا کہ اس بل پر رائے شماری لینے سے قبل اسے اسلامی مشاورتی کونسل میں پیش کر کے مشورہ لینا ضروری ہے۔ ہم نے اسے بھی منظور کیا اور یہ شرط لگائی کہ اسلامی مشاورتی کونسل کو اپنی رائے تین ماہ کے اندر اندر پیش کرنی ہوگی۔ لیکن صد افسوس کہ تین ماہ تو کیا چار سال گذرنے کو ہیں مگر ابھی تک اسلامی مشاورتی کونسل نے نہ تو وہ رپورٹ اسمبلی کو واپس کی ہے اور نہ اپنی رائے ہی دی ہے۔ اسی طرح ساری کوششوں پر پانی پھیر دیا گیا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ آخر ایک اسلامی جمہوری ملک میں یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے اور اسلامی مشاورتی کونسل کس مقصد کے لئے ہے اور آج تک اس نے کونسا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ جس پر کہ ماہانہ ہزاروں روپے خرچ ہوتے ہیں۔

آپ تقریر کر کے رات کو صادق آباد روانہ ہوگئے۔ مولانا ہزاروی صاحب دوسرے اور تیسرے روز بھی قیام پذیر ہوئے۔ دوسرے دن انہوں نے جامع مسجد میں صبح کی نماز کے بعد درس قرآن دیا۔ اسی دن امیر مجلس تحفظ ختم نبوت مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری بھی پنو عاقل میں تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے بھی دو دن قیام کیا۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر)

## مطالعہ و تبصرہ

# "قادیانیت"

احمد حسین کمال

تاریخ اسلام کے اوائل ہی میں بعض ایسے اہم واقعات پیش آگئے تھے۔ جن کی وجہ سے صلیبی عیسائی اور یہودی مسلمانوں کے مستقل دشمن اور حریف بن گئے تھے۔

یہودی ایک بے یار و مددگار قوم تھی۔ وہ بظاہر وفادار شہری بن کر مسلمان شہروں اور ملکوں میں رہی اور ان میں سے بعض نے بظاہر اسلام بھی قبول کرلیا۔ لیکن در پردہ وہ ایسی تباہ کن سازشوں اور تدبیروں میں مصروف رہے۔ جن سے مسلمانوں کی وحدت و مرکزیت اور عقاید کو سخت نقصان پہنچا۔

بہرحال یہ ایک علیحدہ اور طویل داستان ہے جو جداگانہ تجزیہ و تحلیل کی متقاضی ہے۔

صلیبی عیسائیوں کی ایک وسیع سلطنت ظہور اسلام کے وقت موجود تھی۔ یہ سلطنت عربوں کے اسلامی عروج سے خائف ہو کر ان کو مٹانے کے درپے ہوگئی اور اس طرح ان محاربات کا آغاز ہوا۔ جن کے نتیجہ میں روم کی صلیبی حکومت کو شام و مصر سے راہ فرار اختیار کر کے سمندر پار سرزمین روم میں جائے پناہ اختیار کرنا پڑ گئی۔

اموی دور خلافت میں مسلمان اس صلیبی طاقت کا تعاقب کرتے ہوئے سواد روم تک بھی جا پہنچے اور ایک طرف سسلی و قبرص کے سمندروں تک ان کا دائرہ وسیع ہو گیا تو دوسری طرف وہ اندلس کی مغربی سرزمین پر قابض و متصرف ہو کر فرانس و اٹلی کی سرحدوں تک پہنچ گئے۔

اس مدت میں مسلمانوں کی وسیع و عریض عالمی مملکت میں مقامی یہودی، مجوسی و صلیبی سازشیں رنگ لاتی رہیں، اور بالآخر انقلاب برپا ہوا۔ جسے عباسی دور حکومت سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جس میں مسلمان بعض پیچیدہ اور اہم سیاسی اعتقادی اختلافات کا شکار رہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ کی طرف ان کی پیشقدمی رک گئی اس صورت حال سے صلیبی عیسائیوں نے فائدہ اٹھانا چاہا اور شام کے ساحلوں پر متحدہ یلغار کر کے سلطنت اسلامیہ کو تہ و بالا کر دینے کی پیہم کوششیں کیں۔

لیکن عباسی حکومت کی کمزوری و غفلت کے باوجود اس نازک موقعہ پر قدرت نے اعانت فرمائی اور ابھرتے ہوئے سلجوقی، زنگی و ایوبی حکمرانوں نے اس خطرہ کا بروقت نوٹس لیا اور جنہ توڑ جوابی اقدامات کر کے صلیبی حملوں کو ناکام بنا دیا۔ اس سلسلہ میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے کارنامے اسلامی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہیں۔

اس کے بعد صلیبی عیسائیوں نے اپنی ترکِ تازیوں کا نشانہ اندلس کی اسلامی سلطنت کو بنایا اور عباسی فرمانرواؤں کے بعض سازشی شیعی وزرا و امرا نے مشرق بعید کے وحشی منگولیوں کو اس پر اکسایا کہ وہ اسلامی ملکوں پر حملہ آور ہوں۔ چنانچہ وحشیانہ تباہی کا یہ سیلاب صحرائے گوبی سے اٹھ کر سلطنت اسلامیہ کے دارالسلطنت بغداد کی سرحدوں میں آداخل ہوا اور عالم اسلام کو اس کے نتیجہ میں ایسے انتشار سے دوچار ہونا پڑا، جس کے اثرات ہنوز کارفرما ہیں اس حادثہ کے بعد یورپ کی صلیبی قوتوں کو اندلس کی مسلمان حکومت برباد کر دینے کا سنہرا موقعہ ہاتھ آگیا۔

مشرق میں خلافت عباسیہ، منگولی حملہ آوروں کے ہاتھوں برباد ہوگئی اور مغرب میں اندلس کی مسلمان حکومت یورپ کے صلیبی عیسائیوں کے نرغے میں آگئی۔

لیکن اس کے کچھ عرصہ بعد ہی قدرت نے دوبارہ مسلمانوں کی دستگیری فرمائی اور عثمانی ترکوں نے آگے بڑھ کر عالم اسلام کی فوجی قیادت سنبھال لی۔

علماء حق کی تبلیغی مساعی سے تاتاری منگول مسلمان ہونے لگے۔ اور عثمانی ترکوں نے سمندروں کو روندتے ہوئے قدیم صلیبی عیسائی سلطنت کے ........ روما کے دارالحکومت قسطنطنیہ اور اس کے نواح پر قابض ہو کر اسے مسلمانوں کی عالمی سلطنت کا مرکز خلافت بنا ڈالا۔ یوں ایک بار پھر مسلمانوں کے خلاف صلیبی عیسائیوں کے عزائم پر اوس پڑ گئی۔

عثمانی ترک اب آگے بڑھ کر ........ دریاؤں اور پہاڑوں کو پھلانگتے ہوئے یورپ کی آخری سرحدوں تک پہنچ جانا چاہتے تھے۔ کہ پشت پر سے وہ ایک سازشانہ حادثہ کا ہدف بنے۔ تیمور کی یلغاروں نے انہیں قسطنطنیہ میں آلیا اور انہیں ایک بار تیمور کی تلوار کا مغلوب بن کر پیشقدمیوں سے رک جانا پڑا۔ تاہم بعد میں وہ ایشیا اور یورپ کی عظیم قوت کی حیثیت سے باقی و قائم رہے۔

صلیبی عیسائیوں کی پے در پے ایک ہزار سالہ یہ ناکامیاں ایسی نہیں جنہیں وہ بھول جاتے۔ ان کا اسلام دشمنی کا جذبہ بڑھتا گیا۔ اور اب وہ فوجی اقدام و معالم میں کامیاب ہونے سے مایوس ہو کر سازشوں کے وسیع جال پھیلانے میں مصروف ہوگئے۔

اٹھارھویں صدی میں یورپ کے اندر مشینی صنعت کا دور شروع ہوا۔ جس نے حرفت و تجارت میں یورپ کو دنیا پر فائق کر دیا، اور یورپین اقوام مسلمان ممالک میں تاجرانہ طور پر داخل ہونی شروع ہوگئیں۔

جہاں شاطرانہ ہتھکنڈوں سے کام لے کر انہوں نے مقامی حکمرانوں کو باہم ایک دوسرے سے لڑایا، اور وہاں کی تجارت، صنعت اور معیشت پر رفتہ رفتہ خود قابض ہو کر سیاسی و انتظامی امور میں بھی دخیل ہوگئے۔ حتیٰ کہ اپنی طاقت بڑھا کر ان ملکوں و سلطنتوں کے مالک بن گئے۔

ہندوستان میں انگریز قوم نے یہ کھیل نہایت کامیابی کے ساتھ کھیلا اور ۱۸۵۷ء میں وہ یہاں کی واحد حکمران قوم بن گئی۔ مسلمان ملکوں کی سیاسی، اقتصادی، معاشی اور ایک حد تک اخلاقی حالت تباہ کر دینے کے بعد بھی جب یورپ کے صلیبیوں نے یہ دیکھا کہ مسلمان عیسائیت کے حلقہ بگوش بننے اور اسلام کو خیرباد کہنے کے لئے اب بھی تیار نہیں ہیں اور نہ ہمیشہ کے لئے صلیبی اقتدار کی غلامی پر راضی رہ سکتے ہیں، تو انہوں نے ان نئے فتنوں کی داغ بیل ڈالی۔ جو بظاہر اور برائے نام مسلمانوں کو اسلام کے ساتھ وابستہ رکھنے والے نظر آتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ مسلمانوں کو ایسی شخصیتوں کے حلقوں و گروہوں میں عقیدتمند لوگوں پر تقسیم کر دینے والے ہیں جنہوں نے صلیبی طاقتوں کی گود میں نشو و نما پائی یا اس کے سہارے آنکھ کھولی۔

برصغیر پاک و ہند میں اس نئی ٹیکنیک کا آغاز مرزا قادیانی کے ذریعہ ہوا اور یہ ٹیکنیک انگریزوں کے یہاں سے رخصت ہونے تک اتنی عام ہوگئی کہ ہر عزائم پسند شخص نے احیاء اسلام کے نام پر اپنی شخصیت و گروہ بندی کا سکہ چلانے کا کاروبار بے غل و غش شروع کر دیا۔ ان نوخیز افراد و گروہوں کا مشترک مرکزی حربہ یہ رہا، کہ عوام کو دور حاضر کے اکابر علماء سے بدظن کریں۔ اپنے دعووں کا معتقد و گرویدہ بنائیں۔ اسلاف کے علوم و کاموں کو مسلمانوں کی نظروں میں بے وقعت ٹھہرا دیں اور اپنے آپ کو دین کی واحد سند و اتھارٹی اور مفسر و شارح کی حیثیت سے آگے لائیں۔ مرزا غلام احمد نے اپنے دعوئے مجددیت، موعودیت، مہدیت، مسیحیت اور نبوت سے برطانوی اقتدار کی سرپرستی میں اس فتنۂ عظیم کا دروازہ کھولا۔ جو آج تحریف قرآن، انکار سنت اور تنقید صحابہ و انبیاء تک وسیع ہوگیا ہے۔

تاریخ کا یہ پس منظر درحقیقت جدید دور کی نام نہاد ادعائی ...... شخصیتوں و گروہوں کے حقیقی عزائم اور ان کے تحریری و تحریکی کاموں کی اصلیت جاننے و سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

قادیانیت کا یہ اصل رنگ و روپ اور خد و خال بڑی دیدہ وری اور کامیابی کے ساتھ مولانا ابوالحسن علی میاں صاحب ندوی نے اپنی کتاب "قادیانیت" میں بیان کر دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اسی تحلیل و تجزیہ کے ساتھ ان دوسری شخصیتوں و گروہ بندیوں کا بھی مطالعہ اور جائزہ لیا جائے۔ جو قادیانیت کے بعد اس سے زیادہ ترقی یافتہ و جاذب صورت میں نمودار ہوئی ہیں اور اس وقت پاک و ہند میں شدت سے مصروف سرگرمی ہیں۔

قادیانیت کو اچھی طرح سمجھنے اور جاننے کے لئے مولانا علی میاں صاحب کی یہ تصنیف نہایت کافی ہے۔ جو مناظرانہ طریق سے یکسر خالی ہونے اور جدید اسلوب تحریر و تحقیق کی حامل ہونے کی وجہ سے خاص طور پر کالجوں کے تعلیم یافتہ و مغرب زدگان کے لئے بہت ہی سودمند ثابت ہوگی۔

معیار طباعت و جلد بندی بھی اعلیٰ ہے قیمت مناسب ہے ۵/۰ روپے فی نسخہ۔

پتہ:۔ ادارہ نشریات اسلام چوک انارکلی لاہور

ہماری ان مختصر گذارشات کے بعد اگر کوئی ذی شعور مودودی صاحب کی "خلافت وملوکیت" سے صرف دو باب "خلافت راشدہ کی خصوصیات" اور "خلافت وملوکیت کا فرق" بغور ملاحظہ کرے تو بیّن طور پر معلوم کرے گا مطمح نظر مودودی صاحب کا وہی نتیجہ ہے۔ جس کو وہ یزید کی تقرری کے بعد متعین کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ سنہ ۶۰ھ سے لیکر آج تک مسلمانوں کو اپنی مرضی کی خلافت نصیب نہیں ہوئی۔

یہی وہی نتیجہ ہے۔ جس کے ضمن میں کئی قبیح نتائج آجاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ تمام امت صدیوں سے ایک باطل طریقہ کو اپناتی آئی ہے (۲) اور یہ کہ اس لئے ہمارے سلف دینی تحقیقات میں قابل اقتداء نہیں ہوں گے اور (۳) یہ کہ ہر دور کے مسلمانوں پر لازم تھا کہ وہ باطل طریقوں سے مسلط ہونے والوں سے برسرپیکار رہتے۔

(۴) اور یہ کہ ایسے لوگوں کے ظل عاطفت میں رہتے ہوئے جو علوم مرتب کئے گئے ہونگے یا جو کتابیں تالیف کی گئی ہوں گی انہیں قابل تسلیم اور قابل اعتماد کس طرح مانا جائے گا۔ وغیر ذالک من المفاسد۔ فلہذا ملوکیت ہی وہ ام القبائح ہوگی کہ جس کے بنانے والے اور الحساب پیدا کرنے والے دونوں مجرم ہوں گے یہ ہے مودودی صاحب کے متعین کردہ نتیجہ کا مفاد اور عموم۔ حالانکہ یہی ہیں وہ ناپاک اغراض کہ جن کی ایجاد کرنے اور پھر مسلمانوں میں اشاعت کرنے کے لئے مستشرقین یورپ صدیوں سے مصروف عمل ہیں آج جن کا وجود مودودی صاحب جیسے مجددین کے طفیل سے ان کے مقلدین میں عام طور پر کیا جارہا ہے۔

ایک مقلد مودودی غیظ وغضب کے لہجہ میں حضرت معاویہ رضؓ کے حق میں سخت الفاظ کہہ رہا تھا۔ جب ان سے کہا گیا کہ حضرت معاویہ رضؓ صحابی ہوتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ کے بھائی ہیں اور کاتب الوحی بھی ہیں۔ تو اس پر اس نے کہا، کہ اچھا نہ تو میں انہیں خلیفۃ المسلمین مانوں گا اور نہ امیر المومنین بلکہ ایک بادشاہ کہوں گا۔ یہ ہے اب مودودیوں کا بیانول کی حالت۔ کس طرح مقلد مودودی کے ذہن میں خلافت وملوکیت کا تصور راسخ ہوا کہ اپنے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ملوکیت



کا لقب دے دینا کافی سمجھ لیا ہے۔ نعوذ باللہ من الزیغ والضلالۃ بعد الایمان۔

مودودی صاحب کو اپنے متعین کردہ نتیجہ کا اتنا شغف ہے کہ جا بجا اسے مختلف عنوانوں سے دوہراتے ہیں۔ جوش میں کہیں اس کے بعض مضمرات کو اس کے ضمن میں نمایاں کرجاتے ہیں۔ مثلاً صفحہ ۱۵۹ پر لکھتے ہیں:۔

"اس طرح جس تغیر کی ابتدا ہوئی تھی یزید کی ولیعہدی سے وہ ایسا مستحکم ہوا کہ وہ موجودہ صدی میں مصطفےٰ کمال کے الغائے خلافت تک۔ ایک دن کیلئے بھی اس میں تزلزل واقع نہ ہوا"

ایفائے خلافت کو خوب تامل کر کے پوری عبارت کو تکرار کرلیں۔ جس کا بساط کلام صرف یہی ہوگا کہ سنہ ۶۰ھ سے جو چیز (ملوکیت) واجب الانعقاد، کسی دور میں بھی اس کا الغاء نہیں ہوا۔ موجودہ صدی میں مصطفےٰ کمال نے ہی اس کا الغاء کیا ہے۔ یہی ہے وہی مرکزی مفسدہ جس پر باقی مفاسد مذکورہ خود بخود مترتب ہورہے ہیں۔ تو اس وقت مودودی صاحب کی عبارت مذکورہ بالا مستشرقین کی واضح ترجمانی ہی ہوگی۔

اسی لئے مودودی صاحب کو یہاں پر یہ شبہ لاحق ہوا۔ کہ اب تو چھپنے چھپانے کا قصہ ختم ہوگیا ہے اور ترجمانی مستشرقین یورپ مذکورہ شذرہ سے نمایاں ہورہی ہے تو ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگ گئے۔ تو اولاً حسب طریقہ اہل یورپ کہ جھوٹ کو اتنا تکرار کرو کہ سچ باور ہونے لگے۔ ایک ہی بات کو مختلف عنوانوں سے دہرائے گئے ہیں اور آخر صفحہ تک عبارات کے چکر چلاتے گئے ہیں تاکہ عام ذہنوں کو مسحور کرکے مفاسد مندرجہ شذرۂ بالا کی طرف متوجہ ہونے کا موقعہ بھی میسر نہ ہوسکے۔

ثانیاً صفحہ ۱۶۰ کے ابتدا پر ایک ایسا مہمل سوال کھڑا کر دیا کہ جس کا سمجھنا بغیر سمجھائے کے عام ذہنوں کو دشوار رہے۔ تاکہ اس کا مہمل ہونا بھی واضح نہ ہوسکے۔ کیونکہ مقصد بھی اس وقت ذہنوں کا الجھانا ہے نہ سمجھانا اور جبکہ مقرر ہے کہ ہر سوالے را جوابے۔ تو مودودی صاحب نے بھی جواب تو دینا ہی تھا، مگر جواب میں نہایت پاکیزگی کے ساتھ اپنی اجتہادی شان سے تسلیم کرگئے ہیں کہ حضرت معاویہ رضؓ اور ان کے مابعد کے خلفاء خلیفہ تو ہوئے ہیں اور وہ بھی جائز طریقہ سے خلیفہ بنے ہیں مگر صرف غیر پسندیدہ طریقہ یعنی غیر اولیٰ سے سبحان اللہ وبحمدہٖ۔ کرتو رہے تھے چھپنے چھپانے کی اور ذہنوں کو الجھانے کی۔ مگر کرگذرے اپنے کئے پر پانی پھیرنے کی، اور تمام کی تمام روئیداد ملوک سازی کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینے کی۔

اب ہم ذیل میں مودودی صاحب کے سوال وجواب کو نقل کرکے اس کے مہمل ہونے کو واضح کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ سوال نہ صرف یہاں پر غیر متعلق ہے بلکہ ساری کتاب سے اجنبی ہے۔ وباللہ التوفیق

لکھتے ہیں۔ صفحہ ۱۶۰

یہاں یہ بحث بالکل غیر متعلق ہے کہ مسلمانوں کی آزادانہ مشاورت کے بغیر جو خلافت یا امارت بزور قائم ہوگئی ہو۔ وہ آئینی طور پر منعقد ہوجاتی ہے یا نہیں۔

سوال کو خوب تامل کریں۔ مودودی صاحب تو کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر یہ سوال غیر متعلق ہے۔ یعنی فی نفسہٖ تو صحیح ہے۔ حالانکہ جب مودودی صاحب کے نزدیک خلافت راشدہ کے بعد ملوکیت کا دور دورہ رہا ہے تو ملوکیت میں خلافت کے انعقاد کا کیا معنی پھر انعقاد آئینی اور غیر آئینی کی تقسیم سے کیا مراد؟

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

# علمائے اسلام اور مودودی صاحب

## چودھری رحمت الٰہی صاحب کی "بدزبانی" کا جواب

(قسط نمبر ۴)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

کیا آپ خود ہی تو خدا اور آخرت سے بالکل بے فکر نہیں ہو گئے۔ تَبلیغوا و نُوجروا۔

(۲) چودھری صاحب کا یہ لکھنا بھی بہت تعجب خیز ہے کہ جماعت اسلامی نے آج تک کبھی جمعیۃ علماء اسلام کی مخالفت نہیں کی حالانکہ مودودی صاحب کی جماعت اسلامی نے کبھی جمعیۃ علماء اسلام کے خلاف لکھنے میں کچھ کمی نہیں کی۔ چنانچہ چار سال پہلے فرینڈز پبلیکیشنز گلی تیراں والی ملتان کی طرف سے ایک کتاب بعنوان "مولانا مودودی اور جماعت اسلامی ۸۰ علماء کی نظر میں" مرتبہ عارف دہلوی بی۔ اے شائع کی گئی تھی جس کے ابتدائیہ میں نعیم صدیقی صاحب نے "گھٹیا حریف" کے نام سے لکھا کہ:۔

"بدقسمتی سے مولانا مودودی کو نہایت گھٹیا حریفوں سے سابقہ پڑا ہے، اور زمانہ نے اس داعی فلاح کا خیر مقدم اولاً گالیوں، پھبتیوں، الزام تراشیوں اور تکفیر و تفسیق سے کیا اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے" (ص ۳)

یہ ملحوظ رہے کہ یہاں گھٹیا حریف سے مراد علماء اسلام ہی ہیں۔ چنانچہ اس کتاب میں لکھا ہے کہ:

(ب) "یا پھر یہ حضرات اپنے فکر و نظر کی کج رویوں پر مولانا مودودی کی بے لاگ تنقید سے مشتعل ہو کر اور بغض و حسد کا شکار ہو کر ایسے اتہامات ان پر لگا رہے ہیں۔ جن کا وجود ان کے نہاں خانۂ دماغ کے سوا کہیں اور مطلق نہیں پایا جاتا"۔

(ج) تحریک ختم نبوت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"جوں ہی یہ تحریک ان کے نادان ہاتھوں کی غارت گری سے ختم ہوئی۔ یہ حضرات اپنی سابقہ روایات کے مطابق پھر پھلجھڑی کی طرح بجھ کر رہ گئے۔ یہ شعلہ مستعجل کچھ دیر یوں ہی سیاہ پوش رہا۔ بالآخر بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا یعنی مولانا شبیر احمد عثمانی کی قائم فرمودہ جمعیۃ علماء اسلام اندرونی بدنظمی کا شکار ہو کر موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا ہو گئی۔ احراری اور کانگرسی خیال کے علماء حضرات نے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے خانۂ خالی میں اپنا دیو داخل کرنے کی مساعی شروع کر دیں ... اس مقصد کے لئے ان کی نگاہ انتخاب نے لاہور کے ایک سادہ لوح اور نیک نہاد عالم دین یعنی مولانا احمد علی مرحوم و مغفور کو تاکا ... مولانا احمد علی مرحوم و مغفور نے اس موقعہ پر احراری حضرات کی دستگیری پر آمادگی کا اظہار فرمایا۔ اور پھر احراری حضرات نے کوئی نئی تنظیم بنانے کے بجائے جبل بلب جمعیۃ علماء اسلام کے تن خالی پر قبضہ جمانے کی شرمناک تدبیر کی۔ چنانچہ اس تدبیر کی تزویر کے ماتحت پاکستان کے تقریباً تمام احراری، کانگرسی اور سرخپوش حضرات نے ملتان میں ایک روز جمع ہو کر جمعیۃ علماء اسلام کا نام ہتھیایا اور اس کا صدر مولانا احمد علی کو بنا دیا اور پھر چشم فلک نے یہ عجیب منظر دیکھا کہ جس جمعیۃ علماء اسلام کی مسند ارشاد پر سالہا سال تک نظریہ پاکستان کے موید اور حامی علمائے کرام متمکن رہے وہاں اب نظریہ پاکستان کے پرانے مخالف اور ہندو کانگرس کے قدیم خیمہ بردار سریر آرا ہو گئے۔ اور علماء کی اس مشہور جماعت پر طوطیان پاکستان کی جگہ ناغان ہندوستان کا تصرف قائم ہو گیا۔ اس طرح ع

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

کی اندوہناک روایت ایک مرتبہ پھر پاکستان میں تازہ ہو گئی جس جماعت کے قائدین میں کسی وقت مولانا شبیر احمد عثمانی مفتی محمد شفیع اور مولانا محمد متین خطیب جیسی شخصیتیں شامل تھیں اک طرفہ تماشہ کے ماتحت اب اس کے سربراہ خان عبد الغفار خاں کی سرخپوش تحریک کے مولوی محمد یوسف بنوری اور احرار کے مولوی غلام غوث ہزاروی قرار پائے"۔ (ص ۱۵/۱۶)

(د) "بہرحال یہی وہ حضرات ہیں۔ جو گذشتہ چند سال سے نام نہاد جمعیۃ علماء اسلام کے گنبد میں بیٹھ کر اس غوغا آرائی میں مشغول ہیں کہ پاکستان اور ہندوستان کے تمام علماء مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے مخالف ہیں۔ (ص ۱۸)

(س) یہ پاکستانی جمعیۃ علمائے اسلام نہیں جس میں صرف ڈیڑھ عدد عالم باقی اپرے غیرے ہیں (حاشیہ ص ۵۹)

(ش) جماعت اسلامی کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے تن من دھن لگانے والوں کی خدمت میں مولانا موصوف (یعنی مولانا صدر الدین اصلاحی) درخواست فرما رہے ہیں کہ مسلمان کیسی تمنا کرے، بالخصوص اغوا شدہ جمعیۃ علماء اسلام والے متوجہ ہوں" (ص ۶۳)

(۳) چند سال ہوئے ابو خالد صاحب نے گوجرانوالہ سے "جائزہ" نامی ایک کتاب تین حصوں میں شائع کی جس میں اکابر علماء اسلام بالخصوص شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری امیر جمعیۃ علماء اسلام پر کذب اور غلط بیانی کے الزامات لگاتے ہیں۔ جائزہ حصہ سوم ص ۳۲ پر اکابر علماء دیوبند کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کے خلاف بغض و عناد نے ان حق پرست حضرات کو بصیرت و بصارت سے اس حد تک محروم کر دیا ہے کہ بعض اوقات ان کی فتویٰ نویسی مضحکہ خیز ستم ظریفی کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے۔

فرمایئے مندرجہ بالا عبارات میں جمعیۃ علماء اسلام اور اس کے اکابر علماء کے ناموں کی تصریح کے ساتھ جو کچھ لکھا گیا ہے کیا یہ گالیوں، دشنام طرازیوں اور بہتان تراشیوں کا پلندہ نہیں ہے۔ کیا چودھری صاحب کو ان الفاظ سے بھی کبھی گھن آئی ہے یا یہ سب کچھ عقابد دین اور اصلاح امت کے عنوان سے روا ہے ع جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

عبرت عبرت۔

### اکابر علماء دیوبند مودودی صاحب کی نظر میں

اب ہم بطور نمونہ مودودی صاحب کی وہ تحریریں پیش کرتے ہیں جو انہوں نے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور جمعیۃ کے اکابر کے متعلق شائع کی ہیں۔

(۱) شیخ الاسلام حضرت مدنی۔ شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ کے متعلق لکھا ہے:۔

مولانا حسین احمد صاحب کے معتقدین چاہے کتنا برا مانیں مگر امر واقعہ یہ ہے کہ آج مولانا کی قیادت میں دیوبند اس مقام سے بدرجہا فروتر مقام پر کھڑا ہے۔ جہاں انگریزی دور اقتدار کے آغاز میں علی گڑھ کھڑا ہوا تھا۔ سرسید اور چراغ علی اور محسن الملک وغیرہم نے انگریزی اقتدار کے ساتھ مصالحت کرنے میں اس تنزل کا عشر عشیر بھی اختیار نہیں کیا تھا۔ جو اب مولانا حسین احمد اور ان کے ہمخیال علماء نے ہندو اقتدار کے ساتھ مصالحت میں اختیار کیا ہے۔ ان نیچریوں نے اسلامی تصورات کو مسخ کرنے میں وہ جسارت کبھی نہیں دکھائی تھی، جس کا اظہار اب یہ سکہ بند علماء کر رہے ہیں۔ اور غضب یہ ہے کہ اپنے ساتھ خاندان شاہ ولی اللہ اور اپنے دوسرے اکابر کو بھی لے ڈوبنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اپنے تقدس پر آنچ نہ آنے دیں (ترجمان القرآن مارچ ۱۹۵۷ء۔ رسائل و مسائل)

یہ ہیں مودودی صاحب کے الفاظ حضرت مدنیؒ کے بارے میں جن کے متعلق وہ خود پہلے یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ:۔

"ایک دوسرے بزرگ جن کے علم و تقویٰ اور دیانت کا احترام میرے دل میں ان کے کسی شاگرد اور مرید سے کم نہیں ہے اپنے ایک مضمون میں فرماتے ہیں" الخ

(سیاسی کشمکش حصہ دوم ص ۱۸)

### بہتان صریح

مودودی صاحب نے ترجمان القرآن کی منقولہ عبارت میں جو حکم لگایا ہے۔ اس کی بنیاد یہ رکھی ہے کہ حضرت مدنیؒ نے موجودہ ہندوستان کو دار الاسلام کہا ہے۔ حالانکہ یہ ایک بہتان محض ہے۔ (باقی آئندہ)

## بہاولپور میں ایک عیسائی کا قبول اسلام

مولانا محمد امین صاحب مدرس دارالعلوم مدنیہ بہاولپور کے ہاتھ پر یکم رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ کو ایک عیسائی مسمی رحمت مسیح برضا و رغبت مشرف باسلام ہوا۔ جس کا اسلامی نام رحمت اللہ رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ثابت قدم رکھیں۔ آمین!



## ترجمان اسلام کی ایجنسیوں کے لئے

### شرح کمیشن

| | |
|---|---|
| ۵۰ کی تعداد تک | ۲۵ فیصد کمیشن |
| ۵۰ سے ۱۰۰ تک | ۳۰ " " |
| ۱۰۰ سے ۵۰۰ تک | ۳۳ " " |
| ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ تک | ۳۵ " " |
| ۱۰۰۰ سے زیادہ پر | ۴۰ " " |
| زرضمانت فی پرچہ | ایک روپیہ پیشگی جمع |

ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک بلوں کی ادائیگی لازمی

### شرح اشتہارات

(ٹائیٹل کے پہلے اور آخری چار صفحے چھوڑ کر)

| | |
|---|---|
| فی انچ فی کالم ایک اشاعت کے لئے | ۲-۵۰ |
| " " " ۳ ماہ کے لئے | ۲-۰ |
| " " " ۶ " " | ۱-۷۵ |
| " " ایک سال کے لئے | ۱-۵۰ |
| ایک کالم فی اشاعت | ۲۵-۰ |
| نصف صفحہ " " | ۳۵-۰ |
| فی صفحہ " " | ۶۰-۰ |
| ضروری اعلانات و اطلاعات کیلئے فی انچ کالم | ۲-۰ |
| مدارس دینیہ کے لئے " " | ۱-۷۵ |

رقم ہر حال میں پیشگی آنا ضروری ہے

فراہمی اشتہارات کا کمیشن ۲۵ فیصد بشرطیکہ رقم اشتہارات پیشگی ادا کر دی جائے

### زر تبادلہ

| | |
|---|---|
| ایک سال کے لئے | ۱۲-۰ |
| ۶ ماہ " " | ۶-۵۰ |
| تین ماہ " " | ۳-۷۵ |
| ایک ماہ کے لئے | ۲-۰ |

(انچارج شعبہ ترسیل و اشتہارات
ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور)



## مودودی صاحب کی بدزبانی

## مفت

حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب کرنالی ناظم مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی نے ایک کتاب (مودودی صاحب کی بدزبانی) حال ہی میں شائع کروائی ہے۔ یہ کتاب ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے مصنف نے اس کتاب میں انبیائے کرام، صوفیائے عظام ملائکہ، بیت اللہ اور اس کے مجاوروں کی توہین مودودی صاحب کے قلم و زبان سے بیان کی ہے۔ پیسے کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں

حافظ محمد ادریس بانی و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی ضلع سرگودھا



## بقیہ:- مودودی صاحب کی زبان درازی

اور مسلمانان پاکستان اور علمائے کرام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس کی طرف توجہ کریں۔ سلف صالحین کے خلاف مسلمانوں کے جذبات و احترام کو کمزور کرنے کی یہ سازش کسی طور برداشت نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ انتہائی خطرناک اور تباہ کن سازش ہے جس کے نتائج کبھی کسی ایک دائرے میں محدود نہیں رہ سکتے۔ ہم علماء سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اکٹھے ہو کر اس فتنے کے استیصال کی طرف متوجہ ہوں۔ اور مودودی صاحب کو مجبور کریں کہ وہ

اس گستاخی اور دریدہ دہنی کے لئے
معافی مانگیں۔ (ماخوذ از شہاب لاہور بشکریہ)

## بقیہ:- مودودی صاحب کی یہود نوازی

نیز مودودی صاحب کے نزدیک جب زور سے امیر والے کا سر قتل کر دینا ہی ہے (ملاحظہ ہو خلافت و ملوکیت ص۸۵) تو اس کی خلافت کے انعقاد یا عدم انعقاد سے بحث بھی محض بے معنی ہے۔

یہاں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سوال بغرض جواب کے نہیں لکھا گیا۔ جیسا کہ خود بھی اعتراف کر رہے ہیں اور لکھتے ہیں

"اصل سوال منعقد ہونے یا نہ ہونے کا نہیں" الخ

تو اس وقت کہا جا سکتا ہے کہ جب یہ بحث غیر متعلق ہونے کے باوجود اور انعقاد یا عدم انعقاد کے اصل سوال نہ ہونے کے باوجود یہاں پر تحریر کی گئی ہے تو اس سے غرض مطلوبہ کونسی وابستہ ہے؟ اگر ادنیٰ فہم اور حس ایمانی رکھنے والا ذیل کے جواب ارشاد کردہ مودودی صاحب کے تامل سے دیکھلے، تو انشاء اللہ تعالیٰ اس پر حقیقت واضح ہو جائے گی کہ اس مبہم در مبہم سوال کی ساخت سے "راہ فرار" کا فائدہ ہی مطلوب ہے لکھتے ہیں:-

اصل سوال منعقد ہونے یا نہ ہونے کا نہیں بلکہ یہ ہے کہ اسلام میں نصب خلافت کا صحیح طریقہ آیا وہ ہے جس سے خلفاء راشدین خلیفہ ہوئے یا وہ جس سے حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے بعد کے لوگ خلیفہ بنے۔

بڑا ظلم کرے گا وہ شخص جو ان دونوں کو ایک درجے میں رکھدے اور دعوےٰ کرے کہ اسلام میں یہ دونوں طریقے یکساں جائز ہیں۔ ایک محض جائز نہیں بلکہ عین مطلوب ہے دوسرا اگر جائز ہے تو قابل برداشت ہونے کی حیثیت سے ہے نہ کہ پسندیدہ اور مطلوب ہونے کی حیثیت سے۔ (ص۱۶۰)

کتنے صاف لفظوں میں مودودی صاحب تسلیم کر رہے ہیں کہ جس طریقہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اس کے بعد خلیفہ بنے ہیں (جس میں یزید کو بھی خلیفہ مان گئے اور کہہ گئے ہیں) وہ طریقہ اسلام میں قابل برداشت بھی ہے اور جائز بھی ہے۔ مگر صرف غیر پسندیدہ یعنی غیر اولیٰ طریقہ ہے۔

لہٰذا اب یہ بات مودودیوں کے ذمہ ہے کہ حضرت معاویہؓ اور یزید کو خلیفہ تسلیم کر لینے کے بعد یہ بتائیں کہ اسلام میں مودودی صاحب کی لائی ہوئی جاہلیت کو کہاں سے شروع کریں گے اور پھر ان کی خود ساختہ ملوکیت کی ابتداء کس شخص سے شروع تسلیم کریں گے اور شاہی خاندان کب سے متعین دکھلائیں گے۔

ہماری ان مختصر گذارشات کو بغور تامل کرنے سے انشاء اللہ حس ایمانی رکھنے والے کے لئے یہ باور کرنا آسان ہو جائے گا کہ مودودی صاحب کی "خلافت و ملوکیت" کا اولین نتیجہ سوائے ایجاد بغض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے اور افتراق بین المسلمین کے اور کچھ نہیں ہے۔ وھو یھدی من یشاء

# تجدید سبائیت

قسط نمبر (۷)

یہ واقعہ آں حضور کے بچپن کا ہے۔ اور زمانہ طفولیت میں یہ کوئی اہم بات نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ چونکہ عرب میں محنت ومشقت کے وقت تہبند کے نیچے (تبان، جانگیہ یا نیکر) پہننے کا رواج عام تھا۔ جواب تک ہے۔ اس لیے یقیناً آپ بھی نیچے جانگیہ پہنے ہوں گے۔ اس کے معنیٰ یہ ہیں۔ کہ عرفی حیثیت سے برہنگی بھی نہیں ہوئی تھی۔ اس واقعہ کا تذکرہ فتح الباری شرح بخاری ج ۳ کتاب الحج میں علامہ ابن حجر نے کیا ہے۔ اور اس میں محمد بن اسحاق کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ یہ واقعہ بعثت سے پانچسال قبل کا ہے۔ یعنی اس وقت عمر شریف ۳۵ سال تھی۔ اور اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ کیا مودودی صاحب ابن حجر کے اعتماد پر اس روایت کو تسلیم کریں گے؟ کیا آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ۳۵ سال کی عمر میں یہ چیز ممکن ہے۔ بالکل کھلی بات ہے۔ کہ ابن اسحاق کا یہ قول بالکل باطل اور سراپا کذب وافترا ہے۔ معاذ اللہ عن ہذہ الاقوال الخبیثہ۔

یہ چند نمونے اس لیے پیش کیے ہیں۔ کہ قاری کو ان کتابوں کا درجہ معلوم ہو جائے جن کی روایتوں پر مودودی صاحب کی فتنہ انگیز کتاب کو دارو مدار ہے۔

رہا یہ کہنا کہ یہ حضرات مجروح راویوں کی وہی روایتیں ذکر کرتے ہیں۔ جنکی تائید میں بہت سا تاریخی مواد موجود ہوتا ہے۔ ایک مبہم بات ہے۔ جس کا ماحصل بھی وہی ہے کہ ان مورخین پر اعتماد کر کے ان کی ہر روایت کو قبول کر لیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ وہ تاریخی مواد کیا ہے۔؟ اور کہاں ہے؟ خود اس کا کیا درجہ ہے۔؟ وہ خود بھی ثابت ہے یا نہیں۔ جبتک وہ سامنے نہ آئے۔ اسوقت تک محض مولفین سے حسن ظن کی بنا پر اسکا وجود فرض کر کے ان کی ذکر کردہ روائتوں کو قبول کر لینا آخر کس دلیل شرعی یا عقلی کی بنا پر جائز ہے۔؟

سلسلۂ واقعات کی مناسبت کی بات اس سے بھی زیادہ بے جان ہے۔ آخر اس مناسبت کے کیا معنی ہیں۔؟ اور اگر یہ لفظ بے معنی نہیں ہے۔ تو اس کا اظہار بھی مؤلف کو کرنا چاہیئے۔ کیا ان مورخین نے اس قسم کی ناقابلِ اعتماد روایتوں کے تذکرے کے ساتھ سلسلۂ واقعات کے ساتھ ان کی مناسبت کے تذکرے کا بھی التزام کیا ہے۔؟ اگر نہیں کیا ہے تو ان صاحبان پر اس ایمان بالغیب کی کیا بناء اور دلیل ہے؟ پھر اگر بالفرض وہ کوئی مناسبت ذکر بھی کریں۔ تو کیا ضروری ہے کہ ان کی رائے اس بارے میں صحیح ہو۔؟ ایسی صورت میں ہم اس مناسبت کی صحت وغلطی کو بھی جانچیں گے۔ اگر دلائل کی روشنی میں صحیح معلوم ہوں تو تسلیم کریں گے۔ ورنہ غلط قرار دیں گے۔

علاوہ بریں کسی روایت کا سلسلۂ واقعات سے مناسبت رکھنا فی نفسہٖ کسی دلیل سے بھی صحت روایت کی دلیل نہیں ہے۔ واقعات معلوم ہونے کے بعد دروغ گو راوی ایسے قصے آسانی کے ساتھ گھڑ سکتا ہے۔ جن کی ساخت میں سلسلۂ واقعات کے ساتھ مناسبت کا بھی لحاظ رکھا جائے۔ بلکہ عام طور پر وضاع اور کذاب راویوں نے یہی کیا ہے۔ کیوں کہ اس طریقہ سے سامع صحیح واقعات کیساتھ اس کذب وافترا کو بھی غیر شعوری طور پر ہضم کر لیتا ہے۔

مثال کے طور پر سجدۂ سورۂ نجم کا واقعہ دیکھئے۔ صحیح روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر آنحضورؐ اور صحابہ کرام نے جب سجدۂ تلاوت فرمایا۔ تو مشرکین نے بھی سب کے ساتھ سجدہ کیا۔ اس واقعہ کی شہرت سے زندیقوں اور ملحدوں نے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور اس کے ساتھ یہ ٹکڑا وضع کر کے جوڑ دیا کہ معاذ اللہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی آواز بنا کر شیطان نے یہ جملہ باآواز بلند کہا تھا۔ تلک الغرانیق العلٰی وان شفاعتہن لترتجیٰ۔ اسے سن کر مشرکین بھی سجدہ میں گر پڑے۔ اس لیے کہ اس میں ان کے معبودان باطل کا تذکرہ اچھے عنوان سے کیا گیا تھا۔ ملاحظہ ہو کہ کذابوں نے کس سلیقہ سے یہ افترا کیا۔ اور کس طرح سے اُسے سلسلہ واقعات کے مناسب بنا دیا۔ کیا اس مناسبت کی وجہ سے اس موضوعہ روایت کو تسلیم کر لیا جائے گا؟ اس قسم کی مثالیں تاریخ میں بکثرت ہیں۔ اس زمانہ میں بھی پروپیگنڈے کا یہ طریقہ بکثرت مستعمل ہے۔

ان امور پر نظر کرنے کے بعد ہر سمجھدار آدمی اور منصف مزاج اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ کسی خبر و روایت کا کسی سلسلہ واقعات کے ساتھ مناسبت رکھنا۔ اس کی صداقت کی دلیل ہرگز نہیں سمجھی جا سکتی البتہ اس کے برعکس کسی روایت کا سلسلۂ واقعات کے ساتھ مناسبت نہ رکھنا۔ اس کی صداقت کو کم ازکم مشکوک ضرور بنا دیتا ہے۔ یہ وہ قاعدہ ہے جسے ہر ذی فہم تسلیم کرتا ہے۔ اور دنیا کی عدالتیں عدل و انصاف کے بارے میں اس اصول سے کام لیتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ بیان کرے۔ کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ فوٹو کھنچوایا ہے۔ اور اس کے بعد میرا پرس مجھ سے چھین کر بھاگ گیا۔ تو عدالت اس کی صداقت کا یقین نہیں کریگی یہ اس لیے کہ فوٹو کھنچوا کر اپنی شناخت اور گرفتاری کو آسان بنا دینا پرس چھین کر بھاگنے سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا ہے۔ بلکہ ان کے منافی ہے۔ اگر مودودی صاحب اس اصول کو ملحوظ رکھ کر کتب تاریخ پر نظر کرتے تو بہت سی غلطیوں سے محفوظ رہتے۔ اور بہت سی ان روایات کا ذخیرہ انہیں دیا بُرد کر دینا پڑتا۔ جو کسی طرح صحابہ کرامؓ کی زندگی سے مناسبت نہیں رکھتی ہیں۔ جس کی پاکیزگی وطہارت کو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نے بیان فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں مودودی صاحب نے ایک عجیب بات فرمائی ہے۔

> "یہ طرزِ عمل صرف محدثین ہی کا نہیں ہے۔ بلکہ اکابر فقہا تک کا ہے۔ جو روایات کو قبول کرنے میں اور بھی زیادہ سختی برتتے ہیں۔ مثال کے طور پر امام شافعیؒ ایک طرف واقدی کو سخت کذاب کہتے ہیں اور دوسری طرف کتاب الام میں غزوات کے متعلق اس کی روایات سے استدلال بھی کرتے ہیں صہ ۳۱۸ - ۳۱۹

جس شخص نے کتاب الام نہیں دیکھی۔ وہ تو مولانا کے اس مغالطہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ لیکن جس نے یہ بلند پایہ کتاب دیکھی ہے۔ وہ متحیر ہو جائیگا۔ کہ موصوف کیا فرما رہے ہیں۔ شاید "سیر الواقدی" کے عنوان سے موصوف کو یہ شبہ ہوا ہے۔ اور اس کے ماتحت مضامین مولانا نے نہیں دیکھے۔ ان کے ذمہ واجب تھا کہ ایک دو ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں۔ جنمیں امام شافعیؒ نے واقدی کے کسی بیان پر اپنے کسی مسلک کی بنیاد رکھی ہو۔ بغیر اس کے اس قسم کا دعویٰ امام شافعیؒ پر الزام بے جا کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

"سیر الواقدی" کا عنوان امام موصوف نے اس لیے نہیں قائم کیا ہے۔ کہ واقدی کی روایتوں سے استدلال کریں۔ چنانچہ عنوان کے ماتحت کہیں بھی واقدی کی ایک

باقی برصفحہ

No. 67719 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132
তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর LAHORE price 25 paisse
جلد ۱۰ — مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۳۷ پیسے — شمارہ ۲۴

# ذکر و فکر

## حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بھائیو! دوستو! بڑی دقت کی بات یہ ہے۔ کہ اپنی غلط کاریوں کی بنا پر ہمارا ذہن انفرادی بن چکا ہے۔ دین کے بارے میں بھی اور آخرت کے بارے میں بھی۔ ذہن یہ بن گیا ہے۔ کہ بس اپنی ذات والے حال میں لگا رہے۔ خواہ وہ دین کا حال ہو یا دنیا کا۔ اس سے اپنا مسئلہ درست ہو جائیگا حالاں کہ شخصی احوال پر طاقت خرچ کرنے سے بلاؤ مصیبت کم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اضافہ ہی ہوتا ہے۔ اجتماعی احوال کو جب تک ٹھیک نہ بنا دیا جاوے۔ اس وقت تک شخصی حالات درست ہونا مشکل ہے۔ اگر اجتماعی زندگی کی خرابی پر کوئی اجتماعی مصیبت پڑے تو پھر ہر کسی کی شخصی حالت بھی بگڑتی چلی جائے گی۔ اور اس کے برعکس اگر اجتماعی زندگی کو بہتر بنانے کی سعی کی جا رہی ہے۔ تو ایک ایک شخص کا انفرادی مسئلہ بھی بہتر ہوتا چلا آوے گا۔ جب کسی قوم و ملک یا امت کا اجتماعی مسئلہ بگڑا ہوا ہو اور طاقت اس درستگی پر لگائی جاوے۔ تو وہ اجتماعی مسئلہ بھی درست ہو جاتا ہے۔ اور ہر کسی کا شخصی مسئلہ بھی درست ہو جاتا ہے ہمیں غلط فہمی ہوتی ہے۔ کہ فلاں تدبیر کے نہ کرنے کی وجہ سے معاملہ بگڑا ہے۔ حالاں کہ ہمارے ایک ایک مسئلہ کا بگڑنا اور بننا اجتماعی مسئلہ کے ساتھ ہے۔ ہاں اگر تھوڑے سے آدمی اجتماعی مسئلہ پر طاقت لگا دیں۔ تو سب کے مسائل اجتماعی اور انفرادی درست ہو جائیں گے۔ اور اگر کچھ لوگ بھی پوری قوم میں سے اس کا فکر رکھنے والے نہ ہوئے تو اجتماعی کے ساتھ ہر کسی کا شخصی مسئلہ بھی بگڑ جائے گا اور سوائے حسرت و یاس کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اجتماعی مسئلہ کے بگڑنے کی صورت میں اگر قوم کے اولیاء اللہ سکے سدھار کے لیے راتوں کو رو رو کر بھی دعائیں کریں گے تو ان کی دعائیں بھی حالات کو بہتر نہیں بنا سکیں۔

اگر خدائے تعالیٰ کے ہاں سے فیصلہ ہو جائے کہ کسی ملک کے انسان بھوک کے مریں۔ تو اگر بھوک سے بچنے کے لیے ایک ایک شخص پوری طرح جان بھی کھپا رہا ہوگا۔

تب بھی ایک ایک کر کے بھوک سے ہلاک ہو جائیں گے اپنی ذات کے مسئلہ میں لگ جانا ہے۔ تو اجتماعی مسئلہ کے بگاڑ کا ذریعہ ہے۔ جوں جوں اپنی ذات کے لیے جان کھپاوے گا۔ اسی قدر اجتماعی حالات بگڑتے جائیں گے اور یہاں تک بگڑیں گے۔ کہ احادیث میں آتا ہے کہ لوگ قبروں پر سے گزرتے ہوئے حسرت کریں گے۔ کہ کاش ہم بھی قبروں میں ہوتے۔

---

## امام العصر شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ

بیماری اور صحت میں جس قدر زیادہ سے زیادہ ذکر ہو سکے کرتے رہیں۔ خواہ زبانی ہو، یا پاس انفاس یا ذکر قلبی بہر حال جس طرح بھی ہو۔ ذکر سے غافل نہ رہیں اور رحمتِ خداوندی سے کسی بھی وقت مایوس نہ ہوں۔

وہ کریم، کارساز، علیم الاحسان، مختار الذنوب و الخطایا ہے۔ اس کا وعدہ ہے اور نہایت سچا وعدہ ہے۔ کہ آسمان و زمین کی تمام فضا میں بھرے ہوئے گناہوں کو بھی رجوع اور انابت الی اللہ کی بنا پر اپنی مغفرت سے بھر دے گا۔

اس نے ایک اسرائیلی کی سو اہل ایمان کے قصداً قتل کر دینے پر بھی مغفرت فرما دی تھی۔ جب کہ وہ توبہ کر کے ارضِ مقدسہ کی طرف گھسٹتے ہوئے گیا تو اس زمین کو جہاں سے ارتکاب کر کے چلا تھا دراز ہونے اور ارضِ مقدسہ کے حصہ کے قصیر ہونے کا حکم دے کر مغفرت کا سامان پیدا کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

پھر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے متوسل کے لیے کیوں کر مایوس ہونا جائز ہوگا۔

توبہ اور انابت میں مشغول رہو۔ اور ذکر سے غافل مت ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی، ہماری اور تمام امت کی مغفرت فرمائے۔ (آمین)

(ایک مکتوب گرامی سے ماخوذ)

---

## بقیہ:- تجدید سبائیت

روایت سے بھی استدلال نہیں فرمایا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس یہ بتانے کے لیے قائم فرمایا ہے۔ کہ واقدی جو مغازی میں مشہور ہے۔ اس کی روایتیں استناد مسائل کے بارہ میں قابلِ اعتماد نہیں ہے۔ اور نہ مسائل و سیر و مغازی ان سے ماخوذ ہیں۔ بلکہ ان کی بنیاد دوسرے دلائل شرعیہ پر ہے۔ جن کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں۔

مودودی صاحب نے نقد روایت کے سلسلہ میں اسناد کے اعتبار سے حدیث و تاریخ کے درمیان فرق ظاہر کرنے کی سعی لاحاصل تو بہت کی ہے مگر ان دونوں میں جو فرق واقعی ہے۔ اسے بالکل نظر انداز فرما دیا۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اگر اسے ظاہر فرما دیتے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف جو مورچہ انہوں نے تارِ عنکبوت سے تیار کیا ہے۔ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اس لیے موصوف نے اصول و روایت کو بالکل نسیاً منسیا بنانے کی کوشش کی ہے اور کہیں اشارۃً بھی اس کا تذکرہ نہیں فرمایا ہے جہاں تک درایت کا تعلق ہے۔ اس کے اعتبار سے حدیث و تاریخ میں بڑا فرق ہے۔ اگرچہ محدثین و فقہاء کرام نے روایت حدیث کے قبول و عدم قبول کے بارے میں اصول اسناد کے علاوہ درایت سے بھی کام لیا ہے۔ لیکن یہ استعمال محدود پیمانے پر کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اقوال و افعال ایسے بھی ہو سکتے ہیں۔ جو ہماری عقل کی دسترس سے باہر ہوں۔ نبی اور غیر نبی کی خبر کو اس اعتبار سے مساوی حیثیت نہیں دی جا سکتی اس کے برعکس تاریخ میں درایت کا استعمال آزادی کے ساتھ اور وسیع پیمانے پر کیا جا سکتا ہے اور اور سلسلہ سند صحیح اور بے عیب ہونے کے باوجود ایسی تاریخی روایتوں کو رد کیا جا سکتا ہے۔ جو اصول درایت کیخلاف ہیں۔ یہ قاعدہ عقلی اور منطقی طور پر بھی صحیح ہے۔ بلکہ اسے فطری کہا جا سکتا ہے۔ اور مورخین نے بکثرت اس سے کام لیا ہے۔ اور آج بھی کام لیتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ عدالتوں میں بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔

## نورِ ہدایت:

اس وقت دنیا میں جہاں کہیں بھی نیکی کی روشنی اور اچھائی کا نور ہے۔ جہاں کہیں بھی خلوص اور دل کی صفائی کا اُجالا ہے، کیا وہ صرف انہی بزرگوں کی تعلیم اور ہدایت کا نتیجہ نہیں ہے، جن کو تم انبیائے کرامؑ کے نام سے جانتے ہو؟ پہاڑوں کے غار، جنگلوں کے جھنڈ، شہروں کی آبادیاں۔ غرض جہاں بھی رحم، انصاف، غریبوں کی مدد، یتیموں کی پرورش اور نیکیوں کا سراغ ملتا ہے وہ اسی برگزیدہ جماعت کے کسی نہ کسی فرد کی دعوت اور پکار کا دائمی اثر ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق

إِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (ملائکہ)
کوئی قوم نہیں۔ جس میں (کوئی انسانوں کا) ہشیار کرنے والا نہ گذرا

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد)
اور ہر قوم کے لئے ایک رہنما ہے۔

آج ہر قوم اور ہر ملک میں انہی کی برکتوں کا اُجالا نظر آتا ہے اور ہر طرف انہی کی پکاروں کی آواز بازگشت سنائی دیتی ہے۔ افریقہ کے وحشی ہوں یا یورپ کے مہذب، سب کے دلوں کی صفائی انہیں کے سرچشموں سے ہوتی ہے، اور ہو رہی ہے۔

بنی نوع انسان کی حقیقی بھلائی، اعمال کی نیکی، اخلاق کی بہتری، دلوں کی صفائی اور انسانی قویٰ میں اعتدال اور میانہ روی پیدا کرنے کی کامیاب کوشش اگر کسی طبقۂ انسانی نے انجام دی ہیں تو وہ صرف انبیائے کرام کا طبقہ ہے، جو خدا کے فرستادہ ہو کر اس دنیا میں آئے اور دنیا کو نیک تعلیم اور ہدایت دے کر اپنے بعد بھی لوگوں کے رہنے چلنے کا ایک راستہ بنا کر چھوڑ گئے۔ جن کی تعلیم و عمل کے سرچشمہ سے بادشاہ اور رعایا، امیر و غریب، جاہل و عالم سب برابر کا فیض پا رہے ہیں۔

جن کی پیروی اور تقلید ہماری روحانی بیماریوں کا علاج اور اخلاقی کمزوریوں کا درماں ہے۔ یہی وہ مقدس گروہ ہے جو خدا کی بسائی تمام آبادیوں میں پھیلا اور مختلف زمانوں میں اپنی تعلیم و ہدایت کا چراغ روشن کرتا رہا۔ آج انسانوں کے سرمایہ میں فلاح، سعادت، اخلاق، نیک اعمال اور بہترین زندگیوں کے جو کچھ اثرات و نتائج ہیں وہ سب انہی بزرگوں کے فیض و برکات ہیں۔ وہ جگہ جگہ اپنے نقشِ قدم چھوڑ گئے اور دنیا کم و بیش انہی پر چل کر اپنی کوششوں کی کامیابی کو ڈھونڈ رہی ہے۔

نوحؑ کا جوش تبلیغ، ابراہیمؑ کا ولولۂ توحید، اسحاقؑ کی وراثتِ پدری، اسمٰعیلؑ کا ایثار۔ موسیٰؑ کی سعی و کوشش ہارونؑ کی رفاقتِ حق، یعقوبؑ کی تسلیم، داؤدؑ کا عزیمتِ حق پر ماتم، سلیمانؑ کا سرورِ حکمت، زکریاؑ کی عبادت، یحییٰؑ کی عفت، عیسیٰؑ کا زہد، یونسؑ کا اعترافِ قصور، لوطؑ کی جانفشانی، ایوبؑ کا صبر، یہی وہ حقیقی نقش و نگار ہیں جن سے ہماری روحانی اور اخلاقی دنیا کا ایوان آراستہ ہے۔ اور جہاں کہیں ان صفاتِ عالیہ کا وجود ہے، وہ انہی بزرگوں کی مثالوں اور نمونوں کا عکس ہے۔

سب سے زیادہ ہم پر جن بزرگوں کا احسان ہے وہ انبیائے کرام علیہم السلام ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی قوموں کے سامنے اس زمانہ کے مناسب حال اخلاق عالیہ اور صفات کاملہ کا ایک نہ ایک بلند ترین معجزانہ نمونہ پیش کیا، کسی نے صبر، کسی نے ایثار، کسی نے قربانی، کسی نے جوشِ توحید، کسی نے ولولۂ حق، کسی نے تسلیم کسی نے عفت، کسی نے زہد، غرض ہر ایک نے دنیا میں انسان کی پُرپیچ زندگی کے راستہ میں ایک ایک منار قائم کر دیا ہے، جس سے صراطِ مستقیم کا پتہ لگ سکے۔ مگر ضرورت تھی ایک ایسے رہنما اور رہبر کی جو اس سرے سے لے کر اس سرے تک پوری راہ کو اپنی ہدایات اور روشن مثالوں سے روشن کر دے۔ گویا ہمارے ہاتھ میں اپنی عملی زندگی کا پورا گائیڈ بک دے دے۔ جس کو لیکر اسی کی تعلیم و ہدایت کے مطابق ہر مسافر بخطِ منزلِ مقصود کا پتہ پالے۔ یہ راہنما سلسلۂ انبیاء کے آخری فرد محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قرآن نے کہا:-

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (احزاب۔ ع ۶)

اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہی دینے والا اور نیکیوں کی خوشخبری سنانے والا اور (غافلوں کو) ہشیار کرنے والا اور خدا کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور ایک روشن کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا

آپ عالم میں خدا کی تعلیم و ہدایت کے شاہد ہیں۔ نیکوکاروں کو فلاح و سعادت کی بشارت سنانے والے مبشر ہیں۔ ان کو جو ابھی تک بے خبر ہیں ہشیار اور بیدار کرنے والے نذیر ہیں۔ بھٹکنے والے مسافروں کو خدا کی طرف پکارنے والے داعی ہیں اور خود ہمہ تن نور اور چراغ ہیں یعنی آپ کی ذات اور آپ کی زندگی راستہ کی روشنی ہے، جو راہ کی تاریکیوں کو کافور کر رہی ہے۔ یوں تو ہر پیغمبر خدا شاہد، داعی، مبشر اور نذیر وغیرہ بن کر اس دنیا میں آیا ہے۔ مگر یہ کل صفتیں سب کی زندگیوں میں عملاً یکساں نمایاں ہو کر ظاہر نہیں ہوئیں۔ بہت سے انبیاء تھے جو خصوصیت کے ساتھ شاہد ہوئے۔ جیسے حضرت یعقوبؑ حضرت اسحاقؑ، حضرت اسماعیلؑ وغیرہ بہت سے جو نمایاں طور پر مبشر بنے۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت عیسیٰؑ بہت سے تھے جن کا خاص وصف نذیر تھا، جیسے حضرت نوحؑ حضرت موسیٰؑ، حضرت ہودؑ و حضرت شعیبؑ۔ بہت سے تھے جو امتیازی حیثیت سے داعی حق تھے جیسے حضرت یوسفؑ، حضرت یونسؑ۔ لیکن وہ جو شاہد، مبشر، نذیر داعی، سراج منیر سب کچھ بیک وقت تھا اور جس کے مرقع حیات میں یہ سارے نقش و نگار عملاً واضح تھے وہ صرف محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰت والتحیات تھے۔

(سید سلیمان ندوی مرحوم)

جلد ۱۰ | جمعہ ۱۶ جون ۱۹۶۷ء مطابق ۶ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ - قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۲

# خاندانی منصوبہ بندی - جنسی انارکی کی تحریک ہے

از مولانا عزیز الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور

(قسط نمبر ۱)

## خاندانی منصوبہ بندی کی ترغیب یورپ دلاتا ہے

کئی سالوں سے یورپ مشرقی ممالک میں تحریک چلا رہا ہے کہ تم خاندانی منصوبہ بندی کر لو۔ اولاد کم پیدا کرو، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم پر ایک وقت آنے والا ہے کہ نان شبینہ کے لئے ترستے ترستے مر جاؤ گے۔ چنانچہ امریکن رسالہ "ٹائم" میں ہے کہ:-

"امریکہ کی صدارتی کمیٹی نے جو جولائی ۱۹۵۹ء میں قائم کی گئی تھی پرزور سفارش کی ہے کہ امریکی امداد انہی ممالک کو دی جائے جو برتھ کنٹرول پر پابند ہوں۔"

ذرا سوچئے اور عقل سے کام لیں کہ وہ امریکہ جس نے لاکھوں اسرائیل لا لا کر اور انہیں عرب میں ایک مستقل حکومت دلا کر عربوں کے سینہ پر مونگ دلوا رہا ہے اور وہ امریکہ جس نے حال ہی میں شاستری حکومت کو ہمارے احتجاجات کو روندتے ہوئے ہر قسم کے نئے اسلحہ سے لیس کر کے ہم پر چڑھا دوڑایا تھا اور جس کا خیال تھا کہ شاستری فوج لاہور ہی میں دم لے گی اور چائے ناشتہ کرے گی۔ کب سے مشرقی ممالک کا ہمدرد بن بیٹھا ہے کہ کہیں یہ لوگ بھوکوں نہ مر جائیں۔ ان کے لئے روٹی کا انتظام ضروری ہے۔ انتظام بھی بڑی عجیب قسم کا کہ بھائی بات صاف ہے۔ اور کھانے والے مت پیدا کرو۔ یہ علاج ایسا ہے جیسا کہ بقول علامہ افغانی مولانا شمس الحق صاحب کہ کسی کے سر پہ ٹوپی راست نہ آئے تو ایک بہی خواہ نے مشورہ دیا کہ سر کا ایک حصہ کاٹ ڈالو۔ یا جوتا پاؤں میں تنگ ہو۔ تو امریکہ جیسے دوست بولے کہ پاؤں کا کچھ حصہ قطع کر لو۔ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

## خاندانی منصوبہ بندی سیاسی مسئلہ ہے

یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ مسلمان ممالک یورپ اور امریکہ کو اپنا ہمدرد سمجھ کر ان کے پروپیگنڈا سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اور ضبط ولادت کی تحریک کو ہمہ گیر کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں اور امریکہ کے کروڑوں ڈالروں کی امداد سے ان کی آنکھیں ایسی چکا چوند ہو گئی ہیں کہ وہ یہ سمجھنے سے قاصر رہے کہ تکثیر آبادی وہ قومی اثاثہ اور اجتماعی قوت ہے کہ سیاسی قوت و اقتدار اس کے ساتھ ساتھ جاتے ہیں۔ تحدید نسل کا مسئلہ معاشی مسئلہ ہے ہی نہیں۔ بلکہ یہ سیاسی مسئلہ ہے۔ اس کی پشت پر بڑی خطرناک ذہنیت کام کر رہی ہے۔ در اصل یورپ کی سیاسی قیادت و بالادستی کو بیسویں صدی کے دوسرے نصف میں ایشیا اور عالم اسلام کی بڑھتی ہوئی آبادی سے شدید خطرہ ہے

امریکی رسالہ ٹائم ڈبی ۱۱ر جنوری ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"کثرت آبادی کے متعلق امریکہ اور یورپی اقوام کی بوکھلاہٹ اور ان کی تمام وعظ و نصیحت بڑی حد تک بے نتیجہ ہیں۔ ان سیاسی تلخ واثرات کے احساس کا جو نئے حالات اور ایشیا، افریقہ، لاطینی امریکہ کی آبادی کے بڑھنے اور غالب اکثریت حاصل کر لینے کی بنا پر متوقع ہیں"۔

یعنی جن کی آبادی زیادہ ہو اور نئے تکنیک سے بھی آراستہ ہوں تو مستقبل میں غالب قوت ان ممالک کو حاصل ہو گی۔ اس کا تو اب کوئی امکان ہی نہیں کہ نئی تکنیک سے مزید ان ممالک کو محروم رکھا جائے، تو مغربی بالادستی اور عالمی قیادت کو صرف ایک ہی چیز قائم رکھ سکتی ہے۔ یعنی ضبط تولید اور خاندانی منصوبہ بندی۔

یہی وجہ ہے کہ امریکہ کے کروڑوں ڈالروں کا ایک سیلاب پڑا ہے تاکہ یہاں پر خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک ترقی کرے اور سادہ لوح مسلمان اس میں پھنس جائے ؎

مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایہ دار
انتہائے سادگی سے کھا گیا مزدور مات

یہ ہمارا ہمدرد اور مشفق امریکہ ہمیشہ کے لئے خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ ہمیں کمزور کر کے ہم پر مسلط ہو گی اور ہماری مجبوریوں کی انتہا ہو گی اور ہماری مجبوری کی انتہا ہو گی۔ ہم فریاد کرنے کے بھی قابل نہ ہونگے علامہ اقبال کے الفاظ میں اس خطرے کو پڑھو اور سوچو کہ کیا عزل کے جواز کے لئے یہ ضرورت جو ہمیں دوست امریکہ سمجھا رہا ہے کیا اس جیسی شخصی اور انفرادی ضرورت ہے جو کہ فقہا نے لکھا ہے۔ یا یہ واقعی ایک ایسا خطرناک مسئلہ ہے۔ جسے اپنا کر مسلمان قوم سیاسی موت مر جائیگی اقبال لکھتا ہے:-

"عام طور پر اب ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے یا ہونے والا ہے وہ سب یورپ کے پروپیگنڈے کے اثرات ہیں۔ اس قسم کے لٹریچر کا ایک سیلاب ہے جو ہمارے ملک میں بہہ نکلا ہے۔ بعض دوسرے وسائل بھی ان کی تشویق و ترویج کے لئے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے اپنے ممالک میں آبادی کو گھٹانے کی بجائے بڑھانے کے وسائل اور تدابیر اختیار کئے جا رہے ہیں۔ اس تحریک کی ایک بڑی غرض میرے نزدیک یہ ہے کہ یورپ کی اپنی آبادی اس کے پیدا کردہ حالات کی بنا پر جو اس کے اختیار و اقتدار سے باہر ہے بہت کم ہو رہی ہے اور اس چیز کو یورپ اپنی سیاسی ہستی کے لئے خطرۂ عظیم سمجھتا ہے۔"

(رسالہ الحکیم لاہور ماہ نومبر ۱۹۳۶ء بحوالہ ہمدرد صحت دہلی جولائی ۱۹۳۷ء)

علامہ اقبال کی یہ رائے ایسی نہیں کہ صرف قیاس آرائی ہے بلکہ خود یورپ کے مفکر ایسا کہہ چکے ہیں۔ چنانچہ مشہور امریکی رسالہ "امور خارجہ" میں پروفیسر فرینک نوٹینس ٹین لکھتا ہے:-

اب اس کا کوئی امکان نہیں کہ شمالی، مغربی یا وسطی یورپ کی کوئی قوم دنیا بھر کو چیلنج کر سکے۔ جرمنی دوسری یورپی اقوام کی طرح اس دور سے گذر چکا ہے۔ جبکہ وہ دنیا کی غالب طاقت بن سکے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ اب فنی اور تکنیکی تہذیب ان ممالک میں بھی پہنچ چکی ہے۔ جن کی آبادی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے"۔ (اپریل ۱۹۴۴ء)

برطانیہ کے متعلق مسٹر اینڈ الف چرچل نے جو پارلیمنٹ کا ممبر اور ایک مشہور سیاسی مبصر ہے اسی بات کا اظہار کیا "میں نہیں سمجھتا کہ ہماری قوم بالعموم اس خطرے سے آگاہ ہو چکی ہے کہ اگر ہماری شرح پیدائش اس طرح گرتی رہی تو ایک صدی میں برطانیہ کی آبادی صرف ۴۰ لاکھ رہ جائے گی اور اتنی کم آبادی کے بل بوتے پر برطانیہ دنیا میں ایک بڑی طاقت نہ رہ سکے گا۔"

یورپ اپنے ملک میں افزائش نسل کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ تقریباً چالیس سال سے افزائش نسل کی ہر ممکن حوصلہ افزائی میں مصروف ہے مغرب نے اسقاط حمل اور تحدید نسل کی تمام کارروائیوں کو قانوناً منع کیا۔ ہٹلر، مسولینی نے جرمنی اور اٹلی میں انہیں نہ صرف سخت ترین جرم قرار دیا بلکہ معاشی اور معاشرتی تدابیر سے قانوناً تکثیر اولاد کی حوصلہ افزائی کی۔ انگلستان کے وزیر داخلہ ہربرٹ موریس نے ۱۹۴۳ء میں قوم سے کہا تھا کہ "ہر خاندان میں کم از کم ۲۵ فیصدی اضافہ ہونا چاہیئے۔ اور یہی پالیسی امریکہ نے اختیار کی۔ اور اس وقت تمام مغربی ممالک اسی تکثیر اولاد کی پالیسی پر چل رہے ہیں"۔ یہ ہے خاندانی منصوبہ بندی کی اصل حقیقت کہ یہ مسئلہ پیداوار کی کمی اور نان شبینہ کے ترسنے کا مسئلہ نہیں۔ یہ محض سیاسی مسئلہ ہے۔ اس میں بڑی سوجھ بوجھ کی ضرورت ہے بلکہ اس میں پورے عالم اسلام کو کما حقہ قابل بنانا ہے کہ ہم اپنی آزادی قائم رکھ سکیں۔

# اسے شکست نہ سمجھئے

اس بات کا شکوہ فضول ہے کہ دشمن عربوں کو اتنی مہلت دے دیتا کہ وہ سوڈان، الجزائر، تیونس، مراکش الغرض ہر طرف سے فوجیں، اسلحہ وسامان لاکر میدان جنگ میں جمع کرلیتے اور پھر دشمن ان سے نبرد آزما ہوتا۔

یہ شکایت بھی بے کار ہے کہ امریکہ اور برطانیہ اسرائیل کو مصر، شام یا اردن سے تنہا لڑنے دیتے تاکہ اصل حقیقت کا پتہ چل جاتا۔ امریکہ اور برطانیہ ایسا کیوں کرتے، جبکہ اسرائیل ان کا پروردہ اور مشرق میں ان کا سب سے بڑا قوی اڈہ ہے۔ وہ اسے کیوں عربوں کے ہاتھوں فنا کرا دیتے۔

اسرائیل کی ۲۵ لاکھ آبادی میں سے ۱۵ لاکھ آبادی مسلح فوج کی حیثیت رکھتی ہے۔

اسرائیل کی فوجی طاقت، جدید ترین اسلحہ سے لیس ہے۔ امریکہ کا چھٹا بحری بیڑہ، اس کی مکمل حفاظت کررہا ہے۔ برطانیہ کے وہ تمام فوجی اڈے جو قبرص، ترکی سعودی عرب اور لیبیا سے لے کر عدن اور بحرین تک پھیلے ہوئے ہیں اور سارے بحیرہ روم اور بحر احمر پر چھائے ہوئے ہیں وہ سب اسرائیل کے محافظ و پشت پناہ ہیں۔

عرب کی سرزمین اور مشرق وسطیٰ سے نکلنے والا تیل۔ سعودی عرب، ایران، کویت، قطر وغیرہ تک تمام کا تمام ان امریکی و برطانوی کمپنیوں کی ملکیت اور انتظام میں ہے۔ جس کے سرکردہ افراد امریکہ و برطانیہ کے یہودی ہیں۔ یہ تیل برابر امریکہ و برطانیہ کے توسط سے اسرائیل کو مل رہا ہے۔

روس لاکھ عربوں کا طرفدار ہو۔ لیکن جبرالٹر اور درہ دانیال سے لے کر بحر عرب اور خلیج فارس تک پورے سمندر پر صرف برطانیہ اور امریکہ کی عملداری ہے وہ اگر دس بیس جہاز آبنائے باسفورس سے گذار کر بحر روم میں لے بھی آیا، تو بھی کب وہ اس پوزیشن میں آگیا کہ اس امریکی و برطانوی بحری اور فضائی طاقت کا موثر مقابلہ کرسکتا جو سو سال سے زیادہ سے پورے مشرق وسطیٰ، مغربی ایشیا اور عرب کے ارد گرد کے سمندر پر حاوی و قابض چلی آرہی ہے۔ اگر بحر روم میں روس کے چند جہاز کوئی اقدام کرتے بھی تو وہ بصورت جنگ تیل وغیرہ کی رسد اور دوسرے سامان کی سپلائی کہاں سے حاصل کرسکتے تھے؟ ایسی صورت میں کب امریکہ و برطانیہ ترکی کو درہ دانیال روس کے لئے کھلا رکھنے دیتے اور کب آپریشن کے لئے مشرق وسطیٰ کا تیل اس تک پہنچنے دیتے۔ یہی کہ وہ خوراک وسامان کی سپلائی بھی حاصل کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

شاید ناصر کے لئے یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ وہ سفید استعمار اور اسرائیل سے نجات حاصل کرنے کے لئے روس سے ایسا دفاعی معاہدہ کرلیتا جس کی رو سے امریکہ و برطانیہ کی طرح روس کو بھی عرب و ایشیاء میں اپنے فوجی اڈے قائم کرنے کا موقعہ مل جاتا اور برابر کا مقابلہ ہوسکتا۔ ایسا کرنا ایک کی غلامی کے شکنجہ سے آزاد ہونے کی کوشش میں دوسرے کی غلامی میں گرفتار ہوجانا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ مصر و شام کی طرف سے کبھی بھی یہ بات نہیں کہی گئی کہ جنگ کے دوران روس ان کی مدد کرے گا اور یہ کہ وہ روس کی دوستی کا سہارا پکڑے ہوئے ہیں۔

اسرائیل امریکہ اور برطانیہ کے لئے اتنے موافق حالات ہوتے ہوئے اور عربوں سے کئی گنا زیادہ فوجی اور فضائی قوت رکھتے ہوئے اگر ہم دو تین روز کی پیہم جنگ اور سارے وسائل جھونک دینے کے بعد اسرائیل بمشکل صرف اردن کی طرف یروشلم کے علاقہ پر قابض ہوسکا، اور مصر کی طرف صحرائے سینا پر تصرف حاصل کرسکا ہے تو حقیقتاً نہ یہ مصر و اردن اور عربوں کی شکست کامل ہے اور نہ اسرائیل امریکہ اور برطانیہ کی فتح عظیم۔ کیا جنگوں کے نشیب و فراز میں ایسا نہیں ہوا کرتا؟ جبکہ طاقت کا تناسب بھی یکساں نہ ہو۔

یہ محض ایک ایسی فوجی ناکامی ہے جو بہت زیادہ طاقت کے مقابلہ میں پیش آگئی ہے۔ چنانچہ اسی لئے عربوں نے اسے ہرگز اپنی شکست نہیں سمجھا، صرف نقصان سمجھا ہے۔ اور ایک طرح سے اسے اپنی کامیابی ہی جانا ہے کہ اتنی بڑی اور جارحانہ طاقت کے سیلاب میں وہ صرف اپنے علاقہ کا معمولی سا حصہ چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ جس میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے دس سالہ قیام کی وجہ سے مصر اپنے فوجی استحکامات مکمل نہیں کرسکا تھا۔

ورنہ امریکہ اور برطانیہ کی اتنی بھرپور امداد و تحفظ کی صورت میں تو اسرائیل کے حملے کا نتیجہ بہت دور تک نکلنا چاہئیے تھا۔

مصر، شام اور اردن نے زبردست حوصلے و ہمت کے ساتھ اس خطرہ کا مقابلہ کیا۔ دشمن کو بہت زیادہ نقصان پہنچانے اور تین دن تک اپنے سے کئی گنا طاقتور اور کئی گنا زیادہ سامان رکھنے والے حریف سے وہ برابر لڑتے رہے۔ لیکن جب ہر طرف سے شدید دباؤ پڑتا چلا گیا، تو مجبوراً پیچھے ہٹنا پڑا۔

لیکن ان کے ارادے، ان کے حوصلے، ان کے ولولے اور ان کے عزائم اب پہلے سے بھی زیادہ بلند ہیں ان میں اتحاد و یک جہتی کی روح اس طرح جاری اور ساری ہوگئی ہے کہ اس پسپائی کی کوئی مایوسی ان پر غالب نہیں آسکی۔ چنانچہ صدر ناصر نے صاف صاف کہا ہے:۔

"ہم نامساعد حالات میں بھی یہ کوشش جاری رکھیں گے کہ جنگ کی وجہ سے جو تباہی آئی ہے اس کا ازالہ کریں سامراج عرب سرزمین سے نابود ہو جائے۔ اور اسرائیل رہ جائے تو ہم آگے چل کر اسے فنا کردیں"۔

شاہ حسین نے کہا کہ:۔

"عرب اپنے حقوق اور آزادی کی خاطر ہمیشہ لڑتے رہیں گے اور اسرائیل کو کسی صورت میں بھی چین سے نہیں بیٹھنے دیں گے"۔

الجزائر کے صدر بومدین نے کہا کہ:۔

"عربوں کو ایک لڑائی میں ناکامی ہوئی ہے جنگ میں نہیں۔ ہم فتح حاصل کئے بغیر دم نہیں لیں گے۔ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک دشمن کے قبضہ سے اپنا علاقہ واپس نہیں لے لیتے۔

انہوں نے کہا کہ جنگ کا میدان نہر سویز یا سینائی تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیئے بلکہ پوری دنیا سے عرب کو میدان جنگ بنایا جائے"۔

الغرض یہ ہے وہ آواز جو کویت سے الجزائر تک اور عدن سے اردن تک گونج رہی ہے۔ جنگ سے پہلے اگر یہ آواز صرف ناصر کی تھی، تو اب یہ آواز شام، عرب اور عالم اسلام کی بن گئی ہے۔ اور اس آواز کا قائد اب بھی جمال عبدالناصر ہے۔

## ناکامی کیوں ہوئی؟

رہا یہ کہ حالیہ جنگ میں عرب فوجوں کو کیوں پیچھے ہٹنا پڑا؟ اس سوال کا ایک جواب تو وہ ہے جو شاہ حسین اور صدر ناصر نے اپنی تقریروں میں دیا ہے۔

صدر ناصر نے کہا ہے کہ:۔

"دشمن کے سات سو طیاروں نے اردن اور مصر کی افواج پر زبردست بمباری کی۔

سامراج نے اپنی پوری قوت مصر کے خلاف میدان جنگ میں جھونک دی۔

دشمن کے بے شمار ٹینک، بے حساب بکتر بند گاڑیاں ہمارا سراسر عددی برتری یہ سب کچھ ہماری بہادر فوج کے سامنے تھی۔ سینا کے وسیع ریگستان کی فضاؤں میں دشمن کے سینکڑوں طیارے تاریک بادلوں کی طرح ہمارے فوجیوں کے سروں پر چھائے رہے۔ امریکہ کا چھٹا بحری

بیڑہ عربوں سے حاصل کئے ہوئے تیل کی مدد سے بحیرہ روم میں گشت کرتا رہا۔

بعض عرب فوجی اڈے جنگ میں ہمارے خلاف استعمال ہوتے رہے۔

بعض اڈے ہمارے دوستوں کی مرضی کے خلاف ہمارے دشمن کے حق میں استعمال کئے گئے۔

صحرائے سینائی کی جنگ میں ہمارے ایک طیارہ کے مقابلہ میں دشمن کے پاس تین ہوائی جہاز تھے۔

سامراجیوں نے ہمارے خلاف زبردست سازش کی۔ اردن کے شاہ حسین نے بتایا ہے کہ:۔

"دوستوں کی غداری سے انہیں بہت دکھ پہنچا ہے"

ڈاکٹر عطاسی نے بشمول ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"آج اسرائیل، امریکہ اور برطانیہ کا ایک ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں"

شاہ حسین اور صدر ناصر کے ان بیانات کے علاوہ جو لوگ شروع دن سے حالات پر نظر رکھے ہوئے ہیں وہ ناکامی کے اسباب کے تجزیہ میں درج ذیل سوالات کی خلش بھی محسوس کر رہے ہیں کہ:۔

جنگ کے پہلے دن مصر، اردن اور شام کی پیش قدمی اور اسرائیل کی پسپائی کے باوجود دوسرے دن ہی صورت حال اردن اور مصر کے محاذ پر کیوں بدلنا شروع ہو گئی؟

امریکی و برطانوی فضائیہ نے اسرائیل کو کامیاب کرنے کے لئے کن کن اڈوں سے اڑ کر اردن اور مصر کی آگے بڑھنے والی افواج پر بے پناہ بمباری کی؟

امداد کے اعلانات کے باوجود بہت سے عرب ملکوں کی طرف سے امداد میں تاخیر کیوں ہوتی رہی؟

دوسرے مسلمان ملک زبانی ہمدردی سے زیادہ کیوں کچھ نہ کر سکے؟

جنگ شروع ہو جانے تک امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل پر تیل کی سپلائی کیوں نہیں بند کی گئی؟

ظفر اللہ قادیانی اور قادیانی جماعت کے چند افراد اس سال حج کے موقعہ پر پہلی بار حرمین شریفین کیوں گئے؟ شاہ فیصل کی حکومت نے قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہونے کے باوجود کیوں حرمین میں آنے کی اجازت دی؟ اور شاہی ضیافت میں کیوں مدعو کیا؟

جنگ سے ایک ماہ قبل شاہ فیصل کے دورہ لندن کی تاریخیں کیوں مقرر کی گئیں؟

جنگ کا شدید خطرہ پیدا ہو جانے کے باوجود دو ہفتہ تک مزید شاہ فیصل کیوں لندن اور یورپ میں ٹھیرے رہے؟ اور واپس آ کر کیوں انہوں نے ضرورت محسوس نہیں کی کہ شاہ حسین اور صدر ناصر سے ذاتی ملاقات کریں؟

مصر و شام نے جنگی دباؤ کی شدت اور امریکہ و برطانیہ کے فضائی حملوں کے باوجود کیوں روس سے فوجی و جنگی امداد نہیں مانگی؟

جنگی خطرات پیدا ہو جانے کے باوجود مسلمان ملکوں میں ناصر کے مخالف طبقے باقاعدہ ہنگامہ خیز ہوتے رہے۔ دن تک ناصر کی مخالفت میں کیوں سرگرم رہے؟

اور اب جنگ ختم ہوتے ہی پھر کیوں سرگرم ہو گئے ہیں؟

ان سوالات کے پردے میں حالیہ ناکامی کے تمام اسباب و عوامل پوشیدہ ہیں۔ جن پر فی الحال گفتگو کرنا شاید مناسب نہیں۔

## اب ناصر کی مخالفت یہود کی موافقت ہے

اسرائیل کے جارحانہ حملے اور جنگ سے پہلے تک جو افراد اور طبقے ناصر کی مخالفت کرتے رہے ہیں ان کے لئے تو شاید یہ عذر ہو سکتا تھا کہ وہ شاہ فیصل کی محبت میں ایسا کر رہے ہیں اور وہ شاہ فیصل کے اتحاد اسلامی کے منصوبے کے حامی ہیں۔

لیکن اب جبکہ جنگ کے بعد ناصر کی قیادت پر سارا عرب متفق ہو چکا ہے۔ شاہ فیصل، شاہ اردن، شاہ مراکش اور تمام عرب ملکوں کے سربراہوں و عوام نے متفقہ طور پر ناصر سے مصر کا صدر اور عرب کاز کا راہنما رہنے کی پرزور درخواست کی ہے تو اگر اب بھی کچھ لوگ اور کچھ گروہ ناصر کی مخالفت میں سرگرمی دکھاتے ہیں، تو ان کے اس فعل کو اسرائیل اور امریکہ و برطانیہ کی خدمت و حمایت سمجھا جائے گا۔

خواہ یہ مخالفت اسلام کا نام لے کر کی جائے یا اخوانیوں کی دہائی دے کر۔

اس مخالفت کا فائدہ صرف یہود کو، برطانیہ کو اور امریکہ کو پہنچے گا اور عربوں کا کاز اور ان کا اتحاد ناصر کی مخالفت سے سخت مجروح ہو جائے گا۔

امید ہے کہ امریکہ دوستی کے اس کاروبار میں اب کوئی بھی غیرت مند اور عربوں کا دوست مسلمان حصہ لینے پر تیار نہیں ہوگا۔

## صدر ناصر کی ہمیں ضرورت ہے

## عالم عرب کی متفقہ آواز

امریکہ و برطانیہ کی پوری پوری مدد کے ساتھ اسرائیل نے بے دریے شدید فضائی حملوں سے عرب افواج کو پسپا ہونے پر مجبور کیا۔ یہ پسپائی اگرچہ شکست کے مترادف نہیں۔ لیکن بہرحال مصر، شام اور اردن کو سخت جانی و مالی نقصانات اٹھانے پڑے۔

صدر ناصر نے ایک بہادر اور سچے انسان کی طرح ان نقصانات کی ذمہ داری خود قبول کی اور صدارت کے عہدے سے مستعفی ہو کر ایک عام عرب شہری کی طرح آئندہ کی جدوجہد میں حصہ لینے کی پیشکش کر دی، تاکہ قوم اگر چاہے تو دوسری قیادت قائم کر سکتی ہے۔

ناصر کے استعفے کی خبر یہودی دارالحکومت سے لندن و واشنگٹن تک مغربی سامراج کے لئے ایسی مسرت انگیز تھی کہ اطلاعات کے مطابق انگ دیواروں نے اپنے اس سنگ کو صرف کا اصل مدعا یہی تھا کہ عرب پسپائی کے صدمہ سے مضطرب ہو کر خود ناصر کو قیادت کے ایوانات سے نکال کر پھینک سکیں گے۔ اب ناصر نے خود ہی استعفیٰ دے دیا تھا۔

یہود اور مغربی سامراج کی اس خوشی میں وہ افراد اور طبقے بھی شریک ہو گئے جن کی جدوجہد کا منشاء دین کے نام پر، قوم کے نام پر، ملت کے نام پر سامراج دوستی اور ناصر دشمنی رہا ہے۔

لیکن یہودیوں، مغربی سامراجیوں اور ان کے حامیوں و دوستوں کی یہ خوشی بڑی ہی ناپائیدار ثابت ہوئی۔ عرب دنیا ناصر کو پہچان چکی تھی۔ وہ سمجھ رہی تھی کہ موجودہ ناکامی قیادت کے نقص کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے خلاف سازش اور کئی گنا قوت کے استعمال سے پیش آئی ہے۔ اور اس ناکامی میں بھی ان کی راہنمائی کا فریضہ سوائے ناصر کے کوئی اور آدمی ضرورت کے مطابق ادا نہیں کر سکتا۔

اس حقیقت کو ان عرب قوتوں نے بھی محسوس کیا جو بوجوہ خود ہم عصر ہو کر ناصر کے خلاف چل رہی تھیں اور جنہوں نے بارہا مختلف طریقوں سے یہ کوشش کی کہ ناصر کو کسی طرح علیحدہ کر دیا جائے لیکن اب وہ بھی پکار اٹھے کہ ہمیں ناصر کی ضرورت ہے۔

اس نازک مرحلہ پر صدر ناصر نے جس عظیم اخلاقی جرأت کا ثبوت دیا، اس نے مایوسی اور صدمے کی اس شدت کو بڑی حد تک کم کر دیا ہے جو دو دنوں سے عالم عرب اور عالم اسلام کب کے ساتھ محسوس کر رہا تھا اور پھر سے امید و عزائم کے نئے چراغ روشن ہو گئے ہیں۔ ہر عرب نے سمجھ لیا ہے کہ ناصر کی مرکزیت میں ہی عرب کے اتحاد و مستقبل کی کامرانی کی ضمانت پوشیدہ ہے چنانچہ کل رات جب صدر ناصر نے قاہرہ ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے مستعفی ہونے کا اعلان کیا تو لوگوں نے ان کے حق میں زبردست مظاہرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ وہ اپنا استعفیٰ واپس لے لیں۔

"آج صبح الجزائر کے صدر کرنل بومدین، سعودی عرب کے شاہ فیصل، عراق کے صدر جنرل عارف، اردن کے شاہ حسین اور شام کے سربراہ الاطاسی نے ٹیلیفون پر صدر ناصر سے بات چیت کی کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظرثانی کریں۔ کیونکہ اس وقت عرب دنیا کو ان کی سخت ضرورت ہے"

"آج سوڈان کی پارلیمنٹ کے ہنگامی اجلاس میں صدر ناصر پر زور دیا گیا کہ وہ استعفیٰ واپس لے لیں۔ کویت کے شیخ نے اپنے بیان میں کہا کہ صدر ناصر اپنے فیصلہ پر نظرثانی کریں"

لبنان کے وزیر اعظم رشید کرامی نے کہا:۔

"صدر ناصر صرف مصری عوام کے ہی نہیں بلکہ پوری عرب قوم کے واجب الاحترام لیڈر ہیں۔" (دمشق ۱۰ جون ۱۹۶۷ء)

ناکامی کی صورت میں جس قوم کا قائد اتنی زبردست

(باقی صفحہ ۹ پر)

# صدر ناصر پاکستانی اخبارات کی نظر میں

## ناصر ایسے لیڈر روز روز پیدا نہیں ہوتے

صدر ناصر نے اس جنگ میں ناکامی کی ساری ذمہ داری قبول کرتے ہوئے استعفا دیا ہے۔ عام انسانی فطرت یہ ہے کہ کامیابی اور فتح کے جملہ حقوق تو اپنے حق میں محفوظ کر لئے جاتے ہیں لیکن ناکامی اور شکست کی ذمہ داری قبول کرنے میں تامل سے کام لیا جاتا ہے اور اس کی ذمہ داری دوسروں پر عائد کرنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ صدر ناصر کے لئے بھی یہ راستہ کھلا ہوا تھا۔ لیکن انہوں نے ناکامی کی ذمہ داری قبول کر کے بہت اچھے کردار کا مظاہرہ کیا ہے اور مصری قوم نے بھی بہت اچھا کیا ہے کہ صدر ناصر کے استعفا کو قبول نہیں کیا اور کوئی عجب نہیں کہ جمال عبدالناصر بدستور متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ہی رہیں۔ مصر کے ناصر کو عالم عرب کا ناصر بنتے ہیں پورے چودہ سال لگے ہیں۔ ان کے دور اقتدار میں مصر کو جو فائدہ اور نقصانات پہنچے وہ پوری تفصیل سے قوم کے سامنے ہے۔ جس قوم نے صرف روشن رخ دیکھ کر صدر ناصر کو اپنے دلوں میں جگہ دی تھی وہ اب سیاہ دنوں میں بھی ان کی قدر افزائی کر رہی ہے۔ ایسی منفرد سعادت بہت کم قومی لیڈروں کے حصہ میں آئی ہے۔ ناصر ایسے لیڈر روز روز پیدا نہیں ہوتے اور نہ چودہ سال تک برسر اقتدار رہنے والا ہر شخص ناصر بن سکتا ہے۔ عرب قوم کو اب پہلے سے بھی زیادہ ناصر کی ضرورت ہے۔

(نوائے وقت ۱۱ جون ۶۷ء)

## ناصر کے سوا کسی کی قیادت قبول نہیں

صدر ناصر اگر اس امر واقعہ پر فخر کریں تو ان کا فخر بجا ہو گا کہ ایسے حالات میں انہیں اہل مصر نے ہی نہیں بلکہ سارے عرب عوام نے اپنا لیڈر تسلیم کیا ہے۔ جب سخت مشکل میں گرفتار تھے اور بد طینت اور مکار دشمن عرب افواج کو پسپا کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ جیتنے والوں کا تو ایک دنیا ساتھ دیتی ہے مگر پسپائی میں بہت کم لوگ قریب رہتے ہیں۔ یہ بات صدر ناصر پر عرب عوام کے غیر معمولی اعتماد کی دلیل بھی ہے اور عرب عوام کی خود اعتمادی اور حوصلہ مندی کا ثبوت بھی، کہ کویت سے لیکر الجزائر تک تمام عرب ملکوں میں یہ مطالبہ گونج رہا تھا کہ صدر ناصر مستعفی نہ ہوں اور ناصر کے سوا کسی کی قیادت قبول نہیں ہے۔ ایسے ہمہ گیر اعتماد نے صدر ناصر کو ایک بہت بڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے اور اس آزمائش کا ان سے بڑھ کر کسی کو اندازہ نہیں ہے۔ (امروز ۱۰ جون)

## عظمت کردار کا مظہر

جب یہ خبر آئی تھی کہ ناصر ریڈیو پر ایک اہم تقریر کرنے والے ہیں تو یہ بات کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ وہ صدر کے عہدے سے استعفا کا اعلان کر دیں گے اور پھر اسے راتوں رات نامنظور بھی کر دیا جائے گا۔

یہ ڈرامائی واقعات مشرق وسطیٰ کی تیزی سے بدلتی ہوئی صورت حالات پر دلالت کرنے کے علاوہ صدر ناصر کی عظمت کردار کے بھی مظہر ہیں۔ انہوں نے اپنی شکست پر تاویلات کا پردہ ڈالنے اور اس کا الزام کسی دوسرے کے سر تھوپنے کے بجائے اپنی ناکامیوں اور کمزوریوں کا برملا اعتراف کر لیا ہے۔ اس طرح انہوں نے نہ صرف اپنے ملک کے عوام کا اعتماد دوبارہ حاصل کر لیا ہے بلکہ مصریوں کے دل میں خود اعتمادی کی ایک نئی روح بھی پھونک دی ہے۔ (مشرق ۱۱ جون ۶۷ء)

## صدر ناصر پر عربوں کا اعتماد

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر نے فائر بندی کے بعد جنگ کے عواقب کے لئے خود کو ذمہ دار قرار دے کر استعفا دینے کا اعلان کر دیا۔ لیکن نہ صرف مصر بلکہ سارے عالم اسلام میں اس پر ایک ساتھ آواز بلند ہوئی: "نہیں عربوں کو تمہاری ضرورت ہے ناصر استعفا واپس لے لو"۔ جمال عبدالناصر عرب قوم کے متفقہ فیصلے کے سامنے جھک گئے۔ انہوں نے استعفا واپس لے لیا۔ اس طرح متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر نے ایک صحت مند روایت قائم کرنے کے ساتھ ہی ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ عربوں کو ان سے بے پناہ عقیدت ہے اور حالیہ المناک واقعات کے بعد بھی انہیں پوری قوم کا اعتماد حاصل ہے۔ اس وقت جبکہ ہر طرف مایوسی کے تاریک بادل چھائے ہوئے ہیں، ناصر کی قیادت پر عربوں کا مکمل اعتماد امید کی شعاع بن کر سامنے آیا ہے۔ (جنگ ۱۲ جون)

---

— قادیانی فرقہ کے لوگوں کے حرمین شریفین میں داخلے پر اظہار تشویش کیا گیا۔

— دفعہ ۱۴۴ کے خاتمہ کا مطالبہ کیا گیا

— عدالت سے جملہ انگریزی حکومت کے خاتمہ کا مطالبہ کیا گیا۔

— محکمہ اوقاف کے اس رویہ کی مذمت کی گئی کہ وہ مساجد سے ان خطباء کو علیحدہ کر رہی ہے، جو حکومت کے غیر اسلامی اقدامات کی حمایت نہیں کرتے اور جنہوں نے جمعرات کو عید نہیں پڑھائی۔

— مدرسہ تفہیم القرآن نواب شاہ کی خدمات کو سراہا گیا اور اس کے خلاف شر پسندوں کی کارروائیوں کی مذمت کی گئی۔ (حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمیعۃ علماء اسلام نوابشاہ)

## حکومت علماء کے خلاف کھل کر سامنے آرہی ہے

### نواب شاہ میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تقریر

مورخہ ۴ جون ۶۷ء کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کراچی ایکسپریس سے نواب شاہ پہنچے۔ آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ آپ نے نماز عصر کے بعد خصوصی خطاب فرمایا۔ اور رات کو بعد نماز عشاء ریلوے مسجد کبیر میں ایک بصیرت افروز تقریر کی۔ آپ کے خطاب کے آغاز سے پہلے اس جلسہ کی صدارت کے لئے حضرت کرامت اللہ صاحب، سالار اعلیٰ حیدر آباد ڈویژن کو منتخب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب مولانا دوست محمد بدنی نے سر انجام دیئے۔ جناب عرفان احمد صاحب قادری ٹنڈو آدم نے ایک موثر نظم پڑھی۔ جس سے سامعین بیحد محظوظ ہوئے۔ اس کے بعد مولانا تاج الدین صاحب بسمل نقشبندی نے قرار دادیں پیش کیں جو اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔ ازاں بعد جناب حکیم عمرانی صاحب نے مولانا غلام غوث صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں حضرت مولانا نے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا اور کہا کہ:

"سپاسنامہ میں میری تعریف مبالغہ کے ساتھ ہے میں تو ایک طالب ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند قدوس حشر میں بھی طلباء کے ساتھ اٹھائے۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت علماء کے خلاف کھل کر سامنے آچکی ہے۔ لیکن میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ علماء کی مخالفت خدا کی مخالفت ہے۔ ایوب خاں نے عیدالفطر کی نماز کے متعلق کہا تھا کہ دین میں جبر نہیں اور لا اکراہ فی الدین قرآن پاک کی آیت بھی پیش کی تھی۔ مگر آج ان کے وزیر اوقاف کہہ رہے ہیں کہ جن آئمہ مساجد نے جمعرات کو عید نہیں پڑھی ان سب کو نکال دیا جائے گا۔ چنانچہ چند خطباء کو علیحدگی کے نوٹس دے دیئے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یاد رکھو اگر تم نے علماء کی مخالفت جاری رکھی تو تمہارا حشر وہی ہو گا جو سکندر مرزا کا ہوا ہے۔ جو آج ہوٹلوں میں والی بنا ہے۔ اگر آپ ہمت سے کام لیں گے اور دین کی بقا کے لئے کوشش جاری رکھیں گے تو کامیابیاں آپ کے پاؤں چومیں گی۔ آپ نے منصوبہ بندی پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ اگر ان روپیہ سے کارخانے کھولے جاتے تو لاکھوں مزدور کام پر لگ جاتے اور ملک کی معاشی حالت بہتر ہو جاتی۔

آپ نے وزیر اوقاف کو تنبیہ کیا۔ کہ اگر اس نے آئمہ کرام پر ہاتھ ڈالا تو ہم اس کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔ آپ نے عرب کے مسلمانوں کی امداد کی اپیل کی۔ دعا پر جلسہ نہایت پرسکون فضا میں اختتام پذیر ہوا۔

قرار دادیں:

اجتماع میں متعدد قرار دادیں منظور کی گئیں

— ایک قرار داد میں عربوں کی حمایت اور اسرائیل کی شدید مذمت کی گئی۔ اپنے عرب بھائیوں کا ساتھ دینے کے لئے رضاکاروں کی پیشکش کی گئی۔ (بقیہ کالم ۲ میں)

## صوبائی ناظم اعلیٰ کا تبلیغی و تنظیمی دورہ

مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب نے ١٢ مئی سے ٢٩ مئی تک درج ذیل مقامات کا تبلیغی و تنظیمی دورہ فرمایا۔ آپ نے عمومی اجتماعات میں عائلی قوانین کی تنسیخ، سکیم خاندانی منصوبہ بندی جو بدکاری کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے ختم کرنے کا مطالبہ، بیگار کیمپوں میں ہنرکاروں کے انسانیت سوز مظالم بیان کر کے اسلامی سزاؤں کے ذریعہ ان سنگین جرائم کے انسداد، ملک سے فحاشی اور بے دینی کو ختم کرنے کے لئے کتاب و سنت کے قوانین کے اجراء، اسلامی جمہوریت قائم کرنے، اسرائیلی جارحیت کو کچلنے، چوہدری ظفراللہ کے حرمین شریفین کے داخلہ پر احتجاج اور خصوصی اجتماعات میں جماعتی اہمیت، کارکنوں کے فرائض دفاتر کا قیام۔ ترجمان اسلام کی اشاعت اور ہر سطح پر جماعتی پروگرام کو فروغ دینے کے لئے فراہمی سرمایہ پر زور دیا۔

مولانا موصوف نے کوٹ ادو، ڈیرہ غازی خان، فاضل پور، راجن پور۔ خان پور۔ رحیم یار خان۔ کوٹ سبزل۔ کوٹ سنجر خان۔ کوٹ بیٹھان۔ داعو والا۔ سنجر پور صادق آباد۔ لودھراں۔ کہروڑپکا۔ میلسی۔ لیہ۔ محمود کوٹ اور مظفر گڑھ کا طوفانی دورہ فرمایا۔ خان پور۔ رحیم یار خان میں ضلعی اجتماع میں چار چار افراد کی تحصیل وار سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ جو ہر ماہ ضلع بھر میں تین تین روز جمعیتی پروگرام کی اشاعت کریں گی۔ مظفر گڑھ میں ضلعی اجتماع میں تین تین افراد کی تحصیل وار سب کمیٹیاں منتخب کی گئیں، جو ضلع بھر میں ہر ماہ دو دو دن کے لئے تنظیمی دورہ کرینگے ضلع ملتان کے لئے بھی ١٠ جون ١٩٦٧ء کو کبیر والا میں اس طرح کا ایک ضلعی اجتماع طلب کیا گیا ہے جس میں ایسی کمیٹیاں بنا کر تنظیم جمعیۃ کو مستحکم کرتے ہوئے فروغ جمعیۃ کی منصوبہ بندی کی جائے گی۔ ١٠، ١١ جون ١٩٦٧ء کو بروز ہفتہ اتوار صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان میں صوبائی جمعیۃ کا ایک عمومی اجلاس بلایا گیا ہے۔ جس میں جماعتی تنظیم اشاعتی پروگرام کے لئے دو روزہ تربیتی کورس ہوگا جس میں حالات حاضرہ پر مقالات پڑھیں گے۔ صوبائی ناظم اعلیٰ یکم جون سے ضلع ساہیوال سہ روزہ دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں اور ٤ جون کو آپ مدرسہ تعلیم القرآن میلسی کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کریں گے۔ (سعید احمد ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر)

## ضلع ساہیوال کا تنظیمی دورہ

مولانا محمد عبدالقادر قاسمی ناظم اعلیٰ حلقہ جنوبی پنجاب ملتان نے ضلع ساہیوال کا سہ روزہ تنظیمی دورہ یکم جون ١٩٦٧ء کو چیچہ وطنی سے شروع کیا۔ ٢ جون کو آپ ساہیوال تشریف لے گئے اور آپ کی نگرانی میں جمعیۃ علماء اسلام شہر ساہیوال کی تشکیل کی گئی اور دوسرے روز ٣ جون صبح کو جامعہ رشیدیہ میں اساتذہ کرام اور طلبہ عظام کو ملکی حالات بتا کر اسلامی تقاضے بیان کئے۔ تحصیل وار کمیٹیاں بنائی گئیں جو ضلع بھر میں جمعیۃ کے پروگرام کی اشاعت کرینگی۔ ساہیوال، چیچہ وطنی۔ عارف والا۔ تبولہ کا علاقہ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب کے سپرد ہوا۔ پاکپتن حویلی لکھا کا علاقہ مولانا مقبول احمد صاحب کے ذمہ اور اوکاڑہ دیپال پور۔ رینالہ خورد اور نصیر پور مولانا امیر حسین شاہ صاحب گیلانی کے سپرد ہوا۔ مولانا حبیب اللہ صاحب کی معیت میں اوکاڑہ جانا ہوا۔ بعد عصر قدیم جامع مسجد میں اجتماع ہوا۔ مولانا ضیاء الدین صاحب کی واپسی تک تشکیل جمعیۃ کو موقوف رکھا گیا۔ تشکیل ساہیوال درج ذیل ہے

امیر — حضرت مولانا عبداللہ خاں صاحب خطیب عیدگاہ
نائب امیر — حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب مسجد نور
ناظم اعلیٰ — مولانا سید محمد زکریا صاحب جناح چوک ساہیوال
ناظم — قاری بشیر احمد صاحب خطیب فرید ٹاؤن
خازن — شیخ عبدالحفیظ صاحب
سالار — قاری محمد اجمل خاں صاحب

## جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر

٦ جون کو اجلاس منعقد کیا۔ اسرائیل، امریکہ و برطانیہ کی مذمت اور عربوں کی حمایت میں قرارداد پاس کی — رضاکاروں کی بھرتی کا دفتر کھولا۔

## جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور

جامع مسجد مچھی ہٹہ میں بعد نماز عشاء اجتماع منعقد ہوا۔ عربوں کی مکمل حمایت کے اعلان کے ساتھ رضاکاروں کی بھرتی کا کام شروع کیا گیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام میانوالی

٦ جون کو خصوصی اجلاس میں عربوں کی حمایت، اسرائیل اور امریکہ و برطانیہ کی مذمت کے اعلانات کے ساتھ حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ عملاً عربوں کی مدد کی جائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں

ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مختلف مساجد میں عربوں کی حمایت اور اسرائیل کی مذمت میں اعلانات کئے گئے۔ صدر ناصر کو مکمل حمایت کا یقین دلایا گیا۔ رضاکاروں کی بھرتی شروع کی گئی اور اس پر احتجاج کیا کہ ڈپٹی کمشنر نے جمعیۃ کو جلسہ عام منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی۔

## جمعیۃ علماء اسلام سکھر شہر

متحدہ عرب جمہوریہ پر اسرائیل کے حملے کی خبر سنتے ہی ہنگامی اجلاس بلایا گیا اور اسرائیل و امریکہ اور برطانیہ کی مذمت نیز عربوں کی حمایت و امداد کا اعلان کیا گیا

## طلباء ملتان

یہاں دینی مدارس اور کالجوں کے طلباء نے مشترکہ طور پر حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ عملاً عربوں کی مدد کی جائے۔ ایران و ترکی کو بھی براہ راست امداد پر آمادہ کیا جائے اور رضاکاروں کو مصر جانے کی فوراً اجازت دی جائے۔

# مسائلِ حاضرہ اور ملت

## ملک بھر میں جمعیۃ علما[illegible]

عربوں کے خلاف اسرائیل کی ہمہ گیر جارحیت اور امریکہ و[illegible] بھر کی شاخوں نے جو احتجاجی کارروائیاں کیں اور عربوں کی حمایت[illegible] موصول ہوئی ہیں کہ اگرچہ انہیں تفصیل کے ساتھ شائع کیا جائے تو[illegible] اس لئے ذیل میں مختصراً جمعیۃ علماء اسلام کی الاتمام شاخو[illegible] اس لئے کہ ان سب ہی نے اسرائیلی جارحیت کی شدید مذمت کی[illegible] محرک قرار دیا ہے اور عربوں کی مکمل حمایت و امداد کا عہد دا[illegible] رضاکاروں کی پیشکش دہرائی ہے۔

## جمعیۃ علماء اسلام لاجپت نگر شاہدرہ لاہور

ایک ہنگامی اجلاس میں عربوں کی حمایت اور اسرائیل کے حملے کی شدید مذمت کی گئی

## جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کونش ہزارہ

٢ جون جامع مسجد بٹل میں اجتماع ہوا۔ اسرائیل کی اور اس کے حامیوں کی مذمت کی گئی، اور عربوں کی مکمل حمایت کا اعلان کیا گیا اور ہر طرح کی قربانیوں کے لئے آمادگی کا اظہار کیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد

صادق آباد میں ١٩ مئی کو یوم عدن منایا گیا۔ مسجد ریلوے اسٹیشن میں مولانا عبدالکریم صاحب نے اجتماع عظیم سے خطاب کیا اور عدن کی نازک صورت حال سے عوام کو روشناس کرایا۔

قادیانیوں کے داخلۂ حرمین کی مذمت کی گئی۔ عربوں کی حمایت کا اعلان کیا گیا اور رضاکاروں کا دستہ تیار کرنے کے لئے بھرتی شروع کی گئی

## جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ

٢٢ صفر کو اجلاس ہوا — رضاکاروں کا دستہ تیار[illegible] کے لئے رضاکاروں کی بھرتی زور شور سے شروع کی گئی۔ بے شمار[illegible] نے نام درج کرا لئے۔

## جمعیۃ علماء اسلام لائلپور

اسرائیل کے جارحانہ حملے کی اطلاع سنتے ہی جمعیۃ کا اجلاس بلایا گیا۔ عربوں کی حمایت اور اسرائیل و برطانیہ کی مذمت کا اعلان کیا گیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

١٥ صفر کو مرزائیوں کے داخلۂ حرمین پر یوم احتجاج منایا گیا۔ جامع مسجد فاروقیہ میں جمعیۃ لاہور ڈویژن کے امیر حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری نے عوام سے خطاب فرمایا۔

## چمنوں موم میں یوم عدن

جامع مسجد نور میں جلسہ ہوا۔ مولانا قاضی عبدالرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام چمنوں موم نے عدن کے حالات پر روشنی ڈالی اور برطانیہ کے کردار کی مذمت کرتے ہوئے عدن کی آزادی کا مطالبہ کیا۔

## قائد آباد

یہاں کے مذہبی اور سیاسی حلقوں نے اسرائیل کے جارحانہ اقدام اور شرانگیزی کی مذمت کی۔

## جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر

مولانا قاری غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ نے ایک بیان میں اسرائیل

# …مسلمہ کی نمائندہ آواز
## …اسلام کی سرگرمیاں

…نیہ کی طرف سے اس کی امداد و اعانت پر جمعیۃ علماء اسلام کی ملک
…اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ ان کی رپورٹیں اس کثرت سے دفتر میں
…ہیں اسلام کی دس اشاعتیں بھی ناکافی ہوں گی۔
…اور دیگر جمعیتوں کا ذکر کیا جاتا ہے اور تفصیل کو مجبوراً چھوڑنا پڑ رہا ہے
…ہے۔ امریکہ و برطانیہ کی اسلام دشمنی کو اس جارحیت کا اصل سبب و
…کیا ہے۔ اور جمعیۃ کی ہر شاخ نے پورے جوش و تیاسی کے ساتھ

کی مذمت اور عربوں کی حمایت کا اعلان کیا۔

### جمعیۃ علماء اسلام قصور

۱۵ر صفر کو یوم عدن منایا گیا۔ مولانا حافظ نور الدین صاحب نے قبل نماز جمعہ تقریر میں عدن پر انگریزوں کے وحشیانہ مظالم بیان کئے۔ مرزائیوں کے داخلۂ حرمین کی بھی مذمت کی گئی۔

(حبیب اللہ قصوری ناظم جمعیۃ)

### جمعیۃ علماء اسلام لوہارکے لیسرور

جمعہ میں اجتماع عظیم سے مولانا غلام حق صاحب نے خطاب کیا اور چند قرار دادیں پاس ہوئیں۔ جن میں مرزائیوں کے داخلۂ حرمین کی مذمت کی گئی۔

مجمو اسلامی قانون کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز حکومت سے کہا گیا۔ عربی متن کے بغیر قرآن کی اشاعت ممنوع قرار دے۔

### جمعیۃ علماء اسلام خیرپور

مولانا بدر الدین صاحب نے مفتی مسجد میں محمد خاں صاحب عزیز نے مولانا محمد علی صاحب کی وساطت سے جامع مسجد میں اور مولانا حمید اللہ صاحب نے شمس مسجد میں مرزائیوں کے داخلۂ حرمین کے خلاف قرار دادیں اس کے علاوہ تقریریں کیں۔

### جمعیۃ طلبہ جامعہ مدنیہ

یکم جون کو ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مولانا حبیب الرحمٰن شاہ اشرف نے کی اور جہاد کے موضوع پر مقررین نے تقریریں کیں۔ آخر میں ایک بیان جاری کیا۔ جس میں اسرائیل کی مذمت اور عربوں کی حمایت کا اعلان کیا گیا۔

### انجمن تبلیغ الاسلام چنیوٹ

مرزائیوں کے داخلۂ حرمین کے خلاف ایک احتجاجی قرار داد منظور کی گئی۔

### جمعیۃ علماء اسلام بھیں ضلع جہلم

قادیانیوں کے داخلۂ حرمین کی مذمت کے لئے ۲۶ر مئی کو ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عطاء اللہ صاحب نے تقریر کی

### جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ

جمعہ کی نماز سے قبل اجتماع سے امیر جمعیۃ نوشہرہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے ہرگز دوست نہیں ہو سکتے۔ اور مصر و شام اور دوسرے عرب ممالک کی کامیابی کی دعا کی

### جمعیۃ علماء اسلام رتوڈھیر

۶ر جون کو دار العلوم محلہ سنی میں جلسۂ عام ہوا اور متعدد قرار دادیں پاس ہوئیں۔ جن میں اسرائیل کی مذمت اور عربوں کی مکمل حمایت و امداد کا اعلان کیا گیا تھا۔

### جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی

نماز جمعہ سے قبل اجتماع عظیم کو مولانا سید فضل الرحمٰن صاحب نے خطاب فرمایا مرزائیوں کے داخلۂ حرمین پر احتجاج کیا گیا اور حکومت کے قادیان نواز رویہ نیز خلاف اسلام امور پر شدید تنقید کی گئی۔

### جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

۶ر جون۔ مدرسہ نصرۃ العلوم کے زیر اہتمام جلوس میں جلسہ منعقد ہوا۔ اسرائیل کی جارحیت کی مذمت کی گئی اور عربوں کی حمایت و امداد کا اعلان حکومت سے رضا کار بھیجنے کا مطالبہ کیا گیا۔

### دار العلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

۲ر جون جمعہ کو قصبہ ٹل کی جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔ اور اسرائیل و امریکہ و برطانیہ کی جارحانہ کارروائیوں کی شدید مذمت کی گئی۔ عربوں کی مکمل حمایت و امداد کا اعلان کیا گیا۔

### جمعیۃ علماء اسلام ماہڑہ ضلع مظفرگڑھ

۹ر مئی کو یوم عدن منایا گیا۔ عدن سے انگریزوں کے نکل جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز عائلی قوانین کی منسوخی کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

### جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو

ہفت روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ امریکی سامراج کی مذمت کی گئی۔ رضا کاروں کی تیاری کا کام شروع کیا گیا۔ علاوہ ازیں ڈپٹی کمشنر مظفرگڑھ سے مطالبہ کیا گیا کہ مقامی سینما کی اوپن ریکارڈنگ بند کرائی جائے، اس سے نمازیوں، عام شہریوں، طلباء اور مریضوں کو سخت تکلیف پہنچتی ہے۔

شہر میں چیچک کی وبا پھیل رہی ہے۔ اس کے تدارک کا انتظام کیا جائے۔

### جمعیۃ علماء اسلام منٹھاٹوانہ

۲ر جون کو جمعیۃ کے زیر اہتمام جلسہ ہوا۔ مولانا محمد علی صاحب نے تقریر کی۔ اسرائیل اور امریکہ و برطانیہ کی شدید مذمت کی گئی۔ عربوں کی مکمل حمایت و امداد کا اعلان کیا گیا۔

### ضلع بنوں کی مساجد میں یوم احتجاج

۲۶ر مئی جمعہ کو بنوں کی بیشتر مساجد میں عدن کے مسلمانوں پر انگریزوں کے مظالم کی شدید مذمت کی گئی اور قادیانیوں کے داخلۂ حرمین پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ (حمید اللہ نیازی)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت مولانا روحان صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔

مولانا علی اکبر صاحب نے بھی تقریر کی۔

عدن کے حریت پسندوں کی حمایت میں اور انگریزوں کے خلاف نیز حرمین شریفین میں مرزائیوں کے داخلہ پر احتجاج کی قرار دادیں پاس ہوئیں۔

### جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن

مندرجہ ذیل شاخوں نے عدن کی آزادی کے مطالبہ اور حرمین شریفین میں مرزائیوں کے داخلہ کی مذمت میں قرار دادیں پاس کیں۔

حیدرآباد شہر کی اکثر مساجد تحریری مواضع کی جمعیتیں اور بدین، پرولال، سجاول، پڈعیدن، سکرنڈ، شاہ پور چاکر، جیمس آباد وغیرہ۔

### حیدرآباد ڈویژن کے اراکین کا دورہ

مولانا نور محمد صاحب امیر ڈویژن، مولانا عوض محمد صاحب ناظم ڈویژن اور مولانا عبد القادر صاحب نے گوٹھ ٹیکو جمالی۔ ٹنڈی کن بادہ، جھنڈی کنڈیاری۔ حاجی میہر خانخیلی۔ علی مدار جمالی، بانو جمالی حاجی محمد عیسیٰ خانخیلی۔ یمول منگسی۔ جمعدار بروہی۔ ضیاء الدین شاہ۔ کرم خاں نظامانی کے گوٹھوں کا دورہ کیا۔ جہاں علماء کرام و معززین شہر کا اجتماع ہوا۔ خصوصی عمومی اجتماعات میں جمعیۃ کے مقاصد اور عائلی قوانین پر تقریریں ہوئیں۔ عوام نے جمعیۃ علماء اسلام سے ہمدردی اور اتفاق کا یقین دلایا۔ (حکیم نواب دین ناظم ڈویژن حیدرآباد)

### مدرسہ دار الہدیٰ ٹھیڑی کے اساتذہ کا مودودی جماعت سے کوئی تعلق نہیں

حکیم نواب دین صاحب ناظم ڈویژن حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ مدرسہ دار الہدیٰ ٹھیڑی کے اساتذہ مولانا عزیز احمد صاحب، مولانا غلام قادر صاحب، مولانا عبد المجید صاحب نے اپنے دستخطوں سے تحریر فرمایا ہے کہ "ہمارا مودودی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہم ان کے اجتماعات وغیرہ میں شرکت کرتے ہیں"۔

حکیم صاحب کہتے ہیں کہ مولانا فضل اللہ صاحب مہتمم مدرسہ بھی اگر مودودی جماعت سے اسی طرح لاتعلقی کا اظہار کر دیں تو مدرسہ ہذا کے بارے میں عوام کے دلوں میں جو بدگمانیاں بڑھ رہی ہیں وہ ختم ہو جائیں گی۔

### گوٹھ شہیر راہو میں جمعیۃ کا قیام

| | |
|---|---|
| امیر | حضرت مولانا عوض محمد صاحب |
| نائب امیر | مولانا آدم صاحب |
| ناظم اعلیٰ | فقیر عباس راہو و ناظم مدرسہ ہذا |
| ناظم | امیر بخش جمالی دکاندار |
| سالار | مولانا زین العابدین راہو |
| خازن | شاہنواز راہو |

نوٹ:۔ اراکین مجلس شوریٰ کے نام ضلع کے دفتر میں درج ہیں۔

(حکیم نواب دین ناظم اعلیٰ حیدرآباد ڈویژن)

(ورق الٹیے)

## جمعیۃ علماء اسلام محمدی نظام چاہتی ہے

ٹانوری تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خاں میں ۱۲ صفر جمعرات کو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک اجتماع منعقد ہوا۔

مولوی عبدالصبور صاحب مبلغ جمعیۃ نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا۔

مولانا عبدالشکور صاحب نے اجتماع سے خطاب کیا اور فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں محمدی نظام چاہتی ہے عائلی قوانین وغیرہ اسلام کے خلاف ہیں۔

## تشکیل و انتخاب

### جمعیۃ چیچہ وطنی:۔

امیر — پیرجی عبداللطیف صاحب مہتمم تجوید القرآن
ناظم اعلیٰ — حافظ محمد رفیق صاحب چوہدری برکت علی اینڈ کو غلہ منڈی
سالار — بشیر احمد صاحب تحسین کمیشن شاپ غلہ منڈی

### لیہ شہر ضلع مظفر گڑھ:۔

سرپرست — حضرت مولانا غلام یٰسین صاحب نعمانی مہتمم مدرسہ قاسم العلوم
امیر — حضرت مولانا حافظ عطاء اللہ صاحب خطیب مسجد عیدگاہ لیہ۔
نائب امیر — مولانا محمد اشرف صاحب خطیب مسجد نہر کالونی لیہ
ناظم اعلیٰ — مولانا عبدالرحمٰن صاحب خطیب مسجد چوبارہ روڈ لیہ
ناظم — قاضی نور الٰہی صاحب
خازن — حاجی بشیر احمد صاحب
سالار — جناب عبدالشکور صاحب

### خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور:۔

امیر — جناب سید عباس علی شاہ صاحب
نائب امیر — حکیم محمد شفیع صاحب
" " — حاجی محمود بخش صاحب
ناظم اعلیٰ — حافظ محمد عارف صاحب
ناظم — مولانا عبدالرشید صاحب
خازن — میاں کریم بخش صاحب
سالار — راؤ عبدالرزاق خاں صاحب

### انتخاب جمعیۃ تحصیل پسرور:۔

۲۳ صفر المظفر بمطابق ۳ جون بروز ہفتہ زیر صدارت حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رح جمعیۃ علماء اسلام تحصیل پسرور کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر — مولوی محمد رفیق صاحب خطیب جامع مسجد گوہد تحصیل پسرور
نائب امیر — مولوی غلام حسن صاحب خطیب لوہار کے
ناظم عمومی — مولوی علم دین صاحب خطیب رندھاوا
ناظم — مولوی غلام رسول صاحب مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ الوامالاسلام لوہار کے تحصیل پسرور

### مجلس عاملہ

(۱) بشیر احمد سکنہ گوہد تحصیل پسرور
(۲) الطاف حسین ساکن کالووالی تحصیل پسرور
(۳) مولوی محمد صدیق ساکن رندھاوا " "
(۴) بشیر احمد ساکن رندھاوا " "

(مولوی علم دین ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام تحصیل پسرور)

## ناظم اعلیٰ لاہور ڈویژن کا دورہ علی پور

علی پور ۱۵ صفر۔ جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالقیوم صاحب ہزاروی آج یہاں تشریف لائے اور جمعہ پر ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے پروگرام پر روشنی ڈالی۔ حرم پاک میں ظفراللہ قادیانی کے داخلے، عدن میں برطانوی مظالم اور مشرق وسطیٰ میں عربوں کے خلاف امریکی اسرائیلی گٹھ جوڑ کی مذمت کرتے ہوئے صدر ناصر کو ان کی خدمات جلیلہ پر زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ جمعہ کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست — حاجی محمد رمضان صاحب
امیر — مولانا محمد اسحاق کھٹانہ
نائب امیر ۱ — ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب
نائب امیر ۲ — حاجی محمد ابراہیم صاحب
ناظم اعلیٰ — مولانا محمد اقبال نعمانی
ناظم ۱ — بابو فضل حسین صاحب
ناظم ۲ — حکیم عبداللطیف صاحب
ناظم نشر و اشاعت — صوفی محمد حنیف صاحب

(زاہد گکھڑوی)

## جمعیۃ علماء اسلام گکھڑ کا انتخاب

۱۵ صفر۔ جمعہ کی نماز کے بعد جامع مسجد مرکزیہ میں جمعیۃ علماء اسلام گکھڑ کا اجلاس ہوا جس میں تین سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

امیر — مولانا غلام علی صاحب
نائب امیر ۱ — حاجی اللہ دتہ صاحب بٹ
نائب امیر ۲ — محمد یوسف صاحب شاعر
ناظم اعلیٰ — میاں اشرف صاحب
ناظم ۱ — مسعود احمد صاحب بٹ
ناظم ۲ — محمد بشیر صاحب لدھیانوی
ناظم نشر و اشاعت — میاں محمد طفیل صاحب
خازن — حکیم محمد صفدر صاحب

ضلعی کونسل کے لئے حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب۔ مولانا غلام علی صاحب۔ حاجی اللہ دتہ بٹ میاں محمد اشرف اور شاہد گکھڑوی کو نمائندہ نامزد کیا گیا آج گکھڑ میں ظفراللہ قادیانی کے داخلۂ حرم پاک کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔

(شاہد گکھڑوی)

## جمعیۃ علماء اسلام جنگل خیل کوہاٹ

جمعیۃ کے زیر انتظام رضاکاروں کی بھرتی جاری ہے۔ ۶ جون کو شہر میں مکمل ہڑتال کرائی گئی۔ جلوس نکالا اور جلسہ عام ہوا۔ اسرائیل امریکہ اور برطانیہ کی مذمت اور عربوں کی حمایت میں قراردادیں پاس ہوئیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ

۸ جون کو ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں اسرائیل اور امریکہ و برطانیہ کی مذمت کی گئی۔ عربوں کی حمایت اور مدد کی پیشکش کی گئی۔

مولانا محمد الیاس صاحب خطیب مسجد پٹولیاں لاہور کو اوقاف کی طرف سے علیحدگی کا جو نوٹس ملا ہے اس پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ (عبدالقیوم ناظم دفتر مانسہرہ)

## جمعیۃ علماء اسلام سرحد

۲ جون کو پشاور شہر اور صدر کی تمام جامع مساجد میں اسرائیلی جارحیت کی مذمت اور عرب ممالک کی حمایت میں دلی جذبات کا اظہار کیا۔

سہ پہر کو چوک یادگار میں امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کی صدارت میں جلسۂ عام ہوا

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے جلسہ سے خطاب کیا۔ مولانا محمد حسین صاحب ڈاکٹر سید فدا حسین شاہ صاحب و مولانا محمد یعقوب صاحب القاسمی نے بھی تقریریں کیں۔

مقررین نے امریکی و برطانوی سامراج اور اسرائیلی جارحیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور عوام کو ان کی اسلام دشمنی سے آگاہ کیا۔

پیر مبارک شاہ صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے جامع مسجد مردان میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کیا اور مغربی سامراج کی اسلام دشمنی کا پردہ چاک کیا عرب ممالک سے پوری پوری ہمدردی و اعانت کا اظہار کیا۔

## سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ اسلامیہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ کا تیسرا سالانہ جلسہ بتاریخ ۹ ربیع الاول مطابق ۱۸ جون بروز ہفتہ، اتوار ہو رہا ہے۔ اجلاس شب و روز جاری رہیں گے۔ انشاء اللہ پہلے دن بعد نماز ظہر مجلس حسن قرأت بھی منعقد ہوگی۔ چوہڑ کانہ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا جلسہ ہے۔ جس میں

(۱) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب (۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب (۳) حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری (۴) ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر ایڈیٹر خدام الدین (۵) استاذ القراء قاری عبدالوہاب صاحب مکی (۶) قاری عبدالرحمٰن صاحب تونسوی (۷) قاری افتخار احمد صاحب قیصر عثمانی (۸) خطیب پاکستان مولانا عبدالرحمٰن جامی وغیرہم شرکت فرما رہے ہیں۔

(محمد یعقوب ربانی خادم مدرسہ ہذا)

# موجودہ حالات میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنان رضاکار کریں

## ضروری اپیل

مصر پر اسرائیل کے ناپاک حملہ کی اطلاع ملتے ہی مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام نے فوراً وزارت خارجہ پاکستان کو تار دیا کہ:-

"جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکاروں کو اسرائیل کے خلاف عرب بھائیوں کی مدد کرنے کے لئے مصر جانے کی فوراً اجازت دی جائے۔"

ایک تار متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کو بھی روانہ کیا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ:-

"جمعیۃ علماء اسلام کے ہزارہا رضاکار آپ کے حکم کے منتظر تیار ہیں کہ وہ اسرائیل کی سرحد پر پہنچ کر اپنے عرب اور مصری بھائیوں کے شانہ بہ شانہ اسرائیل کے خلاف جنگ میں شامل ہوجائیں۔"

اس تار کی ایک ایک نقل کراچی میں متحدہ عرب جمہوریہ، شام، عراق، اردن، سعودی عربیہ، سوڈان اور کویت کے سفارت خانوں کو بھی روانہ کی گئی۔

ایک تار روس کے سفیر کو بھی بھیجا گیا۔ جس میں عربوں کے موقف کے ساتھ ہمدردی کے اظہار پر سوویت حکومت کا شکریہ ادا کیا گیا اور کہا گیا کہ عملاً حمایت کا اب وقت آیا ہے۔ اب مسلمانان عالم اور عرب دنیا کی روس کے ساتھ آئندہ دوستی کا دارومدار روس کے اس رویہ پر منحصر ہے۔ جو وہ اسرائیل کے حملے کے وقت اختیار کرے گا۔

ایک ایک تار امریکہ و برطانیہ کے سفارت خانوں کو بھی بھیجا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ:-

"اسرائیل کا یہ حملہ صرف متحدہ عرب جمہوریہ اور عربوں کے خلاف ہی نہیں بلکہ پاکستان کے مسلمانوں اور ساری مسلم دنیا کے خلاف ہے اور اس کی تمام ذمہ داری برطانیہ و امریکہ پر عائد ہوتی ہے۔"

مرکزی دفتر نے ملک بھر کی جمعیۃ کی شاخوں کو بھی ہدایات جاری کیں کہ "وہ اسرائیلی محاذ پر رضاکار بھیجنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں"۔

## اپیل

اب اگرچہ جنگ بندی ہو چکی ہے، لیکن جن حالات اور دباؤ کے تحت ایسا ہوا ہے اس نے مسلمانان عالم کی ذمہ داریاں بہت بڑھا دی ہیں۔

امریکہ و برطانیہ کی مدد سے اسرائیل نے جس وحشیانہ طریقہ پر مصر، اردن اور شام کی سرحدات کو پامال کیا ہے۔ اس نے لاکھوں عرب مسلمانوں کو بے گھر اور تباہ و برباد کر ڈالا ہے۔ اور ان کی فوری مدد کرنا ہر مسلمان کا دینی و ملی فرض ہے۔ دراصل یہی موقعہ ہے جبکہ دنیا بھر کے مسلمان اپنے عرب بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کا صحیح ثبوت دے سکتے ہیں۔ الحمدللہ عربوں کے حوصلے پست نہیں ہوئے ہیں۔ وہ متحد ہیں اور جمال عبدالناصر کی قیادت میں پھر اپنے زخم مندمل کرنے اور مستقبل کی تیاریوں میں لگ پڑے ہیں۔ اب جنگ کے زمانے سے زیادہ ہمیں ان کی مدد کرنے کی ضرورت ہے۔

چنانچہ جمعیۃ کے رضاکار دستوں، کارکنان و اراکان کو فوراً امدادی کاموں میں لگ جانا چاہیئے اور پوری مہم کے ساتھ بے گھر افراد کی آبادکاری کے لئے ضروری سامان و رقوم اور زخمیوں کے لئے ادویات کی فراہمی شروع کر دینی چاہیئے۔

اور ملتان مدرسہ قاسم العلوم کے پتہ پر حضرت مفتی محمود صاحب کے نام اس طرح کم از کم تمام رقوم و سامان وغیرہ بھیجنا اور جمع کرنا چاہیئے تا کہ حضرت مفتی صاحب جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی جانب سے یہ تمام سامان و رقوم مصر، اردن اور شام کے سفیروں کی معرفت عرب کے مظلوم و بے گھر لوگوں تک پہنچا دیں۔

یہ اپیل ۹ جون کو ہی مرکزی دفتر کی طرف سے اخبارات کو اشاعت کے لئے جاری کر دی گئی تھی۔

(ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل لاہور)

---

# مسجد اقصیٰ پر اسرائیل کا قبضہ غیرت اسلامی کیلئے ایک چیلنج ہے (مفتی محمود صاحب)

## پاکستان سلامتی کونسل کا اجلاس بلا کر عربوں کے علاقے واگذار کرائے

### ملتان میں احتجاجی جلوس و جلسہ

ملتان-۱۱ جون- آج ملتان کے علماء دینی جماعتوں، عربی مدارس اور شہریوں نے ایک زبردست جلوس نکال کر مسلمانوں کے قبلہ اول مسجد اقصیٰ پر یہودیوں اور نصرانیوں کے قبضہ کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اس جلوس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی محمود نے کہا کہ مسجد اقصیٰ پر اسرائیل کا قبضہ غیرت اسلامی کو چیلنج ہے۔ آپ نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ فوراً سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کرائے اور جن علاقوں پر یہودیوں نے قبضہ کر رکھا ہے انہیں واگذار کرائے۔

آپ نے کہا کہ دنیا کے ستر کروڑ مسلمان اسرائیل کو نیست و نابود کر دینا چاہتے ہیں۔ احتجاجی جلوس حسین آگاہی سے شروع ہو کر چوک بازار، پاک گیٹ، حرم گیٹ، بوہڑ گیٹ سے ہوتا ہوا چوک حسین آگاہی میں ختم ہوا۔ بعدازاں شام کو ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مفتی محمود صاحب نے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو امریکہ اور برطانیہ کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔ (نوائے وقت ۱۲ جون ۱۹۶۷ء)

---

# اسرائیل کی مدد مغربی طاقتوں نے نہ کی ہوتی تو وہ عربوں کا مقابلہ کبھی نہیں کرسکتا تھا

قاہرہ ۱۱ جون- ہفتے کے روز ریڈیو قاہرہ سے وزارت داخلہ کی ایک اپیل نشر کی گئی۔ جس میں عوام سے کہا گیا ہے کہ وہ اب مظاہرے بند کر دیں اور اپنے اپنے کام کاج اور کاروبار میں پھر سے مصروف ہو جائیں کیونکہ صدر ناصر نے استعفیٰ واپس لے لیا ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ انہی کی زیر قیادت آئندہ جد و جہد شروع کرے گا۔

اعلان میں یہ بھی کہا گیا کہ شامی افواج اور اسرائیلی افواج میں بدستور جنگ جاری ہے۔ نشریہ میں مزید کہا گیا کہ اگر اسرائیل کی مدد مغربی طاقتیں خصوصاً امریکہ اور برطانیہ نے نہ کی ہوتی تو وہ عربوں کا کبھی مقابلہ نہ کرسکتا تھا۔ (نوائے وقت ۱۲ جون)

---

## قبول اسلام

پرتھو نام ایک ہندو نے جو علاقہ تھر نگرپارکر کا باشندہ ہے، ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ٹیس آباد و مہتمم دارالعلوم رحمانیہ مولانا سراج الدین صاحب کے ہاتھ اسلام قبول کیا ہے۔ اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا ہے۔

(حافظ عبدالشکور ٹیس آباد)

## تصحیح کر لیجئے

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ملک دنش کا جلسہ ۴ ربیع الاول کو نہیں ۶ ربیع الاول بروز جمعرات ہے۔

---

## بقیہ شذرات

جرأت اخلاقی و عظمت کردار کا مظاہرہ کر سکتا ہو، اور خود وہ قوم ناکامی کا سخت زخم کھانے کے باوجود اسی ہمہ گیر طریقے پر اپنے قائد کی وفاداری اور اس پر کلی اعتماد کا اظہار کر سکتی ہو۔ اس قوم کے مستقبل سے کون مایوس ہو سکتا ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ اس نے شکست کھائی ہے۔

اگر اسلام سے صحرائے سینا تک کی یہ شکست عربوں کے حوصلے اور اتفاق کو اسی طرح بلند رکھنے کی موجب ثابت ہوئی تو ان کی یہ شکست ہزار فتوحات پر بھاری سمجھی جائے گی اور انہوں نے جو کچھ کھویا ہے اس سے بہت زیادہ وہ حاصل کر لیں گے۔

کسی نے سچ کہا ہے:-

"صدر جمال عبدالناصر اس دور میں عالم عرب کے ہی نہیں بلکہ دنیائے اسلام کے بطل جلیل ہیں"

(کوہستان ۱۱ جون ۱۹۶۷ء ملتان ایڈیشن)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

# مولانا سیّد گُل بادشاہ صاحب کا فتویٰ

## اور مودودی جماعت

(عامر عثمانی صاحب کے جواب میں)

(قسط نمبر ۹)

نیز حضرت عثمانؓ کے متعلق یہ لکھا کہ "مثال کے طور پر انہوں نے افریقہ کے مال غنیمت کا پورا خمس (۵ لاکھ دینار) مروان کو بخش دیا"۔ مودودی صاحب کی ان عبارتوں کی بنا پر نہ حضرت عثمانؓ کی ذات قابل اعتماد ثابت ہو سکتی ہے اور نہ ان کی خلافت کو رحمت اور نیابت نبوت کہا جا سکتا ہے۔ کیا حضرت محدث دہلوی اور ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی عبارتوں کا مطلب ایک ہی ہے؟ اور طرفہ یہ کہ اگر مذکورہ خواب کی تعبیر اور حضرت محدث دہلوی کی مذکورہ عبارت کی بنا پر حضرت عثمانؓ کے متعلق ایسے الفاظ لکھنا جائز بلکہ ضروری ہے اور کسی طرح خلاف احترام نہیں ہے۔ تو حضرت علیؓ کے دورِ خلافت پر اس قسم کے الفاظ میں مودودی صاحب نے کیوں تنقید نہیں کی۔ حالانکہ حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں نہ صرف یہ کہ بے انتظامی رہی بلکہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین قتل و قتال ہوا اور ہزاروں شہید ہوئے۔ برعکس اس کے حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں صحابہ کے مابین نہ جھگڑا ہوا اور نہ لڑائی بلکہ حضرت عثمانؓ کے خلاف صرف سبائی پارٹی نے ہنگامہ آرائی کی اور آخر کار مدینۃ الرسول میں خلیفہ راشد کو شہید کر دیا۔ ہمارا سوال یہاں صرف یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی خلافتوں پر تنقید کرنے میں کیوں ایسا فرق کیا گیا ہے جس کی بنا پر اہل تشیع مودودی صاحب کے مضمون کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

### خصوصیت صحابہؓ

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے تو خود صحابہ کرام کے بارے میں لکھا ہے کہ:۔ عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم۔ گرامی دارید یاران مرا زیرا کہ بدرستی کہ ایشان نیک ترین و برگزیدگان شما اند و خود چرا نباشد کہ مصاحبان و ملازمان درگاہ و حاضران گاہ و بیگاہ و تربیت یافتگان علم و عمل و حال اوینہ و اگر ملازمت و مصاحبت نہ کردہ باشند نظارگیان جمال و مشاہدان طلعت با کمال او یند شیخ ابو طالب مکی گفتہ کہ بیک نظرہ کہ بر جمال مصطفیٰ افتد چیزے نماید دیگر کشاید کہ دیگران را بار بعینیات و خلوات نماید و نہ کشاید و ایمان عیانی و یقین شہودی کہ ایشان راست کسے را دراں جا شرکت نیست۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۴۲)

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کا اکرام کرو۔ کیونکہ وہ تم میں سے نیک ترین اور برگزیدہ ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ وہ دربار رسالت میں رہنے والے اور گاہ بگاہ حاضر ہونے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم، عمل اور حال کے تربیت یافتہ ہیں۔ اور اگر ان میں سے کسی کو بارگاہ نبوی میں زیادہ حصہ نصیب نہ ہوا تو بھی وہ جمال محمدی کا نظارہ کرنے والے اور چہرہ مبارک با کمال کا دیدار کرنے والے ہیں۔ شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا ہے کہ جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک نظر پڑتے ہی وہ چیز مشاہدہ میں آ جاتی اور وہ مقصد حاصل ہوتا تھا کہ دوسروں کو چلّوں اور خلوتوں میں وہ نعمت حاصل نہیں ہوتی۔ ان (یعنی صحابہؓ) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے جو ایمان و یقین شہودی نصیب ہوا، کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہے"۔

### حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

عامر صاحب لکھتے ہیں کہ:۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اپنی شہرہ آفاق کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں حضرت عثمانؓ کی خلافت کو لڑائی جھگڑے اور بد نظمی والی خلافت لکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ یہ کہنے میں بھی نہیں چوکتے کہ:۔ "اور مکر و فریب کی صلح وہ تھی جو امیر معاویہ اور حضرت حسن بن علیؓ کے درمیان واقع ہوئی"۔ (ترجمہ مولانا عبدالحق حقانی)

الجواب: کاش کہ عامر عثمانی صاحب حجۃ اللہ البالغہ کی پوری عبارت بھی لکھ دیتے تو قارئین کے لئے کوئی اشکال باقی نہ رہتا۔ چنانچہ اس سلسلے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی عبارت یہ ہے:۔

قال صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا الامر بدأ نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ ثم ملکاً عضوضاً .... اقول: فالنبوۃ انقضت بوفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والخلافۃ التی لا سیف فیھا بمقتل عثمان والخلافۃ بشھادۃ علی کرم اللہ وجھہ وخلع الحسن رضی اللہ عنہ والملک العضوض مشاجرات الصحابۃ بنی امیۃ ومظالمھم الی ان استقر امر معاویۃ الخ (حجۃ اللہ البالغہ ج کتاب الفتن)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امر دین کی ابتداء نبوت و رحمت سے ہوئی پھر خلافت و رحمت ہو گی۔ پھر کاٹنے والی سلطنت ہو گی۔ ... میں کہتا ہوں کہ پس نبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ختم ہو گئی۔ اور وہ خلافت جس میں تلوار نہیں چلی حضرت عثمانؓ کی شہادت پر ختم ہو گئی اور خلافت حضرت علیؓ کی شہادت اور حضرت حسنؓ کی صلح پر ختم ہو گئی۔ اور کاٹنے والی سلطنت وہ زمانہ ہے جس میں بنی امیہ سختیاں کرتے رہے اور صحابہ نے ان کے ساتھ نزاع کیا یہاں تک کہ حضرت معاویہ کی حکومت قائم ہو گئی۔

یہاں حدیث کی روشنی میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے دورِ نبوت کے بعد کے زمانہ کا مصداق بھی متعین فرما دیا جس میں حضرت عثمانؓ کے متعلق تصریح فرمائی ہے کہ ان کے دورِ خلافت میں خود اہل اسلام کے مابین تلوار نہیں چلی۔ اور ان کے بعد حضرت علیؓ اور امام حسنؓ کی صلح تک وہ زمانہ ہے جس میں نفس خلافت تو موجود تھی۔ لیکن اس میں مسلمانوں کے مابین تلوار بھی چلی اس کے بعد اس وقت تک کاٹنے والی سلطنت رہی جب تک کہ حضرت معاویہ کی خلافت پر اتفاق نہیں ہوا لیکن جب حضرت حسنؓ کی صلح کے بعد حضرت معاویہ کی خلافت پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہو گیا تو وہ کاٹنے والی سلطنت کا زمانہ نہ رہا۔ اور یہاں یہ بھی ملحوظ ہے کہ حضرت معاویہ کی متفق علیہ خلافت کا زمانہ ۱۹ سال کا طویل زمانہ ہے۔ جس میں حضرت حسینؓ نے آپ کے ساتھ کسی طرح بھی اختلاف و نزاع نہیں کیا۔

(ب) اب حجۃ اللہ البالغہ کی وہ عبارت ملاحظہ ہو جس سے عامر عثمانی نے صرف ایک جملہ پیش کیا ہے حضرت شاہ صاحب نے پہلے یہ حدیث لکھی ہے۔

وقال حذیفۃ قلت یا رسول اللہ ایکون بعد ھذا الخیر شر کما کان قبلہ شر۔ قال نعم قلت فما العصمۃ قال السیف قلت وھل بعد السیف بقیۃ قال نعم یکون امارۃ علی اقذاء وھدنۃ علی دخن الخ (ایضاً ج ۲) "اور حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا اس خیر کے بعد شر ہو گی۔ جیسا کہ اس کے پہلے شر تھی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ میں نے عرض کیا کہ حفاظت کی کیا صورت ہو گی تو آپ نے فرمایا کہ تلوار۔ میں نے عرض کیا کہ کیا بعد تلوار کے بھی کوئی شر باقی رہے گی تو فرمایا کہ ہاں ناخوشی اور ناگواری سے حکومت قائم ہو گی اور کدورت سے صلح ہو گی"

(باقی آئندہ)

# شعائر اسلامی میں تبدیلی لانے والی جمہوریت

## ہمیں نہیں چاہیئے

(مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی)

۳ر جون کو مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی سکھر تشریف لاتے تو جمعیۃ علماء اسلام سکھر کے کارکنان ورفقاء نے ہوائی اڈہ پر مولانا تھانوی کا پرجوش استقبال کیا۔ آپ نے ۳ر اور ۴ر جون کو شہر میں متعدد مقامات پر تقریریں کیں جن میں فرمایا کہ:۔

" علماء دین ایسی جمہوریت نہیں چاہتے جس میں محض ووٹوں کی اکثریت سے شعائر اسلامی میں تبدیلی لائی جا سکے ہم ایسی جمہوریت کے قائل ہیں، جس میں حکومت شعائر اسلامی میں مداخلت نہ کر سکے اور لوگوں کو بنیادی حقوق اور تحریر و تقریر کی مکمل آزادی حاصل ہو۔

عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی وغیرہ امور صریحاً مداخلت فی الدین ہیں۔ ملک میں فحاشی خوب بڑھ رہی ہے"۔

آپ نے اسٹوڈنٹس سوسائٹی سکھر کے اجتماع میں طلباء کو خطاب کیا اور شعائر اسلامی پر عمل کرنے کی انہیں ہدایت فرمائی۔

۴ر جون کو جمعیۃ علماء اسلام کا سہ رکنی وفد مولانا سے ملا اور دوسرے دن صبح دفتر جمعیۃ میں آنے کی دعوت دی۔

۵ر جون کو مولانا تھانوی دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکھر میں تشریف لائے۔ اس تقریب کے موقعہ پر شہر کے بہت سے معزز حضرات بھی دفتر میں آئے۔ بالخصوص حضرت مولانا محمد احمد صاحب تھانوی، حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب حضرت مولانا حکیم سید محمد ابراہیم صاحب رزمی، صوفی یوسف صاحب قلعے والے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن کے ناظم اعلیٰ محترم میر صبح صادق خاں صاحب شریک مجلس ہوئے۔

مولانا نے مجلس کے خاتمہ پر دعا فرمائی اور ۱۰ بجے صبح بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہوگئے۔

(رپورٹ از دفتر جمعیۃ علماء اسلام سکھر)

## مطالعہ وتبصرہ

### حیات الانبیاء

عقائد کے تحفظ نے ہی یہ بات ممکن بنائی ہے کہ ۱۴ سو سال گذر جانے کے بعد بھی اسلام محفوظ ہے۔ اگرچہ اس دوران کتنے ہی سیاسی، ذکری و علمی انقلاب دنیا میں آئے اور ہر چیز کو بہا کر لے گئے

مسلمانوں نے اپنے جن عقائد کی حفاظت ضروری سمجھی اور جن پر امت کی وحدت کا انحصار ہے، ان میں سے ایک عقیدہ حیات الانبیاء کا بھی ہے۔

زیر نظر کتاب حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۸ھ کی تالیف ہے اور حیات الانبیاء سے متعلق اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بمعہ متعدد حوالہ جات کے جمع کر دیئے گئے ہیں، تاکہ اس عقیدے کی صحت کے لئے کافی شواہد و دلائل مہیا ہو جائیں۔

انجمن حیات النبی گجرات نے یہ رسالہ معہ ترجمہ کے شائع کیا ہے اور پچھتر پیسے ۷۵/ میں مکتبہ تعمیر حیات چوک رنگ محل سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

### قادیانیت

مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی کی یہ تصنیف قادیانیت کو سمجھنے کے لئے حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے اور عربی، انگریزی وغیرہ متعدد زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے۔

اردو کا یہ ایڈیشن ادارہ نشریات اسلام مسلم مسجد چوک انارکلی لاہور نے شائع کیا ہے جو طباعت کے اعتبار سے بھی معیاری ہے اور قیمت بھی صرف ۵ روپیہ ہے

قادیانیت نے پھر پر پرزے نکالنا شروع کر دیئے ہیں۔ قادیانیوں کا نیا سربراہ اپنے فرقہ کو ایک نئی تشکل دینے کے منصوبے بنا رہا ہے۔ ان حالات میں علی میاں کی یہ تصنیف جدید پڑھے لکھے طبقے کے ہاتھوں تک پہنچانا، انہیں فتنہ قادیانیت سے محفوظ رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

### خلاصۃ العقائد حصہ اول و دوم

مکتبہ امام، ناظم منزل رابسن روڈ کراچی ۱۔ قیمت ۴/۵۰ روپے۔

یہ کتاب مشہور مفسر قرآن، مولانا عبدالحق صاحب حقانی کی مبسوط کتاب عقائد الاسلام کا خلاصہ ہے اور اس میں عیسائیت کے پھیلائے ہوئے شکوک کے مقابلہ میں اسلام کے عقائد کو آسان زبان میں پیش کیا گیا ہے۔ جدید معلومات کا بھی اضافہ ہے۔ نئے تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے مفید کتاب ہے۔

---

۴۴
رہا۔ عوام و حاضرین سے سڑک تک بھری پڑی تھی۔ حضرت مولانا نیاز بادین صاحب دکاندار متصل اڈہ کرک کوہاٹ تک وفد کے ساتھ تشریف لائے۔



## بقیہ صفحہ ۱۲

سارے انتظامات کئے۔ سب مہمانوں کو ہر طرح آرام پہنچایا۔ حضرت مولانا امین گل صاحب صدر مدرس دارالعلوم ٹل و نائب صدر صاحب مولانا سعید الرحمٰن صاحب اور علاقہ کے علماء کرام و مدرسین موجود تھے۔ ٹل کے مسلمان زندہ دل اور حساس ہیں۔ انہوں نے ترجمان اسلام کی مزید اشاعت کا ذمہ لیا۔ یہاں کا اجتماع اچھا کامیاب رہا۔

۳۰ر مئی ۶۷ء کو صبح سویرے مولانا علماء کے وفد سمیت ٹل سے روانہ ہو کر براہ ہنگو کوہاٹ لتمبر تحصیل کرک پہنچے۔ تقریباً ایک سو تیس میل مسافت کے بعد اتر کر مقامی دوستوں کے ساتھ ورانہ روانہ ہوئے۔ ...... حاجی سرفراز خاں صاحب مولانا مرزا جان وغیرہم نے مہمانوں کی تواضع و احترام میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ ورانہ میں دوپہر کو آرام کرنے ظہر کے بعد مدرسہ مدینۃ العلوم میں عظیم اجتماع زیر صدارت مولانا میر جان صاحب مدرس مدرسہ عربیہ کتیر لاستہ وزیر منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا نے ڈیڑھ گھنٹہ تک درس قرآن دیا اور قرآن کی روشنی میں حالات حاضرہ پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ بعض حضرات نے مدرسہ مذکور کی مالی امداد بھی کی۔ ۶ بجے یہ وفد موٹر گاڑی کے ذریعہ کرک روانہ ہوا۔ مولانا کے ساتھ ورانہ سے مندرجہ ذیل حضرات بھی ہو لئے۔ یہ تمام حضرات ۸ بجے کرک پہنچے۔

مولانا رحیم اللہ صاحب ساکن کھٹی نصرتی رکن جمعیۃ۔ مولانا شہید احمد صاحب مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم ورانہ لتمبر تحصیل امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کرک مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم مولانا مرزا جان صاحب مدرس۔ ڈاکٹر نور محمد شاہ صاحب اور مولانا نعمت اللہ صاحب اور دیگر حضرات جہاں محترم خادم عظیم خان صاحب نے بیسیوں مہمانوں کے لئے ہر طرح کے انتظامات کر رکھے تھے۔ کھانے سے فارغ ہو کر اڈہ کی نئی مسجد میں جو انہی خادم صاحب نے بنوائی ہے عظیم اجتماع میں مولانا نعمت اللہ صاحب نے مختصر تقریر اور تعارف کرایا۔ جس کے بعد مولانا غلام غوث صاحب نے درس قرآن پاک دیا۔

آپ نے فرمایا کہ آج حکومت دفعہ ۱۴۴ پر چل رہی ہے اور یہ کب تک ہوگا۔ علماء دین اور جمعیۃ علماء اسلام کو اعلان حق سے کوئی طاقت نہیں باز رکھ سکتی۔ کرک کے تمام چیدہ چیدہ افراد اور ہر طبقہ کے معززین شریک اجلاس ہوئے۔

مولانا نے شان صحابہ، آداب نبوی۔ عائلی قوانین اور موجودہ یورپ کے لعنتی معاشرہ کے سلسلہ میں مفصل بیان کیا۔ جس کا بہترین اثر ہوا۔ اہل اسلام نے جمعیۃ کی ضرورت محسوس کی اور دشمنانِ صحابہ سے عام نفرت پیدا ہوئی۔ یہ اجتماع تمام دورہ میں کامیاب ۴۴

No. 6771 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132
তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর LAHORE price ● paisa

# کشمیر نہ شراب سے فتح ہوگا نہ ڈانس اور عریانی کے مظاہروں سے

(مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

## مرکزی ناظم عمومی کے دورۂ کوہاٹ کی رپورٹ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو کوہاٹ لے جانے کے لئے ۲۸ مئی ۶۷ء کو مولانا محمد نعیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ پشاور تشریف لائے تھے۔ چنانچہ احباب پشاور نے ہر دو حضرات کو الوداع کیا اور یہ حضرات ۵ بجے شام کو کوہاٹ پہنچے محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب پراچہ سیکرٹری انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ کے ہاں قیام فرمایا اور مسجد محلہ پراچگان میں بعد نماز عشاء حسب اعلان آپ نے درس قرآن پاک دیا۔ ۱۱ بجے رات تک آپ نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں موجودہ حالات پر تبصرہ کیا۔ جمعیۃ کے مقاصد بیان کئے۔ آپ نے فرمایا کہ دیگر سیاسی پارٹیوں کا بنیادی مقصد حصول اقتدار یا تبدیل اقتدار ہے۔ مگر جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد احیاء دین و نظام شریعت ہے۔ ہماری جنگ حکومت سے اقتدار کے لئے نہیں بلکہ قرآنی قانون کے لئے ہے۔ ارباب اقتدار اس سے بچنے کے لئے طرح طرح سے علماء حق کی مخالفت کر رہے ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ کے باوجود مسجد حاضرین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔

۲۹ مئی ۶۷ء کو آپ بمعہ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن محلہ پراچگان کوہاٹ ہنگو تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت مولانا حافظ فخر الاسلام صاحب امیر جمعیۃ تحصیل ہنگو انتظار کر رہے تھے۔ بعد نماز ظہر انہی کی مسجد میں درس شروع ہوا جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ آپ نے عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، فواحش و منکرات کا ذمہ دار حکومت کو ٹھہراتے ہوئے فرمایا کہ جب تک اسلام کو نہ اپنایا جائے گا ملکی استحکام حاصل نہیں ہو سکتا۔ خیر القرون کے مسلمانوں نے چند سالوں میں روم و ایران کے تختے اُلٹ دیئے۔ مگر ہم بیس سال تک کشمیر نہیں آزاد کرا سکے کشمیر نہ شراب سے فتح ہوگا نہ ڈانس اور عریانی کے مظاہروں سے۔

۲۹ مئی ۷ بجے شام کو حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب۔ حضرت مولانا عبدالجبار صاحب امام مسجد شنہ وڑ سے دوبند اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ٹل روانہ ہوئے مغرب سے پہلے وہاں پہنچے۔ رات کو عشاء کے بعد مسجد اڈہ میں بیان کرنا طے ہوا جس کے لئے منادی ہوئی۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام نے انتظامات کئے تھے۔ جامع مسجد بھر گئی تھی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد پہلے مولانا عبدالجبار صاحب نے تقریر فرمائی۔ پھر مولانا غلام غوث صاحب نے ۱۲ بجے تک قرآن پاک کا درس دیتے ہوئے قرآن پاک سے شان صحابہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے آیۃ کریمہ ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولٰئک ھم الراشدون پڑھ کر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے صاف صاف اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہی صحابہ کے دلوں میں ایمان کو محبوب اور پیارا بنایا اور ان کے دلوں میں ایمان کو خوبصورت و مزین کر کے رکھا۔ اور ان کے دلوں میں کفر، فسق و فجور اور گناہ و عصیاں کی نفرت ڈال دی۔

اللہ تعالےٰ نے اتنے زور سے گناہوں سے صحابہ کی نفرت کا ذکر کیا اور اس کو اپنا احسان بتایا مگر مودودی صاحب کسی صحابی کو تاریخ کی غلط روایات کی آڑ لیکر جھوٹا ثابت کرتے ہیں اور کسی کو فریبی اور کسی کو قرآن و سنت کا مخالف۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آیت کے آخر میں اللہ تعالےٰ نے اولٰئک ھم الراشدون فرما کر ان کی ہدایت اور نیکی پر مہر لگا دی اور اس کو اپنا فضل اور مہربانی بتایا۔

حقیقت یہ ہے کہ دین اسلام جو اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا وہ امت تک انہی صحابہ کرامؓ نے پہنچایا۔ اگر ان اصحاب کو مجروح کر دیا جائے تو اسلام کے گواہ مجروح ہو جاتے ہیں۔

یہاں مقامی جمعیۃ کے عہدہ داروں مولانا حبیب گل صاحب، ملک شاہ زماں صاحب، حاجی حیدر خاں صاحب حاجی محی الدین صاحب وغیرہ حضرات نے (باقی صفحہ ۱۵ پر)



یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

لاہور
ترجمانِ اسلام
ان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
قیمت ۲۵ پیسے
یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

(قسط نمبر ۳)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

# مولانا سیّد گل بادشاہ صاحبؒ کا فتویٰ

## اور مودودی جماعت

(۶) آپ نے اس کتاب میں حضرت عثمان رضؓ کی خلافت اور ان کی پالیسی پر اس طرح تنقید کی ہے گویا کہ وہ ایک ڈکیٹیٹر تھے یا وہ نعوذ باللہ مروان کے ہاتھ میں کھلونا تھے۔ وہ جو کچھ چاہتا کرتا اور دوسرے جلیل القدر صحابہ کرامؓ کو کوئی دخل نہیں تھا۔ لیکن آپ نے دوسری جگہ خلافت راشدہ کی جو تصویر کھینچی ہے وہ اس کے برعکس ہے۔ چنانچہ آپ "شوروی حکومت کا خاتمہ" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ:-

"خلفائے راشدین کے زمانہ میں قوم کے بہترین لوگ ان کے مشیر تھے جو دین کا علم رکھنے والے اور اپنے علم و ضمیر کے مطابق پوری آزادی کے ساتھ بے لاگ رائے دینے والے تھے۔ پوری قوم کو ان پر یہ اعتماد تھا کہ وہ حکومت کو کبھی غلط راستے پر نہ جانے دینگے۔ یہی لوگ امت کے اہل الحل والعقد تسلیم کئے جاتے تھے"۔ (خلافت و ملوکیت صد ۱۶۸)

(ب) بعض منکرین حدیث کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:- "خلافت راشدہ میں "شوریٰ" ٹھیک وہی کام کرتی تھی جو موجودہ زمانے میں ایک مجلس قانون ساز کا کام ہوتا ہے۔ مسلم مملکت میں جو مسائل بھی ایسے پیش آتے تھے جن پر ایک واضح قانونی حکم کی ضرورت ہوتی تھی۔ خلیفہ کی مجلس شوریٰ ان پر کتاب اللہ اور سنت رسولؐ کی روشنی میں اجتماعی فکر و اجتہاد سے کام لے کر فیصلے کرتی تھی اور وہی فیصلے پوری مملکت میں قانون کی حیثیت سے نافذ ہوتے تھے۔۔ خلافت راشدہ کی اس مجلس کو یہ حیثیت محض سیاسی طاقت کے بل پر حاصل نہ تھی بلکہ اس کی اصل وجہ وہ اعتماد تھا جو عام مسلمان، خلیفہ اور اس کے اہل شوریٰ کی خدا ترسی، دیانت، خلوص اور علم دین پر رکھتے تھے"۔
(منصب رسالت نمبر صد ۲۸۲)

جب آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ خلافت راشدہ میں مجلس شوریٰ موجود رہی اور اس کے ارکان خدا ترس، دیانتدار اور مخلص ہوتے تھے اور پوری قوم کو ان پر یہ اعتماد تھا کہ وہ حکومت کو کبھی غلط راستے پر نہ جانے دینگے۔ تو یہ خلافت عثمانی میں مروان کا کلی تسلط و تصرف کس راستے سے آیا۔ کیا حضرت عثمان رضؓ نے اپنے رفقائے کار، اہل شوریٰ کو ان معاملات میں بالکل ہی نظر انداز کر دیا تھا؟ اور منصب رسالت نمبر میں مجلس شوریٰ اور خلفائے راشدین کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ صرف منکرین حدیث کو خاموش کرنے کے لئے تھا۔ حقیقت حال کچھ اور ہی تھی؟

### حضرت علی رضؓ اور مودودی

مودودی صاحب نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی معاف نہیں کیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"حضرت علی رضؓ نے اس پورے فتنے کے زمانے میں جس طرح کام کیا وہ ٹھیک ٹھیک ایک خلیفہ راشد کے شایان شان تھا۔ البتہ صرف ایک چیز ایسی ہے جس کی مدافعت میں مشکل ہی سے کوئی بات کہی جا سکتی ہے۔ وہ یہ کہ جنگ جمل کے بعد انہوں نے قاتلین عثمان رضؓ کے بارے میں اپنا رویہ بدل دیا۔ جنگ جمل تک وہ ان لوگوں سے بیزار تھے۔ بادل نخواستہ ان کو برداشت کر رہے تھے اور ان پر گرفت کرنے کے لئے موقع کے منتظر تھے۔ حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہ رضؓ و زبیر رضؓ سے گفتگو کرنے کے لئے جب انہوں نے حضرت قعقاع بن عمرو کو بھیجا تھا تو ان کی نمایندگی کرتے ہوئے حضرت قعقاع نے کہا تھا کہ:- حضرت علی رضؓ نے قاتلین عثمان رضؓ پر ہاتھ ڈالنے کو اس وقت تک مؤخر کر رکھا تھا جب تک وہ انہیں پکڑنے پر قادر نہ ہو جائیں۔ آپ لوگ بیعت کر لیں تو پھر خون عثمانؓ کا بدلہ لینا آسان ہو جائے گا۔۔ لیکن اس کے بعد بتدریج وہ لوگ ان کے ہاں تقرب حاصل کرتے گئے جو حضرت عثمان رضؓ کے خلاف شورش برپا کرنے اور بالآخر انہیں شہید کر دینے کے ذمہ دار تھے۔ حتیٰ کہ انہوں نے مالک بن حارث الاشتر اور محمد بن ابی بکر کو گورنری کے عہدے تک دے دیئے۔

درآنحالیکہ قتل عثمانؓ میں ان دونوں صاحبوں کا جو حصہ تھا وہ سب کو معلوم ہے۔ حضرت علی رضؓ کے پورے زمانہ خلافت میں ہم کو صرف یہی ایک کام ایسا نظر آتا ہے جس کو غلط کہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں"۔ (خلافت و ملوکیت صد ۱۴۶)

حضرت عثمان رضؓ کی پالیسی پر مودودی صاحب نے تاریخی حوالجات پیش کر کے جو مفصل تنقید کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے اقربا سے حد سے زیادہ سلوک کیا۔ جو قابل اعتراض حد تک پہنچ گیا لیکن حضرت علی رضؓ کے متعلق انہوں نے قاتلین عثمان رضؓ کے بارے میں جس پالیسی کا ذکر کیا ہے بظاہر اس کی نوعیت بہت زیادہ سنگین ہے، کیونکہ [illegible] نوازی تو سمجھ میں آ سکتی ہے جس کا منشا صلہ [illegible] کی عمدہ صفت تھی۔ لیکن خلیفہ راشد داماد [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین کو نہ صرف [illegible] کیا بلکہ ان کو گورنری تک کے عہدے عطا کر د[illegible] یہ بظاہر ناقابل فہم ہے۔ یہ پالیسی فریق ثانی [illegible] شبہ کو بہت زیادہ تقویت دیتی ہے۔ کہ نعوذ [illegible] خلیفہ برحق کے قتل میں حضرت علی رضؓ کا بھی ہاتھ [illegible] اس معاملہ میں مودودی صاحب نے بہت نرم [illegible] کی ہے اور اس کے برعکس حضرت عثمان رضی [illegible] عنہ پر تنقید کرتے وقت ان کا قلم بڑی روانی [illegible] چلتا ہے۔ کاش کہ وہ حضرت عثمان رضؓ کے بارے [illegible] بھی یہی طریق اختیار کرتے اور ان کے طریق کار [illegible] خطرناک اور فتنہ انگیز نہ قرار دیتے۔ تاریخ کی [illegible] وہ پیچیدگیاں ہیں جن کی بنا پر علمائے اہلسنت [illegible] نے سلفاً و خلفاً یہ بیان کیا ہے کہ دونوں طرف چونکہ جلیل القدر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کے متعلق علام الغیوب جل شانہ نے اپ[illegible] رضامندی کا اعلان قرآن حکیم میں کر دیا ہے۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے ان [illegible] کا تزکیہ ہو چکا ہے۔ کسی صحابی نے بھی ذاتی نفسانی اغراض کی بنا پر اختلاف و نزاع نہیں کیا۔ سب نے دین حق کی برتری کے لئے ہی جد و جہد کی۔ سب کا نصب العین اعلائے کلمۃ اللہ تھا اور جو بھی جس درجے میں ان کے مابین نزاع ہوا وہ اجتہادی نوعیت کا تھا۔ ورنہ اگر مودودی صاحب حضرت عمرو بن العاص [illegible] فاتح مصر اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے طرز عمل کو اجتہاد کہنا صحیح [illegible] تو دوسروں کو بھی یہ کہنے کی گنجائش مل سکتی ہے کہ حضرت علی رضؓ نے قاتلین عثمان رضؓ کو جو گورنر بنا دیا یہ بھی اجتہاد [illegible] حقیقت یہ ہے کہ منازعات و مشاجرات صحابہ رضؓ کے بارے میں اہلسنت والجماعت کا موقف ہی صحیح ہے۔ جس [illegible] بنا پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی [illegible] بھی بدظنی کی گنجائش نہیں رہتی، رضی اللہ عنہم اجمعین [illegible] برعکس اس کے جس نے بھی اس مسلک حق سے انحراف کیا ہے وہ کسی نہ کسی ضلالت کی دلدل میں پھنس گ[illegible]

### حضرت معاویہ رضؓ اور مودودی

حضرت معاویہ رضؓ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ [illegible] کے صحابی ہیں اور کاتب وحی بھی ہیں۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے ہیں۔ آپ کے لئے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت سے ہادی اور [illegible] ہونے کی دعا فرمائی ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی [illegible] عنہ جیسی شخصیت نے ان کو چار سال تک دمشق کا [illegible] رکھا ہے۔ حضرت عمر رضؓ جیسے مدبر اور اہل بصیرت [illegible] نے امیر معاویہ رضؓ پر چار سال تک مکمل اعتماد کیا اور حضرت عثمان رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کے اعتماد کو ہی بارہ سال [illegible] برقرار رکھا۔ (باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور ———— جمعہ ۲۱، اپریل ۱۹۶۷ء

# امریکی فوجی امداد کا خاتمہ

## اور

# پاکستان کے داخلی و خارجی مسائل کا نیا موڑ

جس امر کا عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا کہ امریکہ کب پاکستان کی فوجی و غیر فوجی امداد کے خاتمہ کا اعلان کرتا ہے۔ چنانچہ اس میں سے اول الذکر امداد کے خاتمہ کا اعلان امریکہ نے گذشتہ ہفتہ کر دیا ہے۔ اس امداد کے خاتمہ کے اعلان میں پاکستان کے ساتھ بھارت کو بھی شامل کر کے امریکہ نے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے کہ وہ اس باب میں ہر دو فریق کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کر رہا ہے۔

حالانکہ حقائق بالکل برعکس ہیں۔ امریکہ پاکستان کو فوجی امداد بعض خصوصی معاہدوں کے تحت دیتا تھا جبکہ اس قسم کے معاہدوں کی قانونی عدم موجودگی کے باوجود امریکہ نے بھارت کو فوجی امداد دی۔ اس طرح خاتمہ کی نوعیت پاکستان اور بھارت کے بارے میں دو مختلف حیثیتوں کی حامل ہو جاتی ہے اور اس امداد کے خاتمہ کی زد حقیقتاً صرف پاکستان پر ہی پڑتی ہے

فوجی امداد کا یہ خاتمہ کیوں ظہور وقوع میں آیا؟ اس کا سمجھنا چنداں مشکل نہیں ہے۔ جن فوجی معاہدے کے تحت اور ایشیا میں اپنے جن سیاسی مفادات کی خاطر امریکہ نے پاکستان کو فوجی امداد دینا شروع کی تھی۔ اس کی تمام تر افادیت ختم ہو چکی ہے اور اب ان مفادات کا محور مشرق وسطیٰ و عرب دنیا میں منتقل ہو گیا ہے۔

کمیونزم جو روس اور چین کے اشتراک کی وجہ سے امریکی سامراج و سرمایہ داریت کے لئے عظیم خطرہ بنا ہوا تھا، چین و روس کے نہ ختم ہونے والے نزاع و بُعد کی وجہ سے، اب خطرہ باقی نہیں رہا۔ ویت نام میں امریکی جارحیت نے یہ دیکھ لیا کہ اب عالمی کمیونزم اپنے دفاع سے آگے نہیں بڑھنا چاہتا۔

دوسری عالمگیر جنگ کے بعد ایشیا و افریقہ کے نئے آزاد ملکوں میں مغربی سامراجیت کے خلاف گروہوں انقلاب پسندوں کے ہاتھوں میں اقتدار و قیادت کے چلے جانے سے اندیشہ تھا کہ پورا ایشیا و افریقہ مغربی و امریکی سامراج و استعماریت کا قبرستان بن جائے گا۔ یہ اندیشہ بھی اب بہت حد تک ختم کر دیا گیا ہے اور ہر جگہ ایسی طاقتیں و گروہ سر اٹھا کر حاوی ہو چکے ہیں یا حاوی ہوتے جا رہے ہیں جن کا ماضی و حال مغرب پسندی اور امریکہ و برطانیہ دوستی کا حامل ہے۔

امریکہ اور مغربی ملکوں نے پرانے حریت پسند و انقلابی عناصر کو ختم کرنے اور اپنے ماضی کے دوستوں کو ابھارنے کے لئے جس سیاسی حکمت عملی اور ڈپلومیسی سے کام لیا۔ اس میں پہلی اور بنیادی چیز اقتصادی و فوجی امداد کا دام خوش رنگ تھا۔ دوسری کڑی سازشانہ انقلابات تھے۔ تیسری کڑی سی آئی اے کی خفیہ تنظیم کی کارگذاریاں تھیں۔ چوتھی کڑی انتخابات میں ایسے عناصر کو کامیاب کرانا تھا۔ جو قدیم حریت پسندوں کے مخالف و حریف چلے آ رہے تھے۔ پانچویں کڑی ہر ملک کے چھوٹے چھوٹے فرقوں اور گروہوں کو مضبوط اور اکثریت کا مقابل بنانا تھا۔ چھٹی کڑی سیاسی و اقتصادی، عدم استحکام اور عدم تعاون پیدا کرنا تھا۔ ساتویں کڑی نو آزاد ملکوں کے درمیان بد اعتمادی اور ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے بیج بونا تھا۔

یہ سب کچھ کر لینے کے بعد وہ خفیہ مقاصد تکمیل تک پہنچ گئے ہیں۔ جن کے حصول کے لئے فوجی امداد کا مسموم جرعۂ شیریں خوش فہم ایشیائی و افریقی ملکوں کو پلایا جاتا رہا۔

اقتصادی امداد تو جن شرائط کے ساتھ دی جاتی ہے اس کی نوعیت ایک ہاتھ سے دے کر مع اضافہ کے ساتھ دوسرے ہاتھ سے واپس لے لینے کی ہے، اس لئے ابھی اس کے خاتمہ کا مناسب وقت نہیں سمجھا گیا ہے۔ مزید برآں امریکہ کی اقتصادیات کا توازن بھی بہت بڑی حد تک اب اقتصادی امدادوں کے پروگراموں پر منحصر ہے۔ اس وجہ سے بھی اسے جاری رکھنا ضروری ہے۔

البتہ فوجی امداد اپنے مقاصد پورے کر چکی ہے اور اب پاکستان جیسے ملکوں کو آئندہ بھی یہ امداد دیئے چلے جانا ان تکمیل شدہ مقاصد کے لئے نقصان کا موجب بن سکتا ہے۔

علاوہ ازیں مشرق وسطیٰ اور عرب دنیا میں جو نئی سیاسی کشمکش بڑی گہرائی سے جاری ہے اس کے تقاضے بھی یہ ہیں کہ اب فوجی امداد اسرائیل اور ان ملکوں کو دی جائے جو مشرق وسطیٰ و عرب دنیا میں برطانوی امریکی تیل کے مفادات کی حفاظت میں معین ثابت ہو سکیں۔

مسلمانوں کو کمزور رکھنا، ان کے درمیان نزاع و کشمکش پھیلاتے رہنا مسلمانوں میں ابھرنے والی انقلابی قوتوں کو دبانا، ایسے عناصر کی حوصلہ افزائی کرنا جو کسی نہ کسی صورت میں امریکی و برطانوی سیاست کے اندر اپنے مفادات کا تحفظ دیکھتے ہیں مغربی سیاست کی ہمیشہ کی جانی پہچانی پالیسی ہے۔ اس پالیسی کا ہی ایک تقاضا آج کے حالات میں پاکستان کو دی جانے والی فوجی امداد کے خاتمہ کا اعلان ہے۔ جس طرح آج سے پندرہ سال پہلے کے حالات میں۔ اسی پالیسی کا تقاضہ یہ ہوا تھا کہ پاکستان کو فوجی امداد دے کر مسلمان عرب ملکوں اور ایشیائی قوموں سے الگ تھلگ کر لیا جائے اور اپنے اثر و نفوذ کو دخیل و موثر بنا لیا جائے۔

فوجی امداد کے خاتمہ کے اس اعلان کے بعد اس فوجی معاہدہ کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہ جاتی ہے، جس کے تحت امداد کا یہ ڈرامہ کھیلا جاتا رہا۔ اور دی گئی پوری فوجی امداد ستمبر ۱۹۶۵ء کی بھارتی جارحیت کے مقابلہ میں ٹھکانے لگوا دی گئی۔

چنانچہ پاکستان کے لئے بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ صاف صاف طور پر ان تمام معاہدوں کی تنسیخ اور امریکہ و برطانیہ کی قائم کردہ مختلف تنظیموں سیٹو و سنیٹو وغیرہ سے علیحدگی کا فوراً اعلان کرے جن کی وجہ سے اس نے امریکی فوجی امداد کا بار گراں اٹھایا تھا اور اپنوں و پرایوں کی نظروں میں مشکوک بن گیا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اب جلد سے جلد اس پوری خارجی پالیسی کا جائزہ لے لینا چاہیئے۔ جس کی بنیاد ظفر اللہ خاں قادیانی نے پاکستان کے وجود میں آتے ہی وزیر خارجہ پاکستان کی حیثیت سے رکھ دی تھی۔ اور جس پالیسی نے پاکستان کے اندر ...... برطانیہ کے ساتھ امریکہ کے اثر و نفوذ کا بھی چوپٹ دروازہ کھول دیا تھا، اور جس کی وجہ سے نہ صرف ملک میں جمہوریت تباہ ہوئی۔ بلکہ قوم دین و اخلاق سے بھی بہت دور پھینک دی گئی اور بے دینی، بد اخلاقی اور فحاشی و عریانی کا ہر طرف دور دورہ ہو گیا اور اب اسلامی تقاضوں پر استوار بالکل آزاد خارجہ پالیسی کی تشکیل کرنا چاہیئے۔ ایسے تمام اثرات کا قلع قمع کر دینا چاہیئے جو امریکہ کے دخل و دباؤ کی وجہ سے پھیلے اور ملت کی اجتماعی زندگی سے ان تمام گندگیوں و آلائشوں کو یک قلم مٹا دینا چاہیئے جو امریکی فوجی و اقتصادی امداد اور امریکی ثقافتی مظاہروں کی پیداوار ہیں اور جنہوں نے پاکستانی عوام و خواص کے سیاسی، اخلاقی، اقتصادی، معاشرتی

(باقی صفحہ پر)

## بقیہ — اداریہ

اور دینی پہلوؤں کو بالکل ملوث و آلودہ کر دیا ہے۔ یہ بڑا ہی اچھا ہوا کہ اس امداد کے خاتمہ کا اعلان خود امریکہ کی طرف سے ہوا۔ اس کے بعد امریکہ کے ساتھ دوسرے بندھنوں کے خاتمہ کا اعلان پاکستان کی طرف سے کر دیا جائے تو اس پر کوئی وجہ اعتراض نہیں ہو سکتی۔ امداد کے اس خاتمہ پر تشویش کے اظہار کی بھی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ دراصل یہ ایک ایسے گھن سے نجات حاصل کر لینا ہے جس نے نہ صرف ہمارے سیاسی و معاشی استحکام کو چاٹ لیا بلکہ ہماری پوری ملی و اسلامی زندگی کو اندر سے کھوکھلا بنا ڈالا ہے۔

اس امداد کے خاتمہ نے بہترین موقعہ فراہم کر دیا ہے کہ مستحکم اور آزادانہ خارجہ پالیسی کے قیام کا آغاز کیا جائے۔ امریکی و برطانوی سازشانہ عناصر سے نجات حاصل کر لی جائے۔ داخلی طور پر کھوئی ہوئی جمہوریت کی از سر نو بنیاد ڈال دی جائے اور امریکی اثرات سے پیدا شدہ معاشی عدم مساوات کو ختم کر دیا جائے۔

حکومت کے علاوہ حزب اختلاف کے مختلف طبقوں کو بھی ایک واضح تعمیری پالیسی کے ساتھ جو امریکی اثرات سے قطعی پاک و صاف ہو، میدان میں آجانا چاہیئے۔ آج ملک کے اندر حصول جمہوریت، عوامی حقوق کی بحالی اور تحریف دین کی ملت کش کارروائیوں کے مقابلہ کے لئے جس اشتراک و اقدام کی ضرورت ہے۔ اس کی سب سے بڑی ذمہ داری حزب اختلاف کے مختلف گروہوں پر عائد ہوتی ہے۔

امریکہ کے اثر و نفوذ نے ہی ہماری ملی زندگی کو یہ داخلی روگ بخشے تھے۔ اور امریکہ کا یہ اثر و نفوذ فوجی امداد کی صورت میں ہی سب سے پہلے ہمارے ملک کی سیاست و پالیسی میں داخل ہوا تھا اب جبکہ یہ امداد امریکہ کی طرف سے ختم کر دی گئی ہے۔ تو حکومت کے لئے بھی یہ موقعہ مہیا ہو گیا ہے کہ وہ از خود خارجی اور داخلی امور میں ایسے اقدامات کر ڈالے جو صحیح اسلام، مکمل جمہوریت، معاشی و اقتصادی توازن اور عوام کے بنیادی حقوق کی بحالی کے حامل ہوں اور مختلف سیاسی و دینی جماعتوں کے لئے بھی یہ موقعہ نکل آیا ہے کہ وہ اس مشترکہ کاز کے حصول کے لئے اپنی طاقتیں یکجا کریں اور ایک متفقہ اور خالص اسلام پرورانہ و عوام دوستی کی پالیسی پر کاربند ہوں

### خبردار رہیئے! اور مخصوص اقدامات عمل میں لائیے

امریکہ نے اپنے بعض مزعوم بہدوں کا ذ آنے کی وجہ سے اور بعض نئے سیاسی عزائم کے حصول کی خاطر پاکستان کی فوجی امداد بند کی ہے اس وجہ سے ضروری ہو جاتا ہے کہ پاکستان مابعد نتائج سے

محفوظ رہے اور اپنی فوجی و سیاسی پوزیشن بلند کرنے کے لئے فوری طور پر مندرجہ امور کی طرف پیشقدمی شروع کر دے۔

### چاروں فوجی اڈوں سے امریکہ کو قطعی بیدخل کر دیا جائے

اولاً امریکہ نے پاکستان میں اپنے جو چار فوجی اڈے قائم کر رکھے ہیں۔ صرف ان کے استعمال پر پابندی لگانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ امریکہ کو ان سے قطعی بے دخل کر کے انہیں براہ راست پاک فوج کی تحویل میں لے لینا چاہیئے۔

### فوجی ساز و سامان خود تیار کرنے کا انتظام کیا جائے

ثانیاً پاکستان میں فوجی ساز و سامان تیار کرنے کے کارخانے تیزی کے ساتھ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

### فولاد کا وسیع تر کارخانہ قائم کیا جائے

ثالثاً امریکہ اور برطانیہ کی اب تک یہ متفقہ پالیسی رہی ہے کہ مسلمان ممالک میں فولاد کا کوئی کارخانہ قائم نہ ہونے دیا جائے۔ چنانچہ ایران، ترکی، پاکستان وغیرہ کسی ملک میں باوجود دوستیوں اور فوجی معاہدوں میں شمولیت کے مختلف ہتھکنڈوں سے کام لیکر امریکہ اور برطانیہ نے کوئی فولاد کا کارخانہ نہیں قائم ہونے دیا۔ جبکہ اس کے برعکس غیر مسلم ملکوں و بھارت وغیرہ میں متعدد فولاد کے کارخانے امریکہ و برطانیہ کی امداد سے قائم ہوئے۔ مسلمان ملکوں میں صرف مصر کے صدر ناصر نے امریکہ اور برطانیہ کی مخالفت کے علی الرغم فولاد کے کارخانے بنائے۔ جن کی وجہ سے آج مصر جیسا چھوٹا سا ملک فوجی اور غیر فوجی طیارے راکٹ اور بھاری مشینیں وغیرہ تیار کر رہا ہے۔ لیکن ترکی سے پاکستان تک امریکہ کے دوست ممالک اس سے محروم ہیں۔ اب پاکستان کو اولین فرصت میں فولاد کا کارخانہ قائم کر کے اس قابل بن جانا چاہیئے کہ وہ اپنی تمام فوجی ضروریات خود تیار کر سکے۔

### اقتصادی امداد کے چکر سے بھی نجات حاصل کی جائے

رابعاً ملک کی اقتصادیات میں جہاں جہاں امریکی امداد کا دخل ہے۔ ان سب کا جائزہ لیکر ایسا انتظام کیا جانا چاہیئے کہ امریکہ کی اقتصادی امداد کے چکر سے بھی پاکستان کو نجات مل جائے۔ اس لئے کہ امریکہ کا اگلا قدم پاکستان کی اقتصادیات کو مفلوج کر دینا ہوگا۔

### سی آئی اے اور اس سے وابستہ افراد و تنظیموں پر نظر رکھی جائے

خامساً اس کے ساتھ ہی سرکاری اور غیر سرکاری دوائر میں ان افراد، گروہوں، تنظیموں و اداروں کی بھی جانچ پڑتال کرنی چاہیئے، جنہوں نے ماضی میں کبھی ملک کی ضروریات کا نام لے کر اور کبھی اشتراکیت کا ہوا دکھا کر بڑے زور شور کے ساتھ امریکی امداد کے حصول کو ضروری قرار دیا تھا اور امریکہ کی دوستی کی حمایت کی تھی۔ یہ دوائر بدلے ہوئے حالات میں بظاہر امریکہ کی مخالفت کرتے نظر آئینگے اور امریکہ کے خلاف باتیں کہتے سنے جائیں گے۔ لیکن ان کا باطن ... کی خفیہ تنظیم سی آئی اے کو موقعہ مہیا کر سکتا ہے کہ ... خفیہ روابط قائم کر کے اپنے در پردہ ہتھکنڈے استعمال کرتے رہے اور ملک کی داخلی و خارجی پالیسی کو متاثر کرنے کی راہ نکال لے۔ اس صورت حال کو بالکل پیدا نہ ہونے دینا چاہیئے اور ابھی سے اس کے ازالہ کی ... کرنی چاہیئے۔

### سیٹو و سینٹو وغیرہ کانفرنسوں سے قطعی علیحدگی اختیار کر لی جائے

سادساً ... کافی نہیں ... کہ احتجاج کے طور پر محض سیٹو، سینٹو وغیرہ کانفرنسوں میں ... سے اجتناب کر لیا جائے بلکہ صحیح طور پر ان سب سے علیحدگی کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ جب تک اس طرح انقلابی اقدامات نہیں کئے جائیں گے، فوجی امداد ... کرنے سے امریکہ مشرق وسطیٰ و ایشیا میں جو ... سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اس کا دفعیہ نہیں ...

### ملک کے داخلی و سیاسی استحکام کو فوراً روبہ عمل لایا جائے اور تمام سیاسی و دینی جماعتوں کا اعتماد حاصل کیا جائے

اس کے ... ہی ساتھ ... ضروری ... ملک میں ... سطح پر سیاسی استحکام پیدا کیا جائے اور جس طرح ... کے دوران حکومتی گروہ کے سوا دوسری جماعتوں ... حزب اختلاف کو اعتماد میں لیا گیا تھا۔ اسی ... اسی طرح سب سے صلاح و مشورہ کر کے ایک واضح متفقہ خارجہ پالیسی کی بنیاد رکھی جائے۔

### آخری مگر سب سے اہم بات

علاوہ ازیں پاکستان کا بقاء و استحکام تمام تر اسلام کے ساتھ سچی وابستگی پر منحصر ہے۔ حکومت کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کے بعض غیر دانشمندانہ اور مخالف دین اقدامات سے پاکستان کے مسلمان سخت ... اور نالاں ہیں۔ اسلام کے بارے میں ان کی توقعات کو کہیں زیادہ اب پاش پاش کر دیا گیا ہے اور کیا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال خدا و رسول کی ناراضگی کی بھی موجب بن رہی ہے اور عام مسلمانوں میں اس سے مایوسی و بیزاری پھیل رہی ہے۔ اس باب میں ضروری ہے کہ نہ تو چھوٹے ... خیال کیا جائے، نہ کسی چھوٹے سے فرقے کے اثرات کو ... کیا جائے۔ نہ چند تجدد پسندوں کو خوش رکھنے کی پالیسی کار بند رہا جائے بلکہ پورے حوصلے، فراخدلی اور ... کے ساتھ تحریف دین کی موجودہ کوششوں کو ختم کر کے کتاب و سنت کے چودہ سو سالہ اسلام پر بلا کسی تردد و پس و پیش کے عمل کرنے کے انتظامات کئے جائیں۔

اس طرح ہم اپنے خدائے عز و جل کی رضا بھی حاصل کر لیں گے، پاکستان کے مسلمان عوام بھی اطمینان و سکون کے ساتھ اپنے عزیز وطن کے لئے سر بکف قربانیاں پیش کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور حکومت و عوام کے درمیان گہرے اعتماد و تعاون کے رشتے مضبوط ہو جائیں گے پھر نہ امریکہ و برطانیہ کی ناراضگی ہمارا کچھ بگاڑ سکے ...

# عدن میں اقوام متحدہ کے مشن سے بدسلوکی

اقوام متحدہ کا جو مشن عدن گیا تھا اسے اپنا کام مکمل کئے بغیر واپس آنا پڑا ہے۔ سیکرٹری جنرل او تھان نے نوآبادیاتی نظام پر اقوام متحدہ کی کمیٹی سے مشورہ کے بعد یہ مشن مقرر کیا تھا۔ مشن وینزویلا، افغانستان اور مالی کے نمائندوں پر مشتمل تھا۔ اسے مقامی حالات کا جائزہ لینے کے بعد اپنی رپورٹ میں یہ بتانا تھا کہ ولسن حکومت نے جنوبی عرب فیڈریشن کو ۱۹۶۸ء تک آزادی دینے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اسے پُرامن اور جمہوری طریقہ سے عملی جامہ پہنانے میں مدد دینے کے لئے اقوام متحدہ کیا کردار ادا کر سکتی ہے۔ یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ برطانوی حکومت نے بھی جنوبی عرب فیڈریشن کے معاملات میں اتحادی قوموں کی مداخلت کا خیر مقدم کیا تھا۔ ہیرلڈ ولسن کے برسر اقتدار آنے سے پہلے سابق برطانوی حکومت عدن کی بندرگاہ اور اہم فوجی اڈوں کو کسی قیمت پر خالی کرنے کو تیار نہیں تھی۔ چنانچہ ۶۴-۱۹۶۳ء میں عدن کے عوام کی مرضی معلوم کئے بغیر عدن کو جنوبی عرب فیڈریشن میں مدغم کر دیا گیا تھا۔ اس فیصلہ کے خلاف زبردست احتجاج کے بعد جب اقوام متحدہ نے اپنی ایک سب کمیٹی کو عدن بھیجنے کا فیصلہ کیا تو برطانوی حکومت نے اس کمیٹی کو عدن آنے کی اجازت نہ دی۔ لیکن پچھلے سال ولسن کی راہنمائی میں برطانیہ کی لیبر حکومت نے عدن کا اڈہ خالی کرنے اور ۱۹۶۸ء تک جنوبی عرب فیڈریشن کو آزادی دینے کا فیصلہ کیا تو حریت پسندوں نے اس فیصلہ پر اظہار اطمینان کیا تھا۔ برطانوی حکومت کے اس فیصلہ سے یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ اس نے آزادی کی تحریک کو اپنی فوج کی مدد سے کچلنے کا شغل ہمیشہ کے لئے ترک کر دینا منظور کر لیا ہے۔ آزادی دینے کے اس فیصلہ پر جہاں حریت پسندوں کو مسرت ہوئی وہاں جنوبی عرب فیڈریشن پر مسلط رجعت پسند شیوخ اس فیصلہ سے سخت پریشان ہو گئے۔ وہ برطانوی حکومت کی سرپرستی اور امداد سے ہی برسر اقتدار تھے۔ وہ جانتے تھے کہ حریت پسندوں کو یمن، متحدہ عرب جمہوریہ اور ایک تیسرے عرب ملک کی امداد بھی حاصل ہے۔ چنانچہ ان شیوخ نے یہ خطرہ محسوس کیا کہ برطانیہ اور اس کی فوج کے رخصت ہوتے ہی مقبوضہ یمن کے محاذ ہائے آزادی - فلاسی اور این ایل ایف -- اور جنوبی عرب لیگ شیوخ کا اقتدار ختم کر دیں گے۔ چنانچہ پچھلے مہینے کے شروع میں جب برطانوی وزیر مملکت مسٹر تامسن عدن گئے تو جنوبی عرب کی حکومت نے اس برطانوی وزیر سے یہی رونا رویا کہ آزادی ملنے کے بعد ہم تحریک آزادی کے زبردست دباؤ کا شکار ہو جائیں گے۔ جس کا سامنا کرنا ہمارے بس کا روگ نہیں ہوگا عرب حکومت نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اسے ابھی کچھ اور مہلت ملنی چاہیئے تاکہ وہ اپنی فوج کو منظم اور طاقتور بنا سکے۔ اس حکومت کے نمایندوں نے آزادی ملنے کے بعد بھی چند ماہ تک برطانیہ سے فضائی امداد کی درخواست کی۔ برطانوی وزیر مملکت کی واپسی کے بعد ولسن حکومت نے اقوام متحدہ سے تعاون کا جو یقین دلایا۔ اس سے یہی تاثر پیدا ہوا تھا کہ وہ اس سال نومبر تک ہی عرب فیڈریشن کو آزادی دے دیگی لیکن عدن میں اب اقوام متحدہ کے مشن سے جو بدسلوکی ہوئی ہے اس نے برطانوی حکومت کے آئندہ عزائم کے بارے میں شدید شکوک و شبہات پیدا کر دیئے ہیں۔

اقوام متحدہ کے مشن نے عدن آتے ہوئے راستہ میں برطانیہ، متحدہ عرب جمہوریہ اور سعودی عرب کی حکومتوں کے نمائندوں سے بات چیت کر لی تھی تاکہ وہ اپنا کام انتہائی خوش اسلوبی سے انجام دے سکے اور کوئی بیرونی مداخلت اس کے لئے پریشانی کا موجب نہ بنے۔ عدن کے حریت پسندوں نے اپنے جذبات کا اظہار اور اپنے مطالبات پر زور دینے کے لئے مشن کی آمد سے پہلے ہڑتال شروع کر دی تھی اور اس ہڑتال کا مقصد مشن سے عدم تعاون ہرگز نہیں تھا چاہیئے تو یہ تھا کہ جس طرح برطانوی حکومت نے مشن کو مکمل تعاون کا یقین دلایا تھا۔ اسی طرح عرب فیڈریشن کے برطانوی حکام بھی مشن سے پورا تعاون کرتے۔ لیکن انہوں نے شیوخ کی سرپرستی کرتے ہوئے مشن کے راستہ میں روڑے اٹکانا شروع کر دیئے۔ مشن عدن میں ہر مکتب فکر کے نمایندوں سے ملنا چاہتا تھا۔ اس نے جیلوں میں نظر بند عربوں سے ملنے کی خواہش بھی ظاہر کی لیکن برطانوی حکام نے مشن کو یہ اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ مشن کے چیئرمین نے ایک تقریر نشر کرنا چاہی۔ اور یہ تقریر ریکارڈ بھی کر لی گئی۔ چیئرمین کو اس تقریر میں تمام سیاسی حلقوں سے تعاون کی اپیل کرنا تھی۔ لیکن عین آخری مرحلہ پر اس تقریر کو ضبط کر لیا گیا۔ اب مشن نے محسوس کیا کہ وہ برطانوی افسروں کے اس عدم تعاون کے باعث اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مشن کے ارکان نے عدن سے واپس چلے آنے کا فیصلہ کیا۔ واپسی پر برطانوی حکام نے ارکان مشن کے سامان کی تلاشی لی اور نشر ہونے والی تقریر کا مسودہ بھی اپنے قبضہ میں لے لیا۔

مشن سے اس بدسلوکی پر برطانوی وزیر خارجہ جارج براؤن نے مگرمچھ کے آنسو بہائے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے بتایا کہ جس ٹیلی ویژن سروس نے یہ قابل اعتراض رویہ اختیار کیا۔ اس پر جنوبی عرب فیڈریشن کے حکام کا کنٹرول ہے اور برطانوی حکومت تو مشن کو ہر ممکن سہولت مہیا کرنے کے حق میں تھی۔ لیکن اس "وضاحت" سے کوئی بھی مطمئن نہیں ہوگا اس امر کا تصور تک نہیں کیا جا سکتا کہ جو عرب حکومت برطانیہ کی امداد سے ہی برسر اقتدار رہے وہ برطانوی حکومت کی خواہشات کو نظرانداز کرنے کی جرأت کر سکتی تھی۔ چنانچہ اب حریت پسند اسی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ برطانوی حکومت نے جنوبی عرب فیڈریشن کی حکومت کو ایسی کوئی ہدایت نہیں کی تھی کہ وہ اقوام متحدہ کے مشن سے تعاون کرے۔ یہ صورت حال بڑی افسوسناک ہے۔ عین ممکن ہے [illegible] حکومت بالآخر قائل ہو گئی ہو کہ ۱۹۶۸ء تک عرب فیڈریشن کو آزادی دینا مناسب نہیں اور اس صورت میں برطانیہ کے پرانے نمک خوار عرب شیوخ ان حریت پسندوں کے سامنے دم نہ مار سکیں جنہیں ہمسایہ عرب حکمرانوں کی امداد بھی حاصل ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اب آزادی دینے کی تاریخ بڑھا کر مقامی عرب فوج کو مضبوط بنانے کی کوشش کی جائے۔ لیکن یہ دونوں صورتیں بڑے خطرناک حالات پیدا کر دیں گی۔ عرب شیوخ نے عوام کی حمایت حاصل کرنے کی بجائے ہمیشہ برطانوی امداد پر انحصار کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ تو انہیں اب اپنے عوام کی تائید حاصل ہے اور وہ جس فوج کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں اس کے افسر بھی کم از کم صدر ناصر کے مداح ضرور ہیں برطانوی حکمرانوں کو یہ سوچنا ہوگا کہ وہ آخر کب تک رجعت پسند شیوخ کو سہارا دے سکیں گے۔ ان کی سرپرستی جاری رکھنے کے بجائے مناسب یہی ہوگا کہ برطانیہ نے آزادی کے لئے جو تاریخ مقرر کر رکھی ہے۔ اس میں توسیع نہ کی جائے۔ اور اگر وہ واقعی عرب آبادی کا ہمدرد ہے تو اس علاقہ کو خیرباد کہنے سے پہلے کسی مستقل سیاسی مفاہمت کا انتظام کرے اور جو سیاسی عناصر حصول آزادی کے بعد اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے راستہ میں حائل ہونے کے بجائے عرب فیڈریشن کے حکمرانوں کو ان سے سمجھوتہ پر آمادہ کرے۔ اس میں ان حکمرانوں کا بھی بھلا ہے ورنہ بدامنی بڑھے گی۔ ہمسایہ عرب ملکوں کی مداخلت اور دلچسپی میں اضافہ ہوگا اور عین ممکن ہے۔ عرب فیڈریشن کے علاقے دوسرے عرب ملکوں کی باہمی رقابت اور جنگ اقتدار کا نشانہ بن کر رہ جائیں۔ اس کی بجائے کہ ایسے المناک حالات پیدا ہوں برطانوی حکومت کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کو عرب فیڈریشن کے سارے حالات خود سدھارنے دے اور (برطانیہ) یہ محسوس کرے کہ اب کوئی امداد عرب شیوخ کو دیر تک تحریک آزادی کے سیلاب سے محفوظ نہیں رکھ سکتی۔

(منقول از نوائے وقت لاہور)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

# انڈونیشیا کا حال اور مستقبل

## ایک تجزیہ

بالآخر ڈاکٹر عبدالرحیم سکارنو کو انڈونیشیا کے منصب صدارت سے قطعی علیحدہ کر دیا گیا۔

یہ اطلاع رجعت پسندوں، مغرب دوستوں اور انفرادی و گروہی مفادات کے حامل طبقوں کے لئے تو بڑی ہی خوش کن ہوگی۔ لیکن جو لوگ ایشیا و افریقہ میں آزادی و استحکام کا چراغ روشن و تابناک دیکھنے کے آرزومند ہیں اور جو مستقبل میں ایک طاقتور، آزاد اور مغربی قوتوں کے اثرات سے پاک اسلامی بلاک کی تشکیل کے خواہاں ہیں انہیں اس خبر سے یقیناً صدمہ پہنچا ہوگا۔

بات صرف اتنی ہی ہوتی کہ سوکارنو نام کی ایک شخصیت کو ایک ملک کی صدارت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ دوسری شخصیت منصب صدارت پر آ گئی ہے تو کوئی لائق تشویش بات نہ ہوتی۔ اس لئے کہ منصب حکومت پر شخصیتوں کی تبدیلیاں، اقتدار کی تاریخ کا کوئی انوکھا واقعہ نہیں ہے۔ حکومتوں کی تاریخ کا نام ہی ایک حکمران کے جانے اور دوسرے حکمران کے آنے کا ہے اور اقتدار ہمیشہ دست بدست چھنتا ہی چلا آ رہا ہے۔ لیکن یہاں معاملہ صرف شخصیتوں کے تبدیل ہو جانے تک کا نہیں ہے بلکہ ایشیائی و افریقی ممالک میں حصول آزادی کے فوراً بعد سے رجعت پسند، مغرب دوست اور ترقی پسند آزادی خواہ عناصر کے درمیان جو کشمکش جاری ہے اس میں انڈونیشیا کا یہ انقلاب ... کی برطرفی پہلے عنصر کی کامیابی کی علامت ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد ایشیائی و افریقی ملکوں میں مغربی قوتوں کی سازشوں و خفیہ کارروائیوں کی بدولت جو بدترین واقعات رونما ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ نکروہ اور المناک واقعہ انڈونیشیا کا یہ خونیں انقلاب ہے جس کے دامن پر ملت انڈونیشیا کے دس لاکھ فرزندوں کے خون ناحق کے سرخ داغوں کے علاوہ اب سوکارنو کی علیحدگی کا داغ بھی ثبت ہو گیا ہے۔

الجزائر سے انڈونیشیا تک کے ان انقلابات میں پوری ملتِ اسلامیہ کے لئے یہ بدبختی پنہاں ہے کہ رفتہ رفتہ اس کی قیادت و امامت ایسے عناصر کے جانشینوں اور وارثوں اور نظریات رکھنے والوں کے ہاتھوں میں جا رہی ہے جو گذشتہ تین صدیوں سے مغربی استعمار کے تابع اور وفادار بنے چلے آ رہے ہیں اور جن کے موجودہ رجحانات بھی مغرب دوستی کے حامل ہیں۔

پاکستان کے لئے اس میں اندیشے کا یہ پہلو پوشیدہ ہے کہ ستمبر ۱۹۶۵ء کی بھارتی جارحیت کے موقعہ پر سوکارنو اور اس کے عظیم ساتھیوں نے نہایت دلیری اور بے باکی کے ساتھ پاکستان کی حمایت کی اور ساتھ دیا۔ جبکہ ملائشیا نے علانیہ بھارت کی حمایت کی تھی۔ جدید انقلاب کے قائدین ملائشیا کے حلیف بن رہے ہیں تو کیا ایسی ہی کسی آزمائش کے موقعہ پر وہ بھی اسی بے باکی کے ساتھ پاکستان کی حمایت کریں گے۔ جس بے باکی کے ساتھ سوکارنو اور ان کے ساتھیوں نے حمایت کی تھی یا ملائشیا کی روش اختیار کریں گے؟

آیئے ذرا اس پر غور کریں کہ انڈونیشیا میں کیا یہ سب کچھ آناً فاناً ہو گیا؟ کیا یہ سب صرف سوکارنو اور ان کے ساتھیوں کی غلطیوں اور بے تدبیریوں کی وجہ سے رونما ہوا؟ کیا وہ افراد جنہوں نے کم و بیش چالیس سال کی جانگسل اور خطرات سے پُر جد و جہد و ایثار و قربانی کے بعد ولندیزیوں کی تین سو سالہ غلامی سے اپنے وطن و ملت کو آزاد کرایا تھا، اب اتنے خود غرض یا دیوانے بن گئے تھے کہ اپنے وطن کی آزادی کو اشتراکیوں کے حوالے کرنے پر رضامند ہو گئے اور اپنا ملک تباہ و برباد کرنے لگے؟

جن لوگوں نے انڈونیشیا کی تحریک آزادی کا مطالعہ کیا ہوگا، جنہوں نے تحریک آزادی کے دوران ڈاکٹر سوکارنو کے تیس سالہ قائدانہ کردار کو پڑھا ہوگا۔ جو لوگ یہ جانتے ہوں گے کہ نہ صرف ولندیزی حکومت کے ساتھ انڈونیشیا کی آزادی خواہ ان افراد نے کوئی سودے بازانہ مفاہمت گوارا نہیں کی بلکہ جاپانیوں کے قبضہ کے دوران بھی اپنی آزادی و استقلال کے خواہاں رہے۔ اور اپنی تحریک آزادی کے لئے نہ روس کی اشتراکیت سے کوئی مدد لی اور نہ امریکہ کی جمہوریت سے کوئی تعاون مانگا۔ وہ لوگ کسی



طرح یہ بات تسلیم نہیں کر سکتے کہ ڈاکٹر سوکارنو اور ان کے ساتھی اب اتنے بے عقل، خود غرض، مفاد دوست، بزدل، بے غیرت، اور ناعاقبت اندیش بن گئے تھے کہ اپنی تمام سابقہ کوششوں اور قربانیوں کو حرف غلط کی طرح مٹا کر بڑی مشکلات سے حاصل کردہ آزادی کو دوسروں کے حوالے کر دیں اور اپنے وطن و ملت کو تباہ و برباد کرنے پر اتر آئیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان بے چاروں کا قصور صرف یہ ہی تھا کہ وہ اپنے وطن کی سیاست میں نہ امریکہ کے تابع بن کر رہنا چاہتے تھے نہ روس کے اور وہ ایشیاء و افریقہ کی نوآزاد قوموں کو بھی اس راہ پر چلانا چاہتے تھے۔ سوکارنو نے گوارا نہیں کیا کہ نیوگنی کا علاقہ آسٹریلیا کے تصرف میں چلا جائے۔

سوکارنو نے اسے برداشت نہیں کیا کہ ملائشیا کی تشکیل کے پردے میں برطانوی مفادات کا تحفظ اور اثرات کے فروغ کی راہ مشرق بعید اور انڈونیشیا کے پڑوس میں کھلی رہے۔

سوکارنو نے علانیہ مخالفت کی کہ اقوام متحدہ کا ادارہ ... برطانیہ اور روس کی اجارہ داری میں محصور ہو کر نہ رہے۔ حتیٰ کہ انڈونیشیا کو اس ادارہ سے احتجاجاً علیحدہ کر لیا۔

سوکارنو نے کوشش کی کہ ایشیا و افریقہ میں یورپ کی طرح کی اشتراکی اور غیر اشتراکی تفریق نہ پیدا ہو۔ اور مشرق کی تمام نوآزاد قومیں بلا امتیاز ایک دوسرے کی حلیف و رفیق بن کر رہیں۔

سوکارنو نے ایشیائی و افریقی ملکوں میں امریکی و برطانوی اثرات کی شدت سے مخالفت کی اور اسی لئے اس نے بھارت کے خلاف اپنا رویہ شدید کیا کہ اس پر امریکہ کے اثرات بڑھتے جا رہے ہیں اور وہ پاکستان کے لئے خطرہ بن رہا ہے۔

سوکارنو نے خود اپنے وطن میں ان رعایات کو ختم کر دیا جو ولندیزی حکومت کے سو سالہ دور اقتدار نے یورپ کی بڑی طاقتوں کو دے رکھی تھیں اور ان مقامی گروہوں کے اثرات کو مٹانا چاہا جن کی پرورش ولندیزی سامراج نے اپنے تین سو سالہ دور حکومت میں کی تھی۔

سوکارنو نے ناصر جیسے قائدین کے ساتھ جو ایک ایسے آزاد اسلامی اتحاد کی بنیاد رکھنا چاہتے تھے جو مغربی طاقتوں کی سرپرستی و عنایات کا محتاج نہ ہو اور مشرقی اقوام کے ساتھ ہمدردی و معاونت کے جذبات سے معمور ہو سکارنو کے یہ تمام کام ایسے نہیں تھے جو مغربی طاقتوں کو پسند ہوں۔

اگر دوسری جنگ عظیم سے پیدا ہونے والے حالات نے مغربی طاقتوں کو اتنا مجبور کر دیا

کہ وہ اپنی محکوم ایشیائی و افریقی اقوام اور مسلمان ملکوں کو سیاسی آزادی دے دیں تو بھی ان کے اقتصادی اور بین الاقوامی سیاسی مفادات کا تقاضا تھا کہ ان نو آزاد قوموں اور ملکوں میں ایسے افراد گروہ برسر اقتدار آئیں جو ان کے ان مفادات کو تحفظ کر سکیں۔

چنانچہ جہاں ابتدا میں ہی ایسے گروہ میسر آگئے وہاں تو ان کا مقصد بحسن و خوبی انجام پا گیا۔ البتہ داخلی انتشار برپا رکھنے کے لئے چند خفیہ منصوبہ بندیاں ایسی جگہوں پر کرنا پڑیں۔ لیکن جہاں ایسے گروہ جلدی میسر نہ آسکے اور اقتدار مجاہدین حریت کے ہاتھوں میں چلا گیا وہاں ان خفیہ ہتھکنڈوں کو جال پھیلایا گیا، جس کی ایک مثال انڈونیشیا کے یہ حالیہ دردناک واقعات ہیں۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد ان ہتھکنڈوں کا پہلا شکار ڈاکٹر مصدق بنے تھے۔ انڈونیشیا میں ڈاکٹر سوکارنو اور ان کے ساتھیوں کو برسر اقتدار آنا ولندیزیوں اور امریکہ و برطانیہ کو ہرگز گوارا نہ تھا۔ چنانچہ جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد تین سال تک آزادی کے سوال کو ٹالا جاتا رہا اور مقابلہ پر دوسرے گروہ کو تیار کرنے کی سر توڑ کوشش کی گئی۔ ۱۹۴۹ء میں بمشکل آزادی دی گئی بلکہ ڈاکٹر سوکارنو اور ان کے رفقاء نے حاصل کر لی۔ لیکن فوراً ہی ایک ولندیزی فوجی افسر نے بظاہر مسلمان بن کر انڈونیشیا کے بعض جزائر میں اپنی جداگانہ حکومت بنالی اور اس حکومت کو اسلامی حکومت کا نام دے کر یہ چاہا کہ پورے انڈونیشیا کی زمام اقتدار ........ اپنے ہاتھوں میں لے لے۔ نئی نو آزاد حکومت کو اس بغاوت کے کچلنے میں ایک عرصہ لگا۔

اسی دوران ملک میں ایسے عناصر جڑ پکڑنے لگے جو دین کے نام پر انڈونیشیا کے قائدین کو للکار سکتے تھے۔ چنانچہ ماشومی پارٹی جیسے گروہ اور ڈاکٹر محمد ناصر جیسے افراد کا صرف یہ مشغلہ رہ گیا کہ وہ اسلام کا نام لے کر ڈاکٹر سوکارنو اور ان کے ساتھیوں کے خلاف رائے عامہ کو بھڑکاتے رہیں۔

مغربی ملکوں نے جب یہ دیکھا کہ ڈاکٹر سوکارنو اور ان کے ساتھی کسی طرح بھی ہماری پالیسی سے ہم آہنگ نہیں رہنا چاہتے تو عالمی سطح پر بھی ڈاکٹر سوکارنو کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا گیا۔ صرف ۱۹۶۵ء کی ہی رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ کی اشاعتوں پر نظر ڈال لی جائے تو ان میں ... امریکی فوجی جنرلوں کے متعدد ایسے مضامین مل جائیں گے جو انڈونیشیا کے بارے میں امریکی و برطانوی عزائم کے آئینہ دار ہیں۔

آزادی کے بعد ہی انڈونیشیا کے قائدین کے سامنے داخلی اور خارجی مشکلات کے پہاڑ کھڑے کئے جانے لگے تھے۔

ملائشیا کی تصنیف کے بعد مغربی طاقتوں نے صورت حال ایسی پیدا کر دی تھی کہ یا تو سوکارنو اور ان کے ساتھیوں کو مغربی طاقتوں کے عزائم کا ساتھ دینا ہوگا یا اقتدار سے محروم ہونا پڑے گا۔

اندرون ملک ان عناصر نے سر اٹھا لیا تھا جو ہر قیمت پر سوکارنو اور ان کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں اقتدار نہیں رہنے دینا چاہتے تھے اور بیرون ملک ایک طرف آسٹریلیا کا حصار تھا اور دوسری طرف ملائشیا کا، جن کو امریکہ و برطانیہ کی علانیہ سرپرستی حاصل تھی۔

امریکہ کی بدنام زمانہ تنظیم سی آئی اے نے انڈونیشیا میں ملک پانی کی طرح روپیہ بہانا شروع کر دیا۔ جس کی مقدار بعض اخبارات کی اطلاع کے مطابق پانچ ارب ڈالر ہے۔

ان تمام خفیہ ہتھکنڈوں اور کارگزاریوں کے بعد تعجب اس امر پہ نہیں ہے کہ ڈاکٹر سوکارنو کو اقتدار سے علیحدہ ہونا پڑا، تعجب اس امر پہ ہے کہ ڈاکٹر سوکارنو اتنی مدت تک یہ داخلی اور خارجی دباؤ کس طرح برداشت کرتے ہوئے منصب صدارت پر فائز رہے۔ اور ساتھ ہی یہ امر بھی قابل غور و توجہ ہے کہ وہ عناصر جو مذہب کا نام لے کر سوکارنو کی مخالفت کرتے رہے ہیں اور انڈونیشیا کے اس انقلاب پر خوش ہیں وہ سوکارنو کی جگہ آنے والے افراد اور وہاں مغربی طاقتوں کے اثرات دوبارہ قائم ہو جانے کی صورت میں دین و مذہب کے کن فوائد کی توقع کر رہے ہیں۔

کہا جا رہا ہے کہ سوکارنو کے بعد اب مصر کے صدر ناصر کی باری ہے۔ کیا اس طرح کی مجرمانہ خواہشات سینوں میں پالنے والے افراد و گروہ اپنی کامیابی کا راستہ اس میں دیکھ رہے ہیں کہ عالم اسلام بھی مغربی طاقتوں کی بالادستی میں چلا جائے؟

ڈاکٹر سوکارنو کے اس زوال کے بعد خود انڈونیشیا کا مستقبل کیا ہے؟ اس کا جواب ... ٹھوک طریقہ پر نہیں دیا جا سکتا۔ ڈاکٹر سوکارنو کا زوال انڈونیشیا کے دس لاکھ افراد کے خون ناحق سے عمل میں آسکا ہے۔ اس خون بہا کو ۱۹۶۵ء کی دفاعی جد و جہد کو ناکام کمیونسٹ انقلاب کا نام دے کر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا اور نہ سی آئی اے کی کارستانیاں ہی اس پردے میں چھپائی جا سکتی ہیں۔

بہر حال خدا کرے کہ یہ تبدیلی انڈونیشیا کے مستقبل کے لئے مفید ثابت ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ذرا اس تازہ اطلاع کو بھی سامنے رکھ لیجئے جس کی تھوڑی سی تفصیل ۱۲ مارچ ۱۹۶۶ء کے شہاب میں "انڈونیشیا میں عیسائیت" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ:

"انڈونیشیا میں کمیونسٹوں کے خلاف انقلاب کے بعد ان علاقوں میں عیسائیت اختیار کرنے والوں کی تعداد تشویشناک حد تک بڑھ گئی ہے جو علاقے آج سے دو سال قبل کمیونزم کا گڑھ سمجھے جاتے تھے:

"ان علاقوں کی مسلمان آبادی بڑی تیزی کے ساتھ مسیحیت قبول کر رہی ہے۔ لا تعداد نئے گرجے اس علاقے میں قائم ہو گئے ہیں اور مشنری سرگرمیاں غیر معمولی طور پر تیز ہو گئی ہیں ...... پہلے انڈونیشیا کی آبادی کا تقریباً ۹۰ فیصد حصہ مسلمان تھا۔ اب اس کی دس کروڑ سے زائد کی آبادی میں تقریباً ایک کروڑ مسیحی صرف دو سال کے عرصہ میں ابھر آئے ہیں" ؏

جمعیت یاراں طریقت بعد ازیں تدبیر ما"

## غازی عبد الرحمن جہلمی چل بسے

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حریت پسند افراد، مجاہدوں، غازیوں اور مذہبی دیوانوں کا جو قافلہ ترتیب دیا تھا۔ اس کے بیشتر افراد اپنے قافلہ سالار کی طرح اس عالم فنا سے عالم بقا میں منتقل ہو چکے ہیں جو چند چراغ جل رہے ہیں۔ ان کی حیثیت بھی چراغ ہائے سحری کی سی ہے۔

غازی عبد الرحمن جہلمی بھی اس قافلہ کے ایک فرد تھے جو ۱۰ مارچ کو حرکت قلب بند ہو جانے سے جہلم میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم جنگ آزادی کے نڈر سپاہی تھے۔ آزادی کشمیر اور تحریک ختم نبوت میں آپ نے بیش بہا قربانیاں دی ہیں۔ جہلم میں آپ کا وجود باطل کے لئے کھلا چیلنج تھا اور اسلام کے تحفظ و دفاع کا قلعہ تھا۔ دینی غیرت و حمیت کا جیتا جاگتا مجسمہ تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ جہلم کی سرزمین شاید ہی اب کوئی ایسا آدمی پیدا کر سکے۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ بظاہر پورا ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مدظلہ اپنے ایک یہ پدر ساتھی سے محروم ہو گئے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام اور ادارہ ترجمان اسلام کی طرف سے ہم حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب، مرحوم کے لواحقین کیپٹن چوہدری محمد شریف صاحب، چوہدری انور پاشا صاحب دیگر جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس احرار اسلام کے دوستوں کے غم میں اپنے آپ کو برابر کا شریک سمجھتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ غازی عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ دیگر اپنے تمام بزرگوں، علماء اور احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سچے عاشق کی مغفرت کے لئے خصوصی دعائیں مانگیں اور مساجد اور مدارس میں قرآن مجید ختم کرکے مرحوم کو ایصال ثواب پہنچائیں۔

(الحسینی)

# افکار وحوادث

## مودودیوں کی سیاست
### (امریکہ وبرطانیہ کا جادو)

جیسے پاکستان میں مودودی جماعت نے اپنا نام اسلامی جماعت رکھ چھوڑا ہے، مصر میں ایک سیاسی جماعت نے اپنا نام اخوان المسلمین رکھا ہوا ہے۔ وہ بھی مودودیوں کی طرح اسلام اور خالص اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں۔ بہت سے سال گذرے جبکہ اخبار امروز نے لکھا تھا اخوان المسلمین کی تحریک کسی بیرونی ملک کے اشارہ پہ چل رہی ہے یا اس کی پشت پر ایک بیرونی ملک ہے ایک عرصہ کے بعد یہی شبہ پاکستان کے مودودیوں کے بارہ میں ہونے لگا۔ یہاں تک کہ سرکاری ذرائع نے بھی یہ الزام لگایا اور اخبار ترجمان اسلام نے تو مودودی صاحب سے امریکہ اور مودودی کے تعلق کے بارہ میں چند سوالات کئے اور بار بار کئے، مگر آج تک ان کا جواب نہیں آیا جس طرح مودودی صاحب نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارہ میں خرافات لکھ کر سنی مسلمانوں کے دل دکھائے اور شیعہ قوم کو خوش کیا۔ چنانچہ شیعہ اخبارات نے اس کے مضمون کے حوالوں سے سنیوں کو خوب لعن وتشنیع کی۔

اسی طرح اخوان کے ایک لیڈر قطب نے اپنی کتاب میں یہاں تک بکواس لکھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ خلافت راشدہ کا زمانہ ہی نہیں یہ درمیان میں خلا ہے۔ یہ قطب صاحب وہ ہیں جنہوں نے عربی زبان میں بچوں کے لئے انبیاء علیہم السلام کے متعلق چھوٹے چھوٹے رسائل لکھے تو ان رسائل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تصاویر تک شائع کیں اس قطب صاحب نے جب اپنے ہمراہیوں سے مل کر صدر ناصر کے خلاف سازش کی اور وہ سازش قائم کردہ عدالت میں ثابت بھی ہوگئی تو حکومت مصر نے اس کو موت کی سزا دے دی۔ پھر کیا تھا۔ مودودیوں کو موقعہ ہاتھ آیا اور صدر ناصر کے خلاف دنیا بھر میں پروپیگنڈا کیا۔ غیر مسلموں تک کو تاریں دیں، صدر ناصر کو سفاک ظالم وغیرہ وغیرہ کہا اور ایک پرچہ نے تو صدر ناصر کو یہودیوں کا ایجنٹ تک کہہ دیا۔ ان مودودیوں نے اخبارات کے ذریعہ قوم کو یہ تصور بھی دیا کہ صدر ناصر نے فرعون کے مجسموں کی بنیاد میں قرآن پاک رکھ چھوڑے ہیں۔ کس قدر سفید جھوٹ اور شیطنی بہتان ہے۔ جب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے کراچی کے سفیر مصر سے استفسار کیا تو اس نے سختی سے تردید کی اور اخبار ڈان دکھایا اور یہ کہا کہ ہماری تردید پاکستانی اخبارات شائع نہیں کر رہے۔ اس بحث سے قطع نظر کرکے کہ اگر قطب وغیرہ کی کوشش سے صدر ناصر قتل ہوجاتا تو اس کا نتیجہ کیا ہوتا میں اخر اتنی نہر سویز اور عدن کی پیچیدگی اور یہود کے مفاد کے بغیر اور کیا ہوسکتا تھا۔ ناصر کے خلاف کچھ کر اور شور مچا کر امریکہ یا انگریز کو خوش کرنا کسی صحیح مسلمان کا کام نہیں ہوسکتا۔

(۱) یہاں اس بحث سے قطع نظر کرکے ہم صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ فرعون کے مجسمہ کی بنیاد میں قرآن رکھنے کا افسانہ گھڑنے والے جھوٹے اب کیوں خاموش ہیں۔ جبکہ عدن میں ایک انگریز نے قرآن پاک کو ٹھوکروں سے مسمار کرکے توہین کی اور عدن میں اس پر تین دن تک ہنگامے برپا رہے۔

(۲) امیر فیصل کی حکومت نے سترہ عربوں کو جو سعودی حکومت میں ملازم معلم وغیرہ تھے میدان قصاص میں اسی الزام میں قتل کیا کہ حکومت کے خلاف سازش کر رہے تھے۔

مودودیوں کے کان پران معزز عربوں کے لئے جوں تک نہیں رینگی (کیا یہ اس لئے ہے کہ سعودی حکومت عدن سے جاری انگریز کے جانے کے حق میں نہیں اور وہ مودودیوں کی رابطہ کے نام سے پرورش کر رہی ہے)

(۳) اسی طرح ایرانی حکومت نے کتنے مسلمانوں کو موت کی سزا سازش کے الزام میں دی۔ مودودی پھر بھی خاموش ہیں۔

(۴) امیر فیصل اور جنوبی عرب وفاق جو انگریزوں نے بنایا اور فرنگی پرست حکومت ہے یہ سب چاہتے ہیں کہ عدن سے انگریز اس وقت تک نہ جائے جبتک اس کے جانشین ہم یعنی انگریز کے ٹوڈی تیار نہ ہوجائیں مطلب یہ ہے کہ ناصر کی حامی حکومت نہ بنے چاہے انگریز ہی حکمران رہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۵) ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ مصر کے ناصر کی مخالفت وہی لوگ کرتے ہیں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ امریکہ یا فرنگی سے کسی طرح کا تعلق رکھتے ہیں۔ مگر ان سب کو اپنے اغراض مشئومہ میں اللہ تعالےٰ ناکامیاب کریں گے اور ایک دن آنے والا ہے کہ عدن سے انگریز بوریا بستر باندھ کر جا رہا ہوگا۔

اسی اشاعت میں ہم اخبار "نوائے وقت" سے عدن کے بارے میں ایک اہم مضمون نقل کر رہے ہیں۔ اس سے قارئین کو عدن، ناصر، امیر فیصل اور جنوبی عرب کی سیاست کا پتہ لگ جائے گا اور اسی پر آپ مودودی سیاست کو قیاس کر لیجئے۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو ان کے فریب سے نجات دے دیں۔ آمین!

## کیا مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب توجہ فرمائیں گے
### ان کی فوج ظفر موج کا ایک کارنامہ

روضۂ اطہر کے سامنے دو سال پہلے ایک شخص توحید کے زعم میں مواجہہ شریف کی طرف منہ کرکے زور سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب بنا کر کہہ رہا تھا۔ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ صدیوں سے روضۂ مبارک کے پاس شاید ہی کسی نے توحید کے زعم خویش میں ایسا شور بے ہنگم مچایا ہو مگر یہ بیچارہ معذور تھا۔ گویا حضور کو وعظ کر رہا تھا آپ مر چکے ہیں کہیں اپنے کو زندہ نہ سمجھ لینا۔ اس عقل کے پتلے کو اتنی سمجھ نہ آئی۔ کہ جب اس کے عقیدے کے مطابق حضور سنتے ہی نہیں تو میں زور زور سے کس کو خطاب کر رہا ہوں۔

اکابر دیوبند کا مسلک المہند میں درج ہے امام بیہقی کی تصنیف کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اگر یہ مسئلہ مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی نہ مانیں تو ان کو اختیار ہے۔ مگر ماننے والوں سے دلی بغض رکھنا سمجھ میں نہیں آتا۔ نہ محدثین مشرک ہیں۔ نہ امام بیہقی۔ نہ علامہ سیوطی نہ المہند میں دستخط کرنے والے اکابر دیوبند۔ جن کو اختلاف ہے تو آپ یہ عقیدہ نہ رکھیں۔ مگر اس عقیدہ والوں کے پیچھے ہاتھ دھو کے پڑ جانا سمجھ میں نہیں آتا۔

۷-۸-۹- اپریل ۶۶ء کو گجرات میں حیات النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف داروں نے کانفرنس کی۔ ایک رات شاہ صاحب موصوف کا لشکر آیا۔ اور تو اس بہادر لشکر سے کچھ نہ ہوا البتہ ایک بورڈ جس پر لکھا تھا۔

"باب حیات الانبیاء علیہم السلام" اٹھا کر گندی نالی میں پھینک دیا۔ اللہ تعالےٰ ان کے دلوں کو ہدایت کرے۔ آمین!

## بناوٹی بیٹا
### مودودیوں کی کرشمہ سازی

محترم محمد رشید احمد نور پوری (ضلع ... ناظم اسلامی لائبریری اطلاع دیتے ہیں کہ فیض ... (مودودی) ساکن نور پور نورنگا نے بیان ... جمعیۃ الطلبہ نے مودودی صاحب کی کتابیں ... غلام غوث صاحب کے بیٹے کو بتائیں تو ا... کتابوں کی بڑی تعریف کی اور اپنے والد مولانا ... صاحب کے بارے میں کہا کہ مودودی کی ... میں چھپتے ہیں اور آج سے میرا اور میر... جدا جدا ہے۔ چنانچہ مولانا غلام غوث صا... یہ صاحبزادے اب اسلامی جماعت میں دا...

(نوٹ) اس خبر کو بار بار پڑھیں ا... کی پیدا کردہ جماعت کی داد دیں۔ پروپیگن... ان کا یہ پہلا جھوٹ نہیں ہے۔ دیکھا کس ط... بیٹا بنا کر ناواقفوں کو الو بناتے ہیں۔ خدا ... کتنے مودودیے مولانا کے بیٹے بنے ہو...

# برقع، پردہ — اور — چند تلخ حقائق

آج کل شرعی جواز و عدم جواز کی بحث چھڑ جائے تو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ سبھی لوگ شرعی حکم معلوم کرکے اس پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ احساس پرانے مسلمانوں سادہ لوگوں، دیہاتی آبادی اور دیندار طبقوں میں ہوتا ہے اور بفضلہ تعالٰی ان کی تعداد کروڑوں ہے جبکہ مذہب سے آزادی چاہنے والوں کی تعداد ہزاروں سے متجاوز نہیں ہے۔

اگر آپ کراچی کے بازاروں اور ترقی یافتہ مقامات میں مجموعی حیثیت سے چند ہزار مستورات کو (جن کو مکمل ذات کہنا بے جا نہ ہوگا) نیم برہنہ دیکھتے ہیں تو آپ اس سے یہ نتیجہ نہ نکالیں کہ قوم کی قوم برہنہ ہو گئی۔ کراچی کی تیس لاکھ آبادی میں آٹھ دس ہزار آبرو باختہ عورتوں کے ہونے سے دس لاکھ حیادار خواتین کے ناموس پر حرف نہیں آسکتا۔ پاکستان کی دس کروڑ آبادی میں زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ بے پردہ اور آزاد عورتوں کا وجود نہ کروڑوں باپردہ خواتین کی ترجمانی کرتا ہے نہ ان کے عمل سے مسلم خواتین کے بارہ میں غلط رائے قائم کرکے بدگمانی کرنی چاہیئے۔

گرمی کے موسم میں مری کے مال روڈ پر شام کے وقت اسلامی غیرت کا جو جنازہ نکلتا معلوم ہوتا ہے اس کے بارے میں صرف اتنا سمجھ لینا کافی ہے۔ کہ تمام مغربی پاکستان میں اونچے سرمایہ دار طبقہ میں سے یہی افراد ہیں جو خداداد سرمائے کا مصرف ہی عیاشی بنائے ہوئے ہیں۔ جو ملاقاتیں کرتے ہیں یارانے گانٹھتے ہیں۔ داد عیش دیتے کہ سردی تک مسرور ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ اتنے ڈھیلے اور نرم مزاج ہوتے ہیں کہ یہ ایک دوسرے کی بیگمات سے خلط ملط کرنا معیوب نہیں سمجھتے۔ مگر یہ نہ ساری قوم کا عمل ہے نہ تمام تعلیم یافتہ حضرات کا۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس طرح کی برہنہ عورتوں ان کے چاہنے والے ایجنٹوں یا ان کے بے بس شوہروں کے طرز عمل یا مساعی سے مسلم خواتین اسلامی احکام اور شرم و حیا کی تاریخی روایات کو کبھی ترک نہ کریں گی اور نہ اس قسم کی بے باکی و بے حیائی کی سرپرستی کرنے والے خدائی عذاب سے بچ کر کہیں جا سکتے ہیں

لہٰذا ہم علماء کرام۔ راہنمایان عظام اور قوم کے ذمہ دار افراد سے عرض کرتے ہیں کہ وہ شیطانی پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں اور نہ ہی اس خاص آبرو باختہ طبقہ کے عمل سے خائف ہو کر دینی احکام میں لچک پیدا کریں۔

اخبارات میں صاحبزادہ فیض الحسن صاحب اور ان کے چند رفقاء کا بیان "برقع اور اسلامی پردہ" کے بارے میں شائع ہوا ہے وہ عوام و خواص میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ جس سے غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں یا خود غرض و عیاش لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس لئے اس کے بارہ میں کچھ عرض کرنا ضروری ہے بعض اخبارات کے الفاظ سے ایک اور غلط فہمی بھی پیدا ہوئی ہے۔ جیسے کہ ایک غیور مسلمان محترم دوست جناب میاں محمد شفیع صاحب کی ڈائری .... نوائے وقت ۱۲ اپریل میں درج ہے کہ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب جمعیۃ علماء اسلام کے ایک مقتدر لیڈر بھی ہیں۔ حالانکہ صاحبزادہ صاحب جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈر تو کجا معمولی ممبر بھی نہیں ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ ہیں اور حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب جانشین حضرت لاہوری قدس سرہ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال، حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب سرحد حضرت مولانا حامد میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ وغیرہ سینکڑوں اجلۂ علماء کرام اس کے ارکان ہیں۔

ہاں صاحبزادہ صاحب موصوف جمعیۃ علماء پاکستان کے سب کچھ ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام حکومت کی معتوب ہے جبکہ صاحبزادہ صاحب پر سرکاری نوازشوں کی بارش ہو رہی ہے۔ پیر دیول کے بعد انہی کا مقام ہے صاحبزادہ صاحب ہمارے پرانے رفیق کار اور دوست ہیں۔ ہم یہاں ان کے خلاف کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ اخبارات میں ان کے بیان کے مختلف جملے نقل کئے گئے ہیں۔ جو شریعت کی مخالفت میں نہیں کہے گئے البتہ ان سے غلط فہمی ہو سکتی ہے اور بدقماش لوگ ان سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے پہلے ان کے وہ جملے نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱) نوائے وقت ۱۲ اپریل ۶۶ء۔ م ش کی ڈائری

"برقع اسلامی پردہ کے مترادف نہیں ہے"۔

اس پر محترم م ش نے استفسار کیا ہے کہ اسلامی پردہ کے مقتضیات کو برقع کے ذریعہ نہیں تو اور کس ذریعہ سے پورا کیا جا سکتا ہے؟

(۲) امروز لاہور ۹ اپریل صہ۔ برقع اسلامی پردہ نہیں ہے کے عنوان کے تحت لکھا ہے:۔

"برقع کی موجودہ شکل ایک سماجی پردے کی حیثیت رکھنے کے علاوہ دعوت نظارہ دیتی ہے۔ یہ اسلامی پردہ نہیں ہے۔ اسلامی پردے سے مراد حجاب ہے اسلام میں پردہ سے مراد لباس کی سادگی اور ستر پوشی ہے۔ ایسا پردہ بھی جائز ہے جس سے خواتین کو عملی زندگی میں رکاوٹ پیش نہ ہو۔ وہ آنکھیں ہاتھ اور پاؤں بھی کھلے رکھ سکتی ہیں"۔

ہم حیران ہیں کہ اس وقت برقع اور پردہ پر اس طرح کے گول مول خیالات کے اظہار کا کیا موقعہ تھا۔ صاحبزادہ صاحب یا دیگر علماء کرام کے بارہ میں ایسی بدگمانی کرنا کہ اس قسم کی باتیں اقتدار کے طریق کار کو قریب بصواب ثابت کرنے یا کسی کو خوش کرنے کے لئے کہی جاتی ہیں جائز نہیں اور باوجود اختلاف کے ہم یقین کرتے ہیں کہ مولانا ابوالبرکات قسم کے بزرگ اس قسم کی باتوں کی اجازت نہیں دے سکتے۔ سوال صرف یہ ہے کہ ان بیانات سے ہم حیلہ جو طبائع کو ناجائز فائدہ اٹھانے کا موقعہ کیوں دیں۔

صاحبزادہ صاحب کے اس جملہ سے کہ اسلامی پردہ برقع نہیں بلکہ حجاب کا نام ہے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سے ایک فاسق فاجر بہانہ جو یہ استدلال کرے گا کہ برقع کی کوئی ضرورت نہیں جیسے کہ بعض منچلے نوجوان پہلے سے اس کو تمبو (خیمہ) کا نام دیتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنی بیگمات کو مال روڈ مری لے جانے کے لئے گنجائش نکالیں گے۔ ایک نیک فطرت جناب م ش کی طرح استعجاب سے پوچھے گا کہ پھر اسلامی پردہ کے مقتضیات کیسے پورے ہوں اور حقیقت شناس تو یہی کہے گا کہ حجاب کا معنی پردہ ہے۔ عورتیں پردہ میں رہیں۔ غیر محرموں کے سامنے نہ آیا کریں۔ اگر بات کرنے کی سخت ضرورت پیش آ جائے تو پردہ کے پیچھے سے کریں اور باہر نکلنا ہی پڑے تو پردے کا پورا خیال رکھے تاکہ کوئی مبتلائے فتنہ نہ ہونے پائے۔ خاصکر چہرہ کی نمائش سے بڑھ کر اور کونسی چیز داعی گناہ ہو سکتی ہے۔ خاص کر اس زمانہ میں۔ چاہے پردہ برقع سے ہو یا بڑی چادر سے یا رات کی تاریکی سے۔

صاحبزادہ صاحب کی ایک بات ہمیں بھی جچتی ہے کہ یہ برقع دعوت نظارہ دیتا ہے۔ جناب جب آنکھیں کھلی رکھنے کی اجازت دیتے ہیں تو آنکھوں کو دیکھ کر تو میلان طبع بڑھ سکتا ہے۔

جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آ ہی جاتی ہے یا پھر نئے فیشن ایبل برقعے کے اندر سامان طمع و حرص موجود مانا جا سکتا ہے جو گھڑی گھڑی منہ سے سرکتا ہے یا جسے سنبھالنے کے لئے دائیں بائیں ہر وقت خاتون کو خیال رکھنا پڑتا ہے تاہم یہ برقع بھی عریاں بے پردگی سے قدرے غنیمت ہے۔ اگر یہ برقع دعوت نظارہ ہے تو اسے بھی ترک کے معروف طریقہ سے مال روڈ پر چلنا تو صریح دعوت زنا ہے مگر اس سفید برقع میں جو سر سے پاؤں تک بقول منچلے جوانوں کے تمبو ہی تمبو ہے کونسی دعوت نظارہ ہے۔ دعوت نظارہ تو یہ ہو کہ آپ کے ان ارشادات سے کوئی خاتون یہی مطلب سمجھ کر اوڑھنی کندھے پر ڈال، ننگے سر مال روڈ پر نکل کھڑی ہو۔ ایسی مال روڈ کی خاتون تو پہنا جاکر

(باقی صفحہ ۱۰)

## بقیہ ـــــ برقع، پردہ

ہی اس لئے نکلتی ہیں کہ وہ شیطان کی آلہ کار بن کر ایمانوں پر ڈاکے ڈالتی پھریں۔ جیسے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد سے یہی مفہوم ہوتا ہے۔ غالباً صاحبزادہ صاحب نے دعوت نظارہ کا ذکر ہی فیشنی برقع کے سلسلہ میں کیا ہوگا۔ مگر تفصیل کے بغیر اس سے یقیناً غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں اور ان کے بیان سے

**ستر پوشی** صاحبزادہ صاحب نے اسلامی پردہ کا معنی لباس کی سادگی اور ستر پوشی بیان فرمایا ہے۔ کیا سادہ لباس پہن کر بے حجاب نکلنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ پھر آپ نے اگر ستر پوشی کی تفصیل بیان کی ہوتی تو غلط فہمی کی گنجائش نہ رہتی۔

ایک ہندوؤں کی ستر پوشی ہے کہ آگے پیچھے ایک بالشت کپڑا لٹکا کر جاتے پھرو۔ نہاؤ دھوؤ۔ ایک ستر پوشی مسلمان مردوں کی ہے کہ گھٹنے سے ناف تک چھپا رہنا چاہیئے۔ ایک ستر پوشی مسلمان عورت کی ہے۔ جس کے بال بھی عورت ہیں۔ کلائی بھی عورت ہے۔ پنڈلی بھی عورت ہے۔ گردن بھی عورت ہے بلکہ آواز تک عورت ہے۔ اسی لئے عورت کو اذان دینے کی اجازت نہیں ہے۔ بسا اوقات خوش کلامی بھی فتنہ بن جاتی ہے

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

عورت ہاتھ پاؤں اور چہرہ کو نماز میں برہنہ رکھتی ہے مگر نماز کے باہر نامحرموں کے سامنے اس کو چھپانا پڑتا ہے۔ ستر پوشی کا یہ مطلب تو ہو نہیں سکتا کہ صرف لباس پہن لو چاہے اس لباس کے اندر سے ہر ہر عضو کا حسن نمایاں ہو کر دعوت نظارہ کی غمازی کر رہا ہو۔

**فساد زمانہ** اگر آپ چہرہ کو عورت اور موضع ستر نہ بھی مانیں تو بھی فساد زمانہ کی وجہ سے عورتوں کو اس طرح بے حجاب کھلے منہ نامحرموں کے سامنے پھرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ نہ ہی ننگے سر اور ابھری ہوئی چھاتیوں کے ساتھ کسی میٹنگ یا مجلس میں کسی خاتون کی شرکت برداشت کی جا سکتی ہے۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ حالات جواب ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے تو آپ عورتوں کو مساجد میں جانے سے منع فرما دیتے (اوکما قالت) حالانکہ وہ پاک زمانہ تھا اس میں موجودہ زمانہ کے فساد کا لاکھواں حصہ بھی نہیں تھا تو آج کل کے طوفان بدتمیزی کے زمانہ میں کیوں کر اس بے پردگی کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ آدم علیہ السلام کو ایک درخت کے کھانے سے روکا گیا تھا۔ مگر یہ نہیں فرمایا گیا کہ لَا تَاْكُلَا مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ کہ اس درخت سے نہ کھاؤ بلکہ یوں فرمایا گیا کہ اس درخت کے قریب (بھی) نہ جاؤ۔ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ۔

اسی طرح یہ نہیں فرمایا لَا تَزْنُوْا کہ زنا نہ کرو،

بلکہ ارشاد ہوا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى کہ زنا کے قریب نہ جاؤ۔ اگر ایک شخص آنکھ کے زنا سے باز نہیں رہ سکتا اور بوسہ و کنار تک کر بیٹھتا ہے تو زنا سے اس کے بچنے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ خاص کر ایسے زمانہ میں کہ شکاری کو شکار کرنے کا شوق ہو اور شکار خود بھی شکار ہونا چاہتا ہو۔

اگر سرمہ لگا کر بال کنگھا کر سر ننگا کر کے اور برہنہ لباس پہن کر ایک نام نہاد خاتون محفل میں آ بیٹھے یا بازاروں میں چلتی پھرتی رہے تو یہ دعوت نظارہ نہیں بلکہ دعوت زنا ہے۔ یہ بدمعاش عورت گاہک پیدا کرتی ہے۔ اس میں اور برقع پہن کر نکلنے میں زمین آسمان کا فرق ہے

**نیک نیتی کا بہانہ** باقی یہ کہنا کہ نیک نیت ہو تو کیا ہرج ہے۔ جب یہی رواج ہو جائے تو کوئی بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کرتا۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ یہ برہنگی اور حسن و اعضاء کی نمائش تو قول و قرار اور معاہدہ کرنے کی ترغیب ہوتی ہے۔ پوری روسیاہی تو بعد میں کلب یا نائٹ کلب یا سیر سپاٹے یا ملاقاتی کمرے میں ہوتی ہے۔

یہاں ان نیک نیتوں کے بارہ میں ایک واقعہ یاد آیا۔ ایک دوست نے کسی مولوی صاحب سے فرمایا یہ کیا پردہ پردہ کا شور لگا رکھا ہے۔ میں تو بیس سال سے جوان اور خوبصورت عورتوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہوں، سوتا جاگتا ہوں، کبھی خیال تک نہیں آیا۔ مولوی صاحب نے پوچھا۔ آپ کے کتنے بچے ہیں اور کس عمر کے ہیں۔ اس نے بتایا۔ میرے ۴ بچے ہیں دس بارہ سال کی عمر کے اندر اندر۔ مولوی صاحب نے کہا۔ پھر آپ ان بچوں کے نسب کا پتہ لگائیں۔ آپ کا تو یہ حال ہے کہ نامحرم نوجوان لڑکیوں سے خلوت میں بھی آپ میں حرکت پیدا نہیں ہوتی تو دیکھی بھالی پرانی بیوی بیچاری کے قرب سے ...... تو اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بچوں کا نسب محل بحث ہے۔ بیچارے ترقی یافتہ انسان نے اس بحث سے آئندہ کے لئے توبہ کر دی۔ اس دنیا میں کوئی ہزار چاہے کہ فطری قوانین بدل دے مگر ناممکن ہے۔

مکان میں بلی (یا بلا) پال رکھا ہو۔ رات کو گوشت بھی رکابی میں موجود ہو۔ احمق ہوگا جو یہ سمجھے کہ گوشت بلے سے رات کو بچ رہے گا۔ اگر گوشت کو بچانا ہے تو بلے کو باندھنا ہوگا یا گوشت کو الماری میں رکھنا ہوگا

مغرب اور یورپ کو معصوم سمجھنا گناہ ہے جبکہ وہاں ساٹھ فیصدی بچے حرامی پیدا ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے۔ اور ایک بات اور بھی ہے۔ جب وہ عیاشی کی کثرت سے بے کار ہو جاتے ہیں تو پھر شراب سے ان کو مدد لینی پڑتی ہے۔ جب اس کی عادت ہو جانے کی وجہ سے اس سے بھی کام نہ چلے تو پھر دوسرے حیوانی طریقے ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ جن کا ذکر بھی انسانیت کے لئے باعث شرم ہے اور یہ سب مصائب اسی ایک بے پردگی کا نتیجہ ہیں۔

## مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

### حضرت مولانا تاج الاسلام (مشرقی پاکستان) کا انتقال

یہ خبر نہایت رنج ... کے ساتھ ... جامعہ ... پاکستان کی مشہور اعلیٰ شخصیت حضرت مولانا تاج ... صاحب برہمن باڑیہ (مشرقی پاکستان) کا انتقال ہو گیا ... مرحوم و مغفور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد ... قدس سرہ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ حدیث ... اور عربی ادب میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ... مرحوم کو درجات عالیہ سے نوازے۔ ادارہ ترجمان ... مرحوم کے پسماندگان کے غم میں پوری طرح شریک ہے

### حضرت مولانا قطب الدین صاحب گوجرانوالہ کا انتقال

گوجرانوالہ ... شہر و ... جمعیۃ علماء اسلام ... گوجرانوالہ کے والد محترم، الحاج مولانا قطب الدین ... مکہ مکرمہ میں بعد ادائیگی فریضۂ حج فوت ہو گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز ... حرم کعبہ میں لاکھوں حجاج نے ادا کی۔

ادارہ ترجمان حضرت مولانا جامی کے غم میں ... کا شریک ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ نے ... ایک خاص اجتماع میں مولانا جامی کے والد محترم کی ... پر قرارداد تعزیت منظور کی۔

(محمد اکرم انچارج نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام گ...)

## ضروری اعلانات

### حضرت ہزاروی کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ

حضرت مجاہد اسلام مولانا غلام غوث صاحب ... کے اعزاز میں ۱۱ محرم ۱۳۸۶ھ بروز ہفتہ بعد ... دعوت استقبالیہ دی جا رہی ہے۔ جس میں شہر ... اور علماء کرام بھی شریک ہوں گے۔ اس دعوت ... اہالیان لوہاری منڈی لاہور کی طرف سے کی جا ... اور یہ دعوت استقبالیہ حضرت مولانا محترم کی ... کی خوشی میں منعقد کی گئی ہے۔

### پیر طریقت حضرت قاضی مولانا مظہر حسین ... کا لاہور میں ورود مسعود

۱۱ محرم سے ۱۴ محرم تک حضرت اقدس مولانا مظہر حسین صاحب تبلیغی سلسلہ میں لاہور تشریف رہیں گے اور مختلف مقامات پر حضرت کی تقاریر ... جا رہی ہیں۔ ۱۱ محرم بروز ہفتہ جامع مسجد ... میں زیر صدارت جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور حضرت قاضی صاحب کا بیان ہوگا۔

# خبرنامۂ جمعیۃ

## جدید انتخاب صوبائی جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب

ملتان۔۱۰۔اپریل۔ حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب کی صدارت میں حلقہ جنوبی پنجاب کے بیالیس مندوبین کا اجتماع ہوا جو اضلاع ملتان۔ مظفرگڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں بہاولپور۔ رحیم یارخاں۔ بہاولنگر سے شامل اجلاس ہوئے تھے درج ذیل انتخاب جدید عمل میں لایا گیا۔

امیر حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب مفتی خیرالمدارس ملتان

نائب امیر۔ مولانا غلام محمد صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ڈیرہ غازیخاں

نائب امیر۲۔ مولانا حبیب اللہ صاحب جامعہ رشیدیہ ساہیوال

نائب امیر۳۔ مولانا عبدالقادر صاحب آزاد سیکرٹری اسلامی مشن بہاولپور

ناظم اعلیٰ۔ (مولانا) محمد عبدالقادر قاسمی ٹبی شیرخاں ملتان

ناظم۔ مولانا عبدالجلیل صاحب ناظم مدرسہ مظاہرالعلوم کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ

ناظم۔ مولانا ولی محمد صاحب مبلغ مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی۔ بہاولنگر

سالار۔ مہر محمد حیات صاحب سیال ہرلح کوٹ بہادر کبیروالہ۔ملتان

خازن۔ حاجی گلزار احمد صاحب نیشنل سٹور اکبر روڈ ملتان

### ارکان مرکزی مجلس عاملہ

علاوہ ان نو عہدہ داروں کے درج ذیل حضرات مرکزی نمائندے منتخب ہوئے۔

(۱۰) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی خانپور رحیم یار خاں
(۱۱) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدرسہ قاسم العلوم ملتان
(۱۲) مولانا ضیاءالدین صاحب اوکاڑہ ساہیوال
(۱۳) چودہری شوکت علی صاحب کوٹ ادو۔ مظفرگڑھ
(۱۴) مولانا قاضی عبیداللہ صاحب ڈیرہ غازی خاں
(۱۵) ڈاکٹر محمد شریف صاحب حاصل پور بہاولپور
(۱۶) خان حافظ نصراللہ خاں صاحب تخت محل بہاولنگر
(۱۷) شیخ محمد یعقوب صاحب حسین آگاہی ملتان

### ارکان مجلس شوریٰ صوبائی

علاوہ ازیں حضرت امیر صوبائی نے بمشورہ دیگر عہدیداران درج ذیل حضرات کو صوبائی مجلس شوریٰ کا رکن نامزد فرمایا

(۱) سردار غلام قادر صاحب رحیم یارخاں
(۲) مولانا فداءالرحمٰن صاحب درخواستی مخزن العلوم خانپور
(۳) مولانا قاضی قمرالدین صاحب خطیب جامع مسجد حاصل پور
(۴) مولانا پیر سید محمد علی شاہ صاحب عثمان والا احمد پور شرقیہ
(۵) مولانا عبدالرزاق شاہ صاحب بامرناہڑہ روہیلانوالی مظفرگڑھ
(۶) چودہری شوکت علی صاحب کوٹ ادو۔ مظفرگڑھ
(۷) خان غلام قاسم خاں صاحب لغاری پٹرول پمپ ڈیرہ غازی خاں
(۸) مولانا عبدالقدیر صاحب ٹبی قیصرانی تونسہ شریف
(۹) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدرسہ قاسم العلوم ملتان
(۱۰) مولانا قاضی عبداللطیف صاحب شاہی مسجد شجاع آباد
(۱۱) مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب جامع مسجد ستلج ملز اوکاڑہ ضلع ملتان
(۱۲) مولانا پیر عبداللطیف صاحب چیچاوطنی ساہیوال
(۱۳) مولانا محمد شریف صاحب محمد پور سفساراں منچن آباد
(۱۴) مولانا فضل محمد صاحب فقیر والی بہاولنگر۔

(نوٹ) اس نئی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۱۱ جون ۱۹۶۷ء دفتر جمعیۃ ملتان میں طلب کیا گیا ہے۔ نیز اجلاس میں ہنگامی حالات کو ختم کرنے مہنگائی اور غذائی قلت کو دور کرنے۔ علماء کرام پر سے پابندیاں ختم کرنے، شیعہ سنی اتحاد برقرار رکھنے اور اسرائیل کے شام پر جارحانہ حملہ کرنے کی مذمت پر چند قراردادیں پاس ہوئیں۔ (محمد عبدالقادر قاسمی ناظم اعلیٰ)

## جمعیۃ علماء اسلام جہانیاں کا انتخاب

| | |
|---|---|
| امیر | حاجی نذیر احمد صاحب بزاز |
| نائب امیر | صوفی اللہ دتہ صاحب |
| ناظم اعلیٰ | حافظ محمد منیر صاحب |
| نائب ناظم | صوفی رحمۃ اللہ صاحب جالندھری |
| خازن | ملک فتح محمد صاحب |

(محمد منیر ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہانیاں)

## تنظیم اہلسنت پاکستان کا انتخاب

۱۲ اپریل دفتر تنظیم اہلسنت ملتان میں اجتماع ہوا جس میں جماعتی پروگرام کی ترویج و اشاعت پر غور و خوض کیا گیا اور آئندہ کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

صدر۔ مولانا علامہ دوست محمد صاحب قریشی

نائب صدر۱۔ مولانا مناظر حسین صاحب نظر ایڈیٹر خدام الدین لاہور

نائب صدر۲۔ مولانا عبدالقادر صاحب آزاد

ناظم اعلیٰ محمد ضیاءالقاسمی

ناظم مولانا قائم الدین صاحب عباسی

ناظم شعبہ نشر و اشاعت۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری

صدر المبلغین۔ مولانا عبدالستار صاحب تونسوی

(محمد ضیاالقاسمی ناظم اعلیٰ تنظیم اہلسنت پاکستان)

## حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام

۱۹۔اپریل بروز بدھ نواں کوٹ بعد نماز عشاء
۲۰ ″ ″ جمعرات بکالاڑاں ″ ″ صبح
″ ″ ″ امین آباد ″ ″ ظہر
″ ″ ″ خان بیلہ ″ ″ عشاء
۲۱ ″ ″ جمعہ ظاہر پیر ″ ″ جمعہ
″ ″ ″ دہرانی ″ ″ عشاء
۲۲ ″ ″ ہفتہ علامی ″ ″ صبح
″ ″ ″ مسن آباد ″ ″ ظہر
″ ″ ″ رکن پور ″ ″ عشاء
۲۳ ″ ″ اتوار تاجگڑھ ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر
″ ″ ″ بستی مولویاں بعد نماز ظہر
″ ″ ″ رحیم یارخاں ″ ″ عشاء
۲۴ ″ ″ سوموار بستی نواب ″ ظہر
″ ″ سوموار صادق آباد ″ ″ عشاء
۲۵ ″ ″ منگل کوٹ سنجر خاں ۸ بجے صبح تا ۱۱ بجے
″ ″ ″ کوٹ سبزل بعد نماز ظہر
″ ″ ″ ماچھی گوٹھ ″ ″ عشاء

اس کے علاوہ اگر ضرورت ہوئی تو مزید جمعہ تک کا پروگرام بڑھا دیا جائے گا۔ تمام شاخہائے جمعیۃ رحیم یارخاں کو ہدائت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں حضرت امیر مرکزی مدظلہ کی آمد پر جمعیۃ کے اجتماع کا انتظام کریں اور عوامی جلسے منعقد کریں۔

جاری کردہ
(جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یارخاں)

## حضرت مولانا احمد شاہ صاحب بخاری کے اعزاز میں عصرانہ

سرگودھا۔ ۷۔ اپریل۔ آج نماز جمعہ کے بعد انجمن فاروق اعظمؓ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا نے حضرت مولانا احمد شاہ صاحب بخاری کے اعزاز میں ان کی مستقل سرگودھا تشریف آوری پر ایک عصرانہ دیا، تلاوت کے بعد حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب نے اراکین انجمن فاروق اعظم کی طرف سے ایک سپاس نامہ شاہ صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کیا جس میں شاہ صاحب کی دینی و مذہبی خدمات پر ان کو شاندار خراج تحسین پیش کیا گیا۔

شاہ صاحب نے جوابی تقریر کرتے ہوئے انجمن کے ارکان کا شکریہ ادا کیا۔ اس عصرانہ میں جمعیۃ اور انجمن کے اراکین کے علاوہ کافی تعداد میں دیگر معززین شہر بھی موجود تھے

(محمد صادق سرگودھا)

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

তর্জুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE price paisa

جلد ۱۰ | جمعہ ۲۱ اپریل ۱۹۶۷ء مطابق ۱۰ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ

## اضلاع و ڈویژنوں کی جمعیتیں متوجہ ہوں

### ضروری اعلان و ہدایت

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عمومی کا اجلاس اور انتخابات عنقریب ہونے والے ہیں ......

...... عنقریب تاریخوں کا تعین کر کے اعلان کر دیا جائیگا

مجلس عمومی کے اجلاس سے پہلے پہلے تمام اضلاع و ڈویژنوں کے انتخابات کی تکمیل ہو جانی چاہیئے۔ پہلے مرکزی اعلان کے مطابق اگرچہ یہ انتخابات ذی قعدہ تک مکمل ہو جانے ضروری تھے۔ تاہم محترم امیر مرکزیہ مدظلہ کی خصوصی اجازت سے ذی قعدہ کے بعد ہونے والے انتخابات کی بھی منظوری حاصل کر لی جا سکتی ہے۔

اس لئے گذارش ہے کہ اعلان ہذا کے بعد سے ایک ماہ کے اندر اندر اضلاع و ڈویژنوں کے انتخابات کی تکمیل اور مجلس عمومی کے اجلاس میں شمولیت کے لئے مختلف حلقہ جات سے دستور اساسی کے مطابق نمایندگان کے تقرر وغیرہ کا کام مکمل کر کے مرکزی دفتر کو انتخابات کی تفصیل عہدہ داران و نمائندگان کے اسماء گرامی اور ان کے صحیح و مفصل پتوں سے مطلع کر دیا جائے تاکہ مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں پورے ملک کی شاخ ہائے جمعیۃ کی صحیح وکامل نمائندگی ہو سکے۔

### لاہور ڈویژن کی جمعیۃ کیلئے

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کو بھی اسی مدت کے دوران اپنے ڈویژن کے انتخابات کی تکمیل کر لینا چاہیئے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ضلع لاہور کا انتخاب ۳ مئی بروز بدھ صبح ۹ بجے اور ڈویژن لاہور کا انتخاب اسی دن یعنی ۳ مئی بروز بدھ شام ۳ بجے بعد ظہر مرکزی دفتر لاہور میں ہوگا۔ اسی دوران ڈویژن لاہور اور اس کے اضلاع کی ابتدائی شاخوں کے انتخابات جہاں مکمل نہ ہوئے ہوں وہاں مکمل کر لینا چاہئیں۔

براہ کرم ضلع لاہور کے انتخاب میں حصہ لینے والے نمائندگان ۳ مئی بروز بدھ صبح ۹ بجے دفتر مرکزیہ چوک رنگ محل لاہور پہنچ جائیں اور ڈویژن لاہور کے انتخاب میں حصہ لینے والے نمائندگان بھی اسی دن شام ۳ بجے دفتر مذکورہ میں تشریف لے آئیں تاکہ ہر دو انتخاب کی تکمیل ہو جائے۔

(ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور)

## مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے انتظامات

### ارکان جمعیۃ اور ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

تمام احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ محترم حکیم مولانا محمود احمد صاحب ظفر سیالکوٹی نے دوسری اپنی مجبوریوں کی وجہ سے دفتری اور اخباری ذمہ داریوں سے علیحدگی کی خواہش کی۔ ان حالات و مشکلات کے پیش نظر ان کی بات ماننی ضروری ہو گئی۔ چنانچہ انہوں نے اخبار ترجمان اسلام کے تمام امور متعلقہ کا چارج محترم ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب کو ۱۳ اپریل سے دے دیا۔

اسی طرح جمعیۃ علماء اسلام کے حساب و کتاب کی ذمہ داری بھی ڈاکٹر صاحب موصوف پر ڈال دی گئی ہے۔ مراسلات کے جوابات یا مضامین کی بعجلت ممکنہ اشاعت اور دیگر دفتری امور کے لئے جدید انتظامات بروئے کار لے آئے گئے ہیں۔ تمام اضلاع کے کارکن اور عہدہ دار دلجمعی سے کام کریں اور رقوم چاہے اخبار کی ہوں یا جمعیۃ کی ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال کے نام آیا کریں۔

ساتھ ہی جن ایجنٹ حضرات کے ذمہ رقوم باقی ہیں۔ وہ اپنی عزت اور ہماری مشکلات کا خیال کر کے جلد ادا کر دیں۔ مقامی جمعیتیں یا خود انتظام کریں یا ایسے ایجنٹوں سے وصولی کا بندوبست کریں اور بصورت دیگر دفتر کو مطلع کریں تاکہ آئینی کارروائی کی جا سکے۔

(غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ ″ |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |



تعلیمی پریس میں باہتمام ملک نور الٰہی پرنٹر چھپا اور غازی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا۔

ہفت روزہ
# ترجمانِ اسلام
لاہور

## قرآن حکیم کی دعوت و پکار

### اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

اللہ کے نزدیک دین ایک ہی ہے اور وہ اسلام ہے

اور یہ جو اہل کتاب نے اختلاف کیا ۔ تو یہ اس لیے ہوا کہ اگرچہ علم و حقیقت کی راہ ان پر کھل چکی تھی ۔ لیکن آپس کی ضد اور سرکشی سے اختلاف میں پڑ گئے ۔ اور جو کوئی اللہ کی آیتوں سے انکار کرتا ہے ۔ تو اللہ حساب لینے میں سست رفتار نہیں ۔ پھر اگر یہ لوگ تم سے اس بارے میں جھگڑا کریں تو تم کہہ دو :۔

" میری اور میرے پیرووں کی راہ تو یہ ہے کہ اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دینا ۔ اور ہم نے تو سر جھکا دیا ہے ۔" پھر اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں سے پوچھو ! " تم بھی اللہ کے آگے جھکتے ہو یا نہیں " ؟ اگر وہ جھک گئے تو انہوں نے راہ پالی ۔ اور اگر روگردانی کریں ۔ تو تمہارے ذمہ جو کچھ ہے ۔ وہ پیام حق پہونچا دینا ہے ۔ اور اللہ کی نظروں سے بندوں کا حال پوشیدہ نہیں ہے ۔ ( ۳ : ۱۹ ، ۲۰ )

### " اَلدِّیْنُ الْقَیِّمُ "

تم ہر طرف سے منہ پھیر کر " الدین " کیطرف رخ کرو ، یہی خدا کی بناوٹ ہے جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے ۔ اللہ کی بناوٹ میں کبھی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی " الدین القیم " ہے ۔ لیکن اکثر انسان ایسے ہیں جو نہیں جانتے ۔ اسی کیطرف متوجہ رہو ۔ اسکی نافرمانی سے بچو ۔ نماز قائم کرو ۔ اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ۔ ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اسی میں مگن ہے ( ۳۰ : ۳۰ ، ۳۲ )

جمعہ ، ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۶۷ء ۲۵ پیسے

خزینۂ حکمت

# درسِ قرآن

از سحبان الہند مولانا سعید احمد صاحب دہلوی قدس سرہٗ

ماہِ رمضان وہ مہینہ ہے۔ جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔ قرآن کا وصف یہ ہے کہ وہ لوگوں کے لیے راہ نما ہے۔ اور ہدایت کے صاف و واضح اور حق سے باطل کو جدا کرنے والے دلائل کا مجموعہ ہے۔ سو جو شخص تم میں سے اس مہینہ کو پائے تو اس کو چاہیئے کہ اس ماہ کے روزے رکھے۔ اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اس کے ذمہ اور دوسرے دنوں سے گنتی کا پورا کرنا ہے اللہ تعالیٰ کو تمہارے لیئے آسانی منظور ہے۔ اور اس کو تمہارے لیے دشواری منظور نہیں یہ رعایت کے احکام اس لیے دیئے گئے۔ تاکہ تم گنتی کو پورا کر لیا کرو۔ اور تاکہ تم اس احسان پر کہ خدا نے تم کو صحیح طریقہ بتا دیا۔ اس کی بزرگی بیان کرو۔ اور تاکہ تم شکر بجالاؤ" قرآنِ حکیم "

یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔ قرآن شریف کا وصف اور شان یہ ہے کہ لوگوں کے لیے ہدایت و راہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اور راہ پانے اور حق کو باطل سے جدا کرنے کے واضح اور روشن دلائل کا مجموعہ ہے۔ لٰہذا جو شخص اس مہینے میں موجود ہو اور اس کو پائے تو وہ ضرور روزے رکھے۔ اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اس پر دوسرے دنوں کے شمار کر کے روزے رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور وہ تم پر دشواری ڈالنا نہیں چاہتا۔ یہ احکام ہم نے تم کو اس لیے دیئے ہیں۔ کہ تم روزوں کی گنتی پوری کر لیا کرو۔ اور اس احسان پر کہ اس نے تم کو صحیح طریقہ بتا دیا۔ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور بزرگی بیان کرو۔ اور اس لیے کہ تم اس کا احسان مانو۔ اور شکر بجالاؤ۔ اس مہینے میں قرآن نازل ہونے کا مطلب یہ ہے۔ کہ نزول کی ابتدا لیلۃ القدر میں ہوئی ہو۔ اور لیلۃ القدر چونکہ رمضان میں ہوتی ہے۔ اس لیے رمضان اور لیلۃ القدر دونوں میں نازل ہونا ثابت ہوتا ہے اور سورۂ دخان میں جو لیلۃ المبٰرکۃ میں نازل کرنا فرمایا ہے۔ تو اس لیلِ مبارک سے بھی شبِ قدر ہی مراد ہے۔ اسطرح سب صورتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ واثلہ ابن اسقع کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحائف رمضان کی پہلی تاریخ کو نازل ہوئے ہیں۔ اور زبور ۱۸ رمضان کو نازل ہوئی ہے۔ اور قرآن شریف ۲۴ رمضان کو نازل ہوا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو یعلی اور ابن مردویہ نے یہ نقل کیا ہے۔ کہ زبور بارہ تاریخ کو رمضان کی اور توریت چھ رمضان کو اور انجیل اٹھارہ رمضان کو نازل کی گئی ہے۔ حضرت جابر اور واثلہ ابن اسقع کی روایت میں تھوڑا سا فرق ہے۔ حضرت ابن عباس کا قول یہ ہے۔ کہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر لیلۃ القدر میں پورا قرآن نازل کیا گیا تھا۔ اور وہاں سے وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ حضرت ابن عباس کا ایک قول یہ ہے۔ کہ آسمانِ دنیا پر بیت المعمور میں قرآن شریف رکھ دیا گیا تھا۔ اور لوحِ محفوظ سے بیت المعمور میں اتارا جانا رمضان میں ہوا۔ پھر وہاں سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ تیئیس سال میں پورا ہوا حضرت مجاہد اور ضحاک اور حسن بن فضل نے یہ مطلب بیان کیا ہے۔ کہ شہرِ رمضان وہ ہے جس کے روزوں کی فرضیت کے بارے میں قرآن نازل ہو جیسے کہا کرتے ہیں یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ آیت زکوٰۃ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس تقریر پر کسی توجیہہ کی ضرورت نہیں ہے جو صورتیں ہم نے عرض کی ہیں۔ ان سے وہ شبہ دُور ہو جاتا ہے جو عام ہوتا رہا۔ تو رمضان میں اس کے نزول کا ذکر کیوں کیا۔ قرآن کے نزول کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کی شان بیان فرمائی۔ تاکہ قرآن کی عظمت سے رمضان کی عظمت اچھی طرح سمجھ میں آجائے بینات دلائل ساطعہ اور براہین واضحہ کو کہتے ہیں۔ اور فرقان کے معنی ہیں۔ جدا کرنے والا اور الگ الگ کرنے والا مطلب یہ ہے۔ کہ قرآن کا ہر ایک حصّہ ایسے روشن دلائل پر مشتمل ہے جنہیں ہر سمجھ دار انسان کے لیے صحیح راہ موجود ہے۔ اور احکام کی مصالح اور حکمتوں کی جانب راہ ملتی ہے۔ اور یہ قرآن حق و باطل کو الگ الگ کر دیتا ہے۔ پہلی ہدایت تو عام ہے اور دوسری ہدایت خاص ہے۔ جو مخصوص بندوں کا حصّہ ہے۔ اور واقعی قرآن کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس میں ہر شخص کی ہدایت کا حصّہ موجود ہے۔ عوام کے لیے ان کی سمجھ کے مطابق بات ہے۔ اور خواص کے لیے ان کے لائق ذخیرہ موجود ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسری ہدایت اور فرقان سے دیگر کتبِ سماویہ مُراد ہوں۔ جیساکہ بعض نے اختیار کیا ہے۔ اگر ھُدیٰ اور فرقان سے دوسری آسمانی کتابیں مُراد لی جائیں تو مطلب یہ ہوگا۔ کہ اس قرآن کی شان یہ ہے۔ کہ لوگوں کے لیے ذریعہ ہدایت ہے۔ اور دلائل ساطعہ سے لبریز ہے۔ اور منجملہ دیگر کتبِ سماویہ کے ہے۔ کہ وہ ہدایت کرنے والی اور حق و باطل کو الگ الگ کرنیوالی تھیں۔ جب انہی کتب سماویہ کی قسم سے جو ہدایت اور فرقان تھیں۔ یہ بھی ہے۔ تو یہ قرآن بھی انہی صفات سے متصف ہے۔ مسافر کے لیے اور بیمار کے لیے مکرر رعایت کا اعلان فرمایا تاکہ فلیصمہ سے یہ شبہ نہ پڑے کہ سب اہل ترخیص کی رخصتیں کالعدم ہو گئیں۔ بلکہ یہ معلوم ہو جاوے کہ اہلِ طاقت کو جو رخصت ابتدا میں دی گئی تھی۔ وہ موقوف ہوئی ہے۔ بیمار اور مسافر کی رخصت اپنی حالت پر باقی ہے۔

پھر اسی سلسلہ میں اپنی مہربانی کا عام [illegible] کہ اللہ تعالیٰ کا مقصد تمہارے لیے دشواریاں پیدا کرنا نہیں ہے۔ بلکہ تمہارے دین میں تمہارے لیے آسانیاں پیدا کرنا ہے۔ پھر مصالح اور حکم کی جانب اشارہ فرمایا۔ کہ روزہ اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر رہ جائے۔ تو دوسرے دنوں میں پورا کرنے کا حکم اس لیے دیا تاکہ روزوں کی گنتی پوری کر سکو۔ اور شمار کی تکمیل کر لیا کرو۔ اور تمہارے ثواب میں کمی نہ ہوا کرے۔ اور قضا کرنے کا طریقہ ہم نے تم کو تعلیم کر دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ یعنی اللہ اکبر کہا کرو۔ یا تو اللہ اکبر کثرت کے طور پر کہا کرو۔ جیساکہ مسلمانوں کا قاعدہ ہے۔ یا مخصوص تکبیر کی طرف اشارہ ہے۔ جیساکہ سلف سے منقول ہے۔ کہ آخر رمضان میں تکبیر کہنے کی ترغیب ہے۔ بعض کے نزدیک عید کی چاند رات میں تکبیر کہنے کی طرف اشارہ ہے جو عیدگاہ کی راہ میں پڑھی جاتی ہیں۔ یعنی اللہ اکبر ۵ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ ابن عباس کی روایت میں عیدین کی تکبیرات اس طرح ہیں۔ اللہ اکبر کبیر اللہ اکبر کبیرٌ اللہ اکبر و اجل وللہ الحمد اللہ اکبر علیٰ ما ھدانا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس کا یہ بھی قول ہے۔ کہ جب عید کا چاند دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ یہاں تک کہ عید کی نماز سے فارغ ہو جاؤ۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ ولتکبروا اللہ فرماتا ہے بہر حال سلف سے مختلف اقوال منقول ہیں۔ لیکن بہتر یہ ہے۔ کہ اسکو عام رکھا جاوے اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت اس کی مستحق ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم او اس کی بڑائی کا اظہار کیا جاوے اور لعلکم تشکرون کا یہ مطلب ہے۔ کہ عذر شرعی کی بنا پر روزہ نہ رکھنے کی رخصت دے دی گئی ہے۔ اس پر اللہ کا شکر بجالاؤ۔ غرض مصالح کی تین قسمیں بیان فرمائیں۔ دنوں کے شمار کی تکمیل۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی۔ اور اس کی عظمت کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کے شکر کی بجاآوری۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تکمیل عدت علت ہو۔ قضا کی اور تکبیر شکر کی بجاآوری ہو۔

———— (مرسلہ مولانا عبداللہ صاحب بھکر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

جمعہ

۱۹ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

مطابق

۲۲ دسمبر ۱۹۶۷ء

جلد ۱۰

شمارہ ۳۵

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ

سرپرست مدیر

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ

نگران خصوصی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

## شذرات

# ایشیا کی تاریخ کے جدید تقاضے

## بھارت کے شب و روز

بھارت آج کل جس بحرانی دور سے گذر رہا ہے برصغیر پاک و ہند کی سیاست کے مستقبل پر نظر رکھنے والا ہر شخص اسے تشویش کی نگاہ سے دیکھے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی ملک جب تک اپنے عوام کی معاشی حالت قابل اطمینان حد تک نہیں سدھار لیتا۔ اس کا بھارت کے سے موجودہ بحران میں مبتلا ہوجانا غیر متوقع نہیں۔

برصغیر کا معاشی ڈھانچہ انگریزوں کے نوے سالہ اقتدار اور دو سو سالہ لوٹ کھسوٹ سے بہت کچھ تباہ ہوچکا تھا۔ جدید مفاد پرست استحصال طبقوں کی پیدائش نے اس ڈھانچہ کی رہی سہی کسر نکال ڈالی ہے انگریز نے اپنے آخری دور کے سیاسی حربوں سے ملک کی سیاسی آزادی کے مطالبہ کو قومی تفوق و برتری کے مصنوعی جذباتی رجحانات سے ایسا مسموم بنا ڈالا تھا کہ اس کے حصول کے وقت ۔۔ اقتصادی اور معاشی مسئلہ کو نظر انداز کرکے محض قومی جذبات کی منافرت انگیز سرشاریوں کی تکمیل کو کافی سمجھا گیا۔

مذہب و اخلاق کے حقیقی تقاضوں سے جدید تعلیم یافتہ نسل کو پہلے ہی تہی دامن بنایا جاچکا تھا۔ جن ہاتھوں میں اقتدار کی باگ ڈور آئی۔ وہ ایک عرصہ تک جشن و تقریبات کی سرمستیوں میں مگن رہے اور ملک کے شورش پسند اور اغراض پرست طبقوں کو اپنے مفادات برقرار رکھنے کے لئے فرقہ وارانہ منافرت اور دوسرے جھگڑے بھرپور طریقے سے پھیلا دینے کا سنہرا موقعہ ہاتھ آگیا۔

اس دوران عالمی سیاست میں امریکہ کی سامراجیت نے اپنی سازشوں کے جو وسیع و عریض جال ڈالے، انہوں نے ہر نو آزاد ملک کو اقتصادی اور فوجی امداد کی جکڑ بندیوں کی آڑ میں متضاد عزائم کی کشمکش و شورش کا آماجگاہ بنا کر رکھ دیا۔

بھارت میں یہ بات اب سرکاری طور پر بھی تسلیم کرلی گئی ہے کہ امریکہ کے ادارے سی، آئی اے نے وہاں کے انتخابات اور سیاسی تنظیمات کے دوائر میں کافی روپیہ اور مال و دولت خرچ کی ہے خود امریکہ میں سی آئی اے کی ایک تقریب کے موقعہ پر یہ بات برملا کہی گئی ہے کہ اس کی کارگذاریوں نے مشرقی ملکوں میں امریکی سامراج کے ۔ بڑے ہی مفید کام سرانجام دیئے ہیں۔

اور واقعی اس سے بڑا کارنامہ اور کیا انجام دیا جاسکتا ہے کہ ایشیا اور افریقہ کے نو آزاد ملکوں میں سیاسی الجھنوں اور اقتدار طلب انقلابوں کے ایسے رخنے ڈال دیئے ہیں۔ جن میں یہ نو آزاد قومیں گرفتار ہوکر خود باہم ایک دوسرے کی خونریزیوں پر اتر آئی ہیں۔ اور جو آزادی انہیں معاشی خوشحالی اور اخلاقی عظمت تک لے جانے والی ثابت ہوسکتی تھی، وہ اب ان کے ہی ہاتھوں سے اُن کی ہلاکت کا باعث بنی ہوئی ہے۔

ملکوں کے لاکھ خوراک و اشیاء ضروری کی کمیابی و گرانی کے مصائب میں مبتلا ہیں۔ مگر وہ شخصی اقتدار، پارٹی بالادستی، مقامی خود مختاری اور لسانی تفوق وغیرہ مسائل کی کشمکش میں اپنے ہی لہو کی پیاسی بن گئی ہے۔ چین، امریکہ کی نظروں میں صرف اس لئے خار کی طرح کھٹک رہا ہے کہ اس نے اپنی آزادی کو سب سے پہلے اپنے عوام کی معاشی اور اقتصادی خوشحالی کے فروغ و استحکام کے لئے استعمال کیا، اور اس میں بے مثال کامیابی اور داخلی اتحاد حاصل کرلیا۔

امریکی امداد کے رہین منت ملکوں کے عوام کے لئے چین کی یہ حیثیت ایک قابل رشک نظیر بن گئی ہے جس کی وجہ سے ان ملکوں کے عوام میں بھی خانہ جنگیوں کے مصنوعی جھگڑوں پر لعنت بھیج کر اپنے معاشی و اقتصادی مسائل سلجھانے کا رجحان اور اپنی پسماندگیوں کے اصل اسباب دور کرنے کی جدوجہد زور پکڑ سکتی ہے۔ جو انجام کار امریکی سامراج کے پھیلے ہوئے مفادات کے خلاف مہم کی صورت اختیار کرلے گی چنانچہ امریکہ کی بھرپور کوشش ہے کہ کسی طرح چین کا یہ انقلاب ناکام ہو اور ویٹ نام کی جنگ میں کامیابی حاصل کرکے وہ چین کو بھی سامراجیت کے عزائم کا شکار بنالے۔

بھارت اور چین کے درمیان نزاع و کشمکش کی تہ میں معاشی مفادات اور امریکی اثر و نفوذ کے یہی عوامل کارفرما ہیں۔

## پاکستان کے لئے لمحہ فکریہ

بھارت کی یہ بحرانی صورت حال پاکستان کے لئے کئی پہلوؤں سے اندیشناک ہے۔ بھارت میں اقتدار اور نظام حکومت کی تبدیلی، یا خود کانگریس کی غیر جمہوری طریقوں سے برسر اقتدار رہنے کی خواہش عین اغلب ہے کہ کسی ایسے اقدام کی صورت میں رونما ہو جس سے مسئلہ کشمیر، بھارت کے مسلمان اور پاکستان کی سرحدات کسی نئے خطرے کی زد میں آجائیں۔ یا داخلی طور پر پاکستان میں ایسے عناصر سر اٹھالیں، جو امریکی سامراج کی انگیخت پر یہاں بھی انتشار و بدنظمی پھیلانے کے خواہاں ہیں۔

حکومت تو شاید پنج سالہ منصوبوں کی بلند و بالا تعمیرات دیکھ کر اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ پاکستان میں سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے اور ہر شخص اپنی حالت پر قانع ہے۔ حالانکہ جن لوگوں کے سامنے حالات و واقعات کا سارا منظر موجود ہے وہ دیکھ رہے ہیں کہ عوام کی بے چینی اور عدم اطمینان کا مواد اتنا پک چکا ہے کہ ایک فتیلہ لگا کر اسے بارود کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

پاکستانی مسلمانوں کے دینی و اخلاقی مطالبات کی عدم تکمیل سے جو اضطرابی صورت حال پائی جاتی ہے۔ اس سے قطع نظر کرکے بھی اگر دیکھا جائے تو معاشی، انتظامی اور سماجی دائرہ میں اس درجہ بگاڑ اور عدم توازن پیدا ہوگیا ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی خوش آیند قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ملک کے پیداواری

پاکستان میں خالص اسلامی معاشرہ کی تشکیل و تعمیر کا کام جاری رکھنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا ہاتھ بٹائیے!

وسائل پر محدود افراد کا قبضہ و تصرف ہے۔ تجارت و صنعت اجارہ داروں کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہے۔ اشیاء کی روز افزوں گرانی ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئی ہے۔ ہر ترقیاتی منصوبہ کی تعمیر و تکمیل اور اس کی نفع بخشیوں سے ایک محدود طبقہ ہی فائدہ اٹھاتا ہے۔ اخلاقی بے راہ روی معاشرہ کی تمام حد بندیوں کو توڑ چکی ہے۔ بے دینی نے خوفِ خدا اور خوفِ آخرت کا احساس زائل کر دیا ہے۔ شخصی انتقام اور ذاتی مفادات کے لئے خون خرابہ پر شر انگیز افراد دلیر ہو چکے ہیں۔ رشوت ستانی نے انتظامی کارکردگی کو عدل و انصاف سے دور ہٹا دیا ہے۔ سیاسی توازن مفقود ہے۔ اس پر مستزاد شہری آزادیوں پر بے جا پابندیاں ہیں۔ یہ تمام امور ایسے ہیں جن کی تشویشناک موجودگی خطرات کو دعوت دے رہی ہے۔

ایک طرف یہ حالات ہیں اور دوسری طرف وہ اشخاص و گروہ ہیں جو ملک کے نظام و انتظام اور بندوبست میں عوام کی اکثریت کے حقوق کا لحاظ کئے بغیر دخیل ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ نیز عیسائیت اور غیر اسلامی فرقوں نے عوام کو اپنے دام فریب میں پھانسنے کی سرگرمیاں جاری کر رکھی ہیں۔

کیا اس ہمہ گیر بے اطمینانی اور اضطراب کی تلافی محض چند منصوبوں کی بلند و بالا عمارات، شہروں میں دکھائی دینے والی کوٹھیوں اور بنگلوں کی رونق اور ایک محدود طبقے کے عیاشانہ ٹھاٹ باٹ سے ہو سکتی ہے؟

## وقت کا مطالبہ

ابھی وقت ہے کہ حکومت اور عوامی رہنما ل کر ملک کو آنے والے خطرات سے محفوظ رکھنے کا سامان کر لیں

- عوام کی خوشحالی اور ان کی شہری و سماجی ضروریات کی تکمیل کو ایک بنیادی اور مقدس فرض کی صورت میں انجام دیں۔
- مسلمانوں کو ان کے دین کے بارے میں قطعی مایوسی کی منزل تک نہ پہنچائیں۔
- شہری آزادیوں کی بحالی اور احترام میں تاخیر نہ کریں۔
- قوم کو اخلاقی زوال کی آخری پستیوں تک پہنچ جانے سے روکیں۔
- انتظامی مشینری کو حق و عدل پر کاربند رہنے پر مجبور کریں۔
- بیرونی ریشہ دوانیوں اور امریکی سامراج کے اثر و نفوذ کو بالکل ختم کر دیں۔
- غیر اسلامی مذاہب کی تبلیغ و اشاعت اور گمراہ فرقوں کی شر انگیزیوں سے عوام کو بچائیں۔
- خالص اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے کام کو تیز تر کریں
- اور وطن عزیز کے ہر باشندے کو ہر اعتبار سے ایسا مضبوط و مطمئن بنا دیں کہ وہ اسلام اور ملت کا ایک مضبوط قلعہ بن کر آنے والے طوفانوں و حوادث کا مردانہ پامردی و کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر سکے۔

سیاسی افق سے یہ بات نمایاں ہو رہی ہے کہ ایشیا کی تاریخ کے آئندہ چند سال گوناگوں حوادث و خطرات کی زد میں ہیں۔

اگر پاکستان اپنے اسلامی کردار اور آسودہ حال عوامی معاشرہ کے ساتھ ان آنے والے سالوں میں اپنی ذمہ داریاں انجام دے سکا۔ تو مستقبل میں ایشیا کی رہنمایانہ باگ اس کے ہاتھوں میں ہوگی اور وہ دنیا میں اسلام کی نمائندگی کے شرف کا حامل ہو جائے گا۔

تاریخ کے ان تقاضوں کو پورا کیجئے — تاریخ کا بے لاگ ہاتھ کسی کو معاف نہیں کیا کرتا۔

## نئے چیف الیکشن کمشنر کا تقرر

سنا جا رہا ہے کہ نئے چیف الیکشن کمشنر مرزائی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں تک کسی شخص کی اعلیٰ صلاحیتوں کا تعلق ہے۔ اگر ان کا استعمال فنی معاملات تک محدود رہتا ہے تو اس طرح کے تقررات سے زیادہ پریشانی لاحق نہیں ہوتی۔

لیکن "الیکشن" ملک کی سیاست کا اہم موڑ ہوا کرتے ہیں اور ان کا تعلق عوام کے ہر طرح کے جذبات، نظریات و معتقدات سے ہوتا ہے۔ اس لئے الیکشن کی انتظامی فضا کو بے غبار، صاف، قابل اعتماد اور ہر شک و شبہ سے پاک رکھنا ضروری ہے۔

یہاں ایک شخص کی اعلیٰ صلاحیتوں کے ساتھ اس کی غیر جانبدارانہ اور اکثریت کے عوامی اعتماد کی حامل حیثیت کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔

بھارت نے اپنے ملک کے لئے ایک مسلمان کا صدر بنا لینا تو گوارا کر لیا، لیکن آج تک کسی غیر ہندو کو اس نے چیف الیکشن کمشنر یا اس سے کم تر کسی ایسے عہدہ و منصب کے لئے نامزد نہیں کیا۔

اگر یہ حقیقت ہے کہ نئے چیف الیکشن کمشنر صاحب مرزائی فرقہ سے وابستہ ہیں تو یہ بات بڑی ہی حیران کن ہے کہ صدر محمد ایوب خاں کی حکومت نے الیکشن کے سلسلے میں عوامی اعتماد کے اس اہم نفسیاتی نکتہ کو کس طرح نظر انداز کر دیا۔ الیکشن کی گرما گرمی میں بعض مخالف پارٹیاں اس ناپسندیدہ پہلو کو اچھال کر الیکشن کی فضا کو شک و شبہ سے آلودہ کر سکتی ہیں۔ یہ صورت حال صدر صاحب کی اپنی پارٹی (کنونشن لیگ) کی انتخابی مہم کے لئے بجائے خود سخت نقصان دہ ثابت ہوگی۔

## وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کا غلط اقدام

پچھلے دنوں لاہور میں مسٹر پرویز نے اپنی بزم طلوع اسلام کا سالانہ کنونشن معمول کے مطابق منعقد کیا۔

پرویز صاحب سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اپنے غلط نظریات کی بنا پر پاکستان کے مسلمانوں کی نظروں میں علماء دین کے متفقہ فیصلے کی رو سے کفریہ عقائد و خیالات کے مرتکب ہوئے ہیں۔

ان پر ایمان لانے والے لوگوں کا ان کی منعقدہ بزم میں شریک ہونا تو ایک علیحدہ بات تھی۔ لیکن حکومت پاکستان کے ایک ذمہ دار وزیر کا اس میں حصہ لینا، اس کی صدارت کرنا اس میں خطبہ پڑھنا پرویزی عقائد و نظریات کی تائید کرنا، مخالف دین مفسدانہ کارگذاریوں کو سراہنا، اور پھر خواجہ صاحب کی اس تقریر کا ریڈیو سے نشر ہونا یہ ساری باتیں مسلمانوں کے لئے تشویش کا باعث بنی ہیں۔ خواجہ صاحب کے اس فعل سے نہ تو حکومت کو کوئی اخلاقی اور سیاسی فائدہ پہنچا اور نہ عوام ہی ان کے بے جا فرمودات سے مطمئن ہو سکے۔ بلکہ اس سے خواجہ صاحب کی ذات، وزراء کی ٹیم اور حکومت کی مشینری کے بارے میں گوناگوں شبہات کو راہ پانے کا موقعہ ملا ہے۔

کاش ارباب اقتدار اپنے فائدہ کے لئے ہی اس قسم کے اقدامات سے باز رہا کریں۔ خواجہ صاحب کو اب کم از کم اتنی وضاحت ضرور کرنا چاہیئے کہ آیا وہ سنت رسول کے ماخذ دین و قانون ہونے پر یقین رکھتے ہیں یا وہ بھی پرویز صاحب کی طرح اس کے منکر ہیں۔

## مصر کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے کی مذموم کوشش

جمہوریہ یمن پر شاہ پرستوں کی یلغار کی خبریں گذشتہ ہفتہ سے برابر آ رہی ہیں اور آہستہ آہستہ اس راز پر سے بھی پردہ اٹھتا جا رہا ہے کہ یہ یلغار امریکی سامراج کے اشارے پر کی جا رہی ہے۔

مصالحت کے بجائے شاہ پرستوں کے اس طرح حملہ آور ہو جانے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جمہوریہ یمن کے تحفظ کے لئے وہاں مصری افواج کی موجودگی کتنی ضروری تھی۔ اور اسرائیلی جارحیت کے متعدد مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ مصری افواج، جمہوریہ یمن چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں تاکہ امریکہ کی شہ پر شاہ پرستوں کو جمہوریہ یمن پر غالب آ جانے کا موقعہ مل جائے۔

اس تازہ صورتِ حال نے بہت سے شکوک و شبہات کا دروازہ کھول دیا ہے اور اس سے مشرق وسطیٰ میں عرب اتحاد کو نقصان پہنچ جانے کا سخت اندیشہ ہے۔ اس وقت یہ ذمہ داری سعودی عرب کی ہے کہ وہ شاہ پرستوں کو عرب اتحاد کے مفادات کے خلاف اس حرکت سے روکنے کی کوشش کرے۔ اس لئے کہ اس کی اخلاقی حوصلہ افزائی کے بغیر شاہ پرست مصالحانہ گفتگو کے بجائے یہ جارحانہ اقدام ہرگز نہیں کر سکتے تھے۔

مصر کی موجودہ مجبوریوں کو غلط مفادات اور غیروں کی تقویت کے لئے استعمال نہیں کیا جانا چاہیئے۔ تاریخ کے اس اہم اور نازک موڑ پر بھی اگر سامراج دوست عرب طاقتیں اپنے سابقہ رویہ سے باز نہ آئیں تو وہ عرب عوام مسلمانانِ عالم اور اسلام کے مستقبل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا دینے کے جرم عظیم کی مرتکب ہوں گی

**کشمیر کی آزادی اور بھارت کے مجبور مسلمانوں کی حمایت کا فریضہ انجام دینے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام میں داخل ہو کر جہاد کی تیاری کیجئے**

ملک نور الٰہی پرنٹر نے تعلیمی پریس لاہور میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

## الجزائر پر امریکی سامراج کی نظر

الجزائر کے بارے میں یہ تازہ اطلاع کہ وہاں حکومت کا تختہ اُلٹنے کی ایک ناکام کوشش کی گئی، غیر متوقع نہیں تھی الجزائر ان ملکوں میں سے ہے جنہوں نے عالم عرب کے خلاف اسرائیل کی حالیہ جارحیت کے اصل محرک امریکہ کو بے نقاب کرنے میں کسی مصلحت کو آڑے نہیں آنے دیا ہے الجزائر نے جنگ بندی کی قرارداد بھی تسلیم نہیں کی ہے اور اسرائیل کے خلاف فوجی تیاریوں میں مصروف ہے۔

الجزائر نے روس اور مشرقی یورپ کے ملکوں کی حکومتوں کو اسرائیل کی حالیہ جارحیت کے حقیقی مقاصد سے آگاہ کر کے عربوں کے حق میں ان کے موقف کو زیادہ واضح اور مضبوط بنانے کا زبردست رول ادا کیا ہے۔

اتنا ہی نہیں بلکہ اب الجزائر نے سمندر سے ملحق اپنے ساحلی علاقے جہاں فرانس نے فوجی اڈے قائم کر رکھے تھے واپس لے کر روس کے لئے سپلائی کی آسانیاں فراہم کرنے کا انتظام کرنا بھی شروع کر دیا ہے تاکہ بحر روم پر سے مغربی سامراج کی دو سو سالہ اجارہ داری کا خاتمہ ہو سکے اس لئے کہ یہ بحر روم پر سامراج کی فوجی اجارہ داری ہی تھی جس نے امریکہ کو بلا کسی اندیشہ کے عربوں کے خلاف اسرائیل کی خفیہ و علانیہ مدد کا موقعہ بہم پہنچایا۔ اور روس کوئی مؤثر کاروائی کرنے سے قاصر رہا۔

امریکہ اب خوفزدہ ہے کہ اگر الجزائر کی موجودہ حکومت قائم رہتی ہے تو وہ روس کو بحری سپلائی کی آسانیاں اپنے ساحلوں سے مہیا کرے گی۔ جس کے بعد بحیرہ روم میں روس کا بحری بیڑہ، مغربی سامراج اور امریکہ کا مدمقابل بن کر پھیل سکتا ہے۔ اس خطرہ کو دفع کرنے کے لئے امریکی سامراج کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ الجزائر کی موجودہ حکومت کا تختہ الٹوائے اور اپنی کوئی پٹھو حکومت برسر اقتدار لائے۔

اللہ کا شکر ہے کہ فی الوقت الجزائر اس سازش سے بچ نکلا ہے۔ لیکن سامراج کی ریشہ دوانیاں بہر حال جاری رہیں گی۔ اور ابھی عرب ملکوں میں سخت احتیاطی تدابیر کی ضرورت ہے۔

## احباب توجہ فرمائیں!

جانشین شیخ التفسیر نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام (مغربی پاکستان)

## حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب کا ارشاد گرامی

قطب عالم حضرت قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کو جمعیۃ علماء اسلام سے جو قلبی تعلق تھا وہ کسی سے مخفی نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ کی مالیات کا دارومدار حضرت کی توجہات پر تھا۔

### اپیل

میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے دوستوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے صدقات، زکوٰۃ اور عطیات سے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی اتنی امداد کریں کہ وہ مالی کمی کی وجہ سے کفر و الحاد اور بے دینی کے مقابلہ میں کمزوری محسوس نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ، فقط۔

(محمد عبید اللہ انور امیر انجمن خدام الدین لاہور)

## اسمبلیوں میں مخصوص نشستوں کی نامزدگیاں

قومی اسمبلی نے ایک ترمیمی بل کے ذریعہ مختلف علوم و فنون کے ماہرین کے لئے مخصوص نشستوں کی نامزدگی کا فیصلہ کیا ہے۔

عوامی نمایندگی کے اعتبار سے مخصوص نشستوں اور نامزدگیوں کا یہ فیصلہ کسی طرح بھی مناسب نہیں کہا جا سکتا۔ اسمبلیوں میں قانون سازی کے تقاضے مشترکہ عوامی مفادات پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس کے لئے صرف عوامی نمائندگی کی اساس ہی صحیح ہوا کرتی ہے۔

مختلف علوم و فنون کے ماہرین اسمبلیوں کو اپنی مہارت علم و فن سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ سوائے اس کے کہ وہ اسمبلی کی سیاست کی کشمکش میں یا تو حیرت ناک تماشائی کی طرح چپ بیٹھے رہیں یا حکومت کی طرف سے نامزد ہونے کی بنا پر حزب اختلاف کی ہاں میں ہاں ملانے کے لئے اپنی علمی و فنی مہارت استعمال کرتے ہوئے مضحکہ خیز پوزیشن اختیار کر جائیں۔

ہاں آئین سازی کو اسلامی حدود میں رکھنے کے لئے اگر اسمبلی کی رکنیت کی اہلیت میں دین کا عالم و ماہر اور مسلمان عوام کا معتمد علیہ ہونا شرط قرار دے دیا جاتا ہے تو یہ ان مقاصد کی تکمیل ہوتی جنہیں نمایاں طور پر اسلام کے نام سے پاکستان کے اساسی نظریات کہا جاتا رہتا ہے۔ لیکن یہ لطیفہ قابل توجہ ہے کہ جب بعض ارکان اسمبلی نے مختلف علوم و فنون کے ماہرین کے لئے نشستیں مخصوص کرنے کے ساتھ ساتھ ماہرین علوم اسلامی و علماء دین کے لئے بھی چند نشستیں مخصوص کرنے کی ترامیم پیش کیں تو قومی اسمبلی نے انہیں مسترد کر دیا۔ بہ الفاظ دیگر حزب اقتدار نے دین کے بارے میں اتنا بھی گوارا نہیں کیا کہ جس طرح وہ مختلف علوم و فنون کے ماہرین اپنی پسند کے مطابق نامزد کرے گی، اسی طرح چند علماء دین بھی اپنی ہی پسند کے نامزد کر لیا کرے۔

حالانکہ علماء حق کا طبقہ اس وقت تک یہ نامزدگیاں قبول کرنے والا ہی نہیں ہے جب تک اسمبلیوں کا پورا ڈھانچہ اور اقتدار کے تمام مناصب خالص اسلام کے رنگ میں نہیں رنگ جاتے اور غیر اسلامی قوانین ملک سے نابود نہیں کر دیئے جاتے۔

پھر بھی غلبۂ دین کا اندیشہ اتنا لاحق ہے کہ "عالم دین" کے نام سے اپنا نامزد آدمی بھی اسمبلیوں میں لانا گوارا نہیں

ہائے ــــ

نظر کی نامسلمانی سے فریاد

کمال

۱۷ر دسمبر ۶۷ء



سرمایہ داری اور اشتراکیت کی کشمکش میں اسلام اور مسلمانوں کو کسی فریق کا تابع بنائے جانے سے بچانے کیلئے جمعیۃ علماء اسلام کے ہاتھ مضبوط کیجئے

# لیلۃ القدر

از سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب دہلوی قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادرٰک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلٰمٌ ھی حتّٰی مطلع الفجر

(ترجمہ) بلاشبہ ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس رات میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر معاملہ لے کر نازل ہوتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی ہے۔ وہ طلوع فجر تک رہتی ہے۔ یعنی اس کی خیر و برکت"۔

سورہ قدر مکی ہے اور یہ پانچ آیتیں ہیں۔ شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بلاشبہ ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے شب قدر کے متعلق کچھ باتیں سورہ دخان کی ابتدا میں بھی عرض کی جاچکی ہیں۔ شب قدر کو یا تو شب قدر اس لئے فرمایا، کہ یہ رات تقدیری امور اور ان کے نفاذ کی رات ہے۔ یعنی سال بھر تک ہونے والے امور سے اجمالی طور پر فرشتوں کو آگاہ کرنے کی رات ہے یا قدر بمعنی شرف عظمت ہے۔ قرآن شریف کے نزول کا مطلب یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں یہ قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا ہے اور وہاں سے وقتاً فوقتاً حسب ضرورت تھوڑا تھوڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا ہے اور تیئیس سال کی مدت میں پورا قرآن وحی کے ذریعہ سے نازل ہوا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آسمان دنیا سے اسی رات میں کچھ حصہ قرآن کا آپ پر نازل ہوا ہو۔ بہرحال یہ قرآن ہمارا اتارا ہوا ہے۔ نیز ایک مرتبے والی رات میں نازل کیا گیا ہے۔ اس لئے بھی یہ بڑا معظم ہے۔ کیونکہ عظمت والی رات میں اس کا نزول ہوا ہے۔

آگے بطور تشویق فرمایا:-

(۱) اور اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے۔ یعنی شب قدر کی بزرگی اور اس کی عظمت کیسی ہے۔

(۲) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یعنی شب قدر کی عبادت اور اس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ کوئی شخص ایک ہزار مہینے یعنی تقریباً اسّی سال تک عبادت کرتا رہے تو صرف اس رات میں عبادت کرنا اور اس کو زندہ رکھنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے عبادت گذاروں کا ذکر فرمایا اور اس میں ایک عابد کا ذکر کیا کہ اس نے اسی سال تک اسی طرح عبادت کی کہ دن کو روزہ رکھتا اور رات بھر عبادت کرتا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی کرتا۔ اس کو سن کر بعض صحابہؓ نے حسرت سے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول تو ہماری عمریں اس قدر طویل نہیں۔ پھر بڑا حصہ رات کا سونے میں گذر جاتا ہے۔ پھر فکر معاش اور روزی کمانا مستزاد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان باتوں سے ملال ہوا۔ اور یہ خیال کہ میری امت واقعی امم سابقہ سے عبادت میں کم رہ جائے گی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کا ذکر فرمایا اور اس رات کی فضیلت نازل فرمائی

(۳) اس رات میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر کام اور جملہ امور لے کر نازل ہوتے ہیں۔

(۴) یہ رات سراسر سلامتی ہے۔ وہ طلوع فجر تک رہتی ہے۔ یعنی انتظام عالم کے متعلق جو معاملات اور جو کام اس سال میں مقدر ہیں ان کے نفاذ کے تعین کے لئے فرشتے آتے ہیں یا امور خیر لیکر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ یا ہر قسم کی روحانی برکتیں اور باطنی حیات لے کر نازل ہوتے ہیں۔ روح سے مراد حضرت جبرئیلؑ ہیں۔ جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے یا روح سے کوئی اور بہت بڑا فرشتہ مراد ہے۔ یا روح سے فرشتوں کی کوئی اور جماعت مراد ہے۔ جن کو فرشتے بھی صرف اسی رات کو دیکھتے ہیں۔ یہ رات سلامتی ہے۔ یعنی یہ رات اطمینان اور دل جمعی کی رات ہے یا یہ کہ فرشتوں کے سلام کی رات ہے جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ اس رات ہر عبادت کرنے والے پر فرشتے گذرتے ہیں اور ہر مومن اور ہر مومنہ پر سلام بھیجتے ہیں۔ یا پروردگار عالم کا سلام پہنچاتے ہیں یا ہر عبادت گذار مومن اور مومنہ کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ غرض شام سے لے کر صبح صادق تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہاں تک کہ طلوع فجر ہو جائے۔ یعنی طلوع فجر تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے شب قدر کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بے شمار اقوال ہیں۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات رمضان المبارک کے آخری عشرے کی کوئی طاق رات ہے۔ صحابہ کرام کی اکثریت اس کی قائل ہے کہ یہ ستائیسویں شب ہے۔ بہرحال رمضان کے آخری عشرے کی تمام طاق راتوں میں اس کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اکثر علماء کا قول ہے کہ یہ رات کسی ایک رات کے ساتھ مقید نہیں ہے بلکہ کسی رمضان میں کوئی تاریخ اور کسی رمضان میں کوئی تاریخ۔ چنانچہ اکثر بزرگوں کا تجربہ یہ ہے کہ ہر رمضان میں یہ رات مختلف طاق راتوں میں ہوتی ہے صاحب نزہۃ المجالس اپنے والد کا تجربہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ اگر یک شنبہ اور چہارشنبہ کو ہوگی تو یہ شب قدر انتیسویں شب کو ہوگی اور اگر پہلی تاریخ سہ شنبہ اور جمعہ کو ہوگی تو شب قدر ستائیسویں شب کو ہوگی۔ اور اگر پہلی تاریخ پنجشنبہ کو ہوگی تو شب قدر پچیسویں شب کو ہوگی اور اگر پہلی تاریخ رمضان کی شنبہ کو ہوگی تو شب قدر تیئیسویں شب کو ہوگی۔ واللہ اعلم! بہتر یہی ہے کہ آخری عشرے کی تمام طاق راتوں میں تلاش کیا جائے۔ اس رات میں کوئی خاص عبادت مشروع نہیں ہے۔ نماز ہو، قرآن کا پڑھنا ہو اور کسی قسم کا ذکر و شغل ہو۔ البتہ ایک دعا حضرت عائشہؓ کی روایت میں مرفوعاً آتی ہے کہ اگر شب قدر کو پائے تو اس میں یہ دعا پڑھے۔ اللّٰھُمَّ انک عفوٌّ تحب العفو فاعفُ عنّی۔ بہرحال شب قدر میں عبادت کرنے کا بہت ثواب منقول ہے۔ من قام لیلۃ القدر ایمانا و احتسابا غفرلہٗ ماتقدم من ذنبہ۔ یعنی ایمان اور ثواب کی امید سے جس نے لیلۃ القدر میں عبادت کی۔ تو اس کے تمام گذرے ہوئے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ یعنی تمام صغیرہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔ شاید اول اسی شب میں شروع ہوا قرآن انزنا۔ پھر ہمیشہ اس میں یہ تین صفتیں اللہ نے رکھیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

## اپنے رب کے حضور دعائیں کیجیئے

— رمضان المبارک راتوں میں اور سحر کے وقت، افطار کے وقت بالخصوص اس آخری عشرہ میں جبکہ کسی رات کا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ اور لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ہونا قرآن حکیم سے ثابت ہے۔

- اسلام کی سربلندی، دین حق کے غلبے اور عالم اسلام کے اتحاد کے لئے
- وطن عزیز پاکستان کے خالص اسلامی مملکت بن جانے کے لئے
- یہودیوں اور مغربی سامراجیوں پر عربوں کی کامل فتح و کامرانی کے لئے
- بھارت کے مجبور مسلمانوں اور کشمیر کے مظلوم باشندوں کی آزادی و نجات کے لئے۔
- اور مسلمانان عالم پر سے ہر قسم کے ادبار و اندیشوں کے مٹ جانے کے لئے۔

— اپنے رب کے حضور خشوع و خضوع اور گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کیجئے

- رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
- فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ

## مطالعہ و تبصرہ

# اسلامی مذاہب

احمد حسین کمال

اسلام دین قیم ہے۔ جس نے ہدایت و ضلالت کے درمیان واضح فرق کر کے انسانوں کو صراط مستقیم سے باخبر کر دیا ہے۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے، اس کی راہ اور اس کا مسلک و مذہب ہمیشہ سے ایک ہے اور قیامت تک ایک رہے گا۔

حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعلمین کے وقت سے وہ عہد بہ عہد جماعت صحابہ و سلف صالحین کی تعبیرات کے مطابق یکساں طور پر منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اس نقل و اشاعت میں کوئی اصولی اختلاف آج تک واقع نہیں ہوا ہے۔

جو کچھ وحی الٰہی نے قرآن میں اتارا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارکہ میں منتقل ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل و سبیل میں آگیا۔ جس سے ہر عہد کے علماء و صلحاء اپنے علم و کردار کو آراستہ کرتے رہے۔

دین کی یہ سیدھی و صاف راہ ہمیشہ سے ایک چلی آ رہی ہے اسلام کے نام سے تفرقہ کی جو داستان پائی جاتی ہے اس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ جن افراد و گروہوں نے مذکورہ صراط مستقیم سے انحراف کیا۔ وہ ایک علیحدہ گروہ و فرقہ بن گئے۔ یہ انحراف خواہ سیاست کے نام پر ہوا، عقیدہ کے نام پر یا شریعت کے نام پر ہوا، اور اس کے محرکات خواہ معاملات دینی تھے خواہ فلسفیانہ افکار تھے، خواہ عجمی مغلوبین کی سازشیں تھیں۔

اسلام کے نام پر پائے جانے والے مختلف فرقوں اور مذاہب کے آغاز و ابتدا کی کہانی کچھ بھی ہو۔ لیکن جب ان کا طرز عمل صحابہ و سلف صالحین کی اختیار کردہ راہ حق سے ہٹ گیا تو انہیں ایک علیحدہ فرقہ بننا ہی پڑا۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ اپنی اغراض کے لئے اسلام کے نام سے چمٹے رہے اور اسلام کی تاریخ کو نقصان پہنچاتے رہے۔

یہ بات کہ فروع میں بھی شدید اختلافات رونما ہوئے، کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ فروع کا اختلاف بہرحال داخلی افہام و تفہیم کا اختلاف تھا اور ہے لیکن صحابہ اور اسلاف کی راہ سے ہٹ جانا، صریحاً اپنی اختیار کردہ و پسندیدہ علیحدہ راہ پر چلنا ہے۔ اور جوں جوں عہد رسالت سے بُعد واقع ہوا اسلاف سے انحراف کا یہ طرز عمل سنگین تر بنتا چلا گیا۔

اس حقیقت کو پیش نظر رکھ کر جب ہم تاریخ اسلام پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف طور پر ایک طرف تو وہ قافلہ گامزن نظر آتا ہے۔ جو عہد رسالت میں لوائے محمدی کے نیچے جمع ہوا، اور پھر اس کے ہی نقش قدم پر سلف صالحین سے تا ایں دم یکے بعد دیگرے رواں دواں چلنے والے چلے جا رہے ہیں۔

اور دوسری طرف ہزارہا ٹولیاں، احزاب اور گروہ ہیں جو بے شمار مدعی شخصیتوں کے ارد گرد سراسیمہ اور حیران و سرگرداں چکر کاٹ رہی ہیں اور بزعم خویش خود کو حقیقی اسلام کا نمایندہ ظاہر کر رہی ہیں۔

تاریخ کا ایک طالب علم ضرور یہ جاننا چاہے گا کہ آخر ان تمام گروہوں اور فرقوں کے معرض وجود میں آنے کے اسباب و علل کیا ہیں اور اسلام کی تاریخ میں ان کا ظہور کس کس رنگ میں ہوا اور ہوتا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ہر عہد کے علماء نے اپنے اپنے زمانہ تک کے ایسے گروہوں و فرقوں کی حقیقت و اہمیت پر کافی روشنی ڈالی ہے اور اس سلسلہ میں مستقل تصانیف تحریر فرمائی ہیں۔ حال ہی میں ایک ایسی ہی کتاب مصر کے مشہور اہل قلم شیخ ابوزہرہ مصری نے "المذاہب الاسلامیۃ" کے نام سے لکھی ہے۔ جس کا اردو ترجمہ غلام احمد صاحب حریری ایم۔ اے نے "اسلامی مذاہب" کے نام سے کیا ہے۔

اصل کتاب تو نظر سے نہیں گذری۔ لیکن ترجمہ سے یہ اندازہ ہوا کہ فاضل مصنف نے اچھی خاصی کاوش سے کام لے کر ماضی و حال کے بیشتر فرقوں و مذاہب کے مختصر حالات اس کتاب میں جمع کر دیئے ہیں۔ جناب مترجم نے بھی ترجمہ میں سلاست و روانی کو برقرار رکھنے کی خاصی کوشش کی ہے۔

البتہ کتاب کا ایک پہلو ایسا ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے۔ اسلام میں فرقہ بندی کا آغاز اس راہ حق سے ہٹ جانے سے ہوتا ہے جو صحابہ کرام اور سلف صالحین پر اعتماد کی راہ ہے۔ اس لئے کوئی ایسی توجیہہ جس سے کسی صحابی رسول کے بارے میں عدم اعتماد کا گمان راہ پاتا ہے، تاریخ اسلام کو غلط فکری راہ پر ڈال دینے والی ہے۔

یہ بات نہایت سطحی غور و فکر کی حامل ہے کہ ہم قدیم کتب، قصص و تاریخ کے رطب و یابس میں منقول چند بے بنیاد باتیں لے کر انہیں خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منسوب کر کے یہ نتیجہ نکال کر رکھ دیں کہ اختلاف کا آغاز یوں ہوا۔ حالانکہ اگر کتابوں کے ایسے ہی مواد پر ایک محقق مورخ بھروسہ کرے تو پھر وہ خلیفہ ثالث سے بہت پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ و افراد بنو ہاشم سے منسوب طلب خلافت کی ان کوششوں و باتوں کو جو ان ہی قصص و تاریخ کی قدیم کتابوں طبری، یعقوبی اور الامامۃ والسیاسۃ وغیرہ میں لکھی پائی جاتی ہیں پیش نظر رکھ کر انقلاب کے آغاز کا الزام سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی رکھ سکتا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے۔ طبری جلد ۲ ص ۴۴۸ پر جہاں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح و بیعت کی تو حضرت علی سے یہ الفاظ منسوب کئے گئے۔

ولٰکن کنا نریٰ ان لنا فی ھذا الامر حقاً
فاستبددتم بہ علینا

(ترجمہ) اس امر (خلافت) کو ہم اپنا حق سمجھتے ہیں
لیکن تم لوگوں نے (اسے ہمیں نہ دے کر) ہم
پر استبداد کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین واقع ہونے والے مشاجرات کے سلسلے میں بھی قصص و تاریخ کی یہ کتابیں متضاد واقعات اور رطب و یابس سے بھری ہوئی ہیں۔

کم از کم اہل تحقیق کے یہ شایان شان نہیں کہ وہ بلا تنقیح اور یک طرفہ واقعات لے کر ایک فیصلہ اور نتیجہ نکال بیٹھیں۔

ایک طرف تو ہماری غیرت ملی کا یہ حال ہے کہ ہم مسلمان بادشاہوں محمود غزنویؒ اور شہنشاہ عالمگیرؒ وغیرہ کے بارے میں تاریخی کتابوں میں مرقوم ظلم و ستم کی ان سے منسوب باتوں کو بلا تامل رد کر دیتے ہیں اور دوسری طرف صحابہ کرام کے بارے میں ہمارا جوش تحقیق اس غیرت ملی پر ایسا غالب آ جاتا ہے کہ ہم اپنے کارنامۂ تحقیق سے اس وقت تک فارغ ہی نہیں ہو سکتے، جب تک کہ کسی صحابی رسول کے دامن کو داغدار نہ بنا ڈالیں۔ یہ بات درحقیقت بڑے ہی وقت نظر کی طالب ہے کہ عہد عثمانی میں اختلاف و فساد کا جو فتنہ رونما ہوا۔ اس کے حقیقی اسباب کیا ہیں۔ یہ محض علم و فہم کا افلاس اور واقعات کے اصل حقائق کو صحیح محل میں نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے کہ اس کی ذمہ داری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ڈالی جائے۔ انشاء اللہ ہم کسی وقت اس پر تفصیلی کلام کریں گے۔

یہاں صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ زیر تبصرہ یہ کتاب بھی اسی طرح کے چند روایتی انداز فکر کی حامل ہونے کے باوجود معلوماتی اور لائق مطالعہ نہایت قیمتی مواد سے پُر ہے۔

ملک برادرز اردو بازار لاہور سے نو روپے میں دستیاب ہو سکتی ہے۔

## بقیہ لیلۃ القدر

اس رات میں جو نیکی کرے گویا ہزار مہینے کی۔ اور دنیا کے جو کام مقدر ہیں اس میں نیچے اترتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف سے چین اور دل جمعی اترتی رہتی ہے۔ ساری رات عبادت و تلاوت سے ہوتی ہے۔ وہ رات قرآن سے دریافت ہوا کہ رمضان میں ہے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ آخر دہے میں طاق راتوں میں اکیسویں سے ستائیسویں تک المغیب عند اللہ حضرت شاہ صاحب نے ستائیسویں تک فرمایا۔ یہ شاید انتیسویں تک ہوگا۔ کاتب سے سہو ہوا۔

(مرسلہ مولانا محمد عبدالعد صاحب بھکر ضلع میانوالی)

---

ترجمان اسلام کی
اشاعت بڑھانا
آپ کا دینی و ملی فریضہ ہے

مغرب کے عیسائیوں اور یہودیوں کی عرب اور عالم اسلام کے خلاف سازشوں کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جایئے

# پاکستان میں عیسائیت کا فروغ

(احم...

انگریزوں نے اس برصغیر میں قدم رکھتے ہی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہر چہار طرف ایک ہمہ گیر محاذ بنانا شروع کر دیا تھا۔

ایک طرف انہوں نے اپنی صلیب پرست عیسائیت کا جال پھیلانا شروع کیا۔ دوسری طرف علوم جدیدہ کے نام پر قدیم اسلامی علوم سے مسلمانوں کا رشتہ کاٹ دینے کی تدبیریں کیں۔

تیسری طرف اسلام کے نام پر ہی نبوت کا ذبہ اور تجدد کے رشتے اٹھائے۔

چوتھی طرف علماء دین کے خلاف سیاسی و تعزیری دار و گیر کر کے ان کو بے اثر بنانے کا جتن کیا۔

یہ بات آج مبالغہ معلوم ہوگی۔ لیکن ایک ناقابل انکار تاریخی حقیقت ہے کہ انگریزوں نے اپنے ابتدائی عہد حکومت میں کم و بیش ۵۵ ہزار علماء دین کو پھانسی کے پھندوں، سنگینوں کی نوکوں اور بندوقوں کی گولیوں کا نشانہ بنا ڈالا تھا۔ بلکہ ان میں سے بعض سخت جانوں کو توپ کے منہ سے باندھ کر اڑا دیا گیا تھا۔

دہلی سے مدراس تک اور میرٹھ سے بنگال تک ۱۸۵۷ء میں حصول آزادی کا جو عظیم محاربہ برپا ہوا تھا۔ اس کی خونیں تاریخ کا نوے فیصد حصہ علماء دین کے خون سے لکھا گیا ہے۔

(ملاحظہ فرمایئے ایسٹ انڈیا کمپنی اور باغی علماء، "انقلاب غدر کا دوسرا رخ"، "باغی ہندوستان" وغیرہ کتابیں اور ان انگریز افسران کے اپنے رشتہ داروں و دوستوں کے نام خطوط جو اس وقت ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تعینات تھے)

اس عظیم ترین ابتلاء کے باوجود علماء دین نے اپنی بچی کھچی قوتیں جمع کیں۔ دین کی حفاظت کا از سر نو انتظام کیا۔ جگہ جگہ مدارس دینیہ کی بنیاد ڈالی۔ مسلمانوں کو مرتد بنانے والے عیسائی پادریوں، آریہ مبلغوں، برہمو سماج داعیوں اور مرزائی چیلنجوں کا مناظرانہ مقابلہ و دفاع جاری رکھا۔ انگریزی حکومت کے زیر سایہ مسلمانوں کو انگریزی تہذیب و تمدن میں جذب کرنے والی نام نہاد تعلیمی تحریکات کا جواب مہیا کیا اور آزادی افکار کے نام پر اٹھائے جانے والے الحادی فتنوں سے مسلمانوں کے عقائد کو محفوظ رکھنے کا سامان بہم پہنچایا۔ حتیٰ کہ انگریزوں کی اس خطرناک تدبیر کا توڑ پیدا کیا۔ جس کے ذریعہ اس نے مدارس و الیسہ سے ذہن ... پھیلی ہوئی مسلم اقلیت کے خلاف تاریخ کے نام پر غلط واقعات گھڑ گھڑ کر اور مسلم عہد حکومت سے منسوب کر کے ہندو اکثریت کو بھڑکانا اور مذہبی منافرت پھیلا کر اسلام اور مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر دینا چاہا تھا۔

علماء دین نے نہ صرف یہ سب کچھ ہی کیا، بلکہ غلام اور مجبور ہندوستان میں حصول آزادی کی انقلابی و سیاسی تحریکات کی بنیادیں بھی ڈال دیں۔

اور یہ تمام کام بلاشبہ حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، حضرت مولانا شیخ الہند، ان کے عظیم تلامذہ اور ان وابستگان دیوبند نے انجام دیئے۔ جن کے نام اور کارنامے سن کر اب بھی برطانوی دور کے پروردہ شہزادوں، مذہبی آمروں، نام نہاد دینی تحریکات کے داعیوں اور مغربی تہذیب کے پرستاروں کی جبینوں پر شکنیں پڑ جاتی ہیں۔

تحریک خلافت نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ انگریز اپنے تمام جبر و استبداد اور بلا شرکت غیرے وسیع و عریض حکمرانی کے باوجود علماء دین کے حوصلوں و عزائم کو ناکام نہیں کر سکا۔

تحریک خلافت میں علماء کے متبع بن کر وہ بے شمار گریجویٹ بھی شامل ہو گئے جو انگریزی تعلیم گاہوں اور لندن میں تربیت پا کر آئے تھے۔ مسٹر محمد علی، مسٹر شوکت علی، مسٹر ظفر علی، مولانا محمد علی، مولانا شوکت علی اور مولانا ظفر علی نظر آنے لگے اور ڈاکٹر انصاری سے لیکر بیرسٹر مظہر الحق تک سب کے سب ہی علماء کے فتوائے جہاد و ترک موالات کے حامی و مؤید بن گئے۔

ملک میں عیسائی مشنریز کا دائرہ کار چند خستہ حال افراد اور پسماندہ قوموں کے گنے چنے اشخاص سے آگے نہ بڑھ سکا۔

انگریزی تہذیب و معاشرت مسجد کے دروازے پر دم توڑتی نظر آنے لگی۔ انگریزی علوم و فنون کا رعب و تفوق ایک مولوی کی تقریر کے آگے دم بخود دکھائی دینے لگا۔ انگریز کی معاشی بخششیں حقیر سمجھی جانے لگیں۔

انگریزوں کے بھڑکائے اور ورغلائے ہوئے ہندو بھی محمد علی و شوکت علی کے رفیق بن کر مسلمان علماء کے حضور مودب بیٹھنا فخر سمجھنے لگے۔ مرزائی نبوت کا ذبہ انگریزوں کے چند ملازمین و انعام یافتگان سے آگے اپنا حلقۂ دام وسیع نہ کر سکی۔ اور ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک انگریزی حکومت کی بیڑیاں توڑ ڈالنے اور آزادی حاصل کرنے کی عظیم ہلچل برپا ہو گئی۔

پورا ملک نعرۂ تکبیر اور انقلاب زندہ باد سے گونج اٹھا۔ لیکن عین اس وقت جبکہ علماء کی یہ مساعی بار آور ہونے کے قریب پہنچنے والی تھیں اور ایک نیا اسلامی عہد طلوع ہونے کے قریب تھا کہ انگریز کے شاطرانہ حربے نے مسلمانوں کو باہم تقسیم و متفرق کر دینے میں کامیابی حاصل کر لی اور دفعتاً مسلمانوں میں ایسے گروہ و اشخاص سر اٹھا کر نکل آئے۔ جن کی زبانوں اور قلموں پر اسلام کے نظام، اسلام کی حکومت اور اسلام کی برتری کے نعرے تھے۔ لیکن ان کے ہتھیاروں کا رخ نہ انگریز کی طرف تھا، نہ ہندو کی طرف، نہ عیسائیوں کی طرف تھا، نہ مرزائیوں کی طرف۔ بلکہ علماء وقت کی طرف تھا، یا سلف صالحین کی طرف، اور انہوں نے اسلام کے نام سے اپنے خود ساختہ عقائد کے بیج بونا شروع کر دیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ انگریز کی خفیہ تدبیروں نے تحریک خلافت کے بعد مسلمانوں میں ایسی داخلی فتنہ کوشیاں برپا کیں جو نفس اسلام کو محرف و تبدیل کر دینے والی تھیں اور ہیں۔

جب مسلمانوں میں سے چند گروہ اور افراد، احیاء و تجدید اسلام کے نام پر مسلمان قوم و ملت کی نظروں میں وقت کے تمام اکابر علماء دین کو ناکارہ ثابت کرنے لگیں۔ شیخ الہند مولانا قاسم نانوتوی، سید احمد شہید، شاہ ولی اللہ، حضرت مجدد الف ثانی، غزالی، ابن تیمیہ، رازی، جیلانی حتیٰ کہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر اسلاف تک کو ناقص فکر و عمل کا حامل ٹھہرانے لگیں۔ صحابہ کرام میں کون کون کر عیوب نکالیں۔ انبیاء علیہم السلام میں لغزشوں و کوتاہیوں کو ثابت کریں۔ اپنے سیاسی مقاصد کے لئے شریعت کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دینے کا علانیہ اقدام کرنے لگیں تو بتلایئے کہ علماء حق کے لئے اس کے سوا کیا چارہ کار رہ جاتا ہے کہ وہ سب سے پہلے اسلام کے گھر کو اس داخلی تخریب کے فتنے سے بچائیں۔

آج ہر درد مند مسلمان کو احساس ہے کہ پاکستان میں عیسائیت فروغ پا رہی ہے، مرزائیت سر اٹھا رہی ہے۔ بد اخلاقی اور بے دینی پھیل رہی ہے۔ لیکن وہ گروہ جن کو دعوے ہے کہ وہ احیاء و تجدید اسلام کے واحد علمبردار ہیں۔ ان کی تحریریں اور تحقیقی کارنامے اگر سامنے آتے ہیں تو صحابۂ کرام پر تنقید و تنقیص کے علماء و سلف پر طنز و تعریض کے اور علماء امت پر ملامت و الزام تراشی کے۔ وہ قرآن کی تشریح و تعبیر من مانی کریں گے۔ حدیث کو اپنا خود ساختہ مفہوم پہنائیں گے۔ اسلام کی تاریخ پر اپنے خیالات کا رنگ چڑھائیں گے۔ اسلاف کے علوم کو ناکارہ قرار دیں گے۔ مسلمانوں کو سیاسی دھڑوں میں تقسیم کریں گے اور مسلمانوں پر بے دینی اور کفر پروری کے الزامات عائد کریں گے۔

- لیکن عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے وہ کیا کر رہے ہیں؟
- مرزائیت کے پھیلتے ہوئے اثرات کے خلاف وہ کونسا بند باندھ رہے ہیں؟
- مسلمانوں میں بے دینی و بد اخلاقی کے دفعیہ کے لئے انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں؟
- غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کے کتنے مشن وہ چلا رہے ہیں؟

ہر مسلمان یہ جاننے کا آرزو مند ہے۔

یقیناً علماء اپنی بے سر و سامانی کی حالت میں آج بھی حتی المقدور مسلمانوں کو عیسائیت سے، مرزائیت سے اور الحاد و بے دینی سے بچانے کا کام پاکستان کے دور دراز گوشوں تک میں انجام دے رہے ہیں اور علماء دیوبند کی ہی سیاسی و غیر سیاسی شاخیں اس ملک میں اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنہ کے دفعیہ کے لئے سینہ سپر بنی ہوئی ہیں۔

کاش کہ وہ گروہ جنہیں احیاء اسلام کی اجارہ داری کا دعوے ہے انہیں اپنی تحریروں و کارناموں کا رخ انبیاء علیہم السلام

پاکستان کی سالمیت، استحکام، عالمی سربلندی اور عالم اسلام و دنیائے مشرق کی قیادت۔

# ...اور دوسرے مخالفِ اسلام فتنوں کی نمود

(...محمد حسین کمال)

صحابہ کرام، اسلاف عظام اور علماء وقت کے خلاف رکھنے متفقہ عقائد و مسائل میں کتر بیونت کرتے مسلمانوں کو غیر اسلامیت کے طعنوں و ملامتوں کا ہدف بنانے اور ان کے اس افسوسناک طرز عمل کے خلاف علماء کے مدافعانہ اقدام پر چیں بہ جبیں ہونے کے بجائے عیسائیت، مرزائیت وغیرہ فتنوں کی طرف کرنے کی توفیق بھی نصیب ہوتی۔

کاش وہ اسلام اور مسلمانوں کو اپنی تجدد پسندیوں کی آماجگاہ نہ بناتے تاکہ علماء حق ان کے ان داخلی تخریبی اقدامات کے ازالہ کے بجائے پوری توجہ عیسائیت، مرزائیت وغیرہ غیر دینی غیر اسلامی فتنوں کی سرکوبی کی طرف مبذول کر سکتے۔

کاش وہ اپنے زعم سیاسی کا اظہار مسلمانوں کو بے دین ٹھہرا کر عالم اسلام کے بعض سربراہوں کو ملحد قرار دے کر اور مقامی مسلم اتحاد کو اپنے گروہی مفاصد و تصورات کی بھینٹ چڑھا کر نہ کرتے تو علماء دیوبند کی سیاسی اور غیر سیاسی شاخ کو بھی ان کی دین کش سیاست سے اختلاف کی ضرورت نہ پڑتی اور پاکستان کو دینی و سیاسی اعتبار سے کفرو ارتداد و غیر اسلامیت کے حملوں سے متحدہ طور پر محفوظ رکھنا و سربلند کرنا ممکن ہو سکتا

آج پاکستان میں اسلامی تاریخ پر تحقیق و ریسرچ کے مدعی حضرات ان حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام کا تباہ کرنے والا ثابت کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے:

• شام کی سرزمین کو عیسائیت سے پاک اور اسلام کا گہوارہ بنایا۔

• جنہوں نے عین اس وقت جبکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افواج صفین کے میدان میں ان کی فوج کے مقابل صف آرا تھیں اور روم کے عیسائی شہنشاہ نے اپنی حمایت و مدد کی پیشکش کی تھی، یہ تاریخی جواب دے کر رومی شہنشاہ کو مایوس و مرعوب کر دیا تھا کہ:

"اے عیسائی کتے! اگر تونے ادھر نظر اٹھانے کی بھی جرأت کی تو میں اپنے تمام اختلافات بالائے طاق رکھ کر اور علیؓ کے لشکر میں ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے شامل ہو کر تیری گوشمالی کے لئے تیرے دارالحکومت کے دروازہ تک آ پہنچوں گا"

(البدایہ والنہایہ)

• جنہوں نے اپنے عہد خلافت میں واقعتاً مسلمان افواج قسطنطنیہ کی دیواروں تک پہنچائیں اور روم کی عیسائی سلطنت کے زیر و زبر کر ڈالا۔

یہ اصحاب تحقیق، ان حضرت عمرو بن عاصؓ کو اسلام کا برباد کرنے والا ظاہر کر رہے ہیں۔

• جنہوں نے سرزمین مصر کو عیسائی قوتوں سے چھینا اور اسے مسلمانوں کی سرزمین میں تبدیل کیا۔

یہ محققین اس بنوامیہ کے عہد خلافت کو غیر اسلامی عہد بتا رہے ہیں۔

• جس نے اندلس جیسے یورپ کے دور دراز ملک کی عیسائی بادشاہت کو ختم کر کے اسلام کی سلطنت قائم کی،

• جس نے سندھ اور ملتان تک اسلام کا کلمہ پہنچایا۔

اس پورے عہد خلافت اور اس کے سربراہوں کو اسلام کشی کا موردِ الزام بنا کر کیا بالواسطہ یہ لوگ موجودہ عیسائیت اور عیسائی سامراجیت کے ہاتھ مضبوط نہیں بنا رہے ہیں؟

اسلام کی ابتدائی تاریخ کو گھناؤنا اور ظالمانہ رنگ میں پیش کرنے ... عہد خلف و سلف کو بے اعتماد بنانے کے بعد عیسائیت کے فروغ، مرزائیت کے عروج اور الحاد و بے دینی کی وسعت کو روکنے کا کونسا تاریخی سازی حربہ مسلمانوں کے پاس باقی رہ جاتا ہے۔

اسلام کی مخالف طاقتوں کے فتنوں و شر انگیزیوں سے دفاع کا سب سے بڑا حربہ اور مسلمانوں میں جوش عمل، اخلاص اور جذبۂ قربانی پیدا کرنے کا واحد ذریعہ ہمارے اسلاف کی روشن تاریخ تھی۔ ان کا بے داغ کردار تھا، ان کے فاتحانہ کارنامے تھے۔

لیکن جب ان جدید محققین نے عہد حاضر سے صحابہ کرام کے دور تک کی ہر بات کو غیر اسلامی ٹھہرا دیا۔ بعض اکابر صحابہ تک کے اعمال و افعال ... خود غرضانہ اور اسلام و مسلمانوں کے لئے قاتلانہ قرار دے دیا تو:

پھر ان کی عیسائیت پر فتوحات، مخالف اسلام فتنوں پر غلبہ اور ملکوں و قوموں پر حکمرانی سب کچھ ہی ایک ناروا اور جابرانہ فعل ٹھہر جاتا ہے۔ اس تاریخ کو پیش کر کے کیا عیسائیت، مرزائیت، یہودیت اور مغربیت وغیرہ کسی بھی فتنے کا قلع قمع کیا جا سکتا ہے؟

پھر کیا علماء کے لئے پہلی اور اہم ذمہ داری یہ نہیں رہ جاتی کہ وہ اس داخلی تخریب سے اسلام اور اس کی تاریخ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کریں؟

آج تک دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی، دوستوں اور دشمنوں میں اس بنا پر تھی کہ ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض تربیت سے ایک ایسی جماعت و ملت کی تشکیل و تعمیر ہوئی۔ جس کی زندگیاں رضائے الٰہی کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھیں۔ جو صرف اعلائے کلمۃ الحق کے لئے سربکف میدان میں نکلے تھے اور انہوں نے قوموں و ملکوں کو مستبدانہ طور پر مغلوب نہیں کیا تھا بلکہ انسانیت اور خدا پرستی کا درس دینے کے لئے وہ فتح کا علم لے کر مشرق و مغرب میں پھیل گئے تھے۔

دنیا کے لئے اسلام کے برحق ہونے کا واحد ثبوت مسلمانوں کے دورِ اول کی تاریخ ہے۔

اسلام کی تاریخ کا یہ پہلو ایک ہزار سال تک ناقابل چیلنج رہا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس دوران نہ عیسائیت فروغ پا سکی نہ کوئی اور فتنہ اپنی راہ پیدا کر سکا۔

لیکن مغربی قوموں کے استیلاء نے جب اپنے پیر پر ... پھیلائے، تو یورپ کے اہل قلم عیسائیوں نے مسلمانوں کی تاریخ سے اس پہلو کو گھنانا شروع کر دیا۔

انہوں نے اسلام کی ابتدائی تاریخ کو قریش کے دو قبیلوں بنو ہاشم اور بنو امیہ کی باہمی کشمکش و حریفانہ نوک جھونک کی تاریخ بنانے کی کوشش کی۔ قدیم قصوں کہانیوں کی کتابوں سے ایسا مواد جمع کر کر کے پیش کرنا شروع کیا جو محض داستان سراؤں کی اختراع سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا اور جسے کبھی امت کے بلند پایہ محققین و فاضلین نے قابل التفات نہیں سمجھا تھا۔

یورپ کے اہل قلم نے تو خیر اس سے اپنی قوموں کو اسلام سے منحرف رکھنے کی خدمت انجام دی۔

لیکن اگر آج مسلمانوں کے ہی اہل قلم تحقیق و ریسرچ کے نام سے اسلام کے عہد اول کی تاریخ اموی، ہاشمی آویزشوں کے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو جن کی تربیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہوئی، جنہوں نے شام، مصر اور ایران سے قیصر و کسریٰ کی مشرکانہ و ظالمانہ حکومتوں کو ختم کر کے اسلام کے لئے میدان ہموار کیا۔ جن کی بدولت کفر و شرک کا خاتمہ ایشیاء، افریقہ اور یورپ کے سواحل تک ہوا۔

اسلام سے منحرف ہونے والا، اسلام کے اصولوں کو برباد کرنے والا، اسلام کے نظام خلافت و سیاست کو مٹانے والا مسلمانوں پر ہی بے پناہ ظلم ڈھانے والا مسلمانوں کے ساتھ ہی پرعیاری، مکاری اور فریب بازی کرنے والا اور مسلمانوں پر ہی تشدد و لالچ کا حربہ استعمال کرنے والا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو دورِ اول کی تاریخ کے اس مسخ شدہ چہرے کے ساتھ وہ کس منہ سے عیسائیت اور دوسرے غیر اسلامی فتنوں کو چیلنج کر سکتے ہیں اور وہ اس طرح کیونکر اسلام کی تبلیغی اور سیاسی بالادستی کی خدمت انجام دے سکتے ہیں

عصر حاضر سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور تک کی تاریخ تو مسلمانوں کی نظروں میں مشکوک ٹھہرا دینے کی سعی کر لی گئی ہے۔ اگر اب بھی علماء دین غافل رہے۔ تو باقی دو خلافتوں کا عہد بھی کسی نئے اہل قلم کے ہاتھوں مجروح ہو کر ناقابل اعتبار قرار پا جائے گا اور پھر محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کی طرح ناقابل تصور بنا کر اسلام پر بہ آسانی تاریکی کا پردہ ڈالا جا سکتا ہے۔

یقیناً علماء دین رواداری و برداشت کی اس تباہ کن حد تک نہیں جا سکتے اور وہ ایسے نام نہاد محققین کی بوقلمونیوں کا پردہ چاک کرنے پر مجبور ہیں۔ ان کی سب سے پہلی اور اہم ذمہ داری یہی ہے کہ وہ اسلام کو ان داخلی تحریفات سے بچائیں۔ اسلام کا داخلی استحکام ہی اسے بیرونی حملوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

...تک اسے لے جانے کے لئے جمعیتہ علماء اسلام کے نظام و تنظیم کو مضبوط بنائیے

# دینی محاذ

- ملک میں الحادی جراثیم کو پھیلنے سے روک دیئے! — ربوہ میں مسجد اقصیٰ کے نام سے
- رویتِ ہلال کا معاملہ — پشاور میں مشینی مذبح کے قیام کے منصوبہ پر احتجاج

## ملک کے طول و عرض میں

### ضلع رحیم یار خاں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۸ ر رمضان المبارک مدرسہ عربیہ مخزن العلوم میں مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ صدارت حضرت مولانا سراج احمد صاحب دین پوری نے فرمائی۔ مولانا عبدالشکور صاحب اور مولانا محمد بشیر صاحب اختر نے خطاب کیا۔ مندرجہ ذیل پروگرام طے پایا۔

(۱) ڈویژن بہاولپور کے دورہ کے لئے منتخب اشخاص حضرت مولانا محمد بشیر صاحب اختر۔ مولوی محمد مکی صاحب حجازی، مولانا شریف الدین صاحب۔ مولانا عبدالمنان صاحب۔ قیادت مولانا دین پوری فرمائیں گے۔ دورہ ماہ شوال میں ہوگا۔

(۲) فنڈ کی فراہمی کے لئے حضرت امیر مرکزیہ کے دورہ کا پروگرام بنایا جائے اور مولانا عبدالشکور صاحب کوشش فرمائیں۔

(۳) تنظیم جمعیۃ کے لئے تحصیل وار انتخاب! تحصیل لیاقت پور (۱) مولانا محمد بشیر صاحب اختر الہ آبادی (۲) مولانا محمد مکی صاحب حجازی (۳) مولانا عاشق رسول صاحب تحصیل رحیم یار خاں کے لئے (۱) مولانا شریف اللہ صاحب (۲) حاجی منظور احمد صاحب، مولانا عبداللہ صاحب مسن۔ تحصیل صادق آباد کے لئے مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مولانا مشتاق احمد صاحب۔ مولانا محمد یوسف صاحب۔ مولانا منظور احمد صاحب۔ تحصیل خان پور کے لئے مولانا فداء الرحمان صاحب، مولانا منظور احمد صاحب، مولوی شمس الدین صاحب اور مولوی عبدالصبور۔ کو منتخب کیا گیا

(۴) ووٹروں کی تصحیح کے لئے تحصیل لیاقت پور میں مولانا محمد مکی صاحب حجازی اور تحصیل صادق آباد میں سردار میر عالم خاں صاحب لغاری اور مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کو منتخب کیا گیا۔ بعد میں یہ قرار دادیں پاس کی گئیں۔

**قرار دادیں:** (۱) یہ اجلاس اہلسنت والجماعت کے تمام اداروں کو متوجہ کرتا ہے کہ اپنے اپنے اداروں میں پرویزیت مودودیت، مرزائیت اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے الحادی جراثیم کی روک تھام کے لئے خاص توجہ فرمائیں۔ نیز ملک کے معاشرہ کو اسلامی بنانے اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی جدوجہد میں جمعیۃ علماء اسلام سے پورا پورا تعاون کریں

(۲) مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ربوہ میں مسجد اقصیٰ کی تعمیر کو بڑی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مسجد اقصیٰ کا مقدس نام اس طرح استعمال کرنے کو فوری طور پر روکے۔ کیونکہ اس اقدام سے تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کی دل آزاری ہوگی۔

(۳) یہ اجلاس بزم پرویز میں وزیر اطلاعات کی

شرکت پر صدائے احتجاج بلند کرتا ہے وزیر موصوف اپنے اس غلط اقدام پر مسلمانوں کے اضطراب کو دور کریں۔

(۴) یہ اجلاس مولانا سراج احمد صاحب دین پوری امیر بہاولپور ڈویژن کو حج مبارک کی منظوری پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ نیز حضرت امیر مرکزیہ کی صحت عاجلہ کے لیئے دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت امیر کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (فداء الرحمٰن درخواستی)

### جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن
### امیر ڈویژن حضرت مولانا سیدگل بادشاہ کی تقریر

۱۰ ر دسمبر۔ جامع مسجد نیو مارکیٹ مردان میں حضرت مولانا سیدگل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن نے ختم قرآن شریف کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا

قرآن حکیم خدا کی آخری کتاب ہے۔ اسلام آخری مذہب، سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی۔ اسلام کی صداقت کی نشانی قرآن مجید اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اور وجود مقدس، قرآن کی حفاظت تا قیامت رہے گی۔ قرآن مجید کے الفاظ کی حفاظت حفاظ قرآن کر رہے ہیں۔ اور معانی کی حفاظت علماء اسلام کر رہے ہیں۔ اسلام قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعہ کا نام ہے۔ تاریخ عالم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت زیادہ محفوظ ہے۔ قرآن کی صداقت کی طرح احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسلام کی صداقت کی نشانی ہیں۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تفسیر ہے۔ حدیث سے انکار قرآن سے انکار ہے۔

امیر محترم نے فرمایا۔ پاکستان میں قرآن و سنت کے علوم کی اشاعت تمام دنیا کے مسلم ممالک سے زیادہ ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اسلام کے نام پر بنے ہوئے اس ملک میں قرآن و سنت کا قانون اب تک جاری نہیں، اور حکومت کی سرپرستی میں ان فتنوں اور تحریکوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ جو قرآن و سنت کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ پاکستان میں انکار سنت اور انکار حدیث اور انکار فقہ اسلامی کا سب سے بڑا مرکز حکومت کا قائم کردہ ادارہ تحقیقات اسلامی ہے۔ جو مشہور منکر حدیث اور مشہور دشمن اسلام یہودی مستشرق گولڈ تسیہر کے شاگرد ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی سرپرستی میں چل رہا ہے۔ ہم ۱۸ سال سے انتظار میں ہیں کہ پاکستان میں قرآن و سنت کا قانون کب نافذ ہوگا۔ سیاسی پارٹیوں کے تمام لیڈر عامۃ المسلمین سے اسلام کے نام پر تعاون تعاون حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن اقتدار کے حصول کے وقت اسلام کو بھول جاتے ہیں۔

افسوس اسلامی قانون کا نفاذ تو درکنار عائلی قوانین کے نام سے اب کفر کا قانون ہم پر نافذ کیا گیا ہے۔ پاکستان کے ہر طبقہ کے علماء اسلام نے عائلی قوانین کو غیر اسلامی قرار دیا۔ یہاں تک کہ حکومت پارٹی کے مسٹر مسعود خاں نے بھی تسلیم کیا کہ قانون غیر اسلامی مواد پر مشتمل ہے۔ ترمیمی کمیٹی بھی بنائی گئی لیکن پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے عقیدہ اور مذہب کو نظر انداز کیا گیا۔ اور عائلی قوانین کو قانون کی صورت دے کر مسلمانوں کو بہ جبر گناہ و معصیت پر مجبور کر دیا گیا ہے۔

اب حکومت اسلامی مشاورتی کونسل کے ذریعہ عائلی قوانین کا مشورہ فضل الرحمٰن کے مذاق کے مغربیت زدہ علماء مسلم ممالک سے لینا چاہتی ہے۔ اسلام کے مسلم کردہ مسئلہ پر کسی سے مشورہ لینا اسلام سے مذاق ہے۔ ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ کروڑوں مسلمانوں کے عقیدہ اور مسلک کا احترام کر کے پاکستان میں شرعی قانون کا نفاذ کرے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل تجویز پاس ہوئی۔

مسلمانانِ ہوتی مردان کا یہ عظیم الشان دینی اجتماع حکومت کی اس تجویز کی پرزور مذمت کرتا ہے کہ عائلی قوانین کا مشورہ

## قافلۂ اسلام



**پاکستان کو تمام بیرونی اثرات سے پاک رکھنے اور ایک مستحکم خالص اسلامی مملکت بنانے کی کوششوں میں جمعیۃ علماء اسلام کے رفیق و ساتھی بنئے!**

# جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

● بزم پرویز میں وزیر اطلاعات کی شرکت کی مذمت — عمارت کی تعمیر مسلمانان عالم کی دل آزاری ہے

● اسلامی قوانین کے جلد از جلد نفاذ کے مطالبے

اسلامی مشاورتی کونسل کے ذریعہ مسلم ممالک کے علماء سے کیا جائے۔ پاکستان کے ہر طبقہ کے علماء نے عائلی قوانین کو متفقہ طور پر غیر اسلامی قرار دے دیا ہے۔ حکومت کو ان علماء کا فیصلہ ماننا چاہیئے۔ اور اگر حکومت کے ہاں پاکستان کے علماء اسلام کا وزن نہیں۔ تو پھر ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو اسلامی مشاورتی کونسل اور ادارہ تحقیقات اسلامی سے الگ کرے اور اپنے سفارتی ذرائع سے مسلم ممالک کے علماء سے رائے طلب کرے۔ (محمد ایوب)

**کوہاٹ** — آج مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۶۷ء بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کی ہدایت پر تمام مساجد میں وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ کہ انہوں نے پرویزی فرقہ کے جلسہ کی صدارت کی اور پرویز کے مقالہ کو سراہا ہے:

میں پھنس جائینگے۔ حالانکہ علماء عرب و عجم نے پرویزی فرقہ پر کفر کا فتویٰ ثبت کیا ہے۔

آخر میں ناظم اعلیٰ نے قرارداد پاس کرتے ہوئے خواجہ صاحب سے توبہ کا مطالبہ کیا

دوسری قرارداد پشاور شہر میں مشینی ذبح کے خلاف پاس کی گئی اور مطالبہ کیا کہ اس قسم کی اندھا دھند یورپی تقلید سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(مرسلہ شبیر حسین کارکن جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ)

## منزل بہ منزل

مولوی محمد نعیم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع کوہاٹ نے جامع مسجد نور میں تقریر کرتے ہوئے خواجہ شہاب الدین پر کڑی تنقید کی اور کہا کہ خواجہ صاحب کا یہ کارنامہ مسلمانان پاکستان کے لئے انتہائی پریشان کن ہے۔ اگر ہمارے وزراء صاحبان وغیرہ اس قسم کے لوگوں کے جلسہ کی صدارت کو سعادت سمجھتے ہیں تو پاکستان کے بھولے بھالے عوام گمراہ ہو کر ان کے دام تزویر

## امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کا بیان

رمضان المبارک اور عید الفطر کے متعلق شرعی فیصلہ تو یہ ہے کہ "صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ" یعنی چاند دیکھنے پر روزے رکھنے شروع کرو اور چاند دیکھنے پر ہی روزوں کا سلسلہ ختم کرو۔ لیکن اس رحمانی شریعت کے مقابلہ میں پاکستانی شریعت کا حکم یہ ہے کہ "ہلال کمیٹی کے فیصلہ پر عید مناؤ ورنہ جیل خانہ میں جاؤ"— لہٰذا حکومت سے درخواست ہے۔ کہ ہوائی جہاز پر چاند دیکھنے کے لئے مستند اور خدا پرست علماء کی خدمات حاصل کی جائیں جن کا علم اور عمل قابل اعتماد ہو۔ ان میں نہ کوئی پرویزی ہو نہ مرتد (قادیانی) نہ عیسائی نہ رافضی۔ نہ دہریہ نہ صوم و صلوٰۃ کا تارک۔ کیونکہ ان کی تحقیق اور ان کا فیصلہ شرعاً قابل عمل نہیں ہے۔ اور چیدہ علماء کرام کے مبارک نام ریڈیو سٹیشن پر کم از کم تین دفعہ سنا دیئے جائیں اور اخبارات میں بھی وہ نام شائع کر دیئے جائیں۔ تاکہ یوم عید سعید راعی اور رعایا کے لئے مساوی طور پر راحت و مسرت کا باعث بنے۔ والسلام!

(دعاگو بشیر احمد نقشبندی قادری امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن)

## ماڑی اللہ بچایا میں جمعیۃ کا یک روزہ اجتماع

آج مورخہ ۵ رمضان المبارک بروز جمعہ زیر صدارت الحاج جناب میاں واحد بخش صاحب ذیلدار ماڑی اللہ بچایا تحصیل خان پور میں جمعیۃ علماء اسلام کا یک روزہ اجتماع ہوا مولانا حافظ نذر محمد صاحب نے خطاب عام فرمایا۔ آپ نے فرقہ باطلہ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کل جو نئے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں وہ اسلام کے لئے نہایت خطرناک ہیں۔ جن کا انسداد علماء کرام پر فرض ہے۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں تمام فرق باطلہ سے نبرد آزما ہونے کے لئے منظم طریقے پر کوشاں ہے کہ ملک میں یہ تمام فتنے ختم کر کے اسلامی آئین کو نافذ کر دیا جائے۔ آج کل مودودیت کا جو فتنہ ہے وہ تو اسلام کی جڑوں تک کو کھوکھلا کر رہا ہے۔

(از دفتر جمعیۃ علماء اسلام ماڑی اللہ بچایا)

## درخواست دعا

والد بزرگوار قبلہ حاجی اعظم علی صاحب مدظلہ العالی عرصہ سے بیمار ہیں۔ دونوں گھٹنوں میں سخت درد رہتا ہے۔ نظر میں بھی کافی کمی واقع ہو گئی ہے۔ بہت لاغر اور کمزور ہو چکے ہیں۔ ۲۸ نومبر ۱۹۶۷ء کو جب پنڈیدان پولیس نے گرفتار کر کے مجھ پر تشدد قائم کیا۔ میری گرفتاری کی خبر سن کر والد بزرگوار کی بیماری اور ضعف میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ اب تو اٹھنے بیٹھنے سے بھی معذور ہیں۔ رمضان المبارک کا مہینہ مقبولیت کا متبرک مہینہ ہے تمام جماعتی احباب اور بزرگوں سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ آپ حضرات دعاؤں کے خصوصی اوقات میں خاص توجہ اور التزام سے والد بزرگوار کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

داعی رب نعمانی بھریا روڈ ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ

# دینی مدارس و اداروں کے اعلانات و اطلاعات

**سراج الاسلام تاندلیانوالہ۔** مدرسہ عربیہ سراج الاسلام نزد تاندلیانوالہ ضلع لائلپور میں ۱۰ شوال سے آخر شوال تک داخلہ جاری رہے گا۔ مدرسہ میں دورہ حدیث کے سوا درس نظامی کی تمام کتابیں اور ناظرہ و حفظ قرآن مجید کی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ طلباء کی تمام ضروریات کا مدرسہ کفیل ہوتا ہے صاحبزادہ مولوی احمد شفیع صاحب ناظم مدرسہ ہیں۔

**صرف دو سال میں حفظ قرآن مجید۔** انجمن خدام الدین نوشہرہ صدر ضلع پشاور کے زیر اہتمام تقویٰ مسجد بالمقابل گورنمنٹ کالج نوشہرہ میں جانشین حضرت شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب دامت برکاتہم کی زیر سرپرستی مدرسہ دار القرآن قائم ہے۔ جس میں ترجمہ، حفظ و ناظرہ کلام پاک کے مختلف شعبے قائم ہیں۔ عید الفطر کے فوراً بعد ایک نیا پروگرام شروع ہو رہا ہے۔ جس کے تحت بہترین قرأت کے ساتھ ۲ سال کے قلیل عرصے میں انشاء اللہ قرآن مجید حفظ کرایا جائے گا۔ اس کے لئے رمضان المبارک میں ہی درخواست بھیج دیں اگر ادارہ نے منظوری کی اطلاع کر دی تو عید الفطر کے ایک ہفتہ بعد ۲ سال کے لئے نوشہرہ تشریف لے آئیں۔ بیرونی طلباء کے قیام و طعام کا انتظام انجمن کے ذمہ ہوگا۔ درخواست میں عمر، تعلیم، نام و مکمل پتہ درج ہونا ضروری ہے۔

درخواستوں کے بھیجنے کے لئے پتہ:—

مولانا احمد عبد الرحمٰن صدیقی ناظم اعلیٰ انجمن خدام الدین (نوشہرہ صدر۔ ضلع پشاور)

**اطلاع:—** جناب مولانا قاضی محمد اسلم صاحب سابق مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ امسال مدرسہ عربیہ دار السلام جامع مسجد منڈی بھلوال تشریف لا رہے ہیں۔ جن طلباء کو ان سے پڑھنے کا شوق ہو۔ وہ دس شوال سے ..... پہلے پہلے داخلہ لے سکتے ہیں۔

(فضل الٰہی خطیب جامع مسجد منڈی بھلوال ضلع سرگودھا)

**کیلنڈر ختم ہو گئے** جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہوئے تھے۔ وہ ختم ہو گئے ہیں۔ احباب تیسرے ایڈیشن کا انتظار فرمائیں۔

(حافظ محمد صادق سرگودھا)

**رد مودودیت و مرزائیت** کے سلسلہ میں پمفلٹ صرف پچیس پیسے کے ٹکٹ روانہ کر کے مفت حاصل کریں۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا)

پاکستان میں علم دین کی حفاظت اور دینداری کی عظمت کو قائم رکھنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کیجئے!

# علمائے اسلام — اور — مودودی صاحب

## چودھری رحمت الٰہی صاحب کی "بدزبانی" کا جواب

(از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال)

(قسط نمبر ۵)

چنانچہ حضرت مدنی قدس سرہٗ نے ایک سائل کے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔

(پہلا اعتراض) موجودہ سکولر اسٹیٹ کو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ العزیز کی تعریف دارالاسلام پر دارالاسلام قرار دیتا ہے" محترما۔ میں نے کسی جگہ کتاب مذکور میں اس سکولر اسٹیٹ کو دارالاسلام نہیں لکھا ہے۔ نہ جمہور کے قول پر اور نہ حضرت شاہ صاحب کے قول پر پھر میں نہیں سمجھتا کہ آپ کا یہ اعتراض کس طرح وارد ہوتا ہے جو موجودہ حکومت کے شرمناک کارناموں کے آپ ذکر فرما رہے ہیں مجھ کو ان کا انکار نہیں ہے۔ پھر میں کس طرح اس کو دارالاسلام قرار دے سکتا ہوں۔ اور اگر کسی جگہ موجودہ سکولر اسٹیٹ کی تائید کرنے کے لحاظ سے آپ نے اس کو سمجھا ہے تو وہ از قبیل اھون البلیتین ہے نہ بحیثیت دارالاسلام ہے۔ (مکتوبات شیخ الاسلام جلد ۴ ص ۳۲۳)

(ب) مودودی صاحب نے ایک جگہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ہی لکھا ہے کہ:۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیا مذہبی پیشوائی کی ایسی ذمہ دارانہ مسند پر بیٹھ کر ایک عالم کی یہ روش ہونی چاہیئے۔ کیا تقویٰ اور دیانت اس کا نام ہے کیا یہ وہی تزکیہ نفس ہے۔ جس سے حضرت خود بہرہ مند ہیں۔ اور دوسروں کو بہرہ مند فرما رہے ہیں .... کیا یہ جواب لکھتے وقت حضرت نے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ سوچا تھا کہ ہمیں اور انہیں ایک وقت مرنا ہے اور اپنے رب کی عدالت میں حاضر ہونا ہے۔ وہاں اگر سائل کے الزامات محض بہتان و افترا ثابت ہو گئے تو حضرت اس کی توثیق کی پاداش سے کیا دے کر بچیں گے؟ (رسائل و مسائل حصہ دوم ص ۵۶۹)

### ۲۔ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب وغیرہ اکابر علماء کے خلاف

ایک سائل کے جواب میں مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

آپ کے مخلصانہ مشوروں کا بہت شکر گذار ہوں۔ ممکن تھا کہ میں ان مشوروں پر عمل بھی کرتا۔ لیکن اتفاق کی بات کہ آپ کا عنایت نامہ ملنے کے دوسرے ہی روز ایک صاحب نے مجھے مفتی سعید احمد صاحب کا مفصل فتویٰ جو "کشف حقیقت" کے نام سے چھپا ہے بھیج دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ دو تین اور اشتہار بھی بھیجے۔ جن میں مولانا کفایت اللہ صاحب مولانا جمیل احمد صاحب تھانوی۔ مولانا اعزاز علی صاحب اور مفتی مہدی حسن صاحب کے فتوے درج تھے۔ ان تمام فتووں کو دیکھنے کے بعد میری رائے بدل گئی۔ اب یہ حضرات اس مقام سے گذر چکے ہیں۔ جہاں ان کو خطاب کرنا مناسب اور مفید ہو۔ سب سے زیادہ افسوس مجھے مولانا کفایت اللہ صاحب پر ہے۔ کیونکہ میں ۳۲ سال سے ان کا نیازمند ہوں۔ اور ہمیشہ ان کا احترام کرتا رہا ہوں۔ افسوس ہے کہ انہوں نے بھی جماعتی عصبیت میں آنکھیں بند کر کے یہ فتویٰ تحریر فرما دیا۔ باقی رہے دوسرے حضرات تو ان کے فتوے پڑھ کر میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ جس وقت یہ فتوے لکھے جا رہے تھے۔ اس وقت خدا کا خوف اور آخرت کی جواب دہی کا احساس شاید ان کے قریب بھی موجود نہ تھا۔ خصوصاً مفتی سعید احمد صاحب کے فتوے میں تو صریح بددیانتی کی بدترین مثالیں پائی جاتی ہیں جنہیں دیکھ کر گھن آتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ میں ان حضرات کے ساتھ بڑا حسن ظن رکھتا تھا۔ مگر اب ان کے یہ فتوے دیکھ کر تو میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ بریلوی طبقہ کے فتویٰ باز ٹولہ فرسازوں سے ان کا مقام کچھ بھی اونچا نہیں ہے۔ یہ لوگ اگر دیانت اور سچائی کا ہتھیار لیکر حملہ آور ہوتے اور مجھ میں یا جماعت اسلامی کی تحریک و نظام میں کوئی ایسی خرابی بتاتے، جو فی الواقع ان کے دلائل سے ثابت ہوتی، تو میں یقیناً ان کے آگے جھکتا۔ اور اپنی غلطیوں کا اعتراف کر کے اپنی اصلاح کرتا۔ لیکن انہوں نے ہتھیار جھوٹ کا استعمال کیا ہے۔ اور حملہ آور ہونے میں دناءت کی راہ اختیار کی ہے اس لئے میں ان کے ساتھ وہی طریقہ اختیار کر رہا ہوں۔ جو ایک شریف آدمی کو کرنا چاہیئے۔ یعنی اذا مرّوا باللّغو مرّوا کراما .... اس میں شک نہیں کہ دیوبند اور سہارنپور کے ان فتووں کا ان لوگوں پر برا اثر پڑے گا۔ جو ان دونوں مراکز علمی سے وابستہ ہیں لیکن سنۃ اللہ کے مطابق آزمائش ضروری ہے۔ اور اب اس پورے دیوبندی اور مظاہری گروہ کے لئے آزمائش کا وقت آ گیا ہے الخ

(رسائل و مسائل حصہ دوم ص ۵۱۳ تا ۵۱۴)

### ستم ظریفی

قارئین اندازہ فرمائیں۔ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی سے ۳۲ سالہ نیازمندی کے تعلق کے باوجود مودودی صاحب ان کے بارے میں کیا فرما رہے ہیں اور اکابر علماء دیوبند و سہارنپور کی طرف بددیانتی، جھوٹ اور دناءت جیسے رذائل منسوب کرنے اور اتنا کچھ لکھنے کے باوجود کہ:۔ "جس وقت یہ فتوے لکھے جا رہے تھے۔ اس وقت خدا کا خوف اور آخرت کی جواب دہی کا احساس شاید ان کے قریب بھی موجود نہ تھا" پھر بھی ابوالاعلیٰ یہ فرما رہے ہیں کہ ان کے ساتھ وہی طریقہ اختیار کروں گا جو ایک شریف آدمی کو کرنا چاہیئے یعنی اذا مرّوا باللّغو مرّوا کراما ؎

ہزاروں گالیاں دے کر وہ خود متقی ٹھہرے
خدا جانے یہ کس کے دین کی تجدید کرتے ہیں

### مولانا عبدالماجد دریابادی

مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔ کیا مولانا عبدالماجد صاحب ایمانداری کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ جس قدر بہتان وہ صدق میں شائع فرما رہے ہیں۔ ان میں سے کسی کے اندر بھی ذرہ برابر حقیقت ہے۔ اگر ہے تو بیجا مروت سے کام نہ لیں۔ بلکہ پورے ثبوت کے ساتھ ان الزامات کو پیش فرمائیں اور میری تکفیر کریں ..... مولانا نے اگر اس آئین کا یہی مطلب سمجھا ہے تو عجب نہیں کہ ایک روز "صدق" کے صفحات میں لوگوں کے خلاف ماں بہن کی گالیاں بھی دیکھنے میں آ جائیں" (ترجمان القرآن ستمبر، اکتوبر، نومبر ۱۹۵۱ء ص ۱۹۷)

### علامہ سید سلیمان ندوی

کے متعلق لکھتے ہیں:۔ اسلام کے لئے میں نے بار بار تحریک کا لفظ جو استعمال کیا ہے اس کی شکایت مولانا عبدالماجد صاحب نے بھی کی ہے کہ تو دین او مذہب کی جگہ اسلام کو صرف ایک تحریک بتائے جا رہا ہے۔ جیسی سوشلزم اور فاشزم وغیرہ تحریکیں ہیں۔ جن کے پیش نظر محض ایک دنیوی مقصد ہوتا ہے اور اس کے لئے وہ منظم حرکت کرتی ہیں۔ اور مولانا سید سلیمان ندوی نے تو میرے اس گناہ کی تاریخ بھی بیان فرما دی ہے حقیقت میں مجھے بڑی حیرت ہوئی ہے۔ جب میں ایسے ایسے عالی مقام لوگوں کو اتنی ہلکی باتیں اس قدر غیر محققانہ طریقے سے لکھتے اور شائع کرتے ہوئے دیکھتا ہوں"۔ (ایضاً ص ۱۹۲)

علامہ سید سلیمان ندوی اور مولانا عبدالماجد دریابادی کے متعلق یہ دونوں تحریریں ۱۹۵۱ء کی ہیں۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آج سے ۱۶ سال پہلے ان علماء نے مودودی صاحب کی تحریروں پر اعتراضات قائم کئے تھے۔ لیکن آج کل مودودی صاحبان اپنے مضامین میں قوم کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت پر تو مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جیسے بعض علماء محض ضد و عناد کی وجہ سے اعتراض کر رہے ہیں — ورنہ ملت کے اکابر علماء کو تو کوئی خاص اختلاف نہیں ہے۔

(جاری ہے۔)

مشرقِ وسطیٰ

# بہادرانِ عرب

(جناب اسماعیل سیفی بی اے پشاور)

حالیہ تقریر میں سپہ سالار عرب صدر جمال عبدالناصر نے فتح و شکست کا یہ چھوڑیوں پیش کیا ہے کہ "فتح اس کی ہوتی ہے جو اپنی مرضی کسی پر منوا سکے"۔ آیئے، اس پانچ روزہ ہولناک جنگ کا ابتدائی جائزہ لیتے ہوئے یہ دیکھیں کہ جرأت و بسالت کا کردار کس نے ادا کیا اور بزدلی و ہزیمت کا مظاہرہ کس نے؟

بلاشبہ شکست و پسپائی ایسی حالت ہے کہ تماشائی طبائع کو ہنر بھی عیب نظر آتے ہیں۔ ورنہ اب بھی وہی ناصر اور وہی مصر ہے جس نے سویز پر سہ طاقتی یلغار کے دانت کھٹے کر دیئے تھے بسلیم الطبعی سے اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں تو صاف دکھائی دے گا کہ مسلمان ہارتا بھی ہے، مسلمان جیتتا بھی ہے۔

آپ کو یاد ہو گا اسرائیلی چیف آف سٹاف نے ۱۴ مئی ۱۹۶۷ء کو چیلنج کیا تھا کہ "اسرائیل شام کے خلاف بھرپور کارروائی کرے گا"۔ سارا عالم عرب ششدر رہ گیا ایک ہی مرد میدان تھا جو کود گیا۔ اس نے اسلامی غیرت و اخوت کا مظاہرہ کر کے اس چیلنج کو ہاتھوں ہاتھ لیا کہ کسی بھی عرب ملک پر حملہ ہم پر حملہ ہے۔ وہ تھا ناصر! ساتھ ہی عقبہ پر قبضہ کر کے اسرائیل کا ناکہ بند کر دیا۔ ادھر شاہ حسین ہوا کے رخ کو تاڑ گئے۔ اور عرب اتحاد کا دلیرانہ اثبات کیا۔ اب عرب اتحاد کی حامی ہی بھری جا رہی تھی کہ صدر ناصر نے زیرک و ذہین جرنیل کی طرح صیہونی بخت و یزر کا اندازہ کر کے ۳ جون کو مشیرانِ خاص اور افسرانِ محاذ کو محض اپنے فوجی تجربہ اور سیاسی تدبر کی بنا پر متنبہ کیا کہ:

(۱) حملہ سب سے پہلے مصری فضائیہ پر ہو گا۔
(۲) اسرائیل کے ساتھ امریکہ و برطانیہ بھی حملہ آور ہوں گے
(۳) حملہ ۴۸ اور ۷۲ گھنٹوں کے اندر ہونے والا ہے۔

دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ بے خبر نہیں تھے بلکہ ایک بہادر سپہ سالار کی پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ رہی جوابی کارروائی تو وہ افسرانِ محاذ پر عائد ہوتی تھی۔ جن کی زیر کمان صرف دس منٹ کے قلیل عرصہ میں فضا میں پہنچ جانے والا ترقی یافتہ مصری بیڑہ تیار کھڑا تھا۔ نیز مصر کے ساختہ میزائلوں کے زبردست اڈے۔ مگر برا ہو غداری کا۔ ادھر ۵ جون کو قیامت ٹوٹ پڑی۔ امریکہ و برطانیہ و اسرائیل مکمل طاقت جھونک کر یکبارگی جھپٹ پڑے۔ مقابلے میں مصر، اردن اور شام تھے۔ دشمن کے سات سو طیاروں نے مصر پر آگ کی بارش کر دی۔ ادھر اردن اور شام پر چار چار سو اور چھ چھ سو طیاروں نے یلغار کر دی۔ نتیجہ معلوم کہ تینوں کی فضائی قوت زمین چاٹ گئی۔ آج کی دنیا کو مسلّم ہے کہ فضائی تحفظ کے بغیر بہتر سے بہتر فوج بھی ناکارہ ہو جاتی ہے۔ لیکن اس پانچ روزہ لڑائی کے ابتدائی دنوں میں بہادرانِ عرب کی صرف بری فوج نے دشمن کے بے شمار مسلح افواج اور آگ اگلتے ٹینکوں، گولہ بار توپوں، پھر ہر محاذ پر سات سات سو جہازوں سے برستے آگ کے تنوروں کا جس پامردی سے مقابلہ کیا۔ وہ دشمن کے لئے بھی حیرت افزا ثابت ہوا کہ زمین آسمان میں آگ ہی آگ ہے۔ اور سروں پر گِدھوں کی طرح منڈلاتے سینکڑوں جہاز، مگر کیا فوجی کیا شہری چٹانوں کی طرح ڈٹ گئے ہیں۔ گرفتار ہو جاتے ہیں یا جل بھن کر ڈھیر، مگر بھاگتا ایک نہیں۔ دورانِ جنگ کوئی مہاجر نہیں بنتا۔ ایسی حالت میں بھی ادھر سے شام نے پیشقدمی کر دی۔ کئی دیہات و قصبات پر قبضہ کر کے شہروں تک پہنچ رہا ہے۔ ادھر اردنی جانباز بیت المقدس کے یہودی علاقہ میں جا گھسے ہیں۔ ادھر مصری سپاہ دشمنوں کو چیرتے، ٹینکوں کو پھاڑتے، سینکڑوں طیاروں کی برستی آگ میں نہاتے اور شہادت کے آتشیں جام نوش کرتے ہوئے بھی اسرائیل کے اتنے اندر جا گھسے ہیں کہ ان کا مرکز حکومت تل ابیب ۶ جون کو سامنے دس میل پر رہ گیا ہے۔ دیکھئے سنڈے ٹائمز لندن پر دشمن کا اعتراف ہے۔ یہ زبردست پیشقدمی اور یہ مثال پامردی عرب خون کی ایمانی غیرت ہی تو ہے۔

ذرا دھیان دوڑایئے پاکستانی اخباروں کی اس تصویر کی طرف، شعلہ بار تصویر! دشمن کے ٹینکوں پر گھرے ہوئے دو تین عرب فوجی کسی کے سر میں آگ بھڑک رہی ہے، کسی کے بازو اور کمر سے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ لیکن جب تک دم میں دم ہے شعلوں کی نذر ہو کر بھی ہتھیار نہیں ڈالتے بلکہ دشمن کو تاک تاک کر نشانہ بنا رہے ہیں۔ اسے بزدلی کہنا آسمان پر تھوکنا نہیں تو کیا ہے؟ نہیں نہیں، اگر یہ مومنانِ ازل بزدلی پر اتر آتے تو آج مصر، اردن اور شام پر عربی علم کی بجائے یہودی جھنڈا لہرا رہا ہوتا۔ دنیا کی عظیم طاقتوں کا بے تحاشہ حملہ ہو اور یہ چھوٹے چھوٹے ملک پھر بھی فتح نہ ہو پائیں؟

ملاحظہ فرمائیں کہ بہادرانِ عرب رہ کیسے گئے؟

جب شامی فوجیں ادھر سے بڑھ رہی تھیں۔ اردن سامنے سے سیسہ پلائی دیوار تھا اور یہ اتحاد کی برکت تھی کہ اردن کا فضائی تحفظ عراق کرتا رہا اور عمان کو امان ملتی رہی۔ صرف ایک دن میں ہمارے نشریے کے مطابق عراقی طیاروں نے دشمن کے سینکڑوں طیاروں کو کراس کر کے اسرائیل کے مرکز تل ابیب پر پچاس بار بھرپور حملے کئے۔ ایسی کشیدہ اور پیچیدہ حالت میں یہ کامیابی صرف موت سے کھیلنے والے بہادر ہی تو انجام دے سکتے ہیں۔ عین اس وقت جب دشمن کے کئے دھرے پر پانی پھرنے والا تھا، ایک اور خون آشام منصوبہ باندھا گیا۔ سرزمین عرب کے غیرملکی فوجی اڈے استعمال ہوئے۔ امریکن اور برطانوی بیڑے حرکت میں آ گئے۔ جن سے اٹھتے ہوئے جہازوں کی نشاندہی شاہ حسین نے خود فرمائی۔ بالخصوص مصر کی پشت میں لیبیا کے عظیم امریکن اڈے سے ہر ہر گھنٹہ بعد پچاس پچاس جہاز اٹھتے اور مصر کی تل ابیب تک بڑھی ہوئی فوج کی پچھلی سڑکوں اور رسد و کمک کو کاٹتے جاتے۔ پھر بھی شاید انجام ایسا نہ ہوتا۔ مگر مسلمانوں کے ساتھ بعض مسلمان افسروں نے غداری شروع کر دی۔ اور تو اور غزہ کے گورنر رجب علی کو دیکھئے کہ ملت فروشی کر کے لکھ کر غزہ یہود بے بہبود کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ آگے بڑھے ہوئے مصری مجاہد پیچھے سے کٹ گئے۔ اور وہی دس میل کا فاصلہ مصر اور تل ابیب کے پرانے فاصلوں پر آ رہا۔

قصہ کوتاہ جس منصوبے کو شروع میں فضائی غداریاں پورا نہ کر سکیں اب بری غداریوں نے مکمل کر دیا۔ اللہ کا احسان ہے کہ پھر بھی دشمن منہ کی کھا گیا۔ اور اپنے مقاصد میں ناکام رہا۔ اتنی قیامت خیزی کے بعد اگر دشمن نے لیا بھی تو صرف آٹھ میل شام، صرف نصف ثانی بیت المقدس کا اور صرف صحرائی حصہ مصر کا دشمن تو عرب کا لوہا مان گیا ہے کہ انہیں فتح کرنا لوہے کے چنے چبانا ہے۔ ذرا توجہ فرمائیں۔ حملے کی شدت اور وحشت و بربریت کی گرم باناری دیکھ کر برطانیہ کا ہفت روزہ "اکانومسٹ" شاید اسی لئے پکار اٹھا ہے:

"مصر کی فوجی نااہلیت پر بغلیں نہیں بجانا چاہئیں۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر برطانیہ بھی انہی حالات سے دوچار ہوتا۔ جن سے مصر کو ہونا پڑا تو ان حالات میں وہ بھی کچھ نہ کر سکتا"۔

(نوائے وقت ۳۰ جون ۱۹۶۷ء)

مگر بغلیں بجانے والے تو ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ فلک کج رفتار نے ایک نرالا تماشہ دیکھا کہ اور تو اور خدا کے مغضوب، دنیا کے پلید ترین حیاباختہ یہود کے بناوٹی کردار کی تعریف و توصیف میں حلق پھاڑے جا رہے ہیں قلم گھسائے جا رہے ہیں اور ساتھ ہی مظلوم عربوں پر لعن طعن کی سنگ باری مزید! ڈالروں کے مال حرام کی چاشنی نے ان کا ذائقہ بدل دیا تھا۔ ورنہ وہ اس حقیقت سے واقف ہوتے کہ ناکامی کی تلخی سے زیادہ ناکامی کے طعنے روح فرسا ہوتے ہیں۔ پھر تاسف آمیز تعجب یہ ہے کہ ایسے ناٹک رچائے بھی گئے تو بعض اسلامی ممالک میں! افسانہائے بوقلموں درآمد بھی ہوئے تو لندن، واشنگٹن اور تل ابیب سے۔ پھر ان خرافات پر "اعتقاد" بھی کون لائے اصحاب رسول کا "اعتماد" مجروح کرنے والے سگ بند صالحین!

(جاری ہے)

تحقیق وتنقید

(قسط نمبر ۱)

# یورپ کے مستشرقین کی ریشہ دوانیاں

## پروفیسر فلپ کے، حتی کی تصنیف "عرب اور اسلام" پر ایک تنقیدی نظر

(از جناب زاہد گکھڑوی)

یہ کتاب دراصل پروفیسر حتی ہی کی دوسری تصنیف "ہسٹری آف دی عرب" کا خلاصہ ہے۔ جو خود پروفیسر حتی نے کیا ہے اس کتاب کے بہت سے ایڈیشن اب تک شائع ہوچکے ہیں عربی، فرانسیسی، پرتگالی، سپینی اور اردو زبان میں اس کے تراجم طبع ہوئے ہیں۔ میرے سامنے اس کتاب کا اردو ترجمہ ہے جو جناب پروفیسر رفعت ایم اے نے کیا ہے اور دہلی سے شائع ہوا ہے۔ عام لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس کے مصنف پروفیسر حتی نے دوسرے انگریز مؤرخین کی طرح تعصب اور جانبداری سے کام نہیں لیا بلکہ عربوں کی صحیح اور اصل تصویر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب کے مترجم بھی اسی خیال سے متاثر نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے کتاب کے دیباچے میں کتاب اور مصنف کا تعارف کراتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ سے کیا ہے کہ:۔

"پروفیسر حتی کی تاریخ عرب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اس تعصب سے پاک ہے جو عام طور پر نصرانی مؤرخین کی تصانیف کا طرۂ امتیاز ہے"۔

لیکن حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو کتاب کے بیشتر مندرجات کی روشنی میں مترجم کا یہ دعویٰ محل نظر معلوم ہوتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پروفیسر حتی نے واقعات کو کسی حد تک صحت کے معقول معیار پر پرکھ کر پیش کیا ہے اور اپنے دوسرے بھائی بندوں کی طرح ہر قسم کے رطب و یابس واقعات اکٹھے کرکے ان میں الجھاؤ پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے واقعات کی ترتیب اور تجزیے کو مخصوص مستشرقانہ رنگ میں پیش کرکے کتاب کے مجموعی تاثر کو جس طرح متاثر کرنے کی سعی کی ہے۔ اس کے پیش نظر موضوع کو تعصب سے پاک قرار دینا بے حد مشکل امر ہے۔ کتاب کی مجموعی حیثیت اور ایک خالی الذہن نوجوان کے ذہن میں اس کے مطالعہ کے بعد پیدا ہونے والے تاثر کا جائزہ لینے سے قبل کتاب کے ان تجزوی اقتباسات کی نشاندہی ضروری ہے جو واقعاتی لحاظ سے یا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں قابل اعتراض ہیں۔ چنانچہ مصنف نے اس کتاب کے تیسرے باب میں طلوع اسلام سے کچھ پہلے" سے "زمان سے قبل از اسلام کے عربوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"یہ وہ زمانہ تھا کہ ملک عرب میں کوئی مذہبی دستور نہ تھا کوئی صاحب وحی پیغمبر نہ تھا، کوئی الہامی کتاب نہ تھی"۔

موصوف کا یہ فرمان درست نہیں۔ کیونکہ تاریخ کی ورق گردانی ہمیں اس نتیجہ تک پہنچاتی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل عرب حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کے دین کے پابند تھے اور "جاہلیت" کے تاریک ترین دور میں بھی زید بن عمرو بن نفیل" اور اس قسم کے دوسرے افراد کا سراغ ملتا ہے جو کہ "دین ابراہیمی" کے پیروکار تھے۔

چوتھے باب میں مصنف نے جنگ بدر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"اتنے میں خبر لگی کہ ایک قافلہ شام سے مکہ کی طرف واپس جا رہا ہے۔ مسلمانوں نے حضرت محمدؐ کی قیادت میں اس قافلہ کو روک لیا۔ اس سے شہر مکہ کی تجارتی زندگی کے سب سے زیادہ طاقتور بازو پر مسلمانوں کا کامیاب وار پڑا"۔

اس مقام پر مصنف نے جس قافلہ کا ذکر کیا ہے۔ اسے روکنے کا مسلمانوں نے ارادہ ضرور کیا تھا۔ لیکن اس کی نوبت نہیں آئی تھی بلکہ قافلہ کے سربراہ ابوسفیانؓ اسے عام تجارتی راستہ سے ہٹ کر دوسرے راستے سے مکہ لے جانے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ کفار مکہ کا جرار اس قافلہ کی حفاظت کے لئے ابوجہل کی قیادت میں بدر کے میدان تک آچکا تھا۔ جب اسے خبر ہوئی کہ ابوسفیان قافلہ سمیت صحیح سالم مکہ پہنچ چکے ہیں تو بعض لوگوں نے لشکر کے سالار ابوجہل کو واپس ہو جانے کا مشورہ دیا۔ جسے اس نے اپنی ظاہری قوت کے زعم میں مسترد کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں معرکہ بدر پیش آیا۔

پانچویں باب میں "کتاب اور ایمان" کے عنوان سے مصنف قرآن کریم کے متعلق رقمطراز ہے کہ:۔

"انجیل کے مقابلہ میں قرآن کے متن میں بہت کم شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں"۔

اسلامی نقطہ نظر سے یہ جملہ انتہائی قابل اعتراض ہے کیونکہ قرآن کا متن ہر قسم کے شک و شبہ سے یکسر پاک ہے۔ یہاں مصنف نے "بہت کم" کے محتاط اور دلفریب الفاظ کے ساتھ قرآن کے متن میں شبہات کی گنجائش پیدا کرنے کی ناتمام سعی کی ہے۔ جسے کوئی مسلمان تسلیم کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

اسی باب میں ایک دوسرے مقام پر مصنف نے لکھا ہے

"قرآن پہلی مرتبہ حضرت محمدؐ کی وفات کے انیس سال بعد کتابی شکل میں پیش کیا گیا"۔

حالانکہ قرآن کریم کی کتابی شکل میں تدوین حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چند ماہ بعد حضرت عمرؓ کے مشورہ اور حضرت ابوبکرؓ کے حکم پر حضرت زید بن ثابتؓ نے کی تھی۔ دراصل مصنف .... غلط فہمی کا شکار ہوا ہے۔ کیونکہ انیس سال بعد کا وہ واقعہ جسے اس نے قرآن کی تدوین سمجھا ہے وہ اس کی تدوین نہیں تھی بلکہ اس کی مختلف قراءات میں سے اور مختلف مصاحف میں سے ایک قرأت اور مصحف کا تعین تھا اور جہاں تک تدوین کا تعلق ہے وہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں ہو چکی تھی۔

چھٹے باب میں مصنف نے مسلم افواج کی ترتیب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"ہر قبیلہ کا نشان الگ ہوتا تھا۔ نیزے سے ایک کپڑا باندھ دیا جاتا تھا۔ اور اس کو قبیلہ کا سب سے بہادر آدمی اٹھا لیتا تھا۔ یہی لواء قبیلہ کا نشان تھا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پرچم پر عقاب بنا ہوا تھا"۔

معلوم نہیں اس سلسلہ میں مصنف کا ماخذ کیا ہے۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم پر عقاب کا ہونا اسلامی تاریخ کی روشنی میں غلط ہے۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوٹو اور تصویر سے امت کو منع فرمایا ہے تو خود اپنے پرچم پر عقاب کیسے بنوا سکتے تھے؟ اس کے برعکس تاریخ نے آپ کے پرچم پر سفید اور سیاہ دھاریوں کا ہونا بتلایا ہے

(جاری ہے)

## اعتکاف

—— رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے اور بڑے ثواب کا کام ہے۔ رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کو سورج چھپنے سے پہلے اعتکاف میں بیٹھ جائے اور عید کا چاند نظر آجائے تو اعتکاف کی جگہ سے نکل آئے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو ان نیکیوں کا ثواب بھی ملتا ہے جو اعتکاف سے باہر تمام نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے (مشکوٰۃ) یعنی مسجد میں بیٹھ کر اعتکاف کرنے والا جو خارج مسجد کی نیکیوں سے عاجز ہے تو ثواب کے اعتبار سے محروم نہیں ہے۔ مسئلہ:- مردوں کو ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا درست ہے۔ جس میں پانچوں وقت جماعت سے نماز ہوتی ہو اور عورت گھر کی مسجد میں اس جگہ اعتکاف کرے جو گھر میں نماز پڑھنے کے لئے مقرر کر رکھی ہے اگر کوئی جگہ مقرر نہ ہو تو گھر کے کسی کونہ کو مسجد مقرر کرکے اعتکاف میں بیٹھ جائے۔ اعتکاف کی جگہ سے پیشاب پاخانہ کے لئے نکلنا درست ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں اسی جگہ منگا کر کھائے۔ مسئلہ:- مشہور ہے، کہ اعتکاف میں کسی سے بات کرنا درست نہیں۔ یہ غلط ہے بلکہ اس جگہ بیٹھے بیٹھے بات کرنا گھر کا کام کاج بتانا اور خرید و فروخت بھی درست ہے۔ مگر مال کو مسجد میں حاضر نہ کرے۔

پاکستان میں اللہ کی کتاب، اس کے رسول کی سنت اور صحابہ کرام کے طریق کے مطابق اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد میں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کیجئے

# زکوٰۃ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

## زکوٰۃ کے متعلق شاہنشاہِ حقیقی کا فرمان

(قولہٗ تعالیٰ) واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین ۝ (البقرہ رکوع نمبر ۵)

ترجمہ:۔ اور قائم رکھو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور جھکو نماز میں جھکنے والوں کے ساتھ

## دربارِ ختمِ رسالت کا زکوٰۃ کے متعلق اعلان

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی شہادت کے لیے دعوت دو۔ جب وہ اس بات کو مان لیں۔ پھر انہیں اطلاع دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر پانچ نمازیں روزانہ فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس بات کو مان جائیں پھر انہیں اطلاع دو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے دولت مندوں سے لی جائے گی۔ اور انہیں کے محتاجوں پر بانٹ دی جائے گی۔ انتہیٰ (بخاری شریف باب وجوب الزکوٰۃ)

## تارکِ زکوٰۃ کیلئے شاہنشاہ کیطرف سے سزا کا اعلان

جو لوگ چاندی اور سونا جمع کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ پس انہیں درد دینے والے عذاب کی خوشخبری دے۔ جس دن اس سونے اور چاندی کو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کے ماتھوں اور پیٹھوں کو داغ دیئے جائیں گے۔ (اور ان سے کہا جائیگا) یہ وہ چیز ہے جسے تم اپنی جانوں کے لیے جمع کیا کرتے تھے۔ پس جس چیز کو تم جمع کیا کرتے تھے۔ اس کا مزہ چکھو۔ (القرآن الحکیم)

## سونے اور چاندی کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی سزا

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا خزانہ (جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو) قیامت کے دن ایک گنجا سانپ ہوگا۔ خزانہ کا مالک اس سے بھاگے گا۔ اور وہ اسے پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگے گا۔ یہاں تک کہ وہ مالک اپنی انگلیاں اس کے منہ میں (چبانے کے لیے) دے گا۔ (مسند احمد)

● خلافت راشدہ کا فیصلہ:

## زکوٰۃ کا منکر مرتد اور واجب القتل ہے

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے۔ اور عرب میں سے جس نے کافر ہونا تھا ہو گیا اس وقت عمرؓ نے فرمایا۔ آپ لوگوں سے (یعنی زکوٰۃ دینے والوں سے) کیسے لڑ سکتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے لوگوں سے جہاد کی اجازت دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔ (یعنی ان لوگوں سے لڑ سکتا ہوں۔ جو کلمۂ توحید کے قائل نہ ہوں۔ اور جس شخص نے کلمۂ توحید کا اقرار کیا۔ اس نے مجھ سے اپنے مال و جان کو محفوظ کر لیا۔ مگر قانونِ اسلام اپنے کسی حق کی بنا پر اس کی جان لینا چاہے (مثلاً قصاص یا شادی شدہ کے زنا کرنے سے تو وہ اور بات ہے۔ اور کلمۂ توحید کے اقرار کرنے والے کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا۔ خدا کی قسم ہے۔ اگر مجھے بھیڑ کا چھوٹا سا بچہ (جسکی عمر ایک سال تک پہنچی ہو) بھی زکوٰۃ میں کم کرکے دیںگے۔ جسے وہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ادا کیا کرتے تھے۔ اس کے دینے پر بھی ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ خدا کی قسم سوائے اس کے نہیں (یعنی یہ زور اس لیے دے رہے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ابوبکرؓ کے سینہ میں یہ بات ڈالی ہے میں بھی سمجھ گیا۔ یہی بات ٹھیک ہے۔ (بخاری، باب وجوب الزکوٰۃ)

## کس شخص کے ذمہ زکوٰۃ لازم ہے

آزاد، عقلمند، بالغ، مسلمان جب نصاب کا مالک ہو۔ اور اس کی ملکیت میں مال کو ایک سال گزر جائے۔ (یعنی غلام، پاگل، نابالغ اور کافر کے ذمہ زکوٰۃ نہیں

## کس مال سے زکوٰۃ لی جاتی ہے

اسلامی شریعت میں پانچ قسم کے مالوں سے زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے۔

(۱) چوپاؤں سے جو سال کے اکثر حصہ میں جنگل میں چرنے والے ہوں۔

(۲) کھیتی کی اس پیداوار سے جو سال بھر رہ سکتی ہو۔ مثلاً سبزیاں چونکہ خشک کرکے سال بھر رکھی نہیں جاتیں۔ ان پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ اور ہر قسم کے اناج پر ہوگی۔ کیوں وہ رکھا جاتا ہے۔

(۳) مالِ تجارت سے۔

(۴) دفن شدہ خزانہ اگر کسی کو مل جائے۔

(۵) سونے اور چاندی سے خواہ سکے یا زیور کی صورت میں ہوں۔ یا کلڑیوں کی صورت میں

## زکوٰۃ کب وصول کیجاتی ہے

چوپاؤں، مالِ تجارت اور سونے چاندی سے سال گزرنے کے بعد کھیتی کی پیداوار سے جب فصل اٹھائی جائے۔ دفینہ سے جب کسی کو ملے۔

## سونے اور چاندی کا نصاب

چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولے ہے۔ اس سے کم مقدار میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ اور چاندی کی زکوٰۃ یہ ہے کہ ہر ساڑھے باون تولہ میں سے ایک تولہ تین ماشے اور پانچ رتی چاندی دی جائے۔

سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے ہے۔ اور زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ دینے کا حکم ہے۔ یعنی ہر ساڑھے سات تولہ میں سے دو ماشے دو رتی سونا دینا چاہیئے۔

## بکریوں کا نصاب

ان بکریوں پر زکوٰۃ ہوگی۔ جو جنگل میں چرنے والی ہوں اور سال گزرنے کے بعد فرض ہوگی۔ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ پھر چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ایک بکری ادا کرنی ہوگی۔ ۱۲۱ سے ۲۰۰ تک ۲ بکریاں ہوں گی۔ ۲۰۱ سے ۳۹۹ تک تین بکریاں۔ ۴۰۰ میں چار بکریاں۔ اس کے بعد ہر ایک سو پر ایک بکری بڑھتی جائے گی۔ بھیڑوں کا بھی یہی حساب ہے۔

## گائے کا نصاب

گایوں کے مال پر زکوٰۃ تب ہوگی۔ جب جنگل میں چرنے والی ہوں۔ ۳۰ سے کم زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور ۳۰ پر جب ایک سال گزر جائے۔ تب ایک سال کا نر یا مادہ زکوٰۃ میں دی جائے۔ ۴۰ سے ۵۹ تک امام ابو یوسف و محمد رحمۃ اللہ علیہما کے ہاں وہی ۴۰ والی زکوٰۃ رہے گی۔ جب ۶۰ ہو جائیں۔ تب ایک سال کے ۲ نر یا مادہ دی جائیں۔ ۷۰ میں ایک، ایک سال کا اور ایک دو سال کا نر یا مادہ دی جائے۔ ۸۰ میں ۲، ۲ سال کے نر یا مادہ دیئے جائیں۔ ۹۰ میں تین ایک سال کے نر یا مادہ دی جائیں۔ سو میں ۳۰، دو ایک ایک سال کے نر یا مادہ اور ایک دو سال کا نر یا مادہ دی جائے۔

(باقی آئندہ)

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price 25 paisa

جلد ۱۰ مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۳۰ پیسے شمارہ ۲۵

بزرگانِ دین کے فرمودات

# ذکر و فکر

## حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ماہِ رمضان المبارک کی آمد پر فرمایا کہ :-
یہ مہینہ بڑی ہی برکت اور رحمت کا ہے۔ اگر حق تعالیٰ اپنے بندوں کو اتنی قوت اور توفیق عطا فرمائیں کہ حقوق واجبہ ادا ہوتے رہیں۔ اور معاصی سے اجتناب رہے۔ یہ ہی بڑی دولت ہے۔ اس سے آگے کی تمنّا کرنا بڑے لوگوں کا کام ہے۔ ہم جیسے کمزوروں کے لیے تو یہی سب کچھ ہے۔ ان کی ذات سے تو سب کچھ امید ہے۔ بڑے رحیم ہیں۔ وہ تو ناقصین کو بھی محروم نہیں رکھتے۔ طلب شرط ہے۔ بندوں کو بھی چاہیئے۔ کہ جیسے کچھ ہیں۔ بُرے بھلے دربار میں پیش ہو جایا کریں۔ اور اپنی وسعت اور قوت سے کام لیں۔ پھر تو وہ خود ہی اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں ارادہ اور ہمت بڑی چیز ہے۔ اس کی برکت سے بڑا سخت سے سخت کام سہل اور آسان نظر آنے لگتا ہے جہاد کیسی سخت چیز ہے۔ کہ جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ مگر ہمت اور ارادہ اسکو بھی سہل کر دیتا ہے خصوص معاصی سے اجتناب بہت ضروری ہے مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ اور زمانہ میں تو لوگوں کو اسکا خیال بھی نہیں ہوتا۔ اور جہاں رمضان شریف شروع ہوئے گنجفہ شطرنج کثرت سے شروع کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جی بہلانے اور دن گزارنے کے لیے کرتے ہیں۔ بندۂ خدا قرآن کی تلاوت کی ہوتی ذکر اللہ میں مشغول ہوا ہوتا کسی نیک مجلس نیک صحبت میں بیٹھا ہوتا۔ مگر کچھ نہیں کرتے آزادی کا زمانہ ہے کسی کا خوف نہیں۔ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ اس ماہِ مبارک میں جملہ معاصی کو ترک کرنا چاہیئے خواہ معاصی ہاتھ کے ہوں، پیر کے ہوں، آنکھ کے ہوں کان کے ہوں، زبان کے ہوں، قلب کے ہوں۔ اور یوں تو ترک معاصی اس ہی ماہ کے لیے خاص نہیں۔ وہ ہر وقت ہی بچنے کی چیز ہے۔ مگر اس ماہ میں اتنا اور ہے کہ جیسے اعمالِ صالحہ پہ اجر اور ثواب زیادہ ہے۔ گناہ پر سزا بھی زیادہ ہے۔

(ماخوذ)

## شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ

قومی اجتماعی کاموں میں، ایلوے کے گھونٹ پینے پڑتے ہیں۔ جسقدر زیادہ خدمات انجام دینی ہوتی ہیں۔ اسی قدر زیادہ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بہت ہی مصائب کا سامنا ہوتا ہے۔

قرآن میں جسقدر صبر کے لیے آیات ہیں، کسی اور خلق اور عمل کے لیے نہیں ہیں۔

مت گھبرائیے! اور صبر و استقلال اور عالی ہمتی اور خوش دلی سے اس باغِ محمدی (علیہ السلام) کو سر سبز و شاداب کیجئے۔ فیوضِ قاسمیہ کو چار دانگ عالم میں منتشر کیجئے۔ ٹھوکریں لگیں تو آہ مت کیجئے۔ اخلاص و للّٰہیت، تقویٰ اور خشیت کو ہاتھ دل اور زبان میں محفوظ رکھیئے۔

یہی قاسمیت ہے، یہ ہی رشیدیت ہے۔ یہ ہی امدادیت ہے،

زمانہ کی تیز و تند ہوائیں چلیں گی۔ سمندروں کی موجیں تھپیڑے ماریں گی۔ خواہشات کے زلزلے آئیں گے، اصحاب اغراض جھڑ جھڑائیں گے۔ مگر آپ کو ہمالیہ بن جانا چاہیئے۔

(ایک مکتوب گرامی سے اقتباس)

## شیخ التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تبلیغ پر نکلنے کے زمانہ میں بس چار کاموں میں اپنے آپ کو مشغول رکھنا ہے۔ سب سے پہلی چیز ہے۔ ایمان و یقین کی اور ایمان والے اعمال کی دعوت۔ اس دعوت کے لیے عمومی گشت ہوں گے۔ خصوصی گشت ہونگے جنکے اصول و آداب گشت کے لیے نکلتے وقت تبلائے جائیں گے۔ ان کو دھیان سے سنا جائے پھر جب آپ دعوت کے لیے گلیوں اور بازاروں میں نکلیں گے۔ تو شیطان آپ کو وہاں کے نقشوں کی طرف متوجہ کرے گا۔ اس لیے سب سے پہلے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ شیطان و نفس کے شر سے بچائے۔ اور اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی توفیق دے پورے گشت میں اس کا اہتمام رہے کہ بس اللہ کے جلال اور جمال پر اور اس کی صفات عالیہ پہ نظر ہو۔ نگاہیں نیچی رہیں اور اپنا مقصد نگاہ کے سامنے رہے۔

خصوصی گشت میں جب دینی اکابر کی خدمت میں حاضری ہو تو ان سے صرف دعا کی درخواست کی جائے۔ اور ان کی توجہ دیکھی جائے۔ تو کام کا کچھ ذکر دیا جائے۔ عمومی گشت کرکے لوگوں کو مسجد میں جمع کیا جائے۔ اور ان کے سامنے ایمان و یقین، نماز، ذکر اللہ، علم دین، اخلاق اور دینی جد و جہد کی بات رکھی جائے۔ دعوت کے بعد دوسرا کام تعلیم کا ہے جب تعلیم کے لیے بیٹھیں تو ادب سے بیٹھیں۔ دل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے علم کی عظمت سے پُر ہو۔ فضائل کا مذاکرہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم فرمائی ہوئی دعائیں یاد کی جائیں۔

# کامل و اکمل ذات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صرف اپنے معتقدوں ہی کے حلقہ میں نہیں رہے بلکہ مکہ میں قریش کے مجمع میں رہے۔ نبوت سے پہلے چالیس برس آپ کی زندگی انہی کے ساتھ گذری، اور پھر تاجرانہ زندگی، لین دین کی زندگی، معاملہ اور کاروبار کی زندگی جس میں قدم قدم پر بدمعاملگی، بدنیتی، خلاف وعدگی اور خیانت کاری کے عمیق غار آتے ہیں۔ مگر آپ اس طرح بے خطر اس راستہ سے گذر گئے کہ آپ کو ان سے امین کا خطاب حاصل ہوا۔ نبوت کے بعد بھی لوگوں کو آپ پر یہ اعتماد تھا کہ اپنی امانتیں آپ ہی کے پاس رکھواتے تھے، چنانچہ ہجرت کے موقع پر حضرت علی کو اسی لئے مکہ میں چھوڑا تاکہ آپ کے بعد وہ لوگوں کی امانتیں واپس کر سکیں۔ آپ کے دعوئے نبوت پر تمام قریش نے برہمی ظاہر کی، مقاطعہ کیا دشمنیاں ظاہر کیں، گالیاں دیں، راستے روکے نجاستیں ڈالیں، پتھر پھینکے، قتل کی سازشیں کیں۔ آپ کو ساحر کہا، شاعر کہا۔ مجنوں کہا۔ مگر کسی نے یہ جرأت نہ کی کہ آپ کے اخلاق اور اعمال کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکال سکتے، حالانکہ نبوت اور پیغمبری کے دعویٰ ہی کے یہ معنی ہیں کہ مدعی اپنی بے گناہی اور معصومیت کا دعوے کر رہا ہے، اس دعوے کے ابطال کے لئے آپ کے اخلاق و اعمال کے متعلق چند مخالفانہ شہادتیں بھی کافی تھیں۔ تاہم اس دعوے کے توڑنے کے لئے انہوں نے اپنی دولت لٹا دی۔ اپنی اولاد کو قربان کیا، اپنی جانیں دیں، لیکن یہ ممکن نہ ہوا کہ وہ آپ کی ذات پر معمولی خردہ گیری کر کے بھی اس کو باطل کر سکیں۔ کیا اس سے نہیں ثابت ہوتا کہ جو آپ دوستوں کی نظر میں تھے وہی دشمنوں کی نگاہ میں بھی تھے۔ اور کوئی چیز زیر پردہ اور نامعلوم نہ تھی۔

ایک روز قریش کے بڑے بڑے رئیس جلسہ جمائے بیٹھے تھے، اور آپ کا ذکر ہو رہا تھا۔ نضر بن حارث نے جو قریش میں سب سے زیادہ جہاندیدہ تھا، کہا اے قریش! تم پر جو مصیبت آئی ہے تم اس کی کوئی تدبیر نہ نکال سکے۔ محمدؐ تمہارے سامنے بچہ سے جوان ہوا، وہ تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ، سچا اور ایماندار تھا، اور اب جب اس کے بالوں میں سفیدی آچلی، اور تمہارے سامنے یہ باتیں پیش کیں تو کہتے ہو کہ وہ ساحر ہے، کاہن ہے شاعر ہے، مجنوں ہے۔ خدا کی قسم میں نے اس کی باتیں سنی ہیں۔ محمدؐ میں یہ کوئی بات نہیں۔ (ابن ہشام)

آنحضرت صلعم پر جو لوگ ابتداءً ایمان لائے وہ دریا کنارے کے ماہی گیر نہ تھے وہ مصر کی محکوم اور غلام قوم کے افراد نہ تھے، بلکہ ایک ایسی آزاد قوم کے افراد تھے جو اپنی عقل و دانش کے لحاظ سے ممتاز تھی اور جس نے ابتدائے آفرینش سے آج تک کبھی کسی کی اطاعت نہیں کی تھی، وہ لوگ تھے جن کے تجارتی کاروبار ایران، شام مصر اور ایشیائے کوچک تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان میں وہ لوگ تھے جن کی دقیقہ سنجی، نکتہ رسی اور عقل و ذہانت کے ثبوت مسائل اور احکام کی صورت میں آج بھی موجود ہیں۔ ان میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے بڑی بڑی فوجوں کا فاتحانہ مقابلہ کیا اور دنیا کے مشہور سپہ سالاروں میں داخل ہیں۔ ان میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے ملکوں پر فرمانروائیاں کیں اور حکومت کے نظم و نسق کی بہترین قابلیت کا اظہار کیا۔ کیا ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی یہ تصوّر کر سکتا ہے کہ ایسے پرزور، قوی بازو اور دانایان روزگار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حال چھپا رہ سکتا تھا، اور وہ دھوکا کھا سکتے تھے۔ بلکہ یہی وہ لوگ ہیں، جنہوں نے آپ کی ایک ایک جنبش کی نقل کی ہے، اور جو آپ کے ایک ایک نقش قدم پر چلنا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ یہ آپ کی کاملیت کی ناقابل تردید دلیل ہے۔ (سید سلیمان ندوی)

---

## درسِ حدیث

# قربِ قیامت کی علامات

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

- جب مال غنیمت کو دولت قرار دے دیا جائے۔
- جب زکوٰۃ کو تاوان اور غرامت سمجھ لیا جائے
- جب علم کو دین کے لئے نہیں بلکہ دنیا حاصل کرنے کے لئے سیکھا جائے۔
- جب مرد، عورت کی اطاعت کرے
- بیٹا ماں کی نافرمانی کرے اور اس کو رنج پہنچائے
- جب آدمی دولت کو اپنا ہمنشیں بنائے اور باپ کو دور کرے۔
- جب مسجد میں زور زور سے باتیں کی جائیں اور شور مچایا جائے
- جب قوم کی سرداری قوم کا ایک فاسق آدمی کرے
- جب قوم کے امور کا سربراہ قوم کا کمینہ اور ذلیل ترین شخص ہو
- جب آدمی کی تعظیم، اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے۔
- گانے والی عورتیں معاشرہ میں کثرت سے پیدا ہو جائیں۔
- آلات موسیقی زیادہ ہو جائیں۔
- جب علانیہ شرابیں پی جائیں۔
- جب امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہنے لگیں۔ اور ان پر لعنت کریں

تو

اس وقت تم قیامت کی نشانیوں کے وقوع میں آنے کا انتظار کرو۔

(جامع ترمذی، کتاب الفتن)



جلد ۱۰ | جمعہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء مطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ | شمارہ ۵

تعلیمی پریس لاہور میں باہتمام ملک نورالٰہی پرنٹر چھپا اور غازی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا۔

خط و کتابت و ترسیل زر و تبادلہ اخبار و دیگر امور کے لئے — پتہ — ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، چکوال

# مولانا سیّد گل بادشاہ صاحب کا فتویٰ

## اور مودودی جماعت

### عامر عثمانی صاحب کے جواب میں )

( قسط نمبر ۱۰ )

اس کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں:-

اقول الفتنۃ التی یکون العصمۃ فیہا السیف، ارتداد العرب فی ایام ابی بکر رضی اللہ عنہ واما امارۃ علی اقذاء فالمشاجرات التی وقعت فی ایام عثمان وعلی رضی اللہ عنہما وھدنۃ علی دخن الصلح الذی وقع بین معاویہ والحسن بن علی رضی اللہ عنہما۔

(میں کہتا ہوں کہ وہ زمانہ جس میں نجات تلوار سے حاصل ہوئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت تھا۔ جس میں بعض قبائل عرب مرتد ہو گئے تھے اور نا خوشی کی حکومت وہ باہمی جھگڑے تھے جو حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں پیش آئے اور کدورت کی صلح وہ تھی جو حضرت معاویہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کے زمانے میں واقع ہوئی اور گمراہی کی طرف بلانا۔ ان میں سے ملک شام میں یزید تھا، اور عراق میں مختار وغیرہ۔ یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان کی حکومت مستقل ہو گئی)

## امارۃ علی اقذاء

حدیث مذکور کے یہ دو جملے در اصل محل بحث ہیں امارۃ علی اقذاء اور ھدنۃ علی دخن۔ اور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۳۰۶ میں فرماتے ہیں:- و اقذاء جمع قذی آنچہ در چشم و آب افتد از غبار و خس وخاشاک، وجرک یعنی اجتماع مردم بر امراء بکراہیت و فساد و انکار در دل باشند نہ بخوشی و رضاء و صفاء باطن چنانکہ چشمے کہ در وے قذا افتد ظاہری صحیح و باطن سقیم الخ (اور اقذاء قذا کی جمع ہے۔ قذاء ...ہے جو آنکھ اور پانی میں غبار اور تنکے اور میل پڑ جاتی ...ہے۔ یعنی امراء پر لوگوں کا اتفاق دل کی ناگواری، ناخوشی ...و انکار سے ہوگا نہ کہ خوشی اور رضامندی اور دل ...کی صفائی سے، جیسا کہ وہ آنکھ جس میں کوئی غبار وغیرہ ...پڑ جائے تو وہ ظاہر میں صحیح نظر آتی ہے۔ لیکن اس کے ...اندر بیماری ہوتی ہے")

حدیث نبوی کے ان الفاظ کا مصداق متعین ...نے میں محدثین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت ...مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری فرماتے ہیں ...ما کانت الکدورات بعد متصل عثمان د بذلی المجہود کتاب الفتن ج ۵ ص ۹۰) یعنی کدورات حضرت عثمان کی شہادت کے بعد واقع ہوئیں)

اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی بھی فرماتے ہیں:- و بعضے گفتہ اند کہ احتمال دارد کہ شر زمان قتل امیر المومنین عثمان باشد و خیر بعد از وی زمان امیر المومنین علی رضی اللہ عنہما (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۹۹) اور بعض نے کہا ہے کہ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ حدیث میں شر سے مراد حضرت عثمان کے قتل کا زمانہ ہے اور اس کے بعد خیر سے مراد حضرت علی کا زمانہ ہے۔ اور فتح الباری میں ہے:- قال عیاض المراد بالشر الاول الفتن التی وقعت بعد عثمان و المراد بالخیر الذی بعدہ ما وقع فی خلافۃ عمر بن عبدالعزیز (قاضی عیاض نے فرمایا ہے کہ شر اول سے مراد وہ فتنے ہیں جو حضرت عثمان کے بعد واقع ہوئے اور اس کے بعد کی خیر سے وہ مراد ہے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں واقع ہوئی۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت قاضی عیاض کے نزدیک خلافت عثمانی کا زمانہ شر سے محفوظ ہے۔ ان کے قتل پر اس شر کا ظہور ہوا۔ جس کی حدیث میں خبر دی گئی ہے

## ھُدنۃٌ علیٰ دَخن

حدیث نبوی کے ان الفاظ کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے:۔ وھدنۃ علیٰ دَخَن الصلح الذی وقع بین معاویۃ والحسن بن علی رضی اللہ عنہما (حجۃ اللہ البالغۃ ج ۲) یعنی وہ صلح جو حضرت معاویہ اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے درمیان واقع ہوئی) ھدنہ کا معنی صلح سکون و آرام ہے۔ اور دخن بمعنی دخان یعنی دھواں اور دخن بمعنی کینہ، خیانت بھی آتا ہے۔ لیکن حدیث کے ان الفاظ کا مطلب خود ابوداؤد شریف کی حدیث میں موجود ہے۔ قلت یا رسول اللہ الھدنۃ علی الدخن ما ھی قال لا ترجع قلوب اقوام علی الذی کانت علیہ۔ (حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ الھدنۃ علی الدخن کیا ہے تو فرمایا کہ لوگوں کے قلوب اس حالت پر واپس نہ لوٹیں گے جو پہلے تھے جب دخن کی مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود واضح فرمادی تو دخن کے دوسرے معنی مراد لینا صحیح نہ ہوں گے۔ اور حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری نے بھی فرمایا ہے۔ والمراد بہ لیس خیراً خالصاً بل فیہ کدورۃ بمنزلۃ الدخان من النار (اور اس سے مراد یہ ہے کہ خالص خیر نہیں رہے گی بلکہ اس میں کدورت پیدا ہو جائے گی۔ جس طرح آگ میں دھواں ہوتا ہے اور فتح الباری میں ہے:-

وقال ابو عبید یفسر المراد بھذا الحدیث الحدیث الاخر لا ترجع القلوب قوم علی ما کانت علیہ) واصلہ ان یکون فی لون الدابۃ کدورۃ فکان المعنی ان قلوبھم لا یصفو بعضھا لبعض (ج ۱۶ ص ۱۴۴)

اور ابو عبید فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی مراد دوسری حدیث بیان کر رہی ہے کہ (لوگوں کے دل پہلے حال پر نہ رہیں گے) اور اصل میں دخن اس کو کہتے ہیں۔ کہ جانور کے رنگ میں کچھ میل ہو۔ گویا کہ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے دل ایک دوسرے کے متعلق صاف نہیں رہیں گے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد اہل اسلام میں باہمی وہ صفائی نہ رہی جو پہلے تھی

## مصداق حدیث

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے نزدیک ان الفاظ حدیث کا مصداق وہ صلح ہے جو حضرت معاویہ اور حضرت حسن کے درمیان ہوئی اور تاریخ شاہد ہے کہ امام حسن نے اپنی رضا و خوشنودی سے یہ صلح فرمائی تھی اور اگر قلوب میں باہمی کچھ کدورت باقی تھی۔ لیکن اس میں حضرت معاویہ کے مکر و فریب کا کوئی دخل نہیں اور مولانا عبدالحق حقانی کا جو ترجمہ عامر صاحب نے پیش کیا کہ:- "اور مکر و فریب کی صلح وہ تھی جو امیر معاویہ اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے درمیان واقع ہوئی" اس میں کوئی تصریح نہیں ہے کہ مکر و فریب حضرت معاویہ ہی کی طرف سے ہوا۔ اور نہ اس بدگمانی کی گنجائش ہے۔ کیونکہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی رضا و رغبت سے یہ صلح کی تھی اور در اصل یہ صلح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کا مظہر تھی۔ جس میں فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔ البتہ امام حسن کی جماعت کے بہت لوگوں نے اس صلح کو نا پسند کیا تھا اس لئے ممکن ہے کہ مکر و فریب کا اشارہ بجائے حضرت معاویہ اور حضرت حسن کے دوسرے افراد کی طرف ہو (ب) چونکہ حدیث میں دخن کی مراد واضح ہو گئی ہے اس لئے مکر و فریب کے الفاظ کی حقیقت مراد نہیں ہوگی۔ بلکہ ارشاد نبوی الحربُ خدعۃٌ کی روشنی میں اس سے مراد وہ تدابیر ہوں گی کہ عالم اسباب میں ان کی وجہ سے صلح ظہور پذیر ہوئی۔ (باقی آئندہ)

Scanned with CamScanner

ھفت روزہ ترجمان اسلام لاہور — جمعہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء

# عرب دنیا اور عالم اسلام کے ساتھ غداری

وہ لوگ نہ تو پاکستان کی کوئی خدمت انجام دے رہے ہیں، نہ عربوں کے ساتھ ہمدردی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ نہ عالم اسلام اور اسلام کو کوئی فائدہ پہنچا رہے ہیں، بلکہ یہودیوں، مغربی سامراجیوں اور امریکہ و برطانیہ کے ہاتھوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔ جو اپنی تحریروں، بیانوں اور نجی پروپیگنڈے کے ذریعہ یہ ثابت کرنے میں لگے ہوئے ہیں کہ عربوں کی متحدہ طاقت کو اسرائیل کے ہاتھوں شکست فاش ہوئی ہے۔ اسرائیل با وجود قلیل تعداد اور چھوٹا سا ملک ہونے کے عربوں پر ہر طرح کی برتری اور فوقیت رکھتا ہے۔ عربوں نے روس کی شہ پر اسرائیل کے خلاف کارروائی کی تھی۔ لیکن روس نے انہیں دھوکا دیا اور اس کے لئے یہ لوگ ناصر و مصر کو ملامت و طعن کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

اور یہ امر تو انتہائی خطرناک اور عربوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کو کمزور بنانے کی کوشش ہے جس میں بھارت کے پاکستان پر حملے اور امریکہ و برطانیہ سمیت اسرائیل کی عربوں پر یورش کا تقابل کر کے پاکستان کی صلاحیت کارکردگی کے مقابلہ میں عربوں کی نا اہلیت کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کیا گیا ہے۔

اس وقت دنیا کی رائے عامہ اسرائیل کو جارح قرار دے رہی ہے، امریکہ اور برطانیہ کو اس جارحیت میں ملوث سمجھ رہی ہے۔ اور یہ یقین رکھتی ہے کہ عربوں پر جس بے خبری کے عالم میں اور جس انتہائی شدت و ہمہ گیری اور عظیم ترین فضائی قوت کے ساتھ سامنے سے، پشت پر سے، دائیں سے اور بائیں سے دفعتہً حملہ کیا گیا تھا۔ اس نے صحیح معنوں میں عربوں بالخصوص مصر کو مقابلہ اور دفاع کی مہلت ہی نہیں دی۔ اس لئے نہ تو اسے باقاعدہ جنگ کہا جا سکتا ہے اور نہ عربوں کی پسپائی کو شکست سے تعبیر کرنا درست ہو سکتا ہے۔

لیکن خود ساختہ انداز فکر کے ساتھ جس قبیل کی تنقیدات کا سلسلہ بعض پاکستانی اخبارات میں شروع کر دیا گیا ہے اور جس کے آغاز کا سہرا مودودی صاحب کے مقدس قلم کے سر ہے۔ اس سے عربوں کے حق اور مظلومیت کی سیاسی بنیادیں تہ و بالا ہو جاتی ہیں اور اسرائیل اور امریکہ و برطانیہ کے موقف کو تقویت پہنچ جاتی ہے۔

یہ بیک وقت امریکی سامراج کی بھی خدمت ہے یہودی مقاصد کی بھی ہمنوائی ہے۔ عربوں کے کاز کو کمزور بنانے کی بھی کوشش ہے اور پاکستان کے مفادات کو نقصان پہنچانے کا بھی حربہ ہے۔

عرب دنیا کا حالیہ حادثہ جو محض کچھ صحرائی علاقہ کے اندر پسپائی اور بیت المقدس کے ہاتھ سے نکل جانے تک محدود ہے، اتنا المناک نہیں۔ جتنا المناک ۱۹۱۷ء میں ترکی کی شکست کا حادثہ تھا جبکہ تمام عالم اسلام حتیٰ کہ بیت المقدس اور بالواسطہ طور پر حجاز مقدس تک پر انگریزوں کا غلبہ قائم ہو گیا تھا۔

وہ حادثہ پورے عالم اسلام کے لئے مرگ ناگہانی کی حیثیت رکھتا تھا، لیکن اس وقت کی مسلم قیادت نے جو مولانا محمد علی مرحوم، حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم وغیرہ وغیرہ جیسے حضرات پر مشتمل تھی۔ ایک لمحہ کے لئے بھی مسلمانوں کے ذہنوں کو پست حوصلہ، شکست خوردہ، احساس کمتری کا شکار اور یاس زدہ نہیں ہونے دیا اور نہ انہوں نے ترکی کی مفتوح افواج اور ان کے جرنیلوں و سپہ سالاروں پر لعنت و ملامت کے تیر برسائے۔ بلکہ انور پاشا، کمال پاشا وغیرہ کو شکست کے باوجود مسلم قوم کا ہیرو بنا کر کھڑا کر دیا، اور جنگی شکست کو انگریزی استبداد کے لئے تقویت کے بجائے مسلمانوں کی ذہنی فتح میں تبدیل کر ڈالا۔

لیکن اس کے برعکس آج مودودی صاحب جیسے لوگ جو عالمگیر اسلامی قیادت و امارت کا اپنے سوا کسی کو مستحق ہی نہیں گردانتے، عربوں کی معمولی سی عارضی پسپائی کو تمام عربوں کی شکست، تمام مسلمانوں کی ہزیمت اور امریکہ، برطانیہ و اسرائیل کی فتح عظیم ثابت کرنے میں لگ گئے ہیں۔

اور اس وقت جبکہ میز کی لڑائی تیزی کے ساتھ جاری ہے اور عرب و عالم اسلام سے ایک ہی صدا، ایک ہی فکر اور ایک مطالبہ کی طالب ہے۔ یہ حضرات ناصر پر ملامت کے تیر برسانے پر اتر آئے ہیں اور عربوں کے اتحاد میں شگاف ڈالنے کی سعی نامحمود میں مصروف ہیں۔

حالانکہ اگر اس حادثہ کو عربوں کی شکست اور اسرائیل کی فتح تصور کیا جائے تو اس کی سب سے بڑی ذمہ داری مودودی صاحب جیسے لوگوں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے آخر دم تک اسلام کا نام لے لے کر اور اشتراکیت کے طعنے دے دے کر عربوں کے درمیان اتحاد کو مشکل بنائے رکھا۔ مصر کے ساتھ اردن اور سعودی عرب وغیرہ ملکوں کے اشتراک میں خلل ڈالا، اور امریکہ و برطانیہ کے لئے یہ موقع فراہم کیا کہ وہ عرب دنیا میں اپنے فوجی اڈے اور فوجی استحکامات اور عرب دنیا پر اپنی اقتصادی گرفت نیز اسرائیل کی طاقت کو خفیہ طور پر مضبوط تر بناتے چلے جائیں۔

امریکہ و برطانیہ کے فوجی اڈے ختم کرانے تیل وغیرہ کے مفادات مٹا دینے اور اقتصادی روابط توڑ دینے کی ہر تحریک کو مودودی صاحب جیسے لوگوں نے اشتراکیت اور ناصر کی نام نہاد آمریت کا ہوّا دکھا کر عرب دنیا میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔

اور آج جبکہ امریکہ و برطانیہ نے یہ سارے ذرائع اسرائیل کی حمایت میں عربوں کے خلاف استعمال کئے اور انہیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا تو یہ ناصحان زمانہ اسلام اور عالم اسلام کی ہمدردی کا لبادہ اوڑھ کر صرف ناصر اور مصر کے خلاف طعن و ملامت کے تیر برسانے نکل کھڑے ہوئے ہیں

جس روزنامہ کا یہ حوالہ دے دے کر ناصر کو بدنام کرنا چاہتے ہیں اس کے وقوع کے سب سے بڑے ذمہ دار بھی یہی لوگ ہیں۔ اور اب عربوں کے مفاد کو بین الاقوامی میز پر ذہنی شکست بھی دلوانا چاہتے ہیں۔ اور عالم اسلام میں مایوسی و شکست خوردگی کا زہر پھیلا دینے کے بھی خواہاں ہیں

کیا اسی کا نام اسلام دوستی اور عالم اسلام کے اتحاد کی مبارک کوشش ہے۔

اس وقت الحمدللہ عربوں کے درمیان قابل قدر اتحاد قائم ہو گیا ہے وہ اپنے پچھلے مناقشات کو خیرباد کہہ کر ایک دوسرے سے قریب تر ہو رہے ہیں۔ موجودہ پسپائی کی ذمہ داری کسی پر نہیں تھوپ رہے ہیں۔ صدر ناصر کی قیادت پر سب متفق ہو گئے ہیں۔ روس کا شکوہ نہیں کر رہے ہیں۔ امریکہ، برطانیہ کو اپنا حقیقی دشمن سمجھ رہے ہیں اور نئے عزم و اعتماد کے ساتھ اپنے حقوق حاصل کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

اس حوصلہ افزا اور امید آفریں صورت میں پاکستان کے بعض افراد اور جماعتوں کا جنگ کے حالات کو اپنے نظریات کے مطابق تعبیر کرنا۔ ناصر کے خلاف پروپیگنڈے کی مہم چلانا، اسرائیل کو عربوں سے فائق بتانا، روس کے عربوں کے درمیان شک اور بے اعتمادی کو ہوا دینا اگر دانستہ نہیں تو نادانستہ صرف امریکہ برطانیہ اور اسرائیل کی حمایت ہے اور عربوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ پورے ایشیا و عالم اسلام کی آزادی، سالمیت کے ساتھ نادان دوست کا ایسا ارتکاب ہے جو کسی طرح غداری سے کم نہیں۔

یہ لوگ کس عیاری کے ساتھ اس حقیقت پر پردہ ڈالے چلے جا رہے ہیں کہ نہ تو مصر و شام و اردن نے پہلے کر کے اسرائیل پر چڑھائی کی تھی، اور نہ عربوں کے دفعتاً قائم ہونے والے اتحاد کو اتنی مہلت ہی ملی کہ اپنے تمام وسائل مشترک کر کے اسرائیلی خطرے کا مقابلہ کیا جا سکتا۔

اس کے برعکس مصر، شام اور اردن خلیج فارس سے جنوبی عرب تک اور بحر روم کے کنارے، لیبیا سے ترکی تک ہر چہار طرف سے امریکی، برطانوی فوجی چھاؤنیوں کے حصار میں تھے اور درمیان میں اسرائیل کا خنجر موجود تھا۔

اس کے باوجود انہوں نے اسرائیل کا چیلنج قبول کیا ۴ دن تک اسرائیل اور امریکہ و برطانیہ کی بے پناہ یورش کا نشانہ بنے لیکن اسرائیل کی خلیج فارس تک پہنچنے کی آرزو پوری نہ ہونے دی اور اپنی غیرت ملی کو قائم رکھتے ہوئے روس سے بھی امداد کی فریاد نہیں کی۔

[illegible] واضح کامیابی اور عظمت کردار کے باوجود جو لوگ ناصر اور عربوں کی توہین کر رہے ہیں وہ اپنی پست فطرتی کا اظہار اور مغربی سامراج کی وفادارانہ خدمت کا کام انجام دے رہے ہیں۔

# حکومت پاکستان بیت المقدس کو یہودیوں سے خالی کرانے کے لئے عملی اقدامات کرے

(حضرت مفتی محمود صاحب)

ملتان ۱۱ جون۔ عربوں کے خلاف یہودیوں کی جارحیت کی مذمت اور بیت المقدس کو یہودیوں کے قبضہ سے خالی کرانے کی حمایت میں آج ملتان شہر میں جلوس نکالا گیا جس کی قیادت مولانا مفتی محمد عبداللہ نے کی۔ اس جلوس کا اہتمام مدرسہ خیر المدارس، مدرسہ قاسم العلوم، جمعیت علماء اسلام اور جمعیت اہلحدیث نے کیا۔ یہ جلوس مسجد عثمانیہ مارکیٹ حسین آگاہی سے شروع ہوا۔ مولانا عبدالغفور انوری (خیر المدارس) مولانا عبدالرشید صدیقی، (اہلحدیث) مولانا غلام قادر، شیخ محمد یعقوب (جمعیۃ علماء اسلام) کے علاوہ مولانا محمد اسحاق، مولانا محمد صدیق اور مولانا محمد موسیٰ بھی جلوس کے ہمراہ تھے۔ عثمانیہ مارکیٹ میں مولانا محمد موسےٰ مدرس قاسم العلوم نے تقریر کرتے ہوئے عربوں کے خلاف یہودیوں کی جارحیت کی شدید مذمت کی اور بیت المقدس کو یہودیوں کے ناپاک وجود سے پاک کرنے کا مطالبہ کیا۔ جلوس میں شامل مظاہرین اسرائیل اور سامراجی طاقتوں کی مذمت میں نعرے لگاتے ہوئے جب حسین آگاہی پہنچے تو وہاں مفتی محمود صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ مصر کے صدر ناصر نے صدارت سے استعفاد ے کر بڑی جرأت اور بلند کردار کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے بیت المقدس کو یہودیوں کے قبضہ سے آزاد کرانے پر زور دیا۔ انہوں نے عرب پر یہودیوں کے انسانیت سوز مظالم کی بھی شدید مذمت کی۔ اس کے بعد جلوس پاک گیٹ پہنچا تو مولانا عبدالرشید صدیقی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانان عالم بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کے قبضہ کو کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ بیت المقدس کو یہودیوں کے قبضہ سے آزاد کرانے کے لئے عملی اقدامات کرے۔ ملک عبدالغفور انوری (خیر المدارس) نے حرم گیٹ میں مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا، کہ بیت المقدس میں بے شمار انبیائے کرام استراحت فرما ہیں اور برصغیر میں تحریک خلافت کے عظیم راہنما مولانا محمد علی جوہر اسی مقدس شہر میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ ان نفوس قدسی کی روحیں اسلامیان عالم کو پکار رہی ہیں کہ بیت المقدس کو یہودیوں کے ناپاک قبضہ سے آزاد کرایا جائے۔

انہوں نے توقع ظاہر کی کہ عالم عرب کی موجودہ شکست آخرکار عالم اسلام کی سربلندی کا سبب بن جائے گی۔

مولانا عبدالقادر قاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسجد اقصیٰ مسلمانوں کا قبلہ اول ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج مقدس پر تشریف لے جانے سے پہلے مسجد اقصےٰ میں انبیائے کرام کی امامت فرمائی اور ایسے مقدس شہر پر یہودیوں کا ناپاک قبضہ برداشت نہیں کیا جا سکتا! انہوں نے کہا۔ عربوں کو جنگ میں شکست کا سامنا کرنا پڑا مگر متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے اس شکست کو بڑی جرأت کے ساتھ اپنی طرف منسوب کیا اور بڑی اخلاقی جرأت اور بہادری کے ساتھ اعتراف کیا ہے کہ وہ عربوں کا دفاع کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس لئے وہ مصر کے صدر کے عہدہ پر نہیں رہنا چاہتے۔ مگر عربوں نے انہیں اپنا استعفا واپس لینے پر مجبور کر دیا۔ جلوس پاک گیٹ، حرم گیٹ، کالے منڈی، بوہڑ گیٹ اور دوہاری گیٹ سے ہوتا ہوا عثمانیہ مارکیٹ میں ختم ہو گیا۔ مظاہرین نے یہ نعرے بلند کئے! اسلامی اتحاد زندہ باد۔ صدر ناصر زندہ باد، سامراج مردہ باد، اور بیت المقدس پر یہودیوں کا قبضہ مسلمانوں کی غیرت کے لئے چیلنج ہے۔

## جلسۂ عام

رات کو ابن قاسم باغ میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کی درندگی وحشت و بربریت کی شدید مذمت کی گئی۔ یہود اور سامراجی طاقتوں نے عرب شہریوں کا جو قتل عام کیا ہے۔ اس سے سارے عالم انسانیت کی گردنیں شرم سے جھک گئی ہیں۔ یہود نے مقامات مقدسہ کی بیحرمتی کی اور مسجد اقصیٰ کے گنبد صغریٰ کو شہید کر دیا۔ جس کے خلاف مسلمانان ملتان شدید نفرت و حقارت اور غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ یہودیوں نے مصر، شام اور اردن کے شہریوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کر دیئے ہیں۔ اس پر ملتان کے عوام اپنے عرب بھائیوں کے مصائب میں برابر کے شریک ہیں اور انہیں ہر قسم کے مالی تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

قرارداد میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ عربوں کے مقامات ان کو واپس دلانے کے لئے اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کرے۔

مفتی محمد عبداللہ نے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ملتان کے عوام سے اپیل کی کہ وہ عرب بھائیوں کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کریں اور امدادی فنڈ میں دل کھول کر عطیات دیں۔ انہوں نے سارے عالم اسلام کے اتحاد پر زور دیا اور کہا کہ انہیں مسلمانوں کی دشمن طاقتوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

مولانا عبدالرحیم اشعر نے کہا کہ ہم سے وقتی طور پر بیت المقدس چھینا گیا۔ مگر ہم اسے واپس لے کر دم لیں گے۔

مفتی محمود صاحب نے اپنی تقریر میں عربوں پر یہودیوں اور سامراجی ملکوں کے انسانیت سوز مظالم کی مذمت کی اور عربوں کو یقین دلایا کہ پاکستانی عوام ان مصائب میں ان کی ہر طرح امداد کریں گے۔ جلسہ میں قاری نور الحق ایڈووکیٹ نے بھی تقریر کی۔

**ایک ضروری گذارش**

مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام (چوک رنگ محل لاہور) کی ضروریات کی طرف صوبوں و اضلاع کی جمعیتیں اور ہمدرد و معاون حضرات خصوصی اور فوری توجہ فرمائیں۔ (ناظم دفتر)

# واقعاتِ وحالات

## صوبہ سرحد کے سرکاری اہلکاروں کی کرتوتیں

(قسط نمبر ۲)

جناب حاجی سربلند خاں صاحب مذکور کی زیادتیاں صرف گاؤں اچھڑیاں مانسہرہ کے غریب عوام تک ہی محدود نہیں بلکہ اس معاملہ میں حاجی صاحب موصوف نے اپنے حقیقی بھائیوں کی بھی کوئی پروا نہیں کی۔ چنانچہ اپنے حقیقی بھائی منور خاں کے مال پر بھی ہاتھ صاف کرتے ہوئے اس کی کل جائداد اپنے نام کرا دی۔ جس کے انتقال کا نمبر ۵۵ ہے اور تصدیق انتقال ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ آیا متعلقہ گرداور، تحصیلدار اور پٹواری نمبردار وغیرہ کو اس نے شیشہ میں اتارا۔ یا انہوں نے از خود یہ مہربانی کی کہ ہزاروں کی جائداد دوسرے کے نام کر دی۔ پھر پتہ چلنے پر اس جائداد کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا۔ تو سربلند خاں صاحب نے ٹال مٹول شروع کر دی اور جب تقاضا شدید ہوا تو سربلند خاں صاحب موصوف حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے۔ لیکن واپسی پر بھی مجبور کئے گئے۔ تو آخر تین سال کے بعد یعنی ۱۹۵۱ء میں بذریعہ انتقال نمبر ۷۷۹ یہ جائداد واپس کر دی۔ اور اب اس کی اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے۔ اور منور خاں کے بیٹے عبدالستار خاں کے خلاف مقدمات بنے۔ عوام ہراساں و پریشان ہوئے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا الیکشن کے دنوں میں حاجی سربلند خاں نے تھانہ پولیس کو اپنے ہاں مہمان نہیں رکھا۔ اگر رکھا ہے۔ اور اس طرح وہ افسروں کو کھانا کھلاتا رہا ہے تو کون غریب اس کے مقابلہ میں اس سے اپنے حقوق کی حفاظت کر سکتا ہے۔ کیا سابق صوبہ سرحد کی پولیس اور حکام اس امر پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔ کہ اگر وہ حاجی صاحب کے ہاں دعوتیں کھائیں تو کیا وہ اس طرح عوام اور بعض چھوٹے افسروں کو مرعوب کر کے من مانی کارروائی کرا سکتے ہیں یا نہیں؟

## ضلع سانگھڑ کی تمام شاخیں متوجہ ہوں

۱۴ جون ۶۷ء ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ مولانا محمد عرفان قادری نے بحکم امیر حضرت مولانا محمد حسن صاحب تمام شاخوں کو ہدایت کی ... ہے کہ اپنے اپنے حلقہ کے عہدیداروں کی فہرست نام معہ پورا پتہ فوراً ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام جامع مسجد شہداد آدم کو بھیجدیں۔ نیز عنقریب ضلع کے تنظیمی پروگرام کے لئے ایک مبلغ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ان سے پورا پورا تعاون کریں۔ ضلع کی ماہانہ میٹنگ ۲۵ جون بروز اتوار بمقام مدرسہ عربیہ مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر بعد نماز ظہر منعقد ہو گی۔ تمام حضرات وقت کی پابندی سے شرکت کریں (محمد صدیق بلوچ)

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

# عرب و اسرائیل کی جنگ کے پسِ پردہ حقائق

برطانیہ نے پہلی جنگِ عظیم کے آخر میں عربوں کو ترکوں سے باغی کرایا۔ عربوں کو سبز باغ دکھلائے کہ عرب میں عظیم عربی سلطنت قائم کی جائے۔ انگریزوں کی یہ چال یونہی نہ تھی۔ اس کے پردہ میں مستقبل کی بے پناہ سازشیں اور اسلام دشمنی کے خطرناک پروگرام چھپے ہوئے تھے۔ فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام کا وعدہ کر کے یہودیوں کی ثروت و دولت سے فائدہ اٹھایا اور بالآخر وہاں کے اہم حصہ پر دنیا بھر سے یہودیوں کو لاکر بسایا اور ان کی حکومت قائم کر دی۔

یہ کوئی معمولی بات نہ تھی۔ اس کے معنی اسلامی دنیا کو نکیل ڈالنی تھی اور عرب ممالک نیز مشرق وسطیٰ میں اپنا مستقل فوجی اڈہ بنا کر ہمیشہ کے لئے اپنے منحوس مقاصد کی تکمیل پیش نظر تھی۔ چنانچہ جب صدر ناصر نے نہر سویز کو فرنگی سے چھین کر مشرقی اقوام کے لئے جرأت کی مثال قائم کی۔ جس سے برطانیہ اور فرانس کے سینے پر سانپ لوٹ گیا۔ تو انگریز فرانس نے اسی اسرائیلی حکومت کے نام سے مصر پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ ظاہر ہے کہ مصر کی نئی آزاد حکومت اتنے بڑے حملے کی تاب نہ لا سکتی تھی، مگر ناصر نے فوجی شجاعت کے ساتھ سیاسی مہارت کا ثبوت دیا اور جنگ میں عظیم نقصان اٹھانے کے باوجود مصر اور عربوں کی ساکھ دنیا بھر میں قائم کر دی۔ اب صدر ناصر نے دیکھا کہ جب تک عرب کے سارے حکمران اور عرب کے سارے برطانوی اڈے برطانوی اقتدار سے آزاد نہ ہو جائیں فرنگی سازشوں اور شرارتوں کا سلسلہ ختم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یمن کی انقلابی جمہوریہ کی حمایت کر کے عدن کے انگریزوں کے خلاف تحریک شروع کرا دی، تاکہ حضرموت، عدن، جنوبی عرب کی تمام ریاستوں سے انگریز کو باہر نکال دیا جائے۔ انگریز نے اپنی تاریخی بے ایمانی سے کام لیا۔ امیر فیصل کے کان میں پھونک دیا کہ عدن سے میں جا رہا ہوں، میرا جانشین تمہیں بننا چاہیئے۔ نیز یہ کہ مصری فوج جو یمن جمہوریہ میں پڑی ہے وہ آخر کار سعودی حکومت پر حملہ کرکے رہیگی اردن کے شاہ حسین کو بھی ناصر سے ڈرایا اور اس کو امریکہ نے اسلحہ دے کر ناصر سے لڑنے کو تیار کیا۔

اُدھر امریکہ اور انگریز دونوں اردن اور سعودی حکومت کو مصر کا مخالف بنا رہے تھے۔ ادھر مودودی اور اس کے چیلوں کے ذریعہ صدر ناصر کو یہودیوں کا ایجنٹ اور اسلام کا دشمن ثابت کر کے امریکی اغراض کی تکمیل کی جا رہی تھی۔ ظفر احمد انصاری جیسے مودودی نے "اردو ڈائجسٹ" نومبر ۱۹۶۶ء میں مضمون لکھ کر کہ ناصر یہودیوں کا ایجنٹ ہے یہود اور امریکہ کو خوب خوش کیا اور بعض اسلامی ملکوں اور خاص کر پاکستانی مسلمانوں کو ناصر سے بدگمان کر کے وہ کام کیا جو امریکہ کروڑوں ڈالر خرچ کر کے نہیں کر سکتا تھا۔

ناصر عربوں کو ایک ہو کر اسرائیل کا مقابلہ کرنے کی دعوت دے کر ان کو متحد کرنے میں مصروف تھا۔ اور مودودی اس کو عرب قومیت کا پجاری بتا کر اسلامی اتحاد کے نام سے امریکی سامراج کا منشا پورا کرتے ہوئے عالم اسلام کو ناصر سے بدظن کرنے میں مصروف تھے اگر امریکہ کی انگیخت پر اسلام کے نام سے عرب اتحاد کی مخالفت نہ کی جاتی اور عرب ممالک ناصر کے مشورہ کے مطابق قبل از وقت ایک ہو جاتے تو یہ نتائج نہ بھگتنے پڑتے

دشمنان اسلام نے ہمیشہ مسلمانوں کو اسلام کے نام سے دھوکہ دیا ہے۔ اگر عربوں کا اتحاد قائم ہو جاتا جس کے ذریعہ وہ اپنے پڑوسی اسرائیل سے نپٹ سکتے تو عرب اتحاد کو عالمگیر اسلامی اتحاد میں شامل ہونے میں کیا دشواری ہو سکتی تھی۔ مگر جب مقصد ہی اسلامی مفاد نہ ہو بلکہ صرف اسلام کا نام استعمال کرنا ہو تو اس کا کیا علاج؟

اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر مغربی سامراجیوں نے اپنے پروردہ (لے پالک) اسرائیل کو حملے کے لئے تیار کیا اور اس چھوٹے سے ملک کو تازہ ترین اسلحہ سے بھر دیا۔ ۲۷ لاکھ کی آبادی میں سے تقریباً پندرہ لاکھ یہودی (فوجی اور غیر فوجی) جدید اسلحہ سے لیس تھے۔

ناصر نے اس سازش کو بھانپ کر خلیج عقبہ کی ناکہ بندی کر دی کہ جنوب سے اسرائیل کی امداد نہ کی جا سکے۔ مگر بحیرہ روم میں امریکہ کا چھٹا بحری بیڑہ اور انگریز کے بحری جہاز فوراً حرکت میں آ گئے۔ امریکہ کے جانسن نے روس کے کوسیگن کو شیشے میں اتارا کہ بڑی طاقتیں مداخلت نہ کریں گی۔ روس فرنگی قوم کی عیاری کے مقابلہ میں طفل مکتب ہے۔ دھوکہ کھا گیا۔ صدر ناصر نے بار بار اعلان کیا کہ ہم جنگ میں پہل نہ کریں گے مطلب یہ تھا کہ بڑی طاقتیں کسی کی جارحیت کو برداشت نہ کریں اور یہ بھی کہا کہ تنہا اسرائیل جب چاہے پنجہ آزمائی کر سکتا ہے۔

مگر یہاں تو عیاری، مکاری اور سامراجی عزائم کی تکمیل منظور تھی چاہے اس کے لئے سینکڑوں صداقتوں کا خون اور ہزاروں انسانی قدروں کو پامال کر دیا جائے۔

## اسرائیل کا حملہ

چنانچہ اسرائیل نے اچانک اردن، شام اور مصر پر حملہ کر دیا اور سات سو ہوائی جہازوں سے حملہ کر کے مصر کی فضائی طاقت کو جو پہلے سے اس کے مقابلہ میں بہت کم تھی زبردست نقصان پہنچا دیا۔

اس المیہ کا راز یہ ہے کہ امریکہ نے اسرائیل کو یہ اطلاع بہم پہنچائی۔ کہ بحر روم کی طرف سے مصر کا راڈر سسٹم مکمل نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے قبل از وقت دشمن کی پرواز معلوم کر کے ہوائی جہاز مقابلہ کے لئے پرواز کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اسی بحیرہ روم کی طرف سے اسرائیل کے کم و بیش سات سو ہوائی جہازوں نے مصر کے تمام ہوائی اڈوں پر اچانک حملہ کر کے اس کی فضائی طاقت تباہ کر دی۔ عین اسی وقت العریش سے صرف ۱۲ میل کے فاصلہ پر امریکی بحری بیڑہ اس کی مدد کے لئے موجود تھا۔ اسی طرح اسرائیل نے بغیر اعلان جنگ کئے عرب ممالک کی طاقتیں مجتمع ہونے سے قبل شام اور اردن پر بھی حملے کر دیئے۔

پھر کیا تھا عرب بپھرے ہوئے شیروں کی طرح اسرائیلی بھیڑوں پر جھپٹ گئے اور اسرائیل کی پسپائی شروع ہو گئی۔ عربوں کے یہ اقدامات اس وقت ہو رہے تھے جبکہ فضا سے ان پر آگ برس رہی تھی اور ان کی فضائی قوت تقریباً ختم ہو چکی تھی۔

## امریکی برطانوی مداخلت

یہ حالت دیکھ کر طے شدہ منصوبہ کے تحت امریکی اور برطانوی جہاز بحر و بر سے حرکت میں آ گئے۔ امریکی بحری بیڑے کی امداد کے سوا جو ساحل سے صرف ۱۲ میل کے فاصلہ پر موجود تھا۔ غضب یہ ہوا کہ لیبیا کے امریکی ہوائی اڈہ سے اڑ اڑ کر امریکی طیاروں نے مصری اور عربوں فوجوں کی پچھلی صفوں پر حملے شروع کر دیئے۔ اور مصری فوج کا سلسلہ مواصلات تباہ کر کے رکھ دیا۔ لیبیا مغربی سامراج کا آلہ کار رہا ناصر کا مخالف رہا تھا۔ تا آخر میں عرب اتحاد میں شامل ہو کر اعلان کر دیا کہ ہم لیبیا کے اڈے عربوں کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہ دینگے۔ مگر یہ ہو سادگی کا۔ جو حکومت اپنے ملک میں کسی غیر کو فوجی اڈے کی اجازت دیتی ہے وہ کس طرح اپنی آزادی باقی رکھ سکتی ہے۔ لیبیا کی حکومت بے بس تھی۔ وہاں کا اڈہ امریکہ کا سب سے بڑا ہوائی اڈہ ہے۔ وہاں سے ہر گھنٹہ دوسرے گھنٹہ کے بعد پچاس پچاس جہاز اڑ کر عربوں پر آگ برساتے جاتے رہے۔ صحرائے سینائی میں امریکی توپوں کی گرج سنائی دیتی رہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے عربوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش جاری رہی، اور جب وہ اسرائیلی بچے کی شرارت دیکھ کر متحد ہونے لگے تو قوت مجتمع کرنے سے پہلے ان پر اچانک حملہ بول دیا آخر وہ انسان تھے۔ اسرائیل کو امریکہ نے پہلے سے عربوں سے کئی گنا زیادہ اسلحہ دے رکھا تھا اور جنگ میں خود

تعاون کرکے عربوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کردیا۔ اس طرح سے خلاف توقع واقعات سے جتنا نقصان بھی پہنچا، وہ کم ہے عربوں کو عظیم جانی، مالی اور فوجی نقصان اٹھانا پڑا جن کو سلامتی کونسل کی قرار داد جنگ بندی اسرائیل کی طرح منظور کرنی پڑی۔ مگر اسرائیل جنگ بندی کے اعلان ومنظوری کے بعد بھی امریکی گھونسے پر ناچتا رہا۔

## عربوں کی بے مثال قربانی

یہ جنگ، کیا تھی عربوں پر ایک قیامت گذر گئی۔ انہوں نے عظیم نقصان اٹھایا۔ اور جنگ دراصل صرف اردن، شام اور مصر نے لڑی ہے۔ اول الذکر دونوں ملک چھوٹے ملک ہیں اور مصر کے مقابلہ میں پوری قوت اسرائیل نے میدان میں جھونک دی تھی۔ سات سات سو ہوائی جہازوں کا حملہ معمولی بات نہیں ہے جبکہ امریکی امداد بھی ساتھ ہو۔ مگر جس بہادری، استقامت اور اولوالعزمی کا ثبوت عربوں نے دیا ہے۔ وہ قابل قدر اور یادگار زمانہ ہے۔ انہوں نے ثبوت دیا ہے کہ مسلمانوں کو مرنا آتا ہے اور جس قوم کو مرنا نہیں آتا اس کو جینا بھی نہیں آتا۔

اردن کی فوج نے شہر بیت المقدس کو بچانے کے لئے ہزاروں ہوائی بموں کے نیچے دست بدست جنگ کی اور پندرہ ہزار مسلمانوں نے خوشی خوشی جام شہادت نوش کیا۔ اور ایک روایت کے مطابق چالیس ہزار زخمی ہوئے شام نے بھی عزیمت کا ثبوت دیا۔ مصر کو عظیم فوجی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس نے بھی ۵ ہزار یہودی قید کئے مگر اس کو بھی ہزاروں فوجیوں کی قربانی دینی پڑی۔ قاہرہ کے باشندوں نے آگ برسانے والے بموں کے نیچے استقامت کا ثبوت دیا اس تمام جنگ، اور عظیم تصادم کے نتیجہ میں مغربی سامراج کی مدد سے اسرائیل نے صرف صحرائے سینائی اور خلیج عقبہ کے ساحلی حصہ اور بیت المقدس کے نصف شہر پر قبضہ کیا۔ جس کا نصف پہلے سے اس کے قبضہ میں تھا۔

## عربوں کے دم خم

عرب ممالک اس وقت حرکہ میں اپنی شکست مانتے ہیں لیکن وہ جنگ میں شکست تسلیم نہیں کرتے نہ جنگ کو ختم سمجھتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ ایک انچ عربوں کی زمین پر اسرائیل کا قبضہ باقی نہ رہنے دینگے اور آخر تک لڑتے رہیں گے۔ ان میں سے سوڈان اور الجزائر نے جنگ بندی بھی تسلیم نہیں کی۔ ان کی حالت اس وقت "اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد" کے مطابق ہے وہ اپنی طاقت مجتمع کر رہے ہیں۔ سربراہوں کی کانفرنس بلاکر متفقہ پروگرام پر سوچ رہے ہیں۔ الجزائر وغیرہ کی فوجیں قاہرہ پہنچ رہی ہیں۔ برطانیہ امریکہ وغیرہ کو تیل کی سپلائی بند کر رہے ہیں۔ باہمی تعاون و تناصر اور مشترکہ فنڈ کی تجویز پر عمل شروع کردیا گیا ہے۔ اس فنڈ کی رقم صرف کویت نے دے دی ہے۔ سیاسی جوڑ توڑ کا آغاز کردیا گیا ہے۔ اشتراکی ممالک نے اسرائیل سے سفارتی تعلقات منقطع کرلئے ہیں۔ وہ ۱۹۴۹ء کی سرحدات پر اسرائیل کے واپس ہونے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

امریکہ برطانیہ اور اسرائیل کا رویہ کمینہ فاتح کا سا ہے اور عربوں کا انداز گولی لگی ہوئے شیر کا سا ہے۔ اس ضرب نے عربوں کے اختلافات ختم کردیئے وہ سر جوڑ رہے ہیں بلکہ ساری اسلامی دنیا کو بھی اس حادثہ نے بیدار کرکے ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے۔

## ناصر کی شخصیت

آپ یہ معلوم کرکے حیران ہوں گے کہ ان دنوں میں اسرائیل نے اشتہاروں کے ذریعہ تقریباً دس بار عربوں کو متنبہ کیا کہ ناصر کو ہٹادو تو ہم بمباری بند کردیں گے۔ اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ ناصر کی مخالفت اور اس کے خلاف پروپیگنڈا میں یہودی اور مودودی دونوں برابر کے شریک تھے۔ اور یہی ناصر امریکہ و انگریز کی آنکھوں میں بھی کانٹا تھا۔ عربوں کو بجا طور پر ناصر پر ناز ہے۔ مگر یہ ناصر کی فرض شناسی اور اخلاقی جرات ہے کہ اس نے اعلان کردیا کہ ملک کو جو نقصان پہنچا۔ اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ میں اس ذمہ داری کو قبول کرتا اور صدارت سے مستعفی ہوتا ہوں۔ اس اعلان سے یہودیوں، امریکیوں، انگریزوں اور مودودیوں کے گھر میں گھی کے چراغ روشن ہوگئے ہونگے راولپنڈی کے ایک مودودی نے ایک عالم سے کہا۔ تمہارے مصریوں کا کیا ہوا۔ اس نے جواب دیا تمہارے یہودیوں کا کیا ہوا! اور اب یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ناصر نے سوبوں کو تباہ کرادیا۔ کل یہ کہتے تھے، ایوب خان نے کشمیری تباہ کرادیئے۔ کیا یہ عقل کے اندھے یہ بھی کہیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد میں ۷۰ صحابہ قتل کرادیئے۔ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کربلا میں سارے سادات قتل کرادیئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہرحال ان کی یہ خوشی ناپائیدار ثابت ہوئی۔ جبکہ قاہرہ کی چالیس لاکھ آبادی نے اور مصر کے تین کروڑ مسلمانوں کی جاعتوں نے قاہرہ کی طرف مارچ کرکے صدر ناصر کو استعفا واپس لینے پر مجبور کیا۔ تمام عرب ممالک نے تاریں دے کر اصرار کیا کہ استعفا واپس لو۔

ایسے وقت جبکہ قوم کو عظیم صدمہ پہنچا ہوا یہ اصرار صدر ناصر کی شخصیت کا پتہ دیتا ہے۔ مودودیوں نے شیطان کے سکھانے سے یہ جھوٹا پروپیگنڈا کیا۔ کہ ناصر نے کہا ہم فرعون کی اولاد ہیں۔ یہ جھوٹا پروپیگنڈا کیا کہ اس نے قرآن فرعون کے مجسمے کی بنیاد میں رکھے ہیں۔ اور یہ جھوٹا پروپیگنڈا کیا کہ وہ یہودیوں کا ایجنٹ ہے۔ مسلمان قوم کی سادگی دیکھئے کسی نے ان جھوٹے ایجنٹوں سے نہ پوچھا کہ یہ اطلاعات تم کو کہاں سے ملیں۔

مودودیوں اور امریکی گروپ کا آخری پروپیگنڈا یہ تھا کہ ناصر صرف ڈکٹیٹر ہے۔ مگر قدرت نے ان سب کا منہ یہودیوں کی طرح کالا کیا۔ تمام عربوں نے اعلان کیا کہ ہمارا لیڈر ناصر اور صرف ناصر ہے اور وہی ہماری رہنمائی کر سکتا ہے۔

## جنگ کا دوسرا مرحلہ

اب جنگ کا دوسرا مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ اب سیاست کا مرکز نہ ماسکو ہے نہ واشنگٹن۔ اس وقت ساری دنیا کی آنکھیں قاہرہ پر لگی ہوئی ہیں۔ دنیا بھر کے سفیر صدر ناصر سے مل رہے ہیں۔ بکھری قوت مجتمع ہو رہی ہے۔ مراکش سے کویت تک کے عربی ممالک اور ترکی ایران سے لے کر انڈونیشیا تک کے مسلم ممالک مستقبل پر سوچ رہے ہیں۔ جوڑ توڑ شروع ہے۔ شیر دل ناصر نے ایک برطانوی جہاز کو نہر سویز سے گذرنے سے روک دیا اور وہ اپنا سا منہ لے کر واپس ہوگیا۔ سکندریہ کی بندرگاہ ناصر نے امریکہ اور برطانیہ کے لئے بند کردی۔ سارے عرب ممالک نے تیل کی سپلائی بند کردینے کا اعلان کردیا۔ حتیٰ کہ سلطان فیصل نے بھی عربی غیرت کا ثبوت دیا۔

روس نے سلامتی کونسل میں تحریک پیش کی ہے کہ اسرائیل ۱۹۴۹ء کی سرحدات پر واپس چلا جائے جس کو امریکی گروپ نے مسترد کردیا۔ اب روس نے جنرل اسمبلی کا اجلاس بلانے کی تجویز کی ہے۔ بہرحال ایک طرف عرب مل کر طاقت مجتمع کر رہے ہیں۔ دوسری طرف سرد جنگ شروع ہے اور عربوں کو اپنی آخری فتح کا یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اسلام کی لاج رکھے اور عربوں کو فتح عطا فرمائے۔ نصاریٰ و یہود کو خائب و خاسر فرمائے آمین!

ہم اہل اسلام کی خدمت میں عرض کریں گے کہ یہودیوں کا وجود بالکل ختم نہیں ہوگا۔ یہ ستر ہزار کی تعداد میں دجال کے ساتھ ہوکر لڑیں گے اور آخرکار حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوکر دجال اور دجالی لشکر کا خاتمہ کریں گے۔ درخت اور پتھر بھی بتائیں گے کہ یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اور اس کو قتل کرو (او کما قال) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی تمام مخلوق کے ہاں منفور و قابل نفرت ہیں۔ بہرحال ہم کو عربوں سے مکمل ہمدردی، ان کی بھرپور امداد اور ان کے لئے پنجوقتہ دعائیں کرنی چاہئیں وہی مختار مطلق اور کارساز ہے۔ اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے اور اسی کے احکام کی تعمیل اور نام کو بلند کرنے کے لئے سب کچھ کرنا چاہئے۔ اس کام میں ہماری جانیں کام آ جائیں تو یہی صحیح کام ہے۔

## دعائے صحت

مولانا حمید اللہ جان صاحب نیازی دیوخیل ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے صاحبزادہ دماغی عارضہ میں یکساں مبتلا ہوگئے ہیں قارئین صحت کی دعا فرمائیں۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

# فتح و شکست کے اسباب

دنیا مانے یا نہ مانے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے ہم سے بار بار وعدہ کیا ہے۔ تم مومن بنو۔ اعمال و اخلاق کی درستگی کرو پھر تمہاری مدد کروں گا۔ کاش ہمارے فرمانروا اس قرآنی حقیقت پر کان دھرتے اور یورپ کی گندی تہذیب پر نہ گرتے اور نہ اسلامی شعائر اور قدروں سے بے اعتنائی برتتے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں کونسی کمی ہے۔ وہ دشمن کا ہر ہتھیار بے کار کرسکتے ہیں۔ مچھر سے نمرود کو ہلاک کراسکتے ہیں ابابیل سے ہاتھیوں کو تباہ کرسکتے ہیں۔ مٹھی بھر ریت سے لشکر کے لشکر کو شکست دے سکتے ہیں۔ وہ دشمنوں کو آپس میں لڑاسکتے ہیں۔ تمہارے دلوں میں سکینہ اور اطمینان نازل کرسکتے اور تمہیں ثابت قدمی عطا کرسکتے ہیں۔ دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال سکتے ہیں۔ وہ سب کچھ کرسکتے ہیں اور اپنے وعدہ کے مطابق کرتے رہے ہیں۔ آج کل مسلمان حکمران اتنی آسان تدبیر کو محض کمزوری ایمان کی وجہ سے نظرانداز کرکے اغیار کے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقی قوت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اِنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا (طاقت تو سب اللہ کی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی احادیث میں اسی مضمون کی تائید فرمائی ہے

مَنْ جَعَلَ هُمُوْمَهٗ كُلَّهَا هَمًّا وَّاحِدًا
هَمَّ الْاٰخِرَةِ كَفَا اللّٰهُ عَنْ هُمُوْمِهٖ
كُلِّهَا (او کما قال)

(جس نے بھی اپنے تمام کاموں اور مہمات کو
ایک ہی مہم بناڈالا۔ یعنی آخرت کی فکر
اللہ تعالےٰ اس کے تمام کاموں کی کفالت
کرے گا (او کما قال)

آپؐ کے مبارک زمانہ میں اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عہد میں یہی کچھ ہوا۔ مسلمان خدا کے بن گئے خدا ان کا ہوگیا۔

## غلط فہمی کا ازالہ

اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ اسلام اپنے پیرووں کو اسباب وذرائع مہیا کرنے سے روکتا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے۔ اسلام نے تو سختی سے حکم دیا ہے کہ جہاں تک ہوسکے اور جتنا بھی ممکن ہو دشمن کے مقابلہ کے لئے تیاریاں کرتے رہو۔ مگر ان تیاریوں میں خدا تعالیٰ کو نہ بھلا دینا۔ اس کے احکام کو پس پشت نہ ڈال دینا۔ اسلامی اخلاق و عادات۔ ارکان و شعائر کو اپنے اوپر ہروقت لازم رکھو اور دین کی سربلندی ہی اپنا نصب العین بنائے رکھو۔ تم میرے نام کو بلند کرو۔ میں تمہاری مدد کروں گا۔

## دوسرا سبب

فتح وکامرانی کا دوسرا روحانی سبب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے۔ جسے توکل علی اللہ کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک نے ارشاد فرمایا ہے:-

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔

(ایمان والے اللہ ہی پر بھروسہ رکھا کریں)

جب تک مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ پر بھروسہ تھا۔ وہ دنیا میں بھی کامیاب رہے۔ جب ادھر سے نگاہ ہٹ گئی وہ پٹ گئے۔

اسلامی تعلیم اور کافرانہ نظریہ میں یہی فرق ہے۔ آج کل کے ترقی یافتہ افراد یا قومیں کہتی ہیں۔ اپنی قوت بازو پر اعتماد کرو۔

اسلام کی تعلیم ہے کہ اللہ تعالےٰ پر اعتماد کرو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پوری تیاری کرتے ہوئے بھی اسباب اور تیاری پر بھروسہ نہ کرو۔ بھروسہ صرف خدائے برتر پر کرو۔ طاقت پر بھروسہ کرنا دراصل خدائی ارادے کو معطل کرنا اور فتح و شکست کا اختیار اس سے چھین کر اسباب و ذرائع کے حوالہ کرنے کا مترادف ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی ذات نے سخت تنبیہہ فرمائی ہے کہ تیاری کرتے ہوئے بھی بھروسہ مجھ پر ہو اور فتح ونصرت کے لئے درخواستیں مجھ سے کی جائیں۔

یہ اتنا نازک مسئلہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد حنین کے موقعہ پر بعض صحابہ کو خیال گذرا کہ ہم کم تھے تو شکست نہیں کھائی۔ آج تو ہم بارہ ہزار ہیں۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے عملی تنبیہہ فرمائی اور کمین گاہوں سے ہوازن کے تیروں کی بارش کے مقابلہ میں مسلمان ثابت قدم نہ رہ سکے۔ اس کے بعد دوبارہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اطمینان وسکینہ نازل فرمایا اور منٹوں میں شکست فتح میں تبدیل ہوگئی۔

انہی دو اسباب نصرت و فتح کے اندر ذکر اللہ بھی داخل ہے۔ جس کی تاکید میدان جنگ میں بھی کی گئی ہے

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اور اللہ تعالےٰ کی یاد کرتے رہو تاکہ تم
کامیاب و بامراد ہوسکو۔

اللہ تعالےٰ کا ذکر ہوگا اس کی طرف دھیان ہوگا۔ اس کے احکام کو پیش نظر رکھا جائے گا تو پہلی دو شرطوں کا تحقق ہوگا۔ ایمان وعمل اور توکل علی اللہ حاصل ہوگا۔ بہرحال یہ تیسری بات انہی دو باتوں میں داخل ہے۔

## تیسرا ذریعہ

فتح و نصرت کے لئے اسباب کی دنیا میں تیسرا ذریعہ صبر و استقامت ہے۔ اس بات کو دنیا کا ہر عقلمند اور فنون حرب کا ہر ماہر سمجھ سکتا ہے کہ میدان جنگ میں ثابت قدمی ہی فتح کا سبب قریب بنتی ہے۔ جنگ کے شدائد اور ہولناکیوں پر جو جماعت حوصلہ مندی سے صبر نہ کرسکے وہ میدان وغا میں جائے کیوں اور جیتے کس طرح۔ قرآن پاک نے ثابت قدمی کی یوں تعریف فرمائی ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ

(اللہ تعالےٰ اُن لوگوں سے پیار فرماتے ہیں
جو اس کی راہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر
جنگ کرتے ہیں)

## چوتھا ذریعہ:-

نظم وضبط اور ڈسپلن ہے۔ فوج میں ڈسپلن نہ ہو اطاعت میسر نہ ہو۔ حکم کی پابندی نہ ہو تو ادنیٰ سی لغزش سے لاکھوں آدمیوں کا صفایا ہوسکتا ہے۔ اسلام نے اس پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ بلکہ اسلام نے زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے ضبط و نظم کو اتنا ضروری قرار دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم تین آدمی سفر کرو تو ایک کو اپنا امیر سفر بنا لیا کرو۔ جنگ احد میں پچاس تیراندازوں میں جب اختلاف ہوا۔ اور اپنے امیر کے حکم کے خلاف کو کے پہاڑی سے اتر آئے تو اس کے نتیجہ میں حاصل شدہ فتح شکست میں تبدیل ہوگئی اور ستر صحابہ کرامؓ کو شہادت کا جام نوش کرنا پڑا۔ اللہ تعالےٰ نے اس شکست کے اسباب میں اس اختلاف اور امیر سے نزاع کا ذکر فرمایا ہے۔

---

## جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان

آئندہ ۱۰ ربیع الاول بروز جمعرات مولوی بازار (سلہٹ) محکمہ جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام رائے پور مدرسہ اسلامیہ کے سامنے ایک اجلاس ہونے والا ہے۔ اجلاس میں ضلع جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے صوبائی امیر حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب۔ سرپرست جمعیۃ حضرت مولانا بشیرالدین صاحب شیخ باگ ضلعی امیر حضرت شیخ الحدیث مولانا ریاست علی صاحب، ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا اشرف علی اور ضلعی ناظم دفتر مولوی عبدالنور صاحب اور دیگر اکابر جمعیۃ شرکت فرمائیں گے دن کو عام جلسہ ہوگا۔ اور رات کو بعد مغرب مولوی بازار محکمہ کے علماء کرام اور اہل رائے دیندار حضرات کی خصوصی مجلس منعقد ہوگی۔ لہٰذا محکمہ مولوی بازار کے تمام علماء حضرات اور عام مسلمانوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ مجالس میں شرکت فرماتے ہوئے دورِ فتن میں اسلام کے بول بالا کے لئے جلسہ کو کامیاب فرمائیں۔

الداعی۔ حبیب الرحمٰن (صاحب) رائے پوری
(مولانا) سراج الحق صاحب)

---

—— خان بیلہ میں مولانا عبدالکریم صاحب روجھان سے تشریف لائے اور جمعیۃ کا تعارف کرایا

---

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور

# خاندانی منصوبہ بندی جنسی انارکی کی تحریک ہے

(قسط نمبر ۲)

یہ ایسا سرسری مسئلہ نہیں جیسا کہ ابو شہاب رفیع اللہ صاحب ایم اے نے لکھ مارا کہ کہیں فقہ میں ڈھونڈ ڈھونڈ کے عزل کے شخصی انفرادی بحالت عذر کے لئے روایات کو اکٹھا کر کے امریکہ کے منشاء کا ہمہ گیر خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک کے لئے شرعی جواز کی راہ نکال کر مسلمانوں کی رہی سہی موجودہ سیاسی شوکت و قومی قوت کو تباہی کے گھاٹ اتارنے کی ناکام کوشش کی ہے

## بھوک اور خاندانی منصوبہ بندی

میرے خیال میں کوئی بھی عقلمند ایسا نہ ملے گا جو کہ اپنے ملک کے استحکام کو خطرے میں پڑنا پسند کرے گا یا اپنی سیاسی تفوق و برتری کو عزیز نہ سمجھتا ہو جبکہ ہر وقت ہر طرف سے جنگ کا خطرہ ہو، اور دور بھی ایٹمی ہو، تو کیونکر کوئی دانشمند کثرت آبادی کے ختم کرنے کی حماقت کرے گا۔ اور جبکہ آبادی کم کرنے کی علت وہی سمجھی جائے جو کہ ہمارا دوست امریکہ سمجھا رہا ہے کہ ملک میں قحط پڑے گا، اور لوگ بھوکوں مریں گے. تو پھر خاندانی منصوبہ بندی از روئے شرع سنگین جرم بن جائے گا۔ اس لئے کہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے کہ ہر ذی روح کو رزق پہنچانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے. تو اگر ہم اس عقیدے سے منحرف ہو کر خاندانی منصوبہ بندی کو فلاح اور وسعت رزق کا ذریعہ سمجھ بیٹھیں تو ہم خدا کے متعدد فرامین کو جھٹلانے کے مرتکب ہو جائیں گے۔

## قرآن کریم اور مسئلہ معاش

جن میں سے چند آیتیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں

(۱) اولم یعلموا ان اللہ یبسط الرزق لمن یشاء

ترجمہ۔ (اور کیا نہیں جان چکے کہ اللہ تعالیٰ پھیلاتا ہے رزق جس کو چاہے اور ناپ کر دیتا ہے

(۲) فاما اذا ما ابتلاہ ربہ فاکرمہ ونعمہ فیقول ربی اکرمن واما اذا ما ابتلاہ فقدر علیہ رزقہ فیقول ربی اھانن۔ کلا

ترجمہ۔ (سو انسان جو ہے جب چاہے جانچے رب پھر اس کو عزت دے اور اس کو نعمت دے۔ تو کہے میرے رب نے مجھے عزت دی. اور وہ جس کو جانچے۔ پھر تنگی کرے اس پر روزی کی۔ تو کہے میرے رب نے مجھے ذلیل کیا۔ کوئی نہیں۔

تفسیر خازن نے صفحہ ۲۰۵ میں اس آیت کے تحت لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس کی وسعت اس کی کرامت کی وجہ سے نہیں اور نہ اس کا فقر ذلت کی وجہ سے ہے۔ بلکہ غنا اور فقر خدا کی تقدیر ہے. اور حکمت پر مبنی ہے۔ بھلا قلت و کثرت افراد وسعت اور تنگدستی کا مدار کیونکر بن سکتا ہے۔

(۳) قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء الایہ۔ آخر میں ہے:۔ وترزق من تشاء بغیر حساب

ترجمہ:۔ کہ بادشاہی دینا اور لینا۔ دن کو رات میں اور رات کو دن میں داخل کرنا، مردے سے زندہ اور زندہ سے مردہ پیدا کرنا اسی کا کام ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے عدد اور حساب سے زیادہ۔

یہاں یہ نہیں فرمایا کہ کم آبادی کو زیادہ اور کثیر آبادی کو کم رزق ملے گا۔

(۴) نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوۃ الدنیا۔

ترجمہ۔ ہم نے بانٹی ہے ان میں روزی ان کی دنیا کی زندگی میں۔

تفسیر خازن صفحہ ۱۱۲ میں اس آیۃ کی تفسیر میں لکھتا ہے:۔

ای نحن اوقعنا ھذا التفاوت بین العباد فجعلنا ھذا غنیا و ھذا فقیرا و مالکا وھذا مملوکا وھذا قویا وھذا ضعیفا۔

ترجمہ:۔ یہ تفاوت بندوں کے درمیان ہم نے پیدا کی ہے کہ کسی کو غنی کر دیا۔ کسی کو فقیر کسی کو فقیر کسی کو مالک کسی کو مملوک کسی کو قوی کسی کو ضعیف۔

یہاں بھی کثرت و قلت آبادی کو وسعت رزق اور تنگدستی میں کوئی دخل نہیں۔

(۵) ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقکم وایاھم

ترجمہ:۔ تم اولاد کو بھوک کے خوف کی وجہ سے مت قتل کرو۔ تمہیں اور تمہاری کو ہم رزق دیتے ہیں۔

مشرکین عرب کا عقیدہ تھا کہ اگر ہماری اولاد بڑھ جائے تو ہم بھوک میں مبتلا ہوں گے تو انہوں نے خاندانی منصوبہ بندی کو قتل اولاد کی صورت میں معمول بنایا۔ تو آیت مذکورہ ان کے اس خیال کو رد کیا۔ تفسیر کبیر میں ہے:۔

والمراد منہ النہی عن الوأد اذ کانوا یدفنون البنات احیاء بعضھم للغیرۃ وبعضھم خوف الفقر و ھو السبب الغالب فبین تعالیٰ فساد ھذہ العلۃ بقولہ نحن نرزقکم وایاھم لانہ تعالیٰ اذا کان کفیلا ۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ:۔ مراد اس سے زندہ درگور کرنے سے منع ہے۔ اس لئے کہ یہ لوگ بیٹیوں کو زندہ دفنایا کرتے تھے۔ بعض غیرت کی وجہ سے اور بعض خوف فقر کی وجہ سے۔ یہ خوف فقر چونکہ غالب سبب تھا تو خدا نے اس علت کے فساد نحن نرزقکم وایاھم سے ظاہر کر دیا۔ اس لئے کہ جب اللہ اولاد اور والد دونوں کے رزق کا کفیل ہے تو جیسا والدین پر اپنے نفس کا باقی رکھنا اور خدا پر رزق میں توکل کرنا واجب ہے اسی طرح ولد کا بھی یہی حال ہے۔ (تفسیر کبیر صفحہ ۲۴۹/۴)

جناب من۔ آیت مذکورہ کو بار بار پڑھو۔ کیا یہ خوف فقر بذات خود ایک جرم نہیں اور اس خیال کو جرم ثابت کرنے ہی کے لئے آیت نازل ہوئی ہے ورنہ قتل تو بہرحال جرم ہے۔ چاہے اولاد کا ہو۔ یا اور کسی کا ہو۔ تو کیا جس کی وجہ سے خاندانی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ وہ عرب کے جاہلیت کے زمانہ کے مشرکانہ عقیدہ کی یاد کو تازہ نہیں کرتا۔ کیا پاکستانیوں اور ان کی اولاد کے لئے نحن نرزقکم وایاھم کا اصول غلط ہے؟ (باقی آئندہ)

## بقیہ خبرنامہ جمعیۃ

**احتجاج** — سمندری کی متعدد مساجد میں مرزائیوں کے داخلہ حرمین کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا۔

(محمد علی جانباز خطیب جامع مسجد محمدیہ سمندری، ضلع لائلپور

— مسلمانان نورپور نورنگہ نے بھی اپنے ایک عظیم اجتماع میں مرزائیوں کے داخلہ حرمین پر شدید احتجاج کیا۔

— چک ملک تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان اور چک ۔۔ تحصیل کبیروالہ میں بھی یوم جمعہ پر مرزائیوں کے داخلہ حرمین کے خلاف احتجاجی مطالبات کئے گئے۔

(خطیب مولانا غلام محمد صاحب خطیب مولانا محمد حسن صاحب)

جناب مولانا محمد سعید الرحمٰن صاحب علوی خطیب مقبرہ

# علماء کی خدمات اور قربانیوں کا اجمالی تذکرہ

اس حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ "بقالان یورپ" نے برصغیر پر قبضہ کرنے کے بعد یہاں کے باشندوں کے مذہب تمدن، معاشرت، زبان غرضیکہ ہر شعبہ زندگی کو پامال کرنے کی پوری پوری کوشش کی اور اس سلسلہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ پھر ستم بالائے ستم یہ کہ "بازار لندن" سے درآمد شدہ ازلی غداران وطن نے سر، خان بہادر، نواب زادہ اور اعلیٰ حضرت کے روپ میں سفید فام آقاؤں کا ساتھ دیا۔ اس گروہ نے جس طرح ملکی تحریکات کو زک پہنچائی وہ ہماری ملی تحریک کا سیاہ ترین باب ہے۔ جسے انصاف پسند مورخ کبھی نہیں بھلا سکتا ان جو فروش گندم نما راہنمایان ملت نے مختلف خوشنما اور دلفریب نعرے لگا کر ملت اسلامیہ کی رہی سہی طاقت کو برباد کر دیا۔ فرنگی طاقتوں کے مقابلہ میں حضرت الامام شاہ ولی اللہ الدہلوی اور آپ کے گرامی قدر فرزندوں اور پھر آپ کی روحانی اولاد نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اس کے لئے تاریخ بالاکوٹ کے ورق الٹنے ہوں گے۔ نیز حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رح مولانا محمد قاسم نانوتوی رح اور مولانا رشید احمد گنگوہی کی قیادت میں جہاد شاملی کو نظروں میں رکھنا ہوگا۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی حضرت الامام شاہ عبدالعزیز دہلوی کا وہ فتویٰ ہے جو ہندوستان کے دارالحرب ہونے سے تعلق ہے مسٹر ہنٹر اپنی کتاب "ہمارے ہندوستانی مسلمان" کے صفحہ ۹۹ پر لکھتے ہیں کہ انگریزوں کے خلاف ضرورت جہاد پر اگر وہابیوں کی نظم ونثر کی مختصر سے مختصر کیفیت بھی لکھنے کی کوشش کی جائے تو اس کے لئے ایک دفتر چاہیے اس جماعت نے بہت سا ادب ولٹریچر پیدا کر دیا ہے جو انگریزی حکومت کے زوال کی پیشین گوئیوں سے پُر اور ضرورت جہاد کے لئے وقف ہے۔"

اس موقعہ پر اس کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ "وہابی" کی حقیقت کیا ہے۔ تفصیل کا موقعہ نہیں اس لئے مسٹر ہنٹر کے ہی ایک قول پر اکتفا کرتا ہوں کہ "وہابی اور غدار ہم معنی الفاظ تھے"۔ (ہمارے ہندوستانی مسلمان صفحہ ۱) اسی جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے ایک طرف تو ملکہ کی حکومت نے قادیانی نبوت کا علم بلند کیا۔ جس کے بانی مرزا غلام احمد نے بڑی وضاحت سے کہہ دیا کہ اب ہتھیار سے ہر قسم کا جہاد ختم ہے۔ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ اور پھر اسی منحوس مقصد کی خاطر مرزا صاحب نے اتنا لٹریچر لکھا کہ اس سے پچاس الماریاں بھر گئیں (ستارہ قیصریہ صفحہ ۳)

دوسری طرف ایسے لوگوں کو بھی اپنے دام فریب کا شکار کیا کہ انہوں نے "حقیقی مسلمان محب ومخلص" کہلانے کے باوجود تحریک جہاد پر کاری ضرب لگائی۔

لیکن علماء ربانیین نے اتنی کچھ مخالفتوں کے باوجود ہمت نہ ہاری اور پوری تندہی سے مقابلہ کیا۔ زندگی کے ہر شعبہ میں ان کی قربانیاں روز روشن کی طرح واضح ہیں۔ مثلاً لسانیات کا مسئلہ ہے۔ جہاں انگریز کے عزائم لارڈ میکالے کے خطبہ صدارت پر سلسلہ تعلیمی کانفرنس ۱۸۳۵ء سے پوری طرح سامنے آجاتے ہیں کہ "ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیئے جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو۔ اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہیئے جو خون و رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور روح الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو"۔

(تاریخ التعلیم از میجر باسو صفحہ ۸۷)

غور فرمائیں کہ فقط زبان ہی نہیں بلکہ سر سے پاؤں تک مکمل انگریز بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور مسٹر مٹو اس پر یوں بغلیں بجا رہے ہیں کہ "تبدیلی زبان درحقیقت ایک چھوٹا سا بیج بویا گیا تھا اور اس کے پھل سے اب ہم متمتع ہو رہے ہیں۔ یہ عدالتوں کی زبان کی تبدیلی تھی۔ جو ابتدا میں معمولی معلوم ہوتی تھی۔ مگر اس کی مثال ایسی تھی جیسے کسی تن آور درخت پر کلہاڑی لگائی جائے۔"

(مادر ہند صفحہ ۲۸۹)

یہی وہ انگریز کے مذموم مقاصد تھے جن کو پورا کرنے کے لئے بانی یونیورسٹی علیگڈھ آگے بڑھے اور اپنی زندگی وقف کر دی اور پوری قوم کو یوں رام کیا کہ اگر عزت کی ضرورت ہے تو اب یہ سارے کارنامے کرنے ہونگے لیکن اگر یہ معاملہ محض فہم زبان انگلشیہ تک محدود رہتا تو کوئی حرج کی بات نہ تھی اور نہ ہی علماء اس کے مخالف تھے۔ چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے جلسہ دستاربندی ۱۹۱۰ء میں صاحبزادہ آفتاب احمد کی اس تحریک کو سراہا ہی نہیں گیا بلکہ عمل ہوا کہ علیگڈھ کے گریجویٹ اور دیوبند کے فضلاء کا باہمی تبادلہ ہونا چاہیئے۔ لیکن افسوس کہ اس قومی یونیورسٹی کے اولین گریجویٹ جو دیوبند میں وارد ہوئے تو سی، آئی، ڈی کے مخبر بن کر اور پوری کوششوں سے بالآخر شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی کو گرفتار کرایا۔ جس کا نتیجہ اسارت مالٹا کی صورت میں برآمد ہوا اور یہ "بزرگ ہستیاں" اسی "قومی خدمت" کے طفیل سی، آئی، ڈی کے سپرنٹنڈنٹ بنیں۔ لیکن سرسید احمد خاں زبان کے ساتھ پورے تمدن اور طرز معاشرت کی تبدیلی کے خواہاں تھے۔ چنانچہ ۱۸۵۷ء کے بعد انہوں نے تو خود انگریزی تمدن اختیار کیا اور سفر لندن کے بعد اس کی باقاعدہ تبلیغ کی۔ اس سلسلہ میں گردن مروڑی مرغی حلال قرار دی۔ جو آج ایک مستقل فتنہ بن چکا ہے۔ اور اب بھی حرام کھایا جا رہا ہے جوتے پہن کر مسجد میں آنا، داڑھی منڈوانا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز قرار دیا۔ اس کی تفصیلات تحریک سرسید کے بہت بڑے مبلغ میاں طفیل محمد مرحوم کی کتاب "مسلمانوں کا روشن مستقبل" صفحہ ۱۸۸ میں دیکھی جا سکتی ہیں (جو بالآخر مجبوراً علیحدہ ہو گئے) افسوس کہ انگریز اور اس کے بہی خواہوں نے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (داڑھی) کی تذلیل میں کوئی کمی نہ کی اور آخر کار اس سنت کا جو حشر ہوا ظاہر ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

درحقیقت سرسید احمد خاں کا نسبی تعلق ان امام شاہیوں سے تھا جو خاندان ولی اللہی کی اصلاحی کوششوں کو ناکام بنانے میں سرگرم عمل رہے۔ جیسا کہ خواجہ الطاف حسین حالی نے حیات سرسید میں اس کی تصریح کی ہے۔

اس ناروا روش کے خلاف علماء نے آواز اٹھائی تو انہیں پاگل، مجنون، دقیانوسی، درود و فاتحہ کی روٹیاں کھانے والے اور خدا جانے کن کن القابات سے نوازا۔ لیکن مہذب حضرات کی یہ مہذب گالیاں راہروانِ حق کو جادۂ حق سے نہ ہٹا سکیں کیوں؟ کہ

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

اے کاش سرسید حضرت نانوتوی کی اس تجویز کو تسلیم کر لیتے کہ انگریزی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم کا بھی انتظام کیا جائے تو آج انکار حدیث اور تجدید احیاء دین کی شکل میں مختلف سارقان ایمان نظر نہ آتے لیکن

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

(روشن مستقبل صفحہ ۲۰۴)

---

## جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب کا سہ ماہی اجلاس

ملتان یکم ربیع الاول ۸۷ھ مطابق ۱۰ جون بروز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان میں صوبائی جمعیۃ کا سہ ماہی اجلاس شروع ہوا۔ جس میں ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خان بہاولپور۔ بہاولنگر، ساہیوال کے پینتیس نمائندگان نے شمولیت فرمائی۔

سات اضلاع کے ان نمائندگان نے اپنے دو ماہ کی کارگزاری کی رپورٹ پیش فرمائی اور محمد عبدالقادر قاسمی ناظم اعلیٰ حلقہ جنوبی پنجاب نے اپنے دو ماہ کے تبلیغی و تنظیمی دورہ کی رپورٹ پیش کی۔ طے پایا کہ صوبہ کی تمام شاخوں کو ان تین امور کی فوری تعمیل کرنی چاہیئے۔

(۱) تمام ابتدائی ممبروں کی تعداد معہ عہدہ داران وقبلی نمائندگان و رپورٹ ہفتہ واری و ماہواری اجلاس (۲) صوبائی ماہانہ امداد کی فوری ترسیل (۳) ۳، ۴ ستمبر ۶۷ء کے سہ ماہی اجلاس میں شمولیت کی تاکید۔ رات کے ۱۱ بجے یہ اجلاس عرب دفاعی فنڈ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ چنانچہ ۱۱ رجون کو جلسہ ہوا۔

(محمد عبدالقادر قاسمی ناظم)

## قبلۂ اول بیت المقدس کو یہود کے قبضہ سے واگذار کرایا جائے

### امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حضرت درخواستی مدظلہ العالی کے ارشادات

شام، اردن اور مصر پر اسرائیل کے جارحانہ اقدامات کی مذمت کرتے ہوئے حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی نے فرمایا کہ امریکہ اور برطانیہ نہ کبھی مسلمانوں کے خیرخواہ رہے ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو مطلع فرما دیا تھا کہ اخرجوا الیھود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب اور فاروق اعظم نے اس آیہ مبارکہ پر عمل کر کے امت مسلمہ کو دکھا دیا تھا

بعض لوگ پاکستان میں ناصر مردہ باد کے نعرے لگا کر امریکہ و برطانیہ کی در پردہ خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ایسے امریکی ایجنٹوں سے ملک و ملت کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔

بیت المقدس و جملہ مقامات مقدسہ پر یہودی قبضہ یا بین الاقوامی کنٹرول ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ امریکہ و برطانیہ کی یہود نوازی اور اسلام دشمنی دنیا پر واضح ہو چکی ہے

امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام نے فرمایا کہ میں حکومت پاکستان حکومت ایران، ترکستان، افغانستان وغیرہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سب مل کر یہودیوں سے مسجد اقصیٰ اور مقبوضہ عرب علاقے کو واگذار کرائیں۔

پاکستان کے علماء سے بالعموم اور اہل حق علماء سے بالخصوص امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام نے اپیل کی ہے کہ وہ اب فروعی اختلافات کو چھوڑ کر حفاظت اسلام اور حفاظت مقامات مقدسہ کے اہم مقصد کے لئے متحد ہو جائیں اور شعائر اللہ کی توہین نہ کرنے دیں۔ کیونکہ مسجد اقصےٰ بھی شعائر اللہ میں ہے۔ بیت المقدس کی دیواریں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ متحد ہو جاؤ۔

## عربوں کی حمایت اور امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کی مذمت

— جمعیۃ علماء اسلام خان پور نے ۸ جون بروز جمعرات شام ۴ بجے ایک عظیم الشان جلوس مولانا فداء الرحمٰن درخواستی اور مولانا عبدالرحیم صاحب کی زیر قیادت عربوں کی حمایت اور اسرائیل، امریکہ و برطانیہ کی مذمت میں نکالا۔ جلوس سے حضرت درخواستی مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا اور دعا کی۔

— جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے زیر اہتمام ۸ جون کو میونسپل پارک میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔

۹ جون کو صبح جمعیۃ کے زیر اہتمام جلوس نکالا گیا، اسرائیل کی مذمت اور عربوں کی حمایت کا اعلان کیا گیا

— جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کے زیر اہتمام مسجد حاجی فتح خاں میں جلسہ ہوا۔ ہزارہا افراد نے شرکت کی اسرائیل کے خلاف اور عربوں کی حمایت میں اعلان و تقریریں ہوئیں۔

# خبرنامۂ جمعیۃ

### عرب بھائیوں کی امداد

#### جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کا قابل تقلید اقدام

عرب بھائیوں کی امداد کے لئے مبلغ ایک ہزار /۱۰۰۰ روپے کی پہلی قسط حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم کو ارسال کر دی گئی ہے۔ مزید کوشش جاری ہے

(محمد طاہر منصور ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ ضلع میانوالی)

— پاکستان اسلامک سٹوڈنٹس فیڈریشن، ذیلی تنظیم اسلامی تنظیم طلباء پاکستان ملتان نے اپنے ایک اہم اجلاس میں فیصلہ کیا کہ امریکہ و برطانیہ کا مکمل اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے اور اس کے لئے پاکستان کے تمام طبقوں سے پرزور اپیل کی۔

— جمعیۃ علماء اسلام لکی مروت تحصیل بنوں کے زیر اہتمام ۸ جون کو موضع اباخیل میں ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا۔ اسرائیل کی مذمت، عربوں کی مکمل حمایت اور قادیانیوں کے داخلہ حرمین پر اظہار رنج و غم کی قراردادیں پاس کی گئیں۔

— جامع مسجد ٹل میں ایک اجلاس پیر میدشاہ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں اسرائیل کی مذمت اور عربوں کی حمایت کا اعلان کیا گیا۔

— جامع مسجد حقانیہ لوئر کاریز کوئٹہ میں عظیم اجتماع منعقد ہوا۔ قادیانیوں کے داخلۂ حرمین کی مذمت کی گئی۔ مسلمانان عدن کی جدوجہد آزادی کی حمایت کی گئی اور برطانیہ کے ظالمانہ طرز عمل کے خلاف احتجاج کیا گیا

— شہر جیکب آباد کی مختلف مساجد میں مرزائیوں کے داخلہ حرمین کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

— ملتان میں ۱۱ جون کی شب کو جمعیۃ علماء اسلام اور شہر کی دوسری دینی جماعتوں کے اہتمام میں ایک عظیم اجتماع مفتی محمود صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں امریکہ، برطانیہ کی عربوں کے خلاف امن سوز حرکات کی شدید مذمت کی گئی

— جمعیۃ علماء اسلام کلاچی (ڈیرہ اسمٰعیلخاں) نے اپنے ماہانہ اجتماع میں عربوں کی مکمل حمایت میں اور اسرائیل برطانیہ و امریکہ کی جارحیت کے خلاف قرارداد پاس کی

— جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کی مجلس شوریٰ کے خصوصی اجتماع میں ایک قرارداد کے ذریعہ عرب پر اسرائیل امریکہ و برطانیہ کی شرمناک جارحیت پر شدید احتجاج کیا گیا

---

— تنکار پور میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا افتتاح حضرت حافظ محمود اسعد صاحب ہالیجی شریف نے ۱۹ صفر کو فرمایا۔

## تشکیل، انتخاب وغیرہ

— ٹبی قیصرانی تحصیل تونسہ میں جمعیۃ کی تشکیل کی گئی اور درج ذیل انتخاب ہوا

امیر مولوی غلام فرید صاحب۔ نائب امیر مولوی عبدالرحمٰن صاحب۔ سالار رفیق احمد صاحب۔ خزانچی صوفی دین محمد صاحب

— بستی داؤ والی کا انتخاب حسب ذیل ہے :۔

| | |
|---|---|
| امیر | محمد عظیم خاں صاحب |
| نائب امیر | غلام سرور خاں صاحب |
| ناظم اعلیٰ | عالم شیر خاں صاحب |
| نائب ناظم | خدا بخش صاحب |
| سالار | محمد افضل جان صاحب |
| خزانچی | محمد افضل خاں صاحب |

— گوکھڑ جونگی ضلع جیکب آباد میں درج ذیل انتخاب ہوا:۔ امیر مولوی گل محمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ حاجی ور محمد صاحب۔ خزانچی حاجی محمد صاحب۔

— تلونڈی موسے خاں ضلع گوجرانوالہ کا مولانا زاہد صاحب گکھڑوی نے دورہ کیا۔ جمعیۃ کی تشکیل کی اور درج ذیل انتخاب ہوا:۔

امیر مولانا عبدالغفور صاحب۔ نائب امیر۱ محمد اسمٰعیل صاحب بٹ۔ نائب امیر۲ محمد دین صاحب دکاندار ناظم اعلیٰ محمد نواز صاحب جیمہ۔ ناظم ۱ محمد صابر صاحب ناظم ۲ محمد بشیر صاحب۔ خازن محمد امین صاحب دکاندار ناظم نشر و اشاعت محمد علی صاحب زرگر۔ سالار فضل حسین صاحب نمبردار

— مولوی شمس الدین صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یارخاں نے ضلع کے مختلف مقامات کا دورہ کیا کئی جگہ نئے ارکان جماعت میں داخل ہوئے۔

— متھل حمزہ میں درج ذیل تشکیل ہوئی :۔

| | |
|---|---|
| صدر | مولوی محمد صاحب لکی وچھی دکی |
| ناظم اعلیٰ | قاضی عبدالحکیم صاحب |

خازن حاجی محمد زکریا صاحب۔ نائب ناظم ۱ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب۔ نائب ناظم ۲ حضور بخش صاحب

— تشکیل موضع بانہ روبہ۔ صدر مولوی رحیم بخش صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی امام بخش صاحب۔ خازن مولوی الٰہی بخش صاحب

— جبوڑی تحصیل مانسہرہ میں جمعیۃ کا درج ذیل انتخاب ہوا۔ امیر مولانا عبدالقیوم صاحب۔ نائب امیر مولانا سید غلام نبی شاہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ صوفی محمد یونس صاحب۔ امین مولوی محمد ایوب صاحب

مجلس شوریٰ کی بھی تشکیل دی گئی۔

— کالووالی میں حضرت مولوی محمد رفیق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پسرور تشریف لائے۔ تقریر فرمائی اور درج ذیل تشکیل عمل میں آئی

سرپرست حاجی محمد مشتاق صاحب۔ امیر مولوی محمد عمر صاحب خطیب۔ نائب امیر نور محمد صاحب۔ ناظم عمومی شوکت علی صاحب۔ نائب ناظم الطاف حسین صاحب۔ سالار محمد علی صاحب

# ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی گورنر صاحب سے ملاقات

## مولانا نے گورنر صاحب کو محکمہ اوقاف اور شیعہ مطالبات کے سلسلے میں دو عرضداشتیں پیش کر دیں

۱۴ جون ۱۹۶۷ء کو مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ خاں صاحب سے ۱۲ بجے دن کو ملاقات کی، اور زبانی گفتگو کے علاوہ مندرجہ ذیل دو عرضداشتیں انہیں دیں:۔

### عرضداشت بابت محکمہ اوقاف:۔

جناب مستطاب گورنر صاحب مغربی پاکستان زید کرمہٗ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جناب والا! اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اس وقت ملک کو باہمی اعتماد و یک جہتی کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے مگر بدقسمتی سے ملک کے بعض عناصر کی مسلسل یہ کوشش علماء اسلام اور حکومت میں بدگمانی، مخالفت اور دوری میں ترقی ہوتی رہے۔ حکومت کو معلوم ہو یا نہ۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ ملک کے تمام کارکن علماء اسلام اور علماء دیوبند یہ محسوس کر رہے ہیں کہ حکومت ان کو کچلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ احساس اس وقت میں قطعاً نہ ہونا چاہیئے جبکہ بھارت جنگی مقاصد کے لئے چالیس ارب روپیہ منظور کرتا ہے۔

اگر امریکہ فلسطین جیسے چھوٹے ملک اور محدود آبادی کو تازہ ترین اسلحہ سے مسلح کر کے دنیائے عرب کو نقصان پہنچا سکتا ہے تو ہم کو بیدار ہو جانا چاہیئے کہ چالیس کروڑ آبادی کے ملک کو جو لاکھوں مربع میل میں پھیلا ہوا ہے، امریکہ اپنی منحوس مساعی سے کتنا خطرناک بنا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں صدر مملکت کے بیانات بے معنی اور بے وقت نہیں ہیں۔

پھر کسی فرقہ یا کسی افسر یا کسی محکمہ کا یہ رویہ کہ ملک کا مذہبی طبقہ اور اس کے کروڑوں عقیدتمند حکومت کو اپنا دشمن سمجھنے پر مجبور ہو جائے کتنا ملک دشمنی اور احتیاطی تدابیر کے متضاد ہے علماء اسلام نے ملکی مصالح کی خاطر دیوبندی، بریلوی اور شیعہ کا نام اب تک لینے سے گریز کیا مگر اب یہ حقیقت عوام پر بھی واضح ہو گئی اور جمعیۃ علماء اسلام کا فرض ہے کہ وہ حکومت کو حقیقت حال سے آگاہ کرے۔

جناب والا! محکمہ اوقاف صوبائی ادارہ ہے اور خیراتی فنڈوں سے چل رہا ہے۔ اس کے ذریعہ تمام مساجد و منابر کو پابند کرنا اور ایک طبقہ کے علماء کو زچ کرنا کس طرح حق بجانب اور ملک کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔

جناب والا! جب اوقاف ایڈوائزری بورڈ میں صرف شیعہ اور بریلوی حضرات ہوں تو دوسرے مسلک کے خطباء کا کیا حشر ہو گا؟ پھر تمام ماتحت عملے پر کتنا برا اثر اور رعب ایک فریق کا قائم ہو گا۔ اور کیا ایسے اوقاف بورڈ سے جس کے ممبران ملک میں فرقہ وارانہ زہر پھیلانے میں بدنام ہیں کیسے غیر جانبداری کی توقع کی جا سکتی ہے؟

جناب والا! یہ پوزیشن اسی وقت اختیار کی جا سکتی ہے جب حکومت صرف ایک طبقہ کی ہو کر رہ جائے، اور دوسرے طبقہ کو جنگ پر اکسائے یا اس کو مفید سمجھے۔ ہمارے خیال میں ملک کے لئے اس سے زیادہ مضر کوئی بات نہیں ہو سکتی کہ اہل ملک کے مذہب میں مداخلت کی جائے یا علماء اسلام کو حکومت کے مخالف اور حکومت کو علماء کے مخالف بنانے کی کوشش کی جائے۔ جیسے محکمہ اوقاف کے ناظم مساجد احسان الحق صاحب منہاس اور سالک احسان الحق صاحب سیکشن آفیسر متاثر اور باعث اذیت بنے ہوئے ہیں۔

جناب والا! صدر مملکت نے اعلان کیا تھا کہ جمعرات کی عید ہو یا جمعہ کی۔ حکومت کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ لا اکراہ فی الدین

مگر وزیر صاحب نے اس بیان کی کھلم کھلا مخالفت کرتے ہوئے میرے سامنے کہا کہ ہم کسی خطیب یا امام کو نہ رہنے دیں گے۔ جس نے جمعرات کو نماز عید نہ پڑھی ہو اور اس سلسلہ میں سرحدی پنجابی سوال کو بھی زیر بحث لا رہے تھے کہ یہ پنجابی بولنے والے پٹھانوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس قسم کی باتیں صرف مودودی نے کی تھیں اور خود محترم محمد علی خاں صاحب وزیر تعلیم کا محکمہ کالج و سکول مودودیوں سے بھرے پڑے اور حکومت کے ۴

۴ خلاف جو کچھ چاہتے کرتے اور کہتے ہیں۔

جناب والا! ہم مولانا محمد الیاس صاحب مسجد پٹھلیاں لاہور کے خطیب کو برطرفی کا نوٹس محکمہ اوقاف میں اسی فرقہ وارانہ تعصب کا نتیجہ سمجھتے ہیں اور جناب کو ایک ثالث اور مشترک افسر کی حیثیت سے اصلاح احوال کے لئے متوجہ کرتے ہیں فقط۔

(غلام غوث ہزاروی)

### عرضداشت بابت شیعہ مطالبات:۔

بملاحظہ عالی جناب مستطاب گورنر صاحب مغربی پاکستان زید لطفہ وکرمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جناب والا! جمعیۃ علماء اسلام پاکستان علماء پاکستان کا واحد عمومی ادارہ ہے جس کے ساتھ کروڑوں مسلمانوں کی عقیدتیں وابستہ ہیں اور جس کی شاخیں ملک کے طول و عرض میں قائم ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اغراض و مقاصد کا خلاصہ دو جملوں میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ ذرائع استحکام پاکستان اختیار کرنا، اس مملکت خداداد میں اسلامی آئین اور اسلامی تہذیب کو بروئے کار لانا۔ جمعیۃ ہذا کو براہ راست کرسی اور اقتدار کی جنگ سے تعلق نہیں ہے۔ اس کی دوسری مساعی اسی محور کے گرد گھومتی ہیں۔

جس جماعت کا یہ مقصد ہو گا یقیناً وہ ملک میں سر پھٹول، بد امنی، فرقہ وارانہ فسادات کی تائید نہیں کر سکتی۔

ہم ملک کے لئے ایسے ہی اور اسی جلیل القدر مقصد کے حامی گورنروں اور سربراہوں کو پسند کرتے ہیں۔

جناب کے ابتدائی بیانات نے ملک میں خوشی کی لہر دوڑا دی تھی اور چاہیئے تھا کہ ملک کے مختلف فرقے آپ کے ان اعلانات کو نبھانے ہی میں مدد و اعانت کرتے۔ مگر ملک کی حرماں نصیبی ہے کہ ہمارے شیعہ بھائیوں نے مطالبات اور وفود بھیجنے پر زور دیا۔ اور بالآخر حکومت مغربی پاکستان نے شیعہ سنی مسائل پر غور کرنے کے لئے ایک کمیشن اور اس کے ممبروں کے ناموں کا اعلان فرما دیا۔

جناب والا! مسلمانان پاکستان مرزائی فرقہ سے جن کے لٹریچر میں انبیاء علیہم السلام سے لے کر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پر ناپاک حملے کئے گئے ہیں تو دوستانہ و برادرانہ روابط قائم نہیں کر سکتے۔ مگر دیگر مذہبی پرانے فرقوں میں باہمی رواداری اور امن پسندانہ تعلقات کی ضرورت کو ہر وقت محسوس کرتے ہیں۔

اور جمعیۃ علماء اسلام ان مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے بروقت جناب پر واضح کرنا چاہتی ہے کہ اس سلسلہ میں جناب کی بہترین کوششیں کہیں بے اثر ثابت نہ ہوں اور کمیشن کے ارکان کے پیش نظر کہیں اہل ملک میں مزید بے اطمینانی پیدا نہ ہو جائے۔

جناب والا! اس سلسلہ میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس ملک میں پائدار امن، خوشگوار فضا اور اطمینان بخش فیصلے کے لئے صرف ایک تجویز ہی کارآمد ثابت ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ:۔

"شیعہ اور سنی دونوں فرقوں کو اختیار دے دیا جائے کہ وہ خود پانچ پانچ اپنے نمائندے منتخب کر دیں جن کے فیصلے کو وہ قبول کر سکیں۔ پھر یہ دس آدمی سرکاری تعاون سے چاہے مہینے لگا دیں۔ مگر ان حدود کا قطعی فیصلہ کر دیں کہ ہر فریق کہاں تک رواداری برت سکتا اور کتنی قربانی کر سکتا ہے۔ اگر کوئی امر متنازعہ باقی رہ جائے تو اس کو دوبارہ حکومت کے تعاون سے حل کیا جائے۔ اس میں ٹھنڈے مزاج کے عالم اور معتدل علیہ و منصف مزاج بزرگ شریک ہوں۔ جناب کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا جمعیۃ علماء اسلام کا فرض ہے۔

(غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 71..

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE price ● paisa

یکے از مطبوعات جمعیتہ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

# جمعیتہ علماء اسلام کی تمام شاخوں کے نام عربوں کی امداد کے لئے اپیل

تمام علماء کرام اور خاص کر جمعیتہ علماء اسلام کے ارکان و ممبران کی خدمت میں عرض ہے کہ ہر ہر جگہ وفد بنا کر عام اہل اسلام سے مصیبت زدہ عربوں کے لئے چندہ جمع کیا جائے ہم جانتے ہیں کہ جو سانحہ عظیم پیش آیا ہے وہ ہماری کوتاہیوں کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے تحت ہوا ہے۔ قرب قیامت میں ظہور مہدی علیہ السلام سے پہلے بہت سی ناویدنی امور دیکھنے ہوں گے، اور یہ یہودی ہی دجال کا لشکر بھی بنینگے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نزول عیسیٰ علیہ السلام سے عرصہ دراز کے لئے تمام مصائب کا خاتمہ ہو جائے گا، مگر اہل اسلام کو ہر وقت اپنا فرض انجام دینا ہوگا اور اب بھی دینا چاہیئے۔ موجودہ جنگ میں عربوں کو دھوکا دیا گیا۔

امریکہ و برطانیہ نے باقاعدہ یہودیوں کی ہر طرح مدد کی جبکہ پہلے غیر جانبداری کے اعلانات کرتے رہے۔ الحمدللہ کہ عربوں کے حوصلے بلند ہیں اور دوبارہ جہاد کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور یقین ہے کہ آخری فتح انشاء اللہ تعالیٰ عربوں کی ہوگی۔

کفر کی اتنی بڑی طاقتوں کے مقابلہ میں عربوں نے آگ کے طوفانوں میں جنگ لڑی ہے اور انہوں نے اسلامی شجاعت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے صرف بیت المقدس کی عزت پر ۱۵ ہزار جانیں قربان کر دی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ ان کی امداد اور ان کے لئے رات دن دعائیں کریں۔ چندے کی تمام رقوم مرکزی دفتر جمعیتہ علماء پاکستان چوک رنگ محل لاہور کے نام بھیجی جائیں۔

(غلام غوث ناظم عمومی مرکزی جمعیتہ علماء اسلام پاکستان)

## شکایات کا ازالہ

اخبار سے متعلق خریدار حضرات اور ایجنٹ صاحبان کی وہ تمام شکایات، جو کافی عرصے دفتر میں جمع پڑی تھیں، دو ماہ کی چھان بین کے بعد ان سب کا تقریباً ازالہ کر دیا گیا ہے۔

ایجنٹوں کے حسابات از سر نو مرتب کر دیئے گئے ہیں اور خریدار حضرات کی ترتیب و میعاد خریداری اور روانگی پرچہ وغیرہ امور کو بھی درست بنا دیا گیا ہے۔

اس کے باوجود اگر اب بھی ایجنٹ اور خریدار حضرات میں سے کچھ صاحبان کی شکایات باقی رہ گئی ہوں تو براہ کرام آخر ماہ تک مطلع فرما دیں تاکہ انہیں بھی رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔

(ناظم دفتر ترجمان اسلام)

ہم اس کے بعد یقیناً نہ آپکے حساب میں غلطی واقع ہوگی۔ نہ آپ کے ارشاد کی تعمیل یا شکایت کے ازالہ میں تاخیر کا امکان رہے گا۔

(ناظم دفتر ترجمان اسلام لاہور)

## آپ کی ذراسی غلطی

حساب میں فرق پیدا کر دیتی ہے

اور

تعمیل ارشاد میں تاخیر کا موجب بن جاتی ہے

آپ نے دفتر کے نام خط بھیجا یا رقم بھیجی لیکن کوپن منی آرڈر پر اپنا نام و پتہ نہیں لکھا رقم کی مد نہیں لکھی۔ اپنا خریداری یا ایجنسی نمبر تحریر نہیں فرمایا۔

تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دفتر کو کافی عرصہ اسی تلاش میں لگ جائے گا کہ یہ خط یا رقم کن صاحب کی ہے۔ کیا نمبر اور کیا پتہ ہے اور کس مد سے اس کا تعلق ہے۔

اس طرح رقم کے اندراج میں غلطی کا بھی امکان ہے۔ اور آپ کے ارشاد کی تعمیل میں تاخیر کا بھی۔ اس کے بعد آپ کی شکایت کا بھی اندیشہ۔

اس لئے براہ کرم رقم بھیجئے یا خط لکھیے اپنا نام، پتہ، خریداری یا ایجنسی نمبر، خط پر بھی اور منی آرڈر کوپن پر بھی ضرور تحریر فرمایئے رقم کی بابت بھی لکھ دیجئے کہ فلاں مد یا شعبہ کی ہے۔ ہم



جلد [illegible] | جمعہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء مطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۳

ہفت روزہ

# ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان

## زندیق کی علامت

( ایک روایت کی روشنی میں )

اِذا رأیتَ الرجل ینقص احداً من اصحاب رسول اللّٰہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

فاعلم! انّہٗ زندیقٌ ——— وذٰلک

انّ الرسول حقٌّ ——— والقراٰن حقٌّ ——— وماجاء بہٖ حقٌّ

——— وانّما ادّیٰ الینا ذالک کلہ الصحابہ ———

وھولا یریدون الا ان یجرحوا شھودنا لیبطلوا الکتاب والسنۃ ،

والجرح بھم اولٰی ——— وھم زنادقۃ (اصابہ)

جب تم کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام میں سے کسی ایک صحابی کا بھی، (کوئی معیّنہ) نقص بیان کرتے ہوئے پاؤ۔ تو سمجھ لو! کہ یہ شخص زندیق (یعنی درپردہ بے دین) ہے۔ اس لیے کہ

* رسول حق ہے۔ قرآن حق ہے۔ اور جو کچھ اس سے بیان ہوا ہے وہ (بھی) حق ہے۔

اور چونکہ (رسول کا حق ہونا، قرآن کا حق ہونا اور ان کے دیئے ہوئے احکام و اصول کا حق ہونا) یہ سب صحابہ کرامؓ کے ذریعہ ہمیں معلوم ہوا ہے۔

تو تمام صحابہ کرامؓ یا کسی ایک صحابی رسول پر جرح کرنیوالوں کا مدعا ہمارے اُن (دین کے سچے) گواہوں کو (دنیا کی نظروں میں بے اعتبار ٹھیرانا ہے۔ تاکہ (بعد میں آسانی کے ساتھ) یہ لوگ کتاب اللہ و سنّتِ رسول اللہ کے احکام و اصول کو اپنی خواہش و عزائم کے مطابق نئے معنی پہنا کر باطل کر دیں۔ چنانچہ اس سے پہلے کہ یہ خطرناک صورت پیش آئے۔ صحابہ کرام پر جرح کرنے (اور نقص نکالنے) والوں کو ہی (انکے باطل عزائم کا پردہ چاک کر کے عام مسلمانوں کی نظر میں ناقابلِ اعتبار بنا دینا چاہیئے۔ اسلیے کہ یہ لوگ حقیقت میں زندیق (یعنی درپردہ بے دین) ہوتے ہیں

(اصابہ بروایت ابو زرعہؒ)

جمعہ ○ ۲۱ شعبان المعظم سنہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۶۷ء ○ ۲۵ پیسے

حقائق و معارف

# درسِ قرآن

از افادات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ
جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ ان کے خرچ کئے ہوئے مال کی حالت ایسی ہے جیسے
اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ
دانہ کی حالت جس سے سات بالیں جمیں۔ ہر بال کے اندر سو دانے ہوں۔ اور یہ افزونی اللہ تعالیٰ
یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ
جسکو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں۔ جاننے والے ہیں۔ جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں
اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ
خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو احسان جتلاتے ہیں اور نہ آزار
اَذًی ۙ لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ
پہنچاتے ہیں ان لوگوں کو ان کا ثواب ملیگا۔ انکے پروردگار کے پاس اور نہ ان پر کوئی خطرہ ہوگا۔
وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَۃٌ خَیْرٌ
اور نہ یہ مغموم ہوں گے۔ مناسب بات کہ دینا اور درگزر کرنا بہتر ہے۔ ایسی
مِّنْ صَدَقَۃٍ یَّتْبَعُھَآ اَذًی ؕ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ۝
خیرات سے جس کے بعد آزار پہنچایا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ غنی ہیں۔ حلیم ہیں۔

## تشریح

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ (الی قولہ) واللہ واسع علیم ۝ جو لوگ اللہ کی راہ میں (یعنی امور خیر میں) اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ ان کے خرچ کیے ہوئے مالوں کی حالت (عند اللہ) ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے (فرض کرو) سات بالیں جمیں (اور) ہر بال کے اندر سو دانے ہوں (اسی طرح خدا تعالیٰ ان کا ثواب سات سو حصہ تک بڑھاتا ہے) اور یہ افزونی خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔ (بقدر اس کے اخلاص اور مشقت کے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں"

ان کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔ وہ سب کو یہ افزونی دے سکتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی (جاننے والے بھی ہیں" اس لیے اخلاص نیت وغیرہ کو دیکھ کر فرماتے ہیں۔

ف :- نیک کام میں خرچ کرنا باعتبار نیت کے تین قسم کا ہے۔ ایک نمائش کے ساتھ اس کا کچھ ثواب نہیں۔ دوسرا ادنیٰ درجہ کے اخلاص کے ساتھ اس کا ثواب دس حصہ ملتا ہے۔ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا میں اس ادنیٰ ہی کا بیان ہے۔ تیسرے زیادہ اخلاص یعنی اس کے اوسط یا اعلیٰ درجہ کے ساتھ اس کے لیے اس آیت میں وعدہ ہے۔ دس سے زیادہ سات سو کے وعدہ کے بعد اور زیادہ کا بھی وعدہ ہو گیا۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (الی قولہ) وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (جس کو دیا ہے۔ اس پر زبان سے) احسان جتلاتے ہیں۔ اور نہ برتاؤ سے اس کو آزار پہنچاتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان (کے عمل) کا ثواب ملے گا۔ ان کے پروردگار کے پاس (جاکر) اور (نہ قیامت کے دن) ان پر کوئی خطرہ ہوگا۔ اور نہ یہ مغموم ہوں گے۔

ف :- برتاؤ سے آزار پہنچانا یہ کہ مثلاً اپنی احسان کے بنا پر اس کے ساتھ تحقیر سے پیش آوے۔ اس سے دوسرا آزار پاتا ہے۔ (ربط) آگے مذمت احسان اور ایذا رسانی کی فرماتے ہیں۔ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ الآیۃ (ناداری کے وقت جواب میں" مناسب بات کہ دینا اور اگر سائل بدتمیزی سے غصہ دلادے۔ یا اصرار سے تنگ کرے تو اس سے) درگزر کرنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ ایسی خیرات دینے (سے جس کے بعد آزار پہنچایا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ خود غنی ہیں کسی کے مال کی ان کو حاجت نہیں۔ جو کوئی خرچ کرتا ہے اپنے واسطے پھر آزار کس بنا پر پہنچایا جاوے۔ اور آزار دینے پر جو فوراً سزا نہیں دیتے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ حلیم بھی ہیں۔

# درسِ حدیث

از افادات مولانا بدر عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا شَکَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ قَالَ اِمْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ

حضرت ابو ہریرہ سے ... شخص نے آں حضرت صلی اللہ ... اپنے دل کے سخت ہونے کی ...

آپ نے فرمایا۔ کہ یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو۔ (دل نرم ہو جائے گا) اور مسکین ... کرو۔ (رواہ احمد)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث بطولہ الی ان قال قلتُ یا رسول اللہ اَوْصِنِیْ قال اوصیک بتقوی اللہ فانہ ازین لامرک کلہ قلت زدنی قال علیک بتلاوۃ القرآن وذکر اللہ عزوجل فانہ ذکر لک فی السماء ونور لک فی الارض قلت زدنی قال علیک الصمت فانہ مطردۃ للشیطان وعون لک علی امر دینک قلت زدنی قال ایاک وکثرۃ الضحک فانہ یمیت القلب ویذھب بنور الوجہ قلت زدنی قال قل الحق وان کان مرًا قلت زدنی قال لا تخف فی اللہ لومۃ لائم قلت زدنی قال لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک۔

میں نے عرض کی یا رسول ... نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ... اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا ... ہوں۔ یہ تمہارے دین کی زینت ... کی یا رسول اللہ کچھ اور بھی ارشاد ہو ... فرمایا کہ تلاوت قرآن پاک اور ذکر اللہ ... اس عادت سے تمہارا ذکر آسمان پر ... زمین پر تمہارے لیے نور ہوگا۔ میں نے ... کی عرضداشت پیش کی۔ تو فرمایا۔ ... کی عادت ڈال لو۔ جس کو شیطان تمہارے ... نہ سکے۔ اور تمہارے تمام دینی ... اور سہولت کا باعث ہو۔ میں نے ... اللہ ابھی سیری نہیں ہوئی۔ فرمایا ... دور رہنا۔ کیوں کہ اس عادت سے ... جاتا ہے اور چہرہ کا نور جاتا رہتا ہے ... عرض کی یا رسول اللہ کچھ اور ارشاد ہو۔ ابھی دل نہیں بھرا۔ فرمایا حق بات کہنا ... تلخ ہو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کچھ اور عطا فرمائیے۔ فرمایا۔ دین کے معاملہ ... کرنے والے کی پرواہ نہ کرنا۔ میں نے عرض کیا۔ ابھی حرص باقی ہے۔ فرمایا ... اپنے نفس میں دیکھو۔ لوگوں پر اس کی نکتہ چینی نہ کرنا۔

ف :- یہاں سائل کی حرص کی حد نہیں۔ مگر آنحضرت سرور کائنات ... وسلم کی فیاضی کی بھی کوئی نہایت ہی نہ رہی۔ سوالات و جوابات کا یہ سلسلہ جا... سائل ہی تھک کر شرما گیا۔ اور سب سے مشفق رسول کی شفقت کا دریا اور ... مارتا رہا ؎

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی!

سائل تھا کہ ذرا سا کلمہ کہہ کر خاموش ہو جاتا تھا۔ اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ ... بے بہا لٹائے جا رہے تھے۔ ہر جواب ایسا تھا کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ سار... لیے کافی ہے۔ لیکن اللہ رے علم کی حرص کہ سائل پھر پیاسا کا پیاسا نظر آ... کی یہ جامعیت و دفعت کہ ایک ایک جواب لعل و جواہرات کو شرمندہ کر... میں گویا کمال و تکمیل کا ضامن نظر آتا تھا۔ مگر جب دہنِ مبارک سے دوسری ... نکلتی تھی۔ تو یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ کہ دونوں میں بڑھیا کون ہے۔ علم ... اور حکم و اسرار کے یہ بے کراں خزائن دیکھ کر سائل متحیر بھی تھا۔ کہ بس کر... سوال کرنے پر مجبور ہوتا تھا۔ آخر ادب و احترام نے روک دیا۔ اور دل میں ... کے حسرت و ارمان لے کر یہ زاہدِ امت خاموش ہو گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہفت روزہ
ترجمانِ
اسلام
لاہور
جمعہ
۔۔ شعبان ۱۳۸۷ھ
۔۔ر نومبر ۱۹۶۷ء
جلد ۱۰
شمارہ ۳۱
جاری کردہ ـــــ
مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ لاہوری
سرپرست و مدیر ـــــ
مولانا عبید اللہ انور صاحب
نگران خصوصی ـــــ
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

# مودودی صاحب کا دینی مسائل پر گفتگو کرنے سے انکار

## وعدہ خلافی کی شرمناک مثال

مودودی صاحب ۱۲ر نومبر ۱۹۶۷ء کو جہلم کے دورے پر گئے تھے۔ ان کی اس آمد کے موقع پر وہاں کے دین دار عام مسلمانوں میں یہ خواہش پیدا ہوجانا ایک فطری امر تھا کہ علماء دین جن مسائل و عقائد کے بارے میں مودودی صاحب کے اختیار کردہ مسلک سے اتفاق نہیں رکھتے۔ اس پر جہلم کے سرکردہ علماء کے ساتھ ان کی گفتگو ہو جائے۔ تاکہ ایک طرف حق و ناحق کے درمیان عوام امتیاز کرسکیں اور دوسری طرف مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو بھی جہلم کے مسلمانوں سے یہ شکایت نہ رہے کہ ان سے کسی نے اختلافی مسائل پر گفتگو ہی نہیں کی کہ وہ اپنے مسلک کو دلائل کے ساتھ ثابت کرسکتے۔

چنانچہ جب وہ ۱۳ر نومبر ۱۹۶۷ء کو جہلم پہنچے تو وہاں کے مسلمانوں نے اس سلسلے میں دوڑ دھوپ شروع کر دی اور مودودی صاحب سے زبانی و تحریری طور پر یہ تقاضا بشدت ہونے لگا کہ وہ ضلع کے سربرآوردہ علماء دین سے اختلافی مسائل بالخصوص ان کی جن عبارتوں سے انبیاء علیہم السلام کی توہین و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص ہوتی ہے پر علماء سے گفتگو فرمالیں۔

مسلمانان جہلم کی اس نیک خواہش اور کوشش کا کیا نتیجہ برآمد ہوا اور کس طرح ـــ ... مودودی صاحب وعدہ خلافی کرکے گفتگو سے کترا گئے۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل روداد سے معلوم کیجئے۔ جسے جہلم کے مسلمان عوام نے بڑی آزردگی کے ساتھ مسلمانانِ پاکستان کی آگاہی کے لئے شائع کیا ہے ـــــــــ (ترجمان اسلام)

### مودودی صاحب کی طرف سے گفتگو کا وعدہ

کل ۱۳ر نومبر صبح تقریباً ۹ بجے چودھری محمد الطاف حسین صاحب ایڈوکیٹ جہلم کی طرف سے چودہری محمد خاں صاحب سابق چیئرمین ڈومیلی اور سید عابد حسین شاہ صاحب ساکن ڈومیلی، حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم کے پاس یہ پیغام لائے کہ آپ کی طرف سے جلسۂ عام میں اعتراض نہ کیا جائے۔ ہم مودودی صاحب سے آپ کی گفتگو کسی مکان میں کرادیں گے۔ پھر یہی پیغام چودھری محمد انور پاشا صاحب بی۔ ڈی ممبر و سالار جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے ذریعہ پہنچایا۔

مودودی صاحب شام کو تقریباً ۴½ بجے جہلم پہنچے تو نماز مغرب کے بعد حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب زید مجدہم نے محترم محمد اکبر خاں صاحب برکی بی۔ ڈی ممبر و ناظم مجلس احرار ضلع جہلم۔ حاجی عبد الرشید صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم اور چودھری محمد انور پاشا صاحب سالار جمعیۃ علماء اسلام جہلم کو چودھری محمد الطاف حسین صاحب ایڈوکیٹ کے پاس بھیجا کہ آپ اپنے پیغامات کے مطابق مودودی صاحب سے ہمیں وقت لے کر دیں تاکہ سنجیدہ علمی مذہبی گفتگو کی جائے۔ چودھری صاحب ایڈوکیٹ نے وفد کو جواب دیا۔ کہ میں نے مودودی صاحب سے بات کرلی ہے۔ اور وہ اس کے لئے رضامند ہیں۔ آپ ۸½ بجے جلسہ گاہ میں آئیں۔ میں کوئی وقت متعین کردوں گا۔ کیونکہ ۱۴ تاریخ کو دن کے ۱۰ بجے سے بارہ بجے تک ان کا وقت فارغ ہے۔

حسب وعدہ برکی صاحب موصوف اور انور پاشا صاحب موصوف دونوں جلسہ گاہ میں پہنچے تو چوہدری صاحب ایڈوکیٹ نے فرمایا کہ میں نے مودودی صاحب سے ٹائم لے لیا ہے۔ اگر انہوں نے آپ کے علماء سے گفتگو نہ کی تو میں سب سے پہلے اس پر دستخط کرونگا کہ مودودی صاحب نے گفتگو سے کترا کر راہ فرار اختیار کی ہے۔ پھر مودودی صاحب کی تقریر سے پہلے جلسہ عام میں بھی چوہدری صاحب نے اعلان کر دیا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کو ہم نے مودودی صاحب سے مذہبی گفتگو کرنے کا وعدہ دے دیا ہے۔

### مودودی صاحب کی وعدہ خلافی

رات کو ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک ایک گھنٹہ مودودی صاحب نے تقریر کی جلسہ کے اختتام کے بعد برکی صاحب اور انور پاشا صاحب دونوں چوہدری الطاف حسین صاحب کی کوٹھی پر خود مودودی صاحب سے ملے اور چوہدری صاحب نے مذہبی گفتگو کرانے کا جو وعدہ کیا تھا اس کا تذکرہ کیا تو ابو الاعلیٰ مودودی صاحب نے برہم ہوکر جواب دیا کہ میں قطعاً جمعیۃ علماء اسلام کے لوگوں سے گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ وہ مجھے برا بھلا کہتے ہیں۔

اس پر برکی صاحب نے کہا کہ چونکہ آپ نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف لکھا ہے۔ اس لئے ہم بھی آپ سے بات کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن چودھری الطاف حسین صاحب کے پیغام اور وعدہ کی بنا پر آ گئے ہیں۔ آپ ہمارے علماء سے گفتگو کریں لیکن نظام اسلام کا یہ داعی اور جمہوریت کا اتنا بڑا علمبردار کسی طرح بھی علماء اسلام سے مذہبی گفتگو کرنے کے لئے تیار نہ ہوا اور نرالے فرار و گریز کا ثبوت دیا اس سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ مودودی صاحب کی کتابوں میں واقعتاً انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ عظام رضی اللہ عنہم کی تنقیص و توہین پائی جاتی ہے اور وہ کسی طرح بھی تائب ہونے کے لئے تیار نہیں۔ اگر وہ کچھ بھی صفائی پیش کرسکتے۔ تو علمی مذہبی گفتگو سے یوں فرار نہ اختیار کرتے۔ اور اس اہم علمی بحث کے لئے حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم بالکل تیار بیٹھے تھے۔ اگر وکلاء اور تعلیم یافتہ طبقہ کے سامنے یہ بحث ہوجاتی۔ تو حق و باطل کا فرق بالکل واضح ہوجاتا

### چوہدری الطاف حسین صاحب ایڈوکیٹ کا اظہار حق

آج ۱۴ر نومبر کی صبح کو محترم برکی صاحب اور محترم چوہدری انور پاشا صاحب پھر چوہدری الطاف حسین صاحب ایڈوکیٹ سے ان کی کوٹھی پر ملے تو چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں نے رات کو جلسۂ عام میں اعلان کر دیا تھا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے وفد کو ہم نے وقت دیدیا ہے۔ اور میں اس حقیقت کا انکار نہیں کرسکتا کہ مودودی صاحب نے باوجود وعدہ کے علماء اسلام کیساتھ مذہبی بحث کرنے سے گریز کیا ہے اور یہی بات آج چوہدری صاحب موصوف نے ڈاکٹر کرنل خواجہ منظور الٰہی سے بھی کہی ـــــ اب پاکستان میں ایسے لوگ کونسی جمہوریت لائیں گے اور عوام سے کئے گئے وعدے برسر اقتدار ہوکر کس طرح پورے کریں گے؟ ان سوالوں کا جواب مودودی صاحب

مرسلہ:۔ انجمن نوجوانانِ اسلام جہلم ـــ

طابع و ناشر ـــ احمد حسین کمال ـــ پتہ:۔ ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

## مسائل و افکار

# صدر جمال عبدالناصر کی عظمت و اسلامیت کا اعتراف

### م۔ش کی ڈائری روزنامہ "نوائے وقت" ۱۴ نومبر ۱۹۶۷ء سے ماخوذ

"انٹرنیشنل ہیرلڈ ٹریبون" (جو کہ نیویارک ٹائمز اور ہیرلڈ ٹریبون کا بین الاقوامی توام ہے) نے اپنی اشاعت میں صدر ناصر کا ایک فوٹو شائع کیا ہے جس میں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر کو یوم معراج کے دن سجدہ کی حالت میں دکھایا گیا ہے۔ تصویر کے نیچے جو سرخی درج ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ یوم معراج کے موقع پر جو کہ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مسجد اقصیٰ کے راستہ آسمانوں پر اپنے رب سے ملاقات کے لئے جانے کی یاد تازہ کرنے کی عالمی تقریب ہے صدر ناصر کا دل اس خیال سے غم سے لبریز ہے کہ مسلمانوں کی تاریخی مسجد پر یہودیوں کا قبضہ ہے۔ اس غم کے اظہار کے لئے وہ اپنے خالق کے آگے قاہرہ کی تاریخی مسجد میں سجدہ ریز ہے۔

صدر ناصر کے بدترین دشمن کھلے بندوں اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس شخص کے اعصاب فولاد سے بھی زیادہ مضبوط ہیں۔ سٹالن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس وقت بھی جب ہٹلر کی فوجیں سٹالن گراڈ کی گلیوں میں لڑ رہی تھیں تو اس کی جمیعت خاطر میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ اس کے مونچھوں سے لبریز چہرے پر وہی خشونت اور سکون کارفرما تھا جو ہمیشہ سے اس کے کیریکٹر کا طغرائے امتیاز تھا۔ اسی طرح صدر ناصر کے متعلق اسے قریب سے دیکھنے اور جاننے والے اس بات کا برملا اعتراف کرتے ہیں کہ نہ تو ۱۹۵۶ء میں جبکہ برطانیہ، فرانس اور اسرائیل نے ایک خوفناک سازش کے ماتحت آسمان، زمین اور سمندر سے مصر پر حملہ کیا تھا اور نہ اس سال جبکہ جون میں چھ دنوں کے اندر اسرائیل نے عربوں کی عسکری طاقت کو پاؤں تلے پیس کر رکھ دیا جس سے دنیا ورطۂ حیرت میں ڈوب گئی۔ انتہائی مایوس کن حالات کے سامنے صدر ناصر کے اعصاب متاثر ہوئے، ان کی آنکھوں کی چمک، ان کے متبسم چہرے کا نہ مٹنے والا طمطراق اس بات کی شہادت ہیں کہ وہ ایک ناقابل تسخیر ارادہ کے مالک ہیں۔ مغربی ممالک کے فوٹو گرافروں کی ساری چابک دستیوں کے باوجود یہ بات چھپائے نہیں چھپ سکی کہ صدر ناصر ایک غیر معمولی دل و دماغ کے انسان ہیں۔ لیکن یہی فولادی اعصاب کا انسان جسے پاکستان میں بعض لوگ آئے دن فرعونیت کا علمبردار ظاہر کرتے نہیں تھکتے ایک سچے اور صحیح العقیدہ مسلمان کی طرح اپنی جبین نیاز اللہ کے حضور زمین پر رکھ کر گڑگڑا کر عاجزانہ دعاؤں کے لئے وقف ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو اب بھی ناصر کی اسلامیت کے متعلق شک ہے۔ انہیں ایک مرتبہ انٹرنیشنل ہیرلڈ ٹریبون میں متحدہ عرب جمہوریہ کے اللہ کے حضور سجدہ ریز صدر کی تصویر ایک آنکھ ضرور دیکھ لینی چاہیئے۔

صدر ناصر فرشتہ نہیں۔ ان سے بعض غلطیاں سرزد ہوئی ہیں مثلاً ان کی یہ بڑی غلطی تھی کہ بیک وقت دو تین محاذ کھول رکھے تھے۔ ایک طرف اسرائیل سے چپقلش جاری تھی اور دوسری طرف "رجعت پسند" عرب حکمرانوں کے خلاف چشمک زنی ہو رہی تھی۔ ایک طرف سینائی کے محاذ پر فوجوں کو آراستہ کیا جا رہا تھا۔ تو دوسری طرف یمن میں مصری فوج کو جھونک رکھا تھا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم صیہونیت کے پروپیگنڈے کے زیر اثر انہیں فرعون کی نسل کا علمبردار اور بھارت کے مقابلہ میں پاکستان کا نقاد بنا کر اپنے لوگوں کے سامنے پیش کرنا جاری رکھیں۔ صدر ناصر عقیدے کے اعتبار سے پکے اور سچے مسلمان ہیں اور ہمیں مسلمانوں کو مسلمان ہی رہنے دینا چاہیئے۔

---

## نقد و نظر

(نوٹ) "ایمان پر اخلاقی جرائم کا اثر" نامی کتابچہ ہمارے پاس تبصرہ کے لئے موصول ہوا تھا اس کا ایک اقتباس ہم نے ۲۰ نومبر ۶۷ء کی اشاعت میں شائع کیا تھا اور ارادہ تھا کہ بعد میں اس پر تبصرہ کرکے اس کے حسن و قبح پر کلام کریں گے اور بتائیں گے کہ کتابچہ میں جہاں اخلاقی برائیوں سے باز رکھنے کا مبلغانہ افادی پہلو بڑی خوبی کے ساتھ موجود ہے۔ وہاں احادیث کی توضیح و تشریح میں عدم احتیاط اور کم علمی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ہم یہ تبصرہ لکھ ہی رہے تھے کہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب (کلاچی) نے ناچیز مرتب ترجمان اسلام کے نام اپنے ایک مکتوب گرامی میں اس مسئلہ پر عقیدۂ اہلسنت کی توضیح فرمائی ہے جسے اس کتاب پر تبصرہ کے لئے کافی سمجھتے ہوئے ہم حضرت مولانا موصوف مدظلہ کے شکریہ کے ساتھ ترجمان اسلام میں شائع کر رہے ہیں۔ (ترجمان)

مکرمی جناب ڈاکٹر صاحب دامت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کل پنوں سے ترجمان اسلام کے دوبارہ اجراء پر مبارکباد کا عریضہ بھیج چکا ہوں۔ پرچہ سامنے نہیں تھا۔ وہیں سے نورنگ اور لکی جمعیۃ کے پروگرام پر جانا تھا۔ آتے ہوئے پرچہ ملا اور راستہ ہی میں پڑھتا رہا۔ اس میں جہاں قومی مسائل پر بہترین تبصرہ پڑھ کر مزید خوشی ہوئی اور عالمی حالات بصیرت افروز ثابت ہوئے۔ وہیں "ایمان پر اخلاقی جرائم کا اثر" کتابچہ کے اقتباس سے پریشانی بھی ہوئی کیونکہ کتابچہ کا یہ جملہ کہ

"ان دو حدیثوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ارتکاب جرم کے دوران ایمان خارج ہو جاتا ہے اور اس جرم سے توبہ کئے بغیر واپس نہیں آتا"۔

مسلک اہلسنت والجماعت کے قطعاً خلاف ہے۔ مشہور محدث ملا علی القاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کے تحت واضح الفاظ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

ظاهر كلامه ان الايمان يخرج عن مرتكب هذه الاشياء حين الارتكاب، ولا يعود اليه الا بالتوبة وهو غير مستقيم على قواعد اهل السنة۔

ترجمہ:۔ یعنی اس کلام کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان ان گناہوں کے ارتکاب کرنے والے سے اس وقت نکل جاتا ہے۔ جبکہ وہ اس نافرمانی میں مبتلا ہوتا ہے اور واپس نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ توبہ نہ کرلے۔

ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

وهو غير مستقيم على قواعد اهل السنة

حالانکہ یہ بات قواعد اہل سنت کے خلاف ہے۔ آگے پھر فالتاویل ان کمال الایمان و نورہ الخ سے اس کی مختلف تاویلیں کی ہیں۔ کہ مقصد روایت کا یہ ہے کہ ان گناہوں کے کرنے کے وقت ایمان کا کمال اور ایمان کی روشنی پر اثر پڑتا ہے۔ نفس ایمان باقی رہتا ہے اور وہ گنہگار، فاسق اور فاجر سہی۔ لیکن مومن بہرحال رہتا ہے۔ عقائد کے تمام کتب کا اتفاق ہے کہ اس قسم کی روایات بالاجماع متروک الظواہر اور ماؤل ہیں۔ فی الجملہ ان روایات کا ظاہر پر رکھنا اہل اعتزال کا مذہب ہے نہ کہ اہلسنت کا"۔ (عبدالکریم خادم نجم المدارس کلاچی حال وارد لکی مروت) $\frac{11}{47}$ ۶

---

## جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا جلسہ

جامعہ رشیدیہ ساہیوال کی سالانہ تبلیغی کانفرنس انشاء اللہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں امسال بھی حسب سابق یکم، ۲ ر ۳ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ مطابق یکم، ۲ ر ۳ مارچ منعقد ہوگا۔ حضرات علماء کرام، احباب اور جملہ متعلقین حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ناظم جامعہ رشیدیہ ساہیوال)

## واہ کینٹ میں درس قرآن کی تیسری سالگرہ

اکتوبر ۱۹۶۴ء سے قاضی زاہد الحسینی پروفیسر گورنمنٹ کالج کیمبلپور، بنگلہ نمبر ۱۵ جامن روڈ سنٹرل پارک واہ کینٹ میں درس قرآن دے رہے ہیں۔ یہ درس ہر انگریزی مہینے کی آخری اتوار کو صبح ۱۰ بجے سے گیارہ بجے تک ہوتا ہے۔ ہر سال کے آخر میں درس قرآن کتابی شکل میں بھی شائع کیا جاتا ہے۔

۲۶ نومبر بروز اتوار اس درس کا چوتھا سال شروع ہے۔ اس مبارک موقعہ پر انجمن خدام الدین لاہور کے حضرت مولانا عبیداللہ انور درس حدیث کا افتتاح فرمائیں گے۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جہلم کا بیان بھی ہوگا۔ (محمد عثمان غنی بی۔اے منتظم درس قرآن و حدیث واہ کینٹ)

ملک نور الٰہی پرنٹر نے فضلی پریس لاہور میں چھپوایا اور مولانا عبید اللہ ... [illegible]

...سلام لاہور

## ...دی صاحب اور غیر ملکی خفیہ امداد
## ...کوثر نیازی صاحب کا انکشاف

...مولانا کوثر نیازی صاحب سے پاکستان کے عوام
...ملمان اس حیثیت سے تو بہت پہلے سے
...رف ہیں کہ وہ مسلسل پندرہ سال تک مودودی
...ی جماعت کے رکن رکین، مجلس شوریٰ کے
...ور لاہور کی جماعت کے امیر رہ چکے ہیں۔
...صدارتی الیکشن کے زمانہ میں مس فاطمہ جناح
...ہور کے جس عظیم الشان جلسہ کو خطاب کیا تھا
...ے کے ایک صدر مودودی صاحب کی جماعت
...ن سے مولانا کوثر نیازی صاحب ہی تھے۔
...مودودی جماعت سے علیحدہ ہونے کے
...انہوں نے پہلی مرتبہ ایک جلسہ عام میں جماعت
...سازہائے درونِ پردہ اور غیر ملکی ساز باز
...رف اشارے کئے ہیں۔ جنہیں متعدد اخبارات
...ئع کیا ہے
...کوثر نیازی صاحب کا یہ اشاراتی انکشاف
...ن خانہ کی شہادت کا درجہ رکھتا ہے۔ ہم
...ان کی اس تقریر کو ۱۶ نومبر کے روزنامہ
...ہستان لاہور سے شکریہ کے ساتھ نقل
...تے ہیں۔ (ترجمان)

...دھا (نمائندہ خصوصی) مشہور عالم دین مولانا کوثر نیازی
...اسلامی اور اس کے رہنما مولانا مودودی پر الزام
...کہ وہ عالم اسلام کے اتحاد اور پاک عرب تعلقات
...اور اندرونِ ملک انتشار پھیلانے میں مصروف ہیں
...نیازی نے انہیں انتباہ کیا ہے کہ وہ اگر اسلام دشمنی
...استحکام کو نقصان پہنچانے والی سرگرمیوں سے باز نہ آئے
...ام سازہائے درونِ خانہ کو افشا کرنے پر مجبور ہو
...ہ وہ فسادِ خلقِ خدا کی مصلحت کے پیشِ نظر
...پائے ہوئے ہیں۔ وہ سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام
...ام جہاد کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔
...کوثر نیازی نے مزید کہا کہ مولانا مودودی اور جماعت
...پشت پناہی ایک غیر ملکی خفیہ ہاتھ کر رہا ہے اور ان
...امدادات کا دستاویزی ثبوت موجود ہے کہ جماعت اسلامی
...حاصل کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی
...امیر کے خلاف وہ اس سے پہلے خاموش رہے
...بات کی حد ہوتی ہے۔ موجودہ حالات میں جب
...کی ملک میں انتشار، جمال عبدالناصر کے خلاف
...کے یہودیت کو تقویت، عالم اسلام کے اتحاد
...تعلقات کو نقصان، اور صحابہ کرامؓ کی حرمت
...موم کوششیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں وہ اس
...خلاف لب کشائی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور
...نام تحریریں اور دستاویزات منظرِ عام پر لا رہے
...یہ بات واضح ہو جائے گی کہ جماعت اسلامی
...امیر کی پشت پناہی ایک خفیہ ہاتھ

### جمال عبدالناصر پر الزامات:۔

مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ جماعت اسلامی مصر کے جمال عبدالناصر پر غلط اور گھٹیا الزامات عائد کر کے ملک میں ان کے خلاف غلط تاثر پیدا کر رہی ہے۔ اور اس سے پاکستان کے مصر کے ساتھ تعلقات کو بھی نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے جو کہ کئی سالوں کے بعد بہتر ہوئے ہیں۔

مولانا نیازی نے کہا کہ اس وقت ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ یہودیوں کی مخالفت کرے۔ لیکن جماعت اسلامی نے یہودیوں کی مخالفت کے بجائے صدر ناصر کے خلاف پمفلٹوں کی بھرمار کر دی ہے۔

جماعت اسلامی کی طرف سے جمال عبدالناصر پر یہ قصور دھر کر کہ وہ یہودیوں کے مقابلہ میں شکست کھا گئے۔ ان کی شان اور مسلمانوں میں ان کے احترام کو گھٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حالانکہ محض شکست کھا جانے سے کوئی قوم اپنے جرنیل کی عزت و تکریم میں فرق پیدا نہیں کرتی۔

اس سلسلہ میں مولانا کوثر نیازی نے تاریخ سے نپولین اور ابراہیم لنکن وغیرہ کی مثالیں دیں۔ انہوں نے کہا کہ جمال عبدالناصر کے اس کردار کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی کہ انہوں نے شکست کی پوری ذمہ داری اپنے سر لے لی اور اسی بنا پر صدارت سے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور یہ ناصر کی بے داغ سیرت تھی کہ اس کی قوم استعفا کی خبر سنتے ہی دیوانہ وار گلیوں بازاروں میں نکل آئی اور ناصر کو استعفا واپس لینے پر مجبور کر دیا۔

مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ جماعت اسلامی نے ناصر کے خلاف اس وقت زہر اگلنا شروع کیا ہے کہ جبکہ عالم عرب خون میں نہایا ہوا ہے۔ مسجد اقصیٰ میں یہودیت ننگا ناچ کر رہی ہے یہودیوں کے مصر پر حملے کے دوران یتیم ہونے والے بچوں اور بیوہ ہونے والی عورتوں کی تعداد کا اندازہ نہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ ایسے حالات میں محض تنقید کرنا کوئی ہمدردی نہیں۔ مولانا کوثر نیازی نے یہ بھی کہا کہ جمال عبدالناصر کے خلاف یہودی خبر رساں ایجنسیاں جو افواہیں یا شر انگیز غلط اعلانات بہم پہنچا رہی ہیں۔ جماعت اسلامی ان کو قابل یقین قرار دے رہی ہے۔ اور اسلامی ممالک کی پاکستان میں سفیروں کی طرف سے ناصر کے خلاف الزامات کی تردیدوں پر اعتبار نہیں کر رہی۔ انہوں نے کہا کہ ناصر کے خلاف اتہام اور الزامات سے جماعت اسلامی پاک مصر تعلقات کو زبردست نقصان پہنچانے میں مصروف ہے۔

مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے جب مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم نے مولانا مودودی سے جہاد کا فتویٰ دینے کے لئے کہا تھا تو مولانا مودودی نے انکار کر دیا تھا۔ اور اب جبکہ مصر یہودیوں کے خلاف جہاد میں مصروف ہے تو مولانا مودودی جمال عبدالناصر کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں مولانا مودودی لوگوں میں نفاق اور ان کے ذہنوں میں انتشار پیدا کر کے بھارت کے خلاف جہاد کی راہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ حالانکہ ملک کو اتحاد کامل کی ضرورت ہے۔

**خلفائے راشدین پر بہتان:۔** مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ جماعت اسلامی کی طرف سے خلفائے راشدین پر بہتان تراشی اسلام کی صریحاً مخالفت ہے۔ کسی زمانہ میں یہودیوں نے تحریف شدہ قرآن کے نسخوں کی تقسیم سے اسلام دشمنی کی تھی۔ اور اب مولانا مودودی نے خلیفہ اسلام پر بہتان لگا کر اسلام دشمنی کی ہے۔ مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ مولانا مودودی اور ان کی جماعت کو ایسی حرکتوں سے باز آ جانا چاہیئے۔ ورنہ ملت یہ جاننے پر مجبور ہو جائے گی کہ ان تمام باتوں کے پیچھے کونسا غائبانہ ہاتھ ہے۔

### تحریک پاکستان اور مولانا مودودی:۔

مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ مولانا مودودی نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ لیکن آج جماعت اسلامی یہ بات ثابت کرنے میں مصروف ہے کہ حضرت قائد اعظمؒ اور مولانا مودودی میں ذاتی تعلقات تھے۔ مولانا کوثر نیازی نے چیلنج کیا کہ اگر جماعت اسلامی میں اخلاقی جرأت ہے تو وہ کم از کم اس بات کا ہی ثبوت بہم پہنچا دے کہ حضرت قائد اعظمؒ مولانا مودودی کا نام بھی جانتے تھے۔

مولانا کوثر نیازی نے مزید کہا کہ جب وہ جماعت اسلامی میں تھے تو انہوں نے لاہور میں یوم قائد اعظمؒ کے سلسلہ میں منعقدہ ایک جلسہ میں تقریر کی تھی، جس پر جماعت نے ان کا جواب طلب کر لیا تھا اور تمام کارکنوں کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ ایسے موقعوں پر کوئی تقریر نہ کریں۔

### حالات کا تقاضا۔

مولانا کوثر نیازی نے جماعت اسلامی کو مشورہ دیا کہ وہ حالات کے تقاضا کو سمجھے اور عوام کے اتحاد کو نقصان نہ پہنچائے کشمیر اس وقت تک آزاد نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ہم ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار نہ بن جائیں۔ ملت متحد و منظم ہونے کی صورت میں ہی ہر قسم کی جارحیت کا مقابلہ کر سکتی ہے۔"

کوہستان ۱۶ نومبر

## محکمہ تعلیم پشاور کی ناروا حرکت

پشاور ۱۲ نومبر (ڈاک سے) جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد یعقوب القاسمی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ محکمہ تعلیم پشاور نے ہائی سکولوں وغیرہ کے ان طلباء سے دو دو روپے جرمانہ وصول کیا ہے جو جمعہ کے دن جبکہ سکول بند ہوتے ہیں صدر ایوب کے الوداعی استقبال کے لئے نہیں گئے۔ استقبال کے لئے نہ جانا کوئی قابل جرم بات نہیں۔ اس معاملہ پر صدر ایوب، گورنر اور وزیر تعلیم کو فوری توجہ کر کے تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اور غریب طلباء کو ان سے لی ہوئی رقم واپس دلانا چاہیئے۔

## "اے آمدنت باعثِ آبادیٔ ما"

حضرت مولانا الحاج سید حامد میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور کے والد ماجد حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب مدظلہٗ مفتی و شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلی جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آں محترم ۲۶ شعبان تک قیام فرما ہوں گے اس کے بعد دہلی واپس چلے جائیں گے۔ (حبیب الرحمٰن)

# مشینی ذبیحہ حرام ہے

# ایک تحقیقی مقالہ

(قسط نمبر ۲)

(از حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب
امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور)

مرتبہ:۔ محمد یعقوب القاسمی)

بحرالرائق ج ۸ صـ ۱۶۸ میں ہے۔ "بکرے کو لٹایا تاکہ اس کو ذبح کرے پھر پھینکا۔ پہلے چھری کو اور دوسری چھری ہاتھ میں لے لی اور اس کے ساتھ ذبح کیا تو جائز ہے۔ بخلاف اس کے کہ لے لے ایک تیر اور تسمیہ پڑھا۔ پھر اس تیر کو رکھ دیا اور دوسرا تیر اٹھایا اور تسمیہ نہیں پڑھا اس کا کھانا جائز نہیں"۔ اس لئے کہ تسمیہ ذکاۃ اختیاری میں ذبیحہ پر مشروع ہے آلہ ذبح پر نہیں اور ذبیحہ متغیر نہیں ہوا ہے۔ اور ذکاۃ اضطراری میں تسمیہ آلہ ذبح پر مشروع ہے۔ ذبیحہ پر نہیں اور آلہ متغیر ہوا۔

محمد سرور صاحب نے بحوالہ ماہنامہ "برہان" دہلی حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کو سہارا بنا کر اپنے مدعٰی کے ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ امام شافعیؒ کے قول کی تائید، بخاری، نسائی اور ابن ماجہ کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ ہمارے پاس لوگ گوشت لے کر آتے ہیں جس کے متعلق ہمیں بالکل علم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم گوشت پر اللہ کا نام لو اور کھا جاؤ۔

سرور صاحب لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تسمیہ عندالذبح شرط نہیں۔ جناب والا نصوص قرآنیہ صریحہ کے مقابلہ میں ایسی حدیث کو پیش کرنا جس میں یہ بھی یقینی طور پر نہیں کہا گیا ہے کہ اس قوم نے ذبیحہ پر تسمیہ نہیں پڑھا۔ بلکہ بطریق شک کہا گیا ہے کہ ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے اس پر بحالت ذبح خدا کا نام لیا ہے یا نہیں لیا۔

اور ان کو شک اس لئے ہوا کہ وہ گوشت لانے والے نئے مسلمان ہو چکے تھے۔ جیسا کہ اسی حدیث عائشہ رضؓ میں ہے اور وہ احکام شرعیہ سے پوری طرح واقف نہ تھے۔ سوال کے انداز سے بھی پتہ چلتا ہے کہ تسمیہ عندالذبح ایک ضروری حکم شرعی تھا۔ ورنہ وہ کیوں پوچھتے۔ چنانچہ بذل المجہود شرح ابی داؤد نے ج ۴ صـ ۹۴ میں اس حدیث کے شرح میں لکھا ہے گویا حضور علیہ السلام نے ان کو تلقین فرمائی۔ کہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ اس پر حسن ظن کر لی جائے۔

آپ بتائیں اور انصاف سے کام لیں کہ اس حدیث سے کیونکر یہ مدعا نکالا جا سکتا ہے کہ تسمیہ عندالذبح شرط نہیں

شیخ عبدالحق دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد چہارم صـ ۴۵۷ میں اس حدیث کے شرح میں لکھتے ہیں۔ معنی حدیث یہ نہیں کہ تمہارا تسمیہ کھانے کے وقت تسمیہ ذبح کا قائمقام ہوتا ہے۔ بلکہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کھانے کے وقت تسمیہ سنت ہے اور وہ جو آپ نہیں جانتے، ذکر تسمیہ کو بحالت ذبح اس کا کھانا اس وقت جائز ہے جبکہ ان میں سے ہو۔ جن کے ذبیحہ کا کھانا جائز ہو۔ اس لئے کہ مسلمان کے حال کو صلاح پر حمل کیا جاتا ہے اور اس پر حسن ظن رکھا جاتا ہے اور جس نے اس حدیث کو عدم شرطیت تسمیہ عندالذبح کے لئے دلیل بنایا ہے تو یہ تمسک ضعیف اور غلط ہے۔ اور اس حدیث کے پیش نظر مسلمان دارالاسلام میں مسلمان قصائیوں کی دکان پر گوشت خریدا کرتے ہیں۔ کسی قسم کی پوچھ گچھ کے بغیر۔ اس لئے کہ مسلمان سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ تسمیہ کے بغیر ذبح کرے گا۔

سرور صاحب نے ڈاکٹر فضل الرحمان کی تائید میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کے حجۃ اللہ البالغہ کی طرف منسوب کردہ عبارات بھی نقل کی ہیں۔

حضرت شاہ صاحب نے جو اس مسئلہ کی تحقیق لکھی ہے۔ آپ اس کو حضرت شاہ صاحب کے الفاظ میں پڑھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ان حضرات کے دیگر حوالہ جات بھی کس قسم کی تحریفات پر مبنی ہوں گے۔

تیاس کن ز گلستان من بہار مرا

شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ واضح ہو کہ اس جگہ چند مبہم امور ہیں۔ جن کی حدود منضبط کرنے کی اور متشکل کرکے تمیز کرنے کی ضرورت ہے۔ ازانجملہ یہ ہے کہ مشرکین اپنے معبودوں کی عبادت کے لئے ذبح کیا کرتے تھے تاکہ ان کی طرف تقرب حاصل کریں۔ اور یہ شرک کی ایک قسم ہے۔ پس حکمت الٰہیہ کا مقتضیٰ ہوا کہ اس شرک سے منع کیا جائے۔ پھر اس تحریم کی اس طرح تائید کی جائے کہ بتوں کے لئے جو جانور ذبح کیا جائے۔ اس کے کھانے سے لوگوں کو منع کیا جائے۔ تاکہ اس فعل سے رک جائیں اور نیز ذبح کرنے کی قباحت مذبوح میں اثر کر جاتی ہے۔ جس کی وجہ باب صدقہ میں بیان کر چکے ہیں۔ اس لئے ما اھل لغیر اللہ کے ساتھ اور ما ذبح علی النصب کے ساتھ اور اس ذبیحہ کے ساتھ جس کو ایسا شخص ذبح کرے۔ جو ان لوگوں کے دین میں نہیں ہے جو غیر اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کرنے کو حرام سمجھتے ہوں اور وہ مسلمان اور اہل کتاب ہیں۔ اور اس سے یہ بات لازم ہوئی۔ کہ ذبح کرتے وقت اللہ تعالےٰ کے نام کا ذکر واجب ہے کیونکہ بظاہر حلال و حرام میں اس کے بغیر تمیز نہیں ہوتی

(حجۃ اللہ البالغہ صـ ۲۹۲ ج ۲)

میں کہتا ہوں کہ مردار اور خون اس لئے حرام ہوئے کہ وہ دونوں نجس ہیں۔ اور خنزیر اس لئے حرام ہوا کہ یہ ایک ایسا جانور ہے کہ اس کی صورت میں ایک قوم مسخ ہو گئی ہے اور جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ اور جو بتوں کے نام ذبح کئے جاتے ہیں۔ اس لئے حرام ہوئے تاکہ شرک کی جڑ کٹ جائے۔ اور اس لئے کہ فعل کی برائی مفعول میں سرایت کر جاتی ہے۔ اور منخنقہ یعنی جانور جس کا گلا گھونٹ کر مارا جائے۔ اور متردیہ یعنی وہ جانور جو اوپر سے نیچے کی طرف گر جائے اور نطیحہ جانور جس کو درندے پھاڑ کر کھا جائیں اور اس میں سے کچھ باقی نہ رہ جائے۔ یہ سب اس لئے حرام ہوئے کہ پاک مذبوح کا انحصار اس پر ہو گیا ہے۔ کہ جس کے حلق یا گردن پر دھاردار چیز سے جان نکالنے کے قصد سے کیا جائے۔ پس اس سے یہ بات لازم ہوئی کہ یہ سب چیزیں حرام کی جائیں

(حجۃ اللہ البالغہ صـ ۲۹۶ ج ۲)

## منکرین حدیث کے اجلاس میں وزیر اطلاعات کی شرکت پر احتجاج

### مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ سرحد کا بیان

فتنۂ انکار حدیث کے داعی غلام احمد پرویز کی بزم کراچی میں حکومت پاکستان کے ایک اعلیٰ رکن وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین کی شرکت اور تقریر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ خواجہ صاحب نے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے عقیدہ اور مسلک کو پامال کر دیا۔ حکومت کے اعلیٰ رکن کا پرویز کی مجلس میں شریک ہونا تحریک انکار حدیث کی حوصلہ افزائی ہے۔ اور تحریک مذکور کے ساتھ اتفاق اور رضامندی ہے۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔ شریعت اسلامی قرآن و سنت کے مجموعہ کا نام ہے

پاکستان کے جمہور علماء اسلام نے تحریک انکار سنت کو تحریک کفر قرار دیا ہے اور غلام احمد پرویز کافر ہے۔ پاکستان کے کروڑوں مسلمان غالب اکثریت کے ساتھ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسلام قرآن و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے اور قرآن و سنت کا قانون پاکستان میں رائج کرنا چاہتے ہیں۔ میں خواجہ شہاب الدین کے اس ناپاک اقدام کی پرزور مذمت کرتے ہوئے احتجاج کرتا ہوں اور حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ فتنۂ انکار حدیث کو قانوناً بند کر دے۔

(مرسلہ القاسمی ناظم دفتر)

## مضامین وخط وکتابت

کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط لکھا کریں تاکہ تعمیل ارشاد میں آسانی ہو۔

# علمائے اسلام — اور — مودودی

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

(قسط نمبر ۱)

## [چو]دھری رحمت الٰہی صاحب کی [بدز]بانی کا جواب

[...]ان ۲۱ اگست میں چودھری رحمت الٰہی صاحب قیم
[جماع]ت اسلامی پاکستان کا "بدزبانی" کے عنوان سے
[...] شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے مجاہد ملت حضرت
[مولانا غلا]م غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام
[پاکست]ان اور جمعیۃ علماء اسلام کے دوسرے اکابر
[کو تن]قید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے علماء اسلام
[پر الزا]م لگایا ہے کہ وہ مودودی صاحب کے خلاف بدزبانی
[کرتے] ہیں۔ اور ان کی اس مخالفت کی وجہ محض بغض وعناد
[...]۔ چودھری صاحب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی
[...] پر بھی غضبناک ہوئے ہیں جو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں
[...] امروز وغیرہ دوسرے اخبارات میں شائع کی گئی
[چو]دھری صاحب کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں :-

[م]ولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور جمعیۃ علماء اسلام
[کے رہ]نما ملک کے متعدد مقامات پر جلسہ ہائے عام میں مولانا
[...] اور جماعت کے خلاف جو زہر اگل رہے ہیں۔ اس کی
[...] اخبارات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہاں روزنامہ امروز
[...]ن سے اس کے چند اقتباسات نقل کئے جا رہے

[جم]اعت اسلامی اور اس کے امیر امریکی شعبہ جاسوسی
[...] کے تنخواہ دار ہیں اور امریکہ سے وصول کردہ روپیہ
[...] میں صدر ناصر اور اسلام کی مخالفت پر خرچ کر رہے
... مولانا غلام غوث نے امریکہ اور جماعت اسلامی
[کے درم]یان گہرے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے یہ انکشاف
[...] ۱۹۵۳ء میں مولانا مودودی نے کراچی میں علماء کے
[...]اس میں کہا تھا کہ کسی نہ کسی روز امریکہ مجھے (مولانا
[...]ت کو) یا مسٹر سہروردی کو پاکستان میں وزارت بنانے
[کی دعو]ت دے گا" مولانا نے اس موقعہ پر کہا کہ جو شخص
[...] کو گمراہ نہ سمجھے اس کے پیچھے نماز پڑھنا قطعاً
[...] ہیں"۔

### [...]مال کی حکایت

[اس]کے بعد چودھری رحمت الٰہی صاحب اپنی جماعت کی
[...]ال طرح پیش کرتے ہیں کہ :-
[جم]اعت اسلامی نے آج تک کبھی جمعیۃ علماء اسلام کی
[...] نہیں کی۔ کوئی شخص ایسا کوئی حوالہ نہیں دے سکتا
کہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی یا جماعت اسلامی نے جمعیۃ
علماء اسلام یا اس کے لیڈروں پر تقریر و تحریر میں کوئی حملہ
کیا ہو۔ جمعیۃ علماء اسلام کے لیڈر خاص طور پر مولانا غلام غوث
ہزاروی اور بعض دوسرے نمایاں حضرات گذشتہ بارہ سال
سے مسلسل جماعت اسلامی اور مولانا مودودی کی مخالفت
کر رہے ہیں بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مقصد وجود
ہی مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کی مخالفت اور دشمنی
ہے۔ یہی ان کی تقریروں اور یہی ان کی تحریروں کا موضوع ہے
سید ابوالاعلیٰ مودودی نے آج تک ان کے کسی اتہام یا
دشنام کا جواب نہ اپنی کسی تحریر میں دیا نہ تقریر میں دیا...
جماعت اسلامی کا بھی بہ حیثیت جماعت کے یہی رویہ رہا ہے
اگر جماعت کے کسی شخص نے کبھی کوئی بات اس ضمن میں کی
بھی تو وہ زیادہ سے زیادہ مدافعت کی نوعیت کی تھی۔ ان حضرات
پر کوئی جوابی حملہ نہیں کیا۔ اس بارہ سال کی مدت میں مولانا
مودودی اور جماعت اسلامی نے جو شریفانہ رویہ ان کے
مقابلہ میں اختیار کیا۔ اس کو دیکھ کر بھی کبھی ان کو شرم محسوس
نہیں ہوئی"۔

### بدزبان کون ہے ؟

چودھری صاحب اس کے بعد رقمطراز ہیں :- "ہر مرتبہ وہ
پہلے سے زیادہ گھٹیا زبان میں ذلیل سے ذلیل تر الزامات
لگاتے جا رہے ہیں۔ جماعت اسلامی کو یہ توقع تھی کہ اس
ملک کے شریف لوگ ان اللہ کے بندوں کو شرم دلائیں گے
یا کم از کم ان کی باتیں سننے میں گھن محسوس کریں گے۔ آخر ایک
ہی شخص اور ایک ہی گروہ کو برسوں گالیاں دی جاتی رہیں۔
اور شب و روز اس کے خلاف زہر افشانی ہوتی رہے تو ویسے
ہی شریف لوگوں کو گھن آنے لگتی ہے اور وہ اس پر امتلا
محسوس کرنے لگتے ہیں...... اس بارہ سال کی مدت میں مولانا
غلام غوث صاحب ہزاروی اور ان کے ساتھیوں نے ہر مرتبہ
کسی نہ کسی چیز کو بہانہ بنا کر مولانا مودودی اور جماعت اسلامی
پر حملہ کرنے کا نیا سلسلہ شروع کیا ہے۔ لیکن ان میں سے
کسی ایک چیز کے متعلق بھی وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مولانا سید
ابوالاعلیٰ مودودی اور جماعت اسلامی سے ان کے بغض
کی وجہ فلاں چیز ہے۔ آج وہ اسرائیل اور عرب کے قضیے
کو وجہ بنا کر گالیاں دے رہے ہیں۔ لیکن جب یہ قضیہ نہ تھا
تب بھی وہ گالیاں دیتے تھے۔ کچھ عرصہ قبل وہ مولانا مودودی
کی کتاب "خلافت و ملوکیت" کو بنائے بغض و عداوت بنا کر
اس پر حملے کر رہے تھے۔ لیکن جب وہ کتاب نہیں لکھی گئی تھی
اس وقت بھی دشنام طرازی کا یہی زور تھا۔ اس سے پہلے
کی بھی کوئی چیز ایسی نہیں جس کو وہ آغاز مخاصمت کی وجہ بتا
سکیں۔ کیونکہ جس چیز کی بھی وہ نشان دہی کریں گے۔ اس کے وجود
میں آنے سے قبل بھی وہ گالیاں دیا کرتے تھے۔ اس سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ بغض و عداوت کی اصلی وجہ نفسانی
ہے۔ لیکن خلق خدا کو دھوکا دینے کے لئے وہ کسی وقتی وجہ
کو سامنے رکھ کر اس طرح حملہ کرتے ہیں کہ گویا بغض کی وجہ
نفسانی نہیں ہے بلکہ مولانا مودودی اور جماعت اسلامی
نے فلاں قصور کیا ہے اس لئے ہم ان کے مخالف ہیں....
پھر جو زبان وہ اپنی تحریروں اور تقریروں میں وہ استعمال کرتے
ہیں۔ اس کے متعلق کم سے کم جو بات کہی جا سکتی ہے وہ یہ
ہے کہ کوئی عالم دین تو درکنار کسی شریف آدمی کے لئے
بھی وہ زبان موزوں نہیں ہے..... گندی زبان، جھوٹے
الزامات۔ تہمتیں اور گالیاں محض کسی علمی اور مذہبی اختلاف
کی وجہ سے کسی کے قلم اور زبان سے نہیں نکل سکتیں بلکہ ذاتی
اور نفسانی بغض ہی میں آدمی پر ایسی جھنجھلاہٹ طاری ہوتی
ہے جو ان چیزوں کو جنم دیتی ہے۔ جو بات سب سے زیادہ
افسوسناک ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ شکل و صورت اور لباس
سے عالم دین بنتے ہیں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے نام پر جماعت
بنا کر اس کے عہدہ داروں کی حیثیت سے لوگوں کے سامنے
آتے ہیں اور کسی شرم و حیا کے بغیر کھلم کھلا جھوٹ بولتے
ہیں..... اس طرح کی باتیں کرتے وقت بغض و عداوت
کے جذبے نے ان کو اتنا اندھا کر دیا ہے کہ انہوں نے
یہ بھی نہیں سوچا۔ کہ امریکہ کے سفارت خانے کے لوگ یہ
بات جب پڑھیں گے تو وہ پاکستان کے بارے میں کیا رائے
قائم کریں گے...... یہ حرکتیں صرف ان لوگوں کو زیب دیتی
ہیں۔ جنہیں کبھی یہ خیال بھی نہیں آتا کہ اوپر کوئی خدا بھی ہے
جس کے سامنے ہمیں ہر بات کی جوابدہی کرنی ہے......
اب یہ حضرات اپنے جلسوں میں عوام کو تشدد پر ابھار رہے
ہیں.... اس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ گالم گلوچ اور کذب
و افترا کے بعد اب یہ غنڈہ گردی کرنا چاہتے ہیں۔ غالباً
علماء کی عزت میں اضافہ کرنے کے لئے یہ ایک کسر باقی تھی
جسے وہ پورا کرنے چاہتے ہیں۔ اور ملتان میں ایک حد تک
وہ کر بھی چکے ہیں۔ وہاں قاسم العلوم جیسی دینی درسگاہ کے
طالب علموں نے جماعت اسلامی کے جلسے میں آ کر کھلم کھلا
غنڈہ ناچ کیا اور ان میں سے بعض طالب علم ننگے بھی
ناچے۔"

### حقیقت حال

بندہ نے چودھری رحمت الٰہی صاحب کے
مضمون سے یہ عبارتیں اس لئے یہاں نقل کر دی ہیں کہ
جن لوگوں نے چٹان میں ان کا یہ مضمون نہیں پڑھا وہ بھی
اس قسم کے صالحین و مصلحین کی پاک زبان سے واقف
ہو جائیں۔ جو علمائے کرام پر بدزبانی کا الزام لگاتے ہیں
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے جو الفاظ امروز سے
نقل کئے گئے ہیں۔ اس میں تو کوئی گالم گلوچ اور دشنام طرازی
نہیں۔ لیکن چودھری صاحب موصوف کا مضمون تو ایک
اچھا خاصا گالی دستہ ہے۔ ہاں یہ جدا بات ہے کہ چودھری صاحب
اس لئے معذور سمجھے جائیں کہ انہوں نے بارہ سال صبر جمیل کا پیالہ
پینے کے بعد ایسی مہذب و مطہر زبان استعمال کی ہے (جاری ہے)

# تجدید سبائیت

## صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر مودودی صاحب

(حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی

اہلسنت عموماً کاشتکار اور نادار ہیں۔ اور زمینداروں کے زیر اثر۔ تجارتی میدان کے بڑے حصہ پر شیعہ قابض ہیں۔ حبیب بنک جو حکومت کو بھی قرض دیتا ہے۔ خالص شیعوں کا ہے۔ اہم ملازمتوں پر اپنے تناسب آبادی سے کہیں زیادہ پر شیعہ قابض ہیں۔ عرصہ دراز کے تشیعی پروپیگنڈا اور اہلسنت کے باخبر طبقہ کی غفلت کی وجہ سے اہلسنت میں ایک بڑا طبقہ ایسا موجود ہے جس کے ذہن و دماغ میں شیعی عقائد و خیالات کا خاصا اثر ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے علماء دین کے عقائد بھی صاف نہیں ہیں۔

سادات تنا حضرت علی، حسن، حسین و سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ غلو ایک عام مرض ہے جو بعض حضرات میں تو شرک کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ یہودی اور ہندوانی نسل پرستی کا مہلک مرض وہاں سادات پرستی کی شکل میں نمایاں ہیں۔ سید ہونا ہر محاسبہ آخرت سے نجات کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے۔ معصیت تو معصیت ان کے نزدیک سید اگر مرتد و مشرک بھی ہو جائے تو بھی جنت اس کی ذاتی جائداد ہے۔ جس سے وہ کسی طرح بے دخل نہیں ہو سکتا۔ برہمنیت کا یہ نناری نظریہ، اسلامی عبا و عمامہ پہن کر بعض مقامات پر اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ سنی عوام غالی شیعہ پیر صاحبان کے مرید ہوتے ہیں۔ یہ چیز شاذ و نادر نہیں ہے بلکہ پنجاب و سندھ میں ایسے شیعہ پیروں کی خاصی تعداد ہے۔ جن کے سنی مریدین کی تعداد ہزاروں لاکھوں تک پہنچتی ہے۔

یہ ہے پاکستان کا ماحول، جسے حصول اقتدار کے لئے مفید بنانے کا خیال مودودی صاحب کو اس قسم کے مضامین لکھنے کا محرک بنا۔ جیسی کہ زیر نظر کتاب ہے۔ یہ کتاب شیعوں کو خوش کر کے مودودی صاحب کے لئے ان کی حمایت و نصرت کا تحفہ حاصل کرے گی۔ شیعیت زدہ سنیوں کی قوت کو بھی رام کرے گی۔ اور سا ایک جماعت تو ایسی انہوں نے تیار کر لی ہے جو آنکھ بند کر کے ان کی اقتدا کرتی ہے۔ ان قوتوں کو فراہم کرنے کے بعد حکومت و اقتدار کی منزل پر پہنچنا آسان ہو جائے گا۔ یہ صحیح ہے کہ اہلسنت کا ایک کثیر طبقہ مخالفت کرے گا۔ لیکن ان میں سے کچھ تو شیعوں کے اثر کی وجہ سے تائید یا سکوت پر مجبور ہو جائیں گے اور کچھ جماعت کے اثر سے ایک قلیل تعداد رہ جائے گی جو آخر تک مخالف رہے گی۔ لیکن وہ کیا بگاڑ سکتی ہے۔ قہر درویش بر جان درویش۔ اپنی ناکامی پر پیچ و تاب کھا کر رہ جائے گی۔

موصوف دیکھ چکے ہیں کہ سکندر مرزا نے کس طرح عام اہلسنت کے علی الرغم محض شیعوں اور تھوڑے سے سنیوں کی امداد سے اقتدار حاصل کر لیا تھا اور پاکستان کو ایک شیعہ سلطنت بنانے کا خواب دیکھنے لگے تھے۔ اگر عین وقت پر ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین کی شان کا ظہور نہ ہو جاتا، تو اس خواب کی تعبیر نکلنے میں کوئی کسر باقی نہیں رہی تھی۔

مودودی صاحب نے ایک شیعہ خاتون مس فاطمہ جناح کو صدر جمہوریہ پاکستان بنانے کے لئے جو ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا۔ شاید اس میں بھی یہی حکمت پوشیدہ تھی۔

قدح صحابہ میں موافقت کی وجہ سے موصوف کو توقع بدرجۂ یقین ہوگی کہ موصوفہ کے اصحاب الیمین میں شامل ہو کر اقتدار و حکومت میں حصہ دار بن جائیں گے۔ ایران کی سنی سلطنت اسی قسم کی تدبیروں سے شیعہ سلطنت بن گئی۔ حالانکہ آج بھی وہاں اہلسنت اکثریت میں ہیں۔ یہ مثال بھی ان کے سامنے ہوگی۔

بظاہر یہی محرکات ہیں جنہوں نے مودودی صاحب کو اس ہجو طرازی اور تبرا بازی پر ابھارا ہے۔ اگر موصوف کے دل میں اخلاص و للہیت کا کوئی ذرہ بھی موجود ہوتا یا امت کی مصلحت و خیر خواہی کا شائبہ بھی ہوتا تو اس زمانہ میں جبکہ اسلاف کی عظمت یونہی دلوں سے کم ہو رہی ہے۔ ایسے مضامین لکھنے کی ہرگز جرأت نہ کرتے۔ جس سے دلوں میں صحابۂ کرام کی محبت و عظمت اور کم ہو جائے۔ بلکہ خاکم بدہن خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں فتور آ جائے۔ جو حیات ایمانی کی جان اور اسلامی زندگی کی روح رواں ہے۔

### کتاب پر ایک اجمالی نظر

ان سطور کا اصل مقصد تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب سے دفاع ہے اور ان مطاعن کی تردید کرنا ہے، جو مودودی صاحب نے ان پر وارد کئے ہیں۔ مضمون کا یہ حصہ انشاء اللہ مفصل ہوگا۔ لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ پوری کتاب پر بحیثیت مجموعی بھی ایک نظر کر لی جائے۔

مضمون کا محور یہ مسئلہ ہے کہ نظام خلافت نظام ملوکیت میں کب تبدیل ہوا ہے، اور کیسے تبدیل ہوا۔ اس کے اسباب کیا تھے؟ اور اس کے عواقب و نتائج کیا پیدا ہوئے؟ مودودی صاحب نے پہلے تو خلافت و ملوکیت کا فرق سمجھایا ہے۔ اس کے بعد اپنی دانست میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی کے زمانہ سے ان کی بعض غلطیوں کی وجہ سے خلافت کا رجحان ملوکیت کی طرف ہو گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے باقی رکھنے کی بہت کوشش کی اور اپنی ذات کی حد تک وہ اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ لیکن ملوکیت کی بلا سے پوری امت کو بچانے میں وہ بھی ناکام رہے۔ یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پورے طریقے سے ملوکیت نے خلافت پر غلبہ پا لیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک ملوکیت کا ہی دور دورہ ہے۔ بنو امیہ اور بنو عباس کے سب کے سب حکمران باستثناء حضرت عمر ابن عبد العزیز ملوک ہی ہوتے رہے۔ گویا تیرہ سو سال کی اس طویل مدت میں خلافت کا زمانہ اس قدر قلیل ہے کہ اسے آٹے میں نمک کی حیثیت دے سکتے ہیں۔

مودودی صاحب کی رائے میں خلافت پر ملوکیت کی ...
فتح خود ان لوگوں کے کردار کی رہین منت ہے۔ جنہوں نے اس کا سبق براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا تھا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوئے تھے۔ اگرچہ اس کے ذمہ دار بعد کے لوگ بھی ہیں۔ لیکن اس افسوسناک حادثہ کی ذمہ داری سب سے زیادہ انہیں حضرات پر عائد ہوتی ہے جو اس کے بانی مبانی تھے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

### مودودی صاحب کے تاریخی فکر سے اسلامی نظام کا دوبارہ قیام ناممکن العمل ثابت ہونے لگتا ہے

مودودی صاحب خلافت الٰہیہ اور اسلامی حکومت کے داعی ہیں۔ ان کا اور ان کی جماعت کا مخصوص نعرہ یہی ہے کہ نظام طاغوتی ختم کر کے نظام خلافت قائم کرنا چاہیئے۔ اس دعوت کو وہ بزعم خود اپنا اور اپنی جماعت کا امتیازی نشان سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم ان سے یہ سوال کرتے ہیں کہ بندہ پرور! جو شخص اسلامی نظام اور خلافت الٰہیہ کی ... میں شک کرے وہ کافر لیکن آپ کی کتاب دیکھ کر ہر سمجھدار آدمی اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ باوجود بے مثال و بے نظیر خوبیوں کے اس نظام کا عملی طور پر قائم کرنا محال عقلی نہیں تو محال عادی ضرور ہے۔

خیال تو فرمایئے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور آپ کے مخصوص شاگرد اسے قائم رکھنے میں ناکام رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایسے صاحبان فضائل و مناقب صحابی، جنہیں منصب خلافت پر آخری دم تک قائم رہنے کی وصیت خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ گویا انہیں اس منصب کے لئے منتخب فرمایا تھا، بقول مودودی صاحب اس کا حق ادا کرنے سے قاصر رہے بلکہ خلافت کو ملوکیت کی طرف اس طرح موڑ دیا کہ حضرت علی کے ایسے جلیل القدر صحابی بھی باوجود ہزار کوشش، اس کج روی کو نہ روک سکے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے تو بالکل ہتھیار ڈال دیئے۔ اور خلافت کو ایک ملک یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ جنہوں نے مکمل طور پر اس کی قلب ماہیت کر کے اسے ملوکیت بنا دیا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور میں خلافت نے ... سنبھالا لیا۔ مگر ان کی عمر بہت کم ہوئی۔ ان کی آنکھ بند ہوتے ہی خلافت پر بھی موت کی گہری نیند طاری ہو گئی ... آج تیرہ سو برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ وہ مدفون ہے اور ...

# ...ت کا علمی جائزہ

(قسط نمبر ۴)

(...ۃ العلماء ـــ لکھنؤ)

...صورت دیکھنے کو لوگ ترس رہے ہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب
...ید کا واقعہ تحریر کر کے لکھتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس کے بعد
...آج تک پھر اپنی مرضی کی خلافت نصیب نہ ہو سکی (صـ۱۵۳)
...آج وہ کون فرشتے ہیں۔ جو مودودی صاحب کے قول کے
...مطابق اس تیرہ سو برس کے مدفون مردے کو حیات تازہ
...بخش دیں گے۔ اور عملاً اسے قائم کر دینگے۔ ظاہر ہے کہ کیسا
...ہی اچھا نظام ہو۔ مگر جب تک اسے چلانے والے مناسب
...اشخاص موجود نہ ہوں۔ اس وقت تک نہ وہ قائم ہو سکتا ہے
...نہ چل سکتا ہے۔

سوال یہی ہے کہ اور صحابہ کو تو جانے دیجئے کیا مودودی
...صاحب اور ان کی جماعت کے افراد حضرت علی مرتضیٰ اور
...حضرت حسن مجتبیٰؓ سے بھی زیادہ روحانی و ایمانی قوت
...رکھتے ہیں۔ کہ وہ تو زندہ خلافت کو ملوکیت کے منہ میں
...جانے سے نہ روک سکے۔ اور یہ صاحبان مردہ خلافت
...کے بوسیدہ استخواں کو ملوکیت کے معدے سے نکال کر
...دوبارہ زندہ کر دینگے۔

## ...مودودی صاحب کے نقطہ نظر سے معاذ اللہ

## ...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام
## ...کا تزکیہ و تربیت کامیاب طریقے پر نہ کر سکے

زیر نظر کتاب بتاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی
...باوجود قوت تزکیہ ایسے افراد نہ تیار کر سکے جو کم از کم ایک
...صدی تک نظام خلافت کو باقی رکھتے۔ یا کم از کم اسے گوارا
...کرتے۔ بخلاف اس کے انہیں مزکی نفوس میں سے ایک
...بڑی تعداد نے اپنے ہاتھوں سے اس کے گلے پر چھری پھیر
...دی تو کیا معاذ اللہ! مودودی صاحب یا ان کی جماعت کی
...قوت تزکیہ و ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت
...تزکیہ سے بھی بڑھی ہوئی ہے؟ کہ جو کام آنحضور صلی اللہ
...علیہ وسلم سے نہ ہو سکا اسے وہ کر دکھائیں گے۔ انہوں نے
...ایسے افراد تیار کر دیئے یا کر دیں گے جو اس بار خلافت کو حضرت
...عثمانؓ سے بہتر طریقہ پر اٹھا لیں گے؟ اور سارے عالم میں
...اسے عملاً نافذ کر دینگے؟

ان باتوں کو پیش نظر رکھئے تو آپ اس نتیجہ پر پہنچینگے
...کہ نظام خلافت باوجود ہزار خوبیوں اور بے نظیر محاسن کے
...خیالی و مثالی (باقی برائے عملی چیز)
...ہے۔ اس لئے اس کی دعوت دینا مسلمانوں کے
...وقت اور ان کی قوت کو ضائع کرنا ہے۔ کیونکہ اس عنقائے
...بے نشان کو اسیر کرنا غیر ممکن ہے۔ مودودی صاحب نے

کتاب میں ۱۳ سو سال کا جو نقشہ کھینچا ہے اسے دیکھ کر یہ
سوال پیدا ہونا بالکل فطری ہے۔ خود موصوف کو بھی اس کا
کچھ احساس ہوا۔ فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ بڑے سطحی انداز میں تاریخ کا مطالعہ
کر کے بے تکلف یہ فیصلہ کر ڈالتے ہیں کہ اسلام
تو بس تیس سال چلا اور پھر ختم ہو گیا"۔ (صـ۲۰۱)

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے چند سطروں کے بعد
تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم اختصار کے ساتھ یہ بتاتے ہیں کہ امت
مسلمہ کو جب اس سیاسی انقلاب سے سابقہ پیش
آیا تو اس کے سماجی شعور نے کس طرح اپنے
نظام زندگی کو سنبھالنے کے لئے ایک دوسری
صورت اختیار کر لی"۔ (ایضاً)

اس صورت کی وضاحت اس طرح فرماتے ہیں:۔

"اس سے پہلے ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ خلافت
راشدہ کی اصل خوبی یہ تھی کہ وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل نیابت تھی خلیفہ
راشد محض راشد (راست رو) ہی نہ ہوتا
تھا بلکہ مرشد (راہنما) بھی ہوتا تھا۔ اس کا
کام محض مملکت کا نظم و نسق چلانا اور فوجیں
لڑانا نہ تھا بلکہ اللہ کے پورے دین کو مجموعی
طور پر قائم کرنا تھا۔۔ یہ قیادت بھی ہر پہلو
کی جامع تھی اور مسلمان پورے اعتماد کے ساتھ
اپنی اجتماعی زندگی، اس کی رہنمائی میں بسر کر
رہے رہتے"۔

خلاصہ یہ کہ جب تک خلافت رہی اس وقت تک دینی قیادت
سے علیحدہ نہیں ہوئی، بلکہ دونوں قسم کی قیادتیں خلیفہ کی شخصیت
میں مجتمع رہیں۔ لیکن جب بقول مودودی صاحب خلافت
کی جگہ ملوکیت نے لے لی تو علماء و صلحا نے کیا کیا؟ اس
کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ نئی صورت حال پیدا ہوتے ہی مسلمانوں
کی قیادت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک حصہ
سیاسی قیادت کا تھا جسے طاقت سے بادشاہوں
نے حاصل کر لیا تھا۔ اور چونکہ اسے طاقت کے
بغیر نہ ہٹایا جا سکتا تھا۔ نہ سیاسی قیادت
بلا طاقت ممکن ہی تھی۔ اس لئے امت نے
بادل نخواستہ اسے قبول کر لیا۔ دوسرا حصہ
دینی قیادت کا تھا جسے بقایائے صحابہ، تابعین
و تبع تابعین، فقہا، محدثین اور صلحائے امت
نے آگے بڑھ کر سنبھال لیا اور امت نے اپنے
دین کے معاملے میں پورے اطمینان کے ساتھ
ان کی امامت تسلیم کر لی"۔ (صـ۲۰۲)

پھر لکھتے ہیں:۔

"اس طرح پہلی صدی ہجری کے وسط سے ہی
دینی قیادت کا راستہ سیاسی قیادت کے راستہ
سے الگ ہو چکا تھا"۔ (صـ۲۰۴)

آخر میں لکھتے ہیں:۔

"مگر اسلام کا ٹھیک ٹھیک منشاء تو اسی صورت
میں پورا ہو سکتا ہے جبکہ اس امت کو ایک
ایسی قیادت میسر ہو جو خلافت راشدہ کی طرح
بیک وقت دینی قیادت بھی ہو اور سیاسی قیادت
بھی"۔ (صـ۲۰۵)

مودودی صاحب کا یہ جواب درحقیقت اس کا اعتراف
ہے کہ وہ ہمارے مندرجہ بالا سوال کا جواب دینے سے بالکل
قاصر ہیں۔ اور اس کا کوئی جواب ان کے پاس نہیں ہے۔ اس
کی واضح علامت یہ ہے کہ موصوف نے اصلی اعتراض کی
شکل بگاڑنے اور نہایت چالاکی اور ہوشیاری کے ساتھ
معترض کا رخ بدلنے اور ایک دوسری بات میں الجھا کر اصل
سوال کو بھلا دینے کی کوشش فرمائی ہے۔

آج بحمداللہ قرآن و حدیث موجود ہے۔ نماز، روزہ
حج، زکوٰۃ فرائض اسلام کا علم و عمل مشاہدہ میں آ رہا ہے
فقہ کی جسیم و ضخیم کتابیں کتب خانوں کی زینت اور امت
کے لئے ذریعہ رشد و ہدایت ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے غلاموں اور نام لیواؤں کی تعداد شاید کروڑوں
سے بھی متجاوز ہے۔ ان مشاہدات و بدیہیات کے ہوتے
ہوئے کون احمق یہ کہہ سکتا ہے کہ "اسلام تو صرف تیس
سال چلا، پھر ختم ہو گیا"۔

یہ بات تو کوئی کٹر سے کٹر دشمن اسلام اور کوئی ملحد
و زندیق بھی نہیں کہہ سکتا۔ ایک زندہ و مشاہد حقیقت کا
انکار کون کر سکتا ہے۔ یہ بات تو صرف وہی شخص کہہ سکتا
ہے۔ جو آفتاب و ماہتاب کے وجود کا بھی انکار کر سکتا ہو
ہاں! موصوف کی کتاب دیکھ کر یہ سوال یقیناً پیدا ہوتا
ہے کہ خلافت صرف تیس سال رہی۔ پھر ختم ہو گئی۔ اس
لئے یہ ناممکن العمل ہے۔ مودودی صاحب کے دل میں بھی یہ
کھٹکا پیدا ہوا۔ کہ کہیں کوئی یہ اعتراض نہ کر دے۔ اس کا
کوئی جواب ان کی سمجھ میں نہ آیا۔ تو انہوں نے سوال کا چہرہ
بگاڑ کر معترض کی توجہ تبدیل کرنے کی کوشش کی اور اسے
ایک ایسے سوال کی شکل میں پیش کیا جو کسی کے ذہن میں
نہیں پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن ؎

چلی شوخی نہ کچھ بادِ صبا کی
بگڑنے میں بھی زلف اس کی بنا کی

## مودودی صاحب کے نعرہ "خلافت الٰہیہ"
## کا ڈھونگ اور ان کے قول و عمل کا تضاد

ابھی تغیر و تبدل سے یہ سوال تو بدستور قائم رہا۔ البتہ یہ ظاہر
ہو گیا کہ موصوف اس کے جواب سے عاجز ہیں۔ ورنہ اس

(باقی صفحہ پر)

# بقیہ — تجدید سبائیت

تبلیس کی ضرورت ہی کیا تھی ؛ ہاں ! اگر مودودی صاحب یہ کہیں کہ اسلام صرف نظام خلافت ہی کا نام ہے تو مندرجہ بالا اعتراض کی گنجائش ہو سکتی ہے ۔ لیکن اس خلاف حقیقت بات کے بعد اُن کے جواب کا کوئی وزن باقی نہیں رہتا بلکہ وہ سوال از ریسمان جواب از آسمان کا مصداق بن کر لغو قرار پاتا ہے ۔ جیسا کہ بالکل ظاہر ہے ۔

موصوف نے اپنے اختراعی سوال اور قول من غیر قائل کا جو جواب دیا ہے وہ ہمارے اعتراض کی پوری پوری تائید کر دیتا ہے ۔ گذارش یہ ہے کہ اُمت کے بقایا صحابہ و تابعین و علماء و صلحاء نے اس وقت جبکہ نظام سیاسی نے خلافت کے بجائے ملوکیت کی شکل اختیار کر لی تھی ۔ خلافت کے یوسف گم گشتہ کی باز یافتگی سے مایوس ہو کر دین و سیاست کی تفریق کا طریقہ اختیار کیا اور ایوانِ خلافت و دار شوریٰ کے بجائے مدارس اور خانقاہوں کو اپنے لئے منتخب کر لیا ۔ یہی نہیں بلکہ ۱۳ سو برس سے آج تک علماء و صلحاء امت دینی اسی روش پر قائم ہیں ۔ باوجودیکہ دین سے شغف کامل رکھتے ہیں ۔ مگر بقول آپ کے اس کے ٹھیک منشاء کو پورا کرنے سے قاصر ہے تو اس کے معنی یہی ہیں کہ یہ چیز ناقابل عمل ہے اور اسی کے حصول کے لئے کوشش کرنا اپنا وقت اور اپنی قوت ضائع کرنا ہے ۔

بقول آپ کے صلحاء امت نے خلافت اسلام کے لئے یہ تدبیر کی کہ سیاسی قیادت سے ہمیشہ کے لئے منہ پھیر لیا ۔ دینی قیادت کو اس سے الگ کر لیا ۔ اس کی زمام اپنے ہاتھوں میں لے کر کا ۔ عوام اُمت کی رہبری کرنے لگے ۔ آپ کی بات سر آنکھوں پر ۔ مگر بندہ پرور ! اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو بھی یہی کرنا چاہیئے ۔ یہ خلافت الٰہیہ کا نعرہ ، اسلام کے ٹھیک ٹھیک منشاء کو پورا کرنے کی کوشش سیاسی قیادت پر سرفراز ہونے کی جدوجہد ، یہ سب چیزیں آپ کے جواب کی روشنی میں تو اور زیادہ واضح طور پر اضاعت وقت و قوت کے مترادف نظر آتی ہیں بلکہ فتنہ و فساد کا سبب نظر آتی ہیں ۔

مودودی صاحب ایک طرف تو بہت زور و شور کے ساتھ خلافت الٰہیہ اور اقامت دین کی دعوت دیتے ہیں اور دوسری طرف خود ان کی کتاب اسے کیمیا گروں کا خواب ظاہر کرتی ہے ۔ جس کا لباس عمل پہننا عادتاً محال ہے ۔

وجد و منع بادہ اے زاہد چہ کافر نعمتی است
منکر مے بودن و ہمرنگ مستان زیستن

موصوف کے معتقدین سے معافی مانگتے ہوئے ہم عرض کرتے ہیں کہ اس مسئلہ میں ان شیعہ حضرات کا عمل جو مودودی صاحب کی طرح تقیہ کے پابند نہیں ہیں موصوف کے طرز عمل سے نسبتاً معقول تر ہے ۔ یہاں ان لوگوں کے عقائد کی غلطی و صحت سے بحث نہیں ہے ۔ بحث یہ ہے کہ وہ بھی صحابہ کرام پر بے اعتمادی کا اظہار کرتے ہیں اور سوا حضرت علی رضؓ اور حضرت حسن رضؓ کے کسی کی خلافت کو صحیح نہیں سمجھتے ۔ وہ بھی اسی کے قائل ہیں کہ ان دونوں حضرات کی خلافتوں کے علاوہ خلافت کا کوئی وجود تیرہ سو برس میں کبھی نہیں رہا ۔ لیکن اس کے ساتھ وہ اس معدوم کو موجود کرنے کی بھی کوشش نہیں کرتے ۔ بلکہ اس کے لئے اپنے "امام غائب" کے منتظر ہیں ۔ جنہیں وہ معصوم اور صفات نبوی کا حامل سمجھتے ہیں ۔ ان کے عقائد و خیالات یقیناً غلط ہیں ۔ لیکن ان کا عمل ان کے خیالات کے مطابق تو ہے ۔ مودودی صاحب کی طرح خیال و عمل کا تضاد اور ناممکن کو ممکن بنا دینے کی سعی لاحاصل تو ان کے یہاں نہیں پائی جاتی ۔

مودودی صاحب کی زیر نظر کتاب تو انہیں نصیحت کر رہی ہے کہ موصوف اب خلافت الٰہیہ اور حکومت اسلامی کا نعرہ بلند کرنا ترک کر دیں اور اپنے معتقدیوں کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے صاف صاف اعلان کریں کہ بھائیو ! مجھے سہو ہو گیا تھا ۔ نظام خلافت تو وہ عنقائے بلند پرواز ہے جو نہ فرش زمین پر قدم رکھتا ہے نہ اسیر کمند ہو سکتا ہے ۔ اسے شکار کرنے کی خواہش ہوس خام ہے اس کا خیال چھوڑ دو اور کوئی دوسرا راستہ اختیار کرو ۔ اس کے بعد بھی اگر حکومت و اقتدار کی خواہش چین نہ لینے دے تو کوئی "مودودی ازم" اختراع فرمالیں یا چلتے ہوئے "ازموں" میں سے کسی کو اختیار کر لیں ۔

## متجددین و مخالفین اسلام کی تائید

مخالفین دین کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو یہ کہتا ہے کہ اسلام اپنی جگہ حقانیت و صداقت کا حامل ہے ۔ لیکن اس کا ایک خاص دور تھا اور وہ ایک خاص زمانہ اور مخصوص احوال و ظروف کے لئے آیا تھا ۔ موجودہ ترقی یافتہ دور کے لئے وہ موزوں و مناسب نہیں رہا ۔

اسلام کے دعویداروں میں بھی ایک گروہ جو متجددین کے نام سے مشہور ہے ۔ یہی بات ذرا سی تبدیلی کے ساتھ کہتا ہے اس کا قول ہے کہ اسلام کے اصول دائمی نہیں ہیں ۔ موجودہ دور کے منافی ہیں ۔ ان میں ترمیم و تنسیخ کا ہمیں اختیار ہے اور ایسا کرنا ضروری ہے ۔

مودودی صاحب نے اس کتاب کے ذریعہ ان دونوں گروہوں کی تائید فرما دی ہے ۔ ظاہر ہے کہ جب اسلام کا سیاسی و معاشی نظام اور اس کا معاشرتی طریقہ تیس ہی برس کے بعد (معاذ اللہ) فرسودہ ہو گیا ۔ تو چودہ سو برس بعد اسے کارآمد کہنا کس قدر خلاف عقل و دانش ہے ۔ اس کے انہیں شعبوں پر اس کے دوسرے شعبوں کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے اور انہیں بھی موجودہ ترقی یافتہ دور کے جسم پر اَن فٹ قرار دیا جا سکتا ہے (اعاذنا اللہ)

مخالفین اسلام کو تقویت پہنچانا سبائیت کا ایک طرۂ امتیاز ہے ۔ جو ان کی پوری تاریخ میں نمایاں ہے مجدد سبائیت اس سے کیوں محروم رہتے ؟

## ڈیرہ اسماعیل خاں :- (بقیہ دینی محاذ)

آج ۱۱/۹/۶۷ اعلان کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسمٰعیلخاں ڈویژن کی مجلس عمومی کی میٹنگ میں دبسلسلہ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن کی تشکیل) زیر صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ہوئی ۔ جس میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

(۱) امیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی
(۲) نائب امیر اول ۔ حضرت مولانا صدر الشہید صاحب بنوں
(۳) نائب امیر دوم ۔ حضرت مولانا فضل احمد صاحب لکی مروت
(۴) ناظم اعلیٰ ۔ حضرت مولانا علاؤالدین صاحب مہتمم دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں
(۵) نائب ناظم اول ۔ حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب خطیب جامع مسجد ڈیرہ اسمٰعیلخاں
(۶) اور دوسرے ناظم کا انتخاب امیر اور ناظم اعلیٰ کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ۔
(۷) خازن ۔ حاجی یار محمد صاحب خواجہ ڈویری
(۸) سالار ۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب بنوں

نیز طے پایا کہ ڈویژن کا دفتر ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں ہی ہوگا ۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ ڈویژن کی تحریک پر دفتر کے اخراجات کے لئے فوری چندہ ایک سو ساٹھ روپیہ ہوا ۔

(محمد احمد ناظم دفتر)

## جمعیۃ علماء اسلام پشاور ڈویژن کی مجلس عمومی کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے دستور میں ترمیم شدہ دفعہ کے تحت یہ کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان علاقائی تنظیم ڈویژنوں کے دائرہ میں ہو ۔

جمعیۃ علماء اسلام سرحد پشاور ڈویژن اضلاع پشاور کوہاٹ مردان ، ہزارہ کے ارکان عمومی کا اجلاس ۲۷ شعبان مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۶۷ء بروز جمعرات ۱۰ بجے صبح جامع قاسم علی خاں میں منعقد ہوگا ۔ تمام ارکان ضرور شریک ہوں ۔ صبح کو نہ پہنچنے والے حضرات ۲۹ نومبر شام کو پشاور پہنچ جائیں ۔

(محمد یعقوب القاسمی ناظم دفتر)

## حیدرآباد

جماعتی پروگرام کے مطابق جامع مسجد بخاری میں جمعرات کو درس قرآن ہوا اور نماز جمعہ پر حضرت مولانا نظام الدین صاحب نائب امیر شہر نے خطاب فرمایا ۔ دو قرار دادیں پاس ہوئیں ۔

(۱) یہ اجلاس ترجمان اسلام کے جاری ہونے پر خداوند کریم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کرتا ہے اور اپیل کرتا ہے کہ اخبار کی اشاعت میں ہر رکن جمعیۃ زیادہ سے زیادہ سرگرمی سے کام لے ۔

(۲) محترم عزیز الرحمٰن صاحب ناظم جمعیۃ شہر حیدرآباد کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر محترم ناظم صاحب سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے ۔

(حکیم نواب دین ناظم ڈویژن حیدرآباد)

**دعائے صحت**

معلوم ہوا ہے کہ شاعر حریت حضرت امین گیلانی صاحب علیل ہیں ۔ قارئین ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

# دینی محاذ

# کاروانِ اسلام منزل بہ منزل

## راولپنڈی ڈویژن کے نمائندہ علماء اسلام کے متفقہ فیصلے

راولپنڈی - ۲۱ رجب ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعرات جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی میں راولپنڈی ڈویژن کے چاروں اضلاع جہلم، گجرات، کیمبلپور اور راولپنڈی کے علماء کرام اور مندوبین کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ۸ بجے صبح کو منعقد ہوا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل علماء کرام اور نمایندگان نے شرکت فرمائی۔

(۱) حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب مہتمم مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کمہار پورہ ناظم اعلیٰ ضلعی جمعیۃ راولپنڈی۔
(۲) حضرت مولانا حافظ ریاض احمد صاحب اشرفی خطیب
(۳) حضرت مولانا عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد چوک نیا محلہ نائب امیر جمعیۃ شہر راولپنڈی
(۴) حضرت مولانا عبدالحق صاحب بوہڑ بازار
(۵) حضرت مولانا فضل حق صاحب خطیب گنج منڈی
(۶) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب خطیب مسجد کیلیانوالی۔
(۷) حضرت مولانا حافظ محمد رمضان صاحب علوی خطیب جامع مسجد گلشن آباد
(۸) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی خطیب بھوسہ منڈی صدر
(۹) حضرت مولانا غلام محمد صاحب خطیب مسجد خان بہادر
(۱۰) حضرت مولانا ولی اللہ صاحب خطیب سٹلائٹ ٹاؤن ناظم جمعیۃ شہر راولپنڈی۔
(۱۱) حضرت مولانا غلام سرور صاحب خطیب مسجد جنگی ۲۲
(۱۲) حضرت مولانا قاری حبیب الرحمٰن صاحب مدنیہ مسجد راجہ بازار کباڑی گلی۔
(۱۳) حضرت مولانا محمد امین صاحب شیخ الحدیث جامعہ المدنیہ ٹاہلی شاہاں مری روڈ
(۱۴) حضرت مولانا قاری فقیر محمد صاحب حافظ مدرس مدرسہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی
(۱۵) حضرت مولانا عبدالغنی شاہ صاحب امام مسجد پیر ہاٹا، جامع مسجد روڈ
(۱۶) جناب ملک عبدالغنی صاحب
(۱۷) حضرت مولانا عبدالقیوم شاہ صاحب

**مری:** (۱) جناب مولانا قاری محمد ایوب صاحب مری بازار
(۲) حضرت مولانا ابوالطیب حافظ غلام صاحب کشمیری بازار
(۳) حضرت مولانا محمد عظیم صاحب خطیب جامع مسجد شرقیہ

**ٹیکسلا:**
(۱) حضرت مولانا محمد داؤد صاحب امیر جمعیۃ ضلع راولپنڈی
(۲) جناب عبدالکریم صاحب ڈھاب ڈاک خانہ ٹیکسلا ضلع راولپنڈی۔
(۳) جناب محترم حاجی غلام فرید صاحب ٹیکسلا۔

**ضلع گجرات:** - حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب شاہی مسجد سرائے عالمگیر

**ضلع جہلم:** - (۱) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم۔
(۲) حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب ڈومیلی ضلع جہلم (۳) حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب چکوال

**ضلع کیمبلپور:** -
(۱) حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند امیر جمعیۃ ضلع کیمبل پور ساکن بہبودی (چھچھ)
(۲) استاذ العلماء حضرت مولانا نور محمد صاحب ملہووالی
(۳) حضرت مولانا عبد الرزاق صاحب خطیب جامع مسجد قصبہ جنڈ۔
(۴) حضرت مولانا محمد الیاس صاحب حضرو
(۵) حضرت مولانا محمد سعید الرحمٰن صاحب رکن مجلس شوریٰ ضلعی جمعیۃ حضرو۔
(۶) حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب شملوی ناظم جمعیۃ شہر حضرو
(۷) حضرت مولانا حکیم محمد رفیع صاحب حضرو ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمبل پور
(۸) محترم جناب الحاج خیر اللہ خاں صاحب پٹھان حضرو
(۹) حضرت مولانا حامد علی صاحب رحمانی حسن ابدال

**اعزازی:** -
حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔
حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب ناظم محراب پور ضلع نوابشاہ

گوجرخاں کے حضرت مولانا عبدالمتین صاحب نے تحریری طور پر تمام فیصلوں کی پابندی تسلیم کرتے ہوئے سخت مجبوری کی وجہ سے شرکت سے معذوری ظاہر فرمائی۔

جناب صوفی محمد یونس صاحب بی اے دیر سے تشریف لائے اور ساری کارروائی سے اتفاق فرمایا۔

حضرت مولانا سید چراغ الدین شاہ صاحب اور حضرت مولانا محمود شاہ صاحب اور حضرت مولانا عبدالحی صاحب بھوی گاڑ غیر معمولی مشاغل کی وجہ سے شریک اجلاس نہ ہو سکے

**آغاز کارروائی:** -
صدارت کے لئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا نام منتخب ہوا۔ حضرت مولانا قاری حبیب الرحمٰن صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیا کریں

## حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی افتتاحی تقریر

صدر اجلاس نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ راولپنڈی ڈویژن میں دینی حفاظت اور اسلامی خدمات کی سب سے زیادہ ذمہ داری آپ حضرات پر عائد ہوتی ہے۔ آپ نے علماء حق کی استقامت اور ہر طرح کے فتنوں اور ابتلاء کے مقابلہ میں مضبوطی سے حق پر قائم رہنے کا ذکر کیا اور جمعیۃ علماء اسلام کی مختلف کامیابیوں پر روشنی ڈالی اور خاص کر جشن ملتان میں علماء دین کی پرامن تبلیغی پکٹنگ کی کامیابی اور تیسرے دن سے جشن کے التوا کو خدا تعالیٰ کا بڑا احسان قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ماضی میں اسلامی حکومت حفاظت اسلام کی ذمہ دار تھی اور علماء دین اطمینان سے علوم دین کی اشاعت میں مصروف تھے۔ مگر اب زمانہ نازک آگیا ہے۔ ہماری حکومت اسلام کی حفاظت سے پہلو تہی کر رہی ہے حتیٰ کہ ارتداد و الحاد تک پر کوئی قدغن نہیں۔ بلکہ مغربی تہذیب اور غیر اسلامی قوانین کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ اب علماء اسلام کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ علوم شرعی کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اب ان کو نفس اسلام کی بھی حفاظت کرنی اور تمام الحادی فتنوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام نے رفض، قادیانیت، پرویزیت اور مودودیت نیز مغربی تہذیب کے مقابلہ میں کامیاب تبلیغ کرنے میں استقامت کا ثبوت دیا ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے تمام اضلاع میں بیشمار مسلمان اور علماء کرام جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے کے نیچے منظم ہو کر دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

آخر میں آپ نے علماء کرام کے اس نمائندہ اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے آئندہ تین سال کے لئے راولپنڈی ڈویژن کی جمعیۃ علماء اسلام کے لئے انتخاب کرنے کا اعلان فرمایا۔

**انتخاب:** - چنانچہ پہلے ڈویژن کے لئے امیر منتخب کرنے کا کام شروع ہوا اور مختلف حضرات نے تین ناموں کی تحریک و تائید فرمائی۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی رح اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بہبودی (چھچھ) بالاتفاق حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی امیر اور دوسرے دونوں حضرات نائب امیر قرار پائے۔ اور حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم اور مولانا عبدالحکیم صاحب راولپنڈی ناظم اعلیٰ اور ناظم مقرر ہوئے اور حضرت مولانا حافظ محمد ریاض صاحب اشرفی بالاتفاق خازن مقرر ہوئے۔ مجلس شوریٰ کے ارکان کو امیر بمشورہ عہدہ داران نامزد کرینگے۔ اجلاس میں ضروری اخراجات کے لئے مبلغ دو صد روپے ہنگامی چندہ بھی ہوا۔ اور آخر میں درج ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس کی گئیں۔

**قراردادیں**

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن کا یہ اجلاس

ان مسلمانوں کی معلومات کی کمی پر اور خاص کر ڈاکٹر محمد صدیق مرزا صدر تحریک جمہوریت ضلع جہلم جیسے بزرگوں کی افسوسناک لاعلمی پر صد افسوس کرتا ہے۔ جو مودودی صاحب سے علماء کرام کے اختلافات کو فروعی کہہ کر اس کے جرم کو ہلکا اور علماء کرام کی حق گوئی کو غیر ضروری فروعی جنگ قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ مودودی صاحب سے علماء اہلسنت کا اختلاف اصولی ہے۔ یہ اجلاس جس میں ضلع جہلم، گجرات راولپنڈی اور کیمبلپور کے سربرآوردہ علماء حضرات شریک ہیں، پوری ذمہ داری سے اعلان کرتا ہے کہ اگر مودودی صاحب صحابہ کرام۔ آئمہ مجتہدین اور اسلاف کرام کی تنقیص انبیاء علیہم السلام پر تنقید اور ان کی توہین حدیث کے اعتماد پر ضرب کاری حکمت عملی کے تحت اسلامی احکام کی تبدیلی کی اجازت اور اسلامی سزائوں کو غیر صالح سوسائٹی میں ظلم کہنے کی عبارتیں اپنی کتابوں سے خارج کر دیں تو علماء کرام باقی فروعی مسائل میں اختلاف رکھتے ہوئے بھی ان کی مخالفت ترک کر دینگے۔ ورنہ مودودی صاحب کی مذکورہ عبارتیں اور غلط عقائد اہلسنت والجماعت کے قطعاً خلاف ہیں۔ یہ اختلاف فروعی نہیں بلکہ اصولی ہیں۔

ڈاکٹر محمد صدیق صاحب جہلم اور دیگر اپوزیشن دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اپوزیشن سے مودودی صاحب کو خارج کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں یا کم از کم اس کے عقائد و خیالات سے کھلم کھلا بیزاری کا اعلان کریں۔ ورنہ مودودی صاحب اپوزیشن کی تحریک جمہوریت کے لئے بھی نقصان رساں ثابت ہونگے

## قرارداد ۲

یہ اجلاس ارکان جمعیۃ اور تنظیم کی منعقدہ دوستی کانفرنس ملتان کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہے کہ محکمہ تعلیم کے وزیر محمد علی خان صاحب نے نہایت فراخدلی اور اسلام دوستی کے جذبہ کے ساتھ خلافت راشدہ کے باب کو نصاب میں داخل کرنے کا اعلان فرما دیا ہے۔ نیز یہ اجتماع ارباب محکمہ تعلیم سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عجلت ممکنہ سے خلافت راشدہ کا باب نصاب میں داخل کر کے مسلمانوں کو مطمئن کرے۔

## قرارداد ۳

یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ قصداً متروک التسمیہ ذبیحہ اور مشینی ذبیحہ اسلامی اصول و احکام کے لحاظ سے حرام اور مردار ہے۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن وغیرہ کا کوئی قول اس قابل نہیں کہ اس کو قابل اعتناء سمجھا جائے۔

یہ اجلاس زکوٰۃ۔ وحی۔ سود، شراب اور ذبیحہ کے بارے میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی خرافات کو اسلام کے خلاف اور معراج کو افسانہ قرار دینے کو قطعی کفر اور اتباع ابوجہل اور اس کی نقل قرار دیتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے خارج کر کے مسلمانوں کو مطمئن کرے ساتھ ہی یہ اجلاس اخبارات سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ایسے مضامین شائع نہ فرمائیں۔ جس سے اسلام کے مسلمہ عقائد پر ضرب پڑتی ہو۔ جیسے اکبر خاں نے سیارہ ڈائجسٹ میں مضمون لکھ کر عقیدہ دجال اور مہدی کے خلاف پروپیگنڈا کیا گیا ہے۔

## قرارداد ۴ :-

یہ اجلاس اہل اسلام پر واضح کرتا ہے کہ وہ قادیانی پرویزی۔ رفض اور فضل الرحمانی، مودودیت وغیرہ فتنوں سے علیحدہ رہ کر ملک میں مغربی تہذیب اور فرنگی قانون کی لعنت ختم کرنے اور اسلامی آئین نافذ کرنے کی جدوجہد میں جمعیۃ علماء اسلام سے مکمل تعاون کریں اور اس کے نظام میں شامل ہو کر اسلامی قوت میں اضافہ کریں۔

## قرارداد ۵

یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ ڈویژنل جمعیۃ کا اجلاس ہر چہار ماہ کے بعد ہوا کرے اور ہر بار مناسب ہو تو دوسری جگہ رکھا جائے۔ تاکہ ہر ضلع کے کارکن اپنی اپنی کارکردگی پیش کر سکیں اور مزید پروگرام پر سوچا جائے

## قرارداد ۶

نیز یہ اجلاس طے کرتا ہے کہ ان قراردادوں کی اشاعت بصورت اخبارات، پمفلٹ زیادہ سے زیادہ کی جائے۔ اور ساری کارروائی ایک رسالہ کی صورت میں بھی شائع کر کے مسلمانوں کو ان فرائض سے آگاہ کیا جائے اور ان قراردادوں کی نقول متعلقہ حکام کو بھی بھیجی جائیں۔

(عبدالحکیم عفا اللہ عنہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی ڈویژن کوہاٹی بازار راولپنڈی)

## سانگھڑ :-

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کا ماہانہ اجلاس ۲۶ نومبر ۶۷ء بروز اتوار بوقت ۲ بجے بعد ظہر مسجد حاجی گوہر خاں بیرانی میں ہوگا۔ ہفتہ اتوار کی درمیانی شب کو بیرانی میں جلسہ عام بھی ہوگا۔ جس میں مولانا دوست محمد صاحب اور مولانا محمد حسن صاحب تقاریر فرمائیں گے۔

(محمد عرفان قادری ناظم ضلع سانگھڑ)

## دارالعلوم مدنیہ بہاولپور کے بارے میں حضرت مولانا افغانی کی رائے

دینی درسگاہ دارالعلوم مدنیہ کا معائنہ فرما کر حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ نے مندرجہ ذیل رائے کا اظہار فرمایا۔

"آج مورخہ ۲۸ جون ۶۷ء کو میں نے دارالعلوم مدنیہ دیکھا یہ مدرسہ بالکل نوزائیدہ ہے لیکن بہت کم عرصہ میں بلحاظ عمارت و تعداد طلباء و تدریس اس نے غیر متوقع ترقی کی ہے۔ جو ارباب مدرسہ کے اخلاص کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ میری دعا ہے کہ یہ مدرسہ روز افزوں ترقی کرے اور مسلمانوں کو اس کی خدمت کی توفیق دے۔ (شمس الحق افغانی)

۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

دارالعلوم میں حضرت دین پوری۔ حضرت کندیاں شریف والے بھی تشریف لا چکے ہیں دارالعلوم کی مزید تعمیر اور تعلیمی بجٹ کے لئے چالیس ہزار روپیہ کے اخراجات کا تخمینہ ہے رقوم درج ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں

غلام مصطفیٰ ناظم اعلیٰ دارالعلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور

# احباب توجہ فرمائیں

جانشین شیخ التفسیر نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام (مغربی پاکستان)

## حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب کا ارشاد گرامی

قطب عالم حضرت قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کو جمعیۃ علماء اسلام سے جو قلبی تعلق تھا وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ کی مالیات کا دارومدار حضرت کی توجہات پر تھا۔

### اس لئے

میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے دوستوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں، کہ وہ اپنے صدقات، زکوٰۃ اور عطیات سے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی اتنی امداد کریں کہ وہ مالی کمی کی وجہ سے کفر و الحاد اور بے دینی کے مقابلہ میں کمزوری محسوس نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ فقط

(محمد عبید اللہ انور امیر انجمن خدام الدین لاہور

## مدرسہ حنفیہ جہلم کا سالانہ جلسہ

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی سابقہ روایات کے مطابق مورخہ ۲۹، ۳۰ ذوالحجہ، یکم محرم مطابق ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت درخواستی مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام و دیگر اکابر علماء نے منظوری دے دی ہے۔ احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

(مولانا) عبداللطیف مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم)

## مودودی صاحب کی طرف سے

# تمام علماءِ دین بشمول حضرت مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی) کو

## "بیہودگیاں کرنے والے" کا خطاب

ایک سائل نے حضرت مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی) سے مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے بارے میں چند استفسارات کئے۔ حضرت مفتی صاحب نے ان کے جواب میں مودودی صاحب کی کتاب تفہیم القرآن اور ان کی جماعت کا رکن بننے کے بارے میں جو فتویٰ دیا اس کی متعلقہ عبارتیں ۱۰ نومبر کے ترجمان اسلام میں شائع ہو چکی ہیں

سائل موصوف نے مفتی صاحب کا یہ فتویٰ مودودی صاحب کی خدمت میں پیش کر کے یہ گذارش کی تھی کہ بعض اہم مسائل میں مفتی محمد شفیع صاحب جیسے عالم دین بھی آپ سے ایسا شدید اختلاف رکھتے ہیں کہ ان کے اس فتوے میں جماعت کے نیک کاموں میں معاونت کو جائز و ضروری بنانے کے باوجود وہ آپ کی کتاب تفہیم القرآن کے درس سے منع فرما رہے ہیں۔ آپ کے لٹریچر کو مضر قرار دے رہے ہیں۔ اور جماعت کا رکن بننے اور اس میں شامل ہونے کو نادرست کہہ رہے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر آپ (مودودی صاحب) اہم دینی مسائل پر قلم اٹھانے اور اجتہاد کرنے سے پہلے حضرت مفتی صاحب جیسے معتدل مزاج عالم دین سے رجوع و مشورہ کر لیا کریں تو کتنا اچھا ہو۔

سائل کی اس درخواست کے جواب میں مودودی صاحب نے جو کچھ رقم فرمایا اور جس انداز میں تمام علماءِ دین کو بیہودگیاں کرنے والا بنایا۔ اسے مودودی صاحب کے الفاظ میں ہی دیدۂ عبرت سے ملاحظہ فرمایئے ——— اس کے ساتھ ہی حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کا وہ فتویٰ بھی جس پر سائل مذکور کو مودودی صاحب نے یہ جواب مرحمت کیا تھا، شائع کیا جا رہا ہے۔

محترمی و مکرمی ——— السلام علیکم و رحمۃ اللہ! ——— (حوالہ نمبر ۱۷۱۳)

جن علماء کے
ہیں کہ میں اپنی
ان سے پیشگی
کروں۔ کیا وہ
کے لئے تیار
چیز شائع کرنے
سامنے پیش
حاصل کر لیا
کے لئے تیار
مجھ سے اس
کر رہے ہیں
جگہ یہ نوعم لئے
کے قلم سے کبھی
چیز نہیں نکلی
ان کے ساتھ
نہیں کرنا چاہتا
ساتھ کر رہے ہیں
ان کے اکابر
ایسی تحریریں نکل
سے بعض کو
بغیر ان کے سامنے
انہوں نے تکفیر
کئے۔ اور بریلوی
جو جو کچھ نکال
وہ آخر کس کو
آپ نے میری

جن چیزوں کے حوالے دیئے ہیں، ان میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو مسلک اہلسنت کے خلاف ہو۔ رمضان کی سحری کے بارے میں جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ وہ ایک ارشاد نبوی پر مبنی ہے۔ جسے آپ ابوداؤد کتاب الصوم میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اور اگر حدیث آپ کے لئے حجت نہ ہو، تو اس بات کے حق میں حنفیہ کے متعدد اقوال بھی موجود ہیں۔ جن میں سے چند ایک آپ دسمبر ۶۲ء کے ترجمان القرآن میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ میں نے استمنا بالید کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے، اس سے میں نے جوانوں کے لئے اس قبیح حرکت کے جواز کی راہ نکالی ہے۔ حالانکہ رسائل و مسائل حصہ دوم میں مفصل بحث اور مختلف مسلک نقل کرنے کے بعد میں نے لکھا ہے کہ صحیح مسلک یہ ہے کہ یہ فعل حرام ہے۔ البتہ اس کی حرمت زنا اور قوم لوط کے عمل اور وطی بہائم سے کم تر ہے۔ اور ان گناہوں میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہو، تو شاید اللہ اس گناہ پر سزا نہ دے۔

اب آپ ذرا مفتی صاحب کا فتویٰ بھی دیکھ لیں جنہیں آپ میری تحریروں پر حکم اور قاضی بنانا چاہتے ہیں:

"مشت زنی گناہ کبیرہ ہے .... فقہاء نے ناجائز قرار دیا ہے ..... البتہ اگر کوئی شخص ایسی جگہ گھر جائے کہ زنا میں مبتلا ہونے کا خیال ہو ..... تو انشاءاللہ توقع ہے کہ اس پر کوئی وبال نہ ہوگا"۔

کتبہ محمد شفیع غفرلہٗ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند۔ جلد پنجم ص ۶۳)

"اپنے ہاتھ وغیرہ سے یا کسی اجنبی مرد یا عورت کے ہاتھ وغیرہ سے انزال کرنا گناہ ہے .... البتہ اگر زنا میں مبتلا ہو جانے کا شدید اندیشہ ہو، تو شاید اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں"۔

محمد شفیع غفرلہٗ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ہفتم، ہشتم ص ۲۴۸)

کیا اب آپ براہ کرم مفتی صاحب کو بھی مخاطب کر کے کچھ ارشاد فرمائیں گے؟ خاکسار — ابوالاعلیٰ

(مرسلہ مولانا عبدالستار کراچی برائے مولانا محمد سعدی صاحب کراچی)

### حضرت مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی) کا فتویٰ

۳ ۸/۹۶

مولوی ابوالاعلیٰ مودودی کے لٹریچر میں بہت سے مسائل جمہور علماءِ حنفی کے خلاف ہیں اور طرز تحریر میں بھی علماءِ سلف کا ادب ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ اس لئے اس کا مطالعہ عوام کے لئے مناسب نہیں۔ ہم کو اپنے ان اکابر علماء کی تصانیف دیکھنی چاہئیں جو جمہور علماء کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ اور جماعت کا رنگ بھی چونکہ اس لٹریچر سے طبعی طور پر متاثر ہے۔ اس لئے اس کا باقاعدہ رکن ہونا درست نہیں۔ "البتہ جو نیک کام وہ کر رہے ہیں۔ ان میں ان کا تعاون کرنا جائز بلکہ ضروری ہے۔ لہٰذا آپ تفہیم قرآن کا درس ہرگز نہ دیں۔ بیان القرآن سے درس دیں۔

مہر دارالافتاء دارالعلوم — کراچی ۶ ۲/۸۶

محمد صابر غفرلہٗ نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱ ۲/۸۶

الجواب صحیح

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ ۲ ۲/۸۶

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کے اس فتوے کی رو سے

(۱) مودودی صاحب کے لٹریچر میں بہت سے مسائل جمہور علماءِ حنفی کے خلاف ہیں

(۲) مودودی صاحب کے طرز تحریر میں علماء و سلف کا ادب ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے

(۳) مودودی صاحب کے لٹریچر کا مطالعہ عوام (یعنی دین کا علم نہ رکھنے والوں) کے لئے مناسب نہیں ہے۔

(۴) مودودی صاحب کی جماعت کا رکن ہونا درست نہیں ہے

(۵) مودودی صاحب کی کتاب تفہیم القرآن سے درس دینا صحیح نہیں ہے

ان سب باتوں سے ممانعت کے بعد اب وہ کون سے نیک کام باقی رہ جاتے ہیں؟ جن میں تعاون کرنا جائز اور ضروری ہو سکتا ہے اور اتنی بہت سی گمراہیوں کی موجودگی میں تعاون کرنے والا متاثر ہوئے بغیر کیسے رہ سکتا ہے؟ اس وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں

**زرِ تبادلہ**

| | |
|---|---|
| ایک سال کے لئے | ۱۲ — ۰ — |
| ۶ ماہ کے لئے | ۶ — ۵۰ — |
| ۳ ماہ کے لئے | ۳ — ۷۵ — |
| ایک ماہ کے لئے | ۲ — ۰ — |

فی پرچہ —— ۲۵ پیسے

## خواتین کا عالم

( ۲ )

# اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوصاف و فضائل

### حضرت عائشہ رضہ کی سخاوت و فیاضی

حضرت معاویہؓ نے ایک بار تقریباً ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کے قیمتی زیورات و جواہرات حضرت عائشہؓ کی خدمت میں بھیجے آپ نے فوراً محلہ کی غریب عورتوں اور بچیوں کو طلب فرما کر وہ سب زیورات و جواہرات ان میں تقسیم کر دیئے۔

(صفتہ الصلوٰۃ)

حضرت ابن زبیرؓ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر میں نے کسی کو فیاض و سخی نہیں پایا۔

(مسند ابن حنبل)

عبداللہ ابن زبیر نے ایک بار ایک لاکھ روپیہ کی تھیلی آپ کے پاس بھیجی۔ حضرت عائشہؓ نے حسب عادت وہ تمام روپیہ غربا و حاجت مندوں میں تقسیم فرما دیا۔ ابن زبیرؓ کو معلوم ہوا تو کہنے لگے۔ کہ اتنا نہیں دے ڈالنا چاہیئے تھا۔ حضرت عائشہؓ نے جب یہ بات سنی تو ابن زبیرؓ پر سخت برہم ہوئیں اور بات کرنے کی بھی روادار نہیں رہیں۔ عرصہ تک یہ ناراضی رہی حتیٰ کہ ابن زبیرؓ نے منت سماجت سے بمشکل راضی کیا۔

(بخاری ۲/۳۳)

ایک مرتبہ روزہ سے تھیں اور گھر میں صرف ایک روٹی تھی۔ اتفاق سے ایک مسکین عورت آگئی۔ آپ نے لونڈی سے کہا کہ اس عورت کو وہ روٹی دے دو۔ لونڈی نے بتایا کہ آپ کے افطار کے لئے صرف وہی ایک روٹی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ میری فکر نہ کرو، روٹی اسے دے دو۔

(موطا امام مالکؒ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک مرتبہ جب (مکلف اور ضرورت سے زیادہ) کھانا ان کے سامنے رکھا گیا، تو بے تحاشا آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کثیر مقدار میں میرے سامنے کھانا آیا ہو اور میری آنکھوں میں آنسو نہ آگئے ہوں۔ کیونکہ مجھے وہ وقت یاد آجاتا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے۔

خدا کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دن میں دو مرتبہ پیٹ بھر کر روٹی یا گوشت وغیرہ نہیں کھایا۔

(ترمذی، مسند اعظم)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ ایک ایک دن میں لاکھ لاکھ درہم صدقہ و خیرات کر دیتی تھیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا کہ آپ کے سر پر بغیر پیوند لگا ہوا دوپٹہ ہو۔

عروہ بن زبیرؓ کا بیان ہے کہ میرے سامنے آپ نے بیک وقت ستر ہزار درہم خیرات کر دیئے اور آپ کے جسم پر پیوند لگے ہوئے کپڑے تھے۔

آپ نے اپنا رہائشی مکان تک فروخت کر دیا اور اس کی رقم حاجت مندوں میں خیرات کر دی۔

(طبقات ابن سعد)

## ڈیرہ اسماعیل خاں میں خلافت راشدہ کانفرنس

"تنظیم اہلسنت مغربی پاکستان" کے زیر اہتمام ۳۰ نومبر ۱۹۶۷ء و یکم دسمبر ۱۹۶۷ء بروز جمعرات و جمعہ ایک عظیم الشان خلافت راشدہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں جمعیتہ علماء اسلام کے قائد و نائب امیر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور "تنظیم اہلسنت کے اکابر، حضرت مولانا نور الحسن شاہ صاحب بخاری، مولانا ضیاء القاسمی وغیرہ حضرات شرکت کر رہے ہیں۔

## دار المبلغین کا قیام

مرکزی دفتر تنظیم اہلسنت پاکستان نواں شہر ملتان کے زیر اہتمام سالانہ دار المبلغین کا قیام ۱۵ شعبان سے شروع ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔ مولانا عبد الستار صاحب تونسوی۔ مولانا عبد القادر صاحب آزاد۔ مولانا محمد منظور صاحب چنیوٹی مسلک حقہ کی تعلیم دیں گے اور دلائل پڑھائیں گے یہ سلسلہ ۲۵ رمضان تک جاری رہے گا۔ شائقین ۱۵ شعبان تک دفتر مرکزی میں پہنچ جائیں۔ طلباء کے قیام و طعام کا ذمہ دار مرکزی دفتر ہو گا۔

محمد رمضان
(ناظم دفتر مرکزی تنظیم اہلسنت)



## فتاویٰ رشیدیہ کی ایک عبارت اور علماء حق کی توضیح

محترم المقام زاد مجدکم

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ مزاج گرامی!

بعدہٗ گذارش آنکہ ہفت روزہ "شیون" لاہور کی ایک گذشتہ اشاعت میں "فتاویٰ رشیدیہ" کی ایک عبارت نقل کی گئی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ "مکفر صحابہؓ سنت جماعت سے خارج نہ ہو گا"۔ اس عبارت کے متعلق ۷ نومبر ۱۹۶۷ء کے "آئین" میں صفحہ ۲ پر مولانا بہاء الحق صاحب قاسمی اڈل ٹاؤن کی طرف سے "فتاویٰ رشیدیہ میں کتابت کی ایک غلطی" کے عنوان سے یہ مضمون شائع ہوا ہے۔ "یہ اعتراض بہت پرانا ہے۔ جسے آج سے تخمیناً ۲۵، ۳۰ برس قبل شائع کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق مولانا عبد الشکور ترمذی مہتمم مدرسہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا نے اطلاع دی ہے کہ اس کا جواب اسی زمانہ میں مولانا محمد منظور نعمانی مدیر "الفرقان" نے اپنی کتاب "سیف یمانی" مطبوعہ جید پریس دہلی ۱۳۴۷ھ میں یہ دیا تھا کہ فتاویٰ رشیدیہ کی اس عبارت میں کاتب سے غلطی ہوئی ہے۔ اصل عبارت یوں ہے کہ "وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج ہو گا"۔ اور اس کا قرینہ یہ ہے کہ فتویٰ مذکور ہی میں مکفر صحابہؓ کو ملعون اور اس کی امامت کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ بقول مولانا عبد الشکور صاحب موصوف کے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا جواب بھی یہی ہے"۔ (آئین مجریہ ۷ نومبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۲)

اس کے متعلق ایک ضروری اور مفید وضاحت درج ذیل ہے:

(۱) مولانا محمد منظور نعمانی نے اپنی یہ مشہور کتاب "سیف یمانی بر مکائد فرقہ رضا خانی"۔ اب سے تقریباً چالیس سال قبل ۱۳۴۸ھ میں عزیز احمد صاحب کانپوری کے رسالہ "عقائد وہابیہ دیوبندیہ" کے جواب میں تالیف فرمائی تھی۔

(۲) اس کتاب پر اس وقت کے اکابر دیوبند اور مشاہیر علماء امت نے عمدہ الفاظ میں تقاریظ بھی لکھی تھیں۔ کتاب کے آخر میں درج ذیل اکابر کی تقاریظ شامل ہیں:۔

(۱) حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ۔ (۲) مولانا سید نعمت اللہ صاحب تلمیذ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ (۳) مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ (۴) حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی (۵) مولانا اسعد اللہ صاحب زاد مجدہم مظاہر علوم سہارنپور (۶) مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی (۷) مولانا عبد الشکور صاحب مرزا پوری (۸) مولانا عبد الشکور صاحب لکھنویؒ (۹) مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاند پوریؒ۔

حضرت تھانویؒ کی تقریظ کا اقتباس درج ذیل ہے۔

بعد الحمد و الصلوٰۃ احقر اشرف عفی عنہ نے رسالہ سیف یمانی بالاستیعاب دیکھا۔ جو بعض اہل اہوا کے اعتراضات کے جواب میں لکھا گیا ہے تحقیقی جواب بھی ہے اور الزامی بھی۔ بلا مبالغہ اس کو جادلہم بالتی ھی احسن کا مصداق پایا الخ

(۳) حضرت تھانویؒ اور دیگر اکابر کی تقاریظ سے یہ واضح ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ کی محولہ عبارت میں کتابت کی جس غلطی کا اظہار مولانا محمد منظور نعمانی نے فرمایا ہے وہ ان کا تفرد نہیں ہے بلکہ سب اکابر نے اسے قبول اور تسلیم فرمایا ہے۔ تو اب فتاویٰ رشیدیہ کی اس عبارت کی یہ وضاحت تمام اکابر کی طرف سے سمجھی جائے گی۔ فقط ۷ شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ

(مرسلہ، عبد الحلیم صاحب مسجد شیخ لاہوریؒ، جھنگ صدر)

سوانح

# شیخ الاسلام

## ...سیدنا سید حسین احمد قدس سرہ العزیز کے آخری سفر کے مختصر حالات

...ارت: عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

...لت: قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(حضرت مولانا زاہد الحسینی صاحب)

...کی علالت

وہ اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ جس کی زندگی کا کوئی لمحہ بھی آرام اور سکون سے
...جسے ساری زندگی میں کسی وقت بھی آرام و اطمینان کے ساتھ اپنی بیوی بچوں کے ساتھ
...رنے کا موقعہ نہ ملا۔ جس کی زندگی کا اکثر حصہ کبھی تو مالٹا میں دشمنوں کی قید میں اور کبھی کراچی
...کے جیل خانوں کی زینت رہا۔ اور کبھی الہ آباد میں الٰہ حقیقی کی یاد میں مصروف رہا۔ ایام رہائی میں
...نہ بمبئی میں کیا۔ تو رات کا کھانا دیوبند کھایا۔ کبھی ناشتہ تو کلکتہ کے پلیٹ فارم پر فرمایا۔ اور
...کے کسی دور افتادہ قصبہ میں جاکر کھایا۔ غرضیکہ جس کی ساری زندگی پیہم عمل اور سعی کی وجہ
...قرار نہ پکڑے وہ اتباعِ سنتِ نبوی کی بنا پر کسی حلال کھانے میں عیب نہ نکالے، نہ
...بارچ کی زیادتی کا شکوہ کرے۔ اس کی صحت پر اثر کا ہونا ضروری ہے۔ آپ جیل سے
...لاتے تو ادھر روحانی ارتقا اور عروج ہوتا۔ اور ادھر جسمانی کمزوری اور علالتِ بدن ساتھ
...سا کہ ۱۹۴۴ء میں قید سے رہائی کے بعد جب آپ تشریف لائے تو بہت زیادہ دبلے
...ہے۔ تقریباً چالیس پونڈ وزن کم ہوگیا تھا۔ (حیاتِ شیخ الاسلام، ص ۱۹۷)
...سے بھی معدہ کی شکایت رہتی۔ چنانچہ ۱۹۳۶ء میں آپ اس قدر بیمار ہوئے کہ درس
...ام بھی کچھ دن چھوڑ دیا۔ اور بیماری بھی اسہال کی تھی۔ مگر بحمدہٖ تعالیٰ ستمبر میں پورا پورا
...یا تھا۔ (الجمعیۃ ما ستمبر ۱۹۳۶ء)

...حالات میں معدہ پر تکوینی طور سے اثر کا ہونا ضروری ہے۔ آخر معدہ بیچارہ کیا کرے۔
...نہیں۔ کئی کئی دن آرام کرنا تو درکنار بجائے خود بیٹھنا بھی نصیب نہ ہو۔ اور صوم و افطار
...نہ ہو۔ وہاں معدے کا کیا اختیار، ایسے اعذار تو ہوتے ہی رہتے تھے

...میں بانس کنڈی (آسام) کے سفر سے شوال میں واپسی پر ٹانڈہ فیض آباد کا سفر
...ا۔ اس میں لو لگ گئی۔ پھر دارالعلوم تدریس کے فرائض اور مشاغل ارشاد و تلقین
...کے نہ منقطع ہونے والے سفر متواتر رہے۔ اور آپ اس حالت میں بھی مشتاقان
...ستوں کو قبولیت سے نوازتے رہے۔ حتیٰ کہ مدراس اور بنگلور کا سفر فرمایا۔ واپسی
...ہ گرگئی اور مرض نے تبخیرِ معدہ کی شکل اختیار کرلی جو دن بدن بڑھتا گیا۔ لیکن پھر بھی
...مشغلہ میں فرق نہ آیا۔ آخر کار ۲۵ محرم ۱۳۷۷ھ کو بخاری جلد ثانی آخری درس کا دن رہا
...ی دن دارالحدیث میں ایک گھنٹہ ۲ منٹ تشریف فرما رہے۔ ۱۳ منٹ حاضری
...ئے۔ اور ۳ منٹ خطبۂ مسنونہ میں اور ۴۶ منٹ آپ نے بخاری شریف کا درس
...کے درس کے آخری الفاظ یہ تھے۔
...کے معنی یہ ہیں۔ دوسرے کے پاس نعمت دیکھ کر اس چیز کی تمنا کرنا اور اس تمنا
...چینہ کا ازالہ نہ ہو"

...س کے بعد دارالحدیث ہمیشہ کے لیے مدنی کی پیاری پیاری پر اثر آواز و بالسند المتصل
...گیا۔ اس سال دورۂ حدیث میں ۴۸۱ طلبہ تھے جو ایک لحاظ سے تو خوش نصیب تھے، کہ
...نائبِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے الفاظ اور کلماتِ نبویہ علیٰ صاحبہا الف الف
...لیے۔ مگر بدیں وجہ کم نصیب نکلے کہ۔

روئے گل سیر ندیدند و بہار آخر شد

...کبھی کم کبھی زیادہ ہوتا رہا۔ آخر ۲۵ نومبر کو یعنی وصال سے صرف گیارہ روز پہلے

ڈاکٹر صاحب نے تفصیلی معائنہ کے بعد مندرجہ ذیل رائے دی۔

"مولانا صرف اپنی قوتِ ارادی سے زندہ ہیں۔ اور ہمارا فن اس علالت کے سامنے ناکام ہے
مگر کمزوری اور نقاہت کے باوجود علمی اور دینی مشاغل کا جو حال تھا۔ وہ اسی طرح جاری رہا۔ اس
میں فرق نہ آیا۔ نماز باجماعت مسجد میں ادا فرماتے رہے۔ اور کبھی مہمان خانہ میں۔ مگر اکثر نماز میں جماعت
کے ساتھ اپنی مسجد ہی میں ادا فرمائیں۔ ایک بار سب خدام نے عرض کیا۔ کہ حضرت ضعف زیادہ
ہے۔ پشر غار خصت ہے۔ یہیں۔ مہمان خانہ میں نماز ادا فرمالیں۔ تو نہایت غصہ ہوکر فرمایا۔
کہ آپ لوگ مجھے مسجد جانے سے رو کتے ہیں۔ چنانچہ ظہر کی نماز عموماً مسجد میں ہی جماعت سے
ادا فرماتے رہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ،

۲۵، نومبر کو حضرت مولانا ابوالحسن علی ناظم اعلیٰ ندوۃ العلماء لکھنؤ عیادت کے لیے تشریف
لائے، وہ اپنے مشاہدات یوں بیان فرماتے ہیں۔

"۲۵، نومبر کو بھی مولانا نے ظہر کی نماز کھڑے ہوکر اور باہر آکر جماعت کیساتھ ادا کی۔ مولانا
کی خدمت میں جب حاضری ہوئی تو پوری بشاشت اور استقلال کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ ایک
کتاب کے پہنچنے کا ذکر فرمایا۔ میں نے عرض کیا۔ مجھے معلوم ہوتا کہ علالت وضعف اس درجہ
تک بڑھ گیا ہے۔ تو کبھی اس کے پیش کرنے کا جرأت نہ کرتا۔ فرمایا کیوں؟ میں نے تو کئی
صفحات کا مطالعہ کیا۔ اور نفسِ کتاب ہی بڑی نعمت ہے۔ اس مجلس میں ایک مخلص نے
جو باہر سے ملنے آئے تھے۔ روتے ہوئے کہا کہ دنیا خالی ہوتی جاتی ہے۔ فرمایا نہیں دنیا
میں بہت لوگ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا ہمیں دوسروں سے کیا تعلق؟ ہمیں تو اُمتِ محمدیہ
سے تعلق ہے۔"

## تقویٰ کا امتیازی مقام

عباداتِ بدنیہ کا ادا کرنا تو آسان ہے مگر معاملات میں تقویٰ اور لین دین میں دیانت، پھر آخری
حدود تک دامن کو رخصت سے بچانا بڑا ہی مشکل مقام ہے۔ پھر ایسے حالات میں کہ بظاہر
آمدن کچھ نہ ہو۔ اور علاج معالجہ کو چھوڑ کر تقریباً ایک ہزار ماہانہ خرچ ہو۔ ادھر ایک خطرناک
مرض نازک مرحلے پہ پہنچ گیا ہو۔ اتنے بڑے کنبے کے لیے ترکہ میں کوئی قابلِ اعتماد چیز نہ ہو
تو ایسے حالات میں عموماً انسان کی یہ سعی ہوتی ہے۔ کہ اہل و عیال کے لیے کچھ نہ کچھ تو جمع
کرلیا جائے۔ مگر نفس کی غنی ہستی اخلاص کا مجسمہ جس نے ساری زندگی کے چالیس سال گزار دیئے
اگر آپ چاہتے تو آزادیٔ وطن کے بڑے سے بڑے عہدے پر فائز ہو سکتے تھے۔ مگر للّٰہیت
کا دامن نہ چھوڑا۔ اس بلند کرداری کا ایک نمونہ بالفاظ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب
مہتمم دارالعلوم دیوبند ملاحظہ فرمائیے۔

"حضرت شیخ تقریباً تین چار ماہ صاحبِ فراش رہے۔ جس سے درس و تدریس کا شغل
بند رہا۔ دارالعلوم دیوبند کے اصول کے مطابق حضرت ممدوح کو ایک ماہ رخصت بیماری
کی پوری تنخواہ اور باقی ماہ رخصت بیماری کی نصف تنخواہ مل سکتی تھی۔ جس کی
مجموعی مقدار ایک ہزار سے زائد تھی۔ لیکن باوجود دارالعلوم کے اصرار کے جس کو
خود ہی لیکر گیا تھا۔ حضرت ممدوح نے اس کے لینے سے انکار فرما دیا۔ اور یہی فرماتے رہے
کہ جب میں پڑھا نہیں رہا ہوں تو تنخواہ کا ہے کی لوں؟ حالانکہ یہ پڑھانے ہی کی تنخواہ تھی۔

(نئی دنیا شیخ الاسلام نمبر)

پھر وفات کیبعد گھر والوں کو دی گئی۔ تو انہوں نے بھی انکار کردیا۔ صاحبزادہ مولانا اسعد
صاحب نے بھی ان ایام کی تنخواہ کہ جن میں وہ حضرت کی خدمت کرتے رہے نہیں لی۔

(جزاھم اللہ خیراً)

وصال سے ایک دن پہلے مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی امیر تبلیغی جماعت عیادت
کو تشریف لائے۔ تو آپ نے ان کے سامنے اپنی اس علالت پر مسرت ظاہر فرمائی۔ اور
اس کو اللہ تعالیٰ کی نعمت قرار دیا۔ مگر اسی دن حضرت مولانا فخرالدین قائم مقام شیخ الحدیث
دارالعلوم دیوبند اور معتمد خاص مولانا قاری اصغر علی صاحب کو بلایا۔ ان کے سامنے زار و
قطار رونے لگے۔ اور اسقدر روئے۔ کہ حسبِ نقل حضرت مولانا اسعد صاحب کانپنے لگے
انہوں نے تسلی دی۔ سب کچھ کہا۔ مگر حضرت زار و قطار روتے رہے۔ مگر یہ رونا کیوں تھا؟
فرعونِ وقت کے ظلم و ستم کو برداشت کرنے والا حسین احمد، قید و بند کے مصائب کا خوگر، مدنی،
صبر و تحمل کا پیکر، چراغِ محمد آخر کیوں رویا؟ وجہ صرف یہ تھی۔ کہ خود فرمایا۔
"ساری زندگی برباد ہوگئی۔ نماز بھی بیٹھ کر پڑھ رہا ہوں۔

(باقی آئندہ)

N. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE price 25 paisse

جلد ۱۰ — مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۳۰ پیسے — شمارہ ۳۱

بزرگانِ دین کے فرمودات

# ذکر و فکر

## حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

خدا کی تدبیر اور علم میں اپنے نفسوں، خواہشوں اور طبیعتوں کو شریک نہ کرو۔ اپنے اور غیر کے معاملہ میں اس سے ڈرو۔ مخلوق کے معاملہ میں خدا سے موافق رہو۔ خدا کے معاملہ میں مخلوق سے موافقت نہ کرو۔ جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا۔ اور جو جڑا وہ جڑ گیا۔ خدا کے نیک بندوں سے اس کے ساتھ موافقت کرنا سیکھو۔ خود سیکھو اور عمل کرو۔ پھر غیر کو سکھاؤ۔

اہل اللہ کی ابتداء کسبِ حلال ہے۔ دنیا میں سے بقدرِ حاجت شرع کے ہاتھ سے لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان کے ظاہری اسباب کسب سے عاجز ہو جاتے ہیں۔ اور توکل دلوں پر مہر لگاتا اور اعضا کو قید کر دیتا ہے۔ تو ان کا دنیوی حصہ بقدرِ کفایت خوش گوار بلا محنت و مشقت ان کے پاس آتا ہے۔ خدا کا مقرب آخرت میں بلا ارادہ خود جنت کی نعمتوں سے بہرہ یاب ہے۔ کیوں کہ وہ اس میں حق کا موافق ہے۔ جیسا کہ قسمتِ دنیوی میں اسے موافق تھا۔ خدا دنیا و آخرت میں ان کے پورے حِصّے دیتا ہے کیوں کہ وہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

لا الٰہ اللہ محمد رسول اللہ۔ جنت کی کنجی ہے۔ آج محض قول سے اور کل تیری اپنی ذات اور غیر۔ اور جمیع ماسوائے سے فنا ہو جانے سے اور حدِ شرع کی حفاظت سے۔ خدا کا قرب اہل اللہ کی جنت اور اس کا بعد ان کے حق میں دوزخ ہے۔ وہ اسی جنت کی امید رکھتے اور اسی دوزخ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ دوزخ کے لیے ان کے پاس کھوٹ ہی کیا ہے۔ کہ اس سے ڈریں۔ وہ خود مومنوں سے استغاثہ کرتی اور ان سے بھاگتی ہے۔ پھر خدا کے خالص دوستوں سے کیوں کر نہ بھاگے گی۔

دنیا و آخرت میں مومن کا بہت ہی اچھا حال ہے۔ وہ اس بات کے معلوم کرنے کے بعد کہ خدا اس سے رضامند ہے۔ اس کی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ کہ دنیا میں کس حال سے رہا۔ وہ جہاں گرا اپنی تقدیر کا اٹھالیا۔ اور اس سے رضامند ہو گیا۔ جدھر منہ کیا۔ خدا کے نور سے دیکھا۔ اس کے پاس اندھیرا نہیں ہے۔

مومن کی اذیت سے پرہیز کرو۔ کیوں کہ وہ ایذا دینے والے کے لیے زہر اور اس کے فقر و عذاب کا سبب ہے۔ ان کی غیبت کا مزہ نہ چکھو۔ خبردار ہرگز ہرگز ان کی برائی کے درپے نہ ہوؤ۔ ہر حال میں توحید و اخلاص کا استعمال کیا کرو۔ تم اکثر حدودِ شرع کو توڑتے تقویٰ کی زرہ کو پھاڑتے توحید کے کپڑوں کو ناپاک کرتے اور جمیع افعال و اقوال میں خدا کو اپنے اوپر غضبناک کرتے ہو۔ تم میں جب کوئی فلاح پاتا اور عمل نیک کرتا ہے۔ تو وہ عجب اور مخلوق کے دکھاوے اور ان سے طلب و تعریف کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔

تم میں جو کوئی عبادت کرنی چاہے۔ تو مخلوق سے الگ رہے۔ کیوں کہ ان کا اعمال کو دیکھ لینا انہیں باطل کرنے والا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ یکسوئی لازم کرلو۔ کیوں کہ وہ عبادت اور تم سے پہلے صالحین کا طریقہ ہے۔ اول ایمان کو۔ پھر ایقان کو۔ پھر فنا ہو کر نہ اپنے ساتھ۔ نہ غیر کے ساتھ۔ بلکہ خدا کے ساتھ موجود ہونے کو لازم کرلو۔ مگر یہ مع محافظت حدود۔ مع رضائے پیغمبر علیہ السلام و رضائے قرآن مجید ہونا چاہیئے۔ جو اس کے سوا کہے اس کے لیے بزرگی نہیں۔

## شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ

ایک عالم کی مثال ایسی ہے جس طرح ملاح بہت سارے لوگوں کو کشتی میں بٹھا کر دریا کے آر پار لگا دے اور عابد کی مثال ایسی ہے جس طرح کوئی خود تیر کر دریا کے پار چلا جائے

غریب سے غریب مسلمان بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کرے گا۔ کپڑے اگرچہ پھٹے پرانے ہوں گے۔ مگر پیشاب کے قطروں سے اس کا بدن پاک اور کپڑے پاک ہوں گے۔ اور بڑے سے بڑے مالدار انگریز یا انگریز کا تمدن اختیار کرنے والوں کی رانیں پلید ہوں گی۔ ان کی رانوں اور پتلون میں پیشاب کے قطروں کی بُو ہو گی۔

ذکرِ الٰہی میں ہر وہ لذت آتی ہے۔ کہ تاج شاہی سر پر رکھوا کر اور تخت شاہی پر بیٹھ کر بادشاہوں کو نہیں آتی۔

امراضِ روحانی کا علاج صحبت شیخ کے سوا کچھ نہیں۔ کتابیں پڑھنے سے یہ دُور نہیں ہوتے۔ دینی مدارس میں کتابوں پر عبور ہو جاتا ہے مگر تکمیل نہیں ہوتی۔ اس لیے علماء کی بھی کا حقہٗ اصلاح نہیں ہوتی۔

انسانیت کا یہ منشا نہیں کہ انسان ہر چیز میں مالکانہ تصرف کرے کسی پر سواری کرے۔ کسی کو بغیر ذبح کیے چاقو سے کاٹ کر کھا جائے اور آپ بول و براز کی مشین ہی بنا رہے۔ اگر بندگی کا حق ادا نہ کیا۔ تو یاد رکھ۔ اے انسان تو کتے، سؤر اور گدھے سے بدتر ہے۔ وہ مالکِ حقیقی اور مالک مجازی دونوں کے وفادار ہیں اور تو مالکِ حقیقی کا غدار ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثال میں اچھی اور بری صحبت کے نتائج کو واضح فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ اچھی صحبت کی مثال ایسی ہے۔ جیسے عطر فروش کی دکان ہو۔ جو شخص اس دکان میں جائے گا تو وہ اگر عطر نہ بھی خریدے گا۔ تو کم از کم اس کی خوشبو تو ضرور سونگھے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بری صحبت کو لوہار کی بھٹی سے تشبیہ دی ہے۔ ایسی دکان میں جانے والا اگرچہ کچھ نہیں لے گا۔ لیکن کپڑے تو ضرور جلا کر آئے گا۔

ہم مطلق تصوف کے قائل نہیں۔ ہم تو اس تصوف کے حامی ہیں۔ جس کا ماخذ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ جو صوفی یا عالم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ کی طرف دوڑتا نظر آئے گا۔ ہم تو اس کے پیچھے دوڑیں گے بعض مسلمانوں کو پیر ایسے ملتے ہیں۔ جو پاؤں میں گھنگرو باندھ کر اپنے مریدوں کو نچاتے ہیں۔ اس قسم کے پیروں کی صحبت میں عبادت کی توفیق بھی نہیں رہتی۔

اگر ایک شخص سفوف سمجھ کر سنکھیا کھا لے تو بے شک وہ خودکشی کا مجرم تو نہ ہو گا۔ مگر سنکھیا موت کا پیغام تو ضرور لائے گا۔ اسی طرح چوری کی بکری کا گوشت کھا لیا تو اس کا اثر ضرور ہو گا۔

میں آپ سب کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ گناہوں کا ایک بورڈ بنا لیجیے۔ میں نے بھی بنایا ہوا ہے جو بھی گناہ ہوں اس پر لکھ لیا جائے۔ اس سے ہم اپنے نفس کو ڈانٹ سکیں گے۔ کہ یہ تو ہے اگر یہ تیرے گناہ لوگوں کو معلوم ہو جائیں تو کوئی تیرے منہ پر تھوکنا پسند نہ کرے گا۔

ہفت روزہ
لاہور
ترجمانِ اسلام
پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ
قدس سرہ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت، ۲۵ پیسے
یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال		(بسلسلہ گذشتہ قسط نمبر ۶)

# مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا فتویٰ اور مودودی جماعت

## (عامر عثمانی صاحب کے جواب میں)

مودودی جماعت کے زیر بحث اشتہار کے متعلق مندرجہ عنوان کے تحت بندہ کا جوابی مضمون ترجمان اسلام میں قسط وار شائع ہو رہا تھا کہ اس دوران میں بعض احباب کے ذریعہ مودودی جماعت کے ایک ہفت روزہ "آئین" لاہور مجریہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء کا ایک پرچہ ملا جس میں مولانا عامر صاحب عثمانی ایڈیٹر تجلی دیوبند نے "آپ کا یہ فتویٰ اور بزرگانِ دین کا موقف" کے عنوان سے مولانا سید گل بادشاہ صاحب کو خطاب کیا ہے۔ چونکہ اس مضمون میں عامر صاحب نے بعض اکابر ملت کی عبارتیں پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مودودی صاحب نے صحابہ کرامؓ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ قابل اعتراض نہیں۔ کیونکہ ان سے پہلے دوسرے علماء حق بھی ایسا ہی لکھ چکے ہیں اور اس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب کو بھی موردِ عتاب بنایا گیا ہے۔ اس لئے ضروری سمجھا کہ عنوان سابق کے تحت ہی اس کا جواب بھی ترجمان اسلام میں شائع کر دیا جائے۔ تاکہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اکابر علمائے اسلام کے ارشادات اور مودودی نظریات کا فرق واضح ہو جائے۔ وما توفیقی الا باللہ

### عامر صاحب کی سخن سازی

مضمون نگار عامر صاحب عثمانی اختلاف امت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

اس کی بہترین نظیر مجتہدین و فقہاء کے وہ فکری اختلافات ہیں جن کا دفتر کتب فقہ کی شکل میں آج بھی دنیا کے سامنے موجود ہے۔ ان اختلافات پر دنیا کا بہترین اتفاق قربان۔ اس اختلاف نے اسلامی قانون کو نکھارا، مدون کیا اور دنیا کے بہتر سے بہتر ذخیرۂ قانون کے بالمقابل کھڑا کیا۔ مگر جن اختلافات میں دنیا کی مقرر کردہ حدود و عدل کو پامال کر دیا جائے اور حسد، بغض، خود پرستی، سوء ظن یا کسی بھی سطحی جذبے اور ذہن کو دخیل بنا لیا جائے۔ وہ سراسر عذاب اور وبال بن جاتے ہیں۔ پھر ان میں عدل و دیانت کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا اور اچھے اچھے عقلاء یہ محسوس ہی نہیں کرتے کہ فریق ثانی کے بارے میں ان کا رویہ کس قدر متشددانہ اور غیر منصفانہ ہے وہ ابھی

گذشتہ دنوں کا ذکر ہے کہ ایک صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی خدمت میں درج ذیل عبارتیں لکھ کر جواب حاصل کرنے کی غرض سے بھیجیں۔

(۱) خلیفۂ رسول مثل رسول معصوم نہیں ہوتا الخ

اس بارہ میں چھ سال تو نظام حکومت ایسا درست رہا کہ کسی کو شکایت نہ تھی۔ لوگ آپ سے (حضرت عثمانؓ) بے حد محبت کرتے تھے الخ

یہ عبارتیں پڑھ کر مولانا گل بادشاہ صاحب ٹھیک اسی غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے جس میں یادش بخیر دیوبند کے ایک مفتی صاحب گرفتار ہو کر مولانا محمد قاسمؒ پر سنائے کا فتوے جڑ چکے تھے۔ یعنی آپ نے سمجھا کہ ہو نہ ہو یہ مولانا مودودی کے اس مضمون کی عبارتیں ہیں، جس کا چرچا شدت سے ہو رہا ہے۔ بس پھر کیا تھا، چڑھ گیا چلّے پر تیرا ور کھینچ لی مولانا نے کمان۔ جواباً جو فتویٰ صادر فرمایا وہ یہ تھا کہ اگر اس قسم کے الفاظ کوئی کہے کہ خلفائے کرام نے سہواً یا عمداً خلاف شریعت احکام جاری کئے ہیں وہ خبیث الفطرت اور گمراہ ہے۔ اس کے دل میں نفاق ہے"۔ دیکھا آپ نے کیسا کیسا کف شرعی گالیوں کی جھاگ بن کر ابھرا۔ کس شد و مد سے نفاق و کفر کے فیصلے اور جہنم کی بشارتیں دیتے چلے گئے۔ الخ

### کیا یہ سچ ہے؟

مودودی کی حمایت اور علمائے حق کی مخالفت میں یہ ایک حیرت انگیز مثال ہے جو عامر صاحب نے قائم کی ہے۔ انہوں نے مولانا گل بادشاہ صاحب کو ہدف طعن بناتے ہوئے جو کچھ لکھا اس کی بنیاد مودودی جماعت کا اخباری اور اشتہاری پروپیگنڈا ہے۔ جس پر انہوں نے بالکل اعتماد کر لیا ہے۔ اور انہوں نے اپنے الفاظ میں علمائے کرام کی جو بھیانک تصویر پیش کی ہے وہ گویا کہ مودودی جماعت ہی کی اصلی تصویر ہے حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے مولانا سید گل بادشاہ صاحب کے فتوے کی بنیاد جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے پمفلٹ کی جن عبارتوں پر رکھی ہے۔ اس کے متعلق مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا بیان ہے کہ استفتاء میں سرے سے وہ عبارتیں لکھی ہی نہیں گئیں۔ اور اشتہار میں مذکورہ عبارتیں استفتاء میں درج کر کے مودودی صاحبان نے انتہائی تلبیس و فریب سے کام لیا ہے۔ لہٰذا عامر صاحب کو چاہیئے کہ اپنی معتقد علیہ جماعت سے اس کا ثبوت طلب کریں تو احقاق حق کے لئے عامر صاحب اپنے بے جا الزام سے بھی رجوع کا اعلان کریں۔ اس خطرناک کھیل کی بھی کھل کر مذمت کریں۔ کیا عامر صاحب ہمارے اس مطالبہ حق کو تسلیم کریں گے؟

### اکابر علمائے حق کی عبارات

#### حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی

مولانا سید گل بادشاہ صاحب کے فتویٰ پر پورے غیظ و غضب کے ساتھ تنقید کرنے کے بعد عامر عثمانی صاحب لکھتے ہیں:- اب آئیے آپ کو چند نمونے دکھلائیں کہ مولانا گل بادشاہ جیسے بہتیرے بزرگ جن اسلاف و اخلاف کو مقتدا یا محترم مانتے ہیں اور کبھی ان کے بارے میں سوء ظن کا وسوسہ بھی ان کے قلب میں نہیں گذرتا وہی صحابہ کے باب میں کس انداز کی باتیں لکھ گئے ہیں۔ اور ان باتوں پر ان بزرگوں نے کبھی یہ ریمارک نہیں دیا کہ ان سے صحابہ کی توہین ہو گئی ہے۔ حالانکہ ان باتوں کے مقابلہ میں مولانا مودودی کی وہ باتیں زیادہ احتیاط اور احترام کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ جنہیں بلاتکلف توہین صحابہ اور کھلی گمراہی کا نام دینے میں تعصب کیش حضرات بے تاب ہوتے ہیں۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی "ستکون اُثرۃ من بعدی" والی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:-

بہ تحقیق واقع شد آنچہ مخبر صادق خبر داد در زمانہ امیر المومنین عثمانؓ (مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جانبداری کی اطلاع دی تھی وہ یقیناً حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں واقع ہو گئی (اشعۃ اللمعات ج ۴ صفحہ ۶۷۱) اس کتاب کی اسی جلد میں صفحہ ۶۵ پر ارشاد فرماتے ہیں:- زمین خلافت خالص منتہی می شود بہ ابوبکر و عمر کہ اتفاق باشد و خلافے و بے انتظامی راہ می یابد۔ (خالص خلافت حضرت ابوبکر و عمر پر ختم ہو جاتی ہے کہ اس پر قوم کا اتفاق تھا اور اس کے بعد ملوکیت۔ لڑائی، جھگڑا اور انتشار راہ پا جاتا ہے"۔

**الجواب:-** (۱) "ستکون اُثرۃ من بعدی" والی حدیث مشکوٰۃ شریف کے جامع المناقب میں ہے اور بندہ کے پاس جو اشعۃ اللمعات کا نسخہ ہے۔ اس کے صفحہ ۷۲۴ پر اور دوسری عبارت زمین خلافت الخ صفحہ ۶۶۵ پر لکھی ہوئی ہے حدیث اول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار مدینہ کے خطاب میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی پوری عبارت یہ ہے:-

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

لاہور۔ جمعہ ۲۶ مئی ۱۹۶۷ء

# اسرائیل کی نئی جارحیت

## عیسائیت و یہودیت کا عربوں کے خلاف متحدہ محاذ

**چیلنج** ۲۴ مئی کو اسرائیلی فوج کے چیف آف سٹاف نے علانیہ دھمکی دی کہ:۔

"اسرائیل شام کے خلاف بھرپور جوابی کارروائی کرے گا۔"

اسرائیل کی یہ دھمکی ایک بہت بڑی سازش کا حصہ معلوم ہوتا ہے اور اس کے لئے مناسب موقع اسرائیل کو شاید اس لئے ہاتھ آیا کہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے چند دن گزرے ہیں اسرائیل اور شام کی کشیدگی کے سلسلہ میں ایسا بیان دیا جس سے اسرائیل کی حمایت کا پہلو نکلتا ہے اور شام کی مذمت کا۔

اسرائیل کے فوجی سربراہ کی یہ دھمکی عرب دنیا کے لئے ایک چیلنج سے کم نہیں تھی۔ اس کے خلاف سخت نوٹس لیا جانا ضروری تھا۔

### صدر ناصر کا جواب

چنانچہ جیسا کہ توقع کی جا سکتی تھی، اس چیلنج کا جواب سب سے پہلے عملاً متحدہ عرب جمہوریہ اور جمال عبدالناصر نے ہی بڑھ کر دیا۔

### ایک بڑی رکاوٹ کا ازالہ جو مصر کی راہ میں حائل تھی

مصر کے لئے اسرائیل کی جارحیت کے خلاف کارروائی کرنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ گذشتہ دس سال سے اقوام متحدہ کی وہ فوجیں بنی ہوئی تھیں جو خلیج عقبہ سے غازہ تک مصر و اسرائیل کی طویل سرحد پر ڈیرے ڈالی رہیں۔ یہ فوجیں ایک طرح سے اسرائیل کے لئے حفاظتی لائن بن گئی تھیں، اور مصر کے لئے بڑی مشکل تھی کہ وہ اسرائیل کے خلاف کوئی جوابی کارروائی کر سکے

### اسرائیل کی خوش فہمیاں

اس حفاظتی لائن کے عقب میں اسرائیل اپنے فوجی استحکامات مضبوط تر بنائے چلا جا رہا تھا، اور مطمئن تھا کہ شام و اردن وغیرہ پر حملے کی صورت میں مصر براہ راست اس پر حملہ آور ہو ہی نہیں سکتا۔ اسرائیل کو یہ بھی اطمینان تھا کہ اس وقت شاہ فیصل ملکۂ برطانیہ کی دعوت پر لندن میں تشریف فرما ہیں۔ مصر کی کافی فوجی طاقت کو شاہ پرستوں نے یمن میں الجھا رکھا ہے۔ مصر سے ایران بھی دوستانہ روابط نہیں رکھتا۔ ترکی سے بھی تعلقات خوشگوار نہیں ہیں۔ اردن اور سعودی عرب کی افواج زیادہ تر انگریز فوجی افسران کے زیر تربیت ہیں۔

یہ تمام صورت حال اسرائیل کو اپنے موافق نظر آئی اور مصر و ناصر کی طرف سے شدید جوابی کارروائی کا کوئی اندیشہ باقی نہیں رہا۔

### مصر کا جرأت مندانہ اقدام

لیکن اسرائیل کی یہ خوش فہمیاں غلط ثابت ہوئیں اور مصر کے خلاف اس کی دھمکی کا عملی جواب فوراً مصر و ناصر کی طرف سے ہی دیا گیا،

متحدہ عرب جمہوریہ نے صحرائے سینا سے متصل اسرائیل کی سرحد پر اپنی افواج روانہ کر دیں، اور اقوام متحدہ سے فی الفور سارا علاقہ خالی کرا کر ہر جگہ اپنی افواج متعین کر دیں۔

خلیج عقبہ سے غازہ تک سارے علاقہ میں مصری افواج نے دفاعی لائن بنا ڈالی اور جوابی اقدام کے لئے صف آرا ہو گئیں۔

### رفیق و حریف

عراق اور الجزائر نے مصر و شام کا پورا پورا ساتھ دینے کا اعلان کر دیا، البتہ شاہ فیصل کی خاموشی بڑی معنی خیز ہے اور اردن بھی صرف اپنے دفاع کی طرف نظر رکھے ہوئے ہے۔ ایران اور ترکی سے تو کوئی توقع کی ہی نہیں جا سکتی اس لئے کہ نہر سویز کے معرکہ کے موقعہ پر بھی ان کا رویہ مصر کے حق میں نہیں تھا۔

پاکستان کی طرف سے حمایت و امداد کا یقین دلا دیا گیا ہے۔

امریکہ نے اسرائیل کی مدد اور تحفظ کا علانیہ اظہار کیا ہے جبکہ روس و چین اور دوسرے اشتراکی ملکوں نے شام و مصر کے موقف کی حمایت اور امداد کا اعلان کیا ہے۔

مشرق وسطیٰ کا یہ سیاسی بحران جسے اوتھان نے نہر سویز کے بحران سے بھی زیادہ نازک و پُرخطر بتایا ہے۔

اس کا انجام خواہ جنگ کی صورت میں ظاہر ہو یا کسی تصفیہ کی شکل میں اس سے یہ بات ضرور واضح اور عیاں ہو گئی ہے کہ یہودیت و عیسائیت کی اصل جنگ صدر ناصر اور مصر و شام کے ساتھ ہے امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل ایک فریق ہیں اور ان کا مخالف فریق مصر و شام یا بالفاظ صحیح ناصر ہے۔

### پُرفریب پروپیگنڈا چاک ہو گیا

دس سال کا یہ پُرفریب پروپیگنڈا کہ ناصر یہودیوں کا ایجنٹ ہے، اور روس اسرائیل کا سرپرست ہے۔ موجودہ سیاسی بحران نے چاک کر کے رکھ دیا ہے اور دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ یہود کے حقیقی سرپرست و معاون امریکہ اور برطانیہ ہیں اور ان کا اصل دشمن مصر و شام اور صدر ناصر ہے۔ روس و چین اس معرکہ میں شام و مصر کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اگر جنگ ہو گئی تو عالمی سیاست ایک نیا رُخ اختیار کرے گی، اور مشرق وسطیٰ و عرب دنیا کی تاریخ تبدیل ہو کر رہے گی۔

یہودیت و عیسائیت کی اس ملی بھگت پر یقیناً شام و مصر اور ناصر غالب آ سکتے ہیں، اگر ملت عرب کے غدار ان کی پشت میں خنجر بھونکنے کا موقعہ نہ پا سکے۔

### تاریخ کی تصدیق اور قرآن کی عظیم صداقت

اس واقعہ کی صورت میں تاریخ نے ایک بار پھر اس حقیقت کی تصدیق کی ہے کہ "یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے ہرگز دوست نہیں بن سکتے"۔

قرآن نے آج سے چودہ سو سال قبل مسلمانوں کو متنبہ فرما دیا تھا کہ:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء (مائدہ)

"اے مسلمانو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ"

اور اسی لئے آخری نبی حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ:۔

اخرجوا الیھود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب

کہ یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دو

# بقیہ — اداریہ

۱۴سو سال تک یہودیت خفیہ و معاندانہ ریشہ دوانیوں سے اسلام اور مسلمانوں کو کمزور بنانے کی کارستانیاں کرتی رہی۔ اور عیسائیت بار بار صلیبی جنگوں کے میدان گرم کر کر کے اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے درپے رہی۔

## یہودیت وعیسائیت کا متحدہ محاذ

اب تاریخ میں پہلی مرتبہ یہودیت و عیسائیت متحد ہو کر اسلام و مسلمانوں کے مقابلہ میں آئی ہیں آج سے دس سال قبل نہر سویز کے معرکہ میں ان کے پہلے مشترکہ حملے کو، صدر ناصر اور مصر کی افواج و عوام نے ناکام بنادیا تھا۔

اب دوسری بار پھر اسرائیل، امریکہ و برطانیہ کی شہ پر سر اٹھا رہا ہے۔

اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ عربوں کے خلاف دین و مذہب کے مدعی امریکہ و برطانیہ تو اسرائیل کی مدد کر رہے ہیں۔ لیکن دین و مذہب کے منکر، اشتراکی روس و چین عربوں کی حمایت کا اعلان کر رہے ہیں۔

دس سال قبل نہر سویز کے معرکہ کے وقت بھی اسرائیل کا ساتھ برطانیہ اور فرانس نے دیا تھا۔ جبکہ روس و چین نے مصر کی مدد کی تھی۔ دراصل قرآن کی بیان کردہ حقیقت کا یہ بھی ایک بڑا ثبوت ہے کہ:۔

"یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے کسی حالت میں دوست بن ہی نہیں سکتے"۔

خواہ ایمان و الحاد کی کشمکش ہو۔ کفر و بے دینی کی جنگ ہو، سیاست و اقتدار کا معرکہ ہو۔

یہود و نصاریٰ ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف رہیں گے۔

## پاکستان کی خارجہ پالیسی

### عجیب و غریب مشورے

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے لئے جو مشورے اس وقت دیئے جا رہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ حیران کن مشورہ یہ ہے کہ:۔

"دنیا کی سب قوموں سے معتدل دوستانہ رابطہ رکھا جائے"۔

اس مشورہ پر عمل کو دور استقلال کے آغاز سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اس طرح کا مشورہ دینے والے حضرات یا تو سیاسی نشیب و فراز سے آگاہ نہیں ہیں یا پھر جان بوجھ کر وہ ایسی بات کہہ رہے ہیں، جس کا عمل کی دنیا میں کوئی وزن و معنی نہیں۔

ایک قوم کا دنیا کی دوسری قوموں سے تعلقات قائم کرنا محض رسمی سلام و پیام تک ہی محدود نہیں ہوا کرتا ہے بلکہ ان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تعلقات کی نوعیت کاروباری بھی ہوتی ہے۔ باہمی تعاون کی بھی ہوتی ہے، نظریاتی یک جہتی کی بھی ہوتی ہے، کسی قوم کے ساتھ جغرافیائی قرب کی ہوتی ہے، کسی کے ساتھ سیاسی ہم آہنگی کی ہوتی ہے کسی کے ساتھ اقتصادی روابط کی ہوتی ہے اور کچھ قومیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو تاریخی اسباب کی بنا پر مستقل دشمن کا درجہ رکھتی ہیں، اور کچھ دوست و معاون کا مقام، اور بعض قومیں ایسی ہوتی ہیں، جو کسی آڑے وقت پر ہمدرد و معاون ثابت ہو چکی ہوتی ہیں۔

یہ فرق و امتیاز کئے بغیر کیا سب قوموں کے ساتھ یکساں معتدل دوستانہ روابط رکھنا صحیح ہو سکتا ہے؟

اس سے زیادہ کوتاہ نظری اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک قوم اپنے مفادات وضروریات کے تقاضوں کو پس پشت ڈال دے اور بغیر اس لحاظ کے کہ کونسی قوم اس کے ساتھ ضرورت کے وقت معاونت کر رہی ہے، کس کے ساتھ اس کے قریبی مفادات وابستہ ہیں اور کون قوم اس کی تاریخی مخالف ہے، سب کے ساتھ معتدل دوستانہ روابط کی پالیسی اختیار کرلے۔

کیا ایسی قوم سیاست کی دنیا میں کبھی کامیاب ہو سکتی ہے؟

اور یہ مشورہ تو بڑا ہی لاجواب ہے کہ اپنی فوجی و صنعتی ترقیوں اور تیاریوں کے لئے بجائے اس کے کہ قانوناً فاضل سرمایہ حاصل کر کے فوراً تیاری کی جائے، پہلے ترغیب و ایثار کی تلقین ایک مدت تک کی جاتی رہے۔

دشمن سر پر کھڑا ہے، غیر ملکی فوجی امداد ختم ہو چکی ہے۔ ہر طرح کے ساز و سامان کی شدید ضرورت ہے، ایسے موقعہ پر ایک طویل عرصہ روح ایثار پیدا کرنے میں صرف کیا جائے۔ تو کیا دشمن اس بات کا انتظار کرے گا کہ پہلے یہ قوم ایثار کر کے اپنی تیاریاں مکمل کرلے، اس کے بعد ہم اس پر جارحانہ حملہ کرینگے

اس موقع پر تو ضرورت اس امر کی ہے کہ قانوناً ملک کے سارے وسائل فراہم کر کے ان تیاریوں میں لگا دیئے جائیں، تاکہ دشمن کو ہماری کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کا ہرگز موقعہ نہ مل سکے۔

دور استقلال کا آغاز اگر ہو سکتا ہے تو صرف اسی صورت میں۔

## شیعہ مطالبات

۲۲ رمئی کے مشرق میں مندرجہ ذیل اطلاع شائع ہوئی ہے:۔

"لاہور۔ ۲۱ رمئی۔ سربراہ شیعان پاکستان سید محمد دہلوی نے آج صبح گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ سے ملاقات کی اور ان سے شیعہ مطالبات کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔ گورنر نے سید محمد دہلوی کو یقین دلایا کہ وہ شیعہ مطالبات کو پورا کرنے کے سلسلے میں ہر ممکن سعی کریں گے۔ گورنر نے کہا کہ اگر شیعہ رہنماؤں کا کوئی وفد صدر ایوب سے ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کرے گا تو وہ اس کے لئے ضروری سہولتیں فراہم کریں گے مولانا سید محمد دہلوی نے شیعہ مطالبات کے سلسلے میں آخری فیصلہ کے لئے ۳ اور ۴ رجون کو لاہور میں آل پاکستان شیعہ مطالبات کونسل کا اجلاس طلب کر لیا ہے"۔

بڑی حیرانی ہے کہ ہمارے شیعہ بھائی کیوں ایسی صورت پیدا کرنے کے درپے ہیں۔ جس سے ان کے اور سنیوں کے درمیان بعد و دوری کی خلیج پیدا ہو جائے۔

آخر وہ کیا جداگانہ مطالبات ہیں جنہیں پورا کرانے پر وہ مصر ہیں۔ کیا انہیں ملک میں سنی اکثریت سے بھی زیادہ ہر طرح کے مواقع حاصل نہیں ہیں۔ ملازمتوں میں، تجارت میں، صنعت و حرفت میں، اقتصادیات میں، حصول مناصب میں، مذہبی تقریبات کی ادائیگی میں، تعلیمی سہولتوں سے استفادہ کرنے میں آخر کونسا ایسا شعبہ زندگی ہے جس میں انہیں ہر طرح کے فائدے اٹھانے کا موقعہ حاصل نہیں اور سنی اکثریت نے کوئی امتیاز پیدا کر رکھا ہے۔

ملک و ملت کو جس داخلی اتحاد کی ضرورت ہے اس طرح کے فرقہ وارانہ و جداگانہ مطالبات اسے کمزور کرنے کے مترادف ہیں۔

اس کا مطلب تو یہ ہے کہ جب اس قدر سہولتوں اور مواقع کے حصول کے باوجود اگر ہمارے شیعہ بھائی اپنا نصاب تعلیم، اپنا اوقاف اور اسی طرح کی دوسری چیزیں سنیوں سے علیحدہ کرانا چاہتے ہیں تو پھر سنیوں کو بھی اس پر غور کرنا چاہیئے کہ ان کے تناسب آبادی کے مطابق انہیں بھی ہر میدان میں جداگانہ حقوق ملنا چاہیئے۔

اگر ایک شیعہ سربراہ اس مقصد کے لئے گورنر صاحب سے ملتا ہے، صدر محترم سے اس کی ملاقات کے انتظام کی راہ نکالی جاتی ہے اور اس کے پیش کردہ مطالبات کو پورا کرنے کی ہر ممکن سعی کا وعدہ کیا جاتا ہے، تو پھر اہلسنت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کو بھی یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ بھی اپنے جداگانہ حقوق و مطالبات کا سوال لے کر گورنر صاحب سے ملیں۔ صدر صاحب سے ملنے کی کوشش کریں۔

## اسمبلیوں کے اجلاس

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے بجٹ اجلاس جاری ہیں اور متعدد امور بحث و نظر کے لئے پیش ہیں۔

# اسلام باقی نہ رہا تو پاکستان بھی قائم نہیں رہ سکتا

## کراچی میں دیئے گئے ایک استقبالیہ میں قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب اور ناظم عمومی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا خطاب

کراچی ۱۶ر مئی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی اور قومی اسمبلی کے سابق رکن مولانا مفتی محمود نے آج یہاں مقامی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ہوٹل جیس میں دیئے گئے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر خدانخواستہ پاکستان میں اسلام باقی نہ رہا تو یہ ملک بھی باقی نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں ایک ماڈرن اسلام پیش کرنے کی تجدد پسند طبقہ برابر جدوجہد کر رہا ہے۔ جس کا علمائے اسلام ڈٹ کر مقابلہ کرینگے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اسلام خدا کا آخری دین ہے۔ یہ دنیا میں مٹنے کے لئے نہیں بلکہ مٹانے کے لئے آیا ہے۔ اسلام حق ہے اور حق کبھی مغلوب نہیں ہوا کرتا۔

انہوں نے کہا کہ علمائے اسلام نے کبھی اسلام کو سیاسی مقاصد کے لئے [illegible]ل نہیں کیا۔ البتہ سیاست دان اور ارباب اقتدار نے ہمیشہ اسلام کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا اور بنو امیہ کے زمانہ سے آج تک کی تاریخ اس کی گواہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجدد پسند طبقہ اسلام میں کتر بیونت کر کے علماء سے مفاہمت کرنا چاہتا ہے۔ ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ علمائے امت اسلام سے کم کسی چیز پر مفاہمت نہیں کرینگے۔ انہوں نے کہا کہ اس برصغیر میں اکبر کو بھی ابوالفضل اور فیضی جیسے سرکاری مولوی مل گئے تھے اور انہوں نے مقدور بھر اسلام میں تحریف کی کوششیں بھی کیں لیکن الحمدللہ اسلام کا وہ کچھ نہ بگاڑ سکے، کیونکہ اسلام اور اس کے احکام سے ٹکر لینے والے خود فنا ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے کی جدوجہد کرتی رہے گی اور ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے۔

**مولانا مفتی محمود**

مولانا مفتی محمود نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اس لئے قائم ہوا ہے کہ یہاں اسلامی نظام رائج کیا جائے۔ رہنمایان پاکستان نے قیام پاکستان کی جدوجہد میں برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں سے وعدہ کیا تھا کہ پاکستان میں اسلامی راج ہوگا اسلامی قانون نافذ ہوں گے لیکن قیام پاکستان کے بیس سال بعد بھی حالت یہ ہے کہ یہاں کے قوانین سراسر غیر اسلامی ہیں۔ پاکستان میں اسلامی نظام کے لئے ہی بھارت میں رہ جانے والے کروڑوں مسلمانوں نے پاکستان کی حمایت کی تھی۔ آج پاکستانی عوام اپنی اس ذمہ داری سے کیسے پہلوتہی کر سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کوشش کر رہی ہے کہ ملک کا رُخ اسلام کی طرف موڑا جائے۔ انہوں نے تجدد پسند طبقہ پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ تحقیق کے نام پر اسلامی احکام میں کھلی تحریف کی جا رہی ہے۔ تحریف کے یہ فتنے ناقابل برداشت ہیں

استقبالیہ میں مولانا حافظ محمد اسمٰعیل نے سپاسنامہ پیش کیا اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ علماء پر یہ الزام غلط ہے کہ انہوں نے اسلام کو مسجد کی چار دیواری میں بند کیا۔ (جنگ ۱۸ر مئی ۱۹۶۷ء)

### "ملا" کا جواب "کرنٹا"

کراچی ۱۶ر مئی۔ آج یہاں ایک استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا کہ جو مسٹر حضرات از راہ اہانت علمائے اسلام کو "ملا" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ہم انہیں اس کے جواب میں مسٹر "کرنٹا" کہا کریں گے انہوں نے کہا کہ علمائے امت کی اہانت نہائت قابل شرم ہے لیکن اب مجبوراً ہمیں بھی اس کا جواب دینا ہوگا۔ ہم خاموش نہیں رہ سکتے۔ بعد میں جب نمائندہ جنگ نے ان سے دریافت کیا کہ "کرنٹا" سے ان کی کیا مراد ہے تو انہوں نے ہنستے ہوئے کہا کہ علماء کو ملا کہنے والے اس کے معنی خوب جانتے ہیں۔ آپ معنی پوچھنے پر اصرار نہ کریں

(منقول از جنگ کراچی ۱۸ر مئی ۱۹۶۷ء)

### بقیہ صدہم — شذرات

ہمارے یہاں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کو جو اختیارات دیئے گئے ہیں وہ ایسے فیصلہ کن نہیں ہیں جن سے ملک کے خاص حالات میں کسی طرح کی تبدیلی کی توقع کی جا سکے تاہم یہ ضرور امید کی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی مسئلہ یہاں زیر بحث آ جائے تو اس مسئلہ سے متعلق خرابیوں کا کسی قدر سدباب ہو سکے

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کا یہ فرض ہے کہ آج ملک کے عوام جن اقتصادی، معاشی معاشرتی، اخلاقی اور انتظامی خرابیوں سے دوچار ہیں۔ انہیں عوامی سطح پر زیر بحث لائیں۔

مثلاً۔ غلہ کی گرانی و کم یابی کا مسئلہ ہے کہ گندم کی فصل کٹ چکنے کے بعد بھی صورت حال تسلی بخش نہیں ہوئی۔ قیمتیں بدستور ۱۸ اور ۲۰ روپے من ہیں اور عام طور پر آسانی کے ساتھ گندم اب بھی دستیاب نہیں ہو رہی۔

جس ملک کے عوام کی اوسط آمدنی سا ٹھ روپیہ ماہانہ سے تجاوز نہ کرتی ہو۔ وہاں کے عوام ۲۰/ روپے من گندم کس طرح خرید کر گذارہ کر سکتے ہیں۔

غلہ کے علاوہ دیگر اشیاء ضروری بھی گراں تر ہیں اور عام انسان کے لئے اپنی کم سے کم ضروریات کا پورا کرنا بھی مشکل تر ہوتا جا رہا ہے

تعلیم کی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے۔ لیکن تعلیم کا انتظام ضرورت سے بہت ہی کم ہے اور وہ بھی اکثر حالات میں ناقص ہے۔

رشوت کی گرم بازاری روزافزوں ہے اور لوگوں کے لئے اپنے جائز حقوق کا حصول بھی رشوت دہی پر موقوف ہو گیا ہے۔

حفظ جان و مال کا یہ عالم ہے کہ عموماً دن دہاڑے اور سر بازار قتل کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں ریل گاڑیاں کھڑی کر کے اپنے مخالف افراد کو قتل کر دیا جاتا ہے اور اس نوعیت کے کتنے ہی دہشت ناک واقعات رونما ہو چکے ہیں۔

حال ہی میں بیگار کیمپوں کا جو سراغ لگا ہے اور انسانیت سوز مظالم و جبر و تشدد حبس و قید اور چھوٹے بچوں سے جبری کام کرانے کے جو المناک حالات منکشف ہوئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کتنے بڑے پیمانے پر ملک میں لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔

دوسری اخلاقی و دینی خرابیوں کا تو شمار ہی نہیں۔ اسمبلیوں کے معزز ممبران اگر ان امور کی طرف ہی بھرپور توجہ فرمائیں تو اپنے فرائض کا ایک اہم حصہ ادا کر سکتے ہیں۔ (ک)

### ایک غلطی کی تصحیح کر لیجئے

مجلس شوریٰ لاہور ڈویژن کے ارکان میں مولانا محمد عارف صاحب ایم، اے جامع مسجد میڈیکل ہوسٹل لاہور کا نام غلطی سے درج ہو گیا ہے۔ ناظرین تصحیح فرمالیں (ادارہ)

## امیر جمعیۃ علماء اسلام کا دورۂ پنجاب و کشمیر

۲۱ محرم الحرام سنہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۲ مئی سنہ ۱۹۶۷ء بروز منگل حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مع مولانا حافظ محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد پٹولیاں لاہور و ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن مولانا عبدالقیوم صاحب جہلم تشریف لائے۔ جامع مسجد گنبد والی میں شانِ صحابہ علیہم الرضوان کے موضوع پر ایک بصیرت افروز اور روح پرور بیان فرمایا۔

۲۲ محرم علی الصبح بذریعہ کار حضرت دینہ جامع مسجد مہاجرین مدرسہ اشرف العلوم پہنچے۔ وہاں درس دیا اور توحید و رسالت و مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک مؤثر اور مدلل بیان فرمایا۔

۲۳ محرم بروز جمعرات حضرت نے تعلیم القرآن بلندری کے اجلاس میں خطاب فرمایا۔ حضرت مدظلہٗ کی زیارت اور تقریر سے لوگ بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ حضرت نے اس تاریخی اجتماع اور وہاں کے لوگوں کے دینی اشتیاق پر مسرت کا اظہار فرمایا۔ اسی دن آپ کی واپسی کہوٹہ ہوئی۔ جہاں صوفی عبدالحکیم صاحب کی دعوت پر آپ نے شب کو تقریر فرمائی۔ اس جلسہ میں راولپنڈی شہر اور حضرو، کیمبل پور سے حضرات علماء کرام اور دیگر عقیدت مند حضرات اور علاقہ کے لوگوں کا ایک کثیر اجتماع حضرت کے بیان اور زیارت سے مشرف ہوا۔

۲۴ محرم بروز جمعہ حضرت مدظلہٗ نے پھر جہلم والوں کو نوازا۔ جمعہ جامع مسجد گنبد والی جہلم میں پڑھایا جہاں جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین اور عقیدت مندوں کے ایک کثیر اجتماع نے آپ کے ارشادات اور قال اللہ و قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈوبے ہوئے وعظ سے اپنے قلوب کو منور و محظوظ کیا۔

جمعہ کے دن بعد از نماز عصر گجرات روانہ ہوگئے اور وہاں جامع مسجد حیات النبیؐ میں بعد از نماز مغرب درس دیا۔

گجرات سے فارغ ہو کر شب کو ہی حضرت گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب کی مسجد میں ۲۵ محرم فجر کو درس قرآن مجید دیا۔ حاضرین کا اجتماع کثیر تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ اور دیگر علماء حضرات بھی موجود تھے۔ حاضرین نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر جمعیۃ سے تعاون کا وعدہ کیا اور اسی روز حضرت خانپور کے لئے روانہ ہوگئے۔

(محمد اسحاق قریشی ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم)

## مرکزی قائدین کندہ کوٹ میں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مقررہ پروگرام کے مطابق کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد تشریف لائے۔ بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ و حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ نے پرجوش اور مفصل و مدلل تقریریں فرمائیں۔ فرمایا کہ پاکستان کا استحکام و بقا اسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ لیکن غیر شرعی قانون نافذ کر کے پاکستان کی حیثیت کو کمزور کر دیا گیا ہے جس اسلام کے نام پر پاکستان بنا۔ بیس سال گذرنے کے باوجود بھی اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ آخر میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر بیان فرما کر عوام سے ہاتھ اٹھا کر وعدہ لیا گیا کہ آپ جمعیۃ علماء اسلام سے مل کر ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے پورے جوش و خروش سے کام کریں۔ مندرجہ ذیل قراردادیں بھی پاس کی گئیں

### عدن کے حالات پر اظہار تشویش

جمعیۃ علماء اسلام کندہ کوٹ کا یہ جلسہ عام عدن اور جنوبی عرب کی جنگ آزادی کی پوری حمایت اور عربوں کو اپنی مکمل ہمدردی کا یقین دلاتا ہے۔ یہ اجلاس عدن میں حریت پسند عربوں پر انگریز کے وحشیانہ مظالم اور مساجد اور قرآن پاک کی توہین پر اظہار غم و غصہ کرتا اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عدن کی "تحریک" کی حمایت کا اعلان اور قرآن پاک کی توہین کے خلاف شدید احتجاج کرے۔

### قادیانیوں کے داخلہ حرمین پر احتجاج

یہ اجلاس اس سال قادیانیوں کے داخلہ حرمین شریفین پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور سعودی گورنمنٹ کی اس کفر نوازانہ پالیسی پر شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ امیر فیصل اس سلسلہ میں ضروری اعلان کر کے عامۃ المسلمین کو مطمئن کرے۔

### غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ

یہ اجلاس حکومت کی غیر اسلامی پالیسی غیر اسلامی قوانین کی تنقید اور علماء حق کی مسلسل مخالفت پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور اس کو ملک و ملت اور استحکام پاکستان کے خلاف تصور کرتا ہے۔

یہ اجلاس حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ مداخلت فی الدین اور علماء حق کی توہین کی خطرناک پالیسی سے باز آ کر ملک پر رحم کرے۔ ورنہ تمام ملکی اضطراب اور انتشار کی ساری ذمہ داری اس پر ہوگی۔

### جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ

جلسہ مورخہ ۱۲/۵/۶۷ کو جمعیۃ علماء اسلام ... [illegible]

# مسائل حاضرہ اور ملت مسلمہ ...

## دورے، جلسے، قراردادیں، تشکیل ...

کے اجلاس میں حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ زرعی پیداوار بڑھائے۔ جدید آلات کشاورزی کھاد اور اچھے بیج کا رواج صرف اسی صورت میں ممکن ہے۔ جب گذارہ یونٹ ساڑھے بارہ ایکڑ رقبہ تک کے مالکان اراضی کا مالیہ معاف کیا جائے اور غریب کسانوں کی قوت خرید میں اضافہ کیا جائے۔

### بیگار کیمپوں کی لعنت ختم کی جائے

نیز حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ ملک کے کونے کونے میں بیگار کیمپوں کو تلاش کر کے ختم کیا جائے اور ایسی ظالمانہ حرکات کے ذمہ دار افراد کو عبرتناک سزائیں دینے کے لئے فوری آرڈیننس کا نفاذ کیا جائے۔

### اظہار افسوس

اجلاس مذکورہ میں صدر مملکت کے شائع شدہ بیان اخبارات یکم اپریل سنہ ۶۷ء پر اظہار افسوس کیا گیا۔ صدر کا یہ بیان شرعاً غلط ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں ہر غلطی سے محفوظ ہیں۔

(جمیل احمد رانا ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ (میانوالی))

### جمعیۃ علماء اسلام ڈھاکہ (مشرقی پاکستان)

نیا بازار ڈھاکہ ۱۲ مئی۔ ڈھاکہ شہر جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت جناب مولانا اظہر الحق صاحب فرید پور جمعیۃ کے نیا بازار دفتر میں صبح آٹھ بجے منعقد ہوا

اس اجلاس میں جمعیۃ کا بجٹ پیش کیا گیا اور مختلف حلقوں میں جمعیۃ کے پروگرام کی تعمیل خصوصاً تعلیمی مکتب، درس قرآن مدرسۃ اللیل وغیرہ کھولنے کی تجاویز پاس کی گئیں

### دوسرے دارالحکومت کا نام احمد شہیدؒ کے نام پر احمد آباد رکھا جائے

ایک قرارداد میں پاکستان کے دوسرے دارالحکومت کا نام تحریک حریت کے بانی اور قبائلی علاقہ میں آزاد اسلامی حکومت کے قائم کنندہ مجاہد اعظم حضرت سید احمد بریلوی کے نام پر احمد آباد رکھنے کی تجویز پیش کی گئی۔

دوسری قرارداد میں مکئی کے بدلہ گیہوں دینے کا

# مہ کی نمائندہ آواز

## یل اور انتخابات

اور خلاف اسلام سرگرمیوں کو سرکاری حمایت واعانت اور مسلمانوں کو اسلام سے دور ہٹانے اور اہل علم کو دبانے کے خفیہ منصوبہ پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا

(عبد الجبار)

## جمعیۃ علماء سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۶۷ء جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مولانا صالح محمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں عدن میں انگریزوں کے ظلم و تشدد کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ اور امسال ظفر اللہ اور دوسرے قادیانیوں کے داخلہ حرمین شریفین کی شدید مذمت کی اور حکومت سعودی عرب سے مطالبہ کیا کہ آئندہ قادیانیوں کے داخلہ پر پابندی عائد کر کے مسلمانان عالم کے اضطراب کو دور کیا جائے۔

سیرت کانفرنس جو کہ یکم، ۲، ۳ ستمبر ۶۷ء کو منعقد ہو رہی ہے کے لئے مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ایک انتظامیہ کمیٹی قائم کی گئی۔

حکیم شریف الدین صاحب۔ قاری عبد السمیع صاحب۔ حاجی عبد الرشید صاحب۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب۔ حاجی محمد شریف صاحب۔ شیخ محمد رفیق صاحب حکیم واحد بخش صاحب۔ محمد عارف صاحب۔

شیخ اللہ دتہ صاحب ناظم جمعیۃ جو کہ مستقل طور لائلپور تشریف لے گئے ہیں کی جگہ چودھری محمد صدیق صاحب کو ناظم منتخب کیا گیا۔

۱۶ جون ۶۷ء بروز جمعہ سرگودھا کی جمعیۃ کے ممبران اور معاونین و ہمدردوں کا اجتماع ہو گا۔

(محمد صادق)

## جمعیۃ علماء اسلام ملتان کی منظور کردہ قراردادیں

افسوسناک حادثہ۔ جمعیۃ علماء اسلام ملتان کی ضلعی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس امسال چوہدری ظفر اللہ قادیانی کے داخلۂ حرمین شریفین کو نہایت افسوسناک حادثہ قرار دیتا ہے۔ اس سلسلے میں جہاں حکومت پاکستان کے تغافل کی مذمت کرتا ہے۔ وہاں حکومت سعودی عرب کے اس خلاف معمول و خلاف توقع رویہ کو حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اپنی گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔

> **تصحیح** لاہور ڈویژن کے اجلاس کی جو کارروائی ۱۹ مئی کے ترجمان میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں حضرت مولانا منظور الحق صاحب سعدی پارک لاہور کا نام غلطی سے منظور الحسن شائع ہو گیا ہے۔ ناظرین تصحیح فرما لیں
>
> (ترجمان اسلام لاہور)

## انسانیت سوز مظالم

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کی ضلعی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس عدن کے حریت پسندوں پر برطانوی سامراج کے انسانیت سوز مظالم اور شعائر اللہ کی توہین پر قلق و اضطراب کا اظہار کرتا ہے۔ ان مظلوموں کی حمایت میں ناصر حکومت کے سوا کسی دیگر مسلمان ملک کا صدائے احتجاج بلند نہ کرنا نہایت قابل افسوس رویہ ہے۔ بلکہ ان سنگین حالات میں شاہ فیصل کا دورۂ انگلستان محل حیرت ہے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ عربوں پر ہونے والے ان ہولناک مظالم کو بند کرائے۔

## ہنگامی حالات ختم کئے جائیں

ضلعی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس امریکی امداد کی بندش پر حکومت پاکستان کو پھر توجہ دلاتا ہے کہ وہ آزاد خارجہ پالیسی اختیار کرے۔ اسلحہ ساز فیکٹریاں بنائے۔ ملک کے اندر امریکی فوجی اڈوں کو فوراً ختم کر دے۔ سی آئی اے کی شرارتوں پر کڑی نگرانی رکھے۔ پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے اسلامی جذبات کا احترام کرتے ہوئے ملت پاکستان کو اپنے اعتماد میں لے۔ اسلام کے ساتھ مکمل وابستگی اختیار کر کے مخالف اسلام اقدامات کو منسوخ کر دے۔ ملک سے ہنگامی حالات ختم کر کے آزادی تحریر و تقریر اور بنیادی حقوق کو بحال کرے۔ علماء کرام اور سیاسی نظر بندوں پر سے پابندیاں ختم کرے۔

## بلدیہ ملتان کی ناکارہ کارکردگی

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس بلدیہ ملتان کی طرف سے تہ بازاری فیس میں پچیس فیصدی اضافے کی مذمت کرتا ہے۔ اس لئے کہ تہ بازاری میں اضافہ غریب اور چھوٹے دکانداروں کے لئے مشکلات کا باعث ہو گا بلدیہ کے نظام اور کارکردگی کی حالت یہ ہے کہ بلدیہ کا نظام بد سے بدتر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سڑکوں اور بازاروں کی مرمت وقت پر نہیں کی جاتی۔ نالیوں کی مرمت اور گندے پانی کے نکاس کے لئے کوئی منصوبہ نہیں بنایا گیا۔ بلدیہ کے سکولوں میں بچوں کو بیٹھنے تک کا معقول انتظام نہیں۔ اور سکولوں کی عام حالت بالکل ہی ناگفتہ بہ ہے صحت اور صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بلدیہ کے ٹیکسوں میں اضافہ کرنے کی بجائے بلدیہ کے نظام اور کارکردگی کو بہتر بنایا جائے

## اسلامی ضابطہ حیات نافذ کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر میں اجلاس عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبد القادر صاحب قاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب نے کہا کہ ہمارے مسائل کا واحد حل یہ ہے کہ ملک میں اسلامی ضابطہ حیات نافذ کیا جائے۔

بیگار کیمپوں کے ذمہ دار بڑے بڑے سرمایہ دار ٹھیکیداروں اور سمگلروں اور سود خوروں کو سخت سزائیں دی جائیں۔ گندم کو باہر لے جانے پر پابندی عائد کی جائے اور علاقائی ضروریات کا خیال رکھا جائے بیگار کیمپوں کے مالکوں کو بڑی رقوم کے ٹھیکے نہیں دینے چاہئیں تاکہ آئندہ ایسی نوبت نہ پہنچے۔

## پروگرام

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس شیخ محمد شریف صاحب نائب امیر ضلعی جماعت کی زیر صدارت دفتر لوہاری گیٹ میں منعقد ہوا تھا۔ جماعتی تنظیم اور اشاعت و تبلیغ دین کے لئے ضلع بھر میں علاقائی خصوصی اجتماعات منعقد کرانے کا فیصلہ ہوا اس سلسلہ میں پہلا اجتماع ۷ جون ۶۷ء کو کبیر والا میں منعقد ہو گا جس میں مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ شرکت فرمائیں گے۔

مولانا عبد القادر صاحب قاسمی صوبائی جمعیۃ کے ناظم اعلیٰ مقرر ہو گئے ہیں۔ اس لئے مجلس شوریٰ نے ناظم اعلیٰ ضلع کے انتخابات تک شیخ محمد یعقوب صاحب کو ضلع ملتان کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا ہے

(سعید احمد ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

## جمعیۃ علماء اسلام حضرو کی قراردادیں

۱۲ مئی جامع مسجد حضرو کیمل پور میں ناظم عمومی جمعیۃ علماء پاکستان کے حکم کے پیش نظر برطانوی سامراج کی طرف سے مسلمانان عدن پر ڈھائے جانے والے مظالم کی پر زور مذمت کی گئی۔ حریت پسند مسلمانان عدن کو ان کی جدوجہد پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ حکومت پاکستان سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ سرکاری سطح پر مسلمانان عدن کی امداد کا اعلان کرے۔

ایک دوسری قرارداد میں سعودی عرب میں مرزائیوں کے داخلہ پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور شاہ فیصل کی اس کمزوری کی مذمت کی گئی۔ نیز حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سفارتی سطح پر حکومت سعودیہ کو مسلمانان پاکستان کے جذبات سے آگاہ کر دے تاکہ آئندہ ایسے معاملات کا مکمل انسداد ہو سکے۔

(عبد القیوم شلوی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حضرو)

## جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

## مرزائیوں کے داخلۂ حرمین پر احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا اجلاس ۱۴ مئی کو عصر کی نماز کے بعد مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں زیر صدارت حضرت مولانا مفتی جمال احمد صاحب مدظلہ منعقد ہوا۔ جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبد القیوم صاحب نے جمعیۃ کی

(ورق الٹیے)

تنظیم نو کی ضرورت اور اہمیت واضح کی۔ آپ نے ظفراللہ قادیانی کے حرم پاک میں داخلہ، ملک کی کلیدی اسامیوں پر قادیانیوں کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ اور ملک کے اندرونی امریکی ریشہ دوانیوں کی مذمت کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس نازک دور میں فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے علماء حق کی معتمد قیادت کے تحت منظم ہو جائیں۔ (زاہد گکھڑوی)

## صادق آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

۳۰ محرم ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۱ مئی ۱۹۶۷ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب عیدگاہ صادق آباد میں معززین شہر کا اجتماع ہوا جس میں تقریباً تیس افراد نے شرکت کی۔ بعد ممبر سازی جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل عمل میں لائی گئی جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داران باتفاق رائے منتخب ہوئے۔ اجلاس کی صدارت مولانا عبدالکریم صاحب مہتمم دارالعلوم مدنیہ عیدگاہ صادق آباد نے کی۔ یہ بھی طے پایا کہ ہفتہ وار اجلاس مدنیہ مسجد ریلوے اسٹیشن صادق آباد میں بروز جمعہ بعد نماز جمعہ ہوا کریگا

### اسماء گرامی عہدہ داران

امیر: حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مہتمم دارالعلوم مدنیہ عیدگاہ صادق آباد۔ خطیب مدنیہ مسجد ریلوے اسٹیشن صادق آباد۔

نائب امیر۔ حاجی تاج الدین صاحب ککڑی منڈی صادق آباد

نائب (امیر دوم) جناب ممتاز احمد صاحب مسلم آٹو سٹور پٹرول پمپ صادق آباد

ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا شبیر علی صاحب کلاتھ مرچنٹ نیو مارکیٹ صادق آباد

نائب ناظم۔ محمد قاسم مدرس دارالعلوم مدنیہ عیدگاہ صادق آباد

سالار۔ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ احسن العلوم محلہ غفور آباد صادق آباد

خازن۔ چوہدری شاہ محمد صاحب غلہ منڈی صادق آباد

## مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کا اجلاس

مورخہ ۵ صفر المظفر بروز منگل مطابق ۱۶ مئی زیر صدارت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم اعلیٰ صوبائی جمعیۃ اجلاس منعقد ہوا۔ مولوی عبدالشکور صاحب نے ابتدائی تقریر کی۔ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم اعلیٰ صوبائی جمعیۃ نے ملکی حالات پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔

آپ نے کہا کہ ملک کی بقاء صرف کتاب و سنت کے نظام پر مبنی ہے جو جمعیۃ علماء اسلام چاہتی ہے۔

پھر مولانا غلام حیدر صاحب نے چند قرار دادیں پاس کرائیں۔ اس کے بعد حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی ناظم اعلیٰ ضلعی نے گذشتہ کارگذاری کی رپورٹ پیش کی قرار دادیں درج ذیل ہیں۔

(۱) رابطہ کمیٹی کا قیام۔ جو ہر تحصیل میں عوام کی جائز شکایات سن کر ان کی امداد کیا کرے گی۔ مندرجہ ذیل حضرات کمیٹی کے رکن منتخب ہوئے۔

تحصیل خانپور سے مولوی عبدالمنان صاحب (۲) غلام نبی صاحب۔ مولانا محمد قاسم صاحب۔

تحصیل رحیم یار خاں سے مولانا قمر الدین صاحب۔ حاجی منظور احمد صاحب، میاں اللہ ڈیوایا صاحب۔ سردار غلام قادر خاں صاحب۔

تحصیل صادق آباد سے میاں محمد ممتاز صاحب، مولوی علی شیر صاحب۔ حاجی تاج الدین صاحب۔ چوہدری شاہ محمد صاحب

### (۲) تحصیل وار تنظیمی کمیٹیوں کا قیام۔

جو دورہ کر کے جمعیۃ کا پرچار کریں گی۔ چنانچہ تحصیل خانپور سے مولوی عبدالمنان صاحب۔ مولوی عبدالرحیم صاحب۔ مولوی محمد قاسم صاحب۔ مولوی منظور احمد صاحب۔ سید حامد علی شاہ صاحب۔ میاں اللہ ڈیوایا صاحب۔

تحصیل رحیم یار خاں۔ میاں اللہ ڈیوایا صاحب۔ سردار غلام قادر خاں صاحب۔ مولوی عبداللہ صاحب۔ حاجی منظور احمد صاحب۔

تحصیل صادق آباد سے۔ مولانا عبدالکریم صاحب۔ مولوی برکت اللہ صاحب۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی مشتاق احمد صاحب۔ حاجی تاج الدین صاحب

تحصیل لیاقت پور سے مولانا بشیر احمد صاحب، مولوی عاشق رسول صاحب۔ حافظ حضور بخش صاحب مولوی عبدالحمید صاحب۔ میاں خورشید احمد صاحب محمد یوسف صاحب۔ محمد یکی صاحب۔ یہ حضرات ۱۳ صفر کو تنظیمی دورہ شروع کر کے دفتر ضلعی کو مطلع کریں گے۔

مولوی عبدالشکور صاحب نے انسداد شیعیت و تردید فرق باطلہ کے لئے ہر ماہ میں تین ایام جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے لئے عنایت فرمائے۔

شعبہ نشر و اشاعت کے لئے ماہنامہ مخزن العلوم کے اجرا کی کوشش کی جائے تاکہ جمعیۃ کا پروگرام عوام الناس پر واضح ہو۔ (عبدالصبور)

## تشکیل جمعیۃ کوٹ پٹھان تحصیل صادق آباد

| | |
|---|---|
| امیر | مولوی احمد دین صاحب |
| نائب امیر | مولوی محمد یوسف صاحب |
| ناظم اعلیٰ | مولوی غلام مصطفےٰ صاحب |
| خزانچی | حافظ عبدالواحد صاحب |

### تجاویز

ضلعی دفتر سے رابطہ قائم کیا جائے۔ اور اصلاح معاشرہ اور لوگوں میں دین کی واقفیت کے لئے تبلیغی دورے کئے جائیں۔

## تشکیل جمعیۃ بستی ابڑا تحصیل صادق آباد

| | |
|---|---|
| امیر | مولوی عبدالواحد صاحب |

ناظم اعلیٰ مولوی امام دین صاحب۔ خازن خدا داد خاں

## تشکیل بستی دھنی بخش صاحب تحصیل صادق آباد

| | |
|---|---|
| امیر | مولوی جان محمد صاحب |
| ناظم | مولوی حبیب اللہ صاحب |
| خازن | امیر دین عرف پلو |
| پروپیگنڈہ سیکرٹری | حافظ رہبر احمد صاحب |

بستی ابڑا اور بستی دھنی بخش میں ترجمان منگوانے باقاعدہ ہفتہ وار اجتماع کرنے۔ لوگوں کو دین کی ترغیب دینے کے لئے جماعت نے عہد کیا۔

## تشکیل جمعیۃ ماچھی گوٹھ

| | |
|---|---|
| امیر | ملک حاجی سلطان احمد صاحب |
| ناظم اعلیٰ | مولوی منظور احمد صاحب |
| خزانچی | مولوی عزیز اللہ صاحب |

### تجاویز

ضلعی دفتر کے ساتھ رابطہ قائم کیا جائے اور جمعیۃ علماء اسلام کا زیادہ پرچار کیا جائے۔

## تشکیل جمعیۃ داعوالہ تحصیل صادق آباد

| | |
|---|---|
| امیر | مولوی گل محمد صاحب |
| ناظم | حاجی خیر محمد صاحب |
| خزانچی | میاں عبداللہ صاحب |
| پروپیگنڈا سیکرٹری | محمد سلیمان صاحب |

### تجاویز

ہفتہ وار ترجمان اسلام اور باقاعدہ ہفتہ وار اجتماع مقرر کیا جائے۔ نیز دفتر ضلعی سے رابطہ قائم کیا جائے۔

(عبدالصبور)

## جمعیۃ علماء اسلام علاقہ کونش ٹبل ہزارہ

مورخہ ۵ مئی کو جامع مسجد ٹبل میں زیر صدارت مولانا حفیظ الرحمان علمائے کرام کی ایک خصوصی میٹنگ ہوئی۔ مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب |
| نائب امیر | مولانا قاضی عبدالرحمٰن صاحب |
| ناظم | مولانا قاری عمر خطاب صاحب |
| سالار | مولانا عبدالحی |
| امین | مولانا پیر سید صاحب۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب |

پروگرام یہ طے ہوا کہ خطیب صاحب جامع مسجد ہلکوٹ علاقہ کا دورہ کریں گے اور علماء کرام اور عوام سے ملاقاتیں کرینگے۔ میٹنگ میں علماء کرام کی بے جا پابندیوں کے بارے میں بھی غور کیا گیا

(عمر خطاب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کونش ٹبل ہزارہ تحصیل مانسہرہ)

## حیدرآباد ڈویژن کے نائب امیر کا دورہ

مولانا محمد حسن صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن حیدرآباد۔ دو روزہ دورے پر میرواہ گورچانی

پنہول۔ میر پور خاص پہنچے۔ علماء کرام و معززین شہر کا اجتماع ہوا۔ خصوصی عمومی اجتماعات میں جمعیۃ کے مقاصد بیان فرمائے۔ شہری جمعیۃ کی تشکیل ہوئی۔

## انتخاب میر واہ گورچانی ضلع تھرپارکر

امیر — مولوی عبدالغفور صاحب
نائب امیر — محمد سلیمان صاحب
ناظم اعلیٰ — محمد سلیم صاحب
ناظم — محمد بخش صاحب
خازن — حافظ تاج محمد صاحب

## انتخاب پرہول ضلع سانگھڑ

امیر — مولوی فضل کریم صاحب
نائب امیر — حاجی احمد خاں صاحب
ناظم اعلیٰ — حاجی عبدالکریم صاحب
خازن — حاجی محمد بخش صاحب

(حکیم نواب دین ناظم ڈویژن حیدرآباد)

## روجھان میں یوم عدن

(۱) یوم جمعہ کے عظیم اجتماع میں برطانوی کردار کی سخت مذمت کی گئی جو کہ اس نے عدن میں اختیار کر رکھا ہے۔ اس طرح انگریز تمام ممالک اسلامیہ کی غیرت اسلامی کو چیلنج کر رہا ہے۔

(۲) یہ اجتماع صدر پاکستان اور سعودی عرب کو خصوصاً متوجہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو حرمین شریفین میں داخلہ سے سختی کے ساتھ روک دیا جائے۔ جو لوگ رحمۃ للعالمین کی خاتمیت نبوت کے منکر اور جدید نبوت کے قائل ہیں۔ ان کو داخلہ حرمین کا ہرگز حق نہیں۔

(۳) یہ اجتماع ڈائرکٹر اور انسپکٹر محکمہ تعلیمات لاہور و ملتان کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ ہائی سکول روجھان کے دو ٹیچران جو کہ بھائی بھائی ہیں۔ ان کی بعض حرکات کے خلاف محکمہ تعلیم کو شہری عوام کی منظور کردہ قراردادیں بھیجی جا چکی ہیں۔ اب پھر دوبارہ متوجہ کیا جاتا ہے۔ (ابوالفداء محمد عبدالکریم مہتمم دارالعلوم محمدیہ روجھان تحصیل راجن پور)

## جمعیۃ علماء اسلام شاہ کوٹ

۱۶ مئی کو جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس جامع مسجد مدنی میں مولانا حکیم محمد ابراہیم صاحب کی صدارت میں ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار بالاتفاق منتخب ہوئے۔

امیر — مولانا حکیم محمد ابراہیم صاحب
نائب امیر — مولانا محمد نذیر صاحب
ناظم اعلیٰ — مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد مدنی
نائب ناظم — جناب عبدالحمید صاحب
" " — " محمد اقبال صاحب
خزانچی — شیخ محمد عبداللہ صاحب
سالار — حافظ محمد یعقوب صاحب

ناظم دفتر و نشریات — حافظ محمد یوسف صاحب

اراکین مجلس شوریٰ مندرجہ ذیل منتخب ہوئے
جناب محمد صدیق صاحب نمبردار۔ حاجی خیر دین صاحب محمد شفیع صاحب۔ عبدالعزیز صاحب۔ عبدالرحیم صاحب محمد دین صاحب۔ ماسٹر رحمت علی صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو ملک و ملت کے لئے مضر قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا گیا۔ کہ غیر شرعی قوانین ختم کئے جائیں۔

(۲) ملک بھر کے تمام علماء کرام سے پابندیاں ہٹائی جائیں۔

(۳) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک سے ہنگامی حالات فوراً ختم کئے جائیں۔

(محمد یوسف عبداللہ ناظم دفتر جمعیۃ شاہ کوٹ)

## جمعیۃ علماء اسلام لانڈھی کراچی

۸ ⁵⁄₆₇ کو جامع مسجد معین آباد میں نماز عشاء کے بعد جلسہ ہوا۔ مولانا غلام صمدانی صاحب نے توحید پر اور خاندانی منصوبہ بندی کی تنسیخ پر تقریر کی۔ خلافت راشدہ کی برائی بیان کرنے والوں کی مذمت فرمائی۔

جلسہ میں مولانا بشیر احمد صاحب۔ مولانا فضل رحمٰن صاحب۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب۔ مولانا حمید الرحمٰن صاحب۔ مولانا عبدالخالق صاحب نے شرکت فرمائی۔

اس سے قبل خلد آباد کی جامع مسجد صمدانیہ سے ایک پرویزی کا اخراج کیا گیا۔ جو پانچ سال سے مسجد کی کمیٹی کا صدر بنا چلا آ رہا تھا اور خفیہ تدابیر سے قابو پائے ہوئے تھا۔ مولانا عبدالخالق صاحب نے میٹنگ بلا کر اس پرویزی کو بے دخل کیا۔ اس نے اگرچہ پولیس تک فریاد کی۔ لیکن پولیس نے کوئی مداخلت نہیں کی۔ عوام نے تعاون کیا۔

(غلام صمدانی امیر جمعیۃ علماء اسلام نیو چیسر کالونی لانڈھی، کراچی)

## مولانا عرفان قادری اور مولانا تاج الدین بسمل خیرپور میں

مولانا تاج الدین صاحب بسمل ⁵⁄₆₇ ۲۵ کو خیرپور تشریف لائے اور اراکین جمعیۃ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کے فرض سے آگاہ کیا

⁵⁄₆₇ ۲۶ کو مولانا عرفان قادری صاحب تشریف لائے اور آپ نے جامع مسجد خیرپور میں بعد نماز ظہر، حاضرین کو خطاب فرمایا۔ جس میں جمعیۃ کے مقاصد کا تعارف کراتے ہوئے لوگوں کو جمعیۃ میں شرکت کی دعوت دی اور ملک کے موجودہ بگڑے ہوئے حالات میں جمعیۃ کے ساتھ تعاون کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ کیا۔

**خط و کتابت**
کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں

## جمعیۃ علماء اسلام اور حفاظت اسلام مشرقی پاکستان کا مشترکہ اجلاس

یکم صفر مطابق ۱۲ مئی بروز جمعہ صبح ۶ بجے نبی سٹرک حافظیہ مدرسہ میں بزیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا ریاست علی صاحب رانا چنگی (امیر ضلع جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ) ایک اہم مجلس منعقد ہوئی۔ جمعیۃ علماء اسلام اور حفاظت اسلام کے اکابر حضرات میں سے اکثر اور بیشتر حضرات شریک جلسہ ہوئے۔ باتفاق رائے حسب ذیل قرارداد بصورت اشتہار بنگلہ زبان میں شائع کرنا طے پایا۔

عام مسلم بھائیوں کی خدمت میں عرض

جمعیۃ علماء اسلام اور حفاظت اسلام جماعت دونوں جماعتیں اسلام اور مسلمانان پاکستان کے مفاد کا کام کر رہی ہیں۔ لہٰذا عام مسلمانان کی خدمت میں ہم عرض کر رہے ہیں۔ ہر مسلمان ایک ساتھ دونوں جماعت کا رکن یا کسی ایک جماعت کا رکن بن کر اسلام اور قوم کی خدمت کر سکتا ہے۔

اجلاس میں ۱۴ مقتدر علماء کرام نے شرکت فرمائی
(محمد اشرف علی غفرلہٗ ناظم ضلع جمعیۃ سلہٹ)

## عظیم الشان کانفرنس

۳۰ محرم الحرام ۸۷ھ مطابق ۱۱ مئی ۱۹۶۷ء بروز جمعرات صبح ۱۰ بجے سے شام کو ۵ بجے تک سلہٹ شہر درگاہ شاہ جلالؒ کی مسجد کے سامنے عیدگاہ میدان میں سلہٹ شہر کی امام کمیٹی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ اہل الرائے دیندار طبقہ اور ضلع کے علماء کرام اور عام مسلمانان نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کے امیر حضرت الحاج حافظ مولانا عبدالکریم صاحب (شیخ کوڑیا) نے فرمائی۔ درمیان میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب پھولتلی نے بھی صدارت فرمائی۔ کانفرنس میں شرک، بدعت اور خلاف شرع کاموں کی مذمت کی گئی۔ تین تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔ (محمد اشرف علی مہتمم دارالعلوم مدرسہ بشوناتھ ناظم اعلیٰ سلہٹ ضلع جمعیۃ)

# مضامین و رسائل

## ہماری تعلیم میں اسلام کا حصہ

ہمارے نظام تعلیم کو ہر مکتب فکر نے ہماری قومی زندگی کے منافی اس لئے قرار دیا ہے کہ اس میں ہماری روحانی زندگی کی بیداری بقا اور عروج کے لئے کچھ نہیں روحانیت کا سرچشمہ اسلام ہے۔ اس کے ماخذ قرآن و سنت ہیں۔ معلمین علماء کرام ہیں اور اس کا انتظام ہمارے اسکولوں میں نہ ہونے کے برابر ہے

ممتاز عالم دین اور روحانی راہنما حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ انگریز بے ایمان نے پہلی جماعت سے ایم اے تک کے نصاب میں کلمہ طیبہ تک نہیں آنے دیا

واقعہ یہ ہے کہ اسلام میں کامل ضابطہ حیات موجود ہے۔ اس کو پڑھانے اور اس پر عمل کرانے کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تئیس سال صرف کئے اور صحابہ جیسی مقدس جماعت کامل انسانوں کی بنادی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی ضرورت کے متعلق فرمایا۔ ہر مسلمان مرد و عورت پر علم کا طلب کرنا فرض ہے اور اس کی مدت کی بھی تعین کر دی۔ فرمایا۔ علم مہد سے لحد تک یعنی پنگوڑے سے قبر تک حاصل کیا جاتا رہے گا۔ علم کیا ہے۔ اس کے متعلق بھی فرمایا:۔ قرآن مجید، سنت خیر الانام اور احکام شرعیہ کا نام علم ہے۔

ایک ماہر تعلیم کا قول ہے کہ بہترین سے بہترین نصاب بھی بے کار ہے۔ جب تک اساتذہ مخلص، لائق ہنرمند اور تجربہ کار نہ ہوں۔ اسلامی تعلیم اور کتاب و سنت کی تفہیم کے لئے جس فراست ایمانی اور زہد و اتقاء کی ضرورت ہے۔ وہ گندے معاشرے اور غلط ماحول سے الگ رہنے اور ہمہ تن تحصیل علم میں مشغول رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے لئے قرآن نے الراسخون فی العلم کی قید لگائی ہے مسلمانوں کا وہ طبقہ جس نے اپنی زندگیاں فقط کتاب و سنت کی ترویج کے لئے وقف کر دی ہیں۔ سرمایہ آخرت کے سوا دنیا میں ان کی کوئی غرض و غایت نہیں۔ ایسے علماء کرام ہی دینی تعلیم کے اہل حامل ہوتے ہیں۔ اسلامی تعلیم میں ساتھ ساتھ تربیت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے نماز ادا کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ پھر پڑھ۔ اسی طرح تکرر فرمایا۔ وجہ یہ تھی کہ اس بیچارے نے تعدیل ارکان کی رعایت نہ رکھی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

آسمانی تعلیمات کی خصوصیات میں یہ شامل ہے کہ کتاب کے ساتھ صاحب کتاب بھی ہو بلکہ دور حاضر میں سائنس اور انجینئرنگ کے علوم بغیر استاد اور لیبارٹری کے سمجھے ہی نہیں جا سکتے۔ جب انسانی ڈھانچہ کی تشخیص و تحلیل کے لئے تجربہ گاہیں ضروری ہیں۔ اصل انسان یعنی روح کے لئے کیوں لیبارٹری کی ضرورت نہ ہو یہ مساجد ہیں انسانی روح کی پاکیزگی کے لئے مطہر فضا مہیا کرتی ہیں ملکوتی مرکز ہیں۔ جہاں سے قلوب کو انوار سے مزین کیا جاتا ہے۔ بہر حال اسلامی تعلیم کے لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا انتظام بھی ضروری ہے جو علماء حق کی نگرانی اور صحبت میں ہی ممکن ہو سکتا ہے

بہر حال ہماری عصری تعلیم میں اسلامی نقطہ نظر سے پہلی خامی تو اس کے موسسین کے عزائم اور اس کے نتائج سے ظاہر ہے۔ دوسری خامی یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کامل ضابطہ حیات پر مشتمل ہیں۔ زندگی بھر انسان اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ ذہن و فکر کو جلا دینے قلب و نظر کو منور کرنے اور عمل و کردار کو حسین بنانے کے لئے ہمہ وقت ان علوم کی مسلسل تحصیل کی ضرورت ہے، ایسی تعلیم کو فقط کسی رسالے کے ذریعے چند منٹ پڑھا دینے سے کسی نتیجہ کی امید رکھنا عبث ہے۔

تیسری خامی یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کے لئے اساتذہ کا انتخاب نہایت ضروری تھا۔ حفاظ اور علماء حق اسلامی تعلیمات کے جزو لاینفک ہیں۔ جن کی ضرورت کو اس وقت تک بدقسمتی سے محسوس ہی نہیں کیا گیا ہے ان خامیوں کی موجودگی میں نئی نسل کے لئے اسلامی زندگی کی امید رکھنا اور موجودہ اخلاقی پستی معاشرتی بگاڑ کے اصلاح کی توقع کرنا غلطی ہے۔

(غلام مصطفٰے چک نصیر آباد، براستہ صادق آباد ضلع رحیم یار خاں)

## گدو بیراج کی زمین مستحق لوگوں کو دی جائے

### ایک درخواست

جناب عالی!

ہم سائیلان بصد ادب عرض پرداز ہیں۔

یہ کہ ہم سائیلان قبیلہ بروہی سے متعلق ہیں۔ ہمارا آبائی پیشہ زراعت (کھیتی باڑی) کرنا ہے۔ مختلف زمینداروں کی زمین زیر کاشت کرتے رہے ہیں۔ ہم نے غیر آباد بنجر زمینوں پر دن رات مشقت کرکے قابل کاشت بنایا۔ لیکن سوئے قسمت جونہی زمینیں آباد ہوتی ہیں۔ علاقہ کے زمیندار ہم سے زمینیں واپس لے لیتے ہیں۔ ہمارے حقوق کی پامالی اسی طرح ایک عرصہ سے ہو رہی ہے۔ ہم مقدمہ بازی اور دنگا فساد سے ہمیشہ گریز کرتے ہیں۔ بایں وجہ علاقہ کے کسی زمیندار سے زمین چھڑاتے وقت کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہیں کرتے

## حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مدظلہ کی وضاحت

حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مدظلہ نے مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کی معرفت روزنامہ نوائے وقت کو مندرجہ ذیل وضاحتی بیان ارسال فرمایا:۔

"پریس ٹرسٹ کے بعض نیم سرکاری اخبارات میں لاہور کی میری مختلف تقریروں کا جو اقتباس شائع ہوا ہے وہ بالکل بے سروپا اور خلاف واقعہ ہے۔ صحافتی تحریف اور بددیانتی کی یہ انتہائی افسوسناک مثال ہے۔"

(احتشام الحق تھانوی)

۲۲ ـ ۵ ـ ۷۶

اندریں حالات ہم نہایت پریشان ہیں۔ ہم نے گدو بیراج میں زمین حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن باوجود اس کے کہ ہماری درخواست پر آفیسران کی یہ رپورٹ موجود ہے کہ زراعت میں ہمارا قبیلہ محنتی ہے اور عمدہ طریقہ سے زراعت کرتا ہے۔ مگر ہماری آج تک خاطر خواہ طریقہ پر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ جیکب آباد میں متعلقہ حکام کے پاس اب بھی ہماری درخواست ہے۔ از راہ کرم دیہہ ماچھولی تحصیل ٹھٹ پٹ ضلع جیکب آباد۔ بٹ بیٹر براینچ گدو بیراج میں اراضی منظور شدہ سکیم کے تحت عنایت فرمائی جائے۔ تاکہ ہم مستقل طور پر زراعت پر محنت کرکے اپنا مستقبل بہتر بنا سکیں۔ ہم سائلان حکومت عالیہ کی تمام شرائط احسن طریقہ سے پوری کرینگے اور کسی قسم کی کوئی شکایت کا موقعہ فراہم نہیں ہونے دینگے۔ موضع کریم آباد تحصیل ٹھل لو ضلع جیکب آباد دستخط ہم سائیلان افرادہ کنبہ پر مشتمل ہیں۔

اسد اللہ ولد ہنگان۔ غازی ولد ہنگان۔ آدم ولد شیر دل۔ یار محمد ولد محمد حسین۔ قطب دین ولد شیر دل محمود ولد جمعہ۔ ہیبت ولد عبد علی شاہ۔ داد ولد عبد ل عبید اللہ ولد اسد اللہ۔ سعد اللہ ولد غازی۔ شاہد ولد شیر دل۔ محمد قاسم ولد غازی۔ محمد عبید اللہ ولد اللہ دتہ ولایت خاں ولد اللہ دتہ۔ بشیر احمد ولد اللہ دتہ۔ گل محمد ولد دینار۔ غلام مصطفٰے ولد گل خاں۔ علی محمد ولد ماڑک۔

## جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ شمالی پنجاب نے مولانا عبد الستار صاحب خطیب جامع مسجد نیا محلہ راولپنڈی کو صوبائی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کا ممبر نامزد کر دیا ہے۔ (محمد صادق ناظم دفتر)

# کتابیں — مطالعہ و تبصرہ

## خاندانی منصوبہ بندی

یہ چھوٹے چھوٹے مختلف پمفلٹ ہیں، جنہیں متحدہ اسلامی محاذ کی شاخ ڈیرہ اسماعیل خاں نے شائع کیا ہے متحدہ اسلامی محاذ، جمعیۃ علماء اسلام، مجلس احرار، مجلس تحفظ ختم نبوت اور تنظیم اہلسنت جیسی دینی جماعتوں پر مشتمل ایک محاذ ہے۔ جو ملک میں بے دینی کے فروغ کے سدباب اور صحیح اسلامی ذہن کی آبیاری کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ ان کتابچوں کی اشاعت بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔

کتابچوں کی قیمت بہت معمولی ہے۔ یعنی صرف ۶ پیسے فی عدد۔ لیکن معلومات کے اعتبار سے نہایت اہم اور مستند۔ انہیں کتابچوں کو جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے بھی شائع کیا ہے۔ جو دو روپیہ اور چار روپیہ سینکڑہ کے حساب سے دستیاب ہیں۔

## قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ

یہ کتابچہ مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر ضلع میانوالی کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ یہ مشہور عالم دین حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی کے ایک اہم مضمون پر مشتمل ہے۔ مولانائے محترم نے بڑے ہی دلپذیر انداز میں قادیانیت سے متعلق بنیادی باتیں پیش فرمائی ہیں۔ اور حق کے متلاشی کے لئے نہایت درجہ کفایت کرتی ہیں کتابچہ کاغذ اور کتابت و طباعت کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہے۔ قیمت صرف ۴۰ پیسے ہے۔

## مرقع یوسفی

اس کتاب کے مرتب جناب محمد ایوب صاحب قادری ایم، اے ہیں۔ جنہوں نے متعدد تاریخی کتابیں ایڈٹ کی ہیں۔ اس کتاب میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر اور مکتوبات جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانائے مرحوم، اس دور کے مبلغ اعظم تھے۔ اور اپنے والد گرامی حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تنظیم و دعوت کے سربراہ، مولانا مرحوم کے حالات، سوانح، تقاریر و مکتوبات پر مشتمل یہ کتاب ظاہر ہے کتنے زبردست فوائد و برکات کی حامل ہو سکتی ہے۔ اس کی روشنی میں تبلیغی جماعت کے کارناموں اور جد و جہد کو بھی بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ کتاب مکتبہ معاویہ بی، ون ایریا لیاقت آباد کراچی نے شائع کی ہے۔ قیمت صرف دو روپے ہے۔



## ۱۔ اسلام دین فطرت، ۲۔ حاصل مطالعہ بائبل ۳۔ اسلامی تعلیم

یہ تینوں کتابچے اسلامی مشن بہاولپور کی طرف سے مفت تقسیم کے لئے شائع کئے گئے ہیں۔

پہلی کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ اسلام کے دین فطرت ہونے کے موضوع پر ہے۔ یہ اسلامی مشن کے سیکریٹری جنرل جناب مولانا عبدالقادر صاحب آزاد کی ایک تقریر کے مندرجات ہیں۔ اس کی اہمیت کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کی تعریف حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ جیسے عظیم عالم دین نے فرمائی ہے۔

دوسری کتاب بائبل کے مضامین کے ایسے اقتباسات پر مشتمل ہے جو بصورت فہرست مبلغین حضرات کے لئے نہایت کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ عام قارئین بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مولانا عبدالقادر صاحب آزاد نے ہی اسے مرتب فرمایا ہے۔

تیسری کتاب حضرت مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ترتیب دادہ ہے۔ اس میں ارکان اسلام سے متعلق ضروری احکام جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اور نہایت جامع و مانع اور عامۃ المسلمین کے لئے بہت مفید کتاب ہے۔ اسلامی مشن بہاولپور کی یہ خدمت بڑی ہی قابل قدر ہے۔

## تعلیم القرآن

مولفہ مولانا مجاہد الحسینی صاحب۔ طابع و ناشر ادارہ صوت الاسلام، شارع جامع مسجد۔ لائلپور

یہ ننھے بچوں کے لئے جدید عصری تقاضوں کے مطابق لکھا گیا رنگین و باتصویر قاعدہ ہے جو دو حصوں میں تقسیم ہے۔

اس قاعدہ کی ترتیب میں مولانا مجاہد الحسینی نے نہایت دیدہ وری سے کام لیا ہے۔ بچوں کی نفسیات کو پیش نظر رکھا ہے۔ تصاویر ایسی منتخب کی ہیں جو غیر شرعی نہیں ہیں۔ اسباق میں بچوں کی ذہنی استعداد کے تقاضوں کے ساتھ دلکشی اور دیدہ زیبی کا بھی لحاظ رکھا ہے اور ہر طرح اسے سہل تر، مفید تر اور جاذب نظر بنانے کی کوشش کی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بچوں کے لئے اس سے زیادہ مفید و آسان قاعدہ اس وقت تک کوئی دوسرا موجود نہیں ہے

## داستان انبیاء سے خطاب

**کوائف**۔ ان دونوں کتابوں کے مرتب مولانا ابو احمد عبداللہ صاحب لدھیانوی مہتمم دارالعلوم نعمانیہ گوجرانوالہ ہیں۔ ادارہ نعمانیہ گوجرانوالہ نے تبلیغی خدمات کے لئے کتابوں کی اشاعت کا ایک سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور نہایت مستقل مزاجی سے اس پر گامزن ہے۔ یہ دونوں کتابیں بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہیں

پہلی کتاب میں حضرات علماء دین کی خدمت میں کچھ معروضات پیش کی گئی ہیں اور دوسری کتاب میں ادارہ کی گذشتہ خدمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ دونوں چیزیں قابل مطالعہ ہیں۔ (ک)

## حضرت امیر مرکزیہ کے ارشادات

- عدن کے حالات پر اظہار کرب
- حرمین میں قادیانیوں کے داخلے پر تشویش

امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی نے گذشتہ جمعہ کو نماز جمعہ میں خطبہ جمعۃ المبارک کے وقت تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"میں ابھی چند ہفتوں کا دورہ کر کے واپس آیا تو طبیعت اتنی کمزور و علیل ہو گئی کہ بولنے، بیٹھنے اور پڑھنے میں بھی شدید نقاہت محسوس کر رہا تھا، لیکن عدن میں انگریزوں کی اسلام دشمنی اور توہین آمیز گستاخیاں سن کر طبیعت اتنی بے چین و مضطرب ہو گئی ہے کہ آرام نہیں کر سکا ہوں فرنگی، عدن میں مسلمانوں کو ظلم کی چکی میں پیس رہا ہے۔ گولیوں کا نشانہ بنا رہا ہے۔ قیامت ہے کہ کتاب اللہ کی توہین پر اتر آیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک انگریز فوجی نے اللہ کی کتاب قرآن مجید کو اپنے ناپاک پاؤں سے روندا ہے۔ کیا اب بھی ان لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلیں گی جو فرنگی کی دوستی کو ترجیح دیتے ہیں۔ خدا کا فرمان حق ہے قرآن نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ

یا ایہا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاریٰ اولیاء (اے ایمان والو یہود اور نصاریٰ کو ہرگز دوست نہ بناؤ) اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا تھا کہ:۔

اخرجوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب (یہود اور نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دو)

عدن میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور حجاز سے یہ افسوسناک اطلاع بھی آئی ہے کہ اس سال حج کے موقعہ پر ظفر اللہ قادیانی اپنی جماعت کے چند افراد سمیت حرمین شریفین میں داخل ہوا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکال دینے کا حکم دیں اور اس کے برعکس نصاریٰ کا تیار کردہ ختم نبوت کا منکر گروہ وہاں داخل ہو اور اس کی شاہانہ ضیافت کی جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جمعیۃ علماء اسلام ان دونوں واقعات کے خلاف اپنی شدید ناراضگی کا اظہار کرتی ہے اور پاکستان کے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ عدن کے مظلوم مسلمانوں کی امداد کریں اور حرمین شریفین میں قادیانیوں کے داخلے کو آئندہ کے لئے بند کرائیں۔

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No.

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE

جلد ۱۰ | جمعہ ۲۶ مئی ۱۹۶۷ء مطابق ۱۵ صفر ۱۳۸۷ھ ۔ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۱۹


## ایک تجویز

### قارئین ترجمان اسلام کی رائے مطلوب ہے

تجویز یہ ہے کہ ترجمان اسلام جس طرح اب ۱۲ صفحات پر شائع ہو رہا ہے بدستور اسی طرح شائع ہوتا رہے اور اس کا ایک ماہانہ ایڈیشن جو ضخامت میں ۲۸ سے ۳۲ صفحات تک ہو، ہر ماہ علیحدہ شائع کیا جایا کرے ۔ یہ ماہانہ ایڈیشن منتخب اور اہم ترین دینی، علمی، سیاسی، تاریخی اور معاشرتی مضامین پر مشتمل ہو۔

اس کی قیمت پچاس پیسے ہو اور مستقل خریداروں کو چار روپے کے مزید اضافے پر یہ ایڈیشن مہیا کر دیا جایا کرے اگر یہ تجویز قارئین کرام کی اکثریت نے پسند فرمائی تو آئندہ ماہ سے اس پر عمل شروع کر دیا جائے گا۔

مرتب ترجمان اسلام
دفتر چوک رنگ محل ۔ لاہور

## اعلانات کی اشاعت

اس سے قبل بھی اطلاع دی جا چکی ہے اور پھر گذارش ہے کہ اعلانات کی اشاعت کے لئے کم از کم ۵/۰ روپے خرچ اشاعت مقرر ہے جس کا پیشگی موصول ہونا ضروری ہے ورنہ عدم اشاعت کی شکایت بے جا ہوگی۔

(مینیجر شعبہ اشاعت ترجمان اسلام لاہور)

## نرخنامہ اشتہارات

| | |
|---|---|
| فی صفحہ ایک بار کیلئے ۶۰۔۰۰ | فی کالم فی انچ ایک ماہ کیلئے ۲۔۰۰ |
| نصف 〃 〃 〃 ۳۵۔۰۰ | 〃 〃 〃 ۶ 〃 ۱/۷۵ |
| فی کالم فی انچ 〃 〃 ۳۔۰۰ | 〃 〃 ایک سال 〃 ۱/۰۰ |

### اعلان جلسہ و اطلاع وغیرہ کے لئے

| | |
|---|---|
| فی کالم فی انچ | ۲/۰ |
| 〃 ۲ 〃 | ۳/۷۵ |
| 〃 ۳ 〃 | ۵/۰ |

مزید تفصیلات بذریعہ خط و کتابت
آرڈر کے ساتھ رقم پیشگی آنا چاہیئے
اشتہار فراہم کرنے والوں کو معقول کمیشن دیا جائے گا

## مرکزی دفتر سے

### جمعیۃ کی ذیلی شاخوں کا الحاق

ملک بھر سے جمعیۃ کی ذیلی شاخیں اپنی کارروائیاں ارسال کرتی رہتی ہیں۔ ان کارروائیوں کو ریکارڈ کی صورت میں محفوظ رکھنا، ہر شاخ کا علیحدہ فائل تیار کرنا، ان کی تلخیص کر کے قابل اشاعت بنانا۔ یہ سارا کام ایک جداگانہ شعبہ کا متقاضی ہے۔ نیز یہ بھی تجویز ہے کہ مرکزی دفتر سے باقاعدہ ایک ماہانہ رپورٹ شائع کی جاتی رہے جس میں پورے ملک کی شاخہائے جمعیۃ کی مکمل کارگذاریاں درج ہوں تاکہ ملک جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیوں سے پوری طرح واقف و باخبر رہے۔ اس مقصد کے لئے ذیلی شاخیں اگر ۵/۰ روپے ماہانہ فیس الحاق ادا کرتی رہیں تو ان کی کارگذاریوں کا علیحدہ ایک فائل بنایا جا سکتا ہے اور ماہانہ شائع ہونیوالی رپورٹ میں ان کی کارگذاریاں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ یہ تجویز کم از کم یکصد شاخوں کے الحاق سے ہی قابل عمل بن سکتی ہے۔ (ناظم دفتر)

## تذکرہ

### حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلویؒ

ایک عظیم مصلح اور داعی الی اللہ کی داستان حیات برصغیر پاک و ہند کے مشاہیر اہل علم و فضل کے قلم سے حضرت جیؒ کے مکمل سوانحی خطوط ● ملفوظات ● مکتوبات ● اہم تقاریر ● نیز حضرت جی کی دعاؤں پر مشتمل حضرت جیؒ کے حسن کردار کا حسین و جمیل مرقع، شگفتہ کتابت، عمدہ آفسٹ طباعت، حسین و رنگین گرد پوش۔ سائز $\frac{18 \times 22}{8}$ صفحات ۸۸۲ قیمت غیر مجلد پانچ روپے

مکتبہ رشیدیہ ۳۲ اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## انجن برائے فروخت

۱۷ ہارس پاور کا ایک ولایتی رسٹن، ٹھنڈا، روئی بیلنے اور چکی کے سامان کے ہمراہ چالو اور اچھی حالت میں انجن فروخت کے لئے موجود ہے۔ خواہشمند حضرات پتہ ذیل سے معلوم کریں۔

مولانا محمد رمضان صاحب خطیب
موتی مسجد میانوالی

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

بینظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں میں طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنجی کاغذ گلیز $\frac{29 \times 22}{8}$ سنہری ڈائیدار جلد۔ ہدیہ ۱۶/۰ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک نمونہ مفت قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی سنہری ڈائیدار جلد، ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ
مکتبہ نورانی (ناشرین قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر
اپنی صحت کو چار چاند لگایئے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے
قیمت پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک
چشتیہ دواخانہ شیرو ٹھاکنی نہ جالیہ ضلع ڈیرہ غازیخان

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا، مثانہ کی کمزوری۔ درد اور درد اعضاء ہے تو

ان کے مجرب دوا

### شدھ مکردھوج وٹی ہے

پچاس گولیاں سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج چوک متی شاہ عالم مارکیٹ ۔ لاہور


تعلیمی پریس لاہور میں باہتمام ملک نور الٰہی پرنٹر چھپا اور قاضی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ سے شائع کیا
خط و کتابت و ترسیل زر و تبادلہ اخبار و دیگر امور کے لئے ——— پتہ ——— دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

ہفت روزہ
لاہور
اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ
ترجمانِ اسلام
پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہٗ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت، ۲۵ پیسے
یکے از مطبوعاتِ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید بدرِ عالم صاحب قدس سرہ

# معارف الحدیث

عَنْ حُذَیْفَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَۃً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا

(رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ ص۴۳۵)

ترجمہ:۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے سوچے سمجھے ہر شور و شر میں پبلک (عوام) کے ساتھ شریک ہونے عادت چھوڑ دو یعنی یوں مت کہا کرو کہ اگر لوگ کوئی اچھا کام کرینگے تو ہم بھی وہی کام کریں گے اور اگر لوگ غلط راہ پر چل کر ظلم کرینگے تو ہم بھی ان کے ساتھ اس میں ان کے شریک رہیں گے۔ تم کو چاہیئے کہ تم خود اپنی ایک صحیح رائے قائم کرو اور ان بے علمی کی باتوں کے بجائے یہ کرو کہ اگر لوگ بھلا کام کریں تو تم اُن کے ساتھ اس میں ضرور شریک ہو اور اگر وہ کوئی غلط راستہ اختیار کریں تو ان کے ساتھ برائی میں ہرگز شرکت مت اختیار کرو۔

شرح:۔ موجودہ زمانہ میں اگر آپ غور فرمائینگے تو ہمارے معاشرہ میں خواہ وہ تعلیم یافتہ ہوں یا غیر تعلیم یافتہ یہ رسم بد پڑ چکی ہے کہ لوگ اپنی ذاتی رائے کوئی نہیں رکھتے بلکہ خوشی یا ناخوشی سے اپنی پارٹی کے ساتھ رائے دینا ضروری سمجھتے ہیں اور اسی لئے حکومت میں پارٹیوں کا وجود کوئی فائدہ مند نہیں ہوسکتا۔ اسلام میں حریت رائے کے سامنے اپنی پارٹی کی رعایت کی کوئی حیثیت نہیں رکھی گئی بشرطیکہ وہ خلوص اور دیانت پر مبنی ہو۔ اگر یہ اصول ملحوظ رکھا جاتا تو آپ خود ہی انصاف فرمالیں کہ مخالف پارٹی کی پھر ضرورت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے اور اگر وہی تحزب اور پارٹی بازی کی روح کار فرما ہے تو پھر مخالف پارٹی کا فائدہ کیا نکل سکتا ہے۔ کاش کہ اگر ہمارا اختلاف پارٹی بندی سے بلند تر ہو کر محض آزادانہ ہو تو اگر مسلمانوں کی مشترک جماعت کا فیصلہ ہماری رائے کے خلاف بھی ہو جائے تو ہمارے خلوص کا تقاضا یہی ہونا چاہیئے کہ ہم کو اس میں ناگواری محسوس نہ ہو۔

امی ابن شرجیل رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کسی ظالم کے ساتھ اس نیت سے چلا کہ ظلم میں اس کی مدد کرے تو وہ شخص اسلام کی سرحد سے باہر نکل گیا (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اس حدیث سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اسلام میں صرف اپنی پارٹی کی رعایت سے رائے دینا اور اس پر غور نہ کرنا کہ حق کس طرف ہے اور ناحق کس طرف، یہ کتنی سخت بات ہے۔

عَنْ عَرْفَجَۃَ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ ھَنَاتٌ وَھَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَھِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَّنْ کَانَ۔

(رواہ مسلم مشکوٰۃ ص۳۲۰)

ترجمہ:۔ عرفجہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ آئندہ زمانہ میں قسم قسم کے فسادات ہوں گے اگر کوئی شخص ایسی حالت میں جبکہ لوگ کسی ایک حاکم کو تسلیم کر چکے ہیں ان میں پھوٹ ڈالنے کا ارادہ کریں تو اس کو قتل کر دینا چاہیئے خواہ وہ کوئی بھی شخص ہو۔

شرح:۔ یہاں یہ حقیقت پیش نظر رہنی چاہیئے کہ اسلامی قانون کے مطابق جب اہل حل و عقد کسی شخص کو اپنا امیر و خلیفہ اور آج کل کی اصطلاح میں اپنا حاکم مقرر کرلیں تو اب آخری حد تک اس کی اطاعت کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور ذرا ذرا سے اختلافات پر حکومت کی تبدیلی کو اسلامی سیاست کے لئے انتہائی ضعف کا باعث سمجھا گیا ہے۔ اس لئے جہاں آئے دن انقلابات برپا ہوتے رہتے ہیں وہاں نہ خود حاکم مطمئن رہتا ہے نہ رعایا اور ملک ہی کو اطمینان کی زندگی نصیب ہوتی ہے کسی حکومت کی مضبوطی کے لئے عوام کا اعتماد اور ملک کی یک جہتی لازمی چیز ہے۔ اس لئے شریعت نے یہ اصول بنا دیا ہے کہ جب کوئی سردار مقرر ہو جائے تو جماعت کو چاہیئے کہ دل سے اس کی اطاعت کرے اگر ایسا نہیں ہوگا تو وہ کبھی زندگی کی کشمکش سے رہا نہیں ہوسکے گی۔ کسی انسان کا قتل کرنا کوئی اچھی بات نہیں بُری بات ہے لیکن اگر اس کے وجود سے جماعتی فساد پیدا ہوتا ہے تو وہ اس سے بڑھ کر برا ہے۔ اس لئے جب اس فساد کا ازالہ کسی اور طرح ممکن نہ ہو تو پھر خود اس مفسد ہی کو نیست و نابود کر دینا ناگزیر ہوجاتا ہے۔

اگر مذکورہ بالا حقیقت پیش نظر رہے اور خوفِ خدا دیانت دل میں موجود ہو تو انقلابات کا خود بخود سدباب ہوسکتا ہے۔ جہاں تک تجربہ شاہد ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ انقلابات بیشتر اقتدار کی ہوس میں رونما ہوتے ہیں اور اسی لئے وہ نہ قوم کے حق میں کامیاب ثابت ہوتے ہیں اور نہ ملک کے لئے مثمر بلکہ بعض اشخاص اپنے معاشرہ کا جائزہ لئے بغیر موجودہ اقتدار پر مفسد ہونے کا حیلہ بنا کر فساد کا جھنڈا ہاتھ میں اٹھا لینا اپنے لئے باعث کامیابی سمجھ لیتے ہیں اور اس پر غور نہیں کرتے کہ اس زمانے کے لحاظ سے وہ کوئی دوسری قابل قدر شخصیت جو اسلامی معیار پر پوری اتر سکتی ہو برسر اقتدار لاسکتے ہیں کہ نہیں۔ یہ فیصلہ اپنی ذاتی رائے سے نہیں کیا جاسکتا بلکہ جس طرح اسلامی اقتدار اہل حل و عقد کی رائے سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کا عزل بھی انہیں کی رائے کے تابع ہوتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے جو لوگ علم و فہم نہیں رکھتے وہ صحیح رائے بھی نہیں رکھتے اس لئے یہاں ان کی رائے کوئی رائے نہیں کہی جاسکتی۔

جن ممالک میں فیصلہ اکثریت کی رائے سے ہوتا ہے ان میں علم و فہم کا دائرہ بہت وسیع ہے لیکن ہم نے اپنی نافہمی سے اسطرف تو نظر نہیں کی اور بے سوچے سمجھے ان کی نقالی شروع کر دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

# انتخاب جدید جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

۱۷ شعبان ۱۳۸۶ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۶۶ء

بروز بدھ ۱۰ بجے صبح نو بجے مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دام برکاتہم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب ہوا۔ جس میں حضرت قاضی صاحب کے ارشادات کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی
ناظم اعلیٰ حافظ سراج الدین صاحب کلورکوٹ
خازن محمد یعقوب صاحب
سالار خواجہ نور محمد صاحب موسیٰ خیل
نائب سالار حافظ ممتاز علی صاحب بھکھر

امیر صاحب اور ناظم اعلیٰ اپنے دو دو نائب خود نامزد کریں گے۔ ضلعی دفتر کلورکوٹ میں ہوگا۔ جس کے لئے مکان کا تعین امیر اور ناظم اعلیٰ پر چھوڑ دیا گیا۔ نیز مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالخالق صاحب کبیر والا اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ رب العزت حضرات مرحومین کو اعلیٰ علیین میں مقام بلند عطا فرمائے اس دور قحط الرجال میں ایسی بلند پایہ شخصیتوں کا اُٹھ جانا ملت اسلامیہ کے لئے بہت بڑا حادثہ اور نقصان ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کا ہمیں نعم البدل عطا فرمائے۔

(۲) یہ اجلاس ملک میں غلہ و اشیائے ضرورت کی ہوشربا گرانی پر تشویش اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ جبکہ غلہ کی پیداوار گذشتہ سالوں سے کچھ کم نہیں ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اس کا انتظام کرے تاکہ غلہ و اشیائے صرف سستے داموں اور بآسانی دستیاب ہو سکیں۔

(۳) یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی و عریانی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے ملک میں رقص و سرود کی محفلیں رچانا اور قوم کے اخلاق کو تباہ کرنا ملک کے بنیادی مقاصد کے سراسر خلاف اور نہایت افسوسناک ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فحاشی اور عریانی کے

سیلاب کو روکنے کے لئے فوری تدابیر کی جائیں۔

## شاخہائے جمعیۃ ضلع میانوالی

### ۱۔ کلورکوٹ :-

امیر مولانا عبدالرزاق صاحب مہتمم مدرسہ بحر العلوم
نائب امیر حافظ سراج الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ رحیمیہ حسینیہ
ناظم اعلیٰ حافظ محمد طیب صاحب مہتمم مدرسہ نوریہ
ناظم محمد طاہر منصور
خازن صوفی محمد شریف صاحب

### ۲۔ نوتک :-

امیر۔ حضرت مولانا شہاب الدین صاحب
ناظم اعلیٰ۔ حافظ ولی محمد صاحب
خازن۔ صابر علی صاحب

### ۳۔ چک ۳۶ ٹی ڈی اے

امیر حاجی غلام محمد صاحب
ناظم اعلیٰ حافظ محمد صدیق صاحب ممبر یونین کونسل
ناظم حافظ نور احمد صاحب
خازن منشی محمد الدین صاحب
سالار حاجی محمد دین صاحب

### ۴۔ کوٹلہ جام

امیر صوفی عبدالغفور صاحب
نائب امیر قاری سراج الدین صاحب
ناظم اعلیٰ حافظ بشیر محمد صاحب
ناظم حافظ محمد بشیر صاحب
خازن اسلام الدین صاحب

### ۵۔ چک ۵۲ ٹی ڈی اے

امیر حاجی نظام الدین صاحب
نائب امیر صوفی عبدالرحمان صاحب
ناظم اعلیٰ حافظ محمد اسماعیل صاحب ممبر یونین کونسل
ناظم مولوی عبدالحمید صاحب
خازن چوہدری غلام رسول صاحب
سالار مولوی محمد موسیٰ صاحب مجاہد

### ۶۔ شہانی

امیر حاجی غلام محمد صاحب ممبر یونین کونسل
نائب امیر ڈاکٹر محمد حسین صاحب
ناظم اعلیٰ مہربان صاحب
ناظم محمد سلیمان صاحب
خازن رب نواز صاحب
سالار رحمت اللہ صاحب

### ۷۔ جھمٹ

امیر حافظ محمد نواز صاحب
نائب امیر غلام نبی صاحب
ناظم اعلیٰ حافظ محمد اسحاق صاحب
ناظم ملک محمد نواز صاحب
خازن امام بخش صاحب

### ۸۔ کھاور کلاں

امیر ملک بہادر خان
نائب امیر عبدالمجید خان صاحب
ناظم اعلیٰ مولوی محمد اصغر خان صاحب
ناظم منشی الٰہی بخش صاحب
خازن کریم بخش صاحب

### ۹۔ بھکھر

امیر مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ جامع العلوم
نائب امیر ۱ مولانا محمد عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ دارالہدیٰ
نائب امیر ۲ مولانا محمد عبدالمجید صاحب صدر مدرس جامع العلوم
ناظم اعلیٰ۔ حافظ ممتاز علی صاحب مہتمم جامعہ رشیدیہ
ناظم ۱ سید محمود الحسن منصور
" ۲ محمد یاسین صاحب کریانہ مرچنٹ
خازن منشی اللہ راضی صاحب
سالار رانا محمد شریف صاحب آڑھتی
نائب سالار رانا ممتاز علی صاحب

### ۱۰۔ جنڈانوالہ

امیر حافظ محمد عباس صاحب صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن
نائب امیر محمد حنیف صاحب ممبر یونین کونسل
ناظم اعلیٰ۔ صوفی منصب علی خان صاحب
ناظم منشی خان صاحب
خازن ملاں نیاز محمد صاحب
سالار چوہدری صوفی مہر دین صاحب
نائب سالار محمد رفیق صاحب
محاسب حضرت مولانا نظام الدین صاحب صدر مدرس مدینۃ العلوم

### ۱۱۔ پپّی والا

امیر محمد رمضان صاحب
ناظم اعلیٰ غلام نبی صاحب
ناظم ۱ صوفی مہر محمد صاحب
ناظم ۲ صوفی محمد رمضان صاحب
خازن صوفی غلام حسن صاحب

### ۱۲۔ کنڈیاں

امیر مولانا نذیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد غوثیہ
ناظم چوہدری ہدایت اللہ صاحب
خازن صوفی عبدالرشید صاحب
سالار حافظ رشید احمد صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ

### ۱۳۔ خانقاہ سراجیہ شریف

امیر مولانا حافظ صاحبزادہ محمد زاہد صاحب
ناظم مولانا غلام محمد صاحب
خازن حافظ غلام ربانی صاحب
سالار حافظ عزیز اللہ صاحب

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

PHONE No.-67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE price paisse

جلد ۱۰ | جمعہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء مطابق ۱۵ شوال المکرم ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳

## شائقین علوم وفنون کیلئے خوشخبری

مدرسہ جامعہ مدنیہ انوریہ (رجسٹرڈ) متصل ریلوے پل اوکاڑہ میں گذشتہ سال دورۂ حدیث ہوا امسال چھوٹا دورہ۔ جلالین۔ مشکوٰۃ۔ ہدایۃ اور دیگر فنون کی کتابیں پڑھائی جا رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ پڑھائی جائیں گی۔ جو جماعت بنے گی اس کا انتظام ہوگا۔ بیرونی طلباء کے لئے علاوہ خوراک و پوشاک کے ماہانہ وظیفہ۔ درجہ حفظ و تجوید ایک روپیہ۔ درجہ ابتدائی عربی دو روپے۔ درجہ وسطیٰ تین روپے اور دورہ پڑھنے والوں کو پانچ روپے دیئے جائیں گے۔ جامعہ میں مندرجہ ذیل مشہور و ماہر اساتذہ درس دینگے۔

(۱) شیخ الجامعہ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ ہذا (۲) حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب سابق مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔ (۳) حضرت مولانا طفیل احمد صاحب جالندھری مولوی فاضل و معلم دینیات اسلامیہ ہائی سکول اوکاڑہ (۴) حافظ قاری فدا محمد صاحب مستند مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور۔

## داخلہ

مدرسہ عربیہ سراج الاسلام جھبڑ والہ متصل تاندلیانوالہ ضلع لائلپور میں داخلہ۔ امسال حضرت صاحبزادہ مولانا قاری احمد شفیع صاحب بطور صدر مدرس و منتظم ۱۶ شوال سے اسباق شروع فرما رہے ہیں۔ طلبہ بہت جلد داخلہ کی کوشش کریں جملہ ضروریات مدرسہ کی طرف سے پوری ہوں گی حسب سابق حضرت مولانا گل محمد صاحب بھی تعلیمی خدمات میں مصروف رہیں گے۔

المعلن۔ قاری عبدالسمیع مہتمم مدرسہ ہذا



## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ " |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

# مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا فتویٰ اور مودودی جماعت

(قسط نمبر ۴)

لیکن مودودی صاحب کو نہ حضرت عمرؓ کے اعتاد پر اعتماد ہے اور نہ حضرت عثمانؓ کے طریق کار پر۔ نہ انہوں نے آپ کے شرف صحابیت کو ملحوظ رکھا ہے بلکہ حضرت معاویہؓ پر اس طرح اعتراض کرتے ہیں جس طرح دور حاضر میں سیاسی مخالف پارٹیوں پر کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل عبارتیں ملاحظہ ہوں :۔

(۱) "مال غنیمت کی تقسیم کے معاملہ میں بھی حضرت معاویہؓ نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی"۔ (خلافت وملوکیت صفحہ ۱۴۷)

(۲) "حضرت معاویہؓ کے عہد میں سیاست کو دین پر بالا رکھنے اور سیاسی اغراض کے لئے شریعت کی حدیں توڑ ڈالنے کی جو ابتدا ہوئی تھی۔ ان کے اپنے نامزد کردہ جانشین یزید کے عہد میں وہ بدترین نتائج تک پہنچ گئی"۔ (صفحہ ۱۷۹)

(۳) حضرت معاویہؓ نے اپنے گورنروں کو قانون سے بالاتر قرار دیا اور ان کی زیادتیوں پر شرعی احکام کے مطابق کارروائی کرنے سے صاف انکار کر دیا (صفحہ ۱۷۵)

(۴) زیاد بن سمیہ کا استلحاق بھی حضرت معاویہؓ کے ان افعال میں سے ہے۔ جن میں انہوں نے سیاسی اغراض کے لئے شریعت کے ایک مسلمہ قاعدے کی خلاف ورزی کی تھی۔۔۔ حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں وہ (یعنی زیاد) آپ کا زبردست حامی تھا۔ اور اس نے بڑی اہم خدمات انجام دی تھیں۔ ان کے بعد حضرت معاویہؓ نے اس کو اپنا حامی و مددگار بنانے کے لئے اپنے والد ماجد کی زنا کاری پر شہادتیں لیں اور اس کا ثبوت بہم پہنچایا کہ زیاد انہی کا ولد الحرام ہے الخ (صفحہ ۱۷۵)

(۵) ایک اور نہایت مکروہ بدعت حضرت معاویہ کے عہد میں یہ شروع ہوئی کہ وہ خود اور ان کے حکم سے ان کے تمام گورنر خطبوں میں منبر رسول پر عین روضہ نبوی کے سامنے حضورؐ کے محبوب کو گالیاں دی جاتی تھیں اور حضرت علیؓ کی اولاد اور ان کے قریب ترین رشتہ دار اپنے کانوں سے یہ گالیاں سنتے تھے الخ (صفحہ ۱۷۴)

قطع نظر اس کے کہ حضرت معاویہؓ نے ایسا کیا تھا یا نہ۔ کیا کوئی معمولی عقل کا آدمی بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ مودودی صاحب نے حضرت معاویہؓ کی عزت واحترام کا خوب خیال رکھتے ہوئے یہ اظہار خیال فرمایا ہے۔ جیسا کہ صاحب اشتہار نے لکھا ہے کہ :۔ "مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ان (یعنی حضرات علماء) سے زیادہ محتاط اور صحابہ کرامؓ کی عزت واحترام کا خوب خیال رکھتے ہوئے اظہار خیال فرماتے ہیں"۔ اگر یہ عزت واحترام ہے تو خدا جانے مودودی جماعت کے نزدیک توہین وعداوت کا طریق کیا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص مودودی صاحب کے متعلق یہی الفاظ لکھے جو انہوں نے حضرت معاویہؓ کے متعلق لکھے ہیں تو کیا ان کی جماعت اس کو عزت واحترام قرار دے گی؟ مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نصرہ اللہ تعالیٰ نے جب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کو منشی لکھا تو ساری جماعت نے اس کو توہین قرار دیا۔ حالانکہ منشی انشا پرداز کو کہتے ہیں۔ لیکن مودودی صاحب نے جب ایک جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مندرجہ بالا الفاظ لکھے تو کیا کسی مودودی کے دل کو ٹھیس لگی اور وہ اپنے امیر کے اس طرز تحریر سے بیزار ہوئے بلکہ الٹا انہوں نے مودودی صاحب کی تائید کی اور اب تک کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ منبر رسول پر عین روضہ نبوی کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دی جاتی تھیں اور حضرت علیؓ کی اولاد اور ان کے قریب ترین رشتہ دار اپنے کانوں سے یہ گالیاں سنتے تھے تو کیا اس میں نعوذ باللہ حضرت علیؓ کی اولاد اور ان کے عزیزوں کی بزدلی اور بے غیرتی کا اقرار نہیں ہے کیا شیر خدا علی المرتضیٰ کی اولاد کی شجاعت اور حمیت کی یہی تصویر ہے جو مودودی صاحب نے یہاں پیش کی۔ کیا وہ اتنے ہی پست ہمت اور جان کا خوف رکھنے والے تھے کہ وہ اپنے کانوں سے گالیاں سنتے تھے اور اف تک نہ کر سکتے تھے اور پھر وہیں نمازیں پڑھتے تھے۔ ان حالات میں پیکر شجاعت ابن شیر خدا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ۲۰ سال کا طویل عرصہ حضرت معاویہؓ کے دور خلافت میں کیسے گذارا ہوگا۔ جنہوں نے ایک لمحہ کے لئے بھی یزید کی بیعت اور اقتدار کو برداشت نہیں کیا اور اپنی اور اپنے عزیزوں کی جانیں راہ حق میں فدا کر دیں۔

مودودی صاحب کی عبارتیں تو آپ نے [ملاحظہ] کرلیں اور اب اس کے برعکس امام اہلسنت [...] بھی ملاحظہ فرمائیں :۔

(ا) یہ بحری لڑائیاں ان پیشینگوئیوں [...] کی وجہ سے حضرت معاویہؓ کے عمدہ فضا[ئل ...] کی گئی ہیں (سیرت خلفائے راشدین [...])

(ب) اس لڑائی میں بھی نہ حضرت علیؓ [...] مقابل والوں کی تکفیر و تفسیق کی۔ نہ حضرت [...] نے۔ اور یہ بالکل افترا ہے کہ حضرت معاو[یہؓ ...] حضرت علیؓ پر لعنت کا حکم دیا تھا۔ اس ل[...] واقعات ہی بتلاتے ہیں کہ گویا لڑائی تو ہوئی [...] میں بغض وعناد نہ تھا اور نہ نیتوں کا فسا[د ...] (ایضاً صفحہ ۲۲۸)

(۲) صاحب فتویٰ حضرت مولانا سید گ[ل بادشاہ] صاحب زید مجدہم نے لکھا ہے کہ :۔ "اجما[ع ...] پر ہر صحابی کی افضلیت کا بعد والوں پر [...] یہی وجہ ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ [سے] پوچھا گیا کہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ [افضل] ہیں یا معاویہؓ تو فرمایا کہ امیر معاویہؓ کے [گھوڑے] کی نتھنوں کی خاک جس پر سوار ہو کر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہا[د کیا عمر] بن عبد العزیز سے افضل ہے"۔

## ستم ظریفی

مودودی صاحب کی ستم ظریفی کی حد [...] علمائے کرام کے اعتراضات کے جواب میں [...] "غلطی کے صدور سے بزرگی میں فرق نہیں آ[تا ...] ہیں کہ :۔ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ سمیت تم[ام] انسان غیر معصوم ہیں اور معصومیت صر[ف انبیاء] کے لئے خاص ہے۔ غیر نبی انسانوں میں کو[ئی] اس معنی میں بزرگ نہیں ہوتا کہ اس سے غل[طی] محال ہے۔ یا اس نے عملاً کبھی غلطی نہیں [کی ...] اس معنی میں بزرگ ہوتا ہے کہ علم اور عمل [کے لحاظ] سے اس کی زندگی میں خیر غالب ہے۔ پھر [جس] میں خیر کا غلبہ ہو وہ اتنا ہی بڑا بزرگ [ہے ...] اس کے کسی فعل یا بعض افعال کے غلط ہ[ونے سے] اس کی بزرگی میں فرق نہیں آسکتا"۔ (خ[لافت و] ملوکیت صفحہ ۳۰۶)

(باقی آ[ئندہ])

## [...] بھیں تحصیل چکوال میں جلسہ

[...] ۳۰ محرم [...] جامع مسجد [...]

تحصیل چکوال ضلع جہلم میں سالانہ جلسہ ہو رہا ہے [...] عبد اللطیف صاحب جہلم۔ حضرت قاضی عبد اللطیف [...] ملتان۔ حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی [...] (حافظ عطاء اللہ امیر جمعیۃ علماء اسلام [...])

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور —— جمعہ ۲۸۔ اپریل ۱۹۶۷ء

## حالاتِ حاضرہ

# مشرق سے —— مغرب تک

**اوتھان کا دورۂ پاکستان** اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری اوتھان آج کل ایشیا کے دورے پر ہیں، وہ بھارت سے نہرو امن کا اعزاز حاصل کر کے پاکستان بھی آئے اور صدر پاکستان سے ملاقات کی۔ اوتھان اگرچہ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ لیکن ان کی شخصیت اس منصب کے اعتبار سے مؤثر نہیں رہی۔ غالباً ان کی یہ بے اثری ہی بڑی طاقتوں کی نظر میں ان کی پسندیدگی کا سب سے بڑا سبب قرار پائی ہے۔

**بین الاقوامی سیاست** آج بین الاقوامی سیاست اور سرد و گرم جنگ کا مرکز یورپ کے بجائے ایشیا و افریقہ بن گئے ہیں، مصر سے تنزانیہ تک عدن سے ویٹ نام تک اسرائیل سے تھائی لینڈ تک کشمیر سے قبرص تک جو شدید کشمکش برپا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی قومیں بالخصوص امریکہ و برطانیہ یہ چاہتے ہیں کہ نو آزاد ملک اپنی آزاد زندگی کے اولین مرحلے میں ہی اپنی تمام طاقتیں اور صلاحیتیں باہمی جنگ و پیکار کی نذر کر کے ایسی انتہائی پوزیشن میں آ جائیں کہ ان کا مستقبل ہمیشہ کے لئے مغربی طاقتوں کے رحم و کرم پر رہ جائے۔

**ذمہ داری سے گریز** اوتھان نے سب سے بڑے عالمی ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے ایشیا و افریقہ کی قوموں کی اس نازک صورت حال کا کوئی حقیقت پسندانہ جائزہ نہیں لیا اور نہ اس بارے میں مغرب کی چال بازیوں کو دنیا پر عیاں کیا ہے۔

**مسلمان ممالک کے سیاسی حالات اور اوتھان** مسلمان ملکوں کے ساتھ جو سیاسی رویہ مغربی طاقتوں نے اختیار کیا ہوا ہے۔ وہ مسلمانوں کو کمزور کرنے کی جانی پہچانی پالیسی پر مبنی ہے لیکن اوتھان نے ایک لفظ بھی امریکہ اور یورپ کی اس پالیسی پر کبھی اپنے منہ سے نہیں نکالا۔

**انڈونیشیا** انڈونیشیا میں جو تماشا کھیلا گیا اقوام متحدہ کے سیکرٹری صاحب اسے چپ چاپ دیکھا کئے۔

**عدن** عدن میں انگریز جو کچھ کر رہا ہے اقوام متحدہ کے کمیشن برائے عدن نے اگرچہ اس پر ناگواری کا اظہار کیا ہے۔ لیکن سیکرٹری جنرل نے ایک لفظ بھی تشویش کا زبان سے نہیں نکالا

**بھارتی جارحیت** کشمیر پر بھارت کی گرفت ہنوز سخت تر ہے اور پاکستان کے ساتھ اس کا معاندانہ رویہ بھی روز افزوں ہے لیکن اوتھان نے کبھی بھی اس امر پر سنجیدہ اور منصفانہ توجہ دینا مناسب نہیں سمجھا

**اسرائیل کی شر انگیزیاں** اسرائیل عرب دنیا کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا خطرہ بن چکا ہے۔ لیکن اقوام متحدہ کے سب سے بڑے عہدہ دار نے ایک جملہ بھی اسرائیل کی شر انگیز کارروائیوں کے بارے میں کبھی نہیں کہا۔

**خلیج فارس اور جنوبی عرب** خلیج فارس اور جنوبی عرب میں انگریز ایک ایسا کھیل کھیل رہا ہے جو پورے عرب اور مشرق وسطیٰ کا امن خاکستر کر سکتا ہے، مگر اوتھان خاموش ہیں۔

**ایشیا و افریقہ کے حالات سے اغماض** الغرض ایشیا و افریقہ کے نو آزاد ملکوں اور مسلمان قوموں کے معاملات، امریکی و برطانوی سازشوں اور دخل اندازیوں کی بدولت سخت بحرانی ہوتے جا رہے ہیں لیکن اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کی زبان سے کوئی کلمۂ حق و انصاف ادا نہیں ہو رہا ہے۔

**مغالطہ انگیز دورہ** اس لئے ہم پاکستان میں ان کی آمد اور ایشیا میں ان کے دوروں کو محض غیر ضروری بلکہ مغالطہ انگیز سیاحت سے زیادہ کچھ نہیں قرار دے سکتے۔

## امریکہ کے ایک سابق نائب صدر کی پاکستان میں آمد

امریکہ نے پاکستان و بھارت کی فوجی امداد و بند کرنے کا اعلان کیا تو اس کے معاً بعد ہی رچرڈ نکسن جو امریکہ کے سابق نائب صدر اور ایک بڑی سیاسی شخصیت ہیں پاکستان اور بھارت کے دورے پر آ گئے۔ پاکستان میں وہ صدر ایوب سے ملاقات کر کے اب بھارت کے رہنماؤں سے بھی مذاکرات ختم کر چکے ہیں۔

**نکسن کے دورہ کی معنی خیزی** رچرڈ نکسن کا یہ دورہ کئی اعتبار سے معنی خیز ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فوجی امداد ختم کر دینے کے بعد امریکہ کوئی نیا جال پھیلانے کی تاک میں ہے۔ یہ جال دلاسوں اور امیدوں سے شروع ہو کر کسی خاص پالیسی کی طرف لے جانے والا ہو سکتا ہے۔

**غذائی قلت اور امریکہ کا دام فریب** پاکستان اور بھارت دونوں ہی اس وقت گوناگوں مسائل سے دوچار ہیں۔ غذائی قلت کا مسئلہ سب سے نازک تر مسئلہ ہے۔ امریکہ کی طرف سے وہاں کے غیر سرکاری ذرائع کی معرفت اس غذائی قلت کو دور کرنے کی پیشکش کی جا سکتی ہے۔ اس طرح شاید امریکہ پاکستان کے ساتھ نئے تعلقات کی بنیاد رکھنے کا انتظام کر رہا ہو۔

لیکن کیا ہمارے حکمران صرف اس پیشکش کو اتنی اہمیت و اولیت دے دیں گے کہ پھر سے امریکہ کے ساتھ تعلقات کا نیا ڈول ڈال دیا جائے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ ایک اور بڑی بدقسمتی ہو گی۔ جو فوجی امداد سے بھی زیادہ اندوہناک نتائج لے کر آئے گی۔

**فوجی امداد کے خاتمہ کے بعد** ہمیں افسوس ہے کہ امریکہ کی طرف سے فوجی امداد کے خاتمہ کے اعلان کے بعد سے اب تک ہمارے بڑوں کی طرف سے رسمی اعلانات اور اخباری بیانات سے زیادہ کوئی عملی اور ٹھوس جوابی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ حالانکہ یہ موقعہ ایسا تھا کہ:

> فوراً نئی خارجہ پالیسی تشکیل کر کے اس کا اعلان کر دینا چاہیئے تھا۔ چاروں امریکی فوجی اڈوں کو پاک فوج کی تحویل میں لے لینا چاہیئے تھا۔ تمام باہمی دفاعی و فوجی معاہدے یک قلم منسوخ کر دینے چاہیئں تھے

**صیغۂ راز میں کوئی بات نہیں رہنی چاہیئے** ان معاہدوں اور امریکہ کے ساتھ کئے گئے دیگر معاہدوں کے اصل مسودے پاکستان کے عوام کی معلومات کے لئے شائع کر دینے چاہیئں تھے۔ تاکہ عوام اندازہ کر سکتے کہ کن امیدوں پر ہمارے سابق حکمرانوں نے یہ معاہدے کئے تھے اور ان سے ہمیں کتنا نفع اور کتنا نقصان حاصل ہوا۔ امریکہ کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کی اب کوئی بات صیغہ راز میں اور عوام سے پوشیدہ نہیں رہنی چاہیئے۔

**عوام کا حق** یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ کسی بھی بیرونی ملک سے کوئی معاہدہ کریں اپنی کوئی پالیسی تشکیل دیں۔ اس کے اثرات بالآخر کسی نہ کسی وقت عوام پر پڑیں گے۔ پھر کیا یہ نادانی، سوء تدبیر اور ظلم نہیں کہ ایسے معاملات عوام سے پوشیدہ بھی رہیں۔ ان سے جو وقتی فائدہ ہوتا ہے وہ چند موقع پرست افراد اور حلقوں کے حصہ میں چلا جائے اور جب اس کے نقصانات عیاں ہونے لگیں تو ان کا سارا بوجھ عوام کے سروں پر پڑے۔

**پالیسی بدلنے کی ضرورت** یہ غیر ذمہ دارانہ پالیسی جتنی جلدی بھی بدلی جا سکتی ہے بدل دینا چاہیئے۔ اور امریکہ و یورپ سے آنے والے ان ایلچیوں کو صاف صاف جواب دے

(صفحہ اُلٹیے)

دینا چاہیئے اور ان کے ساتھ جو کچھ معاملہ کرنا ہو، وہ علانیہ کرنا چاہیئے۔

## شام پر اسرائیل کا حملہ، ایک خطرناک منصوبہ کی ناکامی

اسرائیل نے حال ہی میں شام پر جو حملہ کیا تھا، اس سے وہ نتائج حاصل نہیں ہو سکے جو اسرائیل اور اس کے سرپرست مغربی ملکوں کو متوقع تھے۔ شام پر حملے سے دو تین ہفتے قبل ہی امریکہ اور لندن کے بعض اخبارات نے عرب دنیا کے مستقبل کی پیشگوئیاں شروع کر رکھی تھیں۔ در اصل اس حملہ کے پس پردہ مصر کے لئے مشکلات پیدا کرنے کا ناپاک عزم کام کر رہا تھا۔

اگر شام کی طرف سے منہ توڑ اور پسپا کر دینے والی جوابی کارروائی بروقت نہ ہو جاتی تو اس کا مطلب یہ تھا کہ مصر کو جوابی حملے میں شام کا شریک ہونا پڑتا، اس طرح یہ جنگ طول پکڑ جاتی۔ اس کے بعد مجبوراً مصر کو اپنی افواج یمن سے بلانی پڑتیں۔ ۔ ۔ اس طرح یمن، عدن اور جنوبی عرب کا سارا علاقہ برطانیہ کے لئے خالی ہو جاتا اور وہ وہاں اپنی پسند کا سیاسی تغیر بہ اطمینان عمل میں لا سکتا تھا۔

خلیج فارس میں بھی ایران کے اشتراک سے جو نئی دفاعی لائن یا فوجی محاذ بندی ہو رہی ہے، اسے مزید آگے بڑھانے کا موقعہ مل جاتا۔

سعودی عرب بھی یمن کے معزول نواب بدر کو امداد دے کر مصری افواج سے خالی ہو جانے والے یمن کے علاقہ پر قبضہ کرانے کی کوشش کرتا۔

اور اردن بھی امریکی فوجی امداد کے بل پر آزادی فلسطین کی تنظیم کے مراکز پر ہلہ بول سکتا تھا۔

لیکن یہ تمام منصوبہ اس لئے ناکام ہو گیا کہ شام نے اسرائیل کو فوراً ہی ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ اسے اپنی فضائی سرحدات میں بہت دور تک پیچھے چلا جانا پڑا اور مصر کے صدر ناصر نے نہایت سوجھ بوجھ اور تحمل سے کام لیتے ہوئے اس جارحانہ واقعہ کو ایک باقاعدہ طویل جنگ میں تبدیل ہونے سے روک دیا۔

مغربی سامراج نے اسرائیل کے ذریعہ مصر کو مات دینے کی ایک خطرناک چال چلی تھی، لیکن اللہ کے فضل و خصوصی سے کامیاب نہ ہو سکی۔

## یونان میں خانہ جنگی، مغربی یورپ میں جمہوریت کو خطرہ

یونان میں فوج نے وہاں کی نو منتخب شدہ جمہوری حکومت کا تختہ الٹ کر اور ایک سخت خونریز کارروائی کے بعد جس میں ایک ہزار سے زیادہ افراد مارے جا چکے ہیں فوجی حکومت قائم کر دی ہے۔

یونان میں سیاسی بحران کئی سال سے چلا آ رہا ہے در اصل وہاں اشتراکی اور مغربی رجحانات کے درمیان عرصہ سے کشمکش برپا ہے۔ جمہوریت پسند سوشلزم کی طرف مائل ہیں۔ لیکن شاہ اور ان کے حامی اس کے خلاف تھے اور بالآخر یہ کشمکش اس انقلاب کا باعث بن گئی۔

مغربی یورپ میں عوامی اور طبقاتی رجحانات کے درمیان کشاکش نے سر اٹھایا ہے۔ اگر یونان کا یہ فوجی انقلاب مستحکم ہو جاتا ہے تو اندیشہ ہے کہ اس کی لپیٹ میں مغربی یورپ کے دوسرے ممالک بھی آ جائیں گے۔ اس طرح یورپ کا جمہوری مستقبل خطرہ میں پڑ سکتا ہے۔ اس انقلاب سے ترکی پر بھی اثر پڑنے کا سخت اندیشہ ہے اور قبرص کا مسئلہ خطرناک صورت اختیار کر سکتا ہے

## ایشیا سے افریقہ تک مغربی سامراج کی سازش کا جال اور جارحیت کے واقعات، سوڈان پر حملہ

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ریاست چاڈ کی فوجوں نے سوڈان کی فوجوں پر، سرحدی علاقہ میں حملہ کیا اور دونوں افواج کے درمیان تصادم رونما ہو گیا۔

جمہوریہ یمن کے سرحدی گاؤں قنبہ پر برطانوی توپ خانے نے اچانک حملے شروع کر دیئے۔

## افغانستان میں سی آئی اے کی سرگرمیاں

لندن کے اخبار ٹائمز کی اطلاع کے مطابق سی، آئی، اے کی سرگرمیاں افغانستان میں بھی شروع ہو گئی ہیں تاکہ افغانستان کی غیر جانبداری اور سیاسی امن و استحکام کو نقصان پہنچایا جا سکے۔

## جکارتہ میں ہنگامے

جکارتہ (انڈونیشیا) میں خونریز ہنگامے پھر جاری ہو گئے ہیں اگرچہ ابھی ان کا رخ چینی باشندوں اور چینی سفارتخانے کی طرف ہے۔ لیکن ان سے باہمی آویزش برپا ہو جانے کا امکان بھی غیر متوقع نہیں۔

## گنی کے صدر کا قتل اور نکرومہ کا اغوا

اس خبر کی اگرچہ تصدیق نہیں ہو سکی ہے تاہم یہ اطلاع بھی گرم ہے کہ گنی کے شیخ طور کو خفیہ طریقے پر دو فرانسیسیوں کے ذریعے قتل کرا دیا گیا ہے اور وہاں سے گھانا کے سابق صدر نکرومہ کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

## بھارت میں مسلم کشی اور فسادات

بھارت میں بھی فسادات اور خونریزیوں کا بازار گرم ہے۔ بنارس میں عاشورہ محرم کے موقع پر مسلمانوں پر حملوں کی اطلاع آ چکی ہے۔ اڑیسہ اور گجرات میں پولیس اور عوام کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئی ہیں۔ بنارس میں تو کرفیو نافذ کرنے تک کی نوبت آ گئی ہے۔

## حالات کی پرآشوبی

بیس سال کے قلیل عرصہ میں برطانیہ اور امریکہ کی سازشوں نے ایشیا و افریقہ کے حالات کو اتنا پرآشوب بنا دیا ہے کہ اب ہر ملک اپنے ہمسایہ ملک سے خوفزدہ اور اسے نقصان پہنچانے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔

## اسلامیانِ عالم کا فریضہ

یہ وقت تھا کہ مسلمان ممالک ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوتے اور اپنے نظام ہائے سیاسی، سماجی اور اقتصادی میں ایسی ہمہ گیر مشترک اور دور رس تبدیلیاں پیدا کرتے۔ جن سے عالم اسلام کا حقیقی اتحاد وجود میں آ جاتا تاکہ نہ صرف مسلمان ممالک اپنا تحفظ و دفاع کر سکتے بلکہ ایشیا و افریقہ کی دوسری قوموں و ملکوں کی حفاظت و رہنمائی کا کام بھی انجام دے سکتے۔ یک حرف کاشکے کہ بصد جا نوشتہ ایم

(ک)

## ضروری اطلاع سفیر مدرسہ کے بارے میں

مدرسہ ناصر العلوم لورالائی کے مہتمم مولانا غلام حیدر صاحب اعلان فرماتے ہیں کہ مدرسہ ناصر العلوم کے سفیر سید مطیع اللہ مقرر کئے گئے تھے۔ جن کو میں نے مقامی افراد کی تصدیق سمیت سفارت نامہ دیا تھا۔ وہ سفارت نامہ لے کر غائب ہو گئے ہیں اور اب تک کوئی حساب نہیں دیا ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اب سفارت مدرسہ سے معزول ہیں اور کوئی صاحب ان کو مدرسہ کے نام پر ہرگز چندہ نہ دیں۔

## عدن میں حریت پسند مسلمانوں پر مظالم

مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے جنرل سیکرٹری و جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری نے عدن میں حریت پسند مسلمانوں پر برطانوی فوجوں کے لرزہ خیز مظالم، مساجد اور دیگر شعائر اسلامیہ کی توہین اور تحریک آزادی کے مذہبی و سیاسی رہنماؤں کی اندھا دھند گرفتاریوں کی مذمت کرتے ہوئے اسے انگریز سامراج کی اسلام دشمن پالیسی کا شرمناک مظاہرہ قرار دیا ہے۔

آپ نے کہا کہ گذشتہ دنوں انگریزی فوج کے افراد نے قرآن پاک کو برسر عام ٹھوکریں ماری تھیں اور اب حال ہی میں عدن کی مشہور اور خوبصورت "مسجد النور" کو گولہ باری سے شدید نقصان پہنچایا اور اس میں مسلح افواج اتار کر مسلمانوں کے مقدس مذہبی مقام کی جو سخت توہین کی ہے۔ یہ نہ صرف مسلمانان پاکستان کے لئے ناقابل برداشت المیہ ہے بلکہ پوری ملت اسلامیہ کی دینی غیرت کے لئے ایک چیلنج ہے۔

آپ نے کہا۔ عدن ہو یا کشمیر، قبرص ہو یا فلسطین آزادی ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔ جسے دنیا کی کوئی طاقت محض قوت قوت کے بل بوتے پر نہیں دبا سکتی۔ آپ نے پاکستان اور دنیا بھر کی اسلامی حکومتوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ عدن میں مسلمانوں پر ہونے والے برطانوی فوجوں کے بے پناہ مظالم اور قرآن و مساجد و دیگر شعائر اسلامیہ کی بے حرمتی کے مسلسل واقعات کے خلاف سفارتی سطح پر حکومت برطانیہ سے سخت احتجاج کریں۔

# تقریب استقبالیہ

۲۲۔ اپریل ۱۹۶۷ء مطابق ۱۱ محرم ۱۳۸۷ھ بروز ہفتہ ۴ بجے شام پارک لگژری ہوٹل مال روڈ لاہور میں لاہور کے علماء کرام ومعززین شہر کی طرف سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔

## داعیان تقریب

داعیان تقریب میں مندرجہ ذیل حضرات نمایاں طور پر پیش پیش تھے

مولانا عبیداللہ صاحب انور۔ مولانا سید حامد میاں صاحب۔ مولانا محمد اجمل صاحب۔ مولانا محمد الیاس صاحب مولانا محمد ابراہیم صاحب۔ محترم شیخ حسام الدین صاحب حاجی محمد سعید صاحب بمبئی سٹور۔ خواجہ محمد شفیع صاحب کشمیر والے۔ ڈاکٹر احسان الحق صاحب۔ جناب حفیظ اللہ صاحب دھنی روڈ۔ محمد اکرم صاحب سلطان فونڈری محمد اکرم صاحب بٹ گنپت روڈ۔ حاجی الٰہی بخش صاحب، لوہاری منڈی، خان امان اللہ خاں صاحب۔ ملک عبداللطیف صاحب قلعہ گوجر سنگھ

## مدعوئین

مدعوئین حضرات ۱۵۰ کے قریب تھے، جن میں نمایاں ترین شخصیتیں حسب ذیل تھیں:۔

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا غلام رسول خاں صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور۔ پروفیسر مولانا حافظ خالد محمود صاحب۔ الشیخ قاری عبدالوہاب صاحب مکی۔ حضرت قاری اظہار احمد صاحب تھانوی۔ حافظ محمد ادریس صاحب ابن مولانا محمد طفیل صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار۔ مولانا محمد علی صاحب خطیب سنہری مسجد لاہور۔ حکیم فضل الٰہی صاحب پرنسپل طبیہ کالج لاہور۔ ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر ایڈیٹر خدام الدین و نائب صدر تنظیم اہلسنت وغیرہم۔

## آغاز تقریب استقبالیہ

تقریب کا افتتاح قاری حسن شاہ بخاری نے تلاوت قرآن پاک سے فرمایا۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام نے اپنی افتتاحی تقریر میں ملک کے موجودہ دینی، اخلاقی و سیاسی حالات کا وہ پس منظر بیان فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی گرفتاری و نظربندی عمل میں آئی تھی۔

محترم جناب شیخ حسام الدین صاحب نے افتتاحی تقریر میں اپنے دیرینہ رفیق مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو مبارکباد دی کہ اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر ان کی حالیہ گرفتاری نے ان کے رفقاء اور دوستوں کے سر فخر و اعتماد سے اونچے کر دیئے

## سپاسنامہ

مندرجہ ذیل سپاسنامہ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور جانشین شیخ التفسیر حضرت لاہوری قدس سرہٗ نے پیش فرمایا:۔

حضرت مولانا ئے محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج ہم سب اس اجتماع میں آپ کو خوش آمدید کہنے کی بے پایاں مسرت محسوس کر رہے ہیں۔ عید الفطر کے بعد آپ کی گرفتاری اور نظربندی کے واقعہ نے پاکستان کے دینی حلقوں میں اضطراب و تشویش کی ایک عظیم لہر دوڑا دی تھی۔ یہ اس لئے نہیں کہ ابتلاء و آزمائش کی گھاٹی سے آپ کو پہلی مرتبہ گذرنا پڑا ہو۔ قید و بند اور دار و رسن کی آزمائش سے گذرتے رہنا تو آپ کی زندگی کا سب سے بڑا مشغلہ رہا ہے آپ کا مجاہدانہ جوش عمل ملک و ملت کا جانا پہچانا جوش عمل ہے۔ فرنگی استبداد کے مقابلے میں آپ ہمیشہ سینہ سپر رہے ہیں اور دین کی سربلندی کے لئے آپ نے کسی قربانی سے بھی اب تک دریغ نہیں فرمایا ہے۔ چنانچہ موجودہ نظربندی اور گرفتاری آپ کے لئے کوئی نرالی آزمائش نہیں تھی۔

در مدرسہ کس را نہ رسد دعوئے توحید
منزل گہ مردانِ موحد سر دار است

دراصل دینی حلقوں میں تشویش کا باعث یہ امر ہوا کہ حالیہ گرفتاری و نظربندی کا پس منظر ایک ایسا محرک معلوم ہو رہا تھا جس کا مقصد ارباب اقتدار کی طرف سے دینی امور میں بے جا اور محرفانہ مداخلت اور بعض ایسے طبقوں کی ناپسندیدگی تھی جو ایک صدی سے ملت اسلامیہ میں انتشار کے بیج بوتے چلے آرہے ہیں۔

حضرت مولانا! ہم یہ جانتے ہیں کہ آپ کو اپنی تحسین سننا ناگوار گذرتا ہے اور آپ اسے ہرگز پسند نہیں فرماتے ہیں کہ آپ کی خدمات دینی و ملی کو علانیہ بیان کیا جاتا رہے لیکن دینی جذبات رکھنے والے لوگ مجبور ہیں کہ وہ آپ کی ناراضگی و ناپسندیدگی کے باوجود آپ کے بارے میں اپنے قلبی احساسات کا اظہار کریں۔

دراصل ایسا کرنے سے آپ کی تحسین مطلوب نہیں بلکہ اپنے ان مجروح جذبات کی تسکین مقصود ہے جو آئے دن کی دینی تحریفات کی کوششوں سے مسلمانوں کے قلوب میں برپا ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کی ذات نے جس سرگرمی اور جوش عمل کے ساتھ ان فتنوں کا مقابلہ کیا جو اسلام کے نام سے اسلام کو اپنی خواہشات کے مطابق بدل دینا چاہتے تھے اور اب بھی چاہ رہے ہیں۔ تو آپ کے لئے تمام دینی افراد و گروہوں کے قلوب خدائے بزرگ و برتر کے حضور تشکر کے جذبات سے معمور ہو جاتے ہیں اور بے ساختہ جی چاہنے لگتا ہے کہ آپ کے سامنے بھی اظہار تشکر گذاری کیا جائے۔

حضرت مولانا! آپ نے فرنگی کی جابرانہ حکومت سے قوم و ملت کو نجات دلانے کے لئے اپنے اکابر رحمہم اللہ اجمعین کے ہمراہ جانبازانہ کوششیں فرمائیں آپ نے قیام پاکستان کے بعد فرنگی قانون کو اسلامی قانون سے بدلے جانے کے لئے عوام کے دینی احساسات و جذبات کو بیدار و تیز تر فرمایا۔

آپ اس قافلہ کے سرکردہ ارکان میں سے ہیں جس نے اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر ناموس ختم نبوت کو اس ملک میں بچایا۔ آپ کی شب و روز کی دوڑ دھوپ نے اُن فتنوں کے خلاف مسلمانان پاکستان کی رائے عامہ کو ہموار کیا۔ جو فتنے اسلام کو اپنے ناپاک مقاصد و عزائم کا آلۂ کار بنا کر اس میں من مانی تحریفات کرنے کے درپے ہیں۔

ہمیں صاف صاف کہنے کی اجازت دیجئے کہ آپ نے سلف صالحین سے منقول کتاب و سنت پر مبنی دین کے تحفظ کا شعور و جذبہ مسلمانوں کو عطا فرمایا۔

آپ نے اسلام کے بارے میں کسی قسم کی مداہنت کو روا نہیں رکھا۔ مخالفانہ پروپیگنڈوں کی مکروہ سازشوں کے باوجود آپ ہر جگہ اسلام کا نعرہ بلند کرتے رہے پاکستان کے مسلمانوں کو آپ کی وہ آواز حق ابھی تک یاد ہے جس نے مغربی پاکستان اسمبلی میں، سرائے زمانہ عائلی قوانین کی دھجیاں بکھیر دی تھیں اور پورے ملک کا رخ عائلی قوانین کے خلاف موڑ دیا تھا جبکہ اسی قسم کی آواز آپ کے رفیق محترم اور قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ قومی اسمبلی کے ایوان میں بلند کر رہے تھے۔

آپ نے اور آپ کے رفیق محترم مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ العالی نے حضرت علامہ محمد یوسف صاحب بنوری و حضرت مولانا تاج الاسلام مرحوم کی معیت میں جب جامعہ ازہر قاہرہ کی دعوت پر مصر کا سفر فرمایا، اور المجمع البحوث الاسلامیہ میں شرکت کی، جس میں پوری دنیا کے جلیل القدر علماء دین تشریف لائے ہوئے تھے تو پہلی بار آپ اور آپ کے رفیق محترم مفتی صاحب کے ذریعہ پاکستان کی اسلامی حیثیت کا تعارف عرب و افریقہ کے مسلم اکابر کے سامنے ہوا اور پہلی مرتبہ مسئلہ کشمیر پر قضیۂ فلسطین کی روشنی میں عرب و افریقہ و ایشیا کے مسلم نمائندوں کو آپ حضرات نے متوجہ فرمایا۔ اس طرح آپ کی ذات گرامی کی خدمات ملی و دینی کا دائرہ پاکستان کے حلقہ سے گذر کر بین الاسلامی حلقے تک پہنچ جاتا ہے۔

دین کے لئے آپ کی یہ انتھک کوششیں ہمارے لئے باعث افتخار ہیں۔ آپ دین کی خدمت کے لئے اور دین کو بے دین و مخالف دین عناصر کی دست برد سے بچانے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

# دار العلوم دیوبند کی جماعت علماء

## برصغیر کی مسلمہ تاریخ کے چند حقائق

### ایک سرسری جائزہ

## برصغیر پاک و ہند اور علماء دیوبند

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں علماء دیوبند کا جو مقام ہے اسے حال و مستقبل کا کوئی دیانت دار اور حقیقت شناس مؤرخ نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس برصغیر کی سیاسی مذہبی علمی، تہذیبی اور معاشرتی تاریخ مکمل ہی نہیں ہو سکتی جب تک علماء دیوبند کے تذکرے سے اس کے اوراق مزین نہ کر لئے جائیں۔

## علماء دیوبند کا سلسلہ

علماء دیوبند اس سلسلۃ الذہب کی آخری کڑی ہیں جس نے اس حصۂ زمین پر پہلی بار تبلیغ و دعوتِ اسلام کی برکات کے دروازے کھولے تھے۔ آنے والے مسلم فاتحین و حکمرانوں کو نور ہدایت مہیا کیا تھا اور یہاں کے ہر شعبۂ حیات کو علم و فکر کی روشنی عطا کی تھی۔

## حضرت مجدد رح اور علماء دیوبند

کون اس حقیقتِ واقعہ سے انکار کر سکتا ہے کہ اس خطۂ ارض پر مسلمانوں کی جداگانہ ملی و دینی حیثیت کا علم سب سے پہلے اور باقاعدہ طور عہد جہانگیری میں حضرت مجدد الف ثانی اور ان کے رفیق علماء رضی اللہ عنہم علیہم اجمعین نے بلند کیا اور علماء دیوبند اس مجددی تحریک کے وارث و جانشین ہے۔

## حضرت شاہ ولی اللہ رح اور علماء دیوبند

اور یہ بھی ایک ناقابل تردید تاریخی حقیقت ہے کہ مغل حکومت کے زوال پذیر اور طوائف الملوکی کے عہد کے دوران جبکہ پوری ملت اسلامیہ میں علمی، فکری دینی، عملی، معاشرتی و سیاسی اضمحلال و انتشار تیزی سے رونما ہو رہا تھا تو اس وقت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء علمی نے ازسرنو ملت اسلامیہ کی ذہنی و عملی شیرازہ بندی کا سنگ بنیاد رکھا اور آنے والے دور کی طرف ان کی راہنمائی کی۔

یہی شیرازہ بندی اور راہنمائی آئندہ کے لئے مسلمانوں کی ہر دینی جد و جہد و تحریک کا سرچشمہ بنی اور علماء دیوبند نے اسی سرچشمہ کی محافظت کا عظیم ترین فرض انجام دیا۔

## نظام اسلامی کے قیام کی جد و جہد

انیسویں صدی عیسوی کا ہندوستان شرقاً اور غرباً و شمالاً اور جنوباً سخت افراتفری کا شکار تھا اور ہر طرف انتشار ہی انتشار برپا تھا۔ مشرقی، مغربی اور جنوبی ساحل پر کلکتہ سے لے کر بمبئی اور مدراس تک، انگریز کے پنجے گڑ چکے تھے۔ اس کا سیاسی دخل و اقتصادی گرفت اور دھیرے دھیرے گنگ کر دہلی تک آ پہنچی تھی۔ خود سر گروہوں نے ملک بھر میں لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ وسط ہند میں مرہٹوں کا زور تھا تو شمالی ہند پر سکھ قابض تھے سندھ اور بلوچستان کے میر اسماعیل شیعوں کے زیر اثر انگریز کے حلقۂ تسلط میں آ چکے تھے۔

ان نازک ترین حالات میں علماء حق کی ایک جماعت نے سر سے کفن باندھ کر پورے ہندوستان میں جہاد کی روح پھونکی۔ شمال کی سرحدات سے باقی ہندوستان کی طرف باقاعدہ پیشقدمی شروع کر دی اور پہلی بار نظام اسلامی پر مبنی ایک صحیح حکومت و ریاست کی بنیاد ڈالی اگرچہ مسلمان امرا اور دولت پرستوں کی غداری نے ان کی پیشقدمیوں کا خاتمہ کر دیا۔ تاہم دنیا کے سامنے اسلامی حکومت اور اسلامی جہاد کا ایک عملی نقشہ ایک بار پھر آ گیا

علماء دیوبند نظام اسلامی کے قیام کی کوششوں میں شہید ہو جانے والے ان ہی علماء حقانی کے جانشین ہیں

## فرائضی تحریک

اسی طرح کی ایک اور جد و جہد مشرقی ہند کے علاقہ بنگال و اڑیسہ میں مولانا شریعت اللہ اور ان کے شاگردوں نے انگریزوں کے حلقۂ اقتدار کو توڑ دینے کے لئے جاری کی جسے مؤرخین فرائضی تحریک کے نام سے ذکر کرتے ہیں۔ اس جد و جہد کا منشاء بھی مسلمان عوام کی چھینی ہوئی دینی و مذہبی آزادی کا حصول تھا اور اس کو برپا کرنے والے بھی وہ علماء حق تھے جن کے مقاصد کا ورثہ علماء دیوبند کی طرف منتقل ہوا

## ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی اور علماء

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں ۱۸۵۷ء کا سال نہیں بھلایا جا سکتا۔ اس سال وہ عظیم جد و جہد و کشمکش برپا ہوئی تھی۔ جسے انگریز "غدر" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ لیکن پاک و ہند کے عوام اسے اپنی "پہلی عوامی جد و جہد آزادی" کے نام سے فخریہ یاد کیا کرتے ہیں۔

اس تحریک آزادی کے اسباب و محرکات کے متعلق اگرچہ مؤرخین میں سخت اختلافات پائے جاتے ہیں تاہم اس ایک بات پر سب متفق ہیں کہ اس تحریک کا عوامی تحریکی اور جنگی پہلو علماء کرام کی قیادت و سیادت کا رہین منت ہے۔ ہر جگہ سرکردہ علماء اس تحریک کے قائد تھے اور وہ مسلمانوں کو و عوام کو ہر قیمت پر آمادہ و تیار کرنے پر لگ پڑے تھے کہ انگریز کے حلقہ غلامی کو توڑ کر مکمل آزادی حاصل کر لیں۔

اور علماء کے ایک گروہ نے دہلی، میرٹھ، سہارن پور اور انبالے کے مضافات میں شاملی کے اندر اسلامی اصولوں پر مبنی ایک عارضی نظام حکومت بھی قائم کر دیا تھا اور جہاد کی تعمیل میں مصروف ہو گئے تھے۔ یہی گروہ علماء تھا، جس نے بعد میں دیوبند کے علمی ادارے کی تشکیل کی۔

## انگریزی حکومت اور علماء

حالات کی سیاسی رفتار نے امراء و دولت مندوں کے مفادات کے تقاضوں نے اور غداروں کے ایک گروہ کی کارگذاریوں نے ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی کو ناکام بنا دیا اور انگریز پورے برصغیر کا مالک و حکمران بن گیا۔

اس کے بعد انگریزوں نے جو ... دار و گیر اور ظلم و ستم عوام پر بالخصوص علماء اسلام پر روا رکھے، اس سے اب کون ناواقف رہ گیا ہے۔

پھانسی کے پھندوں اور تختوں کی زینت بننے والے گولیوں اور سنگینوں کا نشانہ بنائے جانے والے، قید و بند، جلاوطنی اور کالے پانی کی سزائیں دیئے جانے والے افراد میں، آگے آگے علماء کے طبقے کو ہی رکھا گیا اور اس طرح انگریز کی حکومت ظلم و جبر کی سنگینوں کے سہارے قائم ہو گئی۔

## انگریز کے ارادے

یہاں سے اب وہ نیا دور شروع ہوا۔ جس میں نوے سال تک انگریز کی حکومت اس کوشش میں مصروف رہی۔ کہ اس ملک کے باشندوں کو ایک ایسے سانچے میں ڈھال دیا جائے جس میں اسلام اور مسلم روایات کا ادنیٰ سا حصہ بھی باقی نہ رہے۔ اور اس کی ان کوششوں کا مقابلہ ہر میدان میں صرف علماء دیوبند اور ان سے وابستہ افراد نے کیا۔

## مسلمانوں کی زبان، تعلیم اور معاشرت میں تبدیلی کی کوشش

سب سے پہلی چیز جو انگریز نے کی وہ نظام تعلیم کی تبدیلی تھی۔ لارڈ میکالے، اس کی سفارش ۱۸۳۵ء میں ہی کر چکا تھا اب ۱۸۵۷ء کے بعد ہر جگہ انگریزی تعلیم کے مدرسے و اسکول کھولے جانے کی مہم سرکاری سطح پر بھی، اور بعض جدید قومی اداروں و بڑی شخصیتوں کے ذریعہ سے بھی شروع کر دی گئی اس حملہ کی مدافعت کے لئے دیوبند کا وہ علمی مرکز وجود میں آیا جسے دار العلوم دیوبند کہا جاتا ہے۔ یہاں دینی تعلیم کے ساتھ عربی زبان و رسم الخط کے تحفظ کا کام شروع کیا گیا۔ انگریزی تعلیم و نظام تعلیم کے متوازی دینی تعلیم اور دینی نظام تعلیم قائم کر دیا گیا۔ اور انہی بنیادوں پر ہر جگہ مقامی علماء کے ذریعہ اس کو رواج دینے کی بھرپور کوشش کی گئی۔

## اسلامی قانون اور نظام عدالت کی تنسیخ

انگریز نے دوسرا وار ملک سے ان عدالتوں کے خاتمہ کی صورت میں کیا۔ جو اب تک پرانی شرعی روایات کے مطابق فیصلے دیا کرتی تھیں ان کی جگہ انگریزی قانون کے مطابق عدالتی نظام کا جال پھیلا دیا۔

علماء دیوبند نے اس حملے کی مدافعت "افتاء" کا نظام قائم کر کے کی، اور اس طرح مسلمانوں کے لئے یہ موقعہ بہم

پہنچا دیا کہ وہ باوجود ایک کافرانہ اور متعصبانہ حکومت و نظام کے اپنے معاملات کے فیصلے شریعت حقہ کے مطابق کرا سکتے تھے۔

### مسلمانوں کی جداگانہ ملی وحدت ومذہبی تشخص کی حفاظت

یہ دونوں باتیں یعنی انگریزی نظام تعلیم کے مقابلہ میں دینی نظام تعلیم کا قیام اور انگریزی نظام عدالت وقانون کے مقابلہ میں دینی افتاء کے مراکز کا قیام ایسی تھیں جنہوں نے انگریز کی تمام اسلام کش کوششوں کے باوجود مسلمانوں کے دین، ان کی دینی و ملی وحدت اور جداگانہ تشخص کو باقی رہنے میں زبردست مدد دی۔

علماء دیوبند کا صرف یہی کارنامہ ایسا ہے کہ اس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ اس لئے کہ مسلمانوں کو فرنگی تعلیم وتہذیب کے سانچے میں ڈھال کر ان کی جداگانہ ملی حیثیت کو ختم کر دینے کا برطانوی منصوبہ ان ہر دو تدبیروں کے ذریعہ حسب منشاء بار آور نہ ہو سکا اور مستقبل کے سیاسی تغیرات میں برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی جداگانہ ملی حیثیت قائم وبرقرار رہی۔

لیکن علماء دیوبند نے صرف اسی پر بس نہیں کر دیا انہوں نے دینی تعلیم اور دینی افتاء کا نظام قائم کرنے کے ساتھ اپنے عمل اور اپنی دعوت کے ذریعہ مغربی تہذیب ومعاشرت کے فروغ کا بھی سخت مقابلہ کیا۔ جس نے مسلمانوں کو ظاہری شکل وصورت کے اعتبار سے بھی ایک جداگانہ قوم بنائے رکھا۔ اگرچہ اس راہ میں انہیں دقیانوسیت اور ملائیت کے طعنے بھی سننے پڑے

### سیاسی تقاضے اور علماء دیوبند

شاید یہ سب کچھ جمود اور قدامت پسندی پر محمول کیا جاتا۔ اگر علماء دیوبند صرف اتنے ہی پر اکتفا کر دیتے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ملک اور عوام کی محکومیت اور پستی کی حالت کی طرف سے غافل نہیں بیٹھے، بلکہ سیاسی انقلاب وتغیر کی کوششوں میں بھی زور وشور کے ساتھ لگے رہے۔

### انقلاب کی کوشش

انہوں نے ایک بھرپور انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی، جس کا عالمی تعارف تحریک ریشمی رومال کے نام سے سب سے ہے اور جس کا ذکر انگریز کی قائم کردہ رولٹ کمیٹی کی رپورٹ میں تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

### تحریک خلافت کی قیادت اور جداگانہ وطن کا نظریہ

اور اس خطۂ زمین کے باشندوں کی وہ عظیم حرکت وعمل جو تحریک خلافت کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جس کے بارے میں بالطور پر یہ دعوی کیا جا سکتا ہے کہ اس نے نہ صرف برصغیر کے مسلمانوں بلکہ دوسری قوموں اور ملکوں میں بھی عام بیداری کی لہر پیدا کی۔ اور حصول آزادی کا ولولہ دیا، اس کی بیشتر قیادت علماء دیوبند اور ان کے متعلقین کے ہاتھوں میں ہی تھی۔

اس تحریک کے ذریعہ علماء دیوبند نے نہ صرف مسلمانوں کے سیاسی قدم عوامی میدانوں میں سب سے آگے پہنچا دیئے بلکہ دوسروں کی سیاسی قیادت کو بھی انہیں اہل ثابت کر دیا۔ علاوہ ازیں دیوبند کے ہی ایک عظیم فرد مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم نے ۱۹۲۰ء میں سب سے پہلے مسلمانوں کے لئے جداگانہ وطن کی اسکیم پیش کی جو استنبول (ترکیہ) میں شائع ہوئی تھی اور انگریز نے اس کی اشاعت ہندوستان میں ممنوع قرار دے دی تھی

### نہرو رپورٹ اور علماء دیوبند

علماء دیوبند نے مسلمانوں کی جداگانہ ملی حیثیت کو نئے سیاسی احوال میں قائم وباقی رکھنے کیلئے جو سب سے بڑا کارنامہ انجام دیا۔ وہ نہرو رپورٹ کی ملک گیر مخالفت تھی۔

نہرو رپورٹ کی بات اگرچہ ہمارے بہت سے اہل قلم لکھتے رہتے ہیں۔ لیکن تعصب وجانبداری کی حد ہے کہ اس سلسلہ میں علماء دیوبند کے کردار کو پس پردہ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

آج بہت سے لیگی حضرات جنہیں مسلمانوں کے مفادات کا سب سے بڑا چیمپئن قرار دیا جاتا ہے۔ نہرو رپورٹ کی تیاری اور حمایت میں پیش پیش تھے۔ مثلاً چودھری خلیق الزماں صاحب، راجہ صاحب محمود آباد، مولانا ظفر علی خاں مرحوم وغیرہ یہ سب نہرو رپورٹ کے زبردست حامیوں میں سے تھے۔ اور اول الذکر ہر دو حضرات شاید اس کمیٹی کے ارکان بھی تھے۔ جس نے یہ رپورٹ وضع کی تھی۔ اس رپورٹ کے ذریعے اگر مسلمانوں کی قومی انفرادیت اور جداگانہ حیثیت کی نفی ہوتی تھی تو اس کے خلاف سب سے پہلے زبردست آواز اٹھانے والی علماء دیوبند کی جماعت جمعیۃ علماء ہند تھی جبکہ آج کے بہت سے بڑے بڑے لیگی، اس کی حمایت میں پیش پیش تھے۔

### مسلمانوں کی جداگانہ قومی حیثیت کی تشکیل میں علماء دیوبند کا حصہ

یہ تمام تاریخی حقیقتیں اس امر کے ثابت کرنے کے لئے بزور شاہد ہیں کہ برصغیر کے مسلمانوں کی جداگانہ ملی حیثیت اور علیحدہ قومی تشخص کی تشکیل کا کام صرف جماعت علماء اور علماء دیوبند نے انجام دیا۔ مغل حکمرانوں کے دور میں بھی حضرت مجدد سے لے کر حضرت شاہ ولی اللہ تک علماء ہی مسلمانوں کو خالص اسلام کے ساتھ وابستہ رکھنے کی تحریک چلاتے رہے۔

انیسویں صدی کے طوائف الملوکی کے زمانہ میں بھی علماء نے چاہا کہ کسی طرح اس ملک میں اسلامی نظام حکومت اور مسلمانوں کا ملی غلبہ بروئے کار آ جائے۔

۱۸۵۷ء میں ملک گیر عوامی جدوجہد کے ذریعہ علماء نے ہی انگریز کے قائم ہونے والے غلبہ سے مسلمانوں کو نجات دلانے کی جان توڑ کوشش کی۔

علماء دیوبند اسی مجددی ولی اللہی سلسلہ کے علماء اور ان کے مقاصد کے وارث وحامل بنے، انہوں نے انگریزی تغلب کے دوران مسلمانوں کی جداگانہ حیثیت کا تحفظ انگریزی نظام تعلیم کے مقابلہ میں دینی نظام تعلیم کر کے انگریزی قانون کی بالادستی کے مقابلہ میں نظام افتاء کے قیام کے ذریعہ کیا۔

### برصغیر کی سیاست اور علماء دیوبند

علماء دیوبند انقلابی وسیاسی تحریک کے ذریعہ مسلمانوں میں آزادی کے حصول اور سیاسی کامیابی کی لگن باقی رکھی۔

چنانچہ جب برصغیر سے انگریز کے رخصت ہونے کا وقت قریب آتا ہے اور نئے سیاسی تصفیہ کی ضرورت لاحق ہوتی ہے تو علماء دیوبند کے یہی دینی، سیاسی کارنامے تھے جو مطالبہ پاکستان کی تحریک میں روح، ذہن کا کام کرتے ہیں اور علماء دیوبند ہی کی ایک برگزیدہ شخصیت مولانا شبیر احمد عثمانی اور ان کے رفقاء کی قیادت میں تحریک پاکستان کو مذہبی جذبات کا مواد حاصل ہو جاتا ہے

### انگریز کی مسلم کش پالیسی کا جواب

یہ ہیں علماء دیوبند کے سو سال تک انگریزی حکومت کے ہر اس اقدام پر جوابی کارروائی کرتے رہتے ہیں جس سے مسلمانوں کی جداگانہ ملی حیثیت فنا ہو جانے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ یہ سیاست کی وادی میں مسلمانوں کے قافلے کو اس حد تک آگے بڑھا لے جاتے ہیں کہ ملک کا سیاسی تصفیہ مسلمانوں کے مطالبہ پاکستان کی روشنی میں ہونا ممکن ہو جاتا ہے۔

### تحریک پاکستان میں عملی حصہ

یہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک پاکستان کی کامیابی کے لئے مذہبی جوش وجذبہ پشاور سے کلکتہ تک پھیلا دیتے ہیں۔

اس طرح ہندوستان کی ملت اسلامیہ کا قافلہ اپنی جداگانہ مملکت پاکستان کے قیام کی منزل سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

### تاریخ کی منہ بولتی تصویر

کیا ان عظیم تاریخی حقائق کے ہوتے ہوئے کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ پاکستان کے نظریہ اور اس کے قیام میں علماء دیوبند کا کوئی حصہ نہیں۔ تاریخ کی اٹل حقیقتیں تو پکار پکار کر یہ کہہ رہی ہیں کہ اس برصغیر میں انگریز کے غلبہ کے بعد انگریز کے مقاصد کے علی الرغم مسلمانوں کے جداگانہ دینی ملی، قومی، تہذیبی، معاشرتی وتعلیمی وجود کو قائم وبرقرار رکھنے کی پہلی اور ہمہ گیر جدوجہد علماء دیوبند نے ہی سرانجام دی انگریز کی ہر اس تدبیر کا توڑ پیدا کیا جو مسلمانوں کو انگریزی تہذیب، تعلیم اور نظام کے اندر جذب کر لینے والی تھی۔ اور ہر سیاسی موڑ پر مسلمانوں کی انفرادیت کو نمایاں کیا

### تحریک پاکستان کے محرکات ذہنی

اور اس طرح وہ تمام محرکات وعناصر انگریز کی اسلام دشمنانہ کارروائیوں سے بچا لئے جن سے مسلمانوں کے جداگانہ وجود کی تشخیص ہوئی اور جن کے ذریعہ اس نظریہ کی تخلیق اور اس تحریک کا سروپا تیار ہوا جس کا منشاء مسلمانوں کے لئے جداگانہ وطن کا حصول تھا۔

### جھوٹ کی زبان

لیکن اس کھلی ہوئی صداقت کے باوجود یہ تلخ حقیقت موجود ہے کہ آج بعض زبانیں علماء دیوبند پر اس حیثیت سے دراز ہو رہی ہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

## بقیہ دارالعلوم دیوبند

کو نظریہ تحریک پاکستان سے ان کا کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔ بے شک جھوٹ بولنے اور جھوٹ تراشنے سے کسی کی زبان روکی نہیں جاسکتی۔ اور یہ بات کوئی قابل تعجب بھی نہیں ہے کہ سچائی پر خود غرضانہ پروپیگنڈے کا دبیز پردہ ڈالا جاتا رہتا ہے۔

## علماء دیوبند کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے کے اسباب

تاہم ہمیں تجزیہ کرنا چاہئے کہ علماء دیوبند کی بے بنیاد اور شر انگیز مخالفت کیوں کی جاتی ہے۔

در اصل علماء دیوبند نے جہاں دین و ملت کی خدمت کے مذکورۃ الصدر کارنامے سرانجام دیئے وہاں ایک اور کام بھی وہ انجام دیتے رہے۔ انگریز نے مسلمانوں کو اسلام سے منحرف کرنے کی ایک اور خفیہ تدبیر بھی کی تھی یعنی بعض افراد اور گروہوں کو حوصلہ دلایا کہ وہ اسلام کے نام سے ایسے افکار و خیالات پیش کریں اور فرقہ بندیاں بنائیں جو اصل اسلام کو مسخ کر دینے والی ہوں۔

## علماء دیوبند کے مخالفین

مثلاً انکار ختم نبوت، دعویٔ نبوت، انکار سنت، تجددیت اور ادعائے تجدیدیت وغیرہ وغیرہ۔

علمائے دیوبند نے ایسے افراد و گروہوں کا بھی سختی سے مقابلہ کیا اور ان کے اٹھائے ہوئے فتنے کا منہ توڑ جواب دیتے رہے۔

اس طرح علماء دیوبند کے مدمقابل صرف انگریز اور عیسائی ہی نہیں بلکہ وہ گروہ اور افراد بھی بن گئے جو اگرچہ خود کو مسلمان ظاہر کرتے تھے لیکن انکار ختم نبوت ادعائے نبوت، مہدیت، مسیحیت، تجددیت اور انکار سنت وغیرہ کے فتنے مسلمانوں میں پیدا کرنے والے تھے۔

ان گروہوں کا اثر و رسوخ علماء دیوبند کی شدید مخالفت کی وجہ سے عوام میں تو نہیں پھیل سکا، نیز یہ گروہ اور افراد آزادی اور قیام پاکستان کی جدوجہد کے بھی شدید مخالف تھے۔ لیکن انگریز کی عنایت سے انہیں حکومت کے کاروبار اور اقتصادی و معاشی میدانوں میں نفوذ حاصل ہوتا رہا۔

## پاکستان میں فتنوں کا اجتماع

پاکستان قائم ہوا تو یہ سارے فتنے انگریز کی عطا کردہ مراعات و اثر و نفوذ کے ساتھ اس خطۂ زمین پر جمع ہو گئے۔ ظاہر ہے کہ ان کی نظروں میں علماء دیوبند کا وجود ایک کانٹے سے کم نہیں ہے۔ پاکستان میں بھی ان نئے فروغ کی راہ روکنے والے علماء دیوبند ہی ہیں۔ اس لئے اگر علماء دیوبند کے خلاف مکروہ اور جھوٹا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے تو قابل تعجب نہیں۔

## علماء دیوبند کے بارے میں صحیح تاریخ کا فیصلہ

لیکن جو لوگ گذشتہ دور کی تاریخ پر صحیح نظر رکھتے ہیں انہیں اس اعتراف میں ہرگز تامل نہیں ہو سکتا کہ

مسلمانوں کے جداگانہ ملی وجود کے تشخص، ان کی سیاسی انفرادیت ان کے لئے علیحدہ وطن کی ضرورت کا اولین تصور انہی سے ہے کہ اسباب و محرکات کی تشکیل اور پاکستان کو ان کے حقیقی نظریات پر قائم رکھنے کی کوشش پر بنیادی اہم کام علماء دیوبند نے ہی انجام دیا اور یہی کام انجام دے رہے ہیں۔

کیا اس عظیم تاریخی صداقت کو افسانہ سازیوں کے جھوٹ سے مٹایا جا سکتا ہے؟

## بقیہ تقریب استقبالیہ

صفحہ ۵ سے آگے

کے لئے پاکستان کے تمام علماء دین کو جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر جمع کرنے اور انہیں سرگرم بنانے کی حسین مساعی جمیلہ میں مصروف ہیں۔ وہ بجائے خود اتنا بڑا کام ہے جس کی اہمیت و عظمت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

مولانائے محترم! یہ تمام باتیں ایسی نہیں ہیں جن کے بیان سے زبان و قلم کو روکے رکھا جاسکے اور اتنی بڑی خدمات کی انجام دہی پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرنے اور اپنے جذبات محبت پیش کرنے سے بھی محروم رہیں۔ ہم خدائے بزرگ و برتر کی حمد و ثنا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو اتنے عظیم الشان کام انجام دینے کی توفیق بخشی۔

ہم آپ کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کی دعا کرتے ہیں تا کہ آپ کی دینی قیادت اس عہد فتن میں مسلمانان پاکستان کے لئے سہارا بنی رہے اور ہم آپ کی راہنمائی پر اظہار اعتماد کرتے ہوئے اپنا اور ملک کے تمام حقیقی دینی حلقوں کا تعاون پیش کرتے ہیں

اللہ تعالےٰ آپ کی راہنمائی میں ملک و ملت کو تحریف دین کے فتنوں سے محفوظ رکھے، اسلام کی سربلندی کی راہ ہموار ہو اور پاکستان صحیح معنوں میں ایک خالص مثالی اسلامی مملکت بن سکے۔ آمین!

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ (ک)

## جواب سپاسنامہ

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے سپاسنامے کے جواب میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار فرمایا۔

حضرات علماء کرام، معزز برادران اسلام و اہالیان شہر لاہور!

مجھے اپنے بارہ میں کوئی غلط فہمی ہے نہ آپ حضرات کے بارے میں۔ میں ایک ادنیٰ طالبعلم ہوں اور اس پر اللہ تعالےٰ کا شکر گذار ہوں۔

آپ حضرات نے جس محبت و عقیدت کا اظہار فرمایا ہے۔ در اصل اس کا تعلق اس نصب العین سے ہے جس کی تکمیل اور بروئے کار لانے کیلئے آپ کے خیال میں میں اور جمعیۃ علماء اسلام مصروف عمل ہیں۔ روبرو تعریف کو روحانی حکماء کے سردار آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا۔ اگرچہ آپ حضرات نے اس میں دینی فائدہ ملحوظ رکھا ہے مگر

حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ارشاد [illegible] ہے کہ اس پر ہزاروں مصلحتوں کو قربان کر [illegible]

معزز حاضرین اجلاس! جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان نے ملک و ملت کی آزادی کے لئے جو خدمات انجام دی ہیں۔ وہ حضرت شیخ الہند کے جانشین حضرت مدنی کی برکات ہیں۔

جو خدمات قادیانیت وغیرہ فتنوں کے [illegible] کی ہیں یا کر رہے ہیں وہ حضرت علامہ انور [illegible] کے فیوض و جذبات کا عکس ہیں اور جو مساعی [illegible] استحکام پاکستان و احیاء اسلام کے لئے [illegible] لا رہے ہیں وہ شیخ الاسلام حضرت مولانا [illegible] کے خطوط کے موافق کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ [illegible] ہے کہ وہ ان بزرگوں کی ہدایات کے مطابق [illegible] مقاصد میں کامیاب فرمائیں گے۔

معزز حضرات!

علماء حق کا سب سے بڑا قصور یہی ہے کہ [illegible] ہیں سرور کائنات صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم [illegible] کامیاب اور قرآن و سنت کے اصول کو نافذ [illegible] چاہتے ہیں۔ ارباب اقتدار کا ان مقاصد [illegible] کرنا یا اسلام کے نام سے غیر اسلامی امور کی [illegible] کرنا انتہائی افسوسناک ہے۔

گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر عوام [illegible] عمل سے بتا دیا کہ وہ دین کے بارہ میں علماء حق [illegible] کر سکتے ہیں۔ اسی لئے میں حکومت سے غیر [illegible] کرتا ہوں کہ وہ ملکی مفادات و اسلامی تقاضوں کے [illegible] اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے۔

برادران اسلام! بڑا قصور [illegible] اپنے مظلوم مسلمانان عدن کا ذکر نہ کروں کہ ان [illegible] مسلمانوں کی طرح مظالم کے پہاڑ توڑے جا [illegible] سینکڑوں عربوں کو بیدا لفتی حق آزادی کے مطا[illegible] گولیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ [illegible] نے قرآن پاک کی وہ توہین کی ہے جس کو میں بیا[illegible] کر سکتا۔ جو لوگ انگریز یا امریکہ کی وفاداری کا [illegible] کئے ہوئے ہیں ان سے کیا گلہ ہے مگر حکومت [illegible] کا اس سلسلے میں آواز بلند نہ کرنا باعث تعجب [illegible]

اس سال قادیانیوں کا حج کو جانا اور [illegible] گورنمنٹ کا ان کو اجازت دینا بھی افسوسناک [illegible] ان کا یہ کہنا کہ پاکستانی گورنمنٹ ان کو مسلم [illegible] کیئے دیتی ہے ایک حد تک صحیح سہی، مگر قادیا[illegible] پہلی روایات کے خلاف اس طرح کی کھلی [illegible] کرے کسی خطرناک گٹھ جوڑ کا پیش خیمہ نہ ہو۔

آخر میں میں حکومت پاکستان پر واضح کر[illegible] آزادی کے اعلان کے باوجود آزادیاں [illegible] مذہبی مطلق العنانی کی اجازت کے ساتھ ساتھ [illegible] کو پابند کرنے، جمہوریت کا نعرہ لگا کر بھی [illegible] کو نظر انداز کرنے کی پالیسی اور چند گنے چن[illegible]

باقی صفحہ [illegible]

# خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا جدید انتخاب

۲۰ محرم الحرام ۱۳-اپریل جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے جدید انتخاب کے سلسلے میں انتخابی اجلاس جامع مسجد پیراں میں زیر صدارت مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ اجلاس میں ضلع مردان کے تمام حلقہ جات علاقہ کمال زئی۔ بائیزئی شمالی۔ بائیزئی جنوبی۔ اما زئی، علاقہ رزڑ۔ علاقہ اتمان بلاق۔ ابا خیل کے نمائندے موجود تھے۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم اعلیٰ نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی اور جماعت کی ضلع کارکردگی کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ امیر ضلع مولانا لطف الرحمٰن صاحب نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ چونکہ یہ اجتماع جدید ضلعی انتخاب کے لئے ہے اس لئے حسب دستور میں اپنے رفقاء کے ساتھ استعفا کا اعلان کرتا ہوں اور اجلاس کی کارروائی مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی صدارت میں جاری رہے۔ چنانچہ اجلاس کی کارروائی مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی صدارت میں شروع ہوئی۔ امیر سرحد نے جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخ ملک میں جمعیۃ کا پروگرام اور پاکستان میں شرعی نظام کے قیام پر تبصرہ کیا۔ اس کے بعد جدید انتخاب کا اعلان ہوا۔ مولانا حافظ گل رحیم صاحب ناظم اعلیٰ تحصیل صوابی کی تحریک اور اجلاس کی متفقہ تائید سے مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع منتخب ہوئے۔ مولانا عبدالواحد صاحب نائب امیر ۱۔ مولانا غلام سرور صاحب نائب امیر ۲۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم اعلیٰ۔ مولانا حافظ میاں گل صاحب ناظم اور مولانا فضل ہادی صاحب ناظم۔ مولانا حافظ محمد ایوب جان صاحب ناظم نشر و اشاعت مقرر ہوئے۔ ضلع کی طرف سے ۴۵ سولی ارکان یعنی مجلس عمومی (جنرل کونسل) کے منتخب کئے گئے۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں:۔

(۱) اجلاس میں مولانا عبدالحنان صاحب اور مولانا عبدالعزیز صاحب مردان کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا گیا اور ان کے حق میں دعاء مغفرت کی گئی۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان ڈاگہ پیراں مردان کے بالمقابل جدید سینما گھر کی تعمیر پر گہری تشویش کا اظہار کرتی ہے اور یونین کمیٹی نمبر۲ اور دیگر معززین شہر کی مساعی جمیلہ کی تحسین اور تائید کرتی ہے۔ نیز حکومت مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس جدید سینما گھر کی تعمیر کا اجازت نامہ منسوخ کرے اور پاکستان کے مسلمانوں کے دینی جذبات کا احترام کرے ورنہ تمامتر ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔

(۳) یہ اجلاس گنے کے کاشتکاروں کی موجودہ تکلیفات پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور کاشتکاروں پر حکومت کی سرمایہ دارانہ پالیسی اور طرز عمل کی وجہ سے مظالم کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس بارہ میں ایسی واضح پالیسی مرتب کرے۔ جس پر مل والوں کو عمل پیرا ہونے کے لئے مجبور کیا جائے۔ جس سے ملک کے کاشتکار کی تکالیف کا ازالہ ہو اور کاشتکاروں کو اپنی محنت کا کما حقہٗ معاوضہ مل سکے۔

(۴) یہ اجلاس اسرائیل کے حکومت شام پر موجودہ جارحانہ عزائم کو ناکام بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کو بروئے کار لائے۔

(۵) جماعتی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کے لئے ضلعی سطح پر ایک، خاص مبلغ مقرر کیا جائے جس کے اخراجات نصف تحصیل صوابی اور نصف تحصیل مردان ادا کرے۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے امیر ضلع کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ایک ماہ کے اندر اندر اس کا انتظام کرے۔

(حافظ محمد یعقوب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان)

## جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے انتخابات اور تجویزیں

کراچی۔ ۱۶-اپریل۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی کا اجلاس ۱۴-اپریل کو مولانا زکریا صاحب کی قیامگاہ پر مولانا مفتی رشید احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار بالاتفاق منتخب ہوئے:۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا مفتی رشید احمد صاحب |
| نائب امیر | مولانا حافظ محسن شاہ صاحب۔ مولانا اسفند یار صاحب۔ مولانا غلام صمدانی صاحب |
| ناظم اعلیٰ | مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب |
| ناظم | مولانا زکریا صاحب، مولانا محمد عثمان صاحب ویسٹ گارڈن |
| ناظم نشر و اشاعت | مولانا اللہ ودایو بروہی |
| سالار | حاجی دل مراد صاحب بلوچ |

مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو ملک و ملت کے لئے مضر قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ یہ غیر شرعی قوانین ختم کئے جائیں۔

میر غلام علی تالپور اور دیگر سیاسی نظربندوں کو رہا کیا جائے اور تمام علماء کرام سے پابندیاں ہٹائی جائیں۔ یا ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

امریکی اسلحہ کے بارے میں حکومت کے موقف کی تائید کرتے ہوئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا گیا۔

ہنگامی حالات ختم کرتے ہوئے عوام کو تقریر و تحریر کی مکمل آزادی دی جائے۔ نیز پریس کو بھی قومی اور ملکی مسائل پر اظہار خیال کی پوری آزادی دی جائے۔ جمعیۃ کا یہ خصوصی اجلاس رات کو ۱۱ بجے ختم ہوا۔

## جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا انتخابی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس عمومی (جنرل کونسل) کا اجلاس ۲۰-محرم الحرام ۱۳۸۷ھ مطابق یکم مئی بروز پیر پشاور شہر میں منعقد ہو گا۔ اس اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے اضلاع ڈیرہ اسماعیل خاں۔ بنوں، کوہاٹ، پشاور، مردان، ہزارہ بشمول قبائل کے نمائندے شریک ہوں گے اس اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا جدید انتخاب بھی ہو گا۔ (عبدالباری فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد)

## جامعہ حمیدیہ ہائی سکول برائے مغل ضلع لاہور کا سنگ بنیاد

لاہور۔ ۱۶-اپریل بروز اتوار گیارہ بجے دوپہر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور نے مشہور اقامتی درسگاہ جامعہ حمیدیہ کے حصہ ہائی سکول کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اب تک یہ ادارہ صرف مڈل کے درجہ تک تھا۔ حصہ ہائی کی منظوری محکمہ تعلیم نے اسی سال دی ہے۔

اس مبارک تقریب پر علاقے کے لوگوں کے علاوہ بہت سے نامور علماء اور بااثر حضرات بھی موجود تھے۔ ان میں حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب امیر انجمن خدام الدین حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی۔ مولانا محمد اجمل صاحب شیخ محمد یوسف صاحب سیٹھی۔ صوفی عبدالحمید خاں صاحب سابق وزیر خوراک۔ پروفیسر حاجی فضل احمد صاحب، سی ٹی کالج۔ سید مشتاق حسین صاحب بخاری کے نام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

(مولانا) محمد اکرم منیجر جامعہ حمیدیہ ہائی سکول معرفت ہلال انجینئرنگ کمپنی ملتان روڈ لاہور ۱۲

## بقیہ تقریب استقبالیہ

کی بنیاد پر دس کروڑ مسلمانوں کے لئے عالیشان سرکاری محل بنانے کی سکیم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

موجودہ خارجہ حالات کے اچانک تبدیل ہونے سے عبرت حاصل کر کے حکومت کو مذہبی بے چینی اور اندرونی خلفشار ختم کرنے کے اقدامات کرنے چاہئیں ورنہ فطرت کا اٹل قانون اور تاریخ کا فیصلہ نہیں روکا جا سکے گا۔

محترم برادران اسلام و علماء کرام! میں آپ کی اس ذرہ نوازی اور حسن ظن کا مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو اور تمام مسلمانوں کو دینی استقامت نصیب فرمائے۔ آمین!　　(غلام غوث)

تقریب کا اختتام مولانا عبید اللہ صاحب انور کے دعائیہ کلمات پر ہوا۔

(اسٹیج سیکرٹری۔ حکیم مختار احمد الحسینی)

## ضلع لائلپور کا انتخاب جدید

امیر — حضرت مولانا مفتی محمد یوسف الحسینی نائب خطیب جامع مسجد کچہری بازار لائلپور

نائب امیر — حضرت مولانا محمد اختر صاحب صدیقی لائلپور شہر گوروناناک پورہ

ناظم اعلیٰ — حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب غلام محمد آباد کالونی لائلپور

نائب ناظم — حضرت مولانا محمد رفیق صاحب انور کمالوی خطیب کی مسجد جناح کالونی لائلپور

معاون ناظم — مولانا قاری حبیب احمد صاحب خطیب غفوری مسجد جناح کالونی لائلپور

ناظم دفتر — حضرت مولانا محمد اکرام الحق صاحب صدیقی گوروناناک پورہ لائلپور

پروپیگنڈا سیکرٹری — الحاج جناب اللہ رکھا صاحب گلبرگ کالونی لائلپور

شعبہ نشر و اشاعت — مولانا محمد رفیق صاحب انور - مولانا تاج خطیب اللہ صاحب - حضرت مولانا محمد صابر صاحب خطیب الٰہی مسجد ڈی ٹائپ کالونی لائلپور - جناب مولانا محمد اکرام الحق صاحب صدیقی -

### اراکین مجلس شوریٰ

(۱) مولانا قاری جان محمد صاحب خطیب پرتاپ نگر لائلپور
(۲) حافظ خلیل احمد صاحب
(۳) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب بسم اللہ پورہ محلہ
(۴) جناب فرید احمد صاحب بسم اللہ پورہ لائلپور
(۵) جناب حافظ عبدالرشید صاحب خطیب بھائی والا لائلپور
(۶) حضرت مولانا حافظ عبدالشکور صاحب خطیب گلبرگ کالونی
(۷) جناب مستری چراغ دین صاحب
(۸) جناب ماسٹر گلزار احمد صاحب لائلپور
(۹) جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب
(۱۰) جناب حافظ فضل حسین صاحب ریلوے روڈ
(۱۱) جناب فضل محمد صاحب جناح کالونی
(۱۲) جناب مولانا قاری مقبول الرحمٰن صاحب ڈی ٹائپ کالونی
(۱۳) جناب حاجی محمد رمضان صاحب

### چک ۳۲۵ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

امیر — مولانا محمد حسین صاحب
نائب امیر — مولانا علی محمد صاحب
ناظم — چودھری محمد انور صاحب
خازن — جناب عبدالجبار صاحب

### چک ۲۷۶ جڑانوالہ

امیر — حکیم شاہ محمد صاحب
نائب امیر — جناب عبدالرشید صاحب
ناظم اعلیٰ — جناب انور علی صاحب

### مجلس شوریٰ

صوفی بشیر احمد صاحب، خان محمد جاوید صاحب
مولانا محمد دین صاحب
جناب نور احمد صاحب وٹو

### چک نمبر ۴۸، ۲ تحصیل جڑانوالہ

امیر — جناب محمد موسیٰ صاحب
نائب امیر — میاں محمد باقر صاحب
ناظم اعلیٰ — میاں محمود صاحب

### مجلس شوریٰ

احمد علی صاحب - محمد حسین محمد یعقوب - محمد حسین صاحب

### چک نمبر ۲۶۸ جڑانوالہ

امیر مولانا دین محمد صاحب - نائب امیر صوفی محمد اسماعیل صاحب
ناظم اعلیٰ - جناب بشیر احمد صاحب

### مجلس شوریٰ

رجب علی نمبردار - حاجی محمد ابراہیم صاحب - جان محمد صاحب - خوشی محمد صاحب - محمد رفیق صاحب نظام دین صاحب

### چک نمبر ۴۱ روپڑاں تحصیل سمندری

امیر — جناب مولانا عبدالعزیز صاحب
ناظم اعلیٰ — صوفی نور محمد صاحب

## جمعیۃ علماء اسلام شکارپور کا انتخاب

۱۳ اپریل سکھر سے تین افراد پر مشتمل ایک وفد شکارپور گیا۔ وہاں ایک اجتماع خصوصی زیر صدارت مولانا خلیفہ احمد دین صاحب شروع ہوا اور مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب کیے گئے۔

(۱) امیر — مولانا لطف اللہ صاحب
(۲) نائب امیر — مولانا حضور بخش صاحب
(۳) ناظم اعلیٰ — مولانا عبدالحی صاحب
(۴) نائب ناظم — عبدالغفور صاحب ایرانی
(۵) خازن — صوفی اللہ بخش صاحب

شوریٰ کا انتخاب امیر شہر بعد میں کریں گے۔ دفتر کے لئے بھی جگہ کا انتظام ہو گیا ہے۔

نشر و اشاعت کا بھی شعبہ قائم کیا گیا ہے اور اس کا انچارج مولانا لطف اللہ صاحب کو ہی بنایا گیا ہے جس کے لئے کوشش شروع کر دی گئی ہے

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام لوہارکے حلقہ

### یونین کونسل مالی پور تحصیل پسرور

یکم ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ ۱۳ اپریل ۶۷ء بوقت ۹ بجے بمقام جامع مسجد لوہارکے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ زیر صدارت جناب حکیم عبداللطیف صاحب سابق چیئرمین یونین کونسل مالی پور منعقد ہوا۔ جس میں جدید انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر — جناب حکیم عبداللطیف صاحب مالی پور
نائب امیر — حضرت مولانا علم دین صاحب مندرجاوا
ناظم اعلیٰ — حضرت مولانا غلام رسول صاحب مہتمم مدرسہ انوار الاسلام لوہارکے
نائب ناظم — حضرت مولانا محمد رفیق صاحب گودھا
خازن — حضرت مولانا غلام حسن صاحب خطیب جامع مسجد لوہارکے۔

دس افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ قائم کی گئی۔

## ناظم عمومی و قائد جمعیۃ کا دورہ سکھر

۲۶، ۲۷، ۲۸ اپریل کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سکھر میں جمعیۃ کے اجتماعات سے خطاب کریں گے۔ ۲۷ و ۲۸ اپریل حضرت مفتی محمود صاحب بھی سکھر میں کارکنان جمعیۃ سے خطاب فرمائیں گے۔

## جامعہ ربانیہ کا افتتاح

ملتان - آج یہاں معصوم شاہ روڈ پر جامعہ [ربانیہ] کا افتتاح کرتے ہوئے حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدرسہ خیر المدارس ملتان شہر نے ایک پر مغز تقریر [میں] علم کی قدر و منزلت بیان کی۔ جامعہ ربانیہ کی کارگزاری کو بنظر استحسان دیکھا۔ (نوٹ) داخلہ وسط مئی تک جاری رہے گا۔ محمد یعقوب شیخ ناظم جامعہ ربانیہ

## ممتاز عالم دین کی نظر بندی

کمالیہ کے ممتاز عالم دین اور جمعیۃ کے مقامی رہنما کارکن مولانا ابوالنصر محمد اشرف ہمدانی کو رول ۱۱ ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت ڈی سی لائلپور نے [تین] ماہ کے لئے ضلع بدر کر دیا ہے۔

اس سے قبل پے درپے چھ ماہ کی زبان بندی [کی] میعاد ۶ اپریل ۶۷ء کو ختم ہوئی اور زبان بندی ختم ہونے کے بعد مولانا موصوف نے کوئی تقریر نہیں کی۔ [لیکن] ۱۱ کو انہیں ضلع بدر کر دیا گیا

مولانا موصوف پر ان نا روا عائد شدہ پابندیوں [سے] جہاں مسجد جامع مکیہ کی تعمیر التوا میں جا پڑی ہے وہاں [کمالیہ] کے مذہبی ادارہ دارالعلوم کمالیہ کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

## دعائے صحت کی اپیل

حضرت العلامہ مولانا عبدالمالک امیر جمعیۃ علماء [اسلام] سرڈھیری کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب جمعیۃ اور مولانا صاحب کے عقیدت مند دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ مولانا موصوف کے لئے صحت عاجلہ و کاملہ کی دعا فرمائیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام خان پور کا ہفت روزہ اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام خان پور کے ہفت روزہ اجلاس میں مخلوط تعلیم پر اظہار تشویش کیا گیا اور کہا گیا کہ مخلوط تعلیم ہمارے ملک میں انگریزوں کی پیداوار ہے۔ ہمارے ملک کے جس حصہ میں مخلوط تعلیم کے کالج اور اسکول قائم ہیں وہ جمعیۃ علماء اسلام اور ہر دیندار طبقہ کی نگاہ میں خلاف اسلام و خلاف غیرت ہیں۔ سنا گیا ہے کہ خان پور میں جدید انتظامات کے تحت مخلوط تعلیم زیر غور ہے جس کے لئے بلدیہ خان پور نے ۸۰ ہزار روپے کی منظوری دی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام خان پور محکمہ تعلیم کے افسران اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس لعنت سے [خان پور] کو مستثنیٰ کر کے اہالیان خان پور پر احسان فرمایا جائے۔

## قرارداد یں صفحہ ۱۲ سے آگے

کا باہمی اتحاد و اتفاق ضروری قرار دیتا ہے۔ فرقہ واریت کو ہوا دینا انتشار و تشتت کا باعث ہے۔ بنا بریں شیعہ فرقہ کا اپنے لئے سکولوں و کالجوں میں الگ دینی نصاب کا مطالبہ کرنا اور عزاداری پر پابندیاں ختم کرنا سنّی آبادی کی علیحدگی اور دلآزاری کے مترادف ہے جو ملکی سلامتی و استحکام کے لئے نہایت مضر ہے۔ اس طرح ملک کا کثیر التعداد فرقہ اہلسنت بھی ملازمتوں میں تناسب کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہوگا۔ اگر سنّی آبادی میں عزاداری کا مطالبہ مان لیا جائے تو ملک میں فسادات کی آگ پھیل جانے کا خطرہ ہے۔ لہذا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ فرقہ واریت کو سختی سے کچل کر ملکی اتحاد و اتفاق برقرار رکھے۔

## جناب صدر کے ایک بیان پر تشویش

یہ اجلاس صدر مملکت کے اس بیان پر افسوس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو ۶ اپریل ۱۹۶۷ء کے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اس بیان میں صدر موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں امت مسلمہ کے نازک مذہبی احساسات سے بے خبری کے عالم میں یہ فرما دیا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی غیرارادی طور پر غلطیاں کرتے تھے۔ حالانکہ مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی حفاظت خاص میں ہر غلطی سے محفوظ تھے۔ ان سے غیرارادی طور پر بھی کوئی غلطی سرزد نہیں ہونے دی جاتی تھی۔ یہ اجلاس صدر موصوف پر واضح کرنا چاہتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے متعلق مسلمان ادنیٰ سی توہین بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ملک کے بڑے آدمی ہونے کی وجہ سے ان کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ آئندہ ایسا کوئی بیان دینے سے کامل احتراز کریں اور موجودہ بیان سے متعلق عام اضطراب اور قلق کو دور کرنے کی کوشش کریں (مفتی محمود صاحب)

## اشیا کی گرانی اور غلہ کی کمیابی پر اظہار تشویش

یہ اجلاس غلہ کی ہوشربا گرانی اور دوسری ضروریات زندگی کی کمیابی پر اظہار افسوس کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اشیاء خوراک کی کمی اور اس سے پیدا شدہ صورت حال کے حل کے لئے جامع پروگرام بنائے اور ان عوارضات کو دور کرے جو اس صورت حال کا باعث ہوئے ہیں۔ ملک میں غلہ کی کمی اس لئے واقع ہوئی ہے کہ حکومت نے صحیح منصوبہ بندی سے کام نہیں لیا اور سرکاری اراضی کو سیاسی رشوت کے طور پر اور بڑے بڑے لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے یا نیلام کے ذریعہ سے تقسیم کیا گیا ہے۔ اگر یہ اراضی کاشتکاروں میں صحیح طور پر تقسیم کی جاتی تو پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا اور ملک کو اس گرانی سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔

## حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی وفات پر

### حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا بیان

ہم افسوس کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں اور ہمارے ہاتھ میں دعا کے بغیر اور کیا ہے۔ سندھ میں بہت سے حق پرست حق گو اور دلیر علماء کرام ہوں گے اور ہیں۔ مگر بعض ہستیاں ایسی ہوتی ہیں جن کی آواز ساری قوم کی آواز ہوتی ہے۔

سندھ سب سے پہلے حضرت امروٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے محروم ہوا۔ لیکن وہ اپنے خلفاء اور شاگرد علماء کی ایک جماعت اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ جن میں ہالیجی شریف کے حضرت مولانا حماد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صف اول کے بزرگ تھے۔ ان میں حضرت مولانا شیر محمد صاحب بلوچ سندھی رحمۃ اللہ علیہ بہادر اور ہر دلعزیز عالم تھے جنہوں نے حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا خفیہ مکتوب کابل سے حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچایا تھا۔ پھر جمعیۃ علماء اسلام کا بنیادی پتھر رکھ کر دین کی خدمت کی۔ انہی میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب خطیب پڈعیدن ضلع نواب شاہ تھے۔ جنہوں نے حق گوئی کا ریکارڈ قائم کیا تھا۔ یہ اور ان کے بھائی حضرت مولانا قاری محمد عیسیٰ صاحب جرأت اور باطل شکنی میں ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ مودودی فتنہ کی سرکوبی حضرت ہالیجی شریف کے بعد سب سے زیادہ انہوں نے کی۔ حضرت مولانا قاری محمد عیسیٰ صاحب اردو اور سندھی دونوں زبانوں کے خطیب بے بدل تھے۔ ان کی وفات کے صدمہ کو ان کے بھائی مولانا عبدالحق صاحبؒ کے سہارے برداشت کیا جاتا تھا۔ مگر اب ان کی سرپرستی سے بھی ہم محروم ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

کراچی کے حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب بانی مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی تو پہلے ہی باقیات صالحات اور ایک فرزند صالح و ہونہار حضرت مولانا حافظ محمد اسمٰعیل چھوڑ کر رخصت ہو چکے تھے۔ اب سارے سندھ میں ایسے علماء کرام کہاں سے لائیں۔ اگر حضرت مولانا حکیم محمد صالح صاحب میرپور خاص تندرست ہوتے تو ان زخموں پر مرہم کا کام دے سکتے۔ مگر وہ بھی چراغ سحری ہیں۔ اب ضلع جیکب آباد ضلع سانگھڑ، سکھر، نواب شاہ، حیدرآباد اور کراچی کے بعض علماء کرام کی طرف سب کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں خدا کرے یہ بزرگ اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور اسی ہمت مردانہ اور جرات رندانہ سے جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت کے لئے اور باطل کی سرکوبی کے لئے میدان میں آئیں۔ اب ضرورت پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ سلف صالحین کی مخالفت، الحاد و زندقہ اور اسلامی احکام سے بغاوت کی وبائیں پھیل رہی ہیں۔ علماء سندھ کو تاریخی حق گوئی اور جرات کا ثبوت دے کر جمعیۃ کے ساتھ منسلک ہو کر باطل کے سامنے سد سکندری بن جانا چاہیئے۔ ہم تمام حضرات مرحومین اور حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے متعلقین سے پوری ہمدردی کرتے اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس نصیب کرے، اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین!

## لاہور ڈویژن اور لاہور شہر کی جمعیۃ کیلئے ضروری اطلاع

شہر لاہور اور لاہور ڈویژن کی جمعیۃ کا اجلاس انتخاب بجائے ۳۰ مئی کے ۸ مئی کو ہوگا۔ ۳۰ مئی کا پروگرام بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر منسوخ کر دیا گیا ہے اور اس کی بجائے ۸ مئی کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اجلاس میں مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بھی شرکت کریں گے۔ (ناظم دفتر جمعیۃ)

## جمعیۃ علماء اسلام خانپور کی مساعی جمیلہ

### ایک عیسائی خاندان کا قبول اسلام

خان پور۔ بتاریخ ۱۳/۴/۶۷ مطابق ۲ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ بروز جمعرات حضرت درخواستی دامت برکاتہم کے دست اقدس پر ایک عیسائی خاندان نے اسلام بخوشی رضا قبول کیا اور انہوں نے اعلان کیا کہ دنیا میں اسلام ہی راہ نجات ہے۔ باقی سب ادیان جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ ان کے اسلامی نام مندرجہ ذیل ہیں

| عیسائی نام | اسلامی نام |
| --- | --- |
| بشیر مسیح | عبدالرحمٰن |
| سلیمہ مسیحہ | غلام فاطمہ |

تمام مسلمانوں سے التماس ہے کہ ان حضرات کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ استقلال نصیب فرمائے

فداء الرحمٰن درخواستی

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں

## مرزائیت سے توبہ

میں مستری محمد شریف ولد امام دین سکنہ ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا مرزائیت سے توبہ کا اعلان کرتا ہوں مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کی تقریر سے مجھ پر واضح ہو گیا ہے کہ مرزا غلام احمد ادعائے نبوت و مجددیت و مسیحیت میں جھوٹا ہے۔ المعلن۔ محمد شریف

گواہان۔ چودھری علی اکبر چیمہ نمبردار چک نمبر ۳۵ جنوبی۔ چودھری عطاء اللہ بی اے چک نمبر ۳۵ جنوبی۔ چودھری علی محمد نمبردار چک نمبر ۸۶ جنوبی۔

## سانحۂ ارتحال

منشی محمد صدیق صاحب جگرانوالی گوجرہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ سید فضل الرحمٰن شاہ مقیم حال سلانوالی اور سید طفیل احمد شاہ صاحب کی والدہ ماجدہ ۹۰ سال کی عمر میں وفات پا گئی۔ گوجرہ میں نماز جمعہ کے بعد دعائے مغفرت کی گئی اور سید برادران سے اظہار ہمدردی کیا گیا مرحومہ باوجود ضعیف العمری کے پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گزار تھیں۔ قارئین ترجمان سے دعائے مغفرت کی استدعا ہے۔

**خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور دیا کریں**

No. 67715 সাপ্তাহিক রজুমানেইসলাম লাহোর
WEEKLY REGD. L. No. 7132
TARJUMAN E ISLAM
LAHORE price ... paisa

جلد ۱۰ | جمعہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۷ء مطابق ۱۷ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۱۵

## جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب کے اجلاس خصوصی کی منظور کردہ قراردادیں

**اظہار تعزیت** یہ اجلاس میر جعفر خاں جمالی کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے مرحوم ایک مضبوط سیاسی اور سماجی کارکن تھے۔ جمہوریت کی بقاء اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے ان کی مساعی جمیلہ قابل قدر رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

**شام پر اسرائیل کے حملے کی مذمت** یہ اجلاس شام پر اسرائیل کے حملے کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ کے بل بوتے پر اسرائیل کے جارحانہ عزائم ہو رہے ہیں عرب ممالک کے لئے ایک خطرناک چال ہے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ اسرائیل کے خلاف عرب ممالک کو پاکستان کی طرف سے غیر مشروط تعاون کی پیشکش کرے اور اسرائیل نواز طاقتوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر دے۔ (محمد عبد القادر القاسمی)

**ہنگامی حالات کے خاتمے کا مطالبہ** یہ اجلاس ملک میں ہنگامی حالات کے مسلسل اجرا کو بنظر تشویش دیکھتا ہے۔ علاوہ ازیں جملہ اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ کے عام اطلاق نے اجتماعات کی آزادی سے پاکستان کے شہریوں کو محروم کر دیا ہے اور بنیادی حقوق معطل ہیں لہٰذا یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد ہنگامی حالات کو ختم کر کے بنیادی حقوق کو بحال کیا جائے اور زندہ شہریوں کو آزادی تقریر و تحریر و آزادی رائے دہندگی کا حق واپس دلایا جائے تاکہ ملک میں جمہوری اقدار زندہ ہوں۔ اور پاکستان کی بین الاقوامی پوزیشن اتنی مضبوط ہو کہ جمہوریت پسند ملکوں میں اس کے وقار میں اضافہ ہو۔ (مفتی محمود صاحب)

**جشن روہی جیسے لہو و لعب ختم کرنیکا مطالبہ** یہ اجلاس بہاولپور میں جشن روہی کے نام پر جو پورا ہفتہ لہو و لعب حکومت کی زیر سرپرستی ہوا ہے اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مرکزی و صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے اس قسم کے فحش اجتماعات پر پابندی لگا کر مسلمانوں کے دینی جذبات کا احترام کرے۔

**تونسہ شریف جانیوالی سڑک مرمت کی جائے** یہ اجلاس کمشنر ملتان ڈویژن سے مطالبہ کرتا ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خاں کے شمالی طرف کنبر والا پل سے لگا کر اڈہ سنجر سیدان تک جو سڑک تونسہ شریف کو جا رہی ہے۔ وہ دریا کے پانی سے جبکہ ہیڈ تونسہ بند کرتے ہیں ڈوب جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے موٹریں بند ہو جاتی ہیں۔ متواتر تین میل تک موسم گرما میں کشتیاں چلتی ہیں۔ عوام الناس اور خواص کو بھی از حد تکلیف ہوتی ہے۔ چار پانچ سال سے یہی تکلیف بدستور موجود ہے۔ لہٰذا عوام کی تکلیف کے پیش نظر کمشنر صاحب فوری مداخلت کرتے ہوئے سڑک کو اونچا کرنے اور پانی کی نکاسی کا انتظام کرنے کا حکم جاری فرمائیں۔

**اغوا اور جبریہ محنت کے ازالہ کا مطالبہ** محکمہ انہار اور محکمہ واپڈا کے ماتحت جن نہروں کی مرمت ہوتی ہے یا نئی نہریں تعمیر ہوتی ہیں ڈیم بنتے ہیں۔ ان کاموں کو ٹھیکیداروں کے ذریعہ مکمل کیا جاتا ہے۔ اخبارات کی اطلاعات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان ٹھیکوں پر کام کرنے کے لئے ایسے مزدور لڑکے فراہم کئے جاتے ہیں جنہیں ملک کے مختلف حصوں سے اغوا کر کے لایا جاتا ہے۔ ان پر جبر و تشدد کر کے بلا معاوضہ کام لیا جاتا ہے جمعیۃ کا یہ خاص اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کے اغوا کی وارداتوں کا سختی سے سدباب کیا جائے۔ اغوا کنندگان اور ایسے ٹھیکیداروں کو سخت ترین سزائیں دی جائیں اور ان ٹھیکوں کو محکمہ محنت کے دائرہ میں لایا جائے۔ یہاں بھی تمام قانونی سہولتیں مہیا کی جائیں اور وہاں پر موجود مزدوروں کی پڑتال کی جائے۔

**نظر بند علماء کی رہائی اور پابندیاں دور کرنیکا مطالبہ**

یہ اجلاس حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب راولپنڈی مولانا دوست محمد صاحب امیر جماعت علماء اسلام نواب شاہ مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی اور حافظ محمد طیب صاحب کلورکوٹ پر لگائی گئی پابندیوں کی سخت مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان علماء کرام سے پابندیاں ختم کی جائیں۔ علماء کرام پر اس طرح کی پابندیاں اسلام میں صریح مداخلت کی حیثیت رکھتی ہیں اور انسانی بنیادی حقوق کے بھی خلاف ہیں۔

**ملکی و ملی اتحاد کی ضرورت** یہ اجلاس ملکی استحکام کے لئے پاکستان کے مختلف فرقوں

بقیہ صفحہ ۱۱ پر



تعلیمی پریس میں باہتمام ملک نور الٰہی پرنٹر چھپا اور خانی خدا بخش پبلشر نے ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

ہفت روزہ

# ترجمانِ اسلام

لاہور پاکستان


## قرآنِ حکیم کی دعوت پکار

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین چاہے گا۔ تو یاد رکھو! اس کی راہ قبول نہ کی جائے گی۔ اور وہ آخرت کے دن تباہ ہونے والوں میں سے ہوگا۔ (۳، ۸۵)

---

اور سب مل جل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑلو۔ اور جدا جدا نہ ہوؤ۔ اللہ نے تم پر جو فضل و کرم کیا ہے۔ اُسے یاد کرو۔ تمہارا حال یہ تھا کہ ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں باہم دگر الفت پیدا کر دی۔ پھر ایسا ہوا کہ انعامِ الٰہی سے بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تمہارا یہ حال تھا۔ کہ گویا آگ سے بھرا ہوا گڑھا ہے۔ اور اُس کے کنارے کھڑے ہو۔ لیکن اللہ نے تمہیں بچالیا۔ اللہ اسی طرح اپنی کارفرمائیوں کی نشانیاں تم پر واضح کرتا ہے۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ (۳، ۱۰۳)

---

اور ان لوگوں کی سی چالیں اختیار نہ کر لینا۔ جو جدا جدا ہو گئے اور اختلافات میں پڑ گئے۔ باوجودیکہ روشن دلیلیں۔ ان کے سامنے آچکی تھیں۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے بڑا عذاب ہے۔ (۳، ۱۰۵)

---

اور یہ میری راہ ہے۔ بالکل سیدھی راہ ہے۔ پس اسی ایک راہ پر چلو۔ طرح طرح کی راہوں کے پیچھے نہ پڑ جاؤ۔ کہ وہ تمہیں خدا کی راہ سے ہٹا کر جُدا جُدا کر دیں گی۔ یہی بات ہے۔ جس کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے۔ تاکہ تم بچو۔

(۶، ۱۵۳)

---


جمعہ، ۲۶ رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۶۷ء ۲۵ پیسے

خزینۂ حکمت

# درسِ قرآن

از سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب دہلوی قدس سرہٗ

"ومِنَ الناس من یّشری نفسہٗ ابتغاء مرضات اللّٰہ و اللّٰہ رؤف بالعباد"

ترجمہ :۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسا مخلص بھی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی جان تک صرف کر ڈالتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں پر بڑی شفقت کرتا ہے۔

اور لوگوں میں سے کوئی آدمی ایسا بھی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کی، رضامندی تلاش کرنے کی غرض سے اپنی جان تک فروخت کر ڈالتا ہے۔ اور اپنی جان بھی صرف کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں پر بڑی مہربانی اور بڑی شفقت فرماتا ہے

اس آیت کا تعلق بظاہر حضرت صہیب ابن سنان رُومی سے معلوم ہوتا ہے یہ صہیب وہی مشہور صحابی ہیں۔ جو موصل کے علاقہ کے رہنے والے تھے۔ رومیوں نے ایک زمانہ میں موصل پر حملہ کر دیا۔ تو ان کے بزرگوں کو گرفتار کر کے رُوم میں لے گئے۔ یہ صہیب وہیں بڑھے پلے۔ اس لیے ان کو رُومی کہتے ہیں۔ اگرچہ عراقی عرب ہیں۔ یہ مکہ میں آ کر مسلمان ہوئے تھے۔ بڑی عمر کے آدمی تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لے گئے۔ تو یہ بھی ایک دن چھپ کر ہجرت کی غرض سے نکلے۔ کفارِ مکہ نے انہیں راہ میں گھیر لیا۔ تو انہوں نے للکار کر کہا۔

سُن لو! میں پہلے تو تمہاری تیروں سے خبر لوں گا اور جب تیر ختم ہو جائیں گے تو تلوار سے مقابلہ کروں گا۔ اگر تم کو مقابلہ منظور ہو تو مقابلہ کر لو اور اگر مال چاہتے ہو تو مکہ میں میرا مال دفن ہے۔ میں تم کو بتا دیتا ہوں۔ تم جا کر وہ مال نکال لو۔ اور مجھ کو مدینہ جانے دو۔ کفار دفینہ مال حاصل کرنے پر رضامند ہو گئے۔ اور ان کا پیچھا چھوڑ دیا۔ اور انہوں نے اپنا تمام مال جہاں دفن کر رکھا تھا۔ وہ ان کو بتا دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ربح البیع ابا یحیٰی یعنی ابا یحیٰی کی بیع نفع آور ہوئی اور صہیب کی تجارت سود مند ہوئی۔ صہیب کی کنیت ابو یحیٰی ہے۔

جب یہ مدینہ پہنچے تو حضرت عمرؓ کی سرپرستی میں صحابہ کی ایک جماعت نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اور ان کو مبارک باد دی۔

حضرت ابن عباس کا قول ہے۔ کہ یہ آیت اس شخص کے بارے میں ہے۔ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں قتل کیا جائے۔ کسی نے کہا کہ مجاہد فی سبیل اللہ کے بارے میں ہے۔ بہر حال ہر وہ مخلص مسلمان۔ جو اللہ کی راہ میں تکلیف اٹھائے۔ اور دین کے خدمت میں ایذا دیا جائے۔ اس آیت سے مراد لیا جا سکتا ہے۔ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں۔ یہ ہے حال صاحب ایمان کا کہ اللہ کی رضا پر اپنی جان دیوے۔

(موضح القرآن)

بہر حال آیت کا شانِ نزول اگرچہ کسی مخصوص منافق اور مخلص مسلمان کے لیے ہو لیکن آیت اپنے مفہوم میں عام ہے۔ اب آگے عام مسلمانوں کو خطاب ہے اور اسلام میں پوری طرح داخل ہونے کی تاکید ہے۔ (مرسلہ مولانا محمد عبد اللہ صاحب بھکر)

# درسِ حدیث

## اعمالِ صالحہ

ابوہریرہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی مسلمان کو دنیا کی سختیوں اور تنگیوں سے بچائے۔ تو اللہ قیامت کے دن قیامت کی سختیوں سے بچائے گا۔ اور جس نے کسی تنگ دست کی مش آسان کیا۔ اللہ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کے عی چھپایا۔ اور پردہ پوشی کی۔ اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اور اللہ وقت تک برابر بندہ کی مدد کرتا ہے۔ جب تک وہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا ر اور جو شخص علم کی تلاش میں چلتا ہے۔ اللہ اس پر بہشت کا راستہ آسان کر دیتا ہے جب جمع ہو جاتی ہے کوئی قوم خدا کے گھر (مسجد یا مدرسہ) میں اور کتاب اللہ کو پڑھتی اور ہے۔ تو اس پر خدا کی تسکین نازل ہوتی ہے اور خدا کی رحمت اس پر چھا جاتی ہے۔ اور اس کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ اس قوم کا ذکر ان فرشتوں میں کرتا ہے۔ جو اس کے پاس رہتے ہیں جس شخص نے عمل میں قصور کیا۔ اس کا نصب کام میں نہ آئیگا۔ (مسلم)

## غریب کی امداد

جریرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ (ایک روز) دن کے ابتدائی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ خدمت میں ایک قوم حاضر ہوئی۔ جو ننگی تھی۔ اور اپنے جسم پر کمبل یا عباد ڈالے ہوئے تھی گلے میں تلواریں لٹکی ہوئی تھیں۔ ان میں سے اکثر بلکہ سب کے سب قبیلہ مضر کے لوگ ان کو فاقہ زدہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ آپ یں تشریف لے گئے۔ اور پھر واپس آ کر بلال کو آذان کا حکم دیا۔ (جب لوگ جمع ہو گئے تکبیر کہی۔ اور جمعہ یا ظہر کی نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ اور یہ آیت پڑھی یا ایھا الناس ا ربکم الذی خلقکم من نفسٍ واحدۃ الخ لوگو! اپنے اس پروردگ ڈرو۔ جس نے تم کو ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا ہے۔ آخر آیت تک جس کا آخری حص ہے۔ البتہ تمہارا اللہ نگہبان ہے۔ پھر پڑھی وہ آیت جو سورہ حشر میں ہے۔ یعنی اللہ سے اور آدمی کو چاہیئے کہ وہ اس چیز پر نظر رکھے۔ جو اس نے کل (قیامت) کے پہلے سے بھیجی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ خیرات کرے۔ آدمی اپنے دینار میں سے۔ اپنے سے۔ اپنے کپڑے میں سے اپنے گیہوں کے پیمانہ میں سے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا کرے۔ اگرچہ کھجور کا ایک ہی ٹکڑا ہو۔ راوی (جریرؓ) کا بیان ہے۔ کہ یہ سن کر ایک ا شخص ایک تھیلی لایا۔ جس کے وزن سے قریب تھا کہ اس کا ہاتھ تھک جائے۔ بلکہ اس کا ہا چکا تھا۔ پھر شروع کیا لوگوں نے چیزوں کا لانا۔ یہاں تک کہ دیکھا میں نے کہ جمع ہو گ تودے غلے کے اور کپڑے کے۔ پھر دیکھا میں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چ کی طرح دمک رہا ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اسلام میں کس طریقہ کو رواج دے تو اس کو اس کا ثواب بھی ملے گا۔ اور اس کا ثواب بھی جو اس اس پر عمل کرے۔ لیکن عمل کرنے والے کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی۔ اور جس شخص برے طریقہ کو اسلام میں رائج کیا۔ اس کو اسکا گناہ بھی ہو گا۔ اور اس شخص کا گناہ بھی جو کے بعد اس پر عمل کرے گا۔ لیکن عمل کرنے والے کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی۔ (مسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جمعہ

…ر رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

مطابق

…۲ر دسمبر ۱۹۶۷ء

جلد ۱۰

شمارہ ۳۶

جاری کردہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ

سرپرست و مدیر

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب

نگرانِ خصوصی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب

ہزاروی

# شذرات

## کانگریسی مولوی

معاصر عزیز "چٹان" نے ۱۸ر دسمبر کی اپنی اشاعت میں بالآخر مودودی جماعت کے جرائد "آئین"، "ایشیا" وغیرہ کی منافرت انگیز روش پہ کلمہ احتجاج بلند کیا ہے۔

معاصر محترم نے یہ احتجاج جماعت اور اس کے امیر کے بارے میں حسن ظن کو قائم رکھتے ہوئے کیا ہے۔ حالانکہ اگر انہوں نے جماعت اور جماعت کے امیر صاحب کا پورا لٹریچر غائر نظر سے مطالعہ کر لیا ہوتا تو جس "کانگریسی مولوی" کے لفظ کے استعمال اور اندازِ نگارش کی انہوں نے شکایت کی ہے وہ مذکورہ لٹریچر میں اور امیر جماعت کی تحریروں میں انہیں جگہ جگہ سرِ نگارش بنا ہوا نظر آتا بلکہ خود معاصر محترم کی محبوب و منقدر شخصیتوں کے بارے میں امیر جماعت کے ایسے ایسے جملے اور الفاظ مل جاتے کہ انہیں ایک سنجیدہ اور باوقار شخص اپنے ذہن و تصور میں بھی نہیں لا سکتا۔ کجا یہ کہ ایسے الفاظ اور جملوں کو اپنی تحریروں میں جگہ دے۔

چنانچہ مودودی صاحب کے مضامین "سیاسی کشمکش" وغیرہ کے ان حصوں کو دیکھئے۔ جن میں مولانا ابوالکلام مرحوم، مولانا مدنی مرحوم۔ جمعیۃ علماء، احرار اور مسلم لیگ وغیرہ کے قائدین و علماء کو براہ راست یا بالواسطہ مودودی صاحب نے خطاب کر کے ان سے اپنے اختلاف کا اظہار کیا ہے۔

مودودی صاحب نے اسی پر بس نہیں کیا کہ عہد حاضر کے علماء و قائدین کو اپنے غیر سنجیدہ طرز تخاطب سے نوازا ہو، بلکہ یہ ہی اسلوب ہے جس سے انہوں نے اسلاف اور قدماء کے کاموں پر بھی تنقید کے وار کئے ہیں۔ حتیٰ کہ صحابہ کرام اور بعض انبیاء علیہم السلام کو بھی اپنے اس طرز کا نشانہ بنانے سے انہوں نے اجتناب نہیں کیا۔

جب امیر جماعت کے اسلوب نگارش کا یہ حال ہے تو ان کے متبعین جیسے بھی گل کھلائیں کم ہیں۔

مودودی صاحب بمعیت ان کی جماعت کے انشا پرداز اور مبلغوں کو اپنے اس قابل اعتراض و لائق مواخذہ رویہ پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک ہی حیلہ و حربہ ہاتھ آیا ہوا ہے کہ مواخذہ کرنے والے علماء دین و اصحاب قلم کو بزعم خویش "کانگریسی مولوی" کی سیاسی گالیوں سے نواز کر عوام کی توجہ کا رخ اپنی کوتاہیوں و کمزوریوں کی جانب سے پھیرتے رہیں ورنہ معاصر چٹان نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ:۔

"پاکستان میں کوئی کانگریسی نہیں۔ ہندوستان میں جب کانگریس تھی تو اس کے ہمنوا علماء بے ایمان نہیں تھے۔ اختلاف رائے اور چیز ہے۔ بکاؤ مال ہونا دوسری چیز ہے"۔ (چٹان ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

"چٹان" کا یہ افسوس بھی بجا ہے کہ:۔

"جماعت اسلامی کے بعض قلم کار اور مذکورہ بالا دونوں ہفتہ وار "آئین" "ایشیا" اپنے نکتہ چینوں کے خلاف وہی لب و لہجہ استعمال کر رہے ہیں۔ جس لب و لہجے سے انہیں اپنے معاملہ میں گھن آتی ہے"۔ (چٹان ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

## چودھری غلام عباس کی وفات

موت ہر ذی روح کا مقدر ہے اور جو لوگ عمر طبعی پر پہنچ کر اللہ کو پیارے ہو جاتے ہیں وہ بہرحال اپنے فرائض حیات انجام دے کر ہی سبکدوش ہوتے ہیں۔

لیکن ایک ایسے آدمی کی موت جسے کسی قوم کا اعتماد حاصل ہو اور جو کسی اہم تحریک کا سربراہ ہو۔ اس قوم اور تحریک کیلئے قدرتی صدمے اور نقصان کی بات ہے۔

کشمیری عوام اس وقت حصول آزادی کی جس سرگرم جدوجہد سے گذر رہے ہیں۔ اس کے لئے اگر بھارت میں شیخ عبداللہ کی ذات ان کا مرجع ہے تو پاکستان میں چودھری غلام عباس کی ذات ان کے لئے مرکزی نقطہ تھی۔

ان کی وفات، ان کی عمر اور بیماری کی وجہ سے غیر متوقع نہیں تھی۔ لیکن اس سے پاکستان میں رہنے والے کشمیریوں اور آزادی کشمیر کے کارکنوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان واقع ہوا ہے۔

ایک پرانے سیاسی کارکن اور باوقار شخصیت ہونے کے اعتبار سے بھی ان کی وفات کو سب نے محسوس کیا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

## حقیقی جمہوریت کا حصول

موجودہ اقتدار کے اکثر اعمال افسوسناک ہیں۔ دین کے بارے میں اس کا رویہ علانیہ مسلمانوں کی قدیم روایات کے خلاف ہے ہی عوامی معاملات میں بھی اسے عوام کی بڑھتی ہوئی مشکلات کا احساس نہیں ہے۔

معاشی اور اقتصادی پریشانیوں کے علاوہ دیہات اور شہروں کے کسانوں، مزدوروں اور بے نوا افراد پر بدمعاشوں اور رہزنوں کے اندیشے نوکرشاہی و افسر گردی کا خوف اور انتظامی بے اعتنائیوں کی بدولت زندگی کا چین حرام ہو گیا ہے۔

لیکن ان سب معاملات کی اصلاح مجرد نعرہ جمہوریت اور کسی فرد واحد پر تنقیدی حملوں سے نہیں ہو سکتی اور نہ اس طرح وہ حزب اختلاف وجود میں آ سکتی ہے جو موجودہ اقتدار کو ہٹا کر عوام کا پسندیدہ اقتدار لا سکے۔ بلکہ اس طرح خطرہ ہے کہ موجودہ اقتدار کی عمر ہی دراز ہوتی رہے۔

جمہور کی بے لوث خدمت اور ان کی مشکلات میں براہ راست ان کی معاونت و رفاقت ہی وہ فضا مہیا کر سکتی ہے جس سے حقیقی جمہوریت کا حصول آسان ہو سکتا ہے۔

کمال

(۲۱ر رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ)

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: ۔ ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

# اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جھلک

حافظ محمد حنیف صاحب رکن ادارہ ترجمان اسلام

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو دنیا کی راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ چونکہ تبلیغ دین کے سلسلہ میں ان کو ہر طرح کے انسانوں سے واسطہ پڑتا تھا۔ اس لئے ان میں اللہ تعالےٰ نے تحمل، بردباری اور کریمانہ اخلاق بھی کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا تمام انبیاء کرام میں جس ہستی کو اللہ تعالےٰ نے ممتاز مقام عطا فرمایا ہے۔ وہ محسن کائنات رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ تمام انبیاء کرام میں جو جو کمالات فرداً فرداً پائے جاتے تھے۔ وہ تمام خوبیاں اور محاسن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع فرما دیئے گئے تھے ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسےٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری

انہی صفات عالیہ میں سے ایک صفت خلق عظیم کی ہے جس کے متعلق اللہ تعالےٰ اپنے مقدس کلام میں فرماتا ہے۔ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْم۔ بیشک ہم نے تجھ کو خلق عظیم کا مالک بنایا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ حضور کا خلق بیان کرو تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا:۔ کان خلقہُ القرآن۔ حضور کا خلق اگر دیکھنا ہو تو قرآن کو پڑھ لو۔ بس اسی میں حضور کا خلق موجود ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کریمانہ اخلاق کا نتیجہ تھا کہ مکہ معظمہ جو بت پرستوں کا مرجع تھا۔ تھوڑے ہی دنوں میں وہاں توحید کا پرچم بلند ہوا اور لوگ دھڑا دھڑ حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے۔ یہاں ہم فتح مکہ کے دوران حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کریمانہ اخلاق کے جو چند واقعات رونما ہوئے ہیں ان کو پیش کرتے ہیں۔

## ابوسفیانؓ کا اسلام

جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کی غرض سے دس ہزار قدسیوں کی جماعت لیکر فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوئے۔ اس وقت ابوسفیانؓ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ لشکر اسلام کی طرف آئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کچھ آدمیوں کی آہٹ سنی۔ میں نے پہچان لیا۔ ان میں ابوسفیانؓ بھی ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار صحابہ کرامؓ کا لشکر جرار لے کر تشریف فرما ہیں۔ اور آج اہل مکہ کی خیر نہیں۔ ابوسفیانؓ نے کہا کہ پھر مجھے اس وقت کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم دربار نبوت میں حاضر ہو کر اپنے لئے امن طلب کرو۔ امید ہے کہ حضورؐ تمہیں ضرور امن دیں گے۔ چنانچہ

حضرت عباسؓ نے ابوسفیانؓ کو اپنی سواری پر بٹھایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جانے لگے۔ راستے میں کہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ پایا۔ انہوں نے موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے فرمایا کہ آج ابوسفیانؓ قابو میں آگیا۔ تاہم حضرت عباسؓ نے سواری کو تیز دوڑا کر ابوسفیانؓ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت عمرؓ بھی پیچھے سے پہنچ گئے۔ حضرت عمرؓ چاہتے تھے کہ چونکہ قریش میں اس وقت ابوسفیان کو بڑا مقام حاصل ہے اس لئے اگر اس کو سزا دے دی جائے تو مکہ والوں کو لڑائی کی جرات نہیں ہوگی اور ان کا کوئی قائد بھی باقی نہیں رہے گا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں ابوسفیانؓ کی گردن اڑا دوں۔ لیکن محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ آج ابوسفیانؓ کو امن دیا جاتا ہے۔ ابوسفیان پر وار نہ کیا جائے۔ ابوسفیانؓ یہ سنتے ہی گھر واپس چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اخلاق کا ابوسفیانؓ پر یہ اثر ہوا کہ وہ دوسرے دن ہی دربار نبوت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیانؓ کے صرف قبول اسلام پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا کہ من دخل دار ابی سفیان فھو امن۔ جو شخص حضرت ابوسفیان کے گھر میں بھی داخل ہو جائے اس کے لئے بھی امن ہے۔

یہ تو حضرت ابوسفیانؓ کا واقعہ تھا۔ دوسری طرف مسلمان شاداں و فرحاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے منتظر تھے کہ کب ہمیں حضورؐ حکم دیں اور ہم مکہ معظمہ میں داخل ہوں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جھنڈا عنایت فرما کر مکہ معظمہ میں داخل ہونے کا حکم فرمایا۔ حضرت سعدؓ خوشی میں پھولے نہیں سمائے۔ ان کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے۔

الیوم یوم الملحمہ

آج لڑائی کا دن ہے۔ جب رحمت کائنات کو ان الفاظ کی خبر ملی۔ تو حضورؐ نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرمایا۔ کہ اے علیؓ جاؤ اور سعدؓ سے جھنڈا واپس لے لو اور ان سے کہو کہ تمہارے الفاظ صحیح نہیں۔ الیوم یوم المرحمہ یہ لڑائی کا دن نہیں ہے۔ آج کا دن رحمت اور معافی کا دن ہے لشکر اسلام کے مکہ میں داخل ہونے سے قبل معافی کا عام اعلان ان الفاظ میں فرمایا:۔

''من کف یدہٗ و اغلق بابہ فھو امن و من دخل دار ابی سفیان فھو امن من دخل المسجد فھو امن من القی سلاحہ فھو امن۔ من دخل دار حکیم بن حزام فھو امن من دخل تحت لواء ابی رویحہ فھو امن۔ جو مقابلہ کرنے سے باز آئے اور گھر کا دروازہ بند کرے۔ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوا جو مسجد حرام میں داخل ہو جائے یا حکیم بن حزام کے گھر میں چلا جائے یا جو شخص ابورویحہ کے جھنڈے تلے آ جائے یہ سب امن میں ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امن حاصل کرنے کی تمام صورتیں پیش فرما دیں۔ ان صورتوں میں کوئی محروم القسمت ہی ایسا ہو سکتا ہے۔ جو امن حاصل نہ کر سکے۔ اس اعلان کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام مکے کے لوگ امن میں آ گئے۔ البتہ آٹھ مرد اور چار عورتوں کو معافی سے مستثنےٰ قرار دے دیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک عکرمہ بن ابوجہل تھا۔ عکرمہ اس وقت اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت مخالف تھا۔ اس موقعہ پر بھی وہ مقابلہ پر آیا۔ لیکن تاب کے ..... بالآخر روپوش ہو کر بھاگ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اِدھر عکرمہ کی بیوی ام حکیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو گئی اور ساتھ ہی اپنے خاوند عکرمہ کے لئے امن کا پروانہ حاصل کر لیا اور تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ بسیار تجسس و تلاش کے بعد آخر عکرمہ کو پا لیا اور کہا۔ عکرمہ میں آج ایسے شخص کے پاس سے آئی ہوں کہ دنیا میں اس جیسا حلیم اور بردبار کوئی نہیں۔ چنانچہ حضرت ام حکیم نے عکرمہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لا کر پیش کر دیا۔ جہاں حضرت عکرمہ نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عکرمہ کے اسلام لانے سے بہت خوش ہوئے۔

حضرت عکرمہ کی طرح ایک صفوان بن امیہ بھی تھے جو مخالفت کیا کرتے تھے۔ یہ بھی خوف کی وجہ سے بھاگ کر جدہ پہنچ گئے تھے ایک صحابی نے امن کی درخواست کی۔ فرمایا کہ جاؤ یہ میرا عمامہ لے جاؤ اور صفوان کو لاؤ۔ چنانچہ صفوان بھی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو گئے۔ یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کی ایک جھلک۔

## نمازِ عید

عیدین کی نماز واجب ہے۔ جو شرطیں جمعہ کی ہیں وہ سب عیدین کے لئے بھی ہیں۔ ہاں خطبہ عیدین کا فرض نہیں بلکہ نماز کے بعد سنت ہے۔ اذان اور اقامت عیدین میں نہیں۔ عید کے روز غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے، خوشبو لگائے اور جانے سے پہلے صدقہ فطر دے۔ پھر کوئی میٹھی چیز کھائے پھر سویرے سے عیدگاہ جائے۔ راستہ میں آہستہ آہستہ تکبیریں کہتا ہوا جائے عید کی نماز سے پہلے نوافل نہ پڑھے۔ عید کی نماز کی نیت یوں کرے۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الضحیٰ کی مع چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھے۔ پھر سبحانک اللھم الخ پڑھے۔ پھر امام تین تکبیریں کہے۔ تکبیروں کے درمیان ہاتھ چھوڑے رکھے تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے مقتدی بھی اسی طرح کریں۔ پھر امام اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر قرأت شروع کرے۔ دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تین تکبیریں کہے۔ درمیان میں ہاتھ نہ باندھے۔ پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کرے۔

عید کی تکبیریں:۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

ملک نور الٰہی پرنٹر نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ انور صاحب نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

# قارئین کے افکار

## مسائل و احوال

از دفتر مدرسہ اسلامیہ عربیہ فیض المدارس درابن کلاں

تصحیح (امیر گل صاحب)

السلام علیکم!

گزارش ہے کہ ترجمان اسلام یکم دسمبر ۱۹۶۷ء صـ۷ کے درج ذیل جملہ کی تصحیح فرما دیجئے:۔

"ایسا بوڑھا جسے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو روزہ نہ رکھے اور ہر روز ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو آدھ سیر بھر کھجور یا سیر بھر جو دیوے اور جب اُسے طاقت ہو جائے تو پھر قضا کرے۔"

(یہ سہو ہے) اصل ہر روزہ کے عوض صدقہ فطر کے مطابق دیا جائے گا۔ جیسا کہ حدیث صحیحہ و اقوال فقہا میں ہے۔

### مقدار فدیہ

### فدیہ روزہ دیوبند کے اکابرین سے

"ترجمان اسلام" جلد ۸ — ۲۷ شعبان ۱۳۸۲ھ کا پرچہ ملاحظہ ہو:۔ بہت بوڑھا ضعیف جس کو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی ہے روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر (بوزن انگریزی) یا ایک کلو ۶۳۳ گرام گندم ایک مسکین کو دے۔ لیکن اگر پھر کبھی طاقت آ جائے تو قضاء رکھنی ضروری ہو گی۔ الخ

### مرزائیت

### قادیانیوں کے فرقے اور پس پردہ حالات

• قادیانی دین آج کل چار فرقوں پر مشتمل ہے۔ پہلا فرقہ جماعت احمدیہ۔ دوسرا فرقہ احمدیہ انجمن اشاعت۔ تیسرا فرقہ احمدیہ حقیقت پسند پارٹی اور چوتھا فرقہ جماعت السابقون کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ چوتھا فرقہ حال ہی میں پیدا ہوا ہے۔ اس فرقہ کا بانی خواجہ محمد اسمٰعیل ہے جو لاہور کا باشندہ ہے اور آج کل لندن میں مقیم ہے۔ اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کا نبی اور مرزا بشیر الدین محمود و مرزا ناصر احمد کے مقابلہ میں خود کو مرزا غلام احمد قادیانی کا حقیقی جانشین قرار دیتا ہے۔ میں یہاں صرف مرزائیوں کے دوسرے فرقہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ قادیانی دین کا یہ فرقہ اپنے آپ کو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کہتا ہے۔

• یہ فرقہ بڑے فخر سے احمدیہ ووکنگ مشن لندن کے زیر قبضہ مسجد شاہجہانی کو اپنی کامیابی کا مظہر قرار دیتا ہے۔ لیکن اس حقیقت سے بہت کم مسلمان واقف ہیں کہ یہ مسجد حقیقت مسلمانوں کی ہے۔ جس پر مرزائیوں نے ہٹ دھرمی سے قبضہ کر رکھا ہے۔ اس مسجد کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ ایک جرمن عالم جن کا نام ڈاکٹر لائٹنر تھا۔ روزگار کے سلسلہ میں ہندوستان آیا۔ یہاں ان کو حکومت ہند نے انسپکٹر آف سکولز مقرر کر دیا۔ لیکن جلد ہی اپنی قابلیت کی بدولت ترقی کر کے پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار مقرر ہوئے۔ یہ صاحب اسلام سے بے حد متاثر تھے۔ ان کی یہ زبردست خواہش تھی کہ کسی طرح یورپ میں بھی اسلام کا نشان قائم ہو جائے۔ لندن میں ان کی اپنی جائداد تھی۔ جس پر انہوں نے ایک اورینٹل انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد رکھی۔ ہندوستان میں ڈاکٹر لائیٹنر صاحب کے سید امیر علی سے برادرانہ مراسم تھے۔ ان مراسم کی بدولت بیگم صاحبہ نواب بھوپال نے مسجد کی تعمیر کے لئے سرمایہ فراہم کیا۔

• سید امیر علی کے مشورہ کے مطابق ڈاکٹر لائیٹنر نے اپنے اورینٹل انسٹی ٹیوٹ کے ایک طرف مسجد شاہجہانی تعمیر کی جس کے ساتھ ہی ریاست حیدرآباد کے سید سالار جنگ کی یادگار کے طور پر ایک رہائشی مکان تعمیر کیا گیا جو اب بھی موجود ہے مسجد اور مکان کی تعمیر کے تھوڑے عرصہ بعد ڈاکٹر لائیٹنر صاحب وفات پا گئے۔

• ڈاکٹر لائیٹنر کی وفات کے بعد اُن کے بیٹے نے جائداد فروخت کر دی۔ لیکن سید امیر علی کی وجہ سے مسجد اور مکان فروخت ہونے سے بچ گئے۔ اس موقعہ پر سید امیر علی سے یہ افسوسناک غلطی سرزد ہوئی۔ کہ انہوں نے اس مسجد کا انتظام کسی مسلمان عالم دین کے سپرد کرنے کے بجائے خواجہ کمال الدین مرزائی کے حوالے کر دیا۔

• یہ المناک حادثہ ہے جو ۱۹۲۰ء سے پہلے پیش آیا۔ خواجہ کمال الدین مرزائی خود بیمار تھا۔ اُس نے یہ مسجد صدر الدین مرزائی کے حوالے کر دی۔ اس کے دس ماہ بعد صدر الدین مرزائی یہ مسجد مرتضےٰ خاں مرزائی کے حوالے کر کے خود واپس ہندوستان چلا آیا۔ بس اُس زمانہ سے مسلمانوں کا یہ خانۂ خدا مرزائیوں کے قبضہ میں چلا گیا۔

• اب انگلستان میں مقیم ہندوستانی اور پاکستانی باشندوں کا فرض ہے اور ان کی غیرت ایمانی کا تقاضا بھی ہے کہ اس مسجد کو مرزائیوں کے قبضہ سے نجات دلائیں۔ اس کے ساتھ موجود والیٔ ریاست بھوپال جناب عزت مآب شہزادی عابدہ سلطانہ صاحبہ کی خدمت میں میری مؤدبانہ گذارش ہے کہ وہ خود ہی قادیانیوں سے خانہ خدا کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس واقعہ کی پوری تفصیل ماہنامہ "حقیقت اسلام" کے ماہ جنوری ۱۹۶۲ء کے شمارہ میں بعنوان "مغرب میں تبلیغ" دیکھی جا سکتی ہے۔ (اکرام قریشی ۴۲ برانڈرتھ روڈ لاہور)

### مفتی محمد شفیع صاحب کے فتویٰ کی عبارتوں میں مودودی صاحب کا ردوبدل

گذشتہ دنوں ترجمان اسلام کے صفحات پر مودودی صاحب کا ایک مکتوب نقل کیا گیا تھا۔ جس میں مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی) کا ایک فتویٰ اپنے کسی فتوے کی تائید میں مودودی صاحب نے رقم کیا تھا۔

درج ذیل مراسلہ میں صاحب مراسلہ نے مفتی محمد شفیع صاحب کے اصل فتوے سے یہ نشاندہی کی ہے کہ مودودی صاحب نے مفتی محمد شفیع صاحب کے فتوے کے بعض اہم الفاظ نقل کرتے وقت حذف کر دیئے اور اس طرح فتوے کے اصل مفہوم کو اپنی منشاء کے معنی پہنا ڈالے۔

یہاں یہ وضاحت کر دینا کافی ہوگا کہ ترجمان اسلام میں مودودی صاحب کا یہ خط ان کے اصل مکتوب کو ہی من وعن نقل کر کے شائع کیا گیا ہے جو دفتر میں محفوظ ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مزاج اقدس؟

"ترجمان اسلام" کی اشاعت مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۷ء صـ۱۳ پر مودودی صاحب کا ایک خط شائع ہوا ہے۔ اس خط میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے دو فتوے نقل کئے گئے ہیں۔ ان دونوں فتووں میں تلخیص سے کام لیا گیا ہے۔ محولہ بالا دوسرے فتوے کا یہ خلاصہ ترجمان میں چھپا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اپنے ہاتھ وغیرہ سے یا کسی اجنبی مرد یا عورت کے ہاتھ وغیرہ سے انزال کرنا گناہ ہے ..... البتہ اگر زنا میں مبتلا ہو جانے کا شدید اندیشہ ہو تو شاید اللہ تعالےٰ معاف فرما دیں"

اس فتوے کے پہلے جملہ میں میں نے تین لفظوں پر خط کھینچ دیا ہے۔ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ عام حالات میں ان تینوں کے ساتھ انزال کرنا گناہ ہے اور اضطراری حالت میں تینوں کو تسکین شہوت کا ذریعہ بنا لینا گنجائش رکھتا ہے۔ حالانکہ مؤخر الذکر دو کے درست ہونے کی شرعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں یہاں کے بعض قارئین "ترجمان اسلام" نے مقامی مفتی صاحب کی طرف رجوع کیا۔ انہوں نے فتاویٰ دارالعلوم اٹھا کر دیکھا تو بات کچھ اور نکلی۔ اب ذیل میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کے اصل الفاظ درج کئے جاتے ہیں:۔

"اپنے ہاتھ وغیرہ سے یا کسی اجنبی مرد یا عورت کے ہاتھ وغیرہ سے انزال کرنا گناہ ہے۔ حدیث میں ہے،۔

## صدقۂ فطر

صدقہ فطر ہر مسلمان عاقل بالغ صاحب نصاب پر واجب ہے۔ اپنی اور اپنی اولاد اور اپنے غلاموں کی طرف سے ادا کرے۔ اولاد سے مراد چھوٹی اولاد ہے۔ ہر شخص کی طرف سے پونے دو سیر گندم یا ساڑھے تین سیر جو یا کشمش یا چھوہارے یا ان کی قیمت دی جائے۔ سیر سے مراد پاکستانی روپے کے اسّی روپے کے برابر وزن کا سیر ہوتا ہے۔ ایک شخص کا صدقۂ فطر کئی آدمیوں کو یا کئی آدمیوں کا ایک آدمی کو دینا دونوں باتیں جائز ہیں۔ اگر چاول یا جوار یا باجرہ دیں تو اس قدر دیں کہ اس کی قیمت پونے دو سیر گندم کے برابر ہو یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت کے برابر

### انتباہ

بیوی اور اپنی بڑی اولاد کی طرف سے صدقہ دینا واجب نہیں ہے۔ صدقہ فطر نماز سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے۔ صدقہ فطر کسی سید کو یا صاحب نصاب کو دینا جائز نہیں ہے۔

ناکح الیہ مسلحون - البتہ زنا میں مبتلا ہو جانے کا شدید اندیشہ ہو جائے تو اگر اس سے بچنے کے لئے اپنے ہاتھ سے ایسا کرے تو شاید اللہ تعالےٰ معاف فرمائیں"۔

فتوے کے خط کشیدہ الفاظ تلخیص کی نذر ہو گئے ہیں - جس سے بات کچھ کی کچھ ہو گئی۔

مگر جو لوگ بعید از قیاس مفروضے نکال کر متعدد کے جواز کی صورتیں نکال لیتے ہوں - ایسی تلخیصات اُن کی طرف سے کیا محل تعجب ہیں؟ اللہ تعالےٰ ہدایت دے۔ فقط والسلام

(محمد عارف قاسمی محلہ تنہ کاری۔ احمد پور شرقیہ)

مورخہ ۱۰ ر رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ)

## ہوشیار رہیئے

مودودی جماعت کے افراد آج کل اپنی کتابوں کے نئے ایڈیشن لے کر گھومتے رہتے ہیں اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی کتاب پیشن گوئی و دوسرے علماء کی کتابوں کے ان حوالہ جات کو جن میں مودودی صاحب کی قابل اعتراض عبارتیں ان کی کتابوں کے سابقہ ایڈیشنوں کے صفحات سے نقل کی گئی ہیں یہ کہہ کر غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ "دیکھئے مودودی صاحب کی کتاب ان صفحات پر تو یہ حوالہ موجود نہیں ہے"۔

ایسا ہی ایک پُرفریب و پُر دجل واقعہ حال میں شاہدرہ لاہور میں پیش آیا۔

مودودی صاحب کی ایک قابل اعتراض عبارت دربارۂ انکار عصمت انبیاء کو جب پیش کیا تو مودودی جماعت کے اس آدمی نے فوراً ہی "تفہیمات" کے تازہ ایڈیشن کے وہ صفحات نکال کر دکھانا شروع کئے کہ دیکھئے یہ عبارت ان صفحات پر تو موجود نہیں ہے - لوگ حیران رہ گئے۔ لیکن جب ذرا غور کیا اور "تفہیمات" کا سابقہ ایڈیشن لا کر دیکھا گیا تو عبارت ان صفحات پر موجود تھی۔ چنانچہ گذارش ہے کہ اس تازہ دجل و فریب سے خبردار رہیئے اور حوالوں کے لئے مودودی صاحب کی کتابوں کے گذشتہ ایڈیشنوں کو مد نظر رکھیئے - دھوکہ میں نہ آیئے

(سراج الدین [illegible] جمعیۃ علماء اسلام شاہدرہ لاہور)

## کشمیر میں قبر مسیحؑ کی تردید

مسلمانوں کا چودہ سو سال سے یہ متفقہ عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان پر جسم عنصری کے ساتھ زندہ ہیں - ان کی ابھی وفات نہیں ہوئی - ان کا آج تک زندہ رہنا قیامت کی دیگر علامتوں میں سے ایک علامت ہے - قریب قیامت میں وہ آسمان سے نازل ہوں گے - عصر کی نماز کا وقت ہو گا۔ حضرت امام مہدی پہلے سے موجود ہوں گے - ان کو نماز کے لئے کہا جائے گا - لیکن حضرت عیسٰی علیہ السلام فرمائینگے کہ آپ ہی نماز پڑھائیں - حضرت امام مہدی کی اقتداء میں وہ نماز ادا کریں گے - جس وقت آسمان سے نازل ہوں گے دو فرشتے کندھے دیئے ہوئے ہونگے - آپ کی داڑھی مبارک سے پانی کے قطرات موتیوں کی طرح ٹپکتے ہوئے محسوس ہونگے - جیسے ابھی غسل کر کے آئے ہوں - دجال کو قتل کرینگے - چالیس یا پینتالیس سال زمین پر حکومت کرینگے - ساری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو گا - عدل و انصاف سے زمین بھر جائے گی - اس دوران زکوٰۃ وصول کرنے والا کوئی نہیں ہو گا - مسلمانوں اور عیسائیوں کا اختلاف کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں ثالث کی حیثیت سے فیصلہ کرینگے اور فرمان خداوندی کہ کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے شادی نہ کی ہو اور اس کی اولاد نہ ہوئی ہو - حضرت عیسٰے علیہ السلام شادی کریں گے! اس سے ان کی اولاد پیدا ہو گی - چالیس یا پینتالیس سال حکومت کرنے کے بعد حضرت علیہ السلام فوت ہوں گے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک میں حضورؐ کی قبر مبارک کے پاس دفن ہو جائیں گے - یہ علامات احادیث نبوی علیہ التحیۃ والتسلیم میں موجود ہیں - مسلمانوں کے اس عقیدہ سے مرزائیوں کو اختلاف ہے اور وہ ان تمام احادیث کا انکار کرتے ہیں -

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین نے اس کی رد میں کتابیں لکھی ہیں - وہ تمام کتابیں قرآن و احادیث کے دلائل سے بالکل خالی ہیں - ان میں جو مواد جمع کیا گیا ہے - وہ مستشرقین اور ملحدین قسم کے لوگوں کی کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے اور کچھ دخل مرزا غلام احمد قادیانی کے خود ساختہ الہامات کا ہے - انہی میں ایک یہ بھی ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی قبر کشمیر سرینگر محلہ خانیار میں موجود ہے - حالانکہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی قبر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے روضۂ مبارک میں بتائی ہے -

پاکستان کے سابق بدنام وزیر خارجہ ظفر اللہ خاں نے اپنے اسی عقیدہ کو حالیہ تقریروں میں دوہرایا ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے - لیکن آل انڈیا ریڈیو نے اس کی تردید کی ہے - آل انڈیا ریڈیو کے اس اعلان کو کوہستان مورخہ ۱۶ ر دسمبر ۱۹۶۷ء نے اس سرخی سے شائع کیا ہے :-

"حضرت عیسٰےؑ بھارت میں دفن نہیں"

کراچی ۱۵ دسمبر (اپ پ) آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق جمعرات کے دن بھارتی لوک سبھا کو بتایا گیا کہ یسوع مسیح کو بھارتی مقبوضہ کشمیر میں دفن نہیں کیا گیا - جیسا کہ اپنے ایک حالیہ بیان میں سر ظفر اللہ نے دعوےٰ کیا ہے - (محمد حنیف سہارنپوری)



## "مودودی صاحب اور مغربی سامراج کا اینگلو امریکن بلاک"

### مودودی صاحب کی دو تقریروں کے اقتباس

### ان کی جماعت کے سابق روزنامہ "تسنیم" سے ماخوذ

مودودی صاحب نے کراچی میں اپنی ایک تقریر میں امریکن بلاک کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا :-

"اگر یہ بلاک فی الواقعہ یہ چاہتا ہے کہ کمیونزم کی روک تھام کے لئے اسے مسلم عوام کا دلی تعاون حاصل ہو تو اسے اپنی بنیادی پالیسی میں بنیادی تغیر کرنا پڑے گا - اسے یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ اسے مسلم ممالک کے حکمرانوں سے سانٹھ گانٹھ کرنا ہے یا مسلم ممالک کے عوام کا تعاون حاصل کرنا ہے - یہ اس کے سوچنے کا کام ہے کہ اسے کون سی راہ اختیار کرنی چاہیئے - اسے ان حکمرانوں کی ضرورت ہے جو عوام پر سطحی اثر نہیں رکھتے یا عوام کے تعاون کی ضرورت ہے جو طاقت کا اصل سرچشمہ ہوتے ہیں - پچھلی جنگ عظیم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حکومت خواہ کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو پوری طاقت نہیں لگا سکتی - جب تک ملک کے باشندے اس جنگ کو اپنی جنگ نہ سمجھیں بلکہ اگر معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے تو ملک کے باشندے جابر حکمرانوں سے نکلنے کے لئے اس موقعہ سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں -

(تسنیم ۱۶ ر دسمبر ۱۹۵۵ء)

اس کے چند دن بعد مودودی صاحب نے لاہور کے جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا :-

اس سلسلہ میں دوسری بات یہ ہے کہ خود اینگلو امریکی بلاک کو بھی سوچنا چاہیئے کہ اگر وہ صرف مسلمان حکمرانوں سے معاملہ کرنا چاہتا ہے اور اس کو مسلمان قوم کے ساتھ کوئی معاملہ نہیں کرنا ہے تو الگ بات ہے - لیکن اگر اس کی خواہش یہ ہے کہ مسلمان ممالک کے عوام بھی اس کے ساتھ تعاون کریں تو اس معاملہ میں ہمیں وضاحت سے بتا دینا چاہیئے کہ مسلمان ملکوں کے ساتھ آپ کی جو پالیسی اب تک چلی آ رہی ہے وہ ایسی ہرگز نہیں کہ پاکستان اور دوسرے ممالک کے عوام کا دلی تعاون آپ کو حاصل ہو سکے - (تسنیم ۲۰ ر دسمبر ۱۹۵۵ء)

## حضرت صدیقؓ کی خلافت کا بیان

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سقیفۂ بنی ساعدہ میں انصار کا مجمع ہوا تا کہ کسی خلیفہ کا تقرر کریں - وہ چاہتے تھے کہ ایک خلیفہ انصار میں سے ہو اور ایک مہاجرین میں سے - مگر دو خلیفہ کا تقرر جس قدر باعث افتراق ہوتا ظاہر ہے - لہذا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے نظم خلافت کے درست کرنے کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر مقدم فرمایا اور یہی ہونا بھی چاہیئے تھا - چنانچہ یہ دونوں حضرات اور پھر بعد میں اور بھی چند مہاجرین وہاں پہنچے اور انصار کو سمجھایا بالآخر سب کا اتفاق حضرت صدیقؓ پر ہو گیا اور موجودہ لوگوں نے ان کے دست حق پرست پر بیعت کر لی - ابتداءً بیعت کی ایک انصاری سے ہوئی - (تاریخ الخلفاء)

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

# علمائے اسلام اور مودودی صاحب

(از حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی)

(قسط نمبر ۶)

## ...دھری رحمت الٰہی صاحب کی ...زبانی" کا جواب

(و) "سیاسی لیڈر ہوں یا علماء دین و مفتیان شرع

### ...علماء کے خلاف

...نوں قسم کے راہنما اپنے نظریہ اور پالیسی کے لحاظ سے ...م کردہ راہ ہیں۔ دونوں راہ حق سے ہٹ کر تاریکیوں ...ک رہے ہیں" (سیاسی کشمکش ج ۳ صفحہ ۹۵)

(...ب) مگر یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ جو لوگ ان کے مقتدا ...ے ہیں ان میں سے بعض تو حقیقتاً قواعد شرع سے ...ف ہیں اور حمل اسفار (کتابیں اٹھانے) کی حد تک ...کتے ہیں۔ اور بعض ذی علم تو ہیں مگر خدا کے سامنے اپنی ...داری کا احساس نہیں رکھتے" (تفہیمات جلد ۲ صفحہ ۱۳۶)

(ج) لیگ کانگریس کے سیاسی اختلافات پر بحث کرتے ...ے علماء کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اس تحفظ کے معنی صرف یہ ہیں کہ آپ اگر چاہیں (قال ...وقال الرسول میں مشغول رہیں۔ آپ کی داڑھی یقیناً ...ی نہیں مونڈھی جائے گی۔ نہ آپ کی عبا ضبط کی جائے گی ...پ کی تسبیح چھینی جائے گی۔ نہ آپ کی زبان درس حدیث ...ن سے روکی جائے گی الخ (سیاسی کشمکش حصہ دوم ...۱۳...)

(...د) سیاسی کشمکش حصہ اول میں بعنوان "مسائل حاضرہ ...ن اور اسوۂ رسول کی رہنمائی" لکھتے ہیں:۔

"...کہیں جبّوں اور عماموں میں سیاہ دل اور گندے اخلاق ...ہوئے ہیں۔ زبان سے وعظ اور عمل میں بدکاریاں۔ ...ر میں خدمت دین اور باطن میں خیانتیں۔ غداریاں اور ...نی اغراض کی بندگیاں"۔

(ھ) سیاسی کشمکش حصہ اول میں ہی بعنوان "حالات ...رہ اور آیندہ کے امکانات" لکھتے ہیں:۔

"ان کا حال یہ ہو گیا ہے کہ جہاں کسی مدعی کے چند ...ے اور نام و نمود کے چند کھلونے پھینکے۔ یہ کتوں کی ...ن کی طرف لپکتے ہیں۔ اور اس کے معاوضے میں اپنے ...ن ایمان۔ اپنے ضمیر۔ دینی غیرت و شرافت۔ اپنی قوم کے ...سی کوئی خدمت بجا لانے میں ان کو باک نہیں ہوتا"۔

یہ ہیں مودودی جماعت کے داعی حق۔ مجدد دین اور مصلح امت کی شریفانہ زبان کے چند نمونے۔ کیا چودھری صاحب اور ان کی جماعت کو کبھی ان الفاظ سے بھی گھن آئی ہے جو ان کے امیر و امام حق نے اکابر علماء حق کے بارے میں استعمال کئے ہیں۔ اور کیا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے الفاظ مودودی صاحب کے بارے میں ان سے زیادہ سخت ہیں۔ جو خود مودودی صاحب نے شیخ الاسلام حضرت مدنی، مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی سے لیکر مولانا عبدالماجد دریابادی تک کے لئے استعمال کئے ہیں ؏

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

کیا مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی وغیرہ چند علماء ہی مودودی صاحب کے خلاف ہیں۔

چودھری رحمت الٰہی صاحب اور ان کی جماعت کے دوسرے اہل قلم عموماً یہی بات عوام کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور ان کی جماعت کے چند مولوی ہی حسد و بغض کی بنا پر مودودی صاحب کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ ورنہ عام علماء تو ان کے حامی اور موید ہیں۔ لیکن یہ بھی مودودی صاحبان کا ایک صالحانہ مصلحانہ پروپیگنڈا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ تمام فرقوں کے ممتاز علماء مودودی صاحب کے خلاف ہیں اور وقتاً فوقتاً ان کی تردید کرتے چلے آرہے ہیں اور خود مودودی صاحب کو بھی اس کا اقرار ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔ "اگر کوئی ایک فتویٰ یا ایک اشتہار ہوتا تو شاید میں بادل نخواستہ اس کی غلطیوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش بھی کر گذرتا۔ اگرچہ ایسی چیزوں کی طرف توجہ کرنا میرے لئے سخت کراہیت کا موجب ہوتا ہے لیکن یہاں تو پاکستان سے ہندوستان تک ہر طرف فتووں، پمفلٹوں، اشتہاروں اور مضامین کی ایک فصل اُگ رہی ہے۔ جس میں کمیونسٹ، سوشلسٹ، فرنگیت زدہ ملحدین قادیانی، منکرین حدیث۔ اہلحدیث۔ بریلوی اور دیوبندی سب ہی اپنے اپنے شگوفے چھوڑ رہے ہیں اور آئے دن نئے نئے شگوفے چھوڑتے رہتے ہیں۔ اس فصل کو آخر کون کاٹ سکتا ہے اور کہاں تک کاٹ سکتا ہے مجھے اگر دنیا میں اور کوئی کام کرنا نہ ہو تو اسے کاٹنے میں اپنی عمر کھپا دوں"۔ (رسائل و مسائل حصہ دوم صفحہ ۴۹۷)

(ترجمان القرآن مارچ تا مئی ۱۹۵۱ء)

اپنے امام کی اس تصریح کے بعد بھی کیا چودھری رحمت الٰہی صاحب اور ان کی پارٹی کے لوگ یہی کہتے رہیں گے کہ مودودی صاحب کی مخالفت کرنے والے تو صرف جمعیۃ علماء والے ہیں۔ یا صرف چند علماء ہیں جیسا کہ ...ف دہلوی بی اے نے لکھا ہے کہ:۔

"مولانا مودودی کی مخالفت کرنے والے چند خاکسار مولوی پنجاب میں ہی ہیں ورنہ ہر جگہ مولانا کی عظمت کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ مخالفت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا" (مرتب)

(کتاب مولانا مودودی اور جماعت اسلامی ۸۰ علماء کی

---

## حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی نظر میں

### ہفت روزہ "سنگ میل" لاہور

"نئے دور کا پہلا پرچہ پیش ...سامنے ہے۔ پرچہ بڑا شاندار جاذب نظر اور چند بصیرت افروز اور حقیقت پسند مضامین پر مشتمل ہے۔ اس دور الحاد میں ایسے رسالوں کا ہو... نہایت ضروری ہے"۔

"رسالہ کی روشن ابتدا سے اس کے تابناک مستقبل ک... تعین کیا جا سکتا ہے۔ ہر درد مند مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اس کی اشاعت میں حصہ لے کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو"۔

### ماہنامہ "تبصرہ" لاہور

جانباز مرزا بلا شبہ ایک مخلص قومی ورکر ہی نہیں، محنتی اور مزدو... قسم کا صحافی بھی ہے۔ اس نے آٹھ سال سے جس طرح تبصر... کو آگے بڑھایا ہے۔ اس کی یہ محنت قابل تحسین ہے"۔

"آج بڑے سے بڑا اخبار بھی موجودہ گرانی کے ہاتھ... تھک ہار کر دم توڑ چکا ہے۔ ایسے حالات میں "تبصرہ" بہرحال غنیمت ہے۔

### اسلامی مشن بہاولپور

آج ۱۵۔ اپریل ۱۹۶۷ء کو دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور میں حاضر ہونے کا موقع ملا۔ اس سے بڑھ کر خوش قسمتی اور خدمت دین کیا ہو گی کہ عیسائی مشن کے مقابلہ میں جو بیس لاکھ آدمیوں کو عیسائی بنا چکے ہیں۔ اسلامی مشن قائم ہوا جس کی برکت سے ہزاروں مسلمانوں کے ایمان بچانے کی بہترین صورت پیدا ہو گئی۔ ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ ایک بڑے زمیندار اور زیرک مسلمان سید احمد نواز شاہ صاحب گردیزی جو صحیح العقیدہ سنی مسلمان اور حساس دل رکھنے والے ہیں اس مشن کی کامیابی کے لئے بہت دلچسپی لے چکے ہیں اور اب بھی وہ سرپرستی فرما رہے ہیں۔ تقریباً پانچ سال کے عرصہ میں اسلامی مشن نے جامع مسجد اور دارالعلوم بنانے کے سوا گیارہ ایکڑ اراضی بھی اس مقصد کے لئے حاصل کی۔ کشمیر کے یتیم یا حاجت مند مہاجر بچے بھی یہاں لا کر زیر تربیت رکھے گئے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب آزاد قابل مبارکباد ہیں کہ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے انہوں نے اپنی تمام تر توجہات مبذول کر رکھی ہیں۔ وہی اس مشن کے روح رواں ہیں۔ ضرورت ہے کہ ریاست بہاولپور بلکہ پاکستان کے خوددار اور مذہبی حمیت والے مسلمان عموماً اور شہر بہاولپور کے مسلمان خصوصاً پہلے سے زیادہ دست تعاون بڑھائیں تاکہ اس مشن کے فوائد سے سارا مغربی پاکستان مستفید ہو سکے۔

ایک مشورہ ضروری عرض کرنا ہے کہ ایک مختصر مگر معیاری کتاب ایسی مرتب کرنی ضروری ہے جو ملک بھر کے کالجوں اسکولوں اور اداروں میں شائع ذائع کی جائے۔ نیز عیسائی دسیسہ کاریوں کی تفاصیل مہیا کر کے ان سے قوم و حکومت کو مطلع کیا جائے۔

# اسلام اور غلامی

## حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے الآراء عربی مقالہ کا اردو ترجمہ

ترجمہ مولانا قاضی شمس الدین صاحب ہری پور ضلع ہزارہ

جامعہ ازہر مصر کے ہزار سالہ جشن کے موقعہ پر ۳ برس پہلے ۶۲ نے تمام دنیا کے تقریباً ڈیڑھ سو چیدہ چیدہ علماء کرام کو مصر آ کر اس جشن میں شمولیت کی دعوت دی تھی۔ پاکستان سے بھی چار محمد یوسف بنوری قائد وفد (۲) جناب مفتی محمود (۳) مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور (۴) مولانا تاج الاسلام مصر گئے تھے۔ اس اجتماع میں مختلف موضوعات و مباحث پر تحقیقی مقالے پڑھے گئے۔ اور ان مقالوں پر پوری آزادی و تشریح کا سب ارکان کو موقع دیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک سوال یہ تھا کہ موجودہ دور میں کن وجوہ کے باعث اسلا ہے؟ اس سوال پر ایک مغربیت زدہ سوڈانی عالم نے ایک مقالہ پڑھا اور اپنے اس مقالے میں یہ لکھا کہ اسلام کی اشاعت دو وجہ سے کمزور ہو گئی ہے (۱) اسلام نے غلامی کو جائز رکھا ہے، جس کی وجہ سے دنیائے کفر کو ا اور نفرت پیدا ہو چکی ہے (۲) اسلام تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہے۔ اس کے باعث بھی یورپ اسلام سے برگشتہ والے حصہ سے مفتی محمود صاحب نے اختلاف کیا۔ ان کو بھی موقع دیا گیا تھا اور نظام غلامی والے حصہ پر حضرت مولانا ہزاروی نے صدر اجلاس کو ایک چٹ دی کہ مقالہ کے اس حصہ سے مجھے اختلاف ہے۔ چنانچہ صاحب صدر نے بخوشی صاحب کو وقت دیا اور حضرت مولانا نے اس موقع پر حسب ذیل معرکۃ الآراء اختلافی نوٹ پڑھ کر سنایا۔ ناظرین کرام کو۔ مولانا موصوف کے اس قیمتی اور اہم نوٹ کو محفوظ کر لیا گیا۔ ہم مولانا کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس اہم نوٹ کا ترجمہ کر کے بخشی۔

حضرت مولانا صاحب نے حمد و صلوٰۃ کے بعد صاحب صدر اور معزز علماء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

صاحب صدر! معزز علماءِ کرام!

عالم اسلام کی یہ بڑی افسوسناک بدقسمتی ہے کہ مسلمانوں نے جب یورپ سے میدانِ شجاعت و سیاست میں شکست کھائی تو میدانِ بحث و نظر میں بھی یورپ سے مرعوب ہو گئے اور یورپ کی ہر غلط تحقیق کو جو کہ یورپین مستشرقین نے محض اسلام دشمنی کی غرض سے پیش کی۔ آنکھیں بند کر کے وحی آسمانی کی طرح صحیح سمجھ کر اس پر ایمان بالغیب لے آئے۔ میرے معزز مقالہ نگار کے مقالہ میں بھی بالکل یہی اسپرٹ نظر آ رہی ہے۔ میرے معزز مقالہ نگار نے اسلام کے نظام غلامی کو اسلام کی اشاعت میں رکاوٹ کا باعث قرار دیا ہے۔ درحقیقت یہ نظریہ صاحب مقالہ کا نہیں بلکہ اسلام پر یورپ کا ایک بہتان ہے۔ جو محض اسلام دشمنی کی وجہ سے اسلام پر لگایا گیا ہے۔ اور معزز مقالہ نگار نے اس کو نقل فرمایا ہے۔ مجھے اس نظریہ سے اختلاف ہے۔

درحقیقت اسلام کے نظام غلامی پر یہ الزام یورپ کے خونخوار درندے بھیڑیے، سامراجی گورے لگاتے ہیں جن کو آج اس بیسویں صدی کی روشن دنیا میں بھی شمالی امریکہ اور جنوبی افریقہ کے کالے باشندوں کے ساتھ انصاف و مساوات برتنے کی توفیق نصیب نہیں ہو رہی ہے۔ اور ان کے زیر تسلط کالے باشندے اس بیسویں صدی کے روشن زمانہ میں بھی آج جانوروں سے زیادہ بدتر زندگی گذار رہے ہیں (تالیاں) اور پچھلی صدیوں سے یہ خونخوار درندے، بھیڑیئے ناکردہ گناہ کالے ہندوستانیوں، افریقیوں اور امریکیوں کو جبراً پکڑ پکڑ کر اور جہازوں میں بھر بھر کر دوسرے ممالک میں لے جا کر فروخت کرتے چلے آتے ہیں اور اب جبکہ عالمی ایشیائی اور افریقی رائے عامہ نے بعض لعن طعن کی، تو اپنی خونخواری درندگی اور وحشیت و بربریت کو چھپانے کے لئے اسلام کے سورج تاباں پر الزام لگانا چاہتے ہیں (تالیاں)

## اصل بات

حضرات! مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی ممالک پر یورپ کی حریصانہ تگ و تاز اور بے پناہ مظالم پر چلتے چلتے ایک اچٹتی سی نگاہ ڈال لیں۔

"آپ حضرات کے علم میں ہو گا کہ انسانیت کے لئے منحوس ترین دن وہ تھا۔ جبکہ ایک پرتگالی مہم پسند ملاح واسکوڈی گاما نے ۱۴۹۸ء میں مشرقی ممالک دریافت کئے۔ اس کے بعد پرتگالی اور ہسپانوی درندوں نے سولہویں صدی میں حبشی اور ہندی باشندوں کو جبراً پکڑ کر یورپ میں لے جا کر فروخت کرنا شروع کر دیا۔ اس نفع بخش تجارت نے اتنی مقبولیت حاصل کی کہ ملکہ الزبتھ اول کے منہ میں پانی بھر آیا اور اس نے عورت ہونے کے باوجود غلامی کا کاروبار کرنے والے پرتگالیوں کے ساتھ شرکت کر لی اور انگلستان کے بحری بیڑے کے چند جہاز ہندوستانی اور حبشی باشندوں کی گرفتاری کے "کار خیر" کے لئے پرتگالیوں کے حوالے کر دیئے اور جب کچھ باضمیر لوگوں کی طرف سے اس کے خلاف چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ تو بھیڑ صورت مگر بھیڑیا صورت پادری صاحبان میدان میں آ دھمکے اور انہوں نے "تورات شریف" سے یہ فتویٰ نکال کر دکھایا کہ گوروں کا کالوں کو غلام بنانا عیسائی شریعت کے مطابق نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے۔ کیونکہ تورات شریف میں لکھا ہے کہ حضرت نوحؑ کے دو بیٹے تھے حام اور سام۔ ایک دفعہ حضرت نوحؑ نے (نعوذ باللہ) شراب پی اور نشہ میں دھت ہو کر بیہوش ہو گئے۔ اسی حالت میں وہ ننگے ہو گئے۔ ان کے بیٹے حام نے ان کو ننگے دیکھ کر بھائیوں کو بتا دیا۔ اور سام نے آ کر والد کی چادر درست کر دی۔ جب حضرت نوحؑ کو ہوش آیا تو انہوں نے حام کو بددعا دی کہ تیری اولاد کنعان ملعون ہیں اور وہ سام کی اولاد یافث کے غلام ہوں گے (تورات سفر تکوین باب ۹ آیت ۱۸ تا ۲۷) ان آیات (بلکہ خرافات) کی آڑ لیکر پادریوں نے یہ فتویٰ بیان کیا کہ یورپ کی سب گوری اقوام چونکہ یافث بن سام کی اولاد ہیں۔ اور ایشیا اور افریقہ و امریکہ کے کالے کنعان بن حام کی اولاد ہیں اور تورات شریف کے حکم کے مطابق یورپین گوروں یعنی اولاد سام کا غیر یورپین کالوں یعنی اولاد حام کو غلام بنانا اور مرغوں کی طرح ان کی خرید و فروخت بالکل جائز بلکہ واجب ہے (شیم شیم) مزید تفصیل کے لئے دیکھیں ڈاکٹر عمر فروخ ایم اے پی ایچ ڈی کی تصنیف مش اینڈ امپیریلزم طبع بیروت ۱۹۵۷ء)

پندرھویں صدی سے بیسویں صدی تک گوروں کا یہی ظالمانہ اور وحشیانہ سلوک بے گناہ کالوں کے ساتھ رہا اور انیسویں اور بیسویں صدی میں جب ایشیائی عوام اور یورپ کے بعض انصاف پسندوں نے انگڑائی لی، اور مشرقی اقوام کی طرف سے یورپ کی اس وحشیانہ درندگی کے خلاف لعن طعن کی رو اٹھی تو بڑی بے حیائی اور ڈھٹائی سے یورپ کے شاطر مداری نے بجائے شرمندہ ہونے اور ندامت محسوس کرنے کے بمصداق

طویلہ کی بلا بندر کے سر

رائے عامہ کا رخ بدلنے کے لئے الٹا اسلام پر الزام لگا دیا اور اس تیزی اور تندی کے ساتھ اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کیا کہ ہمارے محترم سوڈانی مقالہ نگار جیسے حضرات بھی اس شیطانی پروپیگنڈہ کے اثر میں آ گئے۔ گویا امریکی اور یورپی سامراج نے غلامی سے توبہ کر لی ہے۔ اور اس جرم کا واحد اور تنہا مجرم دنیا میں صرف اسلام ہی رہ گیا ہے۔ بقول شاعر ؎

تہذیب و تمدن میں رنگی جن کی شمشیر غلامی سے
وہ بدتہذیبی کی تہمت اسلام کے سر پہ دھرتے ہیں حالانکہ

آج عالم اسلام میں کہیں بھی غلامی کا کاروبار نہیں ہو رہا ہے۔ مگر بدنام پھر بھی بیچارہ اسلام ہی ہے۔

## مسئلہ زیر بحث کی حقیقت

اب ذرا مسئلہ زیر بحث کی طرف آئیں۔ میں اس کو ایک مثال کے ذریعہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ ایک مسلمان اور ایک کافر میں جنگ ہوتی ہے۔ مسلح کافر اپنے شدید تیز ہتھیار اور پوری طاقت سے مسلمان پر حملہ کرتا ہے اور پھر پورے وار کر کے مسلمان کو قتل کر دینا چاہتا ہے مگر خوش قسمتی سے مسلمان مجاہد پھرتی اور چابکدستی سے کافر کے وار کو خطا کر کے اس کو گرا کر نیچے لیتا ہے۔

اب دنیا بھر کے غیر اسلامی قوانین جنگ کی رو سے بھی اگر وہ فاتح مسلمان اس کافر کو قتل کر دے تو اس میں ہرگز کوئی قباحت نہیں۔ مگر رؤف و رحیم خداوند قدوس نے حضرت آمنہ کے امن بخش عالم فرزند اور رحمۃ للعالمین اور رؤف و رحیم نور چشم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اسلامی نظام رحمت و شفقت عطا فرمایا۔ اس نظام رحمت کے مزاج میں ہی خونریزی اور سفاکی سے نفرت ہے کہ ایسے حالات میں اس کافر کو اگر قتل نہ کیا جائے بلکہ غلام بنا لیا جائے تو بھی جائز ہے تو بالکل اسی طرح مسلمانوں میں جب جنگ ہوتی ہے اور نتیجہ میں کافر شکست کھا کر گرفتار ہو جاتے ہیں تو یہ ان کی طبعی خواہش ہوتی ہے کہ ان کو قتل نہ کیا جائے بلکہ غلام بنا لیا جائے۔ یہ تو ہوا مسئلہ کا شرعی پہلو۔

## نفسیاتی پہلو

اب اگر نفسیاتی پہلو سے اس مسئلہ پر غور کیا جائے تو صاف واضح ہے کہ قتل کی موت سے غلامی کی زندگی طبعاً سہل تر اور مرغوب تر معیشت ہے اور میں اس کو ایک دوسری مثال سے مزید واضح کرنا چاہتا ہوں دو آدمی آپس میں لڑ پڑے۔ ایک شخص دوسرے کو قتل کر دیتا ہے مجرم گرفتار ہو جاتا ہے مقدمہ عدالت میں پہنچ جاتا ہے



پاکستان میں باطل قوتیں نام نہاد اسلام کا لبادہ اوڑھ کر قرآن، سنت اور صحابہؓ کا اعتماد زائل کرنے کی تگ روف ہیں، حق کی طاقت سے انہیں

# اسلام اور غلامی

## حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے ایک معرکۃ الآرا عربی مقالہ کا اردو ترجمہ

ترجمہ مولانا قاضی شمس الدین صاحب ... ہری پور ضلع ہزارہ

جامعہ ازہر مصر کے ہزار سالہ جشن کے موقعہ پر ۳ برس پہلے ... تمام دنیا کے تقریباً ڈیڑھ سو چیدہ چیدہ علماء کرام کو مصر آ کر اس جشن میں شمولیت کی دعوت دی تھی۔ پاکستان سے بھی جا... یوسف بنوری قائد وفد (۲) جناب مفتی محمود (۳) مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور (۴) مولانا تاج الاسلام اس تقر... مصر گئے تھے۔ اس اجتماع میں مختلف موضوعات و مباحث پر تحقیقی مقالے پڑھے گئے۔ اور ان مقالوں پر پوری آزادی سے ... تنقید و تشریح کا سب ارکان کو موقع دیا گیا تھا، اس سلسلہ میں ایک سوال یہ تھا کہ موجودہ دور میں کن وجوہ کے باعث اسلام ... ہے؟ اس سوال پر ایک مغربیت زدہ سوڈانی عالم نے ایک مقالہ پڑھا اور اپنے اس مقالے میں یہ لکھ مارا کہ ... کی اشاعت دو وجہ سے کمزور ہو گئی ہے (۱) اسلام نے غلامی کو جائز رکھا ہے، جس کی وجہ سے دنیائے کفر کو ... نفرت پیدا ہو چکی ہے (۲) اسلام تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہے۔ اس کے باعث بھی یورپ اسلام سے بدظن ... والے حصہ سے مفتی محمود صاحب نے اختلاف کیا۔ ان کو بھی موقع دیا گیا تھا اور نظام غلامی والے حصہ پر حضرت مولانا ... نے صدر اجلاس کو ایک چٹ دی کہ مقالہ کے اس حصہ سے مجھے اختلاف ہے۔ چنانچہ صاحب صدر نے بخوشی ... صاحب کو وقت دیا اور حضرت مولانا نے اس موقع پر حسب ذیل معرکۃ الآرا اختلافی نوٹ پڑھ کر سنایا۔ ناظرین کرام ... مولانا موصوف کے اس قیمتی اور اہم نوٹ کو محفوظ کر لیا گیا۔ ہم مولانا کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس اہم نوٹ کا ترجمہ کر کے ... بخشی۔

ایک مثال کے ذریعہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ ایک مسلمان اور ایک کافر میں جنگ ہوتی ہے۔ مسلح کافر اپنے شدید تیز ہتھیار اور پوری طاقت سے مسلمان پر حملہ کرتا ہے اور بھرپور وار کر کے مسلمان کو قتل کر دینا چاہتا ہے مگر خوش قسمتی سے مسلمان مجاہد پھرتی اور چابکدستی سے کافر کے وار کو خطا کر کے اس کو گرا کر نیچے لیتا ہے۔ اب دنیا بھر کے غیر اسلامی قوانین جنگ کی رو سے بھی اگر وہ فاتح مسلمان اس کافر کو قتل کر دے تو اس میں ہرگز کوئی قباحت نہیں۔ مگر رؤف و رحیم خداوند قدوس نے حضرت آمنہ کے امن بخش عالم فرزند اور رحمۃ للعالمین اور رؤف و رحیم نور چشم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اسلامی نظام ...مت و شفقت عطا فرمایا۔ اس نظام رحمت کے مزاج میں ہی خونریزی اور سفاکی سے نفرت ... کہ ایسے حالات میں اس کافر کو اگر قتل نہ کیا جائے ... بنا لیا جائے تو بھی جائز ہے تو بالکل اسی طرح مسلمانوں ...ں میں جب جنگ ہوتی ہے اور نتیجہ میں کافر شکست ...ر ہو جاتے ہیں تو یہ ان کی طبعی خواہش ہوتی ہے ...تل نہ کیا جائے بلکہ غلام بنا لیا جائے۔ یہ تو ہوا مسئلہ کا شرعی پہلو۔

### نفسیاتی پہلو

اب اگر نفسیاتی پہلو سے اس مسئلہ پر غور کیا جائے تو صاف واضح ہے کہ قتل کی موت سے غلامی کی زندگی طبعاً سہل تر اور مرغوب تر مصیبت ہے اور میں اس کو ایک دوسری مثال سے مزید واضح کرنا چاہتا ہوں دو آدمی آپس میں لڑ پڑے۔ ایک شخص دوسرے کو قتل کر دیتا ہے مجرم گرفتار ہو جاتا ہے مقدمہ عدالت میں پہنچ جاتا ہے اب عدالت کے اختیار میں ہے کہ اس مجرم کو چاہے تو پھانسی دیدے یا عمر قید کر دے تو پوری دنیا میں عام طور سے یہی دیکھا جاتا ہے کہ مجرم اور اس کے لواحقین عمر قید کی سزا کو موت کی سزا پر ترجیح دیتے ہیں اور بڑی دلسوزی اور خشوع و خضوع سے دعائیں مانگتے ہیں اور منتیں مانتے ہیں اور ممکنہ وسائل و ذرائع اور رشوت و سفارش تک سے پوری کوشش کرتے ہیں کہ مجرم پھانسی لگنے سے بچ جائے اور عمر قید کی سزا بخوشی اسے دے دی جائے۔ اور اگر خود مجرم کو اختیار دیا جائے کہ پھانسی یا عمر قید میں سے جو سزا اپنے لئے چاہیئے پسند کرے۔ تو وہ پھانسی کے مقابلہ میں یقیناً عمر قید کی سزا کو پسند کرے گا۔

اب حضرات! سامعین غور اور انصاف فرمائیں کہ کیا ایک مسلّم الثبوت مجرم کو پھانسی پر لٹکا دینا اس کے احساسات اور خواہشات کے عین مطابق ہے یا اس کا زندہ رہنا اور عمر بھر کے لئے قیدی بن جانا! تو یقیناً مجرم اور اس کے لواحقین عمر قید کو ہی پسند کریں گے۔

### غلامی اور قید کا فرق

اب مسئلہ زیر بحث پر حضرات سامعین ایک دوسرے رخ سے بھی غور فرمائیں کہ کیا اس عمر قید سے جو جیل کی چار دیواری کے اندر گذاری جائے شہر کی کھلی فضا میں کسی گھر کے نجی خادم کے طور پر وقت گذارنا پسندیدہ تر ہوتا ہے یا نہیں۔

عام طور سے یہی دیکھا جاتا ہے کہ جن قیدیوں کو جیل کی مشقت کے لئے جیل سے باہر نکالا جاتا ہے، وہ ان قیدیوں کی بہ نسبت زیادہ خوش و خرم ہوتے ہیں۔ جن کو جیل کی چار دیواری کے اندر ہی دن رات محبوس رہنا پڑے اور کھلی فضا میں وقت گذارنا فطرت انسانی کا وہ اٹل تقاضا ہے جو کبھی بھی تشریح و دلیل کا محتاج نہیں اور پھر جیل کی چار دیواری سے دن کو مشقت کے لئے باہر نکلنے والے قیدیوں کو رات بھی جیل کے اندر ہی بند ہونا لازمی ہوتا ہے۔ اور ان کو جیل کے اندر جس قسم کی عام طور پر خوراک ملتی ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں برخلاف غلام کے کہ اس کو دن رات شہر کی کھلی فضا میں رہنا ہوتا ہے۔

### اسلامی نظام غلامی کا فرق

کفر نے غلامی کے جو موجبات مقرر کئے ہیں۔ ان میں کسی جرم کا سرزد ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ گوری اقوام کی رنگت کا گورا اور طاقتور ہونا اور کالی اقوام کا رنگت میں کالا اور کمزور ہونا اس بات کے لئے بالکل کافی ہے کہ گورے کالوں کو غلام بنا کر بھیڑ بکریوں کی طرح بیچتے پھریں اور انسانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کرتے ہوئے ہر قسم کے مظالم کرتے رہیں۔ مگر اسلامی نظام میں کسی آزاد کو غلام بنانا قطعاً حرام ہے۔ اور جنگوں میں بھی جو حملہ آور گرفتار ہو کر غلام بنائے جائیں۔ ان پر بھی رحم اور محبت و شفقت کا برتاؤ کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اسلام کا حکم ہے کہ اپنے غلاموں کو وہی کھانا دیا جائے جو مالک خود کھاتا ہو اور وہی لباس دیا جائے جو مالک خود پہنتا ہو۔ اور اس کی طاقت سے زیادہ کام اس سے ہرگز نہ لیا جائے۔ اور اگر کبھی اس کی طاقت سے زیادہ کام آ جائے تو اس کام میں اس کے ساتھ امداد کی جائے (متفق علیہ) اسی طرح غلام کو گالی دینا یا اس کو زدو کوب کرنا منع ہے۔ ایسی صورت کے واقع ہو جانے پر اس غلام کو آزاد کر دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور بہت سی عبادات میں غلام کو آزاد کر دینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور مختلف طریقوں سے اس کی ترغیب اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ بلکہ کسی وجہ کے بھی غلام کو آزاد کرنے کی ان الفاظ میں ترغیب دی گئی ہے۔ حدیث میں ہے جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کسی غلام کو آزاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس عمل کے بدلہ میں اس شخص کے بدن کے ہر حصہ کو آتش جہنم سے آزاد کرے گا۔ (متفق علیہ)

### اشاعت اسلام کی اصل وجہ

قرن اول میں اسلام کی اشاعت کی اصل وجہ مسلمانوں کی عملاً اخلاقی برتری بلندی اور پاکیزگی تھی کہ جو غلام مسلمانوں کی پناہ میں آ جاتے تھے۔ ان کا واپس گھروں کو جانے کو جی ہی نہ چاہتا تھا حسن اتفاق حضرت انس بن مالک غلام بن کر حضور علیہ السلام کے در دولت پر آ گئے۔ بعد کو ان کے والدین اور رشتہ دار فدیہ کی رقم لے کر ان کو واپس لینے آئے۔ حضور علیہ السلام نے رقم لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ انس اگر اپنی خوشی سے تمہارے ساتھ جانا چاہے تو جا سکتا ہے۔ مگر میں اس کو جبراً یہاں سے نہیں نکالوں گا۔ اگر جانا ہے تو تم مفت ہی لے جاؤ۔ چنانچہ حضرت انس کے والدین نے ہر چند کوشش کی مگر حضرت انس نے حضور کا در اطہر چھوڑنا پسند نہ کیا۔

درحقیقت اسلام نے غلاموں کو جو آسائشیں اور بیشمار تحفظات عطا فرمائے تھے۔ ان کی بنا پر اور اسلام کے سنہری نظام عدل و مساوات کو دیکھ کر بہت سے غلام از خود مسلمان ہو جاتے تھے اور اس غلامی کو کفر کی آزادی سے ہزار درجہ بہتر اور پسندیدہ سمجھتے تھے۔ اور کفر کی سابقہ آزادی پر ترجیح دیتے تھے۔ فارسی میں کیا خوب کہا گیا ہے ؎

نالہ از بہر رہائی نکند۔ مرغ اسیر
خورد افسوس زمانے کہ گرفتار نہ بود

### غلامی اور اشاعت اسلام

اب اس مسئلہ پر ایک نئے زاویہ سے غور کیا جائے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح ہیں۔ ان کی حالت کفر کے عمدہ لوگ اسلام لانے کے بعد بھی عمدہ ہی ہوتے ہیں جبکہ وہ سمجھدار ہوں۔ تو حضرات علماء کرام! اب اس زاویہ سے غور فرمائیں کہ غلاموں کے طبقہ میں کتنے جوہر قابل افراد پیدا ہوئے۔ جن کی مثال آزاد طبقے نہ پیدا کر سکے۔ آپ کو علم ہو گا کہ حضرت بلال حبشی، حضرت صہیب رومی حضرت سلمان فارسی اور دوسرے بہت سے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہما غلاموں سے تھے۔ جو بعد کو آزاد ہوئے



...سنت اور صحابہؓ کا اعتماد زائل کرنے کی تگ... ف ہیں، حق کی طاقت سے انہیں شکست دینے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کیجئے

اور اسلام کے مشہور سات آئمہ قرأت میں سے پانچ امام قاری غلاموں کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور ملت اسلامیہ کے تفسیر حدیث و فقہ و تاریخ سیرت لغت و عربیت کے جلیل القدر امام خاندان غلامان سے ہو گذرے ہیں۔ یہ امام حسن بصری ابن سیرین مجاہد عطا مکحول اوزاعی وغیرہ جلیل القدر آئمہ ملت خاندان غلامان میں سے تھے۔

ایسے ہی مشہور فاتح مغرب و ہسپانیہ حضرت موسیٰ بن نصیر اور ان کے غلام طارق بن زیاد اور فاتح ہند سلطان محمود غزنوی اور لکھ داتا سلطان قطب الدین ایبک بانی قطب مینار و بانی خاندان غلاماں جس کی اولاد نے سو برس ہندوستان میں حکومت کی تھی خاندان غلاماں ہی سے تھے۔

اوپر جن اماموں کا ذکر ہوا ہے۔ ان کا یہ رتبہ تھا کہ شاہانِ وقت جو اموی ہاشمی عباسی قریشی وغیرہ تھے۔ ان حضرات کے سامنے خادموں کی طرح دو زانو بیٹھا کرتے تھے

اس موقعہ پر ایک واقعہ کا تذکرہ لطف سے خالی نہ ہوگا محدث اجل امام حاکم نیشاپوری نے کتاب "معرفت علوم حدیث" میں امام محمدؒ ابن شہاب زہری سے روایت کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں خلیفہ عبدالملک بن مروان اموی کے پاس گیا، تو اس نے پوچھا:-

خلیفہ　زہری کہاں سے آنا ہوا
امام زہری　مکہ مکرمہ سے
خلیفہ　مکہ مکرمہ میں کس کا علمی سکہ چلتا ہے؟
زہری　عطاء بن ابی رباح کا
خلیفہ　یہ عطاء بن ابی رباح عرب سے ہے یا غلاموں میں سے ہے
زہری　غلاموں میں سے
خلیفہ　تو یمن کا سردار کون ہے؟
زہری　طاؤس بن کیسان
خلیفہ　یہ عرب یا غلاموں سے ہے۔
زہری　غلاموں میں سے ہے۔
خلیفہ　اہل مصر پر کس کی سرداری ہے
زہری　یزید بن ابی حبیب کی۔
خلیفہ　یہ عرب ہے یا غلاموں سے ہے
زہری　غلاموں میں سے ہے۔
خلیفہ　اہل شام پر کس کی سرداری ہے؟
زہری　مکحول کی۔
خلیفہ　یہ عرب ہے یا غلاموں سے ہے؟
زہری　غلاموں سے ہے۔
خلیفہ　اہل جزیرہ کی سرداری کون کرتا ہے؟
زہری　میمون بن مہران
خلیفہ　یہ میمون عرب ہے یا غلاموں میں سے ہے؟
زہری　غلاموں میں سے ہے
خلیفہ　خراسان پر کس کی علمی سرداری ہے؟
زہری　ضحاک بن مزاحم کی
خلیفہ　یہ غلاموں میں سے ہے یا عرب سے
زہری　غلاموں میں سے ہے
خلیفہ　بصرہ پر کس کی سرداری ہے
زہری　حسن بن ابوالحسن کی۔
خلیفہ　یہ عرب ہے یا غلاموں میں سے ہے
زہری　غلاموں میں سے
خلیفہ　(سخت غصہ ہو کر) اہل کوفہ کا سردار کون ہے؟
زہری　ابراہیم نخعی
خلیفہ　یہ عرب ہے یا غلاموں میں سے ہے
زہری　یہ آزاد عرب ہے۔

خلیفہ۔ خوش ہو کر۔ زہری تم نے میری پریشانی دور کر دی ایک امام تو آزاد عربوں میں سے نکلا۔ مگر پھر بھی علمی سرداری غلاموں کے پاس ہی رہے گی اور سر ممبر ہوں گے اور آزاد عرب اور قریش ان کے سامنے سامعین کی صف میں بیٹھے ہوں گے۔

امام ابو محمد رامہرمزی نے کتاب محدث فاضل میں ذکر کیا ہے کہ خلیفہ عبدالملک بن مروان اموی ایک بار خانہ کعبہ میں گیا تو اس نے وہاں بڑے بڑے علمی حلقے دیکھے۔ ایک حلقہ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔ یہ کس کا ہے۔ بتایا گیا کہ یہ حلقہ عطاء کا ہے۔ دوسرے حلقے کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ سعید بن جبیر کا ہے۔ تیسرے حلقہ کا پوچھا تو معلوم ہوا کہ میمون بن مہران کا ہے۔ چوتھا حلقہ مکحول کا پانچواں مجاہد کا ہے، اور یہ سب فارس کے غلاموں کی اولاد میں سے ہیں۔ پھر خلیفہ نے گھر جا کر قریش کے اکابر کو بلایا۔ اور حرم شریف کا مشاہدہ بیان کرنے کے بعد کہا:۔

"اے سرداران قریش! اللہ تعالیٰ نے ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی وجہ سے فضیلت بخشی تھی اور تم نے دین کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دیا۔ اور فارس کے غلام زادے تم پر غالب آ گئے۔ اس بات کا کسی قریشی سے جواب نہ بن پڑا تو امام علی بن حسین زین العابدین نے فرمایا۔ "یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہے دیتا ہے"۔

پھر خلیفہ عبدالملک نے فرمایا کہ یہ فارس والے بھی عجیب لوگ ہیں۔ ابتدا زمانہ سے یہ حکمران رہے اور ہمارے کبھی محتاج نہ ہوئے اور ہم اب ان کے مالک بنے ہیں اور ہر لمحہ ہم ان کے ہی محتاج ہیں۔

اور اسی طرح کا ایک واقعہ امام محمد بن ابی لیلیٰ کا امیر عیسیٰ بن موسیٰ عباسی کے ساتھ عقد الفرید میں مذکور ہے (تالیان)

## غلاموں پر اسلام کا احسان عظیم

یورپ کو اسلام کے حیات پرور نظام غلامی کے خلاف یہ شدید غصہ اس وجہ سے بھی ہے کہ اسلام اگر کافر غلاموں کو قتل کر دیتا تو وہ نہ مسلمان ہوتے نہ اُن کی آئندہ نسلیں مسلمان ہو کر اسلام کی عددی آبادی میں اضافہ کرتیں۔ جن ایشیائی قوموں کو یورپی درندوں نے جبراً یا دھوکہ بازی سے عیسائی بنایا ان کے ساتھ معاشرتی اور سماجی مساوات تک پیدا نہ کر سکیں اور آج تک نہ کر سکیں۔ برخلاف اسلام کے اس نے روزِ اوّل سے کالے گورے کا فرق ختم کر دیا اور کلکم من آدم وادم من تراب اور لا فضل لاحمر علی اسود کا نورانی اعلان کر کے سب گوروں کالوں کو برابر کر دیا اسلام کے اس کمال کا تو قیامت تک مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ۔۔۔۔ پہ تھوکنا شروع کر دیتا ہے۔

گہری توجہ اور غور سے دیکھا جائے تو یہ غلامی ہی ۔۔۔ کی وسیع تر اشاعت کا موجب بنی کہ لاکھوں کفار غلام ۔۔۔ پھر مسلمانوں کے بے مثل بلند کردار و اخلاق سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے اور یہ لاکھوں کفار قتل کر دیئے جاتے ۔۔۔ مسلمان ہو سکتے اور نہ کروڑوں کی تعداد میں ان کی اولاد ہوتی اور نہ ہی مشاہیر قابل ذکر ہستیاں اور نہ علماء ۔۔۔ ہو سکتے۔

اگر ان کو آزاد زندگی قرار دیا جاتا تو بھی وہ ذہنی ۔۔۔ اور منافرت کی وجہ سے اسلام سے الگ تھلگ رہتے ۔۔۔ لاتعلقی کی وجہ سے اسلام کی نورانیت ان پر کما حقہ ۔۔۔ اور واضح نہ ہو سکتی۔ اور وہ ان کی اولاد حیات ایمانی ۔۔۔ محروم رہ جاتے۔ قرآن پاک نے کفر کو موت سے ۔۔۔ حیات سے تعبیر فرمایا ہے۔ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا ۔۔۔ یعنی کافر انسان پر کفر کی موت طاری تھی اور ہم نے ۔۔۔ ایمانی بخش کر زندہ کیا۔

سبحان اللہ و بحمدہ کیا عمدہ نظام الٰہی ہے کہ ۔۔۔ قتل سے بچا کر اس کو ظاہری زندگی بخشی۔ پھر باطنی مو ۔۔۔ سے چھڑا کر اس کو باطنی حیات (دولت ایمانی) سے نو ۔۔۔ اس سے بڑھ کر اور کونسی شفقت اور مہربانی انسان ۔۔۔

## اصل سبب

میری ناقص رائے میں اسلام کی اشاعت میں ۔۔۔ موجودہ دور کے مسلمانوں کی عمومی بے عملی ہے۔ مسلما ۔۔۔ روزمرہ کی زندگی میں اسلامی اعمال و شعائر سے عملی ۔۔۔ بغاوت اور روگردانی اختیار کر رکھی ہے۔ نیز اخلاقی ۔۔۔ موجودہ وقت کے کفار سے موجودہ دور کے مسلمان ۔۔۔ سے مختلف اور بہتر نہیں۔ بقول شاعر مشرق ؂

وضع میں ہیں یہ نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اس لئے جب غیر مسلم تو ہیں مسلمانوں کی سیاسی، اخلاقی اور ۔۔۔ پستی کو دیکھتی ہیں اور یہ بھی دیکھتی ہیں کہ مسلمان اپنی معاش ۔۔۔ چھوڑ کر سرتاپا فرنگی کلچر میں غرق ہو چکے ہیں تو انہیں اصل ۔۔۔ میں ہی کوئی کشش محسوس نہیں ہوتی۔ اور وہ خیال کر ۔۔۔ "گر مسلمانی ہمیں است کہ مسلم دارد" تو یہ مسلمانی ہمارے ۔۔۔ کسی طرح بلند و برتر نہیں۔

قرونِ اولیٰ میں کفار اس لئے اسلام قبول کرتے ۔۔۔ جب مسلمانوں کے کردار کا مطالعہ اور مشاہدہ کرتے تو ۔۔۔ کردار کو اپنے کردار سے بہت مختلف اور بہت بلند تر ۔۔۔ اور اس سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جاتے تھے۔ لیکن ج ۔۔۔ مسلمانوں کا اپنا کردار ہی پستی کی آخری حد تک پہنچ جا ۔۔۔ کفر کے لئے اس میں کیا کشش اور جاذبیت باقی ر ۔۔۔

## چند مثالیں

لگے ہاتھوں مجھے دو چار مثالیں عرض کرنے کی اجازت ۔۔۔
(۱) قیصر روم کی منظم اور معظم فوجیں جب شام سے ۔۔۔ انطاکیہ میں قیصر روم کے پاس بھگوڑے جا پہنچے۔ ہرقل ۔۔۔ پوچھا کہ جو مسلمان تمہارا مقابلہ کرتے ہیں۔ کیا وہ تمہاری ۔۔۔

بھگوڑوں نے جواب دیا۔
بے شک وہ ہماری طرح کے ہی انسان ہیں۔
ہرقل:۔ کیا وہ تعداد میں تم سے زیادہ تھے؟
بھگوڑے:۔ نہیں جناب ہم ان سے ہر میدان جنگ میں تعداد
و سامان کے لحاظ سے کئی گنا زیادہ تھے۔
ہرقل:۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ تم سب ہی ان سے شکست کھا گئے
فوجیوں کا ایک جرنیل بولا کہ ان کو اس لئے فتح ہوتی ہے
وہ راتوں کو عبادت کرتے ہیں۔ دن کو جہاد کرتے ہیں اور
رکھتے ہیں۔ وعدہ خلافی بالکل نہیں کرتے اور آپس میں
دات اور عدل و انصاف برتتے ہیں۔ اور ہمیں شکست
ہو گئی ہے کہ ہم شراب پیتے اور برے کاموں کے مرتکب
ہیں۔ وعدہ خلافی کرتے ہیں اور آپس میں بھی ظلم اور غضب
رکھتے ہیں۔ اچھے کاموں سے روکتے اور برے کاموں کا حکم
اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔
ہرقل نے کہا۔ تم نے مجھے سچی بات کہی (تاریخ ابن کثیر ج ۷ ص ۱۵)
۲) اور دمشق کے سردار نے جب ایک عیسائی کو مسلمانوں
جاسوسی کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے واپس جا کر رپورٹ
کہ مسلمان لوگ رات کو عابد و زاہد ہوتے ہیں اور دن کو
ار مجاہد بن جاتے ہیں۔ اور ان کے کثرت ذکر و تلاوت قرآن
ات کو کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ تو اس سردار نے
مصاحبوں کو کہا کہ مسلمانوں کی طرف سے تم پر وہ مصیبت
ہے جس کی مدافعت تمہاری طاقت سے باہر ہے۔
(تاریخ ابن کثیر ج ۷ ص ۱۶)
۳) اور کسریٰ ایران جب مسلمان مجاہدین
شکست کھا کر در بدر کی ٹھوکریں کھا رہا تھا
اس سلسلہ میں اس نے حصول امداد کے لئے
چین کے پاس بھی اپنا ایلچی بھیجا۔ خاقان
نے اس ایلچی سے مسلمان مجاہدین کی
بلندی اور اعمال و عبادات میں پختگی
کسریٰ کو جواب لکھا کہ میں تم کو اتنی
فوج دے سکتا ہوں۔ جس کا ایک سرا چین
اور دوسرا ایران میں۔ مگر تمہارے
نے مسلمانوں کے اخلاق و کردار کے جو
بیان کئے ہیں۔ ایسی قوم تو اگر پہاڑ سے
ٹکرائے تو اسے بھی پاش پاش کر کے
ہے۔ اس لئے جس طرح بھی بن پڑے ان
سے مصالحت کر لو۔ (مسلسل تالیاں)
(تاریخ ابن کثیر ص ۱۲۹ ج ۷)
ات یہ تھی اسلامی مجاہدین کی اخلاقی برتری
دنیائے کفر متاثر ہوتی تھی۔ بدقسمتی سے
عالم اسلام میں عام طور سے آج کل
شدید اخلاقی انحطاط اور معاشرتی
اسلام کی عملی اطاعت سے افسوسناک
میں مبتلا ہیں تو ان کو دیکھ کر کفر کیا تاثر
رے سے

وہ تھے جنہیں تصویر بنا آتی ہے
ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ

لیکن بڑی مصیبت یہ ہے کہ مسلمان اپنی ... و ادبار کو اپنی
طبعی کمزوری معلومات کی نوعی بلکہ فقدان کی بنا پر یورپ کے
شیطانی پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر اسلام کے ذمہ لگا رہے
ہیں اور دشمنانِ اسلام جو بے پر کی اڑاتے ہیں۔ ہم مسلمان بیچ
بیچ اس کو لے اڑتے ہیں۔ اردو میں کیا خوب کہا ہے ؎

میرؔ کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

والسلام (مسلسل تالیاں)



## احباب توجہ فرمائیں

جانشین شیخ التفسیر نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام (مغربی پاکستان)

## حضرت مولانا محمد عبید اللہ انور صاحب

## کا ارشاد گرامی

قطب عالم حضرت قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کو جمعیۃ علماء اسلام سے جو قلبی تعلق تھا وہ کسی سے مخفی نہیں حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ کی مالیات کا دارومدار حضرت کی توجہات پر تھا

## اس لئے

میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے دوستوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے صدقات، زکوٰۃ اور عطیات سے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی اتنی امداد کریں کہ وہ مالی کمی کی وجہ سے کفر و الحاد اور بے دینی کے مقابلہ میں کمزوری محسوس نہ کرے اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دیں گے۔

(محمد عبید اللہ انور امیر انجمن خدام الدین لاہور)

# "خلائی تسخیر اور قرآن کریم"

## حضرت مفتی محمود احمد صاحب شیخ الحدیث قاسم العلوم ملتان کی نظر میں

"خلائی تسخیر اور قرآن کریم" مؤلفہ مخدوم و مکرم مولانا ابو مسعود نقشبندی مدظلہ کے بعض مقامات کا مطالعہ کیا۔ مولانا موصوف نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ سائنس کی ترقی سے اسلام کی حقانیت اور ابھر کر سامنے آگئی ہے۔ مولانا کی یہ سعی یقیناً مشکور ہے فجزاھم اللہ تعالیٰ

ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ جسد اطہر آسمانوں پر جانے کا دعویٰ فرمایا۔ مسلمانوں نے ایمان لا کر اس واقعہ کی تصدیق کی۔ دنیائے کفر نے انکار کیا اور چودہ سو سال تک اسلام اور کفر کے درمیان یہ سلسلہ مابہ النزاع رہا۔ آج روس اور امریکہ کی سائنسی مادی ترقی سے ثابت ہوا کہ یہ اسلام اور وحی الٰہی کا فیصلہ ہی امر واقعہ تھا اور دنیائے کفر غلط فہمی اور ہٹ دھرمی میں مبتلا تھی۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام کا رفع الی السما قرآن سے ثابت ہے۔ اسی پر امت کا اجماع ہے۔ آج کے سائنسی دور میں خود عیسائی دنیا کے لئے بھی یہ ممکن نہ رہا۔ کہ اس کا انکار کرے۔ ان کا انکار ضد اور عناد کی بنیاد پر ہی ہو سکتا ہے۔ حقائق کی بنیاد پر بالکل نہیں۔ حدیث شریف میں نزول وحی کا ایک طریق یہ بتلایا گیا ہے۔ احیانا یأتینی مثل صلصلۃ الجرس (ترجمہ) کبھی کبھی وحی گھنٹی کی آواز ٹن ٹن کی طرح میرے پاس آتی ہے۔ دنیائے کفر کو اعتراض تھا کہ ٹن ٹن کی آواز سے ذو معنی کلام کس طرح سمجھا جا سکتا ہے؟ لیکن اب ٹیلیگرام سسٹم نے ثابت کر دیا کہ ٹن ٹن سے بھی کلام بلیغ سمجھا جا سکتا ہے وزن اعمال کی آیات اور احادیث پر بھی اعتراض تھا کہ یہ اعمال جو اعراض ہیں ان کا وزن کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ وزن تو اجساد کا ہوتا ہے۔ اب گرمی اور سردی کو سائنس کی ترقی کے اس دور میں عام طور پر تولا جاتا ہے۔ درجہ حرارت و برودت کو ہر شخص معلوم کر سکتا ہے۔ بخار تک کو تھرمامیٹر کے ذریعہ سے تولا جاتا ہے۔ باوجود غیر طبعی حرارت (بخار) وغیرہ امور سب اعراض ہیں۔ غرضیکہ سائنس کی ترقی سے واقعات عالم کی صحیح تشخیص ممکن ہو گئی ہے اور اس طرح وحی الٰہی سے بتلائے ہوئے حقائق پر سے پردہ اٹھتا جا رہا ہے اور اسلام کی حقانیت دلوں پر بیٹھتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے ان حقائق کو عامۃ المسلمین کے سامنے پیش کرنے کی تکلیف گوارا فرمائی۔ اللہ اس کتاب کو قبول فرمائے آمین!

(دستخط) محمود عفی عنہ
شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم
ملتان　مورخہ ۲۷/۹/۶۷

ہدیہ قسم اول -/۴ قسم دوم ۲/۵۰

ملنے کا پتہ:- ادارہ فروغ اسلام ... ملتان

● اسلامی نظام کا قیام اصل مقصد ہے ● فحاشیت کو روکئے

● صحابہ کی عظمت اعتقاد کو مجروح نہ ہونے دیجئے

## جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

## دینی محاذ

**کوٹ سبزل** ۱۲ رمضان المبارک بروز جمعہ زیر صدارت مولانا فیض محمد صاحب اجلاس ہوا۔ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اراکین کے علاوہ مولانا مشتاق احمد صادق آباد سے اور مولانا غلام مصطفےٰ صاحب کوٹ پٹھان سے شریک اجلاس ہوئے۔ مولانا مشتاق احمد نے درس قرآن دیا۔ مولانا غلام مصطفےٰ نے فرائض سمجھائے۔ آئندہ اراکین نے نماز اور روزہ کی تبلیغ کا پروگرام بنایا۔

ترجمان اسلام کی خریداری کی تحریک پر اراکین نے پیشگی چندہ جمع کروایا اور آٹھ ترجمان کے پرچوں کا آرڈر دیدیا گیا۔ پیشگی بھی ارسال کردی گئی۔

(۱) اجلاس نے لندن ٹائمز کی گستاخی آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر چھاپنے پر احتجاج کیا۔

(۲) اسمبلی میں علماء کی مخصوص نشستوں کی تجویز مسترد کرنے پر اراکین اسمبلی سے جماعت نے احتجاج کیا۔

(۳) جماعت نے ملک میں اسلامی قانون نافذ کرنے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا، اور ملک سے رشوت کی لعنت دور کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کی کہ راشی افسروں کو تبلیغی جماعت کے ساتھ بھیجا جائے تاکہ ان کی اخلاقی تربیت ہوسکے۔ رمضان المبارک میں خورد و نوش نیز فحاشی کے اڈوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا۔ (حافظ بلال احمد۔ کوٹ سبزل)

### جامعہ رشیدیہ بھکر کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸، فروری بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب گکھڑ، حضرت مولانا قاری محمد اجمل صاحب لاہور اور حضرت مولانا قریشی دوست محمد صاحب و دیگر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

(حافظ اعجاز علی انبالوی)

**قرار دادیں** :- ۱۲ رمضان المکرم بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد مدینہ سکندرآباد میں متفقہ طور پر درج ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) ماہ صیام کے احترام میں کھانے پینے کے تمام ہوٹل قانوناً بند کئے جانے چاہئیں۔

(۲) ملک میں جلد از جلد اسلامی قانون نافذ کئے جائیں اور غیر اسلامی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، عائلی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

(۳) ایک ایسے شخص کو الیکشن کمشنر مقرر کرنے کا اعلان جو کہ قادیانی فرقے کا آدمی ہے مسلمانوں کے لئے وجہ تشویش ہے

(۴) ایسی کتابیں ضبط کی جائیں جن میں صحابہ کرام کے ناموس کو داغدار بنانے کی کوشش کی ہے، عبداللہ ابن سبا یہودی کی تائید ہوتی ہے۔ جیسی کہ مودودی صاحب کی کتاب خلافت و ملوکیت ہے (محمد شریف خطیب جامع مسجد مدینہ سکندرآباد و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

۲۴، ۲۵ رمضان المبارک کی درمیانی شب کو مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد سکندرآباد شہداد پور میں مدرسہ حسینیہ و مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔

مدرسہ مذکور کی طرف سے جلسہ ختم قرآن شریف کی تقریب میں منعقد ہو رہا ہے۔

### درخواست دعائے مغفرت

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمل پور کی مجلس شوریٰ کے ممبر اور علاقہ کے مشہور بزرگ عالم مولانا عبدالحکیم صاحب خیدر کا جواں سال صاحبزادہ گذشتہ دنوں اچانک انتقال کر گیا۔ نیز ضلعی جمعیۃ کے نائب امیر مولانا عبدالرزاق جلالیہ کی اہلیہ انتقال کر گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

قارئین سے التماس ہے کہ وہ ہر دو مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان و لواحقین کے صبر کے لئے مخصوص دعا فرمائیں۔ (سکندر خاں ناظم عمومی ضلعی جمعیۃ کیمبلپور)

### جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد وحید ملک میں اسلامی نظام کا قیام ہے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ

مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری عبدالقادر صاحب عامر نے جامع مسجد رحمانیہ محلہ محمد پورہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ مگر آج اس میں غیر اسلامی قوانین کا نفاذ۔ خاندانی منصوبہ بندی کی لعنت۔ عائلی قوانین، اور ملک میں عریانی و فحاشی کا بڑھتا ہوا رجحان ہمارے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گی جب تک یہ غیر اسلامی قوانین ختم نہیں ہوجاتے۔

آپ نے فرمایا کہ چاہئے تو یہ تھا کہ ہماری حکومت ایسے لوگوں کا تعاقب کرتی جو اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مگر ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ حکومت ایسے لوگوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔ آپ نے وزیر اطلاعات مرکزی کا حوالہ دیا کہ انہوں نے پرویز کے اجتماع میں شرکت کر کے ایک نہایت ہی غیر مناسب اقدام کیا ہے۔ کیونکہ پرویز کے متعلق تقریباً ہر مکتب فکر کے علماء کفر کا فتوےٰ دے چکے ہیں۔ آپ نے عیسائیت، مرزائیت، پرویزیت، مودودیت وغیرہ فتنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے عوام کو دعوت دی کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ملک میں غیر اسلامی قوانین کا نفاذ ختم ہو تو ہمارے ساتھ مل کر اجتماعی کوشش میں شریک ہوجائیں اور کسی ایسے فرد یا جماعت کے جھانسے میں نہ آئیے جن کا مقصد اسلام کے نام پر غیر اسلام ہو۔ (عبدالرشید متعلم جامعہ مدینہ حنفیہ جنج گھر ٹوبہ ٹیک سنگھ)

**پیر اصحاب حلقہ بھکر** :- ۱۱ رمضان المبارک کو پیر اصحاب محل کا ماہانہ اجلاس صوفی محمد علی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مولانا نذیر احمد صاحب نے درس قرآن دیا جلسہ میں متفقہ قراردادوں کے ذریعہ صحابہ کرام کے خلاف لکھی جانے والی کتابوں کی ضبطی اور ملحدانہ خیالات پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا۔

رمضان المبارک کے خاطر خواہ احترام کا انتظام نہ کرنے پر حکومت کی روش پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے اسلام کش منحرفانہ خیالات پر احتجاج کرتے ہوئے ادارہ تحقیقات اسلامی سے ان کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا۔ (ناظم جمعیۃ رانا عبدالحمید)

### ضروری ہدایت

جمعیۃ کے کارکنان حضرات اور عہدہ داران اپنی اپنی شاخوں کی ماہانہ رپورٹ اپنے اضلاع کی جمعیتوں کو پابندی سے بھیجا کریں اور اپنے پاس اس رپورٹ کا ریکارڈ رکھیں۔ اضلاع اپنی شاخوں کی رپورٹوں پر مشتمل مفصل رپورٹ ماہانہ اپنے اپنے ڈویژن کو روانہ کیا کریں اور ہر ڈویژن اضلاع سے موصول رپورٹوں پر مشتمل مفصل رپورٹ ماہ بماہ مرکزی دفتر کو روانہ کیا کریں (ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

## قافلۂ اسلام

### مدرسہ سراج العلوم سرگودھا

مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا میں طلبہ کا داخلہ ۱۰ شوال سے شروع ہو کر آخر شوال تک جاری رہے گا۔ طلباء کے تعلیمی و اقامتی اخراجات کا مدرسہ کفیل ہے۔ ابتدائی کتب سے آخری درجات تک دینی تعلیم کا انتظام ہے (صاحبزادہ) مولوی عبدالسمیع رضا صاحب ناظم تعلیمات

### دعائے صحت

تمام متعلقین و احباب جمعیۃ و مریدین کی خدمت میں التماس ہے کہ اس ماہ مبارک میں حضرت امیر مرکزیہ مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مولانا کی زندگی دراز فرمائے اور شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے کیونکہ مولانا صاحب موصوف سخت بیمار ہیں۔ تمام مریدین اور متعلقین اپنی ادعیہ میں حضرت کو فراموش نہ کریں۔ (فداء الرحمٰن درخواستی)



● غیر اسلامی قوانین ختم کیجئے ● پرویزی نظریات کفر ہیں

● کارکنانِ جمعیۃ پر پابندیوں کا ناروا سلسلہ بند کرے

## دینی مدارس اداروں کے کوائف

### جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن

**کا سہ ماہی اجلاس** :- ۱۱ رمضان المبارک ۱۴ دسمبر ۶۷ء جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن کا سہ ماہی اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام لوہاری گیٹ میں امیر جمعیۃ ملتان ڈویژن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں ڈیرہ غازی خاں، مظفرگڑھ اور ملتان و ساہیوال کے متعدد نمائندوں نے شرکت کی جس میں متعدد مسائل زیر بحث آئے۔

اس اجلاس میں جناب قاری نورالحق صاحب ایڈوکیٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن نے جماعت کے تنظیمی امور و ذرائع آمدنی، نظم و ضبط اور ملک کے سیاسی حالات۔ جماعتی پروپیگنڈا نیز انتخابات کے قریب تر آنے کے متعلق عوامی رابطہ کی مہم کے سلسلہ میں ایک جامع منصوبہ پیش کیا۔ جس پر مختلف اضلاع سے آئے ہوئے راہنمایان جمعیۃ نے تبادلہ خیال کیا۔

اجلاس میں متفقہ طور پر یہ طے پایا کہ رمضان المبارک کے بعد اس سلسلہ میں اقدامات کئے جائیں اور ڈویژن بھر میں کارگذاری کا از سر نو جائزہ لیا جائے۔ نیز اسلامی آئین کے نفاذ اس مقدس اور اہم کام کے لئے ملک بھر کے زمینداروں، کسانوں و مزارعوں، تاجروں صنعت کاروں، مزدوروں، مختلف فرقوں کے علماء اور وکلاء پروفیسروں۔ طلباء۔ عام شہریوں کا تعاون حاصل کیا جائے اور انہیں اس دعوت میں شرکت کی خصوصی دعوت دی جائے۔ نیز ان پر واضح کیا جائے کہ ملک کے اندر صحیح اسلامی نظام نافذ کرنے کے لئے جس جماعت کو پاکستان کے جید علماء اور اکابرین کی حمایت حاصل ہے وہ صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے اور اس کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ملک کا ہر طبقہ دین اسلام کی صحیح خدمت سرانجام دے سکتا ہے۔

نیز اس اجلاس میں مولوی سعید احمد ناظم دفتر کو جمعیۃ ملتان ڈویژن کا نائب ناظم مقرر کیا گیا۔

سعید احمد ناظم دفتر
جمعیۃ علماء اسلام
ملتان ڈویژن)

## مَنزل بہ منزل

### اعلان تعطیل

عید الفطر کی تعطیلات کی وجہ سے آئندہ شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں

**مدرسہ اشرفیہ سکھر** - تیرہ سال سے دین قیم کی ٹھوس خدمات بجا لا رہا ہے۔ مدرسہ سے ایک سو تینتالیس حافظ تیار ہوئے۔ پچاس کے قریب علماء فارغ التحصیل ہوچکے ہیں دو سو کے قریب طلباء و طالبات نے ناظرہ قرآن پاک ختم کر لیا ہے۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد تبلیغی و اصلاحی رسائل ملک بھر میں مفت تقسیم کئے گئے۔ ایک ہزار کے قریب غیر مسلموں کو کلمہ پڑھا کر حلقہ بگوش اسلام کیا گیا۔ تعمیر کا سلسلہ بھی چل رہا ہے۔ جس پر اب تک پونے دو لاکھ کے قریب رقم خرچ ہوچکی ہے۔ اس وقت شہر کے تین سو بچوں کے علاوہ مدرسہ میں ستر بچے جو کہ قریب برما، ایران، گلگت مشرقی اور مغربی پاکستان کے ایسے نادار اور غریب طلباء مقیم ہیں۔ جن کے کل اخراجات کی کفالت ادارہ ہی کرتا ہے مدرسہ کا سالانہ خرچ تعمیر کے علاوہ پچاس ساٹھ ہزار کے قریب ہے۔ تمام درد مند اور اسلام پسند بھائیوں سے ادارہ کی اعانت کی خصوصی درخواست ہے۔

(محمد احمد تھانوی مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر)

### جامعہ عربیہ تعلیم الاسلام دینہ میں داخلہ

جامعہ ہذا میں یکم تا ۵ شوال داخلہ جاری رہے گا امسال شعبہ درس نظامی و شعبہ تجوید و قرأت و حفظ و ناظرہ کے لئے ماہر اساتذہ کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں خواہشمند طلباء یکم شوال تک ناظم جامعہ کے نام درخواستیں ارسال کریں۔ غریب و مسافر طلباء کے تمام اخراجات مدرسہ کی طرف سے پورے کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ اس ماہ مبارک میں جامعہ کی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ترسیل زر کا پتہ: عبدالرشید ربانی مہتمم جامعہ عربیہ تعلیم الاسلام مین بازار دینہ ضلع جہلم)

### عید الفطر کی مبارکباد

ادارہ ترجمان اسلام اپنے محترم خوانندگان کی خدمت میں عید الفطر کے مبارک موقعہ پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے روزے، عبادات اور عید کی تشکرانہ مسرتیں قبول فرمائیں۔

• اسلامی نظام کا قیام اصل مقصد ہے • فحاشیت کو روکئے

• صحابہ کی عظمت اعتماد کو مجروح نہ ہونے دیجئے

# جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

۲۴، ۲۵ رمضان المبارک کی درمیانی شب کو مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد سکندر شہداد پور میں مدرسہ حسینیہ و مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔

مدرسہ مذکور کی طرف سے جلسہ ختم قرآن شریف کی تقریب میں منعقد ہو رہا ہے۔

## درخواست دعائے مغفرت

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمل پور کی مجلس شوریٰ کے ممبر اور علاقہ کے مشہور بزرگ عالم مولانا عبد الحکیم صاحب ...خیدر کا جواں سال صاحبزادہ گذشتہ دنوں اچانک انتقال ...ہو گیا۔ نیز ضلعی جمعیۃ کے نائب امیر مولانا عبد الرزاق جلالپوری کی اہلیہ انتقال کر گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

قارئین سے التماس ہے کہ وہ ہر دو مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان و لواحقین کے صبر کے لئے مخصوص دعا فرمائیں۔ (سکندر خاں ناظم عمومی ضلعی جمعیۃ کیمل پور)

## جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد وحید ملک میں اسلامی نظام کا قیام ہے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ

...نامی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری عبد القادر صاحب حامد نے جامع مسجد رحمانیہ محلہ محمد پورہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ مگر آج اس میں غیر اسلامی قوانین کا نفاذ۔ خاندانی منصوبہ بندی کی لعنت۔ عائلی قوانین اور ملک میں عریانی و فحاشی کا بڑھتا ہوا رجحان ہمارے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گی جب تک یہ غیر اسلامی قوانین ختم نہیں ہو جاتے۔

آپ نے فرمایا کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہماری حکومت ایسے لوگوں کا تعاقب کرتی جو اسلام کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ مگر ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ حکومت ایسے لوگوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔ آپ نے وزیر اطلاعات مرکزی کا ...دیا کہ انہوں نے پرویز کے اجتماع میں شرکت کر کے نہایت ہی غیر مناسب اقدام کیا ہے۔ کیونکہ پرویز کے متعلق تقریباً ہر مکتب فکر کے علماء کفر کا فتوے دے چکے ہیں۔ آپ نے عیسائیت، مرزائیت، پرویزیت، ...دیت وغیرہ فتنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے عوام کو ...ت دی کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ملک میں غیر اسلامی ...ن کا نفاذ ختم ہو تو ہمارے ساتھ مل کر اجتماعی کوشش ...شریک ہو جائیں اور کسی ایسے فرد یا جماعت کے پھانسے ...آئیے جن کا مقصد اسلام کے نام پر غیر اسلام ہو۔ (...بد الرشید متعلم جامعہ مدینہ حنفیہ جھنگ گھر ٹوبہ ٹیک سنگھ)

**پیر اصحاب حلقہ بھکر** ۔ ۱۱ رمضان المبارک کو پیر اصحاب محل کا ماہانہ اجلاس صوفی محمد علی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مولانا نذیر احمد صاحب نے درس قرآن دیا جلسہ میں متفقہ قراردادوں کے ذریعہ صحابہ کرام کے خلاف لکھی جانے والی کتابوں کی ضبطی اور ملحدانہ خیالات پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا۔

رمضان المبارک کے خاطر خواہ احترام کا انتظام نہ کرنے پر حکومت کی روش پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔

ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے اسلام کش محرفانہ خیالات پر احتجاج کرتے ہوئے ادارہ تحقیقات اسلامی سے ان کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا۔ (ناظم جمعیۃ رانا عبد الحمید)

## ضروری ہدایت

جمعیۃ کے کارکنان حضرات اور عہدہ داران اپنی اپنی شاخوں کی ماہانہ رپورٹ اپنے اضلاع کی جمعیتوں کو پابندی سے بھیجا کریں اور اپنے پاس اس رپورٹ کا ریکارڈ رکھیں۔ اضلاع اپنی شاخوں کی رپورٹوں پر مشتمل مفصل رپورٹ ماہانہ اپنے اپنے ڈویژن کو روانہ کیا کریں اور ہر ڈویژن اضلاع سے موصول رپورٹوں پر مشتمل مفصل رپورٹ ماہ بماہ مرکزی دفتر کو روانہ کیا کریں (ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

## قافلۂ اسلام

### مدرسہ سراج العلوم سرگودھا

مدرسہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا میں طلبہ کا داخلہ ۱۰ شوال سے شروع ہو کر آخر شوال تک جاری رہے گا۔ طلباء کے تعلیمی و اقامتی اخراجات کا مدرسہ کفیل ہے۔ ابتدائی کتب سے آخری درجات تک دینی تعلیم کا انتظام ہے (صاحبزادہ) مولوی عبد السمیع صاحب ناظم تعلیمات

### دعائے صحت

تمام متعلقین و احباب جمعیۃ و مریدین کی خدمت میں التماس ہے کہ اس ماہ مبارک میں حضرت امیر مرکزیہ مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مولانا کی زندگی دراز فرمائے اور شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے کیونکہ مولانا صاحب موصوف سخت بیمار ہیں۔ تمام مریدین اور متعلقین اپنی ادعیہ میں حضرت کو فراموش نہ کریں۔ (ضیاء الرحمٰن ...)





• غیر اسلامی قوانین ختم کیجئے • پرویزی نظریات کفر ہیں

• کارکنانِ جمعیۃ پر پابندیوں کا ناروا سلسلہ بند کرے

# دینی مدارس و اداروں کے کوائف

### جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن کا سہ ماہی اجلاس

۱۱ رمضان المبارک ۱۴ دسمبر ۱۹۶۷ء جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن کا سہ ماہی اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام لوہاری گیٹ میں امیر جمعیۃ ملتان ڈویژن حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ اور ملتان و ساہیوال کے متعدد نمائندوں نے شرکت کی جس میں متعدد مسائل زیر بحث آئے۔

اس اجلاس میں جناب قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان ڈویژن نے جماعت کے تنظیمی امور و ذرائع آمدنی، نظم و ضبط اور ملک کے سیاسی حالات۔ جماعتی پروپیگنڈا نیز انتخابات کے قریب تر آنے سے متعلق عوامی رابطہ کی مہم کے سلسلہ میں ایک جامع منصوبہ پیش کیا۔ جس پر مختلف اضلاع سے آئے ہوئے راہنمایان

## منزل بہ منزل

جمعیۃ نے تبادلہ خیال کیا۔

اجلاس میں متفقہ طور پر یہ طے پایا کہ رمضان المبارک کے بعد اس سلسلہ میں اقدامات کئے جائیں اور ڈویژن بھر میں کارگزاری کا از سر نو جائزہ لیا جائے۔ نیز اسلامی آئین کے نفاذ اسے مقدس اور اہم کام کے لئے ملک بھر کے زمینداروں، کسانوں و مزارعوں، تاجروں، صنعت کاروں، مزدوروں۔ مختلف فرقوں کے علماء اور وکلاء پروفیسروں۔ طلباء۔ عام شہریوں کا تعاون حاصل کیا جائے اور انہیں اس دعوت میں شرکت کی خصوصی دعوت دی جائے۔ نیز ان پر واضح کیا جائے کہ ملک کے اندر صحیح اسلامی نظام نافذ کرنے کے لئے جس جماعت کو پاکستان کے جید علماء اور اکابرین کی حمایت حاصل ہے وہ صرف جمعیۃ علماء اسلام ہے اور اس کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ملک کا ہر طبقہ دین اسلام کی صحیح خدمت سرانجام دے سکتا ہے۔

نیز اس اجلاس میں مولوی سعید احمد ناظم دفتر کو جمعیۃ ملتان ڈویژن کا نائب ناظم مقرر کیا گیا۔

سعید احمد ناظم دفتر
جمعیۃ علماء اسلام
(ملتان ڈویژن)

## اعلان تعطیل

عید الفطر کی تعطیلات کی وجہ سے آئندہ شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں

**مدرسہ اشرفیہ سکھر** ۔ تیرہ سال سے دین قیم کی ٹھوس خدمات بجا لا رہا ہے۔ مدرسہ سے ایک سو تینتالیس حافظ تیار ہوئے۔ پچاس کے قریب علماء فارغ التحصیل ہو چکے ہیں دو سو کے قریب طلباء و طالبات نے ناظرہ قرآن پاک ختم کر لیا ہے۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد تبلیغی و اصلاحی رسائل ملک بھر میں مفت تقسیم کئے گئے۔ ایک ہزار کے قریب غیر مسلموں کو کلمہ پڑھا کر حلقہ بگوش اسلام کیا گیا۔ تعمیر کا سلسلہ بھی چل رہا ہے۔ جس پر اب تک پونے دو لاکھ کے قریب رقم خرچ ہو چکی ہے۔ اس وقت شہر کے تین سو بچوں کے علاوہ مدرسہ میں سنٹر بچے جو کہ قریب برما، ایران، گلگت مشرقی اور مغربی پاکستان کے ایسے نادار اور غریب طلبا مقیم ہیں۔ جن کے کل اخراجات کی کفالت ادارہ ہی کرتا ہے مدرسہ کا سالانہ خرچ تعمیر کے علاوہ پچاس ساٹھ ہزار کے قریب ہے۔ تمام درد مند اور اسلام پسند بھائیوں سے ادارہ کی اعانت کی خصوصی درخواست ہے۔

(محمد احمد تھانوی مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر)

### جامعہ عربیہ تعلیم الاسلام دینہ میں داخلہ

جامعہ ہذا میں یکم تا ۱۵ شوال داخلہ جاری رہے گا امسال شعبہ درس نظامی و شعبہ تجوید و قرأت و حفظ و ناظرہ کے لئے ماہر اساتذہ کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں خواہشمند طلباء یکم شوال تک ناظم جامعہ کے نام درخواستیں ارسال کریں۔ غریب و مسافر طلباء کے تمام اخراجات مدرسہ کی طرف سے پورے کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ اس ماہ مبارک میں جامعہ کی امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ترسیل زر کا پتہ، عبد الرشید ربانی مہتمم جامعہ عربیہ تعلیم الاسلام دینہ بازار دینہ ضلع جہلم)

## عید الفطر کی مبارکباد

ادارہ ترجمان اسلام اپنے محترم خوانندگان کی خدمت میں عید الفطر کے مبارک موقعہ پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے روزے، عبادات اور عید کی تشکرانہ مسرتیں قبول فرمائیں۔

## مبلغ جمعیۃ پر پابندی

### امیر جمعیۃ پشاور ڈویژن کا احتجاج

ڈپٹی کمشنر پشاور نے جمعیۃ علماء اسلام پشاور کے مبلغ مولوی سید فدا حسین شاہ صاحب پر تین مہینے کے لئے تقریر نہ کرنے کی پابندی لگا دی ہے۔ محترم سید فدا حسین شاہ صاحب قرآن و سنت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے۔ پاکستان کا استحکام اسلامی احکام پر عمل کرنے میں ہے۔ علماء اسلام امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تبلیغ کرتے ہیں۔ علماء اسلام پر پابندی لگانا مداخلت فی الدین ہے اور پاکستان کو کمزور کرنے کے مترادف ہے۔

(القاسمی ناظم دفتر — پشاور ڈویژن)

### ادارہ تعلیمات اسلامیہ لاہور۔

درج ذیل شعبوں میں تعلیمی خدمات کا پروگرام ہے اور کام شروع ہو چکا ہے۔ تعلیم قرآن برائے اطفال و برائے بالغاں تعلیم علوم دینیہ برائے مستقل طلباء و تعلیم لغت عربی قرآن و حدیث۔ تعلیم انگریزی زبان۔ تعلیم علوم السنہ شرقیہ امدادی تعلیم و تعلیم تقریر و انشاء۔ شعبہ تحقیقات و نشریات اسلام نادار طلباء کے ضروری اخراجات کا ذمہ دار ادارہ ہے فی الحال ایک ہزار روپیہ ماہانہ کا خرچ ہے۔

ادارہ کے منتظمین حضرت مولانا محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد بٹولیاں لاہور جیسے حضرات ہیں۔

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ

خالد محمود ناظم ادارہ تعلیمات اسلامیہ ۲۴۲ کریم پارک لاہور

### جامعہ قاسمیہ لائلپور کا داخلہ۔

علوم عربیہ کے طلباء جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد کالونی لائلپور میں ۲۶ شوال تک داخلہ حاصل کر سکتے ہیں ابتدائی فارسی سے لے کر تمام فنون کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

شعبہ حفظ و قرأت کا بھی نہایت ... اعلیٰ انتظام کیا گیا ہے۔ خواہشمند طلباء بذریعہ خط و کتابت داخلہ حاصل کر لیں۔

(محمد ضیاء القاسمی مہتمم جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد کالونی — لائلپور)

## آپ کے خطوط ضائع چلے جائیں گے

خط و کتابت کرتے وقت مکمل اور صاف پتہ و نام لکھیئے۔ ایجنسی نمبر یا خریداری نمبر بھی ساتھ لکھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر صرف نام یا نامکمل پتہ کی صورت میں تعمیل ارشاد ممکن نہیں۔

دفتر میں ایسے بہت سے خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں۔ جن پر پتہ نامکمل ہوتا ہے یا بعض پر ہوتا ہی نہیں ہے ایسی صورت میں کسی شکایت کا ازالہ یا حکم کی تعمیل کیسے ہو سکتی ہے

(مینیجر ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور)

## بقیہ — مسائل و احوال

پھر دوسرے دن عام بیعت ہوئی اور تمام انصار و مہاجرین نے آپ کو خلیفہ رسول اللہ تسلیم کر لیا۔ اور چند روز کے بعد جب آیت استخلاف اور آیت تمکین کے بیان کئے ہوئے اوصاف خلیفہ موعود کے ان میں پائے گئے۔ تو سب کی آنکھیں کھل گئیں کہ وہ خلیفہ موعود آپ ہی ہیں۔ خدا نے اپنا وعدہ ہاتھوں سے پورا کیا۔ والحمد للہ علی ذالک۔

حضرت علیؓ کے متعلق بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے بلا توقف ابتداء ہی میں بیعت کر لی تھی اور صحیح بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ ماہ کے بعد۔ ممکن ہے انہوں نے دو مرتبہ بیعت کی ہو۔ پہلی بیعت مجمع عام میں نہ ہوئی ہو۔ اس لئے عام لوگوں کو غلط فہمی سے بچانے کے لئے چھ ماہ کے بعد مجمع عام میں بیعت کی ہو۔ خود حضرت علیؓ کی زبان سے جو کچھ منقول ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ایک لمحہ کے لئے بھی حضرت صدیقؓ کے خلیفہ برحق ہونے میں تردد نہیں کیا۔ چنانچہ علامہ حافظ ابن عبد البر استیعاب میں حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں :-

"قیس بن عبادہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی ابن ابی طالب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی شب و روز بیمار رہے۔ ان دنوں میں نماز کی اذان ہوتی تھی تو آپ فرماتے تھے کہ ابوبکر کو حکم پہنچا دو کہ وہ نماز لوگوں کو پڑھا دیں۔ پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ نماز اسلام کا جھنڈا ہے اور دین کا رکن ہے۔ پس ہم نے اپنی دنیا کی پیشوائی کے لئے اس شخص کو پسند کر لیا جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین کی پیشوائی کے لئے پسند فرمایا۔ پس ہم نے ابوبکرؓ سے بیعت کر لی"

اس روایت سے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت علیؓ کس خوبی کے ساتھ سیدنا حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کو تسلیم کر رہے ہیں اور اپنا دینی و دنیوی پیشوا تسلیم کر رہے ہیں۔ باقی رہا روافض کا یہ اعتراض کہ ان کو خلافت کا لالچ اور خواہش تھی اس لئے انہوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کی پرواہ نہ کی اور اپنی خلافت کے معاملے میں پڑ گئے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین پر تقرر خلافت اس لئے مقدم لازمی قرار دیا کہ (نعوذ باللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین میں دیر ہونے سے عام اموات کی طرح جسم مقدس و مطہر و منور میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہونے کا تو اندیشہ نہ تھا البتہ خلافت کا انتظام بگڑ جاتا اور کوئی ایسا شخص خلافت کے لئے منتخب ہو جاتا جس میں سیاسی قابلیت اور روحانی قوت اس درجہ کی نہ ہوتی۔ تو اس کی اصلاح ناممکن تھی اور جو فتنے ارتداد کے پیش آتے۔ ان میں دین اسلام کا باقی رہ جانا بظاہر ناممکن تھا۔ پھر ایک بات یہ بھی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین جیسے عظیم الشان کام کا بغیر کسی خلیفہ کی سرکردگی کے انجام پانا ہزاروں خرابیوں کا باعث بنتا۔ مثلاً نماز جنازہ کے متعلق اختلاف ہوتا۔ کچھ لوگ جنازہ مبارک کو حجرہ سے باہر لا کر نماز پڑھنا چاہتے تھے اور اس میں جو قیامت برپا ہوتی ظاہر ہے۔ کوئی آپ کو دیکھنا چاہتا، کوئی روتا، کوئی بیہوش ہو جاتا عورتوں اور بچوں کا بھی ہجوم ہوتا۔ اور خدا جانے کیا کیا ہوتا پھر مقام دفن میں اختلاف ہوتا کہ مکہ میں لے جا کر دفن کریں جو آپ کا مولد ہے یا ملک شام میں جو حضرت خلیلؑ کا مدفن ہے۔ یا جنت البقیع میں جو عام قبرستان ہے۔ اگر کوئی خلیفہ نہ ہوتا تو اس اختلاف کا فیصلہ کون کرتا۔ اب چونکہ حضرت صدیقؓ خلیفہ ہو گئے تھے۔ لہذا انہوں نے فیصلہ کر دیا کہ نماز حجرہ مبارک میں ہوگی۔ دس دس آدمی جائیں اور نماز پڑھ کر باہر آ جائیں اور تنہا تنہا نماز پڑھیں۔ کیونکہ نبی کے جنازہ پر کوئی امام نہیں بن سکتا۔ وہ خود امام ہوتے ہیں اور مقام دفن کے لئے حضرت صدیقؓ نے ایک حدیث پڑھی کہ انبیاء علیہم السلام کی روح پاک جہاں قبض کی جاتی ہے وہیں ان کی قبر مبارک ہوتی ہے۔ لیجئے سب اختلافات باآسانی رفع ہو گئے۔ اب اس جواب شافی سے منکرین کے اعتراض کی قلعی کھل گئی۔

فتح الباری جلد ہفتم ص ۳۷۹ میں ایک حدیث ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی شروع ہی میں بیعت کر لی تھی۔ اس روایت کو محدثین نے صحیح کہا اور اس کو نقل کر کے بہت پسند کیا۔

(احقر مولوی اللہ داد کوٹلہ جام ضلع میانوالی
رکن جمعیۃ علماء اسلام کوٹلہ جام)

### ارشادات حضرت درخواستی مدظلہ

حیدرآباد کے گزشتہ دوروں کے موقعہ پر امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے جو خطابات فرمائے۔ حیدرآباد کے کارکنان جمعیۃ نے انہیں قلمبند کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیا ہے۔ پتہ ذیل سے دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کئے جا سکتے ہیں۔

حکیم نواب دین صاحب رشید ہوٹل بالائی منزل
اسٹیشن روڈ۔ حیدرآباد

## بقیہ دینی مدارس

### دار العلوم تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر:-

آزاد کشمیر میں تعلیم دین کا یہ ادارہ بیش بہا تعلیمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ حضرت درخواستی مدظلہ، حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ اور ملک کے دیگر اکابر نے بھی اس ادارہ کی تحسین و توصیف فرمائی ہے اور اس کے کاموں کی قدر افزائی کی ہے۔ آزاد کشمیر میں دینی تعلیم و تدریس کا سب سے بڑا مرکز ہے۔

مولوی محمد اسحاق [illegible] صاحب
پلندری (پونچھ) آزاد کشمیر



### طلباء تجوید کے لئے بہترین موقع

ادارہ تجوید القرآن [illegible] کے زیر اہتمام [illegible] شعبہ تجوید [illegible] کلاس [illegible] قرآن [illegible] مدارس میں قرآن مجید حفظ [illegible] تجوید کے ساتھ [illegible] شعبہ تجوید [illegible] شوال سے [illegible] ہو گا۔

(۱) [illegible] حافظ قرآن ہو [illegible] شعبہ تجوید [illegible] کلاس میں [illegible] روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔

المعلن [illegible] ادارہ تجوید القرآن
محلہ [illegible]

### مدرسہ تعلیم الاسلام جنڈوں موم ضلع سیالکوٹ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی [illegible] گزشتہ [illegible] مدرسہ تعلیم الاسلام جنڈوں موم ضلع سیالکوٹ کے جلسہ پر [illegible] مدرسہ میں [illegible] حفظ قرآن [illegible] کتب کی تعلیم [illegible] قرآن [illegible] مولانا [illegible] مہتمم مدرسہ کے ساتھ [illegible] حضرات [illegible] ہے کہ مدرسہ کی عمارت [illegible] قائم ہو جائے۔ فقط

غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

(نوٹ) مدرسہ ہذا کا کوئی سفیر نہیں [illegible] علاوہ بیرونی طلباء بھی پڑھتے ہیں [illegible] مدرسہ ہیں۔ طلباء و طالبات کی تعداد [illegible] ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام
جنڈوں موم ڈاک خانہ [illegible] ضلع سیالکوٹ

### اشرف المقال فی مسئلہ رویۃ الہلال

مصنف حضرت مولانا اشفاق الرحمن [illegible]

رویت ہلال کا مسئلہ [illegible] جس کی تقریظ مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب [illegible] منگوائیں تو ڈیڑھ روپیہ [illegible] محصول ڈاک [illegible] کتاب منگوانے والے کو محصول ڈاک معاف۔

تاریخ اسلام

# غزوۂ بدر

"اسلام کی تاریخ میں، جنگِ بدر، کے واقعہ کی حیثیت، انقلابِ اسلامی کے اولین سنگِ بنیاد کی ہے۔ اور انسانی تاریخ کا یہ منفرد واقعہ ہے جس نے پوری انسانیت کا رُخ بدی سے نیکی کی طرف موڑ دیا تھا انسانی خود پرستی، اصنام پرستی اور اوہام پرستی کی وادیوں سے نکل کر خدا پرستی انسانی دوستی، اور باہمی ہمدردی کے گلبِ و گلزار میں آپہنچا تھا۔ یہ عظیم ترین واقعہ جو باطل کی شکست اور حق کی فتح کا لازوال مظہر بن کر نمودار ہوا۔ اسی مقدس ماہ رمضان المبارک میں پیش آیا تھا۔ چنانچہ اس مناسبت سے غزوۂ بدر کا مختصر حال آج کی صحبت میں ترجمان اسلام کے قارئین اور فرزاندانِ اسلام کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے (کمال)

## پسِ منظر

کفارِ قریش کے پنجۂ تعذیب وظلم سے نکل کر مسلمانوں کا مدینہ پہنچ جانا۔ اور وہاں گونہ سکون و اطمینان کے ساتھ ان کا رہنا۔ کفارِ قریش کو گوارا نہ ہوا۔ اور انہوں نے زور وشور سے مدینہ پر حملہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ منافقین و یہود کو بھی اپنی سازش میں شریک کر لیا۔ ان تینوں کو اقتدارِ اسلام کی صورت میں اپنا اپنا اقتدار بھی خطرے میں نظر آتا تھا۔ قریش نے صرف ذاتی تیاریوں پر ہی اکتفا نہ کیا۔ بلکہ تمام قبائل عرب جو ان کے زیرِ اثر تھے۔ اسلام کے خلاف سخت وتشدید پروپیگنڈا کر کے انہیں دشمن بنا دیا۔ اور جنگ پر آمادہ کر لیا۔

مدینہ کے مسلمان قریشِ مکہ کی تیاریوں کی خبر سن کر بے تاب ہو چکے تھے۔ مگر چونکہ ابھی تک وحی الٰہی نے اجازت نہیں دی تھی۔ اس لیے خاموش تھے۔ تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ مسلمان راتوں کو جاگا کرتے تھے۔ اور خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیدار رہتے تھے۔

## مکہ سے قریش کی روانگی

علامہ ابنِ عساکر نے لکھا ہے۔ کہ مکہ معظمہ سے قریش بڑے سازوسامان کے ساتھ نکلے۔ ہزار آدمیوں کی جمعیت تھی ننو سواروں کا رسالہ تھا۔ تمام رؤسائے قریش اس فوج میں شامل تھے۔ ابولہب کسی وجہ سے نہ آسکا تھا۔ تو اس نے اپنا قائم مقام بھیج دیا تھا۔ اس فوج میں مشرکینِ مکہ کے وہ منتخب اور شجاع لوگ موجود تھے۔ جن کی شہرت وعظمت کا سکہ تمام عرب پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور یہ لوگ فنونِ جنگ سے پوری طرح واقف اور ماہر تھے۔ غرض یہ دشمنانِ حق نہایت جوش وخروش کے ساتھ روانہ ہو کر مقامِ بدر پر خیمہ انداز ہو گئے۔

## خدا پرستوں کا مٹھی بھر لشکر

۱۲ رمضان سنہ ۲ھ کو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تین سو سے کچھ زائد جاں نثاروں کے ساتھ شہر سے باہر نکلے ایک میل چل کر فوج کا جائزہ لیا۔ جو کم عمر تھے۔ واپس کر دیئے گئے۔ عمیر بن ابی وقاص بھی کمسن تھے۔ جب ان سے واپسی کو کہا گیا۔ تو رو پڑے اور پنجوں کے بل کھڑے ہو گئے۔ تاکہ بلند قامت معلوم ہوں۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ اس کمسن سپاہی سمیت اسلامی فوج کی کل تعداد ۳۱۳ تھی۔ جن میں ۶۰ مہاجر اور باقی انصار شامل تھے۔ مشرکینِ مکہ کی مسلح وکثیر التعداد فوج کے مقابلہ میں مقدادؓ اور زبیر بن العوامؓ گھوڑے پر سوار تھے۔ اور باقی ستر اونٹوں پر سوار تھے۔ لوا مصعب بن عمیرؓ اور رایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دستِ مبارک میں تھا۔ یہ مجاہدینِ حق غیر معمولی جوش وخروش کے ساتھ اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے میدانِ بدر میں پہونچے۔ قریش چونکہ پہلے سے موجود تھے۔ اس لیے انہوں نے مناسب موقعوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ یہ اسلامی لشکر میدانِ جنگ میں جس جگہ فروکش ہوا۔ اس جگہ کوئی چشمہ یا کنواں نہ تھا۔ زمین ایسی ریتلی تھی کہ اونٹوں کے پاؤں دھنستے جاتے تھے۔ حباب بن منذرؓ کے مشورہ سے مسلمانوں نے آگے بڑھ کر چشمہ پر قبضہ کر لیا۔ اور آس پاس کے کنویں بیکار کر دیئے رات ہو گئی۔ صحابہ کرام کمر کھول کر سو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر بیدار رہ کر مصروفِ دعا رہے۔ جب صبح ہوئی۔ تو سب نے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کی نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد پر وعظ فرمایا۔

## صف بندی

نماز سے فراغت کے بعد صف آرائی شروع کی آپ کے دست مبارک میں ایک تیر تھا۔ اس کے اشارے سے صفیں قائم کرتے تھے مہاجرین کا علم مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا۔ خزرج کے علمبردار حباب بن منذرؓ اور اوس کے سعد بن معاذؓ مقرر ہوئے۔ صفوں کی ترتیب سے فارغ ہو کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درگاہِ قاضی الحاجات میں دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ اس وقت خضوع کی حالت طاری تھی ہاتھ پھیلا کر فرما رہے تھے۔

"اے خدائے قدوس تُو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے وہ آج پورا کر"

محویت اور بے خودی کے عالم میں چادر کندھے سے گر پڑتی تھی۔ اور آپ کو خبر تک نہ ہوتی تھی کبھی سجدے میں جاتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔

"یا اللہ! اگر یہ چند نفوس آج مٹ گئے۔ تو پھر قیامت تک تُو پوجا نہ جائے گا۔" حضور اقدس اسی حالت میں تھے کہ وحی نازل ہوئی اور فتح کی بشارت دی گئی۔ آپ نے سر [illegible] سے اٹھایا اور مسلمانوں کو مژدہ سنایا۔

## جنگ کا آغاز

عربی قاعدہ کے مطابق مبارزہ سے جنگ شروع ہوئی [illegible] میں سے عقبہ۔ شیبہ اور ولید نامور جنگجو میدان میں آئے [illegible] کی صفوں میں سے عوفؓ، معوذؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ مقابلے کے لیے نکلے۔ عقبہ وغیرہ نے [illegible] سے دریافت کیا۔ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہم انصار ہیں۔ عقبہ نے جواب دیا [illegible] سے نہیں لڑیں گے۔ ہمارے مقابلے کے لیے ہمارے ہم قوم یعنی اہلِ قریش کو آنا چاہیئے۔ آں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یہ تینوں انصار پلٹ آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمزہ اٹھو، اے عبیدۃ بن الحارث بن عبدالمطلب اٹھو۔ اے علی اٹھو۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ میدان میں آئے۔ اور فوراً شیبہ کو مار ڈالا۔ اسی طرح حضرت علیؓ نے ولید کو خاک پر گرا دیا۔ عبیدہؓ اور عقبہ نے ایک دوسرے پر خوب وار کیے۔ اور ہر ایک نے اپنے مقابل کو زخمی کیا۔ حضرت عبیدہ گر پڑے۔ اسی اثنا میں حضرت حمزہ و علی دونوں جھپٹے اور عقبہ کو قتل کر دیا۔ یہ دونوں حضرات عبیدہؓ کو کندھے پر اٹھا کر جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ عبیدہؓ نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ میں دولتِ شہادت سے محروم رہا۔ حضورؐ نے فرمایا نہیں۔ تم نے شہادت پائی۔ یہ سنتے ہی اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ اور داعی اجل کو لبیک کہا۔

اب حملہ عام شروع ہو گیا۔ دونوں طرف سے صفیں ٹوٹ پڑیں۔ سخت خونریزی ہوئی۔ قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ اور بہت تھوڑے عرصہ میں لڑائی ختم ہو گئی۔ خاتمۂ جنگ پر معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں سے صرف ۱۴ افراد شہید ہوئے۔ جن میں ۶ مہاجر اور باقی انصار تھے۔ لیکن دوسری طرف قریش کی ساری طاقت درہم برہم ہو گئی تھی۔ رؤسائے قریش جو شجاعت میں نامور اور قبائل کے سپہ سالار تھے۔ ایک ایک کر کے مارے گئے۔ ان میں شیبہ عقبہ ابوجہل زمعہ بن الود۔ عاص بن ہشام اور امیہ بن خلف قریش کے سرتاج تھے۔ قریباً ۷۰ آدمی قتل اور اسی قدر گرفتار ہوئے۔ اسیرانِ جنگ میں سے عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث قتل کر دیئے گئے باقی گرفتار ہو کر مدینے آئے۔ ان میں سے حضرت عباس، عقیل (حضرت علیؓ کے بھائی)، اور ابوالعاص (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد) بھی تھے

No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132
তরজুমানেইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE price 25 paisse

جلد ۱۰ مشرقی پاکستان ہوائی ڈاک سے ۳۷ پیسے شمارہ

# مسائل و مقاصد

## عید الفطر

### مسائل عید

**حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ**

عید الفطر کے دن بارہ چیزیں مسنون ہیں۔ شرع کے موافق آرائش کرنا۔ غسل کرنا۔ مسواک کرنا۔ عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔ خوشبو لگانا۔ صبح کو سویرے اٹھنا۔ عیدگاہ سویرے جانا۔ عیدگاہ جانے سے قبل کوئی شیریں چیز کھانا۔ عیدگاہ جانے سے قبل صدقۂ فطرہ دینا۔ عید کی نماز بلا عذر شہر میں نہ پڑھنا۔ جس راستہ سے جاوے اس کے علاوہ دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ پیادہ جانا۔ اور راستہ میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد آہستہ پڑھتا جائے۔ عید الفطر کی نماز اسکے طریقہ کے مطابق ادا کی جائے۔

خطبہ عیدین کا سنت ہے اور حاضرین پر اس کا سننا واجب ہے۔ اس وقت بولنا چالنا نماز پڑھنا حرام ہے۔ یہ ایک عام قاعدہ ہے۔ کہ بعد نماز عید آپس میں معانقہ اور مصافحہ کرتے ہیں۔ اور اس کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ یہ بالکل بدعت ہے۔ ہاں جو لوگ باہر کے آئے ہیں۔ اگر ان سے بوجہ ملاقات کے شل اور ایام کے معانقہ یا مصافحہ کیا جائے۔ تو کچھ حرج نہیں عید کے دن باہم ایک دوسرے کو اس لفظ سے نسبت دینا۔ کہ تقبل اللہ منا منکم۔ یا اس کے ہم مضمون لفظ سے جیسا عید مبارک وغیرہ جائز اور فی الجملہ مستحب ہے۔ بشرطیکہ بطور رسم کے پابندی کے ساتھ نہ ہو۔ اگر عید جمعہ کے روز واقع ہو تو دونوں کی نماز لازم ہے اول واجب دوسری فرض۔ بعض بے علم لوگ جمعہ کے روز عید واقع ہونے کو نامبارک سمجھتے ہیں۔ یہ زعم بالکل باطل ہے۔ بلکہ اسمیں ۲ برکتیں جمع ہو جائیں گی۔

نفلی صوم۔ ماہ شوال میں چھ دن نفل روزہ رکھنے کی فضیلت اور دوسرے نفل روزوں سے بہت زیادہ ہے۔ جن کو شش عید کے چھ روزے کہتے ہیں۔

### ہلالِ عید

**حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند**

جب رمضان کے یہ معدودے چند ایام اس شان سے پورے ہو جاتے ہیں۔ کہ اس کے دن ترک میں مصروف اور اس کی راتیں افعال میں مشغول تو ہلالِ عید تکمیلِ عبادت کا مسرت بخش پیغام لے کر فضا آسمان میں نمودار ہو جاتا ہے۔ گویا منجانب اللہ سے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اے بندگانِ الٰہی تم نے وہ فرض پورا کر دیا۔ جو ہلالِ رمضان نے تم پر عائد کیا تھا۔ تم نے اپنے دلوں کو نفسیاتی طور پر لذتوں وطعام اور مکاربتہ سے بے نیاز رکھ کر خداوندی قرب وصال کی لذتوں کو ترجیح دی اور اپنی تمام راتوں کو لہو الحدیث اور قصہ کہانیوں میں گنوانے کی بجائے خیر الحدیث احسن القصص کے کہنے اور سننے میں مشغول رکھا۔ اس لیے گویا تمہیں ہلالِ عید کے نورانی حروف کے ذریعہ مبارکباد دی جاتی ہے۔ کہ تم کامیاب ہوئے۔ اور منزل تک پہنچ گئے۔ اس پر بندوں کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ اپنے قدردان اور مشکور پروردگار کا جان و مال سے شکریہ ادا کریں۔ چنانچہ عید کی صبح ہوتے ہی اولاً صدقہ فطر ادا کر کے مال سے اور پھر دوگانہ عید ادا کر کے جان و دل سے اپنے محسن رب اور منعم پروردگار کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس نے تیس دن کی یہ حقیر اور ناچیز قربانی قبول فرمائی۔ اور دورانِ قربانی میں تو خصوصی طور پر لذت قرب و وصال سے نوازا۔ اور بعض تکمیل ہلالی حروف سے اپنی خوشنودی کا اعلانِ عام فرمایا۔ پس عید در حقیقت رمضان سے افعال و ترک کا ایک عملی شکریہ ہے۔ جو بندوں کی جانب سے جناب خداوندی میں پیش کیا جاتا ہے اس شکریہ پر حسب وعدہ الٰہی لئن شکرتم لازیدنکم ، اگر تم شکر گزار ہو گے تو تمہاری نعمت میں اضافہ کروں گا۔ لہٰذا سلسلہ اضافہ نعمت شش عید یعنی شوال کے چھ روزوں کا مزید اضافہ کیا جاتا ہے۔

---

بقیہ : مسائلِ زکوٰۃ

### شیخ التفسیر مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

اونٹ کا نصاب :- پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ۵ اونٹ جنگل میں چرنے والوں پر سال گزرنے کے بعد ایک بکری کی زکوٰۃ ہوگی۔ اور ۹ تک یہی رہیگی ۱۰ سے چودہ تک دو بکریاں رہیں گی۔ ۱۵ سے ۱۹ تک تین بکریاں ہوں گی۔ ۲۰ سے ۲۴ تک چار بکریاں ہوں گی۔ ۲۵ سے ۳۵ تک ایک سال کی اونٹنی زکوٰۃ دی جائیگی ۳۶ سے ۴۵ تک ایک اونٹنی ۲ سال کی زکوٰۃ میں دی جائے گی۔ ۴۶ سے ۶۰ تک ایک اونٹنی تین سال کی زکوٰۃ میں دی جائیگی۔ ۶۱ سے ۷۵ تک ایک اونٹنی چار سالہ زکوٰۃ میں دی جائے گی۔ ۷۶ سے ۹۰ تک ۲ اونٹنیاں دو سالہ دی جائینگی۔ اس تعداد کے بعد پھر از سر نو نصاب شروع کیا جائے گا۔ یعنی اتنے اونٹوں کا تو یہی رہے گا۔ جو زیادہ ہوں گے۔ ان کا نصاب پھر پانچ سے شروع ہوگا۔

"گھوڑے جب جنگل میں چرنے والے ہوں گے اور نر اور مادہ دونوں ملے جلے ہوں۔ (کیوں کہ محض نر یا مادہ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔) مالک کو اختیار ہے۔ چاہے۔ تو ہر گھوڑے کی زکوٰۃ ایک دینار (رائج الوقت ۸ علہ) دے یا قیمت کر کے چاندی کے نصاب کی زکوٰۃ ادا کرے۔"

"گدھے اور خچر میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ البتہ اگر تجارت کے لیے ہوں۔ تو ان کی قیمت پر دوسرے مالِ تجارت کی طرح زکوٰۃ ہوگی۔"

مالِ تجارت خواہ کسی قسم کا ہو۔ اس پر تب زکوٰۃ لازم ہوگی۔ جب اس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب زکوٰۃ کو پہنچ جائے۔ اور مالک کے قبضہ میں ایک سال کا عرصہ بھی گزر گیا ہو۔ جس ماہ میں زکوٰۃ ادا کرنی ہو۔ اس ماہ میں موجودہ مال کی قیمت پر زکوٰۃ دی جائے گی۔ درمیانِ سال میں جو کمی بیشی ہوتی رہی ہے۔ اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے۔

زکوٰۃ کے مصارف :- فقراء، مساکین، عاملین مؤلفۃ القلوب، رقاب، غارمین، فی سبیل اللہ، ابن السبیل

تنبیہ :- تملیک ہر صورت میں ضروری ہے اور فقر شرط ہے۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی

(قسط نمبر ۷)

# مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا فتویٰ

## اور مودودی جماعت

### (عامر عثمانی صاحب کے جواب میں)

یعنی مردم خود را بر شما خواہند برگزید و امراء شوند و در امارت آنہا کہ دوں شمارند در مرتبہ بالا تر و افزوں تر خواہد شد و بہ تحقیق واقع شد۔ آنچہ خبر دادہ بود مخبر صادق خصوصاً در زمان امیر المومنین عثمانؓ و بعضے عصرہائے دیگر کہ بنی امیہ غالب آمدند۔ فاصبروا۔ پس صبر کنید شما دریں شارت ابتلاء۔ حتی تلقونی علی الحوض تا آنکہ ملاقات کنید مرا بر حوض۔ و دریں بشارت است مر ایشاں را بدخول جنت و جزائے صبر ایشاں۔ آوردہ اند کہ بعضے از انصار نزد معاویہؓ در زمان امارت وے از بعضے مہاجرین شکایت آوردہ اند پس علاج نہ کرد آں را۔ پس گفت انصاری راست گفت پیغمبر خدا کہ خواہید دید بعد از من اثرہ را۔ گفت معاویہؓ بچہ امر کردہ است شما را رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گفت بصبر۔ گفت پس صبر کنید کہ شما را بآں امر کردہ اند (رواہ البخاری)

(یعنی لوگ اپنے آپ کو تم پر ترجیح دیں گے۔ جس بات کی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ وہ خصوصاً حضرت عثمانؓ کے زمانے میں اور بعض دوسرے زمانوں میں جبکہ بنی امیہ غالب ہوئے واقع ہو گئی — فاصبروا۔ پس اس سختی اور آزمائش میں تم صبر کرو۔ حتی تلقونی علی الحوض۔ حتیٰ کہ تم حوض (کوثر) پر میری ملاقات کرو۔ منقول ہے کہ حضرت معاویہؓ کی حکومت میں بعض انصار ان کے پاس بعض مہاجرین کی شکایت لائے تھے تو انہوں نے اس کا علاج نہ کیا تو انصاری نے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا کہ میرے بعد تم اثرہ دیکھو گے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کس بات کا حکم دیا ہے۔ انصاری نے فرمایا۔ صبر کا۔ تو حضرت معاویہ نے فرمایا۔ پس صبر کرو۔ کیونکہ تمہیں صبر ہی کا حکم دیا گیا ہے۔"

اہل انصاف غور فرمائیں۔ کیا ارشاد نبوی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عبارت میں کوئی ایسے الفاظ موجود ہیں۔ جن پر حضرت عثمانؓ کی ذات پر اعتراض کیا گیا ہے یا کیا حضرت معاویہؓ کے خلاف کوئی ایسے الفاظ لکھے گئے ہیں جن سے یہ ثابت ہو کہ حضرت معاویہؓ نے اپنے دور خلافت میں سیاسی اغراض کے لئے شریعت کی حدود کو توڑا تھا جیسا کہ مودودی صاحب کی مذکورہ عبارتوں میں اس کی تشریح ہے تو پھر عامر صاحب کا یہ لکھنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ: "ان باتوں کے مقابلہ میں مولانا مودودی کی وہ باتیں زیادہ احتیاط اور احترام کے ساتھ لکھی گئی ہیں جنہیں بلا تکلف توہین صحابہ اور کھلی گمراہی کا نام دینے میں تعصب کیش حضرات بے تاب ہو رہے ہیں"۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ مودودی صاحب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پالیسی کو صاف الفاظ میں خطرناک اور فتنہ انگیز قرار دیا؟ اور بعد میں سبائی فرقہ کی طرف سے جو شر انگیز واقعات رونما ہوئے اس کی ذمہ داری بھی حضرت عثمانؓ پر ڈالی ہے اور حضرت معاویہؓ کے خلاف تو انہوں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں کھلی توہین پائی جاتی ہے۔ کیا شیخ عبدالحق دہلوی کی مذکورہ عبارت میں حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ کی توہین کا کوئی شائبہ موجود ہے۔ خدا جانے زیادہ احتیاط و احترام کا مفہوم ان کے نزدیک کیا ہے؟

(ب) علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فتح الباری میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:۔ (ج ۸ صفحہ ۱۱۸)

"اس ارشاد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی طرف اشارہ فرما دیا کہ حکومت غیر انصار میں ہو گی اور ان کے علاوہ دوسروں کو اموال کے ساتھ خاص کیا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ اور یہ ارشاد انہی آنے والے امور (یعنی پیشنگوئیوں) میں شمار کیا گیا۔ جن کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی"۔

نیز فتح الباری ج ۱۶ صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں:۔

اس ارشاد میں انصار کو مخاطب بنانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ حکم صرف انہی کے لئے خاص ہے کیونکہ ان کے ساتھ اس کا اختصاص بہ نسبت مہاجرین کے ہے اور بعض مہاجرین کے ساتھ بھی یہ حکم مختص ہے بہ نسبت بعض مہاجرین کے۔ پس ترجیح دینے والے سے والی (حاکم) مراد ہے اور جن پر ترجیح دی جائے گی وہ غیر حاکم ہیں۔ اور جب امر خلافت قریش کے ساتھ مختص ہو گیا اور اس میں انصار کے لئے کوئی حصہ نہ رہا تو انصار کو یوں خطاب فرمایا گیا کہ انکم ستلقون اثرۃ اور باقی تمام کو بہ نسبت حاکم کے اس میں خطاب کیا گیا) فرمایئے یہاں ارشاد نبوی کے مفہوم میں تعمیم کر دی گئی ہے اور انصار کے لئے اثرہ سے مراد یہ ہے کہ خلافت مہاجرین کو ملے گی اور انصار کے لئے اس میں کوئی حصہ نہ ہو گا۔ اس مفہوم کے اعتبار سے ارشاد نبوی کے تحت اگر حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ کو موردِ الزام قرار دیا جائے جیسا کہ عامر عثمانی صاحب کا منشا ہے تو پھر اس الزام کے تحت کیا خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ اور خلیفہ دوم عمرؓ کی خلافت نہیں آئے گی۔ جس میں انصار کو امر خلافت سے محروم کر دیا گیا۔ العیاذ باللہ۔ لہٰذا اس حدیث کا سہارا لے کر حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ کو مطعون کرنا اور مودودی صاحب کی عبارات کو توہین صحابہ کا باعث نہ قرار دینا بلکہ ان کو احترام صحابہ پر محمول کرنا حق و انصاف کے بالکل خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے مہاجرین و انصار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو ایمانی محبت و مودت تھی۔ جس کو قرآن حکیم میں رحماء بینھم کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اس کی نسبت سے خلافت کے قریش کے ساتھ مختص ہونے اور دوسرے جزئی واقعات (جو بتقاضائے بشریت پیش آنے والے تھے) چونکہ انصار کے لئے طبعاً دل شکنی کا باعث بن سکتے تھے۔ اس لئے ان کو صبر اور عدم مخالفت کا حکم دیا گیا۔ ورنہ ارشاد نبوی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ مہاجرین صحابہ اور خلفائے عظام انصار کرام سے ظلم و عدوان کا معاملہ کریں گے۔ ان کے حقوق تلف کریں گے اور ان کو ہر طرح مغلوب کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو ان حالات میں تم صبر کرنا۔ کیونکہ یہ تصور ان کی اس بے نظیر محبت و خیر خواہی کے خلاف ہے جو کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ حدیث کے بعض اشارات اور محدثین کے بعض الفاظ کا سہارا لے کر مہاجرین و انصار کے اس مقام ارفع و اعلیٰ کو نظر انداز کر کے جو نصوص کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ ان کو مجروح کرنے کی کوشش کرنا یقیناً ارشاد نبوی اکرموا اصحابی کے خلاف ہے جس میں تمام صحابہ کے اکرام کا حکم دیا گیا ہے۔

مودودی صاحب ان کے معتقدین و مداحین کی نظر میں خواہ کتنا ہی بلند مقام رکھتے ہوں صحابہ کرام کے مقابلہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جن سے حق تعالیٰ نے اپنی رضامندی کا اظہار فرما دیا ہے۔ مودودی صاحبان جس طرح یہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کے امیر و ملت (مودودی صاحب) کی کوئی بات غلط ثابت نہ ہو اور ان کا کوئی فعل قابل اعتراض نہ رہے۔ کاش کہ وہ یہی طرز عمل رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابہ کے بارے میں بھی اختیار کرتے۔ جن کے قطعی مقبول اور جنتی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ واللہ الہادی (باقی آئندہ)

**مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کا سالانہ جلسہ** انشاء اللہ ۱۴، ۱۵، ۱۶

ربیع الاول مطابق ۲۳، ۲۴، ۲۵ جون بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت درخواستی مدظلہ، مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور مولانا لعل حسین صاحب اختر وغیرہ علماء تشریف لائیں گے۔

(مظہر حسین۔ مدنی جامع مسجد چکوال)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ - ۲؍جون ۱۹۶۷ء

# صرف اسرائیل کی مذمت کافی نہیں

عربوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت اب جس طرح برہنہ ہو کر سامنے آئی ہے۔ اس نے امریکہ اور برطانیہ کے چہروں سے اس نقاب کو بھی اُلٹ دیا ہے جو کبھی کبھی بعض عرب ایشیائی و افریقی قوموں اور مسلمان ملکوں کی دوستی کے نمائشی روپ میں سامنے آجایا کرتا تھا۔

یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ امریکی و برطانوی سامراج اسرائیلی استعمار کا سرپرست اور عربوں و مسلمانوں کا دشمن ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کی یہ اسلام اور عرب دشمنی صرف اتنے پر ہی موقوف نہیں بلکہ ان دنوں یہ سرگرمی بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ برطانوی نمائندے نے ماسکو جاکر اور امریکی صدر نے ماسکو پیغام بھیج کر روس کو بھی مسلمانوں اور عربوں کے خلاف اپنے دشمنانہ رویہ میں شریک بنانے کی کوشش کی ہے۔

لیکن روس ان کوششوں کے علی الرغم ابھی تک عربوں کے موقف کی ڈٹ کر حمایت کر رہا ہے۔ دوسرے اشتراکی ملکوں اور چین نے بھی حمایت و تعاون کا اعلان کر دیا ہے۔ اس سے بھی یہ حقیقت واضح ہوگئی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے اصل حریف و دشمن امریکہ و برطانیہ ہیں۔

چنانچہ یہ صورت حال دیکھ لینے کے بعد کسی بھی مخلص مسلمان کے لئے امریکی و برطانوی سامراج کی کرتوتوں پر خاموش رہنا ممکن نہیں رہتا۔ جب وہ یہ دیکھ رہا ہے کہ بے حقیقت اسرائیل کے دم خم، برطانیہ اور امریکہ کے بل بوتے پر ہیں تو اسرائیل سے زیادہ اب سے امریکی و برطانوی سامراج مجرم نظر آتا ہے اور اس کے لئے اسرائیل کے ساتھ امریکہ اور برطانیہ کی مذمت کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

لیکن جو افراد و طبقے صرف اسرائیل کی مذمت پر اکتفا کر رہے ہیں اور امریکہ و برطانیہ کا نام لینے میں اب بھی ہچکچا رہے ہیں۔ ان کا یہ رویہ ایک طرح سے امریکہ و برطانیہ کے حق میں اور اسرائیل کی تقویت کا موجب بن گیا ہے۔

اس کے ساتھ جو لوگ حق و باطل کے اس معرکے کے موقعہ پر روس و چین کی انصاف پسندی اور عرب دوستی کو خاطر میں نہیں لانا چاہتے ہیں، وہ بھی ایک طرح سے امریکہ و برطانوی سامراج کی بالواسطہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔

یاد رش بخیر یہاں گذشتہ سال کے اس پروپیگنڈا کا ذکر کرنا بے محل نہیں ہوگا جو ظفر احمد انصاری نامی ایک صاحب نے انٹرویو کی شکل میں ناصر کے خلاف ماہنامہ اردو ڈائجسٹ میں اچھالا تھا اور ثابت کرنا چاہا تھا کہ ناصر یہودیوں کا خفیہ ایجنٹ اور اس کا پروردہ ہے نیز روس اور اسرائیل کا باہم گٹھ جوڑ ہے۔

موجودہ صورت حال نے انصاری صاحب کے تراشیدہ جھوٹ کا پردہ بھی چاک کر دیا ہے اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ ناصر یہودیوں اور ان کے سرپرست امریکی و برطانوی سامراج کو سب سے بڑے حریف کی حیثیت سے کھڑا ہوا للکار رہا ہے اور روس و چین اس کی رفاقت کا اعلان کر رہے ہیں۔

مودودی صاحب کی جماعت کے لئے بھی یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ کب تک براہ راست سامراج کی مذمت سے اپنا دامن بچائیں گے اور ناصر دشمنی میں کب تک ناصر کے کارناموں سے آنکھیں چرائیں گے اور اسلام کے نام پر روس و چین کی مخالفت کر کے کب تک امریکی و برطانوی سامراج کی تقویت کا موجب بنیں گے۔ کیا امریکہ و برطانیہ کی واضح مسلمان دشمنی بھی ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں اور کیا اب بھی وہ روس و چین کی اشتراکیت اور ناصر کی مزعومہ یہود نوازی کا لوگوں کو ہوا دکھا دکھا کر بالواسطہ امریکی سامراج کو مضبوط بناتے رہیں گے؟

اسرائیلی جارحیت کے خلاف مصر و شام کی حمایت اب تمام عرب ملکوں کی طرف سے بھی کی جا رہی ہے اور سب عرب ملک متحد ہو کر اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں آگئے ہیں، افریقہ اور ایشیا کے تقریباً تمام مسلمان ملکوں نے بھی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ امید ہے کہ ایران اور ترکی بھی حمایت کا اعلان کریں گے اور ایران کویت کی درخواست کے مطابق تیل کی سپلائی اسرائیل کو بند کر دے گا۔

ایشیا اور افریقہ کے متعدد غیر مسلم ملکوں نے بھی حمایت کا اعلان کر دیا ہے

بھارت میں کانگرس کی موجودہ کمزور پوزیشن اور فرقہ وارانہ اپوزیشن جن سنگھ وغیرہ کے بڑھتے ہوئے اثر کے باوجود مصر و شام کے اقدامات کی حمایت اور خلیج عقبہ پر مصر و سعودی عرب کی بالادستی کے حق کا اعلان پارلیمنٹ میں کیا گیا۔

اس طرح موجودہ نقشہ یہ ہے کہ اگر ایک طرف اسرائیل اور اس کے سرپرست امریکہ و برطانیہ ہیں تو دوسری طرف مصر اور شام کے ساتھ پوری عرب دنیا، پورا عالم اسلام تمام افریقی و ایشیائی اقوام اور روس و چین سمیت اشتراکی بلاک ہے۔ یہ صورت حال عربوں کی و مصر کی اور صدر جمال عبدالناصر کی اخلاقی و سیاسی فتح ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ مغربی سامراج پر یہ مشرق کی عظیم اخلاقی فتح ہے۔

اب رہا فوجی تصادم، تو اس کے نتائج خواہ کچھ نکلیں لیکن ایسا ہوا تو امن عالم کو نقصان پہنچانے کی ذمہ داری امریکہ و برطانیہ کے سر ہوگی۔

## تحریک جمہوریت پاکستان

"تحریک جمہوریت پاکستان" کی جدید تنظیم جو پانچ مخالف سیاسی جماعتوں پر مشتمل ہے، اب اپنے پورے خدوخال کے ساتھ نمایاں ہو کر سامنے آگئی ہے۔ اس کے عہدیداروں کی ٹیم مرتب کر لی گئی ہے اور اس کی ہائی کمان بن چکی ہے جن حضرات نے تحریک کا یہ سارا نقشہ مرتب کیا ہے۔ وہ اسے بہر حال اپنی کامیابی ہی تصور کریں گے۔ اور عوام کے سامنے اسے حصول جمہوریت کی اعلیٰ مہم کے طور پر ہی پیش کرتے رہیں گے۔

اور جن لوگوں کو اس سے اختلاف یا اختلاف ہے وہ اس کے نقائص اور مضرت کے پہلو ڈھونڈھ کر عوام کے سامنے رکھیں گے۔

لیکن وہ لوگ جو ملک میں جمہوری قدروں اور عوامی اقتدار کے حامی ہیں اور موجودہ صورت حال کو بدل دینے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن بوجوہ اس تنظیم سے علیحدہ ہیں یا علیحدہ رکھے گئے ہیں۔ ان کے لئے اس کے سوا کیا چارہ کار ہے کہ وہ اس تحریک کے مالہٗ اور ماعلیہ کا گہرا جائزہ لیں اور حقیقت پسندانہ تجزیہ کریں۔

اس لئے کہ تنظیم "تحریک جمہوریت پاکستان" کی تشکیل اگر خالص عوامی اجتماعیت کی صورت میں وجود پاتی تو شاید یہ مسئلہ زیادہ اہم نہ ہوتا کہ کون اس میں شامل ہوا ہے اور کون شامل نہیں ہوا یا نہیں کیا گیا، اور اس کی حیثیت ترکیبی کیا ہے؟

لیکن جب اس تنظیم کی تشکیل چند مخصوص جماعتوں کے باہمی سمجھوتوں اور گفت و شنید کے ذریعہ عمل میں آئی ہے تو عوام کے ذہنوں میں اس شک و شبہ کا پایا جانا فطری امر ہے کہ کیوں بعض جماعتیں اس نو تشکیل تنظیم سے علیحدہ رہیں اور علیحدہ رکھی گئیں۔ جبکہ حصول جمہوریت کی جدوجہد کا تقاضا یہ تھا کہ اس میں زیادہ سے زیادہ عوامی نمائندگی جگہ پاتی اور زیادہ سے زیادہ عوامی طاقتیں شامل ہوتی اور شامل کی جاتیں۔

یہ شبہ اس وقت اور تقویت پکڑ جاتا ہے جب یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ تنظیم کے داعیان نے دعوت اشتراک کو محدود رکھا اور بہت سی جماعتوں تک پہنچنا مناسب نہیں سمجھا۔ نیز یہ کہ تشکیل تنظیم کی ساری

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

# عدن میں انگریزوں کے جبر و تشدد
## مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مرزائیوں کے

## جمعیۃ علماء اسلام کلاچی
### عدن کی آزادی کا مطالبہ
### مرزائیوں کے داخلۂ حرمین کی مذمت

جمعہ ۱۹ مئی کو جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کا ماہانہ اجتماع ہوا۔ جس میں حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس نے درس قرآن دیا، اور مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع عدن کے مطالبۂ آزادی کی مکمل تائید و حمایت کرتا ہے۔ برطانیہ کے مظالم اور خصوصاً مساجد اور قرآن حکیم کی بے حرمتی پر سخت احتجاج کرتا ہوا ان کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ برطانوی فوجیں بلا تاخیر عدن سے واپس کی جائیں۔

(۲) یہ اجتماع ظفر اللہ قادیانی اور چند اور مرزائیوں کے حرمین شریفین میں داخلہ کی مذمت کرتا ہوا حکومت پاکستان اور شاہ فیصل دونوں سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کی تلافی کرتے ہوئے آئندہ ایسے تباہ کن اقدامات کا انسداد کیا جائے۔

(۳) جمعیۃ کا یہ اجتماع اخبارات کے نت نئے اعلانات کہ اسلام کی تشریح کا حق ہر کہ ومہ کو حاصل ہے انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس قسم کی مداخلت کا فوری انسداد کرکے عوام کی پریشانی دور کرے ورنہ اس سے پیدا شدہ اضطراب کی ذمہ داری خود حکومت ہی پر ہوگی۔

(۴) اس اجتماع میں جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس عمومی کے انتخابی اور دوسری تمام قراردادوں کی توثیق کی گئی۔ (محمد رمضان ناظم اعلیٰ جمعیۃ کلاچی)

## مدنی مسجد چکوال

۱۹ مئی بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کے ماتحت مدنی جامع مسجد میں یوم عدن منایا گیا۔ حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) مسلمانان اہلسنت کا یہ عظیم اجتماع مسلمانان عدن پر انگریزوں کے وحشیانہ مظالم اور مساجد اور کلام اللہ کی بے حرمتی کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اور وزارت داخلہ اور وزارت خارجہ پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ برطانیہ کی ان اسلام دشمن اور آزادی کش وحشیانہ حرکات کے خلاف شدید احتجاج کرے اور عدن کے مسلمانوں کی مکمل حمایت کا اعلان کرے۔

(۲) یہ اجتماع عدن کی آزادی کی پرزور حمایت کرتا ہے اور قادر مطلق کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے کہ وہ برطانوی نظام سے مسلمانان عدن کو محفوظ رکھے۔ اور ان کو آزادی کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔ آمین

نوٹ: برطانوی سفارت خانہ کو تار بھی روانہ کر

دیا گیا ہے اور وزارت داخلہ و خارجہ کو رجسٹریاں بھی ارسال کردی گئی ہیں۔ (قاضی مظہر حسین امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب)

## جمعیۃ علماء اسلام ملتان
### یوم عدن منایا گیا

جمعیۃ علماء اسلام ملتان نے آج یوم عدن منایا۔ اس موقعہ پر مولانا محمد قاسم اور شیخ محمد یعقوب صاحب نے خطاب کیا اور قراردادیں پاس ہوئیں۔ (سعید احمد ناظم دفتر جمعیۃ ملتان)

## مسلمانان ہرنولی کا مطالبہ

۱۹ مئی ۶۷ء بعد نماز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی کے زیر اہتمام مسلمانان ہرنولی کا ایک اجتماع زیر صدارت سید امیر حسین شاہ صاحب امیر جمعیۃ ہرنولی منعقد ہوا۔ جس میں عدن کے مسلمانوں کی حمایت اور قادیانیوں کے داخلۂ حرمین کی مذمت میں قراردادیں پاس ہوئیں (دین محمد اخبری دفتر جمعیۃ ہرنولی)

## شاہدرہ

۱۸ مئی کو جمعیۃ علماء اسلام حلقہ شاہدرہ لاجپت رائے نگر نے اپنے اجلاس میں عدن اور جنوبی عرب کے مسلمانوں کی جنگ آزادی کی حمایت اور انگریزوں کے مظالم کی مذمت کی۔ (پروپیگنڈا سیکرٹری)

## رحیم یار خاں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس میں عدن کے مسلمانوں پر انگریزوں کے مظالم کے خلاف احتجاج کیا اور عدن کی آزادی کا مطالبہ کیا۔

قادیانیوں کے داخلہ حرمین کی مذمت کی گئی۔ کتاب تاریخ یورپ کی ضبطی کا مطالبہ کیا اور مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کے اس بیان کی تائید کی۔ جس میں انہوں نے صدر مملکت کے حالیہ بیان پر تنقید کی تھی۔

## جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ لاہور

۲۸ صفر کو اپنے ایک اجلاس میں جمعیۃ الطلباء جامعہ مدنیہ نے قادیانیوں کے داخلۂ حرمین پر شدید احتجاج کیا ہے۔

## قصور کی مختلف مساجد میں یوم عدن

جمعیۃ علماء اسلام قصور کے امیر مولانا سید محمد طیب ہمدانی نے جامع مسجد کوٹ ... [illegible]

خطاب کرتے ہوئے عدن میں انگریز سامراج کے مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اسے انگریزوں کی اسلام دشمنی کی بدترین مثال اور شرمناک مظاہرہ قرار دیا۔ پورے قصور کی مساجد میں یوم عدن منایا گیا۔
(قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور)

## جمعیۃ علماء اسلام خیرپور کا احتجاج

۱۹ مئی جمعہ آج یہاں خیرپور میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی ہدایت پر یوم عدن منایا گیا۔ مختلف مساجد میں قراردادیں پاس کی گئیں۔

مولانا بدرالدین صاحب نے جامع مسجد خیرپور میں عدن سے متعلق مسلمانوں پر کئے گئے مظالم کے خلاف احتجاجی تقریر فرمائی۔

شمسی مسجد خیرپور میں مولانا حمید اللہ صاحب نے عدن کے موضوع پر تقریر کی۔ (عبداللطیف شاہد ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور)

## جہلم میں یوم عدن

۱۹ مئی ۶۷ء جہلم شہر کی جامع مساجد میں جمعہ کے اجتماع میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس ہوئی۔

مسلمانان جہلم کا یہ اجتماع عدن اور جنوبی عرب کی جنگ آزادی کی پرزور حمایت کرتا ہے اور برطانیہ کی وحشیانہ اور متشددانہ پالیسی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ جس کے تحت وہ آئے دن عربوں پر گولیاں چلاتی اور مساجد کی بے حرمتی کرتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک انگریز نے وہاں قرآن پاک کو لاتوں سے مار کر درندگی اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیا۔

یہ اجتماع امیر فیصل کی اس سرد مہری پر کہ وہ عدن سے انگریز کے انخلاء کو کھٹائی میں ڈالتے ہیں اور اپنے عمل اور انگریزی امداد سے یمن جمہوریہ اور عدنی عربوں کے لئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں اظہار افسوس کرتا ہے۔

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عدن کی آزادی کے حق میں اور قرآن پاک کی شدید توہین کے خلاف سخت قدم اٹھائے۔ تاکہ ہم ادائے فرض کے سوا تمام عالم اسلام اور خاص کر عربوں کی حمایت مسئلہ کشمیر اور دفاع پاکستان کے لئے حاصل کر سکیں

# حق گو علمائے ہمیشہ دین کی حفاظت کی ہے، وہ اب بھی حفاظت دین کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے

## عوام کا جو حق ہے وہ انہیں نہیں دیا جارہا لیکن دین کو بگاڑنے کیلئے عوام کے حق کا نام لیا جاتا ہے

### حیدرآباد میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریریں

۱۷ مئی سنہ ۶۷ء کو قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود اور ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، ڈویژن حیدرآباد کی جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پر حیدرآباد تشریف لے گئے۔ جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن کے زیر اہتمام مدرسہ مفتاح العلوم میں ایک جلسہ ہوا اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر ہر دو اکابرین نے جلسہ میں جو تقریریں فرمائیں، ان کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے:۔

### مولانا غلام غوث صاحب نے فرمایا

"آپ لوگوں کا میرے متعلق جو حسن ظن ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرمائے۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنَ الرَّسُولِ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ تلاوت فرما کر فرمایا کہ نبی مطاع ہوتا ہے جو لوگوں کی زندگیوں کو اسلام کے مطابق ڈھالتا ہے نہ کہ لوگوں کی زندگیوں کے مطابق اسلام کو ڈھالتا ہے۔ ہمارے صدر محترم کہتے ہیں کہ اسلام کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالا جائے۔ نبی کی ذات قبل از نبوت وبعد از نبوت معصوم ہوتی ہے۔ ہمارے صدر صاحب کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام سے کبھی کبھی غلطی سرزد ہو جاتی تھی۔ جیسا کہ مودودی صاحب نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے ایک بڑا گناہ صادر ہوا تھا کہ ایک قبطی کو قتل کر ڈالا، حالانکہ یہ حربی کافر کا قتل تھا جو کہ گناہ نہیں۔ اسلامی ریاست میں کافر کو قتل کرنا یا اس کا مال کھانا گناہ ہے۔ کیونکہ ہم نے اس کی جان ومال کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ قتل عمداً نہیں تھا۔ انہوں نے قبطی کو جو کہ ظالم تھا سمجھانے کے لئے مکا مارا، تقریباً وہ مرگیا

اسلام کی من مانی تشریح کے لئے اکبر بادشاہ نے بھی زرخرید مولوی رکھے ہوئے تھے مگر حق گو علماء نے دین کی حفاظت کی اور اکبری دین نہ چل سکا۔ اب بھی زرخرید مولویوں سے تیار کرایا ہوا دین ہرگز نہ چل سکے گا۔

مولانا نے فرمایا۔ ان تنصروا اللہ الخ اگر ایوب خاں صاحب دین کی مدد کرنا شروع کردیں تو کوئی طاقت نہیں جو پاکستان پر حملہ آور ہوسکے۔ ابھی ستمبر کی جنگ میں ایک توپچی لاہور کے محاذ پر توپ چلاتا تھا اور نماز بھی پڑھتا تھا، اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔

تقریر کے اختتام پر ایک شخص نے جو مودودی ذہن رکھتا ہے سوال کیا کہ جماعت اسلامی بھی اچھے کام کر رہی ہے۔

مولانا نے فرمایا۔ دودھ اچھا ہے مگر زہر ملا کر دیا جائے تو قاتل ہے۔

### مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریر

پھر حضرت مفتی صاحب نے (ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ الخ) اور من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہٖ پڑھ کر فرمایا۔ ہم جس دور سے گذر رہے ہیں یہ نہایت پرفتن ہے۔ نبی علیہ السلام کو مدینے میں جب حکومت ملی تو نو سال کے اندر قانون اسلامی مکمل نافذ کردیا (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ الخ) مگر پاکستان کو بنے ہوئے بیس سال ہوچکے ہیں یہاں ایک اسلامی قانون بھی نہیں بنا۔ آپ کہیں گے کہ عائلی قوانین میراث کا قانون اسلامی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ عائلی قانون کی ہر دفعہ اسلام کے خلاف ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ تین طلاق کے بعد بیوی نہیں بن سکتی۔ عائلی قانون کہتا ہے بن سکتی ہے۔ اہلحدیث نہ سمجھیں کہ ایوب خاں نے ہمارے موافق کہا۔ یہ ان کے موافق بھی نہیں۔ عائلی قانون میں تین طلاقیں عام ہیں۔ دفعتہً یا کہ دفعتہً نہ ہوں، جدید نکاح کی ضرورت نہیں۔ اہلحدیث کہتے ہیں کہ دفعتہً تین طلاقیں ایک طلاق رجعی ہوگی نہ کہ مطلقاً۔ اسلام کہتا ہے کہ عدت تین ماہواری ہے، اگر ماہواری آتی ہو ورنہ تین ماہ، بشرطیکہ حاملہ نہ ہو۔ ورنہ وضع حمل۔ یہ عدت مدخول بہا کے لئے ہے غیر مدخولہ کے لئے نہیں۔ عائلی قوانین نے غیر مدخولہ کے لئے بھی عدت مقرر کی ہے۔ یہ قرآن کے خلاف ہے

میراث میں پوتے کو عائلی قوانین میراث دیتے ہیں لڑکے کے ہوتے ہوئے۔ مگر ہمارے مذہب میں پوتے کی میراث نہیں۔

مولانا نے فرمایا کہ انجینئر سے نقشہ بنوایا جاتا ہے وکیل سے قانونی مشورہ پوچھا جاتا ہے۔ ڈاکٹروں سے مرض کی۔ ڈاکٹروں سے مرض کی تحقیق کی جاتی ہے۔ مثلاً موجودہ قانون کے متعلق اگر آپ کو تحقیق کرنی ہے تو وکیل سے کرنی ہوگی نہ کہ ہر کس وناکس سے۔

دین کا قانون علماء جانتے ہیں تو اس کے بارے میں ان سے ہی پوچھنا درست ہوگا نہ کہ یہ حق عوام کو دے دیا جائے۔

عوام کا جو حق ہے وہ تو ان کو دیا نہیں جا رہا، افلاس ان پر مسلط ہے۔ ظلم وتشدد ان پر ہو رہا ہے، اس کی کوئی دادرسی نہیں لیکن جو حق ان کا نہیں تھا وہ ان کو دیا جا رہا ہے۔

اسلام کسی کا اجارہ نہیں ہر ایک کا حق ہے کہ اس میں اپنی رائے رکھے۔ یہ بات صرف اسلام کے لئے ہے غیر مسلم اس سے مستثنیٰ ہیں۔

پاکستان میں ہندو ایک کروڑ ہیں۔ ایک ہندو مرجائے تو اس کی بیوی میراث سے محروم ہوتی ہے یہ ظلم نہیں حالانکہ سخت ظلم ہے۔

یہاں تو حکومت کہتی ہے یہ ان کا اپنا مذہب ہے پھر حکومت کو کیا حق ہے کہ ہمارے مذہب میں دخل دے۔ ہمارا مذہب ہے کہ پوتے کو میراث باوجود لڑکے کے نہیں ملتی۔ ایک بیوی کے بجائے چار بیوی کر سکتا ہے حکومت کے دستور کی ایک دفعہ ہے "شہری آزادی" کہ ہر ایک کو اختیار ہے کہ جو مذہب چاہے اختیار کرے عیسائی بنے، مرزائی بنے۔

اسمبلی میں میں نے کہا تھا کہ مسلمان کو مرتد ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔

مگر کہا گیا کہ عیسائی ملکوں میں ہماری تبلیغ بند ہوجائیگی میں نے کہا یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ اگر اجازت دینگے تو تبلیغ کرینگے۔ اگر نہیں دینگے تو ہم گنہگار نہیں لیکن جہاں ہماری با اختیار حکومت ہے۔ وہاں اگر ہماری اس اجازت سے ایک مسلمان بھی مرتد ہوگیا تو ہم گنہگار ہوں گے۔

مولانا نے فرمایا۔ پاکستان دس کروڑ مسلمانوں نے بنایا۔ پانچ کروڑ بھارت میں ہیں۔ ان کو یقین تھا کہ انگریز آقا کے بجائے ہندو آقا بن جائے گا۔ انہوں نے صرف اسلامی قانون کے لئے ووٹ دیا نہ کہ اس لئے کہ مسلمانوں کو ایک ملک مل جائے گا۔ صدر مسلمان ہوگا وزیر مسلمان ہوگا۔ بھارت میں بھی اب صدر مسلمان ہے وزیر خارجہ مسلمان ہے، کیا فرق رہا۔ کیا ان کو حق نہیں کہ ہمارا گریبان پکڑ کر ہم سے پوچھیں۔ ہم پاکستان میں صرف اسلام چاہتے ہیں۔ حکومت نہیں چاہتے۔ آج حکومت اسلامی نظام نافذ کرے اور آرام سے حکومت کرے۔ دعا پر تقریر ختم ہوئی۔

(حاجی کرامت اللہ ناظم اعلیٰ شہر حیدرآباد)

جن ایجنٹ حضرات نے ابھی تک اپریل کے بل ادا نہیں کئے وہ جلد از جلد بلوں کی ادائیگی فرمائیں۔

جن ایجنٹ حضرات کے ذمہ پچھلے بقایا جات ہیں انہیں اب ادائیگی کردینی چاہیئے۔

# کفر و اسلام کے درمیان فیص

## فلسطین کے محاذ پر عربوں اور اسرائیل کے درمی

## مصر و شام اور عربوں کے موقف کی تُرس چین اور اشتر

## اور افریقہ و ایشیا کی متحد

## امریکہ اور برطانیہ یہودیوں کی علی الاعلان مدد پر اتر آئے ہیں مع

## جمیعۃ علماء اسلام پاکستان کی

### جمیعۃ علماء اسلام پاکستان کی ہر شاخ ۳۱۳ رضا کاروں کا دستہ تیار رکھے

### ناظم عمومی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی ہدایت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمیعۃ علماء اسلام نے جمیعۃ علماء اسلام پاکستان کی ملک بھر کی شاخوں کو فوری طور پر ہدایت کی ہے کہ ہر شاخ ۳۱۳ رضا کاروں کا ایک ایک دستہ تیار رکھے، تاکہ فلسطین کے محاذ پر اسرائیلی اور امریکی و برطانوی سامراج کی جارحیت کے خلاف مصر و شام کی امداد کے لئے ضرورت پڑتے ہی انہیں بھیجا جا سکے۔

### اسرائیل کے جارحانہ اقدام اور شرانگیزی کی مذمت مصر و شام کی امداد و حمایت کا اعلان

### جمیعۃ علماء اسلام پاکستان کی طرف سے جاری کردہ بیان

"جمیعۃ علماء اسلام پاکستان عربوں اور مسلمانوں کے خلاف اسرائیل کے حالیہ اقدامات اور امریکہ و مغربی سامراج کی طرف سے اسرائیل کی پشت پناہی کو نہایت تشویش و نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جمیعۃ علماء اسلام پاکستان خوب اچھی طرح سے جانتی ہے کہ اسرائیل کی یہ جارحانہ حرکات مغربی سامراج کی شہ پر ہو رہی ہیں۔ اور عربوں و مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچانے کے لئے ناپاک عزائم و منصوبوں کی آئینہ دار ہیں۔ شام، متحدہ عرب جمہوریہ اور جمال عبدالناصر نے اسرائیل کی اس شر انگیزی کے خلاف جس عزم، جرأت اور دلیرانہ اقدام کے ساتھ پیشقدمی کی ہے۔ جمیعۃ علماء اسلام پاکستان اسے نہایت تحسین کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اپنی پوری حمایت و تعاون کا یقین دلاتی ہے۔ جمیعۃ علماء اسلام پاکستان امید کرتی ہے کہ تمام عرب ممالک مسلمان حکومتیں اور مشرق کی نو آزاد قومیں اسرائیل کی اس شر انگیزی اور سامراجی طاقتوں کی ملی بھگت کے خلاف مصر و شام اور صدر ناصر کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گی۔

جمیعۃ علماء اسلام پاکستان واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اگر اسرائیل اپنی شرانگیزیوں سے باز نہ آیا اور امریکہ و برطانیہ نے اس کی حمایت نہ چھوڑی تو اپنے تمام وسائل بروئے کار لا کر عربوں کا ساتھ دے گی اور ہر طرح کی جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے میں دریغ نہیں کرے گی۔

جمیعۃ علماء اسلام پاکستان حکومت پاکستان سے بھی یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس موقع پر اپنے عرب بھائیوں کی مکمل امداد کرنے میں تاخیر نہ کرے اور پاکستان کے مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ مصر و شام کی حمایت میں اور اسرائیلی جارحیت نیز امریکی و برطانوی سامراجیت کی مخالفت میں اپنے مسلمان عرب بھائیوں کا پورا پورا ساتھ دیں"۔

### متحدہ اسلامی محاذ کی طرف سے مصر و شام کی حمایت صدر متحدہ اسلامی محاذ جناب شیخ حسام الدین صاحب کا اعلان

لاہور ۶ مئی۔ متحدہ اسلامی محاذ پاکستان کے صدر شیخ حسام الدین نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف کئے گئے اقدامات کی حمایت کی گئی اور صدر ناصر کو یقین دلایا گیا کہ پاکستان کے مسلمان اسرائیل کے خلاف اپنے عرب بھائیوں کے شانہ بشانہ لڑنے کے لئے تیار ہیں

شیخ حسام الدین صاحب نے متحدہ عرب جمہوریہ کو پانچ ہزار رضا کار بھیجنے کی پیشکش کی ہے۔ جس میں ڈاکٹر اور نرسیں بھی شامل ہوں گی۔ انہوں نے ان سامراجی طاقتوں کی مذمت کی جو اسرائیل کی پشت پناہی کر رہی ہیں اور عالم عرب کے امن کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔

انہوں نے اسلامی ممالک سے اپیل کی کہ وہ متحد ہو کر اسرائیل اور سامراجی ممالک کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کریں اور عالم اسلام کے سب سے بڑے دشمن اسرائیل کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں۔

مرکزی دفتر سے یہ بیان اسرائیلی جارحیت کے فوراً بعد ہی ملک کے تمام اخبارات کے نام جاری کر دیا گیا تھا علاوہ ازیں مرکزی دفتر جمیعۃ علماء اسلام نے اسرائیلی جارحیت کی اطلاع ملتے ہی مصر و شام کے سفارت خانوں کو بذریعہ تار جمیعۃ کے تعاون کا یقین دلایا اور امریکی و برطانوی سفارت خانوں کو تار کے ذریعہ مطلع کر دیا کہ ان کی سامراجانہ سازشیں اور جارحیت کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا مسلمانان پاکستان اپنے مصری، شامی و عرب بھائیوں کے دوش بدوش محاذ فلسطین پر اسرائیل برطانیہ اور امریکہ کے خلاف جنگ لڑیں گے۔

### فلسطین میں اسرائیلی حک

### برطانوی اور امریکی سامراج کی گھنا

#### سلطنت عثمانیہ کا حصہ

فلسطین پہلی جنگ عظیم تک ترکی کی عثمانیہ کا ایک حصہ تھا۔ پہلی جنگ میں ترک برطانیہ کے خلاف نبرد آزما ہوئے۔

#### انگریزوں کی سازشوں کا آغاز

برطانیہ نے سازشوں کے ذ غربوں اور فلسطینیوں کو اس بات پر اکسایا کہ وہ ترکوں کے خلاف بغ کر دیں۔ اور انہیں ایک عظیم عرب سلطنت قائم کرنے کا سبز باغ دکھا

#### وطن یہود کے قیام کا منصوبہ

دوسری طرف ایک آسٹرین تھیوڈر ہرزل نے یہودی قومیت و وطنیت کی تحریک شروع کر رکھی جس کا مرکز امریکہ کی سرزمین تھی۔ اس لئے کہ امریکہ میں ہی سب سے زیا یہودی، جن کی تعداد غالباً تئیس لاکھ تھی رہائش پذیر تھے۔ جبکہ انیس صدی عیسوی کے اعداد و شمار کے مطابق فلسطین میں عرب یہودیو کی تعداد صرف ۸ ہزار تھی۔

تھیوڈر ہرزل نے یہودی وطن کے قیام کے لئے پہلے ترکی کے خلیفہ سلطان عبدالحمید کو مالی پیشکش کی کہ اس کے عوض فلسطین کا علاقہ یہودیوں کو دے دیا جائے۔ لیکن سلطان نے انکار کر دیا۔

#### وطن یہود کے قیام کے منصوبے سے برطانیہ کی دلچسپی

پھر ہرزل جرمنی کے شہنشاہ قیصر کے پاس گیا۔ مگر اس نے بھی اس کی تجویز کو رد کر دیا۔ درحقیقت ہرزل یہ ساری کارروائی درپردہ برطانیہ کے ایماء پر کر رہا تھا۔ برطانیہ چاہتا تھا کہ براہ راست ذمہ داری لئے بغیر فلسطین میں اسرائیل کا علیحدہ وطن بن جائے تاکہ آئندہ عربوں

# ...سلہ کن جنگ کا وقت قریب آگیا ہے

## ...تصادم عالمی جنگ کی صورت اختیار کر جائے گا

## ...ممالک کی طرف سے تعاون کی یقین دہانی۔ بیشتر مسلمان ملکوں

## ...ومون کی طرف سے حمایت کا اعلان

## ...سامراجیت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف برہنہ ہو کر سامنے آگئی ہے

## ...ہادی سرگرمیاں شروع ہوگئیں

## ...ت کس طرح قائم ہوئی ؟

### ...سازش کی مختصر داستان ! !

(احمد حسین کمال)

اور مسلمانوں کے خلاف اسے استعمال کیا جا سکے۔

**انگریزوں کی طرف سے حمایت کا اعلان** جب سلطان اور قیصر کے انکار کے بعد کوئی اور صورت، وطن یہود کے قیام کی نظر نہیں آئی تو برطانوی حکومت کے ۲، نومبر ۱۹۱۷ء کے اعلان بالفور کے ذریعہ فلسطین میں یہود کے قومی وطن کے قیام کی حمایت کا سرکاری اعلان جاری کر دیا گیا۔

یہ وقت ایسا تھا کہ عربوں کی غداری کی وجہ سے ترکی شکست کھا چکا تھا اور اس کا تمام علاقہ برطانیہ، امریکہ وغیرہ کے تصرف و کنٹرول میں آگیا تھا۔ عرب اب تمام تر امریکہ و برطانیہ کے رحم و کرم پر تھے۔

**فلسطین پر انگریزوں کا غلبہ اور تصرفات** اعلان بالفور نومبر ۱۹۱۷ء کے بعد سے ہی برطانیہ نے فلسطین کی صورت حال تبدیل کرنا شروع کر دی۔ فلسطین کے پورے علاقہ کو اپنے براہ راست کنٹرول میں رکھا۔

اس سے ملحقہ علاقوں اردن، شام، لبنان، عراق وغیرہ میں اپنی پسندیدہ حکومتیں قائم کیں

اس علاقہ کی تمام اقتصادیات و معاشیات کو اپنے قبضہ میں کر لیا

فوجی اہمیت کے مقامات، قبرص سے سویز اور عدن تک انگریزی فوجوں کے تسلط میں دے دیئے گئے

امریکہ اور فرانس کی درپردہ حمایت حاصل کر لی گئی۔

فلسطین میں یہودی قونصل خانہ بنانے کی اجازت دی

فلسطین میں عبرانی زبان کو سرکاری زبان کی حیثیت دی۔ حالانکہ

### انصار الاسلام کے رضاکاروں اور سالاروں کو تیار رہنے کی ہدایت

حاجی کرامت اللہ صاحب سالار اعظم انصار الاسلام نے اپنے ایک خصوصی پیغام میں تمام سالاروں اور انصار الاسلام کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے عرب بھائیوں کی مدد کے لئے بروقت تیار رہیں اور پوری طرح تیاری شروع کر دیں۔ آپ نے حکومت پاکستان سے بھی استدعا کی ہے کہ حکومت عربوں کی جنگ کو اپنی جنگ سمجھتے ہوئے پاکستانی رضاکاروں کو وہاں جانے کے لئے پوری پوری سہولتیں دے اور صدر ناصر کو یقین دلاتے ہوئے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم آپ کے دوش بدوش لڑیں گے۔

پورے علاقہ کی زبان عربی تھی اور مسلمان عربوں کی تعداد فلسطین میں ۹۷ فیصد تھی

**یہودیوں کی آبادکاری** اور ۱۹۱۷ء سے ۱۹۳۷ء تک دنیا کے دوسرے ملکوں سے ۷ لاکھ یہودی بلا کر آباد کر دیئے گئے۔

**مسلمانان فلسطین پر ظلم و تشدد** عربوں نے جب اس صورت حال کے خلاف احتجاج کیا تو برطانوی سنگینوں نے ان کی زبانیں بند کر دیں۔ عربوں پر مسلسل تشدد نے ان کی سیاسی ہی نہیں معاشی و سماجی حالت بھی ناگفتہ بنا دی اور یہودیوں کو ہر طرح کی رعایت دے کر انہیں موقع دیا کہ وہ کوڑیوں کے مول عربوں کی زمینوں اور جائدادوں کو خرید کر اور دوسرے ہتھکنڈوں سے کام لے کر اپنی پوزیشن مضبوط بنالیں۔

**دوسری جنگ عظیم اور یہودیوں کا مسئلہ** دوسری جنگ عظیم کے موقعہ پر برطانیہ نے اپنا کنٹرول اور سخت کیا اور

### جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی طرف سے فوری طور پر پانچ ہزار رضاکاروں کی پیشکش

### مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی صدر ناصر کے نام تار

۲۳ مئی کو قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور ناظم عمومی مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کو ایک تار کے ذریعہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور مسلمانان پاکستان کی طرف سے اسرائیلی جارحیت اور امریکی و برطانوی سامراج کی شر انگیزی کے خلاف اپنے پورے تعاون کا یقین دلایا ہے اور جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے فوری طور پر پانچ ہزار رضاکاروں کی خدمات پیش کی ہیں جنہیں نوٹس ملتے ہی محاذ پر روانہ کر دیا جائے گا۔

یہودیوں کو درپردہ مسلح کرنا شروع کر دیا

ہٹلر کے خلاف دنیا بھر کے یہودیوں سے مالی امداد حاصل کرنے کے لئے بالخصوص امریکہ کو شامل کرنے کے لئے جہاں یہودی سرمایہ داروں کا اثر غالب تھا، یہودیوں کی ہمدردی اور ان پر ہٹلر کے مظالم کی من گھڑت باتوں کا خوب پروپیگنڈا برطانیہ نے کیا اور فلسطین میں انہیں مزید رعایات دیں۔ حتیٰ کہ وہاں کے فوجی ذخائر تک ان کی رسائی کرادی۔

**وطن یہود کے قیام کی امریکی حمایت**

اور ۱۹۴۲ء میں امریکہ کے یہودیوں کی طرف سے یہودی اسٹیٹ کے قیام کا اعلان کر دیا گیا اور ساتھ ہی امریکی حکومت نے اس سیاست کی حمایت میں بیانات دینے شروع کر دیئے۔ عرب باوجود ظلم و تشدد کے برابر اس صورت حال کے خلاف جدوجہد کرتے رہے۔

**اقوام متحدہ کا قیام اور مسئلہ فلسطین**

حتیٰ کہ جرمنی کی شکست کے بعد اقوام متحدہ کا ادارہ قائم ہوا۔ عربوں نے اس ادارہ سے بھی انصاف کی توقعات باندھیں۔ اس ادارہ نے مسئلہ فلسطین پر ایک کمیٹی بنائی ...... یہ بھی امریکی و برطانوی اثرات سے ملوث تھی۔ اس کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کی۔ اس میں فلسطین کو تقسیم کر کے ایک حصہ یہودیوں کو حوالے کر دینے کی سفارش تھی۔ تقسیم کی تجویز منظور کر لی گئی۔ جو علاقہ یہودیوں کو دیا گیا۔ اس میں عرب مسلمانوں کی تعداد ۸ لاکھ ۴۰ ہزار تھی جبکہ درآمد کردہ یہودیوں کی تعداد ۵ لاکھ تھی اور فلسطین کا یہی علاقہ نہایت زرخیز و شاداب تھا

(ناظم دفتر)

## یہودی ریاست کا قیام اور عربوں پر ظلم و تشدد

۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو ریاست یہود کے قیام کا اعلان ہوگیا اس کے فوراً بعد اسرائیلی حکومت نے اپنے محدود سے علاقہ سے ۵ لاکھ ۶۰ ہزار عرب مسلمانوں کو بالجبر نکال دیا۔

## یہودی حکومت کی جارحانہ کارروائیاں

اور دوسرے عرب ممالک کے خلاف جارحانہ کارروائیاں شروع کر دیں۔

۱۹۵۳ء میں اردن کے قصر قبیبہ پر حملہ کیا۔

۱۹۵۵ء میں غازہ پر حملہ کیا

۱۹۵۶ء میں برطانیہ اور فرانس کے ساتھ مل کر مصر پر حملہ کیا

## امریکی و برطانوی پشت پناہی

یہ ہے یہودی حکومت کے قیام کی تاریخ جس کا سارا پس منظر برطانوی اور امریکی عیسائیت و سامراجیت کی یہودیت کے ساتھ طویل ملی بھگت کا مظہر ہے۔

## عیسائی و یہودی سامراجیت کا اتحاد

اور اب عیسائی سامراجیت و یہودی سامراجیت متحد ہو کر علانیہ اسلام و مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہو رہی ہے۔

## ہر فرعونے را موسےٰ

لیکن تاریخ کا یہ انقلاب بھی کتنا حیرت انگیز اور حوصلہ افزا ہے کہ یہ ساری سازش جو نصف صدی کے اندر پروان چڑھائی گئی۔ اس تصور کے ساتھ مرتب کی گئی تھی کہ اب مسلمانوں کی مرکزی سیاسی و فوجی طاقت تو کوئی باقی نہیں رہی ہے اور ایک صدی کے برطانوی غلبہ نے مسلمانوں کو معاشی، اقتصادی اور سماجی اعتبار سے بھی قطعی مغلوب و مفلوج کر دیا ہے وہ اب کوئی بھرپور مداخلت کرہی نہیں سکیں گے۔ مگر ہر فرعونے را موسےٰ کے مصداق متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر اور عرب دنیا کی انقلابی طاقتوں کے قائد جمال عبدالناصر نے اس متحدہ عیسائی و یہودی استعمار کے چیلنج کو قبول کیا، اور اسرائیل امریکہ و برطانیہ کو سرمیدان للکارا ہے اور صلاح الدین ایوبی کے دور کی یاد تازہ کر دی ہے جبکہ مغرب کے عیسائی سامراج نے مشترکہ طور پر عالم اسلام کی طرف یلغار کی تھی اور فلسطین کے علاقہ میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تھا۔

انشاء اللہ تاریخ ایک بار پھر اپنے آپ کو دہرائیگی اور عیسائی و یہودی سامراج کو شکست و ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

نصر من اللہ و فتح قریب

---

## ناظم عمومی کا دورۂ سندھ

۴ جون سے ۷ جون تک حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نواب شاہ، سکرنڈ، ٹھٹھہ، ٹنڈو آدم، محراب پور اور ٹنڈو جیدان کا دورہ کریں گے۔

---

## جمعیۃ گلاب گنج مشرقی پاکستان کی کارگذاری

آج بتاریخ ۱۰ صفر جمعیۃ علماء اسلام تھانہ گلاب گنج کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا محمد ریاست علی صاحب امیر ضلع سلہٹ منعقد ہوا جس میں اطراف کے اکابر علماء اور معزز دیندار طبقہ کے ایک جم غفیر نے شرکت کی۔ نیز امیر صوبہ مشرقی پاکستان حضرت الشیخ مولانا محمد عبدالکریم صاحب اور ناظم اعلیٰ ضلع سلہٹ اور امیر محکمہ سنام گنج حضرت مولانا الشیخ عبدالحق صاحب مدظلہ العالی نے شرکت فرمائی۔ حضرت امیر صوبہ اور دیگر اکابرین نے قوم سے خطاب فرمایا۔ اور ذیل کی تجاویز باتفاق آراء منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر براہ راست انتخابات کا طریقہ رائج کر کے موجودہ طریقہ ہائے انتخاب ختم کیا جائے۔

(۲) قرآن پاک کے خلاف عائلی قوانین کی دفعات قرآن میں معنوی تحریف اور مداخلت فی الدین کے مترادف ہے اور حکومت کا اس خلاف شرع قوانین پر ڈٹے رہنے سے کروڑوں مسلمانوں کے قلوب مجروح ہیں اس لئے یہ عظیم اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ فوراً عائلی قوانین کو منسوخ کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔

(۳) یہ اجتماع خاندانی منصوبہ بندی کو نہ صرف دینی لحاظ سے مضر سمجھتا ہے بلکہ قوم کے اخلاق اور افرادی قوت کے لئے سخت مہلک سمجھتا ہے۔ اس لئے اس بے ضرورت مہلک پروگرام کو ختم کر کے قوم کا کروڑوں روپیہ بچایا جائے۔

(۴) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی سے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو علیحدہ کر کے اس کی جگہ علماء حق کو رکھ کر صحیح اسلامی ادارہ بنایا جائے

(۵) یہ اجلاس عدن اور جنوبی عرب کی جنگ آزادی کی پرزور حمایت کرتا ہے اور برطانیہ کی وحشیانہ پالیسی کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عدن کی آزادی کے حق میں اپنی رائے ظاہر کرے۔

(۶) یہ اجلاس اس سال قادیانی فرقہ کے داخلہ حرمین کی اجازت کو ارتداد کی عزت افزائی تصور کرتا ہے اور سعودی حکومت کے اس خلاف اسلام رویہ کی سخت مذمت کرتا ہے۔

(۷) عالم اسلام کے دشمن سامراجیوں کے سیٹو سینٹو پیکٹ میں پاکستان کی شمولیت سے کوئی نفع نہیں ہوا بلکہ خارجہ پالیسی کے استحکام پر اثر پڑ رہا ہے۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بلا تاخیر اس معاہدات سے علیحدگی اختیار کی جائے۔

(از دفتر جمعیۃ علماء اسلام تھانہ گلاب گنج
(ڈھاکہ دکھن مدرسہ)
بلال الدین احمد ڈھاکہ دکھن)

---

## سرگودھا میں یوم عدن

سرگودھا۔ ۱۹ مئی۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی اپیل پر آج پورے ضلع سرگودھا میں یوم عدن منایا گیا اور مندرجہ ذیل قرارداد یں جمعہ کے موقعہ پر سرگودھا شہر کی تمام مساجد میں پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان سرگودھا کا یہ اجتماع عظیم عدن میں انگریزوں کے وحشیانہ مظالم کی تمام کاروائیوں کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے اور عدن کے مظلوم مسلمانوں کے مطالبہ آزادی کی مکمل حمایت کرتا ہے۔

(۲) یہ اجتماع امسال حج کے موقعہ پر ظفر اللہ اور دوسرے قادیانیوں کے داخلہ حرمین شریفین کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ یہ اجتماع سعودی عرب کی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پہلے کی طرح ہمیشہ کے لئے قادیانیوں کے داخلہ حرمین شریفین پر پابندی عائد کر کے مسلمانان عالم کے اضطراب کو دور کیا جائے۔

امریکی، برطانوی اور سعودی سفارت خانوں کو تار بھی بھیجے گئے (محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ سرگودھا)

## جمعیۃ علماء اسلام سکھر کی طرف سے یوم عدن

مسلمانان سکھر کا یہ عظیم اجتماع عدن کے مسلمانوں پر برطانوی افواج کے انسانیت سوز اور شرمناک مظالم کی سخت مذمت کرتا ہے اور قرآن کریم کی توہین پر اپنے شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجتماع حکومت برطانیہ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عدن کو فوری طور پر آزاد کرے اور اپنی تمام فوجیوں کو وہاں سے واپس بلائے۔

(۲) یہ اجتماع حکومت پاکستان اور حکومت سعودی عرب پر ظاہر کر دینا چاہتا ہے کہ امسال حج کے موقع پر ظفر اللہ قادیانی اور ان کے رفیقوں کو حرمین شریفین میں داخل ہونے کی اجازت دے کر مسلمانان پاکستان کے مذہبی جذبات کو سخت مجروح کیا ہے۔ جبکہ قادیانیوں کے مرتدانہ عقائد تمام اہل اسلام پر ظاہر ہیں اور علماء کے متفقہ فیصلہ کے مطابق منکرین ختم نبوت خارج از اسلام ہیں۔ اس لئے ہم پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ آئندہ مرزائیوں کو حرمین میں داخلہ کی اجازت ہرگز نہ دی جائے۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام سکھر)

## رد جہان میں یوم احتجاج

۲۲ مئی جمعہ کے دن یہاں ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا جس میں مرزائیوں کے داخلۂ حرمین پر احتجاج کیا گیا۔ مولانا ہزاروی کی طرف ملاک کے جواب میں "کرشانکا" جو نام تجویز کیا گیا ہے اُسے نہایت پسند کیا گیا اور ترجمان اسلام کے ماہانہ ایڈیشن کی تجویز کی تائید کی گئی۔

---

# وہینِ قرآن کے رویہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار

## لہ کیخلاف زبردست احتجاج اور اظہار نفریں

قبرص وعدن تقریباً سب انگریز کے پیدا کردہ ہیں اور ان کے لئے ہم کو انگریز کے خلاف متحدہ اور پُرزور آواز اٹھانی چاہیئے۔

(مولانا) عبداللطیف ناظم اعلیٰ جمیعۃ
علماء اسلام ضلع جہلم)

### کلورکوٹ میں یوم عدن

آج مورخہ ۸ صفر جمیعۃ علماء اسلام کلورکوٹ نے یوم عدن منایا۔ شہر میں متعدد مقامات پر بڑے بڑے پوسٹر چسپاں کئے گئے۔ جن پر برطانوی مظالم کے خلاف اور مجاہدین عرب کی حمایت کے نعرے تھے۔

دفتر جمیعۃ علماء اسلام کلورکوٹ میں ایک اجلاس عام ہوا۔ جس میں رانا جلیل احمد و حافظ محمد طیب صاحب نے عدن پر توڑے جانے والے برطانوی درندوں کے مظالم کی تفصیل بیان کی اور منظور کردہ قرارداد میں عدن کی آزادی کا مطالبہ کیا گیا۔ حرمین شریفین میں قادیانیوں کے داخلہ پر احتجاج کیا گیا۔

نیز تیسری قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ گذارہ یونٹ ½ ۱۲ ایکڑ اراضی پر کلی ٹیکس نہ لیا جائے۔

علاوہ ازیں متعدد مساجد میں عدن پر برطانوی مظالم کی تفصیلات بتائی گئیں اور یہی قراردادیں منظور کی گئیں۔ سفارت خانہ سعودی عرب کراچی و سفارت خانہ حکومت برطانیہ کو تار ارسال کئے گئے۔

(محمد طاہر منصور ناظم جمیعۃ علماء اسلام
کلورکوٹ (میانوالی)

### جمیعۃ علماء اسلام نواب شاہ کی قراردادیں

(۱) جمیعۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بنیادی حقوق فی الفور بحال کئے جائیں اور دفعہ ۱۴۴ اور اس کے اثرات کو ختم کیا جائے۔

(۲) جمیعۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس قائد جمیعۃ حضرت مولانا مفتی محمود احمد کے خطاب عام کی اجازت نہ دینے اور انتظامیہ کے رویے پر نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ نہ ہونے کے باوصف اس پابندی کے جواز کی وضاحت طلب کرے۔

(۳) جمیعۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس عدن میں برطانیہ کے مظالم کو غم و غصہ کی نظر سے دیکھتا ہے اور حکومت

اقدام کرے۔

(۴) جمیعۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امریکہ کی طرف سے اسلحہ کی جنگی امداد بند کرنے پر اپنی خارجہ پالیسی میں ضرور تبدیلی کرے اور ان ممالک سے تعلقات پیدا کرے جن کی وفاداری معتمد علیہ ہو۔

(۵) جمیعۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عائلی اور منصوبہ بندی قوانین جو غیر اسلامی ہیں فوراً منسوخ کرے اور ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ عمل میں لائے۔

### مشرقی پاکستان میں یوم عدن

آج ۱۹ مئی ۱۹۶۷ء مرکزی جمیعۃ علماء اسلام کی ہدایت کے مطابق یوم عدن منانے کی بنا پر بعد نماز جمعہ سلہٹ نئی سڑک مسجد میں ایک اجلاس زیر صدارت حضرت حافظ محمد مجاہد الدین صاحب منعقد ہوا ضلعی جمیعۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ (مولانا) اشرف علی صاحب نے بیان فرماتے ہوئے عدن کے حریت پسند مسلمانوں پر ظالم انگریزوں کے ظلم کی مذمت کی۔

اجلاس میں عدن پر انگریزوں کے مظالم کی مذمت کی قرارداد پاس ہوئی۔ نیز مرزائی فرقہ کے لوگوں کے داخلۂ حرمین پر شدید احتجاج کی تجویز منظور ہوئی۔

(محمد عبدالنور ناظم ضلعی دفتر جمیعۃ علماء اسلام
نئی سڑک سلہٹ)

### جمیعۃ علماء اسلام شاہ نکڈر ضلع سرگودھا

مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی اپیل پر شاہ نکڈر میں جمیعۃ کے زیر اہتمام جمعہ کے روز یوم عدن شان و شوکت سے منایا گیا۔ جمعہ کے موقعہ پر جامع مسجد حنفیہ۔ محمدی مسجد میں عدن کے حالات پر روشنی ڈالی گئی۔ بعد ازاں دو قراردادیں منظور کی گئیں جن میں عدن کے مظلوم مسلمانوں پر ظلم کے خلاف احتجاج اور ان کے مطالبہ آزادی کی مکمل حمایت کی گئی۔

دوسری قرارداد میں ظفر اللہ اور اس کے ساتھیوں کے داخلہ حرمین شریفین پر نہایت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا

(محمد رفیق ناظم جمیعۃ علماء اسلام شاہ نکڈر)

### جمیعۃ علماء اسلام بہاولپور

بہاولپور میں بھی جمیعۃ علماء اسلام کی طرف سے شہر

مظالم کے خلاف اور مرزائیوں کے داخلۂ حرمین کی مذمت میں قراردادیں منظور ہوئیں۔

(سکندر اقبال خاں خادم العلماء اسلام ناظم اعلیٰ
جمیعۃ علماء اسلام بہاولپور)

### ڈیرہ اسمٰعیلخاں

ڈیرہ کی ۹ مساجد میں عدن کی آزادی کے مطالبہ اور قادیانیوں کے داخلۂ حرمین کی مذمت میں قراردادیں پاس ہوئیں (محمد زاہد ناظم جمیعۃ ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

### کہروڑپکا

کہروڑپکا کی ۱۴ مساجد میں یوم عدن منایا گیا اور آزادی عدن کے لئے تجاویز پاس ہوئیں۔

### مخدوم پور پہوڑاں

مخدوم پور پہوڑاں کی آٹھ مساجد میں یوم عدن منایا گیا اور عدن کی آزادی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ قراردادیں منظور ہوئیں۔

ظفر اللہ اور قادیانیوں کے داخلہ حرمین کی مذمت میں بھی کہروڑپکا کی مساجد میں قراردادیں منظور ہوئیں۔

### جمیعۃ علماء اسلام کوٹ ادو

عدن میں انگریز قرآن پاک و مساجد کی بے حرمتی کر رہا ہے اور عربوں پر وحشیانہ مظالم ڈھا رہا ہے۔ لہٰذا ہم آزادیٔ عدن کی حمایت کرتے ہیں اور انگریز کی وحشیانہ حرکتوں کی مذمت کرتے ہیں۔ سفیر برطانیہ اور سفیر سعودی عرب کو تاریں بھیجی گئیں اور وزارت داخلہ و خارجہ پاکستان کو رجسٹریاں کی گئیں۔

اغوا شدہ بچوں پر خرکاروں کے وحشیانہ مظالم کی مذمت کی گئی اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ مجرموں کو پوری پوری سزا دی جائے۔ اور جو اغوا شدہ بچے خرکاروں کو واپس کئے گئے ہیں ان کی واپسی کی وجوہات سے عوام کو آگاہ کیا جائے تاکہ عوام مطمئن ہو سکیں۔

(محمد اقبال ناظم دفتر جمیعۃ کوٹ ادو)

### جمیعۃ علماء اسلام میانوالی

۱۹ مئی ۱۹۶۷ء بروز جمعہ مرکزی جمیعۃ علماء اسلام کی ہدایت پر یوم عدن منایا گیا۔ برطانیہ کی ظالمانہ اور وحشیانہ حرکات کی مذمت اور عدن کی آزادی کی پرزور حمایت کی گئی۔

ظفر اللہ مرزائی اور دیگر مرزائیوں کے حرمین شریفین میں داخل ہونے کی اجازت کو نہایت مذموم قرار دیا گیا نیز جمعہ کے عام اجتماعات میں بھی برطانیہ کے عدن میں ظالمانہ رویہ کی پرزور مذمت اور حکومت پاکستان کی خاموشی پر اظہار افسوس کیا گیا۔

(احمد سعید ناظم جمیعۃ علماء اسلام میانوالی)

## بقیہ شذرہ

کارروائیاں پردۂ راز میں انجام دی گئیں

یہ طرزِ عمل صریحاً جمہوریت کے کاز کے لئے کام کرنے والوں کو تفریق و تقسیم کرنے کا سبب بنا ہے اور جمہوریت کے نام پر حصولِ جمہوریت کی جدوجہد کو کمزور کر دینے والا ہے۔

اس طرزِ عمل سے عوام میں امید و ولولے کے بجائے مایوسی اور بے یقینی پیدا ہوئی ہے اور برسرِ اقتدار گروہ کو حصولِ جمہوریت کی مہم پر نکتہ چینی کا سنہرا موقعہ ہاتھ آ گیا ہے۔

علاوہ ازیں یہ بات عوام کس طرح نظرانداز کر سکتے ہیں کہ جمہوریت جن عوامی مقاصد کے حصول اور عوامی مسائل کے حل کا ذریعہ ہے۔ ان مقاصد و مسائل کو تنظیم و تحریک میں قطعی نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ اس سے اگر یہ شبہ اور گمان عوام کے ذہنوں میں گھر کر جائے کہ تحریکِ جمہوریت کے موجودہ اسباب اعلیٰ اور شامل افراد و گروہ اسے صرف تبدیلیٔ اقتدار کے منصوبہ تک محدود رکھنا چاہتے ہیں تو اسے غلط نہیں ٹھہرایا جا سکے گا۔

پاکستان کے عوام جن دینی، سیاسی، معاشی اور اقتصادی مسائل کی مشکلات سے دوچار ہیں اور خارجہ پالیسی میں جس طرح امریکی برطانوی سامراج کی ریشہ دوانیوں کا شکار ہوتے ہیں، ان مسائل و سامراجی ریشہ دوانیوں پر تحریکِ جمہوریت کی خاموشی بڑی معنی خیز نظر آنے لگتی ہے۔ یہ معنی خیزی اور بھی شدید بن جاتی ہے جب یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ اس تحریک میں ایسے گروہ اور افراد بھی شامل ہیں، جن کی دین سے لاتعلقی، امریکی اور برطانوی سامراج سے دوستی، ملکی معیشت میں اجارہ داری کی سرپرستی اور اپنے زمانۂ اقتدار میں عوام دوستی سے کنارہ کشی، ملک و ملت کے تجربہ میں آ چکی ہے۔

درحقیقت جمہوریت کے ایسے واضح منشور کے بغیر، جس میں عوام کے مذہبی، سیاسی و اقتصادی حقوق اور اختیارات کا تعین اور امریکی و برطانوی سامراج سے قطعی لاتعلقی کا اعلان کر دیا گیا ہو، محض جمہوریت کا لفظ اور نعرہ عوام کے اندر کوئی امید اور حوصلہ پیدا نہیں کر سکتا۔

اس لئے کہ واضح منشور کے بغیر جمہوریت کے لفظ کی بھی اسی طرح کی بیسیوں من مانی تعبیرات کی جا سکتی ہیں۔ جس طرح سنتِ رسول اور طریقِ سلف کی قید کے بغیر متجددین اور محرف مزاج افراد و گروہ اسلام اور قرآن کی من مانی تعبیرات کرتے رہتے ہیں بلکہ جمہوریت کی من مانی تعبیرات عملاً ایک حلقہ میں شروع بھی ہو چکی ہیں۔

آخر جو لوگ جمہوریت کے ساتھ اسلام کے لفظ کا اضافہ کرکے اسے فخریہ و علانیہ استعمال کر رہے ہیں اور سوشلزم کے ساتھ اسلام کے لفظ کے اضافے کو برداشت نہیں کرتے کیا وہ لوگ اسلام اور جمہوریت دونوں کی ہی من مانی تعبیر کرنے کے درپے نہیں ہیں؟

## اعلانات

مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری مورخہ ۴؍ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ بمطابق ۱۵؍جون ۱۹۶۷ء بروز جمعرات شام مدرسہ تعلیم القرآن ملکہ ہانس ضلع ساہیوال میں سیرت کے موضوع پر بیان فرمائیں گے۔

(سید نور حسین مہتمم و خطیب جامع ملکہ ہانس)

---

مولوی عبداللہ ربانی کشمیری جہاں بھی ہوں یا جس مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہو وہ مہربانی فرما کر اپنے گھر والوں کے خطوط مندرجہ ذیل والے پتہ سے لے جائیں اور اپنے گھر کا حال بھی لے کر جائیں اور اپنے والد صاحب کو ساتھ لے کر جائیں کیونکہ اُن کا والد کافی روز سے انتظار میں ہے۔

(مولانا غلام رسول صاحب خطیب جامع مسجد پولیس لائن سانگھڑ)

---

جمہوریت اور سوشلزم دونوں ہی عصرِ حاضر کی اصطلاحات ہیں۔ ایک کا تعلق سیاسی عوامیت سے ہے، تو دوسری کا اقتصادی عوامیت سے۔ اسلام کی رو سے یا دونوں قابلِ قبول ہوں گی یا دونوں قابلِ رد، لیکن ان دونوں میں سے کسی ایک کا اسلام کے نام سے قبول اور دوسری کا اسلام کے نام سے رد، اسلام کی بھی تحریف ہے۔ اور جمہوریت یا سوشلزم کی اصطلاح کا بھی من مانا استعمال ہے۔

بہرحال یہ ہے اس نازہ ترین تشکیل کی ہیئتِ ترکیبیہ اور اس کا کمزور پہلو۔

ہم خیرخواہانہ طریقے پر اربابِ تحریک کو تحریک میں مضمران خامیوں اور کمزور پہلوؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں، تاکہ وہ بروقت اصلاح و تغیر کی تدبیر کر سکیں۔

حصولِ جمہوریت کا مقصد پوری قوم و ملت کا مشترک مقصد ہے۔ اسے چند گروہوں کے اغراض و مفادات تک محدود نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ اور جمہوریت کے مقصد کو ایسے معنیٰ پہنانے کا موقعہ بھی نہیں دینا چاہیئے، جس سے اس کا تعلق عوامی مسائل کے حل کے بجائے محض تبدیلِ اقتدار کے منصوبہ تک محدود ہو کر رہ جائے۔ ایسا کرنے سے اس کا انجام بھی صدارتی الیکشن کی تحریک کی طرح برسرِاقتدار طبقہ کے مفاد پر منتج ہو گا۔

اگر ابتدا ہی میں عوام کے شکوک اور غلط فہمیوں کا تدارک نہیں کیا گیا اور تحریک کا ڈھانچہ صرف شامل گروہوں میں طے پائے ہوئے خفیہ سمجھوتوں کا پابند رکھا گیا، تو اس طرح تحریک عوامی طاقت بننے کے بجائے اربابِ اقتدار کے ہاتھ مضبوط کرنے کا ذریعہ بن جائیگی اور عوام کے اعتماد و امیدوں کو اتنا مجروح کر دے گی کہ پھر عرصہ دراز تک کسی قسم کی تبدیلی کا امکان نظر نہیں آ سکے گا۔ (ر ک)

## خیرپور ڈویژن کی جمعیۃ علماء اسلام کے ناظمِ عمومی کی ہدایات

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ خیرپور ڈویژن کا نیا انتخاب زیرِ نگرانی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظمِ عمومی مرکزی ہو چکا ہے لہٰذا حلقہ خیرپور ڈویژن کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے ضلع میں نہایت جوش و خروش سے کام کریں اور جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام سے عوام کو آگاہ کریں۔ ضلع کی تمام تنظیمیں ہر ماہ باقاعدگی سے اپنے ضلع کی کارکردگی کی رپورٹ روانہ کریں۔ اور ہر ضلع ڈویژنل دفتر کو ہر ماہ کی کارگذاری کی رپورٹ روانہ کرے۔ مسلسل محنت اور جدوجہد سے ہی رائے عامہ کو ہموار کیا جا سکتا ہے۔ رپورٹ فارم ڈویژنل دفتر سے طلب کریں۔ نیز ہر ضلع اپنے عہدہ داروں اور ڈویژنل شوریٰ کے ممبروں کے پتے روانہ کریں۔

اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و ناصر ہے۔

(میر صبح صادق خان کھوسہ ناظمِ عمومی حلقہ خیرپور ڈویژن)

## مولانا محمد یوسف صاحب کی تلاش

مولانا محمد یوسف صاحب فریدکوٹی کا پتہ مطلوب ہے خود مولانا صاحب یا جن صاحب کو علم ہو پتہ ذیل پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(مولانا عبدالواحد صاحب جامع مسجد گوجرانوالہ)

# سپاسنامہ

## بخدمت عالی جناب فیض مآب حضرت مولانا مفتی محمود احمد صاحب دامت فیوضہم

## منجانب جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ

۱۸ مئی ۱۹۶۷ء کو حضرت مفتی محمود صاحب نواب شاہ تشریف لے گئے اس موقعہ پر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ نے جو سپاسنامہ حضرت مفتی محمود صاحب کی خدمت میں پیش کیا وہ درج ذیل ہے ۔

## آپ کی آمد ہمارے لئے باعث مسرت ہے

جناب صدر گرامی قدر !

آج نواب شاہ میں ہمارے اکابرین کی یادگار ہستی کا ورود مسعود جہاں ہماری خوش قسمتی کی دلیل ہے وہاں ہمارے لئے بے حد مسرتوں اور شادمانیوں کا باعث بھی ہے

جناب والاشان ! جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ خصوصاً اور اہالیان نواب شاہ عموماً جناب والا کی تشریف آوری کو رحمت خداوندی تصور کرتے ہیں اور سرزمین سندھ پر جناب کے قدوم میمنت لزوم کو موجب نزول حسنات اور باعث نزول برکات شمار کرتے ہیں ، وہ اس لئے کہ جناب کے بلند کردار میں حضرت مولانا شیخ الہند، حضرت مدنی مولانا سندھی - حضرت مولانا محمد علی جوہر، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی عملی زندگی کے تصورات منعکس ہوتے ہیں

## قومی اور ملکی مسائل میں آپ کی رہنمائی کے فوائد

جناب محترم المقام ! آپ نے ملکی ، ملی اور قومی مسائل میں امام اعظم، امام شافعی امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے حقانی نظریات کی تقلید فرما کر قومی اسمبلی میں اسلام کی عظمت کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ آپ نے اپنی بصیرت افروز تقاریر سے پورے اجلاس کو ان غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ کے لئے ہمنوا بنایا ۔ جن کے لئے وہ پیشتر ان کے قیام کے حق میں تھے ۔ ہم صدق دل سے آپ کے اس جذبہ حق بیانی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے

## قومی اسمبلی میں آپ کا نعرۂ حق

جناب والا ! آپ کی معرکتہ الآراء تقاریر اور بیانات نے جہاں حکومت کے ایوانوں کو متزلزل کر دیا تھا وہاں آپ کی علمی صلاحیتوں سے بین الاقوامی دنیا بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکی ، چنانچہ آپ نے حکومت مصر کی دعوت پر تین بار بین الاقوامی علمی مذاکرات میں شرکت فرمائی ۔ جن کے نتیجے میں آپ کی تقاریر نہ صرف شریک مذاکرات علماء کے لئے مشعل راہ ہوئیں بلکہ ان کے تاثرات قریب قریب ہر ملک نے قبول کیے ۔ آپ کے دوروں سے پاکستان کا تعارف پورے زور شور سے ہوا ، اور آپ کی تقاریر سے مختلف ممالک میں کشمیر اور پاکستان پر وضاحت سے ہوئیں ورنہ پہلے ہمارے سفراء صاحبان اپنے عیش و آرام میں ہی وقت گزارتے رہے تھے ۔

## اسلاف کی جانشینی

جناب محترم ! آپ نے حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رح کے فرمودہ خطوط پر جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کی اب تک جو راہنمائی فرمائی ہے اور مستقبل کے لئے جو پروگرام مرتب فرمائے ہیں ۔ ان سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ نے علماء اسلام پاکستان کے مقام کو بلند و بالا کرانے کی پوری کوشش کی ہے ۔

## سامراجی تلبیسات اور آپ کی مساعی

جناب والا ! اس وقت دنیا کے اسلامی ممالک ، امریکہ اور برطانیہ کی سامراجی تلبیسات کا شکار ہیں ۔ شام ، عراق ، یمن ، عدن ، فلسطین کو اسرائیل اور برطانیہ نے پریشان کر رکھا ہے

مسئلہ کشمیر پاکستان کے لئے دردسر بنا ہوا ہے جو ان سامراجی ملکوں کی دسیسہ کاریوں کا نتیجہ ہے ۔ اگرچہ پاکستان ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں صرف کشمیر کے لئے دوبارہ اپنے ملک کی طرف سے بہت بڑی قربانیاں دے چکا ہے ۔ مگر ان سامراجی ملکوں نے اس آڑے وقت میں بھی پاکستان کے ساتھ وہ کھیل کھیلا جو ایک حلیف ملک کو کسی طرح زیب نہیں دیتا ۔

## ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں علماء جمعیۃ کے کارنامے

جناب محترم ! ستمبر ۶۵ء کی جنگی آزمائش میں آپ حضرات نے ملکی تحفظ کے لئے جن سرگرمیوں کا اظہار فرمایا تھا اور جو امدادی پروگرام مختلف کیمپوں میں جاری کیے تھے ۔ ان سے ملک کی ہر جماعت اور ہر مکتب فکر کے لوگ متاثر ہوئے اور یہ ثابت ہوگیا کہ علماء حق جہاں قوم کی زندگی پر پورے اسلام کو عادی کرنے کے متمنی ہیں وہاں وہ ملک پر دشمن کے حملوں کو پسپا کرنے کے لئے سیسہ پلائی دیوار بننے کے لئے بھی آرزو مند ہیں

جناب والا ! آپ نے پاکستان میں اسلامی شعائر کے قیام و عمل کے لئے جو اقدام کئے ہیں ۔ ان سے عوام اچھی طرح آگاہ ہیں ۔ کیونکہ آپ نے ایسے مواقع پر دار و رسن کی پرواہ کی نہ قید و بند سے خوفزدہ ہوئے بلکہ ان تمام تکالیف کو نہایت حوصلہ مندی سے قبول فرمایا ۔ چنانچہ جشن ملتان اور عیدالفطر کے مواقع پر حق کی آواز بلند کر کے حق گوئی کا حق ادا کر دیا ۔

جناب محترم ! جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ عرصہ چار سال سے قائم ہے ۔ جمعیۃ کا دفتر بھی موجود ہے اور دارالمطالعہ کا بھی آغاز ہو چکا ہے ۔ ترجمان اسلام اب تک باقاعدہ آرہا ہے ۔ جمعیۃ کے باقاعدہ اجلاس ہوتے ہیں ۔ حضرت مولانا دوست محمد صاحب مدنی کی تشریف آوری نواب شاہ کی جمعیۃ کے لئے بے حد غنیمت ثابت ہو رہی ہے آپ نے جمعیۃ کے موقف کی وضاحت ہمیشہ اچھے الفاظ میں فرمائی ۔ آپ حق گو علماء کی صف اول میں شامل نہ کئے جائیں تو بے انصافی ہوگی ۔ آپ تین ماہ ضلع بدر رہنے کے بعد بھی اعلائے کلمۃ الحق پر کمربستہ ہیں ۔ چنانچہ شہر کے عوام آپ کی تقاریر سے متاثر ہو رہے ہیں ۔ اور اس ریلوے مسجد کو مرکزی مسجد کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے ۔

## تجاویز

جناب محترم المقام ! جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مبلغین علماء کا ایک تربیتی کورس قائم کرے ۔ جس میں ایک سال کی مدت میں کم از کم ایک سو عالم تربیت یافتہ نکلیں جو ملک کے ضرورت مند علاقہ میں پہنچ کر جمعیتوں کا قیام عمل میں لائیں اور فنڈ جمع کریں تاکہ مالی اعتبار سے مرکز مضبوط ہو ۔

جناب والا ! جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے تحت شعبہ تالیفات و تصنیفات کا ہونا لازمی ہے تاکہ ان اکابرین کے حالات و کتب کی اشاعت عمل میں لائی جائے ۔ جن کی تحریروں نے اس برصغیر سے فرنگی قوم کو نکال باہر کیا جو نہ صرف دشمن اسلام تھی بلکہ ملک پر دوامی بادشاہت کے خواب دیکھ رہی تھی ۔

## شکریہ اور درخواست

جناب والاشان ! میں جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کی جانب سے خصوصاً اور معزز شہریوں کی طرف سے عموماً جناب کا صدق دل سے شکرگزار ہوں کہ آپ نے اپنی بے حد مصروفیات کے باوجود اور شدت گرمی کے باوصف ہم نیازمندوں کو نوازا ، اور متوقع ہوں کہ آئندہ بھی اس شہر اور جمعیۃ کو اپنے فیوض و برکات سے محروم نہیں فرمائیں گے ۔ ایک دفعہ پھر میں آپ کی خدمت میں ہدیۂ خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند قدوس آپ کو ملکی ، ملی اور قومی سرگرمیاں جاری رکھنے کی مزید ہمت مرحمت فرمائے

این دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM

লাহোর LAHORE

جلد ۱۰ | جمعہ ۲ جون ۱۹۶۷ء مطابق ۲۲ صفر ۱۳۸۷ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۰

# حکومت کو اسلامی احکام میں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے

## جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی جدوجہد کر رہی ہے

### نواب شاہ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے خطابات

(ایک رپورٹ)

۱۸ مئی ۱۹۶۷ء بروز جمعرات قائد جمعیۃ نبطل حریت شیخ الحدیث حضرت مفتی محمود صاحب سابق رکن قومی اسمبلی حیدرآباد سے بذریعہ ٹرین صبح سات بجے نواب شاہ تشریف لائے۔ سٹیشن پر معزز شہریوں اور طلباء نے اپنے محبوب راہنما کا پرجوش استقبال کیا۔ اس کے بعد حسب پروگرام آپ نے اراکین جمعیۃ، معززین شہر کے خصوصی اجتماع اور پریس کانفرنس کی نشستوں میں خطبات فرمائے۔ جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ آپ نے فرمایا۔

"جن لوگوں نے ملک [illegible] اسلام دشمن اور ظالم حکمراں انگریز کو بے شمار قربانیاں دے کر ملک سے نکلنے پر مجبور کیا تھا اور ملک کی آزادی کے وسائل پیدا کئے تھے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ لوگ آج معزز و محترم قرار پاتے۔ مگر اس کے برعکس آج وہ معتوب ہیں مگر جن لوگوں نے اس ملک دشمن انگریز قوم سے وفاداری کی اپنی قوم کا ساتھ نہیں دیا تھا وہ آج صاحب اقتدار ہیں اور وہ اس کی زبان، تہذیب اور اس کا تمدن اپنا رہے ہیں۔ مزید براں یہ امر اور زیادہ افسوسناک ہے کہ آج اس ظالم کی یادگاریں بحال رکھنے کے مستقل کی جا رہی ہیں۔ اس کی زبان کو خصوصی فروغ دیا جاتا ہے۔ ہم ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں جو ہمارا فرض ہے۔ اس مقصد کا پورا کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔ یہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ اس لئے جہاں تک ہمارے کام کا تعلق ہے وہ مایوس کن نہیں ہو سکتا بلکہ ہمیں حوصلہ اور ہمت سے کام لینا چاہیئے۔" آپ نے اراکین جمعیۃ کو کام کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ آپ ہفتہ وار اجلاس منعقد کر کے عوام کے ذہن ہموار کریں اور کام کی رفتار تیز تر کردیں۔ پریس کانفرنس میں آپ نے اخباری نمائندوں کو سوالات کے جوابات دیئے۔"

رات کو بعد نماز عشاء ریلوے مسجد کبیر میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت مولانا پیر علی احمد شاہ امیر ضلعی جمعیۃ نے صدارت فرمائی اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا دوست محمد صاحب مدنی خطیب ریلوے مسجد کبیر نے سرانجام دیئے۔ حضرت مولانا الٰہ بخش صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا جس کے بعد مفتی صاحب نے خطبہ مسنونہ پڑھ کر فرمایا کہ۔

"یہ ملک عوام کا ہے اس واسطے عوام کے مطالبات تسلیم کرنا حکومت کا فرض ہے۔ عید الفطر کے موقع پر علماء کرام نے روزہ کا فتویٰ دیا تو اگرچہ حکومت عید کی خوشیاں منانے کی دعوت دے رہی تھی۔ مگر عوام نے علماء کا ہی ساتھ دیا۔ عوام کا یہ عمل ایک طرح کا ریفرنڈم ہے۔ جس سے ظاہر ہو گیا کہ عوام حکومت کے خلاف دین اقدامات کے ہرگز حامی نہیں۔ آپ نے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی پر کڑی نکتہ چینی کی اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کو خلاف اسلام قرار دیا۔

آپ نے تحریف و تجدید کے سلسلے میں فرمایا کہ جب حکومت اقلیت کے مذاہب میں مداخلت نہیں کرتی تو اس کو اسلام میں مداخلت کرنے کا کیا حق ہے؟"

آپ نے ہر طبقۂ فکر کے لوگوں کو جمعیۃ میں شریک ہونے کی دعوت دی اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(حکیم عمرانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ نے حضرت مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ کی خدمت میں جو سپاسنامہ پیش کیا۔ وہ صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

خریدار حضرات، خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ (ادارہ)



تعلیمی پریس لاہور میں باہتمام ملک نور الٰہی پرنٹر چھپا اور غازی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ سے شائع کیا

خط و کتابت و ترسیل زر و تبادلہ اخبار و دیگر امور کے لئے —— پتہ —— دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل - لاہور

بیاداشت
مولوی کی بی من

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا. اَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهٖ.

(رواہ مسلم. مشکوٰۃ ص ۳۱۹)

ترجمہ:- حضرت اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- آئندہ تم پر ایسے حاکم مقرر ہوں گے کہ ان میں بھلی باتوں کے ساتھ بری باتیں بھی ہوں گی. اب جس شخص نے ان بری باتوں پہ پر اپنی بیزاری کا اظہار کر دیا وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گیا اور جو دل ہی دل میں کڑھتا رہا. وہ بھی بچا رہا۔ لیکن جو ان کی بری باتوں پر خوش ہُوا اور ان کے ساتھ ساتھ رہا (وہ ہلاک ہُوا) اس پر انہوں نے عرض کی کہ کیا ایسے حاکموں کے ساتھ ہم مقابلہ کے لئے کھڑے نہ ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں جب تک کہ وہ لوگ نمازیں پڑھتے رہیں۔

تشریح:- یہ معلوم رہنا چاہیئے کہ اسلام کی اطاعت شعاری کے لئے بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے. لیکن یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں آراء کا اختلاف کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ ہر قابل سے قابل اور صالح سے صالح شخصیت کے ساتھ دوسرے شخص کو اختلاف ہو سکتا ہے - بلکہ پہلے بھی ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہیگا لہٰذا اگر یہاں ہر اہل و نا اہل کو ہر بات پر نکتہ چینی اور اختلاف کرنے کی آزادانہ اجازت دے دی جائے تو نظام حکومت قائم رکھنے کا کوئی راستہ ہی نکل نہیں سکتا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی حد خود صاحب شریعت کی جانب سے مقرر کر دی جائے. لیکن اس سے قبل یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ یہ خطاب کس ماحول میں تھا اور کن کو تھا

یہاں متکلم بہ نفسِ نفیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کے مخاطب تمام روئے زمین کے چیدہ اور سب سے پاکیزہ نفوس قدسیہ ہیں - یعنی صحابہؓ کرام، اس وقت کے معاشرہ کی بلندی کا حال پوچھنا کیا ہے ہر ہر متنفس خدا ترس، بنی نوع انسان کا ہمدرد اور مجسم ایثار ہے معصیت خودغرضی اور انسانوں کے ساتھ بدسلوکی اگر کہیں نظر آئے بھی تو اس کے ساتھ اس سے زیادہ توبہ استغفار، تضرع و ابتہال کا شور مچا ہُوا ہے، تاہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ وہ دور تھا جس میں مسلمانوں کا کام صرف مسجدوں میں پڑے رہنا تھا اور ان ظالموں کو اتنا بھی نظر نہیں آتا کہ یہ زمانہ وہ زمانہ تھا جبکہ اسلام کی بنیاد رکھی جا رہی تھی اور اینٹوں کی بجائے اس میں مسلمانوں کے سر اور پانی گارے کی بجائے اس میں مسلمانوں کے خاک و خون بنیاد میں رکھے جا رہے تھے. وہ نمازی ضرور تھے کہ اگر عین جنگ کی حالت میں بھی نماز کا وقت آ جاتا تو اپنے رب کے سامنے وہیں صف آراء ہو جاتے اور ٹھیک اسی وقت دشمنوں کے مقابلہ کے لئے بھی سرگرم رہا کرتے۔ حاکم و محکوم، مولا و غلام، امیر و غریب میں کسی جگہ کوئی فرق نظر نہ آتا تھا ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

اب آپ سوچیں کہ ایسے صالح معاشرہ کا حاکم کتنا بڑا صالح شخص ہونا چاہیئے اور اگر بدقسمتی سے کوئی غیر صالح حاکم مسلط ہو جائے تو اس کے متعلق صلاحیت کی شرائط میں کہاں تک نرمی کی جا سکتی ہے ۔ یہ ظاہر ہے کہ دین سب کا سب ہی بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے لیکن نماز کو دینی ارکان میں جو حیثیت حاصل ہے. اس کو ایسا سمجھنا چاہیئے جیسا کہ اس بانس کو جو درمیانِ خیمہ میں لگا ہُوا ہوتا ہے کہ اگر اس کو گرا دیا جائے تو سارا خیمہ نیچے آ پڑتا ہے گویا کہ خیمہ کی نہ صورت قائم رہتی ہے اور نہ اس کے تاننے کا جو مقصد تھا وہ باقی رہتا ہے لہٰذا اگر کسی صالح معاشرہ کا حاکم بددینی میں اس نوبت کو پہنچ جائے کہ اس کو اقامتِ صلوٰۃ جیسے فریضہ کی بھی پرواہ باقی نہ رہے تو کیا وہ ایسے صالح معاشرہ کے لئے قابل برداشت ہو سکتا ہے؟ قرآن کریم نے جو تمکین فی الارض اور حکومتِ اسلامی کے اہم فرائض بیان کئے ہیں. وہ ان الفاظ میں بیان فرمائے ہیں:-

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو قدرت دیں ملک میں تو وہ قائم رکھیں نماز اور دیں زکوٰۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں برائی سے اور اللہ کے اختیار میں ہے آخر ہر کام کا) (پارہ ۱۷ رکوع ۱۳)

آیت بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مسلمانوں کو زمین کے کسی ٹکڑے پر اطمینان اور شوکت کے ساتھ بیٹھنا نصیب ہو جائے تو اُن کے فرائض میں سب سے پہلے یہ ہے کہ وہ اس سرزمین میں صرف اتنا ہی نہیں کہ خود نمازیں پڑھیں بلکہ صحیح طریقہ پر نمازوں کے پڑھنے کا عام دستور طاقت کے ساتھ قائم کر دیں اور مالیات کے سلسلہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا پورا اہتمام اور معاشرہ کی پوری پوری اصلاح کرنے کے لئے عمدہ عمدہ باتوں کے احکام نافذ کریں اور تمام فواحش و منکرات کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دیں۔ لیکن اگر خدا نخواستہ معاشرہ بگڑتے بگڑتے اس نوبت کو جا پہنچے کہ جو شخص نمازی ہو الٹا اس کی طرف انگلیاں اٹھنے لگیں اور اس پر آوازے کسے جانے لگیں تو کیا اب بھی حاکم کی اطاعت سے دست کشی کے لئے یہی حد مقرر کی جا سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر ان حالات میں اسی حقیقی حد کو باقی رکھا جائے. تو بہت ممکن ہے کہ ہماری بدقسمتی سے ایک بے نمازی حاکم کے بجائے دوسرا اس سے بدتر بےنمازی حاکم بیٹھا ہُوا نظر آئے اس لئے حدیثوں کو سمجھنے کے لئے صرف لفظوں کا رٹنا کافی نہیں بلکہ بہت سے امور اور مصالح کا سامنے رکھنا بھی ضروری ہوگا۔ ان حالات میں یہ سوال باقی رہتا ہے تو اچھا پھر وہ حد کیا ہے کہ جس کے بعد مسلمانوں کے حاکم کا قابل عزل ہونا ضروری قرار پائے تو اس کے جواب کے لئے اس وقت کے معاشرہ کا جائزہ لینا ضروری ہوگا۔ اس لئے کوئی ایک جواب نہیں دیا جا سکتا بلکہ یہ معاشرہ کے اختلاف سے مختلف ہوتا رہے گا، اگرچہ آخری جواب وہی ہوگا جو حدیث میں مذکور ہے.

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۱۹ پر ایک حدیث ہے جس سے مذکورہ بالا مضمون کی اور زیادہ وضاحت ہو جاتی ہے اور اس آخری حد متعین کرنے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

Scanned with CamScanner

حماد رضوی - رصدگاہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

# رویتِ ہلال — سائنسی توضیح

چاند ان اجرام فلکی میں سے ایک ہے جو خود تو بالکل تاریک ہیں، لیکن سورج کی روشنی سے منعکس ہوکر روشن نظر آتے ہیں۔ چاند تقریباً ساڑھے انتیس دنوں میں زمین کے گرد ایک گردش مکمل کرتا ہے۔ اس کو عام فہم زبان میں یوں سمجھنا چاہیئے کہ اگر کسی دن آپ چاند اور سورج کو دیکھیں اور ان کے درمیان زاویے کو ناپیں تو ۲۹٫۵ دنوں کے بعد چاند اور سورج کا یہ درمیانی زاویہ ہر روز تبدیل ہوتا رہے گا۔ مکمل گردش یعنی ۳۶۰ درجہ مکمل کرنے کے لئے ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ ۲٫۸ سیکنڈ چاہئیں تو ایک دن میں اس زاویے کی تبدیلی $(\frac{۳۶۰}{۲۹٫۵})$ یعنی تقریباً بارہ درجے ہوگی۔ علم فلک کی اصطلاح میں جب یہ زاویہ صفر درجہ کا ہو تو چاند کی اس پوزیشن کو نیا چاند کہتے ہیں، اور جب یہ زاویہ ۱۸۰ درجہ کا ہو تو مکمل چاند کہلاتا ہے۔

یہ دونوں اصطلاحات عام فہم زبان میں بھی رائج ہیں لیکن معنوں کے لحاظ سے اصطلاحی نئے چاند اور مکمل چاند میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ عید کے بارے میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ اصطلاحی نئے چاند میں چاند اور سورج کا درمیانی زاویہ صفر درجے ہونا چاہیئے۔ یعنی اس موقع پر اگر سورج غروب ہو رہا ہوگا، اگر سورج طلوع ہو رہا ہے تو چاند بھی ساتھ ہی غروب ہو رہا ہوگا۔ اس کے بعد چاند مشرق کی جانب تقریباً ۱۲ درجہ فی دن کے حساب سے ہٹنا شروع ہو جائے گا۔ یعنی ایک گھنٹے میں تقریباً نصف درجے کا فرق پڑ جائے گا۔ اصطلاحی نئے چاند کو کسی حالت میں بھی دیکھنا ناممکن ہے مشاہدہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اصطلاحی نئے چاند کو ۳۰ گھنٹے گذر جائیں تو اس کا دیکھنا ممکن ہوتا ہے۔ اسی طرح اصطلاحی نئے چاند سے تیس گھنٹے پہلے بھی چاند سورج کی قربت کی وجہ سے نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ۲۹٫۵ دنوں میں تقریباً ۶۰ گھنٹے کا وقفہ ایسا ہوتا ہے جب کسی بھی حالت میں چاند نظر نہیں آئے گا۔

## چاند کیسے نظر آتا ہے؟

غیر اصطلاحی نئے چاند سے مراد پہلی رات کا چاند ہے۔ فرض کریں کہ کسی دن جب لاہور میں سورج غروب ہوا تو اسی وقت اصطلاحی نئے چاند کا موقع تھا اس لئے چاند بھی ساتھ غروب ہو گیا۔ اب اس سے اگلے دن چاند سورج سے تقریباً ۱۲ درجہ مشرق کی جانب ہٹ جائے گا اس لئے غروب آفتاب سے تقریباً ۵۰ منٹ بعد غروب ہوگا اور اس سے اگلے دن تقریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ بعد غروب ہوگا۔ اسی تناسب سے ہر دن وقت بڑھتا جائے گا۔ اصطلاحی نیا چاند ۱۴ دن ۱۸ گھنٹے گذرنے کے بعد سورج سے بالکل مخالف سمت میں آ جائے گا یعنی اگر اس موقع پر سورج غروب ہو رہا ہوگا تو چاند طلوع ہو رہا ہوگا۔ اور اگر سورج افق سے ۲۰ درجے کی بلندی پر ہے تو چاند افق سے ۲۰ درجے کی پستی پر ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس اصطلاحی مکمل چاند کو عام فہم زبان میں چودھویں رات کا چاند کہتے ہیں۔ اصطلاحی مکمل چاند کے موقع کے بعد چاند کا طلوع ہمیشہ غروب آفتاب کے بعد ہوگا۔ پہلے دن اگر اصطلاحی مکمل چاند اس وقت طلوع ہوا جبکہ لاہور میں سورج غروب ہو رہا تھا تو اس سے اگلے دن غروب آفتاب سے تقریباً ۵۰ منٹ بعد چاند طلوع ہوگا، اور اس طرح روزانہ ۵۰ منٹ کا فرق پڑتا جائے گا اس کو یوں سمجھئے کہ دو چیزوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ فاصلہ ۱۸۰ درجے کا ہو سکتا ہے، اس لئے اصطلاحی مکمل چاند ۱۸۰ درجے پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد چاند مشرق کی جانب ہٹتے ہوئے سورج سے قریب ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس بات کی اگر میں اور وضاحت کرنا چاہوں تو یوں کہوں گا کہ قمری مہینے کا جب پہلا ہفتہ ختم ہو جائیگا تو غروب آفتاب کے وقت چاند تقریباً زاویہ قائمہ بناتا ہوا دکھائی دے گا۔ جبکہ اس مہینے کا تیسرا ہفتہ ختم ہوگا تو چاند کی تقریباً وہی پوزیشن طلوع آفتاب کے وقت ہوگی۔ یعنی اس دو ہفتے کے درمیان یہ فرق پڑے گا کہ سورج پہلے مغرب کی جانب تھا اور پھر مشرق کی جانب ہو جائے گا۔ جب چاند غروب ہوگا تو اسی وقت دوپہر کا وقت ہوگا لیکن اس سے اگلے دن دوپہر ڈھلے تقریباً ۵۰ منٹ گذر چکے ہوں گے۔ جب چاند غروب ہوگا اس طرح روز بروز چاند سورج سے قریب ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب اصطلاحی نئے چاند کو صرف تیس گھنٹے باقی ہوں گے، چاند نظروں سے بالکل اوجھل ہو جائے گا۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا تھا اگر غروب آفتاب کے وقت اصطلاحی نیا چاند ہو تو اس سے اگلے دن غروب آفتاب کے ۵۰ منٹ بعد چاند غروب ہوگا۔ ایسے ہی اصطلاحی نئے چاند سے ایک دن پہلے غروب آفتاب سے ۵۰ منٹ پہلے چاند غروب ہو چکا ہوگا۔ ایسے ہی اصطلاحی نئے چاند سے ایک دن پہلے غروب آفتاب سے ۵۰ منٹ پہلے چاند غروب ہو چکا ہوگا۔ اس طرح سے چاند کی گردش کا ایک مہینہ پورا ہو جائے گا۔

## مغرب میں چاند پہلے نظر آتا ہے

اس مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے ہم پھر اپنے اسی مفروضے کی طرف لوٹتے ہیں کہ لاہور میں غروب آفتاب کے وقت اصطلاحی نیا چاند تھا علم فلک میں اس وقت چاند کی عمر کو صفر شمار کرتے ہیں۔ اب اس سے اگلے دن چاند کی عمر غروب آفتاب کے وقت ایک دن یعنی چوبیس گھنٹے ہوگی۔ اور جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، کہ جب تک چاند کی عمر تیس گھنٹے کی نہ ہو جائے چاند نظر نہیں آ سکتا۔ اس لئے اصطلاحی چاند کے دوسرے دن بھی چاند نظر نہیں آئے گا۔ یہاں اس بات کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ اس منظر کے لئے سطح سمندر یا مونٹ ایورسٹ دونوں کو برابر حیثیت حاصل ہے۔ بلندی پر جانے سے فرق صرف اتنا پڑتا ہے کہ فضا کی گرد کم ہو جاتی ہے یا غروب آفتاب میں چند منٹ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ چند منٹوں کا فرق چاند کی عمر میں قابل ذکر اضافہ کا باعث نہ ہوگا۔ البتہ جوں جوں ہم مغرب کی جانب بڑھتے جائیں گے۔ غروب آفتاب دیر سے ہوگا۔ مثلاً عرب ممالک میں غروب آفتاب ہم سے تقریباً اڑھائی گھنٹے بعد ہوگا۔ ترکی میں تین گھنٹے بعد انگلستان میں پانچ بعد نیویارک میں دس گھنٹے بعد وعلیٰ ہذا القیاس۔ اس لئے لاہور میں جب غروب آفتاب کے وقت چاند کی عمر چوبیس گھنٹے ہوگی اور وہ نظر نہ آ سکے گا، تو جن مقامات پر جہاں سورج لاہور کی نسبت چھ گھنٹے یا اس سے زیادہ بعد غروب ہوگا وہاں پر چاند کی عمر چونکہ تیس گھنٹے ہو چکی ہوگی اس لئے وہاں پر چاند نظر آ جائے لیکن اسی وقت چونکہ لاہور کی افق پر چاند موجود نہیں ہے۔ اس لئے چھ گھنٹے بعد نظر آنے والا چاند لاہور کے لئے حجت نہیں بن سکتا کہ ہم پہلی تاریخ شمار کر لیں۔ لیکن اس سے اگلے دن جب غروب آفتاب ہوگا تو چاند کی عمر ۴۸ گھنٹے ہو چکی ہوگی۔ نہ صرف افق پر پونے دو گھنٹے تک چمکتا رہے گا بلکہ کافی بڑا بھی ہو چکا ہوگا۔ لیکن ہم

ان دلائل کی روشنی میں جن کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں اس کو دوسری رات کا چاند ہرگز نہیں کہیں گے۔ اس کے برعکس اگر ایسا ہو کہ صبح دس بجے اصطلاحی چاند ہو گیا اور اس دن غروب آفتاب کے وقت چاند کی عمر تقریباً چھ سات گھنٹے کی ہو گی۔ اس لئے ظاہر ہے کہ چاند نظر نہیں آئے گا۔ لیکن اس سے اگلے دن غروب آفتاب کے وقت چاند کی عمر ۳۰، ۳۱ گھنٹے کی ہو چکی ہوگی۔ اس لئے چاند نظر تو آئے گا، لیکن نہ صرف بہت باریک ہوگا بلکہ غروب آفتاب کے ایک گھنٹے کے بعد غروب ہو جائے گا۔

اس تفصیل سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ چاند کا باریک یا موٹا ہونا اس بات کی دلیل ہرگز نہیں کہ آیا وہ پہلی رات کا چاند ہے یا دوسری کا بلکہ دیکھنا صرف یہ ہے کہ اصطلاحی نئے چاند کو گذرے کتنے گھنٹے ہو چکے ہیں۔ جہاں تک ہمارے دینی اور شرعی تقاضوں کا تعلق ہے۔ اس میں میرا ذاتی مشاہدہ یہ ہے کہ اسلامی ممالک میں دو مکتب خیال کے لوگ ہیں۔ پہلے مکتب خیال میں تمام عرب ممالک، ترکی، انڈونیشیا اور افغانستان شامل ہیں اور دوسرے مکتب خیال میں پاکستان ایران اور عراق آتے ہیں اول الذکر ملکوں میں اسلامی نیا چاند ہی پہلی تاریخ کا چاند شمار کیا جاتا ہے جبکہ دوسرے زمرے کے ملکوں میں چاند کی پہلی تاریخ وہ ہوتی ہے جو مشاہدے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس ضمن میں علماء کرام کیا فیصلہ صادر کریں گے اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں صرف ذاتی رائے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ قرآن مجید میں لفظ "شَہِدَ" اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ مشاہدے کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے مذہبی امور کے لئے ہمارے ہاں کا مروجہ طریقہ ہی صحیح ہے۔ اس معاملہ میں عرب ممالک کا مختلف مکتب خیال یعنی اصطلاحی رویت سے تعلق رکھنا ہمارے لئے حجت نہیں ہو سکتا۔

متذکرہ صدر تفصیل کی روشنی میں عید کے چاند کا تجزیہ کریں تو منگل اور بدھ کی درمیانی شب کو مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق رات کے ۱۱ بجے اصطلاحی نیا چاند طلوع ہوا تھا۔ اس لئے عرب ممالک افغانستان وغیرہ میں بدھ ۱۱ جنوری کو عید منا لی گئی۔ لیکن ۱۱ جنوری کو غروب آفتاب کے وقت پاکستان کے کسی بھی حصے میں چاند کی عمر چونکہ تیس گھنٹے نہیں ہوئی تھی اس لئے چاند کا نظر آنا ناممکنات میں شامل تھا۔ نہ صرف پاکستان میں بلکہ تمام مشرق وسطیٰ اور یورپ کے کسی حصہ میں بھی چاند نظر نہیں آ سکتا تھا۔ پاکستان کے چند سرحدی علاقوں سے چاند کے نظر آنے کی شہادت اس بات پر مبنی ہے کہ افغانستان سے قریب ہونے کی وجہ سے یہ علاقے وہاں کا اثر قبول کرتے ہیں اور انہیں ہمیشہ وہاں چاند نظر آ جاتا ہے جبکہ پاکستان کے کسی اور حصے میں دکھائی نہیں دیتا۔ اس لئے میں رویت ہلال کمیٹی کے معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ:-

• چاند رات کو وہ مردان، کوہاٹ، مالاکنڈ اور پشاور وغیرہ میں بنفس نفیس پہنچ کر چاند کا مشاہدہ کریں۔

• عید کے علاوہ سال کے دوسرے گیارہ مہینوں میں کیا اس بات کا امکان ہے کہ پاکستان کے صرف انہی علاقوں میں چاند نظر آ سکے جبکہ پاکستان کے باقی تمام افراد اس بات سے محروم رہیں۔

(بشکریہ نوائے وقت لاہور)

## جمعیتہ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

اہم انتظامی امور کے سلسلہ میں عنقریب جماعت کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بلایا جائیگا قائد جمعیتہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، امیر محترم حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی سے گفت و شنید کے بعد تاریخوں کا اعلان کیا جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ترجمان اسلام قارئین تک پہنچنے سے پہلے تاریخوں کا اعلان کر دیا جائے۔

اجلاس میں شرکت کے لئے ماتحت جماعتوں اور رہنماؤں کو باقاعدہ ٹیلیگرام یا خطوط کے ذریعہ دعوت نامے ارسال کر دیئے جائیں گے جمعیتہ کے راہنما اس اجلاس میں شرکت کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔

(حکیم مختار احمد الحسینی دفتر مرکزیہ لاہور)

## علی پور چٹھہ (گوجرانوالہ) کے مسلمانوں کا مطالبہ

جمعیتہ علماء اسلام علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے راہنما مولانا محمد اقبال صاحب نعمانی نے عید کے اجتماع میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی کتاب "مجموعہ قوانین اسلامی" کو غیر اسلامی نظریات و افکار پر مشتمل قرار دیتے ہوئے ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ اسے ہرگز پاکستان میں قوانین کی حیثیت نہ دی جائے۔

## جمعیتہ علماء اسلام کی شاخیں متوجہ ہوں

موجودہ حالات کے پیش نظر جماعتی تنظیم کو منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ وقت کی پیچیدگیوں کو سمجھتے ہوئے جلد از جلد انتخابات مکمل کر کے مرکزی دفتر کو اطلاع دیں۔ اور اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھیں کہ سرمایہ کی کمی کے پیش نظر بہت سے امور ادھورے ہیں اور نئے حالات میں تو اور ضروری ہو گیا ہے کہ جماعتی فنڈ کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت و امداد آپ کے ساتھ ہے۔ جو طبقہ اللہ کے دین کی بلندی و سرفرازی کے لئے جد وجہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے کئے گئے وعدہ کے مطابق ان کی امداد فرماتے ہیں پاکستان کے اسلام پسند مسلمانوں کی ہمدردیاں اور آواز آپ کے ساتھ ہے۔ وقت کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے تحفظ اسلام کے لئے مصروف کار ہو جایئے اور اپنی سابقہ زندہ و تابندہ روایات اور تاریخ کو مشعل راہ بناتے ہوئے ان گذرگاہوں پر چلنا شروع کر دیجئے جہاں ہمارے اکابر زندگی بھر چلتے رہے۔

(حکیم مختار احمد الحسینی)

## ڈیفنس آف پاکستان رولز کے ماتحت گرفتاریاں

حکومت مغربی پاکستان کے ایک پریس نوٹ کے مطابق اتوار کو حسب ذیل حضرات سے ڈیفنس آف پاکستان رولز کی دفعہ ۳۲ کے تحت نظر بندی کے حکم کی تعمیل کرائی گئی۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی۔ مفتی محمد حسین صاحب نعیمی، ابو الاعلیٰ مودودی صاحب، جناب اظہر حسین زیدی صاحب۔

حکومت نے اپنے پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ "انہیں الگ الگ بنگلوں میں لے جایا گیا ہے جو مغربی پاکستان کے مختلف مقامات پر خاص طور پر ان کے لئے کرایہ پر حاصل کئے گئے ہیں۔ نظر بندی کے احکام دو ماہ کے لئے ہیں"

ہنوز یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان حضرات کو کن کن جگہوں پر لے جایا گیا ہے۔

## امیر جمعیتہ علماء اسلام حضرت درخواستی

حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی چنیوٹ کانفرنس سے خطاب کرنے کے بعد لاہور تشریف لائے۔ آپ سوموار یہاں قیام کرنے کے بعد عازم ملتان ہوئے۔ وہاں آپ نے جنوبی پنجاب کی مجلس شوریٰ کی میٹنگ میں شرکت اور قائد جمعیتہ مولانا مفتی محمود صاحب اور دیگر راہنماؤں سے مختلف مسائل و حوادث پر گفت و شنید کی

# خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق صدر پاکستان کا بیان شریعت کے خلاف ہے

## وزیر قانون ایس ایم ظفر، ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے استفسار و جواب

### مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء سرحد کا بیان

حیدرآباد میں محترم صدر مملکت نے ایک تقریر میں فرمایا۔ خاندانی منصوبہ بندی اسلام کے خلاف نہیں۔ محترم صدر مملکت کا یہ بیان درست نہیں۔ خاندانی منصوبہ بندی شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے۔

صدر مملکت کا یہ ارشاد کہ اسلام فطری نظام حیات ہے یہ درست ہے لیکن صدر محترم کے اسلام کے فطری نظام حیات کے اعتراف کے باوجود پاکستان کو صدر محترم نے کیوں اس فطری نظام حیات سے محروم کیا ہے۔

صدر پاکستان کا یہ قول کہ "اگر صاحب شریعت آج ہم میں موجود ہوتے ......" صدر محترم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ صاحب شریعت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندہ شریعت موجود ہے تاقیامت اس میں مسائل کا حل موجود ہے۔ اس زندہ شریعت میں خاندانی منصوبہ بندی جائز نہیں۔

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے وزیر قانون ایس ایم ظفر اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے مکالمہ کے بارے میں فرمایا۔

ڈاکٹر فضل الرحمٰن منکر حدیث ہے۔ اس کا پروگرام اسلام میں تحریف کرنا ہے۔ وہ اپنے استاد مشہور دشمن یہود ڈاکٹر تشہیر کا خلیفہ ہے۔ اس کا پروگرام یہ ہے کہ اسلام سے مسلمانوں کو بازطن کرے۔ اس کے نزدیک چودہ سو سالہ اسلام کا عظیم علمی سرمایہ ناقص ہے۔ بدقسمتی سے اسلام کے نام پر بنے ہوئے ملک میں دشمنانِ اسلام جس بے باکی اور جرأت سے اسلام کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ ڈاکٹر فضل الرحمٰن بھی اس میں صف اول میں ہے۔ وزیر قانون کا ڈاکٹر فضل الرحمٰن سے استفسار دانستہ طور پر اسلام کی توہین ہے۔ امت مسلمہ کے لئے منکر حدیث ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی رائے حجت نہیں ہے

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

(القاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ پشاور)

## جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کی قرارداد

گوجرانوالہ ۲۳ جنوری۔ جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے اراکین کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا حشمت علی صاحب جامع مسجد گلی لانگریاں والی میں منعقد ہوا۔ جس میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" پر کڑی نکتہ چینی کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جلد از جلد ملک میں اسلامی قوانین نافذ کرے اجلاس سے جناب محمد اکرم صاحب اور جناب محمد حنیف صاحب نے خطاب کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے اپیل کی کہ وہ سکولوں اور کالجوں میں رقص وسرود پر پابندی کے متعلق صوبائی حکومت کے فیصلے کو برقرار رکھے۔ اجلاس کے خاتمہ پر مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ملک میں جلد از جلد اسلامی قوانین نافذ کرے اور غیر اسلامی قوانین کو فوراً منسوخ کیا جائے اور ادارہ تحقیقات اسلامی کی کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" کو نظرِ حقارت سے دیکھتا ہے اور اُسے سراسر اسلام کے خلاف قرار دیتا ہے نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سکولوں اور کالجوں میں رقص وسرود اور لڑکوں اور لڑکیوں کے مشترکہ اجتماعات پر پابندی عائد کرے اور خلاف اسلام سرگرمیوں کو فوراً بند کرکے مسلمانوں کو مطمئن کرے۔

## سانگ کلاں (چکوال) کے مسلمانوں کا مطالبہ

چوہدری صبح صادق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سانگ کلاں تحصیل چکوال کی اطلاع کے مطابق عید کے موقعہ پر سانگ کلاں کے مسلمانوں نے قراردادوں کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے کہ ملک سے غیر اسلامی قوانین، عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی کو منسوخ کیا جائے اور اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں۔

دوسری قرارداد میں ادارہ تحقیقات اسلامی راولپنڈی کی کتاب "مجموعہ قوانین اسلامی" پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ اسے ہرگز مملکت پاکستان میں دستور کی حیثیت سے نافذ کرنے کی سعی نہ کی جائے۔ تیسری قرارداد میں رویت ہلال کے بارہ میں حکومت کے اعلان کو غیر شرعی اعلان قرار دیتے ہوئے یا اعتماد علماء کی شرکت پر قرار دیا گیا۔

## انصار الاسلام کے سالار متوجہ ہوں

جمعیۃ علماء اسلام کی رضاکارانہ تنظیم کے سالار اعظم چوہدری کرامت اللہ صاحب نے ماتحت سالاروں کو حکم دیا ہے کہ وہ رضاکارانہ تنظیم کو مربوط کریں۔ اور اپنی اپنی جگہوں پر رضاکاروں کے اجلاس بلائیں اور انہیں اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں۔ ملکی و ملی استحکام و خدمت کے لئے ہروقت تیار رہیں۔

انصار الاسلام اپنی زندگیوں کو قرون اولیٰ کے مسلمان، مجاہدوں کے سانچے میں ڈھال دیں اور اسلام کے تحفظ و بقا کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ ہمیں اس مقدس سرزمین پر نیکی کا بیج بونا ہے اور اسلام کی عظمت رفتہ کے چراغ پھر سے روشن کرنے ہیں۔ چراغوں کی روشنی کے لئے جس ایندھن کی ضرورت ہے وہ ہم ہی نے فراہم کرنا ہے۔

ہمارا مقصد حیات خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اسلام کے قوانین کی سربلندی ہے۔ ملک کے استحکام کے لئے ہمیں ہر اس قوت کا مقابلہ کرنا ہے جو یہ نہیں چاہتی کہ یہ ملک مضبوط و مستحکم ہو اور امن و آشتی کا گہوارہ بنے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نیک ارادوں کو پورا کریں

## جمعیۃ علماء اسلام قصور کا سالانہ اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام شہر قصور کا سالانہ اجلاس ۲۴ فروری بعد از نماز جمعہ بمقام جامع مسجد کوٹ مراد خاں مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی امیر جمعیۃ منعقد ہوگا۔ جس میں سالانہ انتخاب، جمعیۃ کے تنظیمی امور اور اس سلسلے میں بعض دیگر مسائل و تجاویز پر غور ہوگا۔

مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کریں گے اور خطبہ جمعہ بھی آپ ہی ارشاد فرمائیں گے۔ جمیع اراکین وقت مقررہ تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔

(قاری محمد شریف قصوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام قصور)

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ

# یادگار زمانہ تھے یہ لوگ

اس عنوان کے تحت اس شمارہ سے ہم ایک سلسلہ مضامین شروع کر رہے ہیں۔ جس میں اپنے بزرگوں کے حالات زندگی، زندگی کے نشیب و فراز اور مختلف ادوار اور کردار و افکار پر روشنی ڈالی جائے گی تاکہ ہم اپنی سیرت کو ان کے بتائے ہوئے راستہ پر ڈال سکیں۔ امید ہے کہ قارئین اس عنوان سے ضرور محظوظ ہونگے۔ ظفر

## حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی قدس سرہٗ

افتاء کا منصب علمی سلسلوں میں سب سے زیادہ مشکل اور اہم ترین سمجھا گیا ہے۔ فقہ کی لاکھوں متماثل جزئیات اور ان کے متعلقہ احکام میں فرق محسوس کرنا عمیق علم کو چاہتا ہے جو کہ ہر عالم بلکہ ہر ایک مدرس کے بس کی بات نہیں۔ جب تک فقہ سے کامل مناسبت اور ساتھ ہی ذہن میں مادۂ تفقہ نہ ہو۔ اس لئے مدارس دینیہ میں افتاء کے لئے شخصیت کا انتخاب نہایت پیچیدہ مسئلہ سمجھا گیا ہے جو کافی غور و فکر اور بحث و تمحیص کے بعد ہی حل ہوتا ہے اور پھر بھی تجربات کا محتاج رہتا ہے۔

دار العلوم دیوبند جیسے علم کا مرکز ہے ایسے ہی افتاء کا بھی مرکز رہا ہے۔ اس عہدہ کو یہاں ہمیشہ ایک خاص اہمیت و عظمت حاصل رہی ہے اور اس کے لئے ہمیشہ ایسی ہی ہستیوں کا انتخاب عمل میں لانے کی کوشش کی گئی ہے جو تفضل و کمال کے ساتھ تفقہ اور اس کے ساتھ تقدس و برگزیدگی کی شان بھی رکھتی ہوں۔ میں اس وقت عہدہ افتاء کی جس منتخب ہستی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ گویا ازل سے اس عہدہ ہی کے لئے پیدا کی گئی تھی اور یہ افتائی ذمہ داری اس ذات کے لئے اور وہ ذات اس ذمہ داری کے لئے منجانب اللہ موزوں اور منتخب ثابت ہوئی۔ یہ ذات گرامی حضرت مفتی اعظم ہند مولانا الحاج الشیخ عزیز الرحمٰن عثمانی الدیوبندی نور اللہ مرقدہٗ کی ہے جو جماعت دیوبند میں مفتیان ہند کے استاد و مربی تھے۔ اور آپ کے فتاویٰ کی روشنی میں کتنوں کو مفتی ہونے کی سعادت میسر آئی۔

حضرت ممدوح کا نام نامی اس سے بالاتر ہے کہ ہم جیسے اس کا تعارف کرانے بیٹھیں جبکہ ہم اور ہمارے کام خود ہی ان ہستیوں کی نسبت سے متعارف ہیں۔ تو ہم لوگوں کی کیا ہستی ہے کہ ہم ان کے تعارف کرانے کے مقام پر آنے کی جرأت کریں۔ لیکن یہ سطریں ان کا تعارف نہیں بلکہ صرف عقیدتمندانہ تذکرہ ہے جو اپنی قلبی محبت کی تسکین کے لئے قلم پر آرہا ہے اور ساتھ ہی اللہ کے ایسے برگزیدہ بندوں کا تذکرہ ذکر و عبادت بھی ہے کہ

اذا ذکروا ذکر اللہ و اذا ذکر اللہ ذکروا۔

(جب ان پاک نہاد بندگان خدا کا تذکرہ ہوتا ہے تو ساتھ ہی خدا کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ اور جب خدا کا ذکر آتا ہے تو ان وابستگان حق کا ذکر بھی آتا ہے) یہ لوگ صحیح معنوں میں اس کے مصداق ہیں کہ ؎

خاصانِ خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند

اس لئے ان مقدس ہستیوں کا تذکرہ محض تاریخ نہیں بلکہ طاعت و قربت بھی ہے۔ پس ذیل کی چند سطور نہ تاریخی ہیں نہ تعارفی بلکہ صرف تذکرہ و یاد کی مدیں ہیں جو مفارقت زدہ قلوب کے لئے ایک گونہ تسکین و تسلی کا سامان اور حصول اجر کا ایک وسیلہ ہے۔

حضرت مفتی اعظم قدس سرہٗ نے ۱۲۹۸ھ میں تمام علوم و فنون سے فراغت حاصل فرما کر میرٹھ میں بسلسلہ درس و تدریس قیام فرمایا اور ایک عرصۂ دراز تک آپ وہاں مقیم رہے اس دوران میں درس و تدریس کے ساتھ بیعت و ارشاد کا سلسلہ بھی جاری رہا اور کتنے ہی سعید الارواح افراد آپ کی انفاس طیبہ سے اپنی مراد کو پہنچے۔

۱۳۰۹ھ میں آپ کو میرٹھ سے دار العلوم میں بلایا گیا اور آپ نہایت اہتمام کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ مہتمم کی غیبت کے زمانہ میں آپ ہی اہتمام کے تمام اختیارات استعمال فرماتے۔ بالآخر ۱۳۱۰ھ میں حضرت قطب عالم مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ سرپرست ثانی دار العلوم کی تجویز سے دار العلوم میں عہدۂ افتاء قائم ہوا اور حضرت نے اپنی فراست باطنی سے وہ تمام جوہر حضرت مفتی اعظم میں دیکھ کر جو ایک ذمہ دار مفتی میں درکار ہوں، آپ کو عہدۂ افتاء کے لئے نامزد فرمایا۔ لہٰذا آپ دار العلوم کے مفتی ہی نہیں تھے بلکہ یہاں عہدۂ افتاء کا آغاز ہی آپ کی ذات ستودہ صفات سے کیا گیا اور آپ یہاں کے قصر افتاء کی خشتِ اول ہیں۔

حضرت مفتی اعظم قدس سرہٗ دار العلوم کے مفتی ہونے کے ساتھ ساتھ استاد حدیث و تفسیر اور شیخ فقہ و تصوف بھی تھے۔ آپ کی افتائی خدمت اور خدمت سے زیادہ فقہی حذاقت و مہارت اس حد تک تھی کہ بڑے بڑے اہم فتاویٰ جن کے متعلق آج کے مفتی اور ماہر علماء اگر مشغول ہوں تو شاید دنوں اور ہفتوں سوچ بچار کر کے بھی فتاویٰ کا سہل ممتنع عنوان اختیار نہ کر سکیں گے جو حضرت ممدوح قلم برداشتہ اس طرح لکھ جاتے تھے۔ جیسے روزمرہ کی معمولی باتیں ڈائری میں لکھ دی جاتی ہیں۔ سفر و حضر میں استفتاء کا بڑا ذخیرہ ساتھ رہتا تھا اور عام حالات میں بلا مراجعت کتب محض حذاقت و مہارت اور کمال استعداد سے بے تکلف فتویٰ ثبت فرماتے اور نصوص فقیہہ اکثر و بیشتر حفظ و یادداشت سے تحریر فرما دیتے تھے جن میں کوئی فرق نہیں نکلتا تھا۔ حتیٰ کہ آخر میں خود ہی بہ نفس نفیس کتاب ناطق بن گئے تھے۔ افتائی حکم نہایت جچا تلا، حشو و زوائد سے پاک، وجیز و مختصر اور جامع ہوتا تھا۔ جس کا شاید عدل وہ ذخیرہ فتاویٰ ہے جس کا ایک بڑا حصہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے فتاویٰ عزیزیہ کے نام سے شائع فرما دیا ہے اور ایک عظیم ذخیرہ دار العلوم دیوبند کے دار الافتاء میں محفوظ ہے جو دار العلوم کے ایک پورے عملہ کے ذریعہ مرتب کرایا جا رہا ہے اور امید ہے کہ عنقریب حضرت ممدوح کی یہ باقیات صالحات ترتیب و تکمیل کے بعد ملک اور قوم کے سامنے پیش کی جا سکیں گی۔ جو جریدۂ عالم پر رہتی دنیا تک ثبت رہیں گی۔ لاکھوں افراد نے ان فتاویٰ پر چل کر اپنی عاقبت درست کی اور لاکھوں سعید الارواح ہو گئے جو اپنی عاقبت کو سنواریں گے اور یہ غیر منقطع صدقہ جاریہ چلتا رہے گا۔

حضرت ممدوح نہ صرف عالم و مفتی ہی تھے بلکہ عارف باللہ اور صاحب باطن اکابر میں سے تھے۔ بیعت و ارشاد کا سلسلہ مستقلاً قائم تھا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

Scanned with CamScanner

حکیم مختار احمد الحسینی

# ہلال وصلیب کشمکش

( قسط نمبر ۵ )

## صلیبیوں پر تابڑ توڑ حملے

۵۷۲ھ میں سلطان نے یورپ کی متحدہ قوت کو چیلنج کر دیا اور اپنی تمام تر توجہ صلیبیوں کی بیخ کنی پر مبذول کر دی، ان پر تابڑ توڑ حملے کئے۔ فتح و نصرت اس کے قدم چومنے لگی۔ چودہ سال متواتر جہاد میں مصروف رہا تاآنکہ حطین، عکا، طبریہ اور عقلان اور اس کے مضافات سے صلیب پرستوں کو نکال کر ہلالی پرچم لہرا دیا

## بیت المقدس پر ہلالی پرچم لہرا دیا

سلطان صلاح الدین نے نہایت عزم و استقلال اور تدبر سے یورپ کی مجموعی قوت کو کمزور کر کے رکھ دیا۔ صلیبی طاقتیں ہراساں اور پریشان ہو گئیں۔ سلطان کی فوجیں بیت المقدس کی بازیابی کے لئے فیصلہ کن انداز میں آگے بڑھیں۔ بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا۔ سلطان کے نام سے عیسائی کانپتے تھے۔ فتح و نصرت اور تائید الہیٰ نے استقبال کیا۔ بیت المقدس کے دروازے مسلمانوں پر وا ہو گئے۔ اس ارض مقدس پر دوبارہ مسلمانوں کے قدم آ پہنچے صلیبی پرچم سرنگوں ہو گیا اور اس کی جگہ ہلالی پرچم لہرانے لگا۔ فاتح سلطان اگر چاہتا تو وہ صلیبیوں سے انتقام لے سکتا تھا۔ لیکن اس نے اسلام کے اصولوں پر کاربند ہوتے ہوئے فتح کے بعد کوئی قتل اور زیادتی نہیں کی مسلمان فاتحین کی امتیازی شان یہی رہی ہے کہ وہ اسلام کی سربلندی کے لئے لڑتے رہے ہیں نہ کہ ذاتی اشتعال اور حسد و بغض کی خاطر۔ رحم پسندی اور اخلاق ہی کی طاقت اسلام کی اشاعت کا سبب بنی ہے۔ بیت المقدس کی فتح پر ڈاکٹر گستاولی بان اپنی کتاب تمدن عرب کے صفحہ ۳۸۸ پر لکھتا ہے۔

"۱۱۸۷ء میں مسلمانوں نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا۔ صلیبیوں کی طرح سے عیسائیوں کے قتل عام کرنے کے عوض میں صلاح الدین نے محض ایک خفیف سا جزیہ مقرر کیا اور لوٹ اور قتل کی مطلقاً ممانعت کر دی۔"

## عیسائی دنیا میں صف ماتم بچھ گئی

بیت المقدس کے مسلمانوں کے قبضہ میں چلے جانے پر عیسائی دنیا میں صف ماتم بچھ گئی۔ کلیساؤں میں زلزلہ آ گیا۔ پادریوں کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔ صلیب اور ہلال کی کشمکش کا نتیجہ ہلال کی فتح پر منتج ہوا۔ عیسائیت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس سرزمین سے رخصت ہونا پڑا۔ بیت المقدس کا مسلمانوں کے قبضہ میں چلے جانا مشرق میں عیسائیت کا جنازہ نکل جانے کے مترادف تھا۔ سلطان صلاح الدینؒ کی شمشیر ایک ایسا زخم تھا جسے صلیبی آسانی سے فراموش نہیں کر سکتے تھے چنانچہ تمام یورپ میں ہلچل مچ گئی۔ پاپائے روم دریائس ثالث نے مذہب کے نام پر واویلا کیا اور شور مچایا۔ تمام صلیبیوں کو اسلام کے خلاف بھڑکایا اور صلیبی جنگ کے لئے آمادہ کیا۔ چنانچہ اس کی اپیل پر فرانس کا بادشاہ فلپ آگسٹس شاہ انگلینڈ رچرڈ شیر دل، جرمنی کا بادشاہ فریڈرک انتقام کے جوش سے مدہوش ہو کر پورے ساز و سامان اور لاؤ لشکر سمیت فلسطین پر حملہ آور ہوئے۔

## صلیبی سلطان کے آگے جھک گئے

تینوں بادشاہوں کی سپاہ کے علاوہ ان کے ساتھ عیسائی پادریوں کا لشکر بھی تھا جو صلیبیوں میں مذہبی جنون کو برقرار رکھنے کے لئے ہمراہ ہو گیا تھا۔ چنانچہ یہ فوج بحری راستہ سے فلسطین اتری۔ انہیں سابقہ اس قوم سے پڑا جو صلاح الدین ایوبی کی قیادت میں منظم ہو چکی تھی۔ اور ان میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا جوش جہاد پیدا ہو گیا تھا۔ سلطان کی بہادر فوجوں نے عیسائیوں کی کوئی پیش نہ چلنے دی۔ عیسائی پادری بار بار صلیبی فوج کو اشتعال دلاتے رہے۔ لیکن انہیں منہ کی کھانی پڑی آخر ۵۸۸ھ میں صلیبیوں نے صلح کی پیشکش کی۔ جسے سلطان نے منظور کر لیا اور رچرڈ شیر دل اور فلپ آگسٹس جو اس لڑائی کے ایام میں بیمار ہو گئے تھے۔ ان کی تیمارداری اور کھانے پینے کا انتظام بھی سلطان سرانجام دیتا رہا۔ یہ اس مسلمان کا کردار تھا جس کی قوم کو ان صلیبیوں نے اسی سرزمین پر جانوروں کی طرح ذبح کر ڈالا تھا۔ یورپ آج تک ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ وہ جتنا اور جس قدر بھی ہو سکے مسلمانوں کو نقصان پہنچائے بلکہ اس کی یہ سیاست ہے کہ وہ گرے ہوئے دشمن کو اور گراتا ہے تاکہ وہ اٹھ سکنے کے قابل ہی نہ رہے۔ لیکن اسلام کا دامن ان آلائشوں سے پاک ہے۔ اس میں صلح اور عدل گستری کا جذبہ ہے۔ سلطان اگر چاہتا تو ان بادشاہوں کے سروں کو قلم کر کے مغرب کی سرحدوں پر اچھال دیتا اور کہتا کہ تمہارے ظلم، تعدی اور منافقت کا یہ نتیجہ ہے۔ لیکن اس نے اسلام کے اصولوں کے آگے سر تسلیم خم کیا اور صلح کی پیشکش کو قبول کر لیا۔ ان صلیبی جنگوں میں جہاں عیسائیت کو زک پہنچی وہاں یہودیت کو بھی نقصان اٹھانا پڑا۔ یروشلم میں یہ عملاً معدوم تھے

## سلطان صلاح الدین کی وفات کے بعد

۵۸۹ھ میں اسلام کا یہ جری مجاہد ۵۷ کی عمر پا کر عالم بقا کو سدھار گیا۔ سلطان کا ارادہ روم پر حملہ آور ہونے کا تھا تاکہ عیسائیت کی اشتعال انگیزیوں سے اسلامی سلطنت کو محفوظ کر دیا جائے اور اسلام کی روشنی کو یورپ کی سرزمین پر پھیلا دیا جائے۔ تقدیر الہیٰ آڑے آئی۔ سلطان نے اس دار فانی کو الوداع کہہ دیا۔ ان کی وفات کی خبر جب یورپ پہنچی تو عیسائی دنیا کو چین ملا۔ فلسطین پر قبضہ کرنے کا خیال پھر سے صلیبی ذہنوں میں دوڑنے لگا۔ چنانچہ وہ مختلف ادوار میں پانچ دفعہ حملہ آور ہوئے لیکن ہر دفعہ انہیں ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑا۔ یہ ہے ان آٹھ صلیبی جنگوں کا مختصر سا خاکہ جس میں ہلال کو سربلند اور صلیب کو سرنگوں ہونا پڑا۔ دنیا کی تمام جنگوں سے زیادہ طویل یہی صلیبی جنگیں تھیں۔ ان لڑائیوں میں سلطان نورالدین زنگی سلطان صلاح الدین ایوبی، سلطان رکن الدین اور اس کی اولاد نے جس خلوص، جرأت اور حوصلہ اور بہادری سے صلیب پرستوں کا مقابلہ کر کے اسلام کی نصرت و حمایت اور اس کی طاقت کا لوہا منوایا ہے وہ اسلام کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے جس پر امت اسلامیہ جتنا فخر کرے کم ہے　　(باقی آئندہ)

# مجموعہ قوانین اسلام مرتبہ ادارہ تحقیقات اسلامی

## کے خلاف عمومی احتجاج کی تفاصیل !

**پشاور** مرکزی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے اعلان کے مطابق ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی طرف سے شائع شدہ کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" جو کہ تحریفات اسلامیہ کا مرقع ہے کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ عید الفطر کے روز نماز عید کے اجتماعات میں قراردادیں پاس کی گئیں۔ پشاور ریجن کے علاوہ سرحد کے دوسرے مقامات کوہاٹ ہنگو۔ ٹل۔ بنوں۔ پاڑا چنار۔ ٹانک۔ داجی اور ڈیرہ اسماعیل خاں اور ملک کے دوسرے تمام مقامات پر یوم احتجاج منایا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ کرے۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے زیر اہتمام شائع شدہ کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" کو اگر حکومت نے مسلمانان پاکستان پر ٹھونسنے کی کوشش کی تو مسلمان کسی طرح بھی ایسے تحریف شدہ قوانین کو قبول نہیں کریں گے اور ملک میں اس اضطراب کی ساری ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

زعماء جمعیۃ علماء اسلام نے پر زور احتجاج کرتے ہوئے ادارہ تحقیقات اسلامیہ کو ادارہ تحریفات اسلامیہ قرار دیا اور کہا کہ یہ ادارہ اسلام کی خدمت نہیں کر رہا۔ یہ اسلام کے قوانین میں ردوبدل کا ادارہ ہے۔ اس کا ڈائرکٹر فضل الرحمن یہودیوں کا ایجنٹ ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ نظریہ پاکستان کے مطابق ملک میں صحیح اور مکمل طور پر اسلامی قوانین کا نفاذ کرے۔ ملک کی ترقی و استحکام۔ قرآن و سنت کے قوانین کے نفاذ میں ہے۔ پاکستان اسی لئے معرض وجود میں آیا تھا کہ یہاں اسلام کو بالا دستی حاصل ہو۔ اسلام کا قانون ہو۔ مگر افسوس ہے کہ بیس سال سے قوم کے اس مطالبہ کو ٹھکرایا جا رہا ہے اور ابھی تک اسلامی آئین کا نفاذ نہیں ہوا۔ حالانکہ ملک مسلمانوں کا۔ حکمران مسلمان اور قانون کفر کا۔ زعماء جمعیۃ نے کہا کہ پاکستان میں غیر اسلامی قوانین اور افعال و کردار کا فروغ اس کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔

**جیونگل** بموقع عید الفطر شہر جیونگل ضلع جیکب آباد سندھ مولانا میر محمد صاحب ناظم اعلیٰ ضلع جیکب آباد نے تقریر فرمائی اور حاضرین کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے ملحدانہ خیالات سے آگاہ کیا اور ادارہ کی مطبوعہ کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" کے خلاف احتجاج کیا کہ یہ کتاب کتاب اللہ اور سنت کے خلاف ہے اس کو قانون پاکستان کبھی تسلیم نہ کیا جائے گا۔ اگر اس کو مسلمانان پاکستان پر ٹھونسنے کی کوشش کی گئی تو ان پر جو اضطراب ہوگا اس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

(میر محمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ جیونگل ضلع جیکب آباد)

**مشرقی پاکستان** مشرقی پاکستان میں سلہٹ ڈھاکہ دکھن، نگر چتول بازار اور دوسرے اضلاع کے عید الفطر کے اجتماعات پر ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی مطبوعہ کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" میں اسلامی قوانین کی سراسر تحریف کی گئی ہے۔ پرزور احتجاجات کئے گئے اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ایسی خلاف اسلام کتاب کو اسلامی قوانین کی جگہ ملک میں نافذ کرنے کی کوشش نہ کرے۔

**گکھڑ** عید الفطر کے موقعہ پر اسلامیان گکھڑ کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ... شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر نے ادارہ تحقیقات اسلامی کی اسلام کش سرگرمیوں کی شدید مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قرآن و سنت کی تحریف کرنے والے اس ادارہ اور اس کے سربراہ ڈاکٹر فضل الرحمن کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی۔

اسلامیان گکھڑ کا یہ عظیم اجتماع ڈاکٹر فضل الرحمن اور ادارہ تحقیقات اسلامی کی الحاد آفرین سرگرمیوں کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت کے اس ارادہ پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ ادارہ مذکور کی ایک کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" کو ملک میں مطلوبہ قانون کی جگہ نافذ کیا جائے گا۔

یہ اجتماع اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مطالبات کی مکمل حمایت کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی قانون کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے مطالبات فی الفور منظور کئے جائیں۔

---

**کنڈہ کوٹ** مدرسہ دار الفیوض کنڈہ کوٹ کی جامع مسجد میں عید الفطر کے موقعہ پر شاندار احتجاج منایا گیا کہ ڈاکٹر فضل الرحمن محرّف اسلام ہے۔ ان کی سرگرمیاں اسلام دشمنی پر مبنی ہیں۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے زیر اہتمام مجموعہ قوانین اسلام کے نام سے جو کتاب شائع ہوئی ہے جو اسلام کے قوانین کے سراسر خلاف ہے ان کو منسوخ کیا جائے۔

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے شدید احتجاج کرتا ہے کہ ایسے تحریف شدہ قوانین کو مسلمانان پاکستان کسی طرح بھی قبول نہیں کریں گے اور ملک میں اس اضطراب کی ساری ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ (مولوی عمر الدین خطیب جامع مسجد مدرسہ دار الفیوض کنڈہ کوٹ)

**ڈومیلی ضلع جہلم** مسلمانان ڈومیلی کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ "مجموعہ قوانین اسلام" نامی کتاب کو جس میں اسلامی قوانین کی تحریف کی گئی ہے ملک میں شائع کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ (سید علی خطیب، ڈومیلی ضلع جہلم)

**سمندری** بروز جمعہ عید کے عظیم الشان اجتماع سے مولانا محمد علی جانباز نے خطاب کرتے ہوئے واضح الفاظ میں مطالبہ کیا، کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے زیر نگرانی مجموعہ قوانین اسلام کے نام سے شائع ہوئی ہے اس میں اسلام کی کھلے بندوں تحریف کی گئی ہے۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ اس کو اسلامی مشاورتی کونسل کی سفارش کے بعد قومی اسمبلی سے پاس کروا کر پاکستان کے مطلوبہ اسلامی قوانین کی جگہ اس کو نافذ کر دیا جائے۔ حکومت کی یہ پالیسی اسلام کے لئے نہایت خطرناک ہے لہٰذا عید کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور احتجاج کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ اگر حکومت پاکستان نے اسلام کے نام پر کوئی ایسا قانون نافذ کیا جس میں اسلام کی کھلے بندوں تحریف کی گئی ہو تو وہ ہرگز ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی اور نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ اس قرارداد کی پُرزور حمایت کے بعد اسلامی ممالک کے اتحاد و ترقی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔

**کلاچی** عیدگاہ کلاچی میں حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے ایک بڑے اور عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فلسفہ عید پر ایک جامع اور پرمغز تقریر کی۔ آپ نے ملک میں الحاد و دہریت کے بڑھتے ہوئے سیلاب پر شدید پریشانی کا اظہار کیا اور مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں

جسے ہزاروں کے اجتماع نے متفقہ طور پر منظور کیا

(۱) مسلمانان کلاچی کا یہ عظیم اجتماع ڈاکٹر فضل الرحمٰن ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامیہ راولپنڈی کی تحریف اسلام کی مذموم تحریک کو شدید نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور صدر مملکت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مداخلت کرتے ہوئے اس استشراقی رہنما کو فوراً اس عہدہ سے برطرف کر کے مسلمانان پاکستان کے اضطراب کو دور کرے۔

(۲) اس ادارہ کی نگرانی میں جو کتاب مجموعہ قوانین اسلام مرتب ہو رہی ہے اس کی پہلی جلد میں اسلام کے بہت سے مسلمات کے خلاف لکھا گیا ہے۔

یہ عظیم اجتماع اس پر بھی شدید احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قوانین اسلام کی ترتیب مستند اور متقی علماء کی زیر نگرانی دیا جائے ورنہ اس امر سے پیدا شدہ اضطراب اور ردعمل کی پوری ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

(محمد زمان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کلاچی)

**چنیوٹ** مسلمانان چنیوٹ کا یہ عظیم الشان اجتماع مرکزی حکومت کے متعلق اس خبر کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جس کی رو سے سکولوں، کالجوں اور تعلیمی اداروں کو رقص و سرود کی محفلوں پر قید و بند کی پابندیوں سے آزاد کر دیا گیا ہے اور صوبائی حکومت کا وہ نیک اور مستحسن فیصلہ احمقانہ قرار دیا گیا ہے، جس کے تحت پچھلے سال جون میں یہ پابندی لگائی گئی تھی، مرکزی حکومت کا یہ اقدام اسلامی روایات کے سراسر منافی اور شعائر اسلام کی کھلی بے حرمتی ہوگی، خصوصاً جبکہ یہ حکومت محض اسلام کے نام پر حاصل کی گئی ہے، تو اس کے لئے یہ ایک انتہائی بے شرمی ہوگی۔ ہم مرکزی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور صوبائی حکومت کے فیصلہ کو برقرار رکھ کر مسلمانان پاکستان کی بڑھتی ہوئی بے چینی اور اضطراب کو دور کرے

مسلمانان چنیوٹ کا یہ عظیم الشان اجتماع ادارہ تحقیقات اسلامی راولپنڈی کی کتاب مجموعہ قوانین اسلامی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ اس مسخ اور تحریف شدہ مجموعہ قوانین اسلامی کا جسے ایک مغرب زدہ ایل۔ ایل۔ بی نے اسلامی قوانین کے نام پر مرتب کیا ہے اس کی اشاعت پر فی الفور پابندی لگائی جائے۔ اور اس کو قوانین کی شکل میں ملک میں نافذ کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

**خیرپور** نماز عید کے اہم اجتماع سے مولانا حمید اللہ صاحب و مولانا جمیل احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس میں یہ اہم قراردادیں منظور کی گئیں۔ جس کی تائید تمام حاضرین مسلمانوں نے ہاتھ اٹھا کر کی۔

(۱) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی کتاب مجموعہ قوانین اسلام جس میں صریحاً اسلامی قوانین سے تمسخر کیا گیا ہے اس کی مذمت کی گئی۔ نیز حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ایسی لغو کتاب پر پابندی عائد کی جائے۔ نیز ایسے مصنف کو مشاورتی کونسل کی رکنیت اور اسلامک ریسرچ سے ہٹایا جائے۔

(۲) یہ اجتماع صوبائی حکومت کے اس فیصلہ کو جو انہوں نے رقص و سرود کی اسکولوں میں محفلیں کئے جانے پر پابندی عائد کی خراج تحسین پیش کرتا ہے اور مرکزی حکومت کے اس فیصلہ کی مذمت کرتا ہے جو کہ انہوں نے پابندی ہٹا کر پھر سے بحال کر دیا۔ اگر ہماری حکومت کو مسلمانوں کی ہمدردی مقصود ہے تو رد کر کے صوبائی حکومت کے فیصلہ کو بحال کیا جائے۔

(۳) یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی میں مسلمانوں کے معتمد علمائوں کو لیا جائے۔ نیز ہر ضلع میں دیندار نیک سیرت مسلمانوں میں سے ہر فرقہ کے علماء لئے جائیں تاکہ عید کے روز مسلمان انتشار و اضطراب سے محفوظ رہ سکیں۔

**بنسیر ہزارہ ملحقہ قبائل** عید الفطر پر مولینا غلام ربانی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان چونکہ اسلام کے نام پر بنا ہے۔ پاکستان میں اسلام ہی کا قانون ہوگا۔ قبائل نے پاکستان کے ساتھ الحاق بھی اسی نظریہ پر کیا تھا۔ مولانا نے کہا۔ کہ اسلامی قوانین کی ترتیب و تدوین کا کام علماء ہی کر سکتے ہیں۔ اگر یہ اہم کام دین سے ناواقف اور برگشتہ لوگوں کے ہاتھ رہا تو بجائے اطمینان کے ملک میں انتشار ہوگا۔ آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں:۔

(۱) مسلمانان بنسیر شلائی اور مضافات کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر فضل الرحمان کو ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے فوراً ہٹا دیا جائے۔

(۲) مسلمانان بنسیر کا یہ اجتماع مجموعہ قوانین اسلامی نامی کتاب کو مداخلت فی الدین سمجھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس اہم کام کو ماہرین اسلام کے حوالے کر کے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے

(۳) مسلمانان بنسیر کا یہ اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ علماء سے پابندیاں ہٹائی جائیں۔

(۴) یہ اجتماع جناب ڈی سی ہزارہ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس نادار علاقہ میں سستی گندم کے ڈپو کھول کر عوام کو مطمئن کریں۔ (اراکین مدرسہ تعلیم القرآن بنسیر)

**پنو عاقل** مولانا محمود الحسن صاحب بن حضرت ہالیجوی رح نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پنو عاقل اطلاع دیتے ہیں کہ پنو عاقل میں بروز جمعہ نماز عید الفطر پڑھی گئی۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کی کتاب مجموعہ قوانین اسلام کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ اس کی قانونی شکل کو کسی طور برداشت نہیں کیا جائے گا یہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین درگاہ ہالیجی ہوا اور قرارداد میں مولانا امین اللہ صاحب نے پاس کرائیں۔

**کہروڑ پکا** کہروڑ پکا کی عیدگاہ میں بروز جمعہ پانچہزار افراد کے مجمع میں جناب مولانا محمد سعید صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا کے فرمان پر مولانا حافظ عبد المجید صاحب شاکر نے (مجموعہ قوانین اسلام) جیسے ناجائز اور خلاف اسلام کتابچہ کے خلاف قرارداد پیش کی اور حکومت سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ اس کو فوراً خلاف قانون قرار دے کر شریعت کے مطابق قانون بنایا جائے اس پر تمام حاضرین نے لبیک کہا۔

کہروڑ پکا میں تمام فرقوں نے اتحاد اسلامی کا ثبوت دیتے ہوئے عید جمعہ کے روز ادا کی

**لنترا ضلع ڈیرہ غازیخاں** جامع مسجد لنترا تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخاں سے مولانا محمد رب نواز صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۸ شوال جمعہ کے موقعہ پر ادارہ تحقیقات اسلامی کی کتاب مجموعہ قوانین اسلامی کے خلاف قرارداد پاس کی گئی۔

ایک دوسری قرارداد میں ہلال کمیٹی میں جید علماء کرام کی شراکت پر زور دیا گیا۔

ایک قرارداد میں ملک میں شدید مہنگائی پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب کا اہم اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۳۰ شوال ۱۳۸۶ھ بروز بدھ دفتر جمعیۃ علماء اسلام بالمقابل شفاخانہ حیوانات ملتان میں منعقد ہو رہا ہے۔ حلقہ جنوبی پنجاب سے جو اضلاع متعلق ہیں وہاں کے شوریٰ کے اراکین اور ان اضلاع کے امیر اور ناظم صاحبان اجلاس میں شرکت فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مفتی) محمد عبد اللہ صاحب امیر جمعیۃ حلقہ جنوبی پنجاب)

## بقیہ: خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ظفر بالادستی کا انتخاب

پندرہ رمضان المبارک کو کوٹ ظفر بالادستی تحصیل کلاچی کی جمعیۃ علماء اسلام کی میٹنگ زیرصدارت مولوی محمد قاسم صاحب منعقد ہوئی۔ صاحب صدر نے صدارتی تقریر میں ملک کے دینی مسائل پر خصوصی تبصرہ کیا اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی لغویات سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ جس پر سب نے سخت غصہ اور نفرت کا اظہار کیا اور درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

| | |
|---|---|
| امیر | صوفی غازی خاں صاحب |
| نائب امیر | وزیر اعظم خاں |
| ناظم اعلیٰ | دوست محمد خاں صاحب |
| نائب ناظم | مولوی محمد قاسم صاحب |
| خزانچی | صوفی اللہ بخش صاحب |

## جمعیۃ علماء اسلام دھرمپورہ لاہور کا اجلاس و انتخاب جدید

۲۵ دسمبر بروز اتوار بعد نماز مغرب بمقام نیو کوثر آئس فیکٹری واقعہ دھرمپورہ میو روڈ لاہور زیرصدارت حاجی محمد علی امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ دھرمپورہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ناظم جمعیۃ حلقہ دھرمپورہ نے اپنے قلیل وقت میں فضائل رمضان اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ آخر میں جمعیۃ کے اراکین اور مجلس شوریٰ کی طرف سے خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا۔ بالاتفاق درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ حاجی محمد علی صاحب نیو کوثر آئس فیکٹری دھرمپورہ

نائب امیر۔ مولوی تاج الدین صاحب کریانہ مرچنٹ "

ناظم اعلیٰ۔ حافظ محمد صادق صاحب بی۔ڈی ممبر "

ناظم۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب نائب خطیب جامع مسجد واقعہ چاک فیکٹری دھرمپورہ

نائب ناظم۔ بشیر احمد صاحب

سالار۔ محمد رفیق صاحب

نائب سالار۔ فقیر محمد صاحب

خازن۔ ہیڈ ماسٹر غلام حسن و محمد ابراہیم

### مجلس شوریٰ

(۱) حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب خطیب جامع مسجد مہاجرین دھرمپورہ لاہور (۲) جناب بھائی نور محمد صاحب (۳) جناب باغ محمد صاحب (۴) جناب سراج الدین صاحب کریانہ مرچنٹ (۵) جناب محمد اکبر صاحب ہارڈ ویئر صدر بازار لاہور چھاؤنی (۶) حضرت قاری سراج الدین صاحب خطیب جامع مسجد واقعہ چاک فیکٹری لاہور (۷) جناب محمد اکبر صاحب (۹) جناب مقصود احمد صاحب گلستان کالونی۔

(محمد ابراہیم ناظم جمعیۃ علماء اسلام دھرمپورہ لاہور)

## تشکیل جمعیۃ نواں کوٹ تحصیل خانپور

مورخہ ۱۱ رمضان المبارک بمقام جامع مسجد نواں کوٹ میں زیرصدارت مولانا عبدالرحیم صاحب درخواستی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں صاحب موصوف نے مختصر الفاظ میں جمعیۃ کا تعارف کرایا۔ نیز مبلغ جمعیۃ خان پور مولوی عبدالصبور صاحب نے بھی جمعیۃ کے پروگرام کو واضح فرمایا کہ صرف جمعیۃ ہی ملک میں اسلامی آئین جاری کرانے میں کوشاں ہے۔ جس کے بعد حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

| | |
|---|---|
| امیر | مولوی محمد اسماعیل صاحب |
| نائب امیر | مقصود احمد خاں صاحب |
| ناظم اعلیٰ | مولوی محمد شفیع صاحب |
| خزانچی | مولوی محمد امین صاحب |

بعد انتخاب مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ کے پروگرام کو تحریری و تقریری طور پر عام کیا جائے اور اصلاحی کاموں کو منظم طریقے سے چلایا جائے۔

## خان بیلہ ضلع رحیم یار خاں

مورخہ ۱۶ رمضان المبارک بمقام جامع مسجد خان بیلہ میں زیرصدارت مولانا عبدالرحیم صاحب درخواستی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام خان پور اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں صاحب موصوف نے مختصر الفاظ میں جمعیۃ کے کاموں کی طرف توجہ دلائی اور مولوی عبدالصبور صاحب مبلغ جمعیۃ نے بھی جمعیۃ کے اغراض و مقاصد واضح طور پر بیان فرمائے۔ جس پر حسب ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی

| | |
|---|---|
| امیر | قاری محمد حسن صاحب |
| نائب امیر | مولوی نور محمد صاحب |
| ناظم | مولوی غلام نبی صاحب |
| سیکرٹری | ارشاد احمد خاں صاحب |

بعد انتخاب مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں

(۱) دفتر کے ساتھ الحاق کیا جائے۔

(۲) اضلاعی کانفرنس کو منظم طریقے سے چلایا جائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام جھونگل کا انتخاب

۲۸ رمضان المبارک کو گوٹھ جھونگل ضلع جیکب آباد سندھ میں مقامی جمعیۃ شہر جھونگل کا اجتماع ہوا۔ اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

| | |
|---|---|
| امیر | مولوی گل محمد صاحب |
| نائب امیر | مولوی رفیق احمد صاحب |
| ناظم اعلیٰ | حاجی در محمد صاحب |
| خزانچی | میر محمد صاحب |

## جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ظفر بالادستی کا اجتماع

۱۲ کو کوٹ ظفر بالادستی تحصیل کلاچی میں مولوی محمد قاسم صاحب نے عید کے اجتماع سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے حاضرین کو حالات حاضرہ اور ملک میں روز افزوں لادینی اور الحاد و زندقیت سے آگاہ فرمایا۔ خطاب کے آخر میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ ملک میں قرآن و سنت کے عین مطابق قانون کو جاری کر کے مسلمانان پاکستان کے اضطراب کو دور کریں۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی لادینی اور اس کے زیر نگرانی مرتب شدہ کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور صدر مملکت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ خود اس معاملہ میں دخیل ہو کر ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی باگ ڈور جید علماء کے حوالہ کر کے قوانین اسلام کی ترتیب کا کام انہی علماء سے لیں اور مسلمانوں کے زخمی دلوں کو اس لادینی سے نجات دلائیں۔

(۳) جمعیۃ کا یہ اجتماع ملک میں غلہ کی گرانی رشوت ستانی اور قتل و غارت کو بحیثیت دنیوی نقصان کے برداشت کر رہا ہے۔ لیکن ملک میں قرآن و سنت کی تحریف کر کے لادینیت کے فروغ کو کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے وہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی اور دوسرے لادینی فتنوں کو فوراً ملک سے دور کریں۔ ورنہ لوگوں میں اشتعال کی ذمہ داری حکومت ہی پر عائد ہوگی۔

(غازی خان امیر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ظفر بالادستی تحصیل کلاچی)

## جمعیۃ علماء اسلام ملک میں دین حق کی سربلندی چاہتی ہے

### رحیم یار خاں کے لئے نئے ناظم کا تقرر

رحیم یار خاں۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے رحیم یار خاں شہر کے لئے مولانا شمس الدین صاحب صدیقی بہاولپوری کو ناظم دفتر جمعیۃ متعین کیا ہے۔ موصوف نے آتے ہی کام شروع کر دیا ہے۔ ناظم صاحب نے کہا کہ جمعیۃ ملک میں اسلام کی سربلندی چاہتی ہے اور حکومت سے اپیل کی ہے کہ ملک میں غیر اسلامی قوانین کو ختم کرتے ہوئے اسلامی قوانین کو نافذ کریں۔ ناظم صاحب نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ جمعیۃ میں شمولیت کرتے ہوئے علماء اسلام سے رابطہ رکھیں اور دین حق کی خدمت کریں۔

# متفرقات

## دعائے مغفرت

جمعیۃ علماء اسلام بھکر کے مخلص کارکن راؤ محسن علی خاں کے والد ماجد راؤ عبد المجید خاں رحیم کوٹ بعارضہ فالج ایک ہفتہ بیمار رہ کر بروز منگل ۵ رشوال ۱۳۸۶ھ بمطابق ۱۷ر جنوری ۱۹۶۷ء بوقت رات پونے گیارہ بجے اس عدم ہستی نما سے ہستی عدم نما کو سدھار گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دیندار اور نیک آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(منشی اللہ راضی خازن جمعیۃ علماء اسلام بھکر)

## دعائے صحت

ہمارے ایک نہایت ہی مخلص اور دیندار بزرگ نواب سعید احمد خاں صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ قارئین سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد زرگر کوٹ ادو)

## توبہ نامہ از جماعت مودودی

میں حافظ نذیر احمد چک ۱۲ ڈاک خانہ ہیڈ راجکاں غلطی سے مودودی جماعت میں شامل ہو گیا تھا۔ بحمد اللہ حضرت مولانا عبد القادر آزاد سے مسائل دریافت کرکے مجھے اطمینان ہو گیا اور میں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ شامل ہو کر اس غلط جماعت سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں۔ رب العالمین میری اس توبہ کو قبول فرمائے۔

(نذیر احمد بقلم خود)

## اعلان

آئندہ ۱۷ ماگھ مطابق ۳۱ر جنوری ۱۹۶۷ء بروز منگل ۱۰ بجے سے بعد روز فجر تک دار العلوم مدرسہ بشو ناتھ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوگا جس میں ضلع کے مخصوص اور مشہور علماء کرام اور مشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ احباب سے التماس ہے کہ جلسہ میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(المعلن محمد اشرف علی مہتمم دار العلوم مدرسہ بشو ناتھ ضلع سلہٹ)

## ایک عیسائی عورت کا قبول اسلام

کل بروز جمعہ یکم شوال ۱۳۸۶ھ ایک عیسائی عورت اپنی چھوٹی بچی سمیت مولانا منظور احمد صاحب پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ کے ہاتھ پر اپنے مذہب عیسائیت سے تائب ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئی۔ عورت کا نام سکینہ اور بچی کا نام عائشہ رکھا گیا اور ان کے لئے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو نور ایمان سے منور فرمائیں اور دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائیں۔

## مجلس تحفظ ختم نبوت غلام محمد آترا کا انتخاب

مجلس تحفظ ختم نبوت غلام محمد آترا ضلع سرگودھا کا جدید انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جس کے عہدہ دار یہ ہیں:-

امیر — مولانا سلطان احمد صاحب

نائب امیر — میاں حاجی محکم الدین صاحب

ناظم اعلیٰ — مستری علی محمد صاحب

نائب ناظم — ملک عالم شیر ممبر یونین کونسل

سیکرٹری — ملک کرم الٰہی صاحب

خازن — صوفی محمد امیر صاحب

پروپیگنڈا سیکرٹری — میاں اللہ دین صاحب

## دعائے صحت کی اپیل

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے شعبہ نشر و اشاعت کے انچارج جناب محمد اکرم صاحب ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں اور سول ہسپتال گوجرانوالہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے اپیل ہے کہ وہ ان کے لئے دعائے صحت کریں۔

(محمد حنیف قائم مقام ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ)

اس اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔ دوسری قرارداد میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی کتاب کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا۔ دوسری قرارداد میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی کتاب کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ اسے مسلمانانِ پاکستان پر نہ ٹھونسا جائے۔

تیسری قرارداد تعزیت میں مفتی محمد شفیع صاحب۔ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد صاحب۔ مولانا عبد الحنان صاحب اور مولانا عبد الخالق صاحب کی وفات پر بڑے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا اور مرحومین کے لئے دعاء مغفرت کی گئی۔ اجلاس سے مولانا سلطان محمد صاحب اور حاجی محکم دین نے خطاب کیا اور مسلک دیوبند کی وضاحت کی۔

## مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کا سالانہ جلسہ

مدرسہ کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ر ذی الحجہ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہو رہا ہے جس میں ملک بھر کے جید علماء و مشائخ اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما شرکت فرما رہے ہیں۔ احباب تاریخیں نوٹ کر لیں۔

حضرت مولانا (قاضی مظہر حسین) صاحب

(مہتمم مدرسہ)

## بقیہ — معارف الحدیث

میں بڑی حد تک مدد ملتی ہے۔ عبادہ بن صامت رضی سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ ہم آپ کا ہر فرمان سنیں گے اور مانیں گے۔ فراخی میں بھی اور تنگدستی میں بھی۔ خوشی میں بھی اور ناخوشی میں بھی۔ غرض کہ ہر حالت میں اور اس بات پر بھی کہ اگرچہ ہماری حق تلفی کی جائے اور دوسروں کو ہمارے اوپر ترجیح دی جائے اور اس پر کہ ہم سچی بات کا اعلان کرتے رہیں گے جہاں بھی ہوں اور کسی ملامت کرنے والے کی ہرگز پرواہ نہیں کریں گے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہم میں جو شخص حکومت کا اس وقت اہل ہوگا۔ اس کے ساتھ بھی جھگڑا نہیں ڈالیں گے ہاں صرف اس صورت میں جبکہ کھلم کھلا کفر نظر آنے لگے اور وہ بھی ایسا کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے پاس کھلا ہوا ثبوت موجود ہو (بخاری و مسلم)

اس حدیث سے اس بات کی اہمیت دریافت کی جا سکتی ہے کہ اگر کسی زمانہ میں مسلمانوں کا حاکم بدقسمتی سے ایسا شخص منتخب ہو جائے جس کے دل میں شریعت کا لحاظ و پاس باقی نہ رہے تو اسلام اندرونی خلفشار کی بجائے اس ناقابل برداشت فساد کو کہاں تک برداشت کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ جب معاملہ اسلام کی سرحد سے نکل کر کفر کی سرحد میں داخل ہو جائے تو اب اس کا نام ہی اسلامی حکومت باقی نہیں رہ سکتا۔ اس لئے مسلمانوں کو نقصان ہو یا نفع، ان کی سیاست بنے یا بگڑے اس کے برداشت کرنے کا حکم کیسے دیا جا سکتا ہے۔

(ترجمان السنۃ جلد ۳ صفحہ ۱۱۳ تا ۱۲۸ پر اس کی تفصیل ملاحظہ کی جائے۔

## بقیہ — یادگار زمانہ تھے یہ لوگ

اور ہزارہا باشندگانِ خدا اطراف ہندوستان میں آپ کی باطنی تلقین و تربیت سے فیضیاب ہو کر مراد کو پہنچے اور یہ سلسلہ دور دور تک پھیلا حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب قدس سرہٗ کے ارشد خلیفہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب دیوبندی قدس سرہٗ مہتمم ثانی دار العلوم دیوبند کے آپ ارشد خلفاء میں سے تھے، اور سلسلہ نقشبندیہ کے نہایت ہی صاحب حال اور ممتاز مشائخ میں سے تھے۔

(باقی آئندہ)

# خبرنامۂ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کی مجلس عاملہ کا اجلاس

مورخہ ۱۶؍۱؍۶۷ اعلان کے مطابق جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کی مجلس عاملہ کی میٹنگ زیر صدارت مولانا عبدالحق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم ضلع نے گذشتہ سہ سالہ کارروائی اور حساب وکتاب پیش کیا اور درخواست کی کہ علماء کرام اجلاس کے سامنے ملک کے سیاسی اور دینی مسائل کی وضاحت فرمائیں۔ چنانچہ مولانا علاؤالدین صاحب نے حالات پر روشنی ڈالی اور شرکاء اجلاس کو عملی اقدامات کی تلقین کی اس کے بعد امیر ضلع مولانا عبدالحق صاحب نے دینی حالات اور حکومت کی دین میں تحریف اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی بنیاد اور کارگذاری پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی نے فتنہ خلاف اسلام اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی خلاف اسلام سرگرمیوں اور ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی ملحدانہ اور زندیقانہ سرگرمیوں کی وضاحت کی اور اجتماع کو ان حالات سے آگاہ فرمایا۔ پھر صدارت کے لئے قاضی عبدالکریم صاحب نے سابقہ امیر مولانا عبدالحق صاحب کا اسم گرامی پیش کیا۔ اتفاق رائے سے مولانا عبدالحق صاحب کو دوبارہ امیر منتخب کیا گیا اور نائب امیر مولانا عبدالسلام صاحب منتخب ہوئے۔ ناظم اعلیٰ بدستور مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کلاچوی کو رکھا گیا، اور نائب ناظم خواجہ محمد زاہد چرم فروش منتخب ہوئے۔ خزانچی حاجی عطاءاللہ صاحب یوسٹ کو بدستور متعین کیا گیا۔ مجلس شوریٰ کی نامزدگی کا اختیار امیر ضلع کو دیا گیا ہے۔ اس کے بعد درج ذیل قراردادیں پُرزور طور پر منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کا یہ نمائندہ اجلاس ملک وملت کے لئے بے نظیر قابل قدر رہنما علماء کرام اور ملک کے بے لوث خدام کی جدائی اور فراق پر اشکبار ہے اور ان کی خدمات کو نہایت قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی حضرت مولانا عبدالخالق صاحب کبیر والہ حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی۔ صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور امت کو نعم البدل عطا فرمائے

(۲) ضلع ڈیرہ کا یہ نمائندہ اجتماع ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ یا تو اس ادارہ کو فی الفور ختم کیا جائے، اور قومی خزانہ کو ضائع ہونے سے بچایا جائے یا قوم کے معتمد علماء کرام کو شامل کرکے اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ سے نکال کر ادارہ کو صحیح معنوں میں اسلامی ادارہ بنایا جائے۔

(۳) مجموعہ قوانین اسلام نامی کتاب جس کی پہلی جلد شائع ہو کر مارکیٹ میں آچکی ہے اور جس میں کھلے طور پر نصوص صریحہ کی مخالفت کرتے ہوئے مردود زمانہ عائلی قوانین کے جواز کی سعی نامشکور کی گئی ہے۔ جس سے مسلمانوں کے دینی جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں اس کو ضبط کیا جائے۔

(۴) یہ اجتماع مرکزی محکمہ اطلاعات کے سیکرٹری الطاف گوہر کی اس تقریر کو جس میں ہر کہ ومہ کو اپنے فہم وادراک کے مطابق اسلام کی تشریح کا حق دیا گیا ہے، سخت اشتعال انگیز اور مذہب کے خلاف سازش کی کھلی قرار دیتا ہے کہ اس طرح مذہب کو بازیچۂ اطفال بنانے کی سازش کی گئی ہے۔ جس پر انتہائی غم وغصہ کا اظہار کیا گیا ہے۔

(۵) مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کے مستحسن فیصلہ کہ کالجوں اور سکولوں میں ثقافت کے نام پر مخلوط ڈرامے وغیرہ ممنوع قرار دیئے گئے تھے کو رد کر دینا پاکستان کے مقصد وجود کے سراسر خلاف ہے۔ یہ عظیم اجتماع اس استرداد کے خلاف سخت نفرت اور غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کے حیا سوز اور بے حیائی کے اقدامات کو فوراً بند اور ختم کر کے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے

(۶) یہ نمائندہ اجلاس رویت ہلال کمیٹی کی مدت سے غیر ذمہ دارانہ حرکات کو بنظر غور مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ جب تک مرکزی رویت ہلال کمیٹی اور ضلعی کمیٹیوں میں قوم کے معتمد علماء کرام کو شامل کر کے قوم کا اعتماد بحال نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک قوم میں اتحاد دیکھنے کی بجائے تشتت افتراق، حکومت سے بدظنی اور مداخلت فی الدین کا تصور غالب آ رہا ہے۔ حکومت اور عوام میں نفرت کی ایک خلیج کا حائل ہو جانا یقینی امر ہے

(۷) یہ اجلاس ایبڈو کی میعاد میں توسیع نہ کرنے کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ ملک سے غیر جمہوری قوانین کی جابرانہ گرفت ختم کر کے بے چارے بے بس عوام کو جمہوریت کی صاف فضا میں سانس لینے کا موقعہ دیا جائے اور ملک کے تمام سیاستدانوں سے اپیل کرتا ہے کہ ملک میں بحالی جمہوریت کے لئے متحد ہو کر عامۃ الناس کی صحیح خدمت اور ملک وملت کی خوشحالی اور ترقی کے لئے پورے اخلاص سے کوشش کریں۔

(۸) یہ اجلاس خاندانی منصوبہ بندی کو نہ صرف شرعی حیثیت سے قوم کے لئے خطرناک تحریک اور ناپاک سازش تصور کرتا ہے بلکہ قومی دولت کا ضیاع اور قوم کی افرادی قوت کا ناقابل تلافی نقصان، اخلاقی انحطاط اور جنسی آوارگی کا خوفناک طوفان سمجھتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسے قومی مفاد کے لئے فی الفور بند کیا جائے۔ اور قوم کے خیرخواہ حضرات اور دین کے محافظ علماء دین سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ مغربی اقوام کی اس ناپاک سازش کو بے نقاب کرنے کے لئے پوری قوت سے تحریک چلا کر عوام کو اس کے خطرات سے آگاہ کیا جائے۔

(۹) حکومت کو چاہیئے کہ فراخدلی سے کام لے کر سابقہ سیاستدانوں کے ساتھ مل کر ایک غیر جانبدارانہ کمیشن کی تشکیل کرے جو ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۸ء اور ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۶ء تک کی جملہ بے اعتدالیوں اور ترقیاتی کارناموں کی مکمل تحقیق اور جائزہ لے کر عوام کے سامنے واضح اعلان کرے تاکہ حقیقت منکشف ہو کر عوام ملک کے صحیح خیرخواہوں اور ان کے طریق کار کی پہچان کر سکیں۔

(۱۰) اس اجتماع کے نزدیک ملک میں اتنی طویل مدت تک ہنگامی حالات کا اجرا ملک کی درخشاں جمہوری پیشانی پر بدنما داغ ہے۔ اس اجتماع کی رائے میں اس وقت ملک میں ایسے حالات ہرگز نہیں رہے جن میں عوام کو اپنے جائز بنیادی حقوق سے محروم رکھ کر عملاً مارشل لا کی

سی کیفیت پیدا کی جائے ۔ لہٰذا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ہنگامی حالات کو ختم کر دیا جائے۔

(۱۱) یہ اجتماع حکومت کی سرپرستی میں مختلف ناموں سے جشنوں کی وبا اور پھر اس میں ثقافت کے نام پر بے حیائی اور فحاشی کی کھلم کھلا اشاعت اور حوصلہ افزائی ملک کی اقتصادی ، اخلاقی اور دینی تباہی کا ذریعہ سمجھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے جشنوں پر کلیتہً پابندی لگا دی جائے

(۱۲) یہ اجتماع مردود زمانہ رسوائے جہاں عائلی قوانین کے متعلق جمعیۃ علماء اسلام کی سابقہ قراردادوں کی مکمل توثیق اور اعادہ کرتا ہے اور حکومت کے متعصبانہ رویہ سے نفرت کا اظہار کرتا ہے ۔ اور اس کی مخالفت کے لئے مصمم عزم کا اعلان کرتا ہے ، اور حکومت سے منسوخی کا مطالبہ کرتا ہے ۔

(۱۳) یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پوری شدت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شیعہ حضرات کے بعض غیر ذمہ دار افراد ملک دشمن لوگوں کے ان چار مطالبات پر قطعاً توجہ نہ دی جائے جس سے ملک میں انتشار اور مذہبی منافرت کی خطرناک آگ کے شعلے بھڑک اٹھنا یقینی امر ہے ۔ شیعہ اوقاف اور دینیات کے علیحدہ ہونے کی صورت میں مذہبی منافرت اور تعصب کا شدید خطرہ ہے ۔ محرم میں لائسنسوں پر پابندی اٹھ جانے سے قتل و غارت لوٹ مار روکنا ناممکن ہے ۔

(محمد زاہد ناظم جمعیۃ علماء اسلام
ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں )

## سنگی نو ضلع جھنگ کی جمعیۃ کا نیا انتخاب

مورخہ ۲۲ ۱/۶۷ بروز اتوار مدرسہ کے دفتر میں جمعیۃ کا نیا انتخاب کیا گیا ۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ جمعیۃ کے کام کو ترقی دینے کے لئے رسالہ ترجمان اسلام کے خریدار دل کو بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ۔ حکومت سے پر زور مطالبہ کیا گیا کہ ملک سے موجودہ بے حیائی اور فحاشی کو دور کیا جائے۔ اور ملک میں اسلام کا قرآنی قانون جاری کیا جائے ۔ مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے

امیر — حافظ شبیر حسین عثمانی
نائب امیر — چودھری فتح محمد صاحب
ناظم اعلیٰ — محمد یونس صاحب
نائب ناظم — جناب غلام محمد صاحب
ناظم شعبہ نشر و اشاعت — محمد لیٰسین صاحب
خزانچی — جناب ڈاکٹر محمد یوسف علمی صاحب

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

سرگودھا ۔ بتاریخ ۲۰ر جنوری ۶۷ء حکیم ملک واحد بخش صاحب نائب امیر جمعیۃ کی صدارت میں مجلس شوریٰ کا اجلاس دفتر جمعیۃ میں ہوا ۔ تلاوت کے بعد ناظم دفتر نے مقامی جمعیۃ کی سالانہ کارگذاری از جنوری ۶۶ء تا دسمبر ۶۶ء پیش کی ۔ کارگذاری میں بتایا گیا کہ ۶۶ء میں مجلس شوریٰ کے ۲۰ اجلاس منعقد ہوئے ۔ جن میں مختلف موضوعات پر قراردادیں پاس ہوئیں ۔ دو اجلاس شوریٰ کے ہنگامی بھی ہوئے ۔ یہ بھی بتایا گیا کہ جمعہ اور عیدین کے موقعہ پر مرکزی ہدایت کے مطابق شہر کی بڑی بڑی مساجد میں بھی مختلف قراردادیں منظور کرا کر اخبارات کو ارسال کی گئیں ۔ مقامی جمعیۃ نے گذشتہ سال شہر میں لوگوں کی اپیل پر بازاروں میں فحش ریکارڈنگ بند کرانے کے سلسلہ میں حکام سے متعدد بار ملاقات کر کے فحش ریکارڈنگ بند کرائی ۔ اس کے علاوہ ایک شیعی جارح اشتہار جس میں اہلسنت والجماعت کے دلوں کو مجروح کیا تھا کے خلاف مذہبی جماعتوں سے مل کر حکام ضلع سے ملاقات کر کے اس کے خلاف احتجاج کیا ، چنانچہ حکام ضلع نے اس کے خلاف کارروائی شروع کر دی اور وہ اشتہار ضبط بھی کر لیا گیا ۔ گذشتہ سال جمعیۃ کی طرف سے سیرت کانفرنس اور جہاد کانفرنس کے نام سے دو کانفرنسیں منعقد کر کے تبلیغ کا اہم کام سرانجام دیا ۔ اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر مندرجہ ذیل پمفلٹ شائع کر کے مفت تقسیم کئے۔

(۱) خلفائے راشدینؓ کے حالات
(۲) فتنہ انکار حدیث
(۳) رحمۃ اللعالمینؐ کے مختصر حالات مبارکہ
(۴) حضرت امیر مرکزیہ کا خطبہ صدارت
(۵) مسائل قربانی
(۶) مرزائیوں کا مسلمانوں کے متعلق عقیدہ
(۷) قاہرہ کی دوسری سالانہ کانفرنس کی قراردادیں ۔

مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے دارالمطالعہ میں گذشتہ سال بیس ہزار افراد نے مطالعہ کیا کتب مطالعہ کرنے والوں کی تعداد ایک ہزار ہے دارالمطالعہ میں بیٹھ کر مطالعہ کرنے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے ۔ مقامی جمعیۃ نے گذشتہ سال دو ہزار کی تعداد میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کے عنوان سے ٹین کے بنے ہوئے تاریخوں والے کیلنڈر بھی شائع کئے ۔ جس کو عوام نے بیحد پسند کیا ۔ سالانہ کارگذاری کی رپورٹ کے بعد ماہ دسمبر کی آمد و خرچ اور دارالمطالعہ کی سہ ماہی رپورٹ بھی پیش کی گئی اس کے بعد متفقہ طور پر یہ تجویز پاس ہوئی کہ سیرت کانفرنس سے بچی ہوئی رقم کو تبلیغی مقاصد پر خرچ کیا جائے اور دارالمطالعہ کے لئے مزید دو صد کی تبلیغی کتابیں اسی رقم سے خریدی جائیں ۔ اجلاس کے آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں ۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس صدر مملکت محمد ایوب خاں کی اس تقریر کے خلاف انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے جو انہوں نے حیدر آباد میں مسلم لیگ کے جلسہ میں کی کہ خاندانی منصوبہ بندی اسلام کے خلاف نہیں اور یہ بھی کہا کہ اگر صاحب شریعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج کے زمانہ میں ہوتے تو وہ بھی اسی طرح کرتے ۔ صدر مملکت کی اس قسم کی تقریر اسلام پسند طبقہ میں قطعاً غیر مناسب اور باعث تشویش ہے ۔

(۲) مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور کیپٹن اختر ایوب ممبر صوبائی اسمبلی اور دیگر ان لوگوں کے بیان کی شدید مذمت کرتا ہے ۔ جنہوں نے رویت ہلال کے بارے میں علماء کرام کو ہدف تنقید بنایا ہے اور ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کی نامناسب بیان بازی کو بند کیا جائے اور علماء کرام کی توہین کر کے ملت اسلامیہ پاکستانیہ کے دلوں کو مجروح نہ کیا جائے ۔ (محمد صادق ناظم دفتر
جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

## جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں

مورخہ ۴ر شوال المکرم دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں زیر صدارت مولانا عبدالسلام صاحب سابق امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر جمعیۃ کے معزز اراکین اور عہدیداروں کی میٹنگ ہوئی ۔ جس میں تنظیم جدید ہوئی اور سابقہ تنظیم کو بحکم مرکزی جمعیۃ ختم کیا گیا ۔ میٹنگ میں متفقہ طور پر امیر مولانا غلام اکبر صاحب سلیمانی ۔ نائب امیر صوفی الٰہی بخش صاحب لوہا فروش ۔ ناظم اعلیٰ محمد زاہد ۔ نائب ناظم محمد اکبر صاحب مہاجر فی الحال عارضی طور پر نئے خزانچی مقرر ہونے تک صوفی الٰہی بخش صاحب نائب امیر کو جماعت کا فنڈ حوالے کیا گیا ۔ مولانا علاؤالدین صاحب ۔ مولانا عبدالقدوس صاحب ۔ مولانا عبدالسلام صاحب ۔ خواجہ محمد عمر صاحب ۔ حاجی یار محمد صاحب شیخ عزیزالرحمٰن صاحب ۔ حافظ اللہ بخش صاحب بزاز ۔ حافظ محمد رمضان صاحب ۔ حافظ سرفراز صاحب حاجی محمد بخش صاحب واصف ۔ حاجی کریم بخش صاحب خلیفہ حافظ غلام رسول صاحب کو مجلس شوریٰ کا رکن منتخب کیا گیا ۔

## جمعیۃ علماء اسلام سکھر کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام سکھر کی جانب سے بعد نماز جمعہ ایک اجتماع عید منعقد کیا گیا۔ جس میں تقریباً ڈھائی سو معززین نے شرکت کی۔

حسب پروگرام تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت مولانا عبید اللہ صاحب جامی نائب امیر شہر نے اسلام اور جماعتی زندگی کے موضوع پر سیر حاصل مقالہ پڑھا اور حاضرین کو جمعیۃ سے منسلک ہونے کا مشورہ دیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبد المجید صاحب نائب امیر جمعیۃ نے "دور حاضر میں اسلام کا دفاع اور جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کو مفصل طور پر بیان کیا اور حاضرین کے سامنے جمعیۃ کی سابقہ دو سالہ کارگذاری پیش کی گئی۔ اور آئندہ سال کے لئے ایک جامع منصوبہ پیش کیا گیا اور حاضرین سے تعاون کی اپیل کی گئی۔ منصوبہ حسب ذیل ہے :۔

(۱) دینی مسائل پر عوام الناس کو روشناس کرانے اور مستقل طور پر یومیہ درس قرآن کے اجراء کے لئے ایک عالم دین کا بطور مبلغ جماعت خدمات حاصل کرنا۔

(۲) موجودہ دار المطالعہ جس سے اب تک سینکڑوں افراد مستفید ہو چکے ہیں۔ اس دار المطالعہ میں نئی نئی کتابوں کا مزید اضافہ کرنا تاکہ یہ ایک مثالی دار المطالعہ بن سکے۔

(۳) عوام الناس اپنے معاشی حالات کی وجہ سے اس قدر مصروف ہیں کہ وہ اپنی بنیادی ضرورت تعلیم سے بھی قطعی ناواقف ہیں اور تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے ہی لوگ اپنے مذہب سے بیگانہ ہو رہے ہیں اور دور حاضر کے مختلف فتنے ان کو اپنی آغوش میں لے رہے ہیں۔ اس لئے جمعیۃ نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک مرکز شبینہ تعلیم بالغاں کا انتظام کیا جائے۔

(۴) اس ہوش ربا مہنگائی کے دور میں ہمارے غریب عوام دیگر ضروریات کے علاوہ علاج معالجہ کے معاملہ میں سخت پریشان ہیں اور وہ سرکاری ہسپتالوں۔ پرائیویٹ دواخانوں میں جانے کی سکت نہیں رکھتے۔ اس لئے جمعیۃ نے اس بنیادی ضرورت کی طرف بھی قدم اٹھانے کا عظیم منصوبہ بنایا ہے۔ جس کے لئے جمعیۃ نے شہر کے ۳ چار ڈاکٹروں سے خدمات حاصل کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔

اس کے بعد شہریوں کو عصرانہ دیا گیا اور دعا پر اجتماع ختم ہوا۔

اس اجتماع سے سکھر اور اس کے گردونواح میں جمعیۃ کے کام کے لئے بہتر مواقع پیدا ہو گئے ہیں۔

## جمعیۃ علماء اسلام قصبہ ککڑ ہٹہ کبیر والہ کی قراردادیں

جمعیۃ علماء اسلام کی تحریک پر کبیر والہ قصبہ ککڑ ہٹہ کی تمام مساجد میں بروز جمعہ ۲۰ر جنوری ہزاروں کی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ جن کے سامنے یہ قراردادیں مولانا اللہ بخش صاحب و مولانا محمد شعیب صاحب نے پیش کیں اور لوگوں نے بیک آواز ہو کر کہا کہ ہمیں ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے (مجموعہ ضابطہ قوانین) کو ہرگز تسلیم نہیں کرتے اور اپنی حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ ان قوانین کو پاکستان پر مسلط کرنے کی کوشش نہ کی جائے اور ہمارے ملک صحیح اسلامی قوانین نافذ کریں۔

(۲) عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے لئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان خلاف اسلام قوانین کو فوری طور پر منسوخ کریں۔

تیسری قرارداد میں بڑھتی ہوئی گرانی پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ اس کے لئے موثر اقدامات اٹھاتے ہوئے ذخیرہ اندوزی اور سمگلنگ کا خاتمہ کیا جائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام لودھراں کی قراردادیں

بتاریخ ۱۳/۱/۶۷ کو جمعیۃ علماء اسلام لودھراں کا اجلاس قبل از نماز جمعہ زیر صدارت مولانا سید بشیر احمد شاہ صاحب جامع مسجد اڈہ والی میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام لودھراں اپنی حکومت سے اس امر کا پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی مختلف مکاتب فکر کے مقتدر اور مستند علماء کو شامل کر کے دوبارہ تشکیل کی جائے تاکہ رویت ہلال کے متعلق کسی کو کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس عظیم تہوار پر اختلاف اور انتشار کا خدشہ جوں کا توں باقی رہے گا۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام لودھراں ادارہ تحقیقات اسلامی کی طبع شدہ کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" جس میں اسلامی قوانین کی تحریف کی گئی ہے اور جس سے حکومت کا مقصد اسلامی مشاورتی کونسل سے مشورہ اور قومی اسمبلی کی منظوری کے بعد پاکستان کے مطلوبہ اسلامی اسلامی قوانین کی جگہ نافذ کرنا ہے کے خلاف سخت ضبط کرنے کا پرزور مطالبہ کرتی ہے اگر تحریف شدہ قوانین پر مشتمل کتاب مسلمانان پاکستان پر ٹھونسنے کی کوشش کی گئی تو مسلمانان پاکستان کسی طرح بھی ایسے قوانین کو قبول نہیں کریں گے اور ملک میں اس اضطراب کی ساری ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام لودھراں سکولوں میں ثقافت کے نام پر گانے بجانے کو دوبارہ رائج کرنے کے خلاف زبردست احتجاج کرتی ہے۔ کیونکہ اس نے بچوں اور بچیوں کے اخلاق سدھرنے کی بجائے بگڑتے ہیں۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام لودھراں عائلی قوانین کے خلاف مطالبہ کرتی ہے کہ ان قوانین کو فوراً ختم کر کے اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں۔

## احباب کی اطلاع کے لئے

مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری شہر لاہور کی مشہور مثالی اور دینی درسگاہ جامعہ مدنیہ رجسٹرڈ کریم پارک راوی روڈ لاہور میں بحیثیت استاذ مقرر ہو گئے ہیں۔ احباب آئندہ خط و کتابت مذکورہ پتہ پر کریں

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7152

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE price [illegible] paisse

جلد: ۱۰ | جمعہ ۳ فروری ۱۹۶۷ء مطابق ۲۲ شوال المکرم ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۴

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رحمہ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ بےنظیر صحت و نفاست۔ دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں میں طبع شدہ، حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج۔ کاغذ گلیز ۲۹×۲۲ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک نمونہ مفت۔ قسم دوم عام سفید کاغذ، ایک رنگہ عکسی طباعت ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد۔ ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا، مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضاء ہے تو ان کی مجرب دوا

**شدھ مکرد دھوج وٹی ہے** بچاس گولیاں سات روپے

حکیم محمد عبد اللہ پرنسپل طبی کالج (رجسٹرڈ) چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## معیاری اصلی سلاجیت

جدید تحقیق نے بھی سلاجیت کے بیش بہا فوائد کو تسلیم کر لیا ہے۔ بلاشبہ یہ امراض میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے لیکن اس کا خالص ہونا ضروری ہے ہمارے دواخانہ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی نگرانی میں صاف شدہ اور اصلی اور قابل اعتماد سلاجیت ملتی ہے۔

### سلاجیت کیا ہے؟

یہ پتھر اور دھاتوں کا قدرتی جوہر ہے جس میں تمام وٹامنز پائے جاتے ہیں۔ جسمانی ساخت اور صحت و تندرستی کے لئے ایک خزانہ ہے۔ انسانی جسم کو پتھر کی طرح سخت اور فولاد کی طرح مضبوط کرتی ہے۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے کا کام دیتی ہے۔ چوٹ لگنے اور اندر باہر جسم کو زور لگنے کے لئے مفید ہے۔ نزلہ، زکام، نمونیہ، بواسیر، خون کی کمی، جریان و احتلام، پیشاب کی کثرت کو روکتی ہے۔ مغلظ و مولد منی ہے۔ کمر اور پٹھوں کے درد کو ختم کر کے اعصاب کو طاقت دیتی ہے اور صحت و تندرستی اور شباب سے ہمکنار کرتی ہے۔ قیمت دو روپے تولہ حکماء کے لئے خاص رعائت۔

معیاری دواخانہ اینڈ لیبارٹریز چوک رنگ محل لاہور

## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ روپے |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

## مفت

خط لکھ کر کتاب آبحیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے
قیمت پانچ روپے علاوہ محصولڈاک
چشتیہ دواخانہ شیرو بہ ڈاک خانہ جام پور
ضلع ڈیرہ غازیخاں

## عرفان، تصوف اور اخلاق کا شیخ کامل

## امداد السلوک

○ جسے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرۃ مخدوم الزمن حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی فرمائش پر رسالہ مکیہ سے مرتب فرمایا تھا۔ یہ اسی کا سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ ہے
○ یہ کتاب پر صدی سے صوفیاء کرام کی معمول بہا ہے
○ ادب و اخلاق پر اس معیار کی بہت کم کتابیں لکھی گئی ہیں
○ اس کا مطالعہ تاریک دلوں کو روشن کرتا اور جلا بخشتا ہے

کتابت، طباعت عمدہ، کاغذ سفید ○ ہدیہ ۳/۵۰ علاوہ محصولڈاک

ناشر: کتب خانہ شرف الرشید شاہکوٹ (ضلع شیخوپورہ)

## موسم سرما

قدرت کاملہ نے موسم سرما کو انسانی جسم کی حفاظت، زائل شدہ قوت کی بحالی، دماغی، قلبی اور جنسی طاقت کی استواری کے لئے مخصوص کیا ہے۔

— اگر آپ —

کسی قسم کی کمی محسوس کرتے ہیں تو اس موسم میں مقویات، مفردات اور اکسیری دواؤں سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر باقاعدہ علاج کرانا چاہتے ہیں —— تو

**مطب اشرف** کی جانب رجوع کریں جس کی نگرانی براہ راست پاکستان کے نامور طبیب حکیم عبدالرحیم اشرف خود کرتے ہیں۔

بیرون جات کے مریض مفصل حال لکھ کر مفت مشورہ حاصل کریں یا سوالنامہ

— طلب فرمائیں —

**مطب اشرف** **اشرف منزل**
نزد جامع مسجد جناح کالونی —— لائلپور

باہتمام تعلیمی پریس غازی خدابخش پرنٹر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ سے شائع کیا۔

Scanned with CamScanner

ترجمان اسلام
پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۲۵ پیسے
از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ فَجَعَلَ یَضْرِبُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ فَضْلُ ظَہْرٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَّا ظَہْرَ لَہٗ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَّا زَادَ لَہٗ قَالَ فَذَکَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰی رَأَیْنَا اَنَّہٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ

(رواہ مسلم مشکوٰۃ ص ۳۳۸)

ترجمہ:۔۔ ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ کہ اچانک ایک شخص آپ کے سامنے آیا۔ لیکن اس کا اونٹ اتنا تھکا ہوا تھا کہ جب وہ اس کو مارتا تو وہ دائیں بائیں مڑ جاتا مگر سامنے نہ چلتا یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان فرمایا کہ جس کے پاس کوئی سواری ضرورت سے زائد ہو تو وہ اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد کچھ توشہ ہو تو وہ اس کو دے دے جس کے پاس کچھ توشہ نہیں ہے۔ اسی طرح آپ نے مختلف چیزوں کے متعلق ارشاد فرمایا۔ اس بارے میں آپ نے اتنی تاکید فرمائی کہ آدمی کے پاس جو چیز بھی اس کی ضرورت سے زیادہ ہو اس میں گویا اس کا کوئی حق نہیں ہے (بلکہ اس کا فرض ہے کہ وہ اس کو اپنے دوسرے حاجتمند بھائی کو دیدے)

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْہَا اَوْ لِیَمْنَحْہَا اَخَاہُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُمْسِکْ اَرْضَہٗ

(متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۵۷)

ترجمہ:۔ جابر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس کوئی زمین کا ٹکڑا ہو اس کو چاہیے کہ یا تو وہ خود اس میں کھیتی کرے ورنہ اپنے بھائی کو دے دے کہ وہ اس میں کھیتی کرے اور اگر یہ دونوں کام نہیں کرتا تو آپ نے ناگواری کے لہجہ میں فرمایا کہ پھر اپنی زمین لئے بیٹھا رہے۔

**تشریح:**۔ ان ہر دو حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اسلام حق ملکیت تسلیم کرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ انسان کا شرف ہے جو اس کے سوا کسی جاندار کو بخشا نہیں گیا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص جدوجہد کر کے حلال طریقہ پر مال کماتا ہے تو اس کو اس کی ملکیت کیوں نہ تسلیم کیا جائے۔ اسی کے ساتھ جو عقول انسانیہ میں تفاوت ہے اور جفاکشی و محنت میں بھی بہت بڑا فرق ہے تو اگر مختلف انسان اپنی اپنی جدوجہد کے لحاظ سے حقوقِ ملکیت میں بھی مختلف رہیں تو اس کے معقول ہونے میں کیا شبہ ہے لیکن اسی کے ساتھ آپ نے دیکھا کہ اسلام ملکیت میں نفس حق تسلیم کرنے کے بعد اس کی تائید کرتا ہے کہ فارغ البال شخص کا فرض ہے کہ وہ حاجت مند شخص کو اپنے کمائے ہوئے مال میں صرف شریک ہی نہ کرے بلکہ اس کو اس کا حقدار سمجھے۔ یہ تو اسلام کا نظریہ ہے۔

لیکن اس کے برخلاف اشتراکیت صرف زبانی طور پر انسان کے لئے حق ملکیت کا انکار کرتی ہے اور ایک اشرف المخلوقات کو اور دوسرے حیوانات کو ایک صف میں لاکھڑا کر دیتی ہے۔ ایک جدوجہد کرنے والا اور ایک فہیم و ذکی شخص اس دوسرے شخص کے ساتھ جو ان صفات میں اس کے ہم پلہ نہیں ہے برابر رکھنا یہ بھی ان کا ایک نصب العین ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ جو شخص ان میں برسر اقتدار آجاتا ہے۔ وہ عوام کی تمام اسٹیٹ پر اس طرح قابض ہو کر مالکانہ تصرف کرنا جائز سمجھتا ہے۔ جو شاید حقیقی مالکین کو بھی حاصل نہیں ہے اور عوام سے مشورہ کرنا تو درکنار ان کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہونے دیتا اور اپنے لئے وہ تمام راحت کے سامان جائز تصور کرتا ہے جو کوئی دوسرا حقیقی ملکیت رکھنے والا بھی مشکل سے حاصل کر سکتا ہے۔

لہٰذا اب موازنہ کیجئے کہ حق ملکیت تسلیم کر کے خود مالک کے ہاتھوں سے محتاجوں پر ان کا حق سمجھ کر مال تقسیم کر دینا زیادہ بہتر ہے یا ملکیت کا انکار کر کے صرف چند اشخاص کا اس سے اپنی رائے کے مطابق اپنے منافع حاصل کرنا یہ بہتر ہے، شریعت کو چھوڑیے فطرت کے تقاضے پر غور فرمایئے کیا ہونا چاہئے، میں مال کے علاوہ اور دوسرے انسانیت سوز گوشوں سے اس وقت بحث کرنا نہیں چاہتا۔ جس میں مال اور بیوی کے درمیان بھی کوئی فرق نہ سمجھا جائے۔ گویا وہ بھی مال کی طرح اسٹیٹ کا ایک حق ہیں۔

اس کھلی ہوئی حیوانیت و بربریت کا اثر جو اس اشرف المخلوقات کے معاشرہ پر پڑ سکتا ہے اور پڑا ہے اس کو لکھتے ہوئے بھی قلم شرماتا ہے لیکن یہ انسان کی فطرت ہے کہ جب وہ کوئی صحیح راستہ چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کر لیتا ہے تو اس کو مختلف طریقوں سے معقول بنانے کی کوشش کرتا ہے اور اہل عقل و فہم پر گو ابتداءً اس کا بوجھ پڑے لیکن طاقت یا عادت سے بعد رفتہ رفتہ وہ اس کے ایسے عادی ہو جاتے ہیں کہ وہی ان کو معقول حقیقت نظر آنے لگتی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:۔ اَفَمَنْ زُیِّنَ لَہٗ سُوْءُ عَمَلِہٖ فَرَاٰہُ حَسَنًا فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ (بھلا ایک شخص کو بھلی سمجھائی گئی اس کو اس کے کام کی برائی پھر دیکھا اس نے اس کو بھلا کیونکہ اللہ بھٹکاتا ہے جس کو چاہے اور سمجھاتا ہے جس کو چاہے) (سورۂ الفاطر پارہ ۲۲ رکوع ۱۴)

یعنی شیطان نے جس کی نگاہ میں برے کام کو بھلا کر دکھایا کیا وہ شخص اس کے برابر ہو سکتا ہے جو خدا کے فضل سے بھلے برے کی تمیز رکھتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر جو شخص شیطانی اغوا سے برائی کو بھلائی، بدی کو نیکی اور زہر کو تریاق سمجھ لے۔ کیا اس کے سیدھے راستے پر آنے کی کچھ توقع ہو سکتی ہے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۷، اپریل ۱۹۶۷ء

# پاکستان مسلم لیگ اور اس کے صدر

## ایوب خاں کی خدمت میں

ہم نہ مسلم لیگ کے ممبر ہیں نہ مسلم لیگ کے اندرونی معاملات میں دخل دینا چاہتے ہیں چاہے کونسل مسلم لیگ اصلی ہو چاہے کنونشن مسلم لیگ۔ یہ فیصلہ وہ خود کریں۔

البتہ یہ بات یقینی ہے کہ اقتدار اور قوت بظاہر کنونشن لیگ کو حاصل ہے۔ حکومت بھی اسی کی ہے۔ حکومت اور کنونشن لیگ کی صدارتیں بھی ذات واحد جناب محمد ایوب خاں میں جمع ہیں بہرحال ان سب پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ پاکستان بناتے وقت جہاں مسلمان قوم الگ خطہ ملک کا مطالبہ کر رہی تھی تاکہ اسلامی قانون نافذ اور اسلامی تہذیب رائج کی جائے۔ وہاں وہ تقسیم کے بعد بھارتی مسلمانوں پر ظلم و عدوان کے خطرات کا جواب یوں دیتی تھی کہ ایک آزاد مسلم حکومت ہی اپنے مظلوم ہندی مسلمانوں کے ہر درد کا مداوا ہو سکتی ہے۔ ہم میں اتنی طاقت ہوگی کہ ہندی مسلمان پر ظلم نہ کیا جا سکے گا۔

یہ دونوں باتیں ایسی تھیں جن کے مانے بغیر قوم کو کوئی چارہ نہ تھا۔ مگر انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ انگریز نے جاتے جاتے ضلع گورداسپور بھارت کو دلا کر اور ان کے لئے کشمیر کا راستہ ہموار کر کے پاکستان کو ایسا الجھا دیا ہے جس کے ہوتے ہوئے ترقیاتی منصوبے جس اہم توجہ کے محتاج ہیں اتنی توجہ ادھر نہیں دی جا سکتی۔ اگرچہ خود بھارت کو بھی اپنی ہٹ دھرمی کی پوری سزا بھگتنی پڑ رہی ہے مگر وہ وسعت ملکی اور کثرت وسائل کے گھمنڈ میں اسی ڈگر پر چلے جا رہا ہے جس سے کسی ایک فریق کو بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور جس کی وجہ سے برطانیہ ایک فریق کی اور امریکہ دوسرے فریق کی حمایت کر کے اپنا الو سیدھا کرنے کے رستے سوچ سکتے ہیں اور جس کی وجہ سے پاکستان اور ہندوستان دونوں روسی اور امریکی سیاسیات کے اکھاڑے بن سکتے ہیں۔ اس وقت ہم کو اس قسم کی سیاسیات پر بحث نہیں کرنی۔ بلکہ ایک درد دل کا اظہار کرنا ہے۔

وہ یہ کہ یکم اپریل ۱۹۶۷ء کے اخبارات میں ایسی خبریں چھپی ہیں جن سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور جن کو آسانی کے ساتھ کوئی مسلمان سننا برداشت نہیں کر سکتا۔

ایک یہ کہ ایک ماہ میں سولہ ہزار مسلمانوں کو بھارت سے نکل جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اور یہ خبر آل انڈیا ریڈیو کی مصدقہ خبر ہے۔

اگر ہند و اسی طرح ہر ماہ اتنی تعداد یا زیادہ مسلمانوں کو اسی طرح ملک بدر کرتے رہیں تو اس کا آخری انجام کیا ہوگا اور بھارتی مسلمانوں کے حوصلوں اور خیالات پر اس کے کیا اثرات مترتب ہوں گے اور خود پاکستانی اقتصادیات اس سے کتنی متاثر ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ اب کے عام انتخابات میں بھارت میں جن سنگھ کو خلاف توقع بہت کچھ کامیابی ہوئی ہے اور وہ بڑی حد تک حکومت کے اندر داخل ہو چکی ہے۔ اس جن سنگھ کے صدر مسٹر بلراج مدھوک نے کہا ہے کہ:-

"مسلم پرسنل لاء کو ختم کر کے تمام اقلیتوں پر ہندوؤں کے معاشرتی قانون لاگو کئے جائیں۔ بھارت میں مسلمان اپنا مذہبی وجود ختم کر دیں۔ علی گڑھ یونیورسٹی میں تعلیم پانے والے مسلمان غدار ہیں: لہٰذا اس کا نام اور ہر چیز تبدیل کر دی جائے"

جن سنگھی پہلے بھی گپیں لگاتے تھے مگر ان گپوں کو مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہ دی جاتی تھی۔ اور اب بھی انشاء اللہ تعالیٰ وہ خائب و خاسر ہوں گے۔ مگر اسباب کی اس دنیا میں کچھ ہمارے فرائض بھی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہاں کے عام امور کو اسباب سے متعلق کر رکھا ہے۔ جن سنگھیوں کی حالیہ انتخابی کامیابی کے پیش نظر اب ان اعلانات کو صرف گپ نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ جن جن سنگھیوں نے اپنی متعصبانہ روش ہی کو کامیابی کا سبب سمجھا ہو۔ ان کے تعصب میں چند در چند اضافہ ناممکن بات نہیں ہے۔ بنا بریں مسلمانان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بارت کے مستقبل پر پاکستانی مسلمانوں کو سوچنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

ہم یہاں ایک بات بتانا چاہتے ہیں اگر بھارت کے گذشتہ جارحانہ حملوں کے جواب میں ہم آگے بڑھ کر جالندھر، لدھیانہ تک جا پہنچتے تو کیا حالات موجودہ حالات سے مختلف نہ ہوتے؟ اور کیا ہم کو اس طرح کی تیاری نہیں کرنی چاہیئے جسے دیکھ کر کوئی طاقت ہم پر حملہ کا تصور ہی نہ کر سکے۔ اور اگر کر بیٹھے تو اس کو ایسی عبرتناک سزا دی جائے جو ہمیشہ یاد رہے۔ یہی منشا ہے اس آیت قرآنی کا۔ وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (اور ان کے مقابلہ کی مقدور بھر تیاری کر کے ہر طرح کی قوت اور رسالے مہیا کرو جس سے تم خدا کے دشمنوں اور خود اپنے دشمنوں کو مرعوب کر سکو)

اس سلسلہ میں ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ایسے حالات نہ ناچ گانے سے پیدا ہو سکتے ہیں نہ شراب اور تھرکنے سے اور نہ ہی قرآن و حدیث کی صریح مخالفت سے۔ ان باتوں سے تو قوم اخلاقی تباہی کا شکار ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے عذاب نازل ہونے کے خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔

محترم صدر پاکستان محمد ایوب خاں صاحب بار بار یہ فرماتے ہیں کہ نظریہ پاکستان کے مخالف پاکستان کے خیرخواہ نہیں ہو سکتے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ صدر صاحب کا روئے سخن کس جماعت یا کن افراد کی طرف ہے۔ مجلس احرار اسلام نے قیام پاکستان کی رائے سے اختلاف کیا تھا مگر ان کی نیک نیتی کا خود صدر صاحب نے صدارتی الیکشن کے موقعہ پر اعلان کر دیا تھا۔ دوسرے سرخپوش تھے جن کی تعریف اور محب وطن ہونے کا اعتراف مادر ملت نے صدارتی انتخاب کے موقعہ پر پشاور میں کیا تھا۔ علماء دین کی وطن دوستی پر شک کرنا یا گمان کرنا کہ وہ مسلمانوں کے اس ملک کی خیرخواہی اور ترقی کی بجائے کسی کافر یا حملہ آور سے ہمدردی رکھ سکتے ہیں، انتہائی بدگمانی غلط فہمی اور وطن دشمنی کے مترادف ہے۔ جس کی توقع ملک کے سربراہ سے کسی طرح نہیں کی جا سکتی۔ خاص کر گذشتہ بھارتی حملہ کے وقت علماء اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام نے جس مکمل تعاون اور دفاعی مساعی کا ثبوت دیا وہ اظہر من الشمس ہے۔

لیکن یہ امر بجائے خود ضروری ہے کہ ہر محب وطن پاکستانی اور سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ پاکستانی رعایا کو پاکستانی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ متحد اور ایک دوسرے کے قریب کرے گی

(باقی صفحہ ۹ پر)

قسط نمبر ۱

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

# مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا فتویٰ اور مودودی جماعت

گذشتہ رمضان المبارک میں مودودی جماعت کی طرف سے بذریعہ ڈاک ایک اشتہار موصول ہوا جس کا عنوان ہے :-

"جمعیۃ علماء اسلام کا فتویٰ جمعیۃ علماء اسلام پر"

یہ اشتہار عبدالعزیز صاحب جاپان بوٹ ہاؤس مسلم بازار سرگودھا کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ اس کا جواب فخر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی جانب سے ترجمان اسلام لاہور مجریہ ۱۰ فروری ۱۹۶۷ء میں بعنوان "مودودی جماعت کی تلبیس کا نمونہ" شائع ہو چکا ہے۔ جس میں حضرت سید صاحب موصوف نے اپنے ایک فتویٰ کی اشاعت کے سلسلہ میں مودودی جماعت کی حیرت انگیز تلبیس کا پردہ چاک کیا ہے جس کی وجہ سے انصاف پسند مسلمان مطمئن ہو گئے ہیں لیکن تعجب ہے کہ اس جواب کی اشاعت کے بعد پھر وہی اشتہار بندہ کو بذریعہ ڈاک وصول ہوا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مودودی صاحبان کو تحقیق سے غرض نہیں بلکہ علمائے حق کے خلاف کیچڑ اچھالنا وہ اپنے مشن کا جزو سمجھتے ہیں۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ اس اشتہار کے بعض دوسرے پہلوؤں کی بھی وضاحت کی جائے تاکہ کسی پہلو سے ناواقف لوگوں کے لئے غلط فہمی کی گنجائش نہ رہے۔

## اشتہار کا پس منظر

گذشتہ سال جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے ۳۲ صفحات کا ایک رسالہ "خلفائے راشدین کے حالات" کے نام سے شائع ہوا تھا۔ جو دراصل جمعیۃ کے کسی رکن کی تصنیف نہیں بلکہ اس میں امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب "سیرت خلفائے راشدین" کی عبارتیں ہی بطور خلاصہ جمع کی گئی ہیں۔ گذشتہ سال پاک بھارت کی تاریخی جنگ کے دوران ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے ایک مضمون "خلافت راشدہ سے ملوکیت تک" اپنے ماہنامہ ترجمان القرآن میں بالاقساط شائع کیا تھا۔ جس میں خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ پر بھی اعتراضات تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف تو ان کا قلم بہت زیادہ بیباک ہو گیا تھا جس میں صراحتاً توہین پائی جاتی تھی۔ اس مضمون کی بنا پر نہ صرف علماء اہل سنت والجماعت بلکہ ہر اس مسلمان کا قلب مجروح ہوا جس کو صحابہ کرام اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت ہے۔ چنانچہ علماء کرام نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ مضامین شائع کئے۔ اور بالخصوص شیخ الحدیث حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی نے "براءۃ عثمان" اور صدر تنظیم اہلسنت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نے "عادلانہ دفاع" کتابیں شائع کیں۔ اور شاہ صاحب موصوف کی کتاب ماشاء اللہ بہت مدلل ہے جس میں مودودی صاحب کے رکیک استدلالات کا تار پود اچھی طرح بکھیر دیا گیا ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ مودودی صاحبان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت شان کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے امیر کو اصلاح و رجوع پر آمادہ کرتے اُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ کی تفسیر بن کر مودودی صاحب کی بے جا تائید و حمایت میں سرگرم ہو گئے اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی خدمت میں ان کا یہ استفتاء اور اس کی اشاعت بھی اسی بیجا تائید کی ایک اہم کڑی ہے۔

## استفتاء کی عبارت

عبدالرزاق پٹی امام تھانہ ایجنسی مالاکنڈ کی طرف سے حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی خدمت میں جو استفتاء بھیجا گیا تھا اس کی عبارت یہ ہے جو حضرت سید صاحب موصوف نے ترجمان اسلام میں دی ہے :

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ کرم مندرجہ ذیل مسائل کا جواب ارسال فرما کر مشکور فرمائیں (۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عمداً وسہواً غلطی ہوئی ہے۔ اور اگر ایک شخص قصداً اور عمداً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غلطیوں کی تشہیر اور اشاعت کرے جس سے مسلمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق بدظن اور بدگمان ہو جائیں تو وہ شخص کیسا ہے ؟

(۲) اگر ایک شخص یا جماعت قصداً اور عمداً خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ اشاعت اور تشہیر کرے کہ اس نے دانستہ طور پر بیت المال میں خیانت کی اور خلیفہ ثالث کے متعلق اس کی کوتاہی اور غلطی عمداً مسلمانوں میں ایسے پھیلاتا رہے کہ مسلمان اس سے بدظن ہو جائیں تو ایسے شخص یا جماعت کے ساتھ تعاون یا اس میں شرکت کیسی ہے۔

اس کے جواب میں حضرت سید صاحب نے تحریر فرمایا کہ :- آپ کا مکتوب ملا۔ جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگرچہ معصوم نہیں ہیں۔ مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے ان کی روحانی اور قلبی اصلاح اس قدر ہو گئی ہے اور ان کی نسبت باطنیہ اس قدر قوی ہو گئی ہے کہ مابعد کے اولیاء اللہ سالہا سال کی ریاضتوں سے بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اجماع امت ہر صحابی کی افضلیت کا بعد والوں پر ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ امام شافعی سے جب پوچھا گیا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ افضل ہیں یا معاویہ رضی اللہ عنہ۔ تو فرمایا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس گھوڑے کے نتھنوں کی خاک جس پر سوار ہو کر انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا عمر بن عبدالعزیز رحمہ سے افضل ہے"۔ اس کے بعد حضرت سید صاحب نے ایک آیت اور ایک حدیث پیش کر کے یہ لکھا ہے کہ :- اگر کوئی شخص قصداً و عمداً یہ کہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلاف شریعت احکام جاری کئے اور اس کی تشہیر کرتا ہے کہ مسلمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بدظن ہوں تو وہ شخص خبیث الفطرت ہے گمراہ ہے۔ اس کے دل میں نفاق ہے۔ ایک شخص یا جماعت قصداً و عمداً خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ پر الزام لگائے کہ انہوں نے بیت المال میں خیانت کی (العیاذ باللہ) تو وہ شخص اور جماعت گمراہ ہے۔ جیسا کہ ابوالاعلیٰ مودودی نے کتاب "خلافت سے ملوکیت تک" میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خلیفہ ثالث پر الزامات لگائے ہیں ۔۔۔۔ ایسے شخص اور جماعت میں شمولیت گناہ ہے۔ اور اس قسم کی جماعت سے کسی قسم کا تعاون نہ کرے الخ۔ غرضیکہ جو شخص یہ کہے کہ صحابہ کرام نے قصداً خلاف شریعت احکام جاری کئے ہیں۔ اور حضرت عثمان نے بیت المال میں خیانت کی ہے۔ اس کو مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے اگر خبیث الفطرت گمراہ اور جہنمی کر دیا تو شرعاً اس میں کیا قباحت ہے۔ کیا ایسے شخص کو متقی، صالح اور ولی اللہ قرار دیتے۔ جو ان مقدس شخصیتوں پر افترا کرتا ہے۔ جن پر اللہ تعالیٰ راضی ہو چکے ہیں۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

**جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا**

مودودی صاحبان نے ذکر شدہ اشتہار میں

جمعیۃ علماء اسلام کا فتویٰ جمعیۃ علماء اسلام پُر کے عنوان سے جو لکھا ہے ........ وہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا یہ فتویٰ نہ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے خلاف پڑتا ہے اور نہ ہی امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے کیونکہ حضرت امام اہلسنت اور جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے وہ بات کہیں نہیں لکھی جو مودودی صاحبان کے اس استفتاء کی عبارت میں ہے۔ کیا کوئی شخص ثابت کر سکتا ہے کہ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی یا جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے یہ لکھا ہو کہ صحابہ کرام رضی نے قصداً خلاف شریعت احکام جاری کئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں خیانت کی۔ اگر یہ ثابت نہیں ہو سکتا تو پھر مودودی جماعت کا یہ اشتہار فریب و تلبیس کا شاہکار ہے۔ جس کا حقیقت حال سے کوئی تعلق نہیں۔

## امام اہلسنت کی عبارتیں

مودودی جماعت کے اس اشتہار میں امام اہلسنت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی کی جو دو عبارتیں جمعیۃ سرگودھا کے رسالہ "خلفائے راشدین کے حالات" سے نقل کر کے غلط بیانی کی گئی ہے وہ یہ ہیں:۔

(۱) عقیدہ نمبر۱۔ خلیفہ رسول مثل رسول کے معصوم نہیں ہوتا، نہ اس کی اطاعت ہر کام میں مثل رسول کی اطاعت کے واجب ہوتی ہے۔ بالفرض کوئی خلیفہ سہواً یا عمداً کوئی حکم شریعت کے خلاف دے تو اس حکم میں اس کی اطاعت نہ کی جائے گی عصمت خاصہ نبوت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو معصوم ماننا عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہے۔ اس عبارت کے پیش نظر اس اشتہار میں لکھا ہے کہ:۔ استفتاء میں میں نے عقیدہ نمبر۱ کے بارے میں یہ وضاحت کی تھی، کہ کہ چونکہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کا دور گذر چکا ہے۔ اس لئے مستقبل میں کسی صحابی سے عمداً یا سہواً کوئی حکم خلاف شریعت دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ گویا ایسا عقیدہ مرتب کرنے والوں کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ صحابہ کرام میں سے بعض نے لازماً عمداً خلاف شریعت احکام دیئے ہیں اس لئے یہ عقیدہ مرتب کیا گیا ہے"۔

الجواب:۔ مودودی صاحبان کی یہ انتہائی جہالت ہے یا حیرت انگیز تلبیس۔ جو امام اہلسنت کی مندرجہ عبارت سے یہ نتیجہ نکال رہے ہیں کہ گویا ایسا عقیدہ مرتب کرنے والوں کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ صحابہ کرام میں سے بعض نے لازماً عمداً خلاف شریعت احکام دیئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ امام اہلسنت موصوف نے یہ عقیدہ فرقہ شیعہ کے اس مشہور عقیدہ کی تردید میں لکھا ہے کہ ائمہ بھی مثل انبیاء معصوم ہوتے ہیں اور مودودی صاحب نے بھی شیعوں کا یہ عقیدہ "خلافت و ملوکیت" ص۲۱۱ پر ان الفاظ میں لکھا ہے کہ:۔ (۲) امام کو معصوم ہونا چاہیئے۔ یعنی وہ تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک اور محفوظ ہو۔ اس سے غلطی کا صدور جائز نہ ہو۔ اور ہر قول و فعل جو اس سے صادر ہو برحق ہو۔ (بحوالہ ابن خلدون وغیرہ) مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی نے اسی عقیدۂ شیعہ کے برعکس اہلسنت کا یہ عقیدہ مندرجہ عبارت میں درج فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ رسول یا امام مثل رسول معصوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ معصوم وہ ہے جس سے گناہ کا صدور ناممکن ہو۔ اور یہ انبیاء کا خاصہ ہے اور غیر انبیاء معصوم نہیں ہوتے لیکن محفوظ ہو سکتے ہیں۔ یعنی ان سے گناہ کا صدور ناممکن تو نہیں لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ ان سے کوئی گناہ صادر نہ ہو۔ اسی فرق کو واضح کرنے کے لئے حضرت امام اہلسنت نے مثل کی قید بڑھائی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ خلفاء و ائمہ مثل انبیاء نہ معصوم ہوتے ہیں اور نہ مثل انبیاء واجب الاطاعت۔ اس کے بعد امام اہلسنت نے بالفرض سے دوسری بات بیان فرمائی ہے اور بالفرض کا لفظ وہاں ہی بولا جاتا ہے جہاں ایک مفروضہ بات پیش کی جائے اور وہ واقع میں نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر فرض کر لیا جائے کہ کسی خلیفہ نے سہواً یا عمداً کوئی حکم خلاف شریعت دیا ہے تو اس میں اس کی اطاعت نہ کی جائیگی لیکن معترض نے یا تو اپنی جہالت کی بنا پر بالفرض کا مطلب ہی نہیں سمجھا یا دانستہ عوام کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اس کی مزید وضاحت کے لئے قرآن مجید کی یہ آیت قابل لحاظ ہے۔ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور اگر وہ انبیاء بھی شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے (سورۂ انعام) یہاں بھی بالفرض کے طور پر ایسا فرمایا گیا ہے۔ تو کیا ارشاد خداوندی سے مودودی صاحبان یہ نتیجہ نکالیں گے کہ لازماً انبیاء کرام نے سہواً یا عمداً شرک کیا ہے۔ اسی لئے تو انبیاء کا زمانہ گذرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کیا مودودی صاحبان انبیاء معصومین کے بارے میں یہ نتیجہ ماننے کے لئے تیار ہیں؟ اگر نہیں تو خلفائے راشدین کے بارے میں جو بات امام اہلسنت نے بطور فرض کے فرمائی ہے یہ نتیجہ کس بنا پر نکالتے ہیں کہ لازماً بعض خلفائے خلاف شریعت احکام دیئے ہوں گے

(ب) نیز قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ وَلَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ (اور اگر آپ شرک کریں تو ضرور آپ کے اعمال ضائع ہو جائیں) کیا یہاں مودودی صاحبان امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وہ نتیجہ نکالیں گے۔ نعوذ باللہ

(ج) دور رسالت میں ایک عورت مسمات فاطمہ نے چوری کی۔ جب بعض لوگوں نے اس کی سفارش کی تو فرمایا کہ اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دوں) تو کیا اس ارشاد سے مودودی صاحبان یہ نتیجہ نکالیں گے کہ لازماً حضرت فاطمۃ الزہرا نے چوری کی ہو گی۔ اسی لئے تو آپ کی وفات کے بعد یہ حدیث بیان ہوئی ہو گا۔

(د) اگر یہ کہا جائے کہ پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کے بعد اگر مودودی صاحب بھی چوری کریں گے تو ان کے ہاتھ بھی کاٹ دیئے جائیں گے۔ تو کیا ان الفاظ سے مودودی جماعت یہ نتیجہ نکالے گی کہ لازماً مودودی صاحب نے چوری کی ہے یا آئندہ وہ چوری کے مرتکب ہونگے

ع ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہی ویسی سنی

## عبارت دوم

اس اشتہار میں جمعیۃ علماء اسلام کے مذکورہ رسالہ کے صفحہ ۲۲-۲۳ سے یہ عبارت بھی نقل کی گئی ہے کہ:۔ "آپ بارہ سال میں چھ سال تو نظام حکومت ایسا رہا کہ کسی کو شکایت نہ تھی سب لوگ آپ سے محبت کرتے تھے۔ مگر آخری چھ سال میں آپ نے اپنے اعزہ و اقارب کو عہدوں پر مقرر کیا اور انہوں نے کام کو خراب کر دیا۔ صلہ رحم کی صفت کا آپ پر غلبہ تھا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ صفت بڑی عمدہ صفت ہے۔ مگر کوئی چیز کیسی ہی عمارہ سے عمدہ ہو۔ جب وہ حد اعتدال سے تجاوز کر جائے تو خرابی پیدا کر دیتی ہے"۔

یہ عبارت درج کرنے کے بعد صاحب اشتہار لکھتے ہیں کہ:۔ "میں نے جب اس پمفلٹ کا مطالعہ کیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ان حضرات کا عقیدہ تو اس حد تک ہے۔ مگر جب مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ان سے زیادہ محتاط اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی عزت و احترام کا خوب خیال رکھتے ہوئے اظہار خیال فرماتے ہیں تو یہ حضرات ان کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کرتے ہیں"۔

اس کے بعد مولانا گل بادشاہ صاحب کے فتوے کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔ "یعنی اس فتوے کی زد میں نہ صرف جمعیۃ علماء اسلام آتی ہے بلکہ حضرت امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی بھی آجاتے ہیں جو ان کے نزدیک امام اہلسنت ہیں"۔

(باقی آئندہ)

---

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

# جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان سے نیز سنی و شیعہ حضرات سے

عرصہ سے بعض شیعہ طبقات کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ :-

(۱) سکولوں میں شیعہ طلبہ کی دینی تعلیم کا علیحدہ انتظام کیا جائے۔

(۲) ان کے اوقاف کا علیحدہ انتظام کیا جائے

(۳) ان کے مذہبی رسوم (تعزیہ وغیرہ) پر کسی قسم کی پابندی نہ ہو۔

**شیعہ حضرات سے** ہم پہلے تو شیعہ دوستوں سے عرض کریں گے کہ اگر سنی حضرات یہ مطالبہ کرلتے کہ شیعہ فرقہ کو علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے تو آپ بہرحال اُٹھتے۔ لیکن آپ مندرجہ بالا مطالبات خاص کر پہلے دو مطالبات پیش کر کے خود ہی علیحدہ شیعہ اقلیت عملاً قائم کر رہے ہیں یا نادانستہ اس کی طرف قدم اٹھا رہے ہیں۔ ہم اس قسم کے مطالبات کو ملکی وحدت، استحکام پاکستان اور خود شیعہ مفادات کے خلاف تصور کرتے ہیں۔ کیا شیعہ دوست اس کو پسند کریں گے کہ ان کے اس قسم کے مطالبات کے جواب میں سنی اکثریت کی طرف سے مطالبہ کیا جائے کہ ملازمتوں اور عہدوں کی تقسیم بھی تناسب آبادی کے لحاظ سے کی جائے اگر آپ اپنے اوقاف پر سنی اثرات نہیں برداشت کرنا چاہتے۔ دینی تعلیم یا نصاب تعلیم علیحدہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر سنی اپنے حقوق پر آپ کے براجمان ہونے کو کیوں پسند کریں۔ اس لئے ہم شیعہ دوستوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ حالات کو اپنے حق میں مساعد پا کر فوراً ایسی تحریکیں نہ شروع کیا کریں جو ہمارے اجتماعی مفاد کے منافی ہوں۔

**جناب گورنر صاحب سے** جناب گورنر مغربی پاکستان موسیٰ خاں صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ حاکم اور حکومت کا کام ملک میں امن اور رعایا میں عدل و مساوات کا قیام ہے حاکم جو بھی ہو وہ سب کا حاکم ہوتا ہے۔ اس لئے ہم ملکی خیرخواہی کے پیش نظر یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ شیعہ حضرات کے اس قسم کے مطالبات کے چکر میں آ کر اپنی غیرجانبدارانہ اور بلند و بالا پوزیشن کو داغدار نہ ہونے دیں۔ اور جس طرح سننے میں آیا ہے کہ پشاور ریجن کے محکمہ تعلیم کا کوئی سرکلر جاری ہو رہا ہے جس میں تعلیم کے بارہ میں ایسی ہدایات ہیں جو عوامی جذبات و احساسات کے مطابق نہیں ہیں تو اس طرح کے اقدامات کو (اگر وہ واقعی کئے گئے ہوں) واپس لیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شیعہ دوستوں کے رسوم محرم پر سے تمام پابندیاں سنی طبقہ کے احساسات کو نظرانداز کر کے اگر دور کر دی جائیں اور ان کو عام اجازت دے دی جائے کہ بغیر لائسنس کے جلوس نکالیں یا مقرر گذرگاہوں سے تجاوز کر کے سنی محلوں یا علاقوں میں اشتعال انگیز طرز اختیار کریں یا حکومت ہی سب کو لائسنس دینے میں اتنی فراخدلی کا ثبوت دینے لگے کہ اس میں شہری فضا اور امن و امان کا خیال نہ رکھا جائے تو یہ کسی طرح ملک دوستی نہ ہوگی اور ماتحت حکام کو جناب گورنر صاحب کا اس سلسلہ میں مناسب ہدایات دینا ضروری ہوگا۔

**سنی حضرات سے** سنی حضرات سے ایک ہی گذارش ہے کہ اپنے حقوق کو تلف کئے بغیر وہ ہر طرح ملکی امن و امان کو برقرار رکھنے کی پوری سعی کر سکتے ہیں۔ جن سے ان کو گریز نہ کرنا چاہیئے۔ بد اخلاقی کے مقابلہ میں اخلاق خوب بڑی بابرکت چیز ہے اور اسی کے ساتھ آخری طور پر خدا تعالیٰ کی نصرت و رضامندی ہوتی ہے جس طرح اب تک سنیوں نے بلند حوصلگی کا ثبوت دیا ہے اب بھی وہ حالات درست کرنے یا درست رکھنے کے لئے ہمت نہ ہاریں۔

ایک بات سنی شیعہ دونوں بلکہ تیسرے فریق حکومت سے بھی عرض ہے وہ یہ کہ

ایسا نہ کرنا چاہیئے جیسے جناب مظفر علی خاں صاحب قزلباش نے اپنی وزارت کے زمانہ میں مغربی پاکستان کے تمام علماء کو بلا کر شیعہ سنی اتحاد اور قیام امن کی اپیل پر اکتفا فرما دیا تھا۔ اس طرح کی کوششوں کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ صرف محرم کو امن سے گذرنے دیا جائے اور شیعہ جو کچھ کریں اس کو برداشت کر لیا جائے۔ بعض سنی سنیوں کے خود ساختہ نمائندے بن کر اور بعض شیعہ شیعوں کے خود ساختہ نمائندے بن کر عین قرب محرم میں اتحاد کے نعرے بلند کرتے ہیں۔

ہم ان امن پسندوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں جیسے کہ محترم قزلباش صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا تھا کہ ملک میں شیعہ سنی فرقوں میں مستقل امن اور رواداری کا انتظام ہونا چاہیئے صرف محرم میں دفع الوقتی پر اکتفا کر کے کبھی ایک اور کبھی دوسرے کو دبانے کی پالیسی صحیح نہیں ہے اور اس مستقل خدمت کی صورت ایک ہی ہے کہ دونوں فرقوں کے ایسے نمائندوں کو بیٹھ کر مل کر پُرامن رہنے کے لئے سوچنا اور تجاویز مرتب کرنا چاہیئے۔ جن کو خود ان فرقوں نے اپنا نمائندہ مقرر کیا ہو۔ اگر نیک نیتی اور دلیری سے یہ کام کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کے اچھے نتائج برآمد نہ ہوں ورنہ وقتی اور ہنگامی طور پر چند خودساختہ لیڈر بیٹھ کر اتحاد اتحاد کے نعرے لگا دیں یا ایک عام اپیل شائع کر دیں کوئی ٹھوس اور مستقل خدمت نہیں ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ دونوں فریق ان پر بدگمانی کریں اور اپنے اپنے حقوق کی حفاظت کے خلاف سمجھیں۔

ہم خصوصیت سے جناب گورنر صاحب کو متوجہ کرتے ہیں کہ ان کی ذمہ داری بڑی اور نازک ہے۔ وہ کسی لاقانونی اور ایسے اقدامات کی اجازت نہ دیں جو اس سے پہلے نہیں کئے گئے بلکہ ایسے اقدامات جن سے پہلے امن کو نقصان پہنچا ہے اپنے دلیرانہ طرز عمل سے منسوخ و ممنوع قرار دیں

وما علینا الا البلاغ۔

---

## جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب سہ سالہ اجلاس

(۵ - اپریل بروز بدھ)

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے دستور کے مطابق مغربی پاکستان کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کو صوبے یا علاقے کہا جاتا ہے۔ اسی طرح شمالی پنجاب کا صوبہ جمعیتی تنظیم کے لحاظ سے مستقل صوبہ ہے۔ اس میں سرگودھا۔ جھنگ لائلپور۔ جہلم۔ گجرات۔ میانوالی۔ کیمبلپور اور راولپنڈی کے اضلاع شامل ہیں۔ ان اضلاع کے انتخابات حسب اعلان قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مکمل ہو چکے ہیں۔ اب صوبہ شمالی پنجاب کا اہم اجلاس ۵ - اپریل ۱۹۶۷ء بروز بدھ ۱۱ بجے صبح دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا میں منعقد ہو رہا ہے۔ دعوت نامے جاری ہو چکے ہیں۔ اس اجلاس میں آئندہ تین سال کے لئے جدید انتخابات عمل میں آئینگے۔

---

# افکار و خیالات

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

## دیارِ کفر میں اسلام

لندن کے مشہور ہفتہ وار "پیپل" میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ:-

"برطانیہ میں اس وقت مشرقی مذہب اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ چنانچہ لندن کے اسلامک کلچر سنٹر میں جو جمعہ کی نماز ادا ہوتی ہے۔ اس میں برطانوی پولیس کا ایک سارجنٹ، ایک برطانوی ماہر طبیعات اور کئی یورپین شامل ہوتے ہیں۔ اس وقت برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد ۱½ لاکھ ہے۔ ان میں بیشتر ہندوستانی اور پاکستانی ہیں۔ نومسلم انگریزوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔"

گذشتہ افکار و خیالات میں کوریا میں اسلام کے بڑھتے ہوئے اثرات کا تذکرہ تھا کہ اسلام کی حقانیت اور دین فطرت ہونے کی وجہ سے کتنے کتنے بڑے لوگ اسلام کے حلقہ میں آ رہے ہیں۔ اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے مسلمانوں کی نہ ہی کوئی تنظیم ہے اور نہ ہی ان کے عمل میں وہ کشش اور جاذبیت رہ گئی ہے جو غیروں کو اپنی طرف کھینچ سکے، لیکن مسلمانوں کے اس بے عملی کے دور میں اب بھی اسلام کے فطری دین میں وہ کشش موجود ہے جو غیروں کو اپنے حلقے میں کھینچ رہی ہے۔ افریقہ میں بھی جہاں اسلام و مسیحیت کی منظم جماعتوں کی شبانہ روز مساعی اور لاکھوں روپوں کے خرچ سے ایک آدمی عیسائی ہوتا ہے وہاں مسلمانوں کے مال اور تنظیم کے لحاظ سے قلاش جماعتوں کی ٹوٹی پھوٹی کوششوں سے ۱۰ آدمی حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں۔ اگر مسلمان غیروں کے سامنے اپنے عمل و کردار کا نمونہ پیش کریں تو اوسط میں اور معتدبہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قرونِ اولیٰ میں اسی کردار و عمل ہی نے اسلام کو چاردانگ عالم میں پھیلایا تھا۔

## عورتیں اور تنگ لباس

ہریانہ کی حکومت نے صوبے کے سرکاری دفتروں میں کام کرنے والی خواتین کو ہدایت کی ہے کہ وہ تنگ لباس نہ پہنیں اور محکمے کے سربراہوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی ماتحت خواتین ملازمین کو اس قسم کا تنگ لباس پہننے سے روکیں۔

اہل کفر تک جن چیزوں کو برا سمجھ رہے ہیں نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہم اسلام کا دعوےٰ کرنے کے باوجود اُن ہی چیزوں کو بنظر استحسان ہی نہیں دیکھ رہے بلکہ اُن کو اپنی روزمرہ کی زندگی کا جزو لازم سمجھ رہے ہیں۔ آج پاکستان میں تنگ لباس کا دور دورہ ہے اور مرد و زن اسی فیشن کی رو میں بہے چلے جا رہے ہیں اور حکومت اس قسم کی بے حیائی کی چیزوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ اکبر مرحوم نے ۴۰ سال قبل کی حالت پر کہا تھا کہ ؎

پردہ آخر کس سے ہو جب مرد ہی زن ہو گئے

آج کی حالت کو اگر وہ دیکھ لیتا تو معلوم نہیں کیا کہتا۔

خود یورپ جو اس بے پردگی بلکہ عریانی کا بانی ہے اب اس عریانی سے سخت نالاں ہے اور وہاں کے ملکوں کے "آبائے شہر" اس عریانی پر قدغن لگانے کے قانون پاس کر رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں نیویارک کے "اخلاق پرست" آبائے شہر نے وہاں کی کمر سے اوپر برہنہ رہ کر ہوٹلوں، ریسٹورانوں، قہوہ خانوں رقص گاہوں اور شبینہ کلبوں میں کام کرنے والی ویٹرسوں کے متعلق آخری فیصلہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئندہ کوئی ملازم عورت ایسے اداروں میں برہنہ سینے کے ساتھ خدمت نہیں کر سکے گی۔ آبائے شہر نے کہا ہے کہ ایسی عورتوں کا سینہ کاملاً مستور ہونا چاہیئے اور ایسے کپڑے سے مستور ہونا چاہیئے جس میں سے بدن بالکل نظر نہ آنے پائے۔ خلاف ورزی کی سزا پہلی بار تیس دن اور دوسری بار ساٹھ دن کی قید ہوگی۔"

پوری قوم اس دن کی منتظر ہے جب پاکستان میں بھی ارباب اختیار اس عریانی کے خلاف ایسے قوانین وضع کریں تاکہ معاشرہ سے عریانی، بےحیائی اور فحاشی کے مہلک جراثیم کافور ہوں۔ وگرنہ اس بے حیائی کے نتائج پوری قوم کے لئے مہلک ثابت ہوں گے۔

## عورت۔ بازیچۂ مرداں

ایک امریکی تاجر ریچرڈ نے سائیگاؤں میں ایک ایسا نائٹ کلب قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جہاں بیس خوبصورت لڑکیاں اس طرح "راک اینڈ رول" کا رقص پیش کریں گی کہ کمر سے اوپر ان کے بدن پر کوئی پوشاک نہ ہوگی۔ ریچرڈ نے بتایا ہے کہ اس کی باضابطہ اجازت بھی حکومت نے اسے دے دی ہے۔ اُس نے کہا ہے کہ یہ ساری دلچسپیاں امریکی نوجیوں کو امریکہ میں تو حاصل تھیں مگر ویٹ نام میں حاصل نہیں ہیں

اسلام نے عورت کو جو مقام عطا کیا ہے۔ دنیا کا کوئی مذہب اُس کو وہ مقام عطا نہیں کر سکتا۔ آج یورپ یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ وہ مرد و زن کی مساوات چاہتا ہے۔ لیکن عورت کو مساوات دیتے دیتے اُس نے اُس کو حیوانوں سے بھی بدتر بنا دیا ہے۔ ایک جانور بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اُس کی مادہ اس کے سامنے ننگی ناچے۔ لیکن یورپ کے مساوات کے علمبرداروں نے عورت کو یہ ذلت بھی دکھلا دی کہ وہ مردوں کی نگاہِ ہوس کی تسکین کے لئے اُن کے سامنے ننگا ناچے اور وہ للچائی ہوئی نگاہوں سے اُس کو دیکھیں اور اپنے شہوانی جذبات کی تسکین کریں۔

آج ہم بھی یورپ کی ان باتوں کو اپنانے میں فخر محسوس کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاکستان بھی لندن، پیرس اور نیویارک کی طرح ایسے کلبوں کی آماجگاہ بن جائے۔

## ہماری ترقی کی حقیقت

وزارت اطلاعات و نشریات کے سیکرٹری جناب الطاف گوہر نے جامعہ ملی کراچی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"ملک میں ایک بھی نصابی کتاب پڑھنے پڑھانے کے قابل نہیں۔ ہمارے مصنفین اور ادیب قومی امنگوں کے مطابق نئی نسل کی تعلیم کے لئے کتابوں کی تصنیف و تالیف میں ناکام رہے ہیں۔ تقسیم کے بعد جو کتابیں تیار ہوئی ہیں انہیں دانشوری کے اغواء اور عقل کی ڈکیتی کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔" (جنگ ۱۹ مارچ ۱۹۶۷ء)

یہ الفاظ اگر مولوی کہتا تو یقیناً ارباب اختیار کی طرف سے اُسے دشمن پاکستان، پاکستان کے بنیادی نظریہ کا مخالف بلکہ غدار پاکستان تک کے خطابات ملتے۔ لیکن یہ بات اُس شخص کے منہ سے نکلی ہے جو کہ مرکزی کارکنان حکومت میں سے ہے جہاں تک بات کا تعلق ہے یہ مبنی برحقیقت ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ بات اسی حلقے سے نکلی ہے جو آج تک پاکستان کے سیاہ و سفید کا مالک اور ذمہ دار رہا ہے۔

کسی قوم کی تعمیر و تخریب اُس کے نظام تعلیم کے کامل اور ناقص ہونے پر ہے۔ نظام تعلیم اگر کامل اور اُس قوم کے مذہب، معاشرت، تہذیب و تمدن اور نظریہ زندگی کی غمازی کرتا ہے تو پھر وہ قوم ایسی مضبوط ہو جاتی ہے کہ دنیا کی کوئی قوم اُسے روبہ زوال نہیں کر سکتی۔ لیکن اگر اس قوم کا نظریہ تعلیم ان چیزوں سے عاری ہو یا کسی دوسری قوم کا مانگا تانگا ہو تو پھر اُس قوم کو ترقی کا دن دیکھنا نصیب نہیں ہوتا۔ اور قوم کی ساری ترقی درحقیقت اُس قوم کی ترقی ہوتی ہے جس سے اُس نے نظام تعلیم مانگا ہوتا ہے۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

# مشرق وسطیٰ کے تازہ ترین حالات اور برطانیہ کے ایک سابق وزیر اعظم کے بیانات

پچھلے دنوں بعض اہم واقعات پیش آئے ہیں جن کا مشرق وسطیٰ کی بدلتی ہوئی سیاست سے بہت گہرا اور دور رس تعلق ہے۔

مثلاً — ایران نے اپنی فوجیں روسی سرحدات کے قریب سے ہٹا کر خلیج فارس میں جمع کیں۔

— اردن نے مغربی جرمنی سے دوبارہ سفارتی تعلقات قائم کر لئے، جبکہ گذشتہ سال تمام عرب ملکوں نے جن میں اردن بھی شامل تھا مغربی جرمنی سے سفارتی تعلقات اس لئے منقطع کر لئے تھے۔ کہ اس نے اسرائیل کی سلطنت کو تسلیم کیا اور اسے اقتصادی و فوجی سامان دینا شروع کیا

— ملکہ برطانیہ کے شوہر نے پاکستان، مشرق بعید اور پھر واپسی پر کراچی ہوتے ہوئے ایران و بیروت وغیرہ ملکوں کا خاموش دورہ کیا۔

— عدن میں برطانیہ نے اپنے حامی عناصر کے ذریعہ آزادی خواہ افراد و گروہوں کے خلاف دہشت انگیز کارروائیاں منظم کیں۔ جن سے متعدد قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔ جواب میں حریت پسند عربوں نے بھی ایسے ہی اقدامات برطانوی فوج، افسران اور حامی عناصر کے خلاف کئے۔

— برطانیہ کے ایک سابق وزیر اعظم سر ایلک ڈگلس ہیوم نے امریکہ کے متعدد شہروں میں ایسی تقریریں کیں۔ جن میں ایک طرف برطانیہ سے کہا گیا کہ وہ عدن سے اس وقت تک اپنی فوجیں نہ ہٹائے جب تک مصر اور ناصر کے اثرات کا اس علاقہ سے خاتمہ نہیں ہو جاتا اور برطانیہ کی جگہ ایسی عرب مسلم طاقتیں نہیں لے لیتیں جو برطانیہ کی حلیف و ہمنوا ہیں۔ اور دوسری طرف ان تقریروں میں سعودی عرب اور ایران کو اکسانے کی کوشش کی گئی۔ کہ وہ اپنے مفاد کے پیش نظر آگے بڑھ کر ناصر کے اثرات کا قلع قمع کریں۔ چنانچہ ایسی ہی ایک تقریر کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:-

"میکسیکو سٹی، ۲۸ فروری۔ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم سر ایلک ڈگلس ہوم نے کہا ہے کہ عدن سے برطانیہ کے چلے جانے کے بعد مصری خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے ایران و سعودی عرب کو آگے بڑھنا پڑے گا، کیونکہ اگر مصر نے عدن پر قبضہ کر لیا تو خلیج فارس کی تمام ریاستوں کو مصر سے مستقل خطرہ درپیش ہوگا۔ ایک ایرانی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے چلے جانے کے بعد مصر اس سارے علاقہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا جس کے لئے ایران کو تیار رہنا چاہیئے۔"

(امروز یکم مارچ ۱۹۶۷ء)

اس اقتباس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مصر عرب دنیا اور مشرق وسطیٰ کے بارے میں مغربی مدبرین کے کیا منصوبے اور ارادے ہیں۔ یہ شاطرین مسلمان ملکوں کے درمیان کس طرح کی کشمکش کو ہوا دینا چاہتے ہیں اور ان کی نظروں میں ناصر کی شخصیت و مصر کی موجودہ حیثیت کتنی خطرناک ہے۔

اپنے مکروہ مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے اور اس علاقہ کی سیاسی صورت حال نازک تر بنانے کے لئے متعدد خفیہ مساعی عمل میں لائی گئیں۔

گذشتہ سال اچانک اسرائیل سے اردن پر حملہ کرا کر اسرائیل کے خلاف عربوں کے متحدہ محاذ کو دو حصوں میں تقسیم کرایا اور فوراً ہی ان دونوں حصوں کے درمیان یمن کے حالات کو ایک مسئلہ بنا کر باہمی نزاع کو ہوا دے دی گئی۔ اس کشمکش میں ایران کے لئے اندیشے پیدا کرا کے اسے خلیج فارس میں فوجی محاذ بندی پر آمادہ کر دیا گیا

اس طرح کی نقل و حرکت خدانخواستہ خلیج فارس سے یمن تک مسلح کشمکش کی صورت اختیار کر جاتی ہے اور مصر کے خلاف ایران، سعودی عرب اور اردن واقعی پیش قدمی شروع کر دیتے ہیں تو اس سے پورا مشرق وسطیٰ جنگ کی آتشیں لپیٹ میں آئے بغیر نہیں رہ سکے گا جس کے شعلے انقرہ اور کراچی تک بھی پہنچیں گے۔

اس نازک موقعہ پر پاکستان جیسے مسلمان ملکوں کے لئے بھی یہ خطرناک مسئلہ پیدا ہو جائے گا کہ وہ ان مسلمان متحاربین میں سے کس فریق کا ساتھ دیں اور کس کا نہ دیں۔ زیادہ دیر تک ملحقہ مسلمان ملکوں کا غیر جانبدار رہنا مشکل ہوگا۔ علاوہ ازیں پاکستان و ایران کے باہمی تعلقات ایسے ہیں کہ ایران پاکستان سے حمایت و امداد کی پوری پوری توقع کرے گا۔

پاکستان پر بھارتی حملہ کے وقت اگرچہ انڈونیشیا اور چین کی طرح تو ایران نے بھارت کے خلاف کوئی عملی اقدام نہیں کیا تھا اور نہ مصر کی طرح اسلحہ سے لدے ہوئے بھارتی جہاز کو نہر سویز میں روک کر پاکستان جانے پر مجبور کرنے جیسا کوئی واقعہ ظہور میں آیا تھا۔ تاہم حال ہی میں بار بار یہ اعتراف و اعلان کیا جاتا رہا ہے کہ اس نازک موقعہ پر ایران نے پاکستان کی بہت قیمتی معاونت کی تھی۔ چنانچہ پاکستان کا بھی یہ اخلاقی فرض ہو جاتا ہے کہ وہ کسی ایسے ہی موقعہ پر ایران کا بھی پورا پورا ساتھ دے، اور اسی لئے شاہ ایران کے حالیہ دورۂ پاکستان کے موقعہ پر صدر پاکستان نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ اگر ایران پر کوئی کڑا وقت آئے گا تو پاکستان ایران کی پوری پوری معاونت کرے گا۔

اب اگر خدا نہ کرے، برطانیہ کے سابق وزیر اعظم لارڈ ہیوم کی یہ خواہش و ارادے کے مطابق واقعی سعودی عرب، ایران، اردن "مصری خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں"۔ مسلح تصادم شروع ہو جاتا ہے اور پاکستان جیسے مسلمان ملک بھی اس لپیٹ میں آ جاتے ہیں تو اس کا اندوہناک انجام کیا ہوگا؟ مسلمان ملکوں کے اس باہمی تصادم و کشمکش سے ان کے حریف و دشمن پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

برطانیہ و امریکہ کو اس علاقہ میں در آنے کا بہانہ ہاتھ آئے گا۔ تیل کمپنیاں جو سب کی سب امریکہ برطانیہ و یورپین ملکوں کی ہیں۔ اپنے تحفظ کے لئے امریکہ اور برطانیہ کو مداخلت کی دعوت دیں گی اسرائیل اپنے کو مضبوط تر بنائے گا اور ممکن ہے کہ اس نزاع کے موقعہ پر وہ مصر کے مخالف محاذ کی باقاعدہ حمایت کا اعلان کر کے اپنے لئے ان سے خصوصی رعایات و مفادات حاصل کر لے۔

بھارت بھی خاموش نہیں بیٹھے گا، جب وہ دیکھے گا کہ پاکستان بھی اس نزاع میں الجھ گیا ہے، تو وہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا کشمیر کے نزاع کو نیا رنگ دے گا، اور وہاں اپنی پوزیشن اور مضبوط بنا لے گا۔

اس طرح مصر و ناصر کو ختم کرنے کی قیمت کیا ادا کرنی پڑے گی۔ شاید ناصر دشمنی میں اس کا اندازہ ابھی نہیں کیا جا رہا ہے۔ لیکن صاف ظاہر ہے کہ اس کا نتیجہ برطانیہ کے از سر نو پیر جمانے، مسلم ممالک کے قطعی کمزور ہو جانے اور اسرائیل و بھارت کے طاقتور بن جانے کی ہی صورت میں نمودار ہوگا۔

اور

ایلک ڈگلس ہیوم جیسے برطانوی مدبرین و شاطرین کا منشا بھی یہ ہی ہے۔

## حضرو ضلع کیمل پور میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا ورودِ مسعود

۲۰ مارچ ۱۹۶۷ء دوپہر کو مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی معیت مولانا عبدالستار اور حافظ عزیز الرحمٰن خورشید حضرو تشریف لائے۔ نماز ظہر کے بعد ضلع کیمل پور اور شہر حضرو کے عہدیداروں اور رضا کاروں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے وقت کے نازک ترین حالات پر تفصیلی روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اس وقت کی نزاکت کو نہ سمجھنے والے اور درویش صفت راہنماؤں کی قیادت و سیادت کے جھنڈے تلے جمع ہو کر خدمت دین سے جی چرانے والوں کو قیامت کے دن حسرت و ندامت اور دنیا میں نقصان و خسران کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔۔

آپ نے مزید فرمایا کہ علماء اور دیندار حضرات کو احساس کمتری میں مبتلا نہ ہونا چاہیئے بلکہ عزم و اعتماد کے ساتھ میدان میں نکلنا چاہیئے۔ پھر آپ خود دیکھ لیں گے کہ حالات کا رخ کیسے بدلتا ہے؟ آپ نے محکمہ اوقاف کی گو مگو پالیسی جامعہ اسلامیہ بہاولپور اور اس کے وائس چانسلر بلگرامی کی عیارانہ پالیسی اور مساجد میں پرائمری سکولوں کے اجراء سے پیدا ہونے والے نتائج پر تبصرہ فرماتے ہوئے پر اعتماد لہجہ میں فرمایا کہ اگر ہم اپنی آواز کو متحد و منضبط بنا لیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا بال بیکا نہیں کر سکتی۔ آپ نے فرمایا کہ علماء کرام کو اسلاف کی طرح خدمت دین کی نیت سے سارے کام کرنے چاہئیں۔۔۔

رات کو جامع مسجد حضرو میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے (بصورت درس قرآن مجید) اس بوڑھے جرنیل نے ملاحدہ و زنادقہ کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ انبیاء علیہم السلام اور انگریزی نبی مرزا قادیانی کے خطوط کا موازنہ کرتے ہوئے آپ نے انگریزوں کے اس ازلی وفادار کی مخصوص اور رسوا کاری چالوں کو طشت از بام کیا اور اس کے مرید با صفا ظفر اللہ کی منافرت انگیزی پر حکومت کو توجہ دلائی۔

آپ نے احترام و ادب نبی پر درس دیتے ہوئے مقام نبوت کو واضح کیا اور فرمایا کہ خدا کو یہ بھی گوارا نہیں کہ میرے محبوب کی آواز سے کوئی اپنی آواز بھی بلند کرے۔ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (الآیہ)

آپ نے فرمایا کہ نبی کی گستاخی سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ ملک میں دین محمدی کے خلاف ناٹک رچانے والے سوچیں۔ آپ نے ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی۔ عیاشی، بے راہ روی، عریانی و بے دینی کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر متحد ہونے کی دعوت دی۔

آخر میں آپ نے "ماڈرن مفکر" مودودی صاحب کے بعض "نادرہ روزگار" حوالے بیان کر کے ان کی جہالت کو بے نقاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں ان سے کوئی عداوت نہیں۔ لیکن توہین انبیاء اور تنقیص صحابہ برداشت نہیں۔ یہ اولوالعزم انسان اور مرد درویش سوا گھنٹہ تک علم و فضل کے موتی بکھیرتا رہا اور انسانوں کا عظیم اجتماع اپنے دامن بھرتا رہا۔ اگلی صبح کو امیر ضلع کیمبل پور حضرت مولانا ضیاء الحق (بہبودی) اور ناظم اعلیٰ مولانا سکندر خاں مختار بزنی کی موجودگی میں ضلعی مجلس شوریٰ اور تنظیم ... بقیہ پ...

---

## بقیہ ۔ اداریہ

کوشش کرے۔ "گذشتہ را صلوات آئندہ را احتیاط" کے مطابق طعنوں کی مشق کرنے کی بجائے باہمی حسن تعلقات اور تعاون و تناصر کی فضا پیدا کرنے یا اس کو تقویت دینے کے اقدامات کرے

اس لئے ہم محمد ایوب خان صاحب صدر پاکستان مسلم لیگ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ ان پر نہ صرف دس کروڑ مسلمانان پاکستان کی دینی حفاظت، اصلاح معاشرہ و استحکام پاکستان کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے بلکہ بھارت کے مظلوم و مقہور ۵ کروڑ مسلمانوں کے لئے سوچنا اور مناسب تجاویز بروئے کار لانا بھی ان کا فرض ہے۔ آپ نظریہ پاکستان کی مخالفت کے طعنوں کی بجائے ... سنگھی جنوں کے لئے کوئی جھاڑ پھونک تجویز کریں۔ قوم آپ کا ساتھ دے گی۔ جمعیۃ علماء اسلام کی تمام خدمات اس کام کے لئے وقف ہوں گی۔ لیکن اگر قوم کو عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، مداخلت فی الدین شراب و سود اور مختلف پابندیوں سے پریشان رکھا گیا اور عوام و عمال کو جام و سبو اور صنف نازک کے اختلاط سے لذت آشنا کرنے کی خدمت جاری رہی تو قوم دن بدن بیزار ہوگی اور علماء مزاحم ہوتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ اور ملک کو عظیم دشواریوں کا سامنا کرنے کے امکانات بڑھتے رہیں گے۔

ہم پاکستان بنانے والی مسلم لیگ سے چاہے وہ کونسی بھی ہو عرض کرتے ہیں کہ مذکورہ جن سنگھی خرافات ہماری غیرت ملی کے لئے چیلنج ہیں۔ اگر اس پر بھی ہماری رگ حمیت نہیں پھڑکتی۔ اور ہم خرمستیوں سے باز آ کر مستقبل کے لئے سر جوڑ کر نہیں سوچتے تو یہ احساس و خودداری کی موت اور خودکشی کے مترادف ہوگی۔

(ع ۔ غ ۔ ھ)

---

## لاہور اسٹیشن پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا شاندار استقبال

لاہور بروز منگل ۲۸ مارچ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نظر بندی کے بعد رہائی پر جب لاہور پہنچے تو اسٹیشن پر لاہور کے علماء اور عوام کی ایک کثیر تعداد نے آپ کا پر جوش استقبال کیا۔ ... پلیٹ فارم پر ... اسلام زندہ باد، مولانا غلام غوث ہزاروی زندہ باد، جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

مولانا کی آمد کی خبر ایک دن پہلے تمام لاہور میں پھیل چکی تھی۔ علماء اور عوام مولانا کی زیارت کے لئے بیتاب تھے۔ چنانچہ گاڑی کی آمد سے ایک گھنٹہ قبل ہی لوگ اسٹیشن پر پہنچنا شروع ہو گئے۔ مولانا مرید کے ملتان کے مضافات میں ایک تبلیغی جلسہ میں شرکت کے بعد لاہور آ رہے تھے۔ لاہور کے مسلمانوں نے مولانا سے محبت و عقیدت کا مظاہرہ استقبال کی صورت میں کیا۔ اس استقبال میں تقریباً پچاس ... علماء ... حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب بھی شریک تھے موجود تھے۔ حضرت ہزاروی نے اسٹیشن پر ہی تمام دوستوں اور علماء سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔

### جانشین شیخ التفسیر کی دعوت

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دیگر علماء کی معیت میں سیدھے شیرانوالہ پہنچے۔ وہاں نماز ظہر کے بعد جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب نے مولانا ہزاروی کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام کیا ہوا تھا جس میں جمعیۃ علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام کے راہنما و دیگر علماء بھی مدعو تھے۔ یہاں مولانا ہزاروی نے ... نظر بندی کے تاثرات اور واقعات بیان فرمائے۔

### شاہدرہ میں دار المطالعہ کا افتتاح

دعوت سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پہنچے وہاں سے شاہدرہ ٹاؤن روانہ ہو گئے۔ آپ کے ہمراہ حکیم مختار احمد الحسینی بھی تھے۔ مولانا ہزاروی نے مقامی شاخ کے نئے دفتر اور دار المطالعہ کا افتتاح فرمایا اور اس موقعہ پر حاضرین سے مختصر سا خطاب بھی کیا۔ رات کو پھر جامع مسجد شاہدرہ میں آپ نے تقریر فرمائی اور تقریر میں جمعیۃ کے مقاصد کو واضح کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہم اسلام کی بالادستی اور تحفظ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ آپ کی تقریر رات گئے تک جاری رہی گڑگڑ ہوئی۔ آٹھ بجے مولانا ہزاروی اپنے رفقاء سمیت راولپنڈی روانہ ہو گئے۔

(حضرت) محمد سعید الرحمٰن علوی (جامع مسجد مرکزی)
... جمعیۃ علماء اسلام حضرو ضلع کیمل پور

# خبرنامہ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام تھانہ بالاگنج ضلع سلہٹ مشرقی پاکستان کی تشکیل

۱۶ مارچ بروز جمعرات موضع گلمو کافن میں علماء کرام تھانہ بالاگنج کے ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا محمد خلیل الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم حاجی پور منعقد ہوا۔ صدارت اجلاس حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب، ہ اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ و حضرت مولانا نور الدین صاحب شیخ الحدیث جامعہ گوہر پور نے پرزور تقریریں کیں اور علماء کرام کے فرائض اور تنظیم جمعیۃ پر روشنی ڈالی۔ آخر میں باتفاق آراء حسب ذیل عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر - حضرت مولانا فخر الدین صاحب مہتمم مدرسہ دار السنہ گلمو کافن۔

نائب امیر۱ - حضرت مولانا نور الدین صاحب شیخ الحدیث جامعہ گوہر پور۔ نائب امیر۲ حضرت مولانا محمد خلیل الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم حاجی پور۔ ناظم اعلیٰ - حضرت مولانا عبد الرشید صاحب مدرس مدرسہ مظاہر العلوم حاجی پور۔ نائب ناظم حضرت مولانا عبد الشہید صاحب مدرس مدرسہ دار السنہ گلمو کافن۔ نائب ناظم ۲ - حضرت مولانا عبد الحمید صاحب مدرس مدرسہ مظاہر العلوم حاجی پور۔

خازن - حضرت مولانا عبد الحمید صاحب میانک پوری

مذکورہ عہدہ داران کے علاوہ اور ۳۰ ممبران پر مشتمل مجلس شوریٰ تشکیل کی گئی۔

(عبد الرشید ناظم اعلیٰ تھانہ بالاگنج ضلع سلہٹ)

## جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کی کارروائی

۱۰ مارچ ۱۹۶۷ء بعد نماز جمعہ موتی مسجد میں جمعیۃ علماء اسلام میانوالی شہر کا ماہانہ اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا محمد امیر صاحب منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے نصرت دین الٰہی کی جد و جہد اور اس کے صلہ ملنے کے موضوع پر درس قرآن پاک دیا۔ علاوہ ازیں ملکی حالات پر تبصرے ہوتے رہے۔ آخر میں حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں:-

(۱) یہ اجلاس حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام و دیگر علماء کرام کو صوبہ اسلام آباد کے ساتھ پابندی گذارنے اور حکومت کے غیر مشروط طور پر رہا کرنے کے اقدام کو قابل قدر سمجھتا ہے۔ نیز یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام اضلاع کے حکام کو ہدایات جاری کر کے جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان و دیگر تمام حضرات کی پابندیاں و نظر بندیاں فی الفور ختم کر دی جائیں۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اسلامی اخبارات کو بلیک کرنے اور خلاف شرع امور مثلاً عریانی فحاشی اور رقص و سرود کی محفلیں وغیرہ کو بند کرنے کے لئے فوری اور مؤثر قدم اٹھائے۔

(۳) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت غیر مسلم فرقے مثلاً عیسائی، مرزائی اور پرویزی وغیرہم کی تبلیغ پر قانونی طور پر پابندی لگا کر نظریہ پاکستان کو مستحکم کرے۔ (احمد سعید ناظم جمعیۃ میانوالی)

## جمعیۃ علماء اسلام کچا کھوہ کی سرگرمیاں

۲۱ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ کو جمعیۃ علماء اسلام علاقہ کچا کھوہ کا بمقام جامع مسجد کچا کھوہ زیر صدارت مولانا امان اللہ صاحب امیر جمعیۃ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں صاحب موصوف نے مختصر الفاظ میں جمعیۃ کا تعارف کرایا کہ جمعیۃ علماء اسلام صرف ملک میں اسلامی آئین جاری کرانے میں کوشاں ہے اور ملک میں اسلامی اقدار کے تحفظ اور اسلامی جمہوری روایات کی بحالی کے لئے جد و جہد کر رہی ہے۔ خطاب کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کچا کھوہ کا یہ اجتماع حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ ملک میں قرآن و سنت کے عین مطابق قانون کو جاری کر کے مسلمانان پاکستان کے اضطراب کو دور کیا جائے۔ اور عائلی قوانین جیسے غیر اسلامی آئین کو منسوخ کیا جائے۔

(۲) یہ اجتماع ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی الادینی اور اس کے زیر نگرانی مرتب شدہ کتاب مجموعہ قوانین اسلام کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور صدر مملکت سے اپیل کرتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ میں علماء اسلام کو شامل کیا جائے تاکہ قوانین اسلام کی بنیاد پر مرتب ہو کر مسلمانوں کو الادینی سے نجات دلائیں۔

(۳) ہلال کمیٹی میں علماء دین ہونے چاہئیں تاکہ کمیٹی شرع کے مطابق فیصلہ کر سکے۔

(محمد عبد الغفور ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کچا کھوہ)

## جمعیۃ علماء اسلام ضلع گجرات کا ضلعی انتخاب

۹ ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ بعد از نماز ظہر شاہی جامع مسجد سرائے عالمگیر ضلع گجرات کی شاخوں کے نمائندگان اور عہدہ داروں کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مختلف شاخوں کے بائیس نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کے ناظم حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب فاضل دیوبند خطیب جہلم خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رح نے ضرورت تنظیم کے موضوع پر مختصر فاضلانہ تقریر فرمائی۔ اس کے بعد ضلعی انتخاب عمل میں آیا جو درج ذیل ہے اور باتفاق قرار دادیں پاس ہوئیں۔

امیر ضلع گجرات - حضرت مولانا محمد نذیر اللہ خان صاحب۔ خطیب جامع مسجد حیات النبی گجرات

نائب امیر - حضرت مولانا سید بشیر احمد شاہ صاحب خطیب لالہ موسیٰ۔

ناظم اعلیٰ - حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب بالاکوٹی خطیب شاہی جامع مسجد سرائے عالمگیر

ناظم - حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد بجن کسانہ

خازن - حاجی محمد عبد اللہ صاحب سرائے عالمگیر

### قرار دادیں

(۱) ڈاکٹر فضل الرحمٰن جیسے منکر حدیث کو اسلامی مشاورتی کونسل سے الگ کیا جائے۔

(۲) مذہبی عبادات میں مداخلت کو ترک کیا جائے

(۳) بنیادی حقوق کو بحال کیا جائے۔

(۴) عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔

## شہر گجرات کا انتخاب

امیر: میاں فضل ربانی صاحب محلہ مسلم گنج گجرات

ناظم اعلیٰ صوفی محمد جمیل صاحب محلہ کالری گیٹ "

خزانچی صوفی غلام نبی صاحب محلہ بخشو پورہ "

### مجلس شوریٰ

(۱) میاں فضل ربانی صاحب (۲) صوفی محمد جمیل صاحب (۳) صوفی غلام نبی صاحب (۴) صوفی یاسین صاحب (۵) منظور احمد صاحب ضیاء (۶) محمد یوسف صاحب (۷) صوفی فضل کریم صاحب۔

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام مٹھہ ٹوانہ

امیر مولانا علی محمد صاحب

نائب امیر چودھری نور محمد صاحب ممبر ٹاؤن کمیٹی

ناظم اعلیٰ رانا جمشید احمد صاحب راہی

خازن چودھری محمد بشیر صاحب

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام چک ۱۳۱/ج

امیر صوفی عبد المجید صاحب

ناظم چودھری عبد الصمد صاحب

خازن حکیم عبد الغفور صاحب

### دفتر کا پتہ

سکھر میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا پتہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام فیضی محمد روڈ۔ سکھر۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

## انتخاب جدید جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ

مورخہ ۲۶۔ مارچ ۱۹۶۷ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد ناڑی مانسہرہ میں ضلع ہزارہ کا ضلعی اجتماع جمعیۃ علماء اسلام زیر صدارت حضرت مولانا حاجی فضل حق صاحب اچھڑیاں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ضلعی انتخاب عمل میں آیا۔

امیر ضلع ۔ حضرت مولانا عبدالحئی صاحب خطیب جامع مسجد ناڑی مانسہرہ

نائب امیر۔ حضرت مولانا خلیل الرحمان صاحب سکندپور ہری پور

نائب امیر۔ حضرت مولانا قاضی محمد نواز صاحب خطیب جامع مسجد الیاسی نواں شہر ایبٹ آباد

نائب امیر۔ حضرت مولانا حضرت احمد خطیب تنکیاری

ناظم اعلیٰ ۔ جناب حاجی ڈاکٹر محمد ہارون صاحب ,,

ناظم ۔ جناب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ڈب مانسہرہ

ناظم ۔ قاری محمد یعقوب صاحب اہل ٹبل

ناظم دفتر ۔ جناب عبدالقیوم صاحب ڈب مانسہرہ

خازن ۔ مولانا محمد یوسف صاحب خانپور جیل سٹور مانسہرہ

سالار ضلع ۔ خان عزیز الرحمان خان صاحب ملک پور

اراکین اور مجلس شوریٰ کا انتخاب اور ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش ہو کر اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس صدر پاکستان کی ان تقاریر پر غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے جو کہ انہوں نے مسلم لیگ کے اجلاس حیدر آباد میں خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق کہا کہ یہ اسلام کے خلاف نہیں اور مزید یہ کہ اگر صاحب شریعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آج اس دور میں ہوتے تو وہ بھی ایسا کرتے۔ صدر پاکستان نے گورنروں کی کانفرنس میں علماء اسلام کے متعلق یہ کہا ہے کہ وہ دین کو کھلونا بنا رہے ہیں۔ حالانکہ صدر مملکت آئے دن اپنے احکام سے دین میں ناجائز و بے جا مداخلت کر کے چودہ سو سال کے دین میں ترمیم کرنے کی سعی کر کے اسلام کو ماڈرن اسلام بنانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ صدر مملکت کے یہ بیانات داعیان اسلام یعنی علماء کرام کی توہین اور اسلام کی کھلی ہوئی مخالفت ہے۔ یہ اجلاس صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایسے عوامل سے احتراز فرمائیں۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر براہ راست انتخابات کا طریقہ رائج کر کے موجودہ طریقہ ہائے انتخاب ختم کیا جائے اور ملک میں ہنگامی حالات ختم کر کے عوام کو اپنے جائز بنیادی حقوق دیئے جائیں۔

(۳) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ یہ ملک جو کہ اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس میں فوراً کتاب و سنت کے مطابق اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں اور ملک میں ثقافت کے نام پر بیحیائی کو ختم کیا جائے اور مخلوط طریقہ تعلیم بند کیا جائے نیز مجموعہ قوانین اسلام نامی کتاب جس میں مردود زمانہ عائلی قوانین کو نصوص صریحہ کے خلاف جائز لکھا ہے فوراً ضبط کی جائے اور عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی کو ملک سے ختم کر کے اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔

(۴) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو علیحدہ کر کے ان کی جگہ علماء حق کو رکھ کر صحیح اسلامی ادارہ بنایا جائے اور اسی طرح رویت ہلال کمیٹی مرکزی اور ضلعی سطح پر علماء حق کو شامل کر کے عوام کو مداخلت فی الدین کی بدظنی سے بچایا جائے۔

(۵) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں گرانی حد کو پہنچ چکی ہے۔ خاص کر آٹا کی موجودہ مہنگائی اور دیہاتی عوام کو نہ ملنا غریب کے لئے تکلیف کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس کو فوراً آسان طریقہ پر عوام کو مہیا کیا جائے۔ اور حسب سابق ڈپو کے ذریعہ سے گندم یا گندم کا آٹا دیہات میں تقسیم کیا جاتا تھا اسی طرح تقسیم کیا جائے۔

(۶) یہ اجلاس سر ظفر اللہ قادیانی کی تقاریر کو جو کہ انہوں نے ربوہ میں کی ہیں۔ تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ملک و ملت کے لئے خطرناک سمجھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ظفر اللہ خاں کی اشتعال انگیز تقریروں کا فوری ایکشن لے اور اسی طرح دوسرے مرزائی ملازمین جو کہ اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ حاصل کرتے ہیں ان کو بھی روک کر عامۃ المسلمین کے اضطراب کو دور کرے۔

(۷) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بغیر کسی جرم کے علماء کرام کو قید یا نظر بند رکھنا جمہوریت کی پیشانی پر بدنما داغ ہے۔ جیسا کہ حال ہی میں ہمارے ضلع کے دو حضرات حضرت مولانا عبدالحئی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ خطیب جامع مسجد ناڑی اور حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خالد نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ کو بغیر کسی قصور کے ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ نے خواہ مخواہ ایک ایک ماہ ایبٹ آباد جیل میں اخلاقی قیدیوں کی طرح سی کلاس میں رکھا اور پھر اسی ماہ کی ۷ تاریخ کو ان کو رہا کیا۔ اسی طرح دیگر علماء کرام کے ساتھ بھی کیا گیا۔ آئندہ کے لئے ایسے اقدامات سے گریز کیا جائے۔

(۸) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ محکمہ اوقاف نے جن مساجد کو اپنے قبضہ میں لیا ہوا ہے ان کا انتظام بھی درست نہیں۔ ان کا انتظام محکمہ درست کرے اور آئندہ کے لئے کسی مسجد کو محکمہ اپنی تحویل نہ لے۔ اور علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ محکمہ اوقاف کی امامت کے لئے سوچ سمجھ سے کام لیں۔

(۹) یہ اجلاس حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی و مولانا عبدالخالق صاحب کبیر والہ ملتان و مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی و مولانا عبدالمالک صاحب شیخوپوری نجف خاں کی وفات کو دین و ملک کے لئے نقصان عظیم سمجھتے ہوئے ان کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب حضرات کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔

(۱۰) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مودودی صاحب کی تصنیف "خلافت سے ملوکیت" تک کتاب کو جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جھوٹ، بہتان سے بھری ہوئی ہے۔ فوراً ضبط کیا جائے۔

دعائے خیر پر اجلاس ختم ہوا۔

(عبدالقیوم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام)

## انتخاب جدید ضلع مظفر گڑھ

مورخہ ۱۲ بروز اتوار جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی اجتماع بمکان ڈاکٹر کیپٹن غلام احمد صاحب منعقد ہوا جس کی صدارت سید محمد شاہ صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا عبدالجلیل صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پیش فرمائے اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ اور جمعیۃ کے اراکین کو مستعدی سے کام کرنے پر توجہ دلائی۔ اس کے بعد چودھری شوکت علی صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو نے ضلعی کام کی رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں حکیم غلام نبی صاحب نے تجویز پیش کی کہ ضلع کی ماتحت جماعتیں ضلع کے مرکزی مقام کوٹ ادو کو مستقل ماہانہ چندہ ارسال کیا جائے۔ نیز مشورہ ہوا کہ ضلع کے لئے ایک مبلغ رکھا جائے۔

### فہرست عہدہ داران ضلعی

| | |
|---|---|
| امیر | سید پیر عبدالرزاق شاہ صاحب |
| نائب امیر | کیپٹن غلام احمد صاحب |
| نائب امیر | سید محمد شاہ صاحب ٹھٹھی خمرا (سناواں) |
| ناظم اعلیٰ | چودھری شوکت علی صاحب کوٹ ادو |
| ناظم | حاجی شیر محمد خاں صاحب جتوئی |
| ناظم | بشیر احمد صاحب زرگر کوٹ ادو |
| ناظم دفتر | منشی محمد ابراہیم صاحب کوٹ ادو |
| خزانچی | حاجی نصیر الدین صاحب کوٹ ادو |
| سالار | حکیم غلام نبی صاحب سناواں۔ |

(محمد ابراہیم صاحب ناظم دفتر)

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو

امیر شہر چودھری شوکت علی صاحب۔ نائب امیر ڈاکٹر کیپٹن غلام احمد صاحب۔ نائب امیر ۲ مولانا محمد عبدالجلیل صاحب۔ ناظم اعلیٰ چودھری محمد یوسف صاحب ناظم بشیر احمد صاحب زرگر۔ خزانچی شیخ محمد اکبر صاحب ناظم دفتر شیخ محمد اقبال صاحب۔ ناظم دار المطالعہ اللہ بخش صاحب کلاتھ مرچنٹ　(محمد اقبال ناظم دفتر کوٹ ادو)

সাপ্তাহিক তরজুমানে ইসলাম লাহোর
WEEKLY TARJUMAN E ISLAM LAHORE

جلد ۱۰ | جمعہ ۷ اپریل ۱۹۶۷ء مطابق ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۱۲

## بقیہ: ـ افکار و خیالات

انگریز اپنے نظام تعلیم ہی کی وجہ سے آج تک ہمارے دماغوں پر مستولی ہے اور ہم اس کی ہر شے کو ترقی کا زینہ سمجھتے ہوئے اُس کی نقالی میں فخر محسوس کرتے ہیں اور پھر اس کو اپنی قومی ترقی کا نام دیتے ہیں حالانکہ ؎

کی مسلماں نہ ترقی جو فرنگی بن کر
یہ فرنگی کی ترقی ہے مسلماں کی نہیں

ہمارے ارباب اختیار کہتے ہیں کہ ہم نے ۲۰ سال میں بہت ترقی کی ہے۔ لیکن مرکزی سیکرٹری وزارت اطلاعات و نشریات کے بقول ہم ایک نصابی کتب بھی ایسی تیار نہیں کر سکے۔ جس کو پڑھ کر قوم کا ذہن بلند ہو اور جو اس کی امنگوں سے مطابقت رکھتی ہو نصاب تعلیم اور نظام تعلیم کے اس قدر ناقص ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔ جن میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ تعلیم کو بھی اب خاص لوگوں کی اجارہ داری بنا دیا گیا ہے اور علم کو ڈگریوں کے ترازو میں تول کر بعض نام نہاد فاضلین کو صرف آمدنی کے ذرائع مہیا کرنے کے لئے نصاب کی گرانبار ذمہ داری اُن کے کندھوں پر ڈال دی گئی۔ نتیجہ وہی ہوا جو ہونا تھا کہ اُن نام نہاد فاضلین نے تو دولت سے ہاتھ رنگ لئے، لیکن قوم کی نئی نسل کی عقل و دانش کا خون ہو گیا ہے۔



باہتمام ملک نور الٰہی پرنٹر چھپا اور ر. غازی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ سے شائع کیا

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب قدس سرہ

# معارف الحدیث

انہوں نے جذبات میں بھر کر یہ جواب دیا۔ جب ہمارے گھر بار تک برباد ہو چکے تو آخر وہ کون سا دن ہو گا جب ہم جنگ کریں گے لیکن انہوں نے ان کے ساتھ پھر وہی کٹ حجتی جاری رکھی۔ آخر جب بڑی بحث کے بعد ان کو جنگ کا حکم دیا گیا تو ان میں سے اکثر بھاگ نکلے اور صرف کچھ لوگ ہی باقی رہ گئے جو ثابت قدم رہے اور جنگ میں شریک ہوئے

دوسری جگہ ارشاد ہے جس میں ان کے علاوہ جنگ کے اور دوسرے عواقب و نتائج پر تنبیہ کی گئی ہے۔ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ( دیکھئے کہ بادشاہ جب گھستے ہیں کسی بستی میں اس کو خراب کر دیتے ہیں اور کر ڈالتے ہیں۔ وہاں کے سرداروں کو بے عزت اور ایسا ہی کچھ کریں گے ) ( پارہ ۱۹ رکوع ۱۸ )

خلاصہ یہ ہے کہ قوی اور مضبوط بادشاہوں سے لڑنا ہنسی کھیل نہیں۔ ان کی یہ عام عادت ہے کہ اگر وہ غالب آ جائیں جیسا کہ ظن غالب ہوتا ہے تو ملوک اور سلاطین کی عام عادت کے موافق تمہارے ملک کو تہ و بالا کر کے رکھ دیں گے اور وہ انقلاب ایسا ہو گا جس میں عزت والوں کو ذلیل و خوار ہونا پڑے گا۔

لہٰذا بہتر یہ ہے کہ عواقب پر غور و خوض کئے بغیر جنگ کرنے میں عجلت پسندی سے کام نہ لیں بلکہ اُن کی طاقت، طبعی رجحانات، نوعیتِ حکومت اور اس بات کا پتہ لگائیں کہ ان کی دھمکیوں کی پشت پر کون سی قوت کار فرما ہے اور یہ کہ واقعی طور پر وہ ہم سے کیا چاہتے ہیں اور ان تجاویز پر غور کریں کہ اگر جنگ کسی صورت سے بھی ٹل سکتی ہے تو زیادہ بہتر ہے ورنہ جو کچھ ان کا رویہ معلوم ہو گا، پھر مجبوراً اس کے مناسب کارروائی کرنی پڑیگی اور اس وقت جس چیز کی سب سے اہم ضرورت ہے وہ آخری دم تک صبر و استقامت ایثار و قربانی کی ہے۔ صرف مالی نہیں بلکہ جانی بھی

عرب کا ایک بڑا شاعر باوجود خونخوار و فطرتاً جنگجو ہونے کے جنگ کے متعلق اپنے جذبات کو ان الفاظ میں ظاہر کرتا ہے ؎

فَلَمَّا صَرَّحَ الشَّرُّ فَأَمْسَى وَهُوَ عُرْيَانٌ
وَلَمْ يَبْقَ سِوَى الْعُدْوَانِ دِنَّاهُمْ كَمَا دَانُوا

یعنی جب جنگ کھل کر ہمارے سامنے آ گئی اور جنگ کرنے کے سوا کوئی چارہ کار باقی نہ رہا تو پھر ہم نے بھی اُن کے کئے کا اچھی طرح ان کو مزہ چکھا دیا

اس موقعہ پر یہ بھی ہر وقت پیش نظر رہنا چاہیئے کہ اسلامی تعلیم و تاکید کے باوجود صدیوں سے ہماری زندگی فوجی باقی نہیں رہی ہے بلکہ عیش پرستی کی زندگی بن گئی ہے اور ہم یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ جنگ کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ملک کے سپاہی کہیں ہم سے دور جا کر ملک کی حفاظت کی خاطر اپنے سر کٹوا دینگے اور ہماری فتح یقینی ہو گی اور ہم اس طرح اپنے گھروں میں اطمینان و راحت کے ساتھ کھاتے پیتے رہیں گے۔ حالانکہ موجودہ جنگ میں سب سے پہلے دشمن کی نظروں میں دشمن کا نصب العین یہ رہتا ہے کہ ملک میں جو ترقیات بڑی مشقتیں اور محنتیں اٹھا کر اور بڑے مصارف برداشت کر کے کسی حد تک کی ہیں سب سے پہلے ان کو اپنا ہدف بنائے اور برباد کر ڈالے اور اتنا ہی نہیں عوام کی بھی اس طرح خانہ ویرانی کر دے کہ عورت کا شوہر نہ رہے بچے یتیم ہو جائیں۔ ہری بھری کھیتیاں راکھ کا ڈھیر بن جائیں۔ غرضیکہ جو ملک بڑی مصیبتیں جھیل کر سنبھلا تھا چند گھنٹوں میں قبرستان نظر آنے لگے۔ اس ضمن میں جو موت کے گھاٹ اتر جائیں ان کو چھوڑ دیئے۔ لیکن جو باقی رہ جائیں گے۔ ان کو در در کی بھیک مانگنی پڑے پہننے کے لئے کپڑا نصیب نہ ہو اور سر چھپانے کے لئے کوئی گھر باقی نہ رہے۔

اب سوچئے اگر یہ مصائب کسی ملک پر خدا نہ کردہ آ پڑیں تو اس کی مکافات ممکن ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو اس کے لئے کتنی مدت درکار ہے، پھر اس درمیانی وقفہ کے لئے باقی ماندہ انسانوں کی زندگی جس طرح گذریگی وہ بھی سامنے رکھنی چاہیئے۔ چلئے اگر فوجی اسپرٹ ہے تو اس جفاکشی کی کچھ نہ کچھ مشاقی قوم کے اکثر افراد میں موجود ہوتی ہے۔ لیکن جہاں ناشتہ کے بغیر ایک قدم گھر سے باہر نہ نکالا جائے اور ہر وقت ایرکنڈیشن مکانوں میں رہنے کی عادت ہو، بوٹ سوٹ پہننے غرضیکہ زندگی کے ایک ایک شعبہ میں اتنی قیود گلے کا طوق بن چکی ہوں کہ ان میں سے ایک کا بھی چھوڑنا قیامت معلوم ہو۔ اور اس سے تو شاید ہی عوام کا کوئی فرد آشنا ہو کہ آلاتِ جدیدہ تو درکنار پستول اور بندوق بھی کسی جانور کا نام ہے۔

ان حالات میں آیات بالا کی روشنی میں یہ فیصلہ کر لینا اب آپ کا کام ہے کہ جنگ کا جلد بازی سے مول لینا بہتر ہے یا عارضی طور پر صبر کے تلخ گھونٹ بھر لینا بہتر ہے۔

چنانچہ ان ہی حقائق کے پیش نظر دنیا کی سب سے بڑی دو طاقتوں یعنی امریکہ اور روس نے منہ بہ منہ مقابل ہو کر پھر اپنے عزم کو فسخ کیا اور اس کی کوئی پروا نہیں کی کہ اس واپسی پر دنیا کیا ریمارک کسے گی۔ یہ دوسری بات ہے کہ طاقتور کو فتح ہو یا شکست ہر حالت میں وہ اس کو اپنی فتح سے تعبیر کرتا ہے۔ چھوٹے ملکوں کو چاہیئے کہ وہ ان عظیم مملکتوں کے تختہ عزم جنگ اور پھر فوری خاموشی سے سبق حاصل کریں صرف جوش کارآمد نہیں ہوتا اس کے ساتھ کچھ ہوش بھی درکار ہے۔

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خلف بن حوشب نے جنگ کی مذمت میں چند اشعار نقل کئے ہیں وہ یہاں ہدیۂ ناظرین کر دیئے جائیں وہ فرماتے ہیں کہ سلف ان اشعار کو پڑھنا پسند فرماتے تھے ؎

أَلْحَرْبُ أَوَّلَ مَا تَكُونُ فَتِيَّةٌ
تَسْعٰی بِزِيْنَتِهَا لِكُلِّ جَهُوْلٖ

جنگ اول اول تو ایک خوبصورت جوان عورت کی شکل میں نظر آتی ہے جو بناؤ سنگار کر کے ہر جاہل آدمی کو اپنا فریفتہ بنا لیتی ہے۔

حَتّٰی إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا
وَلَّتْ عَجُوْزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيْلٖ

لیکن جب مشتعل ہو جاتی ہے اور اس کی لپٹیں بھڑکنے لگتی ہیں تو ایسی بدتما نظر آتی ہے جیسے بڑھیا عورت جس کا کوئی شوہر بھی نہ ہو یعنی اس کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا

شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ
مَكْرُوْهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيْلِ

ادھیڑ عورت کی طرح بن جاتی ہے جس کا نہ پہلا سا رنگ رہتا ہے نہ روپ اور نہ اس قابل رہتی ہے کہ کوئی شخص اس کی خوشبو سونگھنی پسند کرے یا اس کو منہ لگائے۔

( صحیح بخاری طبع مصر باب الفتنۃ التی تموج کموج البحر ج ۲ ص ۱۰۵۱ )

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء

# بھارت کا سیاسی مستقبل

## نئے انتخابات کی روشنی میں

بھارت کے چوتھے عام انتخابات ختم ہو چکے ہیں، اور اس کے جو نتائج سامنے آئے ہیں۔ وہ کانگرس کے لئے تو ناخوش آئند ہیں ہی، لیکن ان کے دور رس اثرات بھارت کی اندرونی سیاست سے گذر کر پورے ایشیا پر بھی پڑینگے۔

برصغیر پاک و ہند کو انگریزوں نے جب چھوڑا تو ان کے اقتدار کی وارث و جانشین پاکستان میں مسلم لیگ اور بھارت میں کانگرس ہوئی۔ مسلم لیگ تو جلد ہی پاکستانی سیاست کی محلاتی پیچیدگیوں میں گم ہو کر رہ گئی۔ اقتدار رفتہ رفتہ سیاست دانوں کے ہاتھ سے نکل کر برطانوی دَور کے سول سروس کے افراد کے ہاتھوں میں پہنچا اور پھر ان سے فوج نے لے لیا، حتیٰ کہ ۵۸ء کے انقلاب نے مسلم لیگ کے دَور کے پاکستان کے بجائے ایک نئے پاکستان کی تشکیل شروع کر دی۔

دس سال کے اندر اندر ہی مسلم لیگ کا یہ حشر کیوں ہو گیا؟ اور اب بیس سال بعد مسلسل اقتدار رکھنے کے باوجود کانگرس جیسی مضبوط عوامی جماعت بھارت کے عوام کی نظروں میں مردود کیوں ہونے لگی؟ اس برصغیر کے مستقبل کے مؤرخ کے لئے ان دونوں سوالوں پر بحث کا موضوع بڑا ہی دلچسپ ہوگا۔

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ برصغیر کی تقسیم سے پیدا ہونے والے پیچیدہ و بحرانی حالات کی ناخوشگواریوں نے بھی لیگ اور کانگرس کی مقبولیت و کارکردگی کو بڑی حد تک متاثر کر دیا تھا اور ان دونوں کے مخالف عناصر کو یہ موقعہ بہم پہنچا دیا تھا کہ وہ تقسیم سے پیدا ہونے والے تلخ و اندوہناک واقعات سے اپنے حق میں فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کر لیں۔ لیکن یہاں پھر یہ سوال موجود رہے گا کہ لیگ اور کانگرس جیسی مضبوط، ملک گیر اور دیرینہ و وسیع جماعتوں کی قیادتیں اپنے مخالف عناصر کی موقعہ شناسیوں کا سدباب کیوں نہیں کر سکیں، اور آزادی کے بعد اپنے اپنے عوام پر اپنا اپنا اثر و رسوخ کیوں قائم نہیں رکھ سکیں۔ جبکہ عوامی راہنمائی اور مقبولیت کے ساتھ ساتھ اب انہیں کلی اقتدار بھی مل چکا تھا۔

درحقیقت لیگ و کانگرس کے اس زوال میں خود ان دونوں گروہوں کی غفلت و غلط کاریوں کو سب سے بڑا دخل حاصل ہے۔

ان دونوں جماعتوں نے عوامی حمایت حاصل کرنے کے لئے اپنی ماضی کی سیاسی زندگی اور تحریکات کے دوران اپنے اپنے عوام سے کچھ واضح وعدے کئے تھے اور انہیں آزاد مستقبل کی کچھ امیدیں دلائی تھیں۔

لیکن ان دونوں ملکوں کی تاریخ آزادی کا یہ سب سے بڑا المیہ ہے کہ ان میں سے کوئی ایک جماعت بھی عوام سے کئے ہوئے اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکی اور نہ امیدوں کے برآنے کا سراغ بتا سکی، جن کے خواب وہ برطانوی غلامی کے دور میں اپنے عوام کو دکھلاتی رہتی تھی۔ دونوں ملکوں کے عوام نے حصول آزادی کی جو خوں فشاں گراں قیمت ادا کی تھی۔ افسوس ہے کہ اس کا حاصل عوام کو دیسی آقاؤں کی حاکمیت جبر اور استحصال کی صورت میں ملا۔

لیگ کا دعویٰ تھا کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کو اقلیتی حیثیت سے نکال کر ایک مستقل آزاد قوم کا درجہ دلائے گی۔ انہیں ہندو سرمایہ دار اور مہاجن کے چنگل سے آزاد کرائے گی، مسلمانوں کا آئین و دستور، ان کے عقائد اور روایات کے مطابق بنایا جائے گا، ان کا معاشرہ اسلامی مساوات کے اصولوں پر قائم ہوگا، ان کا نظام حکمرانی اسلام کے مطابق ہوگا۔ چنانچہ ان دعوؤں اور اعلانوں سے متاثر ہو کر ہی برصغیر کے مسلمانوں نے مکمل طور پر اپنی قسمت لیگ کے ساتھ وابستہ کر دی اور ہر طرح کی رکاوٹوں کے علی الرغم لیگ کے نامزد امیدواروں کے حق میں "ووٹ" دیئے۔

اسی طرح برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کے قیام کو ممکن بنایا، اور پھر پاکستان کے قیام کی وہ اندوہناک قیمت ادا کی جس کے نتیجہ میں نصف کے قریب مسلمان ہمیشہ کے لئے ہندو اکثریت کے غلبہ میں گھر کر رہ گئے۔ لاکھوں مسلمانوں کا خون بہہ گیا۔ آبروؤں کی پامالی اور مال و دولت کی تباہی و بربادی کا تو شمار ہی نہیں رہا تھا۔

اتنی بڑی قیمت ادا کرنے کے بعد لیگ کے اقتدار سے مسلمانوں کو کیا ملا۔ وہ سالہا سال تک اسی انتظار میں رہے کہ انہیں ان کے عقائد و روایات کے مطابق کتاب و سنت پر مبنی خالص اسلامی دستور و آئین لیگی حکومت کی طرف سے مل جائے گا۔ لیکن ۱۹۵۶ء تک سرے سے کوئی آئین و دستور ہی تیار نہ ہو سکا اور لیگ کی حکمرانی انگریزوں کے سابقہ آئین و قانون کے مطابق جاری رہی۔ وہ اسلامی معاشرہ کے قیام کی امیدیں لگائے بیٹھے رہے اور سارا ملک تیزی سے امریکی تہذیب و تمدن میں رنگا جانے لگا۔

انہیں انتظار رہا کہ ملک سے ہندو سرمایہ دار اور مہاجن جا چکا ہے۔ اب ملک کی تمام پیداوار اور ذرائع و وسائل عوامی بہبود کے لئے وقف رہیں گے۔ کسی نئی سرمایہ داری اور اجارہ داری کی گرفت میں وہ نہیں جانے پائیں گے، لیکن ان کا یہ انتظار بھی ان کی دوسری امیدوں کے برعکس نکلا، اور ہندو مہاجن و سرمایہ دار کے بجائے ایک اور محدود طبقہ ملکی سرمایہ اور پیداوار کا مالک و اجارہ دار بنتا چلا گیا۔

اور بات صرف یہیں تک محدود نہیں رہی کہ ملک میں اسلامی آئین و دستور نہیں بن سکا، عوام نئی سرمایہ داری اور اجارہ داری کے شکنجے میں جانے سے نہیں بچ سکے، بلکہ ملک کی خارجہ سیاست بھی امریکہ کے چنگل میں چلی گئی۔ اور پھر اقتدار سیاستدانوں کے ہاتھوں سے منتقل ہوتا ہوا مارشل لاء کے ہاتھوں میں پہنچ گیا اور ؎

آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

لیگ کا یہ انجام بد، اس کی وعدہ خلافیوں اور غفلت مآبیوں کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ بات صرف اتنی سی تھی کہ لیگ برطانیہ سے اقتدار حاصل کرنے کے بعد فوراً ہی ملک میں کتاب و سنت کی حکمرانی کا اعلان کر دیتی۔ حکومت و مملکت کے ہر شعبہ کو کتاب و سنت کے احکام کے مطابق عمل کرنے اور فیصلے نافذ کرنے کا پابند بنا دیتی۔ اسلامی معاشرہ کے قیام و فروغ کے امکانات پیدا کرتی اور ملک کے ذرائع و وسائل و پیداوار پر کسی ایک طبقہ کو قابض و متصرف ہونے دینے کے بجائے عوام کی بہبود کے لئے وقف رکھتی۔

اسلامی احکام اور اسلامی مساوات پر مبنی نظام مملکت و حکومت اور سرمایہ دارانہ تغلب سے

پاک وصاف معاشرہ حسب وعدہ قائم کردینے کے بعد مسلم لیگ کی ناکامی و زوال کا موقعہ آ ہی نہیں سکتا تھا۔ نہ مارشل لاء لگتا، نہ فوجی انقلاب برپا ہوتا۔ نہ ملک و ملت کو ان مسائل سے دوچار ہونا پڑتا۔ جو آج سب کے لئے وجہ تشویش و یاس بنے ہوئے ہیں۔

کانگریس نے بھی لیگ ہی کی طرح ہندوستان کے عوام سے ایک ایسے نئے ہندوستان کی تشکیل کا وعدہ کیا تھا جو آزاد ہوگا۔ غریبی و امیری اور اونچ نیچ کے امتیاز سے پاک ہوگا۔ جہاں سب خوشحال ہوں گے۔ فرقہ بندیاں و فسادات نہیں ہوں گے۔ طبقاتی تقسیم نہ ہوگی۔ سب کو امن و انصاف میسر آئے گا۔

عوام نے ان وعدوں سے متاثر ہوکر ہی کانگریس کا ساتھ دیا۔ جنگ آزادی لڑی اور آزاد ہندوستان کے اقتدار کی باگ ڈور کانگریس کو تھما دی۔

لیکن کانگریس بھی اقتدار کے بعد اپنے وعدوں سے روگردانی کرتی چلی گئی۔ وہاں بھی مفاد پرستوں اور سرمایہ داروں کا بول بالا ہوا۔ ہندو فرقہ واریت نے پوری طرح اپنے پر پرزے نکال لئے۔ ملک میں امن و امان مفقود ہوگیا۔ عام انسان کی معاشی حالت خستہ ہوتی چلی گئی۔ پاکستان اور چین کے ساتھ بھارت نے مستقل دشمنی کا رویہ اپنایا کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کی صورت میں خود کو استعماری طاقت کا روپ دیا۔ عوام بیچارے یہ انتظار کرتے ہی رہ گئے کہ آزاد اور عظیم ہندوستان میں وہ کب خوشحالی، فارغ البالی اور چند بڑوں کے اثر و رعب سے آزاد زندگی بسر کرسکیں گے۔ ہر نئے انتخاب کے موقعہ پر کانگریس اپنے پرانے وعدے دہراتی رہی لیکن ایک بھی وعدہ پورا نہ کرسکی۔

بالآخر بھارت کے عوام نے مایوس ہوکر ووٹوں کے ذریعہ کانگریس کے خلاف اپنی ناراضگی کا اظہار کردیا۔ وہ کانگریس جو کم و بیش ساٹھ سال تک ہندوستانی عوام کے دلوں پر حکمرانی کرتی رہی اور بیس سال تک زبردست اکثریت کے ساتھ پوری ملک کی حکمران رہی۔ اب نصف بھارت میں تو قطعی ناکام ہوچکی ہے اور نصف میں معمولی اکثریت کے ساتھ کامیاب ہوئی ہے۔ جبکہ مرکز میں بھی اس کی پوزیشن سابق سے بہت زیادہ کمزور ہوچکی ہے۔

چونکہ ملک میں کوئی ہمہ گیر متبادل قیادت موجود نہیں تھی۔ اس لئے کانگریس کو زندہ رہنے کا تھوڑا بہت موقعہ مل گیا، ورنہ عوامی رجحان سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب کانگریس کو ایک دن کے لئے بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں اور جیسے یہ خلا پر ہوا، کانگریس ناکامی کی آخری منزل پر جا پہنچے گی۔

لیگ اور کانگریس کا یہ حشر بڑا ہی عبرت انگیز ہے جو محض اس لئے وجود پذیر ہوا ہے کہ یہ دونوں مقتدر اور عوام کی محبوب جماعتیں حصول اقتدار کے بعد نہ تو اپنے قائم کردہ اصولوں پر ثابت قدم رہیں اور نہ اپنے اپنے عوام سے کئے ہوئے وعدوں کو انہوں نے پورا کیا۔ بلکہ ایشیائی شاعری کے رومانی معشوق کی طرح ہر وعدہ کو توڑا اور اپنے چاہنے والوں کو بھری محفل میں دغا دی۔

کانگریس کی اس ناکامی کا تشویشناک پہلو یہ ہے کہ انتخابات میں جو عناصر کانگریس کو شکست دے کر کامیاب ہوئے ہیں۔ وہ بیشتر ایسے گروہوں وجماعتوں پر مشتمل ہیں۔ جن کے رجحانات ہندو فرقہ واریت، علاقائیت، سرمایہ داریت امریکی سامراجیت کے ساتھ دوستی کے حامل ہیں۔

مثلاً جن سنگھ جو علانیہ طور پر سیاسی و ثقافتی ہندوئیت کے فروغ و غلبہ کی داعی ہے اور امریکی بلاک سے وابستگی کی حامی ہے۔ وہ ہندوستان کے بیرونی تعلقات کے معاملہ میں صاف صاف یہ کہتی ہے کہ بھارت کو مشرق وسطیٰ کے مسلمان ملکوں وعربوں کے بجائے اسرائیل سے دوستانہ تعلقات استوار کرنا چاہیئے۔

اس الیکشن کے موقعہ پر اس کے جنرل سیکرٹری دینا دیال اپادھیا نے کانگرسی حکومت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے یہ سوال اٹھایا تھا کہ:۔

"حکومت اسرائیل کے ساتھ قریبی تعلقات کیوں قائم نہیں کرتی اور صرف اسلامی ملکوں کو خوش کرنے کے لئے وہ اسرائیل سے دور دور کیوں رہتی ہے۔ جبکہ عرب ممالک کشمیر کے مسئلہ پر ہندوستان کا ساتھ نہیں دیتے ہیں"۔

(ندائے ملت لکھنؤ ۱۷ فروری ۱۹۶۷ء)

ظاہر ہے کہ اس جماعت کا اقتدار بیک وقت اسلام دشمن، پاکستان دشمن، عرب دشمن، اسرائیل نواز اور امریکہ دوست پالیسیوں کا حامل ہوگا۔

سوتنتر پارٹی جس میں منسٹر جوشی جیسے مسلمان مسلمان دشمن، سابق کانگرسی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس پارٹی میں ہندوستان کے رجعت پسند عناصر، راجے، مہاراجے اور سرمایہ دار لوگ بھرے ہوئے ہیں، یہ پارٹی بھی علانیہ امریکہ کے ساتھ بھارت کے فوجی اتحاد کی حامی ہے۔

یہ دونوں پارٹیاں سابق کے مقابلہ میں اب کی دفعہ بہت زیادہ مرکزی و صوبائی نشستوں پر قابض ہوئی ہیں۔

سوشلسٹ پارٹیوں کا رویہ واضح نہیں ہے تاہم مغرب کی طرف ان کا رجحان نمایاں ہے۔

کمیونسٹ دو گروپوں میں بٹے ہوئے ہیں نیز ابھی تک وہ اپنا کوئی ایسا لائحہ عمل مرتب نہیں کرسکے ہیں جو بھارت کی سماجی زندگی کے ساتھ ایسی مطابقت رکھتا ہو۔ جس کے سہارے سے کمیونسٹ ملک میں متبادل قیادت کی جگہ لے سکیں، محض روس یا چین کا پیرو بنے رہنے سے وہ ملک میں اپنے لئے بھرپور گنجائش نہیں نکال سکتے

مدراس کی ڈی، ایم، کے محض ایک علاقائی مفادات کی جماعت ہے۔ اس لئے وہ پورے بھارت پر اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ سوائے اس کے کہ اپنے صوبہ یا علاقہ کے لئے وہ مرکز سے اور رعائتیں حاصل کرلے۔

مستقبل میں کانگریس کی جگہ لینے والی فی الحال جن سنگھ اور سوتنتر پارٹیاں ہی نظر آتی ہیں۔

ان پارٹیوں کی موجودہ کامیابی سے خود کانگریس کے اندر امریکہ نواز، سرمایہ دار اور ہندو فرقہ پرست گروپ کو ابھرنے اور غالب آنے کا موقعہ ملے گا۔

بھارت کی سیاست کا یہ موڑ اس کے ہمسایہ ملکوں بالخصوص پاکستان اور عرب ممالک کے لئے کسی وقت بھی زبردست دشواریوں کا موجب بن سکتا ہے۔

امریکہ ایشیا اور مشرق میں جو کچھ کررہا ہے اس سے اب عام لوگ بے خبر نہیں رہے ہیں کانگریس کی بے اصولیوں و غلط کاریوں نے ملک کی سیاسی طاقت، ان ہاتھوں میں پہنچا دی ہے جو ہمیشہ سے امریکہ کے ساتھ دوستی اور مکمل وابستگی کے خواہاں ہیں۔

کانگریس سے اب یہ توقع بہت کم ہے کہ وہ اپنی داخلی کمزوریوں پر قابو پالے گی اور اپنی گذشتہ تمام کوتاہیوں کی تلافی کرکے کوئی جرأت مندانہ اقدام کرسکے گی۔

بہرحال بھارت کے چوتھے انتخابات کے نتائج پاکستان سمیت ایشیا بھر کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہیں۔ کسی وقت بھی اس پورے علاقہ میں کوئی زبردست سیاسی طوفان آ سکتا ہے۔ جس کا رخ نہیں معلوم کس جانب ہوگا۔ (ک)

---

## دعائے صحت کی اپیل

حضرت مولانا قاری فضل کریم صاحب دامت برکاتہم بانی مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار کوچہ کندی گراں لاہور ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور آج کل لامکپور وارڈ نمبر ۴ میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ قارئین کرام، قاری صاحب کے دوستوں و عقیدت مندوں سے درخواست ہے کہ ان کے لئے صحت کاملہ و عاجلہ کی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

# قربانی کی کھالیں

## جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کو دیجئے

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان جو ملک کی قدیم مذہبی و سیاسی جماعت ہے اور جس میں ملک کے جید علماء اور صحیح الخیال دین پسند مسلمان اسلام، عوام اور ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہر دور میں اس جماعت کو ایسے رہنماؤں کی سرپرستی حاصل رہی ہے، جو علم و تقویٰ، پرہیزگاری و للّٰہیت میں یکتا تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے پہلے صدر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ تھے۔ ان کے بعد اس کے دوسرے صدر حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ صاحب ہوئے پھر ۱۹۵۶ء میں یہ جماعت نئے دور میں داخل ہوئی، اس کے تیسرے ولیٔ دوراں حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ منتخب ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد اب حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی کی امارت میں یہ جماعت مسلمانوں کی دینی و دنیوی رہنمائی کر رہی ہے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ جمعیۃ کے بعض عظیم منصوبے محض سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے تشنۂ تکمیل ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ الحاد و بے دینی کا خاتمہ ہو اور اس ملک میں اسلام کو بالادستی ہو تو جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط بنائیں قربانی کی کھالوں اور دیگر زکوٰۃ و صدقات کے ذریعہ اس کی مالی امداد کریں تاکہ وہ مضبوط و مستحکم ہو کر حالات کا مقابلہ کر سکے۔ جمعیۃ کے عہدہ داروں اور مخلص کارکنوں کو ضرور اس طرف توجہ دینی چاہیئے تاکہ قربانی کی کھالیں صحیح مصرف پر خرچ ہو سکیں۔ اللہ تعالےٰ حق کی امداد فرمائیں گے۔ صرف تھوڑی سی کوشش اور توجہ کی ضرورت ہے۔

### اپیل کنندگان

حافظ الحدیث حضرت مولانا (محمد عبد اللہ درخواستی) جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا (محمد عبید اللہ انور) شیخ الحدیث قائد جمعیۃ حضرت مولانا (مفتی محمود) شیخ الطریقت خلیفہ ارشد شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ (قاضی مظہر حسین)

(نوٹ) بیرون لاہور کے احباب ذیل کے پتہ پر کھالوں کی رقوم ارسال کر کے رسید حاصل کریں

**ناظم مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل - لاہور**

حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب قاسم العلوم ملتان

# فلکیات قدیم و جدید کی روشنی میں

## حرکاتِ قمر کی تفصیلی بحث

(قسط نمبر ۲)

(۷) ماہواری گردش میں چاند کا بعد الشمس بدلتا رہتا ہے۔ حقیقی محاق پر چاند کا بعد الشمس بالفاظ دیگر زاویہ صفر درجہ ہوتا ہے۔ چاند کی اس حالت کو اصطلاح میں اجتماع کہتے ہیں۔ اس پر علماء کے دو گروہ ہیں۔ ایک گروہ چاند کی اس حالت کو اصطلاحی نیا چاند کہتے ہیں اور دوسرا گروہ اس حالت کو حد مشترک قرار دیتے ہوئے اس کو پرانے اور نئے چاند کا علی الترتیب منتہی اور مبداء کہتے ہیں۔ اس گروہ کے نزدیک اجتماع کے بعد اصطلاحی نیا چاند شمار ہوتا ہے۔ اصطلاحی نئے چاند کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اور سورج کے درمیان زاویہ کم از کم ایک درجہ ہو۔ اصطلاحی چاند کا نظر آنا ناممکن ہے۔

اجتماع کے بعد سورج سے مشرق کی جانب حرکت کرتے ہوئے بعید ہوتا جاتا ہے۔ اس وقت چاند کا جو پہلو زمین کی طرف رہتا ہے۔ اس کے ایک کنارے پر سورج کی روشنی پڑتی ہے۔ ایسی حالت میں ہمیں قرص ماہتاب کا تھوڑا سا دایاں حصہ نظر آتا ہے۔ اس رؤیت کو ہلال کہتے ہیں۔ ہلال کی دونوں نوکیں کبھی سورج کی طرف نہیں ہوتیں بلکہ ہمیشہ اس کی الٹی طرف ہوتی ہیں۔

ساتویں شب میں چاند کا نصف قرص روشن دکھلائی دے گا۔ اس وقت چاند اور سورج کا درمیانی زاویہ ۹۰ درجہ کا یعنی زاویہ قائمہ ہوگا بالفاظ دیگر وہ آفتاب سے مشرقی جانب کو ۹۰ درجہ دور ہوگا۔ اور جب یہ زاویہ ۱۸۰ درجہ کا ہوگا تو وہ بدر پورنماشی اور مکمل چاند کہلاتا ہے پھر یہ زاویہ گھٹتا رہتا ہے۔ تا آنکہ وہ مہینہ کے آخری ایام میں سورج کی تیز روشنی میں ڈوب کر آنکھوں سے اوجھل ہو جائے۔ ایک دو دن کے بعد وہ پھر ہلال کی صورت میں شام کے وقت غربی افق پر دکھائی دے گا۔

چونکہ چاند کا وقفہ بین المحاقین ۲۹½ دن ہوتا ہے۔ اس لئے وہ سورج سے ہر روز $\frac{۳۶۰}{۲۹}$ درجہ یعنی $\frac{۲۰۷}{۵۹}$ درجہ مشرق کو ہٹ جاتا ہے

زمین چوبیس گھنٹہ میں ایک دورہ کرتی ہے یعنی ۳۶۰ درجہ گھومتی ہے۔ لہٰذا زمین چاند کے مدار میں ہر ایک درجہ کو ۴ منٹ میں طے کرتی ہے اس لئے چاند ہر روز $\frac{۲۰۷}{۵۹}$ × ۴ یعنی ۵۱ منٹ تقریباً پیچھے ہو جاتا ہے۔ الغرض اگر آج چاند پورے نو بجے غروب ہوا تو کل وہ ۹ بجکر ۵۱ منٹ پر غروب ہوگا۔ دیکھو کتاب قصۃ السماوات عربی ص ۱۳۵ اور کتاب ہیئت جدید (اردو جلد ۲ ص ۱۱۳) مصنفہ پروفیسر منہاج الدین و پروفیسر برکت علی سنہ ۱۹۲۳ء

۵۱ یا ۵۰ منٹ کی یہ تاخیر چاند کی حرکت کے لحاظ سے تو بالکل صحیح ہے اور یہی عام کتابوں میں تحریر ہے۔ لیکن مشاہدہ میں ایسا ہونا ضروری نہیں۔

بہت سے کوتاہ بین واقعہ اور مشاہدہ میں بھی اس کو ضروری سمجھتے ہوئے فحش غلطی میں پڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ ہیئت جدید و قدیم دونوں کے ماہرین نے چاند کی مدت تاخیر میں تفاوت کی تصریح کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین کے مدار اور چاند کے مدار ایک سطح میں نہیں۔ بلکہ چاند کا مدار منطقۃ البروج یعنی مدار ارض کو عقدتین پر کاٹتے ہوئے اس سے ۵½ درجہ زاویہ بناتا ہے۔ چنانچہ چاند کبھی منطقۃ البروج سے جنوباً اور کبھی شمالاً ہوتا ہے۔ اس لئے رویت میں چاند کی یومی مدت گھٹتی بڑھتی رہے۔

پروفیسر ینگ کی اسٹرانومی (مترجمہ ڈاکٹر عزیز یازجی عراقی) اس وقت ہمارے سامنے ہے اس کی تعلیقات میں تحریر ہے کہ چاند کے طلوع و غروب کا روزانہ فرق ۵۱ منٹ سے کم زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ ماہ ستمبر میں سورج اعتدال خریفی پر ہوتا ہے۔ ان دنوں میں بدر سورج کے عین مقابل یعنی نقطۂ اعتدال ربیعی کے قریب ہوگا۔ مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے کہ ان دنوں میں چاند کئی روز تک شام کو تقریباً ایک ہی وقت پر طلوع ہوتا ہے چونکہ وہ فصلوں کا موسم ہوتا ہے۔ کسان یہ سمجھتے ہیں کہ چاند کا کئی روز تک سر شام نکلنا خدا کا خاص احسان ہے کہ سورج غروب ہونے کے ساتھ فوراً نمودار ہو جائے اور ہمیں فصل کاٹنے میں آسانی ہو۔ اسی وجہ سے اسے فصلی چاند کہتے ہیں

(فصلی چاند کی تشریح)

فرض کرو کہ ۲۲ ستمبر کو چاند کی چودھویں ہے سورج اس دن معدل النہار پر رہے گا اور چاند بھی اس کے مقابل سمت میں معدل النہار پر ہوگا۔ سورج ٹھیک مغرب میں غروب ہوگا اور چاند عین مشرق سے طلوع ہوگا۔ دوسرے دن یعنی ۲۴ گھنٹے کے بعد چاند نے مدار قمری پر تقریباً ۱۳ درجہ کا فاصلہ طے کیا ہوگا۔ اگر مدار قمری کی سمت افق پر عموداً ہوتی۔ تو قمر دوسرے روز ۵۱ منٹ کے بعد طلوع ہوتا۔ لیکن اگر مدار افق کے متوازی ہوتا تو چاند ایک دن کے بعد کسی قدر شمال کو ہٹ جاتا اور شمال میں ہونے کی وجہ سے یوم گذشتہ سے کچھ پہلے طلوع ہوتا۔ کیونکہ معدل النہار کے شمال میں اجرام سماوی یومیہ گردش میں ۱۲ گھنٹے سے زیادہ عرصہ افق کے اوپر رہتے ہیں اور کم عرصہ افق کے نیچے۔ مگر مدار قمر افق پر ۲۳ درجہ کا زاویہ بناتا ہے۔ اس لئے قمر کی حرکت شمال مشرق کو ہو گی۔ مشرق کی طرف ہٹ جانے کی وجہ سے اس کے طلوع میں دیر ہوگی۔ مگر شمال کی طرف ہٹنے کی وجہ سے طلوع جلد ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ چاند ۲۳ ستمبر کو تقریباً اسی وقت افق کے اوپر نمودار ہوگا۔ جس وقت ۲۲ ستمبر کو ہوا تھا

فصلی چاند کے مشاہدہ کا اچھا موقعہ اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ ۲۲ ستمبر کو بدر رہو۔ کیونکہ ایسی حالت میں چاند دو تین رات متواتر تقریباً ایک ہی وقت پر طلوع ہوتا ہے۔ برعکس اس کے جب سورج اعتدال ربیع پر ہو تو چاند کے طلوع میں روزانہ ایک گھنٹہ ۱۶ منٹ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اس وقت چاند کی حرکت جنوب مشرق کو ہوتی ہے۔ مشرق میں ہٹنے کی وجہ سے دیر سے طلوع ہوتا ہے اور جنوب کو ہٹ جانے کی وجہ سے طلوع اور بھی دیر سے ہوتا ہے۔

فصلی چاند کے ایک ماہ بعد کا بدر قمر صید کہلاتا ہے۔ اس لئے کہ بعض ملکوں میں وہ زمانہ شکار کا ہوتا ہے۔ قمر صید بھی چند روز سر شام طلوع ہوتا ہے۔ اسی طرح مہینہ کے ابتدائی ہفتہ میں بھی ۵۱ منٹ سے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

پہلی کی شب میں اتفاقاً اگر چاند کی حرکت جنوب مشرق کو ہو تو پہلی کا چاند دیر تک افق کے بالا دکھائی دے گا۔

فلکیات قدیم کے ماہر علامہ برجندی نے سراج السماء کی شرح میں اور ہیئت جدید کے امام پروفیسر ینگ نے مذکورہ صدر بات کی تصریح کی ہے اور اگر پہلی کو ہلال کی حرکت شمال مشرق کو ہو تو نتیجہ برعکس ہوگا

(۸) اس بیان سے یہ بتانا مقصود ہے کہ چاند کا دیر تک افق سے بالا نظر آنا یا جلدی غروب ہونا اسی طرح اس کا موٹا یا باریک ہونا اس بات کی

دلیل ہرگز نہیں کہ آیا وہ دوسری رات کا چاند ہے یا پہلی کا۔ ماہرین ہیئت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ (۱) عموماً ۲۹ کا ہلال ۳۰ کے ہلال کی نسبت باریک ہوتا اور جلدی غروب ہوجاتا ہے مثلاً اگر ہلال ۲۹ کا ہو تو شوال کا چاند باریک ہوگا اور اگر وہ ۳۰ کا ہو تو شوال کا چاند بڑا ہوگا۔ اسی طرح غروب کا فرق سمجھیں۔

(۲) ہلال کی پوزیشن پر سابقہ تیسرے مہینہ کا اثر بھی پڑتا ہے۔ مثلاً اگر رمضان و شعبان دونوں ۲۹ کے ہوں تو سابقہ تفاوت بڑھ جائے گا اور شوال کا چاند اس سے زیادہ باریک ہوگا اور غروب بھی جلدی ہوگا۔

(۳) اسی طرح اس کی پوزیشن پر چوتھے مہینہ کا اثر بھی پڑسکتا ہے۔ مثلاً اگر رمضان و شعبان و رجب تینوں ۲۹ کے ہوں تو شوال کا چاند ۱، ۲ سے بھی باریک تر ہوکر جلدی غروب ہوگا (نوٹ) ۲۹ کے مہینے مسلسل تین ہی جمع ہوسکتے ہیں۔ بقول علامہ برجندی اور پروفیسر یکرنگ وغیرہ تین سے زیادہ مہینے ۲۹ کے جمع نہیں ہوسکتے۔ مگر پروفیسر موسیورتہ کہتے ہیں کہ کبھی کبھی چار بھی جمع ہوسکتے ہیں۔

(۴) چاند کے موٹے ہونے اور دیر تک نظر آنے کا قانون اس کے برخلاف سمجھیے۔ مثلاً رمضان ۳۰ کا ہو تو شوال کا ہلال ۱، ۲، ۳ سے بڑا ہوگا۔

(۵) اور اگر شعبان بھی ۳۰ کا ہو تو مزید تفاوت ظاہر ہوگا (۶) اور اگر رجب بھی ۳۰ کا ہو تو شوال کا چاند جسیم ہوگا (۷) اور اگر جمادی (الثانی) رجب، شعبان، رمضان چاروں ۳۰، ۳۰ کے جمع ہوجائیں تو شوال کے ہلال کی جسامت وغروب دوسری تاریخ کے چاند کے لگ بھگ ہوگی۔

(نوٹ) ۳۰، ۳۰ کے مہینے کے متواتر زیادہ سے زیادہ چار جمع ہوسکتے ہیں۔

## چاند کے طلوع وغروب کا تفاوت

(۹) ۶۹½ میل کے فاصلہ پر چاند کے طلوع و غروب میں چار منٹ کا فرق ہوتا ہے۔ یعنی جن دو شہروں میں شرقاً وغرباً تقریباً ۷۰ میل کا بعد ہو تو شرقی شہر میں بہ نسبت غربی شہر کے چاند کا چار منٹ طلوع بھی مقدم ہوگا اور غروب بھی اور تقریباً ڈھائی سو میل کے فاصلہ پر ۱۵، ۱۶ منٹ کا اور ۵۰۰ میل کے بعد پر آدھ گھنٹہ کا تفاوت ہوگا۔ یہ فرق طول بلد کے لحاظ سے ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ پہلی کے چاند کا نظر آنا صرف طول بلد سے متعلق نہیں۔ تمام ماہرین ہیئت قدیم شارح چغمینی، علامہ برجندی، صدر شیرازی اور علماء ہیئت جدید نیوٹن۔ کیلر پروفیسر موسیدخے وغیرہ نے لکھا ہے:۔

(۱) دو شہروں کا طول بلد اگرچہ متحد ہو لیکن عرض بلد کے اختلاف سے بھی اختلاف رویت ہوسکتا ہے بلکہ ہوتا رہتا ہے۔ پروفیسر یکرنگ لکھتے ہیں۔ اگر چاند کی نوکیں جنوب مشرق کو ہوں تو شمالی جانب بلاد میں (جبکہ تفاوت شمالاً جنوباً بہت زیادہ نہ ہو) جلدی نظر آئیگا یعنی جن کا عرض بلد زیادہ ہو۔ کیونکہ چاند کا رخ ان کی جانب ہوگا۔ اور اگر اس کی نوکیں جنوب مشرق کی طرف نہ ہوں بلکہ کچھ ہٹی ہوئی ہوں تو قدرے کم عرض بلد والے شہر میں زیادہ عرض بلد والے کی نسبت جلدی دکھائی دے گا۔ پھر اگر عرض بلد کے اس اختلاف کے ساتھ قدرے طول بلد میں بھی فرق آجائے تو طول بلد کم ہونے کی وجہ سے اگرچہ خود تفاوت کا سبب نہیں بن سکتا۔ لیکن عرض وطول دونوں کے اجتماع سے کافی تفاوت پڑسکتا ہے۔

(۲) خط استوا کو جو علاقے (شمالاً جنوباً نہیں) قریب ہوں۔ ان میں چاند جلدی نظر آئیگا اور دیر تک افق پر چمکتا رہے گا۔ اور جو علاقے شمالاً دور ہوں۔ ان کا معاملہ برعکس ہوگا۔ یاد رکھیں کہ مکہ مکرمہ اور ملتان و لاہور سب خط استوا سے شمال کی جانب ہیں۔ مگر مکہ ہماری نسبت خط استوا سے زیادہ قریب ہے۔ اس کا عرض شمالاً ۲۱ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول ۷۷ درجہ ۲ دقیقہ ہے۔ اور طول لاہور تقریباً ۱۰۹ درجہ ۲۲ دقیقہ اور عرض تقریباً ۳۱ درجہ ۵۰ دقیقہ ہے (دیکھیے غیاث اللغات صـ۵۰۳)

مکہ میں لاہور کی بہ نسبت کواکب کا طلوع وغروب تقریباً ۲ گھنٹہ ۱۰/۱۱ منٹ اور ملتان کی بہ نسبت ۲ گھنٹہ تاخیر سے ہوتا ہے۔ یہ تو طول بلد کا فرق ہوا۔ اس لئے یہ امر ممکن ہے بلکہ واقع ہے کہ جو چاند لاہور یا پنجاب میں نظر آنے کے قابل نہ ہو۔ وہ ان علاقوں میں جن میں ایک گھنٹہ تاخیر سے غروب ہو نظر آنے کے قابل بن جائے۔ لیکن مکہ و مدینہ جہاں دو گھنٹہ سے بھی زیادہ تاخیر سے غروب ہو وہاں کے افق پر ہمارے علاقہ میں ناقابل دید چاند دیر تک چمکتا رہے گا تو ایک دن کا فرق طول بلد کے اختلاف کا نتیجہ ہوا۔ لیکن چونکہ مکہ مکرمہ کا عرض بلد بھی کم ہے۔ اس لئے ایک دن کا فرق مزید بھی پڑسکتا ہے۔ اس لئے وہاں کی عید ہم سے کبھی ایک دن اور کبھی دو دن مقدم ہوتی ہے

(۳) افق کے قریب قریب گہرے بخارات ہوتے ہیں۔ چاند نظر آنے کے لئے ضروری ہے کہ ان بخارات سے بالا ہو۔

اس تمہید کے پیش نظر علماء فلکیات نے لکھا ہے کہ جن مقامات میں چاند کا مدار منتصب یا اقرب الی الانتصاب ہو وہاں پر چاند افق کے کنارے کے بخارات سے بلند ہوگا۔ اسی لئے چاند جلدی نظر آنے لگا۔ منتصب کا مطلب یہ ہے کہ چاند کا مدار سر پر یا سر کے قریب ہو) مگر یہی چاند دیگر مقامات پر نظر نہیں آئے گا۔ کیونکہ وہاں کے باشندوں کے لحاظ سے چاند کا مدار خمدار یعنی ترچھا ہوگا۔ اور وہ بخارات کی دبیز تہوں میں پوشیدہ رہے گا۔ بہرحال چاند کا مدار افق کے ساتھ جہاں زاویہ قائمہ یا قریب الی القائمہ بناتا ہو وہاں پر وہ افق سے بلند ہوگا۔ اور جہاں پر زاویہ حادّہ ومنفرجہ بنائے وہاں پر معاملہ برعکس ہوگا۔ یاد رکھیں۔ ۱۱ جنوری ۱۹۶۷ء کی شب (بدھ وجمعرات کی درمیانی رات) کو آفتاب جنوبی برجوں میں سے برج جدی کے تقریباً ۲ویں درجہ میں اور ۱۲ جنوری کو اس کے ۲۱ویں درجہ میں تھا۔ لہٰذا چاند کا مدار اہل مکہ کے قریب تھا یعنی تقریباً ۴۰ درجہ جنوباً۔

اور اہل لاہور وملتان وغیرہ سے دور تھا یعنی تقریباً ۵۰، ۵۱ درجہ جنوباً۔ بنابریں حجاز میں عید کے تقدم کے مقتضی تین امور ہوئے۔

(۱) طول کی کمی (۲) عرض کا قلیل ہونا (۳) اور چاند کے مدار کا قرب۔ یہ تینوں امور اہل حجاز میں موجود ہیں۔ صرف طول بلد کی کمی سے ٹھیک ہے کہ ایک دن کا فرق ہو۔ مگر باقی وجوہ کے پیش نظر مزید ایک روز کا اضافہ ہوسکتا ہے

اس بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہماری اور اہل مکہ کی عید میں دو دن کے تقدم وتاخر کا احتمال اس وقت زیادہ ہوگا۔ جب عید اکتوبر یا نومبر یا دسمبر یا جنوری یا فروری یا مارچ میں ہو۔ کیونکہ ان مہینوں میں پہلی کا چاند جنوبی برجوں میں ہونے کی وجہ سے ہم سے دور تر اور مکہ کو قریب ہوتا ہے۔ اپریل سے ستمبر تک پہلی کا چاند شمالی برجوں میں ہوتا ہے۔ تو اہل مکہ کی طرح ہم سے بھی اس کا مدار قریب ہوتا ہے۔ اس لئے ان مہینوں میں عموماً فرق صرف ایک دن کا ہوگا۔ بعض متاخرین علماء ماہرین نے پہلی کے چاند کی رویت میں اختلاف کے اسباب ۱۰ سے زائد شمار کئے ہیں۔ ہم نے اختصاراً صرف تین پر اکتفا کیا۔

(۱۰) اسباب کے اختلاف کی وجہ سے اختلاف رویت کے پیش نظر جدید وقدیم ماہرین فلکیات کے اقوال اس بات میں مختلف ہیں کہ پہلی کے چاند کے لئے آفتاب سے کتنا فاصلہ ضروری ہے

(۱) ایک قول ہے کہ چاند آفتاب سے بوقت غروب دس درجہ مشرقی جانب کو ہو تو نظر آئیگا

(باقی آئندہ)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

# ساحلِ عدن سے بحیرۂ روم تک

## امریکی و برطانوی سیاست کی کرشمہ سازیاں

(قسط نمبر ۲)

نئی سیاسی حکمت عملی کا دوسرا تقاضا یہ ہوا کہ نہر سویز کے ہاتھ سے نکل جانے اور برطانوی فرانسیسی و اسرائیلی حملہ ناکام ہو جانے کے بعد عربوں میں وحدت و اتحاد کا جو نیا ولولہ پیدا ہو گیا ہے اور جس کے نتیجہ میں پوری عرب دنیا عوامی انقلاب کی مضبوط رسی میں بندھ کر ایک ہی قوم و ملت کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ اس رجحان کو کسی طرح ختم کیا جائے۔ چنانچہ اسی تقاضے نے ۱۹۵۷ء میں شاہ سعود کے امریکہ کے دورے کے موقعہ پر صدر آئزن ہاور سے یہ کہلوایا کہ آپ عرب دنیا میں انقلابات کی روک تھام کے لئے اسلامی بلاک کی تشکیل کا کام شروع کر دیجئے۔ آئزن ہاور نے اپنی خود نوشت سوانح میں اس بات کا اعتراف کیا ہے۔

بہرحال نئے حالات کے تحت عرب عوام کو ایک ہی قیادت کے تلے مجتمع ہونے سے روکنے کے لئے ناصر کی شخصیت کو غیر مقبول و مردود بنانا ضروری تھا اور عرب اتحاد کو عملی شکل اختیار کرنے سے روکنے کے لئے ایک اور زیادہ دل پذیر اتحاد کا خواب دکھلانا لازمی تھا۔

مستقبل میں اسرائیل سے جو کام لینا متوقع تھا وہ بھی ممکن نہیں رہا۔ اس لئے کہ نہر سویز کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد کھلے میدان میں اسرائیل عربوں کو شکست دینے کی پوزیشن میں نہیں رہا تھا۔ مصر کی بڑھتی ہوئی فوجی طاقت، اسلحہ سازی اور تیاریوں کا مقابلہ، اب دوسری عرب حکومتوں سے ہی کرانا زیادہ مناسب حربہ ہو سکتا تھا لیکن ان حکومتوں کو کس طرح مسلح کیا جائے اور فوجی تربیت دی جائے۔ نیز خود ان حکومتوں کے عوام اس اقدام کو شک و شبہ کی نظر سے نہ دیکھیں اور اسے عربوں کے درمیان جنگ و جدال برپا کرنے کی کوشش قرار نہ دیں۔ اس سوال کو اس طرح آسان بنایا گیا کہ اسرائیل سے اردن پر حملہ کرا دیا گیا۔ اور اس حملہ پر جوابی کارروائی کرنے کے لئے آنے والی مشترکہ عرب فوجی کمان اور تنظیم آزادی فلسطین کو اردن میں داخلے سے روک دیا گیا اردن اور سعودی عرب کو ایک دوسرے سے قریب تر لایا گیا اور پھر ان دونوں حکومتوں کو اسلحہ مہیا کرنے اور برطانوی و امریکی فوجی مشن کی سرپرستی میں فوجوں کی تنظیم و تربیت کا جواز پیدا کر لیا گیا۔

الغرض نہر سویز کے برطانوی قبضہ و تصرف میں رہنے تک تو مغربی طاقتوں کی سیاسی حکمت عملی مشرق وسطیٰ و عرب دنیا میں یہ رہی کہ مقامی حکمرانوں کو اپنے زیر اثر رکھا جائے۔ ان ملکوں کو فوجی، اقتصادی اور فنی اعتبار سے اپنا محتاج و پسماندہ رہنے دیا جائے اور اسرائیلی سلطنت قائم کر کے اس کا خوف ان ملکوں کے حکمرانوں پر طاری کر دیا جائے تاکہ یہ سب اپنی عافیت و خیر امریکہ، برطانیہ، فرانس کو خوش و راضی رکھنے میں سمجھتے رہیں۔ عرب و مسلم عوام کو نام نہاد مذہبی تحریکوں و تنظیموں کی معرفت سرخ روس کی مذہب دشمنی کے افسانوں سے خوفزدہ بنایا جاتا رہے۔

لیکن نہر سویز کے برطانوی قبضہ سے نکل جانے اور فرانس و اسرائیل سمیت ناصر و مصر کے ہاتھوں فوجی شکست کھانے کے بعد سابقہ حکمت عملی کا طلسم پاش پاش ہو گیا۔ اب عالم عرب و مشرق وسطیٰ اور ایشیا و افریقہ کے مسلمانوں کی عام بیداری کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ عربوں کے باہمی اتحاد کا امکان وسیع تر نظر آنے لگا اور ناصر کی صورت میں عربوں کی وحدت قیادت بھی یقینی دکھائی دینے لگی، چنانچہ اب نئی سیاسی حکمت عملی ان امکانات کو ختم کرنے کے خطوط پر ترتیب دی گئی جس کے اہم اجزاء یہ تین امور تھے۔

ناصر کے خلاف عرب ملکوں اور مسلم عوام میں نفرت و بیزاری کی آگ بھڑکانا، چنانچہ اسے کبھی روس کا آلہ کار، کبھی یہودیوں کا ایجنٹ، کبھی فرعونی تہذیب کا احیاء کنندہ، کبھی اسلام کا مٹانے والا، کبھی مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھانے والا قرار دیا جاتا رہا۔ اور ان الزام تراشیوں و فسانہ سازیوں میں لندن، واشنگٹن، اسرائیل اور عرب و مشرق وسطیٰ کے امریکہ دوست عناصر یکساں طور پر حصہ لیتے رہے۔ تاکہ ایک فعال مؤثر اور برطانیہ و اسرائیل کی کامیاب حریف قیادت کے جھنڈے تلے عرب عوام اور مسلم دنیا مجتمع و متحد نہ ہو جائے۔

عرب و مشرق وسطیٰ کے مغرب دوست عناصر کو ناصر کا مدمقابل بنا کر عرب و مسلم دنیا کی قیادت و اتحاد کا ایک ایسا متوازی راستہ پیدا کرنا جو اسرائیل اور مغربی استعمار سے زیادہ مصر اور متحدہ عرب جمہوریہ کی مخالفت میں پیش پیش ہو

مصر کی فوجی تیاریوں، صنعتی ترقیوں، اقتصادی خوشحالیوں اور استحکامات کو، اسرائیل کے لئے خطرہ و عذاب بننے دینے سے پہلے خود بعض عرب ملکوں کو اسلحہ و فوجی طاقت مہیا کر کے مصر و ناصر کا جواب بنا کر کھڑا کر دینا امریکہ اور برطانیہ کی تمام سیاسی کاوشیں گذشتہ چند سال سے مذکورہ بالا تینوں امور کی تکمیل میں لگی رہیں۔ اور اب اقدامی صورت میں نمایاں ہونے کی منزل تک آ پہنچی ہیں۔

یمن میں مصری افواج کی موجودگی، عدن اور جنوبی عرب پر برطانوی گرفت کو کمزور تر بنا رہی ہے۔ برطانیہ اس علاقے سے رخصت ہونے سے قبل چاہتا ہے کہ کسی طرح یہ علاقہ مصر کے زیر اثر نہ جانے پائے۔ یا تو یمن کے سوال پر مصر اور سعودی عرب کا باقاعدہ ٹکراؤ ہو جائے تاکہ اسے اس علاقہ میں دوبارہ پیر جمانے کا بہانہ ہاتھ آ جائے اور وہ اپنے لئے مزید تحفظات حاصل کر سکے۔ یا اس کے رخصت ہونے سے پہلے مصر یمن سے ہٹ جانے پر مجبور ہو جائے۔ تاکہ ایسی حکومتوں کا یہاں اثر ہو جو برطانیہ اور امریکہ کی معتمد علیہ ہوں۔ نیز عرب و مشرق وسطیٰ کے ملکوں کے مابین عرب اتحاد اور اسلامی اتحاد کے نام سے ایک ایسی نہ ختم ہونے والی کشمکش و ٹکراؤ جاری رہے، جس کی آڑ میں اس علاقہ کا تیل بغیر کسی خرخشہ کے امریکہ و برطانوی آئل کمپنیوں کی ملکیت بنا رہے اور اسرائیل کا مستقبل محفوظ ہو جائے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد کی وہ سیاست جو یورپ کی مشرقی و مغربی تقسیم سے شروع ہوئی۔ جرمنی اور برلن کے سوال پر تلخ و پیچیدہ بنی۔ کوریا، لاؤس اور ویٹ نام میں کشت و خون تک پہنچی اور اب مشرق وسطیٰ میں اپنے پیر جما چکی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ اس علاقہ میں محض تیل کے مفاد کی خاطر ایک ایسا کھیل کھیل رہے ہیں۔ جس کا انجام یورپ و مشرق بعید کے انجام سے زیادہ ان دونوں کے لئے مضرت رساں اور مایوس کن ثابت ہوگا۔ ممکن ہے وہ اپنے فریب دادہ خیمہ برداروں کے ذریعہ ناصر اور متحدہ عرب جمہوریہ کے انقلاب کو ناکام یا کمزور

بنا دیں۔ عربوں کو باہم لڑانے میں کامیاب ہو جائیں لیکن عرب دنیا اور مسلمان ممالک کی ابھرتی ہوئی آزادی کا یہ حشر خود ان کو بہت زیادہ مہنگا پڑ جائے گا اور جس طرح آج نصف سے زیادہ یورپ اور نصف سے زیادہ مشرق بعید اشتراکیت کے حصار میں آ چکا ہے۔ عرب و مشرق وسطیٰ کا علاقہ بھی ایک طاقتور و آزاد مسلم قیادت کی ناکامی و محرومی کے بعد ٹوٹ پھوٹ کر اشتراکی کیمپ میں جا داخل ہو سکتا ہے۔

برطانیہ اور امریکہ کی رگ صلیبیت حقیقی اسلامی قوت و عربی وحدت کے نمود سے ڈر کر سست کی یہ بازی کھیل رہی ہے۔ لیکن اس نمود کے امکان کو زور و کنے کے بعد کیا اشتراکیت کے سیلاب سے اس علاقہ کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے؟ کم از کم تاریخ کا تجربہ اس کی نفی کر رہا ہے۔

عثمانی خلافت ترکیہ کا خاتمہ کر کے یورپ کو روس کا سرخ انقلاب حاصل ہوا یا ہٹلر و مسولینی کی فسطائیت اور پھر اس فسطائیت سے نجات حاصل کرنے کے لئے نصف سے زیادہ یورپ روس کے سرخ اشتراکی انقلاب کے حوالے کر دینا پڑا۔

مشرق بعید میں بھی ایک جاپان کو کمزور و بے بس بنانے کے لئے پورے چین اور لاؤس ویٹ نام و کوریا تک کا بیشتر علاقہ اشتراکیت کے قدموں میں ڈال دینا پڑا۔ آج ناصر اور مصر کے خلاف جو کچھ سازشیں اور کارروائیاں عمل میں آ رہی ہیں۔ کیا اس کا نتیجہ ان واقعات سے مختلف نکلے گا؟

یہاں ان لال بجھکڑوں اور اسلام کے نام سے زنتار کی بازی کھیلنے والوں کی فہم و دانش قابل رحم نظر آنے لگتی ہے جو یہ دور کی کوڑی لانے میں مصروف ہیں کہ ناصر یہودیوں کا ایجنٹ ہے اور امریکہ و روس کا آلۂ کار۔

وہ ناصر جو انگریزی استعمار کی دو سو سالہ تاریخ پر ضرب کاری لگا دے، جو سرزمین عرب پر اسرائیلی سلطنت کے قیام کے منصوبہ کی برطانوی افادیت کو ناکارہ بنا کر رکھ دے۔ جو نہر سویز کے کنارے برطانیہ، فرانس اور اسرائیل کی مشترکہ و متحدہ یلغار کو شکست فاش دے دے جو سرزمین مصر کو فوجی و صنعتی اعتبار سے زبردست طاقت بنا ڈالے، جو ہر اعتبار سے متحدہ عرب جمہوریہ کو خود کفیل بنانے کی کوششوں میں مصروف ہو جس نے عرب و افریقہ کی بکھری ہوئی منتشر و تقسیم کردہ ملت کو اتحاد و یکجہتی کی لڑی میں پرونے کا پروگرام بنایا ہو اور اس کے لئے پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہو۔ جس نے عرب عوام کو چند گنے چنے شیوخ و شاہوں کے مقابلہ میں ایک قوت بنا کر کھڑا کرنے کی کوشش کی ہو۔ جس نے ایک بار پھر ساری دنیا سے عربوں کا لوہا منوا لیا ہو۔ وہ ناصر اسرائیل کا ایجنٹ اور روس کا آلہ کار ہے اس جھوٹ کی بھی کوئی حد نہیں۔

در حیرتم کہ ایں چہ بوالعجبی است

اور وہ مصر جہاں کے نظام تعلیم میں تنہا قرآنی تعلیم کا منصوبہ گیارہ کروڑ روپیہ کی خطیر رقم کا ہو۔ جہاں دس ہزار کے قریب غیر مصری مسلمان طلباء کی دینی تعلیم کا انتظام حکومت کے خرچ پر ہو۔ جہاں کی ہر سرکاری و غیر سرکاری درسگاہ میں قرآن و سنت و اسلامی تاریخ کی تعلیم پہلو بہ پہلو دی جاتی ہو، جس ملک سے تمام غیر ملکی تعلیم گاہیں ہٹا دی گئی ہوں۔ غیر ملکیوں کے عشرت خانے بند کر دیئے گئے ہوں۔ جس ملک کے سرکاری خرچ پر افریقہ میں ہزارہا مبلغ عیسائی مشنریوں کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کے کام پر لگے ہوئے ہوں، جن کے بارے میں عیسائی مشنریز کے صدر دفتر جنیوا کو یہ اعتراف ہو کہ مصر کی کوششوں سے ایک کروڑ کے قریب افریقی مسلمان ہو چکے ہیں۔ تاریخ اسلام اور قرآن و حدیث و فقہ اسلامی پر سب سے زیادہ لٹریچر جس مصر میں شائع ہوتا ہو۔ جہاں سے مسلمان ملکوں میں تلاوت قرآن مجید کے لئے خوش الحان قاری حکومت کے خرچ پر بھیجے جاتے ہوں جہاں کا ریڈیو دن رات میں سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت اور قرآن و سنت کی تفسیر کی نشر و اشاعت کرتا ہو۔ جہاں کے بیشتر اخبارات و رسائل زیادہ تر اسلامی مسائل پر مضامین و مقالات شائع کرتے ہوں۔ جہاں ہر سال پوری دنیا سے منتخب اور جید علماء کی ایک بڑی تعداد اسلامی مسائل پر غور و خوض اور وحدت فکری پیدا کرنے کے لئے جمع کی جاتی ہو۔ جہاں ختم نبوت اور سنت رسول کا انکار کرنے والے فرقوں و گروہوں پر قانونی پابندیاں عائد ہوں، جہاں نہ تجدد پسندوں اور تحریف دین کرنے والوں کو کوئی موقعہ دیا جاتا ہو۔ جہاں اشتراکیت کی تبلیغ و اشاعت سخت ممنوع ہو۔ جہاں امریکہ اور یورپ کے فحش، گندے، ملحدانہ لٹریچر کی درآمد کو قطعی روک دیا گیا ہو۔ اس مصر اور وہاں کے صدر کے بارے میں نہایت بے باکانہ طریقے پر یہ پروپیگنڈا کیا جائے کہ اسلام کشی ہو رہی ہے۔ بے دینی پھیلائی جا رہی ہے اور فرعونی تہذیب کا احیاء ہو رہا ہے تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ دنیا میں شاید ہی کبھی اتنا بڑا منظم اور سفید جھوٹ بولا گیا ہو۔

لیکن چونکہ یہ دونوں باتیں موجودہ امریکی و برطانوی سیاسی حکمت عملی کا ضروری اور اہم جزء ہیں، اس لئے اس صریح جھوٹ کو سچ بنا کر پروپیگنڈے کے ذریعہ ماضی و حال کے سیاسی تغیرات کی پیچیدہ تاریخ سے ناواقف افراد و عوام میں پھیلایا و عام کیا جا رہا ہے۔

لیکن واقعات و حقائق کے اس مطالعہ و تجزیہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پس پردہ کیا حقیقت کام کر رہی ہے؟ اور عوام کو کیا باور کرانے کی کوشش ہو رہی ہے؟ اور اس "مقدس" کام میں کیسے کیسے گروہ و افراد کن کن آرزوؤں و مقاصد کو لے کر در پردہ و علانیہ شریک ہیں؟

چنانچہ مصری حدود میں امریکہ و برطانیہ کے فوجی و غیر فوجی طیاروں کی پرواز پر مصری حکومت کی طرف سے پابندی کی یہ خبر کن خطرناک عواقب کی نشان دہی کر رہی ہے؟

# ہلال و صلیب کش مکش

ہلال و صلیب کش مکش کے عنوان سے جو مضمون ترجمان اسلام میں شائع ہوتا رہا ہے باقی ماندہ مضمون اب کتاب کی شکل میں شائع ہوگا۔ ادارۂ تعمیر حیات نے اس کی اشاعت کا انتظام مکمل کر لیا ہے۔ یہ کتاب تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل ہوگی۔

---

# مجلس احرار اسلام کا پرچم لہرایا گیا

لاہور ۵ مارچ۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی دفتر پر مجلس احرار اسلام کا پرچم لہرایا گیا۔ پرچم کشائی کی رسم جناب ماسٹر تاج الدین انصاری اور مولانا سید ابوذر بخاری عطاء المنعم صاحب نے سرانجام دی۔ رضاکاروں نے گولوں کی گن گرج میں پرچم کو سلامی پیش کی۔

یاد رہے کہ ان دنوں مولانا سید عطاء المنعم صاحب احرار کی تنظیم نو کے سلسلہ میں مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ لاہور، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں وہ اپنا تنظیمی دورہ مکمل کر چکے ہیں ان کے ہمراہ جناب جانباز مرزا، چودھری ثناء اللہ بھٹہ اور محمد سلطان ہوشیارپوری بھی شریک ہے۔

# جامعہ رشیدیہ ساہیوال کی سترھویں سالانہ مؤتمر

۱۷ تا ۱۹ مارچ ۱۹۶۷ء بروز جمعہ تا اتوار ساہیوال میں منعقد ہوگی اور ایک عظیم الشان مجلس حسن قرأت بھی منعقد ہوگی۔ تقسیم اسناد بھی ہوگی ملک و ملت کے اکابر علماء حقانی و مشائخ ربانی تشریف لائیں گے۔

(حبیب اللہ ناظم اعلیٰ مؤتمر رشیدیہ ساہیوال)

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# اسلام میں قربانی کی اہمیت

(قسط نمبر ۳)

ملا علی قاریؒ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

ای کل سنۃ فھو اظھر دلیل الوجوب (مرقات) یعنی (مدینہ میں رہ کر بھی) آپ ہر سال قربانی کرتے تھے اور آپ کا اس پر مداومت فرمانا قربانی کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہؒ قربانی کو واجب قرار دیتے ہیں۔ کما فی الہدایہ جلد ثانی صہ۴۴۳)

(۶) حضرت حنش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دو مینڈھے قربانی کرتے دیکھا تو آپ نے فرمایا

انّ رسول اللّٰہ صلعم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ (ابو داؤد جلد ثانی صہ۳۰ مطبوعہ مطبع مجیدی۔ ترمذی۔

ترجمہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں آپ کی طرف سے بھی قربانی کروں۔ پس میں آپ کی طرف سے بھی قربانی کرتا ہوں۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ قربانی ان لوگوں ہی کے ساتھ مخصوص نہیں جو مکہ میں حج کرنے جائیں بلکہ ہر مسلمان پر ضروری ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو بلکہ جو لوگ اس دنیا سے چلے گئے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے بھی قربانی کر دی جائے تو بہتر ہے اور اگر وہ وصیت کر گئے ہوں تو پھر کرنی ضروری ہے۔ اسی وجہ سے حضرت علیؓ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہر سال قربانی کرتے تھے اور حضور صلعم نے بھی وصیت فرما کر اس کی اہمیت کو واضح فرما دیا۔

(۷) حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں :-

نحر النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بیدہ سبعۃ بدن قیاما وضحی بالمدینۃ کبشین املحین اقرنین (صحیح البخاری جلد اول صہ۲۳۱، صہ۲۱)

ترجمہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے سات اونٹ کھڑے کر کے ذبح کئے اور مدینہ میں سینگوں والے دو ابلق رنگ کے مینڈھے قربانی فرمائے۔

اس حدیث سے بھی مدینہ میں قربانی کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ اور وہ بھی بجائے ایک کے دو کا۔

(۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھا ذبح کیا تو ذبح کرنے کے بعد فرمایا :-

اللّٰھم تقبل من محمّد ومن امّۃ محمّد (ابو داؤد صہ۳۰ جلد ۲۔ رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صہ۱۲۷ ملخصاً)

ترجمہ :- اے اللہ اس کو محمدؐ اور آل محمدؐ اور امت محمدؐ کی طرف سے قبول فرما۔ ابو داؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے ذبح کئے اور فرمایا :-

اللّٰھم ھذا عنّی وعمّن لم یضح من امتی (ابو داؤد، ترمذی)

اے اللہ یہ قربانی میری طرف سے قبول فرما اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے قبول فرما جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ ان دونوں حدیثوں سے یہ معلوم ہوا کہ قربانی کرنے والے کے لئے حاجی ہونا ضروری نہیں۔ نیز یہ اتنی ضروری چیز ہے کہ اگر استطاعت ہو تو ان لوگوں کی طرف سے بھی قربانی کی جائے جو قربانی نہیں کر سکتے یا جو فوت ہو گئے ہیں۔ فافھموا ایھا المسلمون

(۹) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ :-

نحرنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ (جامع ترمذی جلد اول صہ )

ترجمہ :- ہم نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ کی قربانی کی اور سات آدمیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی!

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی اس قدر ضروری ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سفر میں بھی ترک نہیں کیا۔ لیکن آج انہیں کی امت حضر میں بھی اس کا انکار کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ بجائے قربانی کرنے کے اس کا روپیہ قومی فنڈ میں دے دو۔ این تذھبون

(۱۰) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ :-

کنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ (ترمذی جلد اول صہ۱۸۱ نسائی صہ۲۰۲، ابن ماجہ صہ )

ترجمہ :- ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ عید الاضحےٰ آ گئی تو ہم سات آدمیوں نے ایک گائے میں شرکت کی۔

اس حدیث میں بھی سفر کا لفظ لا کر ترجمان القرآن حضرت ابن عباسؓ قربانی کی اہمیت کو واضح فرما رہے ہیں اور آج کل کے منکرین مسئلہ قربانی کو بتا رہے ہیں کہ یہ اس قدر ضروری ہے کہ اس کو سفر میں بھی نہ چھوڑنا چاہیئے ؎

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
ایں راہ کہ تو می روی بہ ترکستان است

دوسری بات یہ بھی یاد رکھیئے کہ اس زمانہ میں وہی لوگ مسئلہ قربانی کا انکار کر رہے ہیں۔ جن کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ (اپنے خیال میں) قرآن کو ماننے والے ہیں۔ حالانکہ صحابہؓ میں وہ صحابی جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے قرآن پاک کا خصوصی علم عطا فرمایا گیا تھا۔ قربانی کے اس قدر قائل تھے کہ سفر میں بھی اس کو ترک نہیں کرتے تھے۔

اس حدیث سے امام شافعیؒ نے استدلال کیا ہے کہ مسافر پر بھی قربانی ضروری ہے۔

(۱۱) حضرت یحییٰ ابن سعید کہتے ہیں کہ میں نے ابو امامہ بن سہلؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ :-

کنا نسمن الاضحیۃ بالمدینۃ وکان المسلمون یسمنون (بخاری جلد ۲ صہ۸۳۳ مطبوعہ اصح المطابع)

ترجمہ :- ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو موٹا کیا کرتے تھے اور دوسرے مسلمان بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کو قربانیاں پالنے کا کس قدر شوق تھا اور باوجود غریب و نادار ہونے کے بھی قربانی کے مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر وہ کس قدر گرمجوشی کا مظاہرہ کرتے تھے۔ ایک وہ مسلمان تھے اور ایک آج کل کے مسلمان ہیں کہ قربانی کا ہی سرے سے انکار ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی کو پال کر اور موٹا کر کے دینا چاہیئے۔

(۱۳) حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ :- ذبحنا علی عھد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرسا ونحن بالمدینۃ فاکلناہ (بخاری جلد ۲ صہ۸۲۸ نسائی جلد ۲ صہ۱۸۳)

ترجمہ :- ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ میں گھوڑے کی قربانی کی اور اسے کھایا۔ اسلام میں پہلے گھوڑے کا کھانا جائز تھا۔ لیکن بعد میں وہ حرام کر دیا گیا۔ جیسا کہ ابو داؤد، نسائی اور دوسری حدیث کی کتابوں میں اس کی تصریح آتی ہے۔

# خبرنامۂ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام جھنگ کی سرگرمیاں

امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جھنگ ملک علی محمد صاحب کی اطلاع کے مطابق ضلع بھر میں جمعیۃ کی تنظیم کو مربوط فعال بنانے کے لئے ارکان جمعیۃ دورہ کر رہے ہیں جو حضرات مختلف جگہوں پر تنظیم کا کام کر رہے ہیں ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ مولانا محمد یٰسین صاحب۔ قاری غلام محمد صاحب سید غلام ہمدانی صاحب۔ مولانا محمد بشیر صاحب اور قاری نور محمد صاحب۔ تنظیمی رفقاء کے کامیاب دورہ سے تمام ضلع میں بیداری پیدا ہو گئی ہے۔

## ضلعی انتخاب

مورخہ ۱۱ مارچ بروز ہفتہ دو بجے دوپہر جامعہ مسجد شیخ لاہوری میں ضلعی مجلس عمومی کا اجلاس ہوگا جس میں نیا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب بھی اجلاس سے خطاب فرمائیں گے۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر نے ماتحت شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ بروقت اجلاس میں شرکت کریں

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام کچا کھوہ

امیر  مولانا امان اللہ صاحب خطیب چک $\frac{26}{10R}$

نائب امیر  مولانا عبدالرؤف صاحب " $\frac{29}{10R}$

نائب امیر  مولانا بشیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد راجہ بازار کچا کھوہ

ناظم اعلیٰ  مولانا عبدالغفور صاحب چک $\frac{23}{10R}$ مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام عزت آباد

نائب ناظم  صوفی غلام قادر صاحب کریانہ مرچنٹ کچا کھوہ

خزانچی  مستری صوفی بشیر احمد صاحب کچا کھوہ

ناظم نشر و اشاعت  محمد عبدالباری ثاقب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام عزت آباد نزد کچا کھوہ

سالار  صوفی نجم الدین صاحب کچا کھوہ

یہ انتخاب مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی کی موجودگی میں ہوا۔ مولانا نے انتخاب سے قبل عائلی قوانین خاندانی منصوبہ بندی اور رویت ہلال کمیٹی کی تردید بھی فرمائی۔ (ثاقب ناظم شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام علاقہ کچا کھوہ ضلع ملتان)

## اضلاع پشاور اور مردان میں حلقہ وار جمعیتوں کا انتخاب

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے ضلع پشاور میں بمعیت مولانا صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد و مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور اور ضلع مردان میں جماعتی تنظیم کا دورہ کیا جس میں مندرجہ ذیل حلقہ جات میں حلقہ وار جمعیتوں کا انتخاب ہوا۔

### ضلع پشاور / تحصیل چارسدہ

امیر  مولانا فضل مولا صاحب

نائب امیر  مولانا عبدالمالک صاحب

ناظم اعلیٰ  قاضی فضل دیان صاحب

### شمالی ہشت نگر :-

امیر  مولانا ہدایت الحق صاحب

نائب امیر  مولانا بزرگ صاحب

ناظم اعلیٰ  مولانا رحمت اللہ صاحب

ناظم  مولانا غلام سرور صاحب

### تنگی ٹاؤن :-

امیر  مولانا فضل قدوس صاحب

نائب امیر  مولانا فضل جمیل صاحب

ناظم اعلیٰ  حاجی محمد سرور صاحب

نائب ناظم  مولانا امین الحق صاحب

### جنوبی ہشت نگر :-

امیر  مولانا فضل صمدانی صاحب

نائب امیر  مولانا فضل الٰہی صاحب

ناظم اعلیٰ  مولانا احمد علی جان صاحب

ناظم  مولانا محمد اسعد صاحب پڑانگ

### شبو لکرہ :-

امیر  مولانا عبدالصمد صاحب جینیہ

نائب امیر  مولانا زکریا صاحب

نائب امیر ۲  مولانا سید حسن شاہ صاحب

ناظم اعلیٰ  مولانا عبدالحنان صاحب

ناظم  مولانا فضل سبحانی صاحب

### حلقہ سرڈھیری :-

امیر  مولانا عبدالمالک صاحب

ناظم اعلیٰ  مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

ناظم  مولانا زخمی جگر

### ضلع مردان / حلقہ تخت بھائی

امیر  مولانا حافظ اسرار الحق صاحب

نائب امیر  مولانا پیر حبیب اللہ صاحب

ناظم اعلیٰ  مولانا حکیم سید شاہ صاحب فضل آباد

### حلقہ کمان زئی :-

امیر  مولانا متحمل صاحب

نائب امیر  مولانا عبدالرؤف صاحب

ناظم اعلیٰ  مولانا منفعت شاہ صاحب

ناظم  مولانا فیض گل صاحب

نائب ناظم  مولانا سید صالح صاحب

ناظم نشر و اشاعت  قاضی سید علی شاہ صاحب

خازن  مولانا حافظ حضرت یوسف صاحب

### حلقہ امازئی :-

امیر  مولانا میاں گل صاحب

نائب امیر  مولانا فضل ہادی صاحب

ناظم اعلیٰ  مولانا عبدالواحد صاحب مہتمم دارالعلوم مجاہد...

ناظم  مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

خازن  مولانا لطف الرحمٰن صاحب

## انتخاب جدید گوٹھ خیر محمد خاں کھوسہ تحصیل ٹھل جیکب آباد

امیر  حاجی کریم بخش خاں کھوسہ

نائب امیر  خیر محمد خاں کھوسہ

ناظم  مولانا شاہنواز صاحب کھوسہ

نائب ناظم  مولوی محمد صاحب کھوسہ

سالار  محمد عابد خاں کھوسہ

خازن  عبدالعزیز خاں کھوسہ

## جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی کا انتخاب

۲۳ فروری ۱۹۶۷ء کو مولانا محمد رمضان صاحب امیر ضلع میانوالی ہرنولی دورہ پر تشریف لائے۔ بعد نماز عشاء آپ نے جامع مسجد کو ثر میں خطاب عام فرمایا اور ضرورت تنظیم پر زور دیا۔ ۲۴ فروری صبح نماز فجر کے بعد جامع مدنی میں درس قرآن دیا۔ اور بعد میں سالقین کے ایک اجتماع میں جمعیۃ ہرنولی کا انتخاب جدید عمل میں لایا گیا۔

امیر  سید امیر حسین شاہ صاحب

نائب امیر  چودھری رستم علی صاحب نہار پوری

نائب امیر ۲  جناب منشی پرورشت علی صاحب

ناظم عمومی  چودھری محمد رفیق صاحب منزالیہ

نائب ناظم  چودھری محمد شفیع صاحب

ناظم دفتر  ڈاکٹر دین محمد فریدی

خازن  میاں اسلام الدین صاحب کرنالوی

سالار  چودھری محمد یٰسین صاحب

### مجلس شوریٰ

حاجی سید ممتاز علی صاحب۔ چودھری محمد سلیمان صاحب۔ مستری عبدالغفور صاحب چودھری حاکم علی صاحب۔ منشی محمد حنیف صاحب چودھری

صوفی کریم الدین صاحب

ملاں سراج الدین صاحب

حافظ عبدالحمید صاحب

چودھری علی شیر صاحب

حاجی شمس الدین صاحب

چودھری دوست محمد صاحب

مولانا محمد ابراہیم صاحب

# جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی مجلس عاملہ کی کارروائی

سرگودھا۔ ۷ مارچ۔ آج دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی مجلس عاملہ (جنرل کونسل) کے دو اجلاس ہوئے جس میں ضلع سرگودھا کے ۹۰ نمائندے شامل ہوئے پہلے اجلاس کی صدارت مولانا قاری جلیل الرحمن صاحب نے کی۔ جس میں تلاوت قرآن پاک کے بعد ناظم ضلع نے سابقہ کارگذاری کی رپورٹ پیش کی جو کہ تنظیمی دورجات، انتخابات کی کارگذاری، ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جو کام کیا گیا تھا۔ آمد و خرچ پر مشتمل تھی۔ اجلاس نے رپورٹ کو تسلی بخش قرار دیا۔

دوسرا اجلاس مولانا محمد سرور صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں آئندہ تین سال کے لئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ عہدہ داروں کے لئے مختلف اسماء پیش ہوئے۔ لیکن کثرت رائے سے مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

امیر مولانا مولا بخش صاحب خطیب جامع مسجد جھاوریاں تحصیل شاہ پور

نائب امیر۱ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

نائب امیر۲ مولانا علی محمد صاحب خطیب جامع مسجد مٹھہ ٹوانہ تحصیل خوشاب

ناظم اعلیٰ۔ مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم مدرسہ حنفیہ سلانوالی۔

ناظم مولانا محمد سرور صاحب خطیب جامع مسجد کوٹ کمبوہ۔

ناظم دفتر حافظ محمد صادق صاحب سرگودھا

خازن۔ الحاج چودھری محمد ابراہیم صاحب لدھیانہ کریانہ سٹور سرگودھا۔

مجلس شوریٰ کا بعد میں امیر صاحب اعلان فرمائیں گے

اجلاس کے آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس صدر مملکت کی اس تقریر کی شدید مذمت کرتا ہے۔ جو انہوں نے گورنروں کی کانفرنس کے موقعہ پر کی ہے اور کہا ہے کہ علماء نے دین کو کھلونا بنا رکھا ہے۔ حالانکہ صدر صاحب آئے دن اپنے حکموں سے دین میں مداخلت فرماتے رہتے ہیں۔ صدر مملکت نے اس بیان میں علماء کی توہین کی ہے۔ اس قسم کے بیانات سے آئندہ احتراز کرنا چاہیئے۔

(۲) اس اجتماع کے نزدیک ملک میں اتنی طویل مدت تک ہنگامی حالات کا اجرا ملک کی درخشاں جمہوری پیشانی پر بدنما داغ ہے۔ اس اجتماع کی رائے میں اس وقت ملک میں ایسے حالات ہرگز نہیں رہے جن میں عوام کو اپنے جائز بنیادی حقوق سے محروم رکھ کر عملاً مارشل لاء کی سی کیفیت پیدا کی جائے۔ لہٰذا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ہنگامی حالات کو فوراً ختم کیا جائے۔

(۳) یہ اجتماع ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ یا تو اس ادارہ کو ختم کیا جائے اور قومی خزانہ کو ضائع ہونے سے بچایا جائے یا قوم کے معتمد علماء کرام کو شامل کر کے اور ڈاکٹر فضل الرحمن کو ادارہ سے نکال کر ادارہ کو صحیح معنوں میں اسلامی ادارہ بنایا جائے۔

(۴) مجموعہ قوانین اسلام نامی کتاب جس کی پہلی جلد شائع ہو چکی ہے۔ جس میں کھلے طور پر نصوص صریحہ کی مخالفت کرتے ہوئے مردود زمانہ عائلی قوانین کے جواز میں سعی نامشکور کی گئی ہے۔ جس سے مسلمانوں کے دینی جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں اس کو ضبط کیا جائے۔

(۵) یہ اجلاس رویت ہلال کمیٹی کی مدت سے غیر ذمہ دارانہ حرکات کو بنظر غور مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ جب تک مرکزی رویت ہلال کمیٹی اور ضلعی کمیٹیوں میں قوم کے معتمد علماء کرام کو شامل کر کے قوم کا اعتماد بحال نہیں کیا جاتا اس وقت تک قوم میں اتحاد دیکھنے کی بجائے تشتت اور افتراق حکومت سے بدظنی اور مداخلت فی الدین کا تصور غالب آرہا ہے۔ حکومت اور عوام میں نفرت کی ایک خلیج کا حائل ہو جانا یقینی امر ہے

(۶) یہ اجتماع خاندانی منصوبہ بندی کو نہ صرف شرعی حیثیت سے قوم کے لئے مضر تحریک اور ناپاک سازش سمجھتا ہے بلکہ قومی دولت کا ضیاع اور قوم کی افرادی قوت کا ناقابل تلافی نقصان اغلامی، اختلاط جنسی آوارگی کا خوفناک طوفان سمجھتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے قومی مفاد کے لئے فی الفور بند کیا جائے اور قوم کے خیرخواہ حضرات اور دین کے محافظ علماء دین سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ مغربی اقوام کی اس ناپاک سازش کو بے نقاب کرنے کے لئے پوری قوت سے تحریک چلا کر عوام کو اس کے خطرات سے آگاہ کریں۔

(۷) یہ اجتماع مردود زمانہ عائلی قوانین کے متعلق جمعیۃ علماء اسلام کی سابقہ قراردادوں کی مکمل توثیق کرتا ہے اور حکومت کے متعصبانہ رویہ سے نفرت کا اظہار کرتا ہے اور اس کی مخالفت کے لئے مصمم عزم کا اعلان کرتا ہے اور حکومت سے منسوخی کا مطالبہ کرتا ہے

(۸) یہ اجتماع حکومت سے پوری شدت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شیعہ حضرات کے بعض غیر ذمہ دار افراد و ملک دشمن لوگوں کے ان چار مطالبات پر قطعاً توجہ نہ دی جائے جس سے ملک میں انتشار، مذہبی منافرت کی خطرناک آگ کے شعلے بھڑک اٹھنا یقینی امر ہے۔ شعبہ اسلامیات اور دینیات علیحدہ ہونے کی صورت میں مذہبی منافرت اور تعصب کا شدید خطرہ ہے۔ محرم میں لائسنسوں پر پابندی اٹھ جانے سے قتل و غارت لوٹ مار روکنا ناممکن ہے۔

(۹) یہ اجلاس مسٹر ظفر اللہ خان کی موجودہ تقریروں کو نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور خاص طور پر ربوہ کی تقریر کو ملک و ملت کے لئے خطرناک سمجھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ظفر اللہ خان کی اشتعال انگیز تقریروں کا فوری طور پر ایکشن لے کر عوام کے اضطراب کو دور کرے۔

(۱۰) یہ اجلاس ملک میں ہوشربا گرانی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور خاص طور پر آٹا کی موجودہ مہنگائی عوام کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے۔ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ غریب عوام اور خاص طور پر دیہاتی عوام کے لئے آٹا لینے کا طریقہ سہل کیا جائے

(۱۱) یہ اجلاس صدر مملکت کی اس تقریر کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے جو انہوں نے پچھلے دنوں حیدرآباد میں مسلم لیگ کے جلسہ میں کی کہ خاندانی منصوبہ بندی اسلام کے خلاف نہیں اور یہ بھی کہا کہ اگر صاحب شریعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج کے زمانہ میں ہوتے تو وہ بھی اس طرح کرتے صدر مملکت کی اس قسم کی تقریر اسلام پسند طبقہ میں قطعاً نامناسب اور باعث تشویش ہے۔

(۱۲) یہ اجلاس مرکزی جمعیۃ کی مجلس شوریٰ کی اس قرارداد کی مکمل تائید و توثیق کرتا ہے، جو انہوں نے متحدہ محاذ سے اشتراک عمل کی قرارداد منظور کی ہے اور دوسری تمام جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اسلامی جمہوریت بالغ رائے دہی کے لئے مکمل اشتراک کریں۔

(۱۳) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر براہ راست انتخابات کا طریقہ رائج کر کے موجودہ طریقہ ہائے انتخاب ختم کیا جائے۔

(۱۴) یہ اجلاس علمائے کرام اور دوسرے حضرات کی زبان بندی داخلہ بندی پر شدید احتجاج کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان حضرات سے ہر قسم کی پابندی اٹھا کر جمہوریت کا ثبوت دیں۔

اور مزید یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ مذہبی اور سیاسی نظربندوں کو فوراً رہا کیا جائے۔ اجلاس دعائے خیر پر ختم ہوا۔

# متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار اسلامی کونسل کا اجلاس

لاہور مورخہ ۹ مارچ۔ متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار اسلامی کونسل کا اجلاس امیر متحدہ جناب شیخ حسام الدین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔

بااختیار اسلامی کونسل کے جو ممبران شریک اجلاس ہوئے۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ ان میں سے بعض حضرات وہ بھی شامل ہیں جو اگرچہ کونسل کے رکن نہیں لیکن امیر محاذ کی ہدایت پر انہیں اجلاس میں شرکت کے لئے اعزازی طور پر دعوت دی گئی تھی۔

جناب شیخ حسام الدین صاحب۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ شیخ الطریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب۔ شیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن صاحب۔ حافظ محمد صادق صاحب شیخ بشیر احمد رضوانی۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب۔ صوفی عبدالرحیم صاحب۔ جانباز مرزا صاحب۔ سلطان محمد صاحب۔ حکیم مختار احمد الحسینی صاحب۔

کارروائی کا آغاز جناب قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ حکیم مختار احمد الحسینی نے ہاؤس کے سامنے ایجنڈا پیش کیا۔ ایجنڈے میں موجودہ ملکی و ملی حالات پر غور و فکر کرنا۔ قائمقام ناظم اعلیٰ کا تقرر اور دیگر اہم باتیں شامل تھیں۔

بااختیار کونسل نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی جگہ پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو قائمقام ناظم اعلیٰ منتخب کیا۔ چنانچہ سب سے پہلے جناب مفتی محمود صاحب ہی نے ایجنڈے کے مطابق اظہار خیال فرمایا۔ آپ نے موجودہ ملکی و ملی حالات اور اسلام کے ساتھ برسر اقتدار طبقہ کے رویہ سے متعلق کھل کر گفتگو کی۔ اور اسلامی کونسل کے سامنے ان خطرات کو بھی رکھا۔ جو اسلام اور دین پسند طبقہ اور علماء حق کو درپیش ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ اس وقت فضا میں گھٹن اور مایوسی کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ جمہوری اقدار فنا کی جا چکی ہیں۔ خلاف اسلام طبقوں کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ ان کے جی میں جو آتا ہے وہ کہتے ہیں۔ لیکن علماء اسلام کو ان کے خرافات کا جواب دینے کا حق نہیں دیا جا رہا۔ جناب مفتی صاحب نے مزید مختلف حالات اور کوششوں کو اجاگر کرتے ہوئے محاذ کی کونسل کو دعوت غور و فکر دی اور اپنے مفید اور گراں قدر مشوروں سے بھی نوازا۔

## امیر محاذ کا ایمان افروز خطاب

امیر محاذ جناب شیخ حسام الدین صاحب جو عرصہ سے علیل چلے آ رہے ہیں۔ اس علالت اور کمزوری کے باوجود اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے۔ انہوں نے جناب مفتی صاحب کی تقریر کے بعد اپنی تقریر کا آغاز فرمایا۔ آپ اسی وقار اور تمکنت سے اجلاس سے مخاطب تھے جو ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ وہ دینی غیرت کا مجسمہ بنے ہوئے حاضرین سے مخاطب تھے اور نہ معلوم وہ کونسی قوت تھی جو ان کے اظہار خیال میں اس بیماری کے باوجود معاون ثابت ہو رہی تھی۔ یہ وہ ایمان و قوت و حرارت تھی جو مرد مومن کو میدان جہاد میں تیغ و سناں کے نیچے لے آتی ہے۔

شیخ صاحب نے صاف اور کھلے لفظوں میں اس امر کا اعلان کیا کہ ہمیں دین و شریعت کی حفاظت کرنی ہے۔ خواہ اس کے لیے کتنی ہی قربانیاں کیوں نہ دینی پڑیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہم اس ملک کو مستحکم و مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ ملک استحکام تب ہی حاصل کر سکتا ہے کہ یہاں اسلام کی بالادستی اور حاکمیت اعلیٰ خدا تعالےٰ کی تسلیم کی جائے۔ آپ نے کہا کہ خالص دینی مقصد کے حصول کے لئے جو جماعتیں اور طبقے متحدہ اسلامی محاذ کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے محاذ کے دروازے کھلے ہیں۔ ہمیں تو بہرحال اسلام کی حفاظت و سربلندی کا فریضہ سرانجام دینا ہی ہے۔

جناب امیر نے اور بہت سے مسائل پر بھی کلام کیا۔ ان کی تقریر کے بعد دینی مقاصد کے حصول کے لئے کافی بحث و تمحیص کے بعد اتفاق رائے سے ایک جامع پروگرام ترتیب دیا گیا۔ جس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے محاذ نے آغاز کر دیا ہے۔

متحدہ اسلامی محاذ کی بااختیار کونسل کا یہ کامیاب ترین اجلاس تھا۔ جس میں ملک و ملت کے مفادات کے مطابق اہم امور طے پائے۔

آخر میں ایک قرارداد پاس کی گئی۔ جس میں نظربندوں کی رہائی کا مطالبہ شامل تھا۔ اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام بھیرہ تحصیل بھلوال

امیر — مولانا جلال الدین صاحب
ناظم — صوفی محمد علی صاحب
خازن — حافظ محمد یامین صاحب

## ضلعی جماعتیں متوجہ ہوں

تمام ضلعی جماعتوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ذیقعد ۱۳۸۶ھ کے آخر تک لازماً ضلعی انتخابات مکمل کر لیں تاکہ ذی الحجہ کے مہینہ میں صوبائی انتخابات کی تکمیل کی جا سکے۔ ذیقعد کے بعد کی ضلعی تنظیمیں غیر آئینی متصور ہوں گی

(مولانا) مفتی محمود
(قائمقام ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام لاجپت نگر (شاہدرہ ریلوے اسٹیشن)

مورخہ ۸ مارچ کو ایک اجلاس زیر صدارت قاری عبدالرشید صاحب خطیب جامعہ قاسمیہ منعقد ہوا جس میں معززین آبادی اور ارکان نے شرکت کی اور متفقہ طور پر حسب ذیل عہدہ داران منتخب کیے گئے۔

امیر — قاری عبدالرشید صاحب
نائب امیر — صوفی محمد رفیق صاحب
ناظم اعلیٰ — محمد واحد خاں صاحب
نائب ناظم — مستری سراج الدین صاحب
خزانچی — محمد یونس صاحب
پروپیگنڈا سیکرٹری — صوفی تاج الدین صاحب
سالار — شبیر احمد صاحب
سیکرٹری — عبدالوحید صاحب

نیز فوری طور پر دفتر دارالمطالعہ کا قیام عمل میں لایا گیا اور دینی کتب، رسالہ جات خدام الدین اور ترجمان اسلام یہاں پر رفاہ عامہ کے لیے جاری کیے گئے ہیں۔

ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کی نظربندی کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام لاجپت نگر (شاہدرہ اسٹیشن) لاہور نے شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ علماء حق کے ساتھ اس قسم کے نامناسب رویہ کو ختم کیا جائے۔

## جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کے ناظم اعلیٰ کی نظربندی

لاہور ۱۰ مارچ۔ ٹیلیفون پر بھکر سے اطلاع ملی ہے کہ مولانا حافظ محمد طیب صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ دو ماہ کے لئے نظربند کر دیے گئے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے ان کی نظربندی اور مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کی نظربندی کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے

## جمعیتہ علماء اسلام ضلع حیدرآباد کا انتخابی اجلاس

آج بتاریخ ۴ مارچ جمعیتہ علماء اسلام ضلع حیدرآباد کا انتخاب ہوا۔ جس میں حضرت مولانا دوست محمد صاحب نے حاضرین مجلس کو خطاب فرمایا مولانا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بڑے بڑے صاحب علم ظالموں کے ظلم کی وجہ سے چھپتے پھرینگے مولانا نے فرمایا کہ اگر صرف نماز روزوں سے نجات کامل حاصل ہوتی تو پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ اپنے بال بچوں کو اور کعبہ شریف کو اور مدینہ شریف کو چھوڑ کر دربدر نہ پھرتے۔ معلوم ہوا کہ اسلامی خدمت۔۔۔۔ سب سے بڑی خدمت ہے اور علماء ورثۃ الانبیاء ہیں۔ آپ پر اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ آج آپ اسلامی خدمت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

مولانا نے فرمایا کہ جب دین کے لئے کوئی تکلیف آئے تو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ آپ نے فرمایا۔ کراچی اور حیدرآباد ہر لحاظ سے مرکزی شہر ہیں مگر ان میں ایسا کام نہیں ہو رہا جیسا کہ ہونا چاہیئے تھا آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے حلقہ میں پوری محنت سے کام کریں۔ حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا:۔

### ضلعی انتخاب

امیر — مولانا حبیب اللہ صاحب دارالعلوم بھنڈاوہ
نائب امیر — مولانا شمس الحق صاحب تلہار
ناظم اعلیٰ — حکیم نواب دین صاحب حیدرآباد
نائب ناظم — مولانا عبدالخالق صاحب کوریجہ
خازن — حاجی کرامت اللہ صاحب۔
سالار — قاری شوکت اللہ صاحب

مجلس شوریٰ کے لئے حسب ذیل اراکین نامزد کئے گئے:۔

(۱) مولانا حبیب اللہ صاحب بھنڈی
(۲) مولانا محمد عالم صاحب بھنڈا
(۳) مولانا محمد حسن صاحب اللہ ڈنہ سانڈہ
(۴) مولانا عبدالرحمٰن صاحب جیسان
(۵) ماسٹر عبدالرحیم صاحب ٹنڈو الہ یار
(۶) مولانا عبدالرؤف صاحب حیدرآباد
(۷) مولانا سبحان صاحب حیدرآباد
(۸) مولانا بشیر احمد صاحب حیدرآباد
(۹) عبدالسلام صاحب گھی والے حیدرآباد
(۱۰) محمد عرس صاحب اوڈھیرالال
(۱۱) حاجی نور محمد صاحب اوریہ
(۱۲) مولانا شمس الحق صاحب تلہار
(۱۳) حافظ احمد صاحب ماتلی
(۱۴) حکیم نواب الدین صاحب حیدرآباد
(۱۵) حاجی کرامت اللہ صاحب حیدرآباد
(۱۶) مولانا شمس الدین صاحب حیدرآباد
(۱۷) عبدالخالق صاحب کوریجہ
(۱۸) قاری شوکت اللہ صاحب حیدرآباد
(۱۹) مولانا عبدالقیوم صاحب نیوسعید آباد
(۲۰) مولانا محمد صاحب ہالہ پرانہ
(۲۱) مولانا محمد معروف صاحب سٹیاری
(۲۲) حافظ امیر محمد صاحب ٹنڈو فیسلو
(۲۳) مولانا عبدالرحمٰن صاحب مونگی کالڑہ
(۲۴) علی محمد صاحب منٹورہ
(۲۵) مولانا عبدالقدوس صاحب حیدرآباد
(۲۶) مولانا عرض محمد صاحب شاہ شیراڈ
(۲۷) مولانا جعفر عباس صاحب میرراڈ
(۲۸) مولانا آدم صاحب ؍؍ ؍؍
(۲۹) حافظ محمد ہارون صاحب ؍؍ ؍؍

مجلس عاملہ کے حسب ذیل اراکین نامزد کئے گئے:۔

(۱) مولانا عبدالرؤف صاحب (۲) حاجی کرامت اللہ صاحب (۳) حکیم نواب دین صاحب (۴) شبیر احمد صاحب (۵) مولانا نظام الدین صاحب (۶) مولانا سلیمان صاحب (۷) مولانا شمس الدین صاحب (۸) مولانا محمد ملس صاحب (۹) ماسٹر عبدالرحیم صاحب ٹنڈو الہ یار (۱۰) مولانا عبدالقدوس صاحب

### انتخاب شہر حیدرآباد

امیر — مولانا پیر عبدالقدوس صاحب
نائب امیر — مولانا سلیمان صاحب
نائب امیر — مولانا نظام الدین صاحب
ناظم اعلیٰ — حاجی کرامت اللہ صاحب
نائب ناظم — مولانا شمس الدین صاحب
نائب ناظم معاون — عزیز الرحمٰن صاحب
خازن — حاجی عبدالسلام صاحب
سالار — قاری فیاض احمد صاحب

### نامزد مجلس شوریٰ شہر حیدرآباد

(۱) حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب (۲) مولانا عبدالرؤف صاحب (۳) حاجی کرامت اللہ صاحب (۴) حکیم نواب دین صاحب (۵) جناب بشیر احمد صاحب (۶) جناب حاجی عبدالسلام صاحب گھی والے (۷) جناب عبدالسلام صاحب حلوائی (۸) جناب شریف صاحب (۹) حاجی بشیر احمد صاحب (۱۰) مولانا محمد سلیمان صاحب (۱۱) عزیز الرحمٰن صاحب (۱۲) مولانا غلام رسول صاحب (۱۳) مولانا عبدالحفیظ صاحب (۱۴) مولانا الٰہی بخش صاحب (۱۵) مولانا جان محمد صاحب (۱۶) حافظ محمد رفیق صاحب۔ (۱۷) صوفی عبدالحمید صاحب (۱۸) مولانا عبدالوحید صاحب (۱۹) حافظ عبدالوہاب صاحب (۲۰) حاجی سلیمان صاحب (۲۱) مولانا شمس الدین صاحب (۲۲) حاجی غلام رسول صاحب (۲۳) حاجی عبدالرشید صاحب (۲۴) مولانا عبدالمتین صاحب (۲۵) مولانا (۲۶) حاجی بشیر صاحب (۲۷) عبدالشکور صاحب (۲۸) محمد شفیع صاحب (۲۹) محمد عمر صاحب۔ (۳۰) ظاہر شاہ صاحب (۳۱) عبدالسلام صاحب

(حاجی کرامت اللہ ناظم اعلیٰ شہر حیدرآباد)

## جمعیتہ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کے امیر مولانا غلام ربانی کا بیان

رحیم یار خاں۔ گذشتہ جمعہ مولانا غلام ربانی امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں نے مکی مسجد میں خطبہ دیتے ہوئے علماء کرام پر الزام شدہ خبر کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ عید کے موقعہ پر علماء نہ عوام پر تشدد و سختی سے پیش آئے اور نہ جمعرات کے دن مسجدوں کو تالے لگائے گئے۔ یہ خبر بالکل غلط ہے اور علماء کرام پر الزام ہے۔ ارباب حکومت کو چاہیئے کہ جن وسائل و ذرائع سے یہ خبر موصول ہوئی ہے اپنی کڑی نظر سے تحقیق کرے کہ شاید اس محکمہ پر اُن عناصر کا تسلط تو نہیں ہے جو علماء کرام اور حکومت کو آپس میں لڑانا اور اُن میں بُعد ڈال کر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مولانا نے اپنے خطاب میں کہا۔ کہ صدر صاحب کے بیان کے مطابق کہ علماء اور تعلیم یافتہ طبقہ میں منافرت کی دیوار حائل ہے اور بداعتقادی ہے۔

مولانا نے اس جملہ کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ علماء کرام اور تعلیم یافتہ طبقہ میں کسی قسم کی بداعتقادی نہیں ہے بلکہ پڑھا لکھا تعلیم یافتہ طبقہ علماء کے ساتھ ہر دینی اور اسلامی مرحلے میں ساتھ دیتا رہا ہے۔ اگر صدر صاحب کے مذکورہ بیان سے مراد تعلیم یافتہ طبقہ کے ترجمان مرزائی اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن ہیں تو ہم اس کی تردید کرتے ہیں کہ ان جیسے غدار اور فریب خوردہ انسان کبھی تعلیم یافتہ طبقہ کے ترجمان نہیں بن سکتے۔ کیونکہ یہ لوگ محرف قرآن ہیں اور مسلمانوں کے اسلامی معاملات میں منافرت پیدا کر رہے ہیں۔

غلہ منڈی کی جامع مسجد میں مولانا قاضی خلیل احمد صاحب نے بھی اُن خبروں کی تردید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائی اور ان جیسے بے دین طبقوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ مسجد قاضیاں میں بھی مولوی رشید احمد صاحب لدھیانوی ناظم مقامی جمعیتہ نے بھی علماء کرام پر لگائے گئے الزامات کی تردید کی۔

شہر کی دیگر مساجد میں ائمہ مساجد نے قراردادوں کے ذریعہ مذکورہ مطالبات کئے ہیں۔

(محمد شمس الدین صدیقی نائب ناظم جمعیتہ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں)

## مولانا مفتی محمود صاحب متحدہ اسلامی محاذ کے قائمقام ناظم اعلیٰ مقرر کر دیئے گئے

متحدہ اسلامی محاذ کی با اختیار کونسل نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی جگہ شیخ الحدیث قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو متحدہ اسلامی محاذ کا بھی قائمقام ناظم اعلیٰ مقرر کر دیا ہے۔

## جمعیۃ علماء اسلام لودھراں کا انتخاب

مورخہ ۲۴-۲-۶۷ بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام لودھراں کا انتخاب بمقام جامع مسجد اڈہ لاریاں لودھراں زیر صدارت مولانا عبدالقادر قاسمی منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:-

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا سید بشیر احمد شاہ صاحب |
| نائب امیر | حاجی نور محمد صاحب |
| ناظم اعلیٰ | حافظ اعجاز بخش صاحب |
| ناظم | مولوی محمد صادق صاحب |
| خازن | ملک منظور احمد صاحب |
| سالار | صوفی محمد علی صاحب |

مزید برآں جدید تعمیر سازی کے لئے صاحب صدر نے عہدیداران کو تندہی سے کام کرنے کی تلقین کی۔ دعائے خیر کے بعد اجلاس ختم ہو گیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کا انتخاب

مورخہ ۱۰۔ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۰۔ فروری ۱۹۶۷ء کو جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مبلغ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب منعقد ہوا۔ جس میں مولانا صابر علی صاحب اختر سابق امیر جمعیۃ علماء اسلام بہاولپور کا استعفا منظور کیا گیا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا

| | |
|---|---|
| امیر | حضرت مولانا محمد عثمان صاحب بہاولپور |
| نائب امیر | حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب |
| ناظم اعلیٰ | سکندر اقبال خاں صاحب |
| خازن | عبدالحمید خاں صاحب |
| سالار | خان غلام سرور صاحب |
| ناظم شعبہ نشر و اشاعت | عطاء اللہ صاحب |

(سکندر اقبال خاں ناظم اعلیٰ جمعیۃ بہاولپور)

## جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کی سرگرمیاں

ٹنڈو آدم ۲۶۔ فروری ۱۹۶۷ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے مجاہد ملت مبلغ اسلام حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب جامع مسجد کبیر نواب شاہ ریلوے اسٹیشن نے زیر سرپرستی جمعیۃ علماء اسلام مدرسہ عربیہ "قاسم العلوم گوٹھ اللہ یار ٹنڈو آدم کا افتتاح فرمایا۔ جلسہ کی صدارت حضرت قبلہ مولانا محمد حسن صاحب خطیب جامع مسجد ٹنڈو آدم نے فرمائی جلسہ میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد چمن شاہ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم حضرت مولانا عبدالستار صاحب، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب خطیب ریلوے مسجد ٹنڈو آدم، حضرت مولانا اصغر علی صاحب صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن حسینیہ شہداد پور، مولانا محمد اخلاق صاحب خطیب مسجد تنویر ٹیکسٹائل ملز۔ حضرت مولانا حکیم نواب دین صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد ڈویژن اور جناب حافظ عبدالغفور صاحب جعفری سالار جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کے علاوہ دیگر علماء و معززین شہر نے شرکت کی۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند نے علم دین کی ضرورت پر سیر حاصل تقریر فرمائی حضرت مولانا محمد حسن صاحب نے بھی خطبۂ صدارت میں قرآن پاک کے فضائل بیان فرمائے۔ مبلغ اسلام حضرت مولانا دوست محمد صاحب (ضلع بدر) نے ۱½ گھنٹہ تک قرآنی تعلیمات اور اس کے فضائل پر بصیرت افروز تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ آج کے کفر و الحاد کے دور میں جبکہ قرآنی قدروں کو مٹانے کے لئے منظم طور پر کوششیں کی جا رہی ہیں اس کی سخت ضرورت ہے کہ ملک میں ایسے ادارے زیادہ سے زیادہ قائم کر کے ان میں قرآن و سنت کی مکمل تعلیم دی جائے۔ تاکہ آج جس دلیری کے ساتھ بےحیائی فحاشی بے دینی اور ملحدانہ طرز زندگی پر اسلام کا لیبل لگا کر عوام کو الحاد و بے دینی کی طرف راغب کیا جا رہا ہے۔ وہ اس سے واقف ہو کر اپنی عزت اور ایمان کی حفاظت کر سکیں۔

مولانا نے فرمایا۔ عوام کو چاہیئے کہ وہ دینی مدارس کی دل کھول کر امداد کریں تاکہ تعلیم عام ہو۔ مولانا نے فرمایا کہ ملک و ملت اور دین کی حفاظت علماء کے ذمہ ہے۔ اس لئے عوام اور علماء کا فرض ہے کہ وہ دینی قدروں کو بحال کرنے اور قرآن و سنت کے منشاء کو زندگی کے ہر شعبہ میں اپنانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں۔ جس کا مقصد ملک میں قرآن و سنت کے قوانین کے نفاذ کے علاوہ کچھ نہیں اور اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے دینی ادارے قائم کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ انگریز سے چھٹکارا حاصل کرنے میں دارالعلوم دیوبند کی تاریخی مثال شاہد ہے۔ آخر میں مولانا نے مدرسہ کے چندہ کے لئے اپیل کی۔ اور الحمد للہ حاضرین نے اچھی خاصی دلچسپی لی اور دعائے خیر پر جلسہ ختم ہوا

---

## مدرسہ عربیہ قاسمیہ ٹنڈو آدم کی کھلی امداد کی جائے

مدرسہ ہذا میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ مع قراءت تجوید کے علاوہ عربی، فارسی، صرف، نحو، اصول، فقہ، قرآن و حدیث کی مکمل تعلیم کا انتظام ہوگا۔ دینی تعلیم کے شوقین و ضرورت مند طلباء اس کو موقع غنیمت سمجھ کر فائدہ اٹھائیں داخلہ شروع ہے۔ بیرونی طلباء کو ضروری سہولتیں دی جائیں گی۔ خط و کتابت و ترسیل زر درج ذیل پتہ پر کریں۔

محمد عرفان قادری ناظم و مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم گوٹھ اللہ یار ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ

## خطیب جامع مسجد کو ضلع بدر کرنے پر احتجاج

نواب شاہ۔ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں قاری ایوب علی نعمانی جنرل سیکرٹری ضلع جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ نے علماء حق کے ساتھ حکومت کی آمرانہ پالیسی اور ملک کی موجودہ صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کمر توڑ ہوشربا گرانی اور قحط اس امر کا مقتضی تھا کہ حکومت مزدور راہنماؤں، عوامی نمائندوں اور علماء کرام کا زیادہ سے زیادہ اعتماد حاصل کرتی مگر حکومت نے گرفتاریوں و پابندیوں کی بھرمار کر کے مزید غم و غصہ اور بد اعتمادی کی فضا قائم کر دی ہے۔ حکومت کا یہ اقدام قطعی غیر مستحسن ہے مولانا قائم دین اور حکیم عمرانی صاحب نے بھی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت مذہبی سیاسی سماجی راہنما اور علماء کرام پر پابندی لگانا سراسر غیر جمہوری اقدام ہے۔ ایک قرارداد میں حکومت پر زور دیا گیا کہ حکومت مولانا دوست محمد صاحب خطیب جامع مسجد اسٹیشن نواب شاہ کو ضلع بدر کرنے اور دیگر نظر بندوں اور علماء حق پر پابندیوں کے خلاف یا تو کھلی عدالت میں مقدمہ چلائے یا غیر مشروط طور پر فوراً رہا کرے۔

دوسری قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ چور بازاری، ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے خلاف سخت قدم اٹھایا جائے اور ضلع نواب شاہ کے مضافات و قصبات مثلاً بھریا روڈ، دریا خاں مری وغیرہ میں فوراً سستے راشن کی دکانیں کھولی جائیں۔

(ایوب نعمانی ناظم اعلیٰ ضلع جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ (سندھ)

## اگلا پرچہ شائع نہیں ہوگا

قارئین کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں کہ ترجمان اسلام کا اگلا شمارہ عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث شائع نہیں ہوگا

(ادارہ)

Regd. No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY
তরজুমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE

جلد ۱۰ | جمعہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء مطابق ۴ ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۱۰

## ابوالاعلیٰ مودودی کی تصنیف خلافت سے ملوکیت تک ضبط کی جائے

### مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا بیان

مودودی جماعت کے لیڈر ابوالاعلیٰ مودودی نے خلافت سے ملوکیت تک جو کتاب لکھی ہے۔ وہ جھوٹ، بہتان، دل آزاری کا مجموعہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کے ذریعہ سے اسلام ہم تک پہنچا۔ جن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مجھ سے محبت رکھے گا وہ میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی محبت کرے گا اور جو مجھ سے بغض رکھے گا۔ وہ میرے صحابہ سے بھی بغض رکھے گا۔ مودودی صاحب نے دشمنانِ صحابہ کے اقوال کو دلیل اور حجت بنا کر خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جھوٹ اور بہتان کو اس کتاب میں جمع کیا ہے۔ اگر ایک مسلمان اس کتاب کو پڑھ لے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ان کا اعتماد فوراً اٹھ جائے گا مودودی صاحب بڑے فخر کے ساتھ اس دل آزاری اور جھوٹ و بہتان کو اپنی تحقیق اور ریسرچ سمجھتے ہیں۔ حکومت اس دل آزار اور جھوٹ و افترا کے مجموعہ کتاب کو فوراً ضبط کر کے محسنینِ امت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت کو محفوظ کرے۔

## امیر و نائب امیر ضلع ہزارہ کی رہائی

حضرت مولانا عبدالحی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ اور مولانا محمد عبد اللہ صاحب خالد نائب امیر مانسہرہ و خطیب جامع مسجد مانسہرہ کو ڈی سی ہزارہ نے ایک ماہ کی نظربندی کے بعد غیر مشروط طور پر ۶ ؍ ۲ کو رہا کر دیا ہے۔

(عبدالقیوم ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ)

## قربانی کی کھالیں

شہر قصور (ضلع لاہور) میں مولانا حکیم محمد طیب شاہ صاحب ہمدانی خطیب جامع مسجد کوٹ مراد خان قصور کے پاس جمع کرائیں۔

(ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام لاہور)












## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ روپے |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور پاکستان
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
ایک پیشینگوئی
عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ عزّ وجلّ اختارنی واختارنی اصحابی. فجعلہم انصاری و
جعلہم اصہاری ـــــــــــ
وانہ سیجئ فی اٰخر الزمان قومٌ ینقصونہم ــــــــ
الا ! فلا تواکلوھم
الا ! فلا تشاربوھم
الا ! فلا تناکحوھم
الا ! فلا تصلّوا معھم
الا ! فلا تصلّوا علیھم ـــــ علیھم حلت اللعنۃ
( البدایۃ والنہایۃ اور غنیۃ الطالبین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ )
صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔" اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے مجھے منتخب فرمایا ہے۔ اور میرے لیے میرے صحابہ کو منتخب کیا ہے"۔ پھر انہیں میرا معاون بنایا اور ان (میں سے کئی ایک کو) میرا خویش اور سسرال قرار دیا ـــــ
پس آگاہ رہنا! کہ زمانۂ مابعد میں ایسے (گروہ و افراد پر مشتمل) ایک قوم نمودار ہوگی۔ جو میرے اصحاب پر الزامات عائد کرکے، ان کی تنقیص کریں گے۔ سو تم یاد رکھو! کہ ایسے لوگوں کے ساتھ ـــــ
• کھانے پینے میں بھی شرکت کرنے سے بچنا ـــــــ
• نکاح و ازدواج کے معاملات بھی ان سے قائم نہ کرنا۔ ـــــ
• نمازیں بھی ان کے ساتھ شامل ہوکر نہ پڑھنا۔ حتیٰ کہ نمازِ جنازہ بھی (ان کے مرنے والوں پر) ادا نہ کرنا۔ بلکہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت پڑی ہوئی ہے (مفہوم)
جمعہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۶۷ء ۲۵ پیسے

# احکامِ شریعت

ازافادات حضرت مفتیٔ اعظم مولانا کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :

## احکامِ وضو (قسط نمبر ۳)

**مکروہاتِ وضو** وضو میں مندرجہ ذیل چیزیں مکروہ ہیں۔ ناپاک جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ دنیا کی باتیں دورانِ وضو کرنا۔ خلافِ سنت وضو کرنا۔ پانی زیادہ بہانا۔

**نواقضِ وضوٗ** وضو توڑنے والی چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔ پائخانہ، پیشاب، ریح، منی، مذی، کیڑے، کنکری کا نکلنا، خون، پیپ نکل کر بہہ جانا۔ قے منہ بھر کر آنا۔ آڑ لگا کر سو جانا۔ بے ہوش ہونا۔ رکوع، سجدے والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔ اور بدن میں سے کسی جگہ سے نجاست نکل کر بہہ جانا۔

**انتباہ** واضح رہے کہ نماز میں نماز کی ہیئت پر سو جانے سے یا اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

## احکامِ غسل و تیمم

**وجوبِ غسل** غسل ان چیزوں سے واجب ہوتا ہے۔ سوتے یا جاگتے ہوئے شہوت سے منی نکل جائے۔ مرد کا قبل یا دُبر میں دخول کرنا۔ حیض کا ختم ہونا۔ نفاس کا بند ہونا۔

**فرائضِ غسل** :۔ غسل میں فقط تین چیزیں فرض ہیں۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی دینا۔ اور تمام بدن پر ایک بار پانی بہانا۔

**سنن غسل** غسل میں حسبِ ذیل تین باتیں مسنون ہیں۔ پہلے لگی ہوئی نجاست دھونا۔ پھر پاک ہونے کی نیت کرنا۔ وضو کرنا۔ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔ بدن کو اچھی طرح ملنا۔

**غسل جمعہ و عیدین** جمعہ کے دن نماز سے پہلے غسل کرنا سنت ہے۔ اسی طرح دونوں عیدوں کو اور احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا مسنون ہے۔

جو کافر مسلمان ہونا چاہے۔ اسے بھی پہلے غسل کرا دینا چاہیئے۔

**ایک ضروری مسئلہ** : جس عورت یا مرد کے ناخن پر ناخن پالش لگی ہوئی ہے۔ جب تک پہلے وہ اس کو صاف نہ کرلے کھرچ کر۔ اس وقت تک اس کا غسل نہ ہوگا اور اگر اس نے تمام عمر اس حالت میں گزاری تو ساری عمر ناپاک رہے گا۔ کیوں کہ پالش کے نیچے پانی نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح اگر عورت کے دانتوں میں مسی جمی ہوئی ہو۔ یا ناخن کی جڑوں میں آٹا جم کر خشک ہوگیا ہو۔ جب تک اس کو کھرچا نہیں جائے گا۔ اور پانی ناخن کی جڑ تک نہیں پہنچے گا۔ اس وقت تک غسل جائز نہ ہوگا۔

## تیمم مع ترکیب

جس کو وضو یا غسل کرنے کی حاجت ہو اور پانی نہ ملے یا بیماری بڑھنے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو۔ یا رسی یا ڈول یعنی پانی نکالنے کا سامان نہ ہو۔ یا دشمن کا خوف ہو۔ یا سفر میں پانی ایک میل کے فاصلے پر ہو تو ان سب حالتوں میں تیمم کرنا جائز ہے۔ تیمم میں نیت فرض ہے۔ یعنی یہ ارادہ کرے کہ میں حدث رفع کرنے کے لیے تیمم کر رہا ہوں۔

پھر دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مارے پھر ہاتھ جھاڑ کر منہ پر ملے۔ ہاتھ تمام اس جگہ پر پہنچانا چاہیئے جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں۔ پھر دوبارہ مٹی میں ہاتھ مار کر ہاتھوں کو کہنیوں تک ملے۔ انگلیوں کا خلال بھی کرے۔ پتھر پر تیمم جائز ہے۔ خواہ اس پر غبار نہ ہو۔

جن باتوں سے وضو ٹوٹتا ہے۔ ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ پانی میسر آجانے سے بھی تیمم باقی نہیں رہتا۔

باقی آئندہ

## عقائد و ایمانیات قسط نمبر ۲

**(۵) عقائد متعلقہ قبر** مرنے کے بعد انسان کو اس کے کفر و ایمان اور اچھے بُرے اعمال کا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ قبر میں منکر و نکیر دو فرشتے آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں۔ کہ تیرا رب کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں۔ مردہ اگر مومن ہے تو جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے۔ اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ اس کے لیے قبر کشادہ ہو جاتی ہے۔ اور حشر تک آرام سے رہتا ہے۔ اور اگر مردہ کافر اور منافق ہے تو جواب ٹھیک نہیں دیتا۔ اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ اور پھر قیامت تک عذاب پاتا رہے گا۔ تناسخ یعنی آواگون باطل ہے۔ انسان کسی دوسرے جسم میں جنم نہیں لیتا۔ بلکہ اپنے اعمال کا بدلہ قبر میں پاتا رہتا ہے۔ اور آخرت میں بھی سزا اور عذاب پاتا رہے گا۔ قبر میں عذاب کا ہونا برحق ہے۔ قبر سے مراد زمین کا گڑھا ہی نہیں بلکہ موت کے بعد آخرت سے پہلے کا زمانہ مراد ہے۔

**(۶) عقائد متعلقہ قیامت و حشر** قیامت سے پہلے دجال کا نکلنا۔ حضرت مسیحؑ اور حضرت مہدی علیہ السلام کا تشریف لانا۔ اور جن چیزوں کی خبر صحیح اور قابلِ استدلال احادیث سے ثابت ہوا ہے۔ ان کا واقع ہونا حق ہے۔ اس کے بعد قیامت آئے گی۔ زمین اور آسمان اور ان کی تمام کائنات فنا ہو جائے گی۔ دوبارہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان پیدا کرے گا۔ اور آدمی زندہ کیے جائیں گے۔ خدا کی عدالت قائم ہوگی۔ اعمال کا حساب اور وزن ہوگا۔ پُل صراط سے سب کو گزرنا ہوگا۔ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ مسلمان اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لیے دوزخ میں جائیں گے۔ پھر جنت میں ہمیشہ کے لیے داخل ہونگے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اور خدا بھی قبول کرلے گا۔ نیک بندے بھی بروں کی شفاعت کریں گے۔ اور شفاعت خدا کی اجازت سے ہوگی۔ (باقی آئندہ)

## قدرے یادِ ماضی

تقسیم سے کچھ قبل فیصلہ یہ تھا۔ کہ جمعیۃ علماء ہند کا سالانہ اجلاس پشاور میں ہوگا۔ مرکزی جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عمومی کا اجلاس لکھنؤ میں امین الدولہ پارک میں تھا۔

حضرت شیخ مدنی قدس سرہٗ کا قیام ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب کے مکان پر تھا۔ مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے میں محفوظ الرحمان صاحب کے مکان پر مقیم تھا۔ اکابر رحمہم اللہ کی کفش برداری پر فخر تھا۔

حضرت شیخ مدنی قدس سرہٗ نے اپنے پاس بلایا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

حضرت شیخ مدنی قدس سرہٗ نے فرمایا۔ بھائی سید پھر شاید نہ مل سکیں گے۔ ساتھیوں کو سلام کہہ دینا۔ یاد رکھنا ! خدمتِ دین جمعیۃ علماء کے دائرہ میں کرنا۔ ملک تقسیم ہوگا۔ ہم کو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرنی ہے۔

### تبلیغِ دین قرآن و سنت کی تبلیغ و تعلیم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے راہنمائی اور آثار میں ہمارا وظیفہ حیات ہے۔ آپ اپنے خطۂ وطن میں جاری رکھیں اور ہم اپنے خطہ میں جاری رکھیں گے۔ آپ فکر نہ کریں آپ کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔ مٹانے والے خود مٹ جائیں گے۔ (آنچہ در مہرجبہ گویا دوبارہ گویا)

حضرت نے خصوصی شفقت کے ساتھ دعا کی۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ معانقہ کے بعد جب ہاتھ دیا۔ میں پکڑ کے چوم رہا تھا۔ اور حضرت رحمۃ اللہ چومنے سے کھینچ رہے تھے۔ آخر چوم لیا۔

اور گیارہ بجے قبل از دوپہر رخصت ہو کر ہوڑہ میل میں لاہور روانہ ہوا۔ یہ آخری ملاقات تھی۔

سید گل بادشاہ

(امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ

ترجمانِ

اسلام

لاہور

جمعہ

۱۴ شعبان ۱۳۸۷ھ

۱۷ نومبر ۱۹۶۷ء

جلد ــــ ۱۰

شمارہ ــــ ۳۰

جاری کردہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ

سرپرست و مدیر: حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور

نگرانِ خصوصی: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ایڈیٹر انچارج احمد حسین کمال

پتہ ـ ایڈیٹر انچارج ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

# حالاتِ حاضرہ پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا تبصرہ

۲۱- اکتوبر ۱۹۶۷ء کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ نے جہلم کے ایک جلسۂ عام میں معرکۃ الآرا تقریر کی، جس میں تازہ ترین ملکی اور غیر ملکی حالات پر آپ نے بھرپور تبصرہ فرمایا۔ اس تقریر کی رپورٹ مولانا محمد اسحاق صاحب قریشی ناظم دفتر مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم نے روانہ فرمائی ہے، جسے ہم اس کی اہمیت کی بنا پر اداریہ مقالہ کی جگہ درج کر رہے ہیں۔

جلسہ جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ سید امین گیلانی صاحب نے سب سے پہلے سامعین کو اپنا کلام سنایا۔ مولوی رشید احمد صاحب جکھڑوی نے جمعیۃ طلباء مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کی طرف سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم نے افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا ہزاروی نے جلسہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا:

"کتنے شرم کی بات ہے کہ دیگر ممالک سے آنے والے لوگ اپنے ملک کی زبان میں تقریر کرتے ہیں مگر پاکستانی نوجوان باہر اور اندرونِ ملک بھی انگریزی تقریر کے دلدادہ ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ منطق سمجھ میں نہیں آتی کہ ملک پاکستان، اس کے عوام پاکستانی پھر انگریزی کو اب تک یہاں عمل دخل کیوں ہے۔

مودودی جماعت کے مقدمہ پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ایبٹ آباد میں مودودی جماعت کے ایک کارکن نے مجھ پر یہ مقدمہ دائر کیا ہے کہ تمہاری تقریر سے میری توہین ہوئی ہے۔ مگر اس کو یاد رکھنا چاہیئے کہ میں عدالت میں سید ابوالاعلیٰ مودودی، خان حبیب اللہ خان، مریم جمیلہ (امریکی لڑکی) مولانا امین احسن اصلاحی اور کچھ دوسری بڑی بڑی شخصیتوں کو بلواؤں گا، تاکہ عدالت میں اصل حقائق منظرِ عام پر آ سکیں۔

مشینی ذبیحہ کے متعلق مولانا نے کہا کہ یہ حلال نہیں ہے اور جس کسی نے بھی جواز کا فتویٰ دیا ہے کتمانِ حق کیا ہے۔

صدر ناصر کے استعفا کے متعلق فرمایا کہ عرب اسرائیل جنگ کے دوران اسرائیلی بمبار طیاروں نے سرزمین عرب پر دس مرتبہ اشتہار پھینکے کہ تم ناصر کو ہٹا دو، ہم بمباری بند کر دیں گے۔ مگر میں جمال عبدالناصر کی جرأت ایمانی کی داد دیتا ہوں کہ وہ مستعفی ہو کر سارے عرب عوام اور عرب ممالک کے حکام کی رائے عامہ کو منظرِ عام پر لائے اور اپنی عظیم المرتبت قیادت پر عربوں کی فریفتگی کا اظہار کرایا۔

مولانا نے صدر ناصر کے بارے میں کہا کہ وہ صحیح العقیدہ مسلمان ہیں اور اپنی تقریر حمد و ثنا اور خطبہ مسنونہ سے شروع کرتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ جمال عبدالناصر کی کوششوں سے افریقہ میں لاکھوں کی تعداد میں غیر مسلم مسلمان ہوتے ہیں اور اسرائیل نے قرآن مجید سے اسرائیل کی مذمت والی آیات کو جب نکال کر قرآن شائع کیا تو صدر ناصر نے اسّی ہزار نسخے خرید کر دریائے نیل کی موجوں کے حوالے کر دیئے۔ اور ریڈیو اسٹیشن تلاوت و ترجمہ قرآن مجید کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ اور جامعہ ازہر یونیورسٹی پر لاکھوں روپے لگا کر مبلّغ تیار کئے جاتے ہیں۔ صدر ناصر نے مرزائیت کو خلافِ قانون قرار دے دیا ہے۔ عیسائی اداروں کو بحق سرکار ضبط کیا ہے۔ کمیونسٹ تحریک کو خلافِ قانون قرار دے دیا ہے۔ صدر ناصر کو مجبور کیا گیا کہ وہ صدارت کے عہدے پر فائز رہیں۔

جنگ ستمبر کے متعلق فرمایا۔ ادھر پاکستانی عوام ہی نہیں بلکہ پوری قوم مسلم نہایت نازک حالات سے دوچار تھی۔ ادھر سر ظفر اللہ خاں قادیانی یہ بیان دے رہا تھا کہ اگر حکومت ہمارے ہاتھ آئی تو ہم اسے تشکیل کریں گے۔ مرزائی گروہ حکومت کے خواب دیکھ رہا تھا۔ مودودی صاحب صحابہ کی توہین میں مصروف تھے۔ اور ادھر ایک عیسائی استانی نے قرآن کی توہین شروع کر ڈالی تھی۔ لیکن وقت کی نزاکت کا اہلسنت نے احساس کیا، اور مودودی صاحب کو اس وقت نہ چھیڑا۔ اگر چھیڑتے تو ہم گرم ہو کر توجہ جنگ سے ہٹ جاتی۔

انہوں نے کہا۔ اگرچہ اہل حق آج ظاہری دولت سے محروم ہیں۔ وسائل کے لحاظ سے کمزور ہیں اور باطل ہر قسم کی ظاہری دولت سے لیس ہیں مگر آخر کار حق کا بول بالا ہوگا۔ اور ہر باطل پرست کو اور حکومت کے ہر فرد و بشر سے لے کر ہر سیاسی پارٹی کے ایک ایک رکن تک کو حق کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ لہٰذا حق والوں کو چاہیئے کہ سابقہ روایات کے مطابق نہایت جرأت، بےباکی، ہمت اور استقلال سے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔

حضرت مولانا نے اقوام متحدہ پر بھی کڑی نکتہ چینی کی اور اسے سیاسی لوگوں کا اکھاڑہ بتایا اور فرمایا کہ:۔ یہ کفن چوروں کی جماعت ہے۔ اس سے زیادہ اس کی اہمیت نہیں۔ کیونکہ اس نے آج تک امریکہ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ جبکہ امریکہ کی بمباری کی وجہ سے ویٹ نام میں تین لاکھ بچوں کی جانیں تلف ہوئی ہیں۔ عورتوں اور بوڑھوں کا تو شمار ہی نہیں۔ بلکہ اقوام متحدہ نے خود شریک ہو کر عربوں پر حملہ کروایا ہے اور آج عربوں اور ویٹ نامی مظلوموں کے حق میں کوئی فیصلہ نہیں ہو رہا۔ یہ حملہ آور کو جارح نہیں قرار دے سکتی ہے۔ یہ ہے اقوام متحدہ اپنے کردار کے آئینے میں۔

مارشل لاء کے دوران جبکہ جلسوں پر پابندی تھی اور مارشل لاء کی ننگی تلوار ہمارے سروں پر لہرا رہی تھی۔ ہم نے جلسہ عام کیا اور اعلان کیا کہ عائلی قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں اور قوم مسلم کے شایانِ شان نہیں کہ قرآنی دستور العمل ہوتے ہوئے کسی اور دستور پر عمل پیرا ہو۔ اس وقت حضرت لاہوریؒ کے ساتھ سٹیج پر تقریباً اسّی علماء تھے۔ جنہوں نے بیک زبان حکومت سے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

ملک نور الٰہی پرنٹر نے تعلیمی پریس لاہور میں چھاپا اور مولانا عبید اللہ صاحب انور پبلشر نے شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع کیا

# ۱۵ شعبان کی مبارک رات میں
## عربوں کی فتح اور اسلام کے غلبہ کے لئے دعا کیجئے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے ایک اپیل میں پاکستان کے تمام مسلمانوں بالخصوص علماء کرام اور ارکان جمعیۃ سے کہا ہے کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ۱۵ شعبان کی رات نہایت مبارک اور مقبول رات ہے۔ اس رات خلوص دل اور رقت قلب کے ساتھ عربوں کی کامل فتح اور اسلام کے غلبۂ تام کے لئے رب العزت کی بارگاہ میں دعا کریں۔

(ناظم دفتر جمعیۃ)

## بقیہ — دینی محاذ

**پیر اصحاب تحصیل بھکر۔** ۱۱/۱۰ کو جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس قاری خورشید احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے تقریر فرمائی جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت بیان کی اور اعمال صالحہ کی تاکید کی

(قدیر احمد پیر اصحاب)

**رحیم یار خاں خان پور۔** ۲۸ اکتوبر کو مدرسہ مخزن العلوم میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب منعقد ہوا۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اراکین سے خطاب فرمایا۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا عبدالشکور صاحب |
| نائب امیر ۱ | حاجی منظور احمد صاحب |
| نائب امیر ۲ | مولانا محمد بشیر صاحب الہ آبادی |
| ناظم اعلیٰ | مولانا فداء الرحمان صاحب |
| نائب ناظم | مولانا محمد مکی صاحب |
| ناظم شعبہ نشر و اشاعت | میاں ظہیر الحق صاحب |

مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں :-

(۱) مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری دیاتی علماء کرام کا بعض ضلعوں میں داخلہ بند ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کی پابندیوں کو ختم کیا جائے۔

(۲) ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک میں ہنگامی حالات ختم کئے جائیں۔

(۳) ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کو علماء کرام کے ہاتھ میں دے کر اسلام کی خدمت کی جائے۔ جو حضرات اب اس ادارہ میں کام کر رہے ہیں۔ خصوصاً ڈاکٹر فضل الرحمٰن ان سب کو برطرف کیا جائے۔ کیونکہ یہ تحریف فی الدین کر رہے ہیں۔

(عبدالصبور خادم دفتر جمعیۃ خان پور)

**بھکر۔** مسجد طویلہ گیٹ بھکر ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام بھکر کے زیر اہتمام جلسہ ہوا۔ صدارت حضرت مولانا محمد عبدالمد صاحب مدظلہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے فرمائی۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم، حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے خطاب فرمایا۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار داد پاس ہوئی :-

"یہ اجلاس مودودی صاحب کی کتاب خلافت و ملوکیت کے ان زہریلے مضامین کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیثیت مجروح کی گئی ہے۔ اور ان حضرات کے حق میں ناقابل برداشت گستاخانہ عبارات لکھی گئی ہیں۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خلافت و ملوکیت کتاب کو ضبط کر کے کروڑوں سنی مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔

(سید محمود الحسن منصور ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھکر)

**سکھر۔** جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی ایک میٹنگ یکم شعبان مدرسہ انوار العلوم سکھر میں ۲ بجے شام زیر صدارت حضرت مولانا مظہر الدین صاحب منعقد ہوئی۔ گزشتہ کارروائی کا جائزہ لیا گیا۔ اور جمعیۃ کے تبلیغی پروگراموں کی توسیع کے لئے مندرجہ ذیل علماء نے اپنے نام پیش کئے کہ وہ ماہ شعبان اور رمضان کے دوران کم از کم اپنے علاقہ کے آٹھ مقامات تک تبلیغی دورے کریں گے۔

(۱) مولانا محمد مراد صاحب ہالیجی شریف (۲) مولانا دوست محمد صاحب، مرزا پوری (۳) مولانا عبدالوہاب صاحب گھوٹکی۔ (۴) مولانا رحیم بخش صاحب (۵) مولانا محمد عظیم صاحب انڈھر کوری گوٹھ (۶) مولانا تاج محمود صاحب نائچی (۷) مولانا محمد یعقوب صاحب سومرانی (۸) مولانا عبدالمد صاحب آزاد (۹) مولانا عبدالمجید صاحب چنہ گھوٹکی۔

مجلس شوریٰ کے لئے مندرجہ ذیل حضرات رکن نامزد کئے گئے۔

**تحصیل اباڑو۔** (۱) مولانا عبداللہ صاحب بھٹہ (۲) میاں جی الہڈنہ صاحب (۳) محمد موسیٰ صاحب رونقی

**تحصیل میرپور متھیلو۔** (۱) مولانا محمد ابراہیم صاحب لغاری (۲) مولانا عبدالقادر صاحب چاچڑ (۳) جناب مولانا سعید احمد خاں صاحب۔

**تحصیل پنو عاقل۔** (۱) مولانا مظہر الدین صاحب ہالیجی شریف (۲) مولانا فیض محمد صاحب بائیجی (۳) مولانا رحیم بخش صاحب صلاحی چاچڑ (۴) سیٹھ عبداللہ صاحب شیخ

**تحصیل گھوٹکی۔** (۱) مولانا عبدالوہاب صاحب چاچڑ (۲) مولانا عبدالمجید صاحب چنہ

**تحصیل سکھر۔** (۱) مولانا عبدالواحد صاحب محبوب گوٹھ (۲) مولانا محمد یعقوب صاحب سومرانی۔

**شہر سکھر۔** (۱) جناب کاظمی صاحب (۲) جناب مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب (۳) چودھری عمر دین صاحب (۴) مولانا عبدالمجید صاحب۔

**تحصیل شکارپور** (۱) مولانا عبدالحی صاحب سومرہ (۲) مولانا عبدالہادی صاحب خان پور (۳) مولانا محمد عالم صاحب جاپہوڑ (۴) مولانا حزب اللہ صاحب کلہوڑا گوٹھ (۵) زمیندار آشاہ محمد خان شاہل سند ھایو۔

**تحصیل گڑھی یاسین** (۱) مولانا سید محمد شاہ صاحب امروٹی (۲) سید گلاب دین شاہ صاحب امروٹی (۳) مولانا دوست محمد صاحب مرزا پوری (۴) مولانا محمد یوسف صاحب نڈھن وڈھیہ (۵) مولانا عبدالرزاق صاحب ٹنڈہ رسار (۶) مولانا فیض محمد صاحب کاکیپوٹہ۔

تمام ماتحت شاخوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ضلع کے لئے نمائندہ دس پر ایک کے حساب سے نامزد کر کے ضلع کے دفتر میں اطلاع بھیجیں۔

(ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر)

**سکھر، اطلاع۔** جمعیۃ علماء اسلام حلقہ خیرپور ڈویژن کی تمام شاخوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے حلقے کی ضلعی رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ دفتر ڈویژن کو روانہ کیا کریں تاکہ کام کی رفتار کا پتہ چل سکے۔ نیز جو اضلاع اپنے ضلع کے لئے ناظم مقرر کرنا چاہیں تو اس کی اطلاع دفتر ڈویژن کو ضرور دیں۔

(صبح صادق خاں ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن)

**حیدرآباد۔** جمعیۃ علماء اسلام ضلع حیدرآباد کا ایک اجتماع گوٹھ پنج مورہ میں ہوا۔ مقررین نے جمعیۃ کے مقاصد اور مودودیت پسند شی ڈالی۔ جمعیۃ کی تشکیل کی گئی۔

| | |
|---|---|
| امیر | حاجی محمد امین صاحب زمیندار گوٹھ ہذا |
| ناظم اعلیٰ | حکیم نور محمد صاحب |
| خازن | محمد موسیٰ صاحب |

**ایک عیسائی کا قبول اسلام۔** ۲۹ رجب قبل نماز جمعہ جامع مسجد بخاری حیدرآباد میں ایک عیسائی بنام والٹر مولانا حبیب اللہ صاحب امیر جمعیۃ ضلع حیدرآباد کے دست پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ اس کا نام والٹر کے بجائے شیخ عبدالسلام تجویز فرمایا۔

**قرار دادیں۔** جماعتی پروگرام کے مطابق جامع مسجد بخاری میں جمعرات کو اجلاس ہوا اور چند قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(حکیم نواب دین ناظم ڈویژن حیدرآباد)

**اپیل** سمندری کے علاقہ میں دینی مدرسہ تعلیم القرآن کی سخت ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے انجمن محمدیہ رجسٹرڈ مدرسہ تعلیم القرآن کے لئے اراضی چار کنال پانچ مرلہ کی قیمت ادا کی جائے گی۔ انجمن کی مالی حالت کمزور ہے۔ اس لئے مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ فقط والسلام

پتہ :۔ محمد علی جانباز صدر انجمن محمدیہ رجسٹرڈ خطیب جامع مسجد محمدیہ سمندری ضلع لائل پور

# مسائل و افکار

## مودودی صاحب کی بدنام زمانہ کتاب "خلافت و ملوکیت" کے مضامین کے اصل مأخذ کا انکشاف

ابھی تک یہ بات پوری طرح واضح نہیں ہوئی تھی کہ مودودی صاحب نے خلافت و ملوکیت کے عنوان سے جو کتاب اور مضامین لکھے ہیں اور ان میں خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت معاویہ رضؓ، حضرت عمرو بن عاص رضؓ تک ایک پوری جماعت صحابہ کو نشانہ ملامت و تنقید بنایا ہے تو یہ سب کچھ اپنی سوجھ سے کیا ہے یا کسی اور مصنف کی کتاب سے لیکر ترتیب دیا ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ مودودی صاحب نے اپنے مضامین میں حضرت عثمان رضؓ اور حضرت معاویہ رضؓ کے بارے میں مخالفانہ ذہنیت قطب مصری کی کتاب "العدالۃ الاجتماعیۃ" سے لی ہے۔ لیکن اب اس اصل ماخذ کا انکشاف ہو گیا ہے جہاں سے مودودی صاحب نے اپنے ان گمراہ کن مضامین کا تانا بانا حاصل کیا ہے۔

یہ انکشاف ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۶۷ء کے ہفت روزہ آئین لاہور میں ہوا ہے۔

آئین کے اس شمارہ میں کوئی عبدالحمید صاحب ہیں جنہوں نے اپنے تعارف اور اہمیت کے لئے اپنے نام کے ساتھ فاضل دیوبند لکھنا بھی ضروری سمجھا ہے، اس اہم انکشاف کو صفحہ قرطاس پر لانے کا ذریعہ بنے ہیں۔

انہوں نے اپنے اس مضمون میں بتایا ہے کہ مودودی صاحب کی اس تحریر سے بہت پہلے جسٹس امیر علی صاحب یہی باتیں حضرت عثمان رضؓ، حضرت معاویہ رضؓ، حضرت عمرو بن عاص رضؓ وغیرہ صحابہ کرام کے بارے میں اپنی کتاب "تاریخ اسلام" کے صفحات پر لکھ چکے ہیں جو انگریزی زبان میں نصف صدی قبل جسٹس صاحب نے لکھی تھی اور جس کا اردو ترجمہ اسلامیات کے ایم، اے کے نصاب میں داخل ہے۔

صاحب مضمون نے جسٹس موصوف کی مذکورہ تاریخ سے بطور ثبوت حضرت عثمان رضؓ، حضرت علی رضؓ۔ حضرت معاویہ رضؓ حضرت عمرو بن عاص رضؓ وغیرہ صحابہ کرام کے بارے میں چند اقتباسات بھی نقل کر دیئے ہیں۔

ان بیچارے خود بیان "فاضل دیوبند" نے تو یہ سب کچھ اپنے امیر مودودی صاحب کی حمایت اور علماء کرام کی مخالفت کے لئے لکھا ہے۔ لیکن نادانستہ اور بالواسطہ طور پر یہ اعتراف کر لیا ہے کہ مودودی صاحب نے "خلافت و ملوکیت" میں صحابہ کرام کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ وہ در اصل ماخوذ ہے جسٹس امیر علی صاحب جیسے فاضل شیعہ حضرات کی تاریخ اسلام سے متعلق تصنیفات سے۔

### ایک مغالطہ کی تردید

یہاں یہ بات واضح کر دینا بے محل نہیں ہوگا کہ "آئین" کے ان عبدالحمید صاحب نے بھی اپنے اس مضمون میں ایک مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اور بعض دوسرے مودودی صاحب کے حامیان بھی یہ مغالطہ دینے کا جتن کیا کرتے ہیں کہ ا۔ "مودودی صاحب نے "خلافت و ملوکیت" میں صحابہ کرام کے متعلق جو کچھ لکھا ہے، ایسی باتیں دوسرے اکابر نے بھی تحریر فرمائی ہیں۔ مودودی صاحب نے جو حوالے دیئے ہیں ان کا ذکر دوسرے مصنفین و علماء نے بھی کیا ہے۔

پھر مودودی صاحب کی ہی کتاب کی ضبطی کا مطالبہ کیوں ہے اور مودودی صاحب پر ہی کیوں اعتراض کیا جاتا ہے۔"

لیکن درحقیقت ان حضرات کا یہ عذر ایک دھوکہ اور مغالطہ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ

(۱) مودودی صاحب نے حضرت عثمان رضؓ، حضرت معاویہ رضؓ حضرت عمرو بن عاص رضؓ اور ان جیسے دوسرے اکابر صحابہ کرام کے بارے میں جو قابل اعتراض واقعات تاریخی کتابوں کے حوالوں سے نقل کئے ہیں، ان ہی کتابوں میں ان قابل اعتراض واقعات کی تردید کر دینے والے متوازی واقعات بھی تحریر ہیں۔ جیسے کہ حضرت عثمان رضؓ کے بارے میں انہوں نے یہ الزام تاریخ طبری سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے افریقہ کا آیا ہوا ۵ لاکھ دینار کا خمس مروان کو مفت دے دیا تھا، تو اسی تاریخ طبری میں اس الزام کی یہ تردید بھی موجود ہے کہ حضرت عثمان رضؓ نے وہ خمس مفت نہیں دیا تھا بلکہ سابق ہر دو خلیفہ کے طرز عمل کے مطابق اس خمس میں آئی ہوئی مختلف اشیاء ۵ لاکھ دینار کے عوض مروان کو فروخت کی تھیں

سوال یہ ہے کہ مودودی صاحب نے اس دوسری بات کو کیوں پردے میں رکھا؟ اور الزام عائد کرنے والی پہلی بات حضرت عثمان رضؓ کے بارے میں کیوں لکھی؟ آخر بتایا جائے کہ تاریخ کی کتابوں سے کسی واقعہ کا وہ پہلو جو اپنی پسند کے مطابق ہے بیان کرنا اور اس پہلو کو چھپا جانا جس سے اپنی پسند کی تردید ہوتی ہے کہاں کی علمی دیانت ہے؟

(۲) مودودی صاحب نے صحابہ کرام رضؓ سے جو غلط باتیں منسوب کی ہیں انہیں صرف اس نظریہ کے تحت نہیں لکھا ہے کہ صحابہ کرام بھی بشر تھے اور ان سے بھی غلطی کا صدور ممکن تھا، بلکہ انہوں نے ان غلط باتوں کو صحابہ کرام کی طرف منسوب کر کے یہ ثابت کرنے کی شد و مد کے ساتھ کوشش کی ہے کہ ان اصحاب رسولؐ نے جان بوجھ کر سازشوں کے جال بچھا کر منصوبہ تیار کر کے اسلام اور خلافت راشدہ کے نظام کو برباد کیا ہے اور ان "صحابہ" نے (نعوذ باللہ) ہر وہ حرکت کی، جسے اسلام نے ممنوع قرار دیا تھا۔

سوال یہ ہے کہ

اہلسنت اور علماء حق میں سے کس شخصیت نے مودودی صاحب کے مذکورہ بالا نظریہ اور دعوے کے مطابق صحابہ کرام میں سے کسی کی کسی لغزش یا خطا کا ذکر اپنی تحریروں میں کیا ہے؟

ہاں یہ بات آج سے پچاس سال قبل عبدالحمید صاحب کی نشاندہی کے مطابق شیعہ مصنف جسٹس امیر علی صاحب نے اپنی تاریخ اسلام میں لکھی یا پندرہ سال پہلے قطب مصری نے اسے تحریر کیا یا اب مودودی صاحب نے خلافت و ملوکیت کے مضامین بیان کی ہے۔

(۳) مودودی صاحب کی کتاب "خلافت و ملوکیت" کے مضامین میں صحابہ رضؓ کو صرف غلط کار ہی نہیں بلکہ اسلام کش ثابت کیا گیا ہے۔ جبکہ صحابہ کرام رضؓ سے متعلق اس طرح کی باتیں لکھنے والے، دوسرے افراد نے یا تو ان باتوں کو رافضی العقیدہ ہونے کی بنا پر لکھا ہے یا محض غلطی اور غلط کاری کے ذکر پر ہی بس کر دیا ہے۔ اسلام کش ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ ایسی صورت میں مودودی صاحب کی کتاب کا مطالعہ زیادہ سنگین گمراہی کا باعث بن جاتا ہے۔ جس سے عام مسلمانوں کو خبردار کرنا اور بچانا ہر مسلمان اور بالخصوص ہر سچے عالم دین کا فرض ہے۔ چنانچہ اسی لئے مودودی صاحب کی اس کتاب کو نہ صرف قابل رد بلکہ لائق ضبطی کہنا پڑتا ہے

باقی رہے وہ لوگ جن کی فطرتیں مودودی صاحب سے وابستگی میں اتنی مسخ ہو چکی ہیں کہ "واشربوا فی قلوبھم العجل" کے مصداق بن گئی ہیں۔ ان کا مودودی صاحب اور ان کی اس کتاب کی مدح و ستائش میں لگے رہنا کوئی قابل تعجب بات نہیں ہے۔ مگر اس سے باطل حق نہیں بن سکتا، اور جھوٹ کو سچ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

(کمال)

## مودودی اتحاد العلماء مُردوں کے سہارے

نام نہاد مودودی اتحاد العلماء کا اشتہار چھوٹے سائز کا سیرت کانفرنس سرگودھا کے دلفریب دھوکہ کے ساتھ ۲۶، ۲۷، ۲۸، اکتوبر کے لئے شائع ہوا۔ جس میں جہاں تین درجن سے زائد مولویوں کے نام درج ہیں وہیں ایسے شعرا کے اسماء بھی تحریر ہیں جنہیں کل تک "غیر صالح" اور نہ جانے کن کن "حسین الفاظ" میں "صالحین" حضرات یاد کرتے تھے۔ مولوی گلزار احمد صاحب پراچہ ناظم اتحاد العلماء کی یہ عادت شریفہ ہے کہ جس شہر سے گذر سے چلتے چلتے کچھ لوگوں سے اگر ملاقات ہو گئی، تو مودودی خصوصی ناقوس "آئین" یا "ایشیا" کی اگلی اشاعت میں یہ خبر آ گئی کہ فلاں شہر میں اتنے علماء نے "اتحاد العلماء" میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے مزید بر آں دروغ گو را حافظہ نباشد کے مطابق جب زندہ لوگوں نے ناظم صاحب موصوف اور ان کے رفقاء کار کو اپنے وعدہ داروں سے دور ہٹا دیا تو اشتہارات و اخبارات میں مُردوں کے نام لکھنا شروع کر دیئے۔ جس کی تازہ مثال

بھی سرگودھا کی "سیرت کانفرنس" کا اشتہار ہے۔ اس میں حضرت مولانا صاحبزادہ محمد شفیع صاحب سجادہ نشین چورہ شریف کا نام بھی درج کر دیا۔ جبکہ مرحوم پر ۱۹۶۶ء میں فالج گرا اور سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں علاج ہوتا رہا۔ آخر ۱۱ اپریل کو [illegible] انتقال ہوگیا اور آپ کا جنازہ بذریعہ ٹرک چورہ شریف پہنچایا گیا۔ ہزاروں عقیدت مندوں نے نماز جنازہ پڑھی۔ اور اپنے جد امجد کے پڑوس میں مرحوم کو دفن کیا گیا۔ پچھلے اپریل میں آپ کا عرس بھی ہوگیا۔ شاید ناظم صاحب یا ناظم نشر و اشاعت سرگودھا کو عرس پر جانے کا اتفاق نہیں ہوا ورنہ اتنی شدید غلطی کا ارتکاب نہ کرتے۔

نیز ہم ذمہ داری سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم مودودی جماعت یا اس کی نام نہاد اتحاد العلماء کے کبھی بھی حامی نہیں رہے۔ مودودی صاحب اور ان کے ماننے والے تصوف کو ضیا بیگم سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس لئے ایسے باخدا بزرگوں کا کبھی بھی ان سے جوڑ نہیں ہو سکتا۔

ہاں ناظم اتحاد العلماء چونکہ تاجر پیشہ قوم کے چشم و چراغ ہیں اس لئے کمرشل بیس پر وہ اکثر سجادہ نشینوں کے پاس چلے ضرور جاتے ہیں اور جماعت اسلامی کے روائتی مکر و خدع سے کام لے کر ان بزرگوں کا نام بطور دھوکہ استعمال کرتے ہیں۔ جس میں کئی سادہ لوح پھنس جاتے ہیں۔ "سیرت کانفرنس" کا لفظ بھی اسی کی ایک کڑی ہے، ورنہ کوئی باشعور عالم نہ اس میں شامل تھا نہ ہے۔ ہاں کرایہ کے ٹٹو اور دنیا پرست چند مولوی کھوٹے سکوں کے پیچھے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔

اس اشتہار میں اور بھی جعلسازی سے کام لیا گیا ہے۔ جس کو ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ یہ "صالحین" کے غلط پروپیگنڈا کا پرانا طریقہ ہے۔ خدا ان کو سمجھ دیوے

(مولانا) محمد رمضان علوی خطیب جامع مسجد
گلشن آباد ۔ راولپنڈی)

## صحابہ کرام کے خلاف مودودیت کا فتنہ

جمعیۃ العلماء اسلام شکارپور کا ایک تبلیغی جلسہ ۲۴ رجب بعد نماز عشاء مسجد اشرفیہ شکارپور میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی نے توحید و رسالت و شان صحابہ پر قرآن و حدیث کی روشنی میں تقریر فرمائی۔

کتاب خلافت و ملوکیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس کتاب کے شائع ہونے سے اہلسنت والجماعت کے جذبات شدت سے مجروح ہوئے ہیں۔ طعن صحابہ کے باب میں جو روایات ہمارے سامنے شیعہ پیش کرتے تھے اور جن کا جواب دے کر ہم انہیں خاموش کر چکے تھے۔ وہی روایات پھر مودودی صاحب نے پیش کی ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ مجھے اس جماعت کا ایک "رکن" ملا میں نے اس سے کتاب کی شکایت کی اور کہا کہ مودودی صاحب کو سمجھائیں کہ وہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں نرم پالیسی اختیار کریں تو اس نے جواب دیا کہ "مولانا آپ بہت عرصے تک اپنے صحابہ پر پردہ ڈالتے رہے۔ اور اب جبکہ مودودی صاحب نے یہ پردہ چاک کر کے ان کو ننگا کر دیا ہے تو آپ چیختے ہیں" معاذ اللہ

قریشی صاحب نے فرمایا کہ صحابہ کے بارے میں خدا تعالیٰ یزکیھم کا لفظ استعمال کرے۔ ان سے راضی ہونے کا اعلان کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کو ید عثمان کہیں۔ لیکن مودودی صاحب ان پر خائن و اقربا پرور ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ (ناظم دفتر جمعیۃ سکھر)

## تاریخی صداقت کے آئینے میں
## حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم صحابیانہ کردار کی ایک جھلک

ایک دن حضرت معاویہ رضہ منبر پر کھڑے ہوئے اور اس سے پہلے وہ چند مسلمانوں کے مقررہ وظائف کی ادائیگی روک چکے تھے۔

حضرت معاویہ رضہ نے خطبہ شروع کرتے ہوئے فرمایا

"سنو! اور مانو!"

ابھی حضرت معاویہ رضہ صرف یہ دو لفظ ہی بولنے پائے تھے کہ حضرت ابو مسلم رضی اللہ عنہ خولانی اٹھ کھڑے ہوئے اور پکارے کہ:

"نہ ہم سنیں گے، نہ ہم مانیں گے"۔

حضرت معاویہ رضہ نے پوچھا کہ:

"کیوں نہیں سنو گے؟ اور کیوں نہیں مانو گے؟"

ابو مسلم رضہ نے جواب میں کہا:

"تم نے جن لوگوں کے مقررہ وظائف بند کر دیئے ہیں اس کا حق تمہیں کس نے دیا؟ یہ مال نہ تمہارا ہے۔ نہ اس کے حاصل کرنے میں تم نے کوئی مشقت کی ہے۔ نہ تمہارے والد کی محنت کا اس میں دخل ہے۔ نہ تمہاری ماں نے اسے جمع کر کے تمہارے حوالہ کیا ہے۔"

حضرت معاویہ رضہ نے یہ سنا تو ان کا چہرہ سرخ ہو گیا اور صرف اتنا کہہ کر منبر پر سے اتر کر چلے گئے کہ:

"سب اپنی جگہ رکے رہیں"۔

تھوڑی دیر بعد تشریف لائے تو لوگوں نے دیکھا کہ غسل کر کے آئے ہیں اور پھر فرمایا کہ

"ابو مسلم کی اس بات نے میرے اندر غصہ کی آگ بھڑکا دی تھی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہ سنا ہے کہ غصہ شیطان کا طاری کرتا ہے۔ شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے، اور آگ کو پانی بجھا دیتا ہے، اس لئے جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو اسے فوراً غسل کرنا چاہیئے"۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی تعمیل میں غسل کرنے گیا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ابو مسلم رضہ نے جو اعتراض کیا ہے وہ بالکل بجا ہے۔ یہ مال نہ میری مشقت سے حاصل ہوا نہ میرے ماں باپ کی کوشش سے۔ میں اپنے اس حکم سے رجوع کرتا ہوں اور جن لوگوں کے وظائف بند کر دیئے گئے ہیں۔ وہ آئیں اور اپنے وظائف لے جائیں۔

(احیاء العلوم حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ۔ جلد ۵ صفحہ ۷۰)

## حکومت کی افسوسناک پالیسی
### قابل توجہ محکمہ تعلیم مغربی پاکستان

حکومت اور حکام کی پالیسی پر نکتہ چینیاں ہوتی رہتی ہیں مگر حکومت مغربی پاکستان اور محکمہ تعلیم کی یہ پالیسی سمجھنے سے بالاتر ہے کہ کسی کالج میں جمعیۃ علماء اسلام کے معزز علماء دین جا کر تقریر نہیں کر سکتے نہ ڈر کے مارے ان کو کسی تقریب پر کالجوں میں بلایا جاتا ہے مگر مودودی ایجنڈوں کو کھلی چھٹی ہے۔ خود کالجوں کے اندر اور خاص کر سکولوں میں مدرسین مودودی فرقہ کا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں اور محکمہ تعلیم ٹس سے مس نہیں ہوتا۔

حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خاں کے کالج میں وہاں کے بعض پروفیسر۔ رشید الزماں عابد وغیرہ یہ مساعی، خدمت کر کے مسلمانوں کے دل مجروح کر رہے ہیں۔ حکومت اور خاص کر وزیر تعلیم خان محمد علی خاں صاحب کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ مودودی صاحب نے صحابہ رضہ کے خلاف کتاب لکھ کر اور اس کی پارٹی نے عربوں اور ناصر کی مخالفت کر کے مسلمانوں اور خاص کر سنیوں میں ہیجان پیدا کر دیا ہے وہ کالجوں اور سکولوں میں ایسی گمراہ کن ریشہ دوانیاں برداشت نہیں کر سکیں گے۔

## اپیل

ادارہ تعلیمات اسلامیہ کریم پارک لاہور میں قرآن و حدیث اور عربی زبان کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ اس پروگرام کے مطابق شروع ہو گیا ہے۔ جو شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کا رائج کردہ اور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور، حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب جیسے اکابر کا پسندیدہ ہے۔

ادارہ کے منصوبہ میں نادار بچوں کی تعلیم و تربیت کا پروگرام بھی شامل ہے اس لئے اہل خیر حضرات بھی اپنے مالی تعاون سے خدمت دین کا عظیم ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

ادارہ کے منتظمین میں حضرت مولانا حافظ محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد ٹولیاں اور حافظ عبد الغفور صاحب لاہور جیسے حضرات شامل ہیں۔

(خالد محمود ناظم ادارہ تعلیمات اسلامیہ ۲۴۲ کریم پارک لاہور)

**خریداری یا ایجنسی نمبر**
ضرور لکھئے ـــــ ورنہ تعمیل ارشاد میں تاخیر یا التوا کا امکان ہے۔

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ، لفافہ یا ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے

# مشینی ذبیحہ حرام ہے

## ایک تحقیقی مقالہ

از
حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب
امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور

مشینی ذبح کے حلال ہونے کے حق میں ڈاکٹر فضل الرحمان نے جو رائے دی تھی، اخبارات میں بالتفصیل شائع ہو چکی ہے۔ اپنی رائے کی تائید میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کے فتویٰ کا بھی حوالہ دیا تھا مفتی محمد شفیع صاحب نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ اپنے اخباری بیان میں ڈاکٹر فضل الرحمان کی اس رائے کے ساتھ خلاف کا اظہار کیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ میرے ایک فتویٰ کا نا تمام حوالہ دے کر لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مفتی صاحب کی تردید سے تو لوگوں کے شبہات رفع ہو چکے ہوں گے۔ لیکن ۱۰ اکتوبر کے اخبار جنگ راولپنڈی میں محمد سرور صاحب کا بیان پڑھا جس نے ڈاکٹر صاحب کی تائید میں ماہنامہ "برہان" دہلی کے حوالہ جات نقل کئے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا واجب یا شرط نہیں

یہ مسئلہ تو ان ضروریات دین سے ہے جسے ہر مسلمان عالم و جاہل جانتا ہے۔ لیکن ہم یہاں تھوڑا سا تفصیل کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ تاکہ دلائل سے حقیقت کھل سکے۔ ذبح دو قسم کا۔ ایک ذبح اختیاری جیسے مینڈھا، بکرا پکڑ کر ذبح کیا جائے اور دوسرا ذبح اضطراری ہے۔ جیسا کہ سکھایا ہوا شکاری کتا یا باز چھوڑ کر حیوان مار چھوڑے دونوں قسم ذبح میں بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا شرط ہے۔ اگر عمداً کسی نے بسم اللہ اللہ اکبر ترک کیا تو وہ ذبیحہ مردار ہے اور اس کا کھانا جائز نہیں جیسا کہ فتح القدیر ج ۸ ص ۵۴ میں ہے۔ وان ترک الذابح التسمیۃ عمداً فالذبیحۃ میتۃ لا توکل۔

متروک التسمیۃ عمداً کی صورت میں عہد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں کسی کا خلاف نہیں — حضرات مجتہدین میں سے امام مالک۔ امام ابو حنیفہ۔ امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ علیہم کا بھی یہی مذہب ہے۔ صرف امام شافعیؒ حل کے قائل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام شافعیؒ کے قول کو تمام فقہا نے خلاف اجماع کہا ہے۔ ہدایہ میں ہے۔ وہذا القول من الشافعیؒ مخالف الاجماع فانہ لا خلاف فیمن کان قبلہ فی حرمۃ متروک التسمیہ عامدا۔ بحر الرائق ص ۱۶۸ جلد ۸۔ اور فتح القدیر ص ۵۴ ج ۸ میں ہے۔

قال ابو یوسف والمشائخ رحمہم اللہ علیہم ان متروک التسمیہ عامدا لا یسع فیہ الاجتہاد۔ امام ابو یوسف اور مشائخ رحمہم اللہ علیہم نے کہا ہے کہ عمداً بغیر تسمیہ کے ذبح کئے جانور کی حرمت میں اجتہاد کی گنجائش نہیں۔ ولو قضی القاضی بجواز بیعہ لا ینفذ۔ اور اگر قاضی نے اس کے بیع کے جواز کا حکم کیا۔ وہ حکم غلط اور نا قابل عمل ہے۔ لکونہ مخالف الاجماع۔ اس لئے کہ یہ حکم اجماع کے مخالف ہے۔

شامی جلد ۵ ص ۲۱۰ میں ہے۔ ولا تحل ذبیحۃ من ترک التسمیۃ مسلما او کتابیا نص القرآن مسلمان یا کتابی نے عمداً تسمیہ بحالت ذبح ترک کیا تو وہ حلال نہیں۔ نص قرآنی کی وجہ سے ولانعقاد الاجماع ممن قبل الشافعیؒ علی ذالک اور امام شافعیؒ سے قبل کے تمام علماء، تابعین اور صحابہ کے اجماع کی وجہ سے وانما الخلاف انما کان فی الناسی اور خلاف نسیان کی صورت میں ہے۔ ولذا قالوا لا یسع فیہا الاجتہاد اور اسی وجہ سے علماء نے کہا ہے کہ متروک التسمیۃ عمداً میں خلاف جائز نہیں ولو قضی القاضی بجواز بیعہ لا ینفذ قاضی کا حکم متروک التسمیۃ عمداً کے بیع کے جواز میں نافذ نہیں۔

وقولہ علیہ السلام المسلم یذبح علی اسم اللہ سمّٰی اولم یسم محمولۃ علیٰ حالۃ النسیان دفعا للتعارض بینہ و بین قولہ علیہم السلام حین سئلہ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عما اذا وجد مع کلبہ کلبا آخر لا تاکل انما سمیت علی کلبک ولم تسم علی کلب غیرک علّل الحرمۃ بترک التسمیہ

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول کہ مسلمان اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے چاہے وہ بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے یہ حالت نسیان پر محمول ہے۔ تاکہ تعارض دفع ہو۔ اس قول کے اور حضور علیہ السلام کے اس قول کے جبکہ سوال کیا حضور سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے جبکہ آپ کے کتے کے ساتھ دوسرا کتا مل جائے تو مت کھاؤ اس لئے کہ تم نے بسم اللہ اپنے کتے پر پڑھا ہے دوسرے کے کتے پر نہیں پڑھا ہے۔ حضور علیہ السلام نے حرمت کی علت ترک تسمیہ ہی کو ٹھہرایا ہے۔ علامہ فاضل شیخ اسماعیل حنفی بروسی متوفی ۱۱۳۷ھ نے تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۲۸۶ آیۃ فکلوا مما امسکن علیکم واذکروا اسم اللہ علیہ کے تحت لکھا ہے۔ ومتروک التسمیہ عمداً حرام لانہ میتۃ متروک التسمیہ عمداً حرام ہے۔ اس لئے کہ وہ میتہ ہے۔ امام علی بن محمد شافعی نے اپنی معروف و مشہور تفسیر خازن میں ج ۲ ص ۹۵ آیۃ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ وانہ لفسق کے شان نزول میں لکھا ہے۔ واعلم ان المشرکین جادلوا المسلمین فقالوا اتاکلون ما قتلتم ولا تاکلون ما قتلہ اللہ فانزل اللہ الآیۃ۔

مشرکین نے مسلمانوں کے ساتھ یہ بحث کیا کہ تم اس میں سے کھاتے ہو جس کو تم قتل کرتے ہو۔ اور جو خدا قتل کرے۔ اس میں سے نہیں کھاتے ہو۔ تو یہ آیۃ نازل ہوئی: واجاب بجواب اعلم وبنی الحرمۃ علی وصف یشمل الکل وہو ترک الذکر۔

تو خدا نے ان کے جواب کے لئے ایک عام اصول بیان کیا۔ اور وہ ہے ترک ذکر یعنی ترک اللہ اکبر علت حرمت ہے تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۳۴۲ میں ہے۔ فعلیٰ ہذا اللحم القدید الذی یجیٔ الی دار الاسلام من دار الحرب لا یجوز اکلہ لانہم یضربون رأس البقرۃ ونحوہ بفاس ومثلہ فیموت فلا توجد الذکاۃ وہ سوکھا گوشت حرام ہے جو کہ دار اسلام کو دار حرب سے آتا ہے۔ اس لئے کہ وہ لوگ گائے وغیرہ کا سر کلہاڑے وغیرہ سے مارتے ہیں اور مرتا ہے تو ذکاۃ نہیں ہوا

مشینی ذبح اور برقی طاقت سے چلنے والی مشین کے ذریعہ بٹن دبا کر حلق کاٹ دینے والا مسلمان یا کتابی تسمیہ بھی پڑھ لے تو وہ ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ یہ تسمیہ بٹن دبانے پر پڑھا گیا ہے۔ جو کہ بذات خود آلہ ذبح بھی نہیں بلکہ محرک آلہ ہے۔

حالانکہ ذکاۃ اختیاری میں تسمیہ ذبح پر شروع کیا گیا ہے آلہ ذبح پر نہیں اور ذکاۃ اضطراری میں تسمیہ آلہ ذبح پر شروع ہے۔ (مرسلہ مولانا محمد یعقوب القاسمی)

(باقی آئندہ)

احباب توجہ فرمائیں!

جانشین شیخ التفسیر نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام (مغربی پاکستان)
حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب انور مد ظلہ کا
ارشاد گرامی

قطب عالم حضرت قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کو جمعیۃ علماء اسلام سے جو قلبی تعلق تھا وہ کسی سے مخفی نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ کی مالیات کا دارومدار حضرت کی توجہات پر تھا

اپیل

میں تمام اہل اسلام سے عموماً اور اپنے دوستوں سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے صدقات، زکوٰۃ اور عطیات سے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی اتنی امداد کریں کہ وہ مالی کمی کی وجہ سے کفر و الحاد اور بے دینی کے مقابلہ میں کمزوری محسوس نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ فقط

(محمد عبید اللہ انور مدیر ہفت روزہ خدام الدین لاہور)

# تجدید سبائیت

## صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں مو[دودی]

(مولانا محمد اسحاق صاحب سند[یلوی])

ان کی کتاب دیکھ کر ایک ناواقف کے قلب میں صحابہ کرام رض اور سلاطین اسلام بلکہ مجموعی طور پر اسلاف کے متعلق جو نفرت و حقارت کا جذبہ پیدا ہوگا وہ تاریخ طبری و ابن اثیر وغیرہ کے پورے دفاتر پڑھ کر بھی نہیں پیدا ہو سکتا۔

اس تاثیر کو تقویت دینے والی دو چیزیں اور بھی ہیں، اول یہ کہ مودودی صاحب نے نظام خلافت کو یعنی اسلام کے سیاسی شعبہ کو اس طرح پیش کیا ہے کہ گویا پورا دین یہی ہے اور اسلام کے سب شعبے اس کے تابع اور اس کی تکمیل کا ذریعہ ہیں اس کا حقیقی مقصد اور لب لباب خلافت ہی ہے۔ برسوں کی کوشش سے مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد کا ذہن موصوف نے اسی سانچہ میں ڈھال لیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے افراد جب اس کتاب کو پڑھیں گے تو ان کے دلوں میں ان افراد اور جماعتوں کے خلاف نفرت و عداوت کا ایک طوفان بپا ہو جائے گا، جنہوں نے متاع خلافت کو ملوکیت کے عوض میں فروخت کر دیا، اور اس مغز اسلام کو بقول مودودی صاحب برباد کر دیا

دوسری وجہ یہ ہے کہ جن ماخذ کا حوالہ مودودی صاحب نے دیا ہے، ان میں اگر یہ زہریلا مواد پایا جاتا ہے تو اس کے ساتھ ایسا مواد بھی موجود ہے جسے تریاق کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مودودی صاحب کی کتاب میں اس قسم کا تریاق سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ اگر کہیں شاذ و نادر وہ اس قسم کی چیزوں کا تذکرہ بھی کرتے ہیں تو بہت مختصر اور غیر موثر عنوان سے، جس سے ناواقف کو موصوف کی غیر جانبداری اور شان تحقیق کا غلط گمان پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر اس خوش گمانی سے صحابہ اور دیگر اسلاف سے متعلق بدگمانی میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ مودودی صاحب کے ساتھ یہ خوش گمانی اس بدگمانی میں اور اضافہ کر دیتی ہے اس کی کوئی تلافی نہیں کرتی

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

اسلاف خصوصاً صحابہ کرام کی تحقیر اور ان پر بے اعتمادی خود ضلال ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سی گمراہیوں کا دروازہ بھی ہے۔ اس سے قطع نظر ہمارے نوجوانوں میں اس بے اعتمادی اور تحقیر اسلاف سے جو جذبہ "خود حقارتی" پیدا ہوگا وہ خود ایک مستقل وادی ہلاکت ہے جس میں یہ کتاب انہیں دھکیل رہی ہے۔

معلوم نہیں! "غیر معتدل ذہن و دماغ رکھنے والے مسلمان مصنفین" سے مودودی صاحب کی مراد کون لوگ ہیں؟ اگر اس سے مراد شیعہ صاحبان ہیں تو ان کی وکالت خود مودودی صاحب کر رہے ہیں۔ جو شخص موصوف سے بالکل واقف نہ ہو وہ اگر اس کتاب کا مطالعہ کرے گا اور عقل و فہم سے کام لے گا، تو یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ کسی شیعہ کی کتاب ہے جس نے نہایت، ہوشیاری کے ساتھ اپ ٹو ڈیٹ طرز پر اپنے مذہب کا نقش اہلسنت پر بٹھانے کی کوشش کی ہے۔ اور اگر اس سے مراد نواصب و خوارج ہیں تو جہاں تک مجھے علم ہے ان کا کوئی وجود پاکستان و ہندوستان میں نہیں ہے، نہ آج تک ان ملکوں میں ایسی کتاب کا نام سنا گیا ہے، جن میں ناصبیت و خارجیت کی ترجمانی کی گئی ہو۔ اس لئے خیال یہی ہوتا ہے کہ اس سے مراد وہی مصنفین ہیں جو صحیح مسلک اہلسنت والجماعت کی ترجمانی کرتے ہیں۔ صحابہ کرام کے ساتھ عقیدت و محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے خلاف تاریخ میں جو گندہ مواد کذابوں، دجالوں اور وضاعوں نے اکٹھا کر دیا ہے اُسے تنقید کی بھٹی میں جلا کر خاکستر بنا دیتے ہیں۔ وہ مودودی صاحب کے نزدیک غیر معتدل ذہن و دماغ رکھنے والے ہیں اور خود موصوف صحابہ کرام رض کو مجروح قرار دے کر انہیں مہذب طریقوں سے سب و شتم کر کے "ناٹو ناٹرز تبرا" کہہ کے اور مسلک اہلسنت والجماعت کو خیر باد کہہ کے "معتدل ذہن و دماغ" رکھتے ہیں۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اسلامی حکومت اور اسلامی نظام زندگی کے متعلق غلط تصور سے بچانے کا عذر بھی عجیب و غریب ہے۔ مودودی صاحب کی یہ کتاب دیکھ کر اسلامی حکومت کے متعلق جو تصور قائم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ محض ایک خیالی چیز ہے جسے عملی شکل دینا عادۃً غیر ممکن ہے۔ اس کی تفصیل ہم انشاء اللہ آئندہ صفحات میں لکھیں گے۔

اسی طرح اسلامی نظام زندگی کو کامل شکل میں جس میں سیاسی و معاشی نظام بھی شامل ہیں، سامنے رکھا جائے تو اس کے متعلق بھی یہی تصور ہوگا اور اگر ناکمل شکل میں لیا جائے تو اس سے کتاب میں کوئی خاص تعرض نہیں کیا گیا ہے اسلامی حکومت یا کامل اسلامی نظام زندگی کے متعلق جو تصویر بعض مستشرقین پیش کرتے ہیں اس کتاب سے اسی قسم کا غلط تصور پیدا ہوتا ہے اور اس کی تصنیف کی یہ توجیہ بالکل لاطائل اور خلاف واقعہ ٹھہرتی ہے۔

### اس مضمون سے پہلے

مودودی صاحب نے بزرگان دین کے ساتھ جو رویہ اس کتاب میں اختیار کیا ہے وہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ ان حضرات کے ساتھ ادب و عقیدت کا فقدان ان کے اندر بہت پہلے سے نظر آ رہا تھا۔ بلکہ میں تو عرض کروں گا کہ ان کی اس کتاب میں بغض صحابہ کا جو تعفن محسوس ہوتا ہے وہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ زہریلا مادہ اُن کے ذہن و دماغ میں سن طفولیت ہی سے نشو و نما پا رہا تھا۔

میں موصوف کے حالات سے زیادہ واقف نہیں ہوں لیکن اس کتاب کو نیز اُن کی اسی قسم کی سابق تحریروں کو دیکھ کر میرا اندازہ یہ ہے کہ موصوف کا بچپن شیعی ماحول میں بسر ہوا ہوگا اور سبائیت کے ایمان خوار جراثیم اُن کے قلب و دماغ میں اسی وقت سے داخل ہو چکے ہیں۔ بزرگوں کے ساتھ موصوف کے رویہ کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے انبیا علیہم السلام کے دامن عصمت کو بھی داغدار بنانے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ چنانچہ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

"تاہم قرآن کے اشارات اور صحیفہ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں اور غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔ اس لئے جب آثار عذاب دیکھ کر آشوریوں نے توبہ و استغفار کی تو اللہ تعالےٰ نے انہیں معاف کر دیا۔"

(تفہیم القرآن ۲،۰ سورۂ یونس ص ۹۹)

اپنا فرض منصبی ادا کرنے میں کوتاہی کرنا بڑا جرم اور گناہ ہے اس کی تصریح کی ضرورت نہیں۔ مودودی صاحب یہ جرم ایک نبی معصوم کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ کیا یہ جرم عصمت کے منافی نہیں ہے؟ کیا اس کی نسبت کسی نبی کی طرف کرنا سخت بے ادبی اور گستاخی نہیں ہے؟ شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت علی رضہ کا اعلان کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا۔ مگر آپ نے بخوف شیخین اس کا صاف صاف اعلان نہیں کیا۔ اس طرح گویا معاذاللہ آپ نے ایک فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہی کی۔ مودودی صاحب بھی باطناً شیعہ ہیں۔ لیکن ظاہری سنیت کی وجہ سے صاف صاف اس عقیدے کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے حضرت یونس کی طرف اس جرم کو منسوب کر کے ذہن کو شیعوں کے مندرجہ بالا عقیدے کے لئے تیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ اگر ایک نبی ادائیگی فرض میں کوتاہی کر سکتا ہے تو دوسرے انبیاء کے متعلق بھی یہ احتمال پیدا ہو سکتا ہے

حضرات صحابہ کرام کے بارہ میں مودودی صاحب کو کتنا حسن ظن ہے۔ اسے معلوم کرنے کے لئے بطور نمونہ مندرجہ ذیل سطریں پیش کی جاتی ہیں۔ اپنے رسالہ "سود" میں غزوہ احد کی شکست کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"جب شکست کا اصل سبب یہ تشخیص ہوا تو اس کا علاج بھی یہی تجویز ہونا چاہیئے تھا"...

مطلب یہ ہوا کہ مال کی محبت جو تمہارے دل میں جائز فطری حد سے بڑھ گئی ہے اور جس کی وجہ سے تمہاری روح میں کمزوری پیدا ہو گئی ہے اس کے بڑھنے کا سبب یہ ہے کہ تم مدتوں سے سود خواری کے خوگر ہو، جس نے تمہارے قلب کے ریشہ ریشہ میں مال کی محبت

(قسط نمبر ۳)

# ...ی صاحب کی الزام تراشیوں کا جائزہ

...ی شیخ الحدیث ندوۃ العلماء لکھنؤ)

• پیوست کر دی ہے"۔

(سود مصنفہ مودودی صاحب ص۱۵۵ طبع اول ۱۹۴۶ء)

ملاحظہ فرمایئے کہ مال کی محبت کا وقتی جذبہ پیدا ہو جانا اور مال کی محبت کا قلب کے ریشے ریشے میں پیوست ہو جانا دونوں باتیں یکساں ہیں؟ صحابہ کرامؓ کو معصوم ہم بھی نہیں کہتے۔ ان سے کسی وقتی جذبہ کے ماتحت گناہ کا صدور بھی ممکن تھا۔ بلکہ بعض حضرات سے اس قسم کی لغزشیں صادر بھی ہوئیں لیکن ان حضرات کی تعداد اسقدر قلیل ہے کہ اُسے بمنزلہ معدوم کہا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ اس پر استمرار و دوام کسی ایک سے بھی ثابت نہیں ہے۔ اور ممکن بھی نہیں ہے۔ مال کی طرف وقتی میلان ان سے بھی ممکن تھا۔ مگر مزکی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تزکیہ کا تقاضا ہے کہ آنحضور کی تربیت بلکہ زیارت سے ایک لمحہ کے لئے مشرف ہونے والا غیر اللہ کی صحبت سے پاک و صاف ہو جائے۔ خواہ وہ مال ہو یا جاہ ہو۔ یا کوئی اور شئے۔ قلب کے ریشہ ریشہ میں مال کی محبت تو کسی فاسق و فاجر مسلمان میں بھی آسانی سے نہیں ثابت کی جا سکتی۔ چہ جائیکہ صحابۂ کرام پر ان مقدس حضرات پر افترا ہونے کے علاوہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ تزکیہ پر بھی ایمان کی کمی کے مترادف ہے۔

انہیں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"تم میں سے بہت سے لوگ مال کی محبت میں مبتلا ہیں اور یہ زرپرستی تمہیں نافرمانی پر آمادہ کر دیتی ہے۔ نیز یہ کہ تم میں صبر و تقویٰ کی جگہ "وہن" اور "فشل" "ضعف" پایا جاتا ہے"

(بحوالہ بالا)

ہمارا کوئی بتائے کہ کیا صحابۂ رسول میں سے بہت سے لوگ "زرپرستی" کے خبیث مرض میں مبتلا تھے اور کیا "نافرمانی" اُن کی عادت تھی؟ کیا وہ صبر و تقویٰ سے خالی ہو گئے تھے؟ اور اس کے بجائے اُن میں وہن اور فشل اور ضعف مستقل مرض کی حیثیت سے پیدا ہو گیا تھا؟ کیا آیت میں تو ان کی صرف ایک وقتی لغزش کو بیان فرمایا گیا ہے اور جملہ فعلیہ کے ذریعہ سے جو حدوث پر دلالت کرتا ہے ارشاد فرمایا گیا ہے حتی اذا فشلتم (یہاں تک کہ جب تم سست پڑ گئے) آیت کے کسی لفظ سے بھی ثابت نہیں ہوتا کہ ان میں حب مال کا مستقل مرض تھا اور ان میں مال کی محبت حدود فطریہ سے اس قدر تجاوز کر گئی تھی کہ زرپرستی تک جا پہنچی تھی اور ان میں مستقل طور پر وہن و فشل نے صبر و تقویٰ کی جگہ لے لی تھی۔ سوا اس کے کیا کہا جائے کہ بغض صحابہ نے مودودی صاحب کو آیت کی اس غلط تفسیر اور واقعہ کی غلط تصویر پر آمادہ کیا۔

یہ عرض کر دوں کہ رسالہ "سود" کے پہلے ایڈیشن میں جو ترجمان القرآن کے جزو کے طور پر شائع ہوا تھا، مندرجہ بالا عبارتیں تھیں۔ لیکن دوسرے ایڈیشن میں یہ عبارتیں نہیں ملیں۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہوئی کہ پہلی بار اشاعت کے بعد اہلسنت والجماعت کی جانب سے اس پر لے دے ہوئی۔ اسے دیکھ کر دوسرے ایڈیشن سے یہ عبارتیں نکال دی گئیں۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ موصوف کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور انہوں نے اس سے رجوع کر لیا۔ اگر ایسا ہوتا تو زیر نظر کتاب نہ لکھی جاتی اور اس میں صحابہ کرام پر اس سے کہیں زیادہ افترا نہ کیا جاتا ؎

"قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا"

اس نمونہ سے صحابہ کرام کے متعلق مودودی صاحب کے حسن ظن کا اندازہ کر لیجیئے۔

امیر جماعت کے نمونہ کی پیروی ماموین نے بھی خوب خوب کی، چنانچہ کوئی صاحب ابوالخیر ہیں۔ انہوں نے تہذیب شائستگی ہی پر لات مار کر بازاری زبان میں صحابۂ کرامؓ کی شان میں خوب خوب گستاخیاں کیں۔ جو ترجمان القرآن کے صفحات پر شائع ہوئیں۔ مودودی صاحب کے ایک اسسٹنٹ نے معرکۂ اسلام و جاہلیت کے عنوان سے جلیل القدر صحابہ میں جاہلیت کے اثرات دکھانے میں خاصی تعداد میں صفحات سیاہ کئے اور اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں خوب خوب اضافہ کیا۔

خلاصہ یہ کہ مودودی صاحب نے بیس اکیس سال کی محنت سے خاصی تعداد ایسے ذہنوں کی پیدا کر دی ہے جن کے دل میں صحابۂ کرامؓ کی وقعت نا و شما سے کچھ کم ہی ہے۔ اور جن میں ان پر تنقید ہی نہیں بلکہ افترا پردازی اور بہتان طرازی میں بھی کوئی ہچکچاہٹ نہیں محسوس ہوتی ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ جماعت اسلامی کے سب افراد بلا استثناء اسی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ میں معترف ہوں اس میں سے بہت سے مستثنے بھی ہیں۔ لیکن اس توہین صحابہ کو برداشت کر کے جماعت سے وابستہ رہنا اور ایک گمراہ شخص کو اپنا متعدا بنانا ہمارے خیال میں قیامت کے دن باز پرس کا سبب ہو سکتا ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی عرض کر دوں کہ مودودی صاحب اور اُن کے بعض رفقاء نے سبائیت و رفض کے جو جراثیم پھیلائے ہیں وہ ان کی جماعت تک محدود نہیں ہیں، بلکہ ایک کثیر تعداد ایسے لوگوں کی بھی ان سے متاثر ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے جو ان کی جماعت کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔ لیکن ان سے حسن ظن رکھتی ہے۔

## اصل مقصد

مودودی صاحب کے ایک پرانے مضمون کی عبارت یہ دکھانے کے لئے ہم نے نقل کی ہے کہ ان کے قلب میں صحابہ کرامؓ کی جو بے وقعتی ہے وہ کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ ایک مزمن بیماری ہے یہاں تک کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ادب اور ان کی عظمت بھی ان کے دل میں ایسی نہیں ہے۔ جیسی کہ ایک مسلمان کے دل میں ہونا چاہیئے۔

یہ چیز شجرۂ سبائیت کی جڑ ہے جس سے اس کی سب شاخیں پھوٹتی ہیں۔ ایسے شخص کا حال طبعاً یہ ہوتا ہے کہ وہ صحابۂ کرامؓ کے کمالات کو بہت سطحی نظر سے بلکہ کہنا چاہیئے کہ محض گوشۂ چشم سے دیکھتا ہے۔ اور ان کو وہ وزن دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا جس کے وہ مستحق ہیں۔ اس کے ساتھ وہ ان کے حالات کو اپنے مخصوص زاویۂ نظر سے دیکھتا ہے۔ جو باتیں اس کے نزدیک نقص و عیب کی جنس میں داخل ہیں وہ اس کی نظروں کو فوراً اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں۔ وہ باتیں فی نفسہ نقص و عیب ہوں یا نہ ہوں۔ اس سے اسے کوئی بحث نہیں ہوتی۔ نہ وہ کبھی اس سوال پر غور کرتا ہے کہ میرا زاویۂ نگاہ ہی تو کج نہیں ہے جس کی وجہ سے میں کمال کو نقص یا ہنر کو عیب سمجھنے کی غلطی میں مبتلا ہوں۔ رفتہ رفتہ یہ کج نظری اور عیب جوئی اس کے دل میں صحابہ کرامؓ کی عداوت پیدا کر دیتی ہے۔ اگر کوئی خاص محرک پیدا ہو گیا تو قلب و روح کی اس بیماری کا شدید دورہ پڑتا ہے۔ اور اس دورے میں ایسا شخص صحابہ کرام کی شان میں بے ادبی اور بدزبانی اور اُن پر بہتان طرازی و افترا پردازی سے بھی نہیں چوکتا۔

مودودی صاحب کے مرض میں بھی اس نفسیاتی ارتقاء کی جھلک نظر آتی ہے صحابہ کرامؓ کی بے وقعتی اور ان کی عداوت تو ان کے اندر شاید بچپن ہی سے پائی جاتی ہے جس کا اظہار وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا تھا۔ بعض خاص محرکات نے اس عداوت کی آگ کو ایسا بھڑکایا کہ اس کے شعلے ان کے قلم سے بھی خارج ہونے لگے۔ ایک قوی محرک تو یہ ہے کہ مودودی صاحب کی فطانت و طباعی نے تاڑ لیا تھا کہ سبائیت کے اسلحہ فرسودہ ہو چکے ہیں اس کا لباس فیشن سے خارج ہو جاتا ہے۔ اُمت کی نئی نسل اسے اس کی قدیم شکل میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ شیعہ سنی کا فرق اب وہ لوگ بھی سمجھنے لگے ہیں جو کسی زمانہ میں اسے حنفی شافعی اختلاف سے زیادہ وقعت نہ دیتے تھے۔ ان کی فکر رسا نے سبائیت کے لئے ایک ایسا رنگ پیش کیا، جسے بہت سے ناواقف اہلسنت بھی اس طرح قبول کر لیں کہ سنیوں میں شامل رہتے ہوئے بھی شیعہ ہوں اور اس میں شک نہیں کہ کتاب میں انہوں نے سبائیت کو جدید لباس پہنانے میں خاصا کمال کر دکھایا ہے۔

غور کرنے سے دوسرا محرک مودودی صاحب جذبۂ جاہ و اقتدار پسندی معلوم ہوتا ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے پاکستان خصوصاً اس کے مغربی حصے کے حالات اور اس کے دینی رجحانات کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ پاکستان میں تعداد کے اعتبار سے تو اہلسنت کی غالب اکثریت ہے۔ لیکن باوجود اس کے شیعوں اور شیعیت کے اثرات وہاں بہت زیادہ ہیں۔ مشرقی پاکستان میں بھی یہ اثرات خاصے ہیں۔ لیکن مغربی حصہ میں تو یہ بہت زیادہ اور نمایاں ہیں۔ وہاں ملکان زمین میں اکثریت شیعہ صاحبان کی ہے۔ (جاری ہے)

# معلومات عامہ

# تاریخ تنازعہ کشمیر

(قسط نمبر ۲)

## مقبوضہ کشمیر کا آئین

۱۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو سرینگر اسمبلی میں مقبوضہ کشمیر کا آئین پیش کیا گیا۔ اس قانون میں یہ بھی دفعہ رکھی گئی کہ یہ آئین اس تمام کشمیر کے لئے ہے جو ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم کے وقت مہاراجہ کشمیر کے قبضہ میں تھا۔ یعنی آزاد کشمیر کے لئے بھی۔ اس مقصد کے لئے ایک سو نشستوں میں سے ۲۴ خالی رکھ لی گئیں کشمیری عوام نے اس کی سخت مخالفت کی۔

## مسئلہ کشمیر دوبارہ حفاظتی کونسل میں

۲ جنوری ۱۹۵۷ء کو پاکستان نے باقاعدہ طور پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا کہ کشمیر کے معاملہ کا فیصلہ کیا جائے اور ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قراردادوں کے اجرا کا مطالبہ کیا۔

## چار طاقتوں کی قرارداد

۱۴ فروری ۱۹۵۷ء کو برطانیہ نے سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کی کہ سویڈن کے مسٹر جارنگ کو ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں سے تنازعہ کشمیر کے بارے میں گفت و شنید کے لئے بھیجا جائے۔

یہ قرارداد برطانیہ، امریکہ، آسٹریلیا اور کیوبا کی مرتب کردہ تھی۔ لیکن روس نے ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء کو ویٹو استعمال کر کے اس قرارداد کو ختم کر دیا۔ چنانچہ دوسری قرارداد پیش ہوئی جس کی رو سے "صدر سلامتی کونسل ہندوستان جا کر مسئلہ کشمیر کے متعلق اپنی رپورٹ ۱۵ اپریل ۱۹۵۷ء تک سلامتی کونسل میں پیش کریں"۔

## جارنگ رپورٹ

چنانچہ مسٹر جارنگ مارچ ۱۹۵۷ء میں ہندوستان اور پاکستان آئے۔ ۲۹ اپریل ۱۹۵۷ء کو مسٹر جارنگ نے اپنی رپورٹ میں یہ انکشاف کیا کہ بھارت نے ثالثی کے فیصلہ کی تجاویز مسترد کر دیں۔ جبکہ حکومت پاکستان نے ثالثی فیصلہ کے تسلیم کرنے میں رضامندی ظاہر کر دی ہے۔

## ہندوستان کا رویہ

۱۸ مارچ ۱۹۵۷ء کو مسٹر راجندر پرشاد صدر ہندوستان نے کہا کہ ریاست جموں اور کشمیر اکتوبر ۱۹۴۷ء سے ہندوستان کا ایسا ہی حصہ ہے جیسے کہ باقی ہندوستان کے علاقے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرس پارلیمنٹری پارٹی میں یہ بتایا کہ بھارت مسلم لیگ کے دو قومی نظریے کے خلاف ہے اور کشمیر کے بارے میں بھی ہمارا یہی نظریہ ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے ۲۸ مارچ ۱۹۵۷ء کو اور وضاحت سے کہا کہ ریاست جموں اور کشمیر تمام کی تمام بھارت سے الحاق کر چکی ہے۔ اور آزاد کشمیر بھی ہندوستان کا ایک حصہ ہے۔

چنانچہ ۱۲ اگست ۱۹۵۷ء کو بھارت نے سلامتی کونسل میں یہ احتجاج کیا کہ پاکستان منگلا بند ناجائز طور پر سرزمین بھارت پر بنا رہا ہے۔

۲۶ اگست ۱۹۵۷ء کو یہ بتایا گیا کہ حکومت ہندوؤں کو مقبوضہ کشمیر میں آباد ہونے کی مالی معاونت کے ساتھ ترغیب دے رہی ہے۔ تقریباً ۲ ہزار روپیہ فی کنبہ لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں ہوائی اڈے بھی قائم کئے جا رہے ہیں

## سلامتی کونسل

پاکستان کے مطالبہ کے مطابق مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل کے ایجنڈے پر رکھا گیا اور ۲۴ ستمبر ۱۹۵۷ء کو اس مسئلہ پر پھر بحث شروع ہوئی۔ چنانچہ بعد میں ایک قرارداد پاس ہوئی جس کی رو سے ڈاکٹر گراہم کو دوبارہ ہندوستان اور پاکستان میں اس مسئلہ کے حل کی خاطر جانا پڑا۔

## گراہم کی رپورٹ

فروری ۱۹۵۸ء میں ڈاکٹر گراہم سلامتی کونسل کے نمائندہ کی حیثیت سے ہندوستان اور پاکستان آئے۔ ۳۰ اپریل ۱۹۵۸ء کو گراہم رپورٹ نشر کی گئی۔

خورشید احمد خلف ڈاکٹر محمد حسین صاحب کمال

ڈاکٹر گراہم نے اپنی یہ سفارشات ۱۵ فروری ۱۹۵۸ء کو دونوں حکومتوں کے حوالے کر دیں کہ وہ ۱۹۴۸ء کے اعلان جیسا ایک اعلان کریں اور اقوام متحدہ کی فوج پاکستان اور کشمیر کی سرحدوں پر رکھنے کے امکان پر غور کریں۔

ڈاکٹر گراہم نے اپنی رپورٹ کے پانچویں حصہ میں ذکر کیا کہ پاکستان نے ان کی سفارشات کو اصولاً مان لیا ہے، لیکن ہندوستان نے صاف انکار کر دیا ہے کیونکہ ہندوستان کشمیر کو بھارت کا ایک حصہ شمار کرتا ہے۔

## شیخ محمد عبداللہ کی رہائی اور گرفتاری

حکومت ہندوستان نے شیخ عبداللہ کو ساڑھے چار سال کے بعد ۸ جنوری ۱۹۵۸ء کو رہا کر دیا۔ انہوں نے رہا ہوتے ہی جموں اور کشمیر میں رائے شماری کا مطالبہ کر ڈالا۔ چنانچہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۸ء کو شیخ عبداللہ کو پھر سرینگر سے گرفتار کر لیا گیا

## تحریک آزادئ کشمیر

کمیٹی نے ۱۵ جون ۱۹۵۸ء کو فیصلہ کیا کہ ۲۶ جون ۱۹۵۸ء کو کشمیری مقبوضہ کشمیر میں پرامن طریقے سے داخل ہو جائیں۔ وزیر پاکستان نے حکم دیا کہ ایسے لوگوں کو گرفتار کر لیا جائے۔ لیکن تحریک دن بدن زور پکڑتی گئی۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو مارشل لاء کے نفاذ پر چوہدری غلام عباس اور دوسرے لیڈر رہا کر دیئے گئے۔

## مسئلہ کشمیر پھر اقوام متحدہ میں

ہندوستان نے گوا اور دیگر پرتگیز نوآبادیوں پر زبردستی قبضہ کرنے کے بعد اپنی فوج کا بیشتر حصہ مغربی پاکستان کی سرحد کے قریب جمع کر دیا۔ پاکستان نے خطرہ کے پیش نظر معاملہ اقوام متحدہ میں پیش کر دیا۔ لیکن ہندوستان میں الیکشن کے پیش نظر معاملہ ملتوی رکھا گیا۔

## مذاکرات کشمیر

نومبر ۱۹۶۲ء کو صدر پاکستان اور وزیر اعظم بھارت نے ایک متحدہ بیان شائع کیا۔ جس کی رو سے دونوں ملکوں کے درمیان مسئلہ کشمیر اور دیگر تنازعات حل کرنے کے لئے وزارتی سطح پر گفت و شنید کرنے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۶۲ء سے مئی ۱۹۶۳ء تک مذاکرات جاری رہے۔ لیکن مسئلہ کشمیر کے متعلق کوئی فیصلہ نہ ہو پایا۔

## "تقسیم کشمیر سے انکار"

اپریل ۱۹۶۳ء میں امریکہ کے نمائندے مسٹر روسٹو نے تقسیم کشمیر کی تجویز پیش کی۔ پاکستان نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔

## جنگ آزادی

۸ اگست ۱۹۶۵ء کو صدائے کشمیر ریڈیو نے مقبوضہ کشمیر میں ایک انقلابی کونسل کے قیام کا اعلان کیا۔

۹ اگست ۱۹۶۵ء کو شیخ محمد عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کو قید کرنے کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

۱۰ اگست ۱۹۶۵ء کو مجاہدوں نے ہندوستانی فوج کے خوراک اور اسلحہ کے متعدد ذخیرے چھین لئے اور بہت سے پل اڑا دیئے۔ سرینگر، بارہ مولا، اوڑی، پونچھ اور کرگل مجاہدین اور ہندوستان کی فوجوں کے درمیان جھڑپوں کے مرکز بن گئے سرینگر بارہ مولا اور لیہ سے منقطع ہو گیا۔ جموں پہلے ہی الگ کر دیا گیا تھا۔ مجاہدوں نے جوڑیاں کے فوجی کیمپ پر بھی ہلہ بول دیا۔

۲۳ اگست ۱۹۶۵ء کو ہندوستانی فوجوں نے سرحد عبور کر کے ٹیٹوال کے علاقہ میں آزاد کشمیر کی فوجوں پر حملہ کر دیا لیکن انہوں نے کمال دلیری اور شجاعت سے ہندوستانی فوجوں کا منہ توڑ جواب دیا۔ ہندوستان نے اعلان کر دیا کہ اس نے حد متارکہ کو دو جگہوں سے عبور کر کے اپنے فوجی اڈے جمائے ہیں۔

حکومت پاکستان نے بھارت سے احتجاج کیا کہ ۲۴ اگست ۱۹۶۵ء کو اعوان گاؤں ضلع گجرات کے پاکستانی علاقے پر ہندوستانی فوج نے گولہ باری کی اور کرگل میں پاکستان کی تین چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔

## پاکستان پر حملہ

ہندوستان نے نہ صرف کشمیر میں جارحانہ حملے کئے بلکہ پاکستان پر بھی ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو دھاوا بول دیا۔ لاہور اور سیالکوٹ پر اعلان جنگ کئے بغیر حملہ کر دیا۔

## مذمت

پاکستان پر ہندوستان کے جارحانہ حملے کے خلاف انڈونیشیا، ایران، ترکی اور دیگر اسلامی ممالک

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

## خواتین کیلئے

# اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے اوصاف و فضائل

### حضرت عائشہ رضؓ کا علم و فضل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہدایت فرمائی تھی کہ وہ دین کا نصف حصہ حضرت عائشہ رضؓ سے حاصل کریں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مشکل مسئلہ صحابہ کے سامنے آتا تو وہ حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں جاتے اور اس کا حل و جواب دریافت کرتے۔ (ترمذی)

حضرت مسروق رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے بڑے بڑے صحابہ رضہم کو حضرت عائشہ رضؓ سے میراث کے مسائل پوچھتے ہوئے دیکھا ہے۔ (طبقات)

امام زہری رحؒ کہتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ رضؓ کا علم ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام صحابہ رضؓ و ازدواج مطہرات کا علم دوسرے پلڑے میں تو حضرت عائشہ رضؓ کا علم سب سے زیادہ نکلے گا۔ (استیعاب)

حضرت عمرو بن زبیر رضؓ نے کہا ہے کہ قرآن حلال و حرام میراث حدیث و فقہ، طب، شعر و ادب، تاریخ عرب اور عربوں کے حسب نسب کا جاننے والا حضرت عائشہ رضؓ سے زیادہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ (سیرت عائشہ رضؓ)

### فہم قرآن میں حضرت عائشہ رضؓ کا مقام

حضرت عروہ رحؒ بن زبیر رضؓ ایک مشہور و جلیل القدر تابعی ہیں آپ نے اعتراف فرمایا ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ سے بڑا قرآن کا عالم میں نے نہیں دیکھا۔ (طبقات الکبریٰ)

### علم حدیث پر حضرت عائشہ رضؓ کا عبور

حضرت ابوسلمہ رضؓ جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے فرزند گرامی ہیں اور بہت بڑے محدث ہیں، فرماتے ہیں:۔ ہم نے حدیث کا عالم حضرت عائشہ رضؓ سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا (مشکوٰۃ)

### علم فقہ میں حضرت عائشہ رضؓ کا کمال

حضرت ابن زبیر رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ فقہ کی سب سے بڑی عالمہ تھیں۔

عطاء بن رباح رحؒ کا قول ہے کہ حضرت عائشہ سب سے بڑی فقیہ اور علم والی تھیں۔ (استیعاب)

### اجتہاد میں حضرت عائشہ رضؓ کا پایہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مقام اجتہاد کی عظمت و بلند پائیگی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ علامہ سیوطی رحؒ نے ایک علیحدہ کتاب "عین الاصابہ فی ما استدرکت عائشہ علی الصحابہؓ" کے نام سے حضرت عائشہ رضؓ کے بیان فرمودہ اجتہادی مسائل پر تالیف کی ہے۔

### علم الانساب میں حضرت عائشہ رضؓ کی مہارت

حضرت عروہ بن زبیر رضؓ کی شہادت ہے کہ عرب کی تاریخ اور نسب ناموں کی سب سے زیادہ واقفیت حضرت عائشہ رضؓ کو تھی یہی بات حضرت ہشام رضؓ بن عروہ نے بھی کہی ہے کہ قبائل عرب کے نسب ناموں، عرب کی تاریخ اور عربی ادب پر حضرت عائشہ رضؓ سے زیادہ کسی کو عبور نہیں تھا۔ (سیرت عائشہ رضؓ)

یہ علم آپ کو اپنے والد بزرگوار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منتقل ہوا۔ جو تمام عرب میں اس علم کے ماہرین فرد تھے۔

### خطابت اور شاعری میں حضرت عائشہ کی منفرد حیثیت

حضرت امیر معاویہ رضؓ کا اعتراف ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے زیادہ فصیح اور ذکی خطیب میرے علم میں نہیں آیا۔ (سیرت عائشہ رضؓ)

حضرت موسیٰ بن طلحہ نے بھی یہی کہا ہے کہ فصاحت و بلاغت میں حضرت عائشہ رضؓ سب سے آگے ہیں (ترمذی)
ادب المفرد میں ہے کہ آپ اشعار پر برمحل تنقید فرمایا کرتی تھیں

### عبادت و ریاضت میں حضرت عائشہ رضؓ کا بلند مقام

راتوں کو اٹھ اٹھ کر آپ نمازیں پڑھا کرتی تھیں۔ کبھی کبھی ساری رات نمازیں گذر جاتی تھی۔ تہجد کبھی قضا نہیں ہونے دیتی تھیں۔ چاشت کی نماز بھی پابندی کے ساتھ ادا فرماتی تھیں۔ (مسند احمد)

روزے بکثرت رکھتی تھیں۔ یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کو صائم الدہر کہنا شروع کر دیا تھا۔ (طبقات الکبریٰ)

ایک بار ایک قصہ گو آپ کی رہائش گاہ کے سامنے کوئی داستان لوگوں کو سنا رہا تھا۔ آپ نے عبداللہ بن عمرؓ کو بلا کر حکم دیا کہ اسے بھگا دو۔ میرے وظائف میں اس سے حرج واقع ہو رہا ہے۔ (احیاء العلوم)

### زکوٰۃ اور حج کی ادائیگی میں حضرت عائشہ رضؓ کا شغف

خود فرماتی ہیں کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے اور وہ اس مال میں جمع ہوتی رہے تو مال اور صاحب مال کی تباہی کا باعث ہے سوائے چند سال کے آپ نے تقریباً ہر سال حج ادا فرمایا ہے (طبقات الکبریٰ)

### حضرت عائشہ رضؓ کے خوف خدا اور خوف آخرت کا عالم

"ابوداؤد" میں ہے کہ ایک مرتبہ جہنم کا خیال ذہن میں آگیا بے تحاشا روتی رہیں۔ حضور اکرم آئے اور پوچھا کہ "عائشہ کس لئے اتنا روتی ہو" کہا کہ "جہنم کی آگ کا خیال آگیا۔ کیا آپ قیامت کے دن اپنے اہلبیت کے لئے بھی کام آئیں گے"۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا "تین مقام ایسے ہیں کہ وہاں کوئی کسی کے کام نہ آسکے گا۔ میزان کے پاس۔ نامۂ اعمال دیتے وقت، اور پل صراط پر سے گذرنے کے مرحلہ پر۔ (ابوداؤد)

ایک بار آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ "جہاد کے بغیر شہادت کا درجہ حاصل ہو جائے، ایسا طریقہ بتائیے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزانہ تیس مرتبہ موت کو اور تیس مرتبہ آخرت کو یاد کیا کرو۔ (کیمیائے معارف)

### صحابہ کرام کی توہین کرنے والوں سے حضرت عائشہ رضؓ کی بیزاری کا اظہار

فرقۂ سبائیہ جس کا نصب العین اور مقصد حضرات صحابہ کرام رضؓ پر اعتراضات اور الزامات عائد کر کے اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنا تھا۔ آپ نے ان کے بارے میں یہ ان الفاظ بیزاری کا اظہار فرمایا "اصحاب رسول کی توہین اس سے قبل کسی نے نہیں کی تھی۔ یہ گروہ پیدا ہوا تو اس نے حضرت عثمان رضؓ پر طعن کیا۔ وہ کہا جو نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ نماز اس طرح پڑھی جس طرح نہ پڑھنی چاہیئے تھی ہم نے ان کے اعمال پر غور کیا تو انہیں صحابہ کے کسی عمل کے قریب تک نہیں پایا۔ (بخاری جزء خلق افعال العباد)

## بقیہ تنازعہ کشمیر

نیز چین نے پاکستان کی حمایت کی اور بھارت کی شدید مذمت کی

### قرارداد جنگ بندی

۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء کو سیکیورٹی کونسل کے گیارہ ممبروں نے جنگ بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ کشمیر کے جھگڑے کے پُرامن فیصلے کے لئے جنگ بندی کو ضروری قرار دیا اور یہ کہ دونوں ملکوں کی فوجیں ۵ اگست والی سرحدوں پر واپس چلی جائیں۔ قرارداد میں سیکرٹری جنرل سے پُرامن تصفیے کے لئے کہا گیا۔

### اعلان تاشقند اور اس کے بعد

۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء کو ہندوستان اور پاکستان نے تاشقند سے اعلان کیا کہ وہ اپنے جھگڑے پُرامن طریقے پر حل کریں گے دونوں ملکوں میں طے پایا کہ وہ ۲۵ جنوری ۱۹۶۶ء تک اپنی فوجوں کو ۵ اگست ۶۵ء والی جگہوں پر واپس ہٹا لیں گے یہ بھی طے پایا کہ دونوں ملکوں کے سفیر اپنی اپنی جگہوں پر واپس چلے جائیں اور ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ ہوا کہ جنگ کے دوران میں جو چیزیں اور سامان ایک دوسرے کے قبضہ میں چلا گیا ہے اس کو بھی واپس کر دیں گے۔ ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا نہیں کریں گے کہ جس سے معاملات بگڑیں۔ دونوں نے وعدہ کیا کہ وہ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ اپنے جھگڑے پُرامن طریقے سے نپٹائیں اور دونوں ملکوں نے روس کی کوششوں کا شکریہ ادا کیا۔ لیکن اعلان تاشقند کے بعد سے اب تک مسئلہ کشمیر جوں کا توں پڑا ہوا ہے۔ اگرچہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کئی مسائل پر فیصلہ ہو گیا ہے۔ دونوں ملکوں کے فوجی افسران گاہے بگاہے ملاقاتیں کرتے رہتے ہیں۔ باہمی مواصلات تار و ٹیلیفون کا نظام بھی بحال ہو گیا ہے مگر تنازعہ کشمیر کی تلخی علیٰ حالہٖ موجود ہے

# دینی محاذ

**نواب شاہ** - ۷ نومبر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ کا ماہانہ اجلاس پیر علی محمد شاہ صاحب کی صدارت میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ میں منعقد ہوا۔ حافظ محمد یوسف نے کلام پاک کی تلاوت کی حکیم عمرانی صاحب ناظم اعلیٰ نے کام کرنے کے لئے جذبات ہمت پیدا کرنے کی ترغیب دلائی حضرت مولانا قائم الدین صاحب نے سکھر کے اجلاس کی کارروائی سے حاضرین کو مطلع کیا۔ مولانا محمد شریف صاحب نے اپنے دوروں کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مبلغ صاحب کے تقرر کا مسئلہ طے ہوا۔ آخر میں چند قراردادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا یہ اجلاس جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نواب شاہ سے اپیل کرتا ہے کہ ۵ و ۹ دسمبر ۱۹۶۷ء کو منعقد ہونے والے جشن نواب شاہ سے ڈرامے اور دوسرے غیر اسلامی پروگرام منسوخ فرمائیں تاکہ اسلامی اقدار مجروح نہ ہوں۔

(۲) ادارہ تحقیقات اسلامی کو یا تو ختم کیا جائے یا اس میں ایسے علماء کرام شامل کئے جائیں۔ جو ملک میں علمی اعتبار سے معروف و ممتاز ہیں۔

(۳) ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو نت نئے ملحدانہ فتاویٰ جاری کرنے سے روکا جائے۔

(۴) خالی سرکاری اراضیات مقامی ہاریوں میں تقسیم کی جائیں۔

(۵) عائلی قوانین۔ خاندانی منصوبہ بندی ایسے خلاف شریعت قوانین منسوخ کئے جائیں

انڈس بیج کی سپلائی کے متعلق اور شہر میں شادیوں پر طوائفوں کے ذریعہ شاہراہوں پر رقص و سرود کی محفلوں کے انعقاد کو روکنے کے لئے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کرنے کے لئے ایک وفد چہار رکنی مقرر کیا گیا

**دورہ** - مورخہ ۵ نومبر ۱۹۶۷ء کو حضرت مولانا محمد شریف صاحب خطیب مدنیہ مسجد سکرنڈ جناب نعمانی صاحب اور مولانا قائم الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ دریا خاں مری پہنچے، خصوصی خطاب کیا اور مودودیت کے فتنہ کے تمام گوشوں پر روشنی ڈالی۔ چنانچہ ایک رکن جماعت اسلامی مولوی عبدالرحمٰن نے جمعیۃ کے ساتھ کام کرنے کے لئے برسر اجلاس اعلان کیا۔ جماعت کی تنظیم ہوئی۔ جناب حاجی سراج دین صاحب جو مقامی طور پر اپنے حلقوں میں بااثر ہیں کو امیر جمعیۃ منتخب کیا گیا۔ اور دوسرے سات عہدیدار بھی بذریعہ انتخاب مقرر ہوئے۔ اس کے بعد شام کو صاحبان موصوف بھریارو ڈ پہنچے۔ وہاں رات کو عشاء کے بعد خطاب عام ہوا۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب نے مودودیت کے موجودہ فتنہ کی انای کتاب خلافت سے ملوکیت پر بحث، نیز کی اور اس کے مختلف اندراجات کو دلائل و براہین کی روشنی میں غلط ثابت کیا۔ وہاں بھی ایک جماعت اسلامی کے آدمی نے حوالجات پیش کرنے کی کوشش کی اس حوالے سے آخر اس کو بھی شرمندہ ہونا پڑا۔ دریا خاں مری میں مالیاتی سب کمیٹی بھی قائم کر دی گئی۔

(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ نواب شاہ)

## عرب امدادی فنڈ

انصار العرب ساہیوال نے مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے ذریعہ مبلغ ۲۵۴/۹۲ جمعیۃ علماء اسلام کے عرب امدادی فنڈ کے لئے جمع کئے۔

جمعیۃ علماء اسلام ہرنولی (ضلع میانوالی) نے پانچ صد روپیہ حضرت مفتی صاحب کے ذریعہ عرب امدادی فنڈ میں جمع کیا۔

**کلاچی** - نجم المدارس کلاچی کا سترھواں سالانہ جلسہ ۳۱، ۳۰ اکتوبر یکم نومبر ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوا۔ چھ اجلاسوں میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے باطل شکن اور مدبرانہ۔ حضرت مولانا صالح محمد صاحب۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، قاضی عبداللطیف صاحب اور مولانا محمد شریف صاحب کی ناصحانہ اور مبلغانہ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی مجاہدانہ اور حضرت درخواستی صاحب مدظلہم کی والہانہ اور عاشقانہ تقریروں نے ہزارہا مسلمانوں کو متاثر کیا۔ اور فتنہ تحریف دین اور ڈاکٹر فضل الرحمٰن ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامی کی انتشار انگیزی کو ملک و ملت کے لئے نہایت خطرناک محسوس کیا۔ ایک قرارداد کے ذریعہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن کو ادارہ تحقیقات اسلامی سے علیحدہ کرنے اور مشینی ذبیحہ اور بسم اللہ اکبر ذبیحہ کو حلال کہہ دینے اور اس قسم کے دوسرے غیر اسلامی اعلانات کی بنا پر ملک و ملت میں انتشار پیدا کرنے کے جرم میں سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ پانچ طلباء درجہ حفظ کی دستار بندی بھی ہوئی۔ اور حضرت درخواستی صاحب مدظلہ کی اپیل پر حدیث پاک کی چھ کتابوں صحاح ستہ کے علاوہ تفسیر ابن جریرؒ وغیرہ وغیرہ کا اہل خیر نے مدرسہ نجم المدارس کے لئے فراہم کرنے وعدہ کیا۔ جن کے لئے رقم دھڑا دھڑ جمع کرا رہے ہیں۔ جزاہم اللہ

(عبدالکریم مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی)

پچھلے دنوں شہر کلاچی میں راشن کارڈوں کی منسوخی سے متعلق جو پریشانی پھیل چکی تھی۔ ہمیں خوشی ہے کہ شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عاملہ اور ٹاؤن کمیٹی کے اراکین نے عوام کی بروقت اور صحیح ترجمانی کی۔ اور ہمیں مسرت ہے کہ حکام متعلقہ نے عوام کی پریشانی کا احساس فرمایا اور سابقہ راشن کارڈوں کو بحال کر دیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ جن مستحق لوگوں کا راشن کارڈ پہلے سے کسی وجہ سے نہیں بن سکا۔ ان کا بھی راشن کارڈ بنا دیا جائے تاکہ ان کی پریشانی بھی دور ہو۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ ہر ماہ ڈپوؤں کو کافی مقدار میں غلہ فراہم کرنے کا بہتر سے بہتر انتظام کیا جائے۔ (محمود زمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلاچی)

## تشکیل جمعیۃ - خویشگی پایان تحصیل

نوشہرہ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا اور مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا سید علی شاہ صاحب |
| نائب امیر | حافظ نور الحق صاحب |
| ناظم اعلیٰ | مولانا گل شیر صاحب |
| خازن | مولانا حاجی محبوب الرحمان صاحب |

جمعیۃ علماء اسلام (خویشگی پایان) کا دفتر بھی (حاجی فتح خاں مرحوم) میں قائم کیا گیا

(عبدالشکور
ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ
علماء اسلام نوشہرہ صدر)

# مودودیوں کا ایک تازہ بڑا جھوٹ

## جہلم بار ایسوسی ایشن کے صدر جناب محمد الطاف صاحب ایڈوکیٹ کا تردیدی بیان

نوٹ: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے گذشتہ دنوں جہلم میں ایک جلسہ عام میں تقریر فرمائی جس کا ملخص اسی اشاعت میں دیا جا رہا ہے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے بھی جلسہ سے خطاب فرمایا۔

جہلم کے مودودی گروہ کے چند لوگوں نے بار ایسوسی ایشن جہلم کے نام سے ایک مفتریانہ و شرانگیز بیان حضرت مولانا ہزاروی اور حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نیز طبقہ علماء کے خلاف راولپنڈی کے ایک اخبار میں شائع کرا دیا۔ جسے مودودی اخبار آئین نے بھی اپنی وفاداری و سعادت مندی کے اظہار کے لئے نقل کرنا ضروری سمجھا ہے۔

لیکن اس مکروہ کذب بیانی کا پول بار ایسوسی ایشن کے صدر جناب محمد الطاف صاحب ایڈوکیٹ نے اپنے درج ذیل تردیدی بیان میں کھول کر رکھ دیا ہے۔ (ترجمان اسلام)

جہلم ۴ نومبر۔ چودھری محمد الطاف صاحب ایڈوکیٹ صدر بار ایسوسی ایشن جہلم نے ایک اخباری بیان میں اس امر کی تردید کی ہے کہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن جہلم نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی و دیگر علماء کے حالیہ پبلک جلسوں کے خلاف کسی قسم کی قرارداد مذمت پاس کی ہے۔

چودھری صاحب نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ وکلاء صاحبان کو جماعتی طور پر علماء کے سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے مذہبی اختلاف کے بارے میں کوئی اعتراض یا دلچسپی نہیں ہے اور نہ ہی وکلاء صاحبان جماعتی طور پر مذہبی جماعتوں کے دیگر باہمی تنازعات میں دخل دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ المرسل

(حافظ محمد اسحاق قریشی جہلم)

مطالبہ کیا کہ ان قوانین کو تبدیل کر کے حکومت اسلامی قانون نافذ کرے۔ جس کی پاداش میں مجھے اور حضرت لاہوریؒ کو چھ ماہ تک مسلسل قید و بند سے گذرنا پڑا۔ اور لاہور کے درودیوار میں پابند اور محبوس رہنا پڑا۔ مگر یہ قانون جہاں تھے وہیں رہے۔ آج ملک کے اندر جمعیۃ علماء اسلام کے دس ہزار علماء پابندیوں اور زنجیر و سلاسل کی تکالیف کے علاوہ غربت کے مصائب برداشت کر کے کلمۂ حق کی آواز کو بلند کر رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر حق کی صدا کو جمعیۃ علماء اسلام بھی بلند نہ کرے باطل کی طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ نہ کرے، تو جمعیۃ علماء اسلام کے وجود کو قائم رکھنے کا کیا فائدہ؟ جمعیۃ علماء اسلام ہر کڑے وقت میں ہر قسم کی آزمائشوں میں گذری مگر باطل کے سامنے سرنگوں نہ ہوئی۔ جمعیۃ کی درخشندہ تاریخ کا روشن باب آپ کے سامنے ہے۔ اس کا بنظر غائر مطالعہ کریں

مولانا ہزاروی نے اتحاد العلماء کے ڈھونگ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس گروہ کا مقصد جمعیۃ علماء اسلام کی مخالفت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اگر ان کا مقصد اتحاد العلماء ہوتا تو یہ علماء سے ملتے نہ کہ عوام کو دھوکہ دینے کے لئے نام اتحاد العلماء رکھ کر علماء کی مخالفت کرتے

حضرت مولانا نے فرمایا کہ خلافت راشدہ کا باب نصاب تعلیم سے خارج کرنے کا جوں ہی قدم اٹھایا گیا تو علماء تنظیم اہلسنت نے ہمارے مشورہ سے خلافت راشدہ کانفرنس بلائی۔ جس میں پانچ سو مذہبی علماء نے عہد کیا کہ ہم خلافتِ راشدہ کا باب نہیں نکلنے دیں گے اور اس سلسلہ میں بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرینگے۔

مولانا ہزاروی نے فرمایا کہ تم خلفاء راشدین کو الگ کر کے ہمیں اسلام کا کوئی باب دکھاؤ۔

آخر میں جناب محمد علی خاں وزیر تعلیم کا مولانا نے شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے خلافت راشدہ کو نصاب تعلیم کا لازمی جز قرار دے کر اخراجِ خلافتِ راشدہ کی افواہوں کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔

---

## ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں پرچم کشائی

۳۰ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کو ڈیرہ اسماعیل خاں کے اندر جمعیۃ علماء اسلام کے جدید دفتر واقع باکری بازار میں جمعیۃ کے علم کی پرچم کشائی عمل میں آئی۔ جبکہ مرکزی رہنمایان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے علاوہ شہر اور علاقہ کے علماء کرام بھی موجود تھے۔ بازار کھچاکھچ بھر گیا تھا۔

عظیم اجتماع میں ہر دو حضرات نے مختصر تقریریں فرمائیں۔ محترم حافظ محمد اکرم صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اور محترم شبیر شاہ طالب علم نے نظم پڑھی۔ ناظم ڈویژنل جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا علاؤالدین صاحب بمعہ عملہ مدرسہ نعمانیہ بھی تشریف فرما تھے۔ فضا نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھی اور دعا کے بعد اجتماع برخاست ہوا۔

## مقالۂ خصوصی

# حکومت کی عدالتی پالیسی کیخلاف احتجاج

ہم حیران ہیں کہ ایک طرف سرکاری لوگ گلے پھاڑ پھاڑ کر اعلان کرتے رہیں کہ عوام کا معیار زندگی بلند کرو۔ دوسری طرف عوامی عزت نفس، عوامی وقار اور عوامی خودداری کو تباہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں فرنگی کے اقتدار میں شراب خانوں، چکلوں تبلیغ کفر کی آزادی وغیرہ امور میں تو لندن کی نقالی کی گئی۔ مگر اس بارہ میں قطعاً غور نہ کیا گیا کہ مغرب میں عدالتوں میں انسانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے اور ہم کیا کر رہے ہیں فرنگی کا تو مقصد ہی ہم کو ذلیل کرنا تھا۔ مگر ہم اب اپنی ملکی حکومت سے دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ ہماری عدالتوں میں صبح سے شام کے چار بجے تک سب مقدمات والوں کو حاضر رہنے کے حکم کا کیا جواز ہے۔ تاجر ہوں یا کارخانہ دار، غریب ہو یا امیر۔ عالم ہو یا پروفیسر، خطیب ہوں یا کلرک۔ صبح کچہری کے وقت سے حاضر ہوں اور چار بجے شام تک بیٹھے رہیں۔ کیا دوسرے ملکوں کی طرح یہاں ہر مقدمہ والے کو تاریخ کے ساتھ ساتھ وقت بتا دینے میں کوئی گناہ ہوتا ہے۔

### ایک اور بات:۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے مقدمہ سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ہماری عدالتوں میں کیا ہوتا ہے اس کیس کے چند اجزا ہیں۔

(۱) مولانا کو ایک نوٹس کے ذریعہ ضلع بہاولپور میں داخلہ ممنوع قرار دیا گیا۔ اس پر فریقین کا اتفاق ہے اور مولانا کو اعتراف ہے

(۲) اس حکم کی خلاف ورزی بھی ہوئی۔ اس پر بھی اتفاق ہے اور مولانا کو اعتراف ہے

(۳) مولانا کا کہنا تھا کہ یہ غلط فہمی سے ہوا۔ اور استغاثہ کی شہادت اور حالات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ اب صرف اس بات کی تحقیقات کے لئے کہ خلاف ورزی ہوئی یا نہیں ہوئی۔ غلط فہمی تھی یا عمداً ہوا۔ پورے ایک سال تک تقریباً ایک ہزار میل کی دو طرف مسافت طے کر کے مولانا کو راولپنڈی سے بہاولپور آنا جانا پڑتا رہا۔ اخراجات اس کے علاوہ ہم اس رویہ کے خلاف احتجاج کرتے اور صوبائی حکومت سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ تمام معاملہ اس کی اجازت یا علم سے ہوا؟

## مدرسہ مظہر العلوم ڈاگئی ضلع مردان کا سالانہ جلسہ

مدرسہ مظہر العلوم ڈاگئی تحصیل صوابی ضلع مردان کا دو روزہ سالانہ جلسہ ۱۹ر رجب کو منعقد ہوا۔ صدارت مولانا عبدالواحد صاحب نائب امیر ضلع مردان نے کی۔ مقررین میں مولانا عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ نے ختم بخاری شریف کیا۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ سرحد نے تقریر فرمائی۔ تجاویز پاس ہوئیں جن میں حکومت سے شرعی قانون کے نفاذ اور اہلسنت کے عقیدہ کے خلاف شائع ہونے والے لٹریچر کی ضبطی کا مطالبہ کیا گیا صحابہ کرام کے بارے میں مودودی صاحب کے نازیبا خیالات کی مذمت کی گئی!

# ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام مولانا ہزاروی کے مقدمہ کا فیصلہ

## سو روپے جرمانہ کی سزا

نومبر ۱۹۶۶ء میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کے خلاف بہاولپور میں ایک کیس بنا تھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ڈی، سی بہاولپور نے مولانا کو ضلع بہاولپور میں داخلہ بند ہونے کا نوٹس دیا تھا۔ جو دو ماہ کے لئے تھا۔ ایک ماہ کے بعد مولانا ایک تقریب میں وہاں چلے گئے۔ مولانا کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ نوٹس صرف ایک ماہ کا تھا۔ اس طرح کے دوسرے نوٹس بھی مولانا کو ملے ہوئے تھے جو صرف ایک ایک ماہ کے تھے۔ جب پولیس نے چند گھنٹوں کے بعد آ کر اطلاع دی کہ آپ کا داخلہ ممنوع ہے تو مولانا نے فرمایا کہ ایک ماہ کی میعاد تھی جو ختم ہو گئی ہے۔ ایس، ایچ، او نے اصرار کیا کہ مجھے تسلی ہے کہ دو ماہ کا نوٹس تھا۔

بہرحال جب تھانیدار صاحب تسلی کرنے گئے اور واپس آئے تو یہ معلوم ہو کر مولانا بہاولپور سے واپس ملتان آ گئے پولیس نے کیس رجسٹر کر لیا۔

پورے ایک سال کے بعد ۱۰ر نومبر ۱۹۶۷ء کو اے ڈی ایم بہاولپور کی عدالت سے مولانا کو ایک سو روپے جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا گیا۔

## ضروری گذارشات

پتہ ہمیشہ صاف اور خوشخط لکھیے، اور مقام، ڈاکخانہ و ضلع ضرور تحریر فرمایئے۔

منی آرڈر کوپن پر نام، نمبر اور پتہ لکھنا نہ بھولئے

رقم بذریعہ چیک نہ بھیجئے۔ منی آرڈر سے یا دستی روانہ کیجئے

مراسلات و مضامین صاف تحریر ہوں، کاغذ کے ایک طرف لکھے ہوں اور سطروں کے درمیان معقول فاصلہ موجود ہو۔

جو مراسلے اور مضامین پڑھے نہیں جا سکیں گے ان کی تعمیل یا اشاعت نہیں کی جا سکے گی۔

ناقابل اشاعت مضامین محفوظ نہیں رکھے جاتے، ان کی واپسی کا مطالبہ نہ فرمایئے۔

قرآن کی آیات، احادیث عربی رسم الخط میں صاف اور اعراب لگا کر مع مکمل حوالے کے لکھئے۔

مضامین میں کتابوں کے حوالے بقید صفحات ہونے چاہئیں

کسی مضمون کے مراد و مفہوم سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

# تاثرات و پیغامات

## شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری (کراچی) کا مکتوب گرامی:-

"مخدومی! زیدت الطافہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
مزاج گرامی! تین ماہ پہلے ترجمان اسلام کی بندش کا پڑھ کر بے حد قلق ہوا تھا کہ حق کی آواز کا ایک ذریعہ تلف ہو گیا نہ جانے میری طرح اور کتنے لوگوں کو اس افسردگی کو برداشت کرنا پڑا ہو گا۔

"الحمد للہ آج ترجمان کا پرچہ دوبارہ نظر نواز ہوا تو گذشتہ تمام افسوس کا کفارہ ادا ہو گیا بمسرت، بے حد مسرت۔"

"میں خود اپنی اور ادارہ بینات کی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ اس نقیب حق کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور مجھے اور آپ کو مرضیات خداوندی کے موافق قلم اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔"

"آپ ترجمان اسلام کو حسناً و معنیً زیادہ سے زیادہ مفید معیاری اور پُرمغز بنانے پر پوری محنت لگا دیں۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی خدمت میں السلام علیکم۔"

فقط والسلام

(حضرت مولانا) یوسف (صاحب مدظلہ)
یکم شعبان ۱۳۸۷ھ

## حضرت مولانا گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء سرحد کے ارشادات

عزیزمند کمال صاحب حماکم اللہ عن شر النوائب وزادالله فضلكم ؛

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ترجمان کی آزادی و اجراء مبارک، اور بار بار مبارک ترجمان ہمارا ترجمان ہے۔ ترجمان داعی حق ہے۔ ترجمان اور ترجمان والوں کو اللہ سلامت رکھے۔ وَيَعْصِمُهم الله عن الناس۔

آپ سے مجھے محبت ہے۔ میرے شیخ مدنی قدس سرہٗ سے آپ کی نسبت معلوم ہے۔ بختون دنیا میں بڑا خوش قسمت ہوا حضرت شیخ مدنی قدس سرہٗ کا جو تعلق اور محبت بندہ ناکارہ سے رہا۔ وہ خدائے لایزال وذوالجلال کا بڑا کرم و فضل ہے اور عظیم نعمت۔ فللّٰہ الحمد کما ینبغی لجلال وجہہ وعظیم سلطانہ (تحدیث نعمت)

آپ کا قلم اور تحریر و جذبات اور حُب جمعیۃ اس نسبت و تعلق کے آئینہ دار ہیں۔ زادہ اللہ حُبّک مافالک الا حب اللہ وحب رسولہ۔

آپ کی جمعیۃ اور ترجمان سے وابستگی ان روایات و سنت کی حفاظت ہے جس کا اعلان شیخ الہند مولانا محمود الحسن قدس سرہٗ نے کیا تھا۔ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد۔ ترجمان اسلام زندہ باد۔ والسلام!

(سید گل بادشاہ عفرلہ اللہ)

## حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی کا گرامی نامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

کاروان ترجمان کی پھر سے جادہ پیمائی پر دلی ہدیہ تبریک قبول کیجئے۔ اللہ تعالیٰ اسے دشوار گذار گھاٹیوں میں دولت استقامت کی رفاقت سے نوازیں اور اپنے فضل و کرم سے منزل مقصود تک پہنچائیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ ترجمان اسلام کے پہلے جمعہ کا پہلا خطبہ نہایت مناسب افتتاح ہے۔ ابتدائیہ کا عنوان "ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا" تو دل موہ لینے والا ہے قافلہ اسلام منزل بہ منزل اور اس طرح کے دوسرے عنوانات جاذب قلب و نظر ہیں۔ ماشاء اللہ مودودیت پر شیخ الحدیث کا مضمون حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے بہت پسند فرمایا۔ پہلا پرچہ جب موصول ہوا تو راقم الحروف اور حضرت مفتی صاحب ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک دینی مدرسہ کے اجتماع میں اکٹھے تھے۔ احقر نے یہ محسوس کیا کہ جو دوست اپنی بلند حوصلگی اور عالی ظرفی سے ہمیشہ یہ چاہا کرتے تھے کہ ترجمان کا معیار اور بھی بلند ہو، اور اس لئے وہ موجودہ معیار پر اطمینان نہیں کرتے تھے۔ ایام جدائی میں وہ بھی کافی خلا محسوس کرنے لگے اور وجدنا فقدہ حین فقدناہ کا راز پا گئے یہ اس جبری التوا میں گویا تکوینی حکمت تھی۔ ماشاء اللہ والخیر فی صنع اللہ۔

عبدالکریم عفرلہٗ
خادم نجم المدارس کلاچی حال وارد بنوں
یکم شعبان ۸۷ھ ـ ۵ نومبر ۱۹۶۷ء

---

**نوٹ**

ترجمان اسلام کے دوبارہ اجراء کا خیر مقدم پورے ملک میں بڑے جوش و جذبہ اور خلوص کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ناچیز مرتب (احمد حسین کمال) کے نام حوصلہ افزا تہنیتی خطوط ہر روز کافی تعداد میں موصول ہو رہے ہیں۔ جن کے لکھنے والوں میں عام قارئین کے علاوہ مقتدر علمی و دینی شخصیتیں بھی شامل ہیں۔ جن میں سے بعض حضرات کے پیغامات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

——— ادارہ ترجمان اسلام اپنے ان سب قدردانوں کا نہایت ممنون ہے۔ اور سب کرمفرماؤں سے بہتر مشوروں و ختم نہ ہونے والے تعاون کا آرزومند ہے۔

(کمال انچارج ایڈیٹر و مرتب ترجمان اسلام لاہور)

---

## مولانا ضیاء القاسمی صاحب ناظم اعلیٰ تنظیم اہلسنت کا پیغام

محترم المقام ڈاکٹر صاحب — سلام مسنون

ترجمان اسلام کی بندش سے جس قدر صدمہ ہوا تھا اس کے دوبارہ اجراء سے اس سے فزوں تر مسرت ہوئی۔ مودودی پارٹی جس شدت سے اسلام کے نام پر کذب بیانی کر رہی ہے۔ اس کے علاج کے لئے ترجمان کی بہت ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ پرچہ دیکھ کر بہت ہی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ وقیع بنانے کی توفیق عطا فرمائے میرا ارادہ بھی ہے کہ آئین والیشیا کا ترجمان میں تعاقب کروں۔ میری طرف سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب اور آپ قلبی مبارکباد قبول فرمائیں۔ والسلام

(محمد ضیاء القاسمی ناظم اعلیٰ
تنظیم اہلسنت پاکستان)

## جناب مدیر صاحب ہفت روزہ جمہوریت پشاور کے رشحات قلم

علماء اسلام نے ہندو پاکستان کی آزادی کے لئے بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ حضرات امداد اللہ صاحب مہاجر مکی سے لیکر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی تک علماء نے انگریز کے خلاف جس جرأت اور شجاعت سے مقابلہ کیا۔ اس کا نتیجہ آج مملکت خداداد پاکستان ہے۔ قیام پاکستان کے بعد جمعیۃ علماء اسلام نے دہریت، الحاد و زندقہ اور پوشیدہ و ظاہر دشمنان اسلام کے خلاف ایک زلزلہ برپا کر دیا۔ مودودیت نے اسلامی لباس پہن کر عالم اسلام کی تذلیل و تحقیر کے لئے جو نامسعود کوششیں شروع کر رکھی ہیں۔ ترجمان اسلام اور علماء اسلام نے اس کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے ہیں۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب حضرت مولانا شیخ التفسیر اور ان کے جانشین مولانا عبیداللہ انور صاحب، حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی۔ مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور دیگر علماء اسلام نے اسلام اور استحکام پاکستان کے لئے جو شاندار خدمات انجام دی ہیں وہ تاریخ کے دامن میں ہمیشہ محفوظ رہیں گی۔ ترجمان اسلام علماء حق اور جمعیۃ علماء اسلام کی آواز حق کا بے باک ترجمان ہے۔ اس کا دور جدید صوری اور معنوی لحاظ سے میدان صحافت میں میر کارواں بن کر نمودار ہوا ہے۔ محترم کمال صاحب نے اپنی خداداد قابلیت سے ترجمان اسلام میں ایک نئی روح پھونک دی ہے اور ترجمان اسلام اپنے ہمعصروں میں صف اول پر نظر آ رہا ہے۔

میری دعا ہے ....... ترجمان اسلام اور زیادہ شاندار صورت میں دین حق کی خدمت انجام دے۔

(حاجی محمد خان میر ہلالی مدیر ہفت روزہ
جمہوریت پشاور)

> مسلک اہلسنت کے خلاف کوئی مضمون قابل اشاعت نہیں سمجھا جائے گا۔

درسِ قرآن

# انفاق کا حکم

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

یا ایھا الذین امنوا انفقوا من طیبت ما کسبتم
وممّا اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منہ
تنفقون ولستم باٰخذیہ الّآ ان تغمضوا فیہ ط
واعلموا ان اللہ غنی حمید ۰ الشیطن
یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء
واللہ یعدکم مغفرۃً منہ وفضلاً
واللہ واسع علیم ۰

اسے ایمان والو! خرچ کیا کرو۔ عمدہ چیز کو اپنی کمائی سے اور اس میں سے جو کہ ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا ہے اور ردّی چیزوں کی طرف نیت مت لیجایا کرو کہ اس میں سے خرچ کردو۔ حالانکہ تم کبھی اس کے لینے والے نہیں۔ ہاں مگر چشم پوشی کر جاؤ اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں۔ تعریف کے لائق ہیں۔ شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے۔ اور تم کو بری بات کا مشورہ دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کرتا ہے اپنی طرف سے گناہ معاف کر دینے کا اور زیادہ دینے کا۔ اور اللہ تعالیٰ وسعت والے اور خوب جاننے والے ہیں۔

**تفسیر** اسے ایمان والو! (نیک کام میں خرچ کیا کرو) عمدہ چیز کو اپنی کمائی میں سے اور (عمدہ چیز کو) اس میں سے جو کہ ہم نے (تمہارے کام میں لانے کے لیے) زمین سے پیدا کیا ہے اور ردی (ناکارہ) چیز کی طرف نیت مت لے جایا کرو۔ کہ اس میں سے خرچ کردو۔ حالانکہ (ویسی ہی چیز اگر کوئی تم کو تمہاری حقِ واجب کے عوض یا سوغات میں دینے لگے تو تم کبھی اس کے لینے والے نہیں۔ مگر چشم پوشی (اور رعایت) کر جاؤ (تو اور بات ہے) اور یقین کر رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں۔ (جو ایسی ناکارہ چیزوں سے خوش ہوں) تعریف کے لائق ہیں (یعنی ذات وصفات میں کامل ہیں۔ تو ان کے دربار میں چیز بھی کامل تعریف کی لائق ہی پیش کرنا چاہیئے۔

**شانِ نزول** طیّب کے معنی عمدہ لیے گئے۔ کیونکہ بعض لوگ خراب چیزیں لے آتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ اور بعض لوگوں نے عموم لفظ سے طیّب کی تفسیر حلال کی ہے۔ کیوں کہ پوری عمدہ جب ہی ہے۔ جب حلال بھی ہو۔ پس اس بنا پر آیت میں اس کی بھی تاکید ہوگی۔ اور یاد رکھو کہ یہ اس شخص کے لیے ہے۔ جس کے پاس عمدہ چیز ہے۔ اور پھر وہ بڑی نکمی چیز خرچ کرے جیسا "ماکسبتم اور اخرجنا" اس کے موجود ہونے پر اور "لاتیمموا الخبیث منہ تنفقون" عمداً (نکمی چیز کے خرچ کرنے پر دلالت کر رہا ہے۔ اور جس کے پاس اچھی ہو ہی نہیں وہ اس ممانعت سے بری ہے۔ اور اس کی وہ بُری بھی مقبول ہے۔ بعض علمائے نے اس سے یہ مسئلے مستنبط کئے ہیں۔

**مسئلہ** مالِ تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے۔ بقولہٖ "ماکسبتم"۔

**مسئلہ** عشری زمین میں عشر واجب ہے۔ بقولہٖ "اخرجنا" اور عشر مزارع پر ہے۔ خلافاً لابی حنیفہ"

**تنبیہ بر مزاحمتِ شیطان** اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے۔ کہ اگر خرچ کرو گے یا اچھا مال خرچ کرو گے تو محتاج ہو جاؤ گے۔ اور تم کو بری بات (یعنی بخل) کا مشورہ دیتا ہے۔ اور اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے (خرچ کرنے پر اور اچھی چیز خرچ کرنے پر) اپنی طرف سے گناہ معاف کر دینے کا اور زیادہ دینے کا۔ (یعنی چونکہ نیک جگہ خرچ کرنا اطاعت ہے۔ اور اطاعت سے معصیت کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور حق تعالیٰ کسی کو دنیا میں بھی اور کسی کو آخرت میں خرچ کا عوض زیادہ کر دیتے ہیں۔)

درسِ حدیث

# اسلامی آداب و معاشرت

**حقوقِ والدین** ایک آدمی نے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا؟ کہ اولاد پر والدین کے کیا حقوق ہیں۔ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ والدین تمہارے لیے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی یعنی اگر تو ان کی خدمت بجالایا تو جنت میں جائے گا ورنہ دوزخ میں جائے گا۔ (ابنِ ماجہ شریف)

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ والدین کی خوشنودی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ والدین کی ناراضگی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی ہے (ترمذی شریف)

یعنی مطلب یہ ہے کہ جب تم والدین کی فرمانبرداری اور ان کے حقوق ادا کرو گے تو والدین خوش ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی تم سے خوش ہوگا۔ اگر تم نے ان کی نافرمانی کی تو وہ ناراض ہونگے، ان کے ناراض ہونے سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوگا۔

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہلاکت ہو اس شخص کی جس نے ضعیف والدین کو پایا اور پھر جنت حاصل کرنے میں کوتاہی کی۔ (بخاری مسلم)

تنبیہ:۔ خلافِ اسلام احکام کی تعمیل کرنا گناہ ہے۔

**بڑوں کی تعظیم** پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو ضعیفوں کی عزت کرے گا اسے بڑھاپے میں خداوندِ قدوس عزت عطا فرمائے گا۔ جو بوڑھوں اور بڑوں کی خدمت کرے گا۔ بڑھاپے میں لوگ اس کی خدمت کریں گے۔ (ترمذی شریف)

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے بڑوں کا ادب نہ کیا اور چھوٹوں پر مہربانی نہ کی وہ مسلمان کہلانے کے قابل نہیں۔ (ترمذی شریف)

**صلہ رحمی** پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے۔ کہ اس کے رزق میں برکت ہو اور طویل عمر والا ہو۔ تو اس شخص کو چاہیئے کہ صلۂ رحمی کرے۔ (بخاری ومسلم شریف)

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایمان کے بعد صلہ رحمی خداوندِ قدوس کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ (ابو یعلی)

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین صدقہ وہ ہے جو ایسے آدمی کو ادا کیا جائے۔ کہ وہ دشمن بھی ہو اور رشتہ دار بھی (ابنِ خزیمہ)

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شجرۂ خاندانی یاد رکھو تاکہ اپنے رشتہ داروں کو جان سکو اور ان کی خدمت کر سکو۔ اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔

**اللہ ہی کے لیے محبت کرنا** پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ لوگ جو آپس میں اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہیں۔ ان کے واسطے قیامت میں نور کے ممبر بچھائے جائیں گے۔ ان لوگوں کے اس مرتبہ کو دیکھ کر صدیق اور شہدا رشک کریں گے۔ (بخاری ومسلم)

آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جاتا ہے۔ یا کسی نیک بندے سے ملاقات کے لیے چلتا ہے۔ تو ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔ تو بھی اچھا اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے۔ تو نے اپنا گھر جنت میں بنالیا۔ (ترمذی شریف)

ایک شخص اپنے گاؤں سے دوسرے گاؤں میں کسی نیک بندے کی ملاقات کو روانہ ہوا۔ خدائے عزوجل نے ایک فرشتہ کو راستہ میں بٹھا دیا فرشتہ نے اس آدمی سے پوچھا تو کہاں جا رہا ہے۔ اس شخص نے کہا۔ دوسرے گاؤں میں فلاں نیک بندے سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتہ نے کہا۔ کسی غرض کے تحت تو نہیں جا رہا۔

"اس نے کہا۔ میری اس سے کوئی غرض نہیں۔ محض اللہ کے لیے جا رہا ہوں۔

" فرشتے نے کہا میں اللہ کا قاصد ہوں۔ تجھ کو خوشخبری دیتا ہوں۔ جس طرح تو اس نیک بندے سے محض اللہ ہی کے لیے محبت کرتا ہے۔ اللہ بھی تجھ سے محبت رکھتا ہے۔

N. 87715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No 7132
তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM
লাহোর LAHORE price 25 paisse
شمارہ ۳۰
جلد ۱۰

بزرگانِ دین کے فرمودات

# ذکر و فکر

## سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(نے اکیسویں ذیقعد ۵۴۵ھ میں جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ میں فرمایا :)

اس شہر کے رہنے والو ۔ تم میں نفاق زیادہ اور اخلاص کم ہے ۔ قول بلا عمل کی کثرت ہے حالاں کہ قول بلا عمل کوئی شئے نہیں ۔ بلکہ تم پر حجت ہے ۔ وہ تمہارے لیے حجت قائم نہیں کرسکتا ۔ قول بلا عمل بلا دروازہ اور بے پاخانوں کا ایسا گھر ہے ۔ یا ایسا خزانہ ہے جس میں سے صرف نہیں کیا جاسکتا ۔ یا دعوئے بلا ثبوت یا تصویر بلا روح یا ایک بت ہے جس کے ہاتھ ہیں نہ پاؤں ۔ نہ پکڑنے کی قوت ۔ تمہارے بُرے اعمال جسم بلا روح ہیں ۔ اخلاص و توحید اور کتاب وسنت پر عمل کرنا روح ہے ۔

غافل نہ بنو ۔ عمل کرو ۔ اوامرِ الٰہی بجالاؤ ۔ منہیات سے بچو ۔ تقدیر سے موافق رہو مخلوق میں بعض اہل اللہ ایسے ہیں ۔ جن کے دل مشاہدہ اور قرب سے سیراب کیے گئے ہیں ۔ ان کو تقدیر و بلا کا الم کچھ نہیں ہوتا ۔ ان پر بلا کا زمانہ اس طرح گزر جاتا ہے ۔ کہ خبر بھی نہیں ہوتی ۔ وہ خدا کی حمد اور اس کا شکر بجالاتے ہیں ۔

تمہاری طرح اہلِ اللہ پر بھی آفتیں نازل ہوا کرتی ہیں ۔ ان میں بعض صبر کرتے ہیں اور بعض کو نہ آفات کی خبر رہتی ہے ۔ نہ صبر کی ۔

محبت کی شرط یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ تیرا ارادہ باقی نہ رہے ۔ اور دنیا و آخرت و مخلوق تجھ کو اس سے روک نہ سکے ۔ خدا کی محبت آسان نہیں ہے ۔ کہ تم میں ہر کوئی اس کا مدعی بن جائے ۔ اکثر مدعی اس سے دُور اور دعوئے نہ کرنے والے اس سے قریب ہیں مسلمانوں میں سے کسی کی حقارت نہ کرو ۔ کیوں کہ ان میں اسرارِ الٰہی بوئے گئے ہیں ۔ تواضع کرو ۔ اور بندگانِ الٰہی کے ساتھ تکبر سے پیش نہ آؤ ۔ غفلتوں سے بیدار ہو جاؤ ۔ تم بڑی غفلت میں ہو ۔ گویا تم حساب دیکھ کر پل صراط سے گزر کر جنت میں اپنے ٹھکانے دیکھ چکے ہو ۔ یہ کیسا بڑا دھوکا ہے ۔ تم میں ہر شخص خدا کا بہت بڑا نافرمان ہو کر نہ یہ کچھ سوچتا ہے نہ توبہ کرتا ہے ۔ بلکہ اس کا گمان ہے کہ گناہ بھلا دیئے گئے ۔ حالانکہ وہ تمہارے نامۂ اعمال میں درج ہیں ۔ ان کے تھوڑنے اور بہت کا حساب لیا جاوے گا ۔ اور عذاب ہوگا ۔

اے غافلو ! جاگ اٹھو ! اے سونے والو بیدار ہو جاؤ ! اور اس کی رحمت کے سامنے آجاؤ ! جس کے گناہ اور لغزشیں زیادہ ہوں ان پر اصرار کرے توبہ اور ندامت نصیب نہ ہو ۔ تو اس نے اگر جلد تدارک نہ کیا ۔ تو یہ سمجھ لے کہ کفر کا قاصد آپہنچا ہے ۔ اے دنیا یا آخرت اے مخلوق ، بلا خالق ! تو فقر کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا ۔ اور غنا کے سوا کسی چیز کی امید نہیں کرتا ۔ تجھ پر افسوس ! کہ رزق مقدر ہو چکا ہے ۔ نہ گھٹے نہ بڑھے نہ آگے ہو ۔ نہ پیچھے ۔ تُو خدا کی ضمانت میں شک کر رہا ہے ۔ اور جو قسمت میں نہیں اس کی طلب پر حریص ہے ۔ تجھ کو تیری حرص نے علماء اور مجالس خیر میں حاضر ہونے سے روک دیا ہے ۔ تجھے خوف ہے کہ نفع کم ہوگا ۔ اور اونٹ کم ہو جائیں گے ۔ تجھ پر افسوس کہ جب تو ماں کے پیٹ میں تھا ۔ تو کس نے کھلایا ۔ تو اپنی ذات اور مخلوق اور اپنے درہم و دینار اور خرید و فروخت اور شہر کے حاکم پر بھروسا کر رہا ہے ۔ جن پر تیرا اعتماد ہے وہ ہلاک ہونے والے ہیں ۔ اور جن سے تو ڈرتا یا امید رکھتا ہے ۔ وہ سب فانی ہیں ۔ تو نفع و ضرر میں حق پر نگاہ ڈالے اور یہ نہ سمجھے کہ خدا نے اسکے ہاتھ سے اجرائے کار دیا ہے تو وہی تیرا معبود ہے ۔

## شیخ التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(وصال سے تین دن پہلے کی ایک تقریر کا اقتباس :)

"دیکھو میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ۔ ساری رات نیند نہیں آئی ۔ اس کے باوجود ضروری سمجھ کے بول رہا ہوں ۔ جو سمجھ کے عمل کرے گا ۔ اللہ تعالیٰ اسے چمکائے گا ۔

یہ امت بڑی مشقت سے بنی ہے ۔ اس کو امت بنانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے بڑی مشقتیں اٹھائی ہیں ۔ اور ان کے دشمنوں یہود و نصاریٰ نے ہمیشہ اس کی کوششیں کی ہیں ۔ کہ مسلمان ایک امت نہ رہیں ۔ بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوں ۔ اب مسلمان اپنا امت پنا (یعنی امت ہونے کی صفت کھو چکے ہیں ۔ جب تک یہ امت بنے ہوئے تھے ۔ چند لاکھ ساری دنیا پر بھاری تھے ۔ ایک پکا مکان نہیں تھا ۔ مسجد تک پکی نہیں تھی ۔ مسجد میں چراغ تک نہیں جلتا تھا ۔ مسجدِ نبوی میں ہجرت کے نویں سال چراغ جلا ہے ۔ سب سے پہلا چراغ جلانے والے تمیم داری ہیں ۔ وہ ۹ھ ہجری میں اسلام لائے ہیں ۔ اور ۹ھ تک قریب قریب سارا عرب اسلام میں داخل ہو چکا تھا ۔ مختلف قومیں ۔ مختلف زبانیں ۔ مختلف قبیلے ایک امت بن چکے تھے ۔ تو جب یہ سب کچھ ہو گیا ۔ اس وقت مسجدِ نبویؐ میں چراغ جلا ۔ لیکن حضور جو نورِ ہدایت لے کر تشریف لائے تھے ۔ وہ پورے عرب میں بلکہ اس کے باہر بھی پھیل چکا تھا اور امت بن چکی تھی ۔ ۔ پھر یہ امت دنیا میں اٹھی ۔ جدھر کو نکلی ملک ملک پیروں میں گرے یہ امت اس طرح بنی تھی ۔ کہ ان کا کوئی آدمی اپنے خاندان اپنی برادری ، اپنی پارٹی اپنی قوم ، اپنے وطن اپنی زبان کا حامی نہ تھا ۔ مال و جائداد اور بیوی بچوں کی طرف دیکھنے والا بھی نہ تھا ۔ بلکہ ہر آدمی صرف یہ دیکھتا تھا کہ اللہ و رسولؐ کیا فرماتے ہیں ۔ امت جب ہی بنتی ہے ۔ جب اللہ و رسولؐ کے حکم کے مقابلہ میں سارے رشتے اور سارے تعلقات کٹ جائیں ۔ جب مسلمان ایک امت تھے تو ایک مسلمان کے کہیں قتل ہونے سے ساری امت ہل جاتی تھی ۔ اب ہزاروں لاکھوں کے گلے کٹتے ہیں ۔ اور کانوں پر جُوں تک نہیں رینگتی ۔

امت کسی ایک قوم اور ایک علاقے کے رہنے والوں کا نام نہیں ہے ۔ بلکہ سینکڑوں ہزاروں قوموں اور علاقوں سے جڑ کر امت بنتی ہے ۔ جو کوئی کسی ایک قوم یا علاقے کو اپنا سمجھتا ہے ۔ اور دوسروں کو غیر سمجھتا ہے ۔ وہ امت کو ذبح کرتا ہے ۔ اور اس کے ٹکڑے کرتا ہے ۔ اور حضور کی اور صحابہ کی محنتوں پر پانی پھیرتا ہے ۔ امت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پہلے خود ہم نے ذبح کیا ۔ یہود و نصاریٰ نے تو اس کے بعد کٹی کٹائی امت کو کاٹا ہے ۔ اگر مسلمان اب پھر امت بن جائیں تو دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی ان کا بال بیکا نہ کر سکیں گی ۔ ایٹم بم اور راکٹ ان کو ختم نہیں کر سکیں گے ۔ لیکن اگر وہ قومی اور علاقائی عصبیتوں کی وجہ سے باہم امت کے ٹکڑے کرتے رہے ۔ تو خدا کی قسم تمہارے ہتھیار اور تمہاری فوجیں تم کو نہیں بچا سکیں گی ۔

مسلمان ساری دنیا میں اس لیے پٹ رہا اور مر رہا ہے کہ اس نے اُمت پنے کو ختم کر کے حضورؐ کی قربانی پر پانی پھیر دیا ۔ میں یہ دل کے غم کی باتیں کہہ رہا ہوں ۔ ساری تباہی اس وجہ سے ہے کہ امت امت نہ رہی ۔ بلکہ یہ بھی بھول گئے کہ امت کیا ہے ۔ اور حضورؐ نے کس طرح امت بنائی تھی ۔ (ماخوذ)

ہفت روزہ
لاہور
ترجمانِ اسلام
پاکستان میں حفاظتِ اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہٗ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت: ۲۵ پیسے
یکے از مطبوعات جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان لاہور
15/18

# حالات و واقعات

## حرمین شریفین میں مرزائیوں کا داخلہ

### جمعہ ۲۶ مئی کو یوم احتجاج منایئے

**حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کا بیان**

واضح ہو کہ اس سال سرظفر اللہ قادیانی بغرض ادائے فریضۂ حج حرمین شریفین مکہ و مدینہ زادھما اللہ شرفاً میں داخل ہوا۔ قادیانیوں کے مخصوص عقائد اہل اسلام پر روشن ہیں۔ علماء اہل اسلام نے متفقہ طور پر منکرین ختم نبوت اور مرزا آنجہانی کی امت کو خارج از اسلام قرار دیا ہے سرظفر اللہ کو عامۃ المسلمین کے ساتھ حرمین شریفین میں ارکان حج و عمرہ میں شریک ہونے کی اجازت سے پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات بری طرح مجروح ہوئے ہیں۔ جہاں ہم اپنی پاکستانی حکومت کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کرتے ہیں کہ اس نے مسلمانوں کے اس عظیم مطالبہ کو مسلسل نظرانداز کیا ہوا ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ وہاں ہم سعودی عربیہ حکومت کے اس رویہ کے خلاف بھی پرزور احتجاج کرتے ہیں کہ اس نے مرزائیوں کو بالعموم اور ظفر اللہ خاں کو بالخصوص حرمین شریفین میں داخل ہونے کی اجازت دے کر عالم اسلام کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔

بنابریں میں اپنی جماعت کی ماتحت شاخوں اور تمام دینی جماعتوں، عربی مدارس سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سفارت خانہ مملکت سعودیہ عربیہ کراچی کے نام تار اور خطوط لکھ کر مندرجہ ذیل مطالبہ کریں۔

"مملکت سعودیہ عربیہ نے ظفر اللہ خاں قادیانی کو حرمین شریفین میں حج کے لئے داخل ہونے کی اجازت دے کر ہمارے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔ ان کے اس اقدام کے خلاف ہم شدید احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ آئندہ قادیانی فرقہ کے لوگوں کو حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت نہ دے"۔

نیز پورے ملک میں ۱۵ صفر ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۶ مئی ۱۹۶۷ء بروز جمعہ یوم احتجاج منایا جائے۔ اور جمعہ کے خطبوں میں خطیب حضرات خصوصیت سے اس موضوع پر احتجاجی تقاریر کریں جس کی اطلاع سعودی سفارت خانہ کراچی اور دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان شہر کو ضرور دیں۔

(ناظم دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)
(اور مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
چوک رنگ محل لاہور)

## شاہ فیصل کا تغافل مجرمانہ

### مسلمانان آزاد کشمیر کا احتجاج

قادیانیوں کے حرمین شریفین کے داخلہ پر مسلمانوں میں شرقاً غرباً غیر معمولی اضطراب رونما ہو رہا ہے۔ باتفاق جملہ اہل اسلام مرزائی مرتد ہیں۔ آج تک مرزائیوں کا داخلہ بیت اللہ، حرم مقدس اور روضۂ اطہر میں ممنوع تھا۔ آخر مرزائی کس منہ سے مدینہ اور روضۂ اقدس پر حاضری دیں گے جبکہ انہوں نے اپنا نبی اور رسول انگریزوں کا پیدا کردہ غلام احمد قادیانی کو تسلیم کر لیا ہے۔

مسلمانانِ آزاد کشمیر بذریعہ ناظم جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر حکومت پاکستان سے یہ احتجاج کرتے ہوئے کہ ان مرزائیوں کو پاسپورٹ کیوں دیا گیا حکومت نجد سے بھی یہ احتجاج کرتے ہیں کہ ان کی غفلت اور تغافل مجرمانہ سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور دونوں حکومتوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس واقعہ پر معذرت کریں۔ اور آئندہ پاسپورٹ اور ویزا حرمین شریفین کے لئے مرزائیوں کو جاری نہ کیا جائے۔

(امیر الزمان ناظم جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر تحصیل باغ)

## قادیانیوں کے داخلہ حرمین پر احتجاج

**سکرنڈ** جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ ضلع نوابشاہ کا ماہانہ اجتماع حضرت مولانا سید احمد علی شاہ صاحب مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد مدنیہ سکرنڈ و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام نوابشاہ نے پیش کردہ قراردادوں کی وضاحت کی۔

قرارداد نمبر ۱ میں صدر محترم کے ان الفاظ پر رنج و تشویش کا اظہار کیا گیا۔ جن میں کہا گیا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی غیر ارادی طور پر غلطی سرزد ہو سکتی ہے۔ صدر سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنے ان الفاظ پر معذرت فرمائیں

قرارداد ۲ میں اس سال قادیانیوں کے داخلۂ حرمین پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور حکومت پاکستان سے احتجاج کیا گیا کہ اس نے اس مقصد کے لئے پاسپورٹ کیوں جاری کیا۔ شاہ فیصل کی حکومت سعودیہ عربیہ سے بھی احتجاج کیا گیا کہ اس نے ان لوگوں کو ویزا کیوں دیا جبکہ اس بارے میں عالم اسلام کے جذبات دونوں حکومتوں کے علم میں ہیں۔

قرارداد ۳ میں عدن کے حریت پسند مسلمانوں پر انگریزوں کے مظالم اور قرآن و مساجد کی توہین کے واقعات کی شدید مذمت کی اور حکومت پاکستان کی خاموشی پر تشویش کا اظہار کیا۔

قرارداد ۴ میں جمعیۃ علماء اسلام کے کاموں کو تیز تر کرنے کے لئے ٹھوس پروگرام مرتب کیا۔

(محمد شریف خطیب و نائب امیر جمعیۃ ضلع نوابشاہ)

## ایکٹریس پسندانہ رویہ کی مذمت

### مدرسہ حسینیہ کیخلاف معاندانہ طرز عمل پر احتجاج

### اظہار تعزیت

**جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم**

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم نے اپنے ایک اجتماع میں چند قراردادیں منظور کیں۔ جن میں سے ایک میں مقامی فاطمہ جناح گرلز کالج کی ہیڈ مسٹریس کے اس رویہ کی مذمت کی جس کی رو سے وہ طالبات کو ٹیڈی لباس پہننے پر مجبور کرتی ہیں۔ دوسری قرارداد میں مدرسہ عربیہ حسینیہ شہداد پور کے خلاف میونسپل کمیٹی میں دی گئی درخواست کو اسلامی تعلیم کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش کا منصوبہ بتایا گیا ہے اور اس پر اپنے سخت غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔

تیسری قرارداد میں مولانا عبدالحق صاحب پڈعیدن مولانا تاج الاسلام صاحب مشرقی پاکستان اور مولانا قطب الدین صاحب گوجرانوالہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ کے اجلاس منعقدہ شہداد پور میں بھی آخر الذکر دو قراردادیں منظور کی گئیں اور آئندہ ضلعی میٹنگ کے لئے ۱۲ مئی مقرر ہوئی۔ جگہ جامع مسجد ٹنڈو آدم۔ (محمد عرفان قادری)

## فشر کی یاوہ گوئی

### کتاب ضبط کی جائے

**جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کا مطالبہ**

بی، اے اور ایم، اے کی مطالعاتی کتب میں ایک کتاب تاریخ یورپ کے نام سے فشر کی بھی شامل ہے جس میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بعض نہایت ہی لغو و بے سند باتیں لکھی ہوئی ہیں جس سے مسلمانوں کے جذبات شدید مجروح ہوتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان اس کتاب کی ضبطی کا مطالبہ کرتی ہے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۔ ۱۹ مئی ۱۹۶۷ء

# پریس کانفرنس

"۱۱ مئی ۱۹۶۷ء کو مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور میں ایک پریس کانفرنس مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے بلائی ۔ اے ۔ پی ۔ پی ۔ پی پی اے اور ریڈیو پاکستان کے نمائندوں کے علاوہ لاہور کے تمام روزناموں کے معزز نمائندوں نے اس پریس کانفرنس میں شرکت کی اس کانفرنس میں نمائندگان پریس کو جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کی حالیہ منظور کردہ قراردادوں کی ایک ایک نقل پیش کی گئی ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے پریس کے نمائندوں کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام کے دینی و سیاسی موقف کی وضاحت فرمائی ۔

قراردادیں اور لاہور ڈویژن کی جمعیۃ کے اجلاس کی کارروائی آپ ترجمان اسلام کی اسی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں گے ۔ لاہور کے مقامی اخباروں نے اس پریس کانفرنس کی جو تفصیل شائع کی ہے ذیل میں ہم اُسے نقل کر رہے ہیں

یہ مولانا کے خیالات کی بالکل صحیح اور مکمل ترجمانی تو نہیں ہے تاہم قارئین ترجمان کی نظر سے اس تفصیل کا گذرنا مناسب ہے تاکہ وہ قراردادوں کے مطالعہ کے ساتھ اس کا بھی موازنہ کر سکیں"۔ (ترجمان اسلام)

## امریکی مال کے بائیکاٹ کی تحریک شروع کی جائیگی

### محمد علی کی مخالفت اسلام دشمن رویے کا نتیجہ ہے

(مولانا غلام غوث ہزاروی)

"لاہور ۱۱ مئی (سٹاف رپورٹر) جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ اگر حکومت امریکہ نے عالمی چیمپئن محمد علی سے دشمنی کی پالیسی ترک نہ کی تو جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں امریکی مال کا بائیکاٹ کرانے کی مہم شروع کر دے گی یہ اعلان ایک قرارداد میں کیا گیا ہے جو جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن نے منظور کی ہے اور جس کی نقول مولانا غلام غوث ہزاروی امیر جماعت نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے تقسیم کیں ۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے امیر جماعت اسلامی کے اس بیان کی پرزور مذمت کی ہے جس میں انہوں نے حکومت کو مشورہ دیا ہے ۔ کہ وہ تمام ممالک کے ساتھ یکساں دوستانہ مراسم بحال رکھے انہوں نے کہا کہ امیر جماعت اسلامی کے اس بیان کا مقصد امریکہ کی حمایت کرنا اور حکومت کو اس بات پر مجبور کرنا ہے کہ وہ روس اور چین کے علاوہ امریکہ کے ساتھ بھی اپنے دوستانہ تعلقات بحال رکھے ۔

انہوں نے کہا کہ مولانا مودودی پاکستان کو اس ملک کے ساتھ دوستانہ مراسم بحال رکھنے کی تلقین کر رہے ہیں جس پر یہ الزام عائد ہوتا ہے کہ اس نے حالیہ جنگ میں پاکستان پر حملہ کرانے کی سازش کی تھی اور وہ اب بھی پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں میں رکاوٹیں ڈالنے میں مصروف ہے ۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا ہے کہ ایسے ملک سے دوستانہ مراسم بحال رکھنے کی تلقین کرنا کسی طرح بھی قابل قدر نہیں سمجھا جا سکتا جو ملک پاکستان کے لئے اچھے جذبات نہیں رکھتا ۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے پریس کانفرنس کے موقعہ پر اخبار نویسوں کو جمعیۃ لاہور ڈویژن کے سالانہ انتخاب اور انتخابی اجلاس کی کارروائی کی منظور شدہ قراردادوں کی ایک نقل بھی دی ۔ جمعیۃ کے اجلاس کی ایک قرارداد میں امریکی حکومت کے اس رویہ کی شدید مذمت کی گئی ہے جو وہ ممتاز مسلم کھلاڑی محمد علی سے روا رکھے ہوئے ہے ۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اگر امریکی حکومت نے محمد علی سے دشمنی کی پالیسی ترک نہ کی تو جمعیۃ علماء اسلام امریکی مال کا بائیکاٹ کرے گی ۔ جمعیۃ نے محمد علی کے ساتھ امریکی رویے کو مذہبی عصبیت اور پاکستان دشمنی قرار دیا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملک کے اندر امریکی جاسوس یا ان کے ایجنٹوں کی شرارتوں کا سدباب کرے ۔ بصورت دیگر امریکی سی آئی اے کی ریشہ دوانیوں کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی اس قرارداد کی نقول امریکی سفارت خانہ کراچی کے علاوہ پاکستان میں دوسرے ممالک کے سفارت خانوں کو بھی بھیجی گئیں ۔

ایک اور قرارداد میں عدن اور جنوبی عرب کی جنگ آزادی کی پُرزور حمایت اور برطانیہ کی وحشیانہ اور متشددانہ پالیسی کی شدید مذمت کی گئی ہے ۔

ایک اور قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اندرون ملک غیر شرعی افعال کی بیخ کنی کے لئے مثبت قدم اٹھائے"۔

(کوہستان ۱۲ مئی ۱۹۶۷ء)

## کالجوں کی بعض کتابوں میں آنحضرتؐ کے خلاف مواد موجود ہے

### معاشرے کو یورپی اثرات سے پاک کیا جائے

(۵۲ ورزکی رپورٹ ۱۳ مئی ۶۷ء)

لاہور ۱۲ مئی ۔ جمعیۃ علماء اسلام کی ڈویژنل شاخ نے ملک کو یورپی تہذیب کے اثرات سے پاک کرنے کے موثر اقدامات اور ملکی استحکام کے لئے صحیح معنوں میں اسلامی معاشرہ قائم کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ دنیا میں ملک کے وقار کو بلند کرنے اور اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد کی فضا کو فروغ دینے کے لئے بھی یہ اقدام لازمی ہے ۔

جمعیۃ نے اپنے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں ملک میں روز افزوں گرانی اور اس قسم کے دوسرے مسائل کے حل کے لئے بھی اسلامی معاشرے کے احیاء کو لازمی قرار دیا گیا ہے ۔ اجلاس کی کارروائی کی تفصیل مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے آج ایک پریس کانفرنس میں بتائیں انہوں نے بتایا کہ قرارداد میں حکومت کے ارباب اختیار سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ عائلی قوانین اور قانون وراثت میں علماء کے مشوروں کے مطابق ترامیم کی جائیں ۔ عیدین اور دوسرے مہینوں کے آغاز کا فیصلہ علماء پر چھوڑ دیا جائے ۔ حج پر پابندیاں ختم کی جائیں ۔ سود، رشوت ستانی، شراب نوشی اور بے حیائی کے سدباب کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں ۔ مخلوط تعلیم ختم کی جائے اور ثقافت کے نام پر اسلام دشمن افعال کی اجازت نہ دی جائے ۔

اجلاس میں ایک اور قرارداد بھی منظور ہوئی ہے جس میں اس بات پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے کہ کالجوں میں بعض ایسی کتابیں پڑھائی جا رہی ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے خلاف موجود ہے قرارداد میں اس قسم کے لٹریچر کی اور نصاب تعلیم کی تطہیر کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے ۔

جمعیۃ نے ایک قرارداد کے ذریعے عدن کے مسلمانوں پر برطانوی مظالم کی بھی شدید مذمت کی ہے اور حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ عدن کی آزادی کی حمایت کرے ۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کشمیر، فلسطین، قبرص اور عدن جیسے تمام مسائل برطانیہ کے ہی پیدا کردہ ہیں اس لئے تمام اسلامی ممالک کو برطانیہ کے خلاف متحد ہو کر آواز بلند کرنی چاہیئے ۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے اصلاح معاشرہ سے متعلق حکومت کے اس موقف پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اصلاح معاشرہ کی ذمہ داری کسی فرد واحد پر عائد نہیں ہوتی اور اس کی اصلاح کسی ایک شخص کی ذمہ داری نہیں ہے لیکن مجموعی طور پر یہ فرض حکومت پر ہی عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہونے پر مجبور کرے ۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

# اَخبَار وَ آثَار

## اخبارات سے چند اقتباسات

### شام میں امریکہ کی سازشیں

دمشق ۱۲ مئی (و ف پ) شام کی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے سراغرسانی کے ادارے سی، آئی، اے نے شام میں وسیع پیمانہ پر تخریبی سرگرمیاں شروع کر رکھی ہیں۔ اس ادارے کے ایجنٹ ملک میں مذہبی منافرت پھیلانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ اور ان کی ان سرگرمیوں کی وجہ سے گزشتہ دنوں دمشق اور شام کے دوسرے شہروں میں فسادات ہوئے تھے۔

(مشرق ۱۳ مئی ۶۷ء)

اس سے پہلے دمشق کے فوجی گورنر نے بھی اعلان کیا تھا کہ شام کے خلاف ایک سازش ناکام بنادی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سازش کی پشت پناہی امریکی خفیہ محکمہ کے ایجنٹ کر رہے تھے۔ (کوہستان ۲ مئی)

### ڈاکٹر ذاکر حسین کے بارے میں لغو پروپیگنڈا

مکرمی! ڈاکٹر ذاکر حسین بھارت کے صدر منتخب ہو گئے ہیں اس سلسلہ میں پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے حوالے سے نوائے وقت (۱۰ مئی) میں جو خبر شائع ہوئی ہے اس میں لکھا ہے کہ "ڈاکٹر ذاکر حسین نے حال ہی میں اپنی نواسی کی ایک سکھ نوجوان سے شادی کے موقع پر ایک پُر تکلف ضیافت کا اہتمام کیا تھا"۔ یہ خبر درست نہیں ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ یہ غیر مسلم نوجوان ڈاکٹر ذاکر حسین کی نواسی سے شادی کرنے سے پہلے مسلمان ہو گیا تھا اور بھارت کے صدارتی انتخاب میں کانگرس کے مخالفوں نے یہ مسئلہ بھی اٹھایا تھا، لیکن ڈاکٹر ذاکر حسین نے حقیقت حال واضح کر دی۔ ہمیں ڈاکٹر ذاکر حسین سے ہزار سیاسی اختلافات ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان کا مسلمان ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ ان کے متعلق اس قدر بے سروپا یا لغو خبر کا شائع کرانا کسی بھی خبر رساں ادارے کے لئے مناسب نہیں (اصغر بھٹی ایڈووکیٹ لاہور)

(نوائے وقت ۱۳ مئی ۶۷ء)

### پاکستان میں امریکی جاسوسوں کا داخلہ

امریکہ لمبے بالوں والے لڑکے اور لڑکیاں سی، آئی، اے کے ایجنٹ بنا کر سیاحوں کے روپ میں بھیج رہا ہے۔ ان میں سے اکثر ایجنٹ بلا پاسپورٹ پاکستان میں داخل ہو جاتے ہیں (کوہستان ۹ مئی ۶۷ء)

### سی، آئی، اے پاکستان میں سیاسی انتشار پھیلانے کی کوشش میں

"مشرقی پاکستان میں یہ (سی آئی اے) ادارہ علیحدگی کے رجحانات کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے"۔

"امریکہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے کئی اداروں سے کام لے رہا ہے جن میں امریکی مراکز اطلاعات خیراتی فاؤنڈیشن اور تنظیمیں اور سیاسی و سماجی تحقیق کے گروپ شامل ہیں۔ سی، آئی، اے ایشیا فاؤنڈیشن اور مشرق وسطیٰ کے امریکی دوستی کی انجمن کو امداد دیتا ہے اور ان اداروں کی شاخیں پاکستان میں بھی قائم ہیں"

(مشرق ۹ مئی ۶۷ء)

### ایران آتش پرستی کے دور کا رشتہ زندہ کر رہا ہے

"شاہ ایران کی تاجپوشی کی سپریم کونسل کے سربراہ جنرل مرتضےٰ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ شاہ ایران کی تاجپوشی ۲۶ اکتوبر کو کی جائے گی"۔

"اس کے ساتھ ہی ۱۹۷۱ء میں ایرانی بادشاہت کی ڈھائی ہزارویں (۲۵۰۰) سالگرہ بین الاقوامی سطح پر منائی جائے گی"۔ (مئی کے اخبارات)

کہاں ہیں شاہ فیصل کے مزعومہ اتحاد اسلامی کے منصوبہ کے وہ پُرزور حامی جو صدر ناصر پر آئے دن یہ من گھڑت الزام عائد کرتے رہتے ہیں کہ وہ مصر کا رشتہ فرعونیت کے دور سے جوڑ رہا ہے۔ اب ایران کی بادشاہت کی اس ڈھائی ہزارویں سالگرہ کے بارے میں کیا کہیں گے جبکہ ایران ان کے اسلامی اتحاد کے منصوبہ کا ایک اہم رکن ہے"۔

### اسلامی جمعیۃ طلباء مودودی جماعت کی ذیلی تنظیم ہے۔

#### جماعت مودودی کے ایک سابق رکن کا بیان

لاہور ۹ مئی۔ جماعت اسلامی کے ایک سابق کارکن مسٹر بشیر احمد شیخ نے ناظم اسلامی جمعیۃ طلباء پاکستان کے اس دعویٰ کو چیلنج کیا ہے کہ ان کی تنظیم کا جماعت اسلامی سے کوئی تعلق نہیں۔

مسٹر بشیر احمد شیخ نے جو مبینہ طور پر جماعت اسلامی کے ہمدرد اور متفق بھی رہ چکے ہیں۔ آج ایک بیان میں کہا کہ مذکورہ جمعیۃ دراصل جماعت اسلامی کا پاکٹ ایڈیشن (ذیلی تنظیم) ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے بیان کی صداقت کو کسی بھی عدالت مجازہ میں ثابت کرنے کو تیار ہوں۔

(امروز ۱۰ مئی ۱۹۶۷ء)

### امریکہ ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے

#### ناصر کا اعلان

صدر ناصر نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ امریکہ ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے امریکہ نے مشرق وسطیٰ کے تمام ملکوں میں انقلابی طاقتوں کے خلاف محاذ قائم کر رکھے ہیں۔ (امروز وغیرہ ۹ مئی ۱۹۶۷ء)

## ڈاکٹر ذاکر حسین کا انتخاب

### پاکستان کیلئے لمحۂ فکریہ

بھارت کے صدارتی انتخاب میں ڈاکٹر ذاکر حسین کامیاب ہو گئے ہیں اور بھارت نے ایک بار پھر، خواہ نمائشی ہی سہی، اپنے سیکولرزم کا مظاہرہ کر دیا ہے۔

پاکستان کے لئے یہ ایک لمحۂ فکریہ ہے

یہ بات ساری دنیا جانتی ہے کہ بھارت ہندو اکثریت کا ملک ہے۔ لیکن اس کا دعویٰ سیکولرزم کا ہے۔

پاکستان کا اس سے بنیادی اور تاریخی اختلاف سیکولرزم کے مسئلہ پر ہی ہے۔ تقسیم سے پہلے کانگرس کے خلاف مسلم لیگ کی تحریک پاکستان کا سرچشمہ یہی امر تھا کہ آزاد اور سیکولر ہندوستان میں مسلمان اپنے دین کے مطابق زندگی بسر نہیں کر سکتے تحریک پاکستان کامیاب ہوئی تو بھارت اور پاکستان دونوں کو یہ موقعہ ملا کہ وہ اپنے اپنے دعووں کا عملی ثبوت مہیا کریں۔

بھارت یہ ثابت کرے کہ وہ اپنے سیاسی مسلک سیکولرزم میں سچا ہے اور پاکستان دنیا کو عملاً یہ بتائے۔ اس کا اسلام کا دعویٰ سچائی پر مبنی ہے۔

بھارت نے ڈاکٹر ذاکر حسین کو صدر جمہوریہ ہند منتخب کر کے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ وہ واقعی سیکولرزم پر عامل ہے پاکستان کی طرف سے اس کا صحیح جواب یہ تھا کہ دنیا پاکستان میں اسلام کو عملاً نافذ اور رائج دیکھتی۔

اس طرح نہ صرف یہ کہ ہم تاریخی طور سے اپنے دعوے اور نظریہ کی صداقت کا عملی ثبوت پیش کرتے بلکہ بھارت کے سیکولرزم کی نمائشی حیثیت کا پول بھی کھولنے میں حق بجانب ہوتے۔

لیکن ابھی تک ہمارا حال یہ ہے۔ کہ پاکستان کے قیام کو بیس سال گزر چکے ہیں، مگر اسلام کا ایک حکم بھی ہم اپنے اس اسلامی وطن میں نافذ و رائج نہیں کر سکے۔ عملاً برطانوی دور کے ہی قوانین رائج چلے آ رہے ہیں۔ انتظامی مشینری بھی اسی قدیم فرنگی طرز پر قائم ہے۔ عدالتوں کا نظام بھی برطانویت کے پرانے سانچے میں ڈھلا ہوا چل رہا ہے۔ نظام تعلیم بھی فرنگیانہ ہے۔ کہیں تبدیلیاں عمل میں آئی بھی ہیں تو اسلام کی خاطر نہیں بلکہ اپنے بعض مخصوص مفادات کی خاطر۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ جمہوریت عامہ کی سطح سے نیچے اتر کر ہم ابھی بنیادی جمہوریتوں کا پہلا سبق پڑھ رہے ہیں۔ اس صورت حال کی موجودگی میں بھارت کے نمائشی سیکولرزم پر ہمارے اعتراض کا کیا وزن رہ جاتا ہے۔ وہ سیکولرزم کو نمائشی طور پر استعمال کرنے کا مجرم ہے تو ہم بھی اسلام کے نام کو نمائشی طور پر استعمال کرنے کے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں ساتھ ہی پاکستان کے عوام کو سیاسی و معاشی جمہوریت سے بھی محروم رکھ رہے ہیں۔

(کمال)

# تحریکِ جمہوریت پاکستان اور متحدہ محاذ

## مختلف افراد و جماعتوں کی نظر میں

ذیل میں تحریک جمہوریت اور نوتشکیل شدہ متحدہ محاذ کے متعلق اس کے حامی اور غیر حامی افراد و جماعتوں کے افکار و خیالات کا ایک مختصر اقتباس بہ انتخاب پیش کیا جا رہا ہے تاکہ تصویر کے دونوں رخ قارئین کرام کے سامنے آجائیں۔ اس اقتباس میں سرکاری حلقوں اور ان سے وابستہ افراد و طبقوں کی آراء پیش نہیں کی گئی ہیں۔ اس لئے کہ ان کا اختلافی ردعمل، ان کی مخصوص حیثیت کا نتیجہ ہے۔ اس کا تعلق عوام کے ردعمل اور مفادات سے کچھ نہیں ہے۔ (ک)

### نیشنل عوامی پارٹی کا اعلان

لاہور ۶ مئی۔ نیشنل عوامی پارٹی پنجاب کے صدر مسٹر سی۔ آر۔ اسلم، نائب صدر راؤ مہروز اختر خاں اور جائنٹ سیکرٹری سردار شوکت علی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ حزب اختلاف کی پانچ رجعت پسند جماعتوں نے نام نہاد "تحریک جمہوریت پاکستان" کی دستاویز پیش کر کے اپنی موقعہ پرستی، عوام دشمنی اور سیاسی دیوالیہ پن کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔ اس دستاویز میں پاکستانی عوام کے بنیادی مسائل کو چھوا تک نہیں گیا۔

انہوں نے کہا ہے کہ آج پاکستان کی آزادی اور جمہوریت کو امریکی سامراج کی دھونس، دباؤ اور ریشہ دوانیوں کا سامنا ہے اور پاکستان کی آزادی امریکی سامراج کی اسی پالیسی کی وجہ سے خطرے میں ہے؟ لیکن یہ دستاویز اس اہم بنیادی مسئلہ کے متعلق خاموش ہے۔ اس دستاویز میں مسئلہ کشمیر کے متعلق بھی کچھ نہیں کہا گیا۔ حیرانی کی بات ہے کہ جمہوریت کے پرستار پاکستان کی آزادی اور سالمیت کو بچانے کے لئے امریکی سامراج کے خلاف ایک لفظ کہنے کو تیار نہیں بلکہ اسی دستاویز میں دبے لفظوں میں امریکی سامراج کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

پاکستان میں جمہوریت کا دوسرا اہم مسئلہ جاگیرداری نظام اور اجارہ داریوں بنکوں، انشورنس کمپنیوں اور بیرونی تجارت کا مسئلہ ہے۔ جن کی اندھا دھند لوٹ نے عوام کو بے بس و مجبور بنا دیا ہے۔ لیکن تحریک جمہوریت کی یہ سنہری دستاویز ان مسائل کے متعلق بھی خاموش ہے۔ اس دستاویز کے پانچ سے سات تک نکات ان رہنماؤں کی موقعہ پرستی اور سودا بازی کی غمازی کرتے ہیں۔ یہ نکات مشرقی پاکستان کی عوامی لیگ کے ساتھ سودا بازی

### مودودی صاحب کی ترجمانی

ملتان ۵ مئی (نمائندہ خصوصی) امیر جماعت اسلامی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے بتایا ہے کہ نیشنل عوامی پارٹی کو تحریک جمہوریت پاکستان میں شمولیت کی دعوت نہیں دی گئی تھی۔ آپ نے کہا۔ اس تحریک میں شامل تمام سیاسی جماعتیں نیشنل عوامی پارٹی کے کردار سے مطمئن نہیں۔ ماضی کے تجربہ نے انہیں نیشنل عوامی پارٹی کے کردار کا صحیح جائزہ لینے پر مجبور کر دیا تھا۔ جس کے پیش نظر انہوں نے اس جماعت کو تحریک میں شمولیت کی دعوت نہ دینا ہی مناسب سمجھا۔

مولانا مودودی نے ملتان پہنچنے کے بعد "الفتح" میں مقامی اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا "تحریک جمہوریت پاکستان" نے جو آٹھ نکاتی پروگرام منظور کیا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد ایسے تمام مطالبات کی منظوری ہے جن میں علیحدگی شامل نہیں۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں اس خطہ ملک کی خود اپنی تباہی مضمر ہے۔ مولانا مودودی نے بتایا کہ مشرقی پاکستان عوامی لیگ نے تحریک جمہوریت پاکستان کے معاہدے کو متفقہ طور پر منظور کر لیا تھا مگر مجیب الرحمان گروپ اتنی دور چلا گیا ہے کہ اسے علیحدگی کے مطالبہ سے دستبردار ہونے میں اپنی سیاسی موت نظر آتی ہے۔ تاہم مشرقی پاکستان کی اکثریت اور عوامی لیگ کا سنجیدہ طبقہ تحریک جمہوریت پاکستان کے آٹھ نکات سے متفق ہے۔

مولانا نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ تحریک جمہوریت پاکستان کے متعلق جانبدارانہ خبریں اور حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جا رہا ہے۔ (نوائے وقت ۶ مئی ۱۹۶۷ء)

---

کے لئے بڑی کاوش سے تیار کی گئی ہیں۔ دائیں بازو کے یہ رجعت پسند رہنما ہوس اقتدار میں اس قدر کھو گئے ہیں کہ انہوں

### مشرقی پاکستان عوامی لیگ کی توضیح

ڈھاکہ یکم مئی (اے پی پی) مشرقی پاکستان عوامی لیگ نے اپوزیشن پارٹیوں کے متحدہ محاذ "تحریک جمہوریت پاکستان" کی مخالفت کی ہے۔ اس سلسلہ میں مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے قائمقام صدر اور قائمقام جنرل سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ عوامی لیگ کی جانب سے جن لیڈروں نے آٹھ نکاتی پروگرام پر دستخط کئے ہیں وہ اس کے مجاز نہ تھے۔

در ایں اثنا معلوم ہوا ہے کہ عوامی لیگ کی چٹاگانگ شاخ نے آٹھ نکاتی پروگرام کی اساس پر اپوزیشن کے متحدہ محاذ کی مذمت کی ہے۔ اس سلسلہ میں اظہار مذمت کے لئے شہر میں جلسے ہوئے اور جلوس بھی نکالے گئے (نوائے وقت ۲ مئی ۱۹۶۷ء)

ڈھاکہ ۸ مئی۔ عوامی لیگ کے چار لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ تحریک جمہوریت پاکستان میں عوامی لیگ کا وفد مکمل طور پر شامل ہے جو کہ مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے چھ نکاتی پروگرام کی اساس پر تیار کیا گیا تھا

بیان میں آٹھ نکاتی پروگرام پر نکتہ دار بحث کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ آٹھ نکاتی پروگرام عوامی لیگ کے چھ نکاتی پروگرام کے قطعاً منافی یا اس کے برعکس نہیں۔ (نوائے وقت ۹ مئی ۱۹۶۷ء)

---

نے اپنے تمام سابقہ اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر علاقائی خود مختاری اور صوبائی حقوق کی وضاحت میں اپنے پروگرام کے آٹھ نکات میں سے پورے چھ نکات صرف کر دیئے ہیں جبکہ مغربی پاکستان میں علاقائی خود مختاری اور صوبائی حقوق کے مطالبات کے وہ سخت دشمن ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ متحدہ محاذ اقتدار سے

### نوابزادہ نصراللہ خاں کی وضاحت

عوامی لیگ کے صدر نوابزادہ نصراللہ خاں نے لاہور پہنچنے پر "پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ" کے قیام پر بڑی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "ڈیموکریٹک موومنٹ" کا قیام ملک کو جمہوریت کا راستہ سے ہمکنار کرنے کا عزم ہے۔ آپ نے کہا کہ اپوزیشن جماعتیں گذشتہ کئی برسوں سے ملک میں جمہوری اقدار کی بحالی کے لئے کوشاں تھیں اور اس مقصد کے لئے مشترکہ جدوجہد کرنے کی غرض سے اپوزیشن جماعتوں کا متحد ہونا ضروری تھا لہذا گذشتہ ماہ کے وسط ہی سے اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں کے کئی ایک اجلاس ڈھاکہ میں منعقد ہوئے جن میں بحالی جمہوریت کے لئے مشترکہ پروگرام وضع کرنے سے متعلق بات چیت ہوتی رہی اور بالآخر گذشتہ اتوار کو پاکستان کونسل مسلم لیگ، جماعت اسلامی، نظام اسلام پارٹی، متحدہ جمہوری محاذ اور عوامی لیگ کے رہنماؤں کے ایک مشترکہ اجلاس میں کافی غور و خوض کے بعد آٹھ نکات وضع کئے گئے ہیں۔ جن پر تمام اپوزیشن جماعتوں کا اتفاق ہو گیا۔

آپ نے مزید بتایا کہ اجلاس میں غیر جانبدارانہ خارجہ پالیسی اور مفلوک الحال عوام کی اقتصادی پسماندگی دور کرنے کے لئے بہتر اقتصادی پالیسی سے متعلقہ مسائل بھی زیر غور آئے۔

(نوائے وقت ۲ مئی ۱۹۶۷ء)

---

محروم سامراج نواز جاگیرداروں اور رجعت پسندوں کا گٹھ جوڑ ہے اور عوام کا اس سے کوئی سروکار نہیں۔ اس رجعت پسند گٹھ جوڑ کو ننگا کرنا تمام محب وطن عناصر اور ترقی پسند سیاسی کارکنوں کا فرض اولین ہے۔

(امروز ۷ مئی ۱۹۶۷ء)

اسی طرح کا اظہار خیال مشرقی پاکستان کی "نیپ" نے بھی کیا ہے۔ (۱۳ مئی مشرق)

# لاہور ڈویژن کے علماء کرام کی قابل قدر بیداری اور احساسِ فرض

## صوبائی جمعیۃ علماء اسلام کا سہ سالہ انتخاب اور نہایت اہم قراردادیں

- قادیانیوں کا حرمین میں داخلہ — شیعوں کا شور — امریکہ کی اسلام دشمنی
- اسلامی شریعت سے افسوسناک لاپروائی — محمد علی کلے — غلط کتابوں پر پابندی

۸ مئی ۱۹۶۷ء کو مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور، چوک رنگ محل میں صوبائی امیر حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری مدظلہ کی صدارت میں چار اضلاع گوجرانوالہ، شیخوپورہ، سیالکوٹ اور لاہور کے ذمہ دار علماء دین اور ارکان جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس دس بجے صبح منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی بھی شریک ہوئے۔ مولانا قاری سید حسن شاہ صاحب کی تلاوت سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے افتتاحی تقریر فرما کر تنظیم کی ضرورت اور وقت کی نزاکت کی طرف پرزور الفاظ میں توجہ دلائی۔ جن کے بعد مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ملکی حالات اور مذہبی ضروریات اور اسلام پر جاہل مجتہدوں، ملحدوں اور محرفین کی یلغار اور باطل فرقوں کی شرارتوں کا ذکر کرنے کے بعد علماء حق کی ذمہ داریاں اور جمعیۃ علماء اسلام کی روزافزوں مقبولیت پر مفصل روشنی ڈالی۔ اس کے بعد تین سال کے لئے نئے انتخاب کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ حضرت مولانا امین الحق صاحب شیخوپورہ، حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب قلعہ گوجر سنگھ اور حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری کے نام امارت کے لئے مختلف حضرات کی طرف سے پیش کئے گئے دوستانہ ماحول میں جمہوری طریقہ سے بحث وتمحیص کے بعد بالآخر حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری مدظلہ تین سال کے لئے امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن منتخب ہوئے۔

ناظم عمومی بالاتفاق گوجرانوالہ کے مدرسہ نصرۃ الاسلام کے مدرس اعلیٰ پرانے قومی مخلص رہنما حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب منتخب ہوئے۔

تمام عہدہ داروں اور اراکین شوریٰ و نمایندگان مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

عہدہ داران جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے اسماء گرامی ترجمان اسلام کی گذشتہ اشاعت میں آچکے ہیں حضرت امیر مولانا بشیر احمد صاحب پسروری نے شعبہ نشر واشاعت کا انچارج مولانا حکیم مختار احمد الحسینی کو نامزد فرمایا۔

لاہور ڈویژن کی مجلس شوریٰ کے ارکان درج ذیل حضرات منتخب ہوئے:۔

(۱) ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب شیخوپورہ
(۲) مولانا خان محمد صاحب خانقاہ ڈوگراں۔
(۳) مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ
(۴) مولانا مصطفےٰ حسن صاحب لاہور
(۵) مولانا عبدالرشید صاحب سمن آباد (مسجد خضرا)۔
(۶) مولانا قاری حسن شاہ صاحب
(۷) مولانا محمد الیاس صاحب مسجد چوڑیاں لاہور
(۸) مولانا محمد عیسٰے صاحب میاں علی شیخوپورہ
(۹) حافظ محمد طیب صاحب لاہور
(۱۰) حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور
(۱۱) حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب جامعہ مدنیہ لاہور
(۱۲) مولانا طیب شاہ صاحب ہمدانی قصور
(۱۳) مولانا احمد سعید صاحب گوجرانوالہ
(۱۴) مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب سوکن ونڈ ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور
(۱۵) مولانا محمود الحسن صاحب مرہانہ ڈاکخانہ دیان تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
(۱۶) مولانا غلام محمد صاحب چوہڑ کانہ
(۱۷) مولانا علی اکبر صاحب سیالکوٹ شہر
(۱۸) مولانا محمد فرقان صاحب کرشن نگلی لاہور
(۱۹) مولانا محمد عارف صاحب ایم اے جامع مسجد میڈیکل کالج لاہور
(۲۰) مولانا نذیر احمد صاحب واہنڈو ضلع گوجرانوالہ
(۲۱) عزیز الرحمٰن صاحب جامع مسجد باغبانپورہ
(۲۲) مولانا محمد اسحاق صاحب باغبانپورہ
(۲۳) قاری محمد شریف صاحب قصور
(۲۴) مولوی عبداللطیف صاحب شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ

باقی تکمیل کے لئے محترم امیر صاحب کو اختیار دیا گیا

مرکزی جمعیۃ کے لئے مندرجہ ذیل نمایندگان منتخب ہوئے:۔

(۱) مولانا عبیداللہ صاحب انور
(۲) مولانا سرفراز صاحب گکھڑ (گوجرانوالہ)
(۳) مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ
(۴) مولانا عبدالقیوم صاحب گوجرانوالہ
(۵) مولانا بشیر احمد صاحب پسروری
(۶) مولانا محمد اجمل صاحب لاہور
(۷) مولانا سید امین الحق صاحب شیخوپورہ
(۸) مولانا ابراہیم صاحب انارکلی لاہور
(۹) مولانا منظور الحسن صاحب سعدی پارک لاہور
(۱۰) مولانا محمد الیاس صاحب چوڑیاں لاہور
(۱۱) حافظ عبدالرحمٰن صاحب جینوں موم (سیالکوٹ)
(۱۲) جناب عبدالرحمٰن صاحب مین بازار شیخوپورہ
(۱۳) مولانا سید محمد طیب شاہ صاحب قصور

مزید دو ارکان نامزد کرنے کا اختیار حضرت امیر صاحب مدظلہ کو ہے۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی اور تمام ممبران نے صوبائی ممبری کی فیس دو روپے فی ممبر کے حساب سے ادا فرمائی۔ چنانچہ کل اڑسٹھ روپے جمع ہوئے۔ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ ذرا دیر سے تشریف لائے۔ حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب مدظلہ پشاور تشریف لے گئے تھے۔ باقی حاضری اور علماء کرام اور حساس حاضرین کا جذبہ قابل تعریف تھا حاضرین اجلاس مندرجہ ذیل تھے۔

### ضلع شیخوپورہ

(۱) حضرت مولانا سید امین الحق صاحب خطیب
(۲) ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب لدھیانوی
(۳) مولانا محمد عیسٰی صاحب میاں علی
(۴) مولانا خان محمد صاحب خانقاہ ڈوگراں
(۵) مولانا غلام محمد صاحب چوہڑکانہ
(۶) مولانا محمد یعقوب صاحب چوہڑکانہ
(۷) عبدالرحمٰن صاحب مین بازار شیخوپورہ

### ضلع لاہور

(۱) مولانا منظور الحسن صاحب سعدی پارک لاہور
(۲) مولانا مصطفےٰ احسن صاحب قلعہ گوجر سنگھ
(۳) مولانا قاری حسن شاہ صاحب چشتیہ مارکیٹ
(۴) قاری محمد شریف صاحب قصور
(۵) قاری حبیب اللہ صاحب قصور
(۶) مولوی محمد یحیٰی صاحب چوک شاہ عالم مارکیٹ لاہور
(۷) مولانا محمد ابراہیم صاحب، انارکلی لاہور
(۸) مولانا محمد اجمل صاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور

### ضلع سیالکوٹ

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسرور
مولانا محمد رفیق صاحب گورہ بستی پسرور
میاں علم دین صاحب نندھا وا، پسرور

### ضلع گوجرانوالہ

مولانا سرفراز خان صاحب گکھڑ
مولانا عبدالقیوم صاحب نصرۃ العلوم
مولانا احمد سعید صاحب ۔ مولانا عبدالعزیز صاحب

اجلاس میں مختلف علماء کرام نے بحث میں حصہ لیا اور مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں"

(باقی صفحہ ۷ پر)

## قرارداد نمبر ۱ - قادیانی فتنہ

لاہور ڈویژن کی جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس منعقدہ ۸ مئی ۱۹۶۷ء فرقہ ضالہ مرتدہ قادیانیہ کی ارتدادی سرگرمیوں اشتعال انگیزیوں اور ان کے کلیدی آسامیوں پر فائز ہونے کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا اور حکومت پاکستان کو متنبہ کرتا ہے کہ ان کی پرورش اور سرپرستی پاکستانی مفادات کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

اور ننکانہ کے سکھوں کے بدلے قادیانیوں کا قادیان (بھارت) میں آنے جانے کو جاسوسی کا راستہ کھولے رکھنے کے ہم معنی قرار دیتا ہے۔

یہ اجلاس اس سال ظفر اللہ خاں مرتد اور دیگر قادیانیوں کے داخلۂ حرمین کی اجازت کو ارتداد کی عزت افزائی تصور کرتا اور سعودی گورنمنٹ کے اس خلاف اسلام رویہ کی سخت مذمت کرتا ہے۔

اور اگر شاہ فیصل کی گورنمنٹ نے برطانیہ کے اس خود کاشتہ پودے کا اعزاز اس لئے کیا ہے کہ برطانیہ ان کو فوجی امداد دے رہا ہے تو یہ جرم اور زیادہ سنگین ہو جاتا ہے۔ یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ اس سلسلہ میں سعودی سفارت خانہ کو جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے احتجاجی مراسلہ بھیجا جائے اور مرکزی جمعیۃ علماء اسلام سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ کی تمام معلومات کو جلد از جلد مہیا کرکے اس سلسلہ میں ضروری آئینی کارروائی اختیار کرے۔

## قرارداد نمبر ۲ - شیعہ تجاوزات

اضلاع لاہور۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ اور گوجرانوالہ کی جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس منعقدہ لاہور بتاریخ ۸ مئی ۱۹۶۷ء شیعہ فرقہ کی موجودہ شوخیوں کو ملک و ملت کے لئے مضر قرار دیتا ہے کہ کبھی وہ علیحدہ محکمہ اوقاف کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کبھی علیحدہ دینی تعلیم اور نصاب تعلیم کا۔ چنانچہ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سبق پڑھانے کے خلاف اقدام اسی کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح وہ بلا ضرورت مسلم محلہ جات میں شیعہ مساجد اور امام باڑوں کی تعمیر اور سنی محلوں میں بلا ضرورت جلوس نکالنے پر اصرار کرتے ہیں حالانکہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کی رسوائی کا چرچا اور یزید ... مظالم کو اچھالنے اور بازاروں میں متنازعہ فیہ جلوس نکالنے سے بدرجہا یہ بات بہتر ہے کہ ہم سب مل کر سنت حسین رضی اللہ عنہ کو زندہ کرتے ہوئے یزیدی اعمال اور یزیدی قسم کی ڈکٹیٹرشپ کے خلاف عملی جدوجہد کرتے۔

یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ کسی اقلیتی فرقہ کی ایسی ناز برداری نہ کرے جس سے اکثریت اور جمہوریہ مطالبہ کرنے پر مجبور ہو جائیں کہ ان اقلیتوں کو تناسب آبادی سے زیادہ عہدے اور مراعات نہ ملنی چاہئیں۔

## قرارداد نمبر ۳ - عدن پر برطانوی مظالم

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کا یہ اجلاس منعقدہ ۸ مئی ۱۹۶۷ء عدن اور جنوبی عرب کی جنگ آزادی کی پرزور حمایت کرتا ہے اور برطانیہ کی وحشیانہ اور متشددانہ پالیسی کی شدید مذمت کرتا ہے جس کے تحت وہ آئے دن عربوں پر گولیاں چلاتی اور مساجد کی بے حرمتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک انگریز نے وہاں قرآن پاک کو لاتوں سے مار کر اپنی درندگی اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیا۔

یہ اجلاس امیر فیصل کی اس سرد مہری پر کہ وہ عدن سے انگریز کے انخلاء کو کھٹائی میں ڈالتے ہیں اور اپنے عمل اور انگریزی امداد سے یمن جمہوریہ اور عدنی عربوں کے لئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں اظہار افسوس کرتا ہے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عدن کی آزادی کے حق میں اور قرآن پاک کی شدید توہین کے خلاف سخت قدم اٹھائے۔ تاکہ ہم ادائے فرض کے سوا تمام عالم اسلام اور خاص کر عربوں کی حمایت مسئلہ کشمیر اور دفاع پاکستان کے لئے حاصل کر سکیں۔

اس اجلاس کی رائے میں مسائل کشمیر، فلسطین، قبرص و عدن تقریباً سب انگریز کے پیدا کردہ ہیں اور ان کے لئے ہم کو انگریز کے خلاف متحدہ اور پرزور آواز اٹھانی چاہیئے۔

## قرارداد نمبر ۴ - قرآنی قانون اور اسلامی معاشرہ

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کا یہ اجلاس منعقدہ ۸ مئی ۱۹۶۷ء حکومت پاکستان کی یہ پالیسی سمجھنے سے قاصر ہے کہ وہ اور اس کے ذمہ دار افسر اسلام اور اسلامی اقدار کی ضرورت پر آئے دن دھواں دھار تقریریں کرتے رہتے ہیں

(۱) مگر عملاً تمام اضلاع میں سرکاری افسروں کی نگرانی میں بلکہ تحریک سے میلے اور جشن منائے جاتے ہیں۔ جن میں قوم کا ہزاروں لاکھوں روپیہ ضائع کیا جاتا، عورتوں کو گانے اور ناچنے کے لئے بلایا جاتا اور طرح طرح سے قوم کو لہو و لعب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

(۲) ثقافت کے نام سے آبرو یافتہ عورتوں کا ڈانس کرایا جاتا اور مختلف ملکوں کے ساتھ ان رقاصات و رقاصین کا تبادل جاری ہے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ ذرائع سے قوم کے اخلاق تباہ اور نوجوانوں کا رخ حقیقی جہادی کارناموں کی بجائے کھیل کود اور لہو و لعب کی طرف پھیرا جا رہا ہے۔

(۳) کالجوں میں مخلوط تعلیم اور مانع حمل گولیوں اور ربڑ کے استعمال سے بدکاری اور بے حیائی کی جو جھجک باقی تھی اس کو بھی ختم کیا جا رہا ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی کے بے ضرورت پروگرام سے کنوارے لڑکے لڑکیاں آوارہ ہو رہی ہیں۔

سرکاری اداروں میں لڑکیوں کے حسن کے مظاہرے اور ان کو انعامات دیئے جانے اور نیم برہنہ تصاویر کی نمائش ہوتی ہے۔ جس سے ملک رفتہ رفتہ یورپ کی لعنتی تہذیب کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔

(۴) سود، رشوت، شراب اور بے حیائی کی ہمت افزائی ہو رہی ہے یا حکومت انسداد نہیں کر رہی۔

(۵) حج جیسے فریضہ اسلام پر پابندیاں ہیں عید اور روزہ جیسے فریضہ اسلام کے بارہ میں انتہائی بے تدبیری کا ثبوت دیا جا رہا ہے۔

(۶) قرآن پاک کے خلاف عائلی قوانین کی دفعات قرآن میں معنوی تحریف کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔

(۷) وراثت، طلاق، نکاح جیسے خالص دینی معاملات میں مداخلت کرکے اور اس پر ڈٹے رہنے سے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کچلے جا رہے ہیں۔

(۸) فضل الرحمٰن اور اس کے چیلوں کو قرآن و سنت کے خلاف کرنے اور دین کو بگاڑنے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے اور ادارہ تحقیقات اسلامی وغیرہ ناموں سے اسلامی احکام کی شکل و صورت بگاڑنے کا میلان بڑھ رہا ہے۔

(۹) سرکاری اعلانات علماء حق کے خلاف کئے جا رہے ہیں۔ علماء کو سرکاری طور سے ملّا اور احیاء دین کے لئے ان کی جدوجہد کو سیاسی ملائیت کہا جا رہا ہے۔

(۱۰) اسلامی اصول کو زمانہ کے مطابق ڈھالنے کی ناپاک کوشش کی ہمت افزائی ہو رہی ہے۔

(۱۱) اور ان غلط باتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے حق گو اور حق پرست علماء کو بالکل غلط اور خلاف واقعہ طور پر پاکستان کا مخالف بتا کر ملکی مصالح کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

(۱۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان پر واضح کرتا ہے کہ ان حرکات کی موجودگی میں قوم اسلامی نعروں سے دھوکہ نہیں کھا سکتی اور نہ ہی یہ طریق کار پاکستان کی سالمیت کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔

اس اجلاس کی یہ قطعی رائے ہے کہ جب تک ارباب اقتدار اللہ تعالیٰ کے حکموں کے سامنے سر نہ جھکائیں گے نہ بے چینی ختم ہو گی نہ مشکلات حل ہوں گی اور نہ پاکستان اپنے شایان شان مقام حاصل کرے گا اور نہ ہی اسلامی ملکوں میں حقیقی اتحاد قائم ہو سکے گا۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس ملک کو یورپین تہذیب کی لعنت سے پاک کرے۔ اسلامی آئین نافذ کرے اور ملک میں حقیقی اسلام کے ذریعہ استحکام پیدا کرنے کی سعی کرے۔ ورنہ ملک کی بے چینی اور اضطراب کی ساری ذمہ داری اسی پر عائد ہو گی۔

## قرارداد نمبر ۵ - محمد علی کلے

یہ اجلاس امریکن گورنمنٹ کے رویہ کو جو اس نے محمد علی کلے کے بارے میں اختیار کر رکھا ہے۔ مذہبی عصبیت اور اسلام دشمنی کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ اگر امریکی گورنمنٹ اسلام دشمنی، پاکستان دشمنی اور محمد علی دشمنی کی پالیسی ترک نہ کرے گی تو جمعیۃ علماء اسلام امریکی مال کا بائیکاٹ کرے گی۔

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اس قرارداد کی نقل امریکی سفارت خانہ کراچی کو بھیجی جائے اور دیگر سفارتخانوں کو بھی — ساتھ ہی یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

# جماعت اسلامی نے سی آئی اے سے ۶۰ لاکھ روپے وصول کئے

## اور ۲۵ لاکھ روپے غلاف کعبہ کے ہضم

ڈھاکہ ۱۳ مئی۔ پاکستان نیشنل عوامی پارٹی کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر محی الدین احمد نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ پاکستان کی بعض سیاسی جماعتیں امریکی ادارۂ جاسوسی سے روپیہ لیتی رہی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ساٹھ لاکھ روپیہ اور غلاف کعبہ تیار کرانے کے بہانے پچیس لاکھ روپیہ ہضم کر جانے والی جماعت کو ہم بخوبی جانتے ہیں

مسٹر محی الدین احمد ڈھاکہ کے پلٹن میدان میں نیشنل عوامی پارٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی حالیہ نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہم اس جماعت کو اچھی طرح جانتے ہیں جس نے سی آئی اے سے حال ہی میں ساٹھ لاکھ روپے وصول کئے ہیں اور اس سے قبل غلاف کعبہ تیار کرانے کے بہانے پچیس لاکھ روپے ہضم کر چکی ہے۔

انہوں نے جماعت اسلامی کے لیڈروں کو مشورہ دیا کہ وہ دوسرے کے منہ آنے سے قبل آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ لیا کریں اور دوسروں پر حملے اور جوابی حملے کرنے کا سلسلہ ترک کر دیں۔

مسٹر محی الدین نے اس امر پر افسوس ظاہر کیا کہ جماعت اسلامی کے لیڈروں نے نیشنل عوامی پارٹی کے خلاف ایسے موقعہ پر مہم شروع کی ہے جبکہ ملک بھر کے عوام یہ چاہتے ہیں کہ تمام اپوزیشن جماعتیں باہم متحد ہو کر ان کے حقوق کی خاطر آواز بلند کریں۔ (پ پ ا)

(امروز ۱۴ مئی ۱۹۶۷ء)



## مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب ضلع بدر کر دیئے گئے

### حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری کا احتجاج

پسرور۔ حضرت مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام خطیب جامع مسجد سوکن ونڈ تحصیل پسرور کو دو ماہ کے لئے ضلع بدر کر دیا گیا ہے جس سے علاقہ بھر کے مسلمانوں میں شدید ناراضگی اور غم و غصہ پایا جا رہا ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن نے حکام کے اس اقدام پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت کا یہ اقدام نہایت ہی غیر مناسب ہے اور مداخلت فی الدین کے مترادف ہے۔ کیونکہ مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب خطابت کے علاوہ درس و تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتے تھے۔ ان کے ضلع بدر ہونے کی وجہ سے ان دینی فرائض میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔

مولانا بشیر احمد صاحب نے مزید فرمایا کہ اس علاقہ میں مرزائیوں کو تو حکومت نے کھلی چھٹی دے رکھی ہے اور علماء حق پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں۔ جو قطعی غیر جمہوری فعل ہے۔ مولانا نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت کو فی الفور ان احکامات کو واپس لے لینا چاہیئے تاکہ عامۃ المسلمین کا اضطراب دور ہو سکے

(حکیم مختار احمد الحسینی)

## بنگوئیں آزاد کشمیر میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ

بتاریخ ۲۱، ۲۲ مئی بروز اتوار، سوموار کو بنگوئیں آزاد کشمیر میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام تقاریر فرمائیں گے۔

حضرت مولانا غلام نبی صاحب گوجرانوالہ۔ حضرت مولانا عبدالحمید صاحب قاسمی۔ مولانا عبدالعزیز صاحب تھوراڑوی۔ مولانا محمد یٰسین صاحب۔ مولانا محمد یونس صاحب ہزاروی۔ مولانا محمد یوسف صاحب۔ مولانا عبدالحی صاحب جہول۔ مولانا فضل کریم صاحب۔ مولانا امیر الزمان صاحب مولانا محمد الیاس صاحب۔ مولانا محمد خان صاحب۔ مفتی امیر عالم صاحب۔ صوفی محمد الٰہی بخش صاحب چشتی شرکت فرمائیں گے۔ شیر سرحد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی شرکت متوقع ہے۔ جناب پیر صاحب بکوٹ شریف بھی شرکت فرمائیں گے۔ (حکیم محمد افضال حسنی خطیب جامع مسجد بنگوئیں تحصیل باغ آزاد کشمیر)

## بقیہ۔ لاہور ڈویژن کی قراردادیں

کرتا ہے کہ وہ پاکستان کے اندر امریکی جاسوسوں یا ان کے ایجنٹوں کی شرارتوں کا سدباب کرے۔ ورنہ امریکی سی آئی اے کی خفیہ شرارتوں کے بدنتائج کی ذمہ دار ہوگی۔

### قرارداد نمبر ۶۔ غلط کتابوں پر پابندی

جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کا یہ اجلاس حکومت پاکستان کے اس تجاہل و تغافل پر احتجاج کرتا ہے کہ کالجوں میں بعض ایسی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان کے خلاف موجود ہے۔

اور ملک میں ایسی کتابوں کی درآمد اور اشاعت پر ابھی تک کوئی پابندی نہیں ہے۔ جو مغربی مستشرقین یا ان کے خوشہ چینوں قطب صاحب اور مودودی صاحب وغیرہ نے لکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخیاں کر کے کروڑوں سنی مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے ہیں یہ اجلاس اس تمام لٹریچر پر سخت پابندی اور نصاب تعلیم کی تطہیر کا مطالبہ کرتا ہے۔

## بقیہ پریس کانفرنس

اور نوائے وقت نے لکھا کہ:۔

"مولانا غلام غوث ہزاروی نے ملک کے موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ ڈیفنس آف پاکستان رولز کا استعمال حکومت اپنا اقتدار باقی رکھنے کے لئے کر رہی ہے۔

مولانا نے کہا کہ مطالبۂ جمہوریت کی ہر جد و جہد میں جمعیۃ علماء اسلام تعاون کرے گی۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے یہ بھی کہا کہ تحریک جمہوریت پاکستان کے رکن نوابزادہ نصر اللہ خان نے جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود سے مل کر انہیں تحریک جمہوریت میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جمعیۃ نے مفتی محمود کی سربراہی میں ایک پانچ رکنی کمیٹی کی تشکیل دی ہے۔ جو آئندہ آٹھ دس روز تک جمعیۃ کے ایک خاص اجلاس میں تحریک جمہوریت میں شریک ہونے سے متعلق اپنے فیصلے سے آگاہ کرے گی۔

آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اب ملک میں ہنگامی حالات برقرار رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے"

(ملخصاً از نوائے وقت ۱۲ مئی ۱۹۶۷ء)

## جمعیۃ علماء اسلام سرائے عالمگیر

مورخہ ۲۸ محرم ۱۳۸۷ھ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب سرائے عالمگیر تشریف لائے اور بعد نماز عشاء اراکین جمعیۃ کو درس قرآن مجید دیا اور بعد میں ترجمان اسلام کی توسیع کے لئے متوجہ کیا جس سے سات جدید خریداروں نے ترجمان خریدنے کا وعدہ کیا اور سب دوستوں نے جمعیۃ سے مل کر کام کرنے کا وعدہ فرمایا۔

(محمد اسحاق ناظم نشر و اشاعت سرائے عالمگیر)

# خبرنامہ جمعیۃ

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام ضلع سانگھڑ

امیر۔ محترم مولانا محمد حسن صاحب خلیفہ مجاز حضرت شیخ التفسیر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

نائب امیر۱۔ مولانا اصغر علی صاحب مدرس مدرسہ حسینیہ شہداد پور

نائب امیر۲ حافظ محمد اکبر صاحب سانگھڑ

ناظم عمومی محمد عرفان قادری صاحب ٹنڈو آدم

ناظم مولانا محمد امین صاحب۔

ناظم ۲ شیخ حبیب الرحمٰن صاحب شہداد پور

سالار حافظ عبدالغفور صاحب جعفری ٹنڈو آدم

خازن کا تقرر بعد میں کیا جائے گا۔ جس کی اجازت ناظم عمومی کو دی گئی۔

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ

امیر حضرت مولانا محمد اقبال صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن مسجد نم والی

نائب امیر۔ حضرت مولانا محمد رفیق صاحب انور

خزانچی و ناظم اعلیٰ۔ جناب صوفی غلام رسول صاحب انصاری کمالیہ

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام فیوچر کالونی لانڈھی کراچی

امیر مولانا جناب غلام صمدانی صاحب

نائب امیر مولانا محمد عمران صاحب فارقیہ مسجد۔

ناظم اعلیٰ مولانا بشیر احمد صاحب

نائب ناظم جناب عبدالرحمٰن صاحب سابق بی ڈی ممبر

ناظم نشر و اشاعت۔ تاج محمد خان صاحب منیجر آدم جی کانٹین

خازن مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب مسجد مدنیہ

سالار جناب گل رحمان صاحب فیوچر کالونی

نائب امیر مولانا حمید اللہ صاحب ماچس فیکٹری

نائب امیر مولانا عبدالقدوس صاحب نگریا گیٹ

نائب امیر عتیق اللہ صاحب مظفر آباد کالونی

نائب امیر مولانا عبدالودود صاحب بھینس کالونی

ناظم مولانا عبدالخالق صاحب خلد آباد

صادر نواب صاحب

نائب امیر مولانا عبدالرب صاحب

## انتخاب اراکین مجلس شوریٰ ضلع سانگھڑ

(۱) حضرت مولانا محمد حسن صاحب (۲) قاری رحمت اللہ صاحب (۳) مولانا اصغر علی صاحب (۴) حافظ عبدالغفور صاحب جعفری (۵) شیخ حبیب الرحمٰن صاحب (۶) مولانا محمد امین صاحب (۷) حافظ محمد اکبر صاحب (۸) مولانا تاج محمد صاحب (۹) قاری شبیر احمد صاحب (۱۰) حافظ فخر الدین صاحب (۱۱) مولانا محمد ہاشم صاحب (۱۲) مولانا محمد نسیم صاحب (۱۳) قطب الدین صاحب (۱۴) محمد عرفان قادری (۱۵) حاجی راضی صاحب (۱۶) حافظ عبدالرشید صاحب (۱۷) حافظ شرف الدین صاحب (۱۸) فخر الدین صاحب انصاری۔

## انتخاب اراکین مجلس شوریٰ ٹنڈو آدم

(۱) حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب (۲) حافظ محمد حسین صاحب (۳) مولانا محمد نسیم صاحب (۴) محمد عرفان قادری (۵) بھائی فقیر محمد (۶) مولانا محمد امین صاحب۔ (۷) محمد بھائی صاحب (۸) محمد صدیق صاحب بلوچ (۹) داد محمد صاحب (۱۰) چودھری ولی محمد صاحب (۱۱) صوفی کرامت اللہ صاحب (۱۲) فیض محمد صاحب (۱۳) حافظ شرف الدین صاحب (۱۴) حافظ فخر الدین صاحب (۱۵) خلیل الرحمٰن صاحب (۱۶) صوفی محمد رمضان (۱۸) سید عبدالصمد (۱۹) حافظ عبدالغفور صاحب جعفری (۲۰) مولانا ابوبکر صدیق صاحب (۲۱) محمد عارف صاحب (۲۲) نصر الدین صاحب

## انتخاب حلقہ اتمان موضع مانکی تحصیل صوابی ضلع مردان

مورخہ ۵/۶۷ بروز اتوار جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اتمان کا اجلاس زیر صدارت مولانا فیض الرحمان صاحب امیر حلقہ منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا:۔

سرپرست ۔حضرت مولانا جمال الدین صاحب بیکوی جو تحصیل کے امیر بھی ہیں مقرر کئے گئے۔

امیر حلقہ حضرت مولانا فیض الرحمٰن صاحب جلبئی۔

نائب امیر ڈاکٹر صاحب شاہ صاحب تورڈھیر

ناظم اعلیٰ سید حامد شاہ مانکی

نائب ناظم مولانا فردوس احمد صاحب تورڈھیر

خازن مولانا غریب اللہ صاحب مانکی

سالار جناب محمد فیاض صاحب مانکی

اس کے بعد باضابطہ ممبران اضلاع بھی حسب ذیل منتخب ہوئے:۔

(۱) حضرت مولانا جمال الدین صاحب بیکوی
(۲) " " فیض الرحمٰن " جلبئی
(۳) " " عبدالحنان " جہانگیروی
(۴) " " اسلام الدین " تورڈھیر
(۵) " " میاں غلام حیدر " لاہوری
(۶) " " غریب اللہ " مانکی
(۷) ڈاکٹر شاہ صاحب تورڈھیر
(۸) مولانا رفیع الاسلام صاحب مانکی
(۹) جناب محمد فیاض صاحب "
(۱۰) مولانا عبدالواحد صاحب جلبئی

## ارکان مرکزیہ برائے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

### منجانب جمعیۃ علماء اسلام سرحد

(۱) مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد مقام طورو ضلع مردان
(۲) مولانا علاؤ الدین صاحب، نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ دار العلوم ڈیرہ اسمٰعیلخاں (۳) مولانا عبدالحی صاحب خطیب جامع مسجد نارڈی مانسہرہ ضلع ہزارہ
(۴) مولانا عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد عمرزئی تحصیل چارسدہ (۵) پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ مردان (۶) مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی جامع مسجد قاسم علی خاں پشاور شہر (۷) مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور مقام و ڈاک خانہ ڈکی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور (۸) صاحبزادہ مولانا سید محمد ایوب صاحب بنوری مہتمم دار العلوم سرحد۔ پشاور شہر،
(۹) مولانا قاری عبدالکریم صاحب نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں (۱۰) صوفی محمد اشرف صاحب مقام تونا ڈاک خانہ شوہال نجف خان تحصیل مانسہرہ
(۱۱) ڈاکٹر حاجی محمد افضل صاحب ٹنکیادی "
(۱۲) قاضی عبداللطیف صاحب کلاچی
(۱۳) قاضی عطاء اللہ صاحب ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں
(۱۴) صوفی عبدالحق صاحب " "
(۱۵) مولانا عبدالسلام صاحب مفتی دواخانہ "
(۱۶) مولانا سید جان محمد صاحب مقام و ڈاک خانہ اباخیل تحصیل لکی ضلع بنوں (۱۷) مولانا فضل غنی صاحب معراج الاسلام لکی گیٹ بنوں شہر (۱۸) مولانا لطف الرحمٰن صاحب شہباز گڑھ تحصیل و ضلع مردان (۱۹) مولانا عبدالقدوس صاحب بالاگڑھی ڈاک خانہ شہباز گڑھ تحصیل و ضلع مردان (۲۰) مولانا عبدالواحد صاحب مقام و ڈاکخانہ ڈاگئی تحصیل صوابی ضلع مردان (۲۱) مولانا نعمت اللہ صاحب تعلیم القرآن کوہاٹ (۲۲) مولانا حبیب گل صاحب ٹل تحصیل ہنگو ضلع کوہاٹ۔

(صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام سرحد)

## پروگرام دورہ ڈویژن حیدر آباد

(۱) مولانا تاج الدین صاحب بسملی معہ مولانا قائم دین صاحب ۔حکیم نواب دین صاحب حیدر آباد و حضرت مولانا محمد شریف صاحب سکرنڈ ۲۱ مئی ۱۹۶۷ء برائے ٹنڈو آدم ۲۲ مئی برائے شہداد پور تنظیمی و تبلیغی دورہ پر روانہ ہوں گے۔

(۲) حضرت مولانا دوست محمد صاحب ۲۷ مئی ۱۹۶۷ء برائے حیدر آباد۔ ۲۸ مئی برائے ٹہارو مانی تبلیغی تنظیمی دورہ پر پہنچیں گے۔ آپ کے ہمراہ جناب مولانا عوض محمد صاحب، مولانا محمد حسن صاحب اور حکیم نواب دین صاحب ہوں گے۔

(ناظم نشر و اشاعت حیدر آباد ڈویژن)

## گذشتہ اشاعت کے بقیہ انتخابات

### اراکین مجلس شوریٰ ڈویژنل خیرپور

سید کبیر احمد کاظمی صاحب — ضلع سکھر
حاجی حفیظ الدین صاحب — "
شیخ عبدالرحمٰن وکیل صاحب — "
ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ صاحب — "
سید محمد شاہ امروٹی صاحب — "
مولانا عبدالمجید صاحب — "
مولانا محمود اسد صاحب — "
مولانا لطف اللہ صاحب — "
میر علی نواز خان صاحب — ضلع جیکب آباد
مولانا محمد داؤد صاحب — "
سید احمد شاہ صاحب — "
مولانا نورالدین صاحب — ضلع جیکب آباد
مولانا رشید احمد صاحب — "
مولانا ظفرالدین صاحب — "
حاجی میر محمد بہبود صاحب — "
حاجی دھنی بخش صاحب بلوچ — "
جناب محمد خان صاحب — ضلع خیرپور
حاجی احمد بخش صاحب — "
مولانا عبدالعزیز صاحب — ضلع لاڑکانہ
مولانا سلطان احمد صاحب — "
مولانا عبدالکریم صاحب — "
مولانا عبدالغفور صاحب — "
خوشی محمد خان صاحب — "

ہر دو انتخاب کے موقعہ پر مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بھی موجود تھے۔

### قرارداد یں

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی اکابرین اور شہری ضلعی، ڈویژنل جماعتوں نے متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس کی۔ جس میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب پڈعیدن مولانا شیر محمد صاحب بلوچ سکھر۔ مولانا تاج الاسلام چنا صاحب کی وفات پر اظہار غم کیا گیا اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

(۲) ایک قرارداد میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین کی آمد کے موقع پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ اور جلسے کے لئے اجازت نہ دینے پر ڈپٹی کمشنر سکھر کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا گیا جبکہ دفعہ ۱۴۴ میں ہی دوسری ایک سیاسی پارٹی کو عام جلسہ اور خاص جلسہ کرنے کی اجازت دی گئی۔

(محمد ادریس سکھر)

### مدرسہ اشرف المدارس دینیہ کا جلسہ

مدرسہ اشرف المدارس دینیہ ضلع جہلم کا تبلیغی جلسہ ۷-۸ ربیع الاول بروز جمعہ منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک بھر کے علماء مشائخ، جمعیۃ کے رہنما اور شعراء شرکت کریں۔ احباب تاریخیں نوٹ کر لیں۔

(قاضی ظہور الحسین اظہر مہتمم مدرسہ)

## ہدایات منجانب امیر ڈویژن حیدرآباد

ڈویژن حیدرآباد کی ماتحت شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ فوراً اطلاع ہذا کے شائع ہونے کے بعد اندرون پندرہ یوم اپنی جمعیتوں کے مکمل پتہ اور تمام عہدیداروں کے نام مقامی و ضلعی لحاظ سے دفتر جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد کے ناظم اول جناب حکیم نواب دین صاحب حیدرآباد کے پتہ پر ارسال فرما دیں۔ دیگر تمام جماعتی امور جو پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکے ہیں۔ ان کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ ماہ مئی کی بیس تاریخ کے بعد ڈویژنل عہدیداران پورے ڈویژن کے دورے پر نکلیں گے کسی قسم کی کوتاہی باعث ندامت ہوگی۔

(ناظم نشر و اشاعت ڈویژن حیدرآباد)

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام خیرپور

| | |
|---|---|
| امیر | حاجی احمد بخش صاحب |
| نائب امیر | مولانا حیدر اللہ صاحب |
| ناظم اعلیٰ | حاجی عبداللطیف صاحب فیبرک لائٹ مرچنٹ شاہی بازار خیرپور |
| نائب ناظم | جناب محمد خان صاحب عزیز |
| خازن | صوفی محمد اسحاق صاحب |
| سالار | جناب علی محمد صاحب |
| نائب سالار | منشی محمد رضا صاحب |
| مبلغ | مولانا بدرالدین صاحب |
| " | مولانا عبداللہ صاحب عباسی |
| ناظم دفتر | عبداللطیف صاحب شاہد |

نوٹ:۔ مجلس شوریٰ کے ارکان کا انتخاب عنقریب صدر صاحب کے مشورہ سے عمل میں آئے گا۔

(عبداللطیف شاہد ناظم دفتر)

## جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مورخہ ۷ مئی کو جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بعد نماز مغرب دفتر جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ میں زیر صدارت مولانا عبدالرزاق صاحب منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز کلام پاک سے ہوا دفتر کا قیام عمل میں آیا اور نئے دفتر میں یہ پہلا اجلاس تھا۔ دارالمطالعہ کے بجائے پمفلٹ چھپوا کر تقسیم کرنے کی تجویز زیر غور آکر پاس ہوئی۔

کلورکوٹ ٹاؤن کمیٹی سے مندرجہ ذیل مطالبات کئے گئے

(۱) تعمیر تانگہ سٹینڈ۔
(۲) بقایا گلیوں کی پختگی
(۳) وارڈ نمبر ۱ میں نالہ کی تنصیب
(۴) لائٹ کے انتظام کی بہتری

(محمد طاہر مسعود ناظم جمعیۃ کلورکوٹ)

# اعلانات

### مدرسہ قاسم العلوم باغ آزاد کشمیر کا تیسرا سالانہ اجلاس

مدرسہ کی عیدگاہ میں مورخہ ۲۸-۲۹ مئی ۱۹۶۷ء منعقد ہونا قرار پایا ہے جس میں آزاد کشمیر کے علماء کے علاوہ پاکستان کے جید علماء و صوفیاء کرام اور شعراء اسلام شرکت فرما رہے ہیں۔ عوام باغ سے استدعا ہے کہ شریک اجلاس ہو کر علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوں۔

(امیر الزمان ناظم مدرسہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر)

### بنوں میں مدرسہ تجوید القرآن کا قیام

شہر بنوں مسجد حق نواز خان میں قرآنی تعلیم کا ادارہ قائم ہو چکا ہے۔ جس میں بچوں کو قرآن شریف، حفظ و ناظرہ، اور علم تجوید کا باقاعدہ انتظام کیا گیا ہے۔ طلباء کے اخراجات مدرسہ کے ذمہ ہوں گے۔ اصحاب ثروت سے تعاون و اعانت کی اپیل ہے۔

ترسیل زر، خط و کتابت کا پتہ: قاری صفر گل مہتمم مدرسہ تجوید القرآن مسجد حق نواز خان بنوں

### مدرسہ حدیقۃ الاحسان کا کوئی سفیر نہیں ہے

واضح ہے مدرسہ حدیقۃ الاحسان یادگار حضرت خطیب پاکستان مرحوم ابھی حال ہی میں قائم کیا گیا ہے۔ اس کا کوئی سفیر وغیرہ مقرر نہیں کیا گیا۔ بعض آدمی خود کو مدرسہ کا سفیر اور قاضی صاحب کا رشتہ دار ظاہر کر کے عطیات مدرسہ وصول کر رہے ہیں۔ لہٰذا متعلقین حضرات سے عرض ہے کہ رقم مدرسہ براہ راست متولی شاہی جامع مسجد قاضی عبداللطیف اختر کے نام ارسال فرمائیں۔

(ناظم مدرسہ حدیقۃ الاحسان شاہی جامع مسجد شجاع آباد)

### دعائے صحت

جناب حکیم عبداللطیف خان صاحب سرہندی منڈی چشتیاں بہاولنگر بیمار ہیں۔ قارئین سے دعائے صحت عاجلہ و کاملہ کی درخواست ہے۔

### ایک خبر کی تصحیح

۲۸ اپریل کے ترجمان اسلام میں غلط اطلاع کی بنا پر ابوالزاہد محمد اشرف ہمالوی صاحب سے متعلق یہ چھپ گیا تھا کہ وہ مقامی جمعیۃ کے سرگرم کارکن ہیں اب دفتر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ لائلپور سے باقاعدہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صاحب موصوف جمعیۃ کے کارکن نہیں ہیں۔ البتہ ان کا ضلع بدر کیا جانا حکومت کا ایک غلط اقدام ہے۔

اطلاع دینے والے حضرات۔ صوفی غلام رسول صاحب ناظم جمعیۃ کمالیہ۔ صدیقی صاحب نائب امیر جمعیۃ ضلع لائلپور۔ عبدالعلیم صاحب ناظم جمعیۃ ضلع۔

# مراسلات

## لاؤڈ سپیکر پر ریکارڈنگ کی اشتعال انگیزی

پاکستان ریڈیو پر اکثر یہ اعلان نشر کیا جاتا ہے کہ ریڈیو بجاتے وقت احتیاط کریں اور آواز مدھم رکھیں، ہوسکتا ہے کہ کوئی طالب علم پڑھ رہا ہو یا کوئی ہمسایہ بیمار ہو۔ اکثر اخبارات میں بھی احتجاجی مراسلات اور مضامین چھپتے رہتے ہیں، مگر سب بے سود اور غیر مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ راگ و رنگ کے متوالے اپنی بدمستی میں کبھی اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ ہمسایہ میں کوئی بیمار ہے یا مطالعہ کرنے والوں کو کوفت ہوگی بلکہ کچھ عرصہ سے بیاہ شادی، بچہ کی پیدائش، عقیقہ یا ختنہ کی تقریبات میں لاؤڈ سپیکر کا بے تحاشا استعمال ہو رہا ہے اور لاؤڈ سپیکر پر دن رات زور دار ریکارڈنگ سے ہمسائیوں کا آرام غارت کرنے والوں سے اگر یہ التجا کی جائے کہ سپیکر کا زاویہ بدل لیں یا آواز کم کردیں تو لڑنے مرنے پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ آخر یہ دیدہ دلیری کس برتے پر ہے حکومت اس طوفانِ بدتمیزی کو روکنے کے لئے کوئی مؤثر کارروائی کیوں نہیں کرتی؟ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اسلامی مملکت کے مسلمان باشندے نہ تو مساجد کے احترام کی ضرورت باقی سمجھتے ہیں نہ بیماروں کا کچھ خیال کرتے ہیں نہ مطالعہ کرنے والوں کی تکلیف کا احساس ہے

(عبدالواحد بیگ مکان نمبر ۰۰، ۷ محلہ سادات
دہلی گیٹ ملتان شہر)

## اورینٹل مدرسین کے ساتھ بے انصافی
### وزیر تعلیم اور سیکرٹری تعلیم کی خدمت میں درخواست

مکرمی! ہماری اچھی خاصی تعداد کو جناب ڈائریکٹر تعلیمات راولپنڈی ڈویژن نے ۳۰ ستمبر ۱۹۶۷ء کو ریٹائر کردینے کے احکام جاری کردیئے ہیں۔ ہماری اکثریت فاضل اردو فارسی، عربی ہے اور ان میں سے بعض اصحاب کی عمر چھپن سال ہے اور نتیجہ سالانہ جماعتہائے نہم، دہم ہمیشہ ۱۰۰ فیصد رہا ہے۔ اس وقت کے انہیں سلیکشن گریڈ بھی نہیں مل سکے۔ کیونکہ اس سے پہلے ریٹائر ہونے کی عمر ساٹھ سال مقرر تھی اور اب ۳۰ ستمبر ہمارے محکمہ تعلیم میں رہنے کا آخری دن ہے۔ حیران ہیں کہ تعلیم کے علمبردار اس عیالدارانہ زندگی کی دوڑ میں پسماندہ طبقہ سے یہ خاص سلوک کیوں روا رکھے ہیں۔ حالانکہ دوسرے محکمہ جات تو ۶۰ سال کے اندر اعلیٰ کارکردگی، عمدہ صحت اور اچھی شہرت کی بنیاد پر کم از کم تین سال کی توسیع دے رہے ہیں اور انہیں یہ توسیع خود بخود دے دی گئی ہے۔ مگر ہماری تو درخواستیں بھی ہیڈ ماسٹر صاحبان اسی لئے جناب ڈائریکٹر صاحب کی خدمت میں سفارش کرکے نہیں بھیج رہے کہ آپ لوگوں کو ریٹائرمنٹ کے آرڈر آچکے ہیں۔ مگر انگلش کیڈر پر اس کا کچھ اطلاق نہیں۔ براہ عنایت ہمارے حالات کے پیش نظر اور باختیار تقاضائے انصاف ہمیں کم از کم تین سال کے عرصہ کی توسیع دی جائے۔ تاکہ ہم اپنا تعلیمی کام اطمینان قلب سے سرانجام دے سکیں

(۲) ہم میں سے اکثریت کی سروس ڈسٹرکٹ بورڈ کی ہے۔ اب جبکہ جملہ ڈسٹرکٹ بورڈ مدارس کو گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور انہیں پنشن کا حق دیا ہے اس لئے ہمارا عرصہ ملازمت ڈسٹرکٹ بورڈ سروس کو بھی شمار کیا جائے۔ کیونکہ ہم بھی افسران بورڈ اور انسپکٹر مدارس کی منظوری سے گورنمنٹ سروس میں آئے ہیں تاکہ ہم اسی طرح اپنی پنشن صحیح حاصل کرکے اس ہوشربا گرانی میں باعزت زندگی بسر کرسکیں۔

(۱) الطاف حسین شاہ منشی فاضل او، ٹی گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی (۲) محمد حسین منشی فاضل ایس، او، ٹی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول بھکر (۳) جمعدار نور محمد منشی فاضل ایس ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول عیسےٰ خیل (۴) عطا محمد شاہ منشی فاضل ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی (۵) اللہ بخش منشی فاضل ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ ضلع سرگودھا (۶) سید گل ہاشمی منشی فاضل ادیب فاضل ایس، وی او، ٹی گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی۔

## دینی مدارس کے خلاف کارروائیاں

۱۹۴۷ء سے قبل اس سرزمین پر جہاں پاکستان قائم ہوا۔ چند ایک ہی دینی مدارس مختلف مقامات پر دینی خدمات انجام دیتے تھے۔ جن میں لاہور۔ ملتان۔ راولپنڈی۔ اکوڑہ خٹک۔ گوجرانوالہ۔ خانپور۔ بہاولپور کٹھیری۔ پیر جھنڈو وغیرہ کے مدارس نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ پاکستان بن جانے کے بعد ملک کے گوشے گوشے میں دینی مدارس کا قیام اس امید پر عمل میں آیا کہ حکومت اسلامی ہے اور آئندہ ہماری حکومت اسلام کے قوانین بنائے تو لوگ دین سے کما حقہٗ واقف ہوں۔ مگر افسوس کہ برسر اقتدار طبقہ نے علماء کرام کے اس اقدام کی قدر کرنے کی بجائے دینی مراکز کی ترقی سے ہمیشہ چشم پوشی کی اور ان پر غلط و بے بنیاد الزامات لگا کر عوام کی نظروں سے گرانے کی کوششیں ہوتی رہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ایسا ہی ناروا طرز عمل خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جو شہداد پور سندھ کی مثالی درسگاہ مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم القرآن کے ساتھ بھی کیا گیا ہے۔ یہ مدرسہ کئی سال سے دینی تعلیم کی خدمت انجام دے رہا ہے اور اس کے اساتذہ و منتظمین نہایت اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک ہیں تعلیم۔ طلباء و دیگر شعبہ ہائے مدرسہ کے نظام میں نہایت مخلص و تجربہ کار اور نہایت قلیل تنخواہوں پر مدرسہ کی ذمہ داریاں پوری کررہے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ ایک متبحر عالم اور درویش قسم کے مخلص بزرگ ہیں جو نہایت خوش اخلاق و اعلیٰ کردار کے مالک ہیں۔ چنانچہ بڑے بڑے علماء کرام و قابل اعتماد معززین نے جب بھی مدرسہ کا معائنہ کیا۔ اس کے تعلیمی معیار، اس کے حسن انتظام اس کی اخلاقی بلندی پر عش عش کر اٹھے ہیں اور بہترین تحسینی کلمات لکھے ہیں۔ لیکن انتہائی ...... افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میونسپل کمیٹی شہداد پور کے چند ممبروں کی تحریک پر میونسپل کمیٹی نے ایک قرارداد پاس کی ہے کہ مدرسہ مذکورہ کا نظام صحیح نہیں لہٰذا محکمہ اوقاف اسے اپنی تحویل میں لے لے۔ حالانکہ مدرسہ کسی ایک شخص کی ملکیت نہیں بلکہ پوری قوم مسلم کا ادارہ ہے اور اس کی مجلس شوریٰ اور منتظمہ کمیٹیاں باقاعدہ ہیں۔ جن میں شہر اور بیرون شہر کے معززین کافی تعداد میں شامل ہیں۔ مدرسہ باضابطہ گورنمنٹ سے رجسٹرڈ شدہ اور زکوٰۃ کی رقم کے ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔ اس کے باوجود بے دین لوگ ایک خالص دینی درسگاہ کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(محمد عرفان قادری ناظم جمعیۃ علماء اسلام
ضلع سانگھڑ و مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم
ٹنڈو آدم)

## استفسار

بنام ایڈیٹر ترجمان اسلام

مورخہ ۳ مئی ۱۹۶۷ء کا واقعہ ہے کہ صبح ۱۰ بجے میں جامع مسجد شیرانوالہ میں کھڑا کتاب حیات الانبیاءؑ کا جو امام بیہقیؒ کی تصنیف ہے اور مدرسہ حیات النبیؐ گجرات نے اس کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے اس کا اشتہار پڑھ رہا تھا تو مدرسہ فقیر والی کے سفیر مولوی صاحب میرے پاس آکر کھڑے ہوگئے۔ اور پوچھنے لگے کہ یہ کیا پڑھ رہے ہو۔ میں نے کہا۔ آپ خود دیکھ لیں۔ تو اس کے جواب میں کہنے لگے کہ "یہ صریح قرآن شریف کی آیات کے خلاف ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو ان کو قبر سے باہر نکال لیں"۔ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ قرآن نے تو شہداء کو زندہ کہا ہے تو کیا آپ ان کو قبور سے باہر نکال لیتے ہیں؟ اس پر وہ خاموش ہوگئے

(حافظ شفیق الرحمٰن بازار سیلانگری گوجرانوالہ)

**جواب:-** ہمارے دفتر میں مندرجہ بالا خط موصول ہوا ہے۔ جس کی ہم نے بالمشافہ بھی تصدیق کرلی ہے۔ ہم افسوس سے یہ شائع کرتے ہیں اور محض اس لئے کہ ذمہ دار اکابر علماء دیوبند توجہ کرکے اس فتنے کا سدباب کریں خاص کر حضرت مولانا فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ فقیر والی مدظلہٗ۔

حضرات علماء دیوبند کا عقیدہ بالکل صاف ہے۔ وہ حدیث شریف کے عین مطابق انبیاء علیہم السلام کو قبور میں زندہ تسلیم کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ روضۂ اطہر پر پڑھا جانے والا درود و سلام خود سنتے ہیں۔ لیکن اس طرح کے بعض نام نہاد مولوی اس قسم کی بے باکانہ گفتگو کرکے علماء دیوبند کی بدنامی کا باعث بنتے رہیں۔ جس کا ذمہ دار حضرات کو سدباب کرنا چاہیئے۔ (ترجمان)

NO. 4775 সাপ্তাহিক WEEKLY

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE

جلد ۱۰ | جمعہ ۱۹ مئی ۱۹۶۷ء مطابق ۸ صفر ۱۳۸۷ھ ۔ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۱۸


## ایجنٹ حضرات کی خدمت میں

اپریل کے بل تمام ایجنٹوں کی خدمت میں بھیج دیئے گئے ہیں۔ آئندہ ماہ سے ایجنٹوں کے حسابات علیحدہ علیحدہ کھاتے کھولے جا رہے ہیں۔ اگر موجودہ بلوں میں ایجنٹ حضرات کوئی قابل اصلاح بات دیکھتے ہیں تو فوراً اطلاع دیں۔ جن ایجنٹوں نے ابھی تک بقایاجات و بل ادا نہیں کئے ہیں وہ آخر ماہ تک ادا کر دیں تاکہ نئے کھاتوں سے نیا حساب شروع ہو جائے اور پچھلا حساب صاف کر دیا جائے۔ (ناظم دفتر)

## جمعیۃ کے عہدہ داروں سے

مرکزی جمعیۃ کی مجلس عمومی کا اجلاس

عنقریب ہونیوالا ہے۔ ہر صوبہ کی جمعیۃ کے مرکزی نمائندگان کے نام اور مکمل پتے نیز عہدہ داران کے نام اور مکمل پتے مرکزی دفتر لاہور کو جلد روانہ کر دیئے جائیں تاکہ دعوت شمولیت ارسال کرتے وقت صحیح پتوں پر اطلاع دی جاسکے (ناظم دفتر)

## امتحانات میں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے سبھی نام اچھے ہیں، سو اس کو انہی سے پکارو (القرآن)

"اسماء باری تعالیٰ کا تعلق ہر انسان کے ساتھ علیحدہ علیحدہ ہے۔ کسی شخص کا مربی اسم علیم ہے کسی کا مربی اسم قدیر ہے کسی کا دوسرا اسم ہے جو اسم کسی کا مربی ہے اس کے ذکر اور تصور دائم سے اس کو جلد ترقی ہو سکتی ہے"۔ (مولانا حسین احمد مدنی رح)

آپ اپنا پیدائشی نام ہمیں ارسال فرمائیں۔ ہم آپ کے مناسب اسم باری تعالیٰ "تلقین کرینگے" تاکہ آپ آداب و شرائط کے ساتھ اس کا ورد کر کے مطمئن، خوشحال اور کامیاب زندگی گذار سکیں۔ ہر فرمائش کے ساتھ ایک روپیہ ڈاک ٹکٹ یا منی آرڈر آنا ضروری ہے۔

دارالمعارف ۔ غلہ منڈی ۔ ساہیوال

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسن رح تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی رح بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش دو رنگ عکسی بلاکوں میں طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج کا غذ گلیز ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ ۱۶/۰ روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک نمونہ مفت

قسم دوم عام سفید کاغذ ایک رنگہ عکسی طباعت، ولائتی کپڑے کی سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ صرف ۱۰/۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:

مکتبہ نورانی (ناشران قرآن مجید) اچھرہ لاہور

## تذکرہ

حضرت مولانا محمد یوسف دہلوی رح

ایک عظیم مصلح اور داعی الی اللہ کی داستان حیات برصغیر پاک و ہند کے مشاہیر اہل علم و فضل کے قلم سے حضرت جی رح کے مکمل سوانحی خطوط • ملفوظات • مکتوبات • اہم تقاریر • نیز حضرت جی رح کی دعاؤں پر مشتمل حضرت جی کے حسن کردار کا حسین و جمیل مرقع۔ شگفتہ کتابت، عمدہ آفسٹ طباعت۔ حسین و رنگین گرد پوش سائز ۲۲×۱۸/۸ صفحات ۲۸۸ قیمت غیر مجلد پانچ روپے

مکتبہ رشیدیہ ۳۲ اے شاہ عالم ۔ لاہور۔

## یکجا منگوانے پر ۲۵ فیصد رعایت

مسلک علماء دیوبند از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب ۱/۱۲

طبقات از علامہ خالد محمود ایم اے۔ دو صد سوالات کا تحقیقی جواب ۴/۰

نماز جنازہ کے بعد دعا نہیں۔ دس ہزار سے زائد انعامی چیلنج کے ساتھ۔ ایک علمی، تحقیقی مدلل مسکت کتاب ۱/۵۰

حکمت استخارہ۔ پروفیسر فضل احمد ایم اے ۰/۵۰

نصیحت نامہ۔ حضرت مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی رح ۰/۵۰

نغمات جہاد۔ تاریخی، ادبی جہادی نغمات کا ایمان پرور مجموعہ۔ ملک کے بلند پایہ شعراء کا منتخب کلام مجلد عکسی ۳/۰

شجرہ روحانی علماء ربانی: نقشہ کی صورت میں سائز ۲۰×۳۰

کل قیمت ۱۲ روپے ۱۲ پیسے ۔ آٹھ رعایتی ۹/۰ علاوہ محصول ڈاک ۰/۵۰ بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

مکتبہ رشیدیہ میاں چنوں ضلع ملتان

## دمہ

کالی کھانسی، نزلہ، سل دق (ٹی بی) پیچش بواسیر، خارش، ذیابیطس، مردانہ کمزوری کا

شرطیہ علاج

لقمان حکیم حافظ محمد طیب ۹ نکلسن روڈ لاہور

فون نمبر ۶۵۵۶۷

## انجن برائے فروخت

ہمارس یا درکا ایک ولایتی، رسٹن، ٹھنڈا، روئی پینجنے اور چکی کے سامان کے ہمراہ چالو اور اچھی حالت میں فروخت کے لئے موجود ہے۔ خواہشمند حضرات پتہ ذیل سے معلوم کریں۔

مولانا محمد رمضان صاحب خطیب

موتی مسجد میانوالی

## مفت

خط لکھ کر کتاب آب حیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

## جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے

قیمت پانچ روپے علاوہ محصول ڈاک

چشتیہ دواخانہ شیروہ ڈاکخانہ جاپپو ضلع ڈیرہ غازیخان

## ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس کے دل و دماغ، معدہ، گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضاء ہے ۔ تو

ان کی مجرب دوا

شدہ مکرد صوج وٹی ہے

پچاس گولیاں سات روپے

حکیم محمد عبداللہ پرنسپل طبی کالج چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور


تعلیمی پریس لاہور میں باہتمام ملک نور الٰہی پرنٹر چھپا اور غازی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ سے شائع کیا

خط و کتابت و ترسیل زر و تبادلہ اخبار و دیگر امور کے لئے ۔ پتہ ۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل ۔ لاہور

ترجمان اسلام
پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہٗ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۲۵ پیسے
یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

# القرآن الحکیم

## یہود کی سرکشی اور بدعزائم

وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

(سورۂ بقرہ رکوع ۱۳)

یاد رکھو! اہل کتاب (نصاریٰ و یہود) میں بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے کہ ان پر حق ظاہر ہو جانے کے بعد بھی محض اپنے دلی حسد کی وجہ سے وہ چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان سے کفر کی طرف لوٹا دیں تو تم اس اندیشے سے درگذر کرو اور (فکر کی کوئی بات) خیال میں نہ لاؤ۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ ظاہر فرما دے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔

مسلمانو! کیا تمہیں یہ امید ہے کہ یہ لوگ (یہود) تمہاری بات مان لیں گے حالانکہ ان میں تو ایک ایسا گروہ بھی ہے جو اللہ کا کلام سنتا ہے لیکن پھر بھی جان بوجھ کر اس میں تحریف کر دیتا ہے۔ اور یہ ایسے ہیں کہ جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن جب اکیلے میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں تو کہتے ہیں جو کچھ خدا نے تم پر ظاہر کیا ہے۔ ان لوگوں کو کیوں بتاتے ہو، کیا اس لئے کہ وہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے حجت پکڑ لیں۔ کیا تمہیں اتنی سمجھ نہیں ہے؟

افسوس کیا یہ آشنا نہیں جانتے۔ کہ اللہ ہر اس چیز سے واقف ہے جسے یہ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں ——— (بقرہ رکوع ۹)

---

چنانچہ جب اللہ کی طرف سے ان کی ہدایت کے لئے وہ کتاب نازل ہوئی جو اس کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس ہے اور پہلے وہ کافروں کے مقابلے میں اس کا ہی نام لے کر نصرت کی دعا مانگتے تھے تو جب وہ جانی ہوئی بات ان کے سامنے آگئی تو یہ (یہود) صاف انکار کر گئے۔

اللہ کی لعنت ہے انکار کرنے والوں پر، اپنی جانوں کا سودا انہوں نے کیسی بری چیز کے ساتھ کیا ہے کہ سرکش بن کر اللہ کی بھیجی ہوئی سچائی سے انکار کر دیا ہے۔

اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے اپنے فضل سے سچائی کو نازل کر دیتا ہے۔ پس ان کے حصے میں غضب پر غضب آیا ہے اور انکار کرنے والوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

ان لوگوں (یہود) سے جب کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں۔ ہم تو صرف اس بات کو مانیں گے جو ہم پر اتری ہے۔ اس کے سوا جو کچھ ہے۔ اس سے انہیں انکار ہے۔ حالانکہ وہ خدا کا ہی کلام ہے اور ان کی کتاب کی تصدیق کر رہا ہے۔

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان سے کہہ دیں کہ اچھا اگر واقعی ایسا ہی ہے کہ تم اپنی کتاب پر ایمان رکھتے ہو، تو تم نے کیوں اللہ کے نبیوں کو قتل کیا تھا۔

(دیکھو انکار، سرکشی اور بغاوت کی راہ اختیار کی) (بقرہ رکوع ۱۱)

ان (یہودیوں) سے کہہ دیجئے کہ اگر دار آخرت خدا کے پاس دوسرے انسانوں کے بجائے صرف تمہارے لئے ہی ہیں تو پھر تم ہر وقت موت کے طلبگار رہو۔ اگر اپنے اس دعوے میں سچے ہو۔ مگر اعمال بد کے ذخیرہ کے پیش نظر وہ ہرگز کبھی بھی مرنے کی تمنا نہیں کریں گے

اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے (اس کے برعکس) آپ انہیں مشرکین سے بھی زیادہ دوسرے انسانوں کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی کا حریص پائیں گے۔ ان میں سے ہر ایک ہزار برس تک جینے کی حسرت دل میں رکھتا ہے۔ حالانکہ درازی عمر کے باوجود بھی وہ عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ اللہ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ (البقرہ رکوع ۱۱)

# درس حدیث

## آوارگی اور بے حیائی کا عہد

— افسوس ...... میرے بعد میری امت کا اس وقت کیا حال ہوگا جب اس کے مرد مغرورانہ انداز میں گھوما کریں گے اور ان کی عورتیں اترا کر چلا کریں گی۔ افسوس ...... جب یہ لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ اللہ کی راہ میں ایک گوند پیش کرے گا اور دوسرے حصہ کے اعمال غیر اللہ کے لئے ہوں گے۔ (کنز العمال)

---

— ایک زمانہ لوگوں پر ایسا بھی آئے گا جب سچوں کو جھٹلایا جائے گا اور جھوٹوں کو سچا قرار دیا جائے گا۔ خیانت کرنے والا امین کہلائے گا اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا۔ لوگ بغیر بلائے ہوئے گواہی دینے آئیں گے اور بغیر کہے ہوئے حلف اٹھایا کریں گے۔

رذیل الطبع لوگوں کی رذیل خصلت اولاد دنیاوی حیثیت میں خوش بخت ہوگی اور ان کا اللہ اور رسول پر کوئی ایمان نہیں ہوگا

(فتح القدیر شرح جامع الصغیر)

---

— کہ ایسا زمانہ لوگوں پر آنے والا ہے جب اپنے دین پر قائم رہنا ایسا ہوگا جیسے انگاروں کو مٹھی میں لے لیا جائے ——— (ترمذی)

---

— آخری زمانہ ایسا ہوگا جس میں جاہل زبردست عابد بن جائیں گے اور قاری بے عمل ہوں گے۔ (بخاری کتاب المناقب)

---

— بہت سے ایسے سال بھی لوگوں پر آنے والے ہیں جب ہر طرف دھوکا ہی ہوگا جھوٹے کو سچا کہا جائے گا، سچے کو جھوٹا بتایا جائے گا۔ خائن امین کہلائے گا امین کو خائن قرار دیا جائے گا۔ رویبضہ قسم کے لوگ ترجمانی کریں گے۔ عرض کیا گیا۔ رویبضہ کس قسم کے لوگ ہیں؟

فرمایا، قطعی نااہل آدمی جو امر عامہ کا مختار اور رائے زن بن جائے۔

(ابن ماجہ، کنز العمال)

---

— ایسا زمانہ بھی انسانوں پر آنے والا ہے جب آدمی عاجزی یا بدکاری پر مجبور کر دیا جائے۔ پس جب یہ زمانہ پیش آئے تو وہ عاجزی کو بدکاری پر اختیار کرے (کنز العمال)

---

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ایسی حالت میں کہ ہمارے درمیان صالح افراد بھی موجود ہوں ہم پر ہلاکت کا وبال آسکتا ہے۔

فرمایا۔ ہاں! آسکتا ہے، جب خباثت کی کثرت ہو جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

---

فرمایا۔ ناقص کھجوروں میں سے جس طرح عمدہ کھجوریں چھانٹ کر علیحدہ کر لی جاتی ہیں۔ تمہارے بہتر لوگ بھی اسی طرح اٹھتے چلے جائیں گے اور تمہارے بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے۔ (ابن ماجہ)

ھفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۱۴؍ جولائی ۱۹۶۷ء

# شذرات

## کیا فرعونیت اور بے دینی اسی کا نام ہے؟

اخبار جنگ کراچی نے ۱۶؍ جولائی ۶۷ء کی اشاعت میں یہ خبر شائع کی ہے:۔

"خدا کے حضور میں"

"قاہرہ ۱۴؍ جولائی (اپ پ، پ پ ل) چار ترقی پسند عرب ملکوں، عرب جمہوریہ، الجزائر، عراق اور شام کے سربراہوں نے جو قاہرہ میں اہم مذاکرات کر رہے ہیں۔ آج ایک ساتھ نماز جمعہ ادا کی۔ صدر ناصر اپنے معزز مہمانوں صدر عطاشی، صدر عارف اور صدر بو مدین کو ساتھ لے کر الازہر کی مسجد میں گئے تھے۔ جہاں چاروں عرب سربراہوں نے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی۔

جب یہ سربراہ عبادت سے فارغ ہو کر واپس جانے لگے، تو اس وقت مسجد کے باہر لاکھوں افراد کا اجتماع تھا اور لوگ یہ نعرے لگا رہے تھے:۔

اللہ اکبر

فتح عربوں کی ہو گی

ہم آخر دم تک جنگ کریں گے"۔

"امروز" ۱۶؍ جولائی میں مزید ہے کہ:۔

"واعظ نے جہاد کے موضوع پر خطبہ دیا اور دعا کی اے اللہ! ہم پر اور ہمارے چاروں سربراہوں پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ ہم جو بھی قدم اٹھائیں۔ اس میں ہماری رہنمائی فرما!

مصر، عراق، الجزائر، شام، سوڈان اور اردن کے عوام نے عربوں کی سرزمین کی حفاظت کے لئے ایک ساتھ خون بہایا ہے اسے قبول فرما ......"

آپ نے خبریں ملاحظہ فرما لیا ہوگا کہ یہ چاروں سربراہ جن کے بارے میں شدید پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ بے دین ہیں، ملحد ہیں، اشتراکی ہیں، فرعونیت کی تجدید کر رہے ہیں وہ جمعہ کی نماز ادا کرنے گئے۔

اور مصر جس کے بارے میں زور و شور کے ساتھ یہ کہا جاتا ہے کہ وہاں سوائے بے دینی، الحاد اور فسق و فجور کے کچھ نہیں ہے۔ وہاں لاکھوں افراد پر مشتمل جمعہ کا اجتماع و نماز ہوتی ہے جس سرزمین کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہاں فرعونیت اور عرب قومیت کے نعروں کے سوا کبھی اللہ کا نام نہیں لیا جاتا، وہاں لاکھوں عوام اپنے رہنماؤں کو دیکھ کر اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہیں اور اسرائیل سے حالیہ جنگ کے بارے میں جو پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ وہ صرف عرب قومیت کے نعروں کے ساتھ لڑی گئی ہے۔ اس کے بارے میں مصر کا واعظ

- جہاد کے موضوع پر خطبہ دیتا ہے
- خدا سے رحمت و ہدایت کی دعا کرتا ہے
- اور عوام کے خون بہانے کو قبول کرنے کی استدعا کر رہا ہے۔

اس سے قبل آپ نے ۱۳؍ جولائی کے اخبار امروز لاہور ۱۴؍ جولائی کے جنگ کراچی میں یہ خبر بھی پڑھی ہو گی کہ اسرائیل اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان دوبارہ لڑائی چھڑنے پر قاہرہ کی فضا اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اور ریڈیو، ٹیلی ویژن پر اللہ اکبر کا نغمہ بار بار پیش کیا جاتا رہا۔

نیز ۱۰؍ جولائی کے "نوائے وقت" و "امروز" میں یہ خبر بھی آپ کی نظروں سے گذری ہو گی کہ غازہ سے آنے والے مہاجرین کو مصر کے علاقے کی جن نئی بستیوں میں بسایا گیا ہے اُن کے نام حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ علیہم اجمعین کے ناموں پر عمر بن الخطاب، عثمان بن عفان اور علی ابن ابی طالب وغیرہ رکھے گئے ہیں۔

اور اسرائیل کے حملے کے وقت یہ اطلاع تو ہر شخص کی نظر سے گذرتی رہی ہے کہ قاہرہ کے ریڈیو اسٹیشن ہر وقت اللہ اکبر کا نغمہ نشر کرتے رہے ہیں جو اہل مصر کا دل پسند نغمہ ہے۔

یہ تمام شواہد اس لئے تحریر کرنا پڑے ہیں کہ پاکستان اور بھارت کے مسلمانوں میں شدت کے ساتھ متواتر یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ مصر و شام نے تو اس جنگ میں اللہ کا نام تک نہیں لیا۔ وہ اسے جہاد نہیں قومی جنگ قرار دیتے ہیں۔

یہ شواہد اس بے بنیاد و شر انگیز پروپیگنڈے کی واضح طور پر تغلیط کر رہے ہیں۔

اب اگر اس قسم کے شر انگیز و جھوٹے پروپیگنڈے کرنے والوں کے بارے میں مسلمانان پاکستان یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایسا مغربی سامراج کے اشارے پر کر رہے ہیں۔ تو اسے کیسے غلط قرار دیا جا سکتا ہے۔

جو سادہ لوح افراد اس پروپیگنڈے پر یقین رکھتے ہیں ان کا ماخذ بھی صرف وہ اطلاعات ہیں جو انہیں مصر و شام سے نہیں بلکہ لندن، پیرس اور جینوا سے کسی دوست کی معرفت ملی ہیں۔

جیسا کہ ۷؍ جولائی کے "ایشیا" میں شائع شدہ مولانا محمد منظور صاحب نعمانی کے خط سے ظاہر ہے کہ ان کے ایک دوست نے لندن میں ٹیلی ویژن پر ۵؍ جون کو جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی یہ مناظر دیکھے تھے کہ عرب جاہلیت جدیدہ والے نعرے لگا کر جنگ کر رہے ہیں۔ اور یہودی روزے رکھ کر اور توریت ہاتھ میں لیکر اللہ سے دعائیں مانگتے ہوئے حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں۔

لندن میں تل ابیب اور قاہرہ کے یہ مناظر ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے کس طرح پہنچے۔ جبکہ ابھی تک ٹیلی ویژن کا سسٹم چند سو میل سے آگے نہیں بڑھ سکا ہے اور ۵؍ جون سے پہلے ہی مناظر جنگ کی عکاسی لندن میں کیونکر ہونے لگی۔ یہ بات نہ لندن کے مکتوب نگار نے سوچی، نہ بھارت کے منظور نعمانی صاحب کے دوست نے غور فرمائی۔

برطانوی شاطر مسلمانوں کی نفسیات کا کتنا ماہر ہے وہ جانتا ہے کہ دین اور بے دینی کا ایک مصنوعی ماحول اگر ان کے سامنے کر دیا جائے تو پھر جس ملک، قائد اور رہنما کے خلاف مسلمانوں کے جذبات بھڑکانا ہوں بھڑکائے جا سکتے ہیں۔

برطانوی ہند میں انگریز یہ کھیل نہایت کامیابی کے ساتھ کھیل چکا ہے اور یہاں کے مسلمان عوام کو دین کے نام پر اہل دین اور دین سے منحرف بنا دینے میں تاریخی کامیابی حاصل کر چکا ہے۔

یہ ہی کھیل اب وہ عالمی سطح پر مصر اور عرب کی انقلابی قوتوں کے خلاف کھیل رہا ہے اور توقع رکھتا ہے کہ اسلام کے نام پر عالم اسلام اگر مصر، ناصر اور عرب کی اس انقلابی قوت کے خلاف ہو گیا، جو اسرائیل اور امریکی و برطانوی مفادات کے لئے حقیقی خطرہ ہیں مسلمانوں کی ہمدردیاں ان کے خلاف نفرت میں تبدیل ہو گئیں اور یہ ناکام ہو گئے تو اس کے بعد نہ تو اسرائیل کے مستقبل کے لئے کوئی خطرہ باقی رہے گا، اور نہ امریکی و برطانوی مفادات کے لئے کوئی اندیشہ رہے گا۔ رہ گئے وہ عرب ممالک جن کا تیل و اقتصادیات برطانیہ و امریکہ کے کنٹرول میں ہے تو ان کی شہ رگ سامراج کے قبضہ میں پہلے سے ہی ہے ناصر اور انقلابی قوتوں کی ناکامی کے بعد پھر یہ کیا کر سکیں گے۔ جس طرح ماضی میں یہ سامراج کے اشاروں پر چلتے رہے۔ اسی طرح مستقبل میں بھی بلا چون و چرا تعمیل کرتے رہیں گے۔

مصر و شام اور ناصر کے خلاف بے دینی و فرعونیت کے پروپیگنڈے کی اصل غایت صرف یہ ہے۔

ورنہ مذکورہ بالا شواہد صاف صاف بتا رہے ہیں کہ نہ مصر کے عوام اور قومی رہنما افراد ملحد، بے دین اور فرعونیت کے حامل بن گئے ہیں اور نہ عرب کی دوسری انقلابی قوتیں اسلام سے برگشتہ ہو گئی ہیں۔ ان کا اسلام کسی طرح بھی ان پر اعتراض کرنے والوں کے اسلام سے کم نہیں بلکہ جس معرکۂ جہاد و دفاع میں وہ مشغول ہیں اس کی بنا پر تو ان کا اسلام ان پر خالی خولی نکتہ چینی کرنے والوں کے اسلام سے کہیں زیادہ محفوظ، مخلص اور بے عیب ہے۔

## عرب اتحاد اور عالم اسلام کا اتحاد
## شاہ فیصل کے رویہ پر منحصر ہے

اسرائیل کی حالیہ جارحیت اور امریکہ و برطانیہ کے عزائم بد نے اب اس امر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں چھوڑی ہے کہ اگر عالم اسلام کا تحفظ و آزادی مطلوب ہے اور دشمنوں کے خوفناک عزائم ناکام بنانا مقصود ہے۔ عالم اسلام کا اتحاد ازبس ضروری ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے عربوں کے درمیان اتحاد و اشتراک کا رشتہ استوار ہونا چاہیے۔ اور اس میں قطعی تاخیر نہیں واقع ہونی چاہیے

سوال یہ ہے کہ یہ اتحاد کن بنیادوں پر قائم ہو اور اس اتحاد کا مظہر کیا مشترک عمل بنے۔ جس سے اسرائیل اور اس کے سرپرستوں پر واقعی ضرب پڑ سکے۔ اس کا جواب بالکل صاف ہے۔

عربوں کو اب وہ تمام حدیں توڑ دینا چاہیئے جنہیں برطانیہ نے پچاس سال قبل اس لئے قائم کیا تھا کہ عرب متفرق، منتشر اور باہم برسرپیکار رہیں۔

اور ان کے اتحاد و اشتراک کا مظہر یہ امر بن جانا چاہیئے کہ عرب سرزمین سے نکلنے والا تیل و معدنیات کا ایک قطرہ و حبہ امریکہ و برطانیہ کی حکومتوں اور تاجروں کو نہ ملنے پائے۔ جس سے وہ مضبوط ہو کر عربوں کو تباہ و برباد کرنے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں۔

اور ان دونوں باتوں کا دارومدار سعودی عرب کے شاہ فیصل کے رویے پر ہے

وہ اگر عرب علاقوں میں عوام کے جمہوری حقوق کے قیام کی مخالفت ترک کر دیں اور یمن وغیرہ مقامات پر شاہیتوں کے قیام کی کوششوں و منصوبہ بندیوں میں نہ لگے رہیں تو جلد ہی وہ مصنوعی سیاسی حدیں ٹوٹ سکتی ہیں جنہوں نے تمام عالم عرب کو تقسیم و منتشر کر رکھا ہے

نیز اگر وہ مغربی ملکوں کو تیل کی سپلائی قطعی بند کر دیں اور اپنے علاقہ میں تیل پر ان کی اجارہ داری کو بالکل ختم کر ڈالیں تو اسی ایک اقدام سے بیک وقت عربوں کا باہمی اتحاد و اشتراک بھی وجود میں آ سکتا ہے اور مغربی سامراج کو وہ سبق حاصل ہو سکتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اسرائیل کی سرپرستی سے ہاتھ اٹھانے پر مجبور ہو جائے۔

اگرچہ اس طرح شاہ فیصل اور ان کے لواحقین و وظیفہ خواروں کی امیرانہ ٹھاٹھ کی زندگی میں بہت بڑا فرق واقع ہو جائے گا اور انہیں اپنی موجودہ عیش پسندیوں سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔ لیکن عرب دنیا اور دنیائے اسلام کے حالات میں ایسا تغیر واقع ہو جائے گا۔ جو ان کے مستقبل کو پھر ایک بار ان کے ماضی کی طرح روشن تابناک اور بلند و بالا بنا دینے والا ہو گا

کیا شاہ فیصل اس قربانی و ایثار کے لئے تیار ہوں گے؟

## جنگ کے دوران اسرائیل کے مقابلہ میں عرب فوجوں کی تعداد

یہ پروپیگنڈا بڑے زور شور سے کیا گیا ہے کہ اسرائیل کی فوجوں نے اپنے سے پانچ گنا عرب فوج کو جو متعدد عرب ملکوں پر مشتمل تھی، صرف بہتر گھنٹے میں کچل کر رکھ دیا۔

یہ جھوٹا و شرانگیز پروپیگنڈا امریکی برطانوی سامراج اور اسرائیل کے جن بدعزائم کا آئینہ دار ہے، انہیں بادنیٰ تامل سمجھا جا سکتا ہے۔ تاہم حقیقی صورت حال سے ناواقف افراد اس پروپیگنڈے کا شکار ہو کر عربوں کی طرف سے سخت مایوسی کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔

لیکن جنگ کی اصل صورت حال کیا تھی؟ اور عربوں کی کتنی فوج نے اصل جنگ میں حصہ لیا۔ اس پر انگریزی ہفت روزہ اخبار "ایڈیٹنس" نے اپنے ۱۱ جون کے شمارے میں روشنی ڈالی ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"یہاں ضمناً اس غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے۔ کہ آٹھ کروڑ (عرب) اور پچیس لاکھ (اسرائیل) کے اعداد و شمار دراصل عرب اور اسرائیل کی پوری آبادی کو ظاہر کرتے ہیں۔ جس کی جنگ میں کوئی اہمیت نہیں ..........

واقعہ یہ ہے کہ جو فوج فی الواقعہ دشمن سے لڑی اس کی تفصیل یہ ہے:۔

مصر اسی ہزار اور اردن بیس ہزار۔ شام نے اس وقت جنگ میں شرکت کی جب آدھی سے زیادہ لڑائی ختم ہو چکی تھی اور قبل اس کے کہ عرب ملکوں کی متحدہ فوجیں اس جنگ میں ہاتھ بٹاتیں لڑائی روک دی گئی"۔

مصری افواج کا صرف ایک حصہ اور اردنی فوج دشمن کے بالمقابل تھی۔ دوسرے عرب ممالک کی افواج کو میدان جنگ میں پہنچنے کے لئے ایک طویل فاصلہ درپیش تھا۔

الجزائر، سوڈان، عراق، کویت، لبنان اور سعودی عرب کی افواج نے تو دراصل جنگ میں حصہ ہی نہیں لیا تھا" (ماخوذ از انگریزی ہفت روزہ ایڈیٹنس دہلی)

## خطرناک پروپیگنڈے کی ایک اور جھلک
## بے بنیاد خبریں

۷ جولائی کے اخبارات "نوائے وقت" وغیرہ میں بغیر کسی ماخذ حوالے کے یہ خبر شائع کی گئی کہ

"متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب وزیر اعظم جناب محمود فوزی نے چند شرائط کے ساتھ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا اعلان نیویارک میں کر دیا ہے"۔

ایک روزنامہ نے اس خبر کا ماخذ آل انڈیا ریڈیو کو لکھا۔

سامراجی گماشتوں نے اس خبر کو عوام میں خوب پھیلایا اور یہ تاثر دیا کہ دیکھو، مصر اسرائیل کو تسلیم کر رہا ہے۔

لیکن ۱۰ جولائی کی شام کو آل انڈیا ریڈیو نے اپنی انگریزی، ہندی و اردو نشریات میں دہلی کے مصری سفارت خانے سے حاصل کردہ ڈاکٹر فوزی کے مذکورہ بیان کا اصل متن سنایا، اور گذشتہ خبر کی واضح تردید کی۔ ڈاکٹر فوزی نے کہا تھا کہ:۔

"امریکہ و مغربی ممالک ہم سے جو اسرائیل کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں تو کبھی امریکہ نے سوچا کہ اس نے تو آج تک عوامی جمہوریہ چین کی اتنی بڑی حکومت کو بھی تسلیم نہیں کیا جس کے باشندوں کی تعداد ستر کروڑ سے بھی زیادہ ہے

علاوہ ازیں دو ہزار سال قبل کے ارض فلسطین سے نکلے ہوئے اسرائیلیوں کو تو دوبارہ اس سرزمین پر آباد ہو لے اور حکمرانی کرنے کا حق دیا جائے، لیکن بیس سال قبل کے نکلے ہوئے عرب باشندوں کو ان کے دو ہزار سالہ وطن سے محروم کر دیا جائے یہ کہاں کا انصاف ہے"۔

تقریر یہ تھی اور اس کی خبر یہ بنا دی گئی کہ عربوں نے اسرائیل کو مشروط طور پر تسلیم کرنے کی پیشکش کر دی ہے

بہرحال اگر آل انڈیا ریڈیو کے ماخذ پر یہ خبر شائع کی گئی تھی تو چاہیئے تھا کہ ۱۰ جولائی کی اس توضیح کو بھی شائع کیا جاتا، تاکہ ایک زبردست غلط فہمی رفع ہو جاتی۔

لیکن افسوس ہے کہ پاکستان کے کسی اخبار نے اس ذمہ داری کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

یہ ہے ہماری صحافت کا سرمایۂ صداقت، اور اس پر مبنی ہمارے قلمکاروں کے تبصرے۔

## اردن کے وزیر اعظم کا
## حقیقت پسندانہ اظہار

اردن کے وزیر اعظم جناب سعد جمعہ نے نیشنل پریس ٹرسٹ کے نمائندے کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ:۔

"شاہ حسین کے حالیہ دورہ کے دوران مغربی ملکوں نے خاص طور پر اردن کی صورت حال پر تشویش ظاہر کی اور ہمدردی کا اظہار کیا لیکن ہم پوری عرب قوم سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہماری الگ کوئی حیثیت نہیں اور ہم اس ہمدردی کو کوئی اہمیت نہیں دے سکتے۔

(۱۲ جولائی امروز ۱۹۶۷ء)

جنگ بندی کے فوراً بعد سے مغربی بلاک کے ملکوں اور ان کے گماشتوں نے خاص طور پر ایسا پروپیگنڈا و طرز عمل اختیار کر رکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اردن کا معاملہ مصر و شام سے بالکل علیحدہ ہے اور اس نے یہ جنگ مصر و شام کے ساتھ مل کر نہیں بلکہ علیحدہ لڑی ہے مقصد یہ ہے کہ اردن کے نقصانات اور بیت المقدس پر اسرائیل کے قبضہ کو اولیت، اہمیت اور فوقیت دیکر

(باقی صفحہ ۷ پر)

# پاکستان میں عربوں کے خلاف امریکی و برطانوی پروپیگنڈہ کی صدائے بازگشت

## خانہ ساز تبصروں و تجزیوں کی اصل حقیقت

اسرائیل کی حالیہ جارحیت اور امریکہ و برطانیہ کی مکارانہ کارروائیوں کی بدولت عربوں کو جو پسپائی پیش آئی وہ اس اعتبار سے غمناک ضرور تھی کہ مصر و اردن کا کچھ علاقہ اسرائیل کے قبضہ و تصرف میں چلا گیا، اور مصر، شام و اردن کو بہت ساجانی و مالی اور اسلحہ و فوج کا نقصان اٹھانا پڑ گیا، تاہم اس سے نہ عربوں میں کوئی مایوسی اور بے دلی پیدا ہوئی اور نہ اسرائیل، امریکہ اور برطانیہ کے خلاف ان کے جوش و جذبہ میں کمی آئی۔

اس کے برعکس وہ پہلے سے زیادہ ایک دوسرے کے قریب آ گئے ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک عمل کی ... تیاریاں کرنے لگے۔ اپنے دشمنوں کے عزائم سے پوری طرح باخبر ہو گئے اور ہر عرب یہ سمجھ گیا کہ عرب کا اصل دشمن مغربی سامراج ہے جس کی نمائندہ قوت امریکہ و برطانیہ ہیں اور یہی اسرائیل کے سرپرست و معاون ہیں۔

ہر عرب یا وثوق طور پر یہ جانتا ہے کہ موجودہ ناکامی کسی جنگی کمزوری کی بنا پر پیش نہیں آئی ہے بلکہ امریکہ و برطانیہ کی اس مکارانہ فضائی یورش کی وجہ سے مسلط ہوئی ہے۔ جسے برطانیہ و امریکہ نے اسرائیل کی شکست فاش کو قریب دیکھتے ہوئے مغربی ایشیا کی سرزمین پر واقع اپنے فوجی اڈوں سے بہم پہنچائی۔

عرب ملکوں کے عوام نے ان سینکڑوں طیاروں کو اپنے سروں سے اور سطح سمندر پر سے گذرتے ہوئے بار بار دیکھا جو ایشیا و افریقہ میں واقع سامراجی فوجی اڈوں سے اڑتے اور مصر، شام و اردن کے نہتے شہریوں، فوجی ٹھکانوں اور صحرا و میدان میں مصروف جنگ افواج کے سروں و مورچوں پر بمباریاں کرتے تھے۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہزیمت و ناکامی کے باوجود مصر، شام، اردن اور عرب ممالک کے عوام نے اپنے سربراہوں و رہنماؤں کے خلاف ایک لفظ تک زبان سے نہیں نکالا بلکہ پہلے سے زیادہ جوش و خروش کے ساتھ ان کی قیادت پر بالخصوص جمال عبدالناصر کی راہنمائی پر اپنے اعتماد کا برملا اظہار کیا۔

سربراہان مملکت سے لے کر عوام کے ایک ادنیٰ فرد تک نے ایک زبان ہو کر یہی کہا کہ اس ناکامی کی ذمہ داری اگر ہے تو ہم سب عربوں پر ہے ورنہ کسی ایک فرد یا قائد پر ہرگز نہیں۔

جنگی ناکامی اور بے پناہ نقصانات کے باوجود عرب عوام کی یہ استقامت اور اپنے قائد جمال عبدالناصر کے ساتھ ہمہ گیر وفاداری و اعتماد کا اظہار تاریخ کا ایک بے مثال واقعہ ہے اور عربوں کے نہایت ہی بلند کردار اور روشن مستقبل کی امید کا مظہر ہے۔

یہ واقعہ مسلمانانِ عالم کے لئے بھی بڑا ہی حوصلہ افزا ہے کہ اس شکست نے عربوں کو بے دل نہیں کیا بلکہ پہلے سے بہت زیادہ صاحب عزم و ہمت بنا دیا ہے

شدید نقصان اٹھا کر جو قوم بددل اور مایوس نہیں ہوئی مستقبل کی کامیابی اور آخری فتح عظیم اس کا ہی حصہ ہوتی ہے عربوں نے ناکامی کے بعد اپنے بہادرانہ طرز عمل سے اپنی بے مثال عظمت کا اظہار کیا ہے۔

یہ صورت حال اسرائیل اور مغربی سامراج کے لئے قطعی غیر متوقع تھا۔ وہ تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ہماری مکارانہ یورش و جارحیت کی تاب نہ لا کر عرب نہ صرف پسپا ہو جائیں گے بلکہ ایسے بددل اور شکست خوردہ ذہنیت کے حامل بن جائیں گے کہ آئندہ کے لئے ان کے سارے ولولوں و عزائم پر اوس پڑ جائے گی، وہ صدر ناصر سے بھی بیزار ہو جائیں گے اور اپنے مستقبل سے بھی مایوس ہو کر بیٹھ رہیں گے۔ اس کے بعد موجودہ حالت کو ہی غنیمت سمجھ کر مغربی سامراج کے دامن میں ہمیشہ کیلئے اپنی عافیت محسوس کریں گے

لیکن یہاں معاملہ اس کے برعکس نکلا۔ عرب عوام اسرائیل سے زیادہ مغربی سامراج امریکہ و برطانیہ کے خلاف متحد ہونے لگے اور انہوں نے اس ناکامی کو شکست ہی نہیں سمجھا۔

عربوں کے ان بلند عزائم اور ان کے حیرت انگیز عظمت کردار نے افریقہ و ایشیا کے عوام کو ایک نیا ولولہ حریت عطا کر دیا کہ "ناکامی اور نقصان سے بھی ہرگز مایوسی اور دل شکستہ نہیں ہونا چاہیئے"۔

عربوں کا یہ انقلاب آفریں عمل مغربی سامراج کے لئے مزید تشویش کا باعث بن گیا۔ اور اسے انہیں پورے مشرق وسطیٰ ایشیا اور افریقہ میں اپنے مفادات کا مستقبل خطرہ میں نظر آنے لگا۔

چنانچہ ان مغربی شاطروں نے مستقبل کے خطرات بھانپ کر عربوں کو ذہنی شکست دینے اور غیر عرب مسلمان ملکوں و ایشیائی افریقی عوام میں ان کی اس اہمیت و عظمت کو گھٹانے و ختم کرنے کے لئے ایک نئی چال چلنی شروع کی۔

انہوں نے جنگ کی اصل صورت حال کو تبدیل کر کے دنیا کے سامنے پیش کرنے کا آغاز کیا۔ انہوں نے ایسے افسانے عام کرنے کی طرح ڈالی۔ جن سے جنگ میں کی مداخلت کا انکار ہوتا ہو۔ عرب افواج کی پسپائی سب اسرائیلی فوجوں کا بہادرانہ کارنامہ نظر آئے۔

اسرائیل کی فوجی، اخلاقی، فنی اور انتظامی برتری کا اظہار ہو اور عربوں کی بزدلی، کم اندیشی، بداخلاقی، ناقص منصوبہ بندی اور نااہلی ان کی ناکامی کا اصل باعث قرار پائے۔

اردن کے معاملے کو خوب بڑھا چڑھا کر اردنی افواج کی بہادری کے تذکرے پھیلا کر، مصر و شام سے اسے علیحدہ کر لیا جائے۔

بیت المقدس کے مسئلہ کو زیادہ ہوا دیا جائے۔ اسے پورے عرب مسئلہ سے علیحدہ کر دیا جائے تاکہ دنیا کی رائے عامہ اور غیر عرب مسلمانوں کی توجہ پورے عرب مسائل سے ہٹ کر صرف بیت المقدس کے مسئلہ پر مرکوز ہو کر رہ جائے اور اس طرح دنیا بھر کے عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو ایک دوسرے کا مدمقابل و متصادم بنا دیا جائے۔ تاکہ بیت المقدس کا فیصلہ عرب سرزمین کے بجائے ایک متبرک مقام کی حیثیت سے ہو جس پر مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں و یہودیوں کا بھی مذہبی حق ثابت ہو سکے۔

الغرض ایک نئی ٹیکنیک کے ساتھ جنگی حالات اور عرب و اسرائیل معاملات پر خانہ ساز تجزیوں، تبصروں کا پروپیگنڈائی سیلاب لندن اور واشنگٹن سے پھوٹ پڑا اور ایشیائی ملکوں میں امریکی سامراج کے ایجنٹ اس سیلاب کے نقیب بن کر پریس کی دنیا میں پورے زور شور کے ساتھ نمودار ہو گئے۔

چنانچہ امریکی و برطانوی اخبارات سے ماخوذ اور سامراجی ملکوں کی خبر رساں ایجنسیوں سے آمدہ اطلاعات پر مبنی تبصروں و تجزیوں کا بازار پاکستان میں بھی گرم کر دیا گیا اور اس کے بہاؤ میں بیچارے بعض ناواقف مذہبی ادارے اور مذہبی شخصیتیں تک بہنے لگیں۔

بلاخوف تردید یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ آج تک جتنے بھی تجزیے و تبصرے اور نام نہاد تنقیدیں عرب اسرائیل جنگ سے متعلق شائع ہوئی ہیں۔ اور اردن کے بارے میں مصر کے بارے میں، شام کے بارے میں، صدر ناصر کے متعلق جو کچھ بھی ان تبصروں میں لکھا گیا ہے۔ ان کا منبع اور ماخذ صرف امریکہ، برطانیہ اور مغربی ملکوں کے اخبارات و اطلاعات ہیں۔

جن لوگوں کے پیش نظر امریکی سامراج اور اسرائیل کی مذمت ہے۔ ان کا تو معاملہ الگ ہے۔ لیکن جو لوگ محض اسلامی اخوت کے جذبہ سے سرشار ہو کر نا واقفیت میں اس پروپیگنڈا کا شکار ہو رہے ہیں یا عام اخبار بین حضرات اصل صورت حال سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اضطراب میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اصلی اور واقعی حالات پر مبنی ان حالیہ تغیرات کا صحیح صحیح تجزیہ کر دیا جائے۔

چنانچہ ہم اس کا آغاز صدر جمال عبدالناصر کی اس

عظیم تقریر سے کر رہے ہیں جو انہوں نے جنگ کے فوراً بعد قاہرہ ریڈیو سے کی تھی۔

پاکستانی اخبارات میں یہ تقریر بھی نامکمل ناقص صورت میں گارڈین وغیرہ اخبارات سے ترجمہ ہو کر شائع ہوئی ہے۔ ہم یہاں مصر، شام، عراق ولارمن کے اخبارات سے جمع کر کے اسے ملخصاً شائع کرتے ہیں۔ (کمال)

## صدر متحدہ عرب جمہوریہ جمال عبدالناصر کی تقریر

واللہ غالب علیٰ کل امرہٖ

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ النبی الکریم

### جذبہ اعتماد کا تقاضا

الاخوان العزیز۔ کامیابی یا ناکامی کا وقت ہو، مسرت یا کلفت کا دور ہو۔ ہم لوگ اس کے عادی رہے ہیں کہ دل کھول کر ایک دوسرے کے ساتھ اظہار خیال کریں اور ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہوئے حقائق بیان کر دیں۔ اس لئے کہ یہی ایک ایسا راستہ ہے جس پر چل کر ہم صحیح سمت کا تعین کر سکتے ہیں خواہ حالات کتنے ہی نازک اور مبہم ہو جائیں۔

### حالات کی سنگینی اور اس کا مقابلہ

یہ امر واقعہ ہے کہ گزشتہ چند ایام میں ہمیں نہایت ہی سنگین و پُرخطر حالات کے اندر سے گذرنا پڑا ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ اگر ہم صبر و تحمل، تدبر و فراست، اخلاق جرأت اور محنت و توجہ سے اپنے فرائض انجام دینے کی اہلیت بروئے کار لے آئیں تو اس مشکل صورت حال پر بخوبی قابو پا سکتے ہیں۔

### واقعات کو سمجھنے کا صحیح طریقہ

چنانچہ سب سے پہلے ہم یہ دیکھیں کہ کیا کچھ وقوع پذیر ہوا اور کیسے ہوا۔ تاکہ بعد میں برپا ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھ سکیں۔ اس کے ساتھ ہی اس راستے کا جائزہ بھی لیں جس نے حالات کو موجودہ شکل تک پہنچایا۔

### بحران کا آغاز

یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ گزشتہ مئی کے ابتدائی پندرہ دنوں میں اس سنگین بحران کا آغاز ہوا، جبکہ دشمن نے شام پر قبضہ کر لینے کا منصوبہ بنایا۔

دشمن کے سیاسی قائدین اور فوجی سربراہوں کے بیانات سے اس کے ۔۔ ِ ارادوں کا بھرپور اور واضح اظہار ہو رہا تھا شام کے ذرائع اور ہماری اپنی اطلاعات بھی دشمن کے اس منصوبہ کو ظاہر کر رہی تھیں۔ حتیٰ کہ گذشتہ ماہ ہمارا جو پارلیمانی وفد روس کے دورہ پر گیا ہوا تھا تو اسے بھی ماسکو میں دشمن کے اس ارادے اور پروگرام کی اطلاع وہاں کے بعض دوستوں نے بہم پہنچائی۔

### ہمارا فرض

اس کے بعد ہمارے لئے ناممکن تھا کہ ہم اس بات سے نظریں پھیر لیتے۔

یہ عرب بھائی چارے کا مسئلہ بھی تھا اور قومی سلامتی کے تحفظ کا معاملہ بھی۔ شام پر حملہ دراصل مصر کے خلاف بھی چیلنج تھا۔ ان حالات میں ہمیں فوراً اپنی مسلح افواج سرحدوں کی جانب روانہ کر دینی پڑیں۔ اور اقوام متحدہ کی فوجوں کو وہاں سے ہٹانا پڑا۔ اقوام متحدہ کی فوج ہٹتے ہی دشمن نے "شرم الشیخ" پر قبضہ کر لیا۔

دراصل یہ مقام آبنائے تہران پر تفوق رکھتا ہے۔ ہم پر ۱۹۵۶ء میں جب سہ طرفہ جارحانہ حملہ ہوا تھا تو اسرائیل نے اسی مقام کو استعمال کیا تھا۔

### دشمن کی طاقت کے بارے میں ہمارے اندازے

دشمن کی اصل طاقت کے بارے میں ہمارے اندازے اور تخمینے قطعی مکمل تھے۔ ان کے پیش نظر ہمارا یہ یقین غلط نہیں تھا کہ ہماری فوجیں، ان کی تربیت اور سامان کا سامان، دشمن کو پسپا کرنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے چنانچہ مسلح تصادم کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہماری افواج بالکل تیار، لیس و مستعد تھیں۔

### امریکہ کا پیغام اور دھمکی

اس دوران ۲۶ مئی کو واشنگٹن میں امریکہ کے صدر، لنڈن جانسن کا ایک پیغام ہمارے سفیر کے حوالے کیا گیا۔ جس میں کہا گیا تھا کہ:-

"ہم جنگ میں پہل نہ کریں ورنہ ہمیں سنگین نتائج برداشت کرنے پڑیں گے"۔

### روسی حکومت کی درخواست

اسی شب ساڑھے تین بجے روسی سفیر نے فوری طور پر مجھ سے ملاقات کی اور مغربی ایشیا میں روس کی متوازن اور مضبوط طاقت نہ ہونے کی پوزیشن کی وضاحت کے ساتھ روسی حکومت کی یہ درخواست بھی پیش کی۔ کہ حتی الامکان جنگ میں ہم پہل نہ کریں۔

### دشمن کا اچانک حملہ

ایک طرف یہ حالات رونما ہو رہے تھے کہ پیر کے دن ۵ جون کی صبح کو دشمن نے اچانک حملہ کر دیا۔

### دشمن کی معاون پس پردہ طاقتیں

یہ حملہ ہمارے اندازوں سے کہیں زیادہ شدید تھا اور دشمن کے وسائل و طاقت سے بہت ہی زیادہ زوردار تھا۔ یہ بات ابتدا سے واضح تھی کہ پس پردہ کچھ اور طاقتیں بھی دشمن کی معاونت میں سرگرم عمل ہیں تاکہ عرب اتحاد کی قوم پرورانہ تحریک سے اپنی سابقہ ہزیمت کا حساب چکا لیں۔

### بعض تعجب خیز باتوں کا رونما ہونا

چنانچہ حملہ کے وقت کئی ایک نہایت تعجب خیز امور رونما ہوئے

(۱) جس دشمن کی جغرافیائی پوزیشن صرف یہ تھی کہ وہ مشرق اور شمال کی طرف سے حملہ آور ہو۔ ہم نے دیکھا کہ وہ مغرب کی جانب سے حملہ آور ہو رہا ہے جہاں ۔۔۔۔۔۔ اس کا کوئی علاقہ نہیں ہے۔

اس سے صاف واضح ہے کہ دشمن کو اپنی محدود طاقت حیثیت اور وسائل کے علاوہ بھی دوسری سہولتیں مہیا کی گئیں۔

(۲) جس دشمن کی ہوائی طاقت محاذ جنگ سے آگے قدم نہیں بڑھا سکتی تھی، اس کی سرزمین کو ایک طرف سینکڑوں طیارے حفاظت میں لئے ہوئے تھے اور دوسری طرف سینکڑوں طیارے بادلوں کی طرح متحدہ عرب جمہوریہ کی فضا پر ہر طرف سے آ آ کر چھاتے چلے گئے اور تمام فوجی و شہری ہوائی اڈوں کو لگاتار بمباری کا نشانہ بنانے لگے۔

اس سے بھی یہ بات بالکل عریاں ہو جاتی ہے کہ دشمن نے اپنی عام طاقت کے علاوہ کسی اور مدد کے بل بوتے پر یہ سب کچھ کیا۔

(۳) اس کے ساتھ ہی وہ دوسرے عرب ملکوں شام و اردن کے خلاف بھی محاذوں پر برسرپیکار رہا۔ کیا تنہا اسرائیل بہ یک وقت یہ سب کچھ کر سکتا تھا؟ اس کا جواب کوئی شخص بھی اثبات میں نہیں دے سکتا۔

(۴) سامراجیوں کے ساتھ اسرائیل کی سازباز بالکل عیاں ہے۔

۱۹۵۶ء کے علانیہ اشتراک سے جو بد نتائج سامراج کو پیش آئے تھے۔ ان سے بچنے کے لئے اس مرتبہ نظروں سے اوجھل رہ کر سامراج نے اسرائیل کی معاونت کی۔

### امریکہ و برطانیہ کی عملی امداد

یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے طیارہ بردار جہازوں نے دشمن کے ساحلوں سے نزدیک رہ کر اس کی جنگی کارروائیوں میں امداد بہم پہنچائی۔

### برطانوی طیاروں کی بمباری

اور اس بات کی بھی باوثوق شہادتیں موجود ہیں۔ کہ برطانوی طیاروں نے جو مختلف قریبی ملکوں میں واقع اپنے مقبوضہ اڈوں سے اڑان کرتے رہے۔ دن کی روشنی میں شام و مصر کے محاذوں پر وقفوں وقفوں کے ساتھ پیہم یورشیں کیں۔

### جاسوسی کیلئے امریکی طیاروں کی پروازیں

نیز امریکی طیارے قریبی اڈوں سے اڑ اڑ کر ہماری بہت سی چوکیوں و مورچوں پر جاسوسی کی غرض سے پروازیں کرتے رہے۔

### مصری فوجوں کی بے بسی

ان سب کارروائیوں کا یہ ناگزیر نتیجہ تھا کہ ہماری

دونوں افواج جو کھلے صحرا میں بزدلی اور جان بازی کے ساتھ دادِ شجاعت دے رہی تھیں، فضائی حفاظت سے یکسر محروم ہو جانے کی بنا پر بے بسی محسوس کرنے لگیں اس لئے کہ دشمن بلا مبالغہ اپنی اصل طاقت سے کئی گنا زیادہ فضائی طاقت بروئے کار لے آیا تھا۔

## اردن کا محاذ

یہ ہی صورت حال اردن میں لڑنے والی عرب فوج کے ساتھ بھی پیش آئی جو شاہ حسین کی زیر قیادت سرگرم پیکار تھی۔

ایک شب تو دشمن اور اس کی معاون سازشی قوتوں نے چار سو طیاروں کو حملے کے لئے اردنی افواج کے سروں پر جمع کر دیا۔

بیت المقدس اور اردن کے مغربی ساحل پر ان بہادر اور دلیر افواج کی شجاعانہ کارگزاریوں کی خبروں اور بدلتی ہوئی بے بسانہ صورت حال کی اطلاعات سے میرا دل خون کے آنسو روتا رہا۔

## صحرائی سرزمین کی کمزور جنگی پوزیشن

صحرائی سرزمین جنگی اعتبار سے اس نوعیت کی واقع ہوئی ہے کہ وہ دشمن کی فضائی برتری کے خلاف دفاع و تحفظ کے مواقع نہیں رکھتی۔ مجھے احساس تھا کہ شاید صحرائی سطح جنگ فضائی برتری کے بغیر ہمارے لئے کامیاب ثابت نہ ہو، میں نے دوسروں سے مل کر عرب طاقت کے ممکن الحصول وسائل جمع کرنے کی سعی کی۔ (لیکن اچانک حملے نے اس سعی کو بار آور نہ ہونے دیا)

## موثر کردار

اس جنگ میں نہر سویز اور عرب تیل نے موثر کردار ادا کیا ہے۔ تاہم عربوں کو ہر مقام پر ابھی اس سے بھی زیادہ بڑا کردار انجام دینے کی ضرورت ہے اور مجھے توقع کرنا چاہئے کہ عرب اس کردار کو بجا لائیں گے۔

## جنگ بندی

عزیزان ملت! صحرائے سینا میں ہماری مسلح افواج کو پہلی دفاعی لائن خالی کر کے اور دوسری دفاعی لائن پر آ کر ٹینکوں اور طیاروں کی خوفناک جنگ لڑنا پڑی۔ انجام خواہ کچھ ہوتا اور ہمیں کتنا ہی پیچھے ہٹنا پڑتا۔ ہم دشمن کی فضائی برتری کے سامنے بے بس ہو جانے کے باوجود آخری قطرۂ خون تک لڑتے رہتے۔ لیکن بین الاقوامی بالخصوص ایشیائی و افریقی رائے عامہ کا لحاظ کرتے ہوئے جو ہماری پوزیشن کو بھی بغور ملاحظہ کر رہی تھی اور جو دنیا پر چھائی ہوئی بڑی طاقتوں کے اس شرمناک و گھناونے کردار سے بھی اچھی طرح واقف تھی، جو ہمارے خلاف انجام دیا جا رہا تھا اور جس کے بل بوتے پر ہمیں مغلوب کرنے کی کوششیں کی جا رہی تھیں۔ نیز روسی قرارداد کی یقین دہانیوں اور فرانس کے ان اعلانات کے پیش نظر کہ حالیہ جارحیت کے بل پر کسی کو بھی علاقائی توسیع کا حق حاصل نہیں ہے اور دشمن کی طرف سے جنگ بندی کی قرارداد قبول کر لینے کے اعلان کے بعد ہمارے لئے جنگ بندی کی قرارداد قبول کر لینے کے سوا چارہ کار نہ رہا۔

## نئے حالات کے تقاضے

ان نئے حالات کے پیش آ جانے کے بعد ہمیں اب وہ بہت سے امور سرانجام دینے ہیں۔ جن کے ذریعہ اس تباہی و بربادی کو جلد ختم کیا جا سکے جو ان جارحانہ حملوں سے واقع ہوئی ہے۔

نیز پوری عرب قوم کو باہم مل کر عزم و استقلال کا حامل رویہ اختیار کرنا ضروری ہو گیا ہے

## تین اہم حقیقتیں

نمبر (۱) سامراجیت کی مکمل تباہی۔ دنیائے عرب میں سامراجیت کی مکمل تباہی ہی وہ اہم حقیقت ہے۔ جس کے وقوع میں آ جانے کے بعد اسرائیل اپنی قوت کے ساتھ تن تنہا رہ جاتا ہے۔

اس کے بعد حالات خواہ کچھ ہوں اور کتنی ہی مدت تک موجود رہیں۔ لیکن عربوں کی صلاحیتیں اسرائیل کے مقابلہ میں بہرحال موثر و وسیع تر ہیں۔

نمبر (۲) عرب مفادات کی تجدید۔ ہم نے نہایت بے بسی اور افسوس کے ساتھ یہ دیکھا کہ امریکہ کا چھٹا بحری بیڑہ، عرب پٹرولیم کے ساتھ اسرائیل کی حفاظت اور مدد اور عربوں کے خلاف کارروائیاں کرنے کے لئے ہمارے ساحلوں کے قریب گشت کرتا رہا ہے۔

عرب علاقوں میں واقع امریکہ و برطانیہ کے فوجی اڈے جبری طور پر اور عوام کی مرضی کے خلاف جارحیت کے لئے استعمال کئے جاتے رہے ہیں

ان المناک شواہد کے بعد ضروری ہو گیا ہے کہ عربوں کے حقوق کی خدمت کی خاطر عرب مفادات کی از سر نو تجدید کی جائے۔ یہ ایک بنیادی حقیقت ہے

نمبر ۳۔ عربوں کا یک آواز ہو جانا۔ اب اس امر کے لئے انتظار و تساہل کا وقت بالکل نہیں رہا ہے کہ تمام عرب بالکل ایک آواز ہو جائیں۔ تحفظ کی اب صرف یہ ہی ایک صورت ہے اور اس کا متبادل کوئی اور امر نہیں۔

## ذمہ داری

ایہا الاخوان!

موجودہ حالات میں حقائق و واقعات پر مبنی جو کچھ تجزیہ میں کر سکتا تھا۔ آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس شکست کی ذمہ داری قبول کرنے سے عذر و گریز کریں۔ میں صاف طور پر اس ناکامی کی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار ہوں

## جمال عبدالناصر اور دشمن

سامراجی عناصر بار بار کہتے رہے ہیں کہ ہمارا اصل دشمن جمال عبدالناصر ہے۔ عرب نہیں ہیں۔ میں ان پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ صرف جمال عبدالناصر ہی نہیں۔ تمام عرب کی دشمن ہے۔ اگرچہ عرب اتحاد کی قوم ہمیشہ سے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ وہ عالم عرب کو ایک وسیع سلطنت ظاہر کریں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عربوں کے اتحاد کی امید جمال عبدالناصر سے کہیں پہلے اپنی جگہ بنا چکی تھی اور جمال عبدالناصر کے بعد بھی باقی و قائم رہے گی

میں ہمیشہ سے یہ کہتا چلا آیا ہوں کہ دائمی چیز ایک فرد نہیں ہوتا، ملک و ملت ہوتے ہیں۔ ملک و ملت کے معاملات میں عبدالناصر کا حصہ خواہ کچھ ہو، وہ عوامی قوت کا ہرگز خالق نہیں، صرف ایک مظہر ہے۔

## سرکاری منصب سے علیحدگی اور عوامی زندگی اختیار کرنے کا فیصلہ

چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام سیاسی مناصب اور سرکاری عہدوں سے کنارہ کش ہو کر عوام میں گھل مل جاؤں اور دوسرے عام شہریوں کے ساتھ رہ کر اپنے فرائض بجا لاؤں۔ تاکہ سامراجی عناصر جان لیں کہ انہیں جمال عبدالناصر سے ہی نہیں پوری عرب قوم سے مقابلہ درپیش ہے۔

اس فیصلے کے بعد آئین کی دفعہ ۱۱۰ کے مطابق میں اپنے تمام اختیارات اپنے دوست، اپنے ساتھی اور اپنے بھائی زکریا محی الدین کو تفویض کر رہا ہوں تاکہ وہ آئندہ کے سرکاری فرائض کی بجا آوری کر سکیں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ وقت حرکت و عمل کا وقت ہے، درد و غم کے اظہار کا وقت نہیں ہے۔ جذبات کے تقاضے خواہ کچھ ہوں۔ ہمارے نظریات بلند رہنے چاہئیں۔ میری روح اور میرے قلب کی دھڑکنیں ہر وقت آپ کے ساتھ ہیں۔

خدا کی حمایت و نصرت پر ہمیں مکمل بھروسہ و اعتماد ہے اور دعا ہے کہ وہ ہماری صحیح رہنمائی فرمائے۔ ہمارے دلوں کو امید کے چراغ سے روشن رکھے اور آپ پر خدا کا فضل و کرم ہو۔

---

## بقیہ شذرات

مصر و شام کے نقصانات اور اسرائیل کے ساتھ عربوں کی متحدہ و مشترکہ کشمکش کے مسئلہ پر پردہ ڈال دیں اور اردن و بیت المقدس کے معاملہ کو مصر و شام کے معاملات سے کاٹ کر اردن کو ان سے جدا کر لیں تاکہ عرب اتحاد کا منصوبہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکے۔

اردن کے وزیر اعظم نے اس مکارانہ و پرخطر چال کو بروقت محسوس کر لیا ہے۔ اور یہ بیان دے کر مغربی شاطرین اور ان کے ہمنواؤں کے بد عزائم پر کاری ضرب لگا دی ہے۔

وزیر اعظم اردن کے اس بیان کے بعد ان گروہوں کے خفیہ عزائم کا پردہ فاش ہو جاتا ہے، جو اردن کے نقصانات اور اردنی افواج کی بہادری کا نام لے کر مصر و ناصر کی اہمیت گھٹانے میں معروف ہیں۔

(ک)

# خبرنامۂ جمعیۃ

**عرب امداد فنڈ**

حضرت مولانا محمد صاحب انوری لائلپور بذریعہ محمد نعیم صاحب ۔ ۔۔۔۲۳۵

صوبائی ناظم اعلیٰ مولانا عبد القادر صاحب قاسمی ۷ جولائی کو خان گڑھ گئے۔ وہاں تقریر کی۔ دوپہر کوٹ ادو پہنچے۔ وہاں جمعیۃ کا اجلاس منعقد کیا۔ ۹ جولائی کو شادن لنڈ پہنچے۔ ۱۰ جولائی ڈیرہ غازی خان گئے۔

| | |
|---|---|
| امیر | حضرت مولانا محمد بخش صاحب |
| نائب امیر | سردار غلام حسن خان صاحب |
| ناظم اعلیٰ | مولانا عبد الحمید صاحب |
| نائب ناظم | خورشید احمد جاجرانی |
| خازن | مولانا محمد عمر صاحب |
| سالار | صوفی غلام علی صاحب |

● ۔۔۔ مورخہ ۲۹/۶/۶۷ کو علاقہ چٹی گئی کی دعوت پر امیر ضلع حضرت مولانا عبد الحی صاحب تشریف لے گئے بعد نماز ظہر علاقہ بھر کے ائمہ مساجد اور دیگر دیندار مسلمانوں نے اجلاس میں شرکت کی۔ مولانا موصوف نے ۲ گھنٹے تقریر کی اور علماء علاقہ کو حالات حاضرہ سے آگاہ کیا۔ اور آنے والے خطرات سے باخبر کرتے ہوئے ان کو اتحاد اور اتفاق کی دعوت دی اور لوگوں سے کہا کہ علماء حق کی حمایت کرو تاکہ دینی کام کرتے ہیں کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ آئے۔ آخر میں حسب ضابطہ انتخاب عمل کیا گیا۔

| | |
|---|---|
| امیر | قاضی عبد الواحد صاحب کلگان |
| نائب امیر | محمد اسحاق صاحب ہاکی میرا |
| ناظم اعلیٰ | مولوی فضل حق صاحب پچی گئی |
| نائب ناظم | مولوی محمد رستم صاحب بٹر بیڑ |
| خزانچی | غلام حیدر صاحب |

**مجلس شوریٰ**

(۱) مولوی شمس المعارفین صاحب (۲) ولی محمد صاحب (۳) دوست محمد خان صاحب (۴) بابو صدیق صاحب (۵) مولوی خلیل الرحمٰن صاحب (۶) ولیداد صاحب (۷) ملک عزیز الرحمٰن صاحب۔

● ۔۔۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد کی جانب سے مانجھی پور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا خلیفہ احمد دین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام خیرپور ڈویژن، حضرت مولانا عبد العزیز صاحب امیر جمعیۃ لاڑکانہ اور حضرت مولانا خدا بخش صاحب امیر جمعیۃ ٹھل، جناب محمد ادریس صاحب ناظم جمعیۃ خیرپور ڈویژن نے تقریریں کیں۔ جمعیۃ کی طرف سے ایک مدرسہ کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا نام مدرسہ مفتاح العلوم رکھا گیا اور جماعت کی باقاعدہ تشکیل ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے۔

| | |
|---|---|
| امیر | میاں نور محمد صاحب |
| ناظم عمومی | میاں جلال الدین صاحب |

● ۔۔۔ اتوار ۳۰ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ کو مدرسہ مفتاح العلوم شاہ پور چاکر میں زیر صدارت حضرت مولانا عبد القادر صاحب لغاری منعقد ہوا۔ ضلع بھر کے عہدیداران کے علاوہ ڈویژنل سربراہان نے بھی شرکت کی۔ مولانا دوست محمد صاحب ۔ مولانا قائم الدین صاحب مولانا نور محمد صاحب امیر ڈویژن ۔ مولانا محمد حسن صاحب شاہ پور چاکر امیر ضلع و نائب امیر ڈویژن نے حالات حاضرہ۔ عرب اسلام کے موجودہ بحران اور سامراجی طاقتوں کی اسلام دشمن سازشوں پر روشنی ڈالی۔ علماء کرام نے موجودہ فتنوں کی یلغار پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے ان کا قلع قمع کرنے اور ان فتنوں سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے جمعیۃ میں شامل ہو کر دین کی خدمت علماء کرام کی رہبری میں کرنے کی ہدایت فرمائی۔

(محمد عرفان قادری ناظم ضلع)

● ۔۔۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد یعقوب صاحب القاسمی نے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں اسرائیل کے قانونی وجود کو چیلنج کیا ہے۔ اور امریکی و برطانوی سامراج کی شدید مذمت کی ہے قبلۂ اول پر یہودیوں کے قبضہ کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے مکروہ کردار پر تنقید کی ہے حکومت پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ تمام مسلمان ممالک کو متحد کرنے کی کوشش کرے۔

● ۔۔۔ ۷ جولائی کو جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد جمعیۃ کی مختلف سرگرمیوں پر روشنی ڈالی گئی اور کام کو وسیع کرنے کے لئے مختلف طریقوں پر غور کیا گیا۔

سیرت کانفرنس جو کہ جمعیۃ کے زیر اہتمام یکم، ۲، ۳ ستمبر ۶۷ء کو ہو رہی ہے کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے سلسلے میں مختلف تجاویز پاس کی گئیں

اجلاس کے آخر میں شیخ حسام الدین صاحب کی وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس بطل حریت زعیم احرار جناب شیخ حسام الدین صاحب کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور شیخ صاحب کو ان کے عظیم کارناموں پر زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

● ۔۔۔ تشکیل جمعیۃ علماء اسلام بستی دارنی تحصیل رحیم یار خاں۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا عطاء اللہ صاحب |
| ناظم | حافظ عبد المالک صاحب |
| خازن | فقیر تاج محمد صاحب |

تجاویز۔ ضلعی دفتر سے الحاق اور ترجمان اسلام کی اشاعت میں توسیع کی جائے۔ (عبد الصبور)

● ۔۔۔ دلوخیل ۷ جولائی۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے زیر اہتمام بمقام دلوخیل زیر صدارت رستم خان جلسۂ عام منعقد ہوا۔ ضلع بھر کے علماء کرام نے شرکت فرمائی حضرت مولانا سید جان محمد امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں و مولانا حبیب اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں و مولانا علی اکبر نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل بنوں و مولانا محمد سلیم نائب امیر جمعیۃ ضلع بنوں و رستم خان صدر جلسہ و مولانا گل جان نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لکی مروت نے جہاد کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔

شاہ نواز خان دلوخیل نے تجویز پیش کی کہ عرب بھائیوں کے لئے رضاکار و مالی امدادی فنڈ جمع کر کے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے پیش کی جائے۔ جلسہ مولانا گل جان کی دعا پر ختم ہوا۔

(حبیب اللہ جان نیازی دلوخیل)

● ۔۔۔ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ غلہ منڈی جھنگ صدر کی طرف سے صدارتی فنڈ برائے امداد عرب میں مبلغ ۲۷/۱/۰ روپے جمع ہوئے۔

(سید صادق حسین خطیب جامع مسجد غلہ منڈی جھنگ صدر)

● ۔۔۔ حکیم ملک واحد بخش صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کی اہلیہ محترمہ ایک ماہ شدید بیمار رہنے کے بعد ۱۰ جولائی ۱۹۶۷ء کو انتقال کر گئیں موصوفہ نیک سیرت خاتون تھیں۔ اللہ کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

ادارہ ترجمان اسلام حکیم صاحب موصوف کے غم میں برابر کا شریک ہے (ادارہ)

**سلانوالی میں تعزیتی جلسہ** ۔ مسلمانان پاک و ہند کے عظیم محسن شیخ حسام الدین صاحب کی وفات سے تمام دین پسند حلقوں اور بالخصوص جمعیۃ علماء اسلام کے حلقہ میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے ہیں اور اہالیان سلانوالی اس پر اپنے گہرے رنج و غم کے ساتھ آپ کے اور ان کے پسماندگان کے غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور تمام متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۱۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ کو مدنی جامع مسجد سلانوالی میں تعزیتی جلسہ ہوا اور مدرسہ حسینیہ حنفیہ میں ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔

(۲) عربوں کی امداد کے سلسلہ میں مولانا سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب امیر جمعیۃ نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

(حکیم شریف الدین ناظم مدرسہ حسینیہ حنفیہ سلانوالی ضلع سرگودھا)

# واقعات و حالات

## مس فاطمہ جناح بھی چل بسیں

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

تحریک و قیام پاکستان کی سیاسی تاریخ میں جہاں مسٹر محمد علی جناح کا نام بنیادی حیثیت رکھتا ہے وہاں ان کی بہن مس فاطمہ جناح کا نام بھی اس حیثیت سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ مسلم لیگ نے جہاں مسٹر محمد علی جناح کو قائد اعظم اور بابائے ملت قرار دیا، وہاں مس فاطمہ جناح کو بھی مادر ملت کا لقب دیا۔ مس فاطمہ جناح تحریک پاکستان میں اپنے بھائی کی ہمہ وقت شریک و معاون رہیں اور بھائی کی وفات کے بعد ان کی صحیح جانشین سمجھی جاتی رہی ہیں۔

بھائی کی وفات کے بعد وہ ہر دور میں پاکستان کے حکمرانوں کے لئے تنقید کی زبردست علامت بنی رہی ہیں اور کوئی حکمران اور حکومت بھی ان کا مکمل تعاون و حمایت حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔

ہر دور میں اقتدار سے محروم ہونے والے سیاسی لیڈروں نے ان کا سہارا پکڑا ہے حتیٰ کہ مودودی صاحب تک ۔۔ جو کبھی ان پر نام لے کر بھرپور تنقید لکھ چکے تھے اور حیدر آباد میں ہونے والی ایک معمولی سی سیرت کی مجلس کی صدارت تک کے لئے انہیں نا اہل ٹھہرا چکے تھے گذشتہ صدارتی انتخاب میں ان کے پیروکار بنے اور اپنی سیاسی حیثیت بحال کرنے کے لئے ان کا سہارا لینا ضروری سمجھا۔

الغرض وہ موت سے پہلے تک پاکستان کی سیاست میں ایک اہم اور حکمرانوں سے بھی بالاتر عنصر کی حیثیت اختیار کئے رہیں۔ افسوس ہے کہ ان کی موت سے تحریک پاکستان کی تاریخ کا وہ باب ختم ہوگیا، جو ان کے بھائی سے شروع ہوا تھا۔

## سرحدی اہلکاروں کی کرتوتیں (قسط ۳)

گذشتہ دو قسطوں میں ہم نے حاجی سربلند خاں صاحب کے بارے میں بعض حقائق ذکر کئے تھے۔ جس کے بعد حاجی صاحب موصوف نے دو خط حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی خدمت میں بھیجے اور ساتھ ہی جناب جہانداد خاں صاحب جو حاجی صاحب کے داماد ہیں مولانا صاحب کے پاس راولپنڈی آئے۔ مولانا نے اخبار ترجمان اسلام کے عملہ کو آئندہ قسطیں شائع کرنے سے منع فرما دیا۔ اس لئے اب اس عنوان کے تحت ہم باقی قسطوں کی اشاعت ملتوی کرتے ہوئے محترم حاجی سربلند خاں صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالے دولت یا حکومت دیں تو آدمی کو اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اللہ کی نعمت کے ذریعہ سے خلق خدا کو تکلیف دینا نعمت کی ناشکری ہے۔ جب آپ کو خدائے برتر نے دولت دی۔ بڑے افسر آپ کے ہاں دعوتیں کھاتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ نہ ہونا چاہیئے کہ اس اثر و رسوخ سے غریب عوام کو تنگ کیا جائے۔ ہم قطعاً کسی معزز مسلمان کی پگڑی اچھالنے کے حق میں نہیں ہیں اور اسی لئے سالہا سال تک ہم نے باوجود اطلاع کے اخبار میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ مگر اب کے اچھڑاں والے مسلمانوں اور خاص کر حاجی صاحب کے بھائی نے یہ باور کرایا کہ عوام کو تکلیف ہے جس پر ہم نے اپنا فرض ادا کیا۔

اگر حاجی صاحب موصوف ہماری درخواست پر عمل کرکے اپنے ماحول کی خدمت کریں جو ہر صحیح مسلمان کا فرض ہے اور دوسروں کو شکایت کا موقع نہ دیں تو ہمارے لئے خوشی کا مقام ہوگا۔ اب ہم حضرت مولانا کے حکم کے تحت تیسری قسط کی اشاعت ملتوی کرتے ہیں۔

(ادارہ ترجمان اسلام)

## فہرست رائے دہندگان میں نام درج کرانے کی فیس

کلور کوٹ، ۲ جولائی۔ آج حافظ محمد طیب صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ نے ایک جلسہ میں حکومت کے اس اقدام پر کڑی نکتہ چینی کی کہ وہ ووٹر کا نام فہرست میں اندراج کرانے پر ۰/۵ روپے فیس وصول کریگی حافظ محمد طیب صاحب نے اس اقدام کو حق آزادی رائے کے قطعاً منافی قرار دیا۔ چونکہ اس طرح غریب رائے دہندگان ووٹ دینے کے حق سے محروم رہ جائیں گے یا پھر ضرورتمند اس کی فیس ادا کرکے اس کی آزادی رائے پر اثر انداز ہوگا۔ چنانچہ حکومت سے مطالبہ ہے کہ ووٹ کے اندراج کی قطعاً کوئی فیس مقرر نہ کی جائے۔

(جلیل احمد رانا ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ)

## جمعیۃ علماء اسلام بفہ کا جلسہ عام

۵ جولائی کو حسب اعلان جمعیۃ علماء اسلام بفہ ضلع ہزارہ کا عام اجلاس شروع ہوا۔ بعد نماز عصر ۶ بجے چوک بازار بفہ میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالودود صاحب امیر جمعیۃ اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد حضرت مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب شنکیاری نے اتباع سنت اور تنظیم علماء پر مفصل تقریر فرمائی۔ جس کے بعد جناب صدر نے امریکہ کی یہودنوازی کے خلاف اظہار خیال فرمایا اور مسلمانوں کی تاریخی عالی ظرفی پر روشنی ڈالی۔ دوسرا اجلاس رات کو بعد از نماز عشاء میدان اڈہ بفہ عقب کیبنٹی میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحی صاحب امیر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام خطیب مانسہرہ اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت و نعت کے بعد میاں عبدالقیوم صاحب نے مولانا غلام غوث صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

حضرت مولانا عبدالحی صاحب صدر اجلاس نے یہودی اور سامراجی برطانوی مال کے بائیکاٹ کی تجویز پیش کی۔ شیخ حسام الدین صاحب مرحوم کی تعزیت کا ریزولیوشن پڑھا حکومت پاکستان کے امدادی فنڈ کو بنظر استحسان دیکھنے اور پوری پوری امداد کرنے کی قرارداد منظور کرائی۔ آپ کے بعد مولانا غلام غوث صاحب نے ساڑھے بارہ بجے رات تک تقریر کرتے ہوئے پاکستان میں اسلامی احکام کی مخالفت مودودی کی بے دینی اور امریکہ دوستی کے خلاف عوام کو آگاہ کیا۔ ناصر کے خلاف بکواس کرنے کے سلسلہ میں عوام نے مودودیوں کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کیا۔

مولانا نے تقریر میں جنگ کے حالات پر مفصل روشنی ڈالی اور مودودیوں کی کذب بیانیوں کا پول کھولا۔ اجلاس میں علاقہ پکھلی ڈھوڈیال۔ اچھڑیاں ٹانڈہ۔ بجنہ۔ عنایت آباد، ملک پورہ، مانسہرہ وغیرہ کے لوگ موٹروں پر آئے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع اور ہر طرح کی کامیابی میں بے نظیر طور پر کامیاب رہا۔ لاؤڈ سپیکر نہایت اچھا تھا۔ مولوی عبدالقادر صاحب ناظم جمعیۃ اور دیگر ارکان جمعیۃ نے ہر طرح حصہ لیکر اجلاس کو کامیاب بنایا۔ اہل بفہ نے باہر سے آنے والے معزز مہمانوں کی مہمانی کا خوب انتظام کر رکھا تھا۔ عوام نے جمعیۃ سے پورا تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔

### مانسہرہ میں اجتماع

۶ جولائی کو جامع مسجد ناڈی مانسہرہ میں بعد از نماز عشاء منادی کے مطابق عام اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحی صاحب شروع ہوا۔ صدر صاحب کی افتتاحی کے بعد مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے حکومت پاکستان کے طرز عمل پر جو علماء حق کے خلاف ہے روشنی ڈالی مرزائی اور مودودی فتنہ سے عوام کو آگاہ کیا۔ جنگی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے امریکی ایجنٹوں اور مودودیوں سے بچنے کی تلقین کی۔ اجلاس ہر طرح کامیاب رہا۔

### مودودی کا اعلان مسجد میں روک دیا گیا

میاں طفیل محمد مودودی جس کو آج کل صدر ناصر کے خلاف زہر اگلنے کی ڈیوٹی کے لئے دورہ کرنا لازمی ہوگیا ہے مانسہرہ بھی پہنچے۔ جامع مسجد میں اس کے درس کا اعلان ہوا۔ مگر مسلمانوں نے شور مچا کر سخت احتجاج کیا کہ گمراہ فرقے کے درس کا اعلان مسجد میں نہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس ناکامی کے بعد طفیل محمد کو اپنے مقامی تنخواہ داروں کی بیکاری کا پتہ چل گیا کہ کس طرح مودودیے بوگس رپورٹیں کر کر کے اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ درس میں چند آدمی شریک تھے۔ مودودیوں کے بغیر مسلمانوں نے کوئی دلچسپی نہ لی۔

اس گمراہ فرقہ میں ایک سفیدہ کا آدمی بھی شریک ہے سنا ہے کسی آدمی کی مودودی سمجھ کر تھوڑی سی پٹائی بھی ہوگئی۔ عام مسلمان اب مودودیوں کو گمراہ سمجھتے اور ان کو ملک و ملت کے لئے امریکی جاسوسوں سے زیادہ خطرناک قرار دے رہے ہیں۔

---

## ناصر کی مخالفت مغربی سامراج کی حمایت ہے

(قائد جمعیۃ مفتی محمود)

خان گڑھ میں جلسہ سیرت النبی بمقام جامع مسجد ٹھلہ والی میں مولانا مفتی محمود صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے ملک کے بعض عنصر ناصر کی مخالفت کرکے دین کی کوئی خدمت نہیں کر رہے۔ آپ نے فرمایا کہ موجودہ نازک ترین دور میں جبکہ اسرائیل کی جھڑپیں جاری ہیں ناصر کی مخالفت کرنا مغربی سامراج دوستی کا ثبوت بہم پہنچانا ہے۔ آپ نے فرمایا میں بحیثیت مفتی کے کہتا ہوں۔ کہ عرب قومیت کا نعرہ لگا کر اسلامی طاقتوں سے برسر پیکار آنا کفر ہے۔ مگر عرب قومیت کا نعرہ لگا کر اور عرب قوموں کو عربی النسل ہونے کا احساس دلا کر مغربی سامراجی جارحیت کا مقابلہ کرنا ہرگز خلاف اسلام نہیں۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ امریکہ، برطانیہ نے موجودہ جنگ میں عرب ممالک کے ساتھ جو کردار ادا کیا ہے وہ صریح اسلام دشمنی ہے اور ہماری حکومت کو سینٹو سنٹو سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔

آپ نے مطالبہ کیا کہ ہماری حکومت امریکہ، برطانیہ کو اول نمبر کا دشمن اسلام قرار دے کر ان کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کرکے یہ ثابت کرے کہ پاکستان کی ہمدردیاں عرب بھائیوں کے ساتھ ہیں اور پاکستانی عوام کو چاہیئے کہ امریکی، برطانوی، اسرائیلی تیار شدہ اشیاء کا مکمل اور قطعی بائیکاٹ کریں۔ جمعیۃ علماء کی شاخوں کو چاہیئے کہ عرب بھائیوں کی امداد کے لئے عرب ریلیف فنڈ کمیٹیاں قائم کریں۔ آپ نے عوام سے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی۔ اس سے بیشتر آپ نے شہر سلطان روہیلانوالی کے اجتماعات سے بھی خطاب فرمایا۔ اگرچہ مفتی صاحب کی طبیعت خراب تھی مگر متواتر تقریریں کرتے رہے۔ (محمد عمر خادم جمعیۃ علماء اسلام خان گڑھ)

## امریکہ، برطانیہ اور یہودی فرموں کے مال کا بائیکاٹ کیا جائے

۷ جولائی، شاہی جامع مسجد سرائے عالمگیر میں جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گجرات نے فرمایا کہ جو لوگ عربوں اور خصوصاً مصر کے صدر جمال عبدالناصر کے خلاف غلط افواہیں پھیلاتے ہیں وہ دشمن کے ایجنٹ اور امریکہ نواز ہیں۔

مولانا نے فرمایا کہ یہ مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی مسلم ملک یا اس کے حکمران کے خلاف غلط پروپیگنڈا کرے۔ آخر میں مولانا نے ایک قرارداد میں اپنی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ دوسری تمام غیر ملکی فرموں کو قومی ملکیت میں لے لے۔ مولانا نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ دشمن کو مادی شکست دینے اور اس کی تجارت کو نقصان پہنچانے کے لئے اس کی تیار کی ہوئی تمام اشیاء کی خرید و فروخت بند کر دیں۔ مولانا کی اپیل پر ۱۲۱۷/۰۰ روپے عرب فنڈ کے چندہ ہوا۔ (عبدالحمید سرائے عالمگیر)

## جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی سرگرمیاں

۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم تنظیم مولانا محی الدین خاں صاحب اور ناظم عمومی مولانا شمس الدین صاحب قاسمی سلہٹ گئے۔ سلہٹ کے کارکنان جمعیۃ قاری معین الدین وغیرہ نے استقبال کیا۔ بعد نماز مغرب دفتر جمعیۃ نئی سڑک میں ضلعی جمعیۃ کی مجلس عاملہ میں شرکت کی ضلعی جمعیۃ کے دورے کے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ ربیع الثانی کی اخیر اور جمادی الاول کے عشرہ اول میں حبیب گنج محکمہ کے دورے کئے جائیں۔ ذکی گنج دورہ کے لئے مولانا محمد اشرف علی صاحب کو، سنام گنج محکمہ کے دورے کے لئے مولانا حافظ شیخ عبدالکریم صاحب کو جنتیا علاقہ کے دورے کے لئے مولانا محمد ابراہیم جتولی صاحب کو ذمہ داری دی گئی۔ یہ سب دورے آئندہ دو مہینے کے اندر اندر مکمل کئے جائیں۔ مولوی بازار محکمہ کے لئے بھی ایک وفد روانہ ہونے کا طے پایا۔ دورے کے وفد میں حضرت شیخ باگہ، مولانا بشیر احمد صاحب، صوبائی امیر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ضلعی امیر حضرت مولانا ریاست علی صاحب ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا اشرف علی صاحب اور ناظم دفتر مولوی عبدالنور صاحب وغیرہ ہوں گے۔

بعدازاں باتفاق رائے چند تجاویز پاس کرکے مجلس ختم ہوئی۔

تجویز نمبر ۱۔ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی اپیل کے مطابق عرب بھائیوں کی امداد کے لئے چندہ فراہم کیا جائے۔

(۲) بیت المقدس پر اسرائیل کے قبضہ کے خلاف نیز اس میں برطانیہ اور امریکہ کی سازش پر مذمت اور غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔

(۳) حکومت مشرقی پاکستان سے کہا گیا کہ وہ عربوں کی امداد کی مہم چلائے۔

(۴) وزیر اوقاف کے اس بیان پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا کہ جمعرات کے دن عید نہ پڑھانے والوں کو اوقاف کی مساجد سے علیحدہ کیا جائے گا۔

(۵) حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ ملک سے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر اخلاق سوز تباہ کن افعال غیر شرعیہ کو دور کرکے اصلی اسلامی قوانین کو نافذ کیا جائے۔

دوسرے دن مولانا محی الدین خاں صاحب نے شہر کے بااثر اشخاص اور لیڈروں سے ملاقات کرکے تبادلہ خیالات کیا مولانا محی الدین خاں صاحب نے بعد نماز مغرب خطاب فرمایا۔ موصوف نے مشرق وسطیٰ کے احوال بیان کرتے ہوئے اسرائیل کے ساتھ جنگ میں مسلمانوں کی شکست کی وجوہات اور اسباب کو بیان کیا۔ نیز برطانیہ اور امریکہ کی سازش کو مفصلاً واضح کیا۔ مولانا شمس الاسلام صاحب شیرپوری کی دعا پر مجلس ختم ہوئی

(ناظم دفتر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام
نئی سڑک سلہٹ)

## برطانیہ اور امریکہ سے سفارتی تعلقات ختم کرو، حکومت پاکستان سے

## قائد جمعیۃ مفتی محمود صاحب کا مطالبہ

ملتان ۱۱ جولائی۔ گزشتہ رات ملتان چھاؤنی میں سیرت النبی کے جلسہ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے ایک عظیم الشان جلسہ میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ اگر وزیر خارجہ اور حکومت پاکستان واقعی عرب کی حمایت کرنا چاہتے ہیں تو فوراً سامراج سے تعلق ختم کر دیں۔ برطانیہ امریکہ اور مغربی جرمنی کو پاکستان سے بوریا بستر اٹھانا چاہیئے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ان کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں۔ کیونکہ جنرل اسمبلی کے بعد اس ثبوت کی کوئی ضرورت نہیں کہ اسرائیل نے ان کی شہ پر حملہ کیا ہے یا نہیں۔ ساتھ ساتھ یہ مطالبہ کیا کہ پاکستان فوراً فوجی معاہدوں سے الگ ہو جائے۔ کیونکہ خواجہ شہاب الدین نے خود بھی قومی اسمبلی میں بتایا ہے۔ کہ یہ معاہدے بیکار ہیں اس لئے بے کار معاہدوں کے ساتھ وابستہ ہونا اور بھی بیکار بات ہے اور رسوائی کا سبب ہے۔

آگے چل کر آپ نے فرمایا کہ سی آئی اے اور ان کے ایجنٹوں سے ہوشیار رہیئے۔ جو لوگ یہ مکروہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ عرب کو شکست ہوئی۔ یہ لوگ سوجھ بوجھ سے خالی ہیں۔ کیونکہ جنگ ابھی تک جاری ہے۔ شہیدوں کا خون ضائع نہیں ہوتا۔ ہاں عربوں کا نقصان ہوا، شہید ہوئے، مجروح ہوئے، مظلوم ہیں۔ بیت المقدس گیا، صحرائے سینا پر اسرائیلی فوج بیٹھ گئی۔ لیکن عربوں نے ابھی تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ خلیج عقبہ کو بین الاقوامی گذرگاہ تسلیم نہیں کرتے۔ آپ نے عوام سے مطالبہ کیا کہ آپ کا فرض ہے۔ اسرائیلی مال کا بائیکاٹ کر دو۔ ڈالڈا، سنلائٹ، لائف بوائے، رکسونا۔ باٹا کمپنی۔ کوکا کولا۔ سیون اپ۔ فانٹا اور پاکولا ہرگز مت خریدو۔ یہ یہودی کمپنیوں کا مال ہے۔ اور عرب کی امدادی فنڈ میں دل کھول کر امداد دو۔ جلسہ میں کئی بار نعرۂ تکبیر اور اللہ اکبر کی آوازیں گونج اٹھیں۔ پنڈال رنگ برنگے قمقموں سے روشن تھا۔ مستورات کے لئے پردے کا انتظام تھا۔ ملتان چھاؤنی کا سنجیدہ طبقہ آرام اور سکون کے ساتھ آخر تک بیٹھا ہوا تھا۔ آپ سے پہلے مولانا غلام مصطفیٰ رحمانی نے تقریر فرمائی۔ جلسے کی کارروائی دعا کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔

(سعید احمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان)

بھکر ضلع میانوالی کے مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم ضلعی جمعیۃ و حافظ ممتاز علی صاحب ناظم اعلیٰ بھکر نے ڈی سی کے احکام ضلع بدری کو ہائیکورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ عدالت عالیہ نے اس کی سماعت کے لئے ۳۱ جولائی مقرر کی ہے۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

# مولانا سیّد گل بادشاہ صاحب کا فتویٰ

## اور مودودی جماعت

(عامر عثمانی کے جواب میں)

(قسط نمبر ۱۴)

(۴) (و) خلیفہ راشد وہ شخص ہے جو صاحب منصب امامت ہو۔ اور ریاست ایمانی کے معاملات اس سے ظاہر ہوں۔ جو اس منصب تک پہنچا وہی خلیفہ راشد ہے

(ب) خلیفہ راشد سایہ رب العٰلمین۔ ہم سایۂ انبیاء و مرسلین، سرمایۂ ترقی دین اور ہم پایۂ ملائکہ مقربین ہے۔ دائرۂ امکان کا مرکز، تمام وجوہ سے باعث فخر اور ارباب عرفان کا افسر ہے۔ دفتر افراد انس کا سر ہے۔ اس کا دل تجلئ رحمٰن کا عرش۔ اور اس کا سینہ رحمتِ واقرہ اور اقبال جلالت یزداں کا پرتو ہے۔ اس کی مقبولیت جمال ربانی کا عکس ہے۔ اس کا قہر تیغ قضا اور مہر عطیات کا منبع ہے۔ اس سے اعراض معارضہ تقدیر اور اس سے مخالفت مخالفتِ رب قدیر ہے۔ جو کمال اس کی خدمت گذاری میں صرف نہ ہو خیال ہے پُر از خلل اور جو حکم اس کی تعظیم و تکریم کے بیان میں نہ لایا گیا سراسر وہم باطل و محال ہے۔ جو صاحب کمال اس کے ساتھ اپنے کمال کا موازنہ کرے وہ مشارکت حق تعالےٰ پر مبنی ہے۔ اہل کمال کی علامت یہی ہے کہ اس کی خدمت میں مشغول اور اس کی اطاعت میں مبذول رہیں۔ اس کی ہمسری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں اور اُسے رسولؐ کی جگہ شمار کریں (ص ۸۶)

فرمائیے! یہ ہے حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے الفاظ میں خلیفہ راشد کی تعریف، جس کے ہر لفظ سے محبت و عظمت کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جو کچھ خلیفہ راشد حضرت عثمانؓ کے متعلق ابو الاعلیٰ مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ آپ کی پالیسی خطرناک اور فتنہ انگیز ثابت ہوئی وغیرہ۔ اس سے بغض و عناد کی بو آتی ہے۔ کیا کسی اہل علم و انصاف کے نزدیک حضرت عثمانؓ کے بارے میں حضرت شاہ شہیدؒ اور ابو الاعلیٰ کا نظریہ ایک قرار دیا جاسکتا ہے ؟

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

### حضرت معاویہؓ

حضرت شاہ شہیدؒ نے حضرت معاویہؓ کو سلطان کامل قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں :- (و) سلطان کامل حکمی خلیفہ راشد ہے۔ یعنی اگرچہ خلافت راشدہ تک نہیں پہنچا لیکن خلافت راشدہ کے عمدہ آثار، بعض بحوالہ شریعت کی خدمت صدق و اخلاص سے اس سے صادر ہوں۔ پس

اگر کسی وقت سلطان کامل تخت سلطنت پر متمکن ہو اور اس وقت امام حق کا بھی وجود ہو جو خلافت کی لیاقت رکھتا ہے تو مناسب یہ ہے کہ امام حق منصب امامت پر قناعت کرے اور اپنی کوشش ہدایت و ارشاد کی طرف مبذول کرے اور سلطان کے ساتھ امور سیاست ہی دست و گریباں نہ ہو اور رعایا اور لشکر کو جنگ و جدال کے بپا کرنے میں بے سرو ساماں کرے۔ اگر خلافت راشدہ کا منصب اعلیٰ اس کے ہاتھ سے جا رہا ہے۔ لیکن عباد اللہ کی خیر خواہی کے مدنظر اس امر کو گوارا کرے اور راضی بقضا ہو رہے اور تمام مسلمانوں پر اس کو تصدق کردے جیسا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے سلطان شام (امیر معاویہؓ) سے یہی طریقہ اختیار کیا اور مخالفت کا دروازہ نہ کھولا۔ اس مصالحت کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی اور فرمایا (اِنَّ ابْنِیْ ھٰذا سَیِّدٌ لَعَلَّ اللّٰہ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ) "میرا یہ بیٹا سیّد ہے۔ ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں اس کے باعث اللہ تعالےٰ صلح کرادے گا۔ اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ سلطان کامل پر اُمت کا اجماع کرنا خدا و رسول کے منشاء کے مطابق ہے اور اس کی اطاعت درگاہ خداوندی میں مقبول ہے (ص ۱۰۱)

(ب) نکتہ دوم :-

سلطان کامل سلاطین اور خلفائے راشدین کے درمیان ایک برزخ کی طرح ہے۔ اگر لوگ دیگر سلاطین کو دیکھیں۔ تو سلطان کامل کو خلیفۂ راشد تصور کریں اور اگر خلفائے راشدین کا حال معلوم کریں تو اُسے سلطان کامل سمجھیں، چنانچہ سلطان شام (حضرت معاویہؓ) نے فرمایا۔ لستُ فیکم مثل ابی بکر و عمرؓ ولکن ستروْن امراء من بعدی (میں تم میں ابو بکرؓ اور عمرؓ جیسا حکمران تو نہیں ہوں۔ لیکن میرے بعد عنقریب امیر دیکھو گے) بنا بریں اس کی سلطنت کا زمانہ زمانہ نبوت اور خلافت راشدہ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ پس اس وجہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ خلافت راشدہ کے زمانہ کی ابتدا سے اس سلطنت کاملہ کا زمانہ گذر جانے تک ترقی اسلام کا زمانہ ہے الخ (ص ۱۰۵)

یہاں حضرت شاہ شہیدؒ نے حدیث نبوی اِنَّ ابْنِیْ ھٰذا سَیِّدٌ کی روشنی میں حضرت معاویہؓ کو سلطان کامل قرار دے کر سلطنت کاملہ کی جو تعریف فرمائی ہے اس کا موازنہ مودودی صاحب کی ان عبارات سے کریں جو انہوں نے حضرت عثمانؓ پر تنقید میں لکھی ہیں کہ انہوں نے سیاسی اغراض کی خاطر شریعت کی حدود کو توڑا، اور منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت علیؓ کو نعوذ باللہ ان کی اولاد کے سامنے گالیاں دیں اور العیاذ باللہ زیاد کو اپنا بھائی ثابت کرنے کے لئے اپنے والد ماجد (حضرت ابوسفیانؓ) کی زنا کاری پر شہادتیں لیں۔ تو یہ نتیجہ نکالنا خلاف انصاف نہیں ہوگا کہ حضرت شاہ شہیدؒ اور مودودی کے نظریات میں نور و ظلمت کا سا فرق ہے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

(۴) عامر عثمانی صاحب لکھتے ہیں :- مولانا احمد علی محدث سہارنپوری بخاری کی حدیث ستلقون بعدی اثرۃً کے تحت لکھتے ہیں: "تمہارے حاکم دنیاوی معاملات میں جانبداری سے کام لیں گے اور تم پر دوسروں کو فضیلت دیں گے۔ یعنی تم پر تم سے گھٹیا لوگوں کی سرداری قائم کریں گے اور یقیناً یہ صورت واقع ہوئی حضورؐ کے بعد خصوصیت کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے دور میں۔ اور اس کے بعد۔ (بخاری جلد اول ص ۵۳۵ حاشیہ ۳)

بخاری کی اسی جلد میں ص ۵۱۸ پر دیکھئے۔ ذکر سقیفہ بنی ساعدہ کے مشہور واقعہ کا چل رہا ہے۔ اس موقعہ پر صحابی رسولؐ سعد بن عبادہ کی روش پر حضرت عمرؓ غصہ میں قتلہ اللّٰہ کے الفاظ کہتے ہیں۔ اب اس کے متعلق بین السطور میں محترم مجمع البحار سے بلا تکلف یہ عبارت نقل کر دیتے ہیں:- فانہ صاحب الفتنۃ والشرّ سعد بن عبادہ فتین اور شری تھے (سنا آپ نے کتنا سخت ریمارک ہے اور جناب گل بادشاہ صاحب فاضل دیوبند ہیں۔ اس لئے بخاری بھی پڑھی ہوگی۔ مگر سننے میں نہیں آیا کہ ایک صحابی کے بارے میں ایسے کرخت ریمارک کو دیکھ کر ان کی رگ حمیت بھڑکی ہو۔ اور بخاری کے محترم محشی کو جہنم رسید کرنے کا قصد فرمایا ہو)

الجواب (۱) ستلقون بعدی اُثرۃً والی حدیث کی تشریح و توضیح حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی عبارت کے تحت کی جاچکی ہے۔ اس کو پھر دیکھ لیا جائے۔ اور حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری کی اس عبارت میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے۔ جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی توہین پائی جائے بلکہ حضرت محدث سہارنپوری کے یہ الفاظ کہ (وَقَدْ وَقَعَ ذٰلِکَ بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصًا فی زمن عثمان (یعنی یہ واقع ہوا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور خلافت عثمانی سے پہلے بھی ہوا۔ یعنی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں) تو دلالت کرتے ہیں کہ امارۃ میں انصار پر دوسروں کو فضیلت دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور خلافت عثمانی سے پہلے بھی ہوا یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں۔ لیکن ان الفاظ کی بنا پر کیا مودودی صاحبان یہ جائز رکھیں گے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو بھی مورد بنایا جائے۔

(باقی آئندہ)

সাপ্তাহিক WEEKLY
তরজমানে ইসলাম TARJUMANE ISLAM
লাহোর LAHORE

# مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس

## ۷ ۔ ۸ اگست کو منعقد ہوگا

طے پایا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ۷، ۸ اگست ۱۹۶۷ء بروز پیر و منگل ملتان میں منعقد ہوگا۔ جس میں مرکزی عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا اور دوسرے اہم امور زیر بحث آئینگے صوبائی اور ڈویژنل جمعیتیں دستور کے مطابق مرکز کے لئے اپنے منتخب نمائندوں کی فہرستیں فوراً مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور کو بھیج دیں۔

ہر نمائندہ کو اجلاس کے موقعہ پر تین روپیہ فیس ادا کرنی ہوگی۔

جو حضرات کوئی خاص تجویز یا دستور میں کسی قسم کی ترمیم کے خواہاں ہوں وہ یکم اگست ۱۹۶۷ء تک اپنی تجویز یا ترمیم مرکزی دفتر کو بھیج دیں تاکہ ایجنڈے میں شامل کی جاسکے

جن جماعتوں نے اب تک فیس ممبری کی رقوم نہیں بھیجیں وہ اب جلدی مرکز کو بھیج دیں۔

اجلاس ۷ اگست کو صبح شروع ہوگا۔

(غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

---

کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے

# خطبات امیر شریعت

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نور اللہ مرقدہٗ کی اہم

تقاریر کا مجموعہ

جسے

جانباز مرزا نے انتہائی خلوص، عقیدت اور احترام سے ترتیب دیا ہے

مجلد سفید کاغذ۔ خوبصورت ٹائیٹل۔ دو سو صفحات

قیمت چار روپے

منظور شاہ کہروڑی ناظم مکتبہ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ لاہور سے فوراً طلب کریں

---

# اخلاص عمل کے تقاضے

(مولانا محمد یوسف صاحب مرحوم امیر جماعت تبلیغی کی ایک تقریر کا اقتباس)

یاد رکھیے آپ صرف اپنے گھر اپنے گھر والوں اور اپنے خاص ماحول کو چھوڑ کر جارہے ہیں۔ نفس اور شیطان کو چھوڑ کر نہیں جارہے ہیں۔ یہ دونوں دشمن ہر قدم پر اور دن رات آپ کے ساتھ رہیں گے۔ آپ کی بری عادتیں بھی آپ کے ساتھ جارہی ہیں۔ یہ سب چیزیں آپ کو ان اعمال کی طرف کھینچیں گی جن سے آپ میں ظلمت آئے اور آپ خدا سے دور اور اس کی رضا سے محروم ہوں آپ ان دشمنوں کے شر سے صرف اس طرح بچ سکتے ہیں کہ اس بات کا پورا اہتمام کریں کہ سونے کے چھ سات گھنٹوں کے علاوہ دن رات کے تمام اوقات میں اپنے کو ان نورانی اعمال میں مشغول رکھیں۔ یا آپ ایمان کی اور ایمان والے اعمال کی دعوت دیتے ہوں، یا نماز اور ذکر و تلاوت وغیرہ کسی عبادت میں مشغول ہوں۔ یا تعلیم اور تعلم میں لگے ہوں یا کوئی خدمت والا کام انجام دے رہے ہوں۔

نفس اور شیطان کے شر سے بچنے کی صرف یہی صورت ہے کہ آپ کا وقت ان کاموں سے فارغ اور خالی نہ ہو۔ "خانہ خالی را دیو می گیرد"

پھر یہ اعمال بھی نور حاصل ہونے کا ذریعہ اسی صورت میں بنیں گے جبکہ صرف اللہ کی رضا کے لئے اور آخرت کے ثواب پر نگاہ رکھتے ہوئے کئے جائیں۔ اگر خدانخواستہ نیت خالص نہ رہی تو یہی اعمال جہنم میں کھینچ لے جائیں گے۔ (اقتباس)

---

# کیلنڈر

بہت قلیل تعداد میں باقی رہ گئے ہیں

قیمت صرف ۵۰ - ۱ روپیہ

پانچ سے کم ارسال نہیں کئے جائیں گے

کیلنڈر ہر صورت میں وی، پی بھیجے جائینگے

محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا

---

## مدرسہ خدام الدین موضع سلیم نزد حضرو کا جلسہ

مورخہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ جولائی جمعہ، ہفتہ، اتوار کو ہونا قرار پایا ہے جلسہ کی صدارت حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غور غشتوی فرمائینگے مندرجہ ذیل علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں

(۱) حضرت مولانا محمد اسلام صاحب خطیب تربیلا ڈیم کالونی (۲) حضرت مولانا حافظ غلام سرور صاحب (۳) حضرت مولانا الحاج قاری محمد امین صاحب (۴) حضرت مولانا الحاج حافظ غلام حیدر صاحب (۵) حضرت مولانا قاری منظور الحق صاحب سعدی پارک لاہور (۶) حضرت مولانا عبد الرشید صاحب (۷) حافظ قاری محمد دلبر صاحب۔ — (حافظ محمد زمرد مدرسہ خدام الدین سلیم خان)

---

## خوشنما عکسی قرآن مجید مترجم و محشی

ترجمہ از مولانا محمود الحسنؒ تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

بے نظیر صحت و نفاست، دلکش طباعت و زیبائش، دو رنگ عکسی بلاکوں میں طبع شدہ حاشیہ و متن پر دلکش بیل سبز و نارنج، کاغذ گلیز ۲۲×۲۹/۸ سنہری ڈائیدار جلد ہدیہ سولہ روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔ نمونہ مفت قسم دوم نام سفید کاغذ، ایک رنگہ عکسی طباعت، ولایتی کپڑے کی مضبوط سنہری ڈائیدار جلد۔ ہدیہ صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

مکتبہ نورانی (ناشرین قرآن مجید) اچھرہ لاہور

---

# ذیابیطس شوگر کی بیماری

اگر پیشاب زیادہ آتا ہے۔ اس میں چونا، چربی یا مرض ذیابیطس ہے۔ اس سے دل و دماغ، معدہ گردہ اور اعصاب کمزور ہو چکے ہیں۔ چہرہ زرد، ناطاقتی بدن، سوکھا۔ مثانہ کی کمزوری، درد اور درد اعضا اس تمام کی مجرب دوا

## شوگر ٹریٹمنٹ ٹکیاں

پچاس گولیاں سات روپے

حکیم محمد عبد اللہ پرنسپل طبی کالج چوک متی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر: ۶۵۰۹

---

جلد ۱۰ | جمعہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ء مطابق ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۸۷ھ۔ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۷

باہتمام ملک نور الٰہی تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپا اور غازی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

ہفت روزہ
لاہور
ترجمان اسلام
پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت، ۲۵ پیسے

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضؓ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِیْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رضؓ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰی وَ اَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِیْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیَّ دَمَ اَخِی الْمُسْلِمِ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَ اَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰی تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔

(رواہ البخاری مشکوٰۃ ص ۵۵۲)

**ترجمہ** :- نافع رضؓ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر اور حجاج ظالم کی جنگ میں دو شخص ابن عمر رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ لوگ کس خطرناک حالت سے گذر رہے ہیں اور آپ کس کے فرزند ہیں یعنی عمر رضؓ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی پھر آپ بھی جنگ کے لئے باہر کیوں نہیں نکل آتے اور کیوں اندر دبے دیے بیٹھے دیکھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا جو بات اس وقت مجھ کو جنگ سے مانع ہو رہی ہے وہ صرف ایک بات.... ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہم سب پر مسلمانوں کا خون بہانا حرام فرمایا ہے۔ اس پر اس نے کہا۔ کیا قرآن میں ہی یہ ارشاد موجود نہیں کہ اُن سے اس وقت تک جنگ جاری رکھو جب تک فتنہ بالکل ختم نہ ہو جائے۔ یہ سُن کر ابن عمر رضؓ نے فرمایا جی ہاں ہم نے جنگ کی اور اس وقت تک کی کہ فتنہ نیست و نابود ہو گیا اور صرف ایک خدا تعالےٰ کا دین غالب آگیا۔ اب جنگ کر کر کے تم یہ ارادہ کر رہے ہو کہ پھر فتنہ اٹھ کھڑا ہو اور اللہ تعالےٰ کے دین کی بجائے کفر کو غالب آنے کا موقع مل جائے۔

**تشریح** :- حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کی مراد سمجھنے کے لئے پہلے یہ ضروری ہے کہ اس گفتگو کے دوران میں جس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اُس کی تشریح سن لی جائے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:- وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ (پارہ ۹ سورۂ انفال رکوع ۵) یعنی کافروں سے جنگ جاری رکھو یہاں تک کہ اُن کا زور ٹوٹ جائے (یعنی کافر ایمان لانے سے نہ روک سکیں یا مذہب حق کو موت کی دھمکی نہ دے سکیں) اور اللہ کا دین سب پر غالب آجائے۔

آیت بالا میں جہاد کا ایک عظیم مقصد بیان کیا گیا ہے اور اس کے دو حصہ ہیں۔ سب سے اہم مقصد خدا کے دشمنوں کی طاقت اور شوکت کو اتنا توڑ دینا ہے کہ پھر ان میں اسلام کے مقابل آکر جنگ کرنے کا حوصلہ باقی نہ رہے اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ خدائی قانون عالم پر اس طرح پھیل جائے کہ غالب پھر وہی ہو اور بقیہ قوانین اس کے زیر قیادت و سیادت اپنے اپنے دائرہ میں محدود رہیں۔ کیونکہ تاریخ شاہد ہے جب کبھی کفار کو غلبہ ہوا مسلمانوں کا مذہب اور ایمان خطرہ میں پڑ گیا۔ اسپین کی مثال دنیا کے سامنے ہے کس طرح قوت اور موقعہ ہاتھ آنے پر مسلمانوں کو تباہ کیا گیا یا مرتد بنایا گیا اور موجودہ زمانہ میں بھی اس کے شواہد دنیا کے سامنے ہیں حتیٰ کہ بعض ممالک میں مسلمانوں پر مظالم توڑنا گویا اپنی سیر و تفریح کا سامان سمجھا جاتا ہے۔ جب چاہا پرندوں کی طرح ان کا شکار کھیل لیا۔ ان کے جان و مال لُوٹ لئے۔ ان کی آبرو عزت برباد کر دی۔ پھر کوئی نہیں ہوتا جو ان کی داد فریاد سنے۔

اس کے بعد ابن عمر رضؓ کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ جب تک ہمارے مقابل کفار رہتے اس وقت تک ہم شیر نیستاں بنے رہے۔ ہمارے سر ہتھیلیوں پر رکھے ہوئے تھے اور خدا کے دین کے غلبہ کے لئے ہم اپنے خون کی قیمت پانی کے قطرہ سے بھی کم سمجھتے رہے۔ یہاں تک کہ کفر کا سر نیچا ہو گیا اور اس کی طاقت و شوکت پاش پاش ہو کر نہ ہونے کے برابر ہو گئی۔ یہ تو وہ جنگ تھی جس کا قرآن نے ہم کو حکم دیا تھا اور الحمد للہ۔ اس کا مقصد ہماری آنکھوں نے پورا ہوتے ہوئے دیکھ بھی لیا لیکن موجودہ جنگ جو عبداللہ بن زبیر رضؓ کے ساتھ ہو رہی ہے یہ مسلمانوں کے درمیان جنگ ہے۔ اس جنگ میں وہی بہادر لفوس سب سے زیادہ بزدل نظر آنے چاہئیں اور مسلمانوں کے پسینہ کی قیمت وہ نظر آنی چاہیے۔ جو کبھی خون کی قیمت سمجھی جاتی تھی پہلی جنگ کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام کرۂ ارض پر خدا کا دین غالب آگیا اور موجودہ مسلمانوں کی باہمی جنگ کا نتیجہ یہ ہو کر رہے گا کہ مسلمان روز بروز کمزور پڑتے چلے جائیں گے اور خدائے تعالےٰ کے دین کے بجائے کفر کا غلبہ ہو جائے گا۔

ابن عمر رضؓ کے ان مختصر جملوں سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ اسلامی جنگ کے مقاصد کیا ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگیوں کا نتیجہ کیا نکل کر رہتا ہے۔ اس لئے حضرت ابن عمر رضؓ کے بیان کی روشنی میں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ باہمی شدید سے شدید اختلافات کے باوجود اس نکتہ کا خیال رکھیں کہ ان کے اندرونی اختلافات سے کہیں کوئی دشمن فائدہ اٹھانے نہ پائے۔ لیکن مسلمانوں کی ذہنیت بدل جانے کا نوحہ آج کس کے سامنے کیا جائے کہ وہ محض ضد میں آکر بڑی خوشی کے ساتھ یہ پسند کرنے لگے ہیں کہ جس صورت سے بھی ممکن ہو بات ان کی اونچی رہے خواہ دینِ خدا باقی رہے یا نہ رہے، یا خود ان کا ملک ان کے ہاتھوں سے نکل کر دوسروں کے قبضہ میں جا پہنچے۔

میں اس کے شواہد موجودہ دَور میں بھی پیش کر سکتا ہوں تاکہ واضح طور پر یہ نظر آجائے کہ آج مسلمان کس طرح ملک فروشی اور دین فروشی میں منہمک نظر آتے ہیں۔ لیکن خلافِ مصلحت ہونے کی وجہ سے عنانِ قلم کو روکنا پڑتا ہے۔

اہل فہم کے لئے دنیا کی موجودہ تاریخ سامنے ہے اور اشارہ کر دینا کافی ہے، مثل مشہور ہے "اگر در خانہ کس است حرفے بس است"

یہاں اسلامی جنگ کے مقاصد اور معترضین کے اعتراضات کا جواب دینا مدنظر نہیں یہ ایک جداگانہ موضوع ہے اور مستقل فرصت کا محتاج ہے، صرف یہ تنبیہہ کرنی منظور ہے کہ کسی طرح مسلمان باہمی اختلافات سے اگر باز نہ آئیں تو کم از کم اپنے خیالات کو اتنی ہوا بھی نہ دیں کہ وہ بھڑک کر خود ان کو اور دین و ملک کو جلا کر خاکستر بنا دے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعہ ۲۴ فروری ۱۹۶۷ء

# پاکستان میں اسلام کا مستقبل

(۲)

مارشل لاء کے قیام کے بعد صدر ایوب نے عوام سے بڑے حسین اور سنہری وعدے کئے اور کہا کہ پاکستان جس غرض کے لئے بنایا گیا تھا میں اُس مقصد کو پورا کروں گا. اور میری حکومت پاکستان کے بنیادی نظریہ کی پوری پوری حفاظت کرے گی. غرضیکہ قوم کو ان وعدوں سے بہلایا گیا لیکن ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شد۔

مارشل لاء کے ساتھ ہی غیر دینی عناصر کو اور زیادہ آزادی مل گئی اور انہوں نے ہر گوشۂ زندگی میں اسلام میں ترمیم کے فرائض سرانجام دینا شروع کر دیئے۔ خود حکومت کی طرف سے "ادارۂ تحقیقات اسلامیہ" اور "اسلامی مشاورتی کونسل" وغیرہ نئے ادارے قائم کئے گئے تاکہ وہ ان خرابیوں پر اسلامی لیبل لگا کر ان کے جواز کی صورت قوم کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن جو ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کا ڈائرکٹر اور اسلامی مشاورتی کونسل کا سیکرٹری ہے، اُس نے شراب، جُوا اور سود وغیرہ محرمات قطعیہ کی حلّت پر مضامین اور کتابیں لکھیں۔ حدود میں تبدیلی کا نظریہ پیش کیا۔ زکوٰۃ کی مقدار اور اوقات نماز میں تبدیلی وغیرہ کے سراسر غیر اسلامی نظریات جو یہودیوں اور عیسائیوں سے اُسے علمی وراثت میں ملے تھے ملک میں پھیلانے شروع کئے۔ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے ننگ اسلام قوانین اس حکومت کا سنہری کارنامہ ہیں۔

تعلیمی میدان میں بھی بجائے اصلاح کے زیادہ خرابیاں پیدا ہوگئیں۔ اسکولوں اور کالجوں میں بے حیائی، غیر ذمہ دارانہ اور خلاف اسلام و تہذیب حرکات کو روز بروز زیادہ فروغ ہو رہا ہے۔ نصاب تعلیم بالکل ناقص ہوگیا ہے اور خاندانی منصوبہ بندی کے ثمرات کالجوں میں نظر آ رہے ہیں۔ اور اب حالت یہ ہوگئی ہے کہ قوم کے بچے اور بچیوں کے ضمیر سے وہ کانٹا ہی دور کر دیا ہے جو گناہ اور زنا کے موقع پر خلش پیدا کرتا ہے۔

مشنری اسکولوں کی کھپت میں اضافہ ہو رہا ہے اور قوم کے بچے اور بچیاں اسلام سے دور اور عیسائیت سے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اقبال تو دل و نگاہ کے نامسلمان ہونے کا رونا رو کر گیا تھا لیکن اب تو خرد بھی نامسلمان ہوگئی ہے۔ دینی احساسات اس قدر سرد ہو چکے ہیں کہ گذشتہ دنوں بہاولپور کے ایک مشنری اسکول میں ایک استانی نے قرآن پاک کی توہین کی جس پر لوگوں کے احتجاج کے باوجود حکومت نے کوئی ایکشن نہ لیا۔ دوسری طرف راولپنڈی کے ایک مشنری اسکول میں پاکستان کی قومی زبان میں بات کرنے پر ایک طالب علم کو اسکول کی ہیڈ مسٹرس نے پچاس روپے جرمانہ کر دیا۔ اس پر اخبارات تک نے اداریے لکھے لیکن حکومت نے "ہم اس پر غور کریں گے" کا جواب دے کر اس معاملہ کو ہمیشہ کے لئے سردخانہ میں ڈال دیا اور ان کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا گیا۔

باطل فرقوں عیسائیت، مرزائیت، پرویزیت کو کھلی چھٹی ہے۔ ان پر کوئی قدغن نہیں لیکن اگر ان کے اعتراضات کا علمائے اسلام جواب دیں تو ان پر مقدمات چلائے جاتے ہیں نظربند کر دیا جاتا ہے یا ضلع بند کر کے ان کی کارگذاریوں پر قدغن لگا دی جاتی ہے لیکن مرزائی اپنا لٹریچر علی الاعلان تقسیم کرتے ہیں جس میں حضور خاتم الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کی توہین ہوتی ہے۔ لیکن اُن سے معمولی سی باز پرس بھی نہیں کی جاتی۔ خود پاکستان کا سابق وزیر خارجہ سر ظفر اللہ مرزائیت کا پرچار کرتا پھرتا ہے لیکن اُسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ یہی نہیں بلکہ ربوہ میں پاکستان حکومت کے متوازی ایک حکومت بنائی ہوئی ہے۔ فرقان فورس کا وجود ملک کے لئے نہایت نقصان دہ ہے لیکن کوئی باز پرس نہیں۔ پھر ہر مرزائی افسر کے پاس اپنے علاقے کے مرزائی ملازمین کی فہرست ہوتی ہے۔ جب بھی ترقی کا موقع آتا ہے تو ہمیشہ مرزائی کو ترقی دینے کی کوشش کی جاتی ہے یا مسلمان کو اس وعدہ پر ترقی دی جاتی ہے تاکہ وہ مرزائیت کو قبول کرلے۔ ربوہ میں باقاعدہ ایک شعبہ بنایا ہوا ہے جس کا کام ہی ہر محکمہ میں جو آسامیاں خالی ہوں وہاں مرزائیوں کو اپنے ذرائع استعمال کر کے لگانا ہے تاکہ حکومت میں یہ لوگ زیادہ ہوں اور موقع ملنے پر حکومت پر قبضہ کیا جا سکے۔

ملک میں جنسی انارکی اور بے حیائی زوروں پر ہے اور قوم کے اخلاق کا جنازہ نکالا جا رہا ہے۔ چنانچہ اردو پریس سروس کے حوالے سے اخبارات میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق لاہور میں ناجائز بچوں کی تعداد میں تشویشناک حد تک اضافہ ہوتا جا رہا ہے اس سلسلہ میں مہیا کردہ اعداد و شمار کے مطابق ہر سال اوسطاً ۱۲۴ ایسے ناجائز بچے ہسپتالوں کے حوالے کئے جاتے ہیں جو شادی سے قبل ناجائز مراسم کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

ہماری نئی پود جس بے راہ روی کا شکار ہو رہی ہے اور وہ ذہنی آوارگی اور اخلاقی پستی کی آغوش میں جا رہی ہے۔ اس کا اندازہ بھی اردو پریس سروس کی ایک دوسری رپورٹ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ لاہور کے مقامی کالجوں کے طلبا و طالبات میں سے ۷۰ فیصدی ایسے ہیں جو فلم کو زندگی کا جزو لاینفک قرار دیتے ہیں۔ طلبا کی نسبت طالبات زیادہ تعداد میں فلم دیکھتی ہیں۔ ان کا تناسب ۴۰ سے ۸۰ فیصد ہے نیز ۶۰ فیصد طلبہ و طالبات بالوں کی وضع قطع، لباس اور گھر کی آرائش فلموں سے سیکھتے ہیں. طلبہ کی ۹۰ فیصد تعداد ایسی انگریزی فلمیں دیکھتی ہے جو ننگے رقص، مار دھاڑ اور عشقیہ داستانوں سے متعلق ہوتی ہیں۔ ۴۱ فیصد طلبہ فلم کی خاطر اپنے مطالعہ کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں اور ۲۱ فیصد طلبہ فلم کی خاطر اپنی جماعتوں سے غیر حاضر رہتے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ سماج دشمن عناصر فحش اور حیا سوز لٹریچر کے ذریعہ نئی پود کے نوخیز ذہنوں کو جس طرح مسموم کر رہے ہیں اُس کا اندازہ اخبارات کی ایک حالیہ رپورٹ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ملک کی اکثر پرائیویٹ لائبریریاں طلبہ کو مخرب اخلاق اور فحش لٹریچر مہیا کر کے نوجوانوں کا اخلاق بگاڑنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ صرف صوبائی دارالحکومت لاہور میں اس قسم کی آنہ لائبریریوں کی تعداد پانچ ہزار کے قریب ہے۔ جو اپنے مذموم اور ناپاک کاروبار کے ذریعہ قوم کے نوجوانوں میں ذہنی آوارگی

پیدا کر رہی ہیں — پی، پی، اے کی ایک اطلاع کے مطابق لاہور میں اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ میں قمار بازی کا رجحان خطرناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ کچھ کالجوں کے ہوسٹل اس سلسلہ میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ بعض ہوسٹلوں میں تو ایک ہزار سے لیکر دو ہزار تک ہارجیت ہوتی ہے جو کہ نہایت تشویشناک ہے۔ علاوہ ازیں لاہور ریس کلب کے تماشائیوں کی تعداد کا ۲۰ فیصد حصہ طلبہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

ریڈیو جو موجودہ زندگی میں ایک اہم رول ادا کر سکتا ہے صرف فحش اور فلمی گانوں کے پروگراموں سے بھرا ہوا ہے۔ صبح تلاوت قرآن پاک اور "قرآن کریم اور ہماری زندگی" کے دو ایک پروگراموں کے ماسوا سارا دن اس پر حیا سوز گانوں کے اور کچھ نشر ہی نہیں ہوتا۔

پاکستان بننے سے قبل بھی فلم انڈسٹری موجود تھی۔ لیکن اس وقت شہر کے چوراہوں میں اس قدر فحش بورڈ آویزاں نہیں ہوتے تھے جیسے آج کل دیکھنے میں آ رہے ہیں۔ نیم عریاں عورتوں کے فوٹو ہر آنے جانے والے کو دعوت نظارہ دیتے ہیں۔

غرضیکہ اب حالت یہ ہو چکی ہے کہ نئی نسل کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور ناک غرضیکہ ہر عضو کے راستہ بے دینی اور بے حیائی کے جراثیم انجیکٹ (داخل) کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اُن عناصر کو جو دین کی تعلیم دینے میں محو ہیں یا نئی نسل کو دین کی طرف راغب کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں تاکہ قوم و ملک کی بنیادیں مضبوط ہوں ان کو ہر طریقہ سے پامال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نام نہاد ثقافت کے نام پر تو ہر رقص و سرود کے طائفوں کو بیرون ملک بھیجا جاتا ہے لیکن حج پر طرح طرح کی پابندیاں عائد ہیں اور رشوت اور بلیک مارکیٹ کا تو کہنا ہی کیا — غرض کس کس چیز کا رونا رویا جائے ؎

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

پورے معاشرہ میں بے دینی، بے حیائی اور مال و دولت کی ہوس کے جراثیم سرایت کر گئے ہیں۔ ان حالات میں موجودہ حکومت پر نہایت اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اس کا فرض ہے کہ قوم کے ایمان و اخلاق کی حفاظت کے لئے مناسب ذرائع استعمال کرے ...... جس کا سب سے بڑا ذریعہ اسلامی نظام حکومت کا قیام ہے — کیونکہ اسلامی نظام حکومت ہی میں وہ جاذبیت ہے جس سے ان سماجی اور اخلاقی برائیوں کو دور کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے تجربہ کر کے دیکھ لیا ہے۔ غیر اسلامی نظام حکومت ۲۰ سال میں ان برائیوں کو ختم نہیں کر سکا لیکن ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ صحیح اسلامی نظام حکومت اگر ملک میں قائم کر دیا جائے تو رشوت، چور بازاری، زنا، جؤا، شراب خوری غرضیکہ سب برائیاں نہایت قلیل مدت میں بیخ و بن سے ختم ہو جائیں گی۔ اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ اس کی شاہد ناطق ہے

ملک کی ترقی اس وجہ سے نہیں کہ ہم مادی طور پر دنیا کی اقوام سے بڑھ جائیں بلکہ اسلامی نقطہ نظر سے اصل ترقی دینی اور اخلاقی ترقی ہے۔ جس کی طرف ہمارا کبھی دھیان بھی نہیں گیا۔ لہذا حکومت کو چاہیئے کہ جس طرح وہ مادی ترقی کے لئے ذرائع اختیار کر رہی ہے۔ اسی طرح دینی اور اخلاقی ترقی جو نظریہ پاکستان کی اصل بنیاد ہے، کی طرف بھی خاص توجہ دے وگرنہ یہ معاشرہ اگر زیادہ بگڑ گیا تو پھر اس کی اصلاح ناممکن رہ جائے گی، اور دینی اقدار اگر کمزور ہو گئیں تو دنیا کی کوئی طاقت ملک کے مشرقی اور مغربی بازوؤں کو اکٹھا نہیں رکھ سکتی۔

## نظربندیاں اور زبان بندیاں

ہمارے پاس پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق حکومت نے عیدالفطر کے بعد ہر ضلع میں نظربندیوں اور زبان بندیوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ مولانا عبدالحی صاحب خطیب جامع مسجد ناڑی مانسہرہ امیر ضلع جمعیۃ علماء اسلام۔ مولانا محمد عبداللہ خالد خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ کو ڈپٹی کمشنر ہزارہ کے حکم سے ایک ماہ کے لئے نظربند کر دیا گیا ہے۔ مولانا دوست محمد صاحب کو ڈی سی نواب شاہ نے ضلع بدر کر دیا ہے۔ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ امیر ضلع جمعیۃ علماء اسلام.... ساہیوال اور مولانا منظور احمد صاحب پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ کی زبان بندی کر دی گئی ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ عیدالفطر کے بعد مختلف اضلاع میں ان نظربندیوں اور زبان بندیوں سے حکومت کا کیا مقصد ہے؟ اس نازک وقت میں جبکہ بھارت اپنی فوجیں ابھی تک پاکستان کے بارڈر پر بٹھائے ہوئے ہے۔ پاکستان کی حکومت کا اندرون ملک نظربندیوں اور زبان بندیوں کا سلسلہ کوئی مفید چیز نہیں ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے عوام میں ایک اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے نیز اس اقدام سے نہ صرف بنیادی حقوق کی اقدار مجروح ہوتی ہیں بلکہ ڈکٹیٹرشپ کے نئے دروازے بھی کھلتے ہیں، اور حکومت کے اس دعویٰ کی کہ ملک میں مکمل جمہوریت نافذ ہے خود بخود تردید ہو جاتی ہے۔ ہم اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ امید ہے ارباب اختیار اپنے فیصلے پر نظرثانی کریں گے۔

## جمعیۃ علماء اسلام مشرقی پاکستان کی قراردادیں

مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں

(۱) عیسائی مشنیری اور کمیونزم کے پروپیگنڈے پر پابندی لگانے کے لئے یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ ناچ گانا۔ طوائف الملوکی شراب اور جوا پر مکمل پابندی لگائی جائے۔ نیز آئندہ فروری میں ڈھاکہ اور دیگر شہروں میں ہونے والی نمائشوں میں ناچ گانا اور جوا کا جو پروگرام رکھا گیا ہے اس کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے احتجاج کرتا ہے کہ حکومت مداخلت کر کے ان حیا سوز مخرب اخلاق چیزوں پر پابندی لگائے۔

(۳) مسلم فیملی لاز اور ضبط ولادت کو منسوخ کرنے کے لئے حاضرین جلسہ حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

(۴) یہ اجلاس رویت ہلال کمیٹی میں جمہور امت کے قابل اعتماد علماء کرام کو شامل کر کے اس کی نئی تنظیم کرنے اور شرعی حدود کے مطابق رویت ہلال کا اعلان کرنے کا مطالبہ کرتا ہے

(۵) مجموعہ قوانین اسلامی نامی کتاب کی اشاعت میں پابندی لگانے کے لئے یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے

(۶) یہ اجلاس جیری مدرسہ کے مہتمم اس علاقہ کے نامور بزرگ حضرت مولانا احمد حسن صاحب اور صوبائی امیر حضرت مولانا شیخ عبدالکریم صاحب کی اہلیہ کے انتقال پر حسرت کا اظہار کرتے ہوئے ان حضرات کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ نیز ان کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ (محمد عبدالحا[illegible]

جناب ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر

# سر ظفر اللہ خاں کی منافرت انگیزی

## حکومت کو اس پر بھی قدغن لگانا چاہیئے

قادیانی جماعت کا سالانہ جلسہ ہر سال ربوہ میں ہوا ہی کرتا ہے اور اس مرتبہ بھی ہوا مگر اس سال جلسہ کے اور چھور کچھ نرالے ہی تھے جس کی وجہ سے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات بُری طرح مجروح ہوئے ہیں اور ان میں اس طائفہ کے خلاف شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔ اشتعال انگیزی کا سب سے بڑا سبب پاکستان کے بدنام ترین سابق وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں کا وہ "بھاشن" ہے جو انہوں نے اس جلسہ میں دیا اور جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اب ہماری جماعت کی مخالفت کرنے والا کوئی شخص باقی نہیں رہا اور وہ تمام لوگ جو طائفہ قادیانیہ کے مخالف تھے ختم ہو گئے ہیں۔ اُن کے الفاظ جو ہم تک مختلف ذرائع سے پہنچے ہیں کچھ اس قسم کے ہیں:- "کہاں ہیں عطاء اللہ شاہ بخاری، ثناء اللہ امرتسری ابوالحسنات اور مجلس احرار جو ہماری مخالفت کیا کرتے تھے، وہ سب ختم ہو گئے اور ۱۹۵۳ء بھی گذر گیا لیکن ہم باقی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم سچے ہیں"۔

اسی کو کہتے ہیں "ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ"۔ اگر کسی شخص کا اس دنیا سے عالم جاودانی کی طرف سدھار جانا ہی صداقت کی دلیل ہے تو دنیا میں کسی شخص کو بھی جھوٹا ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ ہر شخص کے مخالف کو بہر حال ایک نہ ایک دن موت کی آغوش میں چلے ہی جانا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو اس دنیا میں بقاء نہیں۔ جو آیا ہے وہ جانے ہی کے لئے آیا ہے۔ اگر امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے ہیں تو مدت ہوئی مرزا غلام احمد قادیانی بھی آنجہانی ہو چکے ہیں اور جس حالت میں انہوں نے آخری سانس لیے لاہور کے بڑے بوڑھے اور برانڈرتھ روڈ پر واقع احمدیہ بلڈنگ کا وہ مکان جس میں انہوں نے دم توڑا اس پر گواہ ہیں۔ تفصیل کی شاید قانون اجازت نہ دے اجمالاً یہی کہا جا سکتا ہے ؎

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

ان کا جانشین بشیرالدین محمود بھی کئی سال تک موت وحیات کی عبرتناک کشمکش میں مبتلا رہ کر کارکنانِ قضا و قدر کے حوالے ہو چکا ہے اور اس کا وہ اعلان بھی کہ ۱۹۵۳ء نہ گذرنے دوں گا دھرا کا دھرا رہ گیا یا درہوا ہو چکا ہے۔ پھر آپ سے زیادہ کون واقف ہوگا کہ خلیفہ صاحب کن کن اذیتوں سے دوچار ہو کر دنیا سے گئے ہیں اور کیا کیا تمغہ ہائے خدمت اپنے ہی ماننے والوں سے لے کر گئے ہیں۔ یقین نہ آئے تو "تاریخ محمودیت" اور "ربوہ کے مذہبی آمر" کا مطالعہ فرما لیجئے اور "اقراء کتابک" کا منظر اپنی آنکھوں کے سامنے لائیے۔ انشاء اللہ العزیز آپ کے "دریا کھیان" کی تمام قلعی کھل جائیگی۔ اور اس کے بعد بھی اگر چشم عبرت وا نہ ہو تو وزارتِ خارجہ سے جدائی اور دھرمسالہ روڈ لاہور چھاؤنی کی کوٹھی سے لے کر لبنان تک بکھری ہوئی داستانِ عبرت و موعظت پر ہی آنسو بہا لیجئے۔ لیکن جب آنکھوں پر پردہ اور دل و دماغ پر تالے پڑ جائیں تو نہ "خسوفِ بدر" سے کسی شخص کو سبق ملتا ہے اور نہ ہی "بشریٰ" سے محرومی اسے راہ پر لا سکتی ہے۔

ملکی حالات کے تقاضوں کے پیش نظر ہم کوئی ناخوشگوار بحث چھیڑ کر حکومت کو مزید مشکلات میں ڈالنا نہیں چاہتے ورنہ آپ کے ڈانڈے جہاں جہاں ملتے ہیں اور انتشار کو ہوا دے کر جس طرح آپ قوم کا تماشا دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کے پس منظر میں منافقت کا جو انداز کار فرما ہے اس سے ہم پوری طرح واقف ہیں۔ آپ پاکستانی افسروں کو روٹری کلب میں دیانت کا درس دیتے ہیں لیکن آپ کے پیچھے بددیانتی کی ایک طویل داستان موجود ہے۔ باؤنڈری کمیشن میں آپ کی بددیانتی نے گل کھلایا اور ضلع گورداسپور کا بیشتر حصہ ہندوستان میں چلا گیا جس کی وجہ سے آج تک کشمیر کا تنازعہ چلا آتا ہے۔ آپ وکیل تو پاکستان کے تھے لیکن آپ نے قادیانیت کی وکالت کرتے ہوئے گورداسپور کا بیشتر حصہ بھارت کی آغوش میں دے دیا اور اسی وجہ سے بھارت کشمیر میں پاؤں پھیلانے اور اس پر غاصبانہ قبضہ جمانے میں کامیاب ہوا۔ قائد اعظم مرحوم آپ کے محسن تھے اور آپ زندگی بھر اُن کے کلمے پڑھتے رہے لیکن جب اُن کا انتقال ہوا تو آپ نے ان کا جنازہ تک نہیں پڑھا اور یہ کہا کہ مجھے مسلمان حکومت کا کافر ملازم کہہ لیجئے یا کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھ لیجئے۔ پھر جب مسلمانوں نے آپ کے طائفہ کو غیر مسلم سمجھ کر اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تو آپ نے اور آپ کی جماعت نے انکوائری کورٹ میں فوراً پینترا بدل لیا اور اپنے موقف سے دستبردار ہو کر مسلمانوں میں شامل ہونے کی عیارانہ کوشش کی۔ آپ کھا تے حکومت پاکستان کا رہے اور بیرون ملک تبلیغ قادیانی مذہب کی کرتے رہے، جو انگریز کا خود کاشتہ پودا اور اندرون ملک مغربی سامراج کا گماشتہ ہے نیز غیر ملکی سفارت خانوں میں آپ اپنے طائفے کے لوگ بھرتی کر کے اپنے منصب کا ناجائز فائدہ اٹھاتے رہے کیا یہی آپ کی دیانتداری کا وہ شاہکار ہے جسے دوسروں کے سامنے بطور نمونہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ پھر آپ کے عہد وزارت میں بیرونِ ملک پاکستان کی ساکھ جس بری طرح سے پامال ہوئی کیا اسے آپ بطور مثال پیش کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں؟ اس کے برعکس ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے سفارت خانوں نے جس قدر نکما اور ناکام رول آپ کے دورِ وزارت میں ادا کیا ہے اور قوتِ کارکردگی کا جو فقدان اُن دنوں تھا اُس کی مثال تاریخ پاکستان میں نہیں ملتی۔ چنانچہ اس دور کے اخبارات کے کالم آج بھی ہمارے دعوے کے مؤید اور آپ کی ناکامی و نام نہاد دیانتداری کے شاہد عدل ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کے دورِ وزارت میں ہماری خارجہ پالیسی کا جو حشر ہوا اور جس طرح غیروں نے پاکستان کو گھر کے کی مچھلی اور بکاؤ مال سمجھ کر نظرانداز کیا اور جس کی سزا ہم آج تک بھگت رہے ہیں روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کشمیر کا مسئلہ آپ ہی کا الجھایا ہوا ہے اور آج تک آپ کی "کامیاب وکالت" کا نوحہ خواں ہے اسی طرح کئی دیگر کارگذاریاں آپ کی "دیانتداری" کے اشتہار کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں لیکن ہم اس مختصر سی صحبت میں بطور "مشتے از خروارے" صرف چند پر اکتفا کرتے ہوئے باقی کا بیان کسی آئندہ صحبت پر اٹھا رکھتے ہیں اور آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ اس "دیانت داری" کا ڈھنڈورا پیٹ کر عوام کو فریب دینا چاہتے ہیں؟

اب آپ نے سوال کیا ہے کہ سیا

عطاء اللہ شاہ بخاری اور دوسرے مسلمان رہنما کہاں ہیں؟ تو سن لیجئے کہ وہ جنت میں اپنے آقا و مولا فداہ ابی و امی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت میں ابدی زندگی کے مزے لے رہے ہیں۔ اور رہ گیا ان کا مشن یعنی عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ تو وہ بھی زندہ و تابندہ ہے اور جب تک کوئی ایک فرد بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والا موجود ہے یہ مشن باقی رہے گا اور خانہ ساز نبوتوں کے بخئے ادھڑتے ہی رہیں گے۔ آپ نے مجلس احرار کو اپنے خطاب میں للکارا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ خواب میں بھی ان کا خیال آپ کے قلب و ذہن پر ضرور مسلط رہتا ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے آج تک آپ کے کسی امیدوار کو بھی تحریکِ ختم نبوت کے بعد ملک میں قومی یا صوبائی اسمبلی کا ممبر نہیں بننے دیا اور ہر محاذ پر سارقین ختم نبوت کی گوشمالی کی ہے۔ آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ یہ جماعت اب بھی موجود ہے اور اس کے آرزو مند کارکنان اور جوانانِ ہمت رضا کار آج بھی اپنے امیر سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے تجویز کردہ مشن کے حفظ و بقاء اور ترقی کے لئے سرگرم کار ہیں۔

لیکن سب سے بڑی غور طلب بات یہ ہے کہ آپ کو یہ باتیں اسی مرحلہ پر ہی کیوں سوجھیں اور آپ نے ان اشتعال انگیز باتوں کے لئے یہی وقت کیوں منتخب کیا جبکہ ملک مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ کیا آپ اس موقع پر اپنے آقایانِ ولی نعمت اور اپنی جماعت کی کسی خفیہ سازش کو بروئے کار لانے کے خواب تو نہیں دیکھ رہے اور ان کے اشارۂ چشم و ابرو پر ملک میں اشتعال اور افراتفری کو ہوا دے کر اور حکومت و عوام کے درمیان منافرت کی خلیج حائل کر کے کسی طے شدہ پروگرام کی تکمیل تو نہیں چاہتے؟ لیکن یاد رکھئے مسلمان انشاء اللہ تعالےٰ آپ کے کسی منصوبے کو بھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور آپ کا کوئی خواب بھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔

یہاں ہم اپنی حکومت اور کار پردازانِ مملکت سے بھی درخواست کریں گے کہ وہ ربوہ کی سرگرمیوں کا پورا جائزہ لیں۔ سالانہ اجلاس میں ہونے والی تقاریر کا مکمل نوٹس لے کر عوام کے اضطراب کو دور کریں اور حالات کا رُخ سمجھنے کی کوشش فرمائیں۔ ہمارے خیال میں اس سارے ڈرامہ کا پس منظر جو اس موقع پر ربوہ میں کھیلا گیا ہے کہ ملک میں بدامنی اور انتشار کو ہوا دے کر کسی سازش کے لئے راہ ہموار کی جائے۔ چنانچہ ہمارے اس خیال کو مندرجہ ذیل امور سے تقویت ملتی ہے:-

۱- سر ظفر اللہ نے روٹری کلب لاہور میں تقریر کرتے ہوئے پہلی مرتبہ یہ تاثر دیا ہے کہ دنیا کے دوسرے ممالک کی رائے عامہ پاکستانی افسروں کو بد دیانت تصور کرتی ہے اور اس طرح ایک طرف پاکستانی عوام کے دلوں میں افسری طبقے کے خلاف نفرت کو ہوا دینے اور پاکستانی عوام اور افسری طبقے کے درمیان منافرت کی خلیج حائل کرنے کی کوشش کی ہے اور دوسری طرف ربوہ کے سالانہ اجلاس میں مذکورہ بالا "بھاشن" کے دوران مسلمان رہنماؤں کے خلاف زہر اگل کر اور ۱۹۵۳ء کے واقعات یاد دلا کر مسلمانوں کے جذبات کو مجموعی طور پر مشتعل و مجروح کرنے کا بیہودہ مظاہرہ کیا ہے جس کا لازمی نتیجہ ملک میں انتشار و تشتت ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے۔ موجودہ حالات میں جبکہ حکومت پہلے ہی مشکلات میں گھری ہوئی ہے۔ غلے اور دوسری ضروریاتِ زندگی کی گرانی کا دَور دورہ ہے مزدوروں مذہبی حلقوں اور عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ کشمیر کے حالات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ کے الفاظ میں ہمارے سر پر ایک کمینہ دشمن کھڑا ہے اس قسم کی منافرت انگیزی حکومت کے لئے مزید مشکلات اور انتظامیہ کے لئے اپنے فرائض کی انجام دہی کی راہ میں رکاوٹوں کا سبب بن سکتی ہے اور ملک و قوم کے کسی بھی بہی خواہ یا محب سے اس وقت میں ایسی تقریروں اور اشتعال انگیزیوں کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ چنانچہ ہماری رائے یہ ہے کہ یہ سب کچھ کسی اشارے پر ہو رہا ہے اور سر ظفر اللہ خاں اور ان کا طائفہ پاکستان اور حکومت پاکستان کا ہرگز خیر خواہ نہیں ہے۔

۲- سر ظفر اللہ نے اپنے "بھاشن" میں یہ بھی کہا کہ "تاریخ اسلام اس امر کی بولتی ہوئی دلیل ہے۔ کہ مسلمان ہمیشہ اسی دَور میں ترقی اور خوشحالی سے ہمکنار رہے جس دَور میں ان پر کسی طاقتور خلیفہ یا امیر کی حکومت تھی۔ چنانچہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ایک خلیفہ یا امیر کی زیر قیادت مجتمع اور متحد ہو جائیں"۔

نوائے وقت ۳۰ جنوری ۱۹۶۷ء

واضح بات ہے کہ یہ الفاظ کہہ کر سر ظفر اللہ نے مملکت در مملکت کا نظریہ پیش کیا ہے اور صدر ایوب سمیت ساری قوم کو مرزا ناصر احمد کی اطاعت کی دعوت دی ہے۔ وہ مرزا ناصر احمد کو مطاع اور صدر ایوب کو عقیدۃً مطیع سمجھتے ہیں۔ اُن کے نزدیک مذہبًا ساری دنیا میں مرزا ناصر احمد کے علاوہ کوئی دوسرا شخص خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ہم صدرِ مملکت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کا محاسبہ کریں اور پوچھیں کہ آیا وہ مرزا ناصر احمد کے علاوہ بشمول امتِ مرزائیہ کسی بھی دوسرے شخص کو طاقتور خلیفہ یا امیر ماننے کے لئے تیار ہیں یا دنیا کے کسی مسلمان خلیفہ یا امیر کو اسلامی خلیفہ تسلیم کر سکتے ہیں؟ اور اگر نہیں اور جیسا کہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے یقینًا نہیں مان سکتے تو پھر وہ سارے ملک پر حکومت کے خواب دیکھ رہے ہیں اور بشمول صدرِ مملکت سارے ملک کے مسلمانوں کو مطیع دیکھنے کے آرزو مند ہیں۔ نیز جہاں تک ہمیں یاد ہے مرزا بشیر الدین محمود نے ایک مرتبہ اس قسم کے الفاظ بھی کہے تھے کہ جب ہماری حکومت ہوگی تو ہم مسلمانوں سے چوہڑے چماروں کا سا سلوک کریں گے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ ریاست در ریاست قائم کئے ہوئے ہیں اور اس ملک پر حکمرانی کا خاکہ بنائے ہوئے ہیں۔

۳- ۳ اگست ۱۹۶۵ء کا روزنامہ جنگ گواہ ہے کہ امتِ قادیانیہ نے انگلستان میں اجلاس کیا اور تجاویز سوچیں کہ اگر ہماری حکومت قائم ہو جائے تو وہ کس قسم کی ہونی چاہیئے اور ان کی اس کانفرنس کے ٹھیک چند دنوں بعد بھارت نے پاکستان پر چوروں کی طرح چڑھائی کر دی۔

۴- روزنامہ "الفضل" امتِ قادیانیہ کا ترجمانِ خصوصی ہے اس کی خبر کے مطابق مرزا بشیر الدین محمود کو ربوہ میں بطور امانت اس نظریہ کے ساتھ دفن کیا گیا تھا کہ وقت آنے پر اس کی لاش کو قادیان لے جایا جائے گا۔ جس کا مطلب یہی لیا جا سکتا ہے کہ قادیانی امت ابھی تک پاکستان کو صدقِ دل سے تسلیم ہی نہیں کرتی اور اس پر مرزا بشیر الدین آنجہانی کا ایک رویاء بھی ہم بطور شہادت پیش کر سکتے ہیں۔

غرض اس قسم کے کئی حقائق ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ امت قادیانیہ من حیث الجماعت پاکستان اور حکومت پاکستان کی وفادار نہیں ہے اور سر ظفر اللہ خاں ملک میں اپنی تقریروں سے انتشار پھیلا کر اپنے کسی خفیہ پروگرام کو عملی شکل دینا چاہتے ہیں۔ اسی لئے حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ سر ظفر اللہ خاں کو ایسی تقاریر

ڈاکٹر محمد آصف صاحب قدوائی ایم اے پی ایچ ڈی

# سرورِ کائنات

(قسط نمبر ۲)

کسی کے کمالات سیاست و تدبر تک محدود ہیں۔ کوئی محض فوجی ذہنیت کا مظہر ہے۔ کسی کی نظر اجتماعی زندگی کے چند پہلوؤں پر ایسی پڑی کہ باقی پہلو اوجھل ہو گئے۔ کسی نے اجتماعی زندگی کو اہمیت دینے میں اتنی شدت برتی کہ انفرادیت کو اس کے آستانہ پر قربان کر دیا کسی نے انفرادیت کو ایسا ابھارا کہ خاندان اور معاشرہ کے رشتہ کو توڑ مروڑ کر رکھ دیا کسی نے روحانیت اور اخلاق کو لیا تو معیشت اور سیاست کو بھلا دیا۔ اور کسی نے معیشت اور سیاست کو لیا تو روحانیت اور اخلاق کو نظر انداز کر دیا۔ احکام کی تفصیل، انضباط اور ہمہ گیری صرف اسلام کا حصہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں انسانی زندگی کی تمام حیثیتیں جمع تھیں۔ آپ کی حیثیت ایک انسان۔ ایک باپ۔ ایک شوہر۔ ایک دوست ایک خانہ دار، ایک کاروباری تاجر، ایک افسر ایک حاکم، ایک قاضی۔ ایک سپہ سالار، ایک بادشاہ، ایک استاد، ایک واعظ، ایک مرشد ایک زاہد و عابد اور آخر ایک پیغمبر کی نظر آتی ہے آپؐ ابراہیم و موسیٰ بھی تھے اور یعقوب و ایوب بھی۔ داؤد و سلیمان بھی تھے اور عیسیٰ و یحییٰ بھی۔ جیسا کہ باسورتھ اسمتھ نے لکھا ہے آپ ایک سہ گانہ مؤسس تھے۔ آپ نے ایک مذہب، ایک تہذیب اور ایک سلطنت کی بنیاد ڈالی۔

اب سوال تاریخ کا ہے۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح دوسرے بانیانِ مذہب جامعیت کبریٰ سے خالی تھے۔ اسی طرح ان کی زندگی کے صحیفوں کی تصویریں بھی نامکمل رہ گئیں۔ زیادہ تر کی زندگیاں تو قیاس و افسانہ کے دھندلکوں میں ہی گم ہو گئی ہیں۔ لیکن پیغمبر اسلام کی سیرت تاریخی اعتبار سے اس درجہ معتبر ہے کہ ساری دنیا اس کی معترف ہے اور مسلمانوں کے اس دعویٰ کا کوئی بھی حریف نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے اپنے نبی کے حالات ایک طرف اس وسعت اور تفصیل کے ساتھ قلمبند کئے کہ شکل و شباہت وضع و قطع، رفتار و گفتار، اقوال و افعال عادات و اطوار، طرز زندگی اور طریق معاشرت کی ایک ایک بات محفوظ ہو گئی اور دوسری طرف صحت کا ایسا انتظام کیا کہ کسی آسمانی کتاب کے لئے بھی نہ ہو سکا۔

جان ڈیون پورٹ کی کتاب "اپالوجی فار محمد اینڈ دا قرآن" کے افتتاحی الفاظ یہ ہیں:-

"اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام مقننوں اور فاتحوں میں ایک بھی ایسا نہیں، جس کے سوانح حیات محمدؐ کے سوانح حیات سے زیادہ مفصل اور سچے ہوں"

اور انگریز مترجم و مفسر قرآن مارما ڈیوک پکتھال نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ:-

"دوسرے پیغمبروں کے خلاف جن کی اصلی تصویر عقیدتمندی کے دھندلکے کے باعث ہم سے چھپی ہوئی ہے محمدؐ ایک روشن اور تاریخی کردار ہیں جن کے طرز عمل اور طریق زندگی کی پوری تفصیلات خود ان کے ہمعصروں نے ہمارے لئے جمع کر دی ہیں"

ہدایت اور تعلیم کا سب سے کارگر اسلوب یہ ہے کہ صرف زبان سے نہ کہا جائے بلکہ جن اصولوں کی تعلیم دیتا ہو ان کو اپنی ہی زندگی میں جذب کر کے ایک عملی نمونہ، ایک قدِ آدم درس بن کر بھی لوگوں کے سامنے آ جائے۔ کیونکہ انسان بہر حال کانوں کے ذریعہ کم اور آنکھوں کے ذریعہ زیادہ سیکھتا ہے اور اس کے بننے یا بگڑنے کا انحصار ان باتوں پر کم ہوتا ہے جو سنتا ہے اور ان باتوں پر زیادہ جو وہ دیکھتا ہے۔

اسلام کے پیغمبر کا یہی دستور تھا۔ کبھی کوئی ایسی نصیحت آپ کی زبان سے نہ سنی گئی جس پر پہلے خود آپ نے عمل کر کے نہ دکھایا ہو لوگوں کو یاد الٰہی کی ترغیب دی تو خود "دل بیار و دست بکار" کا مرقع بن گئے۔ نماز کی نصیحت فرمائی تو اپنا یہ عالم بنا لیا کہ آج تک کسی نمازی کو اس کے قریب بھی پہنچنے کی توفیق نہ ہو سکی۔ ساری ساری راتیں جانماز ہی پر گذر جاتی تھیں اور کھڑے کھڑے پاؤں ورم کر آتے تھے۔ روزوں کی فرضیت کا اعلان کیا تو اوروں کے لئے ماہ رمضان کے تیس یا انتیس روزے فرض بتائے اور اپنا یہ حال کر لیا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ روزے رکھنے پر آتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی افطار ہی نہ کریں گے۔ زکوٰۃ و خیرات کا حکم دیا تو خود ایسے کشادہ دست ہو گئے کہ جو پایا خدا کی راہ میں خرچ کر دیا۔ مسلمانوں کی فتوحات کے دور میں مال و دولت کی کمی نہ رہی تھی، لیکن جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو زرہ تک رہن تھی۔ یہی شان زہد و قناعت۔ توکل و ایثار صبر و شکر، رحم و کرم، حلم و بردباری، عفو و درگذر وغیرہ کے بابوں میں تھی۔ دشمنوں کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنے اور مصیبتوں اور پریشانیوں میں عزم و استقلال کو ہاتھ سے نہ دینے کی تلقین فرمائی تو خود کبھی پیچھے نہ ہٹے، میدان جنگ میں ایسے بھی وقت آئے کہ مسلمان افواج کے پاؤں اکھڑ گئے مگر آپ اپنی جگہ پر جمے رہے۔

کائنات کی راہنمائی کا آخری معیار رہنما کی کیمیا اثری ہے۔ یعنی وہ غیر محسوس طاقت جو دیکھتے ہی دیکھتے انسانوں کی تقدیریں پلٹ دیتی ہے، وہ صلاحیت اکسیر صفت جو اوروں کی صلاحیتوں کو اس طرح ابھار دیتی ہے کہ وہ خود حیران رہ جاتے ہیں۔ وہ وہبی استعداد جو خود ہی انقلاب کا سامان تیار کرتی ہے خود ہی اس کی سمت کا تعین کرتی ہے اور پھر خود ہی زمانہ کو موڑ کر اس کی طرف لے جاتی ہے۔

گڈریوں اور چرواہوں کی ایک جاہل و ناشائستہ قوم جو جائز و ناجائز، صحیح و غلط کی تمیز سے تقریباً ناآشنا تھی جو خانہ جنگیوں کے لامتناہی سلسلہ میں اس طرح جکڑی تھی کہ قومی فلاح و بہبود کا تصور اس کے ذہن سے ہو کر بھی نہیں گذر پاتا تھا۔ ایک برزخِ کامل، ایک ہستی جامع کے اثر سے یکایک دینی و دنیوی ترقی کی بلند ترین صدر گاہوں کو زینت بخشنے لگتی ہے اور اس کے خشک ریگستانی خطے سے علم و حکمت سعادت و قوت کے وہ سرچشمے پھوٹتے ہیں کہ اس وقت کی دریافت شدہ دنیا کے تینوں براعظم ان سے سیراب ہونے لگتے ہیں۔ کیا اس معلّم اعظم کی کیمیا اثری کو کسی اور ثبوت کی ضرورت ہے؟

رہی چراغ سے چراغ جلنے والی بات تو ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ، علی مرتضیٰؓ، ابو عبیدہ بن جراحؓ۔ خالد بن ولیدؓ، سعد بن ابی وقاصؓ عمرو بن العاصؓ جیسی تاریخ گر ہستیوں کے نام دربار محمدی کے علاوہ اور کہاں ملیں گے۔ اور یہ تو ایک بہت مختصر فہرست ہے ورنہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہ تھا جس کے بہترین نمونے آپ نے تیار نہیں کر دیئے تھے۔

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

حکیم مختار احمد الحسینی

# ہلال و صلیب کی کشمکش

(قسط نمبر ۸)

## شاہ ہنگری کی شکست

صلیبی ہر میدان میں پٹ رہے تھے - بایزید نے اپنی تلوار میان میں نہیں ڈالی تھی- اس نے اس معاہدے کے بعد دلاچیا ایک اہم جگہ کو فتح کیا - پادریوں کی چیخ و پکار جاری تھی - چنانچہ پادریوں کی چیخ و پکار نے ہنگری کے بادشاہ سیجمنڈ اور بوسینا کو بایزید سے لڑنے کے لئے آمادہ کر لیا بایزید اس صورت حال سے بے خبر نہیں تھا قبل اس کے کہ دشمن اس کے علاقہ پر حملہ آور ہوتا، بایزید نے خود ہی ہنگری پر حملہ کر دیا - ہنگری اور بوسینا کی متحد فوجوں نے مقابلہ کیا لیکن بایزید کی تلوار خون آشام کے آگے ٹھہر نہ سکیں اور انہیں بدترین شکست کا منہ دیکھنا پڑا -

۷۹۵ھ میں بایزید کے لڑکے سلیمان شاہ نے بلغاریہ کا باقی ماندہ علاقہ بھی فتح کر کے دولت عثمانیہ میں شامل کر لیا - اب پورا ملک سلطنت عثمانیہ کے زیرنگوں تھا - اسقف اعظم کو جلاوطن ہونا پڑا

## ترکوں سے انتقام کی کوشش

**• صلیبی اتحاد** — ہنگری کلیسا سے رابطہ چلا آرہا تھا - جوں ہی بلغاریہ ترکوں کے قبضہ میں آگیا تو ہنگری کا راستہ ترکوں کے لئے کھل گیا - اس خطرہ کے پیش نظر شاہ ہنگری کو اپنی سلامتی کی تدبیر کرنی پڑی - چنانچہ اس نے پوپ کی حمایت حاصل کر کے یورپ کی امداد حاصل کرنے کی درخواست کی - پوپ کی سفارش اس کی پشت پر تھی - چنانچہ تمام یورپ کی مشرق اور مغرب کی طاقتوں نے متحد ہو کر ترکوں سے انتقام کی ٹھانی، کلیسا یونان اور روما نے بھی ان کی تائید کی - فرانس اور انگلینڈ جو حریف چلے آرہے تھے ان کی بھی صلح ہوگئی - غرضیکہ تمام صلیبی متحد ہوگئے اور یہ پروگرام ترتیب دیا گیا کہ ترکوں کو ہنگری کی سرحد سے نکال کر قسطنطنیہ پر قبضہ کرتے ہوئے درِ دانیال کو عبور کریں اور پھر شام کے علاقہ سے ہوتے ہوئے ارض مقدس فلسطین سے ترکوں کو بے دخل کیا جائے - صلیبی فوجوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ تھی - چنانچہ ان کا پہلا وار سرویا کی ریاست تھی جو ترکی کی باجگذار چلی آرہی تھی - یہاں انہوں نے اپنے ہی مذہب کے لوگوں کو بے دریغ قتل کیا اور پھر قلعہ نانکو پولس کی طرف بڑھیں - یہاں صلیبیوں کی ٹکر مسلمان رئیس یوعاان بک سے ہوئی - اس نے مٹھی بھر فوج کے ساتھ اس عظیم طاقت کا مقابلہ کیا اور سولہ دن مسلسل اپنے چند جانثاروں کے ساتھ صلیبی فوج سے برسرپیکار رہا - آخر سولہویں دن سلطان بایزید آ پہنچا، اس نے آتے ہی صلیبیوں کو تلواروں کے دھانے پر رکھ لیا - عیسائی کٹ کٹ کر واصل جہنم ہونے لگے - شاہ ہنگری اور اس کی امدادی فوج کو اپنی جان بچانی مشکل ہوگئی - دشمن کے ہزاروں سپاہی میدان جنگ میں کھیت رہے - دس ہزار گرفتار ہوئے اور سوائے چند ایک کے جن میں شاہ ہنگری اور دوسرے سردار شامل تھے فرار ہونے میں کامیاب ہوئے - صلیبیوں کو شکست فاش اٹھانی پڑی - مسلمانوں کی اس فتح سے تمام عالم اسلام میں بے پناہ خوشی اور مسرت کا اظہار کیا گیا -

سلطان نے اس فتح کے بعد بس نہیں کی بلکہ یونان کے علاقے تھسلی، تھیس، ڈورس اور لوکرلیس پر حملہ آور ہو کر سپین فتح کیا اور جن باجگذار ریاستوں نے ترکوں سے غداری کر کے اتحادیوں کا ساتھ دیا تھا - جس میں آسٹریا اور دلاچیا شامل تھیں - ان پر بھی چڑھائی کر کے اکثر علاقوں کو قبضہ میں لے لیا، اور تمام موریا کو سلطنت عثمانیہ میں شامل کر لیا - ان سے فارغ ہوتے ہی سلطان نے قسطنطنیہ کے بادشاہ قیصر نے جو وعدہ خلافی کی تھی اس کی سزا دینے کے لئے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا -

## • تیمور کا حملہ

سلطان بایزید عنقریب قسطنطنیہ کو فتح کر لیتا لیکن شومئی قسمت کہ تیمور ہندوستان کو تاراج کرتا ہوا سلطنت عثمانیہ پر حملہ آور ہوا - مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی نے اس کی تفصیلات یوں بیان کی ہیں:-

"۸۰۰ھ میں جب تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا تو یہاں تغلقوں کی حکومت جانکنی کی حالت میں تھی - مگر اسلام اور اسلامی عظمت و اقتدار کو کوئی خطرہ نہیں تھا - اسپین کی اسلامی حکومت کو جس کا دارالحکومت غرناطہ تھا عیسائی بالکل مٹا دینے پر آمادہ ہو چکے تھے - لیکن کسووا کی جنگ عظیم اور بایزید ایلدرم کی ہیبت اور معرکہ آرائیوں کے خوف سے یورپ کے عیسائی کچھ سہم سے گئے اور ان کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسپین میں مسلمانوں کا وجود تقریباً ڈیڑھ سو سال تک کے لئے اور باقی رہ گیا -

تیمور ہندوستان میں مشرق کی جانب ہردوار تک آیا - دہلی، ملتان اور دامن کوہ کشمیر میں قتل عام سے خون کے دریا بہا کر اور ہندوستان کا ملک یہاں کے باہمت و ذی حوصلہ سرداروں کے لئے چھوڑ کر واپس چلا گیا -

تیمور ہردوار میں تھا کہ اسے خبر پہنچی کہ بایزید ایلدرم کو یورپ میں فتوحات پر فتوحات ہو رہی ہیں - اس خبر کے ساتھ ہی قیصر روم یعنی قسطنطنیہ کے عیسائی بادشاہ کا ایلچی یہ خط پہنچا کہ بایزید کے پاس آپ کے مفرور مجرم سلطان احمد اور قرا یوسف ترکمان راحت و آرام اور عزت و احترام کی زندگی بسر کر رہے ہیں اس میں آپ کی بڑی بے عزتی ہے - بایزید نے ہماری قدیم سلطنتوں اور عزتوں کو پارہ پارہ کر دیا ہے - حالانکہ ہارون رشید اور معتصم باللہ عباسی خلفا نے بھی ہماری سلطنت کو مٹانا نہیں چاہا اور مسلمانوں نے ہمیشہ ہماری سلطنت و حکومت کو عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھا ہے - نیز بایزید نے اپنی فوجیں داغستان میں جمع کی ہیں - وہ بہت جلد آذر بائیجان وغیرہ پر قبضہ کیا چاہتا ہے - آپ اس طرف آئیں اور اپنی سرحدوں کو بچائیں اور ہم کو بھی اس مصیبت سے نجات دلائیں -

تیمور سے توقع تو یہ تھی کہ وہ قیصر روم کی اس درخواست کا ایسا مایوس کن اور مسکت جواب دیتا جیسا کہ ساڑھے سات سو برس پہلے سیدنا حضرت امیر معاویہ رضؓ نے قیصر روم کو خط لکھا تھا کہ اگر تیرے مقابلہ کے لئے حضرت علی رضؓ کے لشکر کو حرکت کرنی پڑی تو سب سے پہلا سردار جو حضرت علی رضؓ کے جھنڈے کے نیچے تجھ پر حملہ آور ہوگا وہ معاویہ رضؓ ہوگا - لیکن تیمور جذبہ رقابت پر غالب نہ آسکا - نیز سلطان احمد جلائر اور قرا یوسف ترکمان کے بایزید کی پناہ میں چلے جانے کو برداشت نہ کر سکا (صلیبیوں کی سازش کامیاب ہوگئی) وہ ہندوستان سے فوراً چل دیا - راستہ میں ایک لاکھ ہندوستانی قیدیوں کو جو بارِ خاطر یا گراں باری سفر کا موجب تھے بجائے اس کے کہ آزاد کر دیتا قتل کر ڈالا، ہندوستان سے افغانستان ہوتا ہوا سمرقند پہنچا، وہاں سے تیاری کر کے ایران ہوتا ہوا اپنے ملک کی مغربی اور بایزیدی قلمرو کی مشرقی سرحدوں پر پہنچ کر بایزید کو جو قسطنطنیہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا ایک تہدیدی خط لکھا کہ ہمارے مفرور ملزموں کو

# یادگارِ زمانہ تھے یہ لوگ

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

## قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ

آپ کو دنیا داری سے خاص تعلق نہیں تھا۔ آپ کے والد جناب اسد علی صاحب نے آپ سے شادی کرنے کے لئے کہا تو آپ نے انکار فرمایا۔ یہ معاملہ حاجی امداد اللہ صاحب کے پاس پہنچا۔ آپ کے حکم پر انکار کی مجال نہ تھی۔ لہٰذا آپ نے شادی کرلی آپ کے مزاج میں مہمان نوازی اور سخاوت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ بھلا اس قلیل آمدنی سے کیا بچتا کہ گھر دیتے۔ مولانا کے والد کی معاشی حالت اچھی نہ تھی ان کو رنج تھا کہ میرے بھائی بڑھ کر نوکر ہو گئے۔ کوئی پچاس کا کوئی سو کا۔ یہ سب خوش و خرم ہیں۔ آپ نے حضرت حاجی صاحب سے شکایت کی کہ میرے تو یہی ایک بیٹا ہے اور مجھے اس سے کیا کچھ امیدیں تھیں۔ کچھ کماتا تو ہمارا یہ فلاس دور ہو جاتا۔ تم نے اس پر خدا جانے کیا کر دیا کہ یہ کچھ کماتا ہے نہ نوکری کرتا ہے۔ حضرت حاجی صاحبؒ اس وقت تو ہنس کر خاموش ہو گئے۔ پھر کہلوا بھیجا کہ قاسم کو وہ درجہ ملے گا کہ وہ سو پچاس والے سب اس کی خدمت کریں گے اور ایسی شہرت ہوگی کہ ہندوستان کے ہر گوشے میں اس کا نام پکارا جائے گا۔ اور تم تنگیٔ معاش کی شکایت کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ بے نوکری ہی اس کو اس کو اتنا دے گا کہ ان نوکروں سے یہ اچھا رہے گا۔ چنانچہ مولانا قاسمؒ کے والد کی زندگی ہی میں ان کی مالی حالت اتنی اچھی ہو گئی تھی کہ انہیں شکایت نہیں رہی تھی۔

آپ کی علمی قابلیت اور تقویٰ بے مثال تھا۔ حضرت حاجی صاحبؒ آپ کے بارہ فرمایا کرتے تھے کہ ایسے لوگ کبھی پہلے زمانے میں ہوا کرتے تھے۔ اب مدتوں سے نہیں ہو رہے۔ ایک دفعہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو ایک لسان عطا فرماتا ہے۔ جیسے حضرت شمس تبریز کے واسطے مولانا رومؒ کو لسان ہیں جو میرے قلب میں آتا ہے وہ اسے بیان فرما دیتے ہیں۔ اس طرح کے اور بھی کئی مقولے حضرت حاجی صاحب سے مروی ہیں۔

انگریزوں کے ظلم و ستم روز بروز بڑھتے جاتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی شروع ہوئی اور بقول حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ مولانا محمد قاسمؒ صاحب کی اس زمانہ میں کمال جرأت و ہمت ظاہر ہوئی ہم بھی اور ہمارے دوست و ہم عمر اکثر گولی کا نشانہ لگانے کی مشق کرتے تھے ایک روز مولانا محمد قاسمؒ مسجد میں سے تشریف لائے۔ ہم نشانہ لگا رہے تھے اور نشانہ کی جگہ پر ایک نیم کا پتہ رکھا ہوا تھا۔ اور اس کے گرد ایک دائرہ کھینچا تھا۔ گولیاں مٹی کی تھیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ نشانہ کیونکر لگاتے ہو؟ مجھے دکھاؤ۔ کس نے آپ کو نشانہ لگانا بتایا آپ نے بندوق ہاتھ میں لی۔ فائر کیا گولی ٹھیک نشانے پر لگی۔ اکثر نشانہ باز نشانہ لگاتے ہوئے گھبرا جاتے ہیں لیکن مولانا کو کبھی گھبراتے ہوئے نہیں دیکھا گیا

آپ نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شرکت فرمائی۔ انگریزی فوج سے نہایت شاندار مقابلہ ہوا۔ دشمنوں نے ان کی جرأت و بہادری سے جل کر مخبری کر دی۔ حضرت حاجی صاحبؒ اور مولانا نانوتویؒ کے وارنٹ گرفتاری تھے۔ حضرت حاجی صاحبؒ تو مکہ معظمہ چھپتے چھپاتے پہنچ گئے۔ مولانا محمد قاسم صاحب اور مولانا محمد یعقوب صاحب جمادی الآخر ۱۲۷۷ھ میں حج کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں حضرت حاجی صاحب سے ملاقات کی اور حج کے بعد اپنے وطن واپس چلے آئے۔

جنگ آزادی کی پُر آشوب فضا صاف ہوئی تو منشی ممتاز علی صاحب نے میرٹھ میں پرنٹنگ پریس کھولا۔ مولانا کی پرانی [illegible] آپ کے سپرد کر دی۔ ۱۸۵۷ء کو جنگ آزادی میں شریک ہونے والوں جن میں زیادہ تر علماء شریک تھے لمبی لمبی سزائیں دے کر حکومت انگریز کالے پانی بھیج رہی تھی۔ اب جنگ کی تیاری کرنا ممکن تھا۔ چنانچہ حضرت نانوتویؒ نے دیوبند جیسی معمولی جگہ پر ایک دینی مدرسہ ۱۸۶۷ء میں قائم فرمایا۔ مدرسہ کے اصل بانی حاجی دیوبندی تھے۔ جب یہ مدرسہ قائم ہوا تو مدرسہ کے بانیوں میں سے کسی کے پاس ایک پیسہ بھی نہیں تھا۔ لیکن بعد میں اللہ رب العزت نے یاوری کی اور آج وہی مدرسہ ایشیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔

مدرسہ کے سب سے پہلے طالب علم شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحبؒ تھے۔ شروع میں درختوں کے زیر سایہ پڑھائی ہوتی تھی لیکن اس وقت یہ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ دو چار طلباء جو ایک بوڑھے مولوی صاحب کے سامنے بیٹھے ہوئے قرآن پاک پڑھ رہے ہیں اور یہ مدرسہ جس میں دھوپ اور بارش سے بچنے کے لئے چھت تک نہیں ہے ایشیا کی ایک سب سے بڑی یونیورسٹی اور جنگ آزادی کے سپاہیوں کی چھاؤنی بن جائے گا

جب مدرسہ میں ملک کے کونے کونے سے طلباء آنے شروع ہوئے تو سرمایہ دار طبقہ نے بھی حصہ لینا شروع کیا اور کچھ لوگوں نے مولانا قاسم صاحبؒ کو مشورہ دیا کہ آپ سرکاری امداد کے لئے بھی کوشش کریں تاکہ مدرسہ کی مالی حالت مضبوط ہو۔ لیکن مولانا نے اس مشورہ کو پسند نہ فرمایا اور انہوں نے مدرسہ کے قواعد منضبط فرمائے تاکہ آئندہ بھی کوئی اس مشورہ پر عمل نہ کرسکے۔ (باقی آئندہ)

## بقیہ: سر ظفر اللہ کی منافرت انگیزی

کرنے سے روکے اور اُن کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ اس موقع پر ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے بھی استدعا کرتے ہیں کہ وہ ان تقریروں سے مشتعل ہو کر کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس کا بالواسطہ فائدہ امتِ قادیانیہ کو پہنچ جائے۔ چنانچہ اس وقت مسلمانوں کو لازم ہے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لیں، ان کی سرگرمیوں اور سازشوں سے باخبر رہیں اور ان کی تمام سرگرمیوں کو مختلف ذرائع سے حکومت کے نوٹس میں لائیں تاکہ حکومت کوئی مناسب کارروائی کرسکے۔ وما علینا الا البلاغ۔

## بقیہ :۔ سرورِ کائنات

(۳)

تاریخ کا موجودہ دور علم و عقل، سائنس و حکمت کا دور ہے: ظن و قیاس، توہم و عجائب پرستی، مائتھالوجی، و ایسٹرالوجی کا زمانہ ختم ہوگیا اسلام کا طلوع درحقیقت اس دورِ جدید کا طلوع ہے۔ دنیا ظن و قیاس کے اندھیرے سے مشاہدہ و عرفان کی روشنی میں اسلام کے دروازے سے ہوکر آئی ہے اور پیغمبر اسلام اس عہد جدید کے بانی ہیں۔ کتنا صحیح لکھا ہے کسی لکھنے والے نے۔۔۔

"یہی وہ شخص ہے جس نے دنیا کا رخ وہمیت و عجائب پرستی اور رہبانیت کی طرف سے ہٹا کر عقلیت و حقیقت پسندی اور منطقیانہ دنیاداری کی طرف پھیر دیا۔ اسی نے محسوس معجزے مانگنے والی دنیا میں عقلی معجزے سمجھنے اور انہی کو معیار صداقت ماننے کا مذاق پیدا کیا۔ اسی نے خرقِ عادت خدائی کے آثار ڈھونڈھنے والوں کی آنکھیں کھولیں اور آثارِ فطرت میں خدا کی نشانیاں دیکھنے کا خوگر بنایا۔ اسی نے عقل اور حس اور وجدان کے امتیازی اصول انسان کو بتائے۔ مادیت اور روحانیت میں مناسبت پیدا کی۔ دین سے علم و عمل کا اور علم و عمل سے دین کا ربط پیدا کیا۔ مذہب کی طاقت سے دنیا میں سائنٹفک اسپرٹ اور سائنٹفک اسپرٹ سے صحیح مذہبیت پیدا کی"۔۔۔

جامعیت اور کاملیت اور ہمیشہ محفوظ رہنے والی صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر ختم ہے۔ جس طرح اسلام کا خدا رب العلمین (تمام دنیا کا پروردگار) ہے اسی طرح اس کا رسول رحمۃ للعلمین (تمام دنیا کے لئے رحمت) ہے اور اس کا پیغام تمام دنیا کے لئے پیغام ہے جو کالے، گورے، عرب و عجم، ترک و تاتار۔ ہندی و چینی۔ زنگ و فرنگ سب کے لئے عام ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (فرقان)

ترجمہ:۔ برکت والا ہے وہ اللہ جس نے اپنے بندہ پر فیصلہ والی کتاب اتاری تاکہ وہ تمام دنیا کو ہشیار کرنے والا ہو وہ خدا کہ اسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی یہ ہے کائنات کی سرداری اور یہ ہیں سرور کائنات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً وَّسَلَامًا دَائِمًا اَبَدًا

# نقد و نظر

## تبصرہ محمودی بر ہفوات مودودی

(حصہ اول و دوم)

مصنفہ محمود احمد عباسی۔ قیمت ۳ روپے ۵۰ پیسے

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ علم و حکمت سوتر منڈی لاہور

زیر نظر کتاب محمود احمد عباسی کی تصنیف ہے عباسی صاحب ملک کی جانی پہچانی ہوئی شخصیت ہیں اور اسلامی تاریخ پر انہیں اچھا عبور ہے۔ مودودی صاحب کے مضمون "خلافت سے ملوکیت تک" کے جواب میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ مودودی صاحب نے اس مضمون میں قرآن و حدیث کے اولین راوی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر گند اچھال کر اپنے باطنی خبث کا اظہار کیا ہے۔ عباسی صاحب نے دلائل کے ساتھ اس کا رد کیا ہے اور مودودی صاحب کی تاریخ سے جہالت ثابت کی ہے۔ کتاب ہر لحاظ سے قابل دید ہے۔

## تجدید معاشیات

تالیف مولانا عبدالباری ندوی۔ قیمت ۹ روپے 25 پیسے

ملنے کا پتہ:۔ نفیس اکیڈمی، بلاسس اسٹریٹ کراچی۔ یہ کتاب حضرت تھانوی قدس سرہٗ کے خلیفہ مجاز مولانا عبدالباری ندوی کی ہے۔ مؤلف کا دعویٰ ہے کہ مولانا تھانوی نے دین کے سب گوشوں کی تجدید فرمائی ہے۔ زیر نظر کتاب میں انہوں نے مولانا تھانوی کی کتابوں سے حوالے دے کر معاشیات کے بارہ میں ان کی تجدید کو واضح کیا ہے۔ کتاب میں ایک باب اسلامی اور غیر اسلامی معاشیات کے موازنہ کے بارہ میں قابل دید ہے۔

مؤلف عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد میں جدید فلسفہ کے چونکہ پروفیسر بھی رہ چکے ہیں لہٰذا موجودہ زمانہ کی معاشیات کی فلسفیانہ موشگافیوں کو بھی اجاگر کیا ہے اور اسلامی معاشیات کی اہمیت واضح کی ہے۔ کتاب کو پڑھ کر مؤلف کی محنت کی داد دینا پڑتی ہے۔

کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف اسلام کے معاشی نظریہ کی بابت معلومات میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ قلب پر بھی ایک خاص اثر ہوتا ہے۔

ہم اس کتاب کے مطالعہ کی پر زور سفارش کرتے ہیں۔

## کلید وراثت

مؤلفہ ملک بشیر احمد بگوی بی۔ ایس۔ سی۔ قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے صرف۔ ملنے کا پتہ انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور۔

اس کتاب میں حنفی مذہب کے مطابق قانون وراثت کو نہایت سہل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ قانون وراثت چونکہ حساب سے بھی متعلق ہے۔ لہٰذا طالب علموں کو یہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن مؤلف نے نہایت سادہ زبان میں اس کو بالکل آسان بنا دیا ہے۔

یہ کتاب ملک کے نامور علماء کی تصدیق شدہ ہے اور محکمہ مال اور محکمہ بنیادی جمہوریت نے اس کو منظور کیا ہوا ہے۔ وکلاء حضرات اور دینی مدارس کے طلباء کے لئے یہ نہایت مفید ہے

## انتخاب جدید جمعیۃ علماء اسلام چکو مدرس تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا محمد اسماعیل صاحب |
| نائب امیر | سید قاسم علی صاحب |
| ناظم اعلیٰ | چودھری برکت علی صاحب |
| ناظم | محمد اکرم صاحب |
| ناظم نشر و اشاعت | منشی ممتاز احمد صاحب |

# خبرنامۂ جمعیۃ

## قرآنی قانون کے بغیر ملک ترقی نہیں کرسکتا

سرگودھا - ۱۱ فروری - جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب کے ناظم صاحبزادہ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب نے جو کہ ضلع سرگودھا کی جمعیۃ کے ناظم حافظ محمد صادق کے ہمراہ تحصیل خوشاب کے تنظیمی دورہ پر تشریف لے گئے تھے آج واپس سرگودھا پہنچے - ہر دو حضرات نے عام اجتماعات اور خصوصی اجلاسوں میں تقریریں فرمائیں قاری صاحب نے جامع مسجد انزا میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک قرآنی قانون کے بغیر ترقی نہیں کرسکتا - اس لئے کہ قرآن ہی تمام مشکلات کا حل پیش کرسکتا ہے ۔ اس لئے اس ملک میں قرآن کا نظام حکومت اپنانا چاہیئے -

آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ ملک میں آئینی طریقہ سے اسلامی آئین کے لئے جد و جہد کررہی ہے - جمعیۃ کا واحد مقصد مسلمانوں کو منظم کرنا اور اس ملک میں قرآن و حدیث کے مطابق نظام حکومت اپنانا ہے -

اس کے بعد آپ نے گنجال میں جمعیۃ کے عظیم اجتماع میں خطاب فرمایا اور اسی قسم کے جذبات کا اظہار فرمایا - آپ نے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کو قرآن و حدیث سے غیر اسلامی ہونا ثابت کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان قوانین اور دوسرے غیر اسلامی قوانین کو فی الفور ختم کیا جائے -

جامع مسجد بگڑ والی خوشاب میں حافظ محمد صادق صاحب نے تقریر کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ غیر اسلامی قوانین کو ختم کرکے اسلام کے قوانین کو ملک میں نافذ کیا جائے:

ہر دو حضرات نے آٹے کی گرانی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ دیہاتی عوام کے لئے زیادہ سے زیادہ آٹے کی سہولت کے لئے موثر قدم اٹھائے - سمگلنگ کی روک تھام کی جائے ۔ مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیۃ علماء اسلام کے جدید انتخابات عمل میں آئے

### انزاء

امیر — مولانا سراج احمد صاحب
ناظم — صوفی غلام حسین صاحب
خازن — قریشی محمد انعام صاحب

### خوشاب شہر

امیر — حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب
ناظم — شیخ نور الاسلام صاحب
خازن — حاجی بشیر محمد صاحب

### گنجال

امیر — مولوی محمد صالح صاحب
ناظم — ملک سلطان خاں صاحب بی اے
خازن — حاجی غلام محمد صاحب

### چک ۱۲۷/۲ تحصیل سرگودھا

امیر — مولوی عبدالصمد صاحب
نائب امیر — حافظ محمد رمضان صاحب
ناظم اعلیٰ — مولوی عبدالغفار صاحب
نائب ناظم — حافظ محمد عمر صاحب
خازن — چودھری واجد علی صاحب

## کوئٹہ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

مورخہ ۱۰ فروری مطابق ۲۹ شوال ۱۳۸۶ھ بروز جمعہ دفتر مرکزی جمعیۃ کوئٹہ میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد عمر صاحب صوبائی امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں صوبائی امیر حضرت مولانا محمد عمر صاحب کے علاوہ ضلعی امیر جمعیۃ حضرت مولانا عرض محمد صاحب اور مولانا عبدالستار شاہ صاحب - قاری خیر الدین صاحب، قاری عبدالقدوس صاحب نے بھی شرکت فرمائی - جماعتی کاروبار پر غور کرنے کے بعد احقر محمد یعقوب کو ناظم دفتر مقرر کرلیا گیا -

علاوہ ازیں ہنگامی اجلاس نے مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کیں - جن کی نقول صدر مملکت جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب اور گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ صاحب کو بذریعہ رجسٹری بھیجی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کا یہ ہنگامی اجلاس مری، بگٹی اور مینگل قبائل کے اسیروں کی عام معافی اور رہائی کو جناب صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان کی دانشمندی اور حسن تدبر سمجھ کر بنظر استحسان دیکھتا ہے - ساتھ ساتھ یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس سلسلے میں بعض دیگر باقیماندہ اسیروں کو بھی معاف کرکے رہا کردیئے جائیں

(۲) جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کا یہ ہنگامی اجلاس ملک کی موجودہ گرانی اور مہنگائی کو ناقابل برداشت سمجھ کر بہت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے - جس سے عوام اور نچلے طبقہ کے غربا کی کمر ٹوٹ رہی ہے - موجودہ گرانی کے مقابلہ سے اس طبقے کی قوت خرید یقیناً قاصر ہے - حکومت کو چاہیئے کہ صورت حال کا جائزہ لے اور اُن اسباب و عوامل کی روک تھام کو بروئے کار لائے جس سے موجودہ پریشانیاں اور اقتصادی بے چینیاں خود بخود ختم ہوسکتی ہوں

## جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی کا احتجاج

مدنی جامع مسجد سلانوالی میں حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا نے جمعہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت نے عید الفطر کے موقع پر رویت ہلال کا جو اعلان کیا ہے وہ سراسر غیر شرعی اور بالکل غیر واقعی ہے - رویت ہلال کا اعلان اُس وقت درست اور قابل تسلیم ہوسکتا تھا جبکہ حکومت کو پوری طرح کتاب و سنت کے مطابق شرعی شہادتیں حاصل ہوجاتیں - مگر حکومت کو اس سلسلہ میں جو کچھ حاصل ہوا اس کی حیثیت محض ایک بے سروپا خبر کی تو ہوسکتی ہے مگر اسے شہادت کسی صورت میں قرار نہیں دیا جاسکتا اور عید الفطر کا چاند خبر واحد اور متعدد خبروں سے نہیں بلکہ مطلع صاف ہونے کی صورت میں جم غفیر کی شہادتوں سے ثابت ہوسکتا ہے جو یقیناً رویت ہلال کمیٹی کو حاصل نہیں ہوسکتیں - پس رویت ہلال کمیٹی کا اعلان جبکہ اس کے اشخاص شرعی ثقاہت و عدالت سے عاری ہیں اثبات ہلال کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا اور مسلمان ان کے ایماء پر اپنے روزے اور عیدیں برباد نہیں کرسکتے - ہاں رویت ہلال کمیٹی اگر ایسے مسلمان دیندار عالم فاضل ثقہ شخصوں پر مشتمل ہو جن کو عامۃ المسلمین کا اعتماد و اعتبار حاصل ہو اور اُن کی شہادتیں وصول کرنے کے طریقے بھی شرعی ہوں تو اس کے اعلان پر عید منائی اور روزے افطار کئے جا سکتے ہیں -

آپ نے مودودی کی کتاب "خلافت و ملوکیت" پر بھی تنقید فرمائی اور کہا کہ اس کتاب میں مودودی صاحب نے صحابہ کرام رضوان کے خلاف زہر اگلا ہے اور اُن ہستیوں پر تنقید کی ہے جو قرآن و حدیث کے اولین راوی ہیں -

(محمد ادریس بانی پتی ناظم اعلیٰ
جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی
ضلع سرگودھا)

PROOF No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L. No. 7132

# তরজুমানেইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE price  paisa

جلد ۱۰ | جمعہ ۱۴ فروری ۱۹۶۷ء مطابق ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۷



## بدل اشتراک

سالانہ ـــ ۱۱ روپے

ششماہی ـــ ۶ روپے

فی پرچہ ـــ ۲۵ پیسے



باہتمام تعلیمی پریس بیرون اکبری گیٹ غازی خدا بخش ایڈیٹر پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا۔

ہفت روزہ
لاہور
ترجمان اسلام
پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار
جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ
نگران
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۲۵ پیسے

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب قدس سرہ

# معارف الحدیث

عَنْ حُذَيْفَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا إِمَّعَةً تَقُولُونَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا

(رواہ الترمذی۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۳۵)

ترجمہ:۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے سوچے سمجھے ہر شور و شر میں پبلک (عوام) کے ساتھ شریک ہونے کی عادت چھوڑ دو یعنی یوں مت کہا کرو کہ اگر لوگ کوئی اچھا کام کرینگے تو ہم بھی وہی کام کریں گے اور اگر لوگ غلط راہ چل کر ظلم کرینگے تو ہم بھی ان کے ساتھ اس میں ان کے شریک رہیں گے۔ تم کو چاہیئے کہ تم خود اپنی ایک صحیح رائے قائم کرو اور ان بے علمی کی باتوں کے بجائے یہ کرو کہ اگر لوگ بھلا کام کریں تو تم اُن کے ساتھ اس میں ضرور شریک ہو اور اگر وہ کوئی غلط راستہ اختیار کریں تو ان کے ساتھ برائی میں ہرگز شرکت مت اختیار کرو۔

شرح:۔ موجودہ زمانہ میں اگر آپ غور فرمائینگے تو ہمارے معاشرہ میں خواہ وہ تعلیم یافتہ ہوں یا غیر تعلیم یافتہ یہ رسم بد پڑ چکی ہے کہ لوگ اپنی ذاتی رائے کوئی نہیں رکھتے بلکہ خوشی یا ناخوشی سے اپنی پارٹی کے ساتھ رائے دینا ضروری سمجھتے ہیں اور اسی لئے حکومت میں پارٹیوں کا وجود کوئی فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ اسلام میں حریت رائے کے سامنے اپنی پارٹی کی رعایت کی کوئی حیثیت نہیں رکھی گئی بشرطیکہ وہ خلوص اور دیانت پر مبنی ہو۔ اگر یہ اصول ملحوظ رکھا جاتا تو آپ خود ہی انصاف فرمالیں کہ مخالف پارٹی کی پھر ضرورت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے اور اگر وہی تحزّب اور پارٹی بازی کی روح کار فرما ہے تو پھر مخالف پارٹی کا فائدہ کیا نکل سکتا ہے۔ کاش کہ اگر ہمارا اختلاف پارٹی بندی سے بلند تر ہو کر محض آزادانہ ہو تو اگر مسلمانوں کی مشترک جماعت کا فیصلہ ہماری رائے کے خلاف بھی ہو جائے تو ہمارے خلوص کا تقاضا یہی ہونا چاہیئے کہ ہم کو اس میں ناگواری محسوس نہ ہو۔

اوس ابن شرجیل رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے خود سنا ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کسی ظالم کے ساتھ اس نیت سے چلا کہ ظلم میں اس کی مدد کرے تو وہ شخص اسلام کی سرحد سے باہر نکل گیا (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) اس حدیث سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اسلام میں صرف اپنی پارٹی کی رعایت سے رائے دینا اور اس پر غور نہ کرنا کہ حق کس طرف ہے اور ناحق کس طرف، یہ کتنی سخت بات ہے۔

عَنْ عَرْفَجَةَ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ۔

(رواہ مسلم مشکوٰۃ صفحہ ۳۲۰)

ترجمہ:۔ عرفجہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ آئندہ زمانہ میں قسم قسم کے فسادات ہوں گے اگر کوئی شخص ایسی حالت میں جبکہ لوگ کسی ایک حاکم کو تسلیم کر چکے ہیں ان میں پھوٹ ڈالنے کا ارادہ کریں تو اس کو قتل کر دینا چاہیئے خواہ وہ کوئی بھی شخص ہو۔

شرح:۔ یہاں یہ حقیقت پیش نظر رہنی چاہیئے کہ اسلامی قانون کے مطابق جب اہل حل و عقد کسی شخص کو اپنا امیر و خلیفہ اور آج کل کی اصطلاح میں اپنا حاکم مقرر کرلیں تو اب آخری حد تک اس کی اطاعت کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور ذرا ذرا سے اختلافات پر حکومت کی تبدیلی کو اسلامی سیاست کے لئے انتہائی ضعف کا باعث سمجھا گیا ہے۔ اس لئے جہاں آئے دن انقلابات... برپا ہوتے رہتے ہیں وہاں نہ خود حاکم مطمئن رہتا ہے نہ رعایا اور ملک ہی کو اطمینان کی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ کسی حکومت کی مضبوطی کے لئے عوام کا اعتماد اور ملک کی یکجہتی لازمی چیز ہے۔ اس لئے شریعت نے یہ اصول بنا دیا ہے کہ جب کوئی سردار مقرر ہو جائے تو جماعت کو چاہیئے کہ دل سے اس کی اطاعت کرے اگر ایسا نہیں ہوگا تو وہ کبھی زندگی کی کشمکش سے رہا نہیں ہو سکے گی۔ کسی انسان کا قتل کرنا کوئی اچھی بات نہیں بڑی بات ہے لیکن اگر اس کے وجود سے جماعتی فساد پیدا ہوتا ہے تو وہ اس سے بڑھ کر برا ہے۔ اس لئے جب اس فساد کا ازالہ کسی اور طرح ممکن نہ ہو، تو پھر خود اس مفسد ہی کو نیست و نابود کر دینا ناگزیر ہو جاتا ہے۔

اگر مذکورہ بالا حقیقت پیش نظر رہے اور خوف خدا و دیانت دل میں موجود ہو تو انقلابات کا خود بخود سدباب ہو سکتا ہے۔ جہاں تک تجربہ شاہد ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ انقلابات بیشتر اقتدار کی ہوس میں رونما ہوتے ہیں اور اسی لئے وہ نہ قوم کے حق میں کامیاب ثابت ہوتے ہیں اور نہ ملک کے لئے مثمر، بلکہ بعض اشخاص اپنے معاشرہ کا جائزہ لئے بغیر موجودہ اقتدار پر مفسد ہونے کا حیلہ بنا کر فساد کا جھنڈا ہاتھ میں اٹھا لینا اپنے لئے باعث کامیابی سمجھ لیتے ہیں اور اس پر غور نہیں کرتے کہ اس زمانے کے لحاظ سے وہ کوئی دوسری قابل قدر شخصیت جو اسلامی معیار پر پوری اتر سکتی ہو بر سر اقتدار لا سکتے ہیں کہ نہیں۔ یہ فیصلہ اپنی ذاتی رائے سے نہیں کیا جا سکتا بلکہ جس طرح اسلامی اقتدار اہل حل و عقد کی رائے سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کا عزل بھی انہیں کی رائے کے تابع ہوتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے جو لوگ علم و فہم نہیں رکھتے وہ صحیح رائے بھی نہیں رکھتے اس لئے یہاں ان کی رائے کوئی رائے نہیں کہی جا سکتی۔

جن ممالک میں فیصلہ اکثریت کی رائے سے ہوتا ہے انہیں علم و فہم کا دائرہ بہت وسیع ہے لیکن ہم نے اپنی نافہمی سے اس طرف تو نظر نہیں کی اور بے سوچے سمجھے الٹی نقالی شروع کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء

# عرب دنیا کی سیاست

انگریزوں نے شریف حسین گورنر مکہ معظمہ کو پہلی جنگ عظیم کے وقت سبز باغ دکھا کر کہ "تمام عرب کی عظیم حکومت کے تم حکمران رہو گے" ان کو ترکوں سے باغی کرایا۔ دوسری طرف یہودیوں سے منافع حاصل کر کے ان کو سبز باغ دکھائے کہ فلسطین میں تمہاری حکومت قائم کریں گے۔ جب وقت آیا عربوں کے ۲۸ ٹکڑے کر دیئے اور یہود کو آدھا فلسطین دے دیا، انہوں نے شور مچایا تو کہہ دیا کہ ہم نے فلسطین کی حکومت کا وعدہ نہیں کیا تھا بلکہ فلسطین میں حکومت دینے کا اعلان تھا۔ یعنی فلسطین کے اندر جتنی بھی ہو۔ عربوں کے شور سے بھی کچھ نہ بنا۔

اب برطانیہ نے امیر فیصل کے کان میں کہہ دیا ہے کہ میں نے (ناصر سے تنگ آ کر) عدن کو خیرباد کہنے کا تہیہ کر لیا۔ لیکن عدن اور جنوبی عرب وفاق کے اصلی وارث تم ہو، اب امیر فیصل اس عظیم سلطنت کے خواب دیکھ رہا ہے۔ اسی وجہ سے اس نے فرنگی پسند امام بدر کی امداد کر کے ناصر کو بدگمان کر دیا۔

دوسری طرف برطانیہ سے فوجی امداد حاصل کر کے ناصر کے مقابلہ میں اپنی پوزیشن مضبوط کر رہا ہے۔ سامنے نام اسرائیل کا ہے اندر ناصر سے آگے بڑھ جانے کا جذبہ کارفرما ہے

یہی حال اردن کے شاہ حسین کا ہے اور عجیب حال ہے کہ اردن امریکہ اور برطانیہ پر بھروسہ کرتا اور ان سے اسلحہ حاصل کرتا ہے بلکہ انہی کے بل بوتے پر اپنی فوجی حالت سدھار رہا ہے، حالانکہ اسرائیل کی حکومت انگریز نے قائم کی اور امریکہ نے اس کو پروان چڑھایا اور اب بھی اسرائیل کا بقا انہی کا مرہون منت ہے، مگر عیاری دیکھئے کہ بیک وقت یہ نصرانی طاقتیں اردن اور اسرائیل دونوں کو استعمال کر رہی ہیں بلکہ ان دونوں کی قوتوں کو مصر کے ناصر کے خلاف بھی استعمال کر رہی ہیں۔ پہلے دنیا والے شبہات میں مبتلا تھے مگر اب اخبارات کی اطلاع کے مطابق امریکی اخباروں نے جو یہ لکھ مارا کہ اسرائیل اردن پر حملہ کر کے اب پشیمان ہے۔ اور اندر ہی اندر اس نے اردن کے شاہ حسین کو یقین دلا دیا ہے کہ وہ آئندہ ایسا نہ کرے گا۔ اس راز کے کھلنے سے اردن کی پوزیشن عرب ممالک میں بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اب اسرائیلی فوجیں شام کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ برطانیہ اور امریکہ اسرائیل اور مصر و شام کی لڑائی کرا کر ناصر کو کمزور کرنے کی فکر کریں۔ تاکہ کسی طرح انگریز عدن میں پھر سے مضبوط ہو کر پاؤں جمائے یا یمن جمہوریہ سے اپنی فوجیں واپس بلا لے تو امیر فیصل کے لئے عدن وغیرہ سنبھالنا آسان ہو جائے۔ اسرائیل سے نہ لڑنے کا بہانہ اب اردن کو ہاتھ آ ہی گیا ہے کہ ناصر کے اشارہ سے فلسطین کے حریت پسند اور مہاجر اب اس کے لئے خطرہ ہیں۔

بہرحال فرنگی عربوں کو ایک دوسرے سے دور کرنے میں بڑی حد تک کامیاب ہو گیا ہے۔ کاش کہ امیر فیصل رابطہ عالم اسلامی کے نام سے ناصر کے خلاف مسلسل پروپیگنڈا نہ کرتا اور نہ مودودیوں سے کراتا، تو آپس کی یہ خلیج اتنی وسیع نہ ہوتی۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ ناصر نے عرصہ دراز کے حوصلے اور صبر کے بعد سعودی حکومت اور اردن دونوں کو سزا دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اس نے صاف اعلان کر دیا ہے کہ یہ دونوں غدار اور دشمنوں کے آلۂ کار ہیں۔ خدا کرے ان کا یہ باہمی بغض و عناد کم اور بدگمانیوں کا طوفان ختم ہو جائے۔ مگر حالات دن بدن بدلتے جا رہے ہیں۔

ناصر ایک طرح سے مطمئن ہے وہ کہتا ہے کہ الجزائر، لبنان، شام، عراق، مصر جمہوریہ یمن جب متحد ہیں تو اردن جو ایک ضلع کے برابر ہے اس کی سازشوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ لے دے کے ایک سعودی حکومت رہ جاتی ہے۔ اب تک اس کے مقابلہ میں حوصلہ کیا گیا مگر کہاں تک ڈھیل دی جائے۔

اب اردن کے فلسطینی ۵ لاکھ مہاجر اردنی حکومت کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں۔ فلسطین کے حریت پسندوں نے اسرائیل کے خلاف دہشت شروع کر دی ہے اور امیر فیصل پر دباؤ کے لئے اس کے بھائی شاہ سعود کو ناصر نے مصر قاہرہ میں لا بٹھایا ہے۔ خود سعودی حکومت میں دھماکے شروع ہو گئے ہیں اور وہاں سات آٹھ سو تک گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں۔ بقول قاہرہ ریڈیو امیر فیصل نے شاہ سعود اور اس کے بیٹوں کے وظائف بند کر دیئے ہیں اور اس کی کروڑوں کی جائداد اور ذرائع آمدنی روک دیئے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ اگر امیر فیصل کو امام بدر کی امداد کر کے ناصر کے لئے مشکلات پیدا کرنے کا حق ہے۔ خاص کر ان حالات میں کہ اس کا بڑا فائدہ انگریز کو پہنچ رہا ہو۔ تو ناصر کو حق ہے کہ شاہ سعود کے ذریعہ امیر فیصل کے لئے مشکلات پیدا کرے۔ مگر ہماری بہرحال یہ دعا ہے کہ اللہ تعالے ان مسلم عرب ممالک کو صلیبی سازشوں سے بچا کر آپس میں متحد کرے۔ ہم خدا تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ سعودی حکومت اور اردن کے بغیر بھی شام عراق اور مصر اسرائیل کا دماغ ٹھکانے لگا سکتے ہیں۔ اور اگر امریکہ اس کی پشت پناہی کرے تو روس کا اعلان بھی موجود ہے۔ اس لحاظ سے اس وقت دنیا بھر میں ناصر کی سیاست سب سے زیادہ کامیاب ہے اور اس کی تکمیل تب ہو گی کہ انگریز بوریا بستر باندھ کر عدن سے بھاگ جائے۔ پھر عرب ملکوں میں اس کو سازشیں کرنے کا موقعہ بہت کم رہ جائے گا

## ایک اور چراغ بجھ گیا

قارئین یہ خبر انتہائی افسوس سے پڑھیں گے کہ سندھ کے ایک عالم جلیل حضرت مولانا شیر محمد صاحب نے سکھر میں ۵ ہ ۷ دس رات رمضان المبارک کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے متبحر عالم دین اور با احساس بزرگ تھے۔ آپ سکھر کی جمعیۃ علماء اسلام کے بانی مبانی تھے۔ آپ پر فالج کا حملہ ہوا مگر پھر بھی آپ خدمت دین میں مصروف رہے اور اسی اثنا میں آپ نے سکھر شہر میں ایک عیدگاہ۔ ایک مسجد اور ایک مدرسہ عربیہ انوار العلوم کی بنیاد ڈالی۔ مولانا مرحوم کا روحانی تعلق سندھ کے مشہور ولی اللہ حضرت ہالیجی شریف سے تھا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ آپ پر مکمل اعتماد رکھتے تھے۔ آپ کی وفات سے علمی دنیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لائق و ذی علم فرزندوں کو آپ کے نقش

حکیم مختار احمد الحسینی

# ہلال و صلیب کشمکش

(قسط نمبر ۴)

پانچویں صدی کے اختتام میں خلافت عباسیہ کی کمزوری اور انحطاط اسلامی سلطنت کے مختلف حکومتوں میں تقسیم ہو جانے اور نا اہل حکمرانوں کی وجہ سے یورپ کو حوصلہ ہوا۔ وہ کیل کانٹوں سے لیس ہو کر اسلامی مقبوضہ علاقوں پر حملہ آور ہوا۔ ۴۷۸ھ میں اندلس کے علاقوں میں سے طلیطلہ اور دیگر شہروں پر قبضہ کیا گیا ہے۔ ۴۸۴ھ میں جزیرہ قیصل پر چڑھائی کی اور یہاں سے بھی مسلمانوں کو نکالا گیا۔ اس کے بعد افریقہ کے علاقوں کا رخ کیا اور بعض علاقوں سے مسلمانوں کو بے دخل کر دیا۔ ۴۹۱ھ میں ان پے در پے کامیابیوں اور کامرانیوں پر یورپ کے حوصلے یہاں تک بڑھ گئے کہ شام جو سیدنا حضرت معاویہؓ کے دور سے مسلمانوں کی قوت و طاقت کا مرکز چلا آ رہا تھا اس پر حملہ کر دیا۔ مصر میں علوی خاندان برسر اقتدار تھا۔ وہ مسلمان سلجوقیوں کی بڑھتی ہوئی قوت سے اپنے وجود کو خطرہ میں سمجھ بیٹھا اس نے بھی اہل فرنگ کی حوصلہ افزائی کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شام اور انطاکیہ دونوں مسلمانوں کے ہاتھوں سے جاتے رہے۔ ترک اور عرب مسلمانوں نے مرج دابق کے مقام پر اپنی منتشر قوت کو جمع کیا اور پورے جوش و ولولہ سے قوام الدولہ کربوقا کی قیادت میں انطاکیہ پر حملہ آور ہوئے اور نہایت بے جگری سے لڑے لیکن شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ مسلمانوں کی یہ منتشر قوت علماء نے اکٹھی کی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس لڑائی میں ہزاروں کی تعداد میں علماء شہید ہوئے اور دیگر مجاہدین کی تعداد تو شمار سے باہر ہے۔ اب صلیب پرست معرۃ النعمان کی طرف بڑھے۔ وہاں کے نہتے باشندوں نے گو بڑی ہمت اور بہادری سے مقابلہ کیا لیکن فتح فرنگیوں کی ہوئی۔ انہوں نے شہر میں داخل ہو کر تین دن مسلسل مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ مورخ ابن اثیر الجزری کا بیان ہے کہ اس قتل عام میں ایک لاکھ سے زائد مسلمان شہید ہوئے اور جو مرد اور عورتیں گرفتار ہوئیں اور ان سے جو بہیمانہ سلوک کیا ان کی تعداد شمار سے باہر ہے۔

## بیت المقدس پر حملہ

۴۹۲ھ میں عیسائیوں نے کامیابیوں کے نشہ میں سرشار ہو کر بیت المقدس کا محاصرہ کیا۔ یہاں ہی سے صلیبی جنگوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ یہ مشرق اور مغرب کی پہلی کشمکش تھی۔ مسلمان اس ارض مقدس کے لئے آخری دم تک لڑے۔ چالیس روز تک محاصرہ جاری رہا۔ آخر ۲۷ شعبان المعظم کو عیسائی شہر میں داخل ہو گئے۔ صلیبی درندوں نے اپنی عادت کے مطابق جس سفاکی اور بہیمیت کا ثبوت دیا وہ عیسائیت کی تاریخ میں ایک سیاہ ترین باب ہے۔ انہوں نے شہر میں داخل ہوتے ہی قتل و قتال کا بازار گرم کر دیا۔ حاضر العالم الاسلامی جلد اول میں اس خوفناک بربریت کا تذکرہ یوں کیا ہے

"بیت المقدس میں داخلے کے وقت صلیبی فاتحین کے گھوڑے کمر تک خون کے دریا میں ڈوبے ہوئے تھے شہر کے اندر ایک ہفتہ متواتر بے گناہوں کا قتل عام جاری رہا۔ خاص مسجد اقصیٰ کے اندر ستر ہزار انسان (جن میں ہزاروں علماء مشائخ طریقت اور عباد تھے) انتہائی بے دردی کے ساتھ موت کی آغوش میں سلا دیئے گئے۔"

مسلمانوں کی یادگاروں کو مسمار کر دیا گیا مسجد میں سونے اور چاندی کی قندیلوں کو لوٹ لیا گیا۔ انطاکیہ، رہا اور بیت المقدس میں جب یورپ نے ریاستیں قائم کر لیں تو انہوں نے مصر کا رخ کیا۔ امیر جیوش اول نے جانداری سے مقابلہ کیا لیکن یورپ کی متحدہ قوت کے آگے ٹھہر نہ سکا۔

## سلطان نور الدین زنگی شہید

اللہ تعالیٰ ہر دور میں اسلام کے تحفظ و بقا اور اس کی شان و شوکت کے لئے انسان پیدا کرتا رہا ہے اور جس قوم سے چاہتا ہے کفر کو مغلوب کرنے کی اسے طاقت و قوت عنایت کر دیتا ہے۔ جب بنی عباس اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے بے دست و پا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے سلجوقیوں کو صلیبی شورشوں اور فتنوں کے سدباب کی طاقت دے دی۔ چنانچہ ۴۸۹ھ میں یورپ سے جو پہلی صلیبی فوج روانہ ہوئی تھی اور ہنگری، بلغاریہ سے لوٹ مار کرتی ہوئی ایشیائے کوچک تک آ پہنچی تو یہاں قلیج ارسلان سلجوقی نے اس یورش کو نہایت پامردی سے روکا اور اسے تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ لیکن سلجوقیوں میں جب آپس کی چپقلش اور پھوٹ سے زوال آ گیا اور ان کی حکومت مضمحل ہو گئی تو قدرت نے سلطان نور الدین شہید محمد بن زنگی کو کفر کا منہ توڑنے کے لئے لا کھڑا کیا۔ اس عظیم المرتبت مجاہد کی سپہ گرانہ قابلیت نے دمشق کی حکومت کو حلب کے ساتھ ملا کر شام کی صلیبی طاقتوں کا سالہا سال کامیابی سے مقابلہ کیا۔ اس نے صلیبیوں کی اسلام دشمنی اور شوریدہ سری کو دیکھ کر ان پر پے در پے حملے کر کے ان کے دم خم ڈھیلے کر دیئے۔ رہا جو ان کا مرکز تھا اسے چھین کر صلیبیوں کی کمر توڑ دی۔ صلیب کی اس شکست فاش سے تمام یورپ میں آگ لگ گئی۔ عیسائی پادری چیخ اٹھے۔ پاپائے روم نے تمام یورپ کے ممالک سے کلیسا اور عیسائیت کے تحفظ کے لئے امداد کی اپیل کی اٹلی، فرانس، جرمنی، آسٹریا اور انگلستان کی صلیبی فوجیں اسلام کو تہ و بالا کرنے کے لئے پوری قوت سے امنڈ آئیں۔ لیکن سلطان نور الدین مرد فقیر اور خادم حرمین کی شمشیر خون آشام صاعقہ خدائے ذو الجلال بن کر ان کی گردن پر پڑی۔ اس کی کفر توڑ تلوار نے ہر بار صلیب پرستوں کو شکست دے کر ان کے عزائم اور ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ سلطان نور الدین کا نام اسلام کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔

## سلطان صلاح الدین ایوبی

سلطان نور الدین زنگی نے ۵۶۹ھ میں اپنی کتاب زندگی کا ورق الٹا اور عالم بقا کو سدھار گئے۔ ان کی جانشینی کا شرف اسلام کے مایہ ناز سپوت صلاح الدین ایوبی کو ہوا۔ جس نے مکمل طور پر صلیبیوں کے ہاتھ توڑ دیئے اور ابو عبیدہؓ اور خالد بن ولیدؓ کے کارناموں کی یاد تازہ کر دی۔ سلطان نے زمام اقتدار سنبھالتے ہی مصر، شام، حلب، رہا، تمارا اور موصل پر قبضہ کر لیا۔ (باقی آئندہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

# عید کے بارہ میں صحیح صورت حال
## اور مسئلہ کا حقیقی حل

(از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان)

عید آئی اور گذر گئی۔ پہلے انتشار میں کیا کمی تھی جو اب بیان بازی سے اس کو ہوا دی جائے۔ میں اس سلسلہ میں ایک تو صحیح صورت حال بتانا چاہتا ہوں، دوسرے مسئلہ کا حقیقی حل کیا ہے اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالوں گا تاکہ ملک کو آئندہ ایسے حالات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

### مودودی صاحب کی بحث

میں پہلے یہ واضح کرتا ہوں کہ اخبارات کے مضامین میں مودودی صاحب پر اقتدار پرستی یا خود غرضی یا سرحدی مسلمانوں کی توہین کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اگر یہ باتیں صحیح ہیں تو واقعی قابل اعتراض ہیں اور ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک عید کے بارہ میں انتشار کی ذمہ داری علماء پر ڈالی گئی ہے یا دوسرے اعتراضات کئے گئے ہیں۔ جب تک اس کا تجزیہ نہ کیا جائے مسئلہ کا حل نہ ہو سکے گا۔

### علماء پر اعتراضات

علماء کرام پر ایک اعتراض یہ ہے کہ انہوں نے رویت ہلال کمیٹی نامزد ہوتے وقت کیوں اعتراض نہیں کیا۔ حالانکہ کوئی وزیر یا صدر آتے ہیں تو ان پر فوراً ہی اعتراض نہیں ہوتا۔ جب وہ نااہل ثابت ہوتے ہیں تب احتجاج اور مخالفت شروع ہوتی ہے۔

کسی مسلمان کو رویت ہلال کمیٹی یا سرکاری انتظامات پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے مگر جب اس کی کارگذاری صحیح نہ ہو تو وہ محل بحث بن جاتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ حکومت نے جب پہلے پہل اس معاملہ میں دخل دیا تھا۔ مولانا احتشام الحق صاحب کراچی نے اسی وقت اخبارات کے ذریعہ حکومت کو آگاہ کیا تھا۔ اور ارکان جمعیۃ علماء اسلام نے بھی اسی وقت حکومت کو اس سلسلہ کی تفاصیل شرعیہ سے آگاہ کرنے کے لئے طویل مراسلت کی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ ان پر کان نہیں دھرا گیا۔ ابھی اسی رمضان شریف میں علماء راولپنڈی نے اپنے دستخطوں سے اخبارات میں مفصل بیان کے ذریعہ حکومت کو بتایا تھا کہ اگر اس کو یہ کام کرنا ہے تو شرعی اصولوں پر کرے۔ اضلاع کو اختیارات دے کہ وہ شہادتوں کی سماعت کر کے خود شرعی فیصلہ کر کے مرکز کو اپنے فیصلہ کی اطلاع دیں۔ مگر اس پر بھی کان نہ دھرا گیا۔ علماء سے یہ توقع کسی وقت بھی نہیں کی جا سکتی کہ وہ اسلامی اصول و شعائر کی خلاف ورزی دیکھیں اور خاموش رہیں۔

دوسرا الزام علماء کرام کے خلاف یہ ہے کہ انہوں نے رویت رمضان کے بارہ میں ہلال کمیٹی کے اعلان پر باور کیا مگر ہلال عید میں اس پر اعتماد نہ کیا۔ حالانکہ یہ بات علماء کی حق پرستی کی دلیل ہے۔ اس وقت اعلان میں کوئی غلطی نہ تھی تو کوئی اعتراض نہ کیا۔ لیکن جب عید کے موقعہ پر شرعی اصول کو نظر انداز کیا گیا تو علماء کو اس کے خلاف اعلان کرنا پڑا۔

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ سرحد کے غیور مسلمانوں کی شہادت پر کیوں اعتبار نہیں کیا گیا

اس سلسلہ میں علماء کرام مودودی صاحب کے الفاظ یا طریق کار کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ علماء کرام کا اپنا موقف یہ ہے کہ روزے جیسے رکن اسلام کے سلسلہ میں شرعی اصول کا لحاظ ضروری ہے۔

پہلا اصول یہ ہے کہ جب مطلع صاف ہو تو جم غفیر کی گواہی چاہیئے۔ اس صورت میں چند آدمیوں کی شہادت کافی نہیں۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ جب رویت ہلال عام نہ ہو بلکہ شہادت سے ثابت ہو تو گواہوں کی گواہی ذمہ دار قاضی (مجسٹریٹ) کے سامنے ہو، اگر وہ شہادت شریعت کے مطابق ہے اور قاضی کو یقین آ گیا تو وہ خود فیصلہ کر کے اعلان کرے۔ یہ قطعاً غلط ہے کہ گواہ کوہاٹ میں ہوں اور فیصلہ راولپنڈی میں کیا جائے گواہ ایک کے سامنے اور فیصلہ دوسرا کرے اس سلسلہ میں حکومت نے کسی قاضی اور علاقائی مجسٹریٹ کو فیصلہ کرنے کا اختیار ہی نہیں دیا

تیسرا اصول یہ ہے کہ اگر ایک جگہ ذمہ دار حاکم ذمہ دار گواہوں کی گواہی لے کر فیصلہ کر دے اور اپنے اس فیصلے سے دوسرے علاقہ کے قاضی کو آگاہ کرے۔ یا شہادت پر شہادت دی جائے تو اس کے ذریعہ شریعت میں اصول و ضوابط ہیں۔ ٹیلیفون پر دو چار آدمیوں کا یہ کہہ دینا کہ یہاں چاند ہو گیا ہے یا یہاں گواہ موجود ہیں۔ کافی نہیں ہے۔ اس کی حیثیت اطلاع یا خبر کی ہے شہادت کی نہیں ہے۔ کیا کوئی عدالت ٹیلیفون پر اس قسم کی اطلاعات پر قتل وغیرہ کے مقدمات کے فیصلے کر سکتی ہے۔ پھر جس مسئلہ کا تعلق کروڑوں مسلمانوں کے فریضۂ اسلام سے ہو، اس میں اس درجہ بے پرواہی کیوں اختیار کی جائے۔ اگر سرحد کی کسی جگہ کوئی شرعی شہادت ذمہ دار آدمی کے سامنے پیش ہو اور وہ فیصلہ کر دے تو وہاں اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اور سرحد کے علماء کا اب تک یہی رویہ ہے۔ لیکن ایک مقام کا حکم دوسرے مقامات پر لاگو ہونے کے لئے قطعی اور شرعی طریقے اختیار کرنا ضروری ہیں۔ آخر رویت ہلال کمیٹی نے سرحدی علاقوں کے فیصلے کے مطابق پہلا روزہ کیوں نہیں رکھا۔ رویت ہلال کمیٹی ان کو غلط کار سمجھے گی۔ لیکن علماء کا کہنا یہ ہے کہ اگر انہوں نے شرعی اصول کے تحت حکم کیا ہے تو وہ اس کے پابند ہیں اور جہاں شرعی اصول کے تحت ہلال کا ثبوت نہیں ہوا یا ان کا فیصلہ شرعی طریقہ سے نہیں پہنچا وہ اس پر عمل کرنے کے پابند نہیں ہیں

بعض حضرات نے یہ الزام بھی لگایا ہے کہ علماء کے اس طریق کار کے تحت سیاسی اغراض پنہاں ہیں۔ بے شک یہ بہت بری بات ہے۔ مگر لاہور، کراچی، راولپنڈی وغیرہ مقامات میں دیوبندی، بریلوی، شیعہ اور سنی سبھی اکٹھے نظر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ مولانا حامد بدایونی صاحب کراچی ممبر اسلامی مشاورتی کونسل، مولانا احتشام الحق صاحب کراچی کے ساتھ اور مولانا محمد حسین صاحب نعیمی لاہور زونل خطیب اور مولانا خلیل احمد صاحب مسجد وزیر خاں ڈسٹرکٹ خطیب اور مولانا ابوالبرکات صاحب حزب الاحناف علماء دیوبند کے ساتھ متفق نظر آ رہے ہیں۔ راولپنڈی میں پیر صاحب گولڑہ شریف اور علماء دیوبند و بریلوی ساتھ مقامات پر جمعہ کی عید پڑھتے ہیں۔ ان سب حضرات کی نیت پر بدگمانی صحیح نہیں ہے۔

علماء کرام نہایت دلسوزی سے عرض کرتے ہیں کہ دین و مسائل دین میں حکومت کو معتمد علماء دین کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہے اور دینی احکام پر اسلامی ہدایات ہی کی روشنی میں عمل کیا جائے۔

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

# فتنہ ابن سبا اور اس کے برگ و بار

(قسط نمبر ۱۳)

دونوں طرف علماء، فضلاء اور قرآن کے حفاظ کی ایک جماعت موجود تھی جو دل کی انتہاہ گہرائیوں سے اس خونریزی کو ناپسند اور مکروہ جانتی تھی۔ اُس نے لگاتار تین ماہ تک اس جنگ کو روکے رکھا

علامہ ابن کثیر نے طبری کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ سیدنا علی رضؓ عدی بن حاتم رضؓ، یزید بن قیس الارحبی، شبیث ابن ربعی اور زیاد بن حفصہ کو ایک وفد کی شکل میں سیدنا معاویہ رضؓ کے پاس مصالحت کی گفتگو کے لئے بھیجا۔ یہ چاروں اس وقت آپ کے پاس پہنچے جبکہ سیدنا عمرو بن العاص رضؓ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ عدی بن حاتم نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا:۔

"معاویہ رضؓ! ہم آپ کو اس بات کی طرف دعوت دینے آئے ہیں، جس پر اللہ رب العزت نے ہمیں اکٹھا کیا ہے اور جس کی وجہ سے خون محفوظ ہیں اور راستے پُر امن ہیں اور آپس میں صلح و آشتی ہے (خلافت کا معاملہ) آپ کے چچا زاد بھائی (علی رضؓ) سید المسلمین ہیں اور سبقت اسلام میں افضل ترین اور اسلام پر چلنے میں بہترین لوگ اس پر اکٹھے ہو گئے ہیں سوائے آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے۔"

پھر ذرا سختی اور دھمکی کے لہجہ میں کہا:۔

فاتقہ یا معاویۃ لایصیبک اللہ واصحابک مثل یوم الجمل

اے معاویہ رضؓ! باز آجا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو جنگ جمل والوں کی طرح مصائب سے دوچار ہونا پڑے۔

سیدنا معاویہ رضؓ بھی قریش کے سپہ سالار کے بیٹے تھے اور خود بھی ساری زندگی اسی راہ کی بادیہ پیمائی کرتے رہے تھے۔ وہ بھلا ان دھمکیوں سے کب دبنے والے تھے۔ عدی بن حاتم رضؓ کی بات چیت کا یہ آخری جملہ سن کر فرمانے لگے۔

کانک انما جئت مھددا ولم تأت مصلحا

(معلوم ہوتا ہے) کہ تم تہدید اور دھمکی دینے کے لئے آئے ہو، اصلاح کی خاطر نہیں آئے۔

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ ص ۲۵۷
ابن الاثیر جلد ۳ ص ۱۴۷)

افسوس ہے تم پر اے ابن حاتم! بخدا میں ابن حرب ہوں، تم مجھے ان دھمکیوں سے نہیں ڈرا سکتے

پھر شبیث بن ربعی اور زیاد بن حفصہ نے بات کی اور حضرت علی کی فضیلت آپ کو یاد دلائی ان سب کی باتوں کو آپ نے بغور سنا اور پھر فرمایا:۔

"آپ لوگ مجھے جماعت کی دعوت دے رہے ہیں۔ جماعت تو ہمارے ساتھ بھی باقی رہ گئی بیعت اور اطاعت سو میں کیسے ایسے آدمی کی اطاعت کروں جس نے قتل عثمان رضؓ پر اعانت کی ہو۔ اُن کا خیال ہے کہ انہوں نے سیدنا عثمان رضؓ کو قتل نہیں کیا ہے۔ ہم اُن کے اس دعوے کی نہ تو تردید کرتے ہیں اور نہ ہی اُن کو اس بارہ میں متہم گردانتے ہیں لیکن یہ تو ہے کہ انہوں نے قاتلانِ عثمان کو اپنے ہاں پناہ دی ہوئی ہے پس وہ اُن کو ہمارے حوالے کر دیں تاکہ ہم اُن سے قصاص لیں۔ پھر ہم آپ کی اطاعت اور جماعت کے دعویٰ پر لبیک کہیں گے۔"

سیدنا معاویہ رضؓ کا جواب سُن کر یہ لوگ واپس آگئے اور سیدنا علی رضؓ کو اس معاملہ سے آگاہ کر دیا۔

اس کے بعد سیدنا معاویہ رضؓ نے حبیب بن مسلمہ الفہری، شرحبیل بن السمط اور معن بن یزید بن الاخنس کو سیدنا علی رضؓ کے پاس بھیجا حبیب بن مسلمہ الفہری نے سیدنا علی رضؓ سے آغاز کلام کرتے ہوئے کہا،۔

"بے شک عثمان بن عفان رضؓ ایک ہدایت یافتہ خلیفہ تھے، انہوں نے کتاب اللہ کے مطابق عمل کیا اور اُس کو نافذ کیا، لیکن آپ لوگوں نے ان کے لئے عرصۂ حیات تنگ کر دیا اور اُن کی وفات کا موجب ہوئے۔ اُن کے خلاف سرکشی کر کے تم لوگوں نے اُن کو قتل کر دیا۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ آپ اُس کے قتل میں شریک نہیں ہیں تو اُن کے قاتلوں کو آپ ہمارے حوالے کر دیں۔ ہم خود اُن سے قصاص لے لیں گے۔ پھر آپ الگ ہو کر خلافت کے معاملہ کو مسلمانوں کے باہمی مشورہ پر چھوڑ دیجئے اور وہ باہمی مشورہ سے جس کو چاہیں گے۔ یہ امر خلافت سپرد کر دیں گے۔"

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ ص ۲۸۵
ابن الاثیر جلد ۳ ص ۱۴۸)

اس پر سیدنا علی رضؓ نے اُن کو ڈانٹ دیا اور وہ واپس سیدنا معاویہ رضؓ کے پاس چلے گئے۔

تین ماہ تک صلح کی یہ کوششیں جاری رہیں لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اس اثنا میں دونوں طرف سے تقریباً پچاسی دفعہ حملہ کا ارادہ کیا گیا، لیکن دردمندان ملت نے ہمیشہ درمیان میں پڑ کر بیچ بچاؤ کر دیا۔ غرض ربیع الاول ربیع الثانی اور جمادی الاولیٰ برابر یہ تین ماہ صرف صلح کے انتظار میں گذر گئے، لیکن اس دوران کی تمام خط و کتابت اور بات چیت بالکل بے اثر ثابت ہوئی اور معاملہ جنگ تک پہنچ ہی گیا (البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ ص ۲۵۸، ۲۵۹)

## جنگ کی ابتداء

جمادی الاولیٰ ۳۶ھ سے باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی۔ شروع شروع میں لڑائی کا طریقہ یہ تھا کہ صبح و شام ایک جماعت ادھر سے نکلتی اور ایک جماعت ادھر سے، اور وہ آپس میں لڑتیں پورا لشکر دوسرے لشکر سے نہیں بھڑا۔ کیونکہ دونوں طرف دردمندانِ ملت اور مصلحین امت کی خواہش تھی کہ کہیں معاملہ خونریز جنگ تک نہ پہنچ جائے اور بہت سے آدمی کھیت نہ ہو جائیں یہ سلسلہ جمادی الآخر تک جاری رہا۔ لیکن جونہی رجب کا چاند طلوع ہوا۔ اشہر حرام کی عظمت کے خیال سے دفعتہً دونوں جانب جنگ کا سلسلہ یک قلم منقطع ہو گیا اور خیر خواہانِ ملت نے ایک دفعہ پھر مصالحت کی کوششیں شروع کر دیں

(اخبار الطوال ص ۱۶۷، ابن الاثیر جلد ۳ ص ۱۴۸)

امت کے دردمند حضرات سخت پریشان تھے وہ کسی صورت میں بھی جنگ کے قائل نہ تھے وہ اس بات کو بالکل پسند نہیں کرتے تھے کہ مسلمانوں کی وہ طاقت جسے کفر کا استیصال کرنا ہے آپس میں ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے۔ اب ماہ رجب میں جو جنگ رکی تو ان حضرات نے موقع کو غنیمت

سمجھتے ہوئے پھر نئے سرے سے اپنی کوششیں شروع کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جلیل القدر صحابی سیدنا ابو الدرداء رض اور سیدنا ابو امامہ الباہلی رض دونوں سیدنا معاویہ کے پاس تشریف لے گئے اور آپ سے کہا۔

"اے معاویہ رض! آپ علی رض سے کیوں لڑتے ہیں؟ بخدا وہ آپ سے اور آپ کے والد محترم سے اسلام لانے کے لحاظ سے مقدم ہیں اور قرابت کے لحاظ سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب اور خلافت کے لئے بھی آپ سے زیادہ مستحق ہیں"

سیدنا معاویہ رض نے جواب دیا:۔

"میں تو صرف عثمان رض کے خون کے قصاص کے لئے لڑتا ہوں اور انہوں نے قاتلانِ عثمان رض کو اپنے ہاں پناہ دی ہوئی ہے۔ آپ دونوں علی رض کے پاس جایئے اور اُن سے کہیئے کہ قاتلانِ عثمان رض کو قصاص کے لئے ہمارے حوالے کر دیں تو میں تمام اہل شام میں سے سب سے پہلے بیعت کرنے والا ہوں گا"۔

یہ بات اُن دونوں صحابہ رض کی سمجھ میں آ گئی لہٰذا وہ دونوں سیدنا علی رض کے پاس آئے اور سیدنا معاویہ رض کی پوری گفتگو سے انہیں مطلع کیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا:۔

"وہ یہی لوگ ہیں جن کو آپ دیکھ رہے ہیں"۔

اتنے میں کافی لوگ جن کی تعداد بیس ہزار کے لگ بھگ تھی، بیک آواز بول اُٹھے۔

نحن جمیعًا قتلنا عثمان

ہم سب نے عثمان رض کو قتل کیا ہے۔

علوی فوج کا یہ حال دیکھ کر دونوں بزرگوں نے یہ سمجھا کہ یہ معاملہ سلجھنے والا نہیں اور ہماری کوششیں جیسے پہلے رائیگاں گئی ہیں ویسے ہی اب بھی بے اثر ثابت ہوں گی۔ چنانچہ وہ دونوں لشکروں کو چھوڑ کر ساحلی علاقے کی طرف نکل گئے اور اس جنگ سے اپنا دامن بچا گئے۔

(اخبار الطوال ص۱۷۱، البدایۃ جلد ۷ ص۲۵۹

ابن الاثیر جلد ۳ ص ـــ)

## جنگ کا دوبارہ آغاز

رجب سنہ ۳۶ھ سے آخر محرم سنہ ۳۷ھ تک دونوں طرف بالکل سکوت رہا۔ مصالحت کی بات چیت جاری رہی اور ہر ممکن کوشش کی گئی کہ دونوں فوجیں اپنے اپنے شہروں کو واپس چلی جائیں۔ اور جنگ کا خطرہ ہمیشہ کے لئے ٹل جائے لیکن

جب سب کچھ بے اثر رہا تو اشہر حرام (حرمت والے مہینوں) کے ختم ہوتے ہی صفر سنہ ۳۷ھ میں دوبارہ جنگ کا آغاز ہو گیا۔

اب بھی شروع شروع میں اگرچہ معمولی جھڑپیں ہوتی رہیں لیکن اب کی جھڑپیں پہلے سے سخت تھیں۔ لیکن جب معاملہ نے طول کھینچا، اور فتح و شکست کا کوئی فیصلہ نہ ہوا تو ایک روز سیدنا علی رض نے اپنی فوج کے سامنے ایک تقریر کی، ان کو دشمن کے خلاف جوش دلایا، اس تقریر نے یہ اثر کیا کہ آپ کی ساری فوج نے حضرت معاویہ رض کی ساری فوج پر حملہ کر دیا نہایت شدت کا رن پڑا۔ جس میں کافی آدمی شہید ہوئے۔ اس میں بھی ابتداء سیدنا علی رض کی طرف سے ہوئی اور سیدنا معاویہ رض صرف دفاع ہی کرتے رہے (منہاج السنۃ جلد ۲ ص ۲۱۹، ۲۲۰) یہاں تک کہ جمعہ کی رات کو بہت شدت سے جنگ ہوئی۔ چوبیس گھنٹے تک اس زور کا رن پڑا کہ نعروں کی گرج۔ تلواروں کی جھنکار، گھوڑوں کی ٹاپوں اور نیزوں کے شور سے کرۂ ارض تھرا رہا تھا۔ دونوں فریقوں نے ایک دوسرے پر نہایت شدت سے حملہ کیا۔ یہاں تک کہ نیزے ٹوٹ گئے اور تلواریں کند ہو گئیں اور سیدنا علی قلب لشکر میں کھڑے

یحرض القبائل ویتقدم الیہم یأمر بالصبر والثبات۔

(البدایۃ جلد ۷ ص۲۷۱)

اپنے لشکر میں شامل شدہ قبائل کو ابھارتے اور ان کو پیشقدمی اور صبر و ثبات کا حکم دے رہے تھے۔ میمنہ پر مالک الاشتر اور میسرہ پر سیدنا ابن عباس رض اور قلب پر سیدنا علی رض تینوں مصروف پیکار تھے۔ جنگ کی اس شدت اور گھمسان گھن گرج کے لحاظ سے یہ رات تاریخ میں "لیلۃ الھریر" کے نام سے مشہور ہے کیونکہ "ھریر" عربی میں شور و غوغا اور گھن گرج کو کہتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں

واستمر القتال فی ھذہ اللیلۃ کلّھا وھی من اعظم اللیالی شرًا بین المسلمین وتسمی ھذہ اللیلۃ لیلۃ الھریر

(البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ ص۱۷۲)

اور اس رات لڑائی ساری رات جاری رہی۔ چنانچہ اس رات کا شمار مسلمانوں کے درمیان نہایت پُرفتن اور بری راتوں میں سے ہے اور اس رات کو "لیلۃ الھریر" کہا گیا ہے۔

(اخبار الطوال ص۱۹۵، طبری جلد ۶ ص۲۶

مروج الذہب جلد ۲ ص۲۷ ۔ ابن الاثیر جلد ۳ ص۱۹۰، البدایۃ والنہایۃ جلد ۷ ص۱۷۱، ۲۷۲)

جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ سیدنا معاویہ رض جنگ کو بالکل ناپسند فرماتے تھے۔ یہ جو کچھ ہو رہا تھا۔ سب آپ کی مرضی کے برعکس ہو رہا تھا۔ اب یہ "لیلۃ الھریر" کی خونریز جنگ آپ کو اور زیادہ پریشان خاطر کئے ہوئے تھی۔ آپ بہر صورت جنگ بند کرنا چاہتے تھے۔ آپ ہرگز نہیں چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی قوت اس طرح ختم ہو۔ لہٰذا آپ نے سیدنا عمرو بن العاص رض فاتح مصر کے مشورے سے سیدنا علی رض والی تدبیر اختیار کی۔ یعنی قرآن حکیم کو نیزوں پر بلند کر دیا۔ یہی تدبیر سیدنا علی رض نے جنگ جمل بند کروانے کے لئے کی تھی (ملاحظہ ہو طبری جلد ۵ ص۲۰۴) اسی تدبیر کو آپ نے جنگ صفین بند کروانے کے لئے استعمال کیا لیکن اس وقت یہ تدبیر کارگر ثابت نہیں ہوئی تھی اور اب کارگر ہو گئی۔ آپ نے دونوں لشکروں کو قرآن دکھا کر کشت و خون سے روکا، اور کہا کہ جب کتاب اللہ موجود ہے تو پھر قتل و غارت کا کیا فائدہ؟ اللہ کی یہ کتاب ہمارے اختلافات بطریق احسن مٹا سکتی ہے۔

سیدنا معاویہ رض کی اس تدبیر سے جنگ رک گئی اور اکثریت نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ قرآن پاک کو حکم بنا کر اس کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیئے بلکہ بعض لوگوں نے تو یہاں تک کہا کہ اگر قرآن کو حکم نہ مانا گیا تو ہم آپ کو بھی عثمان رض کے پاس پہنچا دیں گے۔ چنانچہ ابن کثیر رح اور ابن اثیر رح کے الفاظ ہیں:۔

نَفْعَلُ بِکَ مَا فَعَلْنَا بِابْنِ عَفَّان

(ابن الاثیر جلد ۳ ص۱۷۱، البدایۃ جلد ۷ ص۲۷۳)

ہم تمہارے ساتھ وہی کریں گے جو ہم نے عثمان ابن عفان رض سے کیا تھا۔

## جہلم کے مسلمانوں کا عظیم ایثار

جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری کی مخلصانہ اور انتھک جدوجہد سے جہلم کے مسلمانوں [illegible] دینی اعتبار سے ایک عظیم انقلاب رونما ہوا ہے۔ مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے نئے تعمیری منصوبہ کے تحت ایک کثیر رقم کی ضرورت تھی۔ اس عید کے موقعہ پر جمعہ کے دن ایسا روح پرور منظر دیکھنے میں آیا جس کی مثال جہلم کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ مدرسہ کے وسیع عید [illegible] میں بیس ہزار انسانوں نے نماز عید ادا کی۔ جب حضرت عبد اللطیف صاحب نے نئے مدرسہ کی تعمیر کیلئے چندہ کی [illegible] کی تو مردوں اور عورتوں نے عظیم ایثار و قربانی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کار خیر میں پورے ایمانی جوش و خروش سے حصہ لیا۔ مردوں نے گھڑیاں اور عورتوں نے طلائی [illegible] چندہ میں دے دیئے۔ مجموعی لحاظ سے بیس ہزار کا چندہ [illegible]

# راولپنڈی میں عید الفطر

۲۹ رمضان المبارک ۱۱ر جنوری ۱۹۶۷ء بروز بدھ علماء راولپنڈی نے مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کرتارپورہ میں افطار کے وقت فیصلہ کیا کہ اگر چاند نظر آجائے تو بہتر ورنہ مطلع صاف رہے۔ علماء کا ایک بورڈ رات کے ۱۰½ بجے تک ملک بھر سے رابطہ قائم کر کے اور سرکاری اعلان پر غور کر کے شرعی حکم سے مسلمانوں کو آگاہ کرے۔

چنانچہ علماء شہر و صدر رات کے ۱۱½ بجے تک اکھٹے رہے۔ ہزاروں مسلمان بھی فیصلہ سننے کے لئے جمع تھے۔ مطلع صاف ہونے کے باوجود شرعی طور پر کسی ثبوت کے بہم نہ پہنچنے پر علماء نے بالاتفاق جمعرات کے دن روزے اور جمعہ کے دن عید کا اعلان کر دیا۔ جس کی منادی شہر بھر میں ہوتی رہی۔ چنانچہ جمعرات کے دن صرف پانچ چھ مقامات پر نماز عید ادا کی گئی جبکہ جمعہ کے دن ساٹھ مقامات پر نماز عید پڑھی گئی۔

اہل اسلام نے علماء دین کی بروقت رہنمائی پر اظہار اطمینان کیا۔ سرحد کے دو تین مقامات سے رویت ہلال کی اطلاع ٹیلیفون پر دی گئی۔ مگر رویت ہلال کمیٹی نے نہ خود جا کر شہادت کی پڑتال کی نہ گواہوں کو بلا کر شہادت سن کر فیصلہ کیا۔ دو تین جگہوں کی صرف ٹیلیفونی اطلاعات پر فیصلہ کر دیا۔

راولپنڈی صدر میں سب سے بڑی نماز عید کنٹونمنٹ بورڈ کی گراؤنڈ میں ہوئی جہاں نماز مولانا غلام غوث صاحب نے پڑھائی۔ اور شہر میں سب سے بڑا اجتماع لیاقت باغ میں ہوا۔ اسی طرح درجہ بدرجہ پہلے سالوں سے بڑے اجتماعات میں جمعہ کے دن عید کی نماز پڑھائی گئی۔

## لطائف

راولپنڈی میں جمعرات کے دن سنا ہے بعض اماموں نے روزہ رکھ کر نماز پڑھائی اور بعضوں نے دو دو بار پڑھائی اور بعضوں نے پڑھ کر دوسرے دن جمعہ کو بھی پڑھی، جمعہ کے دن ساٹھ مقامات پر اسی فیصد مسلمانوں نے نماز عید پڑھی۔

(۱) مولانا غلام غوث صاحب — صدر
(۲) مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب — صدر
(۳) مولانا حافظ محمد الدین صاحب — مریڑ حسن
(۴) مولانا اکرام گل صاحب — گوالمنڈی
(۵) مولانا عبد الستار صاحب — نیا محلہ
(۶) قاری خلیل احمد صاحب — ڈی اے وی کالج روڈ
(۷) مولانا حبیب الرحمٰن " — کیلیانوالی
(۸) " حسین الدین شاہ صاحب — سبزی منڈی
(۹) " قاری محمد امین " — درکشائی محلہ
(۱۰) " گل احمد " — احسن المدارس
(۱۱) " صاحبزادہ محبوب الرحمٰن " — محلہ عیدگاہ
(۱۲) " سید چراغ الدین صاحب " — مسجد انگورہ
(۱۳) " عبد الحکیم صاحب — گراؤنڈ متصل مسلم ہائی سکول سیٹلائٹ ٹاؤن
(۱۴) " صدر الدین صاحب — مدنی مسجد سٹلائٹ ٹاؤن
(۱۵) " ولی اللہ صاحب — شریف آباد " "
(۱۶) " عبد الغفار صاحب — پنڈوڑہ
(۱۷) " محمد مسکین " — مری روڈ
(۱۸) " حافظ محمد شفیق " — ڈھیری حسن آباد
(۱۹) " مطیع الرضاء " — لال کڑتی
(۲۰) " حسن پیر شاہ " — "
(۲۱) " عبد المنان " — بقرہ منڈی
(۲۲) " غلام سرور " — چونگی ۲۲
(۲۳) " محمود شاہ " — آر اے بازار
(۲۴) " عبد القادر " — ٹینچ بھاٹہ
(۲۵) " مولا بخش " — ڈھوک کھبہ
(۲۶) " عبد الخالق " — چوہڑ ہرپال
(۲۷) " محمد الدین " — نئی آبادی اٹک آئیل کمپنی
(۲۸) " پیر غلام محی الدین " — گولڑہ شریف
(۲۹) " نور الحسن شاہ بخاری — لیاقت باغ
(۳۰) " محمد یوسف صاحب — اسلامیہ ہائی سکول مری روڈ
(۳۱) " جابر حسین صاحب — لیاقت باغ
(۳۲) علامہ طبا طبائی (اہل تشیع) "
(۳۳) حافظ محمد اسماعیل صاحب (اہلحدیث) "
(۳۴) مولانا عبد الغفور صاحب جامعہ محمدیہ کھاجڑا بازار
(۳۵) " فضل حق " — ڈھوک منکال ۲
(۳۶) " عبد الحنان " — اکبری مسجد مومن پورہ
(۳۷) " عبد المعبود " — پھولوں والی مسجد کرشن پورہ
(۳۸) " محمد امین " — ٹاہلیاں شاہاں
(۳۹) " محمود شاہ " — گوٹیاں والی مسجد
(۴۰) " محبوب الٰہی " — سید پوری گیٹ
(۴۱) ابن مولانا قاضی اسرار الحق صاحب — جامع مسجد سیداں ۲
(۴۲) مولانا اصغر علی " — تالاب بنی
(۴۳) حافظ صاحب مسجد پراچگان متصل تھانہ سٹی
(۴۴) مولانا عبد الخالق صاحب — لعل آباد
(۴۵) " محمد فاروق " — امر پورہ
(۴۶) " عبد الغنی نرگس " — مریڑ حسن
(۴۷) " مولانا صاحب — صادق آباد
(۴۸) " عبد الرحمٰن " — الف بلاک
(۴۹) " مولانا صاحب — متصل سنٹرل ہسپتال مری روڈ
(۵۰) " عبد الحلیم صاحب — موتی مسجد ویسٹریج
(۵۱) " شفیق الرحمٰن " — پامر لائن
(۵۲) " عبد الواحد " — عرفان مسجد

اس کے علاوہ اسلام آباد، چک لالہ فیض آباد، ڈھوک منکال اور ریلز ایریا (ویسٹریج) مغل آباد۔ نصیر آباد۔ رتہ امرال۔ چاہ سلطان اور ملحقات راولپنڈی میں بیسیوں جگہ نماز عید بروز جمعہ پڑھی گئی۔

## مولانا غلام غوث صاحب سے خط و کتابت
## ضروری اعلان

مولانا غلام غوث صاحب ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام آئندہ سے بدھ، جمعرات اور جمعہ تین دن راولپنڈی ہوا کریں گے اور باقی چار دن مرکزی دفتر یا دورے پر ہوں گے۔ کوئی دوست ان سے ذاتی خط و کتابت کریں تو جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی صدر کے پتہ سے کریں اسی طرح جو حضرات مولانا موصوف کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دینا چاہیں تو ان کو براہ راست لکھیں اور یہ یاد رکھیں کہ وہ بدھ جمعرات اور جمعہ کو کہیں نہ آسکیں گے۔ البتہ جمعہ کے بعد روانہ ہو کر قریبی جگہوں میں جا سکیں گے اور سرگودھا، لائلپور ملتان وغیرہ میں ہفتہ کے دن رات کو اور اتوار و سوموار کام کر سکیں گے۔ اسی طرح چاروں طرف کو وہ جمعہ کے بعد سے جا کر منگل تک جا سکیں گے بشرطیکہ وہ بدھ کے دن راولپنڈی پہنچ سکیں۔ سارے بزرگ اس کو نوٹ کر لیں۔

## ایک ضروری اعلان

جامعہ تنزیل القرآن سابقہ جگہ شیرانوالہ گیٹ سے نئی انارکلی متصل ہسپتال روڈ لاہور چشتیہ مارکیٹ میں منتقل ہو گیا ہے طلباء تجوید اور دیگر تمام حضرات یہ پتہ نوٹ فرما لیں۔
منجانب
مہتمم سید حسن شاہ بخاری

# مجموعہ قوانین اسلام مرتبہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے خلاف عمومی احتجاج کی تفاصیل

**روڈہ** صوفی محمد یونس صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام روڈہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں ان قوانین کے خلاف مولانا نذیر احمد صاحب نے قرارداد پاس کرائی اور صدر پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان کو ایک ایک کاپی روانہ کی گئی۔

**کلورکوٹ** جناب محمد طاہر منصور صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ ضلع میانوالی اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں اس کتاب کے خلاف اور فحاشی و بے حیائی نیز عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف عظیم اجتماع میں قراردادیں پاس ہوئیں اور غلہ کی زیادہ دکانیں کھلوانے کا مطالبہ کیا گیا۔

**چک ۵۰۴/۱۷ خانیوال ضلع ملتان** جناب محمد ابراہیم صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ عید کے عظیم الشان اجتماع میں اس امر پہ اظہار افسوس کیا گیا کہ پاکستان میں بیس سال ہو گئے ابھی اسلامی قانون جاری نہیں کیا گیا۔ اعلان کیا گیا کہ ہم صرف قرآن کے موافق قانون مانیں گے اور جمعیۃ کے اعلان کے مطابق ہم ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی ایسی کتاب اور قوانین کو ہرگز قبول نہ کریں گے۔ جو اسلام کے خلاف ہو۔

**ضلع بنوں** ضلع بنوں کے تمام بڑے شہروں میں مولانا حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی تحریک پر اس کتاب کے خلاف قرارداد پاس ہوئی اور بتایا گیا کہ ایسے قوانین کو اپنانے کی صورت میں جو اضطراب پیدا ہوگا اس کی ساری ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

**ریلوے اسٹیشن ٹنڈو جان محمد** مولوی عبدالرؤف صاحب بلوچستانی امام مسجد ریلوے اسٹیشن ٹنڈو جان محمد اطلاع دیتے ہیں کہ یہ کتاب تحریفات کا مجموعہ ہے اس کے ٹھونسنے کی کوشش کی گئی تو مسلمان اس کو کسی طرح قبول نہ کریں گے۔ یہ قرارداد بالاتفاق پاس ہوئی۔

**چکوال ضلع جہلم** جناب احمد حسین صاحب چکوال اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں بھی جمعرات کو روزہ رکھا گیا اور جمعہ کے دن عید ہوئی۔ عظیم اجتماع میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہٗ کی موجودگی میں ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی مدونہ کتاب کو حقیقی اسلام کے خلاف بدترین کوشش ثابت کر کے اس کے خلاف قرارداد پاس کی گئی۔

**جہلم** مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کے مہتمم اور ناظم عمومی جمعیۃ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب نے عید کے موقع پر بیس ہزار کے اجتماع میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی کتاب کو غیر اسلامی افکار و نظریات پر مشتمل قرار دیا اور اس کے خلاف بھرپور جوش سے قرارداد پاس کی۔ نیز تعلیمی اداروں میں رقص و سرود کی پابندی بدستور باقی رکھنے اور غیر اسلامی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔

**سرائے عالمگیر** سرائے عالمگیر ضلع گجرات میں شاہی جامع مسجد کی عیدگاہ میں عید کے موقعہ پہ ایک عظیم اجتماع میں مولانا حکیم مختار احمد الحسینی نے ادارہ تحقیقات اسلامی کی کتاب اور اس ادارہ کی غیر اسلامی کوششوں اور افکار پر کڑی تنقید کی اور ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا کہ اس کتاب کو مملکت خداداد میں قانونی حیثیت نہ دی جائے بلکہ تمام غیر اسلامی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔ نماز عید کی امامت کے فرائض مولانا عبداللطیف صاحب بالاکوٹی خطیب شاہی جامع مسجد سرائے عالمگیر نے انجام دیئے۔

## سرگودھا میں یوم احتجاج

سرگودھا ۱۳ جنوری۔ آج جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے سرگودھا میں یوم احتجاج منایا گیا عید کے عظیم اجتماعات میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) نام نہاد ادارہ تحقیقات اسلامیہ کراچی (حال راولپنڈی) کے زیر اہتمام مجموعہ قوانین اسلام کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں اسلامی قوانین کی وہ تحریف کی گئی ہے جو شائد غیر مسلموں نے بھی نہ کی ہو۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ اس کتاب کو قومی اسمبلی سے پاس کروا کے پاکستان کے مطلوبہ قوانین کی جگہ اس کو نافذ کیا جائے مسلمانان سرگودھا کا یہ عظیم اجتماع اس کتاب کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے اور حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اگر تحریف شدہ قوانین کو مسلمانان پاکستان پر زبردستی ٹھونسنے کی کوشش کی گئی تو مسلمانان پاکستان اس کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے اور ملک میں اس اضطراب کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

(۲) یہ اجتماع عظیم رسوائے زمانہ عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کی منسوخی کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۳) یہ عظیم الشان اجتماع مرکزی وزیر قانون کے اس بیان پر شدید احتجاج کرتا ہے۔ جس میں موصوف نے کہا ہے کہ پاکستان کا موجودہ آئین اسلامی ہے۔ حالانکہ جس آئین میں مرتد ہونا جائز ہو۔ جس آئین میں عورت بھی سربراہ مملکت ہوسکتی ہو۔ جس آئین میں ملک کے سب سے بڑے ادارہ قومی اسمبلی کا سپیکر غیر مسلم ہو سکتا ہو۔ جس آئین میں ملک کا سب سے بڑا چیف جسٹس غیر مسلم ہوسکتا ہو۔ جس آئین میں کفر و ارتداد کی تبلیغ کی پوری پوری آزادی ہو۔ جس آئین میں زنا بالرضا جائز ہو۔ ایسے آئین کو اسلامی کہنا اسلام سے مذاق کے مترادف ہے۔ اس لئے وزیر قانون صاحب اپنے الفاظ واپس لے کر قوم کو مطمئن کریں اور اللہ سے معافی مانگیں۔

(۴) یہ اجتماع عظیم ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی پر اظہار تشویش کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ہر محلہ کے لئے علیحدہ علیحدہ مزید ڈپو کھولے جائیں۔ اور کسی مجسٹریٹ کی نگرانی میں تقسیم کا انتظام کیا جائے اور مزید یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ سمگلنگ اور ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔

(۵) یہ اجتماع عظیم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں فوراً کتاب و سنت کے مطابق آئین نافذ کیا جائے۔

یہ قراردادیں سرگودھا کی مرکزی عیدگاہ اور دیگر مساجد میں پاس ہوئیں۔

(محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

---

**مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالانہ جلسہ**

۱۰-۱۱-۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ ذی قعدہ کو ہو رہا ہے جس میں ملک بھر کے علماء کرام اور جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما شرکت کر رہے ہیں۔ احباب تاریخیں نوٹ کر لیں۔

(مولانا) عبداللطیف مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم)

---

## مدرسہ مخزن العلوم خیر پور

### اور اہل خیر حضرات

یہ دارالعلوم حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ کے زیراہتمام پچیس سال سے دینی خدمت کرتے ہوئے تمام ملک کو سیراب کر رہا ہے۔ چارسو علماء و طلباء حضرت درخواستی مدظلہٗ سے دورہ تفسیر قرآن پڑھتے ہیں۔ تین سو طالب علم عربی علوم فارسی اردو، حساب، حفظ قرآن اور ناظرہ پڑھتے ہیں دوسو مسافر طلباء کے سارے اخراجات سال بھر مدرسہ پورا کرتا ہے۔

چارسو طلباء تفسیر قرآن کو دو ماہ تک تمام اخراجات حتیٰ کہ ایک ایک قرآن پاک بھی دیا جاتا ہے دورۂ حدیث، شعبۂ افتاء، شعبۂ تعمیر، شعبۂ سفارت۔ شعبہ کتب خانہ، شعبۂ تبلیغ سارے اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔

سالانہ خرچ ایک لاکھ ۱۹ ہزار تین سو ساٹھ روپے ۴۲ پیسے ہے۔ مدرسین کے رہائشی مکانات دارالحدیث اور دارالتفسیر، مہمان خانہ تکمیل مسجد زیرغور ہے جس کے اخراجات کا تخمینہ تین لاکھ روپیہ ہے۔ اس سال فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد بائیس رہی ہے۔ جن کی دستار بندی عام جلسہ میں ہوتی ہے۔

مدرسہ کی کوئی جائداد نہیں۔ یہ تمام اخراجات حضرت درخواستی صاحب کی دعاؤں اور اہل خیر حضرات کی توجہ سے پورے ہوتے ہیں۔ ترسیل زر انہی کے نام ہوتی ہے۔ اہل خیر حضرات کو زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کم نہ کریں گے بلکہ برکت زیادہ فرمائیں گے۔ زکوٰۃ وغیرہ کی رقوم ہوں تو اس کی تصریح کر دی جائے

(اراکین مدرسہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور ڈویژن بہاول پور۔ فون نمبر ۱۱۸)

## مرکزی جامع مسجد بالاکوٹ میں فساد

### مودودیوں کا فساد اور فرار

مرکزی جامع مسجد بالاکوٹ تمام درہ کاغان کی مسجد ہے۔ مگر چند مودودی یا مودودی نواز اس کو اپنی وراثت سمجھ بیٹھے اور لگے اپنے صالحانہ احکام نافذ کرنے۔ اس کے خطیب مولانا قاضی خلیل احمد صاحب فرزند ارجمند حضرت مولانا قاضی یونس صاحب مرحوم ہیں۔ جو جدی، قاضی اور خطیب ہیں۔ پھر والد ماجد صاحب کی وفات کے موقعہ پر تمام علاقہ کے مسلمانوں نے قاضی صاحب کی دستار بندی کر کے ان کو قاضی اور خطیب تجویز لیا اور یہ تمام قصہ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب ہزارہ کے روبرو ہوا۔ مگر وہ مودودی ہی کیا ہے جس کو شوق اقتدار نہ ہو۔ انہوں نے حضرت قاضی صاحب کو علیحدگی کا نوٹس دے دیا۔ جس پر تھوڑا سا فساد ہوا۔ حکومت نے دونوں طرف سے پچیس آدمی گرفتار کر لئے۔ مگر تیسرے جمعہ کو مودودی فساد کی نیت سے آئے تھے۔ انہوں نے محترم قاضی صاحب کو زور سے ہٹانا چاہا۔ چند ٹکوں کے گھمنڈ میں قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ مگر پھر جلدی ہی لاتعداد جوتے، چپل اور کپڑے وغیرہ چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

ان کی شرارت کے خلاف تمام علاقہ میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس موقعہ پر تمام لوگوں نے حق کا ساتھ دیا۔

## علماء کرام، ارکان جمعیۃ اور حساس مسلمانوں سے اپیل

(از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام)

محترم دوستو! کوئی کام تنظیم کے بغیر سرانجام نہیں ہو سکتا۔ علماء دین اور جمعیۃ علماء اسلام کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اس ملک کے اندر قرآن پاک کے مخالف قوانین موجود ہیں انگریزی تہذیب کا رواج قوم کے اسلامی احساسات کی جڑوں میں دیمک بنا ہوا ہے۔ اسلامی شعائر کی توہین۔ صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین پر بے اعتمادی حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام پر تنقید کی بیماری روز افزوں ہے۔ باطل فرقے دین اور علماء دین کے پیچھے پنجے جھاڑ کر پڑے ہوئے ہیں۔ یہ وقت گوشوں میں بیٹھنے کا نہیں ہے۔ وطن کا بچاؤ بھی فرض ہے اور اس سے زیادہ اسلام و ایمان کا بچاؤ علماء کرام اور دیندار مسلمانوں کے امتحان، رفع درجات اور خدا تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہونے کا وقت ہے۔

آج ہر طبقہ مزدور ہو یا بھنگی، نوکر ہو یا تاجر۔ زمیندار ہو یا کسان اپنی اپنی تنظیم کے ذریعہ اپنے حقوق کے لئے جد و جہد میں مصروف ہے۔

اے دیندار مسلمانو! اے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے عاشقو!
اے خدا سے عہد کئے ہوئے جوشیلے نوجوانو!
اور اے اسلام کے غیور فرزندو!

اٹھو جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو اور مضبوط کرو اور ہر ہر جگہ اس کی شاخیں قائم کر کے باطل کے سامنے سد سکندری بن کر کھڑے ہو جاؤ۔ قرآن پاک آپ کو پکار رہا ہے۔ اسلامی ضروریات آپ کی توجہ کی محتاج ہیں۔ تمام اضلاع پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفاتر اور شاخیں موجود ہیں۔ ان سب سے تعاون کرو۔ نئی جمعیتیں بناؤ اور تمام ضلعی اور ذیلی جمعیتوں کے کارکن حضرات ضبط و نظم کی ضرورت کا احساس کریں۔ بہت جلد مقامی انتخابات کی رپورٹیں اخبارات اور مرکز میں روانہ کریں۔ ابتدائی ممبری کی فیس جلد از جلد مرکز میں پہنچائیں۔ مالی حالت مضبوط کریں۔ تاکہ صوبائی (علاقائی) اور پھر مرکزی انتخابات کی تاریخیں معین ہو سکیں۔

یاد رکھیں اسلام کی سب سے بڑھ کر ذمہ داری آپ پر ہے۔ اگر یہ قرآنی احکام کی تحریف احادیث کی مخالفت اور اسلامی تہذیب سے استہزاء پر ہماری رگ حمیت نہیں پھڑکتی تو پھر سمجھ جائیں کہ اب ہم مُردہ ہو چکے ہیں۔ پھر مدارس اور انجمنیں ہم کو نہیں بچا سکیں گی۔ اور اگر ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس کے لئے ایک قدم بھی اٹھائیں، اس کی رحمت و نصرت ہمیں اپنے آغوش میں لے لیگی۔ وہ ہمارا حافظ و ناصر ہوگا اور ہم مقصد زندگی سے ہمکنار ہوں گے۔ تمام احباب و ارکان جمعیۃ از راہ کرم تنظیمی رفتار تیز تر کر دیں اور مرکز سے رابطہ قائم رکھیں۔ وما النصر الا من عند اللہ۔

## مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کا دورِ جدید

طلباء علوم دینیہ کے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ کے فضل و کرم اور بزرگوں کی دعا سے مدرسہ کی جدید عمارت دارالطلبہ تیار ہو گیا ہے۔ امسال درجہ درس نظامی میں تعلیمی ترقی کی خاطر مزید تجربہ کار کہنہ مشق جیّد اور متدین چار اساتذہ کرام کی خدمات مدرسہ کو حاصل ہو گئی ہیں۔ علمی و روحانی تعلیم و تربیت کا بہترین انتظام ہوگا انشاء اللہ۔ اس کے علاوہ مدرسہ کی طرف سے طلباء کے قیام و طعام، پوشاک و ناشتے اور علاج معالجہ کا بحمد للہ بہترین انتظام ہوگا (نوٹ) دورۂ موقوف علیہ کے لئے خصوصی رعایت بھی ہوگی۔

# عالمی خبریں

### جنگ کا خطرہ

سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ مسٹر اوتھان نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ شام اور اسرائیل کی سرحدات پر فوجوں کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اس سے کسی وقت بھی وہاں جنگ چھڑ سکتی ہے۔

### صدر کی بدعنوانی

گھانا کے سابق صدر نکرومہ کے اثاثہ کی قیمت ۵۲ لاکھ پونڈ لگائی گئی ہے۔ روپوں میں آپ خود اس کا اندازہ کرلیں۔ یہ حساب ایک تحقیقاتی کمیشن نے لگایا ہے (جانے والے صدر کا یہی حال ہوتا ہے)

### مودودی صاحب

مودودی صاحب کے خلاف قومی اور صوبائی اسمبلی کے ممبروں اور قبائلی سرداروں نے غم و غصہ کا اظہار کیا ہے کہ انہوں نے سرحدی پٹھانوں کی شہادتوں کو کیوں ناقابل اعتبار قرار دیا ہے (واقعی کسی مسلمان کی خاص کر جبکہ وہ نیک اور بہادر ہو گواہی کو محض اس لئے کہ وہ سرحد کا ہے یا پٹھان ہے غلط کہنا غلط ہے یہ اور بات ہے کہ ان کی شہادت شرعی قاعدہ سے جہاں نہ پہنچے وہاں اس پر عمل کرنا مشکل ہوگا لیکن پٹھانوں کے کیرکٹر کے بارے میں بحث کرنا ناواقفی کی دلیل ہے)

### برطانیہ اور سعودی عرب کا گٹھ جوڑ

قاہرہ جنوبی عرب کے محاذ کے سیکرٹری جنرل عبدالقوی نے یہ راز ظاہر کیا ہے کہ برطانیہ عدن سے فوجی اڈہ بحرین منتقل کرنا چاہتا ہے۔ مگر ہم اس کی مخالفت کریں گے۔ سعودی حکومت اور برطانیہ کا یہ منصوبہ ہے کہ جنوبی عرب کی دو چھوٹی ریاستوں جبل المرض اور رقیمان کو جنوبی عرب سے علیحدہ کر کے سعودی عرب میں مربوط کیا جائے (تاکہ آئندہ فرنگی کے کام آسکے)

### سرکاری ملازمین

صوبہ مغربی پاکستان کے تمام سرکاری ملازمین کے لئے تجویز ہے کہ اپنے تقرر کے وقت اپنا تمام اثاثہ تمام رقوم اور تمام جائداد کی فہرست پیش کریں۔ اور یہ بھی کہ یہ کس کس ذریعہ سے کہاں کہاں سے حاصل کی گئی ہے (جن کی گردنیں رشوتیں کھا کھا کر موٹی ہو گئی ہیں ان کو پہلے پیش کیا جائے)

### چندوں کا حساب دیا جائیگا

صوبائی کابینہ نے تمام خیراتی اداروں کی وصولیابی اور چندوں کی دیکھ بھال اور محاسبہ کا قانون بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

### دنیا کی آبادی

آج دنیا کی آبادی ساڑھے تین ارب انسان ہیں۔ تیئس سال یعنی سنہ ۲۰۰۰ء میں یہ آبادی بڑھ کر سات ارب ہو جائے گی

### بھارت کا ایٹم بم

بھارت ایٹم بم بنانے کی تیاری کر رہا ہے اور اس سلسلہ میں وہ سویڈن اور اسرائیل سے بھی بات چیت کر رہا ہے۔ امریکہ اس کے جلد از جلد ایٹمی طاقت بن جانے میں دلچسپی لے رہا ہے۔

یہ وہ امریکہ ہے جس کے ویٹ نام پر حیوانانہ حملوں پر بھی مودودی لیڈر جائز ہونے کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ کل اس نے جو بم پر حملہ کرایا ہے اس پر بھی مودودی لیڈر کو غیرت نہ آئی اور اب وہ بھارت کو ایٹمی طاقت بنانے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ اگر اس گنجے کو ناخن مل گئے تو یہ اپنا سر تو زخمی کرے گا ہی۔ ہم کو بھی ضروری تدابیر اختیار کرنے پر مجبور کر دے گا

### ایبڈو زدہ

سندھ کے ایبڈو زدہ اصحاب کے بارہ میں معلوم ہوا ہے کہ وہ سوائے ایک کے سب کنونشن لیگ میں شامل ہو جائیں گے۔

### فلسطین کے عرب مجاہد

فلسطینی حریت پسندوں نے اسرائیل کے ایک قصبہ میں پانی کی پائپ لائن اڑا دی ہے۔ اور سڑک کو بھی نقصان پہنچایا۔

### بالاکوٹ کے مودودیے

آخر کار ان کی فساد پسندی اور غرور رنگ لایا۔ یہ خود تو کنارے ہو گئے مگر مسلمانوں کے دو گروہوں کو خوب ٹکرا دیا۔ اگر یہ نہ ہوتے تو ان کے ٹکرانے کی وجہ نہ تھی۔ دونوں طرف کے شریف لوگ عرصہ سے آپس میں گذارہ کر رہے تھے۔

### عبدالقیوم خاں مرد آہن

ایبڈو زدہ سرحدی مرد آہن عبدالقیوم خاں صاحب نے مطالبہ کیا ہے کہ بالغ رائے دہندگی اور بی۔ڈی کے لئے عوام سے ووٹنگ کرائی جائے کہ وہ کونسا طریقہ پسند کرتے ہیں۔

### چین

چین نے بیس ملکوں سے اپنے سفیر واپس بلا لئے ہیں۔ بظاہر اس کا کہنا یہ ہے کہ یہ اقتصادی نقطہ نگاہ سے کیا گیا ہے۔ مگر لوگوں کا کہنا ہے کہ چین ویٹ نام کی جنگ میں کوئی فیصلہ کن اقدام کی تیاری کر رہا ہے۔ ادھر روس چین کی سرحد پر فوجیں جمع کر رہا ہے۔

### زمانہ کی نیرنگیاں

ایک زمانہ تھا کہ ساری دنیا میں برطانیہ کا طوطی بول رہا تھا۔ اس کی حکومت پر آفتاب غروب نہیں ہوتا تھا۔ وہ عالمی جمعدار تھا۔ دنیا میں ۔۔۔ اگر اس کو خطرہ تھا تو روس سے تھا۔ زار روس جابر و زبردست اور عظیم ملک کا بادشاہ تھا روس بھی برطانیہ کو نیچا دکھانے کی فکر میں رہتا۔ زمانہ کی نیرنگیوں کو دیکھئے۔ قدرت کے کام ہیں۔ آج زار روس کی جگہ روس کا مزدور حکمران ہے اور برطانیہ کی کوئی عالمی حیثیت اس مزدور لیڈر کے سامنے نہیں ہے مستقبل قریب میں لندن کی ملکہ الزبتھ روس کا دورہ کرنے والی ہے۔

چین نے روس اور امریکہ کے حواس بھی درست کر دیئے ہیں۔ اس کے ڈر سے دونوں ملک ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں۔

### انڈونیشیا میں سیاسی بحران

انڈونیشیا میں سیاسی بحران نہایت سنگین صورت اختیار کر گیا ہے اور رخصت پر گئے ہوئے تمام فوجیوں کو واپس بلا لیا گیا ہے۔

### امریکی فوجی اڈے ختم کرنے کا فیصلہ

امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ امریکہ ۳۹ غیر ملکی فوجی اڈے ختم کر دے گا۔ جن سے امریکی حکومت کو ۷۴ کروڑ ۴ لاکھ ڈالر سالانہ بچت ہوگی

### امریکی جنگی سامان اردن میں

امریکی فوجی امداد سے لدا ہوا ایک بحری جہاز پرسوں اردن پہنچ گیا ہے۔ اس سامان میں نقل وحمل اور باربرداری کے سات بھاری طیارے۔ ٹینک شکن توپیں اور راکٹ وغیرہ شامل ہیں (امریکہ نے شاید اس سے دوگنا سامان اسرائیل کو بھی دیا ہوگا)

### پاکستان اور چین کے تعلقات میں رخنہ اندازی

بعض عناصر نے پاکستان اور چین کے دوستانہ تعلقات خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے پیشتر یہاں بنگال کی ایک خود مختار وفاقی ریاست کے قیام کی حمایت میں اشتہارات بھی تقسیم ہوئے تھے۔ مرکزی اور صوبائی حکومت ان عناصر کا کھوج نکالنے کی کوشش کر رہی ہے جنہوں نے نام نہاد متحدہ بنگال کا نقشہ اور لٹریچر تقسیم کیا ہے۔

## بقیہ — انتخابات

### ۱۴ - موسیٰ خیل

امیر محمد امیر خاں صاحب
ناظم نور محمد پراچہ صاحب
خازن غلام جیلانی صاحب
سالار محمد سلطان صاحب

### ۱۵ - دلیوالہ :-

امیر حکیم میاں شیخ احمد صاحب
نائب امیر صوفی عبدالرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ نیاز احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ
ناظم صوفی امام دین صاحب آڑھتی
خازن مولوی دوست محمد صاحب
سالار غلام محمد صاحب

### ۱۶ - دریا خاں :-

امیر حافظ فیض محمد صاحب امام جامع مسجد
نائب امیر حافظ عبدالمجید صاحب
ناظم اعلیٰ حافظ محمد رفیق صاحب
ناظم محمد اکبر صاحب
خازن حاجی محمد اسحاق صاحب

### ۱۷ - علووالی :-

امیر حاجی محمد عثمان صاحب
نائب امیر صوفی دین محمد صاحب
ناظم اعلیٰ چودہری بانک علی صاحب
ناظم حافظ ریاست علی صاحب
خازن صوفی احمد صاحب

### ۱۸ - چک نمبر ۷ ہم ایم، ایل

امیر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ صوفی عبدالکریم صاحب
ناظم ۱ خان عبدالحفیظ خاں صاحب
ناظم ۲ مہر گل محمد صاحب
خازن ملک سلطان خاں صاحب
سالار مستری عطا محمد صاحب

### ۱۹ - میانوالی شہر :-

امیر مولانا محمد امیر صاحب خطیب کوٹھیاں
نائب امیر حافظ ریاست علی صاحب امام مسجد نور
ناظم حکیم غلام مرتضیٰ صاحب قریشی
خازن - مولانا احمد سعید صاحب مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام

### ۲۰ - پپلاں

امیر چودہری محمد علی صاحب
نائب امیر ۱ ملا نعمت خاں صاحب
نائب امیر ۲ محمد صدیق خاں صاحب
ناظم اعلیٰ منظور احمد مظہر صاحب
ناظم ۱ محمد جمیل خاں صاحب
ناظم ۲ وکیل احمد نصیر
ناظم دفتر منور خاں صاحب
خازن چودہری عبدالعزیز خاں صاحب
سالار صوفی محمد عبداللہ صاحب

### ۲۱ - چک نمبر ۴ ڈی، بی

امیر صوفی محمد شریف صاحب
نائب امیر صوفی محمد صدیق صاحب
ناظم اعلیٰ مولانا علی نواز صاحب
ناظم چودھری محمد صدیق صاحب
خازن چودہری شاہ محمد صاحب

### ۲۲ - عیسیٰ خیل :-

امیر حضرت مولانا احمد علی شاہ صاحب صدر مدرس مدرسہ معین الاسلام
نائب امیر - مولوی تاج محمد صاحب مدرس مدرسہ عزیز المدارس کھگلانوالہ
ناظم اعلیٰ مولوی سلیم شاہ صاحب
ناظم مولوی عبداکبر شاہ صاحب
خازن مولوی صالح محمد صاحب
ناظم دفتر مولوی محب الدین صاحب
سالار گل باز خاں مدرس عزیز المدارس کھگلانوالہ

### ۲۳ - چک ۸ ٹی ڈی اے

امیر حاجی محمد عثمان صاحب ممبر یونین کونسل
ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام قادر صاحب صدر مدرس مدرسہ عثمانیہ
ناظم حافظ اللہ دتہ صاحب
خازن حاجی سلطان احمد صاحب

(حافظ سراج الدین صاحب کاکھوی
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی)

## تمام ملک میں ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی کتاب کے خلاف عام احتجاج
### نئی رویت ہلال کمیٹی کا مطالبہ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام نے اپیل فرمائی تھی کہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کی مرتب کردہ کتاب مجموعہ قوانین اسلام کے خلاف عید کے اجتماعات میں احتجاج کیا جائے چنانچہ ملک کے بڑے حصے میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔ اب تک اضلاع جہلم۔ سرگودھا لاہور۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ حیدرآباد۔ بنوں میانوالی وغیرہ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں

ان اجتماعات میں علاوہ ازیں یہ قرارداد بھی پاس ہوئی کہ موجودہ رویت ہلال کمیٹی توڑ دی جائے اور نئی کمیٹی بنا کر اس میں ذمہ دار علماء شامل کئے جائیں۔ تجاویز کے الفاظ یہ ہیں :-

مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان کے گوش گذار کرتا اور مطالبہ کرتا ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ موجودہ رویت ہلال کمیٹی اپنے مقصد میں کامیاب ثابت نہیں ہوسکی اس کی وجہ سے دو سال سے عید الفطر کے موقع پر مسلمانان پاکستان میں انتشار و افتراق پڑ جاتا ہے۔ جس کے باعث ملک میں دو عیدیں ہو جاتی ہیں۔ دشمنیاں اور عداوتیں اس کے علاوہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ صورت حال ملک کی سالمیت اور استحکام کے لئے نہایت ہی خطرناک اور عالمی شہرت کے لئے ضرر رساں ہے۔ لہٰذا ہم حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ موجودہ رویت ہلال کمیٹی کو توڑ کر ہر طبقہ کے علماء راسخین اور دین سے واقفیت رکھنے والے افسران پر مشتمل رویت ہلال کمیٹی بنائی جائے جو پوری احتیاط کے ساتھ شرعی شہادتیں فراہم کر کے فیصلہ کر کے حکومت کو مطلع کیا کرے۔

(۲) مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع عید حکومت پاکستان پر واشگاف الفاظ میں واضح کرتا ہے۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کراچی (حال راولپنڈی) کے زیر اہتمام "مجموعہ قوانین اسلام" کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کی پہلی جلد بازار میں آ چکی ہے۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ جس طرح اسلام کی تحریف میں مشغول ہے وہ آپ سب حضرات پر عیاں ہے۔ اسی طرح یہ "مجموعہ قوانین" بھی دراصل تحریفات اسلامیہ کا مرقع ہے۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ اس کتاب کو اسلامی مشاورتی کونسل کے مشورہ کے مشورہ کے مطابق قومی اسمبلی سے پاس کروا کر پاکستان کے مطلوبہ اسلامی قوانین کی جگہ نافذ کیا جائے۔ حکومت کی یہ پالیسی دین کے لئے نہایت ہی خطرناک ہے۔

لہٰذا ہم حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر تحریف شدہ قوانین کو مسلمانان پاکستان پر ٹھونسنے کی کوشش کی گئی تو مسلمان کسی طرح بھی ایسے قوانین کو قبول نہیں کریں گے اور ملک میں اس اضطراب کی ساری ذمہ داری حکومت پر عائد ہو گی۔

## حیدرآباد میں عید

جامع مسجد ٹنڈہ میر محمود میں شان و شوکت سے بروز جمعہ کو عید پڑھی گئی۔ جس میں حاجی کرامت اللہ صاحب نے حسب ذیل قراردادیں پاس کرائیں۔

(۱) رویت ہلال کمیٹی کا کام علما کے سپرد کیا جائے۔

(۲) مشاورتی کونسل کے ارکان کو بدلا جائے
(۳) عائلی قوانین و خاندانی منصوبہ بندی کو منسوخ کیا جائے اور ناچ گانے پر پابندی کا فیصلہ بحال رکھا جائے

(حاجی کرامت اللہ حیدرآباد)

# خبرنامۂ جمعیۃ

## مجلس شوریٰ ضلعی جمعیۃ علماء اسلام سلہٹ

۱۶ رمضان المبارک مطابق ۲۹ دسمبر بروز جمعرات ۱۰ بجے رات سے ۲ بجے تک جمعیۃ علماء اسلام ضلع سلہٹ کی مجلس شوریٰ کا ششماہی اہم اجلاس وکلاج جناب سلیمان خاں صاحب کے دولت خانہ پہ زیر صدارت الحاج حضرت مولانا شیخ بشیر احمد صاحب باگہ مجاز حضرت مدنی قدس سرہٗ منعقد ہوا۔ حافظ مولانا منظور احمد صاحب کے حکم پر ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اشرف علی صاحب نے بنگلہ زبان میں ایک تحریری رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں گذشتہ ۲۰۔۳۔۱۲ سے ۲۸۔۱۲ تک ضلعی جمعیۃ کی مختصر کارروائی درج تھی۔ مرکزی جمعیۃ کے اعلیٰ عہدہ داران حضرات کے دو دفعہ سفر مشرقی پاکستان خصوصاً سلہٹ کی تاریخی کانفرنس ڈھاکہ وکھن اور دیگر جگہوں کے عظیم الشان اجلاسوں میں شرکت کرنے کا شکریہ ادا کیا گیا ضلع کے چار محکموں میں سے تین محکموں اور جس جس تھانہ کی تنظیمی کارروائی مکمل پائی اس کو تفصیل وار بیان کیا۔ حضرات امیر صوبہ، امیر ضلع اور ناظم ضلع وغیرہ اور جن جن بزرگان ضلع نے جمعیۃ کی طرف سے جس جس علاقہ میں دورہ کیا اور مجالس میں تقاریر فرمائیں اس کا بھی تذکرہ فرمایا۔ ملک میں خلاف اسلام کارروائیوں پر احتجاج کے سلسلہ میں جہاں جہاں مجالس منعقد ہوئیں ان کو بھی زیر بحث لایا گیا۔ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مرکزی جمعیۃ کی تائید اور ضلعی جمعیۃ کی مقرر کردہ امداد وصول کنندہ کمیٹی کا شکریہ ادا کر کے جہاں جہاں ریلیف تقسیم کی گئی اس کو بھی بیان فرمایا۔ ضلعی دفتر کی کارروائی کو واضح طور پر بیان کیا گیا۔ شعبہ نشر و اشاعت کو باقاعدہ قائم کرنے کے لئے مجلس شوریٰ کو پر زور اپیل کی۔ ہفت روزہ بنگلہ اخبار نکالنے کی ضرورت واضح کر کے مجلس شوریٰ کو اس طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں کل نو ماہ کی آمد و صرف سنا کر حاضرین مجلس کو عرض کیا کہ جمعیۃ کی ترقی کے لئے کافی تحویل بنانے کے لئے ہر رکن حتی المقدور کوشش فرمائے۔ بعد ازاں اراکین جمعیۃ علماء اسلام اور دیگر اسلام دوست حضرات کو جمعیۃ کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کے لئے درخواست کر کے دعا کے ساتھ اپنی رپورٹ کو ختم کیا۔

بعد ازاں دوسرے ایجنڈے میں طویل بات کے بعد حسب ذیل تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں:۔

(۱) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ ناظم اعلیٰ کی رپورٹ کو منظور کیا جائے۔

(۲) قاری محمد معین الدین صاحب ناظم ضلعی دفتر کے کام سے معذوریت پیش کرنے کی وجہ سے اس کے حصہ میں جناب مولانا عبد اللطیف صاحب نگری تم گلاب گنجی کو ناظم دفتر مقرر کیا جائے

(۳) گذشتہ مجلس میں بمقام گابرٹیکی زیر صدارت جناب مولانا خلیل الرحمٰن صاحب طے پایا تھا کہ سلہٹ سے بزبان بنگلہ کے نام سے ایک ہفت روزہ اخبار نکالا جائے اور اس کا ایڈیٹر جناب ڈاکٹر محمد مرتضےٰ چودہری صاحب کو، جناب مولانا فخر الدین صاحب کو تحویلدار اور مولانا اشرف علی ناظم ضلع کو داعی اور منتظم کیا گیا۔ اس کی یہ اجلاس منظوری دیتا ہے اور ذمہ دار اشخاص کو اپیل کرتا ہے کہ جلد از جلد ڈیکلریشن لے کر اخبار جاری کرنے کی پوری سعی فرمائی جائے۔

(۴) ہفت روزہ بنگلہ اخبار اور ضلعی دفتر سلہٹ شہر کی موزوں جگہ میں قائم کرنے اور اس کے تمام مصارف کے تحمل کے لئے حسب ذیل حضرات کو چندہ وصول کرنے کے لئے ذمہ دار مقرر کیا گیا

(۱) جناب محمد عبد النور صاحب ناظم صدر سلہٹ محکمہ جمعیۃ علماء اسلام۔ جناب حافظ محمد مجاہد الدین صاحب امام نئی سڑک اور جناب مولانا اسماعیل صاحب جیتولی۔ ۱۰۰۰ روپیہ

(۲) جناب مولانا مصدر علی صاحب مدوکنی چھتک تھانہ۔ جناب مولانا اسکندر علی صاحب رکہ جناب مولانا شمس الدین صاحب۔ جناب مولٰنا عطاء الرحمٰن صاحب ناظم چھتک تھانہ جمعیۃ علماء اسلام اور جناب مولانا عزیز الرحمٰن صاحب/۵۰۰ روپیہ

(۳) زکی گنج تھانہ جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، جناب مولانا مقدس علی صاحب، جناب مولانا شیخ عبد الغفار صاحب اور جناب مولٰنا عبد الرحمٰن صاحب ۲۵۰/۰ روپیہ

(۴) جناب حافظ مولانا منظور احمد صاحب سیدپوری جگناتھ پور تھانہ، جناب مولوی نور المغنی صاحب باٹلی۔ جناب مولانا عبد الباری صاحب۔ جناب مولانا عبد الرحمٰن صاحب اور جناب مولوی مدثر صاحب نائیکلتلا اور حضرت مولانا شیخ عبد الحق صاحب ناظم سنام گنج محکمہ جمعیۃ ۵۰۰/۰ روپے

(۵) گلاب گنج تھانہ۔ حضرت مولانا ریاست علی صاحب امیر ضلعی جمعیۃ، حضرت مولانا وارث الدین صاحب حاجی پوری نائب ناظم جمعیۃ، جناب مولٰنا مفضل علی صاحب سکندر پوری امیر گلاب گنج تھانہ جمعیۃ۔ جناب مولانا عبد العزیز صاحب ناظم آزاد دینی تعلیمی ادارہ سلہٹ ۵۰۰/۰ روپیہ

(۶) حضرت شیخ کوڑیا امیر مشرقی پاکستان جمعیۃ (بشوناتھ تھانہ) مولانا اشرف علی صاحب ناظم ضلعی جمعیۃ۔ جناب مولوی عبد الباری صاحب مہتمم لامہ قاضی مدرسہ ناظم بشوناتھ تھانہ۔ جناب مولوی خورشید علی صاحب امیر بشوناتھ تھانہ جمعیۃ اور مولانا عبد القدوس صاحب مہتمم توکلیہ مدرسہ شیخ مردان ۵۰۰/۰ روپیہ

ان سب حضرات نے مرقومہ رقوم ادا کرنے کی ذمہ داری لے لی ہے الحمد للہ

شخصی چندہ:۔

مذکورۃ الذیل حضرات میں سے بعض حضرات نے نقد چندہ ادا کر دیا اور بعضوں نے جلد ادا کرنے کا وعدہ فرمایا:۔

(۱) حضرت مولانا شیخ بشیر احمد صاحب باگہ ۱۰۰/۰ روپیہ

(۲) حضرت مولانا شیخ عبد الکریم صاحب امیر مشرقی پاکستان ۱۰۰/۰ "

(۳) حضرت مولانا وارث الدین صاحب ۱۰۰/۰ "

(۴) مولانا عبد المتین صاحب چودھری ۱۵/۰ "

(۵) مولانا اسکندری صاحب مہتمم رکہ مدرسہ ۵/۰ "

(۶) مولانا شمس الدین صاحب چھتک ۱۰/۰ "

(۷) مولانا عطاء الرحمٰن صاحب ۱۰/۰ "

(۸) مولوی عبد الواحد صاحب ڈھاکہ دکھن ۲۵/۰ "

(۹) حافظ مجاہد الدین صاحب امام نئی سڑک ۲۵/۰ "

(۱۰) مولوی نذیر احمد صاحب ۱۰/۰ "

(۱۱) حافظ محمد اختر صاحب ۱۰/۰ "

(۱۲) مولانا اشرف علی صاحب ناظم جمعیۃ ۱۰/۰ "

(۱۳) مولانا ریاست علی صاحب امیر ضلع ۱۰/۰ "

(۱۴) ناظم صدر سلہٹ جمعیۃ جناب عبد النور صاحب نئی سڑک ۲۰/۰ "

(۱۵) مولانا حبیب الرحمٰن صاحب زکی گنجی ۱۰/۰ "

(۱۶) مولانا منظور احمد صاحب ناظم جگناتھ پور تھانہ ۱۰/۰ "

(۱۷) مولانا صدیق احمد صاحب سنام گنج ۵/۰ "

(۱۸) حافظ مقبول صاحب نور پوری ۲/۰ "

(۱۹) مولانا عبد الرحمٰن صاحب سیدپوری ۲/۰ "

(۲۰) مولانا مجیب الرحمٰن صاحب معظم داری مسجد ۵/۰ "

(۲۱) مولانا مصدر علی صاحب مدوکنی ۱۰/۰ "

(۲۲) مولانا عبد الخالق صاحب دھابیری ۵/۰ "

(۲۳) " عبد السلام صاحب نلی گاؤں ۱۰/۰ "

(۲۴) " عزیز الرحمٰن صاحب چھتک تھانہ ۵/۰ "

(۲۵) " حبیب الرحمٰن صاحب گماسیاڑی ۲/۰ "

(۲۶) " مشرف علی صاحب لاکھی پاشہ ۳/۰ "

(۲۷) " ساجد الرحمٰن صاحب جگلی ۱۰/۰ "

(۲۸) مولانا محمد عبدالشہید صاحب سرائیلش ۵/۰ روپیہ
(۲۹) محمد بشیر الدین صاحب چاندپوری ۱/۰ "
(۳۰) جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب ذکی گنجی ۵/۰ "

(نوٹ) یہ دونوں قسم کے چندے عید الاضحیٰ تک ضلعی دفتر میں ادا کر دیئے جائیں گے۔ ضلع جمعیۃ کے ارکان حضرات سے اپیل کی گئی ہے۔ انہوں نے جلسہ ہذا میں بوجہ عذر شرکت نہیں فرمائی تھی۔ وہ اپنے اپنے علاقہ سے چندہ وصول کر کے مجلس کی تجویز کو کامیاب فرما کر جمعیۃ سے ہمدردی کا اظہار فرمائیں۔ چندہ وصول کرنے کے لئے ناظم ضلع سے رسید بک اور اپیل نامہ حاصل کیا جا سکتا ہے

تجویز (۷) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اسلام کے نام سے پاکستان وجود میں آیا۔ آج ۱۹ سال کی طویل مدت گذر رہی ہے۔ نظام اسلام قائم کرنا تو درکنار خلاف اسلام کارروائیوں کو ملک میں تیزی کے ساتھ فروغ دیا جا رہا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ یہ ملک اسلامی جمہوریت ہے۔ لہٰذا عوامی جذبہ کا احساس کرتے ہوئے جلد از جلد ملک سے عریانی فحاشی، رقص و سرود، سود، رشوت۔ عیسائی قادیانی، پرویزی تبلیغ اور دیگر غیر مشروع افعال جس سے قوم کا اخلاق تباہ ہو رہا ہے بلا تاخیر بند کر دے۔

(۸) یہ اجلاس حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ تنزیل الرحمٰن کی کتاب "مجموعہ قوانین اسلام" جو مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی نے شائع کی ہے وہ منسوب کے نئے عدالتوں کے حکام کے بجائے ملک کے تقویٰ شعار علماء اور ارباب فتویٰ جن کے علم تقویٰ اور دیانت پر جمہور مسلمانان پاکستان کو اعتماد ہے بھیجے اور اُن کی دی ہوئی رائے پر عمل کیا جائے۔

## لانڈھی کراچی میں جمعیۃ علماء اسلام کے جلسے

۳۰ دسمبر ۱۹۶۶ء کو جمعہ کے دن حضرت مولانا غلام صمدانی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کی مسجد عالمگیر فیوچر کالونی لانڈھی میں حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب دام ظلہ نے توحید، رد عیسویت۔ رد قادیانیت و پرویزیت پر تقریر فرمائی۔ پھر مودودی فرقہ کی گمراہیاں ذکر کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی توہین پیغمبروں کی تنقیص اور خاص کر حضرت یونس علیہ السلام پر ناجائز حملوں کی مذمت کرتے ہوئے اہل اسلام کو اس فرقہ سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ اور یہ بات بھی واضح کر دی کہ مودودیت کی حقیقت کھل چکی ہے تو اب ان لوگوں نے اتحاد العلماء کا ڈھونگ رچایا ہے۔ حالانکہ یہ انہی گمراہ مودودیوں کی جماعت ہے۔ عوام نے ہاتھ اٹھا کر مودودیت سے بیزاری کا اعلان کیا۔ پھر رات کو حضرت مولانا محمد عمران صاحب نائب امیر جمعیۃ کے اصرار پر بازار والی جامع مسجد فاروقیہ میں پرجوش تقریر فرمائی۔ مسلمانوں نے مولانا حبیب اللہ صاحب سے درخواست کی کہ عید کے بعد ایک ہفتہ کے لئے راولپنڈی سے آ کر اس علاقہ کا دورہ کریں تاکہ مودودی فرقہ کی چالوں سے مسلمان واقف ہو سکیں۔

(الراقم۔ تاج محمد خاں جائنٹ سیکرٹری)

## شالامار ٹاؤن لاہور میں عید

محترم حکیم عبدالکریم صاحب مسلم آباد شالامار ٹاؤن اطلاع دیتے ہیں کہ مولانا سلطان محمود صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باغبانپورہ نے مسلم آباد شالامار ٹاؤن میں نماز عید کے بعد عوام سے خطاب فرمایا۔ سلف صالحین کے بتائے ہوئے اسلام پر بصیرت افروز روشنی ڈالی اور بتایا کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو صحابہ کرام، تابعین تبع تابعین و سلف صالحین سے منقول چلا آ رہا ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ غیر اسلامی ہے۔ اس کے بعد مجموعہ قوانین اسلامی مرتبہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ کے خلاف قرارداد پاس ہوئی۔

## سکھر میں یوم احتجاج

جمعیۃ علماء اسلام شہر سکھر کی جانب سے آج شہر کی مختلف مساجد میں عید الفطر اور جمعہ کے اجتماعات میں ادارہ تحقیقات اسلامیہ راولپنڈی کی شائع کردہ کتاب "مجموعہ قوانین اسلامی" کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا۔ کیونکہ اس کتاب میں قوانین اسلامی میں سخت تحریف کی گئی ہے اور حکومت ان تحریف شدہ قوانین کو اسلامیان پاکستان پر ٹھونسنے کی مذموم کوشش کر رہی ہے۔ نیز مرکزی حکومت کے اس فیصلہ کے خلاف بھی سخت احتجاج کیا گیا۔ جس میں صوبائی حکومت کے اس حکم کو منسوخ کیا گیا ہے۔ جس میں کہ اسکولوں اور کالجوں میں ناچ گانے اور ثقافتی شو کرنے کی ممانعت کی گئی تھی۔ عوام نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ ایسے اخلاق سوز اور حیا سوز پروگراموں کو تعلیمی اداروں سے فوراً ختم کیا جائے تاکہ نئی نسل صحیح پاکستانی ذہنیت کی حامل بن سکے۔

## انتخاب جدید جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی

۱۶/۱۷ شعبان ۱۳۸۶ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۶۶ء بروز بدھ ۱۰ بجے صبح نو بجے مدرسہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب دام برکاتہم ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب ہوا۔ جس میں حضرت قاضی صاحب کے ارشادات کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

امیر حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی
ناظم اعلیٰ حافظ سراج الدین صاحب کلورکوٹ
خازن محمد یعقوب صاحب
سالار خواجہ نور محمد صاحب موسیٰ خیل
نائب سالار حافظ ممتاز علی صاحب بھکر

امیر صاحب اور ناظم اعلیٰ اپنے دو دو نائب خود نامزد کریں گے۔ ضلعی دفتر کلورکوٹ میں ہوگا۔ جس کے لئے مکان کا تعین امیر اور ناظم اعلیٰ پر چھوڑ دیا گیا۔ نیز مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالخالق صاحب کبیر والا اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ رب العزت حضرات مرحومین کو اعلیٰ علیین میں مقام بلند عطا فرمائے اس دور قحط الرجال میں ایسی بلند پایہ شخصیتوں کا اٹھ جانا ملت اسلامیہ کے لئے بہت بڑا حادثہ اور نقصان ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کا ہمیں نعم البدل عطا فرمائے۔

(۲) یہ اجلاس ملک میں غلہ و اشیائے ضرورت کی ہوشربا گرانی پر تشویش اور افسوس کا اظہار کرتا ہے جبکہ غلہ کی پیداوار گذشتہ سالوں سے کچھ کم نہیں ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اس کا انتظام کرے تاکہ غلہ و اشیائے صرف سستے داموں اور بآسانی دستیاب ہوسکیں۔

(۳) یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی و عریانی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے ملک میں رقص و سرود کی محفلیں رچانا اور قوم کے اخلاق کو تباہ کرنا ملک کے بنیادی مقاصد کے سراسر خلاف اور نہایت افسوسناک ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فحاشی اور عریانی کے سیلاب کو روکنے کے لئے فوری تدابیر کی جائیں۔

## شاخہائے جمعیۃ ضلع میانوالی

### ۱۔ کلورکوٹ:-
امیر مولانا عبدالرزاق صاحب مہتمم مدرسہ بحرالعلوم
نائب امیر۔ حافظ سراج الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ رحیمیہ حسینیہ
ناظم اعلیٰ۔ حافظ محمد طیب صاحب مہتمم مدرسہ نور ہدایت
ناظم۔ محمد طاہر منصور
خازن صوفی محمد شریف صاحب

### ۲۔ نوتک:-
امیر۔ حضرت مولانا شہاب الدین صاحب
ناظم اعلیٰ۔ حافظ ولی محمد صاحب
خازن۔ صابر علی صاحب

### ۳۔ چک ۳۶ ٹی، ڈی، اے
امیر حاجی غلام محمد صاحب
ناظم اعلیٰ حافظ محمد صدیق صاحب ممبر یونین کونسل
ناظم حافظ نور احمد صاحب
خازن منشی محمد الدین صاحب
سالار حاجی محمد دین صاحب

### ۴۔ کوٹلہ جام
امیر صوفی عبدالغفور صاحب
نائب امیر قاری سراج الدین صاحب
ناظم اعلیٰ حافظ شیر محمد صاحب
ناظم حافظ محمد بشیر صاحب
خازن اسلام الدین صاحب

### ۵۔ چک ۵۲ ٹی ڈی اے
امیر حاجی نظام الدین صاحب
نائب امیر صوفی عبدالرحمان صاحب
ناظم اعلیٰ حافظ محمد اسماعیل صاحب ممبر یونین کونسل
ناظم مولوی عبدالحمید صاحب
خازن چوہدری غلام رسول صاحب
سالار مولوی محمد موسیٰ صاحب مجاہد

### ۶۔ شہانی
امیر حاجی غلام محمد صاحب ممبر یونین کونسل
نائب امیر ڈاکٹر محمد حسین صاحب
ناظم اعلیٰ مہربان صاحب
ناظم محمد سلیمان صاحب
خازن رب نواز صاحب
سالار رحمت اللہ صاحب

### ۷۔ جھمٹ
امیر حافظ محمد نواز صاحب
نائب امیر غلام نبی صاحب
ناظم اعلیٰ حافظ محمد اسحاق صاحب
ناظم ملک محمد نواز صاحب
خازن امام بخش صاحب

### ۸۔ کھاوڑ کلاں
امیر ملک بہادر خاں
نائب امیر عبدالحمید خاں صاحب
ناظم اعلیٰ مولوی محمد اصغر خاں صاحب
ناظم منشی الٰہی بخش صاحب
خازن کریم بخش صاحب

### ۹۔ بھکر
امیر مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ جامع العلوم
نائب امیر اول مولانا محمد عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ دارالہدیٰ
نائب امیر دوم مولانا محمد عبدالمجید صاحب صدر مدرس جامع العلوم
ناظم اعلیٰ۔ حافظ ممتاز علی صاحب مہتمم جامعہ رشیدیہ
ناظم اول سید محمود الحسن منصور
ناظم دوم محمد یاسین صاحب کریانہ مرچنٹ
خازن منشی اللہ راضی صاحب
سالار رانا محمد شریف صاحب آڑھتی
نائب سالار رانا ممتاز علی صاحب

### ۱۰۔ جنڈانوالہ
امیر حافظ محمد عباس صاحب صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن
نائب امیر محمد حنیف صاحب ممبر یونین کونسل
ناظم اعلیٰ۔ صوفی منصب علی خان صاحب
ناظم منشی خان صاحب
خازن ملاں نیاز محمد صاحب
سالار چوہدری صوفی مہر دین صاحب
نائب سالار محمد رفیق صاحب
محاسب حضرت مولانا نظام الدین صاحب صدر مدرس مدینۃ العلوم

### ۱۱۔ پیٹی والا
امیر محمد رمضان صاحب
ناظم اعلیٰ غلام نبی صاحب
ناظم اول صوفی مہر محمد صاحب
ناظم دوم صوفی محمد رمضان صاحب
خازن صوفی غلام حسن صاحب

### ۱۲۔ کندیاں
امیر مولانا نذیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد غوثیہ
ناظم چوہدری ہدایت اللہ صاحب
خازن صوفی عبدالرشید صاحب
سالار حافظ رشید احمد صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ

### ۱۳۔ خانقاہ سراجیہ شریف
امیر مولانا حافظ صاحبزادہ محمد زاہد صاحب
ناظم مولانا غلام محمد صاحب
خازن حافظ غلام ربانی صاحب
سالار حافظ عزیز اللہ صاحب

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

PHONE No. 67715 সপ্তাহিক WEEKLY REGD.L. No. 713

তরজুমানেইসলাম TARJUMAN-E-ISLAM

লাহোর LAHORE price paisa

جلد ۱۰ | جمعہ ۲۷ر جنوری ۱۹۶۷ء مطابق ۱۵ر شوال المکرم ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۳


## شائقین علوم وفنون کیلئے خوشخبری

مدرسہ جامعہ مدنیہ انوریہ (رجسٹرڈ) متصل ریلوے پل اوکاڑہ میں گذشتہ سال دورۂ حدیث مع امسال چھوٹا دورہ۔ جلالین۔ مشکوٰۃ۔ ہدایۃ اور دیگر فنون کی کتابیں پڑھائی جا رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ پڑھائی جائیں گی۔ جو جماعت بنے گی اس کا انتظام ہوگا۔ بیرونی طلباء کے لئے علاوہ خوراک و پوشاک کے ماہانہ وظیفہ۔ درجہ حفظ و تجوید ایک روپیہ۔ درجہ ابتدائی عربی دو روپے۔ درجہ وسطیٰ تین روپیہ اور دورہ پڑھنے والوں کو پانچ روپے دیئے جائیں گے۔ جامعہ میں مندرجہ ذیل مشہور و ماہر اساتذہ درس دینگے۔

(۱) شیخ الجامعہ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ ہذا (۲) حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب سابق مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔ (۳) حضرت مولانا طفیل احمد صاحب جالندھری مولوی فاضل و معلم دینیات اسلامیہ ہائی سکول اوکاڑہ (۴) حافظ قاری فدا محمد صاحب مستند مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور۔

## داخلہ

مدرسہ عربیہ سراج الاسلام جھبڑالہ متصل باندلیانوالہ ضلع لائلپور میں داخلہ۔ امسال حضرت صاحبزادہ مولانا قاری احمد شفیع صاحب بطور صدر مدرس و منتظم ۱۶ر شوال سے اسباق شروع فرما رہے ہیں۔ طلبہ بہت جلد داخلہ کی کوشش کریں جملہ ضروریات مدرسہ کی طرف سے پوری ہوں گی حسب سابق حضرت مولانا گل محمد صاحب بھی تعلیمی خدمات میں مصروف رہیں گے۔

المعلن۔ قاری عبدالسمیع مہتمم مدرسہ ہذا

ہفت روزہ

# ترجمان اسلام

لاہور

جاری کردہ: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ

## دعائے قنوت نازلہ

اللھم اھدنا فی من ھدیت وعافنا فی من عافیت وتولنا فی من تولیت وبارک لنا فی ما اعطیت وقنا شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک، انہ لا یعز من عادیت ولا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت اللھم انصر الاسلام والمسلمین، اللھم انجز وعدک وکان حقا علینا نصر المؤمنین، اللھم انصر عساکر المسلمین وجنود العرب والمجاھدین، اللھم انصرنا علی اعدائنا اعدائک اعداء الدین، اللھم اھلک الکفرۃ الیھود والنصاری الذین یکذبون رسلک و یقاتلون اولیاءک، اللھم شتت شملھم اللھم فرق جمعھم اللھم اھزم جنودھم، اللھم احصھم عددا واقتلھم بددا، اللھم خالف بین کلمتھم وزلزل اقدامھم، اللھم اشدد وطأتک علیھم اللھم اجعلھم کاحادیث عاد وثمود اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم اللھم خذھم اخذ عزیز مقتدر، اللھم انزل بھم باسک الذی لا تردہ عن القوم المجرمین، اللھم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ کما تحب ربنا وترضی۔

### ترکیب :-

فجر کی فرض نماز کی دوسری رکعت میں امام سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد بلند آواز سے مندرجہ بالا دعا پڑھے۔ اور تمام مقتدی ایک ایک جملہ دعائیہ کے بعد آمین کہیں۔ اور دعا پڑھتے وقت ہاتھ چھوڑے رکھیں۔ اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ مقتدی آمین آہستہ کہیں۔ اگرچہ جہراً بھی جائز ہے۔

## عظیم وکامل انقلاب

کسی ایک فرد کے اندر نظریات پیش کرنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ ان نظریات پر تمام وکمال اور من وعن مبنی انتظامی اہلیت اور رہنمایانہ قابلیت کا جمع ہو جانا، انسانی تاریخ کی نہایت ہی نادر ترین صورت ہے، اور اس صورت کا ظہور تاریخ انسانی میں حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے ہوا آپ نے اولاً دنیا سے عقائد واخلاق، معاشی وسیاست اور تمدن وتہذیب کے خاص نظریات تسلیم کرائے اور ان نظریات کی بنیاد پر ایک عظیم، طاقتور اور صالح ترین معاشرہ کی تشکیل کی، جو اگلے دس سال کے اندر ایک عظیم ترین ریاست وسلطنت کی شکل اختیار کر گئی جس نے آئندہ دس سال میں براعظم ایشیا، افریقہ اور یورپ کی دو زبردست مضبوط ترین سینکڑوں سال کی قائم شہنشاہیتوں کا قلع قمع کر دیا اور انسانی تاریخ کا رخ بدل دیا۔

اسلام کا یہ ظہور بیک وقت تخریب وتعمیر کا حامل تھا۔ اس نے عہد جاہلیت کی سرتاپا تخریب کر ڈالی اور ایک نیا اسلامی عہد تعمیر کر ڈالا۔ پوری انسانی تاریخ میں اسلام کو ہی یہ امتیاز حاصل ہے۔ کہ اس کی آواز اٹھتے ہی چہار دانگ عالم میں گونج گئی۔ اور صرف بیس پچیس سال کے اندر ہی پورا مشرق وسطیٰ اسلام کی گرفت میں آ گیا، جہاں سے آئندہ سارا عالم اس کا نشانہ بنا۔

اسلام نے یہ سارے مراحل نہایت قلیل مدت میں طے کر لئے، خاموش اور پرامن دعوت سے لے کر شمشیر بکف مجاہدانہ حیثیت تک وہ چند سال ہی میں جا پہنچا اور جلد ہی ایک کامل دین، ایک مکمل معاشرہ، ایک مضبوط ترین سیاسی طاقت اور ایک بلند پایہ اخلاقی، علمی وفکری قوت کی صورت اختیار کر گیا۔

پھر یہ نہیں ہوا کہ محض آندھی کی طرح آناً فاناً اٹھنے کے بعد جلد ہی صحرائے عرب کے آغوش میں وہ بیٹھ گیا ہوتا، بلکہ نہایت تھوڑے ہی عرصہ میں یعنی پیغمبر اسلام کے اصحاب کے زمانہ میں ہی بحر اول سے بحر اٹلانٹک تک اور وادی سندھ سے ریگستان افریقہ تک اس نے اپنے دائرہ کو وسیع کر لیا۔ اور اس کی یہ وسعتیں کم وبیش تیرہ صدیوں تک باقی وقائم رہیں۔

اس عظیم وکامل انقلاب کی دعوت خاتم النبیین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تن تنہا صفا ومروہ کی چوٹیوں سے شروع کی اور اس کے مکمل ظہور وتکمیل کا ذریعہ اہل عرب بنے۔ چنانچہ اسلام کے ساتھ اس گہرے ربط وتعلق کی بنا پر عرب کو تاریخ عالم میں سب سے زیادہ اہم اور نمایاں مقام حاصل ہوا

---

### حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :-

"جمعیۃ علماء بار بار اس امر کا اعلان کر چکی ہے کہ اس کا نصب العین آزادی کامل ہے۔ اس پر تمام مسلمانان ہند متفق ہیں، اور اس کو اپنے لئے ذریعۂ نجات سمجھتے ہیں۔ جمعیۃ نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ وطنی آزادی میں مسلمان آزاد ہوں گے۔ ان کا مذہب آزاد ہوگا۔ ان کا مسلم کلچر اور تہذیب وثقافت آزاد ہوگی۔ وہ کسی ایسے آئین کو ہرگز قبول نہیں کریں گے جس کی بنیاد ایسی آزادی پر نہ رکھی گئی ہو"

"ایسی مرکزیت جس میں اپنی مخصوص تہذیب وثقافت کی مالک نو کروڑ نفوس پر مشتمل مسلمان قوم کسی عددی اکثریت کے رحم وکرم پر زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو، ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں ہوگی"

"اس زمانہ میں پاکستان کی اسکیم زبان زد عوام ہے، اگر اس کا مطلب اسلامی حکومت علیٰ منہاج النبوۃ ہے جس میں تمام احکام اسلامی حدود وقضا وغیرہ جاری ہوں مسلم اکثریت والے صوبوں میں قائم کرنا ہے تو ماشاء اللہ نہایت مبارک اسکیم ہے۔ کوئی بھی مسلمان اس میں گفتگو نہیں کر سکتا"۔ (اقتباسات از خطبہ صدارت اجلاس سالانہ جمعیۃ علماء ہند جون پور، منعقدہ ۷، ۸، ۹ جون ۱۹۴۰ء)

جلد ۱۰ | جمعہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ | شمارہ ۲۴

خط و کتابت و ترسیل زر و تبادلہ اخبار و دیگر امور کے لئے ــــ پتہ ــــ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

جناب مولانا محمد سعید الرحمٰن صاحب علوی خطیب، حضرو

# علماء کی خدمات اور قربانیوں کا اجمالی تذکرہ

(قسط نمبر ۲)

دوسرا خاص پہلو جس کی طرف انگریز نے خصوصی توجہ دی وہ تھا مسلمانوں کو آغوش عیسائیت میں کھینچنا۔ یہ کوششیں باقاعدہ منظم طریقے سے ہوئیں۔ چنانچہ چارلس گرانٹ نے لکھا کہ "ہندوستانیوں کی اخلاقی حالت حد درجہ خراب ہے اور اس لئے ان کی سوسائٹی نہایت ذلیل ہے۔ ان خرابیوں کی اصلاح قانون کے نفاذ سے ہرگز نہیں ہو سکتی ....۔ دراصل تمام خرابیوں کی جڑ ان کے مذہبی مراسم ہیں ... اس کا واحد حل یہی ہے کہ ہمارے علم کی روشنی ان لوگوں میں پہنچائی جائے جو تاریکی میں ہیں۔ بالخصوص ہمارے روحانی مذہب کے خالص اور پاک اصول انہیں بتائے جائیں۔"

(تاریخ التعلیم ص۱۳ از جسٹس سید محمود)

چنانچہ اسی اصول کے پیش نظر بنگال میں ۱۷۵۲ء میں دو پادریوں کا اضافہ کیا گیا کہ وہ پروٹسٹنٹ مذہب کی تعلیم دیں اور بعد اس کورٹ آف ڈائرکٹران نے مسٹر سوارٹز مشنری کو اسکولوں کے لئے مستقل سالانہ امداد دی۔

(حکومت خود اختیاری ص۹۵)

اس نازک مرحلہ پر بھی علماء ربانیین غافل نہ تھے شاہ عبدالعزیز کی کوشش برائے تردید عیسائیت مذہبی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ میں اس موقعہ پر مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے متعارف کرانا چاہتا ہوں۔ جنہوں نے ۱۲۷۰ھ میں پادری فنڈر سے آگرہ میں ہندو مسلم انگریز ججوں کی موجودگی میں تین دن تک مناظرہ کیا۔ چوتھے دن جب فیصلہ سنایا جانا تھا۔ فنڈر غائب تھا اور ایسا غائب کہ تادم زیست ہندوستان میں نظر نہ آیا۔ مولانا مرحوم نے تردید عیسائیت میں چھوٹی بڑی دس کتابیں لکھیں۔ جن کے تراجم اردو، انگریزی، فارسی، عربی، ترکی، بنگلہ، فرانسیسی اور گجراتی مختلف زبانوں میں ہوئے اور کثیر تعداد میں پھیلائے گئے۔ پادریوں نے بڑے اہتمام سے ان کتابوں کو خرید کر ضائع کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ؏

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

تبلیغ عیسائیت کے ساتھ دوسرا منحوس قدم جو اٹھایا گیا وہ قرآن کریم کو خرید کر ضائع کرنے کا تھا۔ اس منظم تحریک کی تفصیل کے لئے مقدمہ تفسیر حقانی کو دیکھنا ضروری ہے۔ کتاب اللہ اگرچہ منزل من اللہ ہے اور خدا خود اس کا نگہبان ہے لیکن عالم اسباب میں دور بڑا نازک تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی جسے انگریز لعین اور اس کے گماشتوں نے غدر قرار دیا انہوں کی تہر ستانیوں کے سبب ناکام ہوئی تو حضرت نانوتوی رح نے شرفاء دیوبند کے مشورہ سے مخلص ساتھیوں سمیت دیوبند ضلع سہارنپور میں ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ بروز جمعرات مطابق ۱۸۶۶ء کو دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔ جس مرد حق آگاہ نے سب سے پہلے چندہ دیا۔ اُن کا نام نامی حاجی عابد حسین مرحوم تھا۔ یہی دارالعلوم کے سب سے پہلے مہتمم بنے پہلے استاذ حضرت محترم ملا محمود تھے اور پہلا شاگرد محمود نامی ایک بچہ تھا۔ جو اپنی خدمت قومی اور زہد و اتقاء و صلاحیتوں کے سبب اس مقام پر پہنچا کہ ۱۹۱۹ء میں مسلمانان ہند کی نمائندہ اور مجلس خلافت کی تحریک سے شیخ الہند کے لقب سے مشہور ہوا۔ اور بالآخر یہی خطاب آپ کے اسم مبارک کا جزو اعظم بن گیا ........ ...... ... انتظام کی بنیاد کے وقت حضرت نانوتوی نے جو اصول وضع فرمائے ان میں سے چھٹا اور ساتواں اصول پیش نہ کرنے سے مضمون تشنہ رہ جائے گا۔

چھٹا اصول یہ تھا کہ "اس مدرسہ میں جب تک آمدنی کی کوئی سبیل یقینی نہیں۔ جب تک یہ مدرسہ انشاءاللہ بشرط توجہ الی اللہ اسی طرح چلے گا۔ اور اگر کوئی آمدنی ایسی یقینی حاصل ہو گئی جیسے جاگیر یا کارخانہ، تجارت یا کسی امیر محکم القول کا وعدہ، تو پھر یوں نظر آتا ہے کہ یہ خوف و رجاء جو سرمایہ رجوع الی اللہ ہے ہاتھ سے جاتا رہے گا اور امداد غیبی موقوف ہو جائے گی۔ اور کارکنوں میں باہمی نزاع پیدا ہو جائے گا۔ الغرض آمدنی اور تعمیر وغیرہ میں ایک نوع کی بے سروسامانی ملحوظ رہے۔

اور ساتواں اصول یہ ہے کہ "سرکار کی شراکت اور امراء کی شرکت بھی زیادہ مضر معلوم ہوتی ہے"۔

(سوانح قاسمی از مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم)

خدا کی رحمت اور ان پاکیزہ اصولوں کا صدقہ ہے کہ ایک صدی سے زیادہ عرصہ ہونے کو ہے۔ لیکن دیوبند دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کے منازل طے کر رہا ہے۔ موجودہ دور میں ساڑھے سات لاکھ روپیہ سالانہ کا بجٹ ہے، کوئی جاگیر اور گرانٹ نہیں۔ لیکن خدا اسے پایا۔ طلب ہے رفیدا ونار قادوس اس چشمہ صافی کو تا قیامت قائم رکھے اور شر اعداء سے محفوظ رکھے

دیوبند سے محدث، مفسر، فقیہہ، مفتی، ادیب، خطیب سیاستدان غرضیکہ ہر فن کے امام پیدا ہوئے۔ جس طرف کا رُخ کیا کایا پلٹ دی۔ حضرت نانوتوی اور حضرت گنگوہی کے شاگرد رشید شیخ الہند نے ۱۸۷۹ء میں ثمرۃ التربیت اور ۱۹۰۹ء میں جمعیۃ الانصار قائم کی۔ جن کا مقصد مجاہد اور غازی تیار کرنا تھا۔ ۱۹۱۲ء کی جنگ بلقان اور ۱۹۱۳ء میں کانپور میں مسجد شہید کرنے کے حادثہ سے متاثر ہو کر نظارۃ المعارف قائم کی۔ جہاں امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی اور مولانا احمد علی لاہوری رح (بانی نشاۃ ثانیہ جمعیۃ علماء اسلام) نے نوجوانوں کو اسلامی سیاست سے روشناس کرایا کہ انہیں ٹریننگ دی۔ دیوبند اور دہلی کے فضلاء نے کابل، روس، ترکیہ وغیرہ کا سفر کر کے ایسے منصوبے تیار کئے کہ اگر ڈ ڈ ان کرام ملت فروشی نہ کرتے تو ہندوستان ہی نہیں، دنیا بھر میں انگریزوں کو چین نصیب نہ ہوتا۔ نمان بہادروں اور سروں کی کاسہ لیس جماعت نے ہمیشہ جاسوسی کے فرائض سر انجام دے کر ملت اسلامیہ کی زنجیر غلامی کو دراز کرنے میں پورا پورا تعاون کیا۔ اس مجاہد اعظم شیخ الہند نے ان نازک ترین حالات میں بھی ہمت نہ ہاری بلکہ احیاء خلافت کے لئے مسلسل کام کیا۔ مدرسہ بند کرایا۔ طلبہ کے وفود بھیجے۔ خود بھی ایک وفد کے ساتھ نکلے تاکہ رائے عامہ ہموار کی جا سکے۔ بالآخر ۱۳۳۳ھ میں سفر حجاز اختیار کیا۔ جہاں فرنگی نواز شہزادے آڑے آئے اور آپ ۱۲۔ جنوری ۱۹۱۷ء کو شریف مکہ کی دین فروشی کے سبب مولانا حسین احمد مدنی، حکیم نصرت حسین، مولانا وحید احمد مدنی علیہم الرحمہ اور مولانا عزیز گل مدظلہ کے ساتھ سوئے مالٹا روانہ ہو کر ۱۵ فروری کو وارد مالٹا ہوئے ابتداءً پھانسی کی سزا ہوئی۔ جسے بعد میں قید میں تبدیل کر دیا گیا۔ اپنے جانثار خدام کے ساتھ یہ بوڑھا جرنیل ۲۰ مارچ ۱۹۲۰ء تک پس دیوار زندان رہا۔ حکیم نصرت حسین مرحوم وہیں سوئے آخرت روانہ ہوئے۔ باقی حضرات کے ساتھ بزعم خویش مہذب اور فی الحقیقت وحشی قوم نے جو سلوک کیا۔ اس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ نیز ظلم و ستم کے اس اندوہناک باب کو نہ چھیڑنا ہی بہتر ہے۔

علماء پر ظلم و ستم کی تاریخ میں ۱۸۶۴، ۶۵، ۷۰، ۷۱ء میں قائم کئے جانے والے پانچ مقدمہ ہائے سازش بمقام انبالہ، پٹنہ، راج محل اور مالدہ کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ جن میں انگریز نے علماء امت بالخصوص علماء صادق پور کو پکڑ پکڑ کر ضبطی جائداد اور بعبور دریائے شور کی سزائیں دیں اسی طرح ۱۹۱۹ء میں جلیانوالہ باغ امرتسر کے سانحہ کو بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا جس میں وحشت و بربریت کا وہ بازار گرم کیا گیا کہ ظلم و ستم کی تاریخ میں شاید اس کی مثال مل سکے۔ مسٹر ایڈورڈ ٹامسن نے لکھا تھا کہ "چند منٹ میں پندرہ سو انسان بھونے جا چکے تھے"۔

(انقلاب ۱۸۵۷ء کا دوسرا رخ ص۱۲)

۱۹۱۹ء میں جمعیۃ علماء ہند کا قیام عمل میں آیا۔ شیخ الہند مالٹا سے واپسی کے بعد سخت بیمار ہو گئے۔ اس کے باوجود ۱۹، ۲۰، ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو جمعیۃ کے دوسرے سالانہ اجلاس کی صدارت فرما کر خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔ دہلی میں جامعہ ملیہ کا سنگ بنیاد رکھا جس کے فضلاء کی خدمات مخفی نہیں۔

اسی طرح ۲۹۔ اکتوبر کو حریت پسند اور آزادی خواہ طلبہ کی طرف سے علیگڑھ یونیورسٹی کے مقابل مسلم نیشنل یونیورسٹی کے افتتاح کے لئے پالکی میں تشریف لے گئے کروٹ بدلنا مشکل ہو رہا تھا۔ لیکن جذبۂ حریت کی یہ حالت تھی کہ جب منع کیا گیا تو فرمایا: "اگر میری صدارت سے انگریز کو تکلیف ہوگی تو ضرور جاؤں گا"۔　　(باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء

# شذرات

## "بے صدا ہو جائیگا یہ سازِ ہستی ایک دن"

آخر قافلہ احرار اسلام کی وہ رہنما شخصیت رخصت ہو گئی جس نے دمِ پیری میں بھی پاکستان کے ایک سابق فرعون نما غاصب صدر کو اس کے قصر بلند میں جا کر اس کے منہ پر اس طرح للکارا تھا کہ :۔

"سکندر مرزا ! احرار غدار ہیں کہ نہیں؟
اس کا فیصلہ ابھی تاریخ کرے گی تمہارا
فیصلہ تاریخ کر چکی ہے کہ تم غدار ابن غدار
ہو۔ تمہارے جدا مجد میر جعفر نے سراج الدولہ
سے غداری کی تھی اور تم اسلام کے غدار ہو"

شیخ حسام الدین صاحب کے انتقال سے اس تحریک کا آخری باب ختم ہو گیا، جس نے دنیا کی سب سے بڑی طاقت برطانیہ عظمیٰ کو چیلنج کیا اور تیس سال کی شبانہ روز جد و جہد کے ذریعہ اس سامراج کو سرزمین پاک و ہند سے نکال باہر کیا۔

برطانوی دور کے پاک و ہند کی اسلامی تاریخ جب بھی افسانہ سازیوں کے بجائے اصل حقائق کے ساتھ مرتب کی گئی تو اس کی صف اول میں ان ہی لوگوں کو بٹھانا پڑے گا، جنہوں نے فرنگی حکومت کے عالم اسلام اور ایشیا پر پھیلے ہوئے جبر و استبداد کو گولیوں کی بوچھاڑوں، پھانسی کے تختوں اور قید خانے کی کوٹھڑیوں میں جا جا کر چیلنج کیا، اور انجام کار فرنگی عیسائیت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر ڈالا۔

شیخ حسام الدین صاحب مرحوم ان سرفروشانِ ملت کے ہی ایک قافلہ کے کارکن اور رہنما تھے اور مجلس احرار اسلام کی مجسم تاریخ تھے۔ اب یہ تاریخ شیخ صاحب کے ساتھ ہی اپنا آخری صفحہ مکمل کر چکی ہے۔

"انجمن بے شمع ہے، اگر برق خرمن میں نہیں"

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دیں اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائیں۔

ادارہ ترجمان اسلام اور جمعیۃ علماء اسلام اس صدمے پر گہرے رنج و غم کا اور ان کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

## ضلع میانوالی سے جمعیۃ علماء اسلام کی دو اہم شخصیتوں کا اخراج

حال ہی میں یہ اطلاع ملی ہے کہ میانوالی کے ڈسٹرکٹ [illegible]

علاقہ کی محترم شخصیتوں مولانا محمد عبد اللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی اور حافظ ممتاز علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر کو دو ماہ کے لئے ضلع میانوالی سے باہر چلے جانے کا حکم صادر کیا ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ اس وقت ضلع میانوالی میں ایسے کیا خصوصی حالات پیش آ گئے ہیں جن کی وجہ سے ان دونوں حضرات کی ضلع میں موجودگی وہاں کے حکام اعلیٰ کو نہائت خطرناک محسوس ہوئی۔

محرم ختم ہو چکے۔ بھکر کا میلہ بیت گیا، ان دونوں موقعوں پر تو یہ اندیشہ ہو سکتا تھا کہ شیعہ حضرات کے کسی غیر ذمہ دارانہ رویہ کا یہ دونوں عالم نوٹس لیں اور شیعہ فرقہ کی ناگواری حکام کے لئے قابل برداشت نہ ہو۔ یا میلے میں ہونے والے لہو و لعب اور فواحش کے خلاف یہ احتجاج کریں اور اس سے میلہ کرانے والوں کی عیش کوشیوں و خوش باشیوں میں فرق آ جائے۔

لیکن جب یہ دونوں موقعے بیت چکے تو اس کے بعد۔ ان دونوں حضرات کے خلاف ضلع کے حکام کا یہ اقدام بڑا ہی معنی خیز بن جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ عناصر جو ان دونوں علماء دین کی حق پرستی و حق گوئی کو گوارا نہیں کرتے اور شہر و علاقہ پر ان کے مخلصانہ اثر و رسوخ کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس اخراج میں غالبًا ان کے ایماء کا دخل ہے۔ یہ بات اکثر دیکھنے میں آئی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام اور دارالعلوم دیوبند کے مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے مخلص فعال و بااثر افراد جہاں بھی موجود ہیں، انہیں اس طرح کے ہتھکنڈوں سے نوازا جا رہا ہے۔

یہ اقدام بھی شاید اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اہل حق کو غور کرنا چاہیئے کہ اس تشویشناک صورت حال کا انجام کیا ہوگا

## امریکی سامراج کے ہوا خواہوں سے ہوشیار رہیئے !

عربوں نے جنگ میں پسپائی کے فوراً بعد جس طرح یک آواز ہو کر صدر ناصر کی قیادت کو قائم رکھنے کی متفقہ صدا بلند کی اور اپنے اتحاد کو برقرار رکھنے و مضبوط بنانے کا عہد و اعلان کیا۔ یہ صورت حال امریکہ برطانیہ اور اسرائیل کے لئے نہ صرف غیر متوقع تھی۔ بلکہ ایسی سیاسی شکست بن گئی ہے جس نے ان کی جنگی کامیابی کو ہیچ اور بے وزن بنا کر رکھ دیا ہے۔

وہ تو اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ جو عرب گذشتہ بیس سال سے باہم دست و گریباں چلے آ رہے ہیں، اگر اسرائیل کے خطرے کو قریب تر دیکھ کر متحد ہونے لگے ہیں۔ اور ناصر کے ساتھ اشتراک کرنے پر اتر آئے ہیں تو ایک ہی بھرپور فوجی ضرب سے پسپا ہونے کے بعد اپنے اتحاد کے نو قائم شدہ حلقے کو خود توڑ دینگے اور جنگی نقصانات کا باعث ایک دوسرے کو گردانتے ہوئے منتشر ہو جائینگے اس طرح پہلے سے بھی زیادہ ناصر کے مخالف بن جائینگے

لیکن جمال عبد الناصر نے ایک حوصلہ مند جری انسان کی طرح ناکامی کی تمام ذمہ داری اپنے اوپر لیتے ہوئے استعفا پیش کر کے اس ردعمل کے امکان کو ہی نابود کر دیا، جسے جنگ کے بعد متوقع پا کر امریکہ برطانیہ اور اسرائیل نے جنگی کامیابی سے متمتع ہونے کے منصوبے باندھے تھے۔

استعفے کی اطلاع نے تمام عرب، اسلامی دنیا اور دنیائے مشرق کو مضطرب و بے چین کر ڈالا۔ جمال عبد الناصر کی قیادت قائم رکھنے کا مطالبہ پورے عرب، ایشیا و افریقہ میں ہر چہار طرف گونجنے لگا اور عربوں کے درمیان اتحاد و اشتراک کے قیام کی وہ عظیم برقی رو دوڑ گئی۔ جو شاید کامیابی کے بعد پیدا ہونی محال تھی۔

جنگ میں پسپائی کے بعد یہ پہلی عظیم سیاسی کامیابی ہے جسے عربوں نے اپنی موجودہ تاریخ میں حاصل کیا ہے اور امریکہ، برطانیہ و اسرائیل کی یہ پہلی سیاسی شکست ہے جو انہیں سرزمین عرب میں جنگی کامیابی کے باوجود نصیب ہوئی۔

اسی لئے اسرائیل کے سابق وزیر اعظم بن گوریان نے بڑی حسرت کے ساتھ کہا ہے کہ :۔

" جب تک مصر میں صدر ناصر برسر اقتدار رہینگے
مشرق وسطیٰ میں امن قائم نہیں رہ سکے گا"

یعنی اصل کامیابی تو صدر ناصر کی علیحدگی ہی تھی۔ لیکن افسوس کہ یہ حسرت پوری نہ ہو سکی۔ اور پھر مایوسی کے ساتھ تسلیم کیا :۔

" صدر ناصر برسر اقتدار ہی رہیں گے"

(نوائے وقت لاہور ۲۰ جون)

جنگ کے بعد عربوں کے حق میں جانے والی دوسری بڑی کامیابی، امریکہ و برطانیہ کے خلاف نفرت و بے اعتمادی کا وہ ہمہ گیر جذبہ ہے جو اب ان عرب قوموں و حکمرانوں کے اندر بھی پیدا ہو گیا ہے، جو سالہا سال سے امریکہ و برطانیہ کو اپنا معتمد علیہ سمجھتے آ رہے تھے اور کسی حالت میں بھی مغربی سامراج کے ساتھ اپنی وابستگی ختم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔

وہ بات جسے صدر ناصر اپنی دس سال کی بہترین کوششوں سے انہیں نہ سمجھا سکے، اسرائیل کی جارحیت، امریکہ و برطانیہ کی علانیہ عرب دشمنی اور جنگ کے بعد کی پسپائی نے چند دنوں کے اندر اندر ہر عرب کو سمجھا دی۔ عرب اتحاد اور امریکی و برطانوی سامراج سے قطع تعلق

موجودہ عرب سیاست کی ایک ایسی حقیقت بن گئی ہے جس سے انکار و اعراض کی اب کوئی جرأت نہیں کر سکتا

## امریکہ، برطانیہ و اسرائیل کے ہوا خواہ

تاہم معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ و برطانیہ ابھی اپنے ان ہوا خواہوں سے مایوس نہیں ہوئے ہیں جو اسلامی دنیا میں ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ اسلام کا نام لے کر عرب اتحاد کے قلعے میں شگاف ڈالنے کے ہتھیاروں کے ماہر اور روسی اشتراکیت کا ہوّا دکھا کر امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ وابستگی کا تصور پھیلاتے رہنے کے مشتاق ہیں پاکستان میں ان لوگوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ چنانچہ وہ جنگ کا اصل مجرم صدر ناصر کو ٹھہرا رہے ہیں۔

اسرائیل کی کامیابی کو متحدہ عرب قوت پر فتح بتا رہے ہیں اور روس کو بدعہد ثابت کرنے میں لگے ہوئے ہیں تاکہ اس طرح عرب اتحاد کا جذبہ کمزور پڑ جائے۔ عرب و عالم اسلام اسرائیل کی قوت کا لوہا مان کر اور روس کی طرف سے۔۔ مایوس ہو کر اسرائیل کی موجودہ پوزیشن تسلیم کرنے اور امریکہ و برطانیہ کی شرائط پر سمجھوتہ کرنے میں ہی اپنی نجات سمجھیں۔

چنانچہ امریکہ، برطانیہ و یہود نواز اور ناصر و روس مخالف ان سرگرمیوں پر تنقید کرتے ہوئے اخبار جنگ کراچی کو اپنے ۲۶ جون کے اداریے میں لکھنا پڑا کہ:۔

"مسلم ممالک میں اگر مسلمانوں کی صلاح و فلاح اور اسلام کی برتری سے دلچسپی رکھنے والے تاریخ اسلام کے اس سب سے بڑے سنگین موڑ پر جبکہ اسلامی دنیا کے قلب میں چھرا گھونپ دیا گیا ہے۔ ممالک اسلامیہ کی حمایت کرنے والی قوتوں کو سنگھیوں اور صیہونیوں کی آواز میں آواز ملا کر برا بھلا کہیں اور صرف اشتراکی ملکوں کو ہدف سب و شتم بنائیں تو یہ بات حیرت انگیز اور ناقابل فہم ہے"۔

نیز یہ کہ:۔

"اس محاربے میں ایک صف وہ ہے جس میں مغرب کے خون آشام جنگ پسند، اسرائیل کے موشے دیان جیسے قاتل، اور ہندوستان کے جن سنگھی فسادی باز کھڑے نظر آتے ہیں اور دوسری طرف عالم اسلام کے عوام اور حکمران، دنیا کے امن پسند اور اشتراکی ملکوں کے رہنے والے ہیں۔ اس تقسیم میں پوچھنے کی بات یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر بھی اپنی نکتہ چینیوں کی آماجگاہ پہلے گروہ کے بجائے دوسرے گروہ کو بنا رہے ہیں، وہ فی الواقع کہاں کھڑے ہیں اور تاریخ کے اس فیصلہ کن موڑ پر جبکہ حق اور باطل کی جنگ جاری ہے وہ کس طائفے کے ساتھ ہیں"۔

(جنگ کراچی ۲۶ جون ۱۹۶۷ء)

اب امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل منتظر ہیں، کہ کب ان کے یہ ہوا خواہ مسلمانوں اور عربوں کے مخالف سامراج جذبہ کو شکست خوردگی، مایوسی، ناصر دشمنی اور روس سے بے اعتمادی اور باہمی اختلافات کے اندر تبدیل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں، تاکہ وہ اپنی شرائط پر عربوں کے ساتھ معاملہ طے کر سکیں۔

## تشویشناک خبریں

اس پس منظر میں مندرجہ ذیل اطلاعات کو غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کرنا درست نہیں ہوگا۔ مثلاً
۳۰ جون کے نوائے وقت لاہور میں صفحہ اول کے تیسرے کالم کے بالکل نیچے ایک چھوٹی سی خبر شائع ہوئی ہے۔ جس کی سرخی ہے:۔

"نہر سویز لمبے عرصہ تک بند رہے گی"

خبر میں بتایا گیا ہے کہ

"امریکہ و برطانیہ کی حکومتوں نے تیل لے جانے والے پچاس جہاز راس امید کے راستے خلیج فارس روانہ کر دیئے ہیں تاکہ ان حکومتوں کے لئے تیل حاصل کر سکیں"۔

یہ خبر ایسے بہت سے مضمرات کا پتہ دے رہی ہے جن کا وقوع فی الحال بظاہر بعید از امکان نظر آتا ہے یہ جہاز خلیج فارس سے جو تیل لینے جا رہے ہیں وہ تیل عرب ملکوں اور ایران کا ہی ہو سکتا ہے۔

پچاس جہازوں کا ایک قافلہ صرف ایران سے ہی تیل لینے تو نہیں آتا ضرور خلیج فارس میں واقع تیل پیدا کرنے والے عرب ملکوں سے بھی تیل ملنے کی امید ہو گی جب ہی تو پہلی کھیپ ہی پچاس جہازوں پر مشتمل تیل لینے کے لئے روانہ ہو گئی ہے۔

قوی امید کے بغیر راس امید سے ہو کر آنے والے ہزاروں میل کے راستے سے جہاز بھیجنا ممکن نہیں تھا۔

اس سے قبل ہم ۱۵ جون کے اخبارات میں یہ اطلاع بھی پڑھ چکے ہیں:۔

"ریاض ۱۴ جون۔ امریکہ کی تیل کمپنی نے سعودی عرب میں تیل نکالنے، اسے صاف کرنے اور تیل کو جہازوں میں لادنے کا کام شروع کر دیا ہے"۔

(امروز ۔ ۱۵ جون ۱۹۶۷ء)

اسرائیل کو ناکام بنانے اور امریکہ و برطانیہ کو اسرائیل کی حمایت سے باز رکھنے کا سب سے بڑے حربے عربوں کے پاس اب صرف یہ ہیں، کہ:۔

(۱) امریکہ و برطانیہ کو تیل کی سپلائی بند کر دی جائے
(۲) عرب اور مسلمان ممالک امریکہ و برطانیہ کا تجارتی و اقتصادی بائیکاٹ کر دیں۔
(۳) امریکی اور برطانوی بینکوں میں عرب اور مسلمان ملکوں کی جو رقوم کروڑوں کی تعداد میں جمع ہیں انہیں سونے کے ذخائر کی صورت میں فوراً نکال لیں۔
(۴) نہر سویز میں سے ان کی آمد و رفت بند رکھی جائے اور فضائی راستوں سے گذرنے پر بھی پابندی لگا دی جائے۔
(۵) عرب و ایشیا میں ان کے فوجی اڈے بالکل ختم کر دیئے جائیں

لیکن مندرجہ بالا دونوں خبریں اس بات کی غماز ہیں کہ تیل کی سپلائی کسی نہ کسی شکل میں جاری ہونے والی ہے اگر واقعی ایسا ہو گیا تو پھر اس امر میں کوئی شک باقی نہیں رہے گا کہ اسرائیل کے قیام و استحکام اور امریکہ و برطانیہ کی گرفت کے ذمہ دار وہ عرب اور مسلمان ممالک بھی ہیں جو مغربی سامراج کے ساتھ اپنے تعلقات ختم کرنا نہیں چاہتے۔

## اینگلو امریکی بلاک و اسرائیل کی جیت اور عربوں کی ہار کے اصل ذمہ دار

بلکہ ان کا یہ طرز عمل اس شبہ کی بھی تصدیق کرے گا کہ اسرائیل کی موجودہ جارحیت کے پس پردہ وہ بھی موید تھے۔ تاکہ اس طرح مصر کی طاقت ٹھکانے لگ جائے۔ یمن سے اس کی فوجیں واپس آ جائیں۔ نہر سویز پر اس کا اقتدار باقی نہ رہے اور ناصر کو ذلیل و خوار ہو کر مصر کی سربراہی سے الگ ہونا پڑ جائے۔

جنگ کے خاتمہ کے بعد آہستہ آہستہ جو باتیں منظر عام پر آ رہی ہیں۔ ان سے یہ شبہ پیدا ہونے لگا ہے کہ مصر و شام پر جنگ ٹھونپنے اور اسرائیل کو جارحانہ طور پر آگے بڑھنے کا حوصلہ دلانے میں امریکہ و برطانیہ کے ساتھ مشرق کے بھی بعض ملکوں کا ایماء شامل تھا۔

کویت سے نکلنے والے انگریزی زبان کے اخبار "کویت ڈیلی نیوز" نے برطانوی بینکوں سے عرب سرمایہ نکال لینے کی تجویز اور مطالبہ کو غیر ذمہ دارانہ طرز عمل قرار دیا ہے

(نوائے وقت ۲۴ جون)

یہ انداز فکر ایسے رجحان کا پتہ دے رہا ہے جس کا منشاء برطانیہ کی اقتصادی گرفت کو عربوں پر قائم رکھنا ہے۔

کیا کویت سے اس آواز کا اٹھنا حیرت انگیز نہیں ہے اور ۲۷ جون کے اخبار جنگ میں شائع شدہ یہ خبر بھی ذہن میں رکھیئے۔

"راولپنڈی ۲۵ جون ۔ برٹش پریس انفارمیشن کی اطلاع کے مطابق لندن میں کویت کے نمائندے مسٹر عادل جراح نے ۲۳ جون کو ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا ہے کہ ان کے خیال میں مشرق وسطیٰ کے بحران کے بارے میں برطانیہ کی پالیسی بڑی دانشمندانہ اور تعمیری تھی اور توقع ہے۔ اس سے متنازعہ علاقے میں باہمی افہام و تفہیم میں بڑی مدد ملے گی۔ مسٹر جراح نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر براؤن کی تقریر سے واضح ہو گیا ہے کہ برطانیہ نے عرب اسرائیل جنگ میں بالکل مداخلت نہیں کی اور اس جنگ میں کسی بھی فریق کا ساتھ نہیں دیا"

(جنگ کراچی ۲۷ جون)

(کمال)

## احوال وقائع

# جھنگ میں پریس کلب سے مفتی محمود صاحب کا خطاب

## پاکستان اور عالم اسلام کے مسائل پر نمائندگان پریس کے سوالات اور مفتی محمود صاحب کے جوابات

(رپورٹ از جناب بلال زبیری)

جھنگ صدر ۲۰ جون۔ آج شام آٹھ بجے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے رہنما مولانا مفتی محمود صاحب جماعتی دورہ کے سلسلہ میں یہاں آئے تو نمائندگان پریس کی دعوت پر پریس کلب جھنگ میں اخباری کانفرنس کو خطاب کرنا منظور کیا۔ مفتی صاحب سے اس کانفرنس میں جو سوالات کئے گئے اور آپ نے ان کو جو جوابات دیئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

### عالم عرب کے موجودہ حالات اور جمعیۃ علماء اسلام

س:۔ مولانا جمعیۃ علماء اسلام نے عربوں کی امداد کے لئے جو رضاکار دینے کا فیصلہ کیا تھا اس پر کہاں تک عملدرآمد ہوا۔

ج۔ جمعیۃ نے ہر شاخ کو ۳۱۳ رضاکار فراہم کرنے کی ہدایت کی تھی۔ دو ہزار کے قریب رضاکاروں نے نام درج کرائے تھے لیکن مشرق وسطیٰ کی گرم جنگ چند روز میں ختم ہو گئی۔ اب رضاکاروں کی ضرورت نہیں رہی ہے۔

س۔ جمعیۃ اب کیا قدم اٹھائے گی۔

ج۔ جمعیۃ نے عربوں کی ٹھوس امداد کے لئے ملک بھر میں ریلیف کمیٹیاں قائم کرنے کی ہدایت کر دی ہے جو ہر قسم کا امدادی سامان اور نقدی فراہم کریں گی۔ نقد روپیہ صدر ایوب کے عرب امدادی فنڈ میں جمع کیا جائے گا

س۔ آپ کی جماعت براہ راست کیوں فنڈ فراہم نہیں کرے گی؟

ج۔ پاکستان کے سربراہ نے فنڈ قائم کر دیا ہے۔ مناسب یہی ہے کہ ہر جماعت اور شہری اپنے عطیات اسی میں جمع کرائیں۔

س۔ پاکستان ایسے وقت میں عربوں کی کیا امداد کر سکتا ہے؟

ج۔ ہماری جماعت نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سیٹو اور سینٹو کے معاہدوں سے فوراً علیحدہ ہو جائے۔ امریکہ و برطانیہ سے سفارتی تعلقات ختم کرے اور پاکستان میں اسرائیل کے تمام طفیلی ملکوں کا اقتصادی مقاطعہ کر دیا جائے۔

س۔ اقتصادی مقاطعہ سے آپ کی کیا مراد ہے؟

ج۔ یہودی فرموں کی مصنوعات کی ملک میں درآمد بند کر دی جائے۔ پاکستان کے شہری امریکی، برطانوی اور یہودی فرموں کی مصنوعات استعمال کرنا بند کر دیں کیونکہ گرم جنگ میں شکست کے بعد سرد جنگ میں اس طرح ہم فتح حاصل کر سکتے ہیں

س۔ پاکستان میں امریکی برطانوی اور یہودی فرموں کی کونسی مصنوعات بکتی ہیں؟

ج۔ ہم تفصیل مرتب کر رہے ہیں۔ سردست عوام کو اس بات پر ابھارنا ہمارا غرض ہے۔

س۔ مثال کے طور پر بعض مشروبات اور باٹا فرم۔

ج۔ ہاں۔

س۔ مشرق وسطیٰ کی حالیہ جنگ میں روس کے منافقانہ کردار نے جو حالات پیدا کئے ہیں کیا ایسی صورت میں ہم روس پر کوئی بھروسہ یا اعتماد کر سکتے ہیں۔

ج۔ ہرگز نہیں۔ روس نے جنگ کے بعد عربوں کی حمایت کا جو زبانی اور قلمی اور سیاسی محاذ قائم کیا ہے وہ محض ایشیا میں اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنا چاہتا ہے۔

س۔ کیا آپ میرے اس موقف سے اتفاق کرتے ہیں کہ مشرق وسطیٰ کی حالیہ جنگ میں عربوں کی شکست سے مسلمانوں کو روس کے کردار سے جو نفرت پیدا ہوئی ہے۔ اس کا ایک خوشگوار پہلو یہ ہے کہ کمیونزم یعنی لادینیت کا جو سیلاب عظیم ایشیا کی طرف بڑھ رہا تھا، رائے عامہ میں روس کے خلاف نفرت پیدا ہونے سے وہ رک گیا ہے اور شاید اور پچاس سال تک روس اپنے نظریات کی تبلیغ کرنے کے قابل نہ ہو سکے۔

ج۔ میں آپ کے اس نظریہ سے متفق ہوں۔ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی حکمت و مصلحت ہوتی ہے۔ روس کے منافقانہ کردار سے مسلمان ملک لادینیت کے فریب سے اب محفوظ ہو جائیں گے۔

س۔ آپ مصر کے صدر جمال عبدالناصر کے بہی خواہ اور دوست ہیں۔ آپ مصر کے حالات کو چشم دید جانتے ہیں۔ کیا مصر میں مذہب سے نفرت اور دوری حالیہ جنگ میں شکست کی وجوہات میں ایک وجہ نہیں ہے؟

ج۔ آپ کا خیال درست ہے کہ مصر کے لوگ اسلامی معاشرہ سے نکل رہے ہیں۔ لیکن یہ عالم صرف مصر تک محدود نہیں بلکہ دیگر عرب اور مسلمان ممالک کا بھی یہی حال ہے۔ یہاں کونسا اسلامی معاشرہ موجود ہے یہ ایک پھٹکار ہے جو سب مسلمانوں پر ہے مصر مخصوص نہیں۔

### جمال عبدالناصر کے خلاف پروپیگنڈے کی حقیقت

س۔ کیا جمال عبدالناصر خود بھی لامذہب ہیں؟

ج۔ ہرگز نہیں وہ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں۔ ان کی نجی و گھریلو زندگی اسلامی ہے اور وہ جب کبھی تقریر کرتے ہیں۔ حمد و ثنا سے اس کا آغاز کرتے ہیں۔

س۔ مصر دیگر عرب ملکوں کی نسبت بہرحال مغربی یورپ کی تہذیب سے قریب تر ہے۔

ج۔ ممکن ہے آپ کا خیال درست ہو۔ لیکن قاہرہ کی شہری زندگی کو دیکھتے ہوئے تمام مصر کی تہذیب کو یکساں خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ قاہرہ ۵۴ لاکھ آبادی کا بین الاقوامی شہر ہے۔ لیکن باقی مصر میں ڈھائی کروڑ مسلمان بستے ہیں جن کی اکثریت عرب تہذیب و تمدن کی دلدادہ ہے۔

س۔ کیا وجہ ہے کہ دیگر سربراہوں کی نسبت ناصر کی مذہب سے بیزاری کا پروپیگنڈہ زیادہ ہے۔

ج۔ یہ مغربی سامراج کا پیدا کردہ ہے جو دراصل ناصر کے اس لئے دشمن ہیں کہ ناصر کسی بھی وقت مغربی بلاک کی حمایت نہیں کرتا اور مشرق وسطیٰ میں اس کی مقبولیت اور طاقت کے سامنے ان کا بس نہیں چلتا۔ اسی لئے امریکی اور برطانوی اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور خبر رساں ایجنسیاں ہر وقت ناصر کی ذات پر گند اچھالنے میں مصروف رہتی ہیں۔ کبھی ان کی مذہبی زندگی کو داغدار بتایا جاتا ہے اور کبھی ان کے نظریات پر مفروضہ تنقید کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر مصری آثار قدیمہ کی حفاظت کے لئے ناصر نے جو کام کیا۔ اس کا پروپیگنڈا اس طرح کیا گیا کہ ان کی ذات کو وجہ تنازعہ بنا لیا گیا۔ حالانکہ خود ہمارے ملک پاکستان میں حسن ابدال۔ ہڑپہ، ٹیکسلا وغیرہ میں سکندر اعظم، گوتم بدھ وغیرہ کے مجسمے سرکاری سطح پر محفوظ کئے جاتے ہیں۔ لیکن لوگوں کا ذہن منتشر کرنے کے لئے ناصر کے خلاف ہی پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ مصر میں فرعونوں کے علاوہ تمام بڑے بڑے مصری راہنماؤں محمد علی پاشا، زاغلول پاشا وغیرہ کے مجسمے قاہرہ میں نصب ہیں اور کئی ملکوں میں ان کے اکابرین کے مجسمے موجود ہیں۔ محض ناصر کو موضوع تنقید بنانا اور اس کی مقبولیت کو آمریت کہنا مغربی سامراج اور اس کے طفیلی حاشیہ نشینوں کا پروپیگنڈا ہے۔

س ـ کیا مشرق وسطیٰ کی حالیہ جنگ میں عرب ملکوں کی باہمی آویزش سے بھی نقصان ہوا؟

ج ـ نہیں اختلافات ہمیشہ ہوا کرتے ہیں۔ ممکن ہے اس موقع پر بھی ہوں۔ مگر جنگ کے میدان میں اور جنگ کے بعد تمام ملک شیر و شکر ہیں اور اب سرد جنگ میں تو انہوں نے مغربی ممالک کا مقاطعہ کر کے ان کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔

س ـ کیا عرب ملک تیل کی ناکہ بندی اور سویز کی بندش سے ہونے والے مالی نقصان کے متحمل ہو سکیں گے

ج ـ آزادی کے حصول اور سلامتی کی بقا کے لئے قوموں کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اگر عرب اور اسلامی ملک اس وقت قربانی نہیں دینگے تو دشمن ان کو نہیں چھوڑے گا۔ کیونکہ دشمن (عیسائی اور یہودی) ایک ہزار سال سے ان کو ختم کرنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔ اس جنگ میں دنیا نے دیکھا کہ ساری دنیا کے یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے خلاف محاذ بنا کر لڑے اور ہم سے انہوں نے بیت المقدس چھین لیا۔ بیت المقدس کا ہم سے چھن جانا مسلمانوں کی غیرت ملی کے لئے ناقابل برداشت ہے یہ کوئی سیاسی جنگ نہ تھی، خالص مذہبی جنگ تھی۔ اور مجھے افسوس ہے کہ بعض مسلم ممالک نے بھی اس جنگ میں غیر جانبداری کا مظاہرہ کیا۔

## تحریک جمہوریت کا کچا چٹھا

س ـ مولانا اب میں ایک آخری سوال یہ دریافت کرتا ہوں کہ پاکستان میں تحریک جمہوریت کے نام سے جو حزب اختلاف کی چار پارٹیوں کا اشتراک ہوا ہے۔ اس سے آپ کیوں دور ہیں؟ اور جمعیۃ کی اب پالیسی کیا ہے؟

ج ـ آپ کا سوال اہم ہے۔ میں اس کا جواب تفصیل سے دینا چاہتا ہوں۔ ڈھاکہ کے اجلاس سے دو ماہ قبل چودھری محمد علی میرے پاس ملتان آئے تھے اور مجھے کہا تھا کہ جمعیۃ مشترکہ اپوزیشن کے قیام میں ہماری شریک کار رہے۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ جمعیۃ مرکزی کا عنقریب اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں یہ مسئلہ پیش کیا جائے گا اور کوشش کی جائے گی کہ کوئی اشتراک کی صورت پیدا ہو۔ چنانچہ مرکزی جمعیۃ نے اپنے اجلاس میں اختلاف رائے کے باوجود مشترکہ اپوزیشن میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا۔ اس سے ہم نے چودھری محمد علی اور نوابزادہ نصر اللہ خاں کو آگاہ کر دیا اور انہوں نے وعدہ کر لیا کہ ڈھاکہ کے اجلاس میں جمعیۃ کو دعوت نامہ دیا جائے گا۔ لیکن ڈھاکہ کے اجلاس میں جہاں مشترکہ اپوزیشن کے قیام کا فیصلہ ہوا ہمیں بلایا تک نہ گیا۔ چار جماعتوں نے فیصلہ کر کے آٹھ نکاتی اعلان کر دیا۔ اب ہم نے پوچھا تو نوابزادہ نصر اللہ خاں نے جواب دیا کہ آٹھ نکاتی پروگرام میں صرف ایک شق بحالی جمہوریت ہماری ہے۔ باقی سات نکات مشرقی پاکستان کے لوگوں کو ساتھ ملانے کے لئے مرتب کئے گئے ہیں۔ اور یہ سارا کام اتنی جلدی اور افراتفری میں ہوا کہ جمعیۃ کو نہ بلایا جا سکا۔ اب لاہور کے اجلاس میں بلایا جائے گا۔ ہم نے لاہور کے اجلاس کے موقع پر بھی انتظار کیا۔ مگر ہمیں نہ بلایا گیا بلکہ اسلام لیگ جس نے خود مشترکہ اپوزیشن میں آنے کے لئے ہماری طرح اعلان کیا تھا کو بھی نظر انداز کر دیا گیا، اور نیشنل عوامی پارٹی کو تو سرے سے ان لوگوں نے پوچھا ہی نہیں۔ لاہور کے اجلاس کے بعد مولانا احتشام الحق تھانوی سے اپوزیشن رہنماؤں نے کہا کہ تحریک جمہوریت میں چھ خالی نشستیں پڑی ہیں جو انفرادی طور پر پر کی جائینگی مغربی پاکستان سے آپ اور سید عابد حسین کو لیا جا رہا ہے۔ اس پر مولانا نے فرمایا کہ انفرادی حیثیت کیا ہوئی جبکہ ہم ایک ملک گیر جماعت سے وابستہ ہیں۔ جماعت نے خود پیشکش کی ہے، تو آپ جماعت کو کیوں شامل نہیں ہونے دیتے تو اپوزیشن والوں نے جواب دیا کہ اس میں کئی الجھنیں ہیں۔ جب مشترکہ اپوزیشن بنانے والوں کی یہ پوزیشن ہو تو ہم کس طرح خود ان کی گود میں چلے جائیں۔

س ـ آخر کیا وجہ ہے کہ ان لوگوں نے آپ پر اعتماد نہ کیا؟

ج ـ اعتماد کی بات نہیں، نظریہ، فکر اور کام کی بات تھی۔ مشترکہ اپوزیشن میں شامل نظام اسلام پارٹی کا عملاً کوئی وجود نہیں۔ چودھری محمد علی اور مولوی فرید احمد دو آدمیوں کا نام نظام اسلام پارٹی ہے۔ اسی طرح مغربی پاکستان میں عوامی لیگ محض نوابزادہ نصر اللہ خاں کی ذات ہے البتہ مشرقی پاکستان میں یہ جماعت منظم ہے۔ کونسل مسلم لیگ جن لوگوں پر مشتمل ہے اور اس کا جو سیاسی ڈھانچہ ہے اس کے پس منظر سے سب لوگ واقف ہیں۔ باقی صرف ایک جماعت اسلامی رہ جاتی ہے جس کی کسی نہ کسی حد تک تنظیم ہے۔ دراصل مولانا مودودی ہی مشترکہ اپوزیشن کے اصل محرک قائد اور رہنما ہیں۔ اور جماعت اسلامی مغربی ممالک کی ذہنی اور فکری غلامی میں مبتلا ہے۔ وہ اپنے مخصوص نظریات کے تحت چند محدود لیکن اور کمزور مگر سیاسی شہرت رکھنے والے لوگوں کو اپنے گرد جمع کر کے اپنی دکان چمکانا چاہتی تھی۔ مولانا مودودی جمعیۃ علماء اسلام کو جس کے کارکن انگریز دشمن اور اسلام پرست اور جدوجہد آزادی کے مخلص افراد پر مشتمل ہیں کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ اسی طرح نیشنل عوامی پارٹی جو مغربی سامراج کی شدید دشمن ہے، اسے بھی مودودی صاحب اپنے مخصوص نظریات و مفادات کے لئے پسند نہ کرتے تھے اسلام لیگ کے کارکنوں سے بھی ان کو خطرہ تھا، لہٰذا مودودی صاحب نے ان جماعتوں کو اپوزیشن کے مشترکہ محاذ میں شمولیت سے دور رکھنے کی انتہائی کوشش کی۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ جو مشترکہ اپوزیشن قائم کی گئی ہے۔ ان میں کوئی جماعت بھی عوامی سطح پر منظم نہیں اور یہ ساری جماعتیں ذہنی طور پر مغربی ممالک سے متاثر و مغلوب ہیں ظاہر ہے کہ ملک میں اس مشترکہ اپوزیشن نے کوئی اثر نہیں چھوڑا۔ کیونکہ عامۃ الناس دکانوں کے سائن بورڈ دیکھنے کے بجائے مال و مصنوعات کا جائزہ لینے کے عادی ہو چکے ہیں۔

س ـ برسر اقتدار پارٹی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

ج ـ اس کا جواب میرے اس سے قبل کے سوال میں موجود ہے۔ ہم صدر ایوب کی بعض پالیسیوں اور اقدامات کو قرآن و سنت کے منافی اور عوامی زندگی کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں اور اس کا برملا اظہار کر رہے ہیں۔

س ـ کیا وجہ ہے کہ صحیح خطوط پر کام کرنے والے لوگوں کا دائرہ تنگ کیا جاتا ہے۔

ج ـ یہ دنیا پرست لوگوں کی ریت ہے۔ مثال کے طور پر جب ہم آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے تو ہمیں ہندوؤں کا پٹھو اور ایجنٹ کہا جاتا تھا۔ جب ہم پاکستان کے حکمرانوں سے کہتے تھے کہ ملک کی سلامتی کے لئے کام کرو تو ہمیں روس کا ایجنٹ کہا جاتا تھا۔ ہمیں تو اس قسم کے انعامات ملتے رہتے ہیں۔ جس کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ خدا ہمیں سچائی کی توفیق دے اور ہمیں دین مبین کی خدمت کا موقع عطا کرے اور یہود و نصاریٰ اور اس

## ہم شرعی نظام حکومت کے بغیر کوئی بات قبول کرنے کیلئے تیار نہیں

(مولانا غلام غوث ہزاروی)

علی پور چٹھہ ـ ۱۹ جون ـ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے مدرسہ انوار الاسلام میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام اور مولانا محمد اقبال نعمانی کی صدارت میں منعقد ہونے والے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کسی نئے پروگرام کی علمبردار نہیں ہے بلکہ اسی پرانے اسلام کو نافذ کرانا چاہتی ہے جو اسلام کی چودہ سو سالہ علماء حق حفاظت کرتے چلے آئے ہیں۔ ہم صرف شرعی نظام چاہتے ہیں اور اس کے بغیر کوئی دوسری بات قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ بعض لوگ شرعی اصول کو زمانے کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کا نعرہ لگاتے ہیں۔ یہ نعرہ ملک و ملت کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ اسلام زمانے کے مطابق چلنے کے لئے نہیں بلکہ زمانے کو اپنے اصولوں کے مطابق چلانے کے لئے آیا ہے۔ اسلام کے اصولوں میں ترمیم و تبدیلی کی ہر کوشش کا ہم ڈٹ کر

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

مقابلہ کریں گے اور انشاء اللہ العزیز کسی ایسی تحریک کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

اس وقت قادیانی فرقہ ملک و ملت کے خلاف خطرناک سازشوں میں مصروف ہے اور اگر بروقت ان سازشوں کا سد باب نہ کیا گیا تو یہ سازشیں ملک و ملت کے اتحاد کے لئے تباہ کن ثابت ہوں گی۔

مولانا ہزاروی نے شیعوں کی طرف سے علیحدہ نصاب تعلیم وغیرہ کے مطالبات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ صوبائی گورنر نے ان مطالبات کا جائزہ لینے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا ہے۔ ہمیں اس پر اعتماد نہیں اور ہم نے صوبائی گورنر سے ملاقات کر کے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ان کی خدمت میں یادداشت پیش کر دی ہے۔ جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ کمیشن میں فریقین کے پانچ پانچ منتخب نمائندوں کو شامل کیا جائے۔ مولانا ہزاروی نے محکمہ اوقاف کی جانبدارانہ پالیسی پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ گذشتہ دنوں وزیر اوقاف نے ایک ملاقات کے دوران مجھ سے کہا تھا کہ جن لوگوں نے رویت ہلال کمیٹی کے فیصلے سے اختلاف کیا تھا۔ انہیں اوقاف کی مساجد سے نکال دیا جائے گا تو میں نے انہیں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ آپ کو قدم قدم پر ہماری مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وزیر اوقاف کا یہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ حکومت اوقاف میں اپنی ہاں میں ہاں ملانے والے سرکاری قسم کے علماء کو آگے لانا چاہتی ہے۔

اس سے پہلی رات حافظ آباد کی جامع مسجد قدیم میں جلسہ عام منعقد ہوا جس کی صدارت جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالقیوم ہزاروی نے کی اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر تبصرہ کیا اور اینگلو امریکی و اسرائیلی گٹھ جوڑ کی مذمت کرتے ہوئے مسلمانوں سے متحد ہونے کی اپیل کی۔ کہ عربوں کی امداد کے لئے جمعیۃ کے امدادی فنڈ میں دل کھول کر چندہ دیں۔

حضرت مولانا ہزاروی نے جماعت اسلامی کی ناصر دشمنی پالیسی کی شدید مذمت کی اور کہا کہ مودودی فرقہ کے لوگ جمال عبدالناصر پر یہودیوں کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ لیکن خود ان لوگوں کو امریکی ایجنٹ ہونے کے الزام سے اپنا دامن پاک کرنے کی توفیق نہیں ہو سکی۔ گذشتہ دنوں نیشنل عوامی پارٹی کے ایک ذمہ دار راہنما نے الزام لگایا تھا کہ جماعت اسلامی نے سی آئی اے سے ساٹھ لاکھ روپیہ وصول کیا ہے۔ لیکن جماعت اسلامی اس الزام کی معقول تردید نہ کر سکی۔ اگر یہ الزام جھوٹا اور من گھڑت ہے تو مودودیوں کو چاہیئے کہ وہ بلا خوف اس الزام کو عدالت عالیہ میں چیلنج کر دیں ورنہ عوام کے دلوں یہ یقین کئے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہوگا کہ جماعت اسلامی صدر ناصر کے خلاف یہ معاندانہ پروپیگنڈا امریکہ کی انگیخت پر کر رہی ہے۔

(زاہد گکھڑوی)

---

# عربوں کی امداد

مرکزی جمعیۃ کی اپیل پر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو نے عرب مہاجرین کے لئے چندہ اکٹھا کرنا شروع کیا۔ بحمد للہ ڈیڑھ ہزار روپیہ کے قریب نقد جمع ہو گیا ہے سامان اس کے علاوہ ہے۔ جمعیۃ کی تحریک پر غلہ منڈی کوٹ ادو نے بھی چار ہزار روپے سے زائد نقد جمع کر لیا ہے۔ کام جاری ہے۔ عنقریب ہی یہ سامان روانہ کر دیا جائے گا۔

---

۷ ربیع الاول کو جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ کا اجلاس زیر صدارت حافظ سراج الدین صاحب منعقد ہوا۔

حافظ محمد طیب صاحب نے عربوں اور اسرائیل کو ملنے والی غیر ملکی امداد کی تفصیلات بتائیں۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں:۔

عربوں کی امداد کے لئے مرکزی و صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مالی امداد کے سلسلے میں بجٹ میں معتد بہ حصہ عربوں کی امداد کے لئے مخصوص کرے۔ نیز میونسپل کمیٹیوں، ٹاؤن کمیٹیوں اور مارکیٹ کمیٹیوں سے بھی عربوں کی حمایت کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ امداد کی اپیل کی۔

اور ملک کے کارخانہ داروں، تاجر حضرات اور بڑے زمینداروں سے بھی درخواست کی کہ وہ اس مشکل وقت میں عربوں کی زیادہ سے زیادہ امداد کریں اور ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھیں۔

پاکستان سے امریکہ و برطانیہ کے مکمل بائیکاٹ کا مطالبہ کیا گیا۔

---

$\frac{6}{67}$ ۱۲ کو جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا پیر سید علی احمد شاہ صاحب نے فرمائی۔ مولانا محمد شریف صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے حالات حاضرہ پر تقریر کی اور مہاجرین عرب کی اعانت کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت مولانا پیر سید علی احمد شاہ صاحب نے پچاس روپیہ پیش فرمایا۔ حاجی سعد اللہ خاں صاحب نے بھی پچاس روپے پیش کئے۔ سیٹھ ولی محمد صاحب نے پچیس روپے دیئے۔ تقریر و خطبہ کے دوران بھی حاضرین کو عرب مہاجرین کی اعانت کے لئے جب توجہ دلائی تو ایک دوست نے غریب ہونے کے باوجود ایک سو چودہ روپیہ دیئے پچیس روپے جناب احمد خان صاحب اور چونتیس روپے حکیم نور محمد صاحب نے دیئے۔ دیگر دوستوں نے بھی حصہ لیا۔ پانچ سو روپے کی رقم اکٹھی ہو چکی ہے

---

سرائے نورنگ۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت شاہ صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ امیر ضلع نے موجودہ دور کے نازک حالات اور جمعیۃ علماء اسلام کی کارگذاری پر تبصرہ فرمایا۔ ناظم ضلع نے تفصیلی بجٹ پیش کیا۔ صاحبزادہ عبدالکریم و ڈاکٹر گل محمد و مولانا محمد علی اکبر مولانا محمد روشان، مولانا صاحب جان و مولانا محمد سمر ممہ خیل نے طرابھی فنڈ، تنظیمی امور میں قیمتی مشورے دیئے۔ عدن کے مطالبہ آزادی کی مکمل حمایت، مرزائیوں کے داخلہ حرمین شریفین کی مذمت کی گئی۔ یہ اجلاس متحدہ عرب جمہوریہ و عام عربوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت اور امریکی و برطانوی سامراجیت و شرانگیزی پر اظہار نفرت کی قرارداد پاس ہوئیں۔ (حمید اللہ نیازی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں)

---

نواب شاہ ۱۵ جون سنہ ۱۹۶۷ء کو جمعیۃ علماء اسلام اور نیشنل عوامی پارٹی کے اشتراک سے عرب مہاجرین کی امداد کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب قاضی فیض محمد صاحب ایڈووکیٹ نے کی۔ جناب مولانا فضل الرحمٰن صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت، حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ، جناب عبدالخالق صاحب جنرل سیکرٹری نیشنل عوامی پارٹی اور مولانا دوست محمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد ڈویژن نے عوام سے خطاب کیا۔ حضرت مولانا الٰہ بخش صاحب۔ حضرت مولانا عبدالقیوم کانپوری، جناب رشید احمد ایڈووکیٹ نے بھی سامراجی قوتوں کی زیادتیوں کو مفصل بیان کیا۔ جناب صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں عرب بھائیوں کی امداد کی پرزور اپیل کی۔
(حکیم عمرانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ)

---

۱۶ جون بروز جمعہ جمعیۃ علماء اسلام کوٹ پٹھان (صادق آباد) نے عربوں کی امدادی مہم کا آغاز کر دیا۔ مولانا محمد یوسف صاحب نائب امیر نے بستی کوٹ پٹھان کے عوام کو موجودہ صورت حال سے آگاہ کیا اور امداد کی ترغیب دلائی۔

مولانا غلام مصطفیٰ ناظم جمعیۃ ہذا، حافظ احمد دین خطیب امیر جمعیۃ نے بستی جھوجھان اور نواحی علاقہ کے لوگوں کو عربوں کی صورت حال سے آگاہ کیا۔ کئی لوگوں نے نام لکھوائے۔ امدادی رقوم کے وعدے کئے۔ جن کی تحصیل کے لئے وڈیرہ حاجی اللہ بخش نے تعاون کا یقین دلایا۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے ملک بھر کی شاخوں سے اپیل کی ہے کہ وہ محنت سے کام کر کے جماعت کو مضبوط و مستحکم بنائیں اور عربوں کی امداد کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

(عبدالواحد صدیقی)

**تصحیح**

جمعیۃ ضلع سانگھڑ کا اجلاس ۲۵ جون کی بجائے اب ۹ جولائی کو ہوگا۔ پروگرام حسب سابق ہے
(اطلاع از ناظم ضلع سانگھڑ)

## جمعیۃ علماء اسلام کے دو مقتدر علماء کو میانوالی سے ضلع بدر کر دیا گیا

ڈپٹی کمشنر صاحب میانوالی نے اپنے ایک حکمنامہ کے ذریعہ مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی اور حافظ ممتاز علی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر کو دو ماہ کے لئے ضلع بدر کر دیا ہے۔ اس حکمنامہ کی اطلاع سے بھکر کے عوام میں شدید اضطراب و بے چینی پیدا ہوگئی۔ ۱۴ جون کو حافظ ممتاز علی صاحب کو رخصت کرنے کے لئے ریلوے اسٹیشن پر سینکڑوں لوگ جمع ہو گئے تھے اور ۲۲ جون کو بھکر کے مسلمانوں نے بہت بڑا جلوس نکال کر مولانا محمد عبداللہ صاحب کو الوداع کیا۔ (سید محمود حسین منصور ناظم جمعیۃ علماء اسلام بھکر و محمد حنیف)

## تشکیل و انتخاب

محمد عبدالقادر قاسمی ناظم اعلیٰ حلقہ جنوبی پنجاب ملتان اپنے تبلیغی دورہ پر ۱۶ جون کو روہیلانوالی ضلع مظفر گڑھ پہنچے۔ بعد نماز جمعہ حالات حاضرہ پر تقریر فرمائی۔ ممبر سازی ہوئی اور آپ کی نگرانی میں درج ذیل تشکیل عمل میں لائی گئی:-

| | |
|---|---|
| امیر | چودھری عبدالعزیز صاحب متولی جامع مسجد |
| نائب امیر | مولانا شبیر احمد صاحب کریانہ مرچنٹ |
| ناظم اعلیٰ | حکیم غلام سرور صاحب |
| ناظم | مولانا قاضی حفیظ اللہ صاحب |

---

۱۶ جون ۶۷ء کو مسجد شیرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالواحد صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا موصوف نے مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر تبصرہ کیا اور پاک ہند سرحدوں پر منڈلاتے ہوئے خطرات پر تشویش کا اظہار کیا۔ اجلاس میں آئندہ تین سال کے لئے شہری جمعیۃ کے عہدہ داروں کا حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا عبدالواحد صاحب |
| نائب امیر | مولانا جلال احمد صاحب |
| ناظم اعلیٰ | علامہ احمد صاحب |
| نائب ناظم | مولانا عبدالعزیز صاحب |
| ناظم نشر و اشاعت | محمد اکرم صاحب |
| خازن | حافظ محمد ثاقب صاحب |
| سالار | چودھری منظور احمد صاحب |

شام کو منتخب شدہ عہدہ داروں کا اجلاس ہوا اور مجلس عاملہ کی تشکیل کی گئی۔ اجلاس میں عرب امدادی فنڈ کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی

اور ایک قرارداد کے ذریعہ امریکہ برطانیہ اور اسرائیل کی مذمت اور عربوں کی حمایت کی گئی۔

محمد اکرم ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ گوجرانوالہ

# خبرنامۂ جمعیۃ

حکومت پاکستان نے عربوں کی امداد کے لئے ایک خصوصی فنڈ قائم کر دیا ہے۔ اس لئے جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخیں اپنی اپنی جگہ سرگرمی سے رقوم و اشیاء جمع کریں اور جمعیۃ علماء اسلام کے نام سے صدر کے قائم کردہ فنڈ میں جمع کر دیا کریں اور اس کی اطلاع مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام کو بھی دے دیا کریں تاکہ ترجمان اسلام میں اس کی اشاعت کر دی جایا کرے۔
(ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام قریہ ولیداد مگسی ضلع جیکب آباد کا حسب ذیل انتخاب ہوا۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا عبدالرشید صاحب |
| نائب امیر | منشی علی شیر صاحب |
| ناظم | میاں شاہ نواز مگسی |

---

جمعیۃ قریہ صاحد بخش خان بجارانی تحصیل کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد کا حسب ذیل انتخاب عمل میں آیا

| | |
|---|---|
| امیر | ملا محمد ابراہیم صاحب |
| ناظم | جلال الدین صاحب |
| خازن | محمد بخش صاحب |

(عبدالحمید ناظم ابتدائی جمعیۃ علماء اسلام قریہ صبح صادق تحصیل کندھ کوٹ)

---

۵۔ ربیع الاول کو گھوٹکی میں تحصیل کے معززین کا اجتماع ہوا۔ جس کو مولانا عبدالحی صاحب نے خطاب فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی و ترجمان اسلام کی خریداری کی ضرورت بیان فرمائی۔ اراکین شوریٰ کے انتخاب کے بعد جمعیۃ علماء اسلام تحصیل گھوٹکی کی تشکیل ہوئی اور باتفاق رائے مندرجہ ذیل عہدہ داران مقرر ہوئے اور ۲۲ حضرات نے ترجمان اسلام کی خریداری قبول فرمائی

| | |
|---|---|
| عارضی امیر | مولانا عبدالحی صاحب حسینی |
| نائب امیر | ابو محی الدین عبدالوہاب |
| ناظم | حافظ بشیر احمد صاحب |
| خازن | مولوی عبدالحق صاحب |
| پروپیگنڈا سیکرٹری | خدا بخش جکرانی |

## جلسۂ عام

جمعیۃ علماء اسلام شاہدرہ لاجپت نگر نئی آبادی متصل شاہدرہ ریلوے اسٹیشن کے زیر اہتمام جامعہ قاسمیہ میں مورخہ ۳۰ جون ۶۷ء کو ایک جلسۂ عام بعد نماز عشاء منعقد ہو رہا ہے جس میں مولانا عبیداللہ صاحب انور نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا محمد الیاس صاحب خطیب جامعہ شاہدرہ و دیگر حضرات تقریریں فرمائیں گے۔

## عربوں کے لئے امداد

انوری مسجد سنت پورہ لائلپور سے حضرت مولانا محمد انوری صاحب کی معرفت ایک ہزار پچیس ۱۰۲۵/۰ روپیہ عربوں کی امداد کے لئے بھیجا گیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام چک نمبر ۵۲ ٹی ڈی اے کا جلسہ

۱۲ جون ۶۷ء کو جمعیۃ علماء اسلام چک ۵۲ T-D-A تحصیل بھکر ضلع میانوالی کا جلسہ عام ہوا۔ جس میں مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی اور حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری مبلغ جمعیۃ علماء اسلام نے تقریر فرمائی۔ سیرت، جہاد، علماء حق اور جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات پر روشنی ڈالی۔
(حافظ محمد اسماعیل ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام چک نمبر ۵۲ - ٹی، ڈی، اے)

## علماء حق کی پابندیوں کے خلاف شدید احتجاج

مورخہ ۲۱-۶-۶۷ کو جامع مسجد ٹبل میں سیرت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا قاری فضل الدین صاحب مولانا شفیق الرحمٰن صاحب اور مولانا قاری عمر خطاب صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام کونسل ٹبل ہزارہ نے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی اور علماء حق پر بے جا پابندی کے خلاف شدید احتجاج کیا۔

## جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن کی شاخوں کے نام

جمعیۃ لاہور ڈویژن کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب ہزاروی نے ڈویژن کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ جملہ شاخیں اپنے ابتدائی ممبر حل اور عہدہ داروں کی فہرستیں بمعہ ضروری کوائف کے جلد از جلد مکمل کرائیں اور ان کی نقول ضلعی دفاتر اور ڈویژنل دفتر کو جلد از جلد بھجوا دیں اور اپنے دفتری معاملات پوری طرح تیار رکھیں۔ حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب عنقریب پورے ڈویژن کا دورہ کرنے والے ہیں۔
(زاہد گکھڑوی)

## تلاش گمشدہ

میرا بیٹا محمد ارشاد متعلم دارالعلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین سونا ڈھ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲ ½ ماہ سے گم ہے۔ اس کی گمشدگی کی وجہ سے اہل خانہ بالخصوص اس کی والدہ از حد پریشان ہے۔ خیال ہے کہ وہ کسی دینی مدرسہ میں پڑھ رہا ہوگا۔ اگر کسی صاحب کو اس کے بارے میں علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرما کر ثواب حاصل کریں۔
محمد یوسف امامین نزد جامع مسجد فاروقیہ سرہند کالونی

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور

# خاندانی منصوبہ بندی جنسی انارکی کی تحریک ہے

(قسط نمبر ۳)

تفسیر روح البیان ص ۱۵۲ سورۂ اسراء میں لکھتے ہیں۔
پس غم روزی ایشاں مخورید کہ ہر کہ اوراجان دہد نان دہد

خداوندکارے کہ عبدے خرید
بدارد فکیف آں کہ عبد آفرید
ترانیست ایں تکیہ برکردگار
کہ مملوک را بر خداوندکار

## رزق میں خدا پر بھروسہ نہ رکھنا خدا کو جھٹلانا ہے

تفسیر روح البیان میں سورہ انعام ص ۱۱۱/۳ پر اسی آیت نحن نرزقکم وایاکم کے تحت لکھا ہے:۔

(ترجمہ) رزق میں خدا پر توکل ترک کر دینے سے خدا کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اس لئے کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ زمین کا کوئی چلنے والا نہیں مگر اللہ پر اس کا رزق لازم ہے (نتیجہ) آیات مذکورہ بالا سے یہ حقیقت بخوبی کھل گئی کہ خوف فقر اور رزق کی کمی کی خاطر نسل کشی کی کوئی بھی صورت اختیار کی جائے۔ چاہے زندہ درگور کرنا ہو چاہے استقاط حمل ہو یا عزل یا دوسرے موانع حمل ہوں۔ تو اس سے خدا کی ان آیات کی تکذیب لازم آتی ہے۔ جو کہ ادنیٰ سے ادنیٰ مدعی اسلام کو بھی زیب نہیں دیتا۔ اس میں شک نہیں کہ قتل اولاد گناہ کبیرہ ہے۔ اس کی علت اور محرک کچھ بھی ہو۔ استقاط حمل یا عزل اس سے کم گناہ یا کسی خاص شخصی اور انفرادی وجزوی صورت میں مباح بھی ٹھہرایا جائے مگر اس کی علت جب ٹھہرے کہ اگر آبادی بڑھ گئی تو روزی نہ مل سکے گی۔ تو پھر اس کا درجہ اباحت یا کراہت سے بڑھ کر حرمت کو پہنچتا ہے۔

## حدیث نبوی اور مسئلہ معاش

مسلم شریف جلد اول ص ۳۳۲ میں ایک طویل حدیث کا آخری حصہ ملاحظہ ہو:۔

(ترجمہ) رحم مادر میں ایک سو بیس دن پورا ہونے کے بعد طفل کے جسد میں روح ڈالی جاتی ہے اور چار باتوں کا حکم اللہ کی طرف سے کیا جاتا ہے کہ اس مولود کا رزق اجل اور عمل لکھو! اور یہ کہ نیک بخت ہے یا بدبخت۔

اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہوا کہ رزق کی مقدار، عمر، عمل، سعادت اور شقاوت تقدیر کی طرح طے شدہ چیزیں ہیں۔

## سوال وجواب:۔

یہاں پر قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر تو کسی قسم کے عمل کی ضرورت ہی نہیں۔ اس لئے صحابہ کرام نے پوچھا۔

(ترجمہ) یارسول اللہ پھر عمل کی کیا ضرورت ہے فرمایا کہ جو شخص جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کو وہ کام آسان گردانا گیا ہے۔

سعید سعادت کے کام میں مصروف ہے اور شقی شقاوت کے کام میں۔ وسعت والے کو رزق کمانے کے اعلیٰ اسباب مہیا ہیں۔ اور تنگی والے بھدے پن اور کاہلی میں مبتلا ہیں۔ کوئی کسب نہیں کرتا یا کرتا ہے تو بہت معمولی۔

اس حدیث کو سمجھ کر اور اس پر عقیدہ رکھتے ہوئے کوئی شخص قلت پیداوار کی وجہ سے موانع حمل چیزوں کو جائز کہہ سکتا ہے؟

یہاں تک یہ بات واضح ہو گئی کہ خاندانی منصوبہ بندی کیا چیز ہے؟ اور اس کی دواعی کیا ہیں۔ یعنی خاندانی منصوبہ بندی کی موجودہ شان وہیئت کا مسئلہ عزل کے ساتھ جو کہ جگہ جگہ فقہ اور احادیث وغیرہ میں آتا ہے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کا عام طور سے عزل کے مسئلہ سے جواز یا اباحت کا اطلاق سراسر ظلم اور حقیقت پر پردہ ڈالنا ہے۔

## قرآن کریم اور خاندانی منصوبہ بندی

ابوشہاب رفیع الدین صاحب نے موجودہ خاندانی منصوبہ بندی کے شرعی جواز کے لئے جو عرق ریزی فرمائی ہے، محض ایک علمی مذاق کی بنا پر سامنے لانا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ ابوشہاب صاحب نے اپنے کتابچہ "خاندانی منصوبہ بندی اور اس کی شرعی حیثیت" میں کہاں کہاں پر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اور کس کس جگہ کمزور قول کو لیا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے عنوان قائم کر کے لکھتا ہے۔ قرآن کریم اور خاندانی منصوبہ بندی۔ اس عنوان کے تحت آیہ نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم سے استدلال کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ ابوبکر حصاص نے تفسیر احکام القرآن میں لکھا ہے۔ "عزلا وغیر عزل"۔

(ترجمہ) تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس جاؤ کھیت اپنے میں جس طرح چاہو تم

(یعنی چاہے عزل کرو، تم چاہے نہ کرو):۔

انی شئتم کی تفسیر عزل اور غیر عزل کے ساتھ آیت کے شان نزول اور نحویت کے لحاظ سے غلط ہے جیسا کہ تفصیل آنے والی ہے۔ لیکن اگر بالفرض درست بھی ہو تب بھی اس سے موجودہ امریکن قسم کی خاندانی منصوبہ بندی پر استدلال کا کوئی جواز نہیں۔

ثانیاً یہ کہ مذکورہ تفسیر کو بہت سے معتبر مفسرین نے غلط کہا ہے۔ جیسا کہ امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر ص ۲۳۵/۲ میں آیت مذکور کا مطلب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

(ترجمہ) کہ عزل اور عدم عزل لفظ انی کے تحت داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اس سے جماع کی حالت مختلف نہیں ہوتی۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ پہلے معنی کے بغیر اور کوئی معنی لیا جائے۔ یعنی عزل اور غیر عزل کا معنی لینا صرف سبب نزول کے خلاف ہے بلکہ عربیت کے اعتبار سے بھی یہ مراد غلط ہے اس لئے کہ لفظ انی اختلاف احوال وکیفیات پر دلالت کرتا ہے اور عزل وغیر عزل سے جماع کی حالت میں اختلاف کوئی بھی واقع نہیں ہوتا۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص ۲۳۵)

(باقی آئندہ)

## امدادی مرکز کا قیام

مورخہ ۱۵ جون ۶۷ء کو بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ کا ایک اجلاس زیر صدارت امیر جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ مولانا قاضی عبدالسلام صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئیں:۔

(۱) مرکزی دفتر کے حکم کے مطابق ممالک عربیہ کے مہاجرین کے لئے پروگرام طے پایا جس میں مختلف ذرائع سے امدادی سامان، رقوم، ادویات حاصل کی جائینگی اس پر بفضل تعالیٰ جمعہ سے عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔

(۲) امدادی مرکز جناب احمد رفیع الدین صاحب کا جمالی شفاخانہ مقرر کیا گیا ہے۔

## قرارداد

قصبہ علی پور چٹھہ میں مورخہ ۱۲ جون ۶۷ء کو جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا مندرجہ ذیل قرار منظور کی گئی۔

مسلمانان قصبہ علی پور چٹھہ کا یہ اجتماع اپنے عرب بھائیوں کی شکست پر صدمے کا اظہار کرتا ہے اور یہود کے ظالمانہ اقدام کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور تمام اسلامی ممالک بحمد انصاف پسند حکومتوں اور حکومت پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس کڑے وقت میں عربوں کی مالی اور اخلاقی امداد کر کے انسانی واسلامی فریضہ کو پورا کرے۔ (محمد اقبال چغتائی)

—— جمعیۃ الطلباء مدرسہ اشرف المدارس لائلپور کے ۶ ربیع الاول کو ہونے والے اجلاس میں امریکہ برطانیہ، اسرائیل اور فرقہ قادیانی کے داخلہ محبین شرپسندین کی مذمت کی گئی۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

# مولانا سیّد گل بادشاہ صاحب کا فتویٰ

## اور مودودی جماعت

### (عامر عثمانی صاحب کے جواب میں)

(قسط نمبر ۱۱)

کیونکہ مکر کا لفظ اچھی اور بری دونوں قسم کی تدبیر پر استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (اور ان (کفار) نے بھی تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالےٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والے ہیں

اور حجۃ اللہ البالغہ کی اس عبارت کا جو ترجمہ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب کلاچوی نے کیا ہے وہ زیادہ صاف ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں :-

خس و خاشاک سے بھری ہوئی امارت کے لفظ میں صحابہ کے ان تنازعات یعنی جھگڑوں کی طرف اشارہ ہے جو حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں ظہور پذیر ہوئے۔ اور "صلح اور ملت" جس میں دھوئیں اور ظلمت کی آزمائش ہوگی۔ امیر معاویہؓ اور امام حسنؓ کی باہمی مصالحت کی پیشگوئی ہے۔ اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری نے اس حدیث کا مصداق حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی تحکیم کو قرار دیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں :-

(اور میرا گمان یہ ہے کہ اس حدیث میں اس صلح اور تحکیم کی طرف اشارہ ہے جو حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان ہوئی تھی")

## قول فیصل

خلافت کے ان علمی مشکل مباحث پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفاء میں بہت مفصل محققانہ تبصرہ کیا ہے جس کے بعد خلفاء و اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ قارئین کے استفادہ کے لئے یہاں ہم بعض ضروری عبارات درج کرتے ہیں تاکہ حق واضح ہو جائے اور طوالت سے بچنے کے لئے یہاں ازالۃ الخفاء کی عبارت کی بجائے اس کا وہ اردو ترجمہ لکھا جائے گا۔ جو امام اہلسنت حضرت مولانا عبد الشکور صاحب لکھنویؒ نے کیا ہے۔ اور علما جانتے ہیں کہ حضرت مولانا لکھنویؒ اہلسنت اور اہل شیعہ کے مابین نزاعی مسائل میں ایک بلند تحقیقی مقام رکھتے ہیں۔

منجملہ احادیث میں خلافت راشدہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں مذکور ہیں۔ اور دور نبوت کے بعد جو فتنے پیدا ہوں گے اور اہل اسلام میں جو صلحیں واقع ہوں گی ان کا بھی ذکر ہے جو [illegible] ولی اللہ محدث دہلوی

دی ہے اور فتنوں اور صلحوں کی بھی نشاندہی فرمائی ہے اور ان تغیرات کا مفصل بیان کیا ہے جو دور نبوت کے بعد ظہور پذیر ہوئے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے متعلق فرماتے ہیں :-

(۱) تیسرا تغیر۔ حضرت ذو النورین کی شہادت ہے اور وہ (مفاسد) جو اُن پر مترتب ہوئے۔ یہ تغیر سب تغیرات سے بڑا ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تغیر کو زمانہ خیر و زمانہ شر میں حد فاصل قرار دیا ہے اور (آپ نے) اشارہ کا مرجع اسی تغیر کو بنایا ہے۔ بہت سی حدیثیں ہیں جو بہیئات مجموعی متواتر ہیں اور اسی تغیر سے خلافت خاصہ منتظمہ ختم ہو گئی۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی حدیثوں میں اس کو صاف بیان فرمایا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی حدیثوں میں تینوں خلفاء کو ایک ساتھ ذکر فرمایا ہے ...... اگر تم غور سے دیکھو تو جہاں کہیں خلافت خاصہ منتظمہ بالفعل کا ذکر ہے۔ وہاں تینوں بزرگوں کا ذکر ایک ساتھ ہے۔ اور جہاں کہیں خلافت خاصہ کا ذکر آنحضرت کے سامنے یا آپؐ کے پیچھے مہمات میں مداخلت کے ساتھ ہے وہاں صرف شیخین (حضرت ابوبکر و عمر) کا ذکر ہے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے وہ تینوں فرق جن کی خیریت کی شہادت (احادیث) میں دی گئی تھی ختم ہو گئے۔

تیسرا فرق حضرت ذو النورین کی خلافت کا زمانہ تھا جو قریب بارہ سال کے رہا۔ حضرت ذو النورین کی روش میں بہ نسبت شیخین کی روش کے کچھ فرق تھا۔ کیونکہ حضرت ذو النورین کبھی عزیمت سے رخصت کی طرف آ جایا کرتے تھے اور ان کے حکام بھی شیخین کے مثل نہ تھے اور رعیت بھی ان کی ویسی مطیع نہ تھی جیسی حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ کی مطیع تھی۔ گو ویسی خشونت بھی (رعیت کی طرف سے) ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ اور (مخالفت کی کیفیت) دل و زبان سے ہاتھ اور ہتھیار کی طرف منتقل نہ ہوئی تھی مگر بعد پیدا ہو جانے اس فرق کے۔ ان باتوں میں سوائے مکابر کے کوئی نزاع نہیں کر سکتا۔

(ازالۃ الخفاء مترجم صفحہ ۵۸۶)

(۲) حدیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم کی شرح میں لکھتے ہیں :-

دیکھو اس حدیث میں کہ (سب سے بہتر میرا قرن (یعنی

کے بعد ہوں گے اور پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے۔ اس کے بعد کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے کہ ان کی قسمیں ان کی گواہیوں سے آگے اور ان کی گواہیاں ان کی قسموں کے آگے چلیں گی اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد جھوٹ کا رواج ہو جائے گا) جو کچھ بہتری اگلے قرنوں (زمانوں) کی اور برائی ان کے بعد والے قرنوں کی تم سمجھتے ہو اس کو خیال رکھو۔ اس کے بعد یہ حدیث دیکھو کہ اسلام کی چکی پینتیس برس چلے گی۔ اور اس کے مطلب کی تنقیح کر کے اس کو بھی خیال رکھو۔ اور اسلام کی چکی کے لفظ اس بہتری کے ساتھ جو اس پہلی حدیث سے تم کو معلوم ہوئی ملا کر اور لفظ ہلاک کو جو دوسری حدیث میں ہے پہلی حدیث کے اس لفظ سے کہ لوگوں کی قسمیں ان کی گواہیوں سے آگے چلیں گی اور جھوٹ رائج ہو جائے گا موازنہ کرو تو ایک کا مضمون بعینہٖ دوسرے کا مضمون پاؤ گے۔ پینتیس برس کے لفظ اس موازنہ میں سرسری نظر سے تو زیادہ معلوم ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب تم خوب غور سے دیکھو گے تو اس کے معنی اور قرون ثلثہ کے معنی ایک پاؤ گے بلحاظ اس معنی کے جو ہم نے بیان کئے ...... اور پھر اس سے آگے بڑھو۔ اور یہ حدیث دیکھو کہ خلافت مدینہ میں ہوگی اور سلطنت شام میں۔ (اس حدیث میں) خلافت اور سلطنت کو باہم مد مقابل قرار دیا گیا ہے۔ دیکھو کہ اس مقابلہ سے کیا بات پیدا ہوتی ہے۔ تم کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ تین قرن جن کی تعریف کی گئی ہے۔ ایک قرن نبوت ہے اور دو قرن خلافت اور یہ سب مدینہ میں تھے۔ ان قرنوں کے بعد کبھی مدینہ میں سلطنت نہیں رہی۔ لہٰذا پینتیس برس کی تعیین اور خلافت کی مدینہ میں ہونے کی تعیین ان دونوں کا مصداق ایک ہے۔ یہ دونوں چیزیں ایک ہی مقصود کی نشان ہیں۔ اور دونوں کا اشارہ ایک ہی طرف ہے۔ پھر اس سے بھی آگے بڑھو۔ حضرت ابو عبیدہ اور معاذ بن جبل کی حدیث دیکھو (جس کا مضمون یہ ہے) کہ یہ کام ابتداء میں نبوت اور رحمت تھا۔ پھر خلافت اور رحمت ہو جائے گا۔ پھر کاٹنے والی بادشاہت بن جائے گا۔ اور اس حدیث کو قرون ثلثہ کی حدیث سے اور اسلام کی چکی والی حدیث سے اور خلافت کے مدینہ میں اور سلطنت کے شام میں ہونے کی حدیث سے موازنہ کرو تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ خلافت اور رحمت خیریت کے ہم معنی نکلے گی۔ اور کاٹنے والی بادشاہت فتنہ کے ہم پلہ ثابت ہوگی (ازالۃ الخفاء صفحہ ۵۸۵)

(۳) المختصر اپنے ذہن کو کدورتوں کی آمیزش سے صاف کرو، اور بعض حدیثوں کو بعض حدیثوں پر منطبق کرو تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا مقصد تم پر واضح ہو جائے۔ اس کے بعد علماء اہل کتاب کی خبروں کو دیکھو اور صحابہ کرام کے آثار کو یاد کرو تاکہ پورا اطمینان حاصل ہو جائے، اور اگر اس طریقہ کے بعد بھی کچھ کام نہ نکلے اور حدیث کے معنی منقح نہ ہوں تو احادیث کے معنی سمجھنے سے اپنے آپ کو معذور سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس بحث میں اس سے بہتر کوئی طریقہ نہ ملے گا اور کسی مسئلہ میں اس سے زیادہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

# یہود، عرب، روس ——— اور امریکہ کو شکست

آپ حیران ہوں گے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں کہ جنگ میں یہودیوں، عربوں، روس اور امریکہ سب کو شکست ہوئی۔ لیکن جب آپ غور کریں گے تو آپ اس بیان کی صداقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ نے قرب قیامت کے زمانہ کے لئے جب کہ بساط عالم کو لپیٹنے کا وقت قریب ہو اور دنیا کو توڑ پھوڑ کے لئے تیار کرنا ہو جو امور مقدر فرمائے ہوں گے ان کا ظہور یقینی ہے۔ شام وغیرہ میں ملاحم اور خطرناک لڑائیوں کا ذکر خود احادیث میں مذکور ہے: دجال کے ساتھ بھی یہود کا لشکر ہوگا اور سب کی قبریں وہیں بنیں گی۔

جو مقدر ہے وہ ہو کر رہے گا۔ روایات سے یہ ثابت ہے کہ اہل اسلام آخر تک باطل کا مقابلہ کرتے رہیں گے حتیٰ کہ عین ضرورت کے وقت حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور پھر تمام مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک کا دوبارہ نظم و نسق قائم ہوگا اور اس میں زیادہ دخل روحانی برکات کا ہوگا۔ ان کی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی جس کا مودودی نے اپنی کتاب تجدید و احیاء دین میں مذاق اڑایا ہے یہاں مجھے اس قیامت صغریٰ پر جس سے عرب دوچار رہے ہیں اور جس نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو قرب قیامت کی یاد تازہ کر کے بیدار کر دیا، کچھ کہنا ہے۔ عنوان بالا کے سلسلہ میں عرض ہے کہ:۔

## عربوں کی شکست

مشرق وسطیٰ میں عربوں کو مادی شکست ہوئی۔ شکست کے اسباب سے بحث نہیں ہے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ چاہے جنگ ختم نہ بھی ہوئی ہو، لیکن پہلے معرکہ کے نتیجہ میں عربوں کو مادی شکست ہوئی۔

## روس کی شکست

ان کے ساتھ ہی روس کو بھی شکست ہوئی۔ دنیا میں دو ہی بڑی سلطنتیں سمجھی جاتی تھیں اور اگرچہ اب چین تیسری عظیم قوت کی حیثیت سے ابھرا ہے۔ مگر اب تک بڑے دھڑے یہی دو ہیں یورپ ان دونوں میں منقسم ہے۔ امریکہ میں بھی یہ کھینچا تانی نسبتاً کم ہے۔ ایشیا اور افریقہ کے ممالک ہی ہیں۔ جن پر ہر فریق اپنا سیاسی یا اقتصادی اقتدار جمانے کی یا اس کو اپنے دھڑے میں رکھنے کے لئے کوشاں ہے۔ دونوں دھڑے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ تمہاری نجات ہمارے ساتھ جُڑے رہنے میں ہے۔ اگرچہ کیوبا کے واقعہ کے بعد روسی ساکھ کو خاصا دھکا لگا تھا۔ مگر ویٹنام کی طویل جنگ نے اس کے مقابلہ میں امریکہ کے وقار کو بھی ٹھیس لگائی۔

اور دنیا یہ سمجھنے لگی کہ کمیونسٹ گروپ جس ملک کی پشتیبانی کر رہا ہو، اس کو امریکہ جیسی طاقت بھی ختم نہیں کر سکتی۔ مگر مشرق وسطیٰ کے سلسلہ میں فرنگی نسل روس کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہوگئی۔ اس کے چند جہازوں کو بحیرہ روم میں خوشی خوشی برداشت کیا تاکہ اسے یقین ہو کہ ہم غیر جانبدار ہیں۔

روس نے یہی غنیمت سمجھا کہ بڑی طاقتوں نے غیر جانبداری کا اعلان کر دیا اور وہ اسی غیر جانبداری کی نگرانی کرتا رہا یا اسی وعدہ پر اعتبار و اعتماد کئے بیٹھا رہا اور سمجھ یہ رہا تھا کہ عربوں کی متحدہ قوت امریکی بچہ یہود کو کچل کر رکھ دے گی، مگر فرنگی نسل نے جو امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور آسٹریلیا میں پھیلی ہوئی ہے، اپنی تاریخی بے ایمانی کے زور پر نہ وعدوں کو دیکھا نہ انسانی شرافت کا خیال کیا اور نہ ہی عالمگیر تباہی کا تصور کیا اندر اندر اور پھر کھل کر سامنے آکر اپنے پھوپکہ پروردہ (لے پالک) بچے کی حمایت میں عربوں کی پچھلی صفوں پر بے پناہ بمباری کر کے ان کی مواصلات کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ اور عربوں نے دھوکہ کھا کر اور ان واقعات سے جو بالکل اچانک رونما ہوئے شدید نقصان اٹھایا۔ مودودیے تو یہ پروپیگنڈا چاہتے ہیں کہ روس کو غدار ثابت کر کے مسلمانوں کو اس گروپ سے بھی کاٹ دیا جائے۔ مگر اسباب کی دنیا میں غور کرنے والے سمجھتے ہیں کہ اینگلو امریکن گروپ تو عربوں اور مسلمانوں کا قاتل ہے اگر دوسرے گروپ سے بھی تعلقات منقطع کر لئے جائیں جبکہ مسلمانوں کو خیر القرون کے مسلمان بننے کے لئے عرصہ دراز درکار ہے۔ جبکہ پندرھویں صدی کے مجتہد اور مجدد بھی اپنی جوان لڑکیاں کالجوں میں پڑھاتے اور اس فتنہ کو تقویت دینے کے سبب بن رہے ہیں، جس فتنہ میں زنا کی شرعی سزا جاری کرنے کو خود یہ خود ساختہ مجتہد ظلم کہہ کر اپنے ایمان پر کلہاڑا چلا رہے ہیں۔

بہرحال ہم سمجھتے ہیں کہ روس نے دھوکہ کھایا، اور اس کو امریکہ گروپ نے دھوکہ دیا اور آخری وقت میں دس بارہ بحری جہازوں کے ساتھ وہ جنگ کی پوزیشن میں تھا ہی نہیں۔ جبکہ امریکی بحری بیڑے کے وہ جہاز تیار کھڑے تھے۔ اور لیبیا جیسے قریبی عرب ملک کے امریکی اڈے کو جو ۱۲ میل لمبا چوڑا عظیم اڈہ ہے امریکہ استعمال کر رہا تھا۔ بہرحال روس کی ساکھ کو ایشیا اور افریقی ممالک میں سخت دھکا لگا اور اس طرح اس کی عمر بھر کی محنت ضائع ہوگئی۔ جس کی بحالی کے لئے اس نے پھر سے کوشش شروع کر دی ہے

## امریکہ کی شکست

امریکہ کی شکست ظاہر ہے اگرچہ وہ اپنے پروردہ یہودی بچے کو آگے بڑھانے میں کامیاب رہا۔ مگر افریقی اور ایشیائی ممالک کو اپنے ساتھ رکھنے کے لئے اب تک وہ جتنی امدادیں دیتا رہا اور جو جو چالیں چلتا رہا وہ سب ضائع اور بے نتیجہ ہوگئیں۔ اب ایشیا اور افریقی ممالک سؤر، چیتے بھیڑیے، سانپ اور بچھو سے صلح کر سکتے ہیں مگر برطانیہ اور امریکہ کے دوست کسی وقت نہیں بن سکتے۔ ان کا یہ یقین پختہ ہوگیا کہ اینگلو امریکن گروپ اسلام اور مشرقی دنیا کا بدترین دشمن ہے۔ عالمی رائے کی یہ مخالفت یقیناً امریکہ کی سیاسی شکست ہے۔ اور اب مودودیے جتنا بھی اشتراکی ممالک کی مخالفت کریں گے، عوام اس کو امریکہ پرستی اور نمک حلالی کی کوشش قرار دیں گے۔

یہ بات سوچنے کی ہے کہ کل تک مودودی عرب اتحاد کی تحریک کو عرب قومیت کی پوجا سمجھتے رہے مگر آج وہی مودودی لکھ رہا ہے کہ اگر عرب سربراہ پہلے سے سر جوڑ کر بیٹھتے تو ان کا یہ حشر نہ ہوتا۔ حالانکہ جب ان سب عربوں کو سر جوڑ کر بیٹھنے کی تحریک صدر ناصر کرتے تو یہ مودودیے اس کو اسلام کے خلاف قرار دے کر اسلام کے نام پر امریکہ کی خوشنودی کا سامان بہم پہنچاتے۔

## یہود کی شکست

یہود نے اینگلو امریکن گروپ کی سرپرستی اور ان کی عظیم مادی امداد سے اگرچہ عارضی طور پر مادی فتح حاصل کر لی ہے۔ مگر نیپام بم کے استعمال بے گناہ آبادی کو تباہ کرنے مقبوضہ علاقہ کے عربوں اور قیدیوں کے ساتھ وحشتناک و شرمناک سلوک کرنے سے اس کو اخلاقی شکست ہوگئی ہے۔ اس کے مظالم جارحیت، دھوکہ بازی (فریب دہی) اور بربریت نے اس کو دنیا بھر کی نظروں میں ذلیل و رسوا کر دیا ہے۔ اور اب اس کے ابا جان جانسن اور چچا جان ولسن بھی اس کو معقول انسانوں کی صف میں کھڑا نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی عالمی رائے کے طوفان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور اگر وہ عالمی رائے کو ٹھکرا کر اپنی فرعونیت اور ذلیل ذہنیت کا مظاہرہ کرتے رہے اور ان کے چچا اور ابا ان کا ساتھ دیتے رہے تو عالمی امن کا قائم رہنا تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔ جس کا فیصلہ مستقبل خود کرے گا۔

## جیت کس کی ہوئی؟

منافقت میں اینگلو امریکن گروپ جیتا۔ مادی طور پر یہودی جیتا۔ مشرق وسطیٰ اور افریقہ میں امریکی اثرات ختم ہونے کی وجہ سے روس جیتا اور اخلاقی جیت عربوں کو ہوئی۔ جنہوں نے انصاف کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

WEEKLY REGD. L. No. 7132

TARJUMAN E ISLAM

LAHORE

Price 25 paisa

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (چوک رنگ محل) لاہور

جلد ۱۰ | جمعہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء مطابق ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ، قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۲۴

# واقعات و حالات

## سینما کے قیام کی منظوری ہرگز نہ دی جائے

### سلانوالی کے مسلمانوں کا متفقہ مطالبہ

گذشتہ جمعہ کو مدنی جامع مسجد سلانوالی کے اجتماع عظیم میں درج ذیل قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی:۔

سلانوالی شہر کی آبادی دس ہزار کے قریب ہے۔ عوام غریب اور مزدور طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہالت اور غربت کا پہلے ہی سلانوالی پر قبضہ ہے۔ سینما جیسی بے حیائی سے عوام اور بچے مزید جرائم پیشہ بن جائیں گے۔ چوریاں ہوں گی، اغوا ہوں گے۔ بدمعاشی ہوگی۔ بداخلاقی کا پورا سبق ملے گا۔ اس لئے ازراہ کرم اس ملعون بیماری یعنی سینما سے سلانوالی کو بچایا جائے۔ تانگے پر شرمناک نوٹو لگا کر گراموفون کے حیاسوز گانے سنا کر عوام کے حیوانی جذبات کو بیدار کر کے شہر کے امن کو برباد کیا جاتا ہے۔ اس سے پیشتر بھی یہ شیطانی کھیل سلانوالی کے لئے جب کبھی تجویز ہوا، تو حکام بالا نے ہماری استدعا قبول کر کے اس کی بندش کے آرڈر صادر فرما کر ہمیں مشکور فرماتے رہے۔ اسی طرح ہم اب بھی یہی امید رکھتے ہیں کہ آنجناب فوری طور پر سینما کے لئے امتناعی حکم جاری فرما کر عوام اور اللہ کے نزدیک مشکور ہوں گے۔

ایسے غمناک وقت میں جبکہ عالم اسلام میں ہماری موت ہو چکی ہے اور شکست خوردہ ہو کر بھی ایسے کھیل تماشوں میں مشغول ہوں، ہمارے لئے شرم کا باعث ہے۔ اس لئے ہم اپنے محسن ڈپٹی کمشنر سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے سینما کے جاری کردہ حکم کو واپس لے کر شہر پر احسان عظیم فرما کر اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔

حافظ محمد ادریس پانی پتی
ناظم اعلیٰ جمعیۃ
علماء اسلام سلانوالی ضلع سرگودھا

## اسرائیلی مشروبات کا بائیکاٹ کیا جائے

کوکا کولا، سیون اپ، فینٹا وغیرہ کا روزانہ کروڑوں روپیہ کا منافع پاکستان سے نکل کر یہودیوں کے خزانے میں جمع ہوتا ہے اور اسی طرح باٹا کمپنی کے جوتوں کی فروخت پر بھی کروڑوں روپیہ یہودیوں کی جیب میں جاتا ہے۔ مسلمانان پاکستان کی خدمت میں گذارش ہے، کہ وہ وضع قطع، ان کے تمدن اور لباس و پوشاک وغیرہ سے مکمل طور پر نفرت کا اظہار کریں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں، اور اپنی دنیا و آخرت کو سنوار لیں۔ پاکستان کی دیسی مشروبات اور لباس و پوشاک کو اپنائیں۔ اس طرح پر ان یہودیوں اور سامراجیوں کے دل و دماغ پر کاری ضرب لگے گی۔

خداوند کریم مسلمانوں کو واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے دنیا کے تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ اب یہودیوں کے خلاف جہاد کی نیت کر لیں اور متحد ہو کر بھرپور حملہ کر دیں۔ (امیر علی ملتان)

## امریکہ کو شکست - بقیہ صفحہ ۱۱

بقیہ صفحہ ۱۱

جارحیت اختیار نہیں کی۔ دشمنوں کی عیاری کے شکار ہو کر بھی آگ کی بارش میں اس وقت تک لڑتے رہے جب تک امریکہ کے طیاروں نے ان کی پچھلی صفوں کو بے خبری میں درہم برہم نہیں کر دیا۔ پھر بھی جس طرح انہوں نے بیت المقدس اور سرزمین پاک کو دشمنوں سے بچانے کے لئے اپنی جانیں پیش کیں اس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی اور اب بھی ان کے حوصلے بلند ہیں۔ اور وہ دشمن سے بدلہ لینے کے لئے تیار ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اور سب مسلمانوں کی مدد فرمائے۔

آمین!

## جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ

نے عرب بھائیوں کی امداد کے لئے دوسری قسط بھی روانہ کر دی۔ ۱۹/۶/۶۷ کو جمعیۃ علماء اسلام کلور کوٹ نے مبلغ ایک ہزار (۱۰۰۰) روپے کی دوسری قسط حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو ارسال کر دی ہے۔

اس سے پہلے ۱۴/۶/۶۷ کو ایک ہزار روپے کی پہلی قسط ارسال کر چکے ہیں۔ مزید کوشش جاری ہے۔



تعلیمی پریس لاہور میں باہتمام ملک نور الٰہی پرنٹر چھپا اور غازی خدا بخش پبلشر نے دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی گیٹ لاہور سے شائع کیا

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب قدس سرہٗ

# معارف الحدیث

عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ لَهٗ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُوْدَ وَقَالَ اِنِّي وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِي قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُهٗ لَهٗ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهٗ كَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ اِلَيْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ (ہٰذا حدیث حسن صحیح

ترمذی صـ۱۰۱ جلد ۲)

**ترجمہ**:- زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں آپ کے خطوط لکھنے کے لئے یہود کی زبان سیکھ لوں اور آپ نے فرمایا خدا کی قسم مجھ کو یہودیوں کے لکھنے پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ابھی نصف مہینہ بھی مجھ پر نہ گذرنے پایا تھا کہ میں نے آپ کی خدمت کی خاطر ان کی زبان سیکھ لی۔ یہ کہتے ہیں کہ جب میں نے اس کو سیکھ لیا تو جب آپ کوئی خط یہود کو لکھتے تو میں لکھتا اور ان کے خطوط کو پڑھ کر سناتا۔

**تشریح**:- امام ترمذیؒ نے اس حدیث پر بَابُ تَعْلِيْمِ السُّرْيَانِيَّةِ کا عنوان قائم کیا ہے۔ کیونکہ اس وقت یہود کی زبان ہی سُریانی زبان تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے نزدیک اپنی ملکی زبان چھوڑ کر بوقتِ ضرورت غیر ملکی زبان سیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور سُریانی زبان کی اجازت ثابت ہوئی تو پھر ہماری ضروریات کا دائرہ جتنا وسیع ہوتا رہے اُن سب زبانوں کو سیکھنا بھی ضروری ہونا چاہیئے۔ اس وقت جو کوتاہی جماعتی طور پر مجھ کو محسوس ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے دماغوں میں مختلف زبانوں میں صرف انگریزی زبان میں اپنی مساعی کا دائرہ محدود کر رکھا ہے۔ اور بے وجہ اس کو اپنے لئے مایہ ناز اور طغرۂ امتیاز بنا رکھا ہے۔ یہ بات ہمارے دورِ غلامی تک تو صحیح تھی، لیکن آزادی کے بعد بھی اگر انگریزی کے متعلق ہمارے جذبات وہی ہیں جو دورِ غلامی میں تھے تو یہ قابل صد افسوس ہے۔ ہمارے لئے اس کے دو نتائج بہت مضرت رساں ہیں۔ ایک تو یہ کہ انگریزی زبان کی بے وجہ عزت رکھنے سے ہمارے قلوب میں بے وجہ انگریزوں کی عزت قائم ہوتی ہے۔ حالانکہ اب وہ ہمارے لئے اس سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے جو دوسرے ممالک رکھتے ہیں۔ دوسرا نقصان اس میں یہ ہے کہ آزادی کے بعد جب ہم کو دوسرے ممالک کے ساتھ گفتگو کرنے کا واسطہ پڑتا ہے تو اپنے مافی الضمیر کی ادائیگی اور ان کے مافی الضمیر کے فہم میں ہم کو ترجمان کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ تو یقینی ہے کہ ہماری ترجمانی اُن وزنی الفاظ میں کوئی دوسرا نہیں کر سکتا جو ہم خود کر سکتے ہیں اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ عمداً یا سہواً ترجمان سے غلط کرنا بھی ممکن ہے اور حدیث مذکور میں جس نقطہ نظر سے اپنے دشمن کی ترجمانی سے احتیاط کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اس کی احتیاط رکھنا ہمارے لئے بھی لازم ہے۔ اس جگہ بے موقع نہ ہوگا اگر عربی زبان کی اہمیت کے متعلق بھی چند کلمات لکھ دیئے جائیں۔ میرے خیال میں جبکہ وحدتِ قومی کی بنیاد مذہب ہو نہ کہ وطن تو کم از کم اس عقیدہ رکھنے والوں کے لئے عربی زبان کی اہمیت کا مسئلہ بدیہی ہونا چاہیئے۔ عالم اسلامی کے درمیان اس کی ضرورت میں آج کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا اور ان میں زبانوں کے اختلاف کے باوجود اگر کوئی زبان مشترک طور پر رائج ہو سکتی ہے تو وہ صرف عربی زبان ہی ہے۔ جب تک کوئی مشترک زبان ان ممالک میں عام طور پر رواج نہ پا جائے۔ اس وقت تک ان کے مابین اتحاد کی حقیقی روح پیدا ہونی مشکل ہے میں نے اپنی ابتدائی عمر میں ایک بڑے مبصر کی تالیف دیکھی تھی جس نے ایک بڑی قیمتی بات لکھی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ عالم اسلامی اگرچہ منتشر ہے، اور چھوٹے چھوٹے حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ لیکن جنگی لحاظ سے جو ان ممالک کا محلِ وقوع ہے وہ اتنی اہمیت رکھتا ہے جیسا ہندوستان کے لئے کبھی کوہ ہمالیہ اہم تھا اس لئے اگر ان کے مابین حقیقی وحدت پیدا ہو جائے خواہ وہ کسی ذریعہ سے ہو تو بڑی سے بڑی طاقت ان کی محتاج نظر آئیگی جغرافیائی مطالعہ رکھنے والے اس بیان کی اہمیت خوب محسوس کر سکتے ہیں۔

### تعلیم و تربیت یا تزکیہ

مذکورہ بالا حدیث کے تحت جو بحث کی گئی ہے وہ مختلف زبانوں کی تعلیم کے متعلق تھی، لیکن ذیلی طور پر یہاں تربیت کی اہمیت کی طرف بھی متوجہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ تعلیم خواہ کسی زبان کی ہو۔ لیکن جب تک اس کے ساتھ تربیت اسلامی رنگ کی نہ کی جائے اس وقت تک تعلیم کے صحیح نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔ غالباً اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سامی صفات میں سے يُعَلِّمُهُمْ وَيُزَكِّيْهِمْ۔ ارشاد فرمایا گیا ہے۔ یعنی آپ اپنی امت کے لئے صرف ایک معلم ہی نہ تھے بلکہ ان کے مزکی بھی تھے۔ اس تزکیہ کی حقیقت کیا تھی۔ یہ بہت تفصیل طلب ہے۔ لیکن اگر اجمالاً تربیت کو درج کر دیا جائے تو بعید نہ ہوگا یہ بات اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ تربیت نبوت کی حقیقت بتائی نہ جائے۔ لیکن یہ بات بہت طویل ہے۔

تربیت میں سب سے پہلے معاشرتی اصلاح اخلاق و اولوالعزمی کا لحاظ رکھنا لازمی ہے اور صحت کے خیال کے ساتھ جفاکشی عنصر شامل رکھنا اور عیش پرستی سے اپنے نوجوانوں کو متنفر رکھنا غریبوں کی ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنا اور اپنے نفس کے اخراجات میں قدم قدم پر اعتدال کو ملحوظ رکھنا۔ باہمی تناقض کے بجائے تعاون و تناصر کی زندگی بسر کرنا، زندگی کے گوشہ گوشہ میں خودداری اور وقار کو قائم رکھنا۔ ایثار و قربانی کی روح پیدا کرنا وغیرہ وغیرہ، ان امور کو صرف ذہنی نہیں بلکہ ان کی عملی زندگی میں داخل کر دینا اور ان کو طبیعت و فطرت بنا دینا لازمی ہے۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جمعہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء

# عالم اسلام کی سیاسیات

(از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی)

ایک زمانہ تھا جبکہ اہل اسلام نے اپنا لوہا تمام غیر مسلم اقوام سے منوا لیا تھا۔ اس وقت دنیا کی بڑی قوت اسلام کی قوت تھی۔ خلافت راشدہ کا رعب اور روم و ایران کے مقابلہ میں عظیم فتوحات سے کون انکار کر سکتا ہے اس کے بعد بنو امیہ کے زمانے میں اسلام افریقہ کو اپنی آغوش میں لیکر یورپ میں جا پہنچا۔ چنانچہ اسپین پر تقریباً سات سو سال تک اسلامی پرچم لہراتا رہا۔ غرناطہ اور قرطبہ کی عربی یونیورسٹیوں ہی کا فیض تھا جس نے سارے یورپ کو علوم و فنون سکھائے۔ عباسیوں کا دور بھی معمولی دور نہ تھا۔ پھر سلطان صلاح الدین ایوبی کے مقابلہ میں انگلستان کے بادشاہ رچرڈ تک میدان میں اتر آئے۔ عیسائی پادریوں نے سارے یورپ میں اسلام کے خلاف آگ لگا دی تھی مگر آخر کار اسلام کو فتح ہوئی اور بیت المقدس ہمیشہ کے لئے اہل اسلام کے قبضہ میں آ گیا۔ جب خلافت بنو عباس سے ترکوں میں منتقل ہوئی تو ترکوں نے پانچ سو سال تک اسلام کی حفاظت کی۔ یورپ کے قلب پر حملے ہوئے۔ پولینڈ، فرانس اور برطانیہ وغیرہ کی مشترکہ طاقتوں کو ترک سلاطین کے مقابلہ میں منہ کی کھانی پڑی۔ آخر کار صلیبی دنیا نے اپنی روایتی بے ایمانی، دغا فریب سے کام لینا شروع کیا جو ہر کمزور اور بزدل آدمی کا کام ہوتا ہے۔ انھوں نے اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کی مہم چلائی۔ مسلم ممالک کو آپس میں لڑانے کی کوششیں کیں۔ دوسری طرف صنعتی ترقی کر کے اپنی برتری کے لئے ہاتھ پاؤں مارے۔ ادھر مسلمانوں میں خیر القرون سے زیادہ دور ہونے اور امراء و سلاطین پر عیش و عشرت کے غلبہ سے اسلامی اصول و روایات سے مسلسل بے اعتنائی برتی جانے لگی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ تمام مسلم ممالک پر جمود طاری ہو گیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اچھی طرح جھنجھوڑنے کے بعد مظلوم مسلمانوں کی سن لی۔ اور عیسائی دنیا میں دو عظیم جنگیں ہو گئیں۔ جن کے بعد مسلم ممالک یکے بعد دیگرے آزاد ہونے لگے۔

اس وقت یعنی پہلی جنگ عظیم تک صلیبیوں میں برطانیہ کا ستارہ عروج پر تھا۔ وہ ساری دنیا کا جمعدار بنا ہوا تھا۔ اور یہ بات ضرب المثل ہو چکی تھی کہ برطانیہ کی سلطنت پر آفتاب غروب نہیں ہوتا۔ اسی برطانیہ نے پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ پر ترکوں کو زک پہنچانے کے لئے مکہ معظمہ کے گورنر شریف حسین کو ترکوں سے باغی کرایا پھر عرب ممالک کو تقریباً ۲۸ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ مگر دوسری جنگ عظیم کی ضرب برطانیہ نہ سہہ سکا۔ جس کے بعد روس اور امریکہ دنیا کی دو عظیم طاقتوں کی صورت میں سامنے آ گئے برطانیہ نے امریکی سہارے پر کھڑے ہونے کی کوشش کی۔ چنانچہ وہ اب پھر کھڑا ہو گیا ہے اگرچہ اب عالمی جمعداری برطانیہ سے امریکہ کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔ مگر امریکہ ایک بنیا ملک ہے مالدار و سرمایہ دار۔ اسی سرمایہ داری کے زور پر وہ سب کچھ کر رہا ہے۔ اس کے مقابلہ میں برطانیہ سیاسی شاطر ہے۔ اب اگرچہ ان دونوں کا آپس میں گٹھ جوڑ ہے۔ مگر اندر اندر برطانیہ کی خواہش معلوم ہوتی ہے کہ سیاسی جمعداری پھر اس کو مل جائے۔

پاکستانی صدر محمد ایوب خاں نے ترکی ایران اور پاکستان کا علاقائی تعاون کا نسخہ ایجاد کر کے امریکہ کو ایک سیاسی طمانچہ رسید کیا ہے اب مذکورہ دونوں ممالک امریکی سیاست کے مہرے نہیں رہنا چاہتے۔ مگر ہمارے صدر صاحب کے رجحانات لندن کی طرف زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ انگریز کی بھی خواہش ہے کہ میرے آزاد کردہ دو غلاموں میں سے ایک ضرور میرے ساتھ رہے۔ اب امریکہ صفائی سے بھارت کی پشت پناہی کر رہا ہے تو ملکہ لندن ہمارے صدر کا شاہی استقبال اور بے نظیر آؤ بھگت کرتی دکھائی دے رہی ہے۔ ہمیں اس میں کوئی برائی نظر نہیں آ رہی۔ زمانہ ہی جوڑ توڑ کا ہے۔ مگر انگریز کے خود کاشتہ پودے (مرزائیوں) کی آبیاری پاکستان میں مسلمانوں کے لئے سوہان روح بنتی جا رہی ہے۔ اسی طرح برطانیہ کی دوستی کا تقاضا یہ نہ ہونا چاہیئے کہ ہم عدن کے حریت پسندوں کے حق میں کوئی آواز بلند نہ کریں۔

یا صدر ناصر کو گزشتہ یمن جس نے انگریز سے نہر سویز چھین کر ایک عظیم تاریخی کردار ادا کیا ہے اور ساتھ تمام مسلم اور خاص کر عرب ممالک کو اس احساس کمتری سے نکال دیا ہے، کہ کوئی چھوٹا ملک یا عرب ملک بڑی طاقتوں کی خواہشوں کو رد نہیں کر سکتا۔

انگریز اس وقت خطرناک سیاسی شطرنج کھیل رہا ہے۔ صدر ناصر نے اعلان کیا ہے کہ وہ عدن سے انگریز کو نکال کے دم لے گا۔ اور اسی مقصد کی خاطر اس نے آزاد جمہوریہ یمن میں تقریباً نصف لاکھ مصری فوج متعین کر رکھی ہے۔ انگریز نے اس کے مقابلہ میں جنوبی عرب کے چھوٹے بڑے ممالک کو جنوبی عرب وفاق کے نام سے کھڑا کر رکھا ہے لیکن ناصر کے تعاون سے حریت پسندوں نے انگریز اور اس کے پٹھوؤں کا ناک میں دم کر رکھا ہے امیر فیصل کے یہ الفاظ کتنے معصومانہ ہیں کہ مصر اپنی فوجیں نکال کر یمنیوں کو موقع دے کہ وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کریں۔ لیکن اگر یہ فوج نہ رہے تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ انگریز عدن کو چھوڑ دے یا عدن میں انگریز کی پٹھو حکومت قائم نہ ہو۔

برطانیہ نے مجبور ہو کر اعلان کر دیا ہے کہ وہ عدن سے جنوری ۱۹۶۸ء میں فوجیں نکال لے گا۔ مگر امیر فیصل فرماتے ہیں کہ انگریز اس وقت تک عدن سے نہ جائے جب تک اس کی جانشین حکومت کا فیصلہ نہ ہو جائے مطلب یہ ہے کہ موجودہ صورت حال کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انگریز کے بعد ناصر کا یا ناصر کی حامی حکومت کا قبضہ ہوگا۔

گو انگریز امیر فیصل اور اردن کو صدر ناصر کے خلاف میدان میں لے آنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اس لئے امیر فیصل ناصر کی فوج کے خلاف امام بدر (سابق امام یمن) کی امداد کر رہا ہے۔ اور ناصر اپنے کھلے اعلان کے مطابق ان اڈوں پر بمباری کر رہا ہے۔ جہاں سے سعودی حکومت ناصر کے خلاف امداد بھیج رہی ہے۔ پھر امیر فیصل امریکہ سے یہ امید رکھتا ہے کہ وہ ناصر کو روکے مگر جس امریکہ نے ویٹ نام پر عرصہ دراز سے خطرناک بمباری کر کے اپنی سیاسی ناک کٹوا ڈالی ہے وہ صدر ناصر کو کیسے روک سکتا ہے

یہی حال شاہ اردن کا ہے۔ وہ فلسطین کے حریت پسندوں کو یہودیوں کے خلاف کوئی کام نہیں کرنے دیتا بلکہ ان کو اپنا ہی دشمن سمجھ رہا ہے۔ برطانیہ ان دونوں ملکوں کو فوجی امداد اسلحہ وغیرہ دے رہا ہے۔ یہودیوں کے خلاف نہیں

(باقی آخری صفحہ پر)

ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال

# ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی گرفتاری اور رہائی

## ارباب اختیار کی خدمت میں ایک دردمندانہ گذارش

جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ العالی کو نظربندی کے بعد رہا کر دیا گیا ہے۔ ان دوسرے حضرات کو بھی رہا کر دیا گیا ہے۔ جنہیں حضرت مولانا کے ساتھ ہی نظربند کیا گیا تھا۔

حکومت نے یہ نظربندیاں جس چپ چھپاتے طریقے پر کیں اور اخبارات و جرائد کو ان نظربندیوں پر کچھ لکھنے سے جس طرح روکا گیا وہ ایسا عجیب و غریب اور حیران کن طرز عمل تھا۔ جس کی ابھی تک کوئی توضیح و توجیہہ نہیں کی جا سکی ہے۔

غالباً ملت کے بعض بدخواہ طبقوں کا یہ مقصد تھا کہ ان گرفتاریوں پر مسلمانوں کا اور علماء دین کا ردعمل سخت ہوگا اور اس طرح ملک میں اشتعال برپا ہو جائے گا۔ اس کے بعد مذہبی طبقات پر فساد و بدامنی پھیلانے کا الزام آسانی سے عائد کیا جا سکے گا۔ لیکن علماء کرام اور عام مسلمانوں کی طرف سے جس تحمل و برداشت کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس سے ان کی بد امیدوں پر اوس پڑ گئی۔

سب جانتے ہیں کہ چاند کے مسئلے پر معدودے چند افراد کے سوا تمام مسلمان علماء دین کے ساتھ تھے۔ اور ایک خالص شرعی مسئلہ پر بعض اونچے غیر ذمہ دار حضرات کی طرف سے جس طرح کے دھمکی آمیز بیانات دیئے جاتے رہے۔ اس سے عام فضا اچھی خاصی مکدر ہو گئی تھی۔ پھر سرکردہ علماء کی اچانک گرفتاری نے ہر طرف بے چینی سی پھیلا دی تھی۔ اس کے فوراً بعد ہی ریلوے کی عام ہڑتال نے صورت حال اور نازک بنا دی تھی۔ لیکن ان سب ناخوشگواریوں کے باوجود علماء کرام نے نہایت ضبط و تحمل سے کام لیا اور عوام کے ردعمل و جذبات کو اپنے قابو میں رکھا۔ اس سے حکومت اور علماء دشمن طبقات کو اندازہ ہو جانا چاہیئے کہ علماء کا طرز عمل ملک و ملت کے حق میں کتنا مفید اور سبق آموز ہے۔

ایسی صورت میں جبکہ پوری کی پوری ملت علماء کے ساتھ ہو، حکومت کے اقدامات غیر دانشمندانہ ہوں اور مفاد پرست طبقے اشتعال پھیلانے کی کوشش کر رہے ہوں۔ اس امن و سکون کے ساتھ معاملہ کو گذر جانے دینا علماء دین کی ہی برداشت و دور اندیشی کی بات ہے، ورنہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت ہی معمولی معمولی مسائل پر چھوٹے چھوٹے حلقوں کی طرف سے بسا اوقات باقاعدہ ایجی ٹیشن شروع ہو جاتے ہیں اور فضا سخت کشیدہ بنا دی جاتی ہے۔

وہ لوگ جو دین ملا فی سبیل اللہ فساد کی مکروہ رٹ لگائے رکھتے ہیں۔ اس ایک واقعہ سے ہی علماء کرام کی وسعت قلب، ملت دوستی اور وطن پروری کا اندازہ لگا لیں اور حکومت خود بھی سوچ لے کہ وہ جو پیہم ایسے اقدامات کرتی چلی جاتی ہے جن سے نہ صرف مسلمانوں کے جذبات کو دھکا لگتا ہے، بلکہ اصل دین پر ہی زد پڑنے لگتی ہے۔ اور جب علماء کرام کی طرف سے اس کے سامنے کلمۂ حق کہا جاتا ہے تو اس کی طبع نازک پر یہ بھی گراں گذر جاتا ہے اور وہ گرفتاریوں و نظربندیوں پر اتر آتی ہے تو اس کے باوجود علماء کی طرف سے صبر و تحمل کا ہی مظاہرہ ہوتا ہے۔

کیا یہ امر بھی اس کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ ملک و ملت کے حقیقی بہی خواہ کون لوگ ہیں۔ علماء خود اپنے آپ کو ابتلاء میں ڈال دیتے ہیں۔ لیکن حکومت کے لئے آزمائش کھڑی نہیں کرتے۔

کاش حکومت اس تجربہ کے بعد ہی اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا کر لے۔ دین کی حقیقی نمائندگی کرنے والے علماء کو اپنے اعتماد میں لے، اور پاکستان کے مسلمانوں کی یہ دیرینہ آرزو پوری کرے کہ یہاں کتاب و سنت کا حقیقی نظام قائم ہو جائے (نوٹ) مراجعۃ تو امید نیست بدم سال (ادارہ)

---

### دعائے مغفرت

چوہدری محمد اکرم صاحب خازن مجلس احرار اسلام لاہور کے چچا چوہدری محمد ابراہیم سعدی پارک والے چند دن ہوئے فوت ہو چکے ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص کارکن تھے اور زندگی بھر علماء اور اسلام کی خدمت کرتے رہے۔ تمام بزرگوں اور احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کے حق میں دعائے مغفرت اور ایصال ثواب فرمائیں۔ (ادارہ)

---

## جمعیۃ علماء اسلام سکرنڈ کا اجتماع

مورخہ ۳/۲۷ ۵ بجے بعد نماز عصر زیر صدارت حضرت مولانا پیر علی احمد شاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ کا یک روزہ اجتماع ہوا جس میں ممبران حضرات جمعیۃ علماء اسلام نے شرکت فرمائی مولانا محمد شریف خطیب جامع مسجد مدنیہ سکرنڈ و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع نواب شاہ نے ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک قرارداد پیش کی۔ جسے متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ قرارداد کا مکمل متن حسب ذیل ہے:۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع ملک میں بڑھتی ہوئی بداخلاقی اور اس کے نتیجے میں فسق و فجور کے امنڈتے ہوئے طوفان پر سخت تشویش و اضطراب کا اظہار کرتا ہے۔ جس نے قومی اخلاق کی جڑیں ہلا دی ہیں اور جرائم کی رفتار میں بے حد اضافہ کر دیا ہے۔ یہ انتہائی دکھ کی بات ہے۔ کہ یہ ملک جسے مسلمانوں کی بے پناہ قربانیوں کے ذریعے اسلامی نظام کے قیام کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ روز بروز اسلام سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی بڑی حد تک ذمہ داری اس ملک کے ذمہ دار حضرات پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ ملک میں عریانی اور فحاشی کو باقاعدہ سکیم کے ساتھ فروغ دیا جا رہا ہے۔ ریڈیو سے شب و روز گندے فلمی گانے نشر کرنا، تعلیم گاہوں میں مخلوط تعلیم رقص و سرود اور شرمناک ڈراموں کا رواج غرض اس طرح کے متعدد اقدامات سے قوم کی غیرت و حمیت سے تہی دامن اور شرافت و حیا سے خالی کر دے گی۔ جس کے نتیجہ میں معاشرہ مکمل اخلاقی اور سیاسی ابتری سے دوچار ہو جائے گا۔ یہ اجتماع ملک میں بداخلاقی کے بڑھتے ہوئے طوفان کو روکنے کے لئے ان تمام سرگرمیوں پر فی الفور پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ جن کے ذریعے بداخلاقی کو پھیلانے اور دستور کے اسلامی حصہ کو معطل کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ یہ اجتماع برسر اقتدار طبقے سیاسی جماعتوں علماء کرام اور عوام کو بھی متوجہ کرتا ہے کہ ملک کی سلامتی و ترقی اس کی اخلاقی حالت کی اصلاح کے ساتھ وابستہ ہے۔ ایک قوم جو اخلاقی طور پر گر جائے اس سے اس امر کی توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنے مسائل کو کبھی حل کر سکے گی۔ اس لئے معاشرے کے تمام عناصر کا فرض ہے کہ قوم کو اس اخلاقی پستی سے نکالنے کا عزم کریں۔ اور مسلسل جدوجہد کر کے ملک کو اس اخلاقی زوال سے نجات دلائیں۔

یہ اجتماع علماء اسلام پر پابندیاں عائد کرنے کے سلسلے میں حکومت کے اس غیر مناسب اقدام کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ علماء پر عائد پابندیوں کو فی الفور منسوخ کرے۔

(محمد شریف خطیب جامع مسجد مدنیہ سکرنڈ)

زبیر مصری

# قادیانیوں کی بربریت اور درندگی کی انتہا

غلام احمد قادیانی کی ذرّیت نے ان دنوں اپنی امن سوز سرگرمیوں کا دائرہ اس قدر وسیع کر دیا ہے کہ تمام ملک اس کی لپیٹ میں ہے۔ ربوہ کے مطلق العنان قہرمان کی یہ چیرہ دستیاں اور مظالم یہاں تک بڑھ گئے ہیں ہیں کہ ابھی حال ہی میں دو مسلمان طلبہ احمد نواز اور اظہر حسین شاہ کو ربوہ کی ریا ستکے دفتر امور عامہ میں شام تک حبس بے جا میں رکھ کر اسّی اسّی بیدوں کی وحشتناک سزا دی گئی۔ طلبا کی چیخیں ظالموں کے قہقہوں میں کھو گئیں انہیں یہاں تک تختۂ مشق بنایا گیا کہ وہ زخموں کی تاب نہ لاکر بیہوش ہو گئے۔ اسی اثنا میں انہیں ریوالور دکھا کر قتل کی دھمکیاں دی گئیں اور پھر ان کا مال و اسباب چھین کر چنیوٹ جانے والی راہ پر چھوڑ دیا۔ جب یہ مظلوم طلبا چنیوٹ پہنچے تو سارے شہر میں غم و غصہ اور عام اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ مقامی مسلمان زعما اگر حوصلہ، دانشمندی اور تدبر سے کام نہ لیتے تو نہ معلوم بات کہاں تک پہنچتی اور ملک کے امن و امان کو کس قدر نقصان ہوتا۔ لیکن مسلمانوں نے معاملہ صرف عدالت تک محدود رکھ کر ملکی استحکام کا پورا پورا خیال رکھا۔

یہ تو صرف ربوہ کا واقعہ ہے۔ پچھلے دنوں جہلم میں گورنمنٹ ہائی سکول کے مرزائی ہیڈ ماسٹر فضل داد نے نویں جماعت کے طالب علم نعیم احمد کو مار مار کر بازو توڑ دیا تھا۔ اس طالب علم کا "قصور" صرف اتنا تھا کہ اس نے بلیک بورڈ پر "ختم نبوت زندہ باد" لکھا تھا۔

اول الذکر واقعہ پر ہم کسی قسم کا تبصرہ نہیں کرتے کیونکہ معاملہ عدالت تک پہنچ چکا ہے۔ عدالت کے فیصلے تک ہم اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں۔ لیکن ہم ارباب اقتدار کی خدمت میں بصد ادب گذارش کرتے ہیں کہ آخر اقلیتی فرقہ کو یہ جرأت کیونکر ہوتی ہے اور وہ اپنے طرز عمل، تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ ملک کے امن و امان کو تباہ کرنے پر کیوں تلے ہوئے ہیں؟ حکومت کی مرزائیوں کے بارے میں رواداری کی بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ قادیانیوں کو عام اجازت ہے کہ وہ جہاں چاہیں تبلیغی مجالس منعقد کریں۔ علماء کو گالیاں دیں شعائر اسلامی کی تضحیک کریں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والوں کو کافر اور دجال کہیں۔ لیکن اگر اس کے مقابلہ میں مسلمان علماء اسلام کا تحفظ اور دفاع کریں تو ان پر پابندیاں عائد کر دی جائیں انہیں تبلیغی جلسوں کے کرنے کی اجازت نہ دی جائے حال ہی میں جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا فاضل حبیب اللہ جالندھری کو "احمدیہ" فرقہ پر کسی قسم کی "تنقید یا تبصرہ کرنے سے باز رہنے کا نوٹس دیا گیا بعض دوسرے مقامات پر بھی علماء پر اس قسم کی پابندی عائد کی گئی ہے۔ مسلم زعماء کے ساتھ حکومت کا یہ رویہ عوام الناس میں چند در چند غلط فہمیاں پیدا کر رہا ہے۔ اور اس سے سخت بے چینی پیدا ہو چکی ہے۔ اور یہ بات بالکل ہی ناقابل فہم ہے کہ ہماری حکومت اس اقلیتی فرقہ کے ساتھ رواداری کا سلوک کر رہی ہے۔ جس نے ایک تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے بغاوت کی ہے اور دوسری طرف وہ پاکستان میں اپنی علیحدہ متوازی ریاست بنائے ہوئے ہے۔ وہی حکومت کے ٹھاٹھ باٹھ ہیں۔ اپنے مذہبی اور سیاسی پیشوا کو "امیر المومنین" کا لقب دے رکھا ہے۔ جس کے تحت الگ الگ شعبے اور نظارتیں بھی موجود ہیں۔ نظارت امور داخلہ۔ نظارت امور خارجہ۔ نظارت امور عامہ۔ نظارت امور مذہبی۔ فرقان فورس عدالتی نظام۔ تازیانہ و بید کی سزائیں۔ اخراج اور جلا وطنی کے احکام بھی صادر کیے جاتے ہیں۔ کسی کا مکان جلا دیا کسی کی دیوار گرا دی۔ کسی کا کھانا پینا بند کر دیا۔ ربوہ کی زمین میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ قادیان میں چودھری محمد سیال نے محمد امین کو قتل کر ڈالا۔ کسی نے اتنا بھی تو نہ پوچھا کہ تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں۔ ربوہ کے مطلق العنان "خلیفہ" کے سامنے کوئی دم نہیں مار سکتا۔ جو اس کے قائم کردہ نظاموں سے بغاوت کرے اس کو جماعت سے اخراج اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ مرزائیوں کا ہر فرد ایسے خلیفہ کے آگے جواب دہ ہے۔ اور اس کے تابع فرمان ملکی نظام حکومت کے کاموں میں اس کی اجازت ضروری ہے۔ ہماری حکومت یقیناً ان چیزوں سے باخبر ہے اور وہ مسلمانوں کے ان جذبات کو بھی جانتی ہے۔ جو وہ قادیانیوں کے بارہ میں رکھتے ہیں۔ ان حقائق کے باوجود حکومت کا علماء اسلام کے ساتھ نامناسب اور غیر جمہوری رویہ افسوسناک اور بنیادی حقوق کے منافی ہے۔ اقلیتی فرقہ کے تحفظ کے لئے اکثریت کے حقوق کو پامال کرنا کہاں کی دانشمندی اور انصاف ہے۔ یہ مسلمانوں کا ملک ہے مسلمان زعماء ہر قیمت پر اس کو مستحکم و مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ کسی ایسی کوشش کو اور متوازی حکومت کو پروان نہیں چڑھنے دیں گے جو ملک و ملت کے مفادات کے منافی ہو۔ ہم اپنی حکومت سے عرض کریں گے کہ وہ قادیانیوں کی امن سوز سرگرمیوں کا محاسبہ کرے۔ نیز علماء اسلام پر عائد کی گئی پابندیوں کو اٹھا کر ملک میں بڑھتے ہوئے عام اضطراب اور شکوک و شبہات کو دور کرنے کی کوشش کرے

## طبی بورڈ کے تمام رکن مسلمان ہیں

ہمیں بہت سے خطوط ایسے موصول ہوئے ہیں جن میں استفسار کیا گیا ہے کہ یونانی طبی بورڈ کے ارکان میں سے کون صاحب مرزائی ہیں۔ یہ شبہ اس لئے ہوا کہ حال ہی میں جب طبی بورڈ کے ارکان اطباء کے انٹرویو کے سلسلہ میں چنیوٹ گئے تو وہاں سے وفد کے تین ارکان ربوہ بھی گئے۔ اور مرزائی اخبار "الفضل" نے اپنی ۴ مارچ کی اشاعت میں ان کی آمد کی خبر بھی شائع کی۔ یہ صحیح ہے کہ بورڈ کے تین ممبر ربوہ گئے ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں کہ وہ مرزائی ہیں۔ اللہ کے فضل سے وہ سب غیور مسلمان ہیں اور وہ مرزائیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ میں نے ان ہی دنوں سرگودھا میں طبی بورڈ کے ارکان سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں ربوہ جانے کا ذکر بھی چھیڑا تو انہوں نے بتایا کہ "ہم محض سیر و تفریح کی غرض سے وہاں گئے تھے اور ہم یہ بھی دیکھنا چاہتے تھے کہ "نبوت" کا کاروبار کیسے چل رہا ہے"! بورڈ کے دوسرے ممبروں نے تو وہاں جانے سے صاف انکار کر دیا جن میں حضرت مولانا حکیم عبدالسلام صاحب ہزاروی بھی شامل ہیں۔

مرزائی اطباء نے یہ تاثر دینے کی ضرور کوشش کی ہے کہ بورڈ کے بعض رکن ہمارے ہمخیال ہیں لیکن یہ قطعی غلط ہے۔ بورڈ کے تمام ممبران صحیح اور راسخ العقیدہ مسلمان ہیں۔ اس لئے عامۃ المسلمین کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔ ہم ذاتی طور پر بورڈ کے ممبران سے واقف ہیں۔ (حکیم مختار احمد الحسینی)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال

# کشفِ قبور اور طواف کے متعلق

## حضرت تھانوی رح کا ارشاد

الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کشفِ قبور کا طریقہ بتلاتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔ "وبعدہٗ ہفت کرّات طواف کند۔ و دراں تکبیر بخواند و آغاز از راست بکند، بعدہٗ طرف پایاں رخسارہ نہد" (یعنی بعد اس کے سات دفعہ طواف کرے اور اس میں تکبیر کہے اور دائیں طرف سے شروع کرے۔ بعد اس کے پائنتی کی طرف رخسارہ رکھے۔ اس عبارت سے بعض لوگوں نے یہ استدلال کیا تھا کہ قبر کا طواف جائز ہے۔ اس کا جواب حکیم الامت حضرت تھانوی رح نے حفظ الایمان میں یہ تحریر فرمایا کہ:۔ ... رہ گیا مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کا ارشاد سو اس میں کچھ حجت نہیں کیونکہ یہ طواف اصطلاحی نہیں ہے جو تعظیم و تقرب کے لئے کیا جاتا ہے اور جس کی مخالفت نصوص شرعیہ سے ثابت ہے بلکہ یہ طواف لغوی ہے۔ یعنی محض اس کے گرد پھرنا واسطے پیدا کرنے مناسبت روحی کے صاحب قبر کے ساتھ اور لینے فیوض کے بلاقصد تعظیم اور تقرب کے اور وہ بھی عوام کے لئے نہیں جن کو فرق مراتب کی تمیز نہیں بلکہ اہل نسبت کے لئے جو جامع ہوں درمیان شریعت و طریقت کے۔ اس کی نظیر حضرت جابر رض کے قصہ میں وارد ہوئی ہے۔ جب ان کے والد مقروض ہو کر وفات فرما گئے اور قرض خواہوں نے حضرت جابر کو تنگ کیا اور انہوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ باغ میں تشریف لاکر رعایت کرا دیجئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں رونق افروز ہوئے اور چھوہاروں کے انبار لگوا کر بڑے انبار کے گرد تین بار پھرے حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِہَا .... ثُمَّ جَلَسَ عَلَیْہِ (بخاری) ....

اس طرح کشف قبور کے عمل میں جو طواف ذکر کیا گیا ہے وہ بھی تعظیم کے لئے نہیں جیسا کہ عوام الناس بلکہ خواص کالعوام کرتے ہیں محض اثر لینے کے لئے اس کے چاروں طرف پھرے لیں کہاں طواف اصطلاحی جس کا دعویٰ جواز زید کرتا ہے اور کہاں طواف لغوی۔ یہ تو ایسی بات ہے کہ قرآن مجید میں لفظ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم سے جس کے لغوی معنی مقصود ہیں۔ متعہ اصطلاحی کو جائز کہنے لگے ... اور اگر بالفرض والتقدیر طواف اصطلاحی ہی مراد ہو جو کہ بدلیل شرعی ممنوع ہے تب بھی کچھ حجت نہیں۔ اس لئے کہ اس عبارت میں کہیں جواز کا نام تک بھی نہیں۔ صرف کشف قبور کا ایک طریقہ بتلاتے ہیں کہ اس طرح کشف قبور ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ طریق جائز ہو یا ناجائز۔ اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ طریق ناجائز سے کشف کب ہو سکتا ہے سو یہ بات وہی کہہ سکتا ہے جو شریعت و طریقت ہر دو علم سے ناواقف ہو۔ ورنہ علماء ظاہر و باطن کے مسلمات سے ہے کہ کشف و خوارق اہل باطل سے بھی حتیٰ کہ کفار سے بھی صادر ہونا ممکن ہے چنانچہ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ سُئِلَ ابو یزید عن طی الارض فقال لیس بشیٍٔ فان ابلیس یقطع من المشرق الی المغرب فی لحظۃ واحدۃ وما ھو عند اللّٰہ بمکان وسُئِل عن اختراق الھواء فقال ان الطیر یخرق الھواء الخ (یعنی حضرت بایزید بسطامی سے زمین سمٹ جانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ابلیس ایک لحظہ میں مشرق سے مغرب تک طے کرتا ہے۔ اور آپ سے ہوا میں اڑنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ پرندے ہوا میں اڑتے ہیں الخ۔ اس کی نظیر خود حضرت شاہ صاحب ممدوح کے کلام میں موجود ہے۔ قول الجمیل میں کشف وقائع کے طریق میں فرماتے ہیں:۔ ویضع مصحفاً مفتوحاً علی یمینہ ومصحفاً مفتوحاً علی یسارہ ومصحفاً کذالک بین یدیہ ومصحفاً کذالک خلفہ ..... تو اب چاہیئے کہ قرآن کا پشت کی طرف رکھنا بھی کچھ مضائقہ نہ ہو۔ حالانکہ خود ہی شاہ صاحب اس طریق کا ناپسند اور خلاف ادب ہونا تحریر فرماتے ہیں۔ فی قلبی منہ شیئٌ لما فیہ من اساءت الادب بالمصحف۔ یعنی میرے دل میں اس طریق سے خلجان ہے۔ کیونکہ اس میں قرآن مجید کی بے ادبی ہے اور باوجود اس طریق کے مذموم ہونے کے پھر بھی اس کی خاصیت کشف وقائع بتلائی ہے ..... رہا سجدہ اور بوسہ۔ اول تو اس عبارت میں اس کا پتہ نہیں سجدہ کے معنی ہیں پیشانی نہادن بر زمین (زمین پر پیشانی رکھنا) اور بوسہ کے معنی ہیں لب نہادن بر چیزے (یعنی کسی چیز پر لب رکھنا) اور رخسارہ نہادن کسی کے بھی معنی نہیں۔ قطع نظر اس سے تقریر مذکور میں اس کا بھی جواب ہو گیا کہ بیانِ خاصیت دلیل جواز نہیں۔ فافہم ولاتنزل واللّٰہ اعلم فقط (حفظ الایمان مع بسط البنان)

(۲) حضرت تھانوی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں۔ اور مکاشفات کونیہ مثل کشف قبور وغیرہ اور تصرفات مثل سلب الامراض وغیرہ کو اس سے مس نہیں۔ ریاضت پر اس کا ترتب ہو سکتا ہے۔ چنانچہ کفار بھی اس میں شریک ہیں (امداد الفتاویٰ ج ۲۔ کتاب الحظر والاباحۃ)

جو لوگ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مذکورہ عبارت سے اصطلاحی طواف قبر کا جواز سمجھتے ہیں یا حضرت شاہ صاحب کی اس عبارت پر اعتراض کرتے ہیں اور جن لوگوں کا یہ نظریہ ہے کہ کشف قبور اولیاء اللہ کے ساتھ مختص ہے اور کفار اور فساق کو کسی طرح بھی یہ حاصل نہیں ہوتا وہ حضرت تھانوی رح کے ان ارشادات کی روشنی میں اپنی اصلاح کر لیں۔

---

## جمعیۃ علماء اسلام لاجپت نگر (شاہدرہ اسٹیشن) کی قرارداد

مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۷ء کو جمعیۃ علماء اسلام لاجپت نگر (شاہدرہ سٹیشن) کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت پیر طریقت حضرت مولانا غلام مومن صاحب نے فرمائی۔ متفقہ طور پر ایک قرارداد پاس ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام میانوالی کی نظر بندی اور حافظ محمد طیب صاحب ناظم اعلیٰ کلورکوٹ کی نظر بندی اور قاری ایوب علی نعمانی جنرل سکریٹری ضلع جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کو ضلع بدر کرنے کے خلاف حکومت سے احتجاج کیا گیا۔ نیز مطالبہ کیا گیا کہ حکومت ان علماء کرام کو فوری طور پر رہا کرکے عوام میں اطمینان اور سکون کی فضا پیدا کرے۔ نیز بعض علماء کرام کی رہائی پر حکومت کا شکریہ ادا کیا گیا۔

حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب قاسم العلوم ملتان

# فلکیاتِ قدیم و جدید کی روشنی میں

## حرکاتِ قمر کی تفصیلی بحث

(قسط نمبر ۳)

(۲) دوسرا قول ہے کہ آٹھ درجہ بُعد ہونا چاہیئے
(۳) تیسرا قول ہے کہ چاند آفتاب سے شرقاً اتنا بعید ہو کہ غروب آفتاب کے بعد ۴ منٹ تک افق سے بالا چمکتا رہے۔
(۴) چوتھا قول ہے کہ ۱۲ درجے کا فاصلہ ہو
(۵) پانچواں قول ہے کہ ۱۲، ۱۳ درجے کا بُعد ہو ۱۴ درجے سے زائد بُعد نہ علماء ہیئت جدید کے نزدیک ضروری ہے اور نہ ماہرین ہیئت قدیم کی رائے ہے۔

اگر ہم ۱۲ درجے والا قول لے لیں تو بنا بر تصریح ماہرین مہینہ کے آخر میں جب چاند آفتاب سے مغربی جانب ۱۲ یا اس سے کم درجہ رہ جائے تو آنکھوں سے پوشیدہ ہو جائے گا اور اس وقت تک پوشیدہ ہوگا تاآنکہ وہ آفتاب سے سبقت کرکے مشرق کی طرف ۱۲ درجے طے نہ کرے۔ لہٰذا چاند کم از کم ۲۴ درجوں تک ہم سے اوجھل ہو سکتا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ چاند تقریباً دو گھنٹہ میں ایک درجہ طے کرتا ہے۔ بایں حساب مہینہ کے آخر میں کم از کم اڑتالیس گھنٹہ کا وقفہ ایسا ہوگا۔ جس میں چاند نظر نہیں آئے گا۔ ۲۴ گھنٹے تو وہ آفتاب سے مغرب کو ہوگا۔ پھر وہ اور آفتاب مجتمع ہو کر ان کا درمیانی زاویہ صفر ہوگا۔ حالتِ اجتماع نئے چاند کی عمر کا مبدأ ہے۔ پھر ۲۴ گھنٹہ تک وہ آفتاب سے مشرق کی طرف نکل کر ۱۲ویں یا ۱۳ویں درجہ میں نظر آنے کے قابل ہو جائے گا۔ اس بیان سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ حسب اس قول نئے چاند کی عمر کم از کم ۲۴ گھنٹہ ہونا ضروری ہے۔ اور موافق قول اول و قول ثانی علی الترتیب پہلی کے چاند کی عمر ۲۰ گھنٹہ اور ۱۶ گھنٹہ ہونی چاہیئے۔ اور علی الترتیب چاند کی پوشیدگی کا زمانہ ۴۰ اور ۳۲ گھنٹہ ہے۔ یہ ہم نے تقریبی حساب کیا، ورنہ درحقیقت چاند ایک درجہ کو ۲-۳ منٹ کم دو گھنٹہ میں طے کرتا ہے۔ اسی لئے مجموعی مدت علی الترتیب ۴۸-۴۰ اور ۳۲ گھنٹہ سے کم ہوگی۔ اسی طرح چاند کی عمر بھی کم ہو جاتی ہے

یہاں پر ایک اور نکتہ بھی قابل غور ہے۔ وہ یہ کہ بقول محقق جب ۱۲ درجے سے کم فاصلہ پر چاند نظر نہیں آسکتا تو فرض کریں ایک ماہ کے ۲۹ دن پورے ہوتے ہوئے اسی شام کو چاند کی شرقی مسافت ۱۱ درجے اور عمر ۱۲ گھنٹہ تھی۔ اس لئے چاند نظر نہیں آیا (اگرچہ عرض بلد یا قرب مدار کی وجہ سے یہی چاند بعض دوسری جگہوں میں نظر آسکتا ہے) لیکن دوسرے دن غروب آفتاب تک چاند مزید ۱۲، ۱۳ درجہ مشرق کو ہٹ چکا ہوگا سابقہ ۱۱ درجے سمیت پہلی کے چاند کی مجموعی مسافت تقریباً ۲۴ درجہ اور عمر ۴۸ گھنٹہ ہوئی۔

غروب و طلوع زمین کی محوری گردش کا نتیجہ ہے۔ زمین فی چار منٹ میں مدار قمر کے ایک درجہ کے سامنے سے گذرتی ہے لہٰذا ۴×۲۴ یعنی ۹۶ منٹ تک پہلی کا چاند بالائے افق چمکتا رہے گا اور جسامت میں بھی کافی بڑا ہوگا۔ پہلی کا یہ چاند دوسری کے چاند سے صرف ایک درجہ چھوٹا ہوگا۔

مذکورہ صدر بیان سے مندرجہ ذیل امور آپ کو معلوم ہوئے۔

(۱) چاند کی رویت کے اختلاف کا سبب صرف اختلاف طول بلد قرار دینا صحیح نہیں۔

(۲) مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں میں طول بلد کا زیادہ فرق و تفاوت نہ ہونے کے باوجود چاند کی رویت میں ایک دن کا تقدم و تاخر ممکن ہے مثلاً پنجاب میں عید نہ ہو اور سرحدی علاقوں میں عید ہو۔

(۳) ارض پاک میں عید دو روز ہماری عید سے مقدس ہو سکتی ہے۔ بعض ماہرین کا اس سے انکار کرنا فن ہیئت کے پیچ و خم سے ناواقفیت اور کتب فن کے مطالعہ کی قلت کی دلیل ہے۔ نیز ان کی اس قسم کی عید کا مدار رویت شرعی کی بجائے اصطلاحی چاند قرار دینا ان کو صریح احکام قرآن و حدیث کے منکر تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔ ہم حجاز کے دیندار اور علماء حضرات پر اس قسم کی بدظنی نہیں کر سکتے۔

(۴) نئے چاند کی عمر ۳۰ گھنٹہ نہیں بلکہ ۲۴ گھنٹہ ہونی چاہیئے ورنہ لازم آئے گا کہ اس کی مسافت تقریباً ۱۵ درجہ سے زائد ہو۔ حالانکہ یہ تصریح ماہرین کے خلاف ہے۔

(۵) مجموعی وقفہ جس میں چاند پوشیدہ رہتا ہے ۶۰ گھنٹہ نہیں بلکہ ۴۸ گھنٹہ یا اس سے کچھ کم ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ چاند مہینہ کی آخری تاریخوں میں مسلسل ۳ صبح غائب ہو۔ حالانکہ چاند بقول محققین عموماً دو دن ہی غائب رہتا ہے۔

فرض کریں کہ چاند ۲۷ تاریخ کی صبح کو بوقت طلوع شمس اس سے ۱۴ درجہ مغرب کو تھا، تو نظر نہ آیا۔ اسی دن شام کو ۸ درجہ آفتاب سے مغرب کو اور ۲۸ کی صبح کو ۲ درجہ غرباً اور شام کو ۴ درجہ شرقاً اور ۲۹ کی صبح کے وقت ۱۰ درجہ شرقاً ہوگا۔ چنانچہ مسلسل تین صبح نظر نہ آیا۔ ۲۹ کی شام کو ۱۶ درجہ غرباً ہونے کی وجہ سے نظر آئے گا۔

(۶) یہ بھی واضح ہوا کہ پہلی کا چاند کتنی دیر تک افق سے بالا رہ سکتا ہے۔ یعنی ۹۶ منٹ یہ صرف طول کے لحاظ سے۔ ورنہ دیگر عوارض ملائی تو کمی بیشی ہو سکتی ہے

(۷) یہ بھی درست ہے کہ ان عوارض کا کبھی برعکس اثر بھی ہو سکتا ہے وہ یہ کہ جس دن چاند مکہ میں نظر آئے۔ اسی دن پنجاب میں بھی نظر آجائے اور عید ایک ہی دن ہو۔

(۸) احناف و حنابلہ و موالکہ تینوں مذاہب کے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ اختلاف المطالع کا رویت ہلال میں اعتبار نہیں۔ مذکورہ صدر بیان سے ان کی دلیل بھی معلوم ہو گئی۔ اور ثابت ہوا کہ ہمارے اسلاف علماء و فقہاء سائنس و فلکیات کے بھی بڑے ماہر تھے۔

مطلب یہ ہے کہ اختلاف المطالع کا تعلق صرف طول بلاد سے ہے اور سابقہ بیان سے واضح ہو گیا۔ کہ پہلی کے چاند کی رویت طول بلد کے علاوہ دیگر عوامل و عوارض بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔

(۹) یہ بھی ثابت ہو گیا، کہ چاند کی جسامت سے استدلال صحیح نہیں۔ چنانچہ یہ جو کہا جا رہا ہے کہ چاند جمعہ کی شب کو بڑا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی شکل و جسامت سے یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ دو دن کا تھا۔ لہٰذا جمعرات کی عید صحیح ہے اس کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لیا جا رہا۔ علماء کے نقطہ نظر سمجھنے کے لئے چند باتیں مزید ہم عرض کرتے ہیں۔

(۱) کسی عالم دین نے یہ نہیں کہا کہ جمعرات کو عید جہاں بھی منائی گئی وہ غلط تھی اور خلاف شرع تھی۔ بلکہ علماء نے صرف اتنا کہا کہ عید کے ثبوت کے لئے شرعی شہادت (دو گواہ عادل اگر بادل یا گرد و غبار ہو یا جم غفیر اگر مطلع صاف ہو) ضروری ہے۔ چونکہ پنجاب کراچی وغیرہ میں شرعی شہادت علماء کے پاس پیش نہ ہو سکی۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

# کتاب دلائل السلوک علامہ افغانی کی نظر میں

کتاب دلائل السلوک مؤلفہ مولوی اللہ یار خاں صاحب ساکن چکڑالہ ضلع میانوالی کی چند قابل اعتراض عبارتیں بندہ نے استاذ العلماء محدث العصر حضرت علامہ شمس الحق صاحب افغانی دام فیضہم کی خدمت میں برائے استفسار ارسال کی تھیں۔ ان کا جو جواب حضرت علامہ افغانی نے تحریر فرمایا وہ حسب ذیل ہے :-

۱۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۶ھ

محترم المقام جناب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب زید مجدہٗ !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا خط پہنچا اور ایسے وقت میں پہنچا کہ دو روز قبل مولوی اللہ یار خاں کی کتاب دلائل السلوک بغرض اظہار رائے میرے پاس حافظ عبدالشکور چکوال کی طرف سے پہنچی تھی ان کو تقریباً یہی کچھ لکھوں گا جو آپ کو لکھ رہا ہوں آپ کا خط مفصل ہے مشغولیت اور ناسازی طبع مفصل تحریر سے قاصر ہونے کا سبب ہے۔ لیکن امید ہے کہ مختصر تحریر بھی مقصد کے لئے کافی ہوگی — کتاب دلائل السلوک کی ایک عمومی روح ہے اور ایک خصوصی مقصد۔ عمومی روح سے فتنے کی بو آ رہی ہے۔ اس میں دعوت الی الشخصیت یعنی ذات خود ہے۔ جیسے ص۲۸ میں ہے۔ دربار نبوی میں پیش کرتا ہوں۔ پھر لکھا۔ ہو ایسا نہ کرے، دھوکہ باز ہے یا یہ کہ چھ ماہ میں روح سے کلام کرے گا۔ یا یہ کہ مومن کا قلب اتنا منور ہو جائے کہ اس کی روشنی میں عرش نظر آ جائے۔ ایسے سب دعوے تسویل نفس ہے جو مقام فنا کے خلاف ہے۔ صوفیاء کرام اور علماء متفق ہیں کہ کشف غیر اختیاری ہے، ورنہ یعقوب علیہ السلام جن کی ذات کروڑوں اولیاء سے نورانیت قلب میں بڑھ کر تھی۔ کئی برس تک حضرت یوسف علیہ السلام کا کشف ان کو نہیں ہوا یہاں تک کہ روتے روتے بصارت زائل ہو گئی۔ حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کو قلادہ عائشہؓ کا کشف نہیں ہوا۔ نیز رد بہتان بر عائشہ اور افک کی حقیقت کا کشف نہیں ہوا۔ ستر قراء کی شہادت قبل از وقت منکشف نہیں ہوئی۔ یہودیہ کے القاء زہر کا قبل از وقت کشف نہیں ہوا۔ لیکن ایک مولوی صاحب کو ان سب سے بڑھ کر ہوا کہ کشف اس کے اختیار میں ہے دوسروں کو بھی کراتا ہے۔ ملاحظہ ہو شریعت و طریقت حضرت تھانوی ص ۳۸۵، جس میں غیر اختیاری ہونے کی تصریح کی ہے

(۲) امر دوم خصوصی مقصد جس میں کشف اور الہام کی اہمیت پر زور دیا حالانکہ حضرت تھانویؒ نے صفحہ مذکورہ پر لکھا ہے کہ کافروں کو بھی کشف ہوتا ہے۔ صاحب روح المعانی تفسیر سورہ نحل پارہ ۲۰ ص۱۲ تحت قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون کے تحت لکھتے ہیں :- وکذا یقال فی علم بعض المرتاضین من المسلمین الصوفیۃ تا لکفرۃ الجوکیہ ثمّ قال ویلحق بعلم بعض المرتاضین من الجوکیۃ علم بعض المتصوفۃ المنسوبین الی الاسلام الخ

(۳) تسہیل الوصول الی علم الاصول ص۲۳۶ پر ہے۔ الاحتجاج بالالہام ہو لیس بحجّۃ ولا یجوز العمل بہ عند الجمہور

(۳) امام ربانی مکتوبات ج ص۳۲۵ نولکشور مکتوب ۲۲۶ میں لکھتے ہیں :- باید دانست کہ در ہر مسئلہ از مسائل کہ علماء صوفیا دراں اختلاف دارند چوں نیک ملاحظہ نماید حق بجانب علماء می یابند سرش آنست کہ نظر علماء بواسطہ متابعت انبیا علیہم السلام است بکمال نبوت و نظر صوفیہ بکمالات ولایت۔ دور جلد ا ص۳۳۵ مکتوب ۲۶۶ می نویسند عمل صوفیہ در حل و حرمت سند نیست ہمیں بس است کہ ایشاں را معذور داریم وملامت نکنیم وایشاں را مفوض بہ حق سبحانہ داریم اینجا قول امام ابی حنیفہ و ابی یوسف و محمد معتبر است نہ ابوبکر شبلی و ابو الحسن نوری۔

(۴) فی روح المعانی ج ۱۶ سورۃ کہف واقعۂ خضر ص ۱۷، ۱۸ الالہام لیس بحجۃ عند الائمۃ وممن صرح من الصوفیۃ الامام الشعرانی ولآ لوسی فیہ تالیف حد الحسام فی عنق من اطلق ایجاب العمل بالالہام وقال الامام الربانی۔ کل من الطریقۃ والشریعۃ عین الاخر لا مخالفۃ بینہما راس الشعیرۃ وکل حقیقۃ ردتہا الشریعۃ فہی زندقۃ قال القطب الجیلانی جمیع الاولیاء لا یستمدون الا من کلام اللہ ورسولہ ولا یعملون الا بظاہرہما۔ شرح عقائد نسفی میں بھی لکھا ہے کہ الالہام لیس بحجۃ فقط والسلام۔ شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور

(نوٹ) دلائل السلوک کے مطالعہ سے کشف و سلوک کے بارے میں حقیقت تصوف سے ناواقف سالکین کو غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ علامہ افغانی کے ارشادات کی روشنی میں اپنے نظریات کی اصلاح کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین !

الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ

مدنی جامع مسجد چکوال۔ ۲۔ ذی الحجہ سنہ ۸۶ھ

## بقیہ: حرکاتِ قمر کی تفصیلی بحث

اسی واسطے علماء نے یہ فتویٰ دیا کہ ان مقامات میں از روئے شرع عید نہیں ہو سکتی۔ مگر جن مقامات پر شریعت کے مطابق شہادت مہیا ہو سکی وہاں پر جمعرات کو عید منانا نہ صرف بلکہ فرض ہے اور روزہ رکھنا حرام ہے۔

(۲) چاند کی ضخامت کی بات جب قابل شنوائی ہو سکتی تھی۔ اگر ۳۰ کی شب (جمعرات) کو مطلع صاف نہ ہوتا۔ مگر مطلع آئینہ کی طرح صاف و شفاف تھا۔ پنجاب میں ایک شہر کے نہیں ہزاروں شہروں کے لاکھوں سے بڑھ کر کروڑہا انسانوں نے خالی آنکھ سے بھی اور دوربین سے بھی دیکھنے کی کوشش کی۔ مگر چاند نظر نہ آیا لہٰذا جمعہ کی شب کے ہلال کے متعلق یہ کہنا کہ یہ دو دن کا ہے۔ شریعت کا اور کروڑہا انسانوں کا استہزاء تو ہے۔ مگر علمی بات ہرگز نہیں۔

(۳) انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جب یہ ساری کوششیں بار آور ثابت نہ ہو سکیں تو وہ ماہرین فلکیات ہی طعن و تشنیع کے لائق ہیں جن کا غلط اندازہ عید کی خوشیوں پر اثر انداز ہو کر مسلمانوں کی بڑی متبرک عبادت میں خلل و تفرقہ کا موجب بنا۔

(۴) چاند کی ضخامت سے استدلال کرنا صحیح احادیث کے خلاف ہے — مسلم شریف میں روایت ہے کہ ایک غزوہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم واپس آ رہے تھے۔ راستے میں پہلی کا چاند ہوا۔ انہوں نے دیکھ کر بحث شروع کی۔ بعض نے کہا۔ یہ دوسری کا چاند ہے کسی نے کہا تیسری کا ہے۔ کسی نے کہا پہلی کا ہے۔ بہرحال معلوم ہو رہا ہے کہ چاند کی ضخامت معمول سے کچھ بڑی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بحث کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا۔ چاند پہلی کا ہے۔

معلوم ہوا کہ ضخامت سے کبھی اس قسم کا دھوکہ لگ سکتا ہے۔ مگر شریعت میں رویت ہی کا اعتبار ہے امید ہے کہ اس مضمون کے مطالعہ سے علماء کے متعلق دلوں سے کدورتیں دور کر دی جائیں گی عید کے مسئلہ پر جوش سے ہٹ کر ہوش سے غور کرنا چاہیئے۔

# جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں اسلام کا صحیح قانون نافذ کرانا چاہتی ہے

## جمعیۃ علماء اسلام فیروزہ کے جلسہ میں حضرت درخواستی کا خطاب

مورخہ ۱۵ ذی قعدہ بروز ہفتہ جمعیۃ علماء اسلام فیروزہ کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسۂ عام جامع مسجد فیروزہ میں منعقد ہوا۔ جس میں شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے ملک کی موجودہ بے راہ روی پر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے تھی اور خدائے برتر کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے کہ ہم شکر نعمت کی بجائے کفران نعمت کر رہے ہیں اور یہاں اسلام کے ساتھ مذاق کیا جارہا ہے۔ مسلمان کے مرتد ہونے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ عیاشی اور فحاشی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ ننگے ناچ کرائے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ملک میں ایک طرف بھوک افلاس کا دور دورہ ہے۔ مہنگائی زوروں پر ہے۔ ایک ملازم جس کی ۱۰۰ روپیہ ماہانہ تنخواہ ہے اور اس پر تمام کنبے کا بوجھ ہے۔ دوسری ضروریاتِ زندگی تو درکنار ایک کنبے کا صبح و شام کا آٹا بمشکل پورا کر سکتا ہے ایک طرف ملک کی یہ حالت ہے اور دوسری طرف حکمران طبقہ کو رنگ رلیاں منانے کی سوجھی ہے اور اس پر قوم کا لاکھوں روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی مسلمان ان خلاف اسلام حرکات کے خلاف آواز اٹھائے تو اس کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ ملک کے داخلی و خارجی مسائل کا حل اسی صورت میں ممکن ہے کہ یہاں پر کتاب و سنت کے مطابق قانون نافذ کیا جائے اور اپنا تعلق امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑ لیا جائے۔

آپ نے پرزور الفاظ میں فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مطالبہ کرتی ہے کہ اس ملک سے عائلی قوانین جیسے خلاف اسلام قوانین ختم کر کے صحیح اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں اور خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ جو بے حیائی کو عروج ہو رہا ہے اس کو ختم کیا جائے۔

آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام کوئی نئی جماعت نہیں اور نہ ہی کوئی نیا پروگرام پیش کرتی ہے بلکہ یہ جماعت وہی پرانا اسلام پیش کرتی ہے جس کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔

آپ نے مزید فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام اور دوسری تمام سیاسی پارٹیوں میں فرق ہے۔ یہ پارٹیاں اقتدار کی ہوس میں مبتلا ہیں لیکن جمعیۃ کو اقتدار کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اس ملک میں اسلام کا صحیح قانون نافذ کرانا چاہتی ہے۔ تقریر کے بعد فیروزہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا افتتاح فرماتے ہوئے دعا پر یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

(عبد الصبور خادم جمعیۃ علماء اسلام خانپور)

---

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام کھڈہ، کراچی

| | |
|---|---|
| امیر | حاجی دل مراد صاحب بلوچ |
| نائب امیر ۱ | مولوی داد رحمٰن صاحب |
| نائب امیر ۲ | جمعدار درویش صاحب |
| ناظم اعلیٰ | ماسٹر فیض محمد صاحب |
| ناظم ۱ | حافظ محمد مراد صاحب |
| ناظم ۲ | مولانا عبد الواحد صاحب |
| ناظم نشر و اشاعت | عبد العزیز صاحب |
| خزانچی | ملا اللہ بخش صاحب |

### مجلس عاملہ

کریم داد صاحب۔ لعل محمد صاحب۔ غلام نبی صاحب۔ مراد بخش صاحب۔ فیض محمد صاحب

## جمعیۃ علماء اسلام سکھر کا انتخاب

| | |
|---|---|
| امیر | جناب حاجی حفیظ الدین صاحب |
| نائب امیر | جناب مولانا عبید اللہ صاحب (جامعی) |
| نائب امیر | جناب عبد الرحمٰن شیخ وکیل صاحب |
| ناظم اعلیٰ | جناب مولانا حافظ عبد الحی صاحب |
| نائب ناظم | چودھری عمر الدین صاحب |
| نائب ناظم نشر و اشاعت | جناب سید کبیر احمد کاظمی |
| خازن | جناب بابو نور احمد صاحب شمسی |

سالار کا انتخاب بعد میں ہوگا۔

---

## جمعیۃ علماء اسلام خانپور کے دار المطالعہ اور دفتر کے افتتاح پر حضرت درخواستی مدظلہ کا ارشاد گرامی

مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۷ء بمطابق ۱۸ ذیقعد ۱۳۸۶ھ بروز بدھ بمقام شیخ بلڈنگ صدر بازار خان پور میں دار المطالعہ و دفتر جمعیۃ علماء اسلام کے افتتاح پر حضرت درخواستی مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے ملکی حالات پر تبصرہ فرماتے ہوئے کہا کہ آج کل جو ملک میں ثقافت کے نام سے ناچ گانے کرائے جا رہے ہیں اور عیاشی فحاشی و شراب نوشی اور بے حیائی کو فروغ دیا جا رہا ہے اور ملک میں بے چینی ہی بے چینی نظر آتی ہے کسی شخص کو اطمینان قلبی میسر نہیں۔ اس کا واحد حل و علاج جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نظام محمدیؐ سے پیش کرتی ہے۔ جس میں ہر شخص کے لئے سکون و اطمینان میسر ہے۔ ہر شخص کے لئے راحت و سرور ہے۔

آپ نے سواد اعظم کی تشریح فرماتے ہوئے خدا اور رسول کی اطاعت پر زور دیا۔

دین حقیقت میں اطاعت خداوندی اور اطاعت رسول کا نام ہے۔ اسی پر آپ نے حضرت ابو طلحہؓ کی قربانی کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ جیسے حضرت طلحہؓ نے اطاعت خداوندی اور حب رسولؐ کی خاطر اپنی جان و تن کی بازی لگا دینے سے دریغ نہ کیا۔ ہمیں بھی اللہ کی اطاعت اور دین محمدی کی خاطر جان و مال اور عزت غرض کسی چیز کی قربانی سے دریغ نہ کرنا چاہیئے۔

آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ کوئی نیا پروگرام پیش نہیں کرتی اور نہ ہی کوئی نئی جماعت ہے۔ یہ اکابرین کی جماعت ہے اور نظام محمدی کا مطالبہ کرتی ہے اور ملک میں بے چینی کا علاج بھی نظام محمدی ہے۔

آپ نے تعلیم بالغان کے لئے بھی توجہ دلائی تو شہری حضرات میں سے چودھری فقیر محمد و محمد جمیل منشی گل محمد و عبد الحمید صاحب نے تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ نے تعلیم بالغاں کا بھی افتتاح فرمایا، اور مہمان خصوصی حضرت مولانا غلام ربانی صاحب امیر ضلعی مولانا برکت اللہ صاحب مولوی شمس الدین صاحب صدیقی مولانا اکبر صاحبان نے رحیم یار خان سے تشریف لا کر شرکت فرمائی۔ ۔ ۔ ۔ یہ اجلاس دعا پر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

---

## اہم میٹنگ

قاری سید حسن شاہ بخاری سے روایت حفص و سبعہ و عشرہ قرأت میں فارغ ہونیوالے تمام قراء کرام کی یکم اپریل بروز ہفتہ جامعہ ترتیل القرآن، ہسپتال روڈ چشتیہ مارکیٹ نئی انارکلی

لاہور میں ایک اہم میٹنگ منعقد ہو رہی ہے لہٰذا جملہ قارئین قراء کرام اس میٹنگ میں لازمی طور پر شرکت فرمائیں۔
(الداعی۔ مہتمم جامعہ ہذا)

# خبرنامۂ جمعیۃ

## جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا انتخاب

۳/۲۴، بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء جامع مسجد کرتارپورہ محلہ میں جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

(۱) امیر۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی خطیب جامع مسجد صدر بازار راولپنڈی۔

۲۔ نائب امیر ۱ مولانا عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد چوک نیا محلہ راولپنڈی

۳۔ نائب امیر ۲۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب خطیب خطیب جامع مسجد کرتارپورہ محلہ مہتمم مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی۔

۴۔ ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا ولی اللہ صاحب خطیب جامع مسجد سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

۵ — ناظم۔ حضرت مولانا سید چراغ الدین شاہ صاحب خطیب جامع مسجد نظام الدین راولپنڈی

(۶) خزانچی مولوی ماسٹر محمد موسےٰ صاحب

(۷) سالار شہر میر غلام نبی صاحب ناسک

(۸) ناظم نشر و اشاعت۔ مولانا عبد معبود صاحب خطیب مسجد پھولوں والی

### مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام شہر راولپنڈی

مندرجہ بالا آٹھ حضرات کے سوا یہ حضرات منتخب کئے گئے۔

(۹) مولانا محمد فاروق صاحب مہتمم مدرسہ باقیات الصالحات

(۱۰) مولانا قاری محمد امین صاحب مہتمم مدرسہ عثمانیہ ورکشاپی۔

(۱۱) مولانا صوفی محمد الدین صاحب کوہاٹی بازار

(۱۲) صوفی غلام نقشبند صاحب عیدگاہ

(۱۳) مولانا قاری عبدالمالک صاحب اسلام آباد

(۱۴) مولانا محمد یوسف صاحب خطیب اسلامیہ ہائی سکول

(۱۵) مولانا حافظ ریاض احمد صاحب اشرفی

(۱۶) حافظ امان اللہ صاحب خطیب ٹیکنیکل کالج

(۱۷) مولانا فضل حق صاحب خطیب گنج منڈی

(۱۸) مولانا قاضی ضیاء الرحمٰن صاحب جامع مسجد شہداء لیاقت روڈ

(۱۹) مولانا عبدالعزیز صاحب محلہ سلطان پورہ

(۲۰) مولانا قاری عبدالرزاق صاحب خطیب گنج منڈی مسجد فیض۔

(۲۱) مولانا عبدالرحمٰن صاحب شیخ الحدیث تعلیم القرآن

(۲۲) شیخ عبدالحق صاحب کنک منڈی

(۲۳) مستری محمد حیات صاحب

(۲۴) محترم بابو خدا بخش صاحب امرپورہ

(۲۵) مولانا مظفر اقبال صاحب

(۲۶) مولانا سید محمود شاہ صاحب خطیب توپخانہ بازار

(۲۷) مولانا حافظ محمد طیب صاحب اکال گڑھ

(۲۸) شیخ عزیز الرحمٰن صاحب رحمانی دواخانہ

(۲۹) مولانا محمد امین صاحب شیخ الحدیث مدرسہ ٹالیاں شاہ

(۳۰) مولانا حبیب الرحمٰن صاحب جامع مسجد کیلیاں والی

(۳۱) مولانا قاری حبیب الرحمٰن صاحب مدنیہ جامع مسجد راجہ بازار

### گوجر خاں

امیر مولانا عبدالمتین صاحب خطیب جامع مسجد حیات سر روڈ گوجر خاں

ناظم جناب غلام محمد شاہ صاحب

خزانچی ماسٹر سراج علی صاحب بزاز

### شہر مری

امیر جناب خطیب صاحب شرقی مسجد

ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد ایوب صاحب ایوب بک ڈپو

### جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کوہ مری کا انتخاب

مورخہ ۲۸ ذیقعد ۱۳۸۶ھ بمقام کشمیری بازار حلقہ مری کی جمعیۃ علماء اسلام کا جدید انتخاب متفقہ طور پر زیر صدارت حضرت حافظ ابوطیب غلام محمد صاحب طے پایا:۔

سرپرست جناب مولانا ابوطیب غلام محمد صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن لنگرکسی حلقہ مری

امیر سردار انور خاں صاحب سکنہ روات مری

نائب امیر سردار خاں صاحب سکنہ کائیاہ مری

ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب مدرس مدرسہ تعلیم القرآن موضع بدوٹ مری

نائب ناظم ۱ حکیم قاضی مشتاق احمد صاحب کشمیری بازار مری

" " ۲ راجہ عبدالشکور صاحب بدوٹ مری

سپہ سالار۔ جناب خان محمد صاحب کائیاہ مری

پروپیگنڈہ سیکرٹری۔ غازی خاں ساکن روات مری

خازن۔ جناب حاجی محمد کریم صاحب کشمیری بازار مری

ناظم دفتر۔ حافظ عبدالرشید صاحب مدرس مدرسہ تعلیم القرآن لنگرکسی۔

### ٹیکسلا

امیر جناب حاجی غلام فرید صاحب

ناظم مولوی رحمت دین صاحب

خزانچی صوفی محمد یونس صاحب

### ڈھیری ملہو

امیر جناب مولوی محمد اکرم صاحب

ناظم محمد صادق صاحب

خازن محمد بنارسی صاحب

### گرمنتھون

امیر جناب محمد نواز صاحب

ناظم الٰہی داد صاحب

خازن میر عالم صاحب

### نیبڑ گوندل

امیر جناب مولوی محمد سعید صاحب

ناظم جناب غلام محمد صاحب

خازن غلام محمد صاحب

### گانگو بہادر

امیر مولوی فقیر محمد صاحب

ناظم جناب محمد یونس صاحب

خازن جناب غلام سرور صاحب

### انتخاب کرمال

امیر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب

ناظم جناب محمد اسلم صاحب

خازن جناب محمد اسلم صاحب

### پنڈ گاکھڑا

امیر جناب نواب دین صاحب

ناظم محمد گلزار صاحب

خازن محمد اسلم صاحب

### انتخاب ضلع راولپنڈی

امیر حضرت مولانا محمد داؤد صاحب ٹیکسلا

ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مہتمم مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی

خزانچی۔ حضرت مولانا حافظ ریاض احمد صاحب اشرفی

سالار ضلع۔ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مہتمم مدرسہ باقیات الصالحات

### انتخاب ضلع کیمبل پور

امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بہبودی

نائب امیر حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب جلالیہ

ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سکندر خاں صاحب نبرہ زئی

ناظم مولانا حافظ محمد رفیع الحاج صاحب حضرو جو خازن کی خدمت بھی بجا لائیں گے۔

ناظم نشر و اشاعت۔ خان خیر اللہ خاں صاحب بھلا

سالار حضرت مولانا محمد اظہار الحق صاحب جلالیہ

## سرپرستان جمعیۃ

(۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی
(۲) حضرت مولانا حافظ عبد الحنان صاحب تاجک
(۳) حضرت مولانا عبد الدیان صاحب داماں
(۴) حضرت مولانا محمد عمر صاحب کامل پور موسیٰ
(۵) حضرت مولانا میاں خدا بخش صاحب حضرو

## انتخاب ٹرلوپہ

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا غلام اکبر صاحب |
| ناظم اعلیٰ | حضرت مولانا غلام یحییٰ صاحب |

## انتخاب ویسا کامل پور

| | |
|---|---|
| امیر | حضرت مولانا محمد عمر صاحب |
| ناظم اعلیٰ | حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب |

## انتخاب حضرو

| | |
|---|---|
| امیر | حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ساکن فتح اللہ |
| نائب امیر | حافظ محمد نواز صاحب خگوانی |
| ناظم اعلیٰ | جناب عبد القیوم صاحب شملوی |
| ناظم | مولانا حافظ محمد رفیع صاحب حکیم |

سالار الصالحہ ۔ غلام نبی صاحب سن شائن بینڈ سلوٹ حضرو

## اراکین مجلس شوریٰ

(۱) حضرت مولانا محمد عمر صاحب کیمبلپوری (۲) حضرت مولانا عبد الدیان صاحب داماں (۳) حضرت مولانا حبیب الرحمان صاحب ویسہ (۴) حضرت مولانا عبد الحکیم حیدر (۵) حضرت مولانا رشید صاحب کیمبلپوری
(۶) مولانا عبد القیوم صاحب کالوں کلاں (۷) حضرت مولانا عبد الرحمان صاحب تاجک۔
(۸) جناب حافظ محمد مشتاق صاحب حمید۔
(۹) جناب مولانا عبد الشکور صاحب سامان
(۱۰) جناب مولانا محمد یوسف صاحب ہارون
(۱۱) مولانا عبد الرؤف صاحب بہبودی
(۱۲) مولانا رکن صاحب غورغشتی
(۱۳) مولانا عبد الرزاق صاحب جلالیہ
(۱۴) مولانا اظہار الحق صاحب جلالیہ
(۱۵) مولانا محمد عظیم خاں صاحب برہ زئی
(۱۶) مولانا غلام اکبر صاحب ٹرلوپہ
(۱۷) مولانا غلام یحییٰ صاحب ٹرلوپہ
(۱۸) حافظ محمد نواز صاحب خگوانی
(۱۹) حافظ محمد رفیع صاحب حضرو
(۲۰) حاجی عبد الرشید صاحب حضرو
(۲۱) جناب عبد القیوم صاحب شملوی حضرو
(۲۲) حضرت مولانا عبد القادر صاحب فاضل دیوبند حسن ابدال
(۲۳) حضرت مولانا عبد الحامد صاحب حسن ابدال
(۲۴) مولانا عبد القدوس صاحب ٹھوالی پنڈی گھیپ
(۲۵) مولانا عبد الرزاق صاحب جھنڈ
(۲۶) مولانا حافظ سعید الرحمٰن صاحب خطیب حضرو

اجلاس میں صوبائی نمایندگان کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کو مقرر کیا گیا۔
(۱) حضرت مولانا فضل الرحمٰن امیر العلماء ضلع اٹک
(۲) جناب خان خیر اللہ خان صاحب پٹھان ناظم نشرو اشاعت (۳) مولانا محمد سکندر خان حقانی ناظم

## نمائندگان ضلع برائے جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب

(۱) حضرت مولانا محمد داؤد صاحب
(۲) حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب
(۳) حضرت مولانا ولی اللہ صاحب
(۴) حضرت مولانا عبد الستار صاحب
(۵) حضرت مولانا سید محمود شاہ صاحب
(۶) حضرت مولانا سید چراغ الدین شاہ صاحب
(۷) حضرت مولانا ریاض احمد صاحب اشرفی
(۸) حضرت مولانا فضل الحق صاحب
(۹) حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب
(۱۰) حضرت مولانا عبد المتین صاحب گوجر خان
(۱۱) مولانا قاری محمد ایوب صاحب مری
(۱۲) حاجی غلام صاحب ٹیکسلا
(۱۳) حضرت مولانا غلام صاحب ہزاروی
(۱۴) حضرت مولانا عبد الحق صاحب خطیب بوہڑ بازار

## قریہ حاجی مرید خاں کھوسہ تحصیل کندہ کوٹ کا انتخاب جدید

امیر ۔ مولانا عبد الخالق صاحب بروہی مدرس مدرسہ عربیہ دار الارشاد مرید آباد

| | |
|---|---|
| ناظم | ماسٹر فیض محمد صاحب فوناری |
| نائب ناظم | محمد بچل صاحب گولہ |
| سالار | رئیس صابل صاحب جت |
| خزانچی | محمد عالم صاحب گولہ |

(مولانا محمد عمر الدین نائب مہتمم مدرسہ عربیہ دار الفیوض کندہ کوٹ)

## انتخاب جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا قاضی عبد السلام صاحب خطیب نوشہرہ |
| ناظم اعلیٰ | جناب کرامت اللہ صاحب |
| ناظم | جناب مبارک احمد صاحب |
| پروپیگنڈہ سیکرٹری | شیخ عبد الشکور صاحب انور |
| سالار | جناب محمد صادق صاحب |

اس اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بھی منظور کی گئیں:۔
(۱) ترجمان اسلام کی اشاعت کی مساعی
(۲) ماہوار چندے کی مہم
(۳) مرکزی دفتر کی امداد کے لئے عید قربان پر کھالوں کے لئے منظم جدو جہد

## جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی سرگرمیاں

سرگودھا ۔ ۲۰ مارچ ۔ حضرت مولانا قاری عبد السمیع صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب اور محمد صادق ناظم جمعیۃ ضلع سرگودھا نے جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا۔ ہر مقام پر حضرت قاری صاحب نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے ملک کی موجودہ صورت حال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان صرف اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ لیکن آج بیس سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس اسلام کے ساتھ جو مذاق کیا جا رہا ہے۔ اس کی مثال کسی دوسرے اسلامی ملک میں نہیں ملتی۔

آپ نے فرمایا کہ برسر اقتدار گروہ جمہوریت کی رٹ لگا کر عوام کو دھوکہ میں رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جمہوریت اگر ہے تو پھر اس ملک میں عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی اور دیگر غیر اسلامی چیزوں کو یکسر ختم کیوں نہیں کیا جاتا۔

آپ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے عوام کو روشناس کرایا اور اپیل کی کہ اس ملک میں واحد جماعت جمعیۃ علماء اسلام ہے۔ جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے بے لوث اور اغراض سے بالاتر ہو کر نہایت ہی احسن طریقہ سے جدو جہد کر رہی ہے۔ ہر مقام پر جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

### شاہ پور:۔

| | |
|---|---|
| امیر | ماسٹر کریم الدین صاحب |
| نائب امیر | مولوی محمد اکرم صاحب |
| ناظم اعلیٰ | مولانا عبد الکریم صاحب |
| ناظم | مختار احمد صاحب |
| خازن | چوہدری عمر دین صاحب |

### چک ۸۷ شمالی:۔

| | |
|---|---|
| امیر | حکیم حافظ محمد صادق صاحب |
| ناظم | چوہدری عبد الصبور صاحب |
| خازن | چوہدری شوکت علی صاحب |

### چک ۴۶ شمالی:۔

| | |
|---|---|
| امیر | جمعدار چوہدری غلام محمد صاحب بی اے |
| نائب امیر | حاجی حافظ عبد الوہاب صاحب |
| ناظم اعلیٰ | چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ |
| ناظم | محمد ظفر خاں صاحب |
| خازن | چوہدری ریاست علی صاحب |

### جھاوریاں:۔

| | |
|---|---|
| امیر | مولانا قاضی عبد المالک صاحب |
| نائب امیر | مولانا حکیم احمد اللہ صاحب |
| ناظم اعلیٰ | مولانا مولا بخش صاحب |
| ناظم | مولانا عبد الماجد صاحب |
| خازن | مولانا حکیم لال دین صاحب |

PHONE No. 67715 সাপ্তাহিক WEEKLY REGD. L No. 7132

তরজুমানে ইসলাম TARJUMAN E ISLAM

লাহোর LAHORE price paisa

جلد ۱۰ | جمعہ ۔ ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء مطابق ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۸۶ھ قیمت ۲۵ پیسے | شمارہ ۱۱

## بقیہ ـــــ اداریہ

بلکہ ناصر کے خلاف ۔ اِدھر ناصر کے خلاف امیر فیصل کے چہیتے جناب مودودی صاحب کے حاشیہ نشین یہاں تک افترا پردازی پر اتر آئے ہیں کہ صدر ناصر یہودیوں کا ایجنٹ ہے اور اس نے قرآن پاک کے نسخوں کو فرعون کے مجسموں کی بنیاد میں رکھا ہے ۔ اناللہ و انا الیہ راجعون اتنا صریح جھوٹ جس کو کوئی مسلمان زبان پر بھی نہیں لاسکتا ۔ کراچی کے سفیر مصر تردید کر رہے ہیں اور مودودی صاحبان یہی کہتے چلے جاتے ہیں ۔

اور اب جبکہ عدن میں ایک انگریز نے قرآن پاک کو العیاذ باللہ ٹھوکریں ماریں ۔ جس پر عدن میں تین دن تک ہنگامے ہوتے رہے یہ نام تک نہیں لیتے ۔ یہ انگریز کی منحوس سیاست کی کامیابی نہیں تو اور کیا ہے ۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ انگریز نے جیسے نہر سویز کی شاہراہ کے سلسلہ میں منہ کی کھائی ۔ اسی طرح انشاء اللہ تعالےٰ عدن کا اڈہ بھی اس کو خالی کرنا پڑے گا ۔ اگر وہ اپنا جانشین کسی اپنے پٹھو کو بنانے کی سعی کرے گا مگر پھر بھی ناکام ہوگا ۔

اور اس طرح سویز اور عدن کے نکل جانے سے فرنگی کی منحوس سازشوں اور دسیسہ کاریوں سے مشرق وسطیٰ اور عرب ممالک کو نجات حاصل ہوسکے گی ۔ اور تبھی یہ ممالک سر جوڑ کر سوچنے لگیں گے ۔ اللہ تعالےٰ ان تمام مسلم ممالک میں حقیقی اتحاد پیدا فرمائے ۔ جس کے ڈر سے اغیار رتیل از وقت ہی کانپ رہے ہیں ۔ آمین )

## بقیہ ۔ انتخابات

### جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کا انتخاب جدید

۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء دفتر جمعیۃ ملتان میں ضلع ملتان کی اکیس ابتدائی جمعیتوں کے ساٹھ ضلعی ارکان کا اجتماع زیر صدارت مولانا محمود اختر صاحب امیر جمعیۃ ملتان شہر منعقد ہوا ۔ جناب مفتی محمود صاحب اور مولانا عبدالقادر قاسمی صاحب نے اجلاس سے خطاب کیا ۔ بعد ازاں درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر مولانا قاضی عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد شجاع آباد

نائب امیر ۱ ۔ شیخ محمد شریف صاحب بی ڈی ممبر مخدوم پور پہوڑاں

نائب امیر ۲ ۔ میاں محمد علی صاحب میاں چنوں

ناظم اعلیٰ محمد عبدالقادر قاسمی ملتان

ناظم اول ۔ شیخ محمد یعقوب صاحب ملتان

〃 دوم ۔ حکیم محمد عبدالصمد صاحب چغتائی کہروڑ پکا

خازن ۔ مولانا حافظ محمد حسن صاحب ملتان

سالار ۔ حکیم محمد سعید صاحب ملتان چھاؤنی

صوبائی نمائندے عہدیداروں کے علاوہ آٹھ منتخب ہوئے ۔ مفتی محمود صاحب ملتان ۔ مفتی عبداللہ صاحب ملتان ۔ مولانا خدا بخش صاحب ملتان ۔ مولانا محمود اختر صاحب ملتان ۔ مولانا بشیر احمد صاحب لودہراں مفتی کلیم اللہ صاحب میلسی ۔ مولانا غلام یٰسین صاحب کبیر والہ ۔ مولانا محمد حسن صاحب خانیوال ۔

### انتخاب جدید جمعیۃ علماء اسلام پھلوال

| | |
|---|---|
| امیر | الحاج صوفی احمد یار صاحب |
| ناظم اعلیٰ | شیخ حافظ عبدالحمید صاحب |
| خازن | شیخ حاجی عبدالغنی صاحب |








## بدل اشتراک

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۱۱ روپے |
| ششماہی | ۶ روپے |
| فی پرچہ | ۲۵ پیسے |